إنه لقرآن كريم في كتاب مكنون لا يمسه إلا المطهرون

# القرآن الحکیم

ترجمہ وتفسیر از

فاضل جلیل حجۃ الاسلام حافظ سید فرمان علی اعلی اللہ مقامہ

ناشرین

چاند کمپنی (رجسٹرڈ) کشمیری بازار / اردو بازار لاہور (پاکستان)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

# سرِ لفظ

ہمارے اصول کے مطابق قرآن مجید کا ترجمہ حضرات محمدؐ و آلِ محمدؐ کی تفسیر اور ان کے ارشادات کے تابع ہوتا ہے۔ ہمارے نزدیک وہ ترجمہ جو ارشادات و توضیحات حضرات معصومین علیہم السلام کی روشنی میں نہ کیا گیا ہو۔ وہ تفسیر بالرائے کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں من فسر برائہٖ آیۃ من کتاب اللہ فقد کفر جس نے اپنی رائے سے قرآن مجید کی ایک آیت کی بھی تفسیر کی وہ کافر ہوگیا (وسائل الشیعہ صہ ۳۷۶ بحوالہ تفسیر عیاشی)

قرآن مجید کا زیرِ نظر ترجمہ حضرت علامہ حافظ سید فرمان علی صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ (چندن پٹی ضلع دربھنگہ صوبہ بہار بھارت) کا کیا ہوا ہے۔ علامہ موصوف بے پناہ قابلیت و صلاحیت کے مالک تھے۔ اور ان کا ترجمۂ قرآن بھی بے انتہا خوبیوں سے بھرپور ہے اور بڑے بڑے علماء نے اسے سراہا اور تمام اردو ترجموں کا سرتاج قرار دیا ہے۔ جن میں فقیہہ اعظم حجۃ الاسلام حضرت مولانا سید محمد باقر صاحب قبلہ مجتہد عمدۃ المتالہین حجۃ الاسلام حضرت مولانا سید ظہور حسین صاحب۔ قبلہ مجتہد و شمس العلماء حجۃ الاسلام حضرت مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ مجتہد و شمس العلماء حجۃ الاسلام حضرت مولانا سید نجم الحسن صاحب قبلہ مجتہد و عمدۃ العلماء حجۃ الاسلام حضرت مولانا سید کلب حسین صاحب قبلہ مجتہد اعلی اللہ مقامہم شامل ہیں لیکن بمقولہ الانسان مرکبٌ من الخطاء والنسیان ترجمہ اور حواشی میں بھول چوک اور تسامح بعید از امکان نہیں۔ علم کی وسعت لامتناہی ہے۔ دنیا میں کوئی شخص بھی قائل "قول سلونی" کے علاوہ نہ اس کا دعوےٰ کر سکا ہے کہ وہ تمام علوم پر حاوی ہے نہ رہتی دنیا تک کر سکے گا۔

علامہ موصوف نے لازماً ترجمہ کرتے وقت تفاسیر محمدؐ و آلِ محمدؐ اور ان کے پاکیزہ ارشادات کو پیشِ نظر رکھا ہوگا۔ لیکن بمقتضائے بشریت کسی مقصد، مطلب اور مفہوم کا نظر انداز ہو جانا غیر ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض مقامات پر حواشی میں تسامحات ہو گئے ہیں جن کی طرف نہ صرف ناچیز بلکہ خطیب اعظم حضرت مولانا سید محمد صاحب قبلہ دہلوی، حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد مصطفےٰ صاحب قبلہ جوہر اور حجۃ الاسلام حضرت مولانا آغا مرزا مہدی صاحب قبلہ پویا اور بہت سے دیگر علماء کرام بھی متوجہ تھے۔ اور ہر ایک کی تمنا تھی کہ اس بے نظیر ترجمہ کو نظرِ ثانی کے بعد اس کے شایانِ شان انداز میں زیورِ طبع سے آراستہ کیا جائے لیکن لات حین مناص

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ناچیز تفاسیر اور احادیث کے سہارے چھ ماہ کے اندر اس مشکل ترین فریضہ سے اپنی بساط کے مطابق عہدہ برآ ہونے میں کامیاب ہوگیا۔

میں بصمیم قلب اس کا اعتراف کرتا ہوں کہ اس سلسلہ میں عمدۃ المحققین حضرت مولانا محمد مصطفےٰ صاحب قبلہ جوہر نے میری بڑی امداد فرمائی ہے اور حجۃ الاسلام حضرت علامہ آغا مرزا مہدی پویا صاحب قبلہ نے قابلِ صد تشکر رہنمائی فرمائی ہے۔

مجھے اس کا بھی دل سے اعتراف ہے کہ میں نے قائدِ ملت خطیب اعظم حضرت مولانا سید محمد صاحب قبلہ دہلوی کی ہدایات اور انکے افادات سے بڑا فائدہ اٹھایا ہے میں ان سب حضرات کا تہ دل سے شکر گزار ہوں اور ساتھ ہی ساتھ اپنے محترم دوست عالیجناب مولانا الحاج سید مسلم مہدی صاحب قبلہ جرولی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے مفید مشوروں سے مجھے بہت فائدہ پہنچایا ہے۔ فجزاھم اللہ خیرا۔

سید نجم الحسن کراروی (پشاور) ۱۷ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ

# حضرات عُلمائے کرام و مجتہدین عظام نے متفقہ طور پر اسی ترجمہ کو مصدق فرمایا ہے

صرف چند تحریروں کا اقتباس درج ہے، جن کا ایک ایک فقرہ قابل توجہ ہے

## حضرت حجۃ الاسلام سرکار نجم العلماء مولانا السید نجم الحسن صاحب قبلہ مجتہد العصر مدظلہ العالی

ایسے کلام بلاغت نظام کا کسی دُوسری زبان میں صحیح بامحاورہ ترجمہ کرنا نہایت امرِ عظیم ہے۔ یہی سبب ہے کہ بعض مترجم محاورہ کی پابندی نہ کر سکے، اور بعض اغلاط سے محفوظ نہ رہ سکے۔ ایسے ترجمہ کی بہت ضرورت تھی جو قابلِ اعتماد اور مطابق ارشاد اہلِ بیت امجاد ہو۔ بحمد اللہ اس ضرورت کو جناب مولانا فرمان علی صاحب نے باحسن وجوہ پورا کر دیا۔ اس ترجمہ سے اُردو سمجھنے والوں کو قرآن مجید کے عجائب و اسرار پر اتنی اطلاع ہو سکے گی کہ دیدۂ دل ان کے روشن و منوّر ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ ضروری اور مفید عام توضیح و تصریح خوش اسلوبی سے لکھی ہے۔ بالخصوص آیاتِ فضائلِ اہلبیت اطہار کی جو رُوحِ قرآن ہے اچھے طریقہ سے توضیح کر دی ہے۔ لہٰذا اس ترجمہ کی اشاعت و ترویج میں جس قدر کوشش کی جائے اجرِ جزیل و ثواب جمیل ہوگی۔

**دوسری تقریظ** قرآن مجید مترجمہ فاضل جلیل جناب مولانا فرمان علی صاحب اعلی اللہ مقامہٗ جسے قوم کے مایہ ناز فرد جناب مرزا محمد جوّاد صاحب مالک نظامی پریس لکھنؤ نے نہایت جانفشانی اور سعی بلیغ کے ساتھ شائع فرمایا ہے میری نظر سے گذرا، اس کا کاغذ لکھائی چھپائی ہر شے اپنے مقام پر قابلِ تعریف۔ واقعۃً موصوف نے اس کی طباعت میں بڑی کوشش کی ہوگی۔ ہر مُسلمان کو اسے اپنے گھر میں رکھنا چاہیئے۔ کوئی مختصر تحریر اس کی خوبیوں کو اکٹھا نہیں کر سکتی۔ یہ قرآن مجید مجھے بے حد پسند ہے اور میں اُسے دیکھ کر بہت خوش ہُوا۔ مومنین سے سفارش کرتا ہُوں کہ وہ اسے ضرور لیں۔ اور اس کی کثرتِ اشاعت کی کوشش کریں۔ دُعا ہے کہ تمام مُسلمانوں کو اس سے نفع اندوز ہونے کی توفیق اور جناب مرزا محمد جوّاد صاحب کو اس کا بہترین اجر مرحمت فرمائے۔

## حضرت حُجۃ الاسلام سرکار مولانا السید محمد باقر صاحب قبلہ مُجتہد اعلی اللہ مقامہٗ

ترجمہ مُبارکہ قرآن مجید جسے مولانا سید فرمان علی صاحب نے تحریر فرمایا ہے اس کے استماع سے نہایت مسرور ہوا اور محاسن کثیرہ اور فوائدِ عزیزہ پر مشتمل پایا خصوصاً فضائلِ اہلِ بیتؑ طاہرین علیہم السلام کے متعلق آیات کی تشریح و توضیح نہایت حُسن وخوبی سے اس ترجمہ میں کی گئی ہے لہٰذا ماموں اخوان مومنین سے یہ ہے کہ اس ترجمہ کی نہایت قدر کریں گے، اور اس کی طبع و نشر میں کوشش فرمائیں گے۔

## حضرت حُجۃ الاسلام سرکار مولانا سید ظہور حسین صاحب قبلہ مجتہد مدظلہ العالی

قرآن مجید کے بہت سے ترجمے دیکھنے میں آئے لیکن کوئی ترجمہ ایسا نظر قاصر سے نہ گزرا جس میں قرآنِ مجید کی عبارت شریفہ کا اصل مقصود محفوظ رہا ہو۔ البتہ اگر کسی ترجمہ میں اصل مقصود کی مُطابقت اور مُرادِ خدا کی موافقت کا دعویٰ ہو سکتا ہے۔ تو وہ محض ایک ترجمہ معلوم ہوتا ہے جس کو جناب مولانا المولوی سید فرمان علی صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ یہ ترجمہ اپنے اسلوب کی شائستگی اور روزمرہ کی خوبی اور تفاسیر حقّہ کی مُطابقت میں آپ اپنا نظیر ہے۔ حضرات مومنین اس کے فوائد بیش بہا سے فائدہ اُٹھائیں۔

### حجۃ الاسلام عمدۃ العلماء جناب مولانا السید کلب حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر طاب ثراہ

اکثر حضرات نے اردو میں ترجمہ کیا مگر کوئی ترجمہ غلط کوئی محاورات کی قید و بند سے آزاد۔ اس لیے یہ کہنا بے محل نہ ہوگا کہ دورِ حاضر میں جناب مولانا السید فرمان علی صاحب اعلی اللہ مقامہٗ کا ترجمہ صحت، مطابقتِ تفاسیر صحیحہ کے اعتبار سے بے مثل و بے نظیر ہے۔ یہ ترجمہ مع تفسیر ضروری دو مرتبہ ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوا۔ باوجودیکہ ہر مرتبہ صحت و نفاستِ کاغذ وغیرہ کا انتظام نہ کیا گیا تھا لیکن پھر بھی اپنی مقبولیت کی وجہ سے تھوڑے ہی عرصہ میں کمیاب ہوگیا۔ لہٰذا ضرورت تھی کہ کوئی صاحبِ ہمت اس طرف توجہ کریں۔ خدا کا شکر ہے کہ حبیب لبیب فخرِ ملت جناب مرزا محمد جواد صاحب دام مجدہٗ مالک نظامی پریس لکھنؤ نے اس فرض کو باحسن وجوہ ادا کرنے کے واسطے قدم بڑھایا۔ آپ کا مطبع دس سال سے بہترین طباعت کا کام انجام دے رہا ہے۔ اور آپ خود کتابت کے اعلیٰ نمونے برابر قوم کے سامنے پیش کرتے رہے ہیں۔ اسی وجہ سے جب ہم کو موصوف کے اس قصد کی اطلاع ہوئی تو یہ یقین ہوگیا کہ اس ترجمہ کا تیسرا ایڈیشن بہترین صفات کا حامل ہوگا۔ لیکن اب یہ کہنا ناگزیر ہے کہ صحت الفاظ و اعراب کاغذ کی عمدگی، کتابت و طباعت کی نفاست، لوح کی بہار، مختلف رنگوں کی آرائش نے اس ترجمہ کو ظاہری لباس سے اتنا ہی دلکش اور دیدہ زیب کر دیا ہے، جتنا خود یہ ترجمہ اپنی معنویت کے اعتبار سے دلکش تھا۔ مطبوعہ قدیم و نایاب قلمی نسخوں میں جگہ دینا بے محل نہ ہوگا۔ خداوندِ عالم جناب مرزا محمد جواد صاحب کو اس خدمت کے عوض میں اجرِ جزیل عنایت کرے اور تمام مومنین کو ممدوح کی ہمت افزائی کی توفیق دے۔

### مجلۃ الادیب تحت حمایت صدر المحققین ناصر الملت والدین شمس العلماء جناب مولانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ طاب ثراہ

فاضل جلیل مولانا فرمان علی صاحب مرحوم ہند و پاک میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ نے قرآن مجید کا جو ترجمہ اردو میں کیا ہے۔ وہ اور قرآن مجید کے ترجموں سے بہتر اور صحیح تر ہے۔ حاشیہ پر تفسیر بھی ہے جو احادیث صحیحہ و عقل سلیم کے بالکل مطابق ہے۔ غرض اس ترجمہ کی اس وقت کوئی نظیر نہیں مل سکتی۔ اس ترجمہ کا مقبول ہونا اس سے ظاہر ہے کہ چند سال کے عرصہ میں دو مرتبہ کئی ہزار کی تعداد میں طبع ہوا۔ باوجودیکہ اس کا کاغذ خراب تھا کتابت اچھی نہ تھی اس میں غلطیاں بہت سی تھیں مگر پھر بھی سب ختم ہوگیا اور ضرورت مومنین کو باقی رہ گئی۔ لہٰذا مومنین کی ضرورت کا خیال کرکے مرزا محمد جواد صاحب مالک نظامی پریس لکھنؤ نے اپنے اہتمام سے طبع کرانے کا قصد کیا۔ یہ مطبع اگرچہ بڑا نہیں تھا، لیکن دس سال کے عرصہ میں اس قدر ترقی کر گیا ہے کہ دوسرے مطابع سو برس میں بھی اتنی ترقی نہیں کر سکتے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ مالکِ مطبع اپنی سچائی اور وعدہ کی پابندی اور کوشش۔ ہر کام کو بہتر سے بہتر کرکے دکھاتے ہیں۔ اسی وجہ سے یہ مطبع مرجع خلائق بن گیا ہے۔ بیشتر مذہبی کتابیں اسی مطبع میں طبع ہوتی ہیں۔ بلاشبہ یہ ترجمۂ قرآن کے تمام ترجموں میں ممتاز ہے۔ آپ نے اس کی کتابت کا بارِ گراں اپنے سر لیا ہے۔ صحت الفاظ و اعراب، نفاست، کاغذ، حسنِ کتابت غرضیکہ ہر حیثیت سے یہ کلامِ مجید مکمل ہے۔ قارئین قرآن مجید سے امید ہے کہ ایک جلد لے کر اپنی تلاوت کو نورٌ علیٰ نور بنائیں۔

(مولانا) محسن نواب مرحوم

# لِسانُ القوم مولانا صفی مرحُوم

بے مثل یہ مصحفِ گرامی — مطبوعہ مطبع نظامی
خوشخط، خوش رنگ خوشنما ہے — ہر صفحہ پر اک چمن کھلا ہے
کاغذ کہ بیاضِ دیدۂ حُور — ماشاء اللہ چشم بد دور
جو حرف ہے نقشِ دلنشیں ہے — ہر دائرہ چشمِ حُورِ عیں ہے
اندازِ رقم بطرزِ دل خواہ — وہ زورِ قلم ہے کہ اللہ اللہ
رُوحِ نیریز و رُوحِ یاقُوت — دونوں جسے دیکھ کر ہیں مبہوت
تحریر "جوادِ" نامور کی — گویا اک سلک ہے گُہر کی
تہذیبِ رقم میں فردِ اُستاد — موجُود سلیقۂ خُداداد
مصحف ہے، وہ شاہکارِ مطبع — جس سے ظاہر وقارِ مطبع
اوراق، ملون و مذہب — موزوں تقطیع حسبِ مطلب
آراستہ ایک ایک پارہ — اعجاز کے بُرج کا ستارہ
اُردوئے فصیح میں مُترجم — لفظ و معنی میں ربطِ باہم

کیا صاف و سلیس ترجمہ ہے
کس درجہ نفیس ترجمہ ہے

فرمانِ علیؑ مترجَم اس کے
سُوئے خُلدِ بریں سدھارے

یہ کشف ہے یادگار الٰہی کی
اس باغ میں ہے بہار الٰہی کی

یہ ترجمہ ایسا ترجمہ ہے
صحت جس کی مُسلّمہ ہے

تفسیر لیے ہُوئے حواشی
القصّہ ہے طُرفہ گُل تراشی

چھاپا ہے عجب صحیفۂ نُور
ہے سعیٔ جوادؔ سعیٔ مشکُور

یہ مصحف عنبریں شمامہ
بینش افروز کارنامہ

ہے قابلِ صد ہزار تبریک
ایک شمع برائے بزمِ تاریک

ہر جلوہ ہے دیدہ زیب جس کا
ہر عشوہ نظر فریب جس کا

ہر سُورے کی وہ حسین صُورت
دل سے دھو دے جو ہر کدُورت

مانندِ نظر قلوبِ محفُوظ
سر لوح کہ عکسِ لوحِ محفوظ

لازم ہے کہ ہر غنی و درویش
نذرانۂ نقدِ دل کرے پیش

تنزیل کا یہ زمرّدیں قصر
یارب ہو پسند صاحب العصرؑ

دیں اس کا صلہ وہ منتظم کو
سر جس نے کیا ہے اس مُہم کو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
# وز ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم

## اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اسلام! ہائے اسلام! تیری آپ بیتی، نہ تو اب کہی جاسکتی ہے نہ سُنی۔ تیری اگلی سطوت و شوکت کے تصوّر اور اس وقت کی موجودہ حالت دیکھنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور فقط دل ہی نہیں، تن بدن کانپ اُٹھتا ہے۔

اللہ اللہ! ایک دن تیری وہ شان تھی کہ کروبیین اور ملاء اعلیٰ میں تیرا نقشہ اور رنگ جما۔ اور وہ سکہ بیٹھا کہ تیری بدولت ایک خاک کے پُتلے کے سامنے فرشتوں کی جبینِ نیاز جھکوادی۔ پھر تجھ کو خود جہاں آفریں نے ہر طرح کی آرائش سے آراستہ کر کے اپنے خاص نائب حضرت آدمؑ کی گود میں سونپ کر فردوس بریں سے دُنیا میں پھلنے پھُولنے اور پھیلنے کو بھیجا۔ تیرا وہ بول بالا تھا کہ تیرے سامنے اک ذراسی اکڑ میں ابلیس ابدالآباد کے لیے راندۂ درگاہ ہُوا۔ تیری عداوت نے قیامت تک کے لیے قابیل کو رُسوائی اور ذلّت کا کنواں جھکایا تیری ذراسی چشم نمائی نے ایک دُنیا کو طوفان کا مزہ چکھادیا، پہاڑ بھی تاب مقاومت نہ لاسکا۔ نوحؑ سا نوحہ کن آدم ثانی کہلایا۔ تیرے رشک میں شدّاد سا ہفت اقلیم کا جبّار بہشت بنا کر بھی خائب و خاسر گیا۔ تیری ادنیٰ سی مخالفت نے عاد و ثمود سی دُنیا کی قوی ترین قوموں کی پہاڑوں سے باتیں کرنے والی سرفلک عمارتوں کو تودۂ خاک بنا کر چھوڑا۔ تیری چمک دمک کی آگ میں نمرود ہمیشہ جلتا رہا، اور تیرا بال بیکا نہ ہُوا بلکہ تجھ پر پھُول برستے رہے، اور وہ خود فی النّار ہُوا۔ تیرے صدقے میں فقط انسان ہی نہیں وحوش و طیور اور جنات تک پر سلیمانؑ نے حکومت کی اور کوس لمن الملک بجایا۔ تیرے جاہ و جلال اور علوِّ مرتبت نے فرعون و ہامان سے بے غیرتوں کو غرق دریائے خجالت کیا۔ اور قارون سے بے حمیت کو زمین میں دھنسا دیا۔

یہ تو تیرے اگلے کارنامے ہیں جن کو اس زمانے کے بعض نادیدہ اور پست خیال شاید افسانہ اور قصّۂ پارینہ سمجھیں۔ ابھی ابھی بارہ تیرہ سو برس قبل تیرا وہ دور دورہ اور شان و شوکت تھی کہ شرق سے غرب اور جنوب سے شمال تک تیرا ہی جلوہ تھا۔ اگرچہ تو نے ایک وحشت خیز، جہالت ناک، غیر آباد، سنگلاخ مقام جزیرہ نمائے عرب میں نشوونما پائی تھی مگر ایک نادار سید قریشی ہاشمی و مطلبی اور اس کے اہل بیت و انصار خاص نے تیری کچھ اس طرح پرورش و تربیت کی تھی کہ چند ہی روز میں فقط روم و ایران ہی کو تیرے گھوڑوں کی ٹاپوں نے نہیں روندا بلکہ اسپین (ہسپانیہ) اور جبرالٹر (جبل الطارق) کی اونچی اونچی چوٹیوں پر بھی تیرا پھریرا لہرانے لگا۔ غرض چار دانگ عالم میں تیری ہی دھوم تھی۔ اور عزت و عروج اور ترقی وغیرہ کا تیرے ہی سر سہرا تھا۔ تو نے لیظھرہ علی الدین کلہ (تا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کردے) کی تصویر کے دینی و دنیوی دونوں رُخ بہت اچھی طرح دکھا دیئے تھے۔ ہائے پھر تجھے آج کیا ہوگیا ہے؟ تو تو اکملت لکم دینکم (تمہارے دین کو میں نے کامل کردیا) کا خلعت فاخرہ زیب تن کر چکا تھا، پھر کیا تجھ میں کوئی نقص آگیا؟ تُو تو رضیت لکم الاسلام دینا (تمہارے لیے دینِ اسلام کو پسند کیا) کے تاج سے سرفراز اور ہر عیب سے پاک تھا پھر کیا تجھ میں کوئی جدید عیب پیدا ہوگیا؟ تو تو مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ (گنڈوں پر پھونکنے والیوں کے شر سے پناہ) کا کلمہ ہر وقت وردِ زبان رکھتا تھا۔ پھر کیا تجھے کسی کی نظر لگ گئی؟ آخر کیا ہُوا کہ تیرے نام لیوا قعرِ مذلّت میں گرتے جاتے ہیں۔ اور اگر یہی حال رہا، اور سامان تو کچھ ایسے ہی نظر آتے ہیں، تو خدانخواستہ وہ دن بھی کچھ دُور نہیں کہ ان کی حالت یہودیوں کی سی بلکہ ان سے بدتر ہو جائے گی۔

ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ (ان پر رُسوائی اور مُحتاجی کی مار پڑی) کیا یہ اسی طرح چند دنوں کے اندر صفحۂ روزگار سے مٹ جائیں گے؟ اسے تجھ کو جو جامع، حاوی دستور العمل اور تا بہ قیامِ قیامت باقی رہنے والا قانون ملا تھا۔ وہ تو انسان کا ہر حال میں ہادی اور صراطِ مستقیم پر چلانے والا تھا۔ طفلی جوانی، پیری، تجرد، تاہل، تونگری، فقیری، سفر، حضر غرض بہر صورت شریکِ حال و غمخوار تھا۔ اس نے تو تہذیب، اخلاق، تمدن، تدبیرِ منزل کھانے پینے چلنے، پھرنے، جاگنے سونے، اُٹھنے بیٹھنے، رشتے ناتے، میل جول، لین دین، حرکات سکنات غرض کل معاملات کے قاعدے بتا دیئے تھے۔ اور پھر یہ بھی نہیں کہ دُنیا کو چھوڑ کر فقط دین ہی کا ہو رہا ہو۔ تو نے تو من ترك الدنیا للاخرۃ والاخرۃ للدنیا فلیس منی (جو شخص دُنیا کو آخرت کے واسطے اور آخرت کو دُنیا کے واسطے چھوڑ دے وُہ مجھ سے نہیں)، کی منادی کرا دی تھی۔ لا رھبانیۃ فی الاسلام (اسلام میں رہبانیت نہیں)، کا اعلانِ عام دے دیا تھا۔ دین و دُنیا تیرے ساتھ ساتھ اس طرح وابستہ تھے جس طرح ملزوم کے ساتھ لازم، جاندار کے ساتھ رُوح، پھول کے ساتھ بو، آفتاب کے ساتھ نور، ناخن کے ساتھ گوشت، اسی بنا پر تجھ سے یہ محکم وعدہ کیا گیا تھا کہ لنحیینہ حیٰوۃ طیبۃ ولنجزینھم اجرھم باحسن ما کانوا یعملون (ہم دُنیا میں بھی ان کی زندگی اچھی طرح بسر کرائیں گے۔ اور (پھر قیامت میں) ان لوگوں کی کارگزاریوں کا اچھے سے اچھا بدلہ عطا کریں گے) پھر کیا ہُوا کہ تیرے نام لیوا مسلمانوں کو یہ روزِ بد دیکھنا پڑا؟ کیا ایک ہی سبب سے دو متضاد نتیجے پیدا ہو سکتے ہیں، کہ ایک وقت تو تو ہی ان کی قوت توانائی شوکت اور عزت کا باعث ہو، اور دوسرے وقت تو ہی ان کی کمزوری، ناتوانی، فقر اور ذلت کا سبب ہو؟ حاشا و کلا ہرگز نہیں۔ اے اسلام تیرا کچھ قصور نہیں، تجھ میں کوئی عیب نہیں پیدا ہُوا۔ تو جیسا پہلے تھا ویسا ہی اب بھی ہے۔ ذلك بان اللہ لم یك مغیرا نعمۃ انعمھا علی قوم حتی یغیروا ما بانفسھم (خدا ہرگز کسی قوم کو کوئی نعمت دے کر نہیں چھینا کرتا تاوقتیکہ وہ لوگ خود اپنے نفس کی حالت نہ بدلیں)، خود مسلمانوں نے تیرا کہنا نہ مانا، ذلیل ہُوئے۔ تیرے احکام کی پابندی نہ کی، رُسوا ہُوئے۔ تیرا اعلان عام تھا کہ دین و دُنیا دونوں کو ساتھ لیے رہیں مگر مسلمان اوندھے سیدھے صرف دُنیا کی طرف جھک پڑے۔ دینِ مذہب کی طرف مُڑ کر بھی نہ دیکھا۔ اسی سے ان کی یہ گت بنی۔ اس کے سوا کوئی سبب نہیں کہ ان لوگوں نے تیری پابندی چھوڑ دی اس کے سوا اور کوئی وجہ نہیں کہ تیرے حکم پر نہ رہے۔ ان لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے دین کو کمزور بنایا۔ دُنیا بھی کمزور ہُوئی۔ دین میں خلل آتے دیکھتے رہے اور چوں نہ کی۔ آخر خُدا نے بھی ان سے منہ پھیر لیا۔ کما تدین تدان جیسا کرو گے ویسا پاؤ گے۔۔۔۔ "مسلمانان در گور اور مسلمانی در کتاب" کے کہنے کا یہی وقت ہے۔

ہائے! جس اسلام نے اونٹوں کے چرانے والوں کے ہاتھ میں نکیل کے بدلے سلطنت کی باگ دی تھی۔ اب وہی اسلام ہے کہ شترِ بے مہار کی طرح آوارۂ دشتِ غربت ہے۔ آہ! جس نے اہل عرب سی وحشی قوم کو تہذیب و شائستگی کا استاد منوا دیا تھا اب وہی اسلام ہے کہ جو قومیں برسرِ عروج ہیں اس کو وحشی اور بے تمیز کہتی ہیں۔ وہ اسلام جس نے خدا کی رحمت بن کر دُنیا میں صلح کاری، سازگاری، الفت و اتحاد قائم کرنے کے لیے رواج پایا تھا۔ آج وہی اسلام ہے کہ اس کے پیرو خود آپس میں لڑتے مرتے ہیں پھر آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ وہی دین سے علیحدگی، وہی مذہب سے لاپرواہی۔ دیکھو اب تو یہ مسلمانوں کے تنزل کا ایسا مستقبل سبب قرار پا گیا ہے کہ رائٹ آنریبل مسٹر سید امیر علی بالقابہ بھی لندن میں بیٹھ کر یہی پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کیا اب بھی کچھ شک شبہ باقی ہے۔ ع

ہرگزم باور نمے آید ز روئے اعتقاد

مسلمانو! ہم مذہب سے تمہاری بے پروائی کی ایک نہایت واضح مثال پیش کرتے ہیں۔ سُنو اور غور سے سنو! وہ جامع و مانع قانون جو اُمورِ دین و دنیا پر حاوی ہے۔ تم جانتے ہو کہ عربی زبان میں ہے اور یہ بھی واضح ہے کہ تم جب تک قانون کی زبان پر اچھی طرح عبور حاصل نہ کرو گے اس کو سمجھ نہیں سکتے۔ پھر بتاؤ کہ تم نے اپنوں میں سے کتنے لوگوں کو اس پر آمادہ کیا کہ اس قانون کی تعلیم حاصل کریں؟ تم کیا آمادہ کرو گے۔ اب تو تمہاری حالتِ زار اس درجہ پر پہنچی ہے کہ اگر سینکڑوں ہزاروں میں سے ایک آدھ ہر طرف سے مجبور ہو کر ادھر کا رُخ بھی کرتا ہے تو تم ہو کہ ترغیب کے عوض روکتے ہو۔ ان کے قدم آگے بڑھانے کے بدلے سدِ راہ ہو جاتے ہو تقریر

اگر بن نہیں پڑتا تو اخبارات کے صفحے اپنی جیب کو خالی پاکر تمہارے مضامین کے انتظار میں مُنہ کھولے بیٹھے رہتے ہیں۔ تحریر بازی کرتے ہو جو بے چارے طلباء اس طرف متوجہ ہیں ان کا بھی جی چھڑاتے ہو کیا یہ ہی انصاف ہے۔ ؎

جو تمہاری طرح تم سے کوئی جھوٹے وعدے کرتا
تم ہی منصفی سے کہہ دو تمہیں اعتبار ہوتا

پھر بھلا بتلاؤ تو کہ جب تمہارا برتاؤ اس کے ساتھ یہ ہے تو اس کے جاننے والے کیونکر پیدا ہونگے۔ اور جب جاننے والے نہ رہیں گے، تو تم اس کو سمجھو گے کیسے، اور اس پر عمل کیوں کر کرو گے؟ تم جو یہ چاہتے ہو کہ سب کتابوں کا ترجمہ ہو جائے اسی سے کام چل جائے گا۔ پہلے یہ تو سوچو کہ ہر چیز کا ترجمہ جیسا ہونا چاہیئے ہو بھی سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اس پر تم کو یقین تو نہ آئے گا۔ میں مثال دے کر سمجھاتا ہوں۔ اسی قرآن کی پہلی آیت الحمد للہ رب العٰلمین جو ہر شخص کی زبان زد بھی ہے۔ اور قریب قریب ہر شخص اپنے اپنے خیال کے موافق اس کا مطلب بھی سمجھتا ہے۔ اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ اس کا ترجمہ بشرطیکہ بامحاورہ بھی ہو اور پھر ترجمہ کی حد سے خارج بھی نہ ہونے پائے، تفسیر و شرح نہ ہو جائے ہو سکتا ہے؟ لا، واللہ ہرگز نہیں۔ تم گھبراؤ نہیں۔ سنو! ال کا ترجمہ کیا کرو گے۔ بہت بلند پروازی کرو گے تو کہو گے "کل" اب بتاؤ کیا فقط لفظ کل سے ال کا پورا مطلب ادا ہو گیا؟ لاحول ولا قوۃ اب آگے چلو۔ حمد کا ترجمہ کیا کرو گے؟ بہت سوچ ساچ کے بعد کہو گے تعریف؛ اس کے سوا تمہاری زبان میں اس سے اچھا کوئی لفظ نہیں ہے۔ اور پھر لطف یہ ہے کہ تعریف بھی عربی ہی لفظ ہے جس کے معنی عربی زبان میں کچھ اور ہیں۔ حمد و تعریف میں کوئی سروکار نہیں ہے خیر اُردو زبان میں آپ نے ترجمہ کیا، بہتر صحیح ہوا۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ آپ کی اردو زبان میں مدح کے کیا معنی ہیں۔ پھر آپ بہت غور و خوض کے بعد فرمائیے گا وہی تعریف۔ کیونکہ آپ کی زبان میں کوئی اس سے اچھا لفظ ہی نہیں ہے۔ اب کہیئے گا کیا۔ خیر جناب! اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ کے خیال میں اور محض اردو والوں کے لحاظ میں تو حمد و مدح میں کوئی فرق نہ رہا۔ جو معنی حمد کے ہوئے وہی مدح کے۔ حالانکہ عربی زبان میں حمد و مدح میں آسمان و زمین کا فرق ہے۔ اسی طرح لام لفظ اللہ رب اور عالمین کی حالت ہے۔ اب فرمائیے ایک آیت کے ترجمے کا تو یہ حال ہے۔ ؏ قیاس کن زگلستان من بہار مرا؛ سینکڑوں، ہزاروں کتابوں کا ترجمہ جیسے ترجمہ کیسے کبھی ہو سکتا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ سابق کے علماء ترجمہ کے نام سے کانوں پر ہاتھ رکھتے تھے۔ اب آپ کی سمجھ میں آیا بندہ پرور؟ بلکہ سچ یوں ہے کہ ترجمہ کسی زبان کا ہو دُوسری زبان میں بہت دشوار ہے۔ پھر عربی زبان کا ترجمہ جس کے دامن الفاظ و معنی کی وسعت کی کوئی حد ہی نہیں اور پھر قرآن کا ترجمہ جس کے ہر ہر جملہ کے خدا جانے کتنے معنی ہو سکتے ہیں، اور وہ بھی اردو زبان میں، جس کے پاس گویا الفاظ ہی نہیں ہیں؛ ہیں بھی تو مانگے کے اور وہ بھی اس قدر کم کہ توبہ بھلی۔ اب آپ فرمائیے گا کہ تم نے کیوں ترجمہ کیا؟ میں عرض کروں گا محض آپ حضرات کے اصرار اور خیال سے۔ اور اس وجہ سے بھی کہ اصل قرآن سے تو آپ لوگوں کی دلچسپی ظاہر ہے۔ شاید ترجمہ کی وجہ سے کچھ توجہ ہو جائے۔ اور کل نہیں تو کچھ احکام خدا سمجھئے۔ اس کے علاوہ دوسروں کے غلط ترجموں کو دیکھ کر آپ کے خیالات خراب نہ ہوں کیونکہ آپ کی دُنیا ترجمہ ہی کی چار دیواری کے اندر ہے۔ اب آپ فرمائیے کہ ہزاروں میں ایک آدھ طالب علم جو بیچارہ کسی طرح عربی پڑھتا ہے اس سے عربی چھڑا کر عربی کتابوں کے ترجمے پڑھوائیے گا۔ اس سے آپ اپنے مذہبی قانون کو پورا پورا سمجھ جائیے گا۔ استغفر اللہ اس کے علاوہ تمہاری رائے کے موافق تو بعد چندے ترجمہ کرنے والا بھی نہ رہے گا، پھر تم کو آخر سمجھائے گا کون؟ اور اس پر عمل کرو گے کیونکر؟ اس پر بھی تم کو شرم نہیں آتی۔ ترقی ترقی کا آوازہ بلند کرتے ہو، عروج عروج کا نعرہ مارتے ہو۔ اگر اس کے خواہاں ہو تو سچے دل سے پھر دین کو داہنے ہاتھ سے لو، اس پر پابند ہو جاؤ۔ دیکھو تو دُنیا تمہارے بائیں ہاتھ میں کیونکر نہیں آتی، تم دُنیا کو اچھی طرح حاصل کر سکتے ہو مگر جبھی کہ اسلام کا درد بھی پہلو میں لیے رہو۔ تم دُنیا کی گھوڑ دوڑ میں سب سے آگے بڑھ سکتے ہو، مگر جبھی کہ فقط اس کی وردی پہنے نہ رہو بلکہ ایمان کی قوت سے نفس کے گھوڑے کی باگ مضبوط تھامے رہو، ورنہ یہ یاد رہے کہ راہ میں بہت سی دیواریں ہیں، بہت سے گڑھے ہیں گر پڑو گے اور پھر کہیں کے نہ رہو گے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سب کے سب اس ڈھرے پر چلیں۔ مگر فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین (ہر گروہ میں سے کچھ لوگ علم دین کی تحصیل کے لیے کیوں نہیں نکلتے)

کو مدِّنظر رکھو۔ سینکڑے میں پانچ کو تو راستہ پر چلنے دو، ان کی ہمدردی کرو، ان کی تحصیل کے اسباب مُہیا کرو۔ غضب خدا کا اس کے برعکس تم نے مولوی (عربی دان) کے معنی اپنی اصطلاح میں بیوقوف کے مقرر کیے ہوئے ہیں۔ معاذاللہ! اللہ والوں کو تم ذلیل سمجھتے ہو، پھر خدا تمہیں عزّت دار بنائے۔ کیونکر ہو سکتا ہے ھو سمّٰکم المسلمین اسی نے تمہارا نام مسلم رکھا تھا جس کے معنی ہیں ماننے والا، سر جھکانے والا، سرِ تسلیم خم کرنے والا وغیرہ مگر تم تو مسلم کہلا کر ادھر اُدھر کی سُنی سُنائی باتوں پر بھروسہ کر کے اس کے مسائل میں چہ میگوئیاں کرتے ہو۔ شیطانی وساوس اور فلسفی اوہام پر تکیہ کر کے اس کی باتوں کو ماننا کیسا۔ اُلٹے اعتراض کرتے ہو، ایک طرف تو تمہارا یہ رنگ ہے دُوسری طرف تمہاری متلوّن المزاج طبیعت کا یہ انداز ہے کہ بات بات میں خواہ مخواہ کی شق نکالتے ہو۔ ہر حکم کی علّت پوچھتے ہو میں یہ نہیں کہتا کہ تم کسی بات میں کچھ بولو نہیں۔ نہیں تمہارا اصُول مذہب یہ ہے ماحکم بہ العقل حکم بہ الشرع وماحکم بہ الشرع حکم بہ العقل جس کا عقل حکم کرتی ہے۔ اسی کا شرع حکم کرتی ہے۔ اور جس کا شریعت حکم کرتی ہے اسی کا عقل حکم کرتی ہے۔ اصول و اعتقادات میں خوب عقلی گھوڑے دوڑاؤ۔ بال کی کھال نکالو۔ اس میں تو تقلید کی خود خدا نے مذمت کی ہے۔ مگر فروع خصوصًا عبادات میں تو اپنی زبان بند رکھو حالانکہ اس میں بھی عقل سے خارج کوئی بات نہیں ہے۔ مگر تم اپنی عقل کو بھی تو دیکھو کہ کتنی ہے۔ بقول شخصے کیا پدّی کیا پدّی کا شوربا تم کیا اور تمہاری عقل کیا۔ تم اپنے اعضاء و جوارح اور نفس کی ماہیّت اور حقیقت کو تو آج تک سمجھے نہیں۔ تم ان اصُولوں کو جو حکیم علی الاطلاق نے خود دُرست کیے ہیں ان کی کنہ کیا سمجھ سکتے ہو ؎

تو کارِ زمیں را نکو ساختی
کہ با آسماں نیز پرداختی

تم ذرا اپنی بساط کو تو دیکھو وما اوتیتم من العلم الا قلیلا (تم کو بس تھوڑا سا علم دیا گیا ہے) پر تو غور کرو، پہلے تم علم سیکھو اس کے مدارج کو طے کرو۔ پھر دیکھو تمہیں ہر بات کی کنہ معلوم ہوتی ہے یا نہیں؛ تمہاری تو حالت یہ ہے کہ رہو جہالت کی جھونپڑی میں اور خواب دیکھو علم کے اُونچے محل کا۔ تم نے مایَنطِقُ عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ کے اقوال کو جو بعینہٖ خدا کے اقوال ہیں۔ پس پشت ڈال دیا ہے۔ انی تارک فیکم الثقلین کو مدِّنظر نہیں رکھتے اور ہر چیز کا چاہتے ہو کہ قرآن ہی سے صاف اور صریح حکم نکلے مجھے یاد ہے کہ ایک صاحب نے مجھ سے پوچھا کیوں جناب بھلا گانے بجانے کی حُرمت بھی کسی آیت سے نکلتی ہے؟ میں نے کہا ہاں واجتنبوا قول الزور وغیرہ سے۔ کہنے لگے واہ واہ! یہ بھی کوئی تُک ہے۔ کجا زور کجا گانا بجانا! میں نے کہا بندہ پرور آپ تو یہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنی زبان میں جس لفظ کو جس معنی میں جس طرح بولتے ہیں اسی طرح ہر زبان میں بولا جائے۔ ذرا عربی لغت کو دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ قول الزور کے معنی گانے بجانے کے ہیں یا نہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ قرآن میں کوئی سا بھی حکم نہیں ہے۔ ہے اور ضرور ہے۔ اس میں دُنیا کی کوئی بات ایسی نہیں جو بیان نہ کی گئی ہو۔ مگر تم اتنی سمجھ بھی تو پیدا کرو، اتنا علم بھی تو حاصل کرو۔ تم کو یقین کرنا چاہیے کہ وہی باتیں جو قرآنِ مجید میں اشارۃً یا اصولاً یا باطنًا بیان کی گئی ہیں وہی مطالب چونکہ تمہاری سمجھ سے باہر تھے اس وجہ سے تم پر مہربانی کر کے تمہارے حالِ زار پر رحم کھا کے احادیث میں تصریحی طور پر صاف صاف تعلیم کر دیئے انہیں باتوں کی توضیح رسُول اللہؐ اور آپؑ کے سچّے قائم مقاموں نے اپنی زبان میں کر دی۔ پس احادیث کو اسی کی تفسیر سمجھو۔ اسی کی تشریح کہو۔ قرآن مجید کوئی معمُولی کتاب تو ہے نہیں۔ یہ علوم حقّہ کا سچّا مخزن ہے۔ اور معارفِ یقینیہ کا از سرتاپا معدن یہ تہذیب شائستگی، تمدّن اور ریاست کا رہنما ہے تو فقیری، نفس کشی، اخلاق اور خدا پرستی کا پیشوا۔ یہ جس طرح ایک عزلت گزین فقیر کے طرق و آدابِ فقر کا معلّم ہے۔ اسی طرح ایک بادشاہ کی جہانگیری، رعیت پروری، داد گستری اور نکونامی کا اتالیق ہے۔ یہ وہ نایاب گوہر ہے جسے خدا جانے کس زمانہ سے ایمانی بازار کے جوہریوں کی نگاہیں تلاش کر رہی تھیں۔ اور وہ انمول موتی ہے جو غیب کے خزانہ میں مکنون تھا۔ خلاصہ یہ ہے کہ مالک عرش و کُرسی کی کتاب ہے۔ خداوندِ لوح و قلم کا کلام ہے۔ اس کی فصاحت و بلاغت سے بھی قطع نظر کرو، اس کی ترتیب اور متانت کو بھی چھوڑو۔ اس کے نظم و نسق کا بھی لحاظ نہ کرو، فقط اس کے مطالب و معانی پر غور کرو اس میں جو علوم و فنون ہیں اُن پر نظر ڈالو۔ اس میں خدا کی ذات و صفات، اس کی عبادت کے طریقے، معاملات، احکام، تمدن، اخلاق

اصلاح، سازگاری، پیشین گوئیاں، اصول مسلّمہ، تاریخ، حقائق اشیا، عبرت، نصیحت، دُنیا اور آخرت کی تعلیموں کو دیکھو، اسی کے بارے میں ہے۔ مافرطنا فی الکتاب من شی (ہم نے قرآن میں کوئی چیز اُٹھا نہیں رکھی) اسی کی شان میں ہے۔ ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شی (ہم نے تم پر ایسی کتاب نازل کی جس میں ہر چیز کا بیان ہے) اسی کی مدح و ثنا میں ہے۔ ماکان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شی وھدًی ورحمۃ لقوم یومنون (یہ کوئی بنی ہوئی بات نہیں بلکہ قرآن ہے جو اگلی کتابوں کی تصدیق ہر چیز کو تفصیل وار بیان کرنیوالا اور مومنوں کے لیے ہدایت و رحمت ہے) اس کو ناپید اکنار دریا کہنا بے جا، اس کو ذخار سمندر کہنا نازیبا۔ اس کا مرتبہ تو ان چیزوں سے کہیں بالاتر ہے۔ ذرا سرسری نظر سے اس کی علو شان کو دیکھو لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل ھٰذا القرآن لا یاتون بمثلہٖ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا۔ (اگر تمام انسان اور جنات اس بات پر اکٹھے ہوں کہ (اجتماعی قوت سے) اس قرآن کا مثل پیش کریں، تو بھی ہرگز اس کا مثل نہیں لا سکتے۔ اگرچہ ان میں سے ایک دوسرے کا مددگار بھی ہو) اسی کے بارے میں جناب امام حسنؑ علیہ السلام فرماتے ہیں "خدا نے ایک سو چار کتابیں نازل کیں۔ اور ان سب کے تمام علوم توارت، زبور، انجیل اور قرآن میں ودیعت رکھے۔ پھر ان تینوں کے علوم بھی قرآن ہی کے سپرد کیے۔ اسی کے بارے میں حضرت ابن عباس علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں لوضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ (اگر میرے اونٹ کے باندھنے کی رسی بھی گم ہو جائے تو مجھے وہ بھی قرآن میں مل جائے گی) اس کے معانی پر غور کیے بغیر صرف اسی کے لغات کے ضبط کلمات کی تحریر، حروف کے مخارج کی معرفت اور اس کی آیات سورتوں اسکے ٹکڑوں ربع، نصف، ثلث کے شمار، منازل، سجدات، وقف، وصل، مد، ادغام وغیرہ کا لحاظ کر کے کچھ لوگ علم قرات و تجوید کے ملک میں سکہ زن بنے۔ اسی کے کلمات، اسماء، افعال، مشتقات وغیرہ کا خیال کر کے کچھ لوگ علم صرف کا پھریرا لہرانے لگے۔ اسی کے معرب، مبنی، اسماء، افعال، حروف عاملہ غیر عاملہ، لازم، متعدی، فاعل، مفعول وغیرہ پر نظر ڈالنے سے بہتیرے علم نحو کی سلطنت کے حکمران بنے۔ اسی کے معانی، خطاب، عموم، خصوص، اشتراک، ترادف، حقیقۃ، مجاز وغیرہ پر غور کر کے بہتیرے علم لغت کے اقلیم کے بادشاہ ٹھہرے۔ اسی کے ادلہ عقلیہ، شواہد اصلیہ اور نظریہ لوکان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا وغیرہ میں تامل کر کے علم اصول دین (علم کلام) مستنبط ہوا۔ اسی کی تخصیص، تعمیم، اخبار، نص، ظاہر، مجمل، محکم، متشابہ، امر، نہی اور نسخ وغیرہ سے علم اصول فقہ ماخوذ ہوا۔ اسی کے حلال، حرام، احکام، اصول، فروع وغیرہ سے علم فقہ نکلا، اسی کے اگلوں کے عبرت آمیز حالات و قصص، آثار اور وقائع سے عرب و عجم وغیرہ میں علم تاریخ کی بنا ہوئی۔ اسی کی حکمتوں، مثالوں، مواعظ، وعد، وعید تحذیر، تبشیر، ذکر موت، معاد، نشر، حشر، حساب، عقاب، جنت اور نار کی بدولت، خطیب اور اسپیکر کے معز خطاب کی بنیاد پڑی۔ اسی کے اصول تعبیر خواب حکم اور امثال وغیرہ سے علم تعبیر رؤیا کی جڑ مستحکم ہوئی۔ اسی کے ذکر سہام، فروض، نصف، ثلث، ربع، سدس اور ثمن وغیرہ سے علم فرائض اور حساب کا انضباط ہوا۔ اسی کے احکام وصیت وغیرہ سے وصیت کا استحکام ہوا۔ اسی کے ذکر لیل و نہار، شمس و قمر، نجوم و منازل اور بروج وغیرہ سے علم الاوقات کا انعقاد ہوا۔ اسی کی جزالت لفظ، بداعت نظم حسن سیاق، مبادی مقاطع، مخالص، المناب اور ایجاز وغیرہ سے علم معانی بیان اور بدیع کا استخراج ہوا۔ اسی کے الفاظ میں غور کرنے سے ارباب اشارات اور اصحاب حقیقت کو ایسے مطالب اور ان باریکیوں پر اطلاع ہوئی کہ ان لوگوں کو فنا، بقا، حضور خوف، ہیبت، انس، وحشت، قبض اور بسط وغیرہ کا استنباط ہوا۔ اسی کی آیت وکان بین ذلک قواما وغیرہ سے متضاد کیفیتوں کے تعاصل سے مزاج کے اعتدال، نظام حفظ صحت اور استحکام قوت سے علم طب کے اصل اصول کی طرف لطیف اشارہ اور پھر اسی کے آیۃ: فیہ شراب مختلف الوانہ وفیہ شفاء للناس وغیرہ سے خرابی کے بعد صحت کی درستی اور بیماری کے بعد بدن کی شفا اور علم الادویہ کی طرف پاکیزہ کنایہ اسی کے اذعانات و یقینیات اور تسکین دہ و تشفی بخش کلمات وشفاء لما فی الصدور وغیرہ سے طب اجسام کے علاوہ طب قلوب کی طرف عمدہ تلمیح، اسی کے سورۃ و آیات سے جن میں ملکوت ارض و سماوات اور اور علم علوی و سفلی کے معلومات کا تذکرہ ہے۔ علم ہیئت و ریاضی کی طرف صریحی توشیح۔ اسی کے آیت انطلقوا الی ظل ذی ثلث شعب وغیرہ سے علم ہندسہ کا تذکرہ، اسی کے براہین مقدمات، نتائج موجب معارضہ اور مناظرہ ابراہیم وغیرہ سے علم مناظرہ و جدل کا بیان اسی

کے اوائل سور میں امم سابقہ کی مدت رسال اور ایام اور اس امت اور دنیا کے گذشتہ اور آئندہ زمانہ کے تواریخ کا ذکر اور پھر ان میں باہم ایک دوسرے کے ساتھ ضرب دینے سے علم جبر کا اظہار۔ اسی کے او اثارۃ من علم نجامتہ اسی طرح طفقا یخصفان سے خیاطت اور آتونی زبر الحدید اور الناله الحدید سے حدادت، اور واصنع الفلک باعیننا سے نجارت اور نقضت غزلها سے غزل، اور العنکبوت اتخذت بیتا سے نسج، اور افرأیتم ماتحرثون سے فلاحت، اور قالوا ابنوا له بنیانا وغیرہ سے عمارت اور احل لکم صید البر والبحر سے صید اور کل بناء و غواص اور وتستخرجوا منه حلیة سے غوص اور اتخذ قوم موسیٰ من بعده من حلیهم عجلا جسدا سے صباغت اور صرح ممرد من قواریر والمصباح فی زجاجة سے زجاجت اور فاوقد لی یا هامان علی الطین سے فخارت، اور اما السفینة فکانت لمساکین یعملون فی البحر سے ملاحت اور علم بالقلم سے کتابت، اور احمل فوق راسی سے خبازی، اور ان جاء بعجل حنیذ سے طباخی، اور ثیابک فطهر سے غسل، اور قال الحواریون سے قصارت، اور الا ما ذکیتم سے جزارت، اور صبغة الله وجدد بیض سے صباغت، اور تنحتون من الجبال بیوتا سے حجارۃ، اور اوفوا الکیل والمیزان سے وزن وکیل، اور مارمیت اذ رمیت۔ واعدوا لهم ما استطعتم من قوۃ سے سبق و رمایہ۔

یہ یکے از ہزار و مشتے نمونہ از خروار ہے۔ ازیں قبیل کوئی فن ایسا نہیں، جو کسی طرح اس میں مذکور نہ ہو، کوئی علم ایسا نہیں جس کا اس میں بیان نہ ہو۔ غرض نہ صرف اللہ نہ صرف عالم، بلکہ اللہ و ماسوائے اللہ کی ذات صفات اور کل متعلقات کا اس میں تذکرہ ہے پھر ایسی کتاب کے مطالب پر حاوی ہونا بشری قوت سے باہر ہی نہیں، منزلوں دور، اس کے مسائل کا احاطہ کرنا انسانی طاقت سے دشوار ہی نہیں ناممکن اور قطعی محال، مگر بمفاد مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ (جو چیز پوری نہ ملے اسے بالکل نہ چھوڑ دینا چاہیئے) جب میں نے دیکھا کہ اس زمانہ میں یہی ہوا چلی ہے کہ فکر معاش انگریزی دانی میں منحصر سمجھنے، اور یہ خیال رگ و پے میں سرایت کر جانے کی وجہ سے کہ عربی بیچاری کے پاس اس کے سوا کہ وہ مسلمانوں کی مذہبی زبان ہے۔ اور بل بوتا ہی کیا ہے۔ اس میں رکھا ہی کیا ہے۔ ہر شخص ہمہ تن انگریزی ہی کی طرف متوجہ ہے۔ تحصیل علم کا زمانہ اسی کی فکر و تکمیل میں گزر جاتا ہے۔ پھر اب مذہب کو دیکھیں یا روٹیوں کی فکر کریں ؎

شب چو عقد نماز بر بندم
چہ خورد بامداد فرزندم

پھر اس پر طرہ یہ ہے کہ ہمارے ہموطنوں کی مادری زبان ٹھہری اردو جو نہ دین کی نہ دنیا کی! پھر اب کریں تو کیا کریں۔ انھی وجوہ سے اس کی ضرورت ہوئی، کہ ہر قسم کی کتابیں اردو میں ترجمہ (چاہے جیسا ہو سکے) کی جائیں۔ خصوصاً قرآن مجید کے ترجمہ کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔ اگرچہ اس کے ترجمے ایک دو نہیں سینکڑوں ہوئے مگر ان میں سے اکثر تو ایسے ہیں کہ ان کا سمجھنا عربی سے زیادہ دشوار اور ہمارے روزمرہ سے بالکل علیحدہ اور باوجود اردو ہونے کے اردو داں حضرات کی سمجھ سے بالکل باہر، اور ایک آدھ ترجمہ بامحاورہ اردو کا ہوا بھی تو بحکم علی الاطلاق کے اصلی مفہوم سے منزلوں دور، مخالفین اسلام کے اعتراضات کا مرکز۔ اسی وجہ سے عام اہل اسلام خصوصاً شیعی دنیا میں اس کی ایک شدید چیخ و پکار تھی۔ اخبارات الگ غل مچا رہے تھے۔ مختلف سوسائٹیوں میں ایک طرف اس کی مانگ تھی۔ آخر خدا کی توفیق شامل حال ہوئی، کچھ احباب کا اصرار ہوا۔ اور میں نے اس کو لکھنا شروع کر دیا۔ میں نے اس کی ابتدا ۱۳۲۶ھ ہجری میں کی تھی۔ اور اسی وجہ سے اس کا تاریخی نام ہمارے کرم فرما فخر حفاظ جناب مولوی سید عبد الجلیل صاحب مارہروی نے "کلام اللہ مترجمہ فرمان علی" رکھا۔ اس کو شروع کیے چند روز ہی گزرے تھے کہ یہ معلوم کر کے کہ صدر المتکلمین فخر الحکماء جناب مولانا حکیم سید علی اظہر صاحب دامت افادتہ نے ترجمہ مع تفسیر لکھنا شروع کیا ہے۔ بلکہ بعض اجزا اس کے شائع بھی ہو گئے تھے۔ میرا جی چھوٹا جاتا تھا۔ اور اپنی محنت کو بیکار سمجھنے لگا تھا، کہ اتفاقاً اسی زمانہ میں لکھنؤ جانا ہوا۔ اور جناب ممدوح سے ایک نورانی مجلس میں ملاقات ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اس وقت جتنا ترجمہ کر چکا تھا میرے ساتھ تھا۔ بہت اشتیاق سے کچھ تھوڑا سنا۔ اور سن کر بزرگانہ شفقت اور کمال قدردانی کی راہ سے فرمایا کہ "واقعی ترجمہ

کرنا تمہارا ہی حق ہے۔" میں ترجمہ نہ کروں گا تم ہی اس کو پورا کرو۔" یہ ترجمہ کے لیے پہلا شگونِ نیک تھا۔ اس کے بعد میں نے تمام حضرات علماء و مجتہدین کو مختلف مقامات سے تھوڑا تھوڑا سنایا۔ الحمد للہ کہ سب نے سُن کر فقط زبان سے ہی نہیں بلکہ لکھ دیا کہ ایسا عمدہ اور صحیح ترجمہ نظر سے نہیں گزرا۔" الٰہی تیرا شکر۔" اس کے بعد میں نے خاص طور پر لکھنؤ کے بڑے بڑے بافہم اہلِ زبان کو سنایا، اور سب نے بے حد پسند کیا۔ غرض کچھ کم و بیش دو برس میں ختم ہُوا۔ پھر اس کے چھپنے میں مَیں نے وہ وہ زحمتیں اُٹھائیں کہ "دل من داند و من دانم و داند دل من"۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ بیان کر سکوں۔ میں اس کا مُقر ہوں کہ یہ جیسا میرا جی چاہتا تھا، نہیں چھپا۔ مگر خدا جانتا ہے کہ میں نے اس کی سعی میں وقت، محنت، جان اور مال غرض کسی طرح کوتاہی نہیں کی ہے اور کوئی ممکن دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا ہے۔ ایک معمولی بات یہی ہے کہ بیسیوں فرموں کی چار چار پانچ پانچ بار کاپیاں لکھوانی پڑی ہیں۔ ہزاروں اوراق چھپے ہُوئے دریا میں ٹھنڈے کر دیئے۔ انھی وجوہ اور مجبوریوں سے اس کا ہدیہ بھی معمولاً زیادہ اور گراں معلوم ہوتا ہے جو انشاء اللہ اگلے ایڈیشن میں باقی نہ رہے گا۔ ابھی پورا چھپنے بھی نہ پایا تھا کہ اشتیاق اور تقاضہ کے خطوط نے پریشان کر دیا۔ ابھی شائع بھی نہ ہُوا تھا کہ ترجمہ کے بعض مقامات کو دیکھ کر لکھنؤ کے نامی شاعر جناب مولوی مرزا محمد ہادی صاحب عزیزؔ نے مجھے ایک خط لکھا جس کے بعض کلمات یہ تھے۔

> "میں اس ترجمہ کا بے حد مشتاق تھا۔ میرا عقیدہ یہ ہے کہ
> اگر کتاب اللہ اُردو میں نازل ہوتی، تو آپ کے ترجمہ میں اور
> اس میں ایک نقطہ کا فرق نہ ہوتا۔ یہ تو خود مسلسل ایک کتاب
> معلوم ہوتی ہے۔ ترجمہ اور ترجمہ میں یہ سہولت و فصاحت ہم
> نے نہ سُنا نہ دیکھا۔ خداوندِ عالم آپ کو ہمیشہ زندہ رکھے، اور
> ایسے ہی معجزات آپ سے ظہور میں آتے رہیں۔"

غرض خدا خدا کر کے چھپنا بھی ختم ہُوا اور ہدیۂ مختصر آپ کے سامنے حاضر ہے۔ میں کیا اور میرا ترجمہ کیا مگر اتنا ضرور عرض کروں گا کہ آپ کو اس کی قدر اُس وقت ہو گی جب آپ اس کو دُوسرے ترجموں سے جن کی آج کل بہت شہرت ہے مُقابلہ کر کے دیکھیں گے تعرف الاشیاء باضدادھا۔ میں اس سے زیادہ نہ عرض کروں گا۔

ترجمہ کی تمام خوبیوں کے لحاظ کے علاوہ میں نے چند امُور کا اور اضافہ کیا ہے جو غالباً ناظرین کی پسندیدگی اور دلچسپی کا باعث ہو گا۔

(۱) ابتدا میں قرآنِ مجید کے مضامین کی مُفصّل فہرست ہے جس میں جُداگانہ ابواب قرار دیئے۔ مثلاً باب الاحکام، باب الفضائل وغیرہ۔ اور پھر ہر مطالب کے آیات کو مع تعداد آیات و پارہ و سورہ و صفحہ لکھ دیا ہے کہ جس مطلب کو جس وقت چاہیں فوراً نکال لیں۔

(۲) ہر سورۃ کے آیات کے شمار و اعداد بھی لکھے ہُوئے ہیں۔

(۳) قریب قریب ہر مضمون کی سُرخی صفحات کے کنارے جلی قلم سے لکھی ہُوئی ہے۔

(۴) ہر سورۃ کے ابتدا میں حاشیہ پر یہ بیان کر دیا ہے کہ اس سورۃ میں خدا نے اخلاق، احکام وغیرہ کس کس بات کی تعلیم فرمائی۔

(۵) قصص، واقعات اور شانِ نزول وغیرہ مستند تفاسیر سے، اور فضائل و مناقب خاص عُلماء اہلِ سُنّت کی مُعتبر کتابوں سے بحوالۂ صفحہ و سطر و مطبع حاشیہ پر مندرج ہیں۔ باوجود ان تمام امُور کے اِسلام کے ہر فرقہ کے لوگ بے دِقّت و بشوق ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ نہ کہیں کسی پر طعن ہے اور نہ کسی پر حملہ۔

آپ حضرات سے ملتمس ہُوں کہ دُعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں، اور خدا کی بارگاہ میں نہایت عاجزی سے عرض ہے کہ اس کو میری مغفرت کا ذریعہ قرار دے۔ اور جس وقت اور جس روز ہر شخص کے ہاتھ میں اس کا

نامۂ عمل ہو، میرے داہنے ہاتھ میں قرآن ہو۔

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

وَاَنَا الرَّاقِمُ الْاٰثِمُ

ابوالشاہ علی بن محمد المدعو بالسید فرمان علی

غفرلہ اللہ بلطفہ الخفی والجلی

متوطن چندن پٹی ضلع دربھنگہ، صوبہ بہار

---

## اِلتماس سُورۃ فاتحہ

قارئین کرام سے التماس ہے کہ وہ مولانا حافظ فرمان علی اعلی اللہ مقامہٗ کے ایصالِ ثواب کے لیے سُورۃ فاتحہ تلاوت فرمائیں۔

---

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

# قرآنِ مجید کے مضامین کی مفصّل فہرست

| پارہ | سورۃ | آیۃ | پارہ | سورۃ | آیۃ | پارہ | سورۃ | آیۃ | پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | **باب التوحید** | | ۱۵ | بنی اسرائیل | ۶۶ | ۲۳ | زمر | ۲۱ | ۲۸ | جمعہ | ۲ تا ۴ |
| | | | ۱۶ | طٰہٰ | ۵۵، ۵۶ | ۲۴ | زمر | ۴۲ | ۲۸ | تغابن | ۲ تا ۴ |
| | **خُدا کا وجُود** | | ۱۷ | انبیاء | ۳۳ | ۲۴ | مومن | ۱۳ | ۲۹ | ملک | ۱ تا ۳ |
| | | | ۱۷ | حج | ۶۵، ۶۶ | ۲۴ | مومن | ۶۱ تا ۶۴ | ۲۹ | ملک | ۱۵ |
| ۱ | بقرہ | ۲۸، ۲۹ | ۱۸ | مؤمنون | ۷۸ تا ۸۰ | ۲۴ | مومن | ۶۷، ۶۸ | ۲۹ | ملک | ۲۳ |
| ۲ | بقرہ | ۱۶۴، ۱۶۵ | ۱۸ | نور | ۴۱ تا ۴۵ | ۲۴ | مومن | ۷۹ تا ۸۱ | ۲۹ | مرسلات | ۲۰ تا ۲۷ |
| ۳ | بقرہ | ۲۵۸ | ۱۹ | فرقان | ۴۵ تا ۴۹ | ۲۴ | حٰم سجدہ | ۹ تا ۱۲ | ۳۰ | غاشیہ | ۱۷ تا ۲۰ |
| ۷ | انعام | ۱ تا ۳ | ۱۹ | فرقان | ۵۳ تا ۵۴ | ۲۴ | حٰم سجدہ | ۳۹ | | **توحید** | |
| ۷ | انعام | ۷۲ | ۱۹ | فرقان | ۶۱، ۶۲ | ۲۵ | شوریٰ | ۲۵ تا ۲۹ | | | |
| ۷ | انعام | ۹۷ تا ۹۹ | ۱۹ | شعراء | ۷، ۸ | ۲۵ | شوریٰ | ۳۱ تا ۳۳ | ۱ | بقرہ | ۱۳۹ |
| ۸ | انعام | ۱۴۱ تا ۱۴۴ | ۱۹ | شعراء | ۲۳ تا ۲۸ | ۲۵ | زخرف | ۹ تا ۱۳ | ۲ | بقرہ | ۱۶۲ |
| ۸ | انعام | ۱۶۵ | ۲۰ | نمل | ۸۶ | ۲۵ | زخرف | ۸۴ | ۳ | بقرہ | ۲۵۵ |
| ۸ | اعراف | ۵۷ | ۲۰ | عنکبوت | ۴۴ | ۲۵ | زخرف | ۸۷ | ۳ | آل عمران | ۲ |
| ۹ | اعراف | ۱۸۵ | ۲۱ | عنکبوت | ۶۳ | ۲۵ | جاثیۃ | ۱ تا ۶ | ۳ | آل عمران | ۶ |
| ۹ | اعراف | ۱۸۹ | ۲۱ | روم | ۱۸ تا ۲۷ | ۲۵ | جاثیۃ | ۱۲ تا ۱۳ | ۳ | آل عمران | ۱۸ |
| ۱۱ | یونس | ۵ تا ۷ | ۲۱ | روم | ۳۳ | ۲۶ | فتح | ۴ | ۳ | آل عمران | ۶۲ |
| ۱۱ | یونس | ۲۲، ۲۳ | ۲۱ | روم | ۳۷ | ۲۶ | فتح | ۲۴ | ۵ | نساء | ۸۷ |
| ۱۱ | یونس | ۳۱ تا ۳۳ | ۲۱ | روم | ۴۶ | ۲۶ | فتح | ۲۸ | ۶ | نساء | ۱۷۱ |
| ۱۱ | یونس | ۶۷ | ۲۱ | روم | ۴۸ | ۲۶ | ق | ۶ تا ۱۱ | ۶ | مائدہ | ۷۳ |
| ۱۱ | یونس | ۱۰۱ | ۲۱ | روم | ۵۴ | ۲۶ | ذاریات | ۱۵، ۱۶ | ۷ | انعام | ۴ |
| ۱۲ | ہود | ۷ | ۲۱ | لقمان | ۲۰ | ۲۷ | طور | ۳۵ | ۷ | انعام | ۲۰ |
| ۱۳ | یوسف | ۱۰۵ | ۲۱ | لقمان | ۳۱ | ۲۷ | واقعہ | ۵۷ تا ۵۹ | ۷ | انعام | ۱۰۲ |
| ۱۳ | رعد | ۲ تا ۴ | ۳۱ | سجدہ | ۲۶، ۲۷ | ۲۷ | واقعہ | ۶۳ تا ۷۳ | ۸ | اعراف | ۱۵۸ |
| ۱۳ | رعد | ۱۲، ۱۳ | ۲۲ | احزاب | ۴۳ | ۲۷ | حدید | ۴ | ۱۱ | توبہ | ۱۲۹ |
| ۱۳ | ابراہیم | ۱۰ | ۲۲ | فاطر | ۲۸، ۲۹ | ۲۷ | حدید | ۹ | ۱۳ | رعد | ۱۵ |
| ۱۴ | نحل | ۱۰ تا ۱۶ | ۲۲ | فاطر | ۴۰ | ۲۸ | حشر | ۲ | ۱۳ | رعد | ۱۶ |
| ۱۴ | نحل | ۵۱ | ۲۳ | یٰسٓ | ۳۲ تا ۴۰ | ۲۸ | صف | ۹ | ۱۴ | نحل | ۲۲ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱۴ | نحل | ۵۱ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۴۳ |
| ۱۶ | کہف | ۱۱۰ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۸ |
| ۱ | طٰہٰ | ۱۰۳ |
| ۱۷ | انبیاء | ۲۲ |
| ۱۷ | انبیاء | ۲۵ |
| ۱۷ | انبیاء | ۱۰۸ |
| ۱۷ | حج | ۳۴ |
| ۱۸ | مومنون | ۱۱۶ |
| ۲۰ | قصص | ۷۰ |
| ۲۱ | عنکبوت | ۴۶ |
| ۲۲ | فاطر | ۳ |
| ۲۳ | صافات | ۴ |
| ۲۳ | ص | ۵ |
| ۲۳ | ص | ۶۵ |
| ۲۳ | زمر | ۴ |
| ۲۳ | زمر | ۶ |
| ۲۴ | مومن | ۳ |
| ۲۴ | مومن | ۱۶ |
| ۲۴ | مومن | ۶۵ |
| ۲۵ | زخرف | ۸۴ |
| ۲۵ | دخان | ۸ |
| ۲۸ | حشر | ۲۳ |
| ۲۸ | تغابن | ۱۳ |
| ۲۹ | مزمل | ۹ |
| ۳۰ | اخلاص | ۱ |

## صفات ثبوتیہ کمالیہ

### حیات

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۳ | بقرہ | ۲۵۵ |
| ۳ | آل عمران | ۲ |
| ۱۹ | فرقان | ۵۸ |
| ۲۴ | مومن | ۶۵ |

### ازلیت وابدیت

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲۷ | نجم | ۱۵ |
| ۲۷ | نجم | ۴۲ |
| ۲۷ | رحمٰن | ۲۷ |
| ۲۷ | حدید | ۳ |

### قدرت

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۲۰ |
| ۱ | بقرہ | ۱۰۶ |
| ۱ | بقرہ | ۱۰۹ |
| ۲ | بقرہ | ۱۴۸ |
| ۳ | بقرہ | ۲۵۹ |
| ۳ | بقرہ | ۲۸۴ |
| ۳ | آل عمران | ۲۹ |
| ۴ | آل عمران | ۱۸۹ |
| ۵ | نساء | ۱۳۳، ۱۳۴ |
| ۶ | نساء | ۱۴۹ |
| ۶ | مائدہ | ۱۸ |
| ۶ | مائدہ | ۴۱ |
| ۷ | مائدہ | ۱۲۰ |
| ۷ | انعام | ۱۸ |
| ۷ | انعام | ۶۶ |
| ۱۴ | نحل | ۴۰ |
| ۱۴ | نحل | ۷۷ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۹۹ |
| ۱۷ | حج | ۶ |
| ۱۸ | مومنون | ۹۵ |
| ۱۹ | فرقان | ۵۴ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۲۰ |
| ۲۱ | روم | ۵۴ |
| ۲۲ | فاطر | ۴۴ |
| ۲۲ | یٰسٓ | ۱۲ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۵۰ |
| ۲۵ | زخرف | ۴۲ |
| ۲۶ | احقاف | ۳۳ |
| ۲۷ | حدید | ۲ |
| ۲۹ | معارج | ۴۰ |

### علم

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۲۹ |
| ۱ | بقرہ | ۳۰ تا ۳۳ |
| ۱ | بقرہ | ۷۷ |
| ۱ | بقرہ | ۱۱۵ |
| ۲ | بقرہ | ۲۱۶ |
| ۲ | بقرہ | ۲۳۱ |
| ۲ | بقرہ | ۲۳۲ |
| ۲ | بقرہ | ۲۳۵ |
| ۳ | بقرہ | ۲۵۵، ۲۵۶ |
| ۳ | بقرہ | ۲۸۲، ۲۸۳ |
| ۳ | آل عمران | ۲۹ |
| ۵ | نساء | ۱۲۷ |
| ۷ | مائدہ | ۹۷ |
| ۷ | انعام | ۳ |
| ۷ | انعام | ۶۰، ۶۱ |
| ۷ | انعام | ۸۱ |
| ۸ | انعام | ۱۱۷ |
| ۱۰ | توبہ | ۷۸ |
| ۱۱ | توبہ | ۱۱۵ |
| ۱۱، ۱۲ | ہود | ۵، ۶ |
| ۱۳ | رعد | ۸ تا ۱۰ |
| ۱۳ | رعد | ۴۲ |
| ۱۳ | ابراہیم | ۳۸ |
| ۱۴ | حجر | ۲۴، ۲۵ |
| ۱۴ | نحل | ۱۹ |
| ۱۴ | نحل | ۲۳ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۲۵ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۴۷ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۵۴، ۵۵ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۸۴ |
| ۱۶ | کہف | ۲۶ |
| ۱۶ | مریم | ۹۵ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۷ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۱۱۵ |
| ۱۷ | حج | ۶۸ |
| ۱۷ | حج | ۷۰ |
| ۱۷ | حج | ۷۶ |
| ۱۸ | نور | ۴۱ |
| ۱۸ | نور | ۶۳ |
| ۲۰ | نمل | ۷۴، ۷۵ |
| ۲۰ | قصص | ۶۹ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۴۲ |
| ۲۱ | عنکبوت | ۵۱ |
| ۲۱ | عنکبوت | ۶۲ |
| ۲۱ | لقمان | ۱۶ |
| ۲۱ | لقمان | ۲۳ |
| ۲۱ | لقمان | ۳۴ |
| ۲۲ | احزاب | ۵۴ |
| ۲۲ | سباء | ۲ |
| ۲۲ | فاطر | ۱۲ |
| ۲۳ | یٰسٓ | ۷۶ |
| ۲۴ | مومن | ۷ |
| ۲۴ | مومن | ۱۶ |
| ۲۴ | مومن | ۱۹ |
| ۲۵ | حم سجدہ | ۴۷ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۱۲ |
| ۲۶ | حجرات | ۱۳ |
| ۲۶ | حجرات | ۱۶ |
| ۲۶ | ق | ۴ |
| ۲۶ | ق | ۱۶ |
| ۲۶ | ق | ۴۵ |
| ۲۷ | نجم | ۳۰ |
| ۲۷ | حدید | ۳، ۴ |
| ۲۷ | حدید | ۶ |
| ۲۸* | مجادلہ | ۷ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲۸ | ممتحنہ | ۱ |
| ۲۸ | تغابن | ۴ |
| ۲۸ | طلاق | ۱۲ |
| ۲۹ | ملک | ۱۳، ۱۴ |
| ۲۹ | قلم | ۷ |
| ۲۹ | جنّ | ۲۸ |
| ۳۰ | اعلیٰ | ۷ |

## علمِ غیب

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۷ | انعام | ۶۰ |
| ۷ | انعام | ۷۴ |
| ۱۰ | توبہ | ۷۸ |
| ۱۲ | ہود | ۱۲۳ |
| ۱۳ | رعد | ۹ تا ۱۱ |
| ۱۴ | نحل | ۷۷ |
| ۱۵ | کہف | ۲۶ |
| ۱۸ | مومنون | ۹۲ |
| ۲۰ | نمل | ۶۵ |
| ۲۱ | سجدہ | ۶ |
| ۲۲ | سباء | ۳ |
| ۲۲ | سباء | ۴۸ |
| ۲۲ | فاطر | ۳۹ |
| ۲۶ | حجرات | ۱۸ |
| ۲۸ | تغابن | ۱۸ |
| ۲۹ | جنّ | ۲۶ تا ۲۸ |

## اِدراک

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۷۴ |
| ۱ | بقرہ | ۸۵ |
| ۱ | بقرہ | ۹۶ |
| ۱ | بقرہ | ۱۱۰ |
| ۲ | بقرہ | ۱۴۴ |
| ۲ | بقرہ | ۲۳۳ |
| ۲ | بقرہ | ۲۳۴ |
| ۳ | آل عمران | ۴ |
| ۵ | نساء | ۱۲۶ |
| ۵ | نساء | ۱۳۴ |
| ۷ | انعام | ۱۴ |
| ۷ | انعام | ۱۹ |
| ۷ | انعام | ۷۴ |
| ۷ | انعام | ۱۰۲، ۱۰۳ |
| ۷ | انعام | ۱۱۵ |
| ۸ | انعام | ۱۳۲ |
| ۱۱ | یونس | ۶۱ |
| ۱۳ | ابراہیم | ۴۲ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۱۷ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۳۰ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۶۰ |
| ۱۷ | انبیاء | ۴۷ |
| ۲۱ | لقمان | ۲۹ |
| ۲۴ | مومن | ۱۶ |
| ۲۴ | مومن | ۲۰ |
| ۲۷ | حدید | ۴ |
| ۲۸ | مجادلہ | ۱ |

## اِرادہ واختیار

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۳ | بقرہ | ۲۸۴ |
| ۳ | آل عمران | ۶ |
| ۴ | آل عمران | ۱۲۹ |
| ۶ | مائدہ | ۶۵ |
| ۷ | انعام | ۱۹ |
| ۷ | انعام | ۴۰ |
| ۸ | انعام | ۱۲۵ |
| ۸ | انعام | ۱۴۹ |
| ۱۱ | یونس | ۹۹ |
| ۱۳ | رعد | ۲۷ |
| ۱۳ | رعد | ۳۱ |
| ۱۳ | رعد | ۳۶ |
| ۱۳ | ابراہیم | ۲۷ |
| ۱۴ | نحل | ۹ |
| ۱۴ | نحل | ۹۳ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۵۴ |
| ۱۷ | حج | ۱۴ |
| ۱۷ | حج | ۱۸ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۲۱ |
| ۲۱ | سجدہ | ۱۳ |
| ۲۲ | فاطر | ۱۷ |
| ۲۲ | فاطر | ۲۳ |
| ۲۳ | زمر | ۲۳ |
| ۲۴ | مومن | ۱۵ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۸ |
| ۲۸ | جمعہ | ۴ |
| ۲۹ | مدثر | ۳۱ |
| ۲۹ | مدثر | ۵۶ |
| ۲۹ | دہر | ۳۱ |
| ۳۰ | بروج | ۱۶ |

## تکلّم

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۳ | بقرہ | ۲۵۳ |
| ۶ | نساء | ۱۶۴ |
| ۹ | اعراف | ۱۴۴ |
| ۱۰ | توبہ | ۶ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۵۱ |

## صدق

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۴ | آل عمران | ۹۵ |
| ۵ | نساء | ۸۷ |
| ۵ | نساء | ۱۲۲ |
| ۸ | انعام | ۱۱۶ |
| ۱۱ | یونس | ۵۵ |
| ۱۳ | ابراہیم | ۴۷ |
| ۲۱ | روم | ۶ |
| ۲۳ | زمر | ۲۰ |

## دیگر صفات

## ایجاد و خلق

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۲۹ |
| ۱ | بقرہ | ۱۱۷ |
| ۳ | آل عمران | ۶ |
| ۳ | آل عمران | ۴۷ |
| ۴ | نساء | ۲ |
| ۷ | انعام | ۲، ۳ |
| ۷ | انعام | ۱۵ |
| ۷ | انعام | ۷۳ |
| ۷ | انعام | ۹۶، ۹۷ |
| ۷ | انعام | ۱۰۲، ۱۰۳ |
| ۸ | اعراف | ۵۴ |
| ۱۱ | یونس | ۴، ۵ |
| ۱۲ | ہود | ۷ |
| ۱۳ | ابراہیم | ۱۰ |
| ۱۳ | ابراہیم | ۱۹ |
| ۱۳ | ابراہیم | ۳۲ |
| ۱۴ | حجر | ۱۶ تا ۲۳ |
| ۱۴ | حجر | ۲۶ تا ۲۷ |
| ۱۴ | حجر | ۸۵ تا ۸۶ |
| ۱۴ | نحل | ۳ تا ۵ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۸۵ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۹۹ |
| ۱۷ | انبیاء | ۳۰ تا ۳۳ |
| ۱۷ | حج | ۶۱ |
| ۱۸ | مومنون | ۱۷ |
| ۱۸ | نور | ۴۵ |
| ۱۸ | فرقان | ۱، ۲ |
| ۱۹ | فرقان | ۴۵ تا ۴۹ |
| ۱۹ | فرقان | ۵۳، ۵۴ |
| ۱۹ | فرقان | ۵۹ |
| ۲۰ | قصص | ۶۸ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ٢٠ | عنکبوت | ٤٤ |
| ٢١ | روم | ١١ |
| ٢١ | روم | ١٩ تا ٢٢ |
| ٢١ | روم | ٥٤ |
| ٢١ | لقمان | ١٠، ١١ |
| ٢٠ | سجدہ | ٤ |
| ٢١ | سجدہ | ٧ |
| ٢٢ | فاطر | ١٢ تا ١٤ |
| ٢٣ | یٰسٓ | ٧٧ تا ٨٢ |
| ٢٣ | صافات | ٦ |
| ٢٣ | صافات | ٩٦ |
| ٢٣ | ص | ٢٧ |
| ٢٣ | زمر | ٤ تا ٦ |
| ٢٤ | زمر | ٦٢ |
| ٢٤ | مومن | ٦١ تا ٦٤ |
| ٢٤ | مومن | ٦٧ |
| ٢٤ | مومن | ٧٩ |
| ٢٥ | شوریٰ | ١١ |
| ٢٥ | شوریٰ | ٤٩، ٥٠ |
| ٢٥ | زخرف | ١٠ تا ١٢ |
| ٢٥ | دخان | ٧، ٨ |
| ٢٥ | جاثیہ | ٢٢ |
| ٢٦ | حجرات | ١٣ |
| ٢٧ | ذاریٰت | ٤٧ تا ٤٩ |
| ٢٧ | نجم | ٤٥ |
| ٢٧ | رحمٰن | ٣ |
| ٢٧ | رحمٰن | ١٠ تا ١٢ |
| ٢٧ | حدید | ٤ |
| ٢٧ | حدید | ٦ |
| ٢٨ | حشر | ٢٤ |
| ٢٨ | تغابن | ٣ |
| ٢٨ | طلاق | ١٢ |
| ٢٩ | ملک | ٢ تا ٤ |
| ٢٩ | معارج | ٣٩ |
| ٢٩ | دھر | ٢٨ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ٣٠ | بروج | ١٦ |
| ٣٠ | اعلیٰ | ٢ تا ٥ |
| ٣٠ | علق | ١، ٢ |

## ملک و ملک

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ١ | حمد | ٤ |
| ١ | بقرہ | ١٠٧ |
| ١ | بقرہ | ١١٥، ١١٦ |
| ٢ | بقرہ | ٢٤٧ |
| ٣ | بقرہ | ٢٨٤ |
| ٣ | آل عمران | ٢٦ |
| ٤ | آل عمران | ١٠٩ |
| ٤ | آل عمران | ١٢٩ |
| ٤ | آل عمران | ١٥٠ |
| ٤ | آل عمران | ١٨٩ |
| ٥ | نساء | ١٢٦ |
| ٥ | نساء | ١٣١، ١٣٢ |
| ٦ | مائدہ | ١٨، ١٩ |
| ٦ | مائدہ | ٤١ |
| ٧ | مائدہ | ١٢٠ |
| ٧ | انعام | ٣ |
| ٧ | انعام | ١٣، ١٤ |
| ٧ | انعام | ٧٣ |
| ١١ | توبہ | ١١٦ |
| ١١ | یونس | ٥٥ |
| ١١ | یونس | ٦٦ |
| ١٢ | ھود | ٥٦ |
| ١٣ | ابراھیم | ٢ |
| ١٤ | نحل | ٥٢ |
| ١٦ | مریم | ٦٥ |
| ١٦ | طٰہٰ | ٦ |
| ١٦ | طٰہٰ | ١١٩ |
| ١٧ | انبیاء | ١٩ |
| ١٧ | حج | ٢١ |
| ١٧ | حج | ٦٤ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ١٨ | نور | ٤٢ |
| ١٨ | نور | ٦٤ |
| ١٨ | فرقان | ٢ |
| ٢١ | روم | ٢٦، ٢٧ |
| ٢١ | لقمان | ٢٦ |
| ٢١ | سجدہ | ٢٧ |
| ٢٢ | سباء | ١ |
| ٢٢ | فاطر | ٤٢ |
| ٢٣ | یٰسٓ | ٨٣ |
| ٢٣ | صافات | ٥ |
| ٢٣ | ص | ٦٦ |
| ٢٤ | زمر | ٤٤ |
| ٢٥ | شوریٰ | ٤ |
| ٢٥ | شوریٰ | ٤٩ |
| ٢٥ | زخرف | ٨٥ |
| ٢٥ | جاثیہ | ٢٧ |
| ٢٦ | فتح | ٤ |
| ٢٦ | فتح | ١٤ |
| ٢٧ | نجم | ٢٥ |
| ٢٧ | نجم | ٣١ |
| ٢٧ | حدید | ٢ |
| ٢٧ | حدید | ٥ |
| ٢٩ | ملک | ١ |
| ٢٩ | مزمّل | ٩ |
| ٢٩ | مدثر | ٣١ |
| ٣٠ | نباء | ٣٧ |
| ٣٠ | ناس | ٢ |

## حلم

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ٢ | بقرہ | ٢٢٥ |
| ٢ | بقرہ | ٢٣٥ |
| ٣ | بقرہ | ٢٦٣ |
| ٤ | آل عمران | ١٥٥ |
| ٧ | مائدہ | ١٠١ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ١١ | یونس | ١١ |
| ١٤ | نحل | ٦١ |
| ١٥ | بنی اسرائیل | ٤٤ |
| ١٥ | کہف | ٥٨ |
| ١٧ | حج | ٥٩ |
| ٢٢ | احزاب | ٥١ |
| ٢٢ | فاطر | ٤٥ |
| ٢٨ | تغابن | ١٧ |

## عفو و مغفرت

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ٢ | بقرہ | ١٦١ |
| ٢ | بقرہ | ١٧٤ |
| ٢ | بقرہ | ١٧٨ |
| ٣ | آل عمران | ٣١ |
| ٥ | نساء | ٤٨ |
| ٥ | نساء | ١١٠ |
| ٦ | نساء | ١٤٩ |
| ٦ | مائدہ | ٤٠، ٤١ |
| ٧ | مائدہ | ٩٨ |
| ٧ | انعام | ٥٥ |
| ١٣ | رعد | ٦ |
| ١٤ | حجر | ٤٩ |
| ١٥ | بنی اسرائیل | ٢٥ |
| ١٥ | بنی اسرائیل | ٤٤ |
| ١٥ | کہف | ٥٨ |
| ١٦ | طٰہٰ | ٨٥ |
| ١٧ | حج | ٦٠ |
| ٢٢ | احزاب | ٧٣ |
| ٢٤ | زمر | ٣٥ |
| ٢٤ | زمر | ٥٣ |
| ٢٤ | مومن | ٣ |
| ٢٥ | شوریٰ | ٢٥ |
| ٢٥ | شوریٰ | ٣٠ |
| ٢٧ | نجم | ٣٢ |
| ٢٩ | مدثر | ٥٦ |

## رافت و رحمت

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | حمد | ۳ |
| ۱ | بقرۃ | ۳۷ |
| ۱ | بقرۃ | ۱۰۵ |
| ۲ | بقرۃ | ۱۴۳ |
| ۲ | بقرۃ | ۱۸۶، ۱۸۷ |
| ۲ | بقرۃ | ۲۰۸ |
| ۲ | بقرۃ | ۲۵۲ |
| ۳ | بقرۃ | ۲۸۶ |
| ۵ | نساء | ۲۹ |
| ۵ | نساء | ۱۴۷ |
| ۶ | مائدۃ | ۴۰ |
| ۷ | مائدۃ | ۹۸ |
| ۷ | انعام | ۱۳ |
| ۸ | انعام | ۱۳۳ |
| ۹ | اعراف | ۱۵۶ |
| ۱۲ | ہود | ۶۱ |
| ۱۲ | ہود | ۹۰ |
| ۱۳ | یوسف | ۵۶ |
| ۱۳ | یوسف | ۸۷ |
| ۱۳ | یوسف | ۹۲ |
| ۱۳ | رعد | ۱۱ |
| ۱۴ | حجر | ۴۹ |
| ۱۴ | حجر | ۵۶ |
| ۱۴ | نحل | ۱۸ |
| ۱۵ | کہف | ۵۸ |
| ۱۶ | کہف | ۸۲ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۵ |
| ۱۷ | انبیاء | ۱۱۲ |
| ۱۸ | مومنون | ۱۰۹ |
| ۱۹ | فرقان | ۶۰ |
| ۱۹ | شعراء | ۹ |
| ۲۲ | احزاب | ۴۳ |
| ۲۳ | صافات | ۷۶ |
| ۲۳ | ص | ۴۲ |
| ۲۴ | زمر | ۵۳ |
| ۲۴ | مومن | ۷ |
| ۲۴ | مومن | ۶۰ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۲۵ |
| ۲۵ | زخرف | ۳۲ تا ۳۴ |
| ۲۷ | حدید | ۹ |
| ۳۰ | نباء | ۳۷ |

## رزاقیت

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۷ | انعام | ۱۵ |
| ۱۲ | ہود | ۶ |
| ۱۳ | رعد | ۲۶ |
| ۱۴ | حجر | ۱۹ تا ۲۲ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۳۰ |
| ۱۷ | حج | ۵۸ |
| ۱۸ | نور | ۳۸ |
| ۲۱ | عنکبوت | ۶۰ |
| ۲۱ | عنکبوت | ۶۲ |
| ۲۱ | روم | ۳۷ |
| ۲۱ | روم | ۴۰ |
| ۲۲ | سباء | ۳۶ |
| ۲۴ | زمر | ۵۲ |
| ۲۴ | مومن | ۱۳ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۱۲ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۱۹ |
| ۲۷ | ذاریات | ۲۲ |
| ۲۷ | ذاریات | ۵۸ |
| ۲۸ | جمعہ | ۱۱ |
| ۳۰ | قریش | ۴ |

## قوت و غلبہ

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲ | بقرۃ | ۱۶۴ |
| ۱۰ | انفال | ۴۹ |
| ۱۰ | انفال | ۵۱ |
| ۱۰ | انفال | ۶۳ |
| ۱۲ | ہود | ۶۶ |
| ۱۵ | کہف | ۳۹ |
| ۱۷ | حج | ۴۰ |
| ۱۷ | حج | ۴ |
| ۱۹ | شعراء | ۹ |
| ۲۱ | روم | ۲۷ |
| ۲۱ | احزاب | ۲۵ |
| ۲۴ | مومن | ۲۲ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۱۶ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۱۹ |
| ۲۷ | ذاریات | ۵۸ |
| ۲۷ | حدید | ۲۵ |
| ۲۸ | مجادلہ | ۲۱ |
| ۳۰ | الطارق | ۱۲ |

## قہر

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۷ | انعام | ۱۹ |
| ۷ | انعام | ۶۱ |
| ۱۲ | یوسف | ۳۹ |
| ۱۳ | رعد | ۱۶ |
| ۱۳ | ابراہیم | ۴۸ |
| ۲۳ | ص | ۶۵ |
| ۲۴ | مومن | ۱۶ |

## صفات سلبیہ (جلالیہ) ردِ شرک (اسکا شریک نہیں)

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | حمد | ۵ |
| ۱ | بقرۃ | ۱۱۶ |
| ۲ | بقرۃ | ۱۶۶ |
| ۳ | آلِ عمران | ۶۴ |
| ۵ | نساء | ۳۶ |
| ۵ | نساء | ۴۸ |
| ۵ | نساء | ۱۱۶ تا ۱۱۹ |
| ۶ | نساء | ۱۷۱ |
| ۶ | مائدۃ | ۷۲، ۷۳ |
| ۶ | مائدۃ | ۷۶ |
| ۷ | انعام | ۱۵ |
| ۷ | انعام | ۱۸ |
| ۷ | انعام | ۴۰ تا ۴۲ |
| ۷ | انعام | ۴۷ |
| ۷ | انعام | ۵۷ |
| ۷ | انعام | ۶۴، ۶۵ |
| ۷ | انعام | ۷۱ |
| ۷ | انعام | ۸۹ |
| ۷ | انعام | ۹۱ |
| ۷ | انعام | ۱۰۰ تا ۱۰۲ |
| ۸ | انعام | ۱۱۴ |
| ۸ | انعام | ۱۳۶ |
| ۸ | انعام | ۱۵۱ |
| ۸ | انعام | ۱۶۲ تا ۱۶۴ |
| ۸ | اعراف | ۳۳ |
| ۸ | اعراف | ۳۷ |
| ۹ | اعراف | ۱۸۸ |
| ۹ | اعراف | ۱۹۰ تا ۱۹۵ |
| ۹ | اعراف | ۱۹۷ |
| ۱۰ | توبہ | ۳۰ تا ۳۲ |
| ۱۱ | یونس | ۱۸ |
| ۱۱ | یونس | ۳۴، ۳۵ |
| ۱۱ | یونس | ۴۹ |
| ۱۱ | یونس | ۶۸ |
| ۱۱ | یونس | ۱۰۴ تا ۱۰۷ |
| ۱۱ | ہود | ۲ |
| ۱۲ | یوسف | ۳۸ |
| ۱۲ | یوسف | ۴۰ |
| ۱۳ | یوسف | ۱۰۶ |
| ۱۳ | یوسف | ۱۰۸ |
| ۱۳ | رعد | ۱۴ |
| ۱۳ | رعد | ۱۶ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱۳ | رعد | ۳۳ |
| ۱۳ | رعد | ۳۷ |
| ۱۳ | ابراهیم | ۳۰ |
| ۱۴ | نحل | ۲۰، ۲۱ |
| ۱۴ | نحل | ۴۹، ۵۰ |
| ۱۴ | نحل | ۵۲ تا ۶۰ |
| ۱۴ | نحل | ۷۳ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۲۲، ۲۳ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۴۰ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۵۶، ۵۷ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۶۷ |
| ۱۶ | کهف | ۱۱۰ |
| ۱۶ | مریم | ۳۵، ۳۶ |
| ۱۶ | مریم | ۸۲، ۸۳ |
| ۱۶ | مریم | ۸۹ تا ۹۴ |
| ۱۷ | انبیاء | ۲۱ تا ۲۶ |
| ۱۷ | انبیاء | ۲۹ |
| ۱۷ | انبیاء | ۴۳ |
| ۱۷ | انبیاء | ۹۸ تا ۱۰۰ |
| ۱۷ | حج | ۱۲، ۱۳ |
| ۱۷ | حج | ۶۲ |
| ۱۷ | حج | ۷۱ |
| ۱۸ | مومنون | ۸۳ تا ۹۲ |
| ۱۸ | مومنون | ۱۱۷ |
| ۱۸ | فرقان | ۲، ۳ |
| ۱۹ | فرقان | ۵۵ |
| ۱۹ | شعراء | ۲۱۳ |
| ۱۹، ۲۰ | نمل | ۵۹ تا ۶۴ |
| ۲۰ | نمل | ۹۱ |
| ۲۰ | قصص | ۸۷، ۸۸ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۱۷ |
| ۲۱ | عنکبوت | ۵۶ |
| ۲۱ | عنکبوت | ۶۵، ۶۶ |
| ۲۱ | روم | ۳۳ تا ۳۵ |
| ۲۱ | روم | ۴۰ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲۱ | لقمان | ۱۳ |
| ۲۱ | لقمان | ۳۲ |
| ۲۱ | احزاب | ۱۷ |
| ۲۲ | سباء | ۲۳ |
| ۲۲ | سباء | ۲۴ |
| ۲۲ | سباء | ۲۷ |
| ۲۲ | فاطر | ۳ |
| ۲۲ | فاطر | ۱۴، ۱۵ |
| ۲۲ | فاطر | ۴۱ |
| ۲۳ | یٰس | ۷۴، ۷۵ |
| ۲۳ | زمر | ۲ تا ۴ |
| ۲۳ | زمر | ۱۲ تا ۱۴ |
| ۲۴ | زمر | ۳۸ |
| ۲۴ | زمر | ۴۳ |
| ۲۴ | زمر | ۶۴ تا ۶۶ |
| ۲۴ | مومن | ۱۴ |
| ۲۴ | مومن | ۲۰ |
| ۲۴ | مومن | ۶۵، ۶۶ |
| ۲۴ | مومن | ۷۳ تا ۷۶ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۳۷، ۳۸ |
| ۲۵ | حٰم سجدہ | ۴۸ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۹ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۲۱ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۴۶ |
| ۲۵ | زخرف | ۱۶ تا ۱۸ |
| ۲۵ | زخرف | ۴۵ |
| ۲۵ | زخرف | ۶۴ |
| ۲۵ | زخرف | ۸۱ |
| ۲۵ | زخرف | ۸۶ |
| ۲۶ | احقاف | ۴ تا ۶ |
| ۲۶ | احقاف | ۲۸ |
| ۲۶ | فتح | ۱۱ |
| ۲۷ | ذاریات | ۵۱ |
| ۲۷ | طور | ۳۹ |
| ۲۷ | طور | ۴۳ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲۷ | نجم | ۲۰ تا ۲۲ |
| ۲۹ | ملك | ۲۰ تا ۲۱ |
| ۲۹ | ملك | ۲۸ تا ۳۰ |
| ۲۹ | قلم | ۴۱ |
| ۲۹ | جنّ | ۱۸ |
| ۲۹ | جنّ | ۲۰ تا ۲۳ |
| ۳۰ | بینه | ۵ |
| ۳۰ | کافرون | ۱ تا ۶ |
| ۳۰ | اخلاص | ۱ تا ۴ |

## عدم رویت
### (خدا کو دیکھ نہیں سکتے)

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۵۵ |
| ۶ | نساء | ۱۵۳ |
| ۷ | انعام | ۱۰۴ |
| ۹ | اعراف | ۱۴۳ |
| ۱۹ | فرقان | ۲۱ |

## عدم مکان و جسم
### (اسکی کوئی خاص جگہ نہیں)

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۱۸۶ |
| ۲۶ | ق | ۱۶ |
| ۲۷ | واقعہ | ۸۴ |
| ۲۷ | حدید | ۴ |
| ۲۸ | مجادلہ | ۷ |

## عدم تغیّر
### (اسکی حالت بدلتی نہیں)

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۳ | بقرہ | ۲۵۵ |
| ۷ | انعام | ۱۵ |
| ۲۶ | احقاف | ۳۳ |
| ۲۶ | ق | ۳۸ |

## عدم احتیاج
### (وہ کسی کا محتاج نہیں)

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۳ | بقرہ | ۲۶۳ |
| ۳ | بقرہ | ۲۶۷ |
| ۴ | آل عمران | ۹۷ |
| ۸ | انعام | ۱۳۲ |
| ۱۱ | یونس | ۶۸ |
| ۱۳ | ابراهیم | ۸ |
| ۱۷ | حج | ۶۴ |
| ۱۹ | نمل | ۴۰ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۶ |
| ۲۱ | لقمان | ۲۶ |
| ۲۲ | فاطر | ۱۶ |
| ۲۳ | زمر | ۷ |
| ۲۶ | محمّد | ۳۸ |
| ۲۷ | ذاریات | ۵۸ |

## حسن و قبح کا عقلی ہونا
### (نہ شرعی)

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | حمد | ۶، ۷ |
| ۱ | بقرہ | ۱۳۰ |
| ۲۳ | زمر | ۸ |
| ۲۳ | زمر | ۱۷، ۱۸ |

## باب العدل
### بندے اپنے کاموں میں مختار ہیں
### (خدا کسی کو مجبور نہیں کرتا)

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۷۹ |
| ۱ | بقرہ | ۱۴۱ |
| ۴ | آل عمران | ۹۲ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱۰ | انفال | ۵۱ |
| ۱۰ | انفال | ۵۳ |
| ۱۳ | رعد | ۱۱ |
| ۱۶ | مریم | ۳۷ |
| ۱۷ | انبیاء | ۱۴ |
| ۲۳ | ص | ۲۷ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۴۶ |
| ۲۵ | جاثیہ | ۱۵ |
| ۲۷ | طور | ۲۱ |
| ۲۷ | نجم | ۳۹ تا ۴۲ |
| ۲۷ | حدید | ۲۷ |
| ۲۹ | مدثر | ۳۱ |
| ۳۰ | نازعات | ۳۴ تا ۳۸ |

## خدا کا کام بے فائدہ نہیں ہوتا

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱۷ | انبیاء | ۱۶، ۱۷ |
| ۱۸ | مومنون | ۱۱۵ |
| ۲۳ | ص | ۲۷ |
| ۲۷ | ذاریٰت | ۵۶ |
| ۲۹ | قیامت | ۳۶ |

## عدل

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۳ | آل عمران | ۱۸ |
| ۴ | آل عمران | ۱۸۲ |
| ۵ | نساء | ۴۰ |
| ۸ | انعام | ۱۱۵ |
| ۸ | انعام | ۱۳۱ |
| ۸ | اعراف | ۲۹ |
| ۱۱ | یونس | ۴۴ |
| ۱۲ | ہود | ۱۰۱ |
| ۱۲ | ہود | ۱۱۷ |
| ۱۳ | رعد | ۱۱ |
| ۱۴ | نحل | ۹۰ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱۷ | انبیاء | ۴۷ |
| ۱۷ | حج | ۱۰ |
| ۲۴ | مومن | ۳۱ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۴۶ |
| ۲۶ | ق | ۲۹ |

## خدا طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۳۳ |
| ۳ | بقرہ | ۲۸۶ |
| ۸ | انعام | ۱۵۲ |
| ۸ | اعراف | ۴۲ |
| ۱۸ | مومنون | ۶۲ |
| ۲۸ | طلاق | ۷ |

## تقدیر

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۵ | نساء | ۷۸، ۷۹ |
| ۲۷ | قمر | ۴۹ |

## لوح محفوظ

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۷ | انعام | ۶۰ |
| ۲۷ | قمر | ۵۲ و ۵۳ |
| ۲۷ | حدید | ۲۲، ۲۳ |
| ۳۰ | نباء | ۲۹ |
| ۳۰ | بروج | ۲۲ |

## خدا کی نعمتوں کی یاد دہی

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۲۲ |
| ۱ | بقرہ | ۴۰ |
| ۱ | بقرہ | ۴۷، ۴۸ |
| ۱ | بقرہ | ۱۲۲ |
| ۶ | مائدہ | ۴ |
| ۶ | مائدہ | ۸ |
| ۶ | مائدہ | ۱۲ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۶ | مائدہ | ۲۱ |
| ۸ | اعراف | ۱۰ |
| ۸ | اعراف | ۲۶ |
| ۹ | انفال | ۲۶ |
| ۱۳ | ابراھیم | ۳۴ |
| ۱۴ | نحل | ۵ تا ۸ |
| ۱۴ | نحل | ۱۸ |
| ۱۴ | نحل | ۶۵ تا ۷۲ |
| ۱۴ | نحل | ۷۸ تا ۸۳ |
| ۱۷ | حج | ۶۱ |
| ۱۷ | حج | ۶۳ |
| ۱۷ | حج | ۶۵ |
| ۱۸ | مومنون | ۱۷ تا ۲۲ |
| ۲۰ | نمل | ۸۶ |
| ۲۱ | عنکبوت | ۶۷ |
| ۲۱ | لقمان | ۳۱ |
| ۲۱ | سجدہ | ۲۷ |
| ۲۱ | احزاب | ۹ |
| ۲۲ | فاطر | ۳ |
| ۲۲ | فاطر | ۲۸، ۲۹ |
| ۲۳ | یٰس | ۳۳ تا ۳۵ |
| ۲۳ | یٰس | ۴۱ تا ۴۴ |
| ۲۳ | زمر | ۲۱ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۳۲ تا ۳۵ |
| ۲۷ | نجم | ۵۵ |
| ۲۷ | رحمٰن | ۳۱ دفعہ |
| ۲۷ | واقعہ | ۵۹ |
| ۲۷ | واقعہ | ۶۳ تا ۷۳ |
| ۲۷ | حدید | ۲۵ |
| ۳۰ | عبس | ۲۴ تا ۳۲ |

## خدا کی نشانیاں اگلوں کا انجام اور اُن سے عبرت

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۱۶۴ |
| ۳ | آل عمران | ۱۳ |
| ۴ | آل عمران | ۱۳۷ |
| ۴ | آل عمران | ۱۹۰، ۱۹۱ |
| ۷ | انعام | ۷ |
| ۷ | انعام | ۱۲ |
| ۸ | اعراف | ۴، ۵ |
| ۹ | اعراف | ۱۸۵ |
| ۱۰ | توبہ | ۷۰ |
| ۱۱ | یونس | ۱۳، ۱۴ |
| ۱۱ | یونس | ۱۰۱ |
| ۱۲ | ھود | ۱۱۶ |
| ۱۳ | یوسف | ۱۰۵ |
| ۱۳ | یوسف | ۱۰۹ |
| ۱۳ | رعد | ۴۱ |
| ۱۳ | ابراھیم | ۹ |
| ۱۴ | حجر | ۷ |
| ۱۴ | نحل | ۲۶ |
| ۱۴ | نحل | ۴۸ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۱۲ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۱۷ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۵۹ |
| ۱۵ | کہف | ۵۹ |
| ۱۶ | مریم | ۷۴ |
| ۱۶ | مریم | ۹۸ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۱ تا ۴ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۱۰۴ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۱۳۳ |
| ۱۷ | انبیاء | ۶ |
| ۱۷ | انبیاء | ۱۰ تا ۱۵ |
| ۱۷ | حج | ۴۵ |
| ۱۷ | حج | ۴۸ |
| ۱۸ | نور | ۴۳ تا ۴۵ |
| ۱۹ | فرقان | ۴۵ تا ۴۶ |
| ۱۹ | شعراء | ۷، ۸ |
| ۱۹ | شعراء | ۲۰۹ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲۰ | نمل | ۶۹ |
| ۲۰ | قصص | ۵۷ تا ۵۹ |
| ۲۰ | قصص | ۴۲، ۴۳ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۱۹، ۲۰ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۴۴ |
| ۲۱ | عنکبوت | ۶۱ |
| ۲۱ | عنکبوت | ۶۳ |
| ۲۱ | روم | ۸، ۹ |
| ۲۱ | روم | ۱۹ تا ۲۵ |
| ۲۱ | روم | ۳۷ |
| ۲۱ | روم | ۴۴ |
| ۲۱ | روم | ۴۶ |
| ۲۱ | لقمان | ۲۰ |
| ۲۱ | لقمان | ۲۵ |
| ۲۱ | لقمان | ۲۹ |
| ۲۱ | سجدہ | ۲۶ |
| ۲۲ | سباء | ۹ |
| ۲۲ | فاطر | ۴۵ |
| ۲۳ | یٰسٓ | ۳۱، ۳۲ |
| ۲۳ | یٰسٓ | ۳۳، ۳۴ |
| ۲۳ | یٰسٓ | ۳۷ تا ۴۱ |
| ۲۳ | یٰسٓ | ۴۶ |
| ۲۳ | یٰسٓ | ۷۰ تا ۷۳ |
| ۲۳ | یٰسٓ | ۷۶ تا ۸۱ |
| ۲۳ | ص | ۱۳ |
| ۲۴ | مومن | ۲۱ تا ۲۲ |
| ۲۴ | مومن | ۵۷ |
| ۲۴ | مومن | ۸۲ تا ۸۵ |
| ۲۴ | حٰمٓ سجدہ | ۳۷ |
| ۲۴ | حٰمٓ سجدہ | ۳۹ |
| ۲۵ | حٰمٓ سجدہ | ۵۳ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۲۹ |
| ۲۵ | زخرف | ۷، ۸ |
| ۲۵ | دخان | ۳۷ |
| ۲۵ | جاثیہ | ۳ تا ۵ |
| ۲۶ | احقاف | ۲۷ |
| ۲۶ | محمد | ۱۰ |
| ۲۶ | محمد | ۱۳ |
| ۲۶ | ق | ۶ تا ۱۱ |
| ۲۶ | ق | ۳۶، ۳۷ |
| ۲۶ | ذاریات | ۲۰ تا ۲۲ |
| ۲۷ | قمر | ۵۱ |
| ۲۷ | رحمٰن | ۵ تا ۱۲ |
| ۲۷ | رحمٰن | ۱۹ تا ۲۴ |
| ۲۸ | تغابن | ۵، ۶ |
| ۲۸ | طلاق | ۸، ۹ |
| ۲۹ | مُلک | ۵ |
| ۲۹ | مُلک | ۱۸، ۱۹ |
| ۲۹ | نوح | ۱۵ |
| ۲۹ | قیامۃ | ۳۷ تا ۴۰ |
| ۲۹ | مرسلات | ۱۶ تا ۲۸ |
| ۳۰ | نباء | ۶ تا ۱۶ |
| ۳۰ | نازعٰت | ۲۷ تا ۳۲ |
| ۳۰ | انشقاق | ۱۹ |
| ۳۰ | غاشیہ | ۱۷ تا ۲۰ |
| ۳۰ | بلد | ۸ تا ۱۰ |

## خدا کی حمد وثناء

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | حمد | ۲ |
| ۷ | انعام | ۲ |
| ۷ | انعام | ۴۶ |
| ۸ | اعراف | ۴۳ |
| ۱۱ | یونس | ۱۰ |
| ۱۳ | رعد | ۱۳ |
| ۱۳ | ابراھیم | ۳۹ |
| ۱۴ | حجر | ۹۸ |
| ۱۴ | نحل | ۷۵ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۱ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۴۴ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۵۲ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۱۱۱ |
| ۱۵ | کہف | ۱ تا ۵ |
| ۱۸ | مومنون | ۲۸ |
| ۱۸ | فرقان | ۱ |
| ۱۸ | فرقان | ۱۰ |
| ۱۹ | فرقان | ۵۸ |
| ۱۹ | فرقان | ۶۱ |
| ۱۹ | نمل | ۵۹ |
| ۲۰ | نمل | ۹۳ |
| ۲۰ | قصص | ۷۰ |
| ۲۱ | عنکبوت | ۶۳ |
| ۲۱ | روم | ۱۸ |
| ۲۱ | لقمان | ۲۵ |
| ۲۱ | سجدہ | ۱۵ |
| ۲۲ | سباء | ۱ |
| ۲۲ | فاطر | ۱ |
| ۲۲ | فاطر | ۳۵ |
| ۲۳ | یٰس | ۳۶ |
| ۲۳ | یٰس | ۸۳ |
| ۲۳ | صٰفٰت | ۱۵۹ |
| ۲۳ | صٰفٰت | ۱۸۰ تا ۱۸۲ |
| ۲۳ | زمر | ۲۹ |
| ۲۴ | زمر | ۷۴، ۷۵ |
| ۲۴ | مومن | ۵۵ |
| ۲۴ | مومن | ۶۴، ۶۵ |
| ۲۵ | زخرف | ۱۳ |
| ۲۵ | زخرف | ۸۲ |
| ۲۵ | زخرف | ۸۵ |
| ۲۵ | جاثیہ | ۳۶، ۳۷ |
| ۲۷ | رحمٰن | ۷۸ |
| ۲۷ | حدید | ۱۱ |
| ۲۸ | حشر | ۱ |
| ۲۸ | حشر | ۲۴ |
| ۲۸ | صف | ۱ |
| ۲۸ | جمعہ | ۱ |
| ۲۸ | تغابن | ۱ |
| ۲۹ | ملک | ۱ |
| ۲۹ | حاقہ | ۵۲ |
| ۳۰ | اعلیٰ | ۱ |

## فرشتوں کے حالات وصفات

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۳۰ تا ۳۴ |
| ۱ | بقرہ | ۹۷ تا ۹۸ |
| ۷ | انعام | ۶۲ |
| ۷ | انعام | ۹۳ |
| ۹ | اعراف | ۱۹۴ |
| ۱۱ | یونس | ۲۱ |
| ۱۳ | رعد | ۱۱ |
| ۱۳ | رعد | ۲۳ |
| ۱۴ | حجر | ۸ |
| ۱۴ | نحل | ۴۹، ۵۰ |
| ۱۶ | مریم | ۶۴ |
| ۱۷ | انبیاء | ۱۹، ۲۰ |
| ۱۷ | انبیاء | ۲۶ تا ۲۹ |
| ۱۹ | فرقان | ۲۵ |
| ۱۹ | شعراء | ۱۹۳ |
| ۲۲ | سباء | ۲۳ |
| ۲۲ | فاطر | ۱ |
| ۲۳ | صٰفٰت | ۱۵۱ |
| ۲۳ | صٰفٰت | ۱۶۴ تا ۱۶۶ |
| ۲۳ | ص | ۷۱ تا ۷۳ |
| ۲۴ | زمر | ۷۵ |
| ۲۴ | مومن | ۷ |
| ۲۵ | حٰم سجدہ | ۳۸ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۵ |
| ۲۵ | زخرف | ۱۹ |
| ۲۶ | ق | ۱۷، ۱۸ |
| ۲۷ | نجم | ۵ تا ۷ |
| ۲۷ | نجم | ۲۶ |
| ۲۸ | تحریم | ۴ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲۸ | تحریم | ۶ |
| ۳۰ | تکویر | ۱۹ تا ۲۱ |
| ۳۰ | انفطار | ۱۰ تا ۱۱ |
| ۳۰ | طارق | ۴ |
| ۳۰ | علق | ۱۸ |
| ۳۰ | قدر | ۴، ۵ |

## باب النبوۃ

## انبیاءؑ ماسلف کی نبوۃ اور ان کی خدمات

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۱۳ |
| ۲ | بقرہ | ۲۵۱ |
| ۳ | بقرہ | ۲۵۳ |
| ۳ | آل عمران | ۷۹ تا ۸۱ |
| ۵ | نساء | ۴۱ |
| ۶ | نساء | ۶۳ تا ۶۵ |
| ۷ | انعام | ۳۵ |
| ۷ | انعام | ۴۳ تا ۵۰ |
| ۸ | اعراف | ۳۵ |
| ۹ | اعراف | ۹۴ تا ۱۰۲ |
| ۱۱ | یونس | ۴۷ |
| ۱۲ | ہود | ۸۸ |
| ۱۳ | یوسف | ۱۰۹، ۱۱۰ |
| ۱۳ | رعد | ۳۸ |
| ۱۳ | ابراہیم | ۵ |
| ۱۳ | ابراہیم | ۸ تا ۱۴ |
| ۱۴ | حجر | ۱۰ تا ۱۱ |
| ۱۴ | نحل | ۲ |
| ۱۴ | نحل | ۳۵، ۳۶ |
| ۱۴ | نحل | ۴۳، ۴۴ |
| ۱۴ | نحل | ۶۳ |
| ۱۴ | نحل | ۸۴ |
| ۱۴ | نحل | ۸۹ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۱۵ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۵۵ |
| ۱۵ | کہف | ۶۰ |
| ۱۷ | انبیاء | ۷ تا ۹ |
| ۱۷ | انبیاء | ۲۵ |
| ۱۷ | حج | ۵۲ |
| ۱۸ | مومنون | ۳۱ تا ۴۵ |
| ۱۸ | فرقان | ۲۰ |
| ۱۹ | فرقان | ۵۱ |
| ۲۲ | سباء | ۲۴ |
| ۲۳ | صافات | ۷۱ تا ۷۵ |
| ۲۴ | مومن | ۷۸ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۳ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۵۱ |
| ۲۷ | نجم | ۵۶ |
| ۲۷ | حدید | ۲۵ |
| ۲۹ | نوح | ۱ |
| ۲۹ | نوح | ۲۱ |
| ۲۹ | نوح | ۲۷ |

## نبوۃ کا خدا کی طرف سے ہونا

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۳۰ |
| ۱ | بقرہ | ۵۳ |
| ۱ | بقرہ | ۱۳۰ |
| ۳ | بقرہ | ۲۵۳ |
| ۳ | آل عمران | ۳۳ |
| ۳ | آل عمران | ۸۱ |
| ۵ | نساء | ۵۴ |
| ۶ | نساء | ۱۵۳ |
| ۶ | نساء | ۱۶۲، ۱۶۳ |
| ۶ | مائدہ | ۴۷ |
| ۷ | انعام | ۸۴ تا ۹۱ |
| ۱۲ | یوسف | ۲۲ |
| ۱۴ | نحل | ۱۲۱ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۷۷ |
| ۱۶ | مریم | ۱۶ |
| ۱۶ | مریم | ۳۰ تا ۳۲ |
| ۱۶ | مریم | ۴۹، ۵۰ |
| ۱۶ | مریم | ۵۸ |
| ۱۷ | انبیاء | ۴۸ |
| ۱۷ | انبیاء | ۷۳، ۷۴ |
| ۱۷ | انبیاء | ۷۹ |
| ۱۷ | انبیاء | ۸۵، ۸۶ |
| ۱۷ | حج | ۷۵ |
| ۲۰ | قصص | ۱۴ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۲۷ |
| ۲۱ | روم | ۴۷ |
| ۲۱ | احزاب | ۷ |
| ۲۲ | سبا | ۱۰ |
| ۲۳ | صافات | ۱۷۱ تا ۱۷۳ |
| ۲۳ | ص | ۲۶ |
| ۲۴ | مومن | ۱۵ |
| ۲۵ | زخرف | ۶ |
| ۲۵ | جاثیہ | ۱۶ |
| ۲۷ | حدید | ۲۶، ۲۷ |

## انبیاءؑ کی عصمت

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۱۲۴ |
| ۱۴ | حجر | ۴۰ تا ۴۲ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۶۲ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۶۵ |
| ۱۷ | انبیاء | ۷۲، ۷۳ |
| ۱۷ | انبیاء | ۷۵ |
| ۱۷ | انبیاء | ۸۶ |
| ۲۲ | سباء | ۲۱، ۲۲ |
| ۲۳ | ص | ۴۸ |
| ۲۹ | جن | ۲۳ |

## محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوۃ و رسالت

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۱۱۹ |
| ۲ | بقرہ | ۱۴۶ |
| ۲ | بقرہ | ۱۵۱ |
| ۲ | بقرہ | ۲۵۲ |
| ۳ | آل عمران | ۶۱ |
| ۴ | آل عمران | ۱۴۴ |
| ۴ | آل عمران | ۱۶۴ |
| ۵ | نساء | ۴۱ |
| ۵ | نساء | ۷۹ |
| ۵ | نساء | ۱۱۳ |
| ۶ | نساء | ۱۶۲، ۱۶۳ |
| ۶ | نساء | ۱۶۵ |
| ۶ | نساء | ۱۷۰ |
| ۶ | مائدہ | ۶۸ |
| ۷ | مائدہ | ۹۹ |
| ۷ | انعام | ۲۰ |
| ۹ | اعراف | ۱۵۸ |
| ۱۰ | توبہ | ۳۳ |
| ۱۰ | توبہ | ۶۱ |
| ۱۱ | توبہ | ۱۲۸ |
| ۱۱ | یونس | ۳ |
| ۱۳ | یوسف | ۱۰۳، ۱۰۴ |
| ۱۳ | یوسف | ۱۰۹ |
| ۱۳ | رعد | ۷ |
| ۱۳ | رعد | ۳۰ |
| ۱۳ | رعد | ۳۸ |
| ۱۳ | رعد | ۴۰ |
| ۱۴ | نحل | ۴۳، ۴۴ |
| ۱۴ | نحل | ۸۹ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۹۳، ۹۷ |
| ۱۷ | انبیاء | ۴۵ |
| ۱۷ | انبیاء | ۱۰۷، ۱۰۸ |
| ۱۷ | حج | ۴۹ |
| ۱۷ | حج | ۵۲، ۵۳ |
| ۱۸ | فرقان | ۱ |
| ۱۹ | فرقان | ۳۰ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱۹ | فرقان | ۵۶ |
| ۲۱ | احزاب | ۷ |
| ۲۲ | احزاب | ۴۰ |
| ۲۲ | احزاب | ۴۵، ۴۶ |
| ۲۲ | احزاب | ۵۰ |
| ۲۲ | سبا | ۲۹ |
| ۲۲ | فاطر | ۲۴ تا ۲۶ |
| ۲۲ | یٰسٓ | ۳ |
| ۲۶ | فتح | ۸ |
| ۲۶ | فتح | ۲۸، ۲۹ |
| ۲۷ | نجم | ۲ تا ۱۸ |
| ۲۷ | نجم | ۵۶ |
| ۲۷ | حدید | ۹ |
| ۲۸ | صف | ۶ |
| ۲۸ | صف | ۹ |
| ۲۸ | جمعہ | ۲ |
| ۲۸ | طلاق | ۱۰، ۱۱ |
| ۲۹ | مزمّل | ۱۴، ۱۵ |
| ۳۰ | علق | ۱ |

## حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عصمت

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۴ | ال عمران | ۱۶۱ |
| ۹ | اعراف | ۱۸۴ |
| ۱۳ | رعد | ۳۸ |
| ۲۲ | احزاب | ۳۸، ۳۹ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۶ |
| ۲۶ | احقاف | ۹ |
| ۲۷ | نجم | ۳، ۴ |
| ۲۹ | حاقہ | ۴۰ تا ۵۱ |
| ۳۰ | تکویر | ۱۹ تا ۲۳ |
| ۳۰ | بروج | ۲۱، ۲۲ |
| ۳۰ | ضحیٰ | ۳ |
| ۳۰ | بینہ | ۲ |

## آپ سارے جہان کے نبی ہیں

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۹ | اعراف | ۱۵۸ |

## آپ جنّ وانس کے رسول ہیں۔

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲۶ | احقاف | ۲۹ |
| ۲۹ | جن | ۲۲ |

## آپ نبی اُمّی ہیں

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۹ | اعراف | ۱۵۷ |
| ۲۱ | عنکبوت | ۴۸ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۵۲ |
| ۲۸ | جمعہ | ۲ |

## آپ کا خلق عظیم

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲۹ | قلم | ۴ |

## آپکا خاتم النبیین ہونا

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲۲ | احزاب | ۴۰ |

## آپکا رحمۃ للعالمین ہونا

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱۷ | انبیاء | ۱۰۷ |

## آپکا بشیر و نذیر ہونا

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۶ | مائدہ | ۲۰ |
| ۱۱ | هود | ۲ |
| ۱۱ | هود | ۱۲ |
| ۱۳ | رعد | ۷ |
| ۱۴ | حجر | ۸۹ |
| ۱۷ | حج | ۴۹ |
| ۱۹ | فرقان | ۵۶ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲۲ | یٰسٓ | ۶ |
| ۲۲ | یٰسٓ | ۱۱ |
| ۲۳ | ص | ۶۵ |
| ۲۳ | ص | ۷۰ |
| ۲۶ | احقاف | ۹ |
| ۲۶ | فتح | ۸ |
| ۲۷ | ذاریٰت | ۵۰، ۵۱ |
| ۲۷ | نجم | ۵۶ |
| ۲۹ | مُلک | ۲۶ |
| ۳۰ | نازعٰت | ۴۵ |

## آپ کا شرح صدر

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۳۰ | الم نشرح | ۱ |

## آپ نے قرآن خود نہیں بنایا

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۲۳ |
| ۱۲ | هود | ۳۵ |
| ۲۶ | احقاف | ۸ |

## آپ کا توکل وحیا اور نرم دلی

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۴ | ال عمران | ۱۵۹ |
| ۶ | مائدہ | ۱۶ |
| ۱۰ | توبہ | ۴۰ |
| ۱۰ | توبہ | ۶۱ |
| ۱۰ | توبہ | ۷۳ |
| ۱۱ | توبہ | ۱۲۸ |
| ۲۲ | احزاب | ۵۳ |
| ۲۲ | فاطر | ۸ |

## آپ کا انکسار و تواضع

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۴ | ال عمران | ۱۴۴ |
| ۷ | انعام | ۵۱ |
| ۷ | انعام | ۵۸، ۵۹ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۹ | اعراف | ۱۸۷، ۱۸۸ |
| ۱۱ | یونس | ۴۹ |
| ۱۴ | حجر | ۸۸ |
| ۱۷ | انبیاء | ۱۰۹ |
| ۲۲ | احزاب | ۶۳ |
| ۲۶ | احقاف | ۹ |
| ۲۹ | جنّ | ۲۱، ۲۲ |
| ۲۹ | جن | ۲۵ |

## آپ کا لوگوں سے بے غرض اور مستغنی رہنا

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۷ | انعام | ۹۱ |
| ۱۳ | یوسف | ۱۰۴ |
| ۱۸ | مومنون | ۷۲ |
| ۱۹ | فرقان | ۵۷ |
| ۲۲ | سباء | ۴۷ |
| ۲۳ | ص | ۸۶ |
| ۲۷ | طور | ۴۰ |

## آپکا اور اہلبیت کا تکلیف شرعی سے آزاد نہ ہونا

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۱۴۵ |
| ۵ | نساء | ۸۴ |
| ۷ | انعام | ۱۶ |
| ۹ | اعراف | ۲۰۵ |
| ۱۱ | توبہ | ۱۱۳ |
| ۱۱ | یونس | ۹۵ |
| ۱۱ | یونس | ۱۰۴ تا ۱۰۶ |
| ۱۲ | هود | ۱۱۲ |
| ۱۲ | هود | ۱۲۳ |
| ۱۴ | حجر | ۹۸، ۹۹ |
| ۱۶ | مریم | ۶۵ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۱۳۵ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱۹ | شعراء | ۲۱۳تا۲۱۵ |
| ۲۰ | نمل | ۹۱، ۹۲ |
| ۲۱ | روم | ۴۳ |
| ۲۱ | احزاب | ۱تا۳ |
| ۲۲ | احزاب | ۵۲ |
| ۲۳ | زمر | ۲ |
| ۲۴ | زمر | ۶۵، ۶۶ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۱۵ |
| ۲۷ | طور | ۴۸، ۴۹ |
| ۲۹ | دھر | ۲۳تا۲۶ |
| ۳۰ | الم نشرح | ۷، ۸ |

## آپؐ کی تبلیغ جبری نہیں

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۳ | بقرہ | ۲۵۶ |
| ۳ | آل عمران | ۲۰ |
| ۵ | نساء | ۸۰ |
| ۷ | مائدہ | ۹۲ |
| ۷ | مائدہ | ۹۹ |
| ۱۴ | نحل | ۸۲ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۱۵ |
| ۲۶ | ق | ۴۵ |
| ۲۸ | تغابن | ۱۲ |
| ۳۰ | غاشیہ | ۲۳ |
| ۳۰ | لیل | ۱۲ |

## خدا اور رسولؐ کی اطاعت کا حکم

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۳ | آل عمران | ۳۱، ۳۲ |
| ۴ | آل عمران | ۱۳۲ |
| ۴ | نساء | ۱۳ |
| ۵ | نساء | ۵۹ |
| ۵ | نساء | ۶۴ |
| ۵ | نساء | ۶۶تا۶۹ |
| ۵ | نساء | ۸۰ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۷ | مائدہ | ۹۲ |
| ۹ | اعراف | ۱۵۷، ۱۵۸ |
| ۹ | انفال | ۱ |
| ۹ | انفال | ۲۰، ۲۱ |
| ۱۰ | انفال | ۲۴ |
| ۱۰ | انفال | ۴۵ |
| ۱۸ | نور | ۵۲ |
| ۱۸ | نور | ۵۴ |
| ۱۸ | نور | ۵۶ |
| ۲۱ | احزاب | ۲۱ |
| ۲۲ | احزاب | ۷۱ |
| ۲۶ | محمد | ۳۳ |
| ۲۶ | فتح | ۱۷ |
| ۲۶ | حجرات | ۱۴ |
| ۲۸ | مجادلہ | ۱۳ |
| ۲۸ | حشر | ۷ |
| ۲۸ | تغابن | ۱۲ |

## مخالفت کی ممانعت

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۴ | نساء | ۱۴ |
| ۵ | نساء | ۱۱۵ |
| ۹ | انفال | ۱۳ |
| ۱۰ | توبہ | ۶۳ |
| ۱۸ | نور | ۶۳ |
| ۲۲ | احزاب | ۳۶ |
| ۲۹ | جن | ۲۴ |

## دین کی آسانی

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۱۷۳ |
| ۲ | بقرہ | ۱۸۴ |
| ۲ | بقرہ | ۱۸۵ |
| ۲ | بقرہ | ۱۸۷ |
| ۲ | بقرہ | ۱۹۶ |
| ۲ | بقرہ | ۲۱۹، ۲۲۰ |
| ۲ | بقرہ | ۲۲۵ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۳ | بقرہ | ۲۸۶ |
| ۳ | آل عمران | ۲۸ |
| ۵ | نساء | ۲۸ |
| ۵ | نساء | ۹۸، ۹۹ |
| ۶ | مائدہ | ۷ |
| ۸ | انعام | ۱۱۹ |
| ۸ | اعراف | ۳۱، ۳۲ |
| ۱۰ | توبہ | ۹۱ |
| ۱۴ | نحل | ۱۰۶ |
| ۱۷ | حج | ۷۸ |
| ۱۸ | مومنون | ۶۲ |
| ۲۱ | احزاب | ۵ |
| ۲۳ | ص | ۴۴ |
| ۲۶ | فتح | ۱۷ |
| ۲۸ | طلاق | ۷ |
| ۲۹ | مزمل | ۱۹ |

## اصول دین میں کل انبیاءؑ کا متفق ہونا

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۱۳۲ |
| ۳ | آل عمران | ۶۴ |
| ۳ | آل عمران | ۸۱ |
| ۶ | مائدہ | ۴۷ |
| ۶ | مائدہ | ۴۹ |
| ۱۲ | یوسف | ۳۸ |
| ۱۴ | نحل | ۳۶ |
| ۱۷ | انبیاء | ۲۴ |
| ۱۷ | انبیاء | ۹۲ |
| ۱۷ | حج | ۷۸ |
| ۱۸ | مومنون | ۵۱، ۵۲ |
| ۲۳ | صافات | ۳۷ |
| ۲۳ | صافات | ۸۳ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۱۳ |
| ۲۵ | زخرف | ۴۵ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲۷ | نجم | ۵۶ |
| ۳۰ | اعلیٰ | ۱۸، ۱۹ |

# باب الامامۃ

## امامت خدا کی طرف سے ہے

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۱۲۴ |
| ۲ | بقرہ | ۲۴۷ |
| ۱۵ | کہف | ۶۵ |
| ۱۷ | انبیاء | ۷۳ |
| ۱۹ | فرقان | ۳۵ |
| ۲۰ | قصص | ۶۷ |
| ۲۲ | شوریٰ | ۱۳ |

## آئمہؑ کی عصمت

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۱۲۴ |

## آیات مذکورہ عصمت انبیاءؑ اور حضرت علیؑ کی فضیلت

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۱۲۴ |
| ۲ | بقرہ | ۱۵۵تا۱۵۸ |
| ۲ | بقرہ | ۱۹۰ |
| ۲ | بقرہ | ۲۱۰ |
| ۳ | بقرہ | ۲۷۴ |
| ۳ | آل عمران | ۳۴ |
| ۴ | آل عمران | ۱۷۳ |
| ۸ | اعراف | ۴۴ |
| ۸ | اعراف | ۴۶ |
| ۹ | انفال | ۲۴، ۲۵ |
| ۱۰ | انفال | ۶۴ |
| ۱۰ | توبہ | ۳ |
| ۱۰ | توبہ | ۱۹ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱۰ | توبہ | ۴۴ |
| ۱۰ | توبہ | ۱۰۰ |
| ۱۱ | یونس | ۲ |
| ۱۱ | ہود | ۳ |
| ۱۳ | یوسف | ۱۰۸ |
| ۱۳ | رعد | ۴ |
| ۱۳ | رعد | ۱۹ |
| ۱۴ | نحل | ۷۶ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۸۰ |
| ۱۶ | مریم | ۹۷ |
| ۱۷ | انبیاء | ۱۰۱ |
| ۱۷ | حج | ۳۵ |
| ۱۷ | حج | ۳۹ |
| ۱۸ | مومنون | ۱ تا ۱۱ |
| ۱۸ | نور | ۵۱، ۵۲ |
| ۱۹ | فرقان | ۵۴ |
| ۱۹ | شعراء | ۸۴ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۱ تا ۳ |
| ۲۱ | الم سجدہ | ۱۹ |
| ۲۱ | احزاب | ۶ |
| ۲۱ | احزاب | ۲۳ |
| ۲۱ | احزاب | ۲۵ |
| ۲۲ | احزاب | ۵۶ |
| ۲۳ | یٰسٓ | ۱۲ |
| ۲۳ | زمر | ۳۲-۳۳ |
| ۲۴ | زمر | ۵۶ |
| ۲۴ | زمر | ۷۵ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۱ |
| ۲۵ | زخرف | ۴۱ |
| ۲۵ | زخرف | ۵۷ |
| ۲۵ | زخرف | ۶۱ |
| ۲۶ | محمد | ۳۰ |
| ۲۶ | محمد | ۳۲ |
| ۲۶ | فتح | ۲۹ |
| ۲۶ | حجرات | ۶ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲۶ | ق | ۲۴ |
| ۲۷ | قمر | ۵۵ |
| ۲۷ | رحمٰن | ۱۹، ۲۰ |
| ۲۷ | واقعہ | ۱۰ تا ۱۲ |
| ۲۷ | حدید | ۱۹ |
| ۲۸ | مجادلہ | ۱۲ |
| ۲۸ | صف | ۴ |
| ۲۸ | تحریم | ۴ |
| ۲۸ | تحریم | ۸ |
| ۲۹ | حاقہ | ۱۲ |
| ۲۹ | حاقہ | ۱۹ تا ۲۴ |
| ۲۹ | معارج | ۲۲ تا ۳۰ |
| ۲۹ | دہر | ۵ تا ۲۲ |
| ۳۰ | نباء | ۱ تا ۵ |
| ۳۰ | تطفیف | ۲۹ تا ۳۶ |
| ۳۰ | بیّنہ | ۷، ۸ |
| ۳۰ | عادیات | ۱ تا ۵ |
| ۳۰ | عصر | ۳ |
| ۳۰ | کوثر | ۱ |

## حضرۃ علیؑ کی امامت و خلافت

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۶ | مائدہ | ۴ |
| ۶ | مائدہ | ۵۵، ۵۶ |
| ۶ | مائدہ | ۶۸ |
| ۹ | اعراف | ۱۷۲ |
| ۱۱ | توبہ | ۱۱۹ |
| ۱۲ | ہود | ۱۷ |
| ۱۳ | رعد | ۷ |
| ۱۳ | رعد | ۴۳ |
| ۱۴ | حجر | ۴۱ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۲۵ تا ۳۵ |
| ۱۹ | شعرا | ۲۱۴ |
| ۲۳ | صٰفّٰت | ۲۴ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲۵ | زخرف | ۴۳ تا ۴۵ |
| ۲۹ | معارج | ۱ تا ۳ |
| ۳۰ | الم نشرح | ۷، ۸ |

## جناب سیدہؑ کی فضیلت و عصمت

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۳ | آل عمران | ۳۶ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۲۶ |
| ۲۷ | رحمٰن | ۱۹، ۲۰ |
| ۲۹ | دہر | ۵ تا ۲۲ |
| ۳۰ | ضحیٰ | ۵ |

## حضرات حسنینؑ کی فضیلت

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲۷ | رحمٰن | ۱۹، ۲۰ |
| ۲۹ | دہر | ۵ تا ۲۲ |
| ۳۰ | کوثر | ۱ |

## امام حسنؑ کی فضیلت

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۴ | آل عمران | ۱۳۴ |

## امام حسینؑ کی فضیلت

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱۷ | حج | ۷۷، ۷۸ |
| ۲۵ | دخان | ۲۹ |
| ۲۶ | احقاف | ۱۵ |

## اہلِ بیتؑ کی فضیلت

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۳۷ |
| ۱ | بقرہ | ۵۸ |
| ۳ | آل عمران | ۳۳ |
| ۳ | آل عمران | ۶۱ |
| ۸ | انعام | ۱۶۰ |
| ۹ | انفال | ۳۳ |
| ۱۳ | رعد | ۲۹ |
| ۱۴ | حجر | ۴۷ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱۸ | نور | ۳۵ |
| ۲۲ | احزاب | ۳۳ |
| ۲۲ | احزاب | ۵۶ |
| ۲۳ | صٰفّٰت | ۱۳۰ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۲۳ تا ۲۵ |
| ۳۰ | قدر | ۳ |

## دوازدہ امامؑ (۱۲) کی فضیلت و امامت اور ان کی اقتداء کا حکم

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۴۳ |
| ۲ | بقرہ | ۱۴۳ |
| ۳ | آل عمران | ۱۰۳ |
| ۴ | آل عمران | ۱۰۷ |
| ۴ | آل عمران | ۱۱۰ |
| ۵ | نساء | ۲۹ |
| ۵ | نساء | ۵۴ |
| ۵ | نساء | ۵۹ |
| ۵ | نساء | ۶۹ |
| ۸ | انعام | ۱۵۳ |
| ۹ | اعراف | ۱۸۱ |
| ۱۱ | یونس | ۶۱ تا ۶۴ |
| ۱۳ | ابراہیم | ۲۴، ۲۵ |
| ۱۴ | نحل | ۴۳ |
| ۱۴ | نحل | ۸۳ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۷۱ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۸۵ |
| ۱۷ | انبیاء | ۷ |
| ۱۷ | حج | ۳۵ |
| ۲۱ | سجدہ | ۲۴ |
| ۲۲ | فاطر | ۲۹ |
| ۲۲ | فاطر | ۳۲ |

## امام آخر الزمانؑ کی فضیلت و امامت

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱۰ | توبہ | ۳۳ |
| ۱۲ | ھود | ۸۶ |
| ۱۸ | نور | ۵۵ |
| ۲۵ | زخرف | ۶۱ |

## باب القیامۃ

## دُنیا کی مذمت اور آخرت کی مدح

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۲۱۲ |
| ۳ | آل عمران | ۱۴، ۱۵ |
| ۴ | آل عمران | ۱۱۷ |
| ۴ | آل عمران | ۱۹۶ تا ۱۹۸ |
| ۵ | نساء | ۱۳۴ |
| ۷ | انعام | ۳۰، ۳۱ |
| ۷ | انعام | ۳۳ |
| ۹ | اعراف | ۱۶۹ |
| ۹ | انفال | ۲۸ |
| ۱۰ | توبہ | ۳۸ |
| ۱۱ | یونس | ۲۴ |
| ۱۲ | ھود | ۱۵، ۱۶ |
| ۱۳ | یوسف | ۱۰۹ |
| ۱۳ | رعد | ۲۶ |
| ۱۳ | ابراھیم | ۳ |
| ۱۴ | نحل | ۱۰۷ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۱۸ تا ۲۱ |
| ۱۵ | کہف | ۲۸ |
| ۱۵ | کہف | ۴۵، ۴۶ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۱۲۶ |
| ۲۰ | قصص | ۶۰ |
| ۲۱ | عنکبوت | ۶۴ |
| ۲۱ | روم | ۷ |
| ۲۱ | لقمان | ۳۳ |
| ۲۱ | احزاب | ۲۸ |
| ۲۲ | فاطر | ۵، ۶ |
| ۲۴ | مومن | ۳۹ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۲۰ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۳۶ |
| ۲۵ | زخرف | ۳۵ |
| ۲۶ | محمدؐ | ۳۶ |
| ۲۷ | حدید | ۲۰ |
| ۲۸ | منافقون | ۹ |
| ۲۸ | تغابن | ۱۵ |
| ۲۹ | قیامۃ | ۲۰، ۲۱ |
| ۲۹ | دھر | ۲۷ |
| ۳۰ | نازعات | ۳۷ تا ۳۹ |
| ۳۰ | اعلیٰ | ۱۶ |
| ۳۰ | ضحیٰ | ۴ |

## بندوں کے اعمال لکھے جاتے ہیں

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۴ | آل عمران | ۱۸۱ |
| ۱۶ | مریم | ۸۰ |
| ۱۷ | انبیاء | ۹۴ |
| ۲۳ | یٰسٓ | ۱۲ |
| ۲۵ | زخرف | ۸۰ |
| ۲۶ | قٓ | ۱۷ |
| ۲۷ | قمر | ۵۲ |
| ۳۰ | انفطار | ۱۰ تا ۱۲ |
| ۳۰ | تطفیف | ۷ تا ۹ |
| ۳۰ | تطفیف | ۱۸ تا ۲۱ |
| ۳۰ | طارق | ۴ |

## استغفار، توبہ، مغفرت

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۳۷ |
| ۱ | بقرہ | ۵۴ |
| ۲ | بقرہ | ۲۲۲ |
| ۳ | آل عمران | ۸ |
| ۳ | آل عمران | ۱۶، ۱۷ |
| ۳ | آل عمران | ۸۹ |
| ۴ | آل عمران | ۱۳۵ |
| ۴ | نساء | ۱۸ |
| ۵ | نساء | ۲۶ تا ۲۸ |
| ۵ | نساء | ۶۴ |
| ۵ | نساء | ۱۰۶ |
| ۵ | نساء | ۱۱۰ |
| ۵ | نساء | ۱۴۶ |
| ۵ | مائدہ | ۴۰ |
| ۷ | انعام | ۵۵ |
| ۹ | اعراف | ۱۵۳ |
| ۹ | انفال | ۳۳ |
| ۱۱ | توبہ | ۱۰۲ |
| ۱۱ | توبہ | ۱۰۴ |
| ۱۱ | توبہ | ۱۱۷ |
| ۱۱ | ھود | ۳ |
| ۱۲ | ھود | ۵۱ |
| ۱۴ | نحل | ۱۱۹ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۸۵ |
| ۱۸ | نور | ۳۱ |
| ۱۸ | نور | ۶۲ |
| ۱۹ | فرقان | ۷۰، ۷۱ |
| ۲۰ | قصص | ۶۷ |
| ۲۴ | مومن | ۷ |
| ۲۴ | مومن | ۵۵ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۲۸ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۲۵ |
| ۲۶ | محمدؐ | ۱۹ |
| ۲۶ | ذاریات | ۱۸ |
| ۲۸ | تحریم | ۸ |
| ۲۹ | نوح | ۴ |
| ۲۹ | مزمل | ۲۰ |
| ۳۰ | نصر | ۳ |

## مُشرکوں کے استغفار کی ممانعت

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱۰ | توبہ | ۸۰ |
| ۱۱ | توبہ | ۱۱۳ |
| ۲۸ | منافقون | ۶ |

## کبائر سے بچنا صغائر کی مُعافی کا باعث ہے

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۵ | نساء | ۳۱ |
| ۲۷ | نجم | ۳۲ |

## موت

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۴ | آل عمران | ۱۴۵ |
| ۴ | آل عمران | ۱۸۵ |
| ۵ | نساء | ۷۸ |
| ۵ | نساء | ۹۷ |
| ۷ | انعام | ۶۲ |
| ۷ | انعام | ۹۳ |
| ۸ | اعراف | ۳۴ |
| ۸ | اعراف | ۳۷ |
| ۱۰ | انفال | ۵۰ |
| ۱۱ | یونس | ۴۹ |
| ۱۴ | نحل | ۲۸ |
| ۱۸ | مومنون | ۱۵ |
| ۱۸ | مومنون | ۹۹ |
| ۲۱ | عنکبوت | ۵۷ |
| ۲۱ | احزاب | ۱۶ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲۱ | احزاب | ۱۹ |
| ۲۳ | زمر | ۳۰ |
| ۲۴ | زمر | ۴۲ |
| ۲۶ | مُحمّد | ۲۷ |
| ۲۶ | ق | ۱۹ |
| ۲۷ | رحمٰن | ۲۶ |
| ۲۷ | واقعہ | ۶۰ |
| ۲۷ | واقعہ | ۸۲، ۸۳ |
| ۲۸ | جمعہ | ۸ |
| ۲۸ | منافقون | ۱۱ |
| ۲۹ | نوح | ۴ |
| ۲۹ | قیامۃ | ۲۶ تا ۳۰ |
| ۳۰ | عبس | ۲۱ |
| ۳۰ | فجر | ۲۷ تا ۳۰ |
| ۳۰ | تکاثر | ۲ |

## ایمان یاس مقبول نہیں

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲۴ | مومن | ۸۴، ۸۵ |

## منکر نکیر، عذاب قبر عالمِ برزخ

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۴ | آل عمران | ۱۶۹ تا ۱۷۱ |
| ۷ | انعام | ۹۳ |
| ۱۴ | نحل | ۲۸ |
| ۱۸ | مومنون | ۱۰۰ |
| ۲۴ | مومن | ۴۶ |
| ۲۶ | ق | ۴ |
| ۳۰ | فجر | ۲۷ تا ۳۰ |

## مرنے کے بعد زندہ ہونے اور قیامت کی ضرورت اور ثبوت

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۲۸ |
| ۱ | بقرہ | ۷۳ |
| ۳ | بقرہ | ۲۵۹ |
| ۸ | اعراف | ۵۷ |
| ۱۲ | ہود | ۷ |
| ۱۳ | رعد | ۵ |
| ۱۴ | نحل | ۳۸ |
| ۱۴ | نحل | ۸۴ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۴۹ تا ۵۲ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۹۷ تا ۹۹ |
| ۱۶ | مریم | ۶۵ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۱۵ |
| ۱۷ | انبیاء | ۱۰۴ |
| ۱۷ | حج | ۵ تا ۷ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۱۹ |
| ۲۱ | روم | ۱۱ |
| ۲۱ | روم | ۱۹ |
| ۲۱ | روم | ۲۷ |
| ۲۱ | روم | ۵۰ |
| ۲۱ | لقمان | ۲۸ |
| ۲۱ | سجدہ | ۱۱ |
| ۲۲ | سباء | ۳ |
| ۲۲ | سباء | ۲۷ |
| ۲۲ | فاطر | ۹ |
| ۲۳ | یٰسٓ | ۳۳ |
| ۲۳ | یٰسٓ | ۷۹ تا ۸۳ |
| ۳ | صٰفّٰت | ۱۶ تا ۱۸ |
| ۲۳ | ص | ۲۷، ۲۸ |
| ۲۴ | مومن | ۵۷ |
| ۲۴ | مومن | ۵۹ |
| ۲۵ | دخان | ۳۹، ۴۰ |
| ۲۵ | جاثیہ | ۲۰ تا ۲۲ |
| ۲۵ | جاثیہ | ۲۶ |
| ۲۶ | احقاف | ۳۳ |
| ۲۶ | ق | ۵ تا ۱۱ |
| ۲۶ | ق | ۱۵ |
| ۲۷ | واقعہ | ۶۲ |
| ۲۹ | نوح | ۱۸ |
| ۲۹ | قیامۃ | ۳۶ تا ۴۰ |
| ۳۰ | نازعٰت | ۲۷ |
| ۳۰ | طارق | ۸ |
| ۳۰ | التین | ۷ |

## قیامت کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۹ | اعراف | ۱۸۷ |
| ۲۱ | لقمان | ۳۴ |
| ۳۰ | نازعٰت | ۴۲ تا ۴۴ |

## خروج یاجوج ماجوج

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱۶ | کہف | ۹۷ |
| ۱۷ | انبیاء | ۹۶، ۹۷ |

## رجعت کا ثبوت

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۱۴۹ |
| ۲۴ | مومن | ۱۱ |

## خروج دابۃ الارض ونزولِ حضرۃ عیسیٰؑ

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲۰ | نمل | ۸۲ |
| ۲۵ | زخرف | ۶۱ |

## آثارِ محشر

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۸ | انعام | ۱۵۸ |
| ۲۵ | دخان | ۱۰ تا ۱۲ |
| ۲۶ | محمّد | ۱۸ |
| ۲۷ | نجم | ۵۷، ۵۸ |

## صور پھونکنے کا ذکر

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۷ | انعام | ۷۳ |
| ۱۶ | کہف | ۱۰۰ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۱۰۷ تا ۱۱۴ |
| ۱۸ | مومنون | ۱۰۱ |
| ۲۰ | نمل | ۸۷، ۸۸ |
| ۲۳ | یٰسٓ | ۵۱ تا ۵۳ |
| ۲۳ | ص | ۱۵ |
| ۲۴ | زمر | ۶۸ |
| ۲۶ | ق | ۲۰ |
| ۲۹ | الحاقہ | ۱۳ |

## قیامت کا منظر

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۴۸ |
| ۱ | بقرہ | ۱۱۳ |
| ۱ | بقرہ | ۱۲۳ |
| ۲ | بقرہ | ۱۷۴ |
| ۳ | آل عمران | ۲۵ |
| ۳ | آل عمران | ۳۰ |
| ۴ | آل عمران | ۱۰۶، ۱۰۷ |
| ۷ | مائدہ | ۱۰۹ |
| ۷ | مائدہ | ۱۱۶ تا ۱۱۹ |
| ۷ | انعام | ۱۳ |
| ۷ | انعام | ۱۶ |
| ۷ | انعام | ۲۳، ۲۴ |
| ۷ | انعام | ۳۱، ۳۲ |
| ۷ | انعام | ۳۷ |
| ۷ | انعام | ۳۹ |
| ۷ | انعام | ۵۲ |
| ۷ | انعام | ۶۱ |
| ۷ | انعام | ۹۴ |
| ۸ | انعام | ۱۲۸ تا ۱۳۰ |
| ۸ | اعراف | ۶، ۷ |
| ۸ | اعراف | ۲۹ |

| پارہ | سورة | آیة | پارہ | سورة | آیة | پارہ | سورة | آیة | پارہ | سورة | آیة |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۸ | اعراف | ۵۳ | ۱۷ | انبیاء | ۹۷ | ۲۴ | زمر | ۷۵ | ۲۹ | الحاقہ | ۱۴ تا ۲۰ |
| ۱۰ | توبہ | ۳۵ | ۱۷ | انبیاء | ۱۰۳، ۱۰۴ | ۲۴ | مومن | ۱۰ تا ۱۲ | ۲۹ | معارج | ۶ تا ۱۴ |
| ۱۱ | یونس | ۵ | ۱۷ | حج | ۲ | ۲۴ | مومن | ۵۲ | ۲۹ | معارج | ۴۳، ۴۴ |
| ۱۱ | یونس | ۲۶ تا ۳۰ | ۱۷ | حج | ۷ | ۲۴ | مومن | ۱۵ تا ۱۸ | ۲۹ | مزمل | ۱۴ |
| ۱۱ | یونس | ۴۵، ۴۶ | ۱۷ | حج | ۱۷ | ۲۴ | مومن | ۵۹ | ۲۹ | مزمل | ۱۷، ۱۸ |
| ۱۱ | ھود | ۴ | ۱۷ | حج | ۵۵، ۵۶ | ۲۵ | شوریٰ | ۱۷، ۱۸ | ۲۹ | مدثر | ۸ تا ۱۰ |
| ۱۱ | ھود | ۹۸، ۹۹ | ۱۷ | حج | ۶۹ | ۲۵ | شوریٰ | ۴۷ | ۲۹ | قیامة | ۷ تا ۱۵ |
| ۱۲ | ھود | ۱۰۳ تا ۱۰۵ | ۱۸ | مومنون | ۱۶ | ۲۵ | زخرف | ۳۹ | ۲۹ | قیامة | ۲۲ تا ۳۰ |
| ۱۲ | ھود | ۱۱۱ | ۱۸ | نور | ۲۵ | ۲۵ | زخرف | ۶۶، ۶۷ | ۲۹ | مرسلات | ۷ تا ۱۵ |
| ۱۳ | ابراھیم | ۲۱ | ۱۸ | فرقان | ۱۷، ۱۹ | ۲۵ | دخان | ۴۱، ۴۲ | ۲۹ | مرسلات | ۳۵ تا ۴۰ |
| ۱۳ | ابراھیم | ۴۹ تا ۵۱ | ۱۹ | فرقان | ۲۲ تا ۳۰ | ۲۵ | جاثیہ | ۲۷ تا ۲۹ | ۳۰ | نباء | ۱۷ تا ۲۰ |
| ۱۴ | حجر | ۲۴، ۲۵ | ۱۹ | فرقان | ۳۴ | ۲۶ | احقاف | ۲۰ | ۳۰ | نبا | ۲۸ تا ۴۰ |
| ۱۴ | حجر | ۸۵ | ۱۹ | شعراء | ۸۸ تا ۹۳ | ۲۶ | احقاف | ۳۴ | ۳۰ | نازعٰت | ۶ تا ۹ |
| ۱۴ | نحل | ۱ | ۲۰ | نمل | ۸۲ تا ۸۵ | ۲۶ | قٓ | ۲۱ تا ۲۳ | ۳۰ | نازعٰت | ۱۳، ۱۴ |
| ۱۴ | نحل | ۳۸، ۳۹ | ۲۰ | قصص | ۶۲ تا ۶۶ | ۲۶ | قٓ | ۴۲ تا ۴۴ | ۳۰ | نازعٰت | ۳۴، ۳۵ |
| ۱۴ | نحل | ۷۷ | ۲۰ | قصص | ۷۴، ۷۵ | ۲۶ | ذاریٰت | ۵، ۶ | ۳۰ | نازعٰت | ۴۶ |
| ۱۴ | نحل | ۸۴ | ۲۱ | روم | ۱۲ تا ۱۴ | ۲۷ | طور | ۷ تا ۱۰ | ۳۰ | عبس | ۳۳ تا ۴۲ |
| ۱۴ | نحل | ۸۹ | ۲۱ | روم | ۲۵ | ۲۷ | طور | ۴۰ تا ۴۶ | ۳۰ | تکویر | ۱ تا ۱۴ |
| ۱۴ | نحل | ۱۱۱ | ۲۱ | روم | ۵۵ تا ۵۷ | ۲۷ | نجم | ۴۷ | ۳۰ | انفطار | ۱ تا ۵ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۵۲ | ۲۱ | سجدہ | ۱۴ | ۲۷ | نجم | ۵۷، ۵۸ | ۳۰ | انفطار | ۱۷ تا ۱۹ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۷۱ | ۲۱ | سجدہ | ۲۵ | ۲۷ | نجم | ۶ تا ۸ | ۳۰ | تطفیف | ۱۵ تا ۱۷ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۹۷ تا ۹۹ | ۲۱ | سجدہ | ۲۸، ۲۹ | ۲۷ | قمر | ۴۶ | ۳۰ | انشقاق | ۱ تا ۵ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۱۰۴ | ۲۲ | احزاب | ۶۳ | ۲۷ | رحمٰن | ۳۷ تا ۴۱ | ۳۰ | طارق | ۹، ۱۰ |
| ۱۵ | کھف | ۴۷ تا ۴۹ | ۲۲ | احزاب | ۶۶ تا ۶۸ | ۲۷ | واقعہ | ۱ تا ۹ | ۳۰ | غاشیہ | ۱ تا ۱۶ |
| ۱۵ | کھف | ۵۲، ۵۳ | ۲۲ | سباء | ۲۷ | ۲۷ | واقعہ | ۴۹، ۵۰ | ۳۰ | غاشیہ | ۲۵ |
| ۱۶ | مریم | ۳۷ تا ۳۹ | ۲۲ | سباء | ۳۱ | ۲۷ | واقعہ | ۶۲ | ۳۰ | فجر | ۲۱ تا ۲۶ |
| ۱۶ | مریم | ۶۷ تا ۷۰ | ۲۲ | سباء | ۴۰ تا ۴۲ | ۲۸ | مجادلہ | ۶ | ۳۰ | التین | ۷ |
| ۱۶ | مریم | ۸۶، ۸۷ | ۲۳ | یٰسٓ | ۲۹ تا ۳۲ | ۲۸ | مجادلہ | ۱۸ | ۳۰ | علق | ۸ |
| ۱۶ | مریم | ۹۴ | ۲۳ | یٰسٓ | ۴۹، ۵۰ | ۲۸ | ممتحنہ | ۳ | ۳۰ | زلزال | ۱ تا ۸ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۱۵ | ۲۳ | یٰسٓ | ۵۴ | ۲۸ | تغابن | ۷ | ۳۰ | عادیٰت | ۱ تا ۱۱ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۵۷ | ۲۳ | یٰسٓ | ۵۹ تا ۶۲ | ۲۸ | تغابن | ۱۹ | ۳۰ | قارعہ | ۱ تا ۵ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۱۰۷ تا ۱۱۴ | ۲۳ | یٰسٓ | ۶۵ تا ۶۷ | ۲۸ | تحریم | ۸ | ذکرِ قیامت کی مقدار | | |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۱۲۹ تا ۱۳۱ | ۲۳ | صٰفّٰت | ۱۹ تا ۳۹ | ۲۹ | ملک | ۲۷ | | | |
| ۱۷ | انبیاء | ۱ | ۲۴ | زمر | ۶۰ | ۲۹ | قلم | ۴۲ تا ۴۴ | ۲۱ | سجدہ | ۵ |
| ۱۷ | انبیاء | ۴۰ | ۲۴ | زمر | ۶۹، ۷۰ | ۲۹ | الحاقہ | ۱ تا ۴ | ۲۹ | معارج | ۴ |

## قیامت میں اعضاء کا گواہی دینا

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱۸ | نور | ۲۴ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۱۹ تا ۲۴ |

## قیامت میں کسی کا کسی کے کام نہ آنا جھوٹے معبودوں کی اپنے چیلوں سے علیحدگی اور گفتگو

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۴۸ |
| ۲ | بقرہ | ۱۶۵ تا ۱۶۷ |
| ۷ | انعام | ۷۰ |
| ۷ | انعام | ۹۴ |
| ۸ | انعام | ۱۶۴، ۱۶۵ |
| ۱۱ | یونس | ۴ |
| ۱۱ | یونس | ۲۷، ۲۸ |
| ۱۳ | ابراہیم | ۲۱، ۲۲ |
| ۱۴ | نحل | ۸۵ تا ۸۷ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۵۲ |
| ۱۶ | مریم | ۸۲ |
| ۱۶ | مریم | ۸۶ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۱۱۴ |
| ۱۸ | مومنون | ۱۰۱ |
| ۱۹ | شعراء | ۸۸ |
| ۲۰ | قصص | ۶۲ تا ۶۴ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۲۵ |
| ۲۱ | روم | ۱۲ تا ۱۴ |
| ۲۱ | لقمان | ۳۳ |
| ۲۲ | سبا | ۳۲، ۳۳ |
| ۲۲ | سبا | ۴۲ |
| ۲۲ | فاطر | ۱۵ |
| ۲۲ | فاطر | ۱۹ |
| ۲۳ | صٰفّٰت | ۲۵ تا ۳۳ |
| ۲۴ | مومن | ۱۸ |
| ۲۵ | حم سجدہ | ۴۷، ۴۸ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۴۶ |
| ۲۵ | زخرف | ۶۷ |
| ۲۵ | زخرف | ۸۶ |
| ۲۵ | دخان | ۴۱ |
| ۲۶ | احقاف | ۶ |
| ۲۶ | ق | ۲۷ تا ۲۹ |
| ۲۷ | نجم | ۲۶ |
| ۲۸ | ممتحنہ | ۳ |
| ۲۹ | حاقہ | ۳۵ |
| ۲۹ | معارج | ۱۰ تا ۱۴ |
| ۳۰ | عبس | ۳۴ تا ۳۷ |
| ۳۰ | انفطار | ۱۹ |

## اہل محشر کے ساتھ خدا کی گفت گو

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۷ | مائدہ | ۱۰۸ تا ۱۱۹ |
| ۷ | انعام | ۲۳ تا ۲۵ |
| ۸ | انعام | ۱۲۸ تا ۱۳۰ |
| ۸ | اعراف | ۵ تا ۷ |
| ۱۳ | ابراہیم | ۴۴، ۴۵ |
| ۱۴ | نحل | ۲۷ تا ۳۰ |
| ۱۵ | کہف | ۴۸ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۱۳۰، ۱۳۱ |
| ۱۸ | مومنون | ۱۰۵ تا ۱۱۵ |
| ۱۸ | فرقان | ۱۷ تا ۱۹ |
| ۲۰ | قصص | ۶۲ تا ۶۵ |
| ۲۱ | سجدہ | ۱۲ تا ۱۴ |
| ۲۲ | سبا | ۴۰ تا ۴۲ |
| ۲۳ | یٰس | ۵۹ تا ۶۴ |
| ۲۵ | جاثیہ | ۳۱ تا ۳۵ |
| ۲۶ | ق | ۲۲ |
| ۲۶ | ق | ۲۸، ۲۹ |
| ۲۹ | مرسلات | ۳۸، ۳۹ |
| ۳۰ | نباء | ۳۷، ۳۸ |

## حساب کتاب اور اعمالنامہ کا وزن بجزا

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۳ | آل عمران | ۳۰ |
| ۸ | اعراف | ۶ تا ۹ |
| ۱۱ | یونس | ۵ |
| ۱۲ | ہود | ۱۰۵ تا ۱۰۸ |
| ۱۲ | ہود | ۱۱۱ |
| ۱۳ | ابراہیم | ۵۱ |
| ۱۴ | نحل | ۹۳ |
| ۱۴ | نحل | ۱۱۱ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۱۳، ۱۴ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۷۱، ۷۲ |
| ۱۵ | کہف | ۴۹ |
| ۱۶ | کہف | ۱۰۵ |
| ۱۷ | انبیاء | ۴۷ |
| ۱۷ | حج | ۱۷ |
| ۱۷ | حج | ۵۶، ۵۷ |
| ۱۸ | مومنون | ۱۰۲، ۱۰۳ |
| ۱۸ | نور | ۲۴، ۲۵ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۸ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۱۳ |
| ۲۱ | روم | ۴۳ تا ۴۵ |
| ۲۱ | لقمان | ۱۶ |
| ۲۲ | سبا | ۲۶، ۲۷ |
| ۲۳ | یٰس | ۵۱ تا ۵۴ |
| ۲۳ | یٰس | ۶۵ |
| ۲۳ | صٰفّٰت | ۲۲، ۲۴ |
| ۲۳ | صٰفّٰت | ۱۵۸ تا ۱۶۰ |
| ۲۳ | زمر | ۷ |
| ۲۳ | زمر | ۱۰ |
| ۲۳ | زمر | ۳۱ |
| ۲۴ | زمر | ۶۹ تا ۷۱ |
| ۲۴ | زمر | ۷۵ |
| ۲۴ | مومن | ۱۶، ۱۷ |
| ۲۴ | مومن | ۵۱، ۵۲ |
| ۲۴ | مومن | ۷۸ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۱۹ تا ۲۴ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۴۷ |
| ۲۵ | زخرف | ۱۹ |
| ۲۵ | زخرف | ۴۴ |
| ۲۵ | جاثیہ | ۲۹ |
| ۲۶ | ق | ۲۷ تا ۳۱ |
| ۲۷ | طور | ۱۱ تا ۱۶ |
| ۲۷ | طور | ۲۱ |
| ۲۷ | واقعہ | ۷ تا ۱۱ |
| ۲۷ | واقعہ | ۸۷ تا ۹۳ |
| ۲۸ | مجادلہ | ۶ |
| ۲۸ | مجادلہ | ۱۸ |
| ۲۸ | ممتحنہ | ۳ |
| ۲۸ | تغابن | ۹، ۱۰ |
| ۲۸ | تحریم | ۶، ۷ |
| ۲۹ | حاقہ | ۱۸ تا ۳۰ |
| ۲۹ | مدثر | ۳۸ |
| ۲۹ | قیامۃ | ۱۲، ۱۳ |
| ۲۹ | قیامۃ | ۲۳ تا ۲۵ |
| ۲۹ | مرسلات | ۱۱ |
| ۲۹ | مرسلات | ۳۵ تا ۳۹ |
| ۳۰ | نباء | ۳۷، ۳۸ |
| ۳۰ | نازعت | ۳۵ تا ۳۹ |
| ۳۰ | تکویر | ۸ تا ۱۰ |
| ۳۰ | تطفیف | ۶ |
| ۳۰ | انشقاق | ۶ تا ۱۲ |
| ۳۰ | طارق | ۹، ۱۰ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۳۰ | غاشیہ | ۲۵، ۲۶ |
| ۳۰ | زلزال | ۶ تا ۸ |
| ۳۰ | عادیٰت | ۱۰، ۱۱ |
| ۳۰ | قارعہ | ۶ تا ۹ |
| ۳۰ | تکاثر | ۷ |

## دوزخ کا منظر

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۲۴ |
| ۲ | بقرہ | ۱۶۱ |
| ۵ | نساء | ۵۶ |
| ۵ | نساء | ۱۴۵ |
| ۶ | نساء | ۱۵۱ |
| ۶ | نساء | ۱۶۸، ۱۶۹ |
| ۶ | نساء | ۱۷۳ |
| ۸ | اعراف | ۳۸، ۳۹ |
| ۸ | اعراف | ۴۰، ۴۱ |
| ۸ | اعراف | ۵۰، ۵۱ |
| ۱۱ | یونس | ۵ |
| ۱۲ | ہود | ۱۰۶، ۱۰۷ |
| ۱۳ | رعد | ۵ |
| ۱۳ | ابراہیم | ۱۶-۱۷ |
| ۱۴ | حجر | ۴۴ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۹۷ |
| ۱۶ | کہف | ۲۹ |
| ۱۶ | مریم | ۶۸ تا ۷۱ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۷۴ |
| ۱۷ | انبیاء | ۳۹، ۴۰ |
| ۱۷ | انبیاء | ۹۸ تا ۱۰۰ |
| ۱۷ | حج | ۱۹ تا ۲۲ |
| ۱۸ | مومنون | ۱۰۴ |
| ۱۸ | فرقان | ۱۲ تا ۱۴ |
| ۱۹ | فرقان | ۶۵، ۶۶ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۵۴، ۵۵ |
| ۲۱ | سجدہ | ۲۰، ۲۱ |
| ۲۲ | احزاب | ۶۴ تا ۶۶ |
| ۲۲ | سباء | ۳۳ |
| ۲۲ | فاطر | ۳۷، ۳۸ |
| ۲۳ | صٰفّٰت | ۶۲ تا ۶۸ |
| ۲۳ | ص | ۵۵ تا ۶۴ |
| ۲۴ | زمر | ۱۶ |
| ۲۴ | زمر | ۲۴ |
| ۲۴ | زمر | ۷۱، ۷۲ |
| ۲۴ | مومن | ۷۱، ۷۲ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۲۷، ۲۸ |
| ۲۵ | زخرف | ۷۴، ۷۵ |
| ۲۵ | دخان | ۴۳، ۵۰ |
| ۲۵ | جاثیہ | ۹، ۱۰ |
| ۲۶ | محمّد | ۱۲ |
| ۲۶ | ق | ۳۰ |
| ۲۶ | قمر | ۴۷، ۴۸ |
| ۲۷ | رحمٰن | ۴۱ تا ۴۴ |
| ۲۷ | واقعہ | ۴۲ تا ۴۴ |
| ۲۷ | واقعہ | ۵۱ تا ۵۶ |
| ۲۸ | تحریم | ۶ |
| ۲۹ | ملک | ۵ تا ۱۱ |
| ۲۹ | حاقہ | ۳۰ تا ۳۲ |
| ۲۹ | حاقہ | ۳۶، ۳۷ |
| ۲۹ | معارج | ۱۵، ۱۶ |
| ۲۹ | مزمّل | ۱۲، ۱۳ |
| ۲۹ | مدثر | ۲۶ تا ۳۰ |
| ۲۹ | دہر | ۴ |
| ۲۹ | مرسلات | ۲۹ تا ۳۵ |
| ۳۰ | نبا | ۲۱ تا ۳۰ |
| ۳۰ | غاشیہ | ۴ تا ۷ |
| ۳۰ | بلد | ۲۰ |
| ۳۰ | لیل | ۱۴ |
| ۳۰ | قارعہ | ۹ تا ۱۱ |
| ۳۰ | ہمزہ | ۶ تا ۹ |

## اہل دوزخ کیساتھ گفتگو ان کے جھگڑے اور ردّوکد

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۸ | اعراف | ۳۸، ۳۹ |
| ۲۳ | ص | ۵۹ تا ۶۴ |
| ۲۴ | زمر | ۷۱ |
| ۲۴ | مومن | ۴۷ تا ۵۰ |
| ۲۴ | مومن | ۷۳، ۷۴ |
| ۲۶ | احقاف | ۲۰ |
| ۲۶ | احقاف | ۳۴ |
| ۲۹ | ملک | ۸ تا ۱۱ |
| ۲۹ | مدثر | ۴۳ تا ۴۸ |

## اہل دوزخ کی فریاد اور ان کا جواب

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۷ | انعام | ۲۸ تا ۳۰ |
| ۱۸ | مومنون | ۱۰۵ تا ۱۱۵ |
| ۱۸ | الفرقان | ۱۲ تا ۱۵ |
| ۱۹ | شعراء | ۹۶ تا ۱۰۲ |
| ۲۱ | سجدہ | ۱۲ تا ۱۴ |
| ۲۲ | احزاب | ۶۶ تا ۶۸ |
| ۲۲ | فاطر | ۳۸ |
| ۲۴ | مومن | ۱۰ تا ۱۲ |
| ۲۴ | مومن | ۴۷ تا ۵۰ |
| ۲۵ | زخرف | ۷۷، ۷۸ |
| ۲۹ | ملک | ۹ تا ۱۱ |

## آخرت میں اس آسمان اور زمین کا بدل جانا

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱۳ | ابراہیم | ۴۸ |

## مشرکین و کافرین کے صفات اور انکا جہنمی ہونا

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۶، ۷ |
| ۱ | بقرہ | ۸۱ |
| ۱ | بقرہ | ۱۰۵ |
| ۱ | بقرہ | ۱۱۸ |
| ۲ | بقرہ | ۱۶۰، ۱۶۱ |
| ۲ | بقرہ | ۲۱۰ |
| ۲ | بقرہ | ۲۱۲ |
| ۲ | بقرہ | ۲۱۷ |
| ۲ | بقرہ | ۷ |
| ۳ | آل عمران | ۱۰ |
| ۳ | آل عمران | ۸۶ تا ۹۱ |
| ۴ | آل عمران | ۱۱۶ |
| ۴ | آل عمران | ۱۴۹ |
| ۴ | آل عمران | ۱۷۶ تا ۱۷۸ |
| ۴ | آل عمران | ۱۹۶، ۱۹۷ |
| ۵ | نساء | ۵۶ |
| ۵ | نساء | ۱۳۷ |
| ۶ | نساء | ۱۵۰، ۱۵۱ |
| ۶ | نساء | ۱۶۸، ۱۶۹ |
| ۶ | نساء | ۱۷۳، ۱۷۴ |
| ۶ | مائدہ | ۱۱ |
| ۶ | مائدہ | ۳۷، ۳۸ |
| ۶ | مائدہ | ۴۲ |
| ۶ | مائدہ | ۸۶ |
| ۷ | انعام | ۵، ۶ |
| ۷ | انعام | ۸ تا ۱۰ |
| ۷ | انعام | ۲۶، ۲۷ |
| ۷ | انعام | ۳۰ |
| ۷ | انعام | ۳۸ |
| ۷ | انعام | ۴۰ |
| ۷ | انعام | ۵۰ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ | پارہ | سورۃ | آیۃ | پارہ | سورۃ | آیۃ | پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۸½ | انعام | ۱۱۰، ۱۱۱ | ۱۳ | ابراہیم | ۲، ۳ | ۱۷ | انبیاء | ۳۸، ۳۹ | ۲۰ | نمل | ۷۱، ۷۲ |
| ۸ | انعام | ۱۴۸ | ۱۳ | ابراہیم | ۳ تا ۱۷ | ۱۷ | انبیاء | ۴۲ | ۲۰ | قصص | ۴۷ تا ۵۱ |
| ۸ | انعام | ۱۵۰ | ۱۳ | ابراہیم | ۲۷ تا ۳۰ | ۱۷ | انبیاء | ۴۴ | ۲۰ | قصص | ۵۷ |
| ۸ | انعام | ۱۵۹ | ۱۳ | ابراہیم | ۴۲ تا ۴۳ | ۱۷ | انبیاء | ۴۶ | ۲۰ | عنکبوت | ۱۲، ۱۳ |
| ۸ | اعراف | ۳۶ | ۱۳ | ابراہیم | ۴۶ | ۱۷ | انبیاء | ۹۲ | ۲۰ | عنکبوت | ۲۳ |
| ۸ | اعراف | ۴۰ | ۱۳ | ابراہیم | ۴۹، ۵۰ | ۱۷ | انبیاء | ۱۰۹ | ۲۱ | عنکبوت | ۵۰ |
| ۹ | اعراف | ۱۴۷ | ۱۴ | حجر | ۲، ۳ | ۱۷ | انبیاء | ۱۱۱ | ۲۱ | روم | ۷ |
| ۹ | اعراف | ۱۸۲، ۱۸۳ | ۱۴ | حجر | ۶، ۷ | ۱۷ | حج | ۳، ۴ | ۲۱ | روم | ۱۰ |
| ۹ | اعراف | ۲۰۲ | ۱۴ | حجر | ۱۱ تا ۱۵ | ۱۷ | حج | ۸ تا ۱۱ | ۲۱ | روم | ۱۶ |
| ۹ | انفال | ۱۴ | ۱۴ | نحل | ۲۲ | ۱۷ | حج | ۱۹ تا ۲۲ | ۲۱ | روم | ۲۹ |
| ۹ | انفال | ۲۲، ۲۳ | ۱۴ | نحل | ۲۴، ۲۵ | ۱۷ | حج | ۲۵ | ۲۱ | روم | ۵۱ |
| ۹ | انفال | ۲۹ تا ۳۸ | ۱۴ | نحل | ۲۷ تا ۲۹ | ۱۷ | حج | ۴۶ | ۲۱ | لقمان | ۶، ۷ |
| ۱۰ | انفال | ۵۵، ۵۶ | ۱۴ | نحل | ۳۵ | ۱۷ | حج | ۴۶ | ۲۱ | لقمان | ۲۱۳ |
| ۱۰ | انفال | ۵۹ | ۱۴ | نحل | ۶۲ | ۱۷ | حج | ۵۱ | ۲۱ | سجدہ | ۱۰ |
| ۱۰ | توبہ | ۲۸ | ۱۴ | نحل | ۸۲ تا ۸۸ | ۱۷ | حج | ۵۵ | ۲۱ | سجدہ | ۱۲ |
| ۱۰ | توبہ | ۵۵ | ۱۴ | نحل | ۱۰۴ | ۱۷ | حج | ۵۷ | ۲۱ | سجدہ | ۲۲ |
| ۱۱ | توبہ | ۹۷، ۹۸ | ۱۴ | نحل | ۱۰۶ تا ۱۰۹ | ۱۷ | حج | ۷۲ | ۲۲ | احزاب | ۶۴، ۶۵ |
| ۱۱ | یونس | ۵ | ۱۴ | نحل | ۱۱۳ | ۱۸ | مومنون | ۵۳، ۵۴ | ۲۲ | سبا | ۳ |
| ۱۱ | یونس | ۸، ۹ | ۱۵ | بنی اسرائیل | ۴۹ تا ۵۱ | ۱۸ | مومنون | ۶۳ تا ۷۵ | ۲۲ | سبا | ۵ تا ۷ |
| ۱۱ | یونس | ۱۴ تا ۱۶ | ۱۵ | بنی اسرائیل | ۷۲ تا ۷۴ | ۱۸ | مومنون | ۸۱ تا ۸۳ | ۲۲ | سبا | ۳۰ |
| ۱۱ | یونس | ۲۰ | ۱۵ | بنی اسرائیل | ۹۰ تا ۹۳ | ۱۸ | نور | ۳۹ | ۲۲ | سبا | ۳۲، ۳۳ |
| ۱۱ | یونس | ۲۷ | ۱۵ | کہف | ۲۹ | ۱۸ | نور | ۴۷، ۴۸ | ۲۲ | سبا | ۳۵ |
| ۱۱ | یونس | ۳۸ تا ۴۰ | ۱۵ | کہف | ۵۷ | ۱۸ | نور | ۵۳ | ۲۲ | سبا | ۳۸ |
| ۱۱ | یونس | ۴۸ | ۱۶ | کہف | ۱۰۲ تا ۱۰۶ | ۱۸ | نور | ۵۷ | ۲۲ | سبا | ۴۳ تا ۴۷ |
| ۱۱ | یونس | ۵۳ | ۱۶ | مریم | ۳۷، ۳۸ | ۱۸ | فرقان | ۴ تا ۹ | ۲۲ | سبا | ۵۰ تا ۵۴ |
| ۱۱ | یونس | ۹۶، ۹۷ | ۱۶ | مریم | ۵۹ | ۱۸ | فرقان | ۱۱ | ۲۲ | فاطر | ۷ |
| ۱۲ | ہود | ۷ | ۱۶ | مریم | ۷۳ | ۱۹ | فرقان | ۲۱ | ۲۲ | فاطر | ۲۷ |
| ۱۲ | ہود | ۱۰۶، ۱۰۷ | ۱۶ | مریم | ۷۸ تا ۸۱ | ۱۹ | فرقان | ۳۲ | ۲۲ | فاطر | ۳۷، ۳۸ |
| ۱۳ | رعد | ۴ تا ۷ | ۱۶ | مریم | ۸۴، ۸۵ | ۱۹ | فرقان | ۳۴ | ۲۲ | فاطر | ۴۰ |
| ۱۳ | رعد | ۱۸ | ۱۶ | طٰہٰ | ۱۱۶ | ۱۹ | فرقان | ۴۱، ۴۲ | ۲۲ | فاطر | ۴۳، ۴۴ |
| ۱۳ | رعد | ۲۵ | ۱۶ | طٰہٰ | ۱۲۹ تا ۱۳۲ | ۱۹ | فرقان | ۶۰ | ۲۲ | یٰس | ۷ تا ۱۰ |
| ۱۳ | رعد | ۲۷ | ۱۶ | طٰہٰ | ۱۳۵ | ۱۹ | فرقان | ۷۷ | ۲۳ | یٰس | ۴۵ |
| ۱۳ | رعد | ۳۱ | ۱۷ | انبیاء | ۳ | ۱۹ | شعراء | ۴ تا ۶ | ۲۳ | یٰس | ۴۷، ۴۸ |
| ۱۳ | رعد | ۳۳، ۳۴ | ۱۷ | انبیاء | ۵ | ۱۹ | نمل | ۴، ۵ | ۲۳ | صٰفّٰت | ۱۳ تا ۱۸ |
| ۱۳ | رعد | ۴۲، ۴۳ | ۱۷ | انبیاء | ۳۶ | ۲۰ | نمل | ۶۶ تا ۶۸ | ۲۳ | صٰفّٰت | ۲۰، ۲۱ |

| پارہ | سورۃ | آیت | پارہ | سورۃ | آیت | پارہ | سورۃ | آیت | پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲۳ | صٰفّٰت | ۳۵ تا ۳۸ | ۲۵ | شوریٰ | ۲۶ | ۲۷ | طور | ۳۰ تا ۳۴ | ۲۹ | دہر | ۴ |
| ۲۳ | صٰفّٰت | ۶۹ تا ۷۴ | ۲۵ | شوریٰ | ۳۱ | ۲۷ | طور | ۳۷، ۳۸ | ۲۹ | مرسلات | ۲۹ تا ۳۴ |
| ۲۳ | صٰفّٰت | ۱۵۱ تا ۱۵۸ | ۲۵ | شوریٰ | ۴۴ تا ۴۶ | ۲۷ | طور | ۴۰ تا ۴۲ | ۲۹ | مرسلات | ۴۶ تا ۵۰ |
| ۲۳ | صٰفّٰت | ۱۶۱، ۱۶۲ | ۲۵ | شوریٰ | ۴۸ | ۲۷ | نجم | ۲۳ | ۳۰ | نبا | ۱ تا ۵ |
| ۲۳ | صٰفّٰت | ۱۶۷ تا ۱۷۰ | ۲۵ | زخرف | ۵ | ۲۷ | نجم | ۲۸ | ۳۰ | نبا | ۳۰ |
| ۲۳ | ص | ۲ تا ۴ | ۲۵ | زخرف | ۹ | ۲۷ | نجم | ۵۹ تا ۶۱ | ۳۰ | نازعٰت | ۱۰ تا ۱۲ |
| ۲۳ | ص | ۶ تا ۱۰ | ۲۵ | زخرف | ۱۵ | ۲۷ | قمر | ۲ تا ۵ | ۳۰ | نازعٰت | ۳۷ تا ۳۹ |
| ۲۳ | ص | ۱۶ | ۲۵ | زخرف | ۲۰ تا ۲۲ | ۲۷ | قمر | ۴۳ تا ۴۵ | ۳۰ | انفطار | ۹ |
| ۲۳ | ص | ۵۵ تا ۶۴ | ۲۵ | زخرف | ۳۶ تا ۳۹ | ۲۷ | قمر | ۴۷، ۴۸ | ۳۰ | انفطار | ۱۵، ۱۶ |
| ۲۳ | زمر | ۱۶ | ۲۵ | زخرف | ۶۵ | ۲۷ | واقعہ | ۴۱ تا ۴۸ | ۳۰ | تطفیف | ۷ تا ۱۷ |
| ۲۳ | زمر | ۲۲ | ۲۵ | زخرف | ۷۴ تا ۸۰ | ۲۷ | واقعہ | ۵۱ تا ۵۷ | ۳۰ | تطفیف | ۳۶ |
| ۲۳ | زمر | ۲۴ تا ۲۶ | ۲۵ | زخرف | ۸۷ | ۲۷ | واقعہ | ۸۰ تا ۸۶ | ۳۰ | انشقاق | ۱۰ تا ۱۵ |
| ۲۴ | زمر | ۴۵ | ۲۵ | دخان | ۹ | ۲۷ | واقعہ | ۸۹ تا ۹۴ | ۳۰ | انشقاق | ۲۰ تا ۲۴ |
| ۲۴ | زمر | ۴۷، ۴۸ | ۲۵ | دخان | ۳۵، ۳۶ | ۲۷ | حدید | ۱۹ | ۳۰ | بروج | ۱۰ |
| ۲۴ | زمر | ۵۰، ۵۱ | ۲۵ | جاثیہ | ۷ تا ۱۰ | ۲۸ | مجادلہ | ۵ | ۳۰ | بروج | ۱۹، ۲۰ |
| ۲۴ | زمر | ۵۹ | ۲۵ | جاثیہ | ۲۳ تا ۲۵ | ۲۸ | مجادلہ | ۱۴ تا ۱۷ | ۳۰ | طارق | ۱۵ تا ۱۷ |
| ۲۴ | زمر | ۶۳ | ۲۵ | جاثیہ | ۳۱ تا ۳۵ | ۲۸ | مجادلہ | ۱۹، ۲۰ | ۳۰ | اعلیٰ | ۱۱ تا ۱۳ |
| ۲۴ | زمر | ۷۱، ۷۲ | ۲۶ | احقاف | ۷، ۸ | ۲۸ | صف | ۸ | ۳۰ | غاشیہ | ۲۳ تا ۲۶ |
| ۲۴ | مومن | ۴ | ۲۶ | احقاف | ۱۱ | ۲۸ | تغابن | ۷ | ۳۰ | فجر | ۲۴ تا ۲۶ |
| ۲۴ | مومن | ۶ | ۲۶ | احقاف | ۱۷ تا ۱۹ | ۲۸ | تغابن | ۱۰ | ۳۰ | بلد | ۶، ۷ |
| ۲۴ | مومن | ۱۰ تا ۱۲ | ۲۶ | محمّد | ۲، ۴ | ۲۸ | تحریم | ۷ | ۳۰ | بلد | ۱۹، ۲۰ |
| ۲۴ | مومن | ۱۸ | ۲۶ | محمّد | ۸، ۹ | ۲۹ | ملک | ۶ تا ۱۱ | ۳۰ | شمس | ۱۰ |
| ۲۴ | مومن | ۴۰ تا ۵۰ | ۲۶ | محمّد | ۱۲ | ۲۹ | ملک | ۱۴ تا ۱۸ | ۳۰ | لیل | ۸ تا ۱۱ |
| ۲۴ | مومن | ۵۶ | ۲۶ | محمّد | ۱۶ | ۲۹ | ملک | ۲۵ | ۳۰ | لیل | ۱۵، ۱۶ |
| ۲۴ | مومن | ۶۰ | ۲۶ | محمّد | ۲۵ تا ۲۸ | ۲۹ | قلم | ۷ تا ۹ | ۳۰ | علق | ۱۳ تا ۱۹ |
| ۲۴ | مومن | ۶۳ | ۲۶ | محمّد | ۳۲ | ۲۹ | قلم | ۴۴ تا ۴۷ | ۳۰ | بینہ | ۱ |
| ۲۴ | مومن | ۶۹ تا ۷۲ | ۲۶ | محمد | ۳۴ | ۲۹ | قلم | ۵۱، ۵۲ | ۳۰ | بینہ | ۶ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۵ تا ۷ | ۲۶ | فتح | ۶ | ۲۹ | حاقہ | ۲۵ تا ۳۷ | ۳۰ | ماعون | ۱ تا ۳ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۲۵ تا ۲۹ | ۲۶ | فتح | ۱۳ | ۲۹ | معارج | ۶، ۷ | | **مُنافقین کا تذکرہ** | |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۴۰ تا ۴۱ | ۲۶ | ق | ۱ تا ۵ | ۲۹ | معارج | ۳۶ تا ۳۹ | | | |
| ۲۵ | حٰم سجدہ | ۵۴ | ۲۶ | ق | ۲۴ تا ۲۸ | ۲۹ | جنّ | ۱۵ | ۱ | بقرہ | ۸ تا ۲۰ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۶ | ۲۶ | ذاریات | ۱۲ تا ۱۴ | ۲۹ | جن | ۱۷ | ۵ | نساء | ۶۰ تا ۶۳ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۱۳، ۱۴ | ۲۷ | ذاریات | ۵۲، ۵۳ | ۲۹ | مدثر | ۱۶ تا ۲۰ | ۵ | نساء | ۸۱ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۱۶ | ۲۷ | ذاریات | ۶۰ | ۲۹ | مدثر | ۴۹ تا ۵۲ | ۵ | نساء | ۸۲ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۲۲ | ۲۷ | طور | ۱۱ تا ۱۶ | ۲۹ | قیامۃ | ۳۱ تا ۳۵ | ۵ | نساء | ۸۸ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۵ | نساء | ۱۳۸ تا ۱۴۳ |
| ۵ | نساء | ۱۴۵، ۱۴۶ |
| ۶ | مائدہ | ۵۳، ۵۴ |
| ۱۰ | انفال | ۴۹ |
| ۱۰ | توبہ | ۵۵، ۵۶ |
| ۱۰ | توبہ | ۶۱ تا ۶۹ |
| ۱۰ | توبہ | ۷۴ تا ۸۰ |
| ۱۰ | توبہ | ۸۴، ۸۵ |
| ۱۱ | توبہ | ۱۲۴ تا ۱۲۷ |
| ۲۱ | احزاب | ۱۲ تا ۱۵ |
| ۲۱ | احزاب | ۲۴ |
| ۲۲ | احزاب | ۶۰ |
| ۲۶ | محمد | ۲۹ تا ۳۱ |
| ۲۷ | حدید | ۱۳ تا ۱۵ |
| ۲۸ | مجادلہ | ۸ |
| ۲۸ | حشر | ۱۱ تا ۱۴ |
| ۲۸ | منافقون | ۱ تا ۸ |

## بدکاروں کی حالت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۲۶، ۲۷ |
| ۵ | نساء | ۱۱۱، ۱۱۲ |
| ۸ | انعام | ۱۲۰ |
| ۸ | انعام | ۱۲۳، ۱۲۴ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۴ |
| ۲۱ | سجدہ | ۲۰ |
| ۲۲ | فاطر | ۱۰، ۱۱ |

## پُل صراط

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۶ | مریم | ۷۱ |
| ۲۳ | صٰفّت | ۲۳، ۲۴ |
| ۲۷ | حدید | ۱۲ |

## اعمال کا تولا جانا

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۸ | اعراف | ۸، ۹ |
| ۱۷ | انبیاء | ۴۷ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۸ | مومنون | ۱۰۱، ۱۰۲ |
| ۳۰ | زلزال | ۷، ۸ |
| ۳۰ | قارعہ | ۶ تا ۹ |

## کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۸ | انعام | ۱۶۴، ۱۶۵ |
| ۱۴ | نحل | ۲۵ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۱۵ |
| ۲۲ | سباء | ۲۶ |
| ۲۲ | فاطر | ۱۹ |
| ۲۳ | زمر | ۷ |
| ۲۴ | زمر | ۴۱ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۴۶ |
| ۲۵ | جاثیہ | ۱۵ |
| ۲۷ | نجم | ۳۸، ۳۹ |

## اعراف کا سماں

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۸ | اعراف | ۴۶ تا ۵۰ |
| ۲۷ | حدید | ۱۳ |

## شفاعت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۳ | بقرہ | ۲۵۵ |
| ۵ | نساء | ۸۵ |
| ۱۶ | مریم | ۸۸ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۱۱۴ |
| ۱۷ | انبیاء | ۲۸ |
| ۲۲ | سباء | ۲۳ |
| ۲۴ | زمر | ۴۴ |
| ۲۹ | مدثر | ۴۸ |

## جزا

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۰ | قصص | ۸۴ |
| ۲۱ | روم | ۴۱ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۱ | روم | ۴۴، ۴۵ |
| ۲۱ | سجدہ | ۱۷ |
| ۲۱ | احزاب | ۲۴ |
| ۲۲ | سباء | ۴، ۵ |
| ۲۲ | سباء | ۱۹ |
| ۲۲ | سباء | ۳۲ |
| ۲۳ | یٰسٓ | ۵۴ |
| ۲۳ | صٰفّت | ۳۹ |
| ۲۴ | مومن | ۱۷ |
| ۲۴ | مومن | ۴۰ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۴۰ |
| ۲۵ | جاثیہ | ۲۲ |
| ۲۷ | نجم | ۳۱ |
| ۲۷ | رحمٰن | ۶۰ |
| ۳۰ | بینہ | ۸ |

## نیکی کا ثواب کئی گنا اور بدی کا بدلہ برابر

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۶۱ |
| ۸ | انعام | ۱۶۰ |
| ۲۲ | سبا | ۳۷ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۳ |
| ۲۷ | حدید | ۱۱ |
| ۲۷ | حدید | ۱۸ |
| ۲۸ | تغابن | ۱۷ |

## مومنین محسنین متقین اور اُن کا بہشتی ہونا

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۱ تا ۵ |
| ۱ | بقرہ | ۶۲ |
| ۱ | بقرہ | ۸۲ |
| ۱ | بقرہ | ۱۱۲ |
| ۱ | بقرہ | ۱۲۱ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۱۲۵ تا ۱۲۹ |
| ۲ | بقرہ | ۱۶۵ |
| ۲ | بقرہ | ۱۷۷ |
| ۲ | بقرہ | ۲۱۸ |
| ۳ | بقرہ | ۲۵۷ |
| ۳ | بقرہ | ۲۷۷ |
| ۳ | بقرہ | ۲۸۵ |
| ۳ | آل عمران | ۱۵ تا ۱۷ |
| ۴ | آل عمران | ۱۱۰ |
| ۴ | آل عمران | ۱۳۳ تا ۱۳۶ |
| ۴ | آل عمران | ۱۹۰ تا ۱۹۵ |
| ۴ | آل عمران | ۱۹۸ |
| ۵ | نساء | ۵۷ |
| ۵ | نساء | ۱۲۲ |
| ۵ | نساء | ۱۲۴ |
| ۵ | نساء | ۱۴۶، ۱۴۷ |
| ۶ | نساء | ۱۵۲ |
| ۶ | نساء | ۱۷۳ |
| ۶ | مائدہ | ۱۰ |
| ۶ | مائدہ | ۵۵ تا ۵۷ |
| ۶ | مائدہ | ۷۰ |
| ۷ | مائدہ | ۸۵ |
| ۷ | انعام | ۴۹ |
| ۷ | انعام | ۵۵ |
| ۷ | انعام | ۸۳ |
| ۸ | اعراف | ۴۲ |
| ۹ | اعراف | ۱۸۱ |
| ۹ | انفال | ۲ تا ۴ |
| ۱۰ | توبہ | ۱۸ تا ۲۲ |
| ۱۰ | توبہ | ۷۱، ۷۲ |
| ۱۱ | توبہ | ۹۹، ۱۰۰ |
| ۱۱ | توبہ | ۱۱۱، ۱۱۲ |
| ۱۱ | یونس | ۱۰ |
| ۱۱ | یونس | ۲۶ |
| ۱۱ | یونس | ۶۲ تا ۶۴ |

| پارہ | سورۃ | آیت | پارہ | سورۃ | آیت | پارہ | سورۃ | آیت | پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۲ | ہود | ۲۳ | ۱۸ | نور | ۳۷، ۳۸ | ۲۴ | زمر | ۳۳ تا ۳۵ | ۲۸ | تغابن | ۹ |
| ۱۲ | ہود | ۱۰۸ | ۱۸ | نور | ۵۱ | ۲۴ | زمر | ۶۱ | ۲۸ | طلاق | ۲، ۳ |
| ۱۳ | رعد | ۱۶ تا ۲۴ | ۱۸ | نور | ۵۵ | ۲۴ | زمر | ۷۳ | ۲۸ | طلاق | ۴، ۵ |
| ۱۳ | رعد | ۲۸، ۲۹ | ۱۸ | نور | ۶۲ | ۲۴ | مومن | ۴۰ | ۲۸ | طلاق | ۱۱ |
| ۱۳ | ابراہیم | ۲۳ | ۱۹ | فرقان | ۶۳ تا ۷۶ | ۲۴ | حٰم سجدہ | ۸ | ۲۹ | ملک | ۱۲ |
| ۱۳ | ابراہیم | ۲۷ | ۱۹ | نمل | ۳ | ۲۴ | حٰم سجدہ | ۳۰ تا ۳۳ | ۲۹ | قلم | ۳۴ |
| ۱۴ | حجر | ۴۵ تا ۴۸ | ۲۰ | نمل | ۸۹ | ۲۵ | شوریٰ | ۱۸ | ۲۹ | حاقہ | ۱۹ تا ۲۴ |
| ۱۴ | نحل | ۳۰ تا ۳۲ | ۲۰ | قصص | ۵۲ تا ۵۵ | ۲۵ | شوریٰ | ۲۲، ۲۳ | ۲۹ | معارج | ۲۲ تا ۳۰ |
| ۱۴ | نحل | ۴۲ | ۲۰ | قصص | ۶۷ | ۲۵ | شوریٰ | ۲۶ | ۲۹ | مدثر | ۳۹، ۴۰ |
| ۱۴ | نحل | ۹۵ تا ۹۷ | ۲۰ | قصص | ۸۳ | ۲۵ | شوریٰ | ۳۷ تا ۳۹ | ۲۹ | دہر | ۵ تا ۲۲ |
| ۱۴ | نحل | ۱۲۸ | ۲۰ | عنکبوت | ۷ | ۲۵ | زخرف | ۶۸ تا ۷۳ | ۲۹ | مرسلات | ۴۱ تا ۴۴ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۱۰۷ تا ۱۰۹ | ۲۰ | عنکبوت | ۹ | ۲۵ | دخان | ۵۱ تا ۵۷ | ۳۰ | نبا | ۳۱ تا ۳۶ |
| ۱۵ | کہف | ۳۰، ۳۱ | ۲۱ | عنکبوت | ۵۸، ۵۹ | ۲۵ | جاثیہ | ۳۰ | ۳۰ | نازعٰت | ۴۰، ۴۱ |
| ۱۵ | کہف | ۱۰۷، ۱۰۸ | ۲۱ | عنکبوت | ۶۹ | ۲۶ | احقاف | ۱۳ | ۳۰ | انفطار | ۱۳ |
| ۱۶ | مریم | ۶۰، ۶۱ | ۲۱ | روم | ۱۵ | ۲۶ | احقاف | ۱۶ | ۳۰ | تطفیف | ۱۸ تا ۲۸ |
| ۱۶ | مریم | ۷۷ | ۲۱ | لقمان | ۴، ۵ | ۲۶ | محمد | ۲، ۳ | ۳۰ | تطفیف | ۳۴، ۳۵ |
| ۱۶ | مریم | ۹۷ | ۲۱ | لقمان | ۸، ۹ | ۲۶ | محمد | ۱۲ | ۳۰ | انشقاق | ۸، ۹ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۷۷، ۷۸ | ۲۱ | لقمان | ۲۲ | ۲۶ | محمد | ۱۷ | ۳۰ | انشقاق | ۲۵ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۱۱۷ | ۲۱ | سجدہ | ۱۵، ۱۶ | ۲۶ | فتح | ۵ | ۳۰ | بروج | ۱۱ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۱۲۸ | ۲۱ | سجدہ | ۱۹ | ۲۶ | حجرات | ۷ | ۳۰ | اعلیٰ | ۱۰ |
| ۱۷ | انبیاء | ۲۷ | ۲۱ | سجدہ | ۲۴ | ۲۶ | حجرات | ۵ | ۳۰ | فجر | ۲۷ تا ۳۰ |
| ۱۷ | انبیاء | ۴۹ | ۲۲ | احزاب | ۳۵ | ۲۶ | ق | ۳۲ تا ۳۵ | ۳۰ | بلد | ۱۸ |
| ۱۷ | انبیاء | ۹۰ | ۲۲ | احزاب | ۵۸ | ۲۶ | ق | ۴۵ | ۳۰ | شمس | ۹ |
| ۱۷ | انبیاء | ۹۴ | ۲۲ | سبا | ۳۷ | ۲۶ | ذاریٰت | ۱۵ تا ۱۹ | ۳۰ | لیل | ۵ تا ۷ |
| ۱۷ | انبیاء | ۱۰۱ تا ۱۰۲ | ۲۲ | فاطر | ۷ | ۲۷ | طور | ۱۷ تا ۲۸ | ۳۰ | لیل | ۱۷ تا ۲۱ |
| ۱۷ | انبیاء | ۱۰۵ | ۲۲ | فاطر | ۱۹ | ۲۷ | نجم | ۳۲ | ۳۰ | تین | ۶ |
| ۱۷ | حج | ۱۴ | ۲۲ | فاطر | ۳۰، ۳۱ | ۲۷ | قمر | ۵۴، ۵۵ | ۳۰ | بینہ | ۶، ۷ |
| ۱۷ | حج | ۲۳، ۲۴ | ۲۲ | فاطر | ۳۳ تا ۳۶ | ۲۷ | رحمٰن | ۴۶ | | بہشت کی بہار | |
| ۱۷ | حج | ۳۵ | ۲۲ | یٰسٓ | ۱۱ | ۲۷ | واقعہ | ۱۰ تا ۴۰ | | | |
| ۱۷ | حج | ۳۸ | ۲۳ | صٰفٰت | ۴۰ تا ۶۱ | ۲۷ | واقعہ | ۸۷ تا ۹۰ | ۱ | بقرہ | ۲۵ |
| ۱۷ | حج | ۴۱ | ۲۳ | ص | ۴۹ تا ۵۴ | ۲۷ | حدید | ۱۲ | ۴ | آل عمران | ۱۳۳ |
| ۱۷ | حج | ۵۰ | ۲۳ | زمر | ۹، ۱۰ | ۲۷ | حدید | ۱۶ | ۸ | انعام | ۱۲۷ |
| ۱۷ | حج | ۵۶ | ۲۳ | زمر | ۱۷، ۱۸ | ۲۷ | حدید | ۱۸، ۱۹ | ۸ | اعراف | ۴۳ تا ۴۵ |
| ۱۸ | مومنون | ۱ تا ۱۱ | ۲۳ | زمر | ۲۰ | ۲۸ | مجادلہ | ۲۲ | ۱۰ | توبہ | ۲۱، ۲۲ |
| ۱۸ | مومنون | ۵۷ تا ۶۱ | ۲۳ | زمر | ۲۲ تا ۲۳ | ۲۸ | حشر | ۸، ۹ | ۱۱ | یونس | ۹، ۱۰ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۲ | ہود | ۱۰۸ |
| ۱۳ | رعد | ۲۲ تا ۲۴ |
| ۱۳ | رعد | ۳۵ |
| ۱۴ | حجر | ۴۵ تا ۴۸ |
| ۱۴ | نحل | ۳۰، ۳۱ |
| ۱۵ | کہف | ۳۱ |
| ۱۶ | کہف | ۱۰۷، ۱۰۸ |
| ۱۶ | مریم | ۶۱، ۶۲ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۷۸ ، |
| ۱۷ | حج | ۲۳، ۲۴ |
| ۱۷ | حج | ۵۹ |
| ۱۹ | فرقان | ۲۴ |
| ۱۹ | فرقان | ۷۵، ۷۶ |
| ۲۱ | عنکبوت | ۵۸ |
| ۲۱ | روم | ۱۵ |
| ۲۱ | سجدہ | ۱۷ |
| ۲۱ | سجدہ | ۱۹ |
| ۲۲ | احزاب | ۴۴ |
| ۲۲ | سبا | ۳۷ |
| ۲۲ | فاطر | ۳۳ تا ۳۶ |
| ۲۳ | یٰس | ۵۵ تا ۵۸ |
| ۲۳ | صافات | ۴۱ تا ۶۲ |
| ۲۳ | ص | ۴۹ تا ۵۴ |
| ۲۴ | زمر | ۲۰ |
| ۲۴ | زمر | ۳۴ |
| ۲۴ | زمر | ۶۱ |
| ۲۴ | زمر | ۷۳، ۷۴ |
| ۲۴ | مومن | ۴۰ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۸ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۳۰ تا ۳۲ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۲۲ |
| ۲۵ | زخرف | ۷۰ تا ۷۳ |
| ۲۵ | دخان | ۵۱ تا ۵۶ |
| ۲۶ | محمد | ۱۵ |
| ۲۶ | ق | ۳۱ تا ۳۵ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۶ | ذاریٰت | ۱۵، ۱۶ |
| ۲۷ | طور | ۱۷ تا ۲۸ |
| ۲۷ | قمر | ۵۴، ۵۵ |
| ۲۷ | رحمٰن | ۴۶ تا ۷۶ |
| ۲۷ | واقعہ | ۱۵ تا ۳۷ |
| ۲۷ | واقعہ | ۸۸ تا ۹۰ |
| ۲۷ | حدید | ۲۱ |
| ۲۸ | صف | ۱۲ |
| ۲۸ | طلاق | ۱۱ |
| ۲۹ | حاقہ | ۲۱ تا ۲۴ |
| ۲۹ | مدثر | ۴۰، ۴۱ |
| ۲۹ | دہر | ۵، ۶ |
| ۲۹ | دہر | ۱۲ تا ۲۱ |
| ۲۹ | مرسلات | ۴۱ تا ۴۳ |
| ۳۰ | نبا | ۳۱ تا ۳۵ |
| ۳۰ | تطفیف | ۲۲ تا ۲۸ |
| ۳۰ | تطفیف | ۳۴ تا ۳۶ |
| ۳۰ | غاشیہ | ۱۰ تا ۱۶ |
| ۳۰ | بینہ | ۸ |

## حوض کوثر

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۳۰ | کوثر | ۱ |

## بہشت دوزخ کی ہمیشگی

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۲۵ |
| ۱ | بقرہ | ۸۱، ۸۲ |
| ۲ | بقرہ | ۱۶۱ |
| ۲ | بقرہ | ۱۶۷ |
| ۶ | مائدہ | ۳۸ |
| ۱۴ | حجر | ۴۸ |
| ۱۵ | کہف | ۳ |
| ۱۶ | مریم | ۷۲ |
| ۲۳ | صٰفٰت | ۵۸، ۵۹ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۴ | مومن | ۷۶ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۲۸ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۴۵ |
| ۲۵ | زخرف | ۷۱ |
| ۲۵ | زخرف | ۷۴ |
| ۲۵ | دخان | ۵۶ |
| ۲۵ | جاثیہ | ۳۵ |
| ۳۰ | نبا | ۲۳ |
| ۳۰ | بینہ | ۸ |

## باب الفقہ

# عبادات

## عبادت کا حکم

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۲۱ |
| ۳ | آل عمران | ۵۲ |
| ۵ | نساء | ۳۶ |
| ۶ | مائدہ | ۷۲ |
| ۷ | مائدہ | ۱۱۷ |
| ۷ | انعام | ۱۰۲ |
| ۸ | اعراف | ۵۹ |
| ۸ | اعراف | ۶۵ |
| ۸ | اعراف | ۷۳ |
| ۸ | اعراف | ۸۵ |
| ۱۱ | یونس | ۳ |
| ۱۲ | ہود | ۵۰ |
| ۱۲ | ہود | ۶۱ |
| ۱۲ | ہود | ۸۴ |
| ۱۴ | نحل | ۳۶ |
| ۱۶ | مریم | ۳۶ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۱۴ |
| ۱۷ | حج | ۷۷ |
| ۱۸ | مومنون | ۲۳ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۹ | نمل | ۴۵ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۱۶ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۳۶ |
| ۲۳ | یٰس | ۶۱ |
| ۲۳ | زمر | ۳ |
| ۲۳ | زمر | ۱۱ |
| ۲۴ | زمر | ۶۶ |
| ۲۴ | مومن | ۶۰ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۱۴ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۳۷ |
| ۲۵ | زخرف | ۶۴ |
| ۲۶ | احقاف | ۲۱ |
| ۲۷ | ذاریٰت | ۵۶ |
| ۳۰ | بینہ | ۵ |
| ۳۰ | قریش | ۳ |

## ہر عبادت میں خلوص اور نیتِ قربت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۸ | اعراف | ۲۹ |
| ۱۱ | یونس | ۲۲ |
| ۲۱ | عنکبوت | ۶۵ |
| ۲۱ | لقمان | ۳۲ |
| ۲۴ | مومن | ۱۴ |
| ۳۰ | بینہ | ۵ |

## طہارت کا حکم

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۲۲ |
| ۱۱ | توبہ | ۱۰۳ |
| ۱۱ | توبہ | ۱۰۸ |
| ۲۹ | مدثر | ۴ |

## پانی کا طاہر و مطہر ہونا

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۹ | انفال | ۱۱ |
| ۱۹ | فرقان | ۴۸ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| **طہارت خاک** | | |
| ٥ | نساء | ٤٣ |
| ٦ | مائدہ | ٦ |
| **نجاسات** | | |
| **کفر و شرک** | | |
| ١٠ | توبہ | ٢٨ |
| **نشہ دار چیز** | | |
| ٧ | مائدہ | ٩٠ |
| **مردہ خون سؤر** | | |
| ٢ | بقرہ | ١٧٣ |
| ٦ | مائدہ | ٤ |
| ٨ | انعام | ١٤٥ |
| ١٤ | نحل | ١١٥ |
| **منی و پاخانہ** | | |
| ٦ | مائدہ | ٧ |
| **احداث** | | |
| **حیض** | | |
| ٢ | بقرہ | ٢٢٢ |
| **جنابت** | | |
| ٥ | نساء | ٤٣ |
| ٦ | مائدہ | ٧ |
| **وضو غسل و تیمم** | | |
| ٥ | نساء | ٤٣ |
| ٦ | مائدہ | ٧ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| **بغیر طہارت قرآن نہ چھوؤ** | | |
| ٢٧ | واقعہ | ٧٩ |
| **الصلوٰۃ (نماز)** | | |
| **مقدمات نماز ستر وغیرہ** | | |
| ٨ | اعراف | ٢٦ |
| ٨ | اعراف | ٣١ |
| ١٤ | نحل | ٨٠ |
| **نشہ اور نجاست کی حالت میں نماز نہ پڑھو** | | |
| ٥ | نساء | ٤٣ |
| **قبلہ (کعبہ مسجد الحرام)** | | |
| ١ | بقرہ | ١١٥ |
| ١ | بقرہ | ١٢٥ |
| ١ | بقرہ | ١٢٧ |
| ٢ | بقرہ | ١٤١ |
| ٢ | بقرہ | ١٤٣ تا ١٤٦ |
| ٢ | بقرہ | ١٥٠، ١٥١ |
| ٢ | بقرہ | ١٩٢ |
| ٢ | بقرہ | ٢١٨ |
| ٧ | مائدہ | ٩٧ |
| ١٠ | توبہ | ٢٨ |
| ١٧ | حج | ٢٥ |
| ١٧ | حج | ٢٦ |
| ١٧ | حج | ٢٩ |
| ١٧ | حج | ٣٢، ٣٣ |
| ٢٦ | فتح | ٢٥ |
| ٣٠ | قریش | ٣ |

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| **مسجد اقصیٰ** | | |
| ١٥ | بنی اسرائیل | ١ |
| **مسجد قباء** | | |
| ١١ | توبہ | ١٠٨ |
| **مساجد** | | |
| ١ | بقرہ | ١١٤ |
| ٤ | آل عمران | ٩٦، ٩٧ |
| ٨ | اعراف | ٢٩ |
| ١٠ | توبہ | ١٧، ١٨ |
| ١٧ | حج | ٤٠ |
| ١٨ | نور | ٣٦ |
| ٢٩ | جن | ١٨ |
| **مسجد ضرار** | | |
| ١١ | توبہ | ١٠٧ |
| **اذان** | | |
| ٦ | مائدہ | ٥٨ |
| ١٨ | جمعہ | ٩ |
| **نماز** | | |
| ١ | بقرہ | ٤٥ |
| ١ | بقرہ | ٨٣ |
| ١ | بقرہ | ١١٠ |
| ٢ | بقرہ | ١٥٣ |
| ٢ | بقرہ | ٢٣٥ |
| ٣ | آل عمران | ٤٣ |
| ٥ | نساء | ١٠٢، ١٠٣ |
| ٧ | انعام | ٧٢ |
| ١١ | یونس | ٨٧ |
| ١٢ | ہود | ١١٤ |
| ١٣ | ابراہیم | ٣١ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ١٤ | حجر | ٩٨ |
| ١٤ | نحل | ١٨ |
| ١٥ | بنی اسرائیل | ٧٩ |
| ١٥ | بنی اسرائیل | ١١٠ |
| ١٦ | طٰہٰ | ١٣ |
| ١٦ | طٰہٰ | ١٣٥ |
| ١٧ | حج | ٤١ |
| ١٧ | حج | ٧٧ |
| ١٨ | مومنون | ٢ |
| ١٨ | مومنون | ٩ |
| ١٨ | نور | ٥٦ |
| ٢١ | عنکبوت | ٤٥ |
| ٢١ | روم | ١٧ |
| ٢١ | روم | ٣١ |
| ٢١ | لقمان | ١٧ |
| ٢٢ | احزاب | ٣٣ |
| ٢٦ | ق | ٣٩ تا ٤٣ |
| ٢٧ | نجم | ٤٨، ٤٩ |
| ٢٧ | نجم | ٦٢ |
| ٢٧ | واقعہ | ٧٣ |
| ٢٨ | مجادلہ | ١٣ |
| ٢٩ | حاقہ | ٥٢ |
| ٢٩ | مزمل | ٢٠ |
| ٢٩ | مدثر | ٤٣ |
| ٢٩ | دہر | ٢٥ |
| ٣٠ | اعلیٰ | ١٥ |
| ٣٠ | علق | ١٩ |
| ٣٠ | بینہ | ٥ |
| ٣٠ | ماعون | ٤ |
| ٣٠ | کوثر | ٢ |
| **نماز جمعہ** | | |
| ٢٨ | جمعہ | ٩ |

## نمازِ جنازہ

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱۰ | توبہ | ۸۴ |

## نمازِ خوف

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۴۰ |
| ۵ | نساء | ۱۰۲ |

## نمازِ قصر

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۵ | نساء | ۱۰۱ |

## نمازِ جماعت

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۹ | اعراف | ۲۰۴ |
| ۲۸ | جمعہ | ۹، ۱۰ |

## نوافل وتہجّد

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۷۹ |
| ۲۶ | ذاریات | ۱۸ |
| ۲۹ | مزمّل | ۲ تا ۸ |
| ۲۹ | مزمّل | ۲۰ |
| ۲۹ | دہر | ۲۶ |

## دُعا کا حکم

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۱۸۶ |
| ۹ | اعراف | ۱۸۰ |
| ۱۹ | نمل | ۵۹ |
| ۲۰ | نمل | ۶۲ |
| ۲۴ | مومن | ۱۴ |
| ۲۴ | مومن | ۶۰ |
| ۲۴ | مومن | ۶۵ |
| ۲۷ | رحمٰن | ۲۹ |

## دُعائیں

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | حمد | ۶، ۷ |
| ۱ | بقرہ | ۱۲۶، ۱۲۷ |
| ۲ | بقرہ | ۲۰۰، ۲۰۱ |
| ۳ | بقرہ | ۲۸۵، ۲۸۶ |
| ۳ | آل عمران | ۸، ۹ |
| ۳ | آل عمران | ۱۶ |
| ۳ | آل عمران | ۲۶، ۲۷ |
| ۳ | آل عمران | ۳۸ |
| ۳ | آل عمران | ۵۳ |
| ۴ | آل عمران | ۱۴۷ |
| ۴ | آل عمران | ۱۹۱ تا ۱۹۴ |
| ۷ | مائدہ | ۱۱۴ |
| ۹ | اعراف | ۸۹ |
| ۹ | اعراف | ۱۲۶ |
| ۹ | اعراف | ۱۵۱ |
| ۹ | اعراف | ۱۵۵ |
| ۱۱ | توبہ | ۱۲۹ |
| ۱۱ | یونس | ۸۵ |
| ۱۱ | یونس | ۸۹ |
| ۱۲ | ہود | ۴۵ |
| ۱۲ | ہود | ۴۶ |
| ۱۳ | یوسف | ۱۰۱ |
| ۱۳ | ابراہیم | ۳۵ تا ۴۱ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۲۴ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۸۰ |
| ۱۵ | کہف | ۱۰ |
| ۱۶ | مریم | ۴ تا ۶ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۲۵ تا ۳۵ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۱۱۹ |
| ۱۷ | انبیاء | ۸۳ |
| ۱۷ | انبیاء | ۸۷ |
| ۱۷ | انبیاء | ۸۹ |
| ۱۷ | انبیاء | ۱۱۲ |
| ۱۸ | مومنون | ۲۶ |
| ۱۸ | مومنون | ۲۹ |
| ۱۸ | مُومنون | ۹۳، ۹۴ |
| ۱۸ | مومنون | ۹۷، ۹۸ |
| ۱۸ | مُومنون | ۱۰۹ |
| ۱۸ | مومنون | ۱۱۸ |
| ۱۹ | فرقان | ۶۵ |
| ۱۹ | فرقان | ۷۴ |
| ۱۹ | شُعراء | ۸۲ تا ۸۶ |
| ۱۹ | شعراء | ۱۱۸ |
| ۱۹ | شعراء | ۱۶۹ |
| ۱۹ | نمل | ۱۹ |
| ۱۹ | نمل | ۴۴ |
| ۱۹ | نمل | ۵۹ |
| ۲۰ | قصص | ۱۶، ۱۷ |
| ۲۰ | قصص | ۲۱ |
| ۲۰ | قصص | ۲۴ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۳۰ |
| ۲۳ | صٰفّٰت | ۱۰۰ |
| ۲۳ | ص | ۲۵ |
| ۲۴ | زمر | ۴۶ |
| ۲۴ | مومن | ۷ تا ۹ |
| ۲۶ | احقاف | ۱۵ |
| ۲۷ | قمر | ۱۰ |
| ۲۸ | حشر | ۱۰ |
| ۲۸ | ممتحنہ | ۴، ۵ |
| ۲۸ | تحریم | ۸ |
| ۲۸ | تحریم | ۱۱ |
| ۲۹ | قلم | ۲۹ |
| ۲۹ | نوح | ۲۵ |
| ۲۹ | نوح | ۲۷ |
| ۲۹ | نوح | ۲۸ |
| ۳۰ | فلق | ۱ تا ۵ |
| ۳۰ | ناس | ۱ تا ۶ |

## ذکرِ الٰہی

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۱۵۲ |
| ۲ | بقرہ | ۱۹۸ |
| ۲ | بقرہ | ۲۰۰ |
| ۲ | بقرہ | ۲۰۲ |
| ۳ | آل عمران | ۴۱ |
| ۴ | آل عمران | ۱۹۱ |
| ۵ | نساء | ۱۰۳ |
| ۹ | اعراف | ۲۰۵ |
| ۱۳ | رعد | ۲۸ |
| ۲۱ | عنکبوت | ۴۵ |
| ۲۱ | احزاب | ۲۱ |
| ۲۲ | احزاب | ۴۱ |
| ۲۵ | زخرف | ۴۴ |
| ۲۹ | مزمّل | ۸ |
| ۲۹ | دہر | ۲۵ |

## زکوٰۃ، صدقات، خیرات اور مصارف

| پارہ | سورۃ | آیۃ |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۴۳ |
| ۱ | بقرہ | ۸۳ |
| ۱ | بقرہ | ۱۱۰ |
| ۱ | بقرہ | ۱۷۷ |
| ۲ | بقرہ | ۱۹۶، ۱۹۷ |
| ۲ | بقرہ | ۲۱۶ |
| ۲ | بقرہ | ۲۲۰ |
| ۳ | بقرہ | ۲۵۴ |
| ۳ | بقرہ | ۲۶۱، ۲۶۵ |
| ۳ | بقرہ | ۲۶۷، ۲۶۸ |
| ۳ | بقرہ | ۲۷۰ تا ۲۷۴ |
| ۳ | بقرہ | ۲۷۶، ۲۷۷ |
| ۴ | آل عمران | ۹۲ |
| ۵ | نساء | ۷۷ |
| ۸ | انعام | ۱۴۱ |
| ۹ | انفال | ۳ |
| ۱۰ | توبہ | ۱۸ |
| ۱۰ | توبہ | ۶۰ |
| ۱۳ | رعد | ۲۲ |

| پارہ | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۱۳ | ابراھیم | ۳۱ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۲۶ |
| ۱۷ | حج | ۲۵ |
| ۱۷ | حج | ۴۱ |
| ۱۷ | حج | ۷۸ |
| ۱۸ | نور | ۵۶ |
| ۱۹ | فرقان | ۶۷ |
| ۲۰ | قصص | ۵۴ |
| ۲۰ | قصص | ۷۷ |
| ۲۱ | روم | ۳۹ |
| ۲۲ | احزاب | ۳۲ |
| ۲۲ | سباء | ۳۹ |
| ۲۷ | حدید | ۷ |
| ۲۷ | حدید | ۱۰، ۱۱ |
| ۲۸ | مجادلہ | ۱۲، ۱۳ |
| ۲۸ | حشر | ۵ تا ۹ |
| ۲۸ | منافقون | ۱۰ |
| ۲۸ | منافقون | ۱۶، ۱۷ |
| ۲۹ | مزمل | ۲۰ |
| ۲۹ | دھر | ۸، ۹ |
| ۳۰ | بلد | ۶ تا ۱۶ |
| ۳۰ | لیل | ۱۸ |
| ۳۰ | بینہ | ۵ |

## دکھلاوے کی خیرات یا دیگر احسان جتانا

| پارہ | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۳ | بقرہ | ۲۶۳، ۲۶۴ |
| ۵ | نساء | ۳۸ |

## بخل کی مذمت

| پارہ | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۳ | بقرہ | ۲۶۸ |
| ۴ | آل عمران | ۱۸۰ |
| ۵ | نساء | ۳۷ |
| ۵ | نساء | ۳۹ |

| پارہ | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۱۰ | توبہ | ۶۹ |
| ۱۰ | توبہ | ۷۹ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۱۰۰ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۷ |
| ۲۶ | محمد | ۳۷، ۳۸ |
| ۲۷ | حدید | ۲۴ |
| ۲۸ | مجادلہ | ۱۷ |
| ۲۹ | حاقہ | ۳۴ |
| ۳۰ | فجر | ۱۷ تا ۲۰ |
| ۳۰ | لیل | ۸ تا ۱۱ |
| ۳۰ | ھمزہ | ۲ تا ۱۴ |
| ۳۰ | ماعون | ۳ |
| ۳۰ | ماعون | ۷ |

## فضول خرچی کی ممانعت

| پارہ | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۸ | اعراف | ۳۱ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۲۶، ۲۷ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۲۹ |

## خمس

| پارہ | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۹ | انفال | ۱ |
| ۱۰ | انفال | ۴۱ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۲۶ |
| ۲۱ | روم | ۳۸ |
| ۲۲ | احزاب | ۲۷ |
| ۲۸ | حشر | ۶ تا ۹ |

## فدک

| پارہ | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۲۶ |
| ۲۱ | روم | ۳۸ |

## روزہ

| پارہ | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۱۸۳ تا ۱۸۶ |
| ۲ | بقرہ | ۱۸۸ |

## اعتکاف

| پارہ | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۱۲۵ |
| ۲ | بقرہ | ۱۸۷ |
| ۱۷ | حج | ۲۵ |

## شب قدر

| پارہ | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۲۵ | دخان | ۳ تا ۵ |
| ۳۰ | قدر | ۱ تا ۵ |

## حج و عمرہ طواف وسعی وغیرہ

| پارہ | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۱۵۹ |
| ۲ | بقرہ | ۱۹۷ تا ۲۰۳ |
| ۴ | آل عمران | ۹۷ |
| ۶ | مائدہ | ۳ |
| ۷ | مائدہ | ۹۵ تا ۹۷ |
| ۱۷ | حج | ۲۷ تا ۲۹ |
| ۱۷ | حج | ۳۳، ۳۴ |
| ۲۶ | فتح | ۲۷ |

## حج اکبر

| پارہ | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۱۰ | توبہ | ۳ |

## قربانی

| پارہ | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۱۷ | حج | ۲۸ |
| ۱۷ | حج | ۳۶، ۳۷ |
| ۳۰ | کوثر | ۲ |

## جہاد کی ترغیب

| پارہ | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۱۰ | توبہ | ۲۴ |
| ۱۰ | توبہ | ۸۸، ۸۹ |
| ۱۱ | توبہ | ۱۲۰، ۱۲۱ |

## جہاد

| پارہ | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۱۷ |
| ۲ | بقرہ | ۲۴۵ |
| ۵ | نساء | ۷۴ تا ۷۶ |
| ۵ | نساء | ۸۴ |
| ۶ | مائدہ | ۳۶ |
| ۱۰ | توبہ | ۳۶ |
| ۱۰ | توبہ | ۴۱ |
| ۱۰ | توبہ | ۷۳ |
| ۱۰ | توبہ | ۱۲۳ |
| ۱۷ | حج | ۷۸ |
| ۲۶ | محمد | ۴ |

## مہاجرین و انصار کی فضیلت

| پارہ | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۱۹ |
| ۴ | آل عمران | ۱۵۷، ۱۵۸ |
| ۴ | آل عمران | ۱۹۵ |
| ۵ | نساء | ۷۴ |
| ۵ | نساء | ۹۵، ۹۶ |
| ۶ | مائدہ | ۵۵ |
| ۱۰ | انفال | ۷۲ |
| ۱۰ | انفال | ۷۴، ۷۵ |
| ۱۰ | توبہ | ۳۴ |
| ۲۱ | عنکبوت | ۶۹ |

## حرمت کے مہینے اور حکم

| پارہ | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۱۹۵ |
| ۲ | بقرہ | ۲۱۸ |
| ۱۰ | توبہ | ۲ |
| ۱۰ | توبہ | ۵ |

## شہدائے راہ خدا زندہ ہیں

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۰ | توبہ | ۳۶، ۳۷ |
| ۲ | بقرہ | ۱۵۵ |
| ۴ | آل عمران | ۱۶۹ |

## امر بالمعروف و نہی عن المنکر

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۴ | آل عمران | ۱۰۴ |
| ۴ | آل عمران | ۱۱۰ |
| ۹ | اعراف | ۱۹۹ |
| ۱۷ | حجر | ۴۱ |
| ۲۱ | لقمان | ۱۷ |
| ۲۷ | ذاریات | ۱ تا ۶ |
| ۲۷ | طور | ۱ تا ۴۹ |

## مکاسب معاملات کی پابندی

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۶ | مائدہ | ۱ |

## حصول معاش کے طریقے

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۱۶۹ |
| ۲ | بقرہ | ۱۹۹ |
| ۸ | اعراف | ۱۰ |
| ۱۳ | یوسف | ۵۵ |
| ۱۴ | حجر | ۱۹، ۲۰ |
| ۱۴ | نحل | ۱۰ تا ۱۴ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۸۴ |
| ۲۶ | ق | ۷ تا ۱۱ |
| ۲۸ | جمعہ | ۹ تا ۱۱ |
| ۲۹ | قلم | ۱۰ تا ۱۸ |
| ۲۹ | مزمل | ۲۰ |

## لونڈیوں سے خرچی نہ کماؤ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۸ | نور | ۳۳ |

## شراب

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۱۹ |
| ۷ | مائدہ | ۹۰ |

## جوا

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۱۹ |
| ۷ | مائدہ | ۹۰ |

## بت سازی

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۷ | مائدہ | ۹۰ |

## شگون

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۷ | مائدہ | ۹۰ |

## رشوت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۱۸۸ |

## سحر اور اس کی تاثیر

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۱۰۲ |
| ۹ | اعراف | ۱۰۹ تا ۱۲۰ |
| ۱۱ | یونس | ۷۶ تا ۸۱ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۵۹ تا ۷۲ |
| ۳۰ | فلق | ۴ |

## ناچ، گانا، باجا

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۷ | حجر | ۳۰ |
| ۲۱ | لقمان | ۶ |

## ناپ تول

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۸ | انعام | ۱۵۲ |
| ۸ | اعراف | ۸۵ |
| ۱۲ | ہود | ۸۵ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۳۵ |
| ۱۹ | شعراء | ۱۸۱ تا ۱۸۳ |
| ۲۷ | رحمٰن | ۸، ۹ |
| ۲۷ | حدید | ۲۵ |
| ۳۰ | تطفیف | ۱ تا ۴ |

## خرید و فروخت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۳ | بقرہ | ۲۷۵ |
| ۳ | بقرہ | ۲۸۲ |
| ۵ | نساء | ۲۹ |
| ۱۸ | نور | ۳۷ |
| ۲۸ | جمعہ | ۹ |

## احتکار

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۳ | یوسف | ۸۸ |

## سود

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۳ | بقرہ | ۲۷۵، ۲۷۶ |
| ۳ | بقرہ | ۲۷۸، ۲۷۹ |
| ۳ | آل عمران | ۱۳۰ |
| ۶ | نساء | ۱۶۱ |
| ۲۱ | روم | ۳۹ |

## تجارت آخرت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۰۸ |
| ۱۱ | توبہ | ۱۱۱ |
| ۲۲ | فاطر | ۳۰، ۳۱ |
| ۲۸ | صف | ۱۱ |

## قرض و رہن

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۳۶ |
| ۳ | بقرہ | ۲۸۰ |
| ۳ | بقرہ | ۲۸۲، ۲۸۳ |
| ۲۸ | تغابن | ۱۷ |

## حجر (کورٹ آف وارڈس)

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۴ | نساء | ۳ |
| ۴ | نساء | ۵، ۶ |
| ۴ | نساء | ۹، ۱۰ |
| ۸ | انعام | ۱۵۲ |
| ۱۴ | نحل | ۷۵ |

## ضمانت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۳ | یوسف | ۷۲ |
| ۲۹ | قلم | ۳۰ |

## صلح

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۲۵ |
| ۵ | نساء | ۳۵ |
| ۵ | نساء | ۱۱۴ |
| ۵ | نساء | ۱۲۸ |
| ۹ | انفال | ۱ |
| ۲۶ | حجرات | ۹، ۱۰ |

## شرکت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۰ | انفال | ۴۱ |
| ۱۰ | انفال | ۶۹ |
| ۱۰ | توبہ | ۶۰ |

## مضاربت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۵ | نساء | ۱۰۱ |
| ۲۸ | جمعہ | ۱۰ |
| ۲۹ | مزمل | ۲۰ |

## ابضاع (پونجی)

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۲ | یوسف | ۶۲ |
| ۱۳ | یوسف | ۶۵ |
| ۱۳ | یوسف | ۸۸ |

## ودیعت (امانت)

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۳ | بقرہ | ۲۸۳ |
| ۳ | آل عمران | ۷۵ |
| ۵ | نساء | ۵۸ |
| ۱۲ | یوسف | ۵۲ |
| ۱۸ | مومنون | ۸ |

## خیانت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۳ | آل عمران | ۷۵ |
| ۴ | آل عمران | ۱۶۱ |
| ۹ | انفال | ۲۷ |
| ۱۷ | حج | ۳۸ |

## عاریت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۶ | مائدہ | ۳ |
| ۳۰ | ماعون | ۷ |

## اجارہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۰ | قصص | ۲۶ |
| ۲۰ | قصص | ۲۷ |

## وکالت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۳۷ |
| ۱۵ | کہف | ۱۹ |
| ۱۵ | کہف | ۶۲ |

## وقف صدقہ ہبہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۱۱۰ |
| ۲ | بقرہ | ۱۷۸ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۴ | آل عمران | ۹۲ |
| ۲۹ | مزمل | ۲۰ |

## گھوڑدوڑ اور تیر اندازی

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۰ | انفال | ۶۰ |
| ۱۲ | یوسف | ۱۷ |
| ۲۸ | حشر | ۷ |

## وصیت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۱۸۰تا۱۸۲ |
| ۲ | بقرہ | ۲۴۰ |
| ۳ | بقرہ | ۲۶۰ |
| ۵ | نساء | ۱۱، ۱۲ |
| ۷ | مائدہ | ۱۰۶تا۱۰۸ |

## نکاح

### خطبہ (منگنی)

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۳۵ |

## عقدِ دائمی (نکاح)

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۳۵ |
| ۱۸ | مومنون | ۵ تا ۷ |
| ۱۸ | نور | ۳۲ |
| ۲۲ | احزاب | ۵۰ |

## عقدِ منقطع (متعہ)

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۵ | نساء | ۲۴ |

## لونڈی کی حلت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۸ | مومنون | ۶ |
| ۲۲ | احزاب | ۵۰ |

## لے پالک کی مطلقہ سے (نکاح)

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۱ | احزاب | ۴ |
| ۲۲ | احزاب | ۳۷ |

## کتابیہ عورتوں کی حلت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۶ | مائدہ | ۶ |

## کافر و مشرک سے نکاح کی ممانعت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۲۲ |
| ۲۸ | ممتحنہ | ۱۰ |

## حرام عورتیں

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۴،۵ | نساء | ۲۲تا۲۴ |

## نیک چلنوں سے نکاح کی ترغیب

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۸ | نور | ۲۶ |

## زانی، زانیہ اور بدکار سے نکاح کی کراہت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۸ | نور | ۳ |
| ۱۸ | نور | ۲۶ |

## لونڈیوں سے نکاح

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۵ | نساء | ۲۵ |

## بیوہ کا حکم

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۳۵ |
| ۲ | بقرہ | ۲۴۱ |
| ۱۸ | نور | ۳۲ |

## مہر

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۳۸ |
| ۴ | نساء | ۴ |
| ۴ | نساء | ۲۰ |
| ۲۰ | قصص | ۲۷ |

## تعددِ ازواج اور عدل

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۴ | نساء | ۳ |
| ۵ | نساء | ۱۲۹ |

## نشوز (نافرمانی) وغیرہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۵ | نساء | ۳۴،۳۵ |
| ۵ | نساء | ۱۲۸ |

## حقوقِ زوجیت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۱۸۶ |
| ۲ | بقرہ | ۲۲۹ |
| ۴ | نساء | ۱۹ تا ۲۱ |
| ۵ | نساء | ۳۴،۳۵ |
| ۵ | نساء | ۱۲۹ |
| ۲۸ | طلاق | ۶ |

## لاوارث لڑکیاں

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۴، | نساء | ۴ |
| ۵ | نساء | ۱۲۷ |

## عورتوں پر مردوں کی فضیلت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۲۹ |
| ۵ | نساء | ۳۴ |

## عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۲۳ |

## زنا اور لواطہ کی ممانعت ومذمت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۳۲ |
| ۱۸ | نور | ۳،۲ |
| ۱۸ | نور | ۳۱ |
| ۱۸ | نور | ۳۳ |

## عورتوں کا فطری شرم ولحاظ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۰ | قصص | ۲۵ |

## دنیا کے کاموں میں عورتوں کی کمزوری

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۵ | زخرف | ۱۸ |

## پردہ کا حکم

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۸ | نور | ۲۷ تا ۳۱ |
| ۱۸ | نور | ۵۸ تا ۶۰ |
| ۲۲ | احزاب | ۵۲ |
| ۲۲ | احزاب | ۵۵ |
| ۲۲ | احزاب | ۵۹ |

## عورتوں کے زیور پہننے کا جواز

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۴ | نحل | ۱۴ |
| ۲۲ | فاطر | ۱۳ |

## رضاعت ونفقہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۳۲ |
| ۲۸ | طلاق | ۶، ۷ |

## طلاق

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۲۸ تا ۲۳۲ |
| ۲ | بقرہ | ۲۳۷، ۲۳۸ |
| ۲ | بقرہ | ۲۴۲ |
| ۴ | نساء | ۲۰ |
| ۵ | نساء | ۱۳۰ |
| ۲۲ | احزاب | ۹ |

## طلاق کی کراہت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۲ | احزاب | ۳۷ |
| ۲۲ | احزاب | ۵۲ |
| ۲۸ | طلاق | ۱، ۲ |

## عدۂ طلاق ووفات

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۲۹ |
| ۲ | بقرہ | ۲۳۵ |
| ۲ | بقرہ | ۲۳۷ |
| ۴ | نساء | ۱۵ |
| ۲۲ | احزاب | ۴۹ |
| ۲۸ | طلاق | ۱ تا ۶ |

## خلع اور مبارات

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۳۰ |
| ۵ | نساء | ۱۲۸ |

## ظہار

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۱ | احزاب | ۴ |
| ۲۸ | مجادلہ | ۲ تا ۴ |

## ایلا

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۲۷ |

## لعان

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۸ | نور | ۶ تا ۱۰ |

## عتق

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۸ | نور | ۳۳ |
| ۲۲ | احزاب | ۳۷ |

## مکاتبہ اور غلاموں کی تہذیب

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۸ | نور | ۳۳ |
| ۱۸ | نور | ۵۸ |

## اقرار

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۸۴ |
| ۳ | آل عمران | ۸۱ |
| ۵ | نساء | ۱۳۵ |
| ۶ | مائدہ | ۲ |
| ۸ | انعام | ۱۳۱ |
| ۹ | اعراف | ۱۷۲ |
| ۱۱ | توبہ | ۱۰۲ |
| ۲۴ | زمر | ۷۱ |
| ۲۹ | مُلک | ۹ |
| ۲۹ | مُلک | ۱۱ |

## یمین (قسم)

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۲۵ |
| ۲ | بقرہ | ۲۲۶ |
| ۷ | مائدہ | ۸۹ |
| ۱۴ | نحل | ۹۱، ۹۲ |
| ۲۸ | تحریم | ۲ |

## نذر (منت)

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۶۷ |
| ۱۴ | نحل | ۵۶ |
| ۱۷ | حج | ۲۹ |
| ۲۹ | دھر | ۷ |

## عہد وپیمان

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۴۰ |
| ۸ | انعام | ۱۵۲ |
| ۱۴ | نحل | ۹۱، ۹۲ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۳۴ |

## صید وذباحہ (شکار اور ذبح)

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۶ | مائدہ | ۲ |
| ۶ | مائدہ | ۴ |
| ۶ | مائدہ | ۵ |
| ۷ | مائدہ | ۹۶ |
| ۸ | انعام | ۱۱۸، ۱۱۹ |
| ۸ | انعام | ۱۲۱ |
| ۸ | انعام | ۱۳۸، ۱۳۹ |
| ۸ | انعام | ۱۴۵ |
| ۱۴ | نحل | ۱۱۵ |

## اطعمہ اشربہ (کھانا پینا)

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۲۹ |
| ۲ | بقرہ | ۱۶۸ |
| ۲ | بقرہ | ۱۷۲، ۱۷۳ |
| ۲ | بقرہ | ۲۲۰ |
| ۴ | آل عمران | ۹۳ |
| ۶ | مائدہ | ۲ |
| ۶ | مائدہ | ۴ |
| ۶ | مائدہ | ۵ |
| ۶ | مائدہ | ۶ |
| ۷ | مائدہ | ۸۷، ۸۸ |
| ۷ | مائدہ | ۹۰، ۹۱ |
| ۷ | مائدہ | ۹۳ |
| ۷ | مائدہ | ۹۶ |
| ۸ | انعام | ۱۱۸، ۱۱۹ |

| پاره | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۸ | انعام | ۱۲۱ |
| ۸ | انعام | ۱۳۸، ۱۳۹ |
| ۸ | انعام | ۱۴۵، ۱۴۶ |
| ۸ | اعراف | ۳۲، ۳۳ |
| ۱۱ | یونس | ۵۹ |
| ۱۴ | نحل | ۱۴ |
| ۱۴ | نحل | ۶۹ |
| ۱۴ | نحل | ۱۱۴ تا ۱۱۶ |
| ۱۷ | حج | ۳۰ |

### جن کی چیز بغیر اجازت کھا سکتے ہیں

| پاره | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۱۸ | نور | ۶۱ |
| ۲۲ | فاطر | ۳ |

### غصب (ناحق مال کھانا)

| پاره | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۱۸۹ |
| ۵ | نساء | ۲۹ |
| ۶ | نساء | ۱۶۱ |
| ۶ | مائدہ | ۴۳ |
| ۶ | مائدہ | ۶۳ |

### شفعہ

| پاره | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۱۸۵ |
| ۲ | بقرہ | ۲۰ |
| ۶ | مائدہ | ۷ |

### لقطہ

| پاره | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۱۲ | یوسف | ۱۰ |
| ۲۰ | قصص | ۸ |

### میراث (ترکہ)

| پاره | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۴ | نساء | ۷، ۸ |
| ۴ | نساء | ۱۱، ۱۲ |

| پاره | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۴ | نساء | ۱۹ |
| ۵ | نساء | ۳۳ |
| ۶ | نساء | ۱۷۶ |
| ۱۰ | انفال | ۷۵ |
| ۱۶ | مریم | ۵، ۶ |
| ۱۹ | نمل | ۱۶ |
| ۲۱ | احزاب | ۶ |

### قضا (حکم) اور انصاف

| پاره | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۱۴ |
| ۳ | آل عمران | ۲۳ |
| ۵ | نساء | ۵۸ |
| ۵ | نساء | ۶۰ |
| ۵ | نساء | ۶۵ |
| ۵ | نساء | ۱۰۵ |
| ۵ | نساء | ۱۳۵ |
| ۶ | مائدہ | ۹ |
| ۶ | مائدہ | ۴۲ تا ۴۶ |
| ۶ | مائدہ | ۴۸، ۴۹ |
| ۶ | مائدہ | ۵۰ |
| ۷ | مائدہ | ۹۵ |
| ۸ | انعام | ۱۵۲ |
| ۱۴ | نحل | ۹۰ |
| ۱۷ | انبیاء | ۷۸ |
| ۱۸ | نور | ۴۸، ۴۹ |
| ۲۳ | ص | ۲۶ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۱۵ |
| ۲۶ | حجرات | ۶ |
| ۲۸ | ممتحنہ | ۸ |

### شہادت (گواہی)

| پاره | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۱۴۰ |
| ۳ | بقرہ | ۲۸۲ تا ۲۸۴ |
| ۳ | آل عمران | ۱۸ |
| ۵ | نساء | ۱۳۵ |

| پاره | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۶ | مائدہ | ۹ |
| ۷ | مائدہ | ۱۰۶ تا ۱۰۸ |

## حدود و تعزیرات

### قصاص

| پاره | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۱۷۹، ۱۸۰ |
| ۶ | مائدہ | ۴۶ |

### شوہر دار عورت سے زنا اور لواطہ کی سزا

| پاره | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۴ | نساء | ۱۵، ۱۶ |

### زنا کی سزا

| پاره | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۱۸ | نور | ۲ |

### قتل خطا و عمد اور اس کی سزا

| پاره | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۵ | نساء | ۹۲، ۹۳ |
| ۶ | مائدہ | ۳۲ |
| ۸ | انعام | ۱۵۱ |
| ۱۸ | مومنون | ۱۲ تا ۱۴ |

### خدا اور رسول سے لڑنے والے اور مفسد کی سزا

| پاره | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۶ | مائدہ | ۳۴، ۳۵ |
| ۹ | انفال | ۱۳، ۱۴ |
| ۲۸ | حشر | ۲، ۳ |

### چور کی سزا

| پاره | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۶ | مائدہ | ۳۹، ۴۰ |

### ڈکیتی و رہزنی کی سزا

| پاره | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۶ | مائدہ | ۳۴ |

### تہمت زنا کی سزا

| پاره | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۱۸ | نور | ۴ |
| ۱۸ | نور | ۲۳، ۲۴ |

### قصہ افک

| پاره | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۱۸ | نور | ۱۱ تا ۲۰ |

## انتظام ملکی تمدن اور سیاست

### مومنین کفار و منافقین کو بہی خواہ اور سرپرست نہ بنائیں۔

| پاره | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۳ | آل عمران | ۲۸ |
| ۵ | نساء | ۸۹ |
| ۵ | نساء | ۱۴۴ |
| ۶ | مائدہ | ۵۲ |

### امور دین میں لڑنے والے کفار سے دوستی کی ممانعت

| پاره | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۲۸ | ممتحنہ | ۹ |

### مومن کا قتل جائز نہیں

| پاره | سورة | آیت |
|---|---|---|
| ۵ | نساء | ۹۲ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| | **جہاد سے قبل خوب تحقیق کرلو** | |
| ۵ | نساء | ۹۴ |
| | **جو اپنے کو مومن کہے اسے مومن سمجھو** | |
| ۵ | نساء | ۹۴ |
| | **مظلوم کو بدلہ لینا چاہیے** | |
| ۱۷ | حج | ۳۹، ۴۰ |
| | **ظلم کا بدلہ لینے میں کچھ مضائقہ نہیں** | |
| ۲۵ | شوریٰ | ۳۹، ۴۰ |
| | **صلح جُو سے صلح کرو، اور نہ لڑو** | |
| ۵ | نساء | ۹۰ |
| ۱۰ | انفال | ۶۱ |
| | **اقرار و عہد کی پابندی کرو** | |
| ۶ | مائدہ | ۲ |
| ۸ | انعام | ۱۵۲ |
| | **جن سے معاہدہ ہو ان سے نہ لڑو** | |
| ۵ | نساء | ۹۰ |
| ۱۰ | انفال | ۷۲ |
| ۱۰ | توبہ | ۴ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| | **جو کفار معاہدہ توڑ دیں ان سے لڑو** | |
| ۱۰ | توبہ | ۱۲ تا ۱۶ |
| | **مشرکین جبتک معاہدے کے پابند رہیں تم بھی رہو** | |
| ۱۰ | توبہ | ۷ |
| | **دغا باز و مکّار کے معاہدے کا اعتبار نہ کرو** | |
| ۱۰ | انفال | ۵۸ |
| ۱۰ | توبہ | ۸۱ |
| | **جو کفار اپنی قوم کی شرارت سے بیزار ہوں ان سے نہ لڑو** | |
| ۵ | نساء | ۹۰ |
| | **جو کفار کنارہ کش ہوں نہ صلح جُو اور نہ شرارت سے باز آئیں ان سے لڑو** | |
| ۵ | نساء | ۹۱ |
| ۹ | انفال | ۳۸، ۳۹ |
| | **جو تم سے لڑے تم بھی لڑو، مگر زیادتی نہ کرو** | |
| ۲ | بقرہ | ۱۹۱ |
| ۲ | بقرہ | ۱۹۵ |
| ۱۴ | نحل | ۱۲۶ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| | **جس نے تم کو شہر بدر کیا تم بھی کردو** | |
| ۲ | بقرہ | ۱۹۲ |
| | **فسادی کفار کو جہاں پاؤ قتل کرو** | |
| ۲ | بقرہ | ۱۹۲ |
| ۱۰ | توبہ | ۵ |
| | **خانہ کعبہ کے پاس بھی جنگ نہ کرو مگر جب کفار ابتدا کریں** | |
| ۲ | بقرہ | ۱۹۲ |
| | **فساد کے مٹنے اور دینِ خدا کے پھیلانے تک جہاد کئے جاؤ** | |
| ۲ | بقرہ | ۱۹۴ |
| ۹ | انفال | ۳۹ |
| ۱۰ | انفال | ۴۲ |
| | **فساد قتل سے زیادہ بڑا ہے** | |
| ۲ | بقرہ | ۲۱۷ |
| | **مشورہ کا حکم** | |
| ۴ | آل عمران | ۱۵۹ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۳۸ |
| | **کفار و منافقین کو دھمکی** | |
| ۱۰ | انفال | ۵۹ |
| ۱۰ | توبہ | ۲، ۳ |
| ۱۰ | توبہ | ۷۴ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۰ | توبہ | ۸۵ |
| ۲۲ | احزاب | ۶۰، ۶۱ |
| | **جو کفار تم سے دین میں نہ جھگڑیں انکے ساتھ نیکی و انصاف اور دوستی میں مضائقہ نہیں** | |
| ۲۸ | ممتحنہ | ۸ |
| | **اپنے لوگوں کے سوا کسی کو راز دار نہ بناؤ** | |
| ۴ | آل عمران | ۱۱۸ |
| | **کفار جب تک جزیہ نہ دیں لڑے جاؤ** | |
| ۱۰ | توبہ | ۲۹ |
| | **تم جبتک مُرتد نہ ہو جاؤ کفار جنگ سے باز نہ آئینگے** | |
| ۲ | بقرہ | ۲۱۷ |
| | **مرتد کا حکم** | |
| ۲ | بقرہ | ۲۱۷ |
| ۶ | مائدہ | ۵۵ |
| | **آپس میں نہ لڑو** | |
| ۱۰ | انفال | ۴۶ |
| | **جنگ کے طریقے** | |
| ۵ | نساء | ۷۱ |
| ۵ | نساء | ۱۰۲ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۹ | انفال | ۷ |
| ۹ | انفال | ۱۲ |
| ۹ | انفال | ۱۶ |
| ۱۰ | انفال | ۴۵ |
| ۱۰ | انفال | ۵۷ |
| ۱۰ | انفال | ۶۰ |
| ۱۰ | انفال | ۶۵ |
| ۱۰ | توبہ | ۵ |
| ۱۰ | توبہ | ۴۶ |

## موقع جنگ میں منافقین کی حالت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۵ | نساء | ۷۲، ۷۳ |
| ۵ | نساء | ۷۷، ۷۸ |
| ۱۰ | انفال | ۴۷ |
| ۱۰ | توبہ | ۸۶، ۸۷ |
| ۱۰ | توبہ | ۹۰ |
| ۱۰ | توبہ | ۹۳ |
| ۱۱ | توبہ | ۹۴ تا ۹۶ |

## جنگ سے بھاگنے اور جان چرانے کی مذمت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۹ | انفال | ۱۵، ۱۶ |
| ۱۰ | توبہ | ۳ |
| ۱۰ | توبہ | ۴۲ تا ۴۹ |

## کفار و مشرکین سے بیزاری

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۰ | توبہ | ۱، ۲ |

## جو کفر سے توبہ کرے وہ تمہارا بھائی ہے

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۰ | توبہ | ۱۱ |

## اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۱۹۶ |

## تقیہ کا حکم

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۳ | آل عمران | ۲۸ |
| ۱۴ | نحل | ۱۰۶ |

## غنیمت و فئی کا حکم

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۹ | انفال | ۱ |
| ۱۰ | انفال | ۴۱ |
| ۱۰ | انفال | ۶۹ |

## قیدی کا حکم

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۰ | انفال | ۶۷، ۶۸ |
| ۱۰ | انفال | ۷۰، ۷۱ |

## مشرک بھی پناہ مانگے تو دو

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۰ | توبہ | ۶ |

## کمزور مریض مفلس اور بے سواری پر جہاد نہیں

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۰ | توبہ | ۹۱، ۹۲ |

## والدین ہمسایہ احباب قرابتدار اور حاکم وغیرہ کے حقوق اور انکے ساتھ برتاؤ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۱۷۷ |
| ۲ | بقرہ | ۱۸۰ |
| ۵ | نساء | ۳۳ |
| ۵ | نساء | ۳۶ |
| ۱۴ | نحل | ۹۰ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۲۳ تا ۲۶ |
| ۱۶ | مریم | ۱۴ |
| ۱۸ | نور | ۲۲ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۸ |
| ۲۱ | روم | ۳۸ |
| ۲۱ | لقمان | ۱۴، ۱۵ |
| ۲۱ | احزاب | ۶ |
| ۲۶ | احقاف | ۱۵ |
| ۲۶ | محمد | ۲۲ |
| ۲۶ | حجرات | ۱۰ |

## تہذیب اخلاق

## اتقاء و پرہیزگاری

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۲۱ |
| ۱ | بقرہ | ۴۱ |
| ۲ | بقرہ | ۱۷۷ |
| ۲ | بقرہ | ۲۰۴ |
| ۴ | آل عمران | ۱۰۲ |
| ۴ | آل عمران | ۱۳۰ |
| ۴ | نساء | ۱ |
| ۶ | مائدہ | |
| ۶ | مائدہ | ۳۶ |
| ۷ | مائدہ | ۸۸ |
| ۱۱ | توبہ | ۱۱۹ |
| ۲۱ | احزاب | ۱ |
| ۲۲ | احزاب | ۷۰ |
| ۲۶ | حجرات | ۱۳ |
| ۲۷ | حدید | ۲۸ |
| ۲۸ | مجادلہ | ۹ |
| ۲۸ | حشر | ۱۸ |
| ۲۸ | تغابن | ۱۶ |
| ۲۸ | طلاق | ۴، ۵ |
| ۲۸ | طلاق | ۱۰ |

## بدکاری کے پاس بھی نہ پھٹکو

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۸ | انعام | ۱۵۱ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۳۲ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۳۷ |

## صبر کی ہدایت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۴۵ |
| ۱۴ | نحل | ۱۲۷ |
| ۱۵ | کہف | ۸ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۱۳۵ |
| ۲۰ | قصص | ۵۴ |
| ۲۱ | لقمان | ۱۷ |
| ۲۳ | ص | ۱۷ |
| ۲۳ | زمر | ۱۰ |
| ۲۴ | مومن | ۵۵ |
| ۲۴ | مومن | ۷۷ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۳۵ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۴۳ |
| ۲۶ | احقاف | ۳۵ |
| ۲۶ | ق | ۳۹ |
| ۲۷ | طور | ۴۸ |
| ۲۹ | قلم | ۴۸ |
| ۲۹ | معارج | ۵ |
| ۲۹ | مزمل | ۱۰ |
| ۲۹ | دھر | ۲۴ |
| ۳۰ | بلد | ۷ |

## درگذر کیا کرو

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۴ | آل عمران | ۱۵۹ |
| ۹ | اعراف | ۱۹۹ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۳۷ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۴۰ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۴۳ |
| ۲۵ | زخرف | ۸۹ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۸ | تغابن | ۱۴ |
| **جوابِ جاہلاں باشد خموشی** | | |
| ۹ | اعراف | ۱۹۹ |
| ۱۹ | فرقان | ۶۳ |
| ۲۰ | قصص | ۵۵ |
| **سرگوشی کی مذمت** | | |
| ۵ | نساء | ۱۱۴ |
| ۲۸ | مجادلہ | ۹، ۱۰ |
| **نرمئ قلب** | | |
| ۴ | آل عمران | ۱۵۹ |
| **خود را فضیحت و دیگراں را نصیحت** | | |
| ۱ | بقرہ | ۴۴ |
| ۲۸ | صف | ۱ |
| **برائی کا جواب اچھی نیکی سے دو** | | |
| ۲۰ | قصص | ۵۴ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۳۴ |
| **خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو** | | |
| ۲۴ | زمر | ۵۳ |
| **آداب مناظرہ** | | |
| ۱۴ | نحل | ۱۲۵ |
| ۲۱ | عنکبوت | ۴۶ |
| **ہر کام کے ارادے کے وقت انشاء اللہ تعالیٰ کہہ لیا کرو** | | |
| ۱۵ | کہف | ۲۳، ۲۴ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| **لغو باتوں سے بچے رہو** | | |
| ۱۷ | حج | ۳۰ |
| ۱۸ | مومنون | ۳ |
| **اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو** | | |
| ۱۸ | مومنون | ۵ |
| **ملاقات کی تہذیب** | | |
| ۱۸ | نور | ۲۷ تا ۲۹ |
| ۱۸ | نور | ۵۸ |
| ۱۸ | نور | ۶۱ |
| **آدابِ مجلس** | | |
| ۲۲ | احزاب | ۵۳ |
| ۲۶ | حجرات | ۲ |
| ۲۸ | مجادلہ | ۱۱ |
| **جب کہو تو درست بات کہو** | | |
| ۲۲ | احزاب | ۷۰ |
| **تکبر نہ کرو** | | |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۳۷، ۳۸ |
| ۲۱ | لقمان | ۱۸ |
| **انکسار و فروتنی** | | |
| ۱۹ | فرقان | ۶۳ |
| ۱۹ | شعراء | ۲۱۵ |
| ۲۱ | لقمان | ۱۹ |
| ۲۶ | حجرات | ۳ |
| **خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو** | | |
| ۲۳ | ص | ۲۶ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۱۵ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| **قیدِ کماں خود را بیفزائے قدر** | | |
| ۷ | انعام | ۵۳ |
| ۱۵ | کہف | ۲۸ |
| **اتفاق کی خوبی** | | |
| ۲ | بقرہ | ۲۰۸ |
| ۴ | آل عمران | ۱۰۳ |
| **خودداری بھی بری بات نہیں** | | |
| ۷ | مائدہ | ۱۰۵ |
| **گالی نہ بکو** | | |
| ۷ | انعام | ۱۰۸ |
| **مفلسی کے خوف سے اولاد کو نہ مار ڈالو** | | |
| ۸ | انعام | ۱۵۱ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۳۱ |
| **بیوقوفوں اور بچوں کے ہاتھ میں مال نہ دو** | | |
| ۴ | نساء | ۵ |
| **بری صحبت میں نہ بیٹھو** | | |
| ۵ | نساء | ۱۴۰ |
| ۷ | انعام | ۶۸ |
| **ہر بات کی خواہ مخواہ لم نہ پوچھو** | | |
| ۷ | مائدہ | ۱۰ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| **فساد نہ کرتے پھرو** | | |
| ۸ | اعراف | ۵۶ |
| **باہم تمسخر اور طعنہ زنی اور برا نام دھرنے سے باز رہو** | | |
| ۲۶ | حجرات | ۱۱ |
| ۳۰ | ہمزہ | ۱ |
| **بدگمانی ٹوہ لینے اور غیبت کی مذمت** | | |
| ۲۶ | حجرات | ۱۲ |
| **وہی کہو جو کر سکو** | | |
| ۲۸ | صف | ۲، ۳ |
| **تنگی میں بھی برادر مومن کو اپنے اوپر ترجیح دو۔** | | |
| ۲۸ | حشر | ۹ |
| **یتیم پر شفقت کرو** | | |
| ۳۰ | فجر | ۱۷ |
| ۳۰ | بلد | ۱۵ |
| ۳۰ | ضحیٰ | ۹ |
| **محتاجوں کو کھانا کھلاؤ** | | |
| ۳۰ | فجر | ۱۸ |
| ۳۰ | بلد | ۱۴ تا ۱۶ |
| **سائل کو نہ جھڑکو** | | |
| ۳۰ | ضحیٰ | ۱۰ |

## تفکر کی خوبی

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۴ | آل عمران | ۱۹۱ |
| ۲۱ | روم | ۵۰ |

## تولا تبرا

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۳ | آل عمران | ۳۸ |

## سلام کا طریقہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۵ | نساء | ۸۶ |
| ۷ | انعام | ۵۵ |
| ۱۸ | نور | ۶۱ |

## قصاص سے درگزر کرنے کی فضیلت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۱۷۹ |

## خودکشی کی ممانعت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۵ | نساء | ۲۹ |

## لغو شعر گوئی کی ممانعت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۹ | شعراء | ۲۲۴ تا ۲۲۶ |
| ۲۳ | یٰس | ۶۹ |

## علم اور اسکی فضیلت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۳ | بقرہ | ۲۶۹ |
| ۳ | آل عمران | ۷ |
| ۳ | آل عمران | ۱۸ |
| ۲۲ | فاطر | ۲۹ |
| ۲۳ | زمر | ۹ |
| ۲۸ | مجادلہ | ۱۱ |

## علم دین کے چھپانے کی ممانعت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۷۹ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۱۵۸ |

## توکل

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۴ | آل عمران | ۱۲۲ |
| ۴ | آل عمران | ۱۵۹ |
| ۴ | آل عمران | ۱۷۲ |
| ۵ | نساء | ۸۱ |
| ۶ | مائدہ | ۱۲ |
| ۶ | مائدہ | ۲۳ |
| ۱۰ | انفال | ۶۱ |
| ۱۰ | توبہ | ۵۱ |
| ۱۱ | توبہ | ۱۲۹ |
| ۱۱ | یونس | ۸۵ |
| ۱۲ | ہود | ۱۲۳ |
| ۱۹ | فرقان | ۵۸ |
| ۱۹ | شعراء | ۲۱۷ |
| ۲۰ | نمل | ۷۹ |
| ۲۱ | احزاب | ۳ |
| ۲۴ | زمر | ۳۸ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۳۶ |
| ۲۸ | مجادلہ | ۱۰ |
| ۲۸ | طلاق | ۳ |
| ۲۹ | مزمل | ۸ |

## شکر

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۱۵۲ |
| ۲ | بقرہ | ۱۷۲ |
| ۴ | آل عمران | ۱۴۴ |
| ۶ | مائدہ | ۷ |
| ۱۳ | ابراہیم | ۷ |
| ۱۳ | ابراہیم | ۳۷ |
| ۱۴ | نحل | ۱۱۴ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۱۷ |
| ۲۱ | لقمان | ۱۲ |
| ۲۱ | لقمان | ۱۴ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۲ | سباء | ۱۳ |
| ۲۲ | فاطر | ۳ |
| ۲۴ | زمر | ۶۶ |
| ۳۰ | ضحیٰ | ۱۱ |

## جھوٹ کی برائی

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۳ | آل عمران | ۶۱ |
| ۱۴ | نحل | ۱۱۶ |
| ۱۷ | حج | ۳۰ |
| ۱۹ | شعراء | ۲۲۲ |
| ۲۹ | قلم | ۸ |

## سچ کا بول

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۸۰ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۲۴ |

## مصیبت اپنے ہاتھوں سے آتی ہے۔

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۵ | نساء | ۷۹ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۳۰ |

## نافرمانی کی بدولت خاندان سے خارج

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۲ | ہود | ۴۶ |

## جن کے گھر کی چیز بے اجازت بھی کھا سکتے ہیں

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۸ | نور | ۶۱ |

## بھوت چڑیل کوئی چیز نہیں، جنات ہیں

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۵ | نساء | ۱۱۷ |
| ۲۲ | سباء | ۴۱ |

## باب السیر و تواریخ

## ابتدائے عالم

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۳۰ |
| ۱۱ | یونس | ۴ |
| ۱۲ | ہود | ۷ |
| ۱۴ | حجر | ۲۶، ۲۷ |
| ۱۸ | نور | ۴۵ |
| ۲۱ | سجدہ | ۴ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۹ تا ۱۲ |
| ۲۶ | ق | ۳۸ |
| ۳۰ | نازعٰت | ۲۷ تا ۳۱ |

## انسان کی اصل فطرت پیدائش اور عادت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۴ | نساء | ۲ |
| ۵ | نساء | ۲۸ |
| ۵ | نساء | ۱۲۸ |
| ۹ | اعراف | ۱۷۲ |
| ۹ | اعراف | ۱۸۹ |
| ۱۱ | یونس | ۱۲ |
| ۱۱ | یونس | ۱۹ |
| ۱۱ | یونس | ۲۱ |
| ۱۲ | ہود | ۹، ۱۰ |
| ۱۳ | ابراہیم | ۳۴ |
| ۱۴ | حجر | ۲۶ |
| ۱۴ | نحل | ۴ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۴ | نحل | ۷۸ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۱۱ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۱۳ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۶۷ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۸۳ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۹۹ |
| ۱۵ | کہف | ۵۴ |
| ۱۷ | انبیاء | ۱ تا ۳ |
| ۱۷ | انبیاء | ۳۷ |
| ۱۷ | انبیاء | ۴۵ |
| ۱۷ | حج | ۶۶ |
| ۱۸ | مومنون | ۱۲ تا ۱۴ |
| ۱۹ | فرقان | ۲۹ |
| ۲۱ | روم | ۳۲،۳۳ |
| ۲۱ | روم | ۳۶ |
| ۲۱ | روم | ۵۱ |
| ۲۱ | روم | ۵۴ |
| ۲۱ | لقمان | ۳۲ |
| ۲۱ | سجدہ | ۷ تا ۹ |
| ۲۲ | احزاب | ۷۲ |
| ۲۲ | فاطر | ۱۲ |
| ۲۳ | یٰس | ۷۷ |
| ۲۳ | صٰفٰت | ۱۱ |
| ۲۳ | زمر | ۶ |
| ۲۴ | زمر | ۸ |
| ۲۴ | زمر | ۴۹ |
| ۲۴ | مومنون | ۶۷ |
| ۲۵ | حٰم سجدہ | ۴۹ تا ۵۱ |
| ۲۵ | شوریٰ | ۴۸ |
| ۲۵ | زخرف | ۱۵ |
| ۲۷ | نجم | ۲۴ |
| ۲۷ | نجم | ۳۲ |
| ۲۷ | نجم | ۳۹ |
| ۲۹ | معارج | ۱۹ تا ۲۱ |
| ۲۹ | قیامۃ | ۵ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۹ | قیامۃ | ۱۴،۱۵ |
| ۲۹ | قیامۃ | ۲۰،۲۱ |
| ۲۹ | قیامۃ | ۳۶ تا ۳۹ |
| ۲۹ | دھر | ۱،۲ |
| ۲۹ | مرسلات | ۲۰ تا ۲۳ |
| ۳۰ | عبس | ۱۷ تا ۲۰ |
| ۳۰ | انفطار | ۶ تا ۸ |
| ۳۰ | انشقاق | ۶ |
| ۳۰ | طارق | ۵ تا ۷ |
| ۳۰ | فجر | ۱۵،۱۶ |
| ۳۰ | بلد | ۴،۵ |
| ۳۰ | شمس | ۷ |
| ۳۰ | لیل | ۳ |
| ۳۰ | تین | ۴ |
| ۳۰ | علق | ۱،۲ |
| ۳۰ | علق | ۶،۷ |
| ۳۰ | عادیات | ۶ تا ۸ |
| ۳۰ | عصر | ۲ |

## حضرت آدمؑ و حواؑ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۳۰ تا ۳۹ |
| ۳ | آل عمران | ۳۳ |
| ۸ | اعراف | ۱۱ تا ۲۵ |
| ۹ | اعراف | ۱۸۹،۱۹۰ |
| ۱۴ | حجر | ۲۸ تا ۳۰ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۶۱،۶۲ |
| ۱۵ | کہف | ۵۰ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۱۲۰،۱۲۱ |
| ۲۳ | ص | ۷۱ تا ۷۳ |
| ۲۶ | حجرات | ۱۳ |

## ابلیس (شیطان)

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۳۴ تا ۳۶ |
| ۱ | بقرہ | ۱۰۲ |
| ۲ | بقرہ | ۱۶۸،۱۶۹ |
| ۳ | بقرہ | ۲۶۸ |
| ۵ | نساء | ۱۱۹،۱۲۰ |
| ۸ | اعراف | ۱۱ تا ۱۸ |
| ۸ | اعراف | ۲۰ تا ۲۲ |
| ۸ | اعراف | ۲۷ |
| ۱۰ | انفال | ۴۸ |
| ۱۲ | یوسف | ۵ |
| ۱۲ | یوسف | ۴۲ |
| ۱۴ | حجر | ۳۱ تا ۴۳ |
| ۱۴ | نحل | ۶۳ |
| ۱۴ | نحل | ۹۹،۱۰۰ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۵۳ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۶۱ تا ۶۵ |
| ۱۵ | کہف | ۵۰،۵۱ |
| ۱۷ | حج | ۳،۴ |
| ۱۷ | حج | ۵۱ |
| ۱۸ | نور | ۲۱ |
| ۱۹ | فرقان | ۲۹ |
| ۱۹ | شعراء | ۲۱۰ تا ۲۱۲ |
| ۱۹ | شعراء | ۲۲۱ تا ۲۲۳ |
| ۲۲ | سباء | ۲۱ تا ۲۴ |
| ۲۲ | فاطر | ۶ |
| ۲۳ | یٰس | ۶۰ تا ۶۲ |
| ۲۳ | صٰفٰت | ۷ تا ۱۰ |
| ۲۳ | ص | ۷۴ تا ۸۵ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۲۵ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۳۶ |
| ۲۵ | زخرف | ۳۶ تا ۳۹ |
| ۲۶ | محمد | ۲۵ |
| ۲۸ | مجادلہ | ۱۹ |
| ۲۸ | حشر | ۱۶،۱۷ |
| ۳۰ | ناس | ۴ تا ۶ |

## ہابیل و قابیل

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۶ | مائدہ | ۲۸ تا ۳۲ |

## حضرت ادریسؑ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۶ | مریم | ۵۶،۵۷ |
| ۱۷ | انبیاء | ۸۵ |

## حضرت نوحؑ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۳ | آل عمران | ۳۳ |
|  | انعام | ۸۵ |
| ۸ | اعراف | ۵۹ تا ۶۴ |
| ۱۱ | یونس | ۷۱ تا ۷۳ |
| ۱۲ | ہود | ۲۵ تا ۴۹ |
| ۱۳ | ابراہیم | ۹ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۳ |
| ۱۷ | انبیاء | ۷۶،۷۷ |
| ۱۸ | مومنون | ۲۳ تا ۳۰ |
| ۱۹ | فرقان | ۳۷ |
| ۱۹ | شعراء | ۱۰۸ تا ۱۲۲ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۱۴،۱۵ |
| ۲۳ | صافات | ۷۵ تا ۸۲ |
| ۲۷ | ذاریات | ۴۶ |
| ۲۷ | نجم | ۵۲ |
| ۲۷ | قمر | ۹ تا ۱۶ |
| ۲۷ | حدید | ۲۶ |
| ۲۸ | تحریم | ۱۰ |
| ۲۹ | حاقہ | ۱۱ |
| ۲۹ | نوح | ۱ تا ۲۸ |

## حضرت ہودؑ اور قوم عاد

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۸ | اعراف | ۶۵ تا ۷۲ |
| ۱۲ | ہود | ۵۰ تا ۶۰ |
| ۱۳ | ابراہیم | ۹ |
| ۱۹ | فرقان | ۳۸ |
| ۱۹ | شعراء | ۱۲۳ تا ۱۴۰ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۳۸ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۱۳ تا ۱۶ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۶ | احقاف | ۲۱ تا ۲۶ |
| ۲۷ | ذاریات | ۴۱ تا ۴۳ |
| ۲۷ | نجم | ۵۰ |
| ۲۷ | قمر | ۱۸ تا ۲۱ |
| ۲۹ | حاقہ | ۴ تا ۸ |

### شدّاد کا قصہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۳۰ | فجر | ۶ تا ۱۳ |

### حضرت صالحؑ اور قوم ثمود (اصحاب حجر)

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۸ | اعراف | ۷۳ تا ۷۹ |
| ۱۲ | ہود | ۶۱ تا ۶۸ |
| ۱۳ | ابراہیم | ۹ |
| ۱۴ | حجر | ۸۰ تا ۸۴ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۵۹ |
| ۱۹ | شعرا | ۱۴۱ تا ۱۵۹ |
| ۱۹ | نمل | ۴۵ تا ۵۲ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۳۰ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۱۳ تا ۱۵ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۱۷، ۱۸ |
| ۲۷ | ذاریات | ۴۳ تا ۴۵ |
| ۲۷ | نجم | ۵۱ |
| ۲۷ | قمر | ۳۰، ۳۱ |
| ۲۹ | حاقہ | ۴، ۵ |
| ۳۰ | بروج | ۱۸ تا ۲۰ |
| ۳۰ | فجر | ۹ |
| ۳۰ | شمس | ۱۱ تا ۱۵ |

### حضرت ابراہیمؑ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۱۲۴ تا ۱۳۲ |
| ۱ | بقرہ | ۱۳۵ |
| ۳ | بقرہ | ۲۵۸ |
| ۳ | بقرہ | ۲۶۰ |
| ۳ | آل عمران | ۶۵ تا ۶۸ |
| ۴ | آل عمران | ۹۵ تا ۹۷ |
| ۵ | نساء | ۱۲۵ |
| ۷ | انعام | ۷۵ تا ۸۲ |
| ۷ | انعام | ۸۴، ۸۵ |
| ۱۱ | توبہ | ۱۱۴ |
| ۱۲ | ہود | ۶۹ تا ۷۶ |
| ۱۲ | یوسف | ۶ |
| ۱۳ | ابراہیم | ۳۵ تا ۴۱ |
| ۱۴ | حجر | ۵۱ تا ۵۸ |
| ۱۴ | نحل | ۱۲۰ تا ۱۲۳ |
| ۱۶ | مریم | ۴۱ تا ۵۰ |
| ۱۷ | انبیاء | ۵۱ تا ۷۳ |
| ۱۷ | حج | ۲۶، ۲۷ |
| ۱۹ | شعراء | ۶۹ تا ۱۰۲ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۱۶ تا ۲۷ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۳۱ |
| ۲۳ | صافات | ۸۳ تا ۱۱۱ |
| ۲۳ | ص | ۴۵ تا ۴۷ |
| ۲۵ | زخرف | ۲۶ تا ۲۸ |
| ۲۶/۲۷ | ذاریات | ۲۴ تا ۳۲ |
| ۲۷ | نجم | ۳۷ |
| ۲۷ | حدید | ۲۶ |
| ۲۸ | ممتحنہ | ۳ تا ۶ |
| ۳۰ | اعلیٰ | ۱۹ |

### حضرت لوطؑ اور انکی قوم

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۷ | انعام | ۸۶ |
| ۸ | اعراف | ۸۰ تا ۸۴ |
| ۱۲ | ہود | ۷۷ تا ۸۳ |
| ۱۴ | حجر | ۵۸ تا ۷۷ |
| ۱۷ | انبیاء | ۷۰ |
| ۱۷ | انبیاء | ۷۴، ۷۵ |
| ۱۹ | فرقان | ۴۰ |
| ۱۹ | شعراء | ۱۶۰ تا ۱۷۵ |
| ۱۹ | نمل | ۵۴، ۵۵ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۲۶ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۲۸ تا ۳۰ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۳۳ تا ۳۵ |
| ۲۳ | صافات | ۱۳۳ تا ۱۳۸ |
| ۲۷ | ذاریات | ۳۲ تا ۳۷ |
| ۲۷ | نجم | ۵۳ |
| ۲۷ | قمر | ۳۳ تا ۳۶ |
| ۲۸ | تحریم | ۱۰ |

### حضرت اسمٰعیلؑ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۱۲۵ تا ۱۲۹ |
| ۱ | بقرہ | ۱۳۳ |
| ۷ | انعام | ۸۶ |
| ۱۶ | مریم | ۵۴، ۵۵ |
| ۱۷ | انبیاء | ۸۵ |
| ۲۳ | صافات | ۱۰۱ تا ۱۰۷ |
| ۲۳ | انبیا | ۴۸ |

### حضرت اسحٰقؑ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۱۳۳ |
| ۷ | انعام | ۸۵ |
| ۱۲ | یوسف | ۶ |
| ۱۴ | حجر | ۵۲ |
| ۱۷ | انبیاء | ۷۲، ۷۳ |
| ۲۳ | صافات | ۱۱۲، ۱۱۳ |
| ۲۳ | ص | ۴۵ تا ۴۷ |
| ۲۶ | ذاریات | ۲۸ تا ۳۰ |

### حضرت یعقوبؑ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۱۳۳ |
| ۴ | آل عمران | ۹۳ |
| ۷ | انعام | ۸۵ |
| ۱۲، ۱۳ | یوسف | ۴ تا ۱۰۱ |
| ۱۷ | انبیاء | ۷۲، ۷۳ |
| ۲۳ | ص | ۴۵، ۴۶ |

### حضرت یوسفؑ اور ان کے بھائی

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۲، ۱۳ | یوسف | ۴ تا ۱۰۱ |
| ۲۴ | مومن | ۳۴ |

### حضرت ایوبؑ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۷ | انعام | ۸۵ |
| ۱۷ | انبیاء | ۸۳، ۸۴ |
| ۲۳ | ص | ۴۱ تا ۴۴ |

### حضرت شعیبؑ اور اہل مدین (اصحاب الایکہ)

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۸ | اعراف | ۸۵ تا ۹۳ |
| ۱۲ | ہود | ۸۴ تا ۹۵ |
| ۱۴ | حجر | ۷۸، ۷۹ |
| ۱۹ | شعراء | ۱۷۶ تا ۱۹۰ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۳۶، ۳۷ |

### حضرت موسیٰؑ ہارونؑ بنی اسرائیل اور فرعون و ہامان

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۴۰ |
| ۱ | بقرہ | ۴۷ تا ۶۱ |
| ۱ | بقرہ | ۶۳ تا ۶۶ |
| ۱ | بقرہ | ۷۲ تا ۸۰ |
| ۱ | بقرہ | ۸۳ تا ۹۸ |
| ۱ | بقرہ | ۱۰۰، ۱۰۱ |
| ۱ | بقرہ | ۱۰۸ تا ۱۰۹ |
| ۱ | بقرہ | ۱۱۱ |
| ۱ | بقرہ | ۱۱۳ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۱۲۰، ۱۲۱ |
| ۱ | بقرہ | ۱۲۲، ۱۲۳ |
| ۱ | بقرہ | ۱۳۴ تا ۱۴۱ |
| ۲ | بقرہ | ۱۴ |
| ۲ | بقرہ | ۱۵۸ تا ۱۶۰ |
| ۲ | بقرہ | ۱۷۴ تا ۱۷۶ |
| ۲ | بقرہ | ۲۱۱ |
| ۳ | آل عمران | ۱۹ تا ۲۵ |
| ۳ | آل عمران | ۵۴ |
| ۳ | آل عمران | ۶۹ تا ۸۰ |
| ۳ | آل عمران | ۸۳ |
| ۳ | آل عمران | ۹۹ تا ۱۰۱ |
| ۳ | آل عمران | ۱۱۰ تا ۱۱۵ |
| ۴ | آل عمران | ۱۸۱ تا ۱۸۴ |
| ۴ | آل عمران | ۱۸۸ |
| ۵ | نساء | ۴۴ تا ۴۷ |
| ۵ | نساء | ۴۹ تا ۵۵ |
| ۵ | نساء | ۱۲۳ |
| ۵ | نساء | ۱۳۱ |
| ۶ | نساء | ۱۵۳ تا ۱۵۵ |
| ۶ | نساء | ۱۶۰ تا ۱۶۲ |
| ۶ | نساء | ۱۶۴ |
| ۶ | مائدہ | ۱۳ تا ۱۷ |
| ۶ | مائدہ | ۱۹ تا ۲۷ |
| ۶ | مائدہ | ۳۳ |
| ۶ | مائدہ | ۶۰ تا ۶۷ |
| ۶ | مائدہ | ۶۹ |
| ۶ | مائدہ | ۷۱ |
| ۶،۷ | مائدہ | ۷۷ تا ۸۴ |
| ۷ | انعام | ۲۱ |
| ۷ | انعام | ۸۵ تا ۸۸ |
| ۷ | انعام | ۹۱ |
| ۷ | انعام | ۱۴۶ |
| ۸ | انعام | ۱۵۴ |
| ۸ | انعام | ۱۵۹ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۹ | اعراف | ۱۰۳ تا ۱۵۶ |
| ۹ | اعراف | ۱۵۹ تا ۱۷۱ |
| ۱۰ | انفال | ۵۲ |
| ۱۰ | انفال | ۵۴ |
| ۱۱ | یونس | ۷۵ تا ۹۳ |
| ۱۲ | ھود | ۱۷ |
| ۱۲ | ھود | ۹۶ تا ۱۰۰ |
| ۱۲ | ھود | ۱۱۰ |
| ۱۳ | رعد | ۳۶ |
| ۱۳ | ابراھیم | ۵ تا ۸ |
| ۱۴ | نحل | ۱۱۸ |
| ۱۴ | نحل | ۱۲۴ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۲ تا ۸ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۱۰۱ تا ۱۰۴ |
| ۱۶ | مریم | ۵۱ تا ۵۳ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۹ تا ۱۰۳ |
| ۱۷ | انبیاء | ۴۸، ۴۹ |
| ۱۸ | مومنون | ۴۵ تا ۴۹ |
| ۱۹ | فرقان | ۳۵، ۳۶ |
| ۱۹ | شعراء | ۱۰ تا ۶۸ |
| ۱۹ | نمل | ۷ تا ۱۴ |
| ۲۰ | قصص | ۳ تا ۴۶ |
| ۲۰ | قصص | ۵۲ تا ۵۵ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۳۹، ۴۰ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۴۷ |
| ۲۱ | سجدہ | ۲۳، ۲۴ |
| ۲۱ | احزاب | ۲۶ |
| ۲۲ | احزاب | ۶۹ |
| ۲۳ | صٰفّٰت | ۱۱۴ تا ۱۲۲ |
| ۲۴ | مومن | ۲۳ تا ۲۶ |
| ۲۴ | مومن | ۵۳، ۵۴ |
| ۲۵ | حٰم سجدہ | ۴۵ |
| ۲۵ | زخرف | ۴۶ تا ۵۶ |
| ۲۵ | دخان | ۱۷ تا ۳۳ |
| ۲۵ | جاثیہ | ۱۶، ۱۷ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۶ | احقاف | ۱۲ |
| ۲۷ | ذاریات | ۳۸ تا ۴۰ |
| ۲۷ | قمر | ۴۱ تا ۴۲ |
| ۲۷ | حدید | ۲۶ |
| ۲۸ | صف | ۵ |
| ۲۸ | جمعہ | ۵ تا ۸ |
| ۲۹ | حاقہ | ۹، ۱۰ |
| ۲۹ | مزمل | ۱۵، ۱۶ |
| ۳۰ | نازعٰت | ۱۵ تا ۲۶ |
| ۳۰ | بروج | ۱۷، ۱۸ |
| ۳۰ | اعلیٰ | ۱۸، ۱۹ |
| ۳۰ | فجر | ۱۲ تا ۱۴ |

## بنی اسرائیل کی گائے کا قصہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۶۷ تا ۷۱ |

## حزقیل مومن آلِ فرعون کا قصہ اور تقیہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۰ | قصص | ۷ |
| ۲۴ | قصص | ۲۸ تا ۳۵ |
| ۲۴ | مومن | ۳۸ تا ۴۵ |

## فرعون وہامان

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۰ | قصص | ۶ |
| ۲۰ | قصص | ۳۸ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۳۹، ۴۰ |

## قارون

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۰ | قصص | ۷۶ تا ۸۲ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۳۹، ۴۰ |
| ۲۴ | مومن | ۲۴ |

## حضرت موسیٰؑ وخضرؑ کی ملاقات

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۵،۱۶ | کہف | ۶۰ تا ۸۲ |

## عوج بن عوق کا قصہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۶ | مائدہ | ۱۳ |

## بلعم باعور کا قصہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۹ | اعراف | ۱۷۵، ۱۷۶ |

## حضرت یوشع بن نونؑ، مومن آل یٰسین

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۶ | مائدہ | ۲۴ |
| ۱۵ | کہف | ۶۰ تا ۶۵ |
| ۲۷ | واقعہ | ۱۰ |

## حضرت کالب کا ذکر

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۶ | مائدہ | ۲۴ |

## آسیہ زنِ فرعون

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۰ | قصص | ۶ |
| ۲۰ | تحریم | ۱۱ |

## حضرت الیاسؑ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۷ | انعام | ۸۶ تا ۸۸ |
| ۲۳ | صافات | ۱۲۳ تا ۱۲۹ |

## حضرت الیسعؑ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۷ | انعام | ۸۷، ۸۸ |
| ۲۳ | ص | ۴۸ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|

## حضرت ذوالکفلؑ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۷ | انبیاء | ۸۵ |
| ۲۳ | ص | ۴۸ |

## حضرت شمویل اور طالوت وجالوت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرۃ | ۲۴۶ تا ۲۵۱ |

## حضرت عزیرؑ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۳ | بقرۃ | ۲۵۹ |
| ۱۰ | توبہ | ۳۰ |

## حضرت داؤدؑ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرۃ | ۲۵۱ |
| ۶ | نساء | ۱۶۳ |
| ۶ | مائدۃ | ۷۸ |
| ۷ | انعام | ۸۵ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۵۵ |
| ۱۷ | انبیاء | ۷۸ تا ۸۲ |
| ۱۹ | نمل | ۱۵، ۱۶ |
| ۲۲ | سباء | ۱۰، ۱۱ |
| ۲۳ | ص | ۱۷ تا ۲۶ |
| ۲۳ | ص | ۳۰ |

## ہاروت وماروت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرۃ | ۱۰۲ |

## حضرت سلیمانؑ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرۃ | ۱۰۲ |
| ۶ | نساء | ۱۶۳ |
| ۷ | انعام | ۸۵ |
| ۱۷ | انبیاء | ۷۸ تا ۸۲ |
| | نمل | ۱۵ تا ۴۴ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۲ | سباء | ۱۲ تا ۱۵ |
| ۲۳ | ص | ۳۰ تا ۴۰ |

## بلقیس اور اصحاب سبا

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۹ | نمل | ۲۰ تا ۴۴ |
| ۲۲ | سباء | ۱۶ تا ۲۲ |

## حضرت لقمانؑ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۱ | لقمان | ۱۲ تا ۱۹ |

## حضرت یونسؑ (ذوالنون)

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۶ | نساء | ۱۶۳ |
| ۷ | انعام | ۸۷ |
| ۱۱ | یونس | ۹۸ |
| ۱۷ | انبیاء | ۸۷، ۸۸ |
| ۲۲ | یٰس | ۱۳ تا ۲۱ |
| ۲۳ | صافات | ۱۳۹ تا ۱۴۸ |
| ۲۹ | قلم | ۴۸ تا ۵۰ |

## حضرت زکریاؑ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۳ | آل عمران | ۳۷ تا ۴۱ |
| ۷ | انعام | ۸۶ |
| ۱۶ | مریم | ۱ تا ۱۵ |
| ۱۷ | انبیاء | ۹۰ |

## حضرت یحییٰؑ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۳ | آل عمران | ۳۸ تا ۴۱ |
| ۷ | انعام | ۸۶ |
| ۱۶ | مریم | ۵ تا ۱۵ |
| ۱۷ | انبیاء | ۹۰ |
| ۲۲ | یٰس | ۱۳ تا ۲۱ |

## حضرت مریمؑ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۳ | آل عمران | ۳۵ تا ۳۷ |
| ۳ | آل عمران | ۴۲ تا ۴۷ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۶ | نساء | ۱۵۶ |
| ۶ | نساء | ۱۷۱ |
| ۶ | مائدۃ | ۱۸ |
| ۶ | مائدۃ | ۷۵ |
| ۱۶ | مریم | ۱۶ تا ۲۹ |
| ۱۷ | انبیاء | ۹۱ |
| ۱۸ | مومنون | ۵۰ |
| ۲۸ | تحریم | ۱۲ |

## حضرت عیسیٰؑ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرۃ | ۸۷ |
| ۱ | بقرۃ | ۱۳۷ |
| ۳ | بقرۃ | ۲۵۳ |
| ۳ | آل عمران | ۴۵ تا ۶۲ |
| ۶ | نساء | ۱۵۷ تا ۱۵۹ |
| ۶ | نساء | ۱۶۳ |
| ۶ | نساء | ۱۷۱، ۱۷۲ |
| ۶ | مائدۃ | ۱۸ |
| ۶ | مائدۃ | ۴۷ |
| ۶ | مائدۃ | ۷۳ تا ۷۸ |
| ۷ | مائدۃ | ۱۱۰ تا ۱۱۸ |
| ۷ | انعام | ۸۶ |
| ۱۶ | مریم | ۱۹ تا ۳۴ |
| ۱۷ | انبیاء | ۹۱ |
| ۱۸ | مومنون | ۵۰ |
| ۲۵ | زخرف | ۵۷ تا ۶۴ |
| ۲۷ | حدید | ۲۷ |
| ۲۸ | صف | ۶ |
| ۲۸ | صف | ۱۴ |

## حواریین عیسیٰؑ اور قصہ نزول مائدہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۳ | آل عمران | ۵۰ تا ۵۲ |
| ۶ | مائدۃ | ۱۳ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۶ | مائدۃ | ۱۱۱ تا ۱۱۵ |
| ۲۸ | صف | ۱۴ |

## حضرت شمعونؑ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۲ | یٰس | ۱۴ تا ۲۱ |

## حبیب نجار اور اہل انطاکیہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۲،۲۳ | یٰس | ۱۳ تا ۲۹ |

## حضرت حزقیلؑ اور نوروز کا واقعہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرۃ | ۲۴۳ |

## ذوالقرنین

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۶ | کہف | ۸۳ تا ۹۸ |

## یاجوج وماجوج

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۶ | کہف | ۹۴ تا ۹۷ |
| ۱۷ | انبیاء | ۹۶ |

## اصحاب رس

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۹ | فرقان | ۳۸ |
| ۲۶ | ق | ۱۲ |

## اصحاب کہف ورقیم

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۵ | کہف | ۹ تا ۲۲ |
| ۱۵ | کہف | ۲۵، ۲۶ |

## اصحاب اخدود

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۳۰ | بروج | ۴ تا ۹ |

## باغ والوں کے دو قصے

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۵ | کہف | ۳۲ تا ۴۴ |
| ۲۹ | قلم | ۱۷ تا ۲۲ |

**قوم تبع**

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۵ | دخان | ۳۷ |
| ۲۶ | ق | ۱۴ |

**ابرہہ بادشاہ یمن اور اصحاب فیل**

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۳۰ | فیل | پوراسورۃ |

**حضرت محمد مصطفیٰ سید المرسلین**

**آپکو خلعت نبوۃ عطا ہوا**

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۹ | مدثر | ۲ تا ۷ |
| ۳۰ | علق | ۱ تا ۵ |

**آپکا حلیہ اور آپکی شہرت**

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۷۹ |

**آپ حضرت ابراہیمؑ کی دعا ہیں**

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۱۲۹ |

**آپ حضرت موسیٰؑ کی مثیل ہیں۔**

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۹ | مزمل | ۱۵ |

**آپ حضرت عیسیٰؑ کی بشارت ہیں**

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۸ | صف | ۶ |

**آپ کا ذکر توریت وانجیل میں ہے**

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۹ | اعراف | ۱۵۷ |

**آپکو اہل کتاب بیٹوں کی طرح پہچانتے ہیں**

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۱۴۷ |
| ۷ | انعام | ۲۱ |

**آپکی تصدیق کی پیشگوئیاں**

**آپکا قتل سے محفوظ رہنا**

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۶ | مائدہ | ۶۸ |

**قرآن کا مثل قیامت تک نہ ہو سکے گا۔**

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۲۳، ۲۴ |
| ۱۱ | یونس | ۳۸ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۸۸ |

**روم کی فتح**

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۱ | روم | ۲ تا ۴ |

**آپ کا دین تمام دینوں پر غالب ہوگا**

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۰ | توبہ | ۳۳ |
| ۲۶ | فتح | ۱۸ |

**آپ کا مکہ میں تشریف لانا**

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۶ | فتح | ۲۷ |

**بنی اسمٰعیل کو وعدہ کی زمین (کنواں) کا ملنا**

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۷ | انبیاء | ۱۰۵ |

**آپ کے معجزات**

**معراج**

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۱ |
| ۲۷ | نجم | ۹ تا ۱۸ |

**شق القمر**

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۷ | قمر | ۱ تا ۴ |

**آپکے ہاتھ کا حیرتناک کام**

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۹ | انفال | ۱۷ |

**آپکی سب سے پہلی دعوت**

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۹ | شعراء | ۲۱۴ |

**جنگ بدر اور قلیل و کثیر کا مقابلہ**

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۳ | آل عمران | ۱۳ |

**فرشتوں کی جنگ اور مدد کرنا**

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۴ | آل عمران | ۱۲۴ |
| ۹ | انفال | ۹ |
| ۱۰ | توبہ | ۲۶ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۰ | توبہ | ۴۰ |
| ۲۱ | احزاب | ۹ |

**آپ نے لکھنا پڑھنا سیکھا نہ تھا**

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۱ | عنکبوت | ۴۸ |

**قرآن اور اسکے صفات**

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۲ |
| ۱ | بقرہ | ۲۳، ۲۴ |
| ۱ | بقرہ | ۹۹ |
| ۱ | بقرہ | ۱۰۶ |
| ۳ | آل عمران | ۳ |
| ۲ | آل عمران | ۷ |
| ۴ | آل عمران | ۱۰۸ |
| ۴ | آل عمران | ۱۳۸ |
| ۵ | نساء | ۸۲ |
| ۶ | نساء | ۱ |
| ۶ | مائدہ | ۱۶ |
| ۷ | انعام | ۹۲ |
| ۷ | انعام | ۱۰۴، ۱۰۵ |
| ۸ | انعام | ۱۱۴ |
| ۸ | انعام | ۱۲۶ |
| ۸ | انعام | ۱۵۵ تا ۱۵۷ |
| ۸ | اعراف | ۱ تا ۳ |
| ۸ | اعراف | ۵۲ |
| ۹ | اعراف | ۲۰۳ |
| ۱۱ | یونس | ۲ |
| ۱۱ | یونس | ۳۷، ۳۸ |
| ۱۱ | یونس | ۵۷ |
| ۱۱ | یونس | ۹۴، ۹۵ |
| ۱۱ | یونس | ۱۰۸، ۱۰۹ |
| ۱۱ | ہود | ۱ |
| ۱۲ | ہود | ۱۲ تا ۱۴ |
| ۱۲ | ہود | ۱۲۰ |

| پارہ | سورۃ | آیت | پارہ | سورۃ | آیت | پارہ | سورۃ | آیت | پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۲ | هود | ۱۲۰ | ۱۹ | فرقان | ۳۰ | ۲۵ | حٰم سجدہ | ۵۲ | ۲۹ | دھر | ۲۹ |
| ۱۲ | یوسف | ۱، ۲ | ۱۹ | فرقان | ۳۲ | ۲۵ | شوریٰ | ۳ | ۳۰ | عبس | ۱۱ تا ۱۶ |
| ۱۳ | یوسف | ۱۱۱ | ۱۹ | فرقان | ۵۲ | ۲۵ | شوریٰ | ۷ | ۳۰ | تکویر | ۱۹ تا ۲۱ |
| ۱۳ | رعد | ۱ | ۱۹ | شعراء | ۲ | ۲۵ | شوریٰ | ۵۲ | ۳۰ | تکویر | ۲۵ تا ۲۸ |
| ۱۳ | رعد | ۳۱ | ۱۹ | شعراء | ۵ | ۲۵ | زخرف | ۲، ۴ | ۳۰ | انشقاق | ۲۱ |
| ۱۳ | رعد | ۳۷ | ۱۹ | شعراء | ۱۹۲ تا ۲۰۱ | ۲۵ | زخرف | ۳۰، ۳۱ | ۳۰ | بروج | ۲۱، ۲۲ |
| ۱۳ | ابراهیم | ۱ | ۱۹ | شعراء | ۲۱۰ تا ۲۱۲ | ۲۵ | زخرف | ۴۴ | ۳۰ | طارق | ۱۳، ۱۴ |
| ۱۳ | ابراهیم | ۵۲ | ۱۹ | نمل | ۱، ۲ | ۲۵ | دخان | ۲، ۳ | ۳۰ | اعلیٰ | ۶، ۷ |
| ۱۴ | حجر | ۱ | ۱۹ | نمل | ۶ | ۲۵ | دخان | ۵۸ | ۳۰ | قدر | ۱ |
| ۱۴ | حجر | ۹ | ۲۰ | نمل | ۷۷ | ۲۵ | جاثیہ | ۱ | ۳۰ | بینہ | ۲ |
| ۱۴ | حجر | ۸۷ | ۲۰ | نمل | ۹۲ | ۲۵ | جاثیہ | ۶ | | آپؐ کا ادب و لحاظ | |
| ۱۴ | حجر | ۹۱ | ۲۰ | قصص | ۲ | ۲۵ | جاثیہ | ۱۱ | | | |
| ۱۴ | نحل | ۶۴ | ۲۰ | قصص | ۸۶، ۸۷ | ۲۵ | جاثیہ | ۲۰ | ۱ | بقرہ | ۱۰۴ |
| ۱۴ | نحل | ۸۹ | ۲۱ | عنکبوت | ۴۰ تا ۵۱ | ۲۶ | احقاف | ۲ | ۹ | انفال | ۲۰ |
| ۱۴ | نحل | ۹۸ | ۲۱ | روم | ۵۸ | ۲۶ | احقاف | ۸ | ۹ | انفال | ۲۴ |
| ۱۵ | نحل | ۱۰۱ تا ۱۰۵ | ۲۱ | لقمان | ۲، ۳ | ۲۶ | احقاف | ۱۰ | ۱۸ | نور | ۶۲، ۶۳ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۹ | ۲۱ | سجدہ | ۲، ۳ | ۲۶ | احقاف | ۱۲ | ۲۱ | احزاب | ۶ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۴۱ | ۲۲ | سباء | ۶ | ۲۶ | احقاف | ۲۹ تا ۳۲ | ۲۲ | احزاب | ۵۳ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۴۵ | ۲۲ | فاطر | ۳۰ | ۲۶ | محمّد | ۲۴ | ۲۲ | احزاب | ۵۶، ۵۷ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۸۲ | ۲۲ | فاطر | ۳۲ | ۲۶ | ق | ۱ | ۲۲ | احزاب | ۶۹ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۸۸، ۸۹ | ۲۲ | یٰس | ۲ | ۲۶ | ق | ۴۵ | ۲۶ | حجرات | ۱ تا ۵ |
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۱۰۵ تا ۱۰۹ | ۲۲ | یٰس | ۵ | ۲۷ | قمر | ۱۷ تا ۲۲ | | آپؐ کا کافروں سے علیحدہ رہنا | |
| ۱۵ | کہف | ۲۷ | ۲۳ | یٰس | ۶۹ | ۲۷ | قمر | ۳۲ | | | |
| ۱۵ | کہف | ۵۴ | ۲۳ | ص | ۱ | ۲۷ | قمر | ۴۰ | | | |
| ۱۶ | مریم | ۹۸ | ۲۳ | ص | ۲۹ | ۲۷ | رحمٰن | ۲ | | | |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۱۰۴، ۱۰۵ | ۲۳ | ص | ۴۹ | ۲۷ | واقعہ | ۷۷ تا ۷۹ | ۳۰ | کافرون | پورا سورۃ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۱۱۸ | ۲۳ | ص | ۸۷، ۸۸ | ۲۸ | حشر | ۲۱ | | آپؐ کو کفار کا صادق جاننا | |
| ۱۷ | انبیاء | ۲ | ۲۳ | زمر | ۱، ۲ | ۲۹ | قلم | ۵۲ | | | |
| ۱۷ | انبیاء | ۱۰ | ۲۳ | زمر | ۲۳ | ۲۹ | حاقہ | ۴۰ تا ۵۱ | | | |
| ۱۷ | انبیاء | ۵۰ | ۲۳ | زمر | ۲۷، ۲۸ | ۲۹ | جن | ۱ | | | |
| ۱۷ | انبیاء | ۱۰۶ | ۲۴ | زمر | ۴۱ | ۲۹ | مزمل | ۴، ۵ | ۱ | بقرہ | ۸۶ |
| ۱۷ | حج | ۱۶ | ۲۴ | مومن | ۲ | ۲۹ | مزمل | ۱۹ | ۱ | بقرہ | ۱۰۹ |
| ۱۸ | نور | ۱ | ۲۴ | حٰم سجدہ | ۲ تا ۴ | ۲۹ | مدثر | ۵۴، ۵۵ | ۲ | بقرہ | ۱۴۴ |
| ۱۸ | نور | ۳۴ | ۲۴ | حٰم سجدہ | ۴۱، ۴۲ | ۲۹ | قیامۃ | ۱۶ تا ۱۹ | ۳ | آل عمران | ۸۶ |
| ۱۸ | نور | ۴۶ | ۲۴ | حٰم سجدہ | ۴۴ | ۲۹ | دھر | ۲۳ | ۸ | انعام | ۱۱۴ |

| پارہ | سورۃ | ایت |
|---|---|---|
| ۱۳ | رعد | ۳۶ |
| ۲۰ | قصص | ۵۴ |

### کفار کی ایذا رسانی پر حضرت رسول کی تسلی و تشفی

| پارہ | سورۃ | ایت |
|---|---|---|
| ۴ | آل عمران | ۱۷۶ |
| ۴ | آل عمران | ۱۸۴ |
| ۶ | مائدہ | ۴۲ |
| ۷ | انعام | ۱۱ |
| ۷ | انعام | ۳۴ تا ۳۷ |
| ۸ | انعام | ۱۴۷ |
| ۹ | انفال | ۳۰ |
| ۱۰ | توبہ | ۱۲، ۱۳ |
| ۱۰ | توبہ | ۶۱ |
| ۱۱ | یونس | ۶۵ |
| ۱۲ | ھود | ۱۲ |
| ۱۲ | ھود | ۱۲۰ |
| ۱۳ | رعد | ۳۲ |
| ۱۴ | حجر | ۹۶ |
| ۱۴ | نحل | ۱۲۷ |
| ۱۵ | کہف | ۶ |
| ۱۶ | طٰہٰ | ۱۳۴، ۱۳۵ |
| ۱۷ | انبیاء | ۴۱ |
| ۱۷ | حج | ۴۲ |
| ۱۹ | فرقان | ۳۱، ۳۲ |
| ۱۹ | شعراء | ۳، ۴ |
| ۲۰ | نمل | ۷۰ |
| ۲۰ | عنکبوت | ۱۸ |
| ۲۱ | لقمان | ۲۳ |
| ۲۲ | احزاب | ۴۸ |
| ۲۲ | فاطر | ۴ |
| ۲۲ | فاطر | ۸ |
| ۲۲ | فاطر | ۲۶ |
| ۲۳ | یٰس | ۷۶ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۴ | مومن | ۴ تا ۶ |
| ۲۴ | مومن | ۷۷ |
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۴۳ |
| ۲۵ | زخرف | ۲۳ تا ۲۵ |
| ۲۷ | ذاریات | ۵۴ |
| ۳۰ | کوثر | ۳ |
| ۳۰ | لہب | پورا سورۃ |

### ہجرت حبشہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۷ | مائدہ | ۸۳ |

### نجاشی بادشاہ حبش وغیرہ کی مدح

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۴ | آل عمران | ۱۹۹ |
| ۶، ۷ | مائدہ | ۸۲ تا ۸۶ |

### ہجرت مدینہ اور اسکا سبب

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۰۷ |
| ۹ | انفال | ۳۰ |

### غارِ ثور

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۰ | توبہ | ۴۰ |

### جنگِ بدر

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۳ | آل عمران | ۱۳ |
| ۴ | آل عمران | ۱۲۳، ۱۲۴ |
| ۴ | آل عمران | ۱۶۲ تا ۱۶۷ |
| ۹، ۱۰ | انفال | تقریباً پورا سورۃ |

### جنگِ اُحد

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۴ | آل عمران | ۱۲۱، ۱۲۲ |
| ۴ | آل عمران | ۱۲۵ تا ۱۲۹ |
| ۴ | آل عمران | ۱۳۹ تا ۱۶۰ |
| ۴ | آل عمران | ۱۶۸، ۱۶۹ |

### بدرِ صغریٰ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۵ | نساء | ۸۳، ۸۴ |

### صلح حدیبیہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۶ | فتح | ۴ |

### بیعتِ رضوان

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۶ | فتح | ۱۸ |

### جنگِ خیبر

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۶ | مائدہ | ۵۵ |
| ۲۶ | فتح | ۱۸ تا ۲۰ |

### معاملہ فدک

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۲۶ |
| ۲۱ | روم | ۳۸ |

### فتح مکہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۶ | فتح | ۲۷ |

### جنگ احزاب (خندق)

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۱ | احزاب | ۹ تا ۲۵ |

### بنی قریظہ کی تاراجی

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۱ | احزاب | ۲۶، ۲۷ |

### بنی نضیر کی جلاوطنی

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۸ | حشر | ۲ تا ۶ |

### جنگِ حنین

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۰ | توبہ | ۲۵ تا ۲۷ |

### جنگ تبوک

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۰ | توبہ | ۳۸ تا ۱۲۳ |

### جنگ بنی المصطلق

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۸ | منافقون | ۱ تا ۸ |

### جنگ بنی سلیم

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۳۰ | عادیٰت | ۱ تا ۵ |

### سریہ عبداللہ بن حجش

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۲۱۷ |

### واقعہ مباہلہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۳ | آل عمران | ۶۱ |

### ازواجِ نبیؐ کی فضیلت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۸ | نور | ۲۶ |
| ۲۱ | احزاب | ۶ |
| ۲۱ | احزاب | ۲۹ |
| ۲۲ | احزاب | ۳۱ تا ۳۴ |
| ۲۲ | احزاب | ۵۰، ۵۵ |

### بعض ازواج کی مذمت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۱ | احزاب | ۲۸ |

### حضرت عائشہؓ و حفصہؓ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۶ | حجرات | ۱۱ |
| ۲۸ | تحریم | ۱ تا ۵ |
| ۲۸ | تحریم | ۱۰ |

### حضرت عائشہؓ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۲ | احزاب | ۳۳ |
| ۲۲ | احزاب | ۵۰ |

### زیدؓ و زینبؓ کا قصہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۱ | احزاب | ۴، ۵ |
| ۲۲ | احزاب | ۳۷ تا ۴۰ |

### اُمِ شریک کا قصہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۲ | احزاب | ۵۰ |

### بعض اصحابؓ کی دینداری اور انکی مدح

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۹ | اعراف | ۱۵۷ |
| ۱۰ | توبہ | ۸۸، ۸۹ |
| ۱۰ | توبہ | ۹۱، ۹۲ |
| ۱۱ | توبہ | ۹۸، ۱۰۰ |
| ۱۱ | توبہ | ۱۱۷ |
| ۱۴ | نحل | ۱۰۶ |
| ۱۴ | نحل | ۱۱۰ |
| ۱۷ | حج | ۳۹ تا ۴۰ |
| ۱۷ | حج | ۷۸ |
| ۱۹ | شعراء | ۲۲۹ |
| ۲۱ | احزاب | ۲۲، ۲۳ |
| ۲۶ | فتح | ۱۰ |
| ۲۶ | فتح | ۱۸ |
| ۲۶ | فتح | ۲۶ |
| ۲۶ | فتح | ۲۹ |
| ۲۸ | حشر | ۸ تا ۱۰ |

### حضرت حمزہؓ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۱۵۵ تا ۱۵۷ |
| ۸ | انعام | ۱۲۲ |
| ۱۷ | حج | ۱۹ |
| ۲۱ | احزاب | ۲۳ |
| ۲۳ | زمر | ۲۲ |
| ۲۸ | مجادلہ | ۲۲ |
| ۳۰ | فجر | ۲۷ تا ۳۰ |

### حضرت ابوطالب

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۰ | قصص | ۵۶ |

### حضرت عباسؓ و ابن عباسؓ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۰ | انفال | ۷۰ |
| ۱۰ | توبہ | ۱۹ تا ۲۲ |
| ۲۵ | شعراء | ۲۳ |

### حضرت عمار یاسرؓ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱ | بقرہ | ۱۰۹ |
| ۱۴ | نحل | ۱۰۶ |
| ۲۰ | قصص | ۶۱ |
| ۲۳ | زمر | ۲۲ |

### حضرت سلمانؓ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۵ | کہف | ۲۸ |
| ۱۷ | حج | ۳۵ |
| ۲۳ | زمر | ۱۷، ۱۸ |
| ۲۶ | حجرات | ۱۲ |
| ۳۰ | عصر | ۳ |

### حضرت ابوذرؓ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۳ | زمر | ۱۷، ۱۸ |

### حضرت عبیدہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۷ | حج | ۱۹ |
| ۲۸ | مجادلہ | ۲۲ |

### عبداللہ بن سلام

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۴ | آل عمران | ۱۱۳، ۱۱۴ |
| ۲۶ | احقاف | ۱۰ |

### عبداللہ بن ام مکتوم

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۳۰ | عبس | ۱ تا ۱۰ |

### حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۴ | آل عمران | ۱۹۵ |

### فاطمہ زہراؓ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۴ | آل عمران | ۱۹۵ |
| ۳۰ | ضحیٰ | ۵ |

### بعض اصحابؓ کی مذمت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۳ | آل عمران | ۱۰۶ |
| ۴ | آل عمران | ۱۴۲ تا ۱۴۴ |
| ۴ | آل عمران | ۱۴۹ |
| ۴ | آل عمران | ۱۵۲ تا ۱۵۸ |
| ۴ | آل عمران | ۱۶۵ تا ۱۶۸ |
| ۴ | آل عمران | ۱۷۹ |
| ۱۰ | توبہ | ۲۵ |
| ۱۰ | توبہ | ۳۸، ۳۹ |
| ۱۰ | توبہ | ۴۱ تا ۴۲ |
| ۱۰ | توبہ | ۴۵ تا ۵۹ |
| ۱۰ | توبہ | ۶۱ تا ۷۰ |
| ۱۰ | توبہ | ۷۳ تا ۷۸ |
| ۱۰ | توبہ | ۹۰ |
| ۱۰ | توبہ | ۹۳ |
| ۱۱ | توبہ | ۹۴ تا ۹۸ |
| ۱۱ | توبہ | ۱۰۰ تا ۱۱۰ |
| ۱۱ | توبہ | ۱۲۵ تا ۱۲۷ |
| ۱۸ | نور | ۵۴ |
| ۲۱ | احزاب | ۹ تا ۲۱ |
| ۲۲ | احزاب | ۵۳، ۵۴ |
| ۲۲ | احزاب | ۵۷، ۵۸ |
| ۲۶ | محمد | ۲۰ تا ۲۲ |
| ۲۶ | فتح | ۶ |
| ۲۸ | صف | ۲، ۳ |
| ۲۸ | جمعہ | ۱۱ |
| ۳۰ | تطفیف | ۲۹ تا ۳۳ |

### حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۷ | حج | ۹ |

### (بقیہ)

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۶ | حجرات | ۲ |
| ۲۶ | حجرات | ۱۲ |

### حضرت ابوبکرؓ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۰ | توبہ | ۴۰ |

### حضرت عمرؓ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲ | بقرہ | ۱۸۷ |
| ۷ | مائدہ | ۹۱ |

### حضرت عثمانؓ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۸ | نور | ۵۳ |
| ۲۷ | نجم | ۳۳ تا ۵۰ |
| ۳۰ | عبس | ۱، ۲ |

### معاویہ و بنی امیہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۶۰ |
| ۱۷ | انبیاء | ۱۱۱ |
| ۱۷ | حج | ۹ |
| ۱۷ | حج | ۷۸ |
| ۳۰ | فجر | ۲۷ تا ۳۰ |
| ۳۰ | قدر | ۳ |

### حضرت طلحہؓ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۰ | توبہ | ۱۷ تا ۲۲ |
| ۲۲ | احزاب | ۵۳ |

### عیاش بن ربیعہ کا قصہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۵ | نساء | ۹۲ |

### حارث بن سوید کا قصہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۳ | آل عمران | ۸۹ |

## زید بن اسامہ کی بے وقوفی و بے رحمی

| پارہ | سورہ | آیت |
|---|---|---|
| ۵ | نساء | ۹۵ |

## ایک کفن چور کی توبہ

| پارہ | سورہ | آیت |
|---|---|---|
| ۴ | آل عمران | ۱۳۵، ۱۳۶ |

## کعب بن اشرف یہودی کی شرارتیں

| پارہ | سورہ | آیت |
|---|---|---|
| ۴ | آل عمران | ۱۸۳ |
| ۵ | نساء | ۵۱ |

## جندب کا قصہ

| پارہ | سورہ | آیت |
|---|---|---|
| ۵ | نساء | ۱۰۰ |

## بشیر وغیرہ بنو سرق کی چوری کا قصہ

| پارہ | سورہ | آیت |
|---|---|---|
| ۵ | نساء | ۱۰۵ تا ۱۰۸ |

## مقیس بن حبابہ کا قصہ

| پارہ | سورہ | آیت |
|---|---|---|
| ۵ | نساء | ۹۱ |

## ایک عجیب شیطانی حرکت

| پارہ | سورہ | آیت |
|---|---|---|
| ۵ | نساء | ۱۱۷ |

## خویلد کا قصہ

| پارہ | سورہ | آیت |
|---|---|---|
| ۵ | نساء | ۱۲۸ |

## قبیلہ غطفان کا ایک واقعہ

| پارہ | سورہ | آیت |
|---|---|---|
| | مائدہ | ۱۲ |

## بنی عتبہ کا قصہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۶ | مائدہ | ۳۴ |

## یہودیوں کے ایک مقدمہ کا فیصلہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۶ | مائدہ | ۴۳ |

## تمیم داری کے وارثوں کا مقدمہ اور فیصلہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۷ | مائدہ | ۱۰۶ تا ۱۰۸ |

## ابولبابہ کی توبہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۹ | انفال | ۲۷ |

## خوارج کی نسبت پیشگوئی

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۰ | توبہ | ۵۸ |

## ثعلبہ بن حاطب کا قصہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۰ | توبہ | ۷۵ تا ۷۸ |

## اوس وغیرہ کا قصہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۰ | توبہ | ۱۰۲ تا ۱۰۴ |

## کعب بن مالک وغیرہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۰ | توبہ | ۱۱۸ |

## عثمان بن مظعون کا ایمان

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۴ | نحل | ۹۰ |

## ایک گاؤں کا قصہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۴ | نحل | ۱۱۲، ۱۱۳ |

## ابی بن خلف کا واقعہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۶ | مریم | ۶۶، ۶۷ |
| ۲۳ | یٰس | ۷۷ تا ۸۳ |

## روح

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۵ | بنی اسرائیل | ۸۷ |

## ایک عجیب واقعہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۷ | حج | ۸ تا ۱۰ |

## ایک یہودی کی بیوقوفی

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۱۷ | حج | ۱۱ |
| ۱۸ | فرقان | ۲۷ تا ۲۹ |

## نصر بن حارث کا قصہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۱ | لقمان | ۶ |

## ولید بن عتبہ کا قصہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۱ | سجدہ | ۱۸ تا ۲۰ |
| ۲۶ | حجرات | ۶ |

## ابولہب کا ذکر

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۳ | زمر | ۱۹ |
| ۳۰ | لہب | پورا سورۃ |

## دو دلچسپ قصے

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۴ | حٰم سجدہ | ۴۴، ۴۵ |

## عبداللہ بن زبعری کا قصہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۵ | زخرف | ۵۷ |

## حاطب بن ابی بلتعہ اور جناب امیرؓ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۸ | ممتحنہ | ۳ |

## سبیعہ کا قصہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۸ | ممتحنہ | ۱۰ |
| ۲۸ | منافقون | ۱، ۲ |

## ولید بن مغیرہ کی حالت

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۹ | قلم | ۱۰ تا ۱۶ |
| ۲۹ | مدثر | ۱۱ تا ۲۶ |

## جنات کا قصہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۶ | احقاف | ۲۹ تا ۳۲ |
| ۲۹ | جن | پورا سورۃ |

## عبداللہ ابن سلول اور عبداللہ بن رواحہ کا جھگڑا

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۶ | حجرات | ۹ |

## ثابت بن قیس کا قصہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۶ | حجرات | ۱۱ |

## اعمش کا قصہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۶ | ق | ۲۵ |

## خولہ کا واقعہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۸ | مجادلہ | ۱ |

## سرگوشی کا قصہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۸ | مجادلہ | ۲۱ |

## عبداللہ سلول اور اسکے بیٹے کا قصہ

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۲۸ | مجادلہ | ۲۲ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| **ابودحداح اور ایک انصاری کا قصہ** | | |
| ۳۰ | لیل | ۵ تا ۱۸ |
| **ابوجہل کی مذمت** | | |
| ۳۰ | علق | ۹ تا ۱۹ |
| **اہل مکہ کی عزت** | | |
| ۳۰ | قریش | ۴ |
| **حضرت علیؓ کی ولیعہدی** | | |
| ۶ | مائدہ | ۴ |

| پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|
| ۶ | مائدہ | ۶۸ |
| **حارث بن نعمان کا مُعَذَّب ہونا** | | |
| ۲۹ | معارج | ۱ تا ۳ |
| **خدا نے کن چیزوں کی قسم کھائی ہے** | | |
| ۲۳ | صافات | ۱ تا ۳ |

| پارہ | سورۃ | آیت | پارہ | سورۃ | آیت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۲۳ | ص | ۱ | ۳۰ | نازعٰت | ۱ تا ۵ |
| ۲۵ | زخرف | ۴ | ۳۰ | تکویر | ۱۵ تا ۱۸ |
| ۲۵ | دخان | ۲ | ۳۰ | انشقاق | ۱۶ تا ۱۸ |
| ۲۶ | ق | ۱ | ۳۰ | بروج | ۱ تا ۳ |
| ۲۶ | ذاریات | ۱ تا ۴ | ۳۰ | طارق | ۱ |
| ۲۷ | طور | ۱ تا ۶ | ۳۰ | طارق | ۱۱، ۱۲ |
| ۲۷ | نجم | ۱ | ۳۰ | فجر | ۱ تا ۴ |
| ۲۷ | واقعہ | ۷۵ | ۳۰ | بلد | ۱ |
| ۲۹ | قلم | ۱ | ۳۰ | شمس | ۱ تا ۷ |
| ۲۹ | حاقہ | ۳۸، ۳۹ | ۳۰ | لیل | ۱، ۲ |
| ۲۹ | معارج | ۴۰ | ۳۰ | ضحیٰ | ۱، ۲ |
| ۲۹ | مدثر | ۳۲ تا ۳۴ | ۳۰ | تین | ۱ تا ۳ |
| ۲۹ | قیامۃ | ۱، ۲ | ۳۰ | عادیٰت | ۱ تا ۳ |
| ۲۹ | مرسلات | ۱ تا ۵ | ۳۰ | عصر | ۱ |

# فہرست تعداد حروف و اعراب وغیرہ

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ا | ۴۸۸۷۲ | خ | ۲۴۱۶ | ش | ۲۲۵۳ | غ | ۲۲۰۸ | ن | ۲۶۵۶۰ |
| ب | ۱۱۴۲۸ | د | ۵۶۴۲ | ص | ۲۰۱۳ | ف | ۸۴۹۹ | و | ۲۵۵۳۶ |
| ت | ۱۱۹۹ | ذ | ۴۶۹۷ | ض | ۱۶۰۷ | ق | ۶۸۱۳ | ہ | ۱۹۰۷۰ |
| ث | ۱۲۷۶ | ر | ۱۱۷۹۳ | ط | ۱۲۷۴ | ک | ۹۵۲۲ | لا | ۳۷۲۰ |
| ج | ۳۲۷۳ | ز | ۱۵۹۰ | ظ | ۸۴۲ | ل | ۳۴۳۲ | ے | ۲۵۹۱۹ |
| ح | ۹۷۳ | س | ۵۸۹۱ | ع | ۲۲۰۰ | م | ۲۶۵۳۵ | | |
| | | | | | | | | کل حروف | ۲۶۷۰۵۳ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| فتحات | ۵۳۲۴۳ | کسرات | ۳۹۵۸۲ | مدات | ۱۷۷۱ |
| ضمات | ۸۸۰۴ | نقاط | ۱۰۵۶۸۴ | تشدیدات | ۱۲۵۳ |

بسّم اللہ الرّحمن الرّحیم ہ

اللّھّم صلّ علیٰ محمّد و آل محمّد

# قرآن مجید

## ترجمہ و تفسیر

حضرت علاّمہ حافظ سیّد فرمان علی قبلہ اعلیٰ اللہ مقامہ

عین اصول احادیث و فرامین رسول اللہ صلّ اللہ علیہ وآلہ وسلّم و آلؑ محمّد

دنیائے اردو میں بہتریں، شستہ زبان میں رقم شدہ قدیمی ترجمہ و تفسیر

علماء اسلام کا پسندیدہ و قدیمی نسخہ

ہر آیت کا ترجمہ و شان نزول و تفسیر

بسّم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم ہ

اللّھم صلّ علیٰ محمّد و آل محمّد

میں تم میں دو گراں قدر چھوڑ کر جا رہا ہوں۔

ایك قرآن پاك، دوسرے میرے اھلبیتؑ۔ یہ دونوں ایك دوسرے سے جدا نہ ہوں گے، تا آنکہ روز قیامت حوض کوثر پہ مجھ سے ملحق ھو جائیں۔۔۔

رسول اللّٰہ صلّ اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم

اسلام کی بنیاد دو چیزوں پر ھے۔ (۱) اصول دین (۲) فروع دین

اصول دین : اصول دین پانچ ھیں۔ یہ دین کی جڑیں ھیں۔

اصول دین پر اعتقاد رکھنا واجب ھے۔

(۱) توحید (۲) عدل (۳) نبوت (٤) امامت (٥) قیامت

فروع دین: فروع دین دس ھیں۔ ان پر عمل کرنا ضروری ھوتا ھے۔

(۱) نماز (۲) روزہ (۳) حج (٤) زکوۃ (٥) خمس (٦) جھاد

(۷) امربالمعروف (۸) نھی عن المنکر (۹) تولیٰ (۱۰) تبّرا

اللّھم صلّ علیٰ محمّد و آل محمّد

لا یمسہ الا المطہرون

# القرآن الحکیم

مترجم

ترجمہ و تفسیر از فاضل جلیل حجۃ الاسلام آقا سید فرمان علی قبلہ اعلی اللہ مقامہ

ناشر

چاند کمپنی (رجسٹرڈ) کشمیری بازار / اردو بازار لاہور

سورة الفاتحة مكية

سورۂ فاتحہ مکہ میں نازل ہوا ہے

آياتها ٧ — ركوعها ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

سب تعریف خدا ہی کے لیے (سزاوار) ہے جو

الْعٰلَمِيْنَ ① الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ②

سارے جہان کا پالنے والا بڑا مہربان رحم والا (اور)

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ③ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

روزِ جزا کا حاکم ہے (خدایا) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں

وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ④ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں اور تو ہم کو سیدھی راہ چلا

الْمُسْتَقِيْمَ ⑤ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ

ثابت قدم رکھ اُن کی راہ، جنھیں تو نے (اپنی) نعمت

عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

عطا کی ہے نہ اُن کی راہ جن پر تیرا غضب

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ⑦

ڈھایا گیا ہے اور گمراہوں کی

ع ١

---

ا اس سورۃ میں خداوند عالم نے چند امور کی تعلیم فرمائی ہے۔ (١) تمام اقسام حمد و شکر کا اسی کو مستحق سمجھنا، کیونکہ کل نعمتیں بلاواسطہ یا بواسطہ اسی کی بارگاہ سے عطا ہوتی ہیں (٢) دُنیا و آخرت میں اُسی کو سچا مالک اور صاحب اختیار جاننا۔ (٣) تواضع و فروتنی جو اعلیٰ صفت اخلاق کی ہے، اختیار کرنا۔ (٤) ریاو سمعہ سے جو بہت ذلیل امر ہے بچنا (٥) ہر کام میں اُسی سے مدد چاہنا اور اُسی پر توکل رکھنا (٦) اچھے کو اچھا اور بُرے کو بُرا سمجھنا جس سے حسن و قبح کا عقلی ہونا ثابت ہوتا ہے (٧) اچھے لوگوں کی دوستی و پیروی کرنا اور بُروں سے پرہیز و بیزاری کا اظہار کرنا وغیرہ ذٰلک واللہ اعلم۔ ١٢

ا بعض نے اس سورۃ کو مدنی کہا ہے اور بعض روایات کے موافق یہ دونوں قول صحیح معلوم ہوتے ہیں کیونکہ یہ سورۃ مکہ نازل ہوا ہے۔ پس ہو سکتا ہے کہ اسکا نزول ایک مرتبہ مکہ میں ہوا ہو اور ایک مرتبہ مدینہ میں اور اسی وجہ سے اس کو سبع مثانی کہتے ہیں۔

ا روزِ قیامت کی حکومت کی تخصیص اس وجہ سے کی ہے کہ دُنیا میں تو بظاہر بہتیرے اور بھی بادشاہ ہیں مگر قیامت میں اس کے سوا کسی کی بھی ذرہ برابر حکومت نہ ہوگی۔

ا ہدایت کے معنی اگرچہ مشہور دو ہی ہیں (١) راہ دکھانا (٢) منزلِ مقصود تک پہنچانا، اور مترجمین نے عام طور سے اس مقام پر معنی اوّل کو اختیار کیا ہے مگر حق یہ ہے کہ یہاں پر ان دونوں معنوں میں سے کوئی معنی صحیح نہیں ہے کیونکہ اگر معنی اول اختیار کریں اور یوں کہیں کہ خداوندا ہمیں سیدھی راہ دکھا تو معلوم ہوگا کہ اسکا پڑھنے والا ابھی تک راہِ راست سے کوسوں دُور ہے پہنچنا کیسا ابھی دیکھا تک نہیں اور اگر دوسرے معنی کو اختیار کریں اور یوں کہیں کہ خدایا ہمیں سیدھی راہ تک پہنچا تو بھی وہی خرابی ہے اس کے علاوہ راہِ راست سے مراد یقیناً ایمان و اسلام ہے پس جب پڑھنے والا مومن ہے تو پھر بعد حصول ایمان ایمان طلب کرنا تحصیل حاصل ہوگا اور یہ محال ہے اس لیے میں نے یہ دونوں لغوی معنی ترک کر کے آئمہ طاہرین کے ارشادات کی روشنی میں یہ معنی اختیار کیا ہے۔

ا یہ ظاہر ہے (باقی حصہ پر)

1/1

# سُورَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ

سورۂ بقرۂ (گائے) مدینہ میں نازل ہوئی

آیاتها ۲۸۶ | ۸۷ : ۲ | رکوعاتها ۴۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

الٓمٓ ۞۱ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ

الٓمٓ[1] یہ وہی کتاب (خدا) ہے (جس کا تمہیں

لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى

علم ہے) اس میں (کسی قسم کے) شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ یہ پرہیزگاروں

لِّلْمُتَّقِيْنَ ۞۲ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ

کی رہنما ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں

وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۞۳

اور (پابندی سے) نماز ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے اُن کو دیا ہے اُس میں سے راہِ خدا میں خرچ کرتے ہیں

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

اور جو کچھ تم پر (اے رسولؐ) اور تم سے پہلے نازل کیا گیا ہے

وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ

اُس پر ایمان لاتے ہیں اور وہی آخرت کا

هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۞۴

بھی یقین رکھتے ہیں۔

[1] اس سورہ میں خداوند عالم نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے۔ میں بعض کو اجمالاً ذکر کرتا ہوں۔ (۱) اس کو قادرِ مطلق سمجھنا کیونکہ اس سورۃ میں اس نے اپنی قدرتِ کاملہ کے اظہار کی غرض سے ایک عظیم الشان واقعہ گائے کا۔ جو حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں ہوا تھا، بیان فرمایا ہے۔ اور اسی وجہ سے اس کا نام سورۂ بقرہ رکھا گیا ہے۔ ۲: پرہیزگاری اختیار کرنا اور کفر و نفاق سے بچنا۔ ۳: احکام خداوندی کا دل سے اقرار کرنا اور اس کے موافق عمل کرنا فقط زبانی نہیں۔ ۴: قرآن مجید کے ہر ہر حرف کو کلام خدا سمجھنا اور اس کو ماننا۔ ۵: کسی بیوقوفی کی بات پر ہٹ دھرمی نہ کرنا۔ ۶: گزشتہ واقعات سے عبرت حاصل کرنا۔ ۷: باہم اتفاق سے رہنا اور والدین و اقرباء کے ساتھ بالخصوص حُسنِ سلوک کرنا۔ ۸: دنیا کو فانی اور حقیر سمجھنا۔ ۹: منتر جوگ ٹونے کا اعتبار نہ کرنا۔ ۱۰: انبیاء کی تکفیر کرنا۔ ۱۱: فرشتوں کا وجود ماننا اور اُن سے محبت رکھنا۔ ۱۲: حسن و قبح کا عقلی ہونا۔ ۱۳: انبیاء اور ان کے جانشینوں کا صرف خدا کی طرف سے مقرر ہونا اور انکا من جانب اللہ تعلیم یافتہ ہونا۔ ۱۴: خانۂ کعبہ ہی کی طرف ہر شخص کا سجدہ کرنا۔ ۱۵: مصیبتوں پر صبر کرنا وغیرہ۔ [2] اس قسم کے جتنے حروف بعض سورتوں کے شروع میں آئے ہیں، ان کو مقطعات کہتے ہیں اور حروف تہجی کی طرح پڑھے جاتے ہیں اور یہ بھی متشابہ آیتوں سے ہیں جن کی تفسیر اپنی رائے سے قطعی حرام ہے۔ اگرچہ فریقین کے علماء نے ان کے متعلق بہت سے مصالح اور توجیہیں بیان کی ہیں۔ بعض تفاسیر میں ہے کہ اس سے مراد بڑا واقف خدا ہوں۔ تفسیر کبیر میں اس کے متعلق سولہ مختلف اقوال ہیں مگر صحیح یوں ہے کہ اس کو یا خدا جانے یا وہ جانیں جنہیں خدا نے علم لدنی عطا کیا ہو۔ ما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم۔

بقیہ حاشیہ متعلقہ صـ۲

کہ حقیقی مستعان اللہ ہی ہے ہم جنہیں پکارتے ہیں وہ اللہ ہی کے مظاہر ہیں لہٰذا ان سے چاہنا۔ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کے منافی اور معارض نہیں ہے اسے علماء احناف بھی تسلیم کرتے ہیں۔ علامہ محمد

(باقی صـ۴ پر)

أُولَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰٓئِكَ

یہی لوگ اپنے پروردگار کی ہدایت پر (عامل) ہیں اور یہی لوگ

هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ

اپنی دلی مراد پائیں گے بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے لئے برابر ہے

ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ خَتَمَ

(اے رسولؐ) خواہ تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان نہیں لائیں گے ان کے دلوں[1]

اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰٓ أَبْصَٰرِهِمْ

پر اور ان کے کانوں پر خدا نے (مہر) (نشانی) لگا دی ہے (کہ یہ ایمان نہ لائیں گے) اور ان کی

غِشَٰوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ وَمِنَ النَّاسِ

آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے اور انہیں کیلئے بہت بڑا عذاب ہے۔ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں

مَن يَقُولُ ءَامَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْءَاخِرِ وَمَا هُم

جو (زبان سے تو) کہتے ہیں کہ ہم خدا پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے حالانکہ وہ (دل سے)

بِمُؤْمِنِينَ ۝ يُخَٰدِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ ءَامَنُوا وَمَا

ایمان نہیں لائے۔ خدا کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے دھوکا دیتے ہیں حالانکہ

يَخْدَعُونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝ فِي قُلُوبِهِم

وہ آپ[2] اپنے ہی کو دھوکا دیتے ہیں اور کچھ شعور نہیں رکھتے ان کے دلوں میں

مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ

مرض تھا ہی اب خدا نے ان کے مرض کو اور بڑھا دیا[3] اور چونکہ وہ لوگ جھوٹ[4] بولا

أَلِيمٌۢ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا

کرتے تھے اس لیے ان پر تکلیف دہ عذاب ہے اور جب کہا جاتا ہے ان سے

تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوٓا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝

کہ ملک میں فساد نہ کرتے پھرو (تو) کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اصلاح کرتے ہیں

أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ۝

خبردار[5] ہو جاؤ بے شک یہی لوگ فسادی ہیں لیکن سمجھتے نہیں

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ ءَامِنُوا كَمَآ ءَامَنَ النَّاسُ قَالُوٓا

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح اور لوگ ایمان لائے ہیں تم بھی ایمان لاؤ تو کہتے

أَنُؤْمِنُ كَمَآ ءَامَنَ السُّفَهَآءُ ۗ أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ

ہیں کیا ہم بھی اسی طرح ایمان لائیں جس طرح اور بیوقوف ایمان لائے۔ خبردار ہو جاؤ یہی لوگ بیوقوف

وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ ۝ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ ءَامَنُوا قَالُوٓا

ہیں لیکن نہیں جانتے اور جب ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لا چکے تو کہتے ہیں



[1] ختم کا مطلب یا تو یہ ہے کہ جب ان لوگوں نے یہ ہٹ دھرمی اختیار کی تو خدا نے بھی اُن سے نیک توفیق سلب کر لی یا یہ کہ ختم کے معنی علامت مقرر کرنے کے ہیں۔ یعنی خدا نے ان کی یہ حالت دیکھ کر ان کے کان اور دل پر علامت مقرر کر دی ہے کہ یہ ایمان لانے والے نہیں یا ختم کے معنی شہادت کے ہیں یعنی خدا گواہی دیتا ہے کہ ان پر تمہارے ڈرانے کا کوئی اثر نہ ہوگا یا ختم کے معنی تصدیق کرنے کے ہیں یعنی خدا ان کے کان اور دل کی حالت دیکھ کر یہ تصدیق کرتا ہے کہ یہ لوگ ایسے ہی ہیں، اور ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ (تفسیر مجمع البیان) امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ختم سے مُراد وہ نشانی ہے جو خدا نے کفار کے دلوں پر مستحق عذاب ہونے کی وضاحت کے لیے لگا دی ہے (عیون اخبار رضا)

[2] مطلب یہ ہے کہ وہ جھوٹ کو کامیابی کا ذریعہ سمجھتے ہیں حالانکہ یہ سخت غلطی ہے۔

[3] یعنی انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا اس وجہ سے انکا مرض کفر اور بڑھ گیا۔

[4] یعنی ان کا دعویٰ اسلام بھی جھوٹ تھا۔

[5] ابتدائے اسلام میں تین قسم کے لوگ تھے کچھ تو نرے کھرے مسلمان جن کی تعریف خدا نے تیسری آیت سے چھٹی آیت تک کی ہے اور کچھ پکے کٹے کافر جن کی مذمت ساتویں سے آٹھویں آیت تک کی ہے۔ تیسرا گروہ منافقین کا تھا جنکا شیوہ یہ تھا کہ مسلمانوں کافروں دونوں سے میل جول رکھتے تھے، اور جس سے جہاں ملے اس کی سی کہہ دی اور چونکہ تینوں فریقوں میں باہم قرابت وغیرہ بھی تھی، تو اگر کوئی شخص منافقین سے کہتا کہ ایک کے ہو رہو، کیونکہ تمہاری ان دو رخی باتوں سے فساد پھیلتا ہے تو بہتر ہے کہ جس طرح اور لوگ مسلمان ہو گئے ہیں تم بھی پکے مسلمان ہو جاؤ تو منافقین جواب دیتے کہ ہماری طرف فساد کی نسبت کرنا، نری تہمت ہے ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ دونوں فریق اپنی اپنی جگہ پر دبے رہیں اور لڑنے نہ پائیں اور تم تو احمق ہو کہ تم کو مصالح دنیوی پر نظر نہیں ہے کیا ہم بھی تمہاری طرح احمق بن جائیں، اور لوگوں کو خواہ مخواہ اپنا دشمن بنالیں۔ اس کے جواب میں خدا نے مسلمانوں کو سمجھایا کہ یہ منافقین کی غلطی ہے انھی کی وجہ سے تو لوہ فساد پھیلتا جاتا ہے اور اس طرح اصلاح بین الفریقین ممکن نہیں اور وہ تم کو احمق بناتے ہیں کیونکہ مصالح دنیوی کو ترجیح دینا اور عقل سلیم کو کام میں نہ لانا حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔

اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ

ہم تو ایمان لاچکے اور جب اپنے شیطانوں کے ساتھ تخلیہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٤ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَ

ہم تو (مسلمانوں کو) الو بیوقوف بناتے ہیں (وہ کیا بنائیں گے) خدا ان کو بناتا ہے اور ان کو ڈھیل دیتا ہے

يَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝١٥ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

کہ وہ اپنی سرکشی میں غلطاں پیچاں رہیں یہی وہ لوگ ہیں جنہوں

اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ

نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید کی پھر نہ ان کی تجارت ٢ ہی نے کچھ

وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝١٦ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ

نفع دیا اور نہ ان لوگوں نے ہدایت پائی ان لوگوں کی مثل (تو) اس شخص کی سی مثل ہے جس نے

نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ

(رات کے وقت مجمع میں) بھڑکتی ہوئی آگ روشن کی پھر جب آگ (کے شعلے) نے ان کے گرد وپیش خوب اجالا کر دیا تو

وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ۝١٧ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ

خدا نے ان کی روشنی لے لی اور ان کو گھٹا ٹوپ اندھیرے میں چھوڑ دیا کہ اب انہیں کچھ سجھائی نہیں دیتا یہ لوگ بہرے گونگے اندھے

فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝١٨ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ

ہیں کہ پھر اپنی گمراہی سے باز نہیں آسکتے یا ان کی مثل ٣ ایسی ہے جیسے آسمانی بارش جس میں تاریکیاں

ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْۤ

گرج، بجلی اور موت کے خوف سے کڑک کے مارے اپنے کانوں میں انگلیاں دیئے لیتے ہیں حالانکہ خدا کافروں کو

اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ

(اس طرح) گھیرے ہوئے ہے (کہ اسکے ... نہیں

بِالْكٰفِرِيْنَ ۝١٩ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ

سکتے) قریب ہے کہ بجلی ان کی آنکھوں کو چوندھیا دے۔ جب انکے آگے

اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ

بجلی چمکی تو اس روشنی میں چل کھڑے ہوئے اور جب ان پر اندھیرا چھا گیا (تو ٹھٹک کر) کھڑے ہوگئے

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ

اور اگر خدا چاہتا تو یوں بھی ان سے دیکھنے سننے کی قوتیں چھین لیتا بیشک

اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢٠ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا

خدا ہر چیز پر قادر ہے (اے لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت

رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ

کرو جس نے تم کو اور ان لوگوں کو جو تم سے پہلے تھے پیدا کیا ہے۔ عجب ٤ نہیں کہ تم

---

١ اردو محاورے میں بنانے کے معنی احمق بنانے کے ہیں اس وجہ سے استہزاء کا یہ ترجمہ کیا گیا ہے۔

٢ یہاں لین دین اور تجارت کا ذکر بطور استعارہ ہے مقصود یہ ہے کہ منافقوں کو ہدایت اختیار کرنی تھی اور انہوں نے اختیار کی گمراہی، اور آخرکار ان کو اپنی غلط فہمی کا وبال بھگتنا پڑا اور یہی تجارت کا خسارہ ہے۔

٣ خداوند عالم نے منافقوں کی دو مثلیں بیان کیں پہلی مثل کی توضیح یہ ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نور اسلام عالم میں پھیلایا اور اطراف و جوانب کے لوگ اسلام کے پھریرے کے سایہ میں آ گئے اور منافقین باوجود خاص مکہ میں رہنے کے اندھے کے اندھے رہے اور دوسری مثل کی توضیح یہ ہے کہ بارش سے کنایہ ہے اسلام کی طرف، کیونکہ جس طرح بارش رحمت خدا ہے اسی طرح اسلام بھی ایک خاص رحمت پروردگار ہے جو عالم پر چھا گیا ابتدائے اسلام میں مسلمانوں کو کچھ منافقین سے اذیتیں پہنچی تھیں تو ان اذیتوں کو تاریکی گرج سے تشبیہ دی اب منافقین کی یہ حالت تھی کہ جب کسی لڑائی میں مسلمانوں کو فتح ہوئی یا کوئی فائدہ پہنچا تو تھوڑی دیر کے لئے منافقین کے دل میں اسلام کا اچھا اثر ہوا اسی کو خدا نے فرمایا ہے کہ جب بجلی چمکی تو چل کھڑے ہوئے یعنی ان کے جی میں آیا کہ مسلمان ہو جانا چاہیے اور اگر کہیں مسلمانوں کو نقصان پہنچا یا لڑائی میں ہار گئے تو منافقین بھی بدگمان ہو گئے اسی کو خدا نے فرمایا کہ جب ان پر اندھیرا چھا گیا تو ٹھٹک کر کھڑے ہو گئے اور پھر مسلمانوں کی تسکین کے واسطے فرماتا ہے کہ اگر خدا چاہتا تو ان سے دیکھنے سننے کی قوتیں سلب کر لیتا مقصود یہ ہے کہ ابتدائے اسلام کے واسطے ان کا اتفاق میں رہنا بھی غنیمت ہے کہ کھلم کھلا دشمنی تو نہ کریں گے۔

٤ اس مقام پر یہ شبہ نہ ہونا چاہیے کہ خدا نے شک کے طور پر فرمایا ہے۔ اصل یہ ہے کہ تقوا کا درجہ عبادت سے بڑھا ہوا ہے اور شک ضروری نہیں کہ متکلم ہی کی طرف سے ہو بلکہ اکثر صرف مخاطب کے امیدوار بنانے کی غرض سے بھی ہوا کرتا ہے جیسے کوئی حاکم کسی معمولی خدمت پر متعین کرنے کے لئے کہ اگر تم نے اس کو اچھی طرح سے انجام دیا تو عجب نہیں تمہاری ترقی ہو جائے تو وہ ترقی حسن خدمت پر مشروط ہے۔

——— بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ ٢ ———

احمد رضا خان بریلوی اور علامہ محمد نعیم الدین حنفی لکھتے ہیں ایاک نستعین میں تعلیم فرمائی کہ استعانت خواہ بواسطہ ہو یا بے واسطہ

تَتَّقُوْنَ ۝ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ

پرہیزگار بن جاؤ جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا

بِنَآءً وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ

اور آسمان سے پانی برسایا پھر اسی نے تمہارے کھانے کے لیے پھل پیدا کیے

رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

پس کسی کو خدا کا ہمسر نہ بناؤ حالانکہ تم خوب جانتے ہو

وَ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا

اور اگر تم لوگ اس کلام سے جو ہم نے اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نازل کیا ہے

بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

شک میں پڑے ہو پس اگر تم سچے ہو تو تم (بھی) ایک ایسا سورۃ بنالاؤ اور خدا کے سوا جو تمہارے مددگار ہوں

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا

(ان کو بھی) بلا لو پس اگر تم یہ نہیں کر سکتے اور ہرگز نہیں کر سکو گے تو

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ ۖۚ اُعِدَّتْ

اس آگ سے ڈرو جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے جو کافروں کے لیے

لِلْكٰفِرِیْنَ ۝ وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ

تیار کی گئی ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے ان کو (اے پیغمبر) خوش خبری دے

لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا

دو کہ ان کیلئے (بہشت کے) وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جب انہیں ان (باغات) کا کوئی میوہ

مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَ

کھانے کو ملے گا تو کہیں گے یہ تو وہی میوہ ہے جو پہلے ہی ہمیں کھانے کو مل چکا ہے کیونکہ انہیں ملتی جلتی [2]

اُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَ لَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۗۙ وَّ هُمْ

صورت و رنگ کے (میوے) ملا کریں گے۔ اور بہشت میں ان کے لیے صاف ستھری بیبیاں ہوں گی اور یہ لوگ

فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا

اس (باغ) میں ہمیشہ رہیں گے بیشک خدا مچھر یا اس سے بھی بڑھ کر (حقیر چیز کی) کوئی مثل بیان کرنے میں

مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ

نہیں جھینپتا۔ پس جو لوگ ایمان لاچکے ہیں وہ تو بالیقین جانتے ہیں کہ یہ (مثل) بالکل

اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ

ٹھیک ہے اور ان کے پروردگار کی طرف سے ہے (اب رہے) وہ لوگ جو کافر ہیں پس وہ بول اٹھتے ہیں

مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا ۙ وَّ یَهْدِیْ

کہ خدا کا اس مثل سے کیا مطلب ہے۔ ایسی مثل سے خدا بہتیروں کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور ایسی ہی (مثل)



[1] جس زمانے میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے اس وقت عرب میں شعر و شاعری کا بڑا چرچا تھا اور اپنی فصاحت و بلاغت پر بڑا ناز تھا اور اپنی زبان کے مقابلہ میں ساری دُنیا کی زبانوں کو گونگی کہا کرتے تھے۔ ان کے یہاں شعر موزوں کر دینا ایک بالکل معمولی بات تھی۔ ان کی لڑکیاں اور لونڈیاں برجستہ ایسے ایسے اشعار نظم کر دیتیں کہ اب بڑے بڑے ادیب غور و فکر کرنے کے بعد بھی نہیں کہہ سکتے۔ ایسی حالت میں خداوند عالم نے حضرت رسول کو جہاں اور معجزے عطا فرمائے۔ ایک قوی مستحکم و پائدار اور تاقیام قیامت باقی رہنے والا معجزہ یہ بھی عطا فرمایا کہ قرآن نازل کیا اور وہ بھی اس دعوے سے کہ اگر کسی کو اس کے کلام خدا ہونے میں شک ہو تو اس کے مثل ایک ہی سورۃ بنا لائے یا بنوائے یہ امر مشرکین عرب کے نزدیک نہایت باوقعت ثابت ہوا کیونکہ ایک ایسا شخص جس نے نہ کبھی کسی سے کچھ پڑھا ہو نہ ایک سطر عبارت لکھی ہو نہ شعر نظم کیا ہو، اکبار گی اتنا بڑا دعویٰ کرتا حتیٰ کہ بعض اشخاص نے جو اہل انصاف سے تھے صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ یہ آدمی کا کلام نہیں ہے۔

[2] چونکہ فطرت انسانی کا مقتضا یہ ہے کہ جب کوئی پھل جسے کبھی دیکھا نہ ہو کھانے کو دیا جائے تو خواہ مخواہ ایک رکاوٹ ہوتی ہے اسی وجہ سے خداوند عالم بہشت میں ایسے میوے عطا کرے گا جو صورت اور رنگ میں پہلے سے ملتا جلتا ہو تاکہ جھجک جاتی رہے مگر جب کھائیں گے تو اس کا مزا دوسری قسم کا ہو گا اور اس سے ان کو اور زیادہ لطف حاصل ہو گا۔

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۲

ہر طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے حقیقی مستعان وہی ہے اس سے یہ سمجھنا کہ اولیا و انبیا سے مدد چاہنا شرک ہے۔ عقیدہ باطلہ ہے کیونکہ مقربان حق کی امداد، امداد الٰہی ہے کیونکہ بالغیر نہیں ہے۔ اگر اس آیت کے وہ معنی ہوتے جو وہابیہ نے سمجھے ہیں تو قرآن پاک میں اعینونی بقوۃ و استعینوا بالصبر والصلوٰۃ کیوں وارد ہوتا (خزائن العرفان بر حاشیہ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن احمد رضا خان بریلوی طبع کراچی)

ہم کہتے ہیں کہ حضرت رسول کریم کے پیش نظر بھی ایاک نستعین تھا اس کے باوجود وہ خدا سے دعا کرتے ہیں واجعل لی من

(باقی صفحہ پر)

بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ الَّذِيْنَ

سے بہتیروں کو ہدایت کرتا ہے۔ مگر گمراہی میں ① چھوڑتا بھی ہے تو ایسے بدکاروں کو جو لوگ خدا کے

يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ

عہد و پیمان کو مضبوط ہو جانے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں اور جن (تعلقات) کا خدا نے حکم دیا ہے ان کو

مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ

قطع کر دیتے ہیں، اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں

اُولٰۗئِكَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ

یہی لوگ گھاٹا اٹھانے والے ہیں (ہائیں) کیونکر تم خدا کا انکار کر سکتے ہو حالانکہ تم (ماؤں کے

اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ

پیٹ) میں بے جان تھے تو اسی نے تمکو زندہ کیا، پھر وہی تمکو مار ڈالے گا پھر وہی تمکو (دوبارہ قیامت میں) زندہ کرے گا پھر

تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾ ھُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۤ

اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے تمہارے (نفع کے) لیے زمین کی کل چیزوں کو

ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ فَسَوّٰىھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَھُوَ

پیدا کیا پھر آسمان (کے بنانے) کی طرف متوجہ ہوا تو سات آسمان ہموار (و مستحکم) بنا دیئے اور وہ (خدا)

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰۗئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ

ہر چیز سے خوب واقف ہے اور (اے رسولؐ) اس وقت کو یاد کرو جب آپ کے پروردگار

فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ

نے فرشتوں سے کہا کہ میں (اپنا) ایک نائب زمین میں بنانے والا ہوں ② تو فرشتے تعجب سے) کہنے لگے کیا تو زمین

فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاۗءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ

میں ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو زمین میں فساد ③ اور خونریزیاں کرتا پھرے حالانکہ (اگر خلیفہ بنانا ہے تو) ہمارا زیادہ حق ہے کیونکہ

لَكَ ۭ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاۗءَ

ہم تیری تعریف سے تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکیزگی ثابت کرتے ہیں (تب) خدا نے فرمایا اس میں شک ہی نہیں کہ جو میں جانتا ہوں

كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَھُمْ عَلَي الْمَلٰۗئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَاۗءِ

تم نہیں جانتے اور آدم کی حقیقت ظاہر کرنے کی غرض سے) آدم کو سارے نام بتا دیئے پھر ان لوگوں کو (جن کے نام بتائے تھے

ھٰٓؤُلَاۗءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ

فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا کہ اگر تم سچے ہو تو ان لوگوں کے نام بتاؤ تب فرشتوں نے عاجزی سے) عرض کی (تو ہر عیب سے)

لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾ قَالَ

پاک و پاکیزہ ہے ہم تو اس کے سوا کچھ نہیں جانتے جو تو نے ہمیں بتایا ہے تو بڑا جاننے والا اور مصلحتوں کا پہچاننے والا ہے (اس وقت)

يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْھُمْ بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَھُمْ بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ ۙ قَالَ

خدا نے آدم کو حکم دیا کہ) تم ان فرشتوں کو ان لوگوں کے نام بتا دو، پھر جب آدمؑ نے فرشتوں کو ان لوگوں کے نام بتا دیئے۔ تو خدا نے

① یُضِلُّ کا ترجمہ عام مترجمین نے گمراہ کرنا کیا ہے حالانکہ یہ بالکل محال ہے جب وہ خود گمراہ کنندہ ہوا تو عذاب کیونکر کر سکتا ہے اصل یہ ہے کہ ان مترجمین نے ظاہر لفظ کو دیکھ کر ترجمہ کر دیا اور چونکہ راسخون فی العلم کے کلام کی طرف نظر نہ کی اس وجہ سے اس غلطی میں مبتلا ہوئے۔ اس مقام پر اضلال سے مراد تخلیہ ہے یعنی ان کی حالت پر چھوڑ دینا۔ اسی وجہ سے میں نے عام ترجموں سے عدول کر کے یہ ترجمہ اختیار کیا ہے۔

② خدا نے انسانی آفرینش کے سلسلہ کو بیان فرمانا شروع کیا ہے۔ اس کی توضیح یہ ہے کہ آسمان و زمین وغیرہ کے پیدا کرنے کے بعد خدا نے حضرت عزرائیل ملک الموت کے ذریعہ سے مختلف اقسام کی مٹی کی مٹھی منگوائی اور اس کو پہلے پانی میں گوندھا پھر اس کو خمیر کے لئے ایک عرصہ تک چھوڑ دیا کہ اس میں چپچپاہٹ پیدا ہو اس کے بعد اس کا ایک پتلا بنایا اور پھر اسے سوکھنے کو ایک عرصہ تک چھوڑ دیا حتی کہ اس میں مثل ٹھیکرے کے کھنکھناہٹ پیدا ہو گئی اس کے بعد اس میں روح داخل کی اور فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا پھر چند روز بہشت میں رکھا اس کے بعد دنیا میں لایا اور زمین سے اگنے والی چیزوں کو اس کی غذا قرار دی جو معدہ میں جا کر مل جل کر بہت سے انقلابات کے بعد نطفہ بنی اور پھر اس نطفہ کو رحم میں عورت کے جاگزیں کیا اور پھر اس سے علقہ (منجمد خون) بنایا اس کے بعد مضغہ (لوتھڑا) بنایا اس کے بعد آدمی بنایا اسی وجہ سے خدا نے اپنے کلام میں کہیں انسان کی اصل خلقت کو تراب (سوکھی مٹی)، کہیں طین (گیلی مٹی)، کہیں صلصال (ٹھیکرا)، کہیں نطفہ کہیں علقہ کہیں مضغہ ارشاد فرمایا ہے اور وہ سب اپنی اپنی جگہ پر ٹھیک ہے۔

③ چونکہ خدا نے حضرت آدمؑ کے قبل جنات اور نسناس وغیرہ کو خلق کیا تھا اور ان لوگوں نے بہت خونریزیاں کی تھیں اور فسادات برپا کئے تھے اس وجہ سے جب خدا نے حضرت آدم کی پیدائش کا ذکر کیا تو فرشتوں کو خیال ہوا کہ شاید یہ بھی ویسا ہی ہو اسی وجہ سے فرشتوں نے بارگاہ احدیت میں یوں عرض کی۔ ④ چونکہ فرشتوں کو اپنے حسن خدمات تسبیح و تقدیس کا خیال تھا جنات و نسناس پر مقابلہ کر کے انسان کے آئندہ اور دلی حالات کا اظہار کیا تھا اور اپنے کو مستحق عہدۂ نیابت الٰہی

أَلَمْ أَقُلْ لَّكُمْ إِنِّىٓ أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۙ

(فرشتوں کی طرف خطاب کرکے) فرمایا کیوں میں تم سے نہ کہتا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کے چھپے ہوئے راز کو جانتا ہوں

وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝٣٣ وَإِذْ قُلْنَا

اور جو کچھ تم اب ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے تھے (وہ سب) جانتا ہوں اور (اس وقت کو یاد کرو)

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا إِلَّآ إِبْلِيْسَ ؕ أَبٰى

جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب کے سب جھک گئے مگر شیطان نے انکار کیا اور

وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٣٤ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ

غرور میں آگیا۔ اور کافر ہو گیا اور لہ ہم نے (آدم سے) کہا اے

أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠

آدم تم اپنی بیوی سمیت بہشت میں رہا سہا کرو اور جہاں تمہارا جی چاہے اس میں سے بفراغت کھاؤ (پیو) مگر اس

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٣٥

درخت کے پاس بھی نہ جانا (ورنہ) پھر تم اپنا آپ نقصان کرو گے

فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا

تب شیطان نے آدم وحوا کو (دھوکا دے کر) وہاں سے ڈگمگایا (اور) آخر ان کو جس (عیش وراحت) میں تھے

اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْأَرْضِ

اس سے نکال پھینکا اور ہمنے کہا (اے آدم وحوا) تم (زمین پر) اتر پڑو تم میں سے ایک کا ایک دشمن ہوگا۔ اور زمین میں

مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ إِلٰى حِيْنٍ ۝٣٦ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ

تمہارے لئے ایک خاص وقت (قیامت) تک ٹھہراؤ اور ٹھکانا ہے۔ پھر آدم نے اپنے پروردگار سے (معذرت کے

كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ إِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝٣٧ قُلْنَا

چند الفاظ لہ سیکھے پس خدا نے (ان الفاظ کی برکت سے) آدم کی توبہ قبول کرلی بیشک وہ بڑا معاف کرنیوالا مہربان ہے (اور جب

اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ

آدم کو) یہ حکم دیا تھا کہ یہاں سے اتر پڑو (تو یہ بھی کہہ دیا تھا کہ) اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو (اس

تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٣٨ وَ

کی پیروی کرنا کیونکہ) جو لوگ میری ہدایت پر چلیں گے ان پر (قیامت میں) نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہونگے اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

(یہ بھی یاد رکھو کہ) جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو وہی جہنمی ہیں اور

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٣٩ ع يٰبَنِىٓ إِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىٓ

ہمیشہ دوزخ میں ہی پڑے رہیں گے۔ اے بنی اسرائیل (یعقوب کی اولاد) میرے ان احسانات کو یاد کرو جو تم پر پہلے

أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُوْا بِعَهْدِىٓ أُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَإِيَّاىَ

کرچکے ہیں اور تم میرے عہد واقرار (ایمان) کو پورا کرو تو میں بھی تمہارے عہد (ثواب) کو پورا کروں گا۔ اور مجھی سے



لہ جب خدا نے حضرت آدمؑ کو بہشت میں رہنے کا حکم دیا تھا تو یہ بھی سمجھا دیا گیا تھا کہ فلاں درخت کے پاس نہ جانا ورنہ تم اپنا آپ نقصان کروگے، اور یہ امر شیطان پر بہت شاق تھا۔ غرض شیطان نے سانپ کو جو اس وقت جنت میں آتا جاتا تھا اپنا رازدار بنالیا اور اس کے منہ میں ہوکر بہشت میں پہنچا اور کچھ ایسی باتیں بنائیں کہ حضرت آدمؑ دھوکہ میں آگئے۔ اس مقام پر یہ شبہ ہوتا ہے کہ حضرت آدمؑ نبی اور معصوم تھے پس ایسا گناہ ان سے کیونکر ہوسکتا ہے اس اعتراض کو بہت سے لوگوں نے تو چاہے کسی خیال سے مان بھی لیا اور اس کے قائل ہوگئے ہیں کہ انبیاء سے العیاذ باللہ گناہ ہوسکتا ہے اور بعض حضرات ہمعصر نے بعض ملاحدہ کی تقلید میں اس اعتراض سے بچنے کے واسطے یہ اختیار کیا کہ وہ آدمؑ جن سے یہ گناہ ہوا وہ آدم ابوالبشر نہ تھے، بلکہ ان کی نسل سے کوئی آدمی تھا جس کا قصہ قرآن میں ہے اور بہشت بھی بہشت خلد نہ تھا بلکہ بہشت دنیا اگرچہ یہ ایراد کوئی جدید نہیں ہے بلکہ بہت قدیم ہے اور ہمارے حضرات آئمہ معصومینؑ نے اس کے مختلف مواقع میں مختلف جوابات دیئے ہیں مگر مجھے افسوس ہے کہ اس میں اکثر مفسرین نے اختلاف کیا ہے کہ وہ درخت کونسا تھا وہ بہشت کون سی تھی مگر اس میں کسی نے اختلاف نہیں کیا تھا کہ حضرت آدمؑ کون سے تھے یہ ایک بالکل انوکھی بات ہے جسے چودھویں صدی میں سنتا ہوں کیونکہ اگر قرآن مجید کی آیتوں کی تاویل کسی طرح کرلی جائے تو خیر مگر احادیث صحیحہ اس کثرت سے صاف اور صریح اس بارے میں وارد ہیں کہ انکو نہ ماننا گویا آفتاب پر خاک ڈالنا ہے۔ بہرحال اس کے جوابات ملاحظہ ہوں۔ ۱: خدا نے اس درخت کے پاس جانے کی ممانعت کی تھی نہ کھانے کی پھر اگر حضرت آدمؑ نے کھایا تو کیا برائی کی۔ ۲: اگر مان لیا جائے کہ کھانے کی ممانعت تھی تو خدا نے ایک درخت کی طرف اشارہ کرکے معین کردیا تھا اور حضرت آدمؑ نے خاص اس درخت سے ہرگز نہیں کھایا بلکہ اسی قسم کے درخت سے کھایا اور چونکہ اس قسم کے درخت سے کھانا بھی حضرت آدمؑ کی شان کے خلاف تھا اس وجہ سے یہ عتاب خدا کی طرف سے ہوا۔ ۳: اگرچہ ممانعت تھی مگر حرام نہ تھا جس کے فعل پر گناہ کا الزام رکھا جائے بلکہ مکروہ تھا اور محض آداب میں داخل تھا جیسے ہم سے کہا جائے کہ دھوپ میں مت چلو ورنہ اپنا آپ نقصان کروگے۔ اسی طرح

(باقی صفحہ ۱۹ پر)

فَارْهَبُوْنِ ۝ وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَ

ڈرتے رہو۔ اور جو (قرآن) میں نے نازل کیا وہ اس کتاب (توریت) کی (بھی) تصدیق کرتا ہے جو

لَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا قَلِيْلًا

تمہارے پاس ہے اور تم سب سے پہلے اس کے انکار کرنے والے نہ ہو جاؤ اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑی

وَّاِيَّاىَ فَاتَّقُوْنِ ۝ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ

قیمت لہ (دنیوی فائدہ) نہ لو اور مجھی سے ڈرتے رہو اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور حق بات کو نہ چھپاؤ

تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا

حالانکہ تم جانتے ہو اور پابندی سے نماز ۲ ادا کرو اور زکوٰۃ

الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ

دیا کرو اور جو لوگ (ہمارے سامنے عبادت کیلئے) جھکتے ہیں ان کے ساتھ تم بھی جھکا کرو۔ تم اور لوگوں سے تو نیکی کرنے کو کہتے

وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

ہو اور اپنی خبر نہیں لیتے حالانکہ تم کتاب خدا کو (برابر) رٹا کرتے ہو، تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى

اور (مصیبت کے وقت) ۳ صبر اور نماز کا سہارا پکڑو اور البتہ نماز دوبھر تو ہے مگر ان خاکساروں پر

الْخٰشِعِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ

نہیں جو بخوبی جانتے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور ضرور اسی کی طرف

اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ يٰبَنِىْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ

لوٹ جائیں گے۔ اے بنی اسرائیل ۴ میری ان نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے پہلے تمہیں

اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَ

دیں اور یہ (بھی تو سوچو) کہ ہم نے تم کو سارے جہان کے لوگوں سے بڑھا دیا اور

اتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـــًٔـا وَّلَا يُقْبَلُ

اس دن سے ڈرو کہ (جس دن) کوئی شخص کسی کی طرف سے نہ فدیہ ہو سکے گا، اور نہ اس کی طرف سے

مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ

کوئی سفارش مانی جائے گی اور نہ اسکا کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ وہ مدد

يُنْصَرُوْنَ ۝ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ

پہنچائے جائیں گے اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے تمہیں (تمہارے بزرگوں کو) قوم فرعون

سُوْۗءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ

۵ (کے پنجہ) سے چھڑایا جو تمہیں بڑے بڑے دکھ دے کر ستاتے تھے تمہارے لڑکوں پر تو چھری پھیرتے تھے

وَفِىْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ

اور تمہاری عورتوں کو (اپنی خدمت کے لیے) زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے (آزمائے صبر کی)

لہ علمائے یہود مثل یحییٰ بن اخطب و کعب بن اشرف کا قاعدہ یہ تھا کہ وہ ہر سال اپنی قوم سے جو گیہوں میوے وغیرہ وصول کرتے اور بادشاہوں سے ہدیہ لیتے تھے، اور یہ خوف تھا کہ اگر یہ لوگ رسول اللہ کی پیروی کریں گے تو یہ سب آمدنی موقوف ہو جائے گی۔ اس غرض سے توریت میں تحریف کرتے تھے، اور جو آیتیں حضرت رسالتؐ کی شان میں تھیں بدل دیتے تھے ان کی تنبیہ کے واسطے یہ آیت نازل ہوئی۔

۲ اس سے خداوند عالم نے نماز جماعت کی ترغیب دلائی ہے کیونکہ فرادی نماز کی بہ نسبت نماز جماعت کا ثواب بہت زیادہ ہے اور بعض روایات میں ہے کہ اس سے مراد آئمہ معصومین ہیں جن کی اطاعت کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔

۳ صبر سے مراد روزہ ہے اور عام صبر بھی ہو سکتا ہے یہ ایک ایسی عمدہ خصلت ہے کہ جو شخص اس کو اختیار کرتا ہے تمام دنیا کی مصیبت اس پر آسان ہو جاتی ہے، اور علیٰ ہذا القیاس نماز بھی اسی وجہ سے بعض احادیث میں ہے کہ جب تم کو کوئی رنج ہو تو وضو کر کے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز کیوں نہیں پڑھتے چنانچہ حضرت علیؑ ایسا ہی کرتے تھے اور اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرماتے تھے واستعینوا۔ ۱۲

۴ اسرائیل حضرت یعقوبؑ کا نام ہے۔ سریانی میں اسرا کے معنی بندہ کے ہیں اور ایل کے معنی اللہ تو اسکا ترجمہ عبداللہ ہوا اور بنی اسرائیل حضرت یعقوبؑ کی اولاد۔

۵ مصر کے بادشاہ کا خطاب فرعون ہے جس کی جگہ اب خدیو مصر ہے۔ بنی اسرائیل کے مصر میں آباد ہونے کے باعث حضرت یوسفؑ تھے کہ جب ان کو سلطنت پر قبضہ ہوا تو ان کو وہاں بسایا گیا تھا اور جب کچھ دن گزر گئے تو ان کی شامت اعمال سے سلطنت ان کے ہاتھ سے نکل گئی تو ذلیل و خوار ہوئے اور اب تک ایسے ذلیل ہیں کہ باوجود اس قدر وسیع زمین کے ایک چپہ بھر زمین میں چین نہیں۔ فرعون نے ایک دن یہ خواب دیکھا کہ بیت المقدس کی طرف سے آگ کا ایک شعلہ بھڑکا اور اس نے مصر کے تمام گھر جلا کر خاک سیاہ کر دیئے مگر بنی اسرائیل کو کچھ ضرر نہ پہنچا جب نجومیوں سے اس کی تعبیر پوچھی تو معلوم ہوا کہ انہی بنی اسرائیل کی نسل سے ایک لڑکا پیدا ہونے والا ہے جو سلطنت کو تباہ و برباد کر دیگا۔

الْبَحْرَ فَأَنْجَيْنٰكُمْ وَ أَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَ أَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝٥٠

سخت آزمائش تھی۔ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہمنے تمہارے لیے دریا کو ٹکڑے ٹکڑے کیا پھر ہمنے تمکو بچھا لیا اور

وَ إِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ

فرعون کے آدمیوں کو تمہارے دیکھتے دیکھتے ڈبو دیا اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہمنے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا تھا

مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ أَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝٥١ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ

اور تم لوگوں نے انکے جانیکے بعد ایک بچھڑے کو (پرستش کیلئے خدا) بنا لیا حالانکہ تم اپنے اوپر ظلم جوت رہے تھے۔ پھر ہمنے اسکے بعد بھی تم سے

بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٥٢ وَ إِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى

درگزر کیا تاکہ تم شکر کرو (اور وہ وقت بھی یاد کرو) جب موسیٰ کو کتاب

الْكِتٰبَ وَ الْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝٥٣ وَ إِذْ قَالَ مُوْسٰى

(توریت) عطا کی اور حق و باطل کا جدا کرنیوالا قانون (عنایت کیا) تاکہ تم ہدایت پاؤ اور (وہ وقت یاد کرو) جب

لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم تمنے بچھڑے کو (خدا) بنا کے اپنے اوپر بڑا سخت ظلم کیا تو اب (اس کے سوا کوئی چارہ نہیں

فَتُوْبُوْٓا إِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا أَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ

کہ) تم اپنے خالق کی بارگاہ میں توبہ کرو اور (وہ یہ ہے کہ) اپنے لوگوں کو قتل کر ڈالو۔ تمہارے پروردگار کے نزدیک تمہارے

لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ إِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ

حق میں یہی بہتر ہے پھر جب تم نے ایسا کیا تو خدا نے تمہاری توبہ قبول کر لی۔ بیشک وہ بڑا معاف کرنے والا

الرَّحِيْمُ ۝٥٤ وَ إِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى

مہربان ہے۔ (اور وہ وقت بھی یاد کرو) جب تم نے موسیٰ سے کہا تھا کہ اے موسیٰ ہم تم پر اس وقت تک ہرگز

اللّٰهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَ أَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝٥٥

ایمان نہ لائیں گے جبتک ہم خدا کو ظاہر بظاہر نہ دیکھ لیں۔ اس پر تمہیں بجلی نے لے ڈالا اور تم تکتے ہی رہ گئے

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٥٦ وَ

پھر تمہیں تمہارے مرنے کے بعد ہم نے جلا اٹھایا تاکہ تم شکر کرو اور

ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى

ہم نے تم پر ابر کا سایہ کیا اور تم پر من و سلویٰ اتارا (اور یہ بھی کہہ دیا تھا کہ) جو ستھری نفیس روزیاں تمہیں دی

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ

ہیں انہیں (شوق سے) کھاؤ اور ان لوگوں نے ہمارا تو کچھ بگاڑا نہیں مگر اپنی ہی جانوں

كَانُوْٓا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝٥٧ وَ إِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ

پر ستم ڈھاتے رہے اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم سے کہا کہ اس

الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ ادْخُلُوا

گاؤں (اریحا) میں جاؤ اور اس میں سے جہاں چاہو فراغت سے کھاؤ (پیو) اور دروازے پر سجدہ کرتے ہوئے



ل حضرت موسیٰ جو راتوں رات اپنی قوم کو لے کر مصر سے نکلے تھے کہ فرعون کو خبر ہوئی تو اس نے اپنی فوج سمیت پیچھا کیا صبح ہوتے ہی اس نے بنی اسرائیل کو ایسے موقع پر پالیا کہ آگے دریا تھا پیچھے دشمن۔ کشتی وغیرہ پاس نہ تھی کہ گزر جائیں اس نازک وقت میں خدا نے مدد کی اور حضرت موسیٰ نے اپنی لاٹھی دریا پر ماری کہ دریا پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا بنی اسرائیل تو جلدی اس پار پہنچے۔ فرعون نے بھی پیچھا کیا۔ جونہی دریا کے بیچوں بیچ میں پہنچا تھا کہ دریا کا پانی مل کر ایک ہو گیا اور فرعون اور اس کی تمام فوج ڈوب مری۔

ل موسیٰ قبطی زبان میں مُو اور سیٰ سے مرکب ہے مُو کے معنی پانی اور سیٰ کے معنی درخت۔ اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ صندوق جس میں حضرت موسیٰ بحکم خدا بند کر کے دریا میں ڈال دیئے گئے تھے اور بہتے بہتے فرعون کے محل کے نیچے دریا کے کنارے آلگا تھا وہاں پر ایک درخت بھی تھا اور فرعون کی لونڈیوں نے نکالا، تو درخت اور پانی کی وجہ سے موسیٰ نام ہوا۔

ل بنی اسرائیل کے دریا سے چھٹکارا پانے کے بعد خدا نے حضرت موسیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ تم ایک مہینہ کوہ طور پر آکر رہو تو تمہیں توریت عطا ہو گی۔ حضرت موسیٰ اپنے بھائی ہارون کو اپنا نائب بنا کر طور پر تشریف لے گئے، وہاں خدا کی مرضی ایک مہینے کے عوض چالیس دن کی ہوئی ادھر پیچھے بنی اسرائیل نے سامری کے بہکانے سے مٹی کے ایک بچھڑے کی صورت بنا کر پرستش شروع کر دی۔ حضرت ہارون نے ہر چند سمجھایا مگر ان لوگوں نے ایک نہ سنی جب حضرت موسیٰ پلٹ کر آئے تو اپنی قوم کی حالت دیکھ کر سخت ناراض ہوئے۔ آخر خدا کے حکم سے یہ سزا تجویز کی کہ وہ سب مل کر باہم ایک دوسرے کو قتل کریں غرض بنی اسرائیل مجبور ہوئے اور غسل کر کے کفن پہنے اور صحرا میں گئے اور دو زانو بیٹھ کر اپنے سر جھکا دیئے اور بارہ ہزار آدمی جو ثابت قدم تھے ننگی تلواریں لیے انکے سر پر موجود ہوئے اور ایک سیاہ گھٹا ان کے سر پر چھا گئی تاکہ تاریکی کی وجہ سے اپنے بیگانے کی تمیز جاتی رہے اور رحم نہ آنے غرض دوپہر سے شام تک برابر قتل عام رہا اور ہزاروں کا وارا نیارا ہو گیا تب باقی لوگوں کی خطائیں معاف ہوئیں ۱۲۔ (باقی صفحہ ۱۶ پر)

الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۭ وَسَنَزِيْدُ

اور زبان سے حطۃ لے (بخشش) کہتے ہوئے آؤ تو ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور ہم نیکی کرنے والوں کی نیکی (ثواب)

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٨﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ

بڑھا دیں گے۔ تو جو بات اُن سے کہی گئی تھی اسے شریروں نے بدل کر دوسری بات کہنی شروع

قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ

کر دی۔ تب ہم نے ان لوگوں پر جنہوں نے شرارت کی تھی ان کی بدکاری کی وجہ سے آسمانی

السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى

بلا نازل کی اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب موسیٰؑ نے اپنی

لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۭ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ

قوم کے لیے لے پانی مانگا تو ہم نے کہا (اے موسیٰؑ) اپنی لاٹھی پتھر پر مارو (لاٹھی مارتے ہی) اس میں بارہ (۱۲)

اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ

چشمے پھوٹ نکلے اور سب لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ بخوبی جان لیا (اور ہم نے عام اجازت دے دی کہ)

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ

خدا کی دی ہوئی روزی سے کھاؤ پیو اور ملک میں فساد نہ کرتے

مُفْسِدِيْنَ ﴿٦٠﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰي طَعَامٍ

پھرو اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب لے تم نے (موسیٰؑ سے) کہا کہ اے موسیٰؑ

وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

ہم سے ایک ہی کھانے پر رہا نہ جائے گا تو آپ ہمارے لیے اپنے پروردگار سے دُعا کیجئے کہ جو

مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّاۗىِٕهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۭ

چیزیں زمین سے اُگتی ہیں جیسے ساگ پات ترکاری اور ککڑی اور گیہوں (یا لہسن) اور مسور اور پیاز (من وسلویٰ کی جگہ)

قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ۭ

پیدا کرے۔ موسیٰؑ نے کہا تم ایسی چیز کو جو ہر طرح بہتر ہے ادنیٰ چیز سے بدلنا چاہتے ہو تو کسی شہر میں اتر پڑو

اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ۭ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ

پھر تمہارے لیے جو تم نے مانگا ہے سب موجود ہے اور ان پر رسوائی اور محتاجی

الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۤ وَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

کی مار پڑی۔ اور ان لوگوں نے قہر خدا کی طرف پلٹا کھایا یہ اس سبب سے ہوا کہ وہ

كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ

لوگ خدا کی نشانیوں سے انکار کرتے تھے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے تھے

الْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور اس وجہ سے (بھی) کہ وہ نافرمانی اور سرکشی کیا کرتے تھے بیشک مسلمانوں لے

لے ابن ابی شیبہ بیان کرتے ہیں حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اس امت میں ہماری مثال سفینۂ نوحؑ اور باب حطہ کی ہے بنی اسرائیل میں۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد اول صفحہ ۷۲ سطر ۱ مطبوعہ مصر

لے جب بنی اسرائیل نے جنگل میں من وسلویٰ چکھا اور پیاس کی شدت ہوئی تو حضرت موسیٰؑ کے پاس دوڑتے ہوئے آئے اور پانی کے طالب ہوئے وہاں پانی کہاں تھا آخر حکم خدا سے حضرت موسیٰ نے پتھر پر اپنی لاٹھی ماری اور اس میں بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور بنی اسرائیل نے پانی پیا۔ اور جب پانی کی ضرورت نہ رہی تو حضرت موسیٰ نے پھر اس پتھر پر اپنی لاٹھی ماری اور پانی بند ہو گیا اور چونکہ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے اور یہ ایک ہی قوم تھی اس وقت بھی حضرت موسیٰؑ سے جھگڑنے لگے کہ ہم سب ایک چشمے سے تو پانی پئیں گے۔ آخر خدا نے ان پر فضل کیا اور ان کی ہٹ رکھ لی کہ ہر قبیلہ کے لیے ایک جداگانہ چشمہ تھا اور وہ لوگ اپنے اپنے چشمے سے پانی پیتے۔۱۲

لے یہ بھی اسی جنگل میں رہنے کے زمانہ کا قصہ ہے۔ اس وقت بھی انکو کفار سے جہاد کرنے کی ترغیب دی گئی تھی۱۲

لے مسلمانوں سے مراد یہاں منافقین ہیں جو بظاہر مسلمان تھے اور قوم حضرت موسیٰ کا نام یہود اس لیے ہے کہ یہود کے معنی حرکت کرنے کے ہیں اور یہود چونکہ توریت پڑھنے کے وقت ہلا کرتے تھے اس وجہ سے یہ نام ہوا یا اس وجہ سے کہ یہ لوگ یہود ابن یعقوب کی اولاد میں تھے اور نصاریٰ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ جو ان کے پیغمبر تھے شہر ناصرہ میں پیدا ہوئے تھے یا اس وجہ سے کہ ان کے حواریین نے اپنے کو انصار اللہ کہا اور صابئین سے مراد وہ لوگ ہیں جو محض اپنی عقل کے پابند تھے اور اسی وجہ سے آخر جب لامذہب کیا گیا وہ لوگ مراد ہیں جو خدا کو چھوڑ کر ستارہ پرستی کرتے تھے۱۲۔

(بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۲)

لدنک سلطانا نصیرا خدایا اپنی بارگاہ سے مجھ کو ایک طاقتور مددگار عنایت فرمادے (پ ۱۵ رکوع ۹) یہ آیت فتح مکہ کے موقع پر نازل ہوئی تھی جس کے فوراً بعد حضرت رسول کریم نے حضرت علیؑ کو اپنے کندھے پر چڑھا کر بت شکنی کرائی تھی۔ (مسند احمد بن حنبل) اس سے معلوم ہوا کہ مظاہر قدرت حضرات محمد و آل محمد سے

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ

اور یہودیوں اور نصرانیوں اور لا مذہبوں میں سے جو کوئی خدا اور روزِ آخرت پر

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ

ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرتا رہے انہیں کے لئے ان کا اجر و ثواب ان

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۞ وَاِذْ

کے خدا کے پاس ہے اور نہ (قیامت میں) ان پر کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ دل ہونگے اور (وہ

اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ

وقت یاد کرو) جب لے ہم نے (تعمیل توریت کا) تم سے اقرار لیا اور ہم نے تمہارے سر پر طور سے (پہاڑ کو) لا کر

اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۞ ثُمَّ

لٹکا دیا اور کہہ دیا کہ (توریت) جو ہم نے تمکو دی ہے اسکو مضبوط پکڑے رہو اور جو کچھ اس میں ہے اسکو یاد رکھو تاکہ تم پرہیزگار بنو پھر اسکے

تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ

بعد تم (اپنے عہد و پیمان سے) پھر گئے پس اگر تم پر خدا کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو تم نے سخت

رَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۞ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ

گھاٹا اٹھایا ہوتا اور اپنی قوم سے ان لوگوں کی

اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِى السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً

حالت تو تم بخوبی جانتے ہو جو شنبہ کے دن اپنی حد سے گذر گئے (کہ باوجود ممانعت شکار کھیلنے نکلے) تو ہم نے ان سے کہا

خٰسِـِٕيْنَ ۞ ۚ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا

کہ تم راندے گئے بندر بن جاؤ لے (اور وہ بندر ہو گئے) پس ہم نے اس واقعہ کو ان لوگوں کے واسطے جنکے سامنے ہوا تھا اور جو اس کے بعد

وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۞ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖۤ اِنَّ

آنیوالے تھے، عذاب قرار دیا اور پرہیزگاروں کے لئے نصیحت۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ

اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ

خدا تم لوگوں کو تاکیدی حکم کرتا ہے کہ تم ایک گائے لے ذبح کرو وہ لوگ کہنے لگے کیا تم ہم سے دل لگی کرتے ہو

قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۞ قَالُوا ادْعُ

موسیٰ نے کہا میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہل بنوں (تب) وہ لوگ کہنے

لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِىَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ

لگے کہ (اچھا) تم اپنے خدا سے دعا کرو کہ ہمیں بتا دے کہ وہ گائے کیسی ہو۔ موسیٰ نے کہا بیشک خدا فرماتا

لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌ ۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا

ہے کہ وہ گائے نہ تو بہت بوڑھی ہو نہ بچھیا بلکہ ان میں سے اوسط درجہ کی ہو غرض جو تم کو حکم دیا گیا

تُؤْمَرُوْنَ ۞ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ

ہے اس کو بجا لاؤ وہ کہنے لگے (واہ) تم اپنے خدا سے دعا کرو کہ ہمیں یہ تو بتا دے کہ اس کا رنگ آخر



لے جب یہودیوں کو توریت عطا ہوئی تو اس کی ضخامت دیکھ کر گھبرائے اور کہنے لگے ہم سے تو اسکا بوجھ نہیں اُٹھ سکتا اتنے احکام کی تعمیل کیونکر ہو سکے گی۔ خدا نے ان کی تنبیہ کے واسطے کوہ طور ان کے سر پر آدھر لٹکایا کہ مانتے ہو تو مانو ورنہ ابھی کچل دیئے جاؤ گے۔ تب ان نے مانا۔

لے جس طرح مسلمانوں کے لیے جمعہ اور عیسائیوں کے لیے یک شنبہ کا دن بزرگ اور عبادت کا ہے اسی طرح یہودیوں کے لیے شنبہ کا دن ہے۔ کچھ بنی اسرائیل دریا کے کنارے شہر ایلہ میں رہتے تھے، اور ان کو شنبہ کے دن شکار کھیلنے کی ممانعت تھی بنی اسرائیل جن کی گھٹی میں شرارت گھول کر پلائی گئی تھی، اپنی فطرت سے بھلا کب چوکنے والے تھے۔ دریا کے کنارے بڑے بڑے گڑھے کھودے، اور دریا اور گڑھے کے درمیان نالیاں بنائیں۔ جمعہ کے دن جا کر نالیاں کھول آتے۔ پانی کے ساتھ مچھلیاں بہہ آتیں اور پھر جا کر گڑھے کے منہ کو بند کر دیتے مچھلیاں محفوظ ہو جاتیں۔ اور یکشنبہ کے دن جا کر نکال لاتے۔ اس مکاری کی ہر چند ممانعت کی گئی مگر یہ لوگ کب سنتے تھے۔ آخر حضرت داؤد کی بددعا سے چند آدمیوں کے سوا مرد و عورتیں سب کے سب بندر بن گئے تین روز تک زندہ رہے اور پھر سب کے سب مر گئے، پھر خدا نے ایک ہوا بھیجی جس نے ان سب کو دریا میں پھینک دیا۔

لے حضرت موسیٰ کے زمانہ میں ایک عورت بہت حسین و خوبصورت تھی اس کے پاس ایک شخص نے جسکا نام عامیل تھا، اور بہت نیک اور مالدار آدمی تھا شادی کا پیغام بھیجا اور عامیل کے چچازاد بھائی نے بھی پیغام دیا۔ اس عورت نے عامیل کے پیغام کو منظور کر لیا اور شادی ہو گئی۔ اس کے چچازاد بھائی نے اس رشک و حسد میں ایک دن شب کے وقت عامیل کو قتل کر ڈالا، اور اس کی لاش دوسرے محلہ کی مسجد کے دروازے پر رکھ آیا اور پھر خود صبح کو اس کے قصاص کا دعویدار ہوا۔ بنی اسرائیل میں اسکا سخت ہنگامہ ہوا ہر قبیلہ دوسرے کو اس کے قتل کا مجرم بتاتا تھا۔ خدا کا یہ حکم ہوا کہ تم ایک گائے کو ذبح کر کے اس کے گوشت کا ایک ٹکڑا لے کر اس کی لاش پر مارو وہ خود زندہ ہو کر اپنے قاتل کا پتہ بتا دیگا

پہلے تو بنی اسرائیل نے گائے ہی کے بارے میں کٹ حجتیاں کیں حالانکہ اگر حکم کے ساتھ ہی کوئی سی گائے لے کر ذبح کر دیتے تو ان کے بکھیڑے نہ پڑتے پھر اس کے بعد خریداری میں گائے کی وہ وہ شرطیں اور حماقتیں کیں کہ آخر نیک مرد دیندار کو جو محمد و آل محمد پر درود بھیجا کرتا تھا اور اپنے باپ کا بڑا مطیع تھا۔

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ

کیا ہو۔ موسیٰؑ نے کہا بیشک خدا فرماتا ہے کہ وہ گائے خوب گہرے زرد رنگ کی ہو کر دیکھنے والے اسے دیکھ کر خوش

النّٰظِرِيْنَ ۞ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ

ہو جائیں تب کہنے لگے تم اپنے خدا سے دعا کرو کہ ہمیں خدا یہ تو بتادو کہ وہ (گائے) اور کیسی ہو

الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۞

(وہ) گائے ہم پر مشتبہ ہوگئی ہے اور اگر خدا نے چاہا تو ہم ضرور (اسکا) پتہ لگا لیں گے

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَ

موسیٰ نے کہا خدا ضرور فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ تو اتنی سدھائی ہوئی ہو کہ زمین جوتے اور کھیتی سینچے بھلی چنگی ایک رنگ کہ

لَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ؕ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ

اس میں کوئی دھبہ تک نہ ہو، وہ بولے اب (جا کے) ٹھیک ٹھیک بیان کیا، غرض ان لوگوں نے وہ گائے حلال کی حالانکہ

بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۞ ع وَاِذْ قَتَلْتُمْ

ان سے امید نہ تھی کہ وہ ایسا کریں گے اور جب تم نے ایک شخص

نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۞ ج

کو مار ڈالا اور تم میں اس کی بابت پھوٹ پڑ گئی کہ ایک دوسرے کو قاتل بنانے لگا اور جو تم چھپاتے تھے خدا کو اسکا ظاہر کرنا منظور تھا۔

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَ

پس ہمنے کہا کہ اس گائے کا کوئی ٹکڑا لے کر اس (کی لاش) پر مارو یوں خدا مُردے کو زندہ کرتا ہے لے اور

يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۞ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ

تم کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھا دیتا ہے تاکہ تم سمجھو پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے

بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ

پس وہ مثل پتھر کے (سخت) تھے یا اس سے بھی زیادہ کرخت کیونکہ پتھروں میں بعض

الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ

تو ایسے ہوتے ہیں کہ ان سے نہریں جاری ہو جاتی ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں دراڑ

فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ

پڑ جاتی ہے اور ان میں سے پانی نکل پڑتا ہے اور بعض پتھر تو ایسے ہوتے ہیں کہ خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۞ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا

اور جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے خدا غافل نہیں ہے (مسلمانو) کیا تم یہ لالچ رکھتے ہو کہ وہ تمہارا (کہا)

لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ

ایمان لائیں گے۔ حالانکہ ان میں کا ایک گروہ (سابق میں) ایسا تھا کہ خدا کا کلام سنتا تھا اور اچھی طرح سمجھنے

يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۞ وَاِذَا

کے بعد الٹ پھیر کر دیتا تھا حالانکہ وہ خوب جانتے تھے اور جب ان



لے یعنی جس طرح یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک گوشت کا ٹکڑا مُردے کو چھوا دینے سے کیونکر زندہ ہوگیا کیونکہ بظاہر کوئی تعلق ایک دوسرے سے نہیں۔ اسی طرح سینکڑوں اور ہزاروں برس کے مُردے کا جی اُٹھنا بھی سمجھ میں آنے کی بات نہیں مگر خدا تو اپنی قدرت سے یوں ہی زندہ کر دیگا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ ١٢

(بقیہ حاشیہ متعلقہ صہ ١٢)

ان دونوں باتوں کے صلہ میں خدا نے ان احمقوں کے ہاتھ سے ایک گائے کی قیمت اتنی دلائی کہ اس شہر کے بنی اسرائیل سب کے سب محتاج و مفلس ہو گئے کیونکہ انہیں اس گائے کی قیمت یہ دینی پڑی کہ اس گائے کی کھال میں جتنا سونا آسکے غرض بعد خرابی بسیار ان لوگوں نے گائے ذبح کی اور ایک ٹکڑا گوشت کا مارا تھا کہ وہ میت اُٹھ بیٹھی اور اسنے اپنے چچا زاد بھائی کو اپنا قاتل بتایا اور پھر اسکو دوبارہ عمر بھی عطا ہوئی۔ ١٢

(بقیہ حاشیہ متعلقہ صہ ٢)

استعانت ممنوع نہیں ہے۔ اس لیے ہم یا علی مدد کہنا جائز جانتے ہیں اور ان کی مشکل کشائی پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ کہ خود رسول خدا سے فرمایا جارہا ہے وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر اور اگر وہ تم سے دینی امور میں مدد چاہیں تو تم پر ان کی مدد لازم و واجب ہے (پ ١٠، انفال آیت ٧٢) اگر خدا کے علاوہ کسی سے بھی استعانت ممنوع ہوتی تو وہ اپنے حبیبؐ کو دوسروں کی مدد کرنے کی تاکید نہ فرماتا اور یوم عاشورہ امام حسینؑ ھل من ناصر نہ فرماتے۔ اب سوال یہ ہے کہ پھر ایاک نستعین کا کیا مطلب ہے؟ اور وہ کونسی استعانت ہے جو خدا کے ساتھ مخصوص ہے جس کے لیے ایاک فرمایا گیا۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین کے فوراً بعد کسی حرف فصل کے اہدنا الصراط المستقیم فرمایا گیا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ استعانت جو خدا کے ساتھ مخصوص ہے صراط المستقیم پر قائم رکھنے سے متعلق ہے یہی کچھ تفسیر طنطاوی جوہری جلد ا صفحہ ٦ (طبع مصر) سے بھی مستفاد ہے۔

اھدنا الصراط المستقیم

امام اہل سنت علامہ بغوی لکھتے ہیں کہ بکر بن عبد اللہ مدنی کہتے ہیں کہ صراط مستقیم

(باقی صہ ١٤ پر)

لَقُوا الَّذِينَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى

لوگوں سے ملاقات کرتے ہیں جو ایمان لائے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو ایمان لا چکے اور جب ان میں سے بعض بعض

بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ

کے ساتھ تخلیہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ جو کچھ خدا نے تم پر (توریت میں) ظاہر کر دیا ہے کیا تم (مسلمانوں کو) بتا دو گے تاکہ

بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝٧٦ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ

اس کے سبب سے (کل) تمہارے خدا کے پاس تم پر حجت لائیں کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے لیکن کیا وہ لوگ

يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝٧٧ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا

(اتنا بھی) نہیں جانتے کہ وہ لوگ جو کچھ چھپاتے ہیں یا ظاہر کرتے ہیں خدا سب کچھ جانتا ہے اور کچھ ان میں سے ایسے اَن پڑھ

يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝٧٨

ہیں کہ وہ کتاب خدا کو اپنے مطلب کی باتوں کے سوا کچھ نہیں سمجھتے اور وہ فقط خیالی باتیں کیا کرتے ہیں۔

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۤ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ

پس وائے ہو ان لوگوں پر جو اپنے ہاتھ سے کتاب لے لکھتے ہیں پھر (لوگوں سے) کہتے (پھرتے) ہیں کہ

هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَوَيْلٌ لَّهُمْ

یہ خدا کے یہاں سے (آئی) ہے تاکہ اس کے ذریعے سے تھوڑی سی قیمت (دنیوی فائدہ) حاصل کریں۔ پس

مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝٧٩ وَقَالُوْا

افسوس ہے ان پر کہ ان کے ہاتھوں نے لکھا اور پھر افسوس ہے ان پر کہ وہ ایسی کمائی کرتے ہیں اور کہتے ہیں

لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۭ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ

کہ گنتی کے چند دنوں کے سوا ہمیں آگ چھونے کی بھی تو نہیں (اے رسولؐ ان لوگوں سے) کہو کہ کیا تم نے خدا

اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى

سے کوئی اقرار لے لیا ہے کہ پھر وہ کسی طرح اپنے اقرار کے خلاف ہرگز نہ کرے گا یا بے سمجھے بوجھے

اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٨٠ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ

خدا پر طوفان جوڑتے ہو ہاں (سچ تو یہ ہے کہ) جس نے برائی حاصل کی اور اس کے گناہوں

خَطِيْٓـــَٔتُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٨١ وَ

نے چاروں طرف سے اسے گھیر لیا ہے وہی لوگ تو دوزخی ہیں اور وہی (تو) اس میں ہمیشہ رہیں گے اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ

جو لوگ ایماندار ہیں اور انہوں نے اچھے کام کیے ہیں وہی لوگ جنتی ہیں کہ ہمیشہ جنت

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٨٢ ع وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ لَا

میں رہیں گے اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے (جو تمہارے بزرگ تھے)

تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۣ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى

عہد و پیمان لیا تھا کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ لے اور قرابتداروں اور یتیموں اور



لے یہ قصہ بھی علماء یہود کا ہے کہ وہ لوگ اپنے نفع دنیوی کے خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ حضرت رسولؐ کے طرفدار ہو جائیں اور ہمارا نذرانہ غائب ہو جائے، توریت میں تحریفیں کرتے تھے کیونکہ توریت میں حضرت رسولؐ کی صفات میں لکھا تھا، خوبصورت گھونگروالے بال، گندم گوں، سیاہ چشم، میانہ قد، اور ان لوگوں نے اس کو مٹا کر اس کی جگہ یہ لکھ دیا۔ دراز قد، کبود چشم، سفید رنگ، سیدھے بال، کانا، جو صفتیں دجال کی ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ١٢٠

لے ایک روایت میں ہے کہ والدین کے ساتھ نیکی یہ ہے کہ تم انہیں اس کی بھی تکلیف نہ دو کہ وہ تم سے کچھ مانگیں، اور ان کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرو، اور ان کے آگے ہو کر مت چلو اور انکی طرف تند نگاہ سے نہ دیکھو اگر وہ تمکو ماریں تو اس کے جواب میں یہ کہو۔ "خداوندا انہیں بخش دے"۔ اور اگر وہ تمکو تنگ کریں تو اُف تک نہ کہو۔

(بقیہ حاشیہ متعلقہ صہ)

سے رسول اللہؐ کا راستہ مراد ہے ابوالعالیہ و حسن بصری کہتے ہیں کہ صراط مستقیم سے رسول اللہ اور اہل بیت مراد ہیں (معالم التنزیل جلد ا صہ١ طبع بمبئی) امام خازن کہتے ہیں کہ "امیرالمومنین علی صراط ذا اعوج المواد مستقیم جنت تک پہنچنے کا راستہ امیرالمومنین علی ہیں اس راستے کی استقامت ہمیشہ برقرار رہے گی چاہے تمام راستے ٹیڑھے ہو جائیں۔ (تفسیر لباب التاویل ج ا صہ١ طبع مصر) یہی کچھ تفسیر طبری جلد ١ صہ، تفسیر قرطبی جلد ا صہ١٢٥ ینابیع المودۃ صہ ارجح المطالب صہ١٠٨ احیاء المیت برحاشیہ اتحاف صہ١١٥ احسن الانتخاب فی معیشۃ سیدنا ابی تراب صہ١٣٣ میں بھی ہے علامہ شیخ سلیمان قندوزی تحریر فرماتے ہیں کہ حضرتؐ نے علیؑ کو مخاطب کر کے صاف لفظوں میں فرمایا ہے۔ یا علی من اتبعك نجی ومن تخلف عنك هلك وانت الطریق الواضح والصراط المستقیم اے علیؑ جو تیری پیروی کرے گا نجات پائے گا اور جو تجھ سے پھر جائے گا ہلاک ہو گا تو ہی طریق واضح اور صراط مستقیم ہے (ینابیع المودۃ صہ١٠٩) حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ صراط مستقیم سے امیرالمومنین اور ان کی معرفت مراد ہے (تفسیر البرہان صہ٢٩ طبع ایران)

(باقی صہ١٥ پر)

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا

اور محتاجوں(1) کے ساتھ اچھے سلوک کرنا اور لوگوں کے ساتھ اچھی طرح (نرمی) سے باتیں کرنا اور برابر نماز

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ

پڑھنا اور زکوٰۃ دینا پھر تم میں سے تھوڑے آدمیوں کے سوا (سب کے سب)

وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ

پھر گئے اور تم لوگ ہو ہی اقرار سے منہ پھیرنے والے اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہمنے تم (تمہارے بزرگوں) سے عہد

دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ

لیا تھا کہ آپس میں خونریزیاں نہ کرنا اور نہ اپنے لوگوں کو شہر بدر کرنا تو تم (تمہارے بزرگوں) نے اقرار کیا تھا اور تم بھی اس

اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ

کی گواہی دیتے ہو (کہ ہاں ایسا ہوا تھا) پھر وہی لوگ تو تم ہو کہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل

اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ

کرتے ہو اور اپنوں میں سے ایک جتھے کے ناحق اور زبردستی حمایتی بن کر دوسرے کو شہر بدر کرتے ہو اور (لطف تو یہ ہے

عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ

کہ) اگر وہی لوگ قیدی بن کر تمہارے پاس (مدد مانگنے) آئیں تو ان کو تاوان دے کر چھڑا لیتے ہو.

وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ

حالانکہ ان کا نکالنا ہی تم پر حرام کیا گیا تھا تو پھر کیا تم (کتاب خدا کی) بعض باتوں پر ایمان رکھتے

وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ

ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو پس تم میں سے جو لوگ ایسا کریں ان کی سزا اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ

اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى

زندگی بھر کی رسوائی ہو اور (آخرکار) قیامت کے دن بڑے سخت عذاب کی طرف

اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ

لوٹا دیئے جائیں اور جو کچھ تم لوگ کرتے ہو خدا اس سے غافل نہیں ہے یہی وہ لوگ

الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ

ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خرید کی پس نہ ان کے عذاب

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى

ہی میں تخفیف کی جائے گی اور نہ وہ لوگ کسی طرح کی مدد دیئے جائینگے اور یہ تحقیقی بات ہے کہ ہمنے موسیٰ کو

الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ

کتاب (توریت) دی اور ان کے بعد بہت سے پیغمبروں کو ان کے قدم بہ قدم لے چلے اور مریم کے بیٹے

مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ

عیسیٰ کو (بھی) بہت سے واضح اور روشن معجزے دیئے اور پاک روح (جبرئیل) کے ذریعے سے انکی مدد کی کیا تم اسقدر بدماغ



---

(1) ایک روایت میں ہے کہ مسکین تین چیزیں ہیں۔
۱۔ وہ مسجد جو محلہ میں ہو اور اس میں کوئی نماز نہ پڑھے۔ ۲: قرآن جو گھر میں رکھا ہو اور تلاوت نہ کریں۔ ۳: عالم جو کسی قوم میں ہو اور اس سے لوگ مسائل دین نہ حاصل کریں۔ ۱۲۔

(بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۲)

انعمت علیھم (سورہ حمد آیت ۶) وہ لوگ جن پر نعمتیں نازل کی گئی ہیں اور جن کی راہ پر چلتے رہنے کے لیے ہمیں دعا کا حکم دیا گیا ہے۔ ان کا ذکر پ ۵ سورۃ نساء آیت ۶۹ میں موجود ہے۔ وہ انبیاء صدیقین، شہدا اور صالحین ہیں اسی آیت میں اس شخص کے لیے جو اللہ اور رسول کی اطاعت کریگا، اس امر کی ضمانت دی گئی ہے کہ وہ ان حضرات کے ساتھ ہو گا۔ ایک روایت میں ہے کہ نبیین سے حضرت رسول کریمؐ صدیقین سے علی ابن ابی طالبؑ شہداء سے حسنینؑ اور صالحینؑ سے دیگر آئمہ طاہرین مراد ہیں۔ (تفسیر البرہان جلد ۱ صفحہ ۲۲ بحوالہ تفسیر قمی علامہ بغوی، علامہ خازن، علامہ وحید الزماں، علامہ شیخ سلیمان قندوزی۔ علامہ عبدالباری فرنگی محلی تحریر فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جن پر خدا کی نعمتیں نازل ہوتی ہیں وہ حضرت رسول کریم اور ان کے اہل بیت ہیں۔ (تفسیر معالم التنزیل جلد ۱ صفحہ ۱۰ تفسیر لباب التاویل جلد ۱ صفحہ ۱۸ تفسیر وحیدی صفحہ ۳ ینابیع المودۃ صفحہ ۱۰۹ تفسیر معدن الجواہر قلمی)

غیر المغضوب علیھم (پ ۱ سورۃ حمد آیت ۷)، اس کا ترجمہ علامہ حافظ فرمان علی طاب ثراہ نے متداول ترجموں کے مطابق کیا ہے۔ تقریباً تمام علما ئے فریقین کے مترجمین نے باختلاف الفاظ یہی ترجمہ کیا ہے جن میں علامہ مقبول احمد دہلوی، شاہ رفیع الدین دہلوی، شاہ عبدالقادر دہلوی، مولانا اشرف علی تھانوی، شمس العلماء نذیر احمد دہلوی، مولانا احمد رضا خاں بریلوی، مولانا فتح محمد خاں جالندھری شامل ہیں۔ ہماری تحقیق کے مطابق اس کا ایک ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ "تو ہمیں سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھ، ان لوگوں کی راہ جنہیں تو نے اپنی نعمت سے بہرہ ور کیا ہے (یہ ایسے لوگ ہیں)، جن پر نہ کبھی غضب نازل ہوا ہے اور نہ وہ گمراہ ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ "غیر المغضوب علیھم ولا الضالین" الذین کا بدل یا اس کی صفت واقع ہے۔ تفسیر بیضاوی صفحہ ۳ تفسیر مجمع البیان جلد ا طبع ایران تفسیر منہج الصادقین صفحہ ۱۸ تفسیر مدارک التنزیل نسفی صفحہ ۶ تفسیر طنطاوی جوہری جلد ۱ صفحہ ۱۶ طبع مصر (ان ح)

رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيْقًا

ہو گئے ہو) کہ جب کوئی پیغمبر تمہارے پاس تمہاری خواہش نفسانی کے خلاف کوئی حکم لے کر آیا تو تم اکڑ

كَذَّبْتُمْ وَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ۞ وَ قَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ

بیٹھے پھر تم نے بعض (پیغمبروں) کو تو جھٹلایا اور بعض کو جان سے مار ڈالا اور کہنے لگے کہ ہمارے دلوں پر غلاف چڑھا ہوا ہے [1]

بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ۞ وَ لَمَّا

(ایسا نہیں) بلکہ ان کی کفر کی وجہ سے خدا نے ان پر لعنت کی ہے پس کم ہی لوگ ایمان لاتے ہیں اور جب ان

جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَ

کے پاس خدا کی طرف سے کتاب (قرآن) آئی اور وہ اس (کتاب توریت) کی جو ان کے پاس ہے تصدیق بھی

كَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚۖ

کرتی ہے اور اس سے پہلے (اس کی امید پر) کافروں پر فتیاب ہونے کی دعائیں [2] مانگتے تھے

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ؗ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى

پس جب ان کے پاس وہ چیز جسے پہچانتے تھے آ گئی تو لگے انکار کرنے۔ پس کافروں پر خدا کی

الْكٰفِرِيْنَ ۞ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا

لعنت ہے کیا ہی برا ہے وہ کام جس کے مقابلے میں (آتنی بات پر) وہ لوگ اپنی

بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى

جانیں بیچے بیٹھے ہیں کہ خدا اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اپنی عنایت سے کتاب نازل کیا کرے

مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ

اس رشک سے جو کچھ خدا نے نازل کیا ہے سب کا انکار کر بیٹھے۔ پس ان پر غضب پر غضب ٹوٹ پڑا

وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۞ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَاۤ

اور کافروں کے لیے (بڑی) رسوائی کا عذاب ہے اور جب ان سے کہا گیا کہ جو (قرآن) خدا نے

اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَ يَكْفُرُوْنَ بِمَا

نازل کیا ہے اس پر ایمان لاؤ تو کہنے لگے کہ ہم تو (اسی کتاب توریت) پر ایمان لائے ہوئے ہیں جو ہم پر نازل کی

وَرَآءَهٗ ۗ وَ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ

گئی تھی اور اُس (کتاب قرآن) کو جو اس کے بعد (آئی) ہے نہیں مانتے حالانکہ وہ (قرآن) حق ہے اور (اس

تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۞

کتاب توریت) کی جو ان کے پاس ہے تصدیق بھی کرتی ہے مگر اس کتاب قرآن کا جو اسکے بعد آئی ہے انکار کرتے ہیں،

وَ لَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ

(اے رسول) ان سے یہ تو پوچھو کہ تم (تمہارے بزرگ) اگر ایماندار تھے تو پھر کیوں خدا کے پیغمبروں کو سابق میں قتل کرتے تھے اور تمہارے

مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۞ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ

پاس موسیٰ تو واضح و روشن معجزے لے کر آ ہی چکے تھے پھر بھی تم نے انکے بعد بچھڑے کو خدا بنا لیا اور اس سے تم اپنے ہی اوپر ظلم کرنے والے



[1] مطلب یہ تھا کہ ہمارے دل گویا گتھی بستوں کے اندر ہیں کہ ہم پر تعلیم کا اثر نہیں ہو سکتا۔ خدا نے ان کے جواب میں فرمایا کہ یہ نہیں بلکہ ان پر خدا کی پھٹکار ہے۔ ۱۲۔

[2] یہودی توریت میں پیغمبر آخر الزمانؐ کی پیشین گوئیاں دیکھ کر کہا کرتے تھے کہ خدا کرے جلد ظاہر ہوں کہ ہم کو کفار پر غلبہ ہو مگر جب مبعوث ہوئے تو اپنی پرانی جہالت پر اڑ گئے۔ آخر اس کا نتیجہ ذلت و رسوائی کے سوا کچھ نہ ہوا۔ ۱۲

(بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ)

آدم کو بھی کہا گیا تھا اور ظلم کے یہی معنی ہیں یعنی اپنا نقصان کیا اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت آدم نے کیا کیا نقصان کیا وہ عیش و راحت جو بہشت میں تھی جاتی رہی۔ اور اگر وہ کھانا حرام ہوتا اور گناہ کا باعث ہوتا تو خدا فوری عتاب نہ کرتا بلکہ اس کو آخرت پر اٹھا رکھتا اور یہ ظاہر ہے کہ ایک گناہ کی دو سزائیں زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی عدل خدا سے بعید ہے تو معلوم ہوا کہ وہ کھانا ہرگز حرام نہ تھا بلکہ صرف مکروہ تھا اور فعل مکروہ کا احیاناً سرزد ہو جانا اگرچہ شان نبوت کے خلاف ہے اور اسی وجہ سے عتاب ہوا۔ اور حضرت آدم اس قدر توبہ میں مشغول رہے مگر عصمت کے ہرگز خلاف نہیں ہے اور نہ کوئی نبوت میں دھبہ آ سکتا ہے خدا کے احکام پر جو سزا و جزا ہوتی ہے یا عذاب و ثواب دیا جاتا ہے، وہ صرف دار تکلیف یعنی دنیا کے واسطے ہے۔ اور حضرت آدم اس وقت دنیا میں نہ تھے پھر آپ پر کوئی الزام کیونکر آ سکتا ہے ان کا بہشت میں رہنا جیسے کسی ماں کے رحم میں رہنا اور دنیا میں آنا گویا پیدا ہونا اور عصمت کے معنی یہ ہیں کہ وقت پیدائش سے مرنے کے وقت تک کوئی گناہ نہ کرے۔ رحم کی حالت کی ذمہ داری نہیں ہے اور نہ کوئی عاقل اس وقت کے کسی فعل کو گناہ کہہ سکتا ہے۔ غرض یہ مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ یہ قصہ حضرت آدم ابو البشر اور نبی ہی کا ہے اور ان سے ہرگز کوئی گناہ نہیں ہوا۔ واللہ اعلم۔ [2] وہ کلمات جن کی برکت سے خدا نے حضرت آدم کی توبہ قبول فرمائی اسمائے پنجتن یعنی محمد، علی، فاطمہ، حسن، حسین علیہم السلام دیکھو تفسیر درمنثور سیوطی جلد ا صفحہ ۱٦ مطبوعہ مصر۔

(بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ)

[3] جب موسیٰ بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکلے تھے تو خدا نے وعدہ کیا تھا کہ قوم عمالقہ سے لڑو گے تو تم کو سلطنت عطا کریں گے اس پر حضرت موسیٰ نے ہر چند اُبھارا مگر ان کی

(باقی صفحہ ۱۷ پر)

2

وَ رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ

تھے اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا اور (کوہ) طور کو (تمہاری عدول حکمی) سے تمہارے سرپر لٹکایا اور (حکم دیا کہ) جو

اسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا ۗ وَ اُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ

کتاب (یعنی توریت) جو ہم نے دی ہے مضبوطی سے لیے رہو اور (جو کچھ اس میں ہے) سنو تو کہنے لگے سنا تو (سہی لیکن

الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِيْمَانُكُمْ اِنْ

ہم اس کو مانتے نہیں انکی بے ایمانی کی وجہ سے گویا) بچھڑے کی الفت گھول کر ان کے دلوں میں پلادی گئی (اے رسول)

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٩٣ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ

ان لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم ایماندار تھے تو تمہیں تمہارا ایمان ہی کیا برا حکم کرتا ہے۔ (اے رسول) ان لوگوں سے کہہ دو کہ اگر

عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ

خدا کے نزدیک آخرت کا گھر (بہشت) خاص تمہارے واسطے ہے اور لوگوں کے واسطے نہیں ہے پس اگر تم سچے ہو تو موت

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٩٤ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ

کی آرزو کرو (تاکہ جلدی بہشت میں جاؤ) لیکن وہ ان (اعمال بد) کی وجہ سے جنکو انکے ہاتھوں نے پہلے سے

اَيْدِيْهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝٩٥ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ

آگے بھیجا ہے ہرگز موت کی آرزو نہ کریں گے اور خدا ظالموں سے خوب واقف ہے اور (اے رسول) تم ان (ہی) کو زندگی کا

النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۛ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ

سب سے زیادہ حریص پاؤ گے اور مشرکوں میں سے ہر ایک شخص چاہتا ہے کہ کاش اس کو ہزار برس کی عمر دی

لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ

جاتی حالانکہ اگر اتنی طولانی عمر دی بھی جاوے تو وہ (خدا کے) عذاب سے چھٹکارا دینے

اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝٩٦ قُلْ مَنْ كَانَ

والی نہیں اور جو کچھ وہ لوگ کرتے ہیں خدا اسے خوب دیکھ رہا ہے (اے رسول ان لوگوں سے) کہہ

عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

دو کہ جو جبرئیل[1] کا دشمن ہے (اسکا خدا دشمن ہے) کیونکہ اس (فرشتہ) نے خدا کے حکم سے (اس قرآن کو) تمہارے

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٩٧

دل پر ڈالا ہے اور وہ ان کتابوں کی بھی تصدیق کرتا ہے جو (پہلے نازل ہو چکی ہیں اور اب اسکے سامنے موجود ہیں) اور ایمانداروں کے واسطے

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَ

خوشخبری ہے جو شخص خدا اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور (خاص کر) جبرئیل و میکائیل کا دشمن ہو تو بے شک

مِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝٩٨ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ

خدا بھی (ایسے) کافروں کا دشمن ہے اور (اے رسول) ہم نے تم پر ایسی

اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَاۤ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۝٩٩

نشانیاں نازل کیں ہیں جو واضح اور روشن ہیں اور ایسے نافرمانوں کے سوا انکا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

---

[1] چونکہ حضرت جبرئیل نے یہودیوں کی نافرمانی پر بحکم خدا سے ایک مرتبہ کوہ طور کو انکے سر پر لٹکایا تھا، اور یہ کہا تھا کہ اگر کہنا نہ مانو گے تو اسی پہاڑ سے دبا دوں گا کہ سب کے سب دب کر مر جاؤ گے، اور بخت نصر کو اس کے بچپنے میں مارنے نہ دیا۔ یہاں تک کہ جب وہ جوان اور بادشاہ ہوا تو اس نے ان کی شرارتوں کی خوب کسر لی اور بہت ظلم بھی کیا اسی وجہ یہودی جبرئیل کو اپنا قدیمی دشمن سمجھتے تھے اور حضرت رسولؐ سے کہتے تھے کہ جو وحی جبرئیل لاتے ہیں وہ تو ہم لوگ نہ مانیں گے، اسی پر خدا نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲۔

(بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۶)

بہت نہ پڑی آخر اس کی سزا میں چالیس برس تک بھٹکتے پھرے جب بہت پریشان ہو چکے تو حضرت موسیٰ کی دعا سے ان پر ابر کا سایہ کیا گیا اور من و سلویٰ نازل ہونے لگا اور جب اس میں بھی شرارت کرنے لگے تو وہ بھی موقوف ہو گیا خلاصہ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کی سرگشتگی ہی کے زمانہ میں وفات پائی۔ ان کے بعد کئی پیغمبر ہوئے آخر حضرت یوشع بن نون کی فہمائش سے ان لوگوں نے ملک عمالقہ پر حملہ کیا اور کئی شہر بھی فتح کیے مگر انکو حکم تھا کہ جب پہلے شہر کو فتح کرو تو حطہ یعنی بخشش کہتے ہوئے شہر کے دروازے میں داخل ہو مگر ان لوگوں نے شرارت اور تمسخر سے حنطہ (گیہوں) کہنا شروع کیا۔ غرض اس شرارت کی سزا میں ان میں طاعون آیا اور چوبیس ہزار آدمی مر گئے اور فتح کیا ہوا ملک ہاتھ سے نکل گیا۔

[2] من ترنجبین کو کہتے ہیں اور سلویٰ بٹیر یا بانیر ہوتے تھے۔

أَوَكُلَّمَا عٰهَدُوا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ

اور (ان کی یہ حالت ہے کہ) جب کبھی کوئی عہد کیا تو ان میں سے ایک فریق نے توڑ ڈالا بلکہ ان میں سے اکثر

اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٠٠ وَلَمَّا جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ

تو ایمان ہی نہیں رکھتے اور جب ان کے پاس خدا کی طرف سے رسول (محمد صلی

اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ

اللہ علیہ وآلہ وسلم) آیا اور وہ اس (کتاب تورات) کی جو ان کے پاس ہے تصدیق بھی کرتا ہے تو ان اہل

اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا

کتاب کے ایک گروہ نے کتاب خدا کو اپنے پس پشت پھینک دیا گویا وہ لوگ کچھ جانتے

يَعْلَمُوْنَ ۝١٠١ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰي مُلْكِ

ہی نہیں اور (اس منتر لے) کے پیچھے پڑ گئے جس کو سلیمان کے زمانۂ سلطنت میں شیاطین جپا

سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا

کرتے تھے حالانکہ سلیمانؑ نے کفر اختیار نہیں کیا لیکن شیطانوں نے کفر اختیار کیا کہ وہ

يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۤ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَي الْمَلَكَيْنِ

لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور وہ چیزیں جو ہاروت وماروت دونوں فرشتوں پر بابل میں ؎

بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ

نازل کی گئی تھیں حالانکہ یہ دونوں فرشتے کسی کو سکھاتے نہ تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم دونوں تو فقط

حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ

(ذریعۂ) آزمائش ہیں۔ پس تو (اس پر عمل کر کے) بے ایمان نہ ہو جانا اس پر بھی ان سے وہ (ٹوٹکے)

مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ

سیکھتے تھے جن کی وجہ سے میاں بیوی میں تفرقہ ؎ ڈال دیں حالانکہ بغیر اذن خداوندی وہ اپنی

بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ

ان باتوں سے کسی کو ضرر نہیں پہنچا سکتے تھے اور یہ لوگ ایسی باتیں سیکھتے تھے جو خود انہیں کو نقصان پہنچاتی

مَا يَضُرُّھُمْ وَلَا يَنْفَعُھُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ

تھیں اور (کچھ) نفع نہ پہنچاتی تھیں باوجودیکہ وہ یقیناً جان چکے تھے کہ جو شخص ان (ہی چیزوں) کا خریدار ہوا وہ آخرت

مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ڜ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ

میں بے نصیب ہے اور بے شبہ وہ (معاوضہ) بہت ہی برا ہے جس کے بدلے انہوں نے اپنی

اَنْفُسَھُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝١٠٢ وَلَوْ اَنَّھُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا

جانوں کو بیچا کاش (اسے کچھ سوچے) سمجھے ہوتے اور اگر وہ ایمان لاتے اور (جادو وغیرہ سے) بچ کر

لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝١٠٣

پرہیزگار بنتے تو خدا کی درگاہ سے جو ثواب ملتا وہ اس سے کہیں بہتر ہوتا کاش یہ لوگ (اتنا تو) سمجھتے

ؔ؎ حضرت سلیمانؑ کی وفات کے بعد ابلیس نے کچھ جادو درست کیا اور اسے ایک کاغذ پر لکھا اور لپیٹ کر اس کی پشت پر لکھ دیا کہ یہ آصف بن برخیا نے (جو حضرت سلیمان کے وزیر تھے) حضرت سلیمانؑ کی بادشاہی کے واسطے درست کیا ہے اور یہ علم کے خزانے کا بے بہا ذریعہ ہے اور اس کے ذریعہ سے ہر ایک مطلب حاصل ہو سکتا ہے۔ اور یہ لکھ پڑھ کر کاغذ حضرت سلیمانؑ کے تخت کے نیچے دفن کر دیا چند دنوں کے بعد لوگوں کے سامنے اس کو اُکھاڑا اور یہ خبر دیا کہ حضرت سلیمانؑ اسی کی بدولت جن وانس پر حاوی تھے تم بھی اگر عمل کرو گے تو ویسے ہی ہو جاؤ گے۔ اس پھندے میں بعض لوگ تو نہ آئے مگر سفلے اس کے پابند ہو گئے اور شغل کرنے لگے اسی کو خدا نے فرما دیا کہ جادو کی نسبت حضرت سلیمانؑ کی طرف غلط ہے۔ یہ سب کارستانی شیطان کی ہے۔ ۱۲

؎ حضرت نوحؑ کے بعد کسی پیغمبر کے زمانہ میں ان کی قوم نے جادوگری میں خوب مشق بہم پہنچائی اور اس کی بدولت خدا جانے کیا کیا شرارتیں شروع کر دیں۔ دینی امور کو بالائے طاق رکھ کر جادو کے بندے ہو گئے خداوند عالم نے اس وقت دو فرشتوں ہاروت و ماروت کو آدمی کی صورت میں شہر بابل میں بھیج دیا تاکہ ان لغو ڈھکوسلوں سے روکیں۔ جب وہ دونوں زمین پر آئے تو لوگوں کو جادو کی حقیقت سے آگاہ کر دیا اور اس زمانہ کے پیغمبر کو ایک عمل بتایا کہ وہ لوگوں کو سکھا دیں کہ اس کی وجہ سے جادو کو دفع کر سکیں اور یہ بھی سمجھا دیا کہ اس کی بدولت لوگوں کو ضرر نہ پہنچانا۔ چونکہ حضرت رسول خدا کے زمانہ کے یہودی بھی اپنی کتاب توریت کو پس پشت ڈال کر ٹوٹکے ٹونے کے پیچھے پڑ گئے تھے اور اسی کو عین دین سمجھتے تھے۔ اسی وجہ سے خدا نے اس کی قلعی کھول دی اور بتا دیا کہ یہ سب ڈھکوسلے ہیں ان پر اعتماد نہ کرنا۔

؎ حضرت سلیمانؑ کے دین میں جادو کرنے سے جادوگر کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی تھی۔ ۱۲

2/2

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا

اے ایماندارو تم (رسولؐ کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہو تو) راعنا ؎ (ہماری رعایت کر) نہ کہا کرو بلکہ

وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١٠٤ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ

انظرنا (ہم پر توجہ فرما) کہا کرو اور (جی لگا کر) سنتے رہو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے (اے رسولؐ) اہل کتاب میں

كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ لَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ

سے جن لوگوں نے کفر اختیار کیا وہ اور مشرکین یہ نہیں چاہتے کہ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے بھلائی (وحی)

عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ

نازل کی جاوے۔ اور (ان کا تو اس میں کچھ اجارہ نہیں) خدا جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے لیے خاص کر

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝١٠٥ مَا نَنْسَخْ مِنْ

لیتا ہے اور خدا بڑا فضل (کرنے) والا ہے (اے رسولؐ) ہم جب کوئی

اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ

آیت منسوخ کرتے ہیں ؎ یا (ذہن سے) مٹا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا ویسی ہی (اور) نازل بھی کر دیتے

اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝١٠٦ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ

ہیں کیا تم نہیں جانتے کہ بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے کیا تم نہیں جانتے کہ آسمان و زمین کی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

سلطنت بے شبہ خاص خدا ہی کے لیے ہے اور خدا کے سوا تمہارا نہ کوئی

مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ۝١٠٧ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا

سرپرست ہے نہ مددگار (مسلمانو) کیا تم چاہتے ہو کہ تم بھی اپنے رسول

رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَ مَنْ يَّتَبَدَّلِ

سے ویسے ہی (بے ڈھنگے) سوالات کرو جس طرح سابق زمانہ میں موسیٰؑ سے (بے تکے) سوالات

الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝١٠٨ وَدَّ كَثِيْرٌ

کیے گئے تھے اور جس شخص نے ایمان کے بدلے کفر اختیار کیا وہ تو یقینی سیدھے راستے سے بھٹک گیا (مسلمانو) اہل

مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ

کتاب میں سے اکثر لوگ اپنے دلی حسد کی وجہ سے یہ خواہش ؎ رکھتے ہیں کہ تم کو ایمان لانے کے بعد پھر کافر بنا دیں

حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ

(اور لطف تو یہ ہے کہ) ان پر حق ظاہر ہو چکا ہے اس کے بعد (بھی یہ تمنا باقی ہے) پس تم معاف کرو اور

الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَ اصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ

درگزر کرو یہاں تک کہ خدا اپنا (کوئی اور) حکم بھیجے۔ بے شک خدا ہر

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝١٠٩ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

چیز پر قادر ہے اور نماز پڑھتے رہو اور



؎ عبرانی زبان میں راعنا کے معنی بد کے ہیں اور عربی میں چرواہے اور رعایت کرنے کے ہیں۔ جب حضرت رسولؐ کوئی بات بیان فرماتے تھے اور کسی کی سمجھ میں نہ آتی تھی تو لوگ روک کر مکرر پوچھتے تھے اور آنحضرتؐ اس کو بیان فرما دیتے۔ یہود جب ایسی صحبتوں میں شریک ہوتے اور ان کو روکنا مقصود ہوتا تو راعنا کہہ کے خطاب کرتے۔ مسلمان بھی ان کی دیکھا دیکھی بے سمجھے بوجھے یہی کہنے لگے۔ تو خدا نے ان کو منع کیا کہ تم راعنا کہہ کے خطاب نہ کیا کرو کیونکہ اس میں دو پہلو مذمت کے ہیں، یعنی اے ہمارے چرواہے اور ہمارے بد، اور ایک پہلو اچھا ہے یعنی ہماری رعایت کر۔ بلکہ انظرنا کہہ کر خطاب کیا کرو کہ اس میں کوئی پہلو مذمت کا نہیں ہے۔ ۱۲

؎ قرآن مجید جب تک نازل ہوتا رہا، کبھی کبھی کوئی کوئی آیت حسب مصلحت و موقع وقت منسوخ العمل یا منسوخ التلاوۃ ہوتی رہی۔ اس پر مخالفین اسلام کو اعتراض ہوتا اور اب اس زمانہ میں بھی ہے اس کا جواب خداوند عالم نے خود فرمایا کہ ہم بندوں کے مصالح سے خوب واقف ہیں اور بندوں کی حالت یکساں نہیں رہتی ہر ایک حالت کے موافق ایک مناسب حکم دیا جاتا ہے اور ہم کو ان کی حالتوں میں تصرف کا اختیار کامل ہے جس طرح مناسب سمجھا جاتا ہے ان کو تعلیم دی جاتی ہے یہ تو کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ ۱۲

؎ جنگ اُحد کے بعد یہودیوں نے حضرت عمارؓ اور حذیفہؓ سے کہا کہ اگر تمہارے پیغمبر برحق ہوتے تو یہ شکست نہ ہوتی اب بھی کہا مانو ہمارے دین میں چلے آؤ۔ حضرت عمارؓ نے جواب دیا کہ فتح و شکست کہیں حق و باطل کا معیار ہو سکتی ہے، ہم دین اسلام کو تو نہ چھوڑیں گے۔ جب یہ خبر حضرت رسولؐ کو ملی تو حضرتؐ نے عمارؓ کے حق میں دعا کی، اور یہ آیت نازل ہوئی۔

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ

زکوٰۃ دیتے جاؤ اور جو کچھ بھلائی اپنے لیے (خدا کے یہاں) پہلے سے بھیجو گے اُس (کے ثواب) کو موجود پاؤ

تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۱۱۰

گے جو کچھ تم کرتے ہو اسے خدا ضرور دیکھ رہا ہے۔

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ

اور (یہود) کہتے ہیں کہ یہود (کے سوا) اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ نصاریٰ کے سوا کوئی بہشت میں جانے ہی نہ پائیگا

نَصٰرٰى ۭ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

یہ ان کے خیالی لے پلاؤ ہیں (اے رسولؐ تم) ان سے کہو کہ اگر تم سچے ہو (کہ ہم ہی بہشت میں جائیں گے)

صٰدِقِيْنَ ۝۱۱۱ بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ

تو اپنی دلیل پیش کرو ہاں البتہ جس شخص نے خدا کے آگے اپنا سر جھکا دیا اور اچھے کام بھی کرتا ہے تو اسکے

فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

لیے اس کے پروردگار کے یہاں اس کا بدلہ (موجود) ہے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں پر نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ ایسے

يَحْزَنُوْنَ ۝۱۱۲ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰي شَيْءٍ

لوگ غمگین ہوں گے اور یہود کہتے ہیں کہ نصاریٰ کا مذہب کچھ (ٹھیک) نہیں۔ اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہود کا مذہب

وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰي شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ

کچھ (ٹھیک) نہیں حالانکہ یہ دونوں فریق کتاب خدا پڑھتے رہتے ہیں

يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

اسی طرح انہی کی سی باتیں وہ (مشرکین عرب) کیا کرتے ہیں جو (خدا کے احکام) کچھ نہیں جانتے تو جس

مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا

بات میں یہ لوگ پڑے جھگڑتے ہیں (دُنیا میں تو طے نہ ہوگا) قیامت کے دن خدا ان کے درمیان

كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۱۱۳ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ

ٹھیک فیصلہ کر دے گا۔ اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو خدا

اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ

کی مسجدوں میں اس کا نام لیے جانے سے (لوگوں کو) روکے لے اور ان کی بربادی کے

مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَاۗىِٕفِيْنَ ڛ لَهُمْ

درپے ہو ایسوں ہی کو اس میں جانا مناسب نہیں مگر سہمے ہوئے ایسے ہی لوگوں کے

فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۱۱۴

لیے آخرت میں بڑا بھاری عذاب ہے

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۤ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۭ

(تمہارے مسجد میں روکنے سے کیا ہوتا ہے کیونکہ ساری زمین، خدا ہی کی ہے (کیا) پورب (کیا) پچھم پس جہاں کہیں (قبلہ کی طرف)

ل۱ امانیہم کا ترجمہ لفظی تو آرزوئیں ہیں مگر یہ ترجمہ اردو محاورہ کے موافق کیا گیا ہے۔

ل۲ کفارِ مکہ ابتداء اسلام میں حضرت رسولؐ اور مومنین کو جس جس طرح تکلیفیں پہنچاتے تھے وہ تو قابلِ بیان نہیں۔ بس حد ہو گئی کہ حضرتؐ نے مجبوراً اپنا اصلی وطن چھوڑ مدینہ میں جا کر رہنا اختیار کیا۔ ہجرت کے ساتویں برس عمرہ کرنے کو جو مکہ میں جانا چاہا تو کفار مکہ نے جانے نہ دیا۔ اسی کی طرف اشارہ کر کے خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اور آخر یہ پیشین گوئی پوری ہو کر رہی کہ مکہ فتح ہوا اور خدا کا گھر مسلمانوں کے قبضہ میں آیا۔ اور کفار مارے ڈر کے بھاگے بھاگے پھرنے لگے۔

إِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ
رُخ کرو ادھر ہی خدا کا سامنا ہے بیشک خدا بڑا گنجائش والا اور خوب واقف ہے۔ اور (یہود) کہنے لگے کہ خدا اولاد رکھتا ہے
بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝
حالانکہ وہ (اس بکھیڑے سے) پاک ہے بلکہ جو کچھ زمین و آسمان میں ہے سب اسی کا ہے اور سب اسی کے فرمانبردار ہیں
بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۭ وَإِذَا قَضٰى أَمْرًا فَإِنَّمَا
(وہی) آسمان و زمین کا موجد ہے اور جب کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو اس کی نسبت صرف کہہ دیتا
يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ
ہے کہ ہو جا پس وہ (خود بخود) ہو جاتا ہے اور جو (مشرکین) کچھ نہیں جانتے کہتے ہیں کہ خدا ہم سے
لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ أَوْ تَأْتِيْنَآ اٰيَةٌ ۭ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ
(خود) کلام کیوں نہیں کرتا یا ہمارے پاس (خود) کوئی نشانی کیوں نہیں آتی اسی طرح انہیں کی سی باتیں وہ لوگ کر چکے ہیں
مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ۭ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ قَدْ
جو ان سے پہلے تھے۔ ان سب کے دل آپس میں ملتے جلتے ہیں جو لوگ
بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ
یقین رکھتے ہیں ان کو تو اپنی نشانیاں ہم صاف طور پر دکھا چکے (اے رسولؐ) ہم نے تم کو دین حق کے ساتھ
بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ أَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ۝
(بہشت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذاب سے) ڈرانیوالا (بناکر) بھیجا ہے اور دوزخیوں کے بارے میں تم سے کچھ نہ پوچھا جائے گا
وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ
اور (اے رسولؐ) نہ تو یہودی کبھی تم سے رضامند ہوں گے نہ نصاریٰ یہاں تک کہ تم ان کے مذہب کی پیروی کرو
مِلَّتَهُمْ ۭ قُلْ إِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَلَئِنِ
(اے رسولؐ) ان سے کہہ دو کہ بس خدا ہی کی ہدایت تو ہدایت ہے (باقی ڈھکوسلا ہے) اور اگر تم اس کے بعد
اتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا
بھی کہ تمہارے پاس علم (قرآن) آچکا ہے، ان کی خواہشوں پر چلے تو (یاد رہے کہ پھر) تم کو خدا (کے غضب)
لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ
سے بچانے والا نہ کوئی سرپرست ہوگا نہ مددگار جن لوگوں کو ہم نے کتاب
الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ۭ أُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَ
(قرآن) دی ہے وہ لوگ اسے اس طرح پڑھتے رہتے ہیں جو اس کے پڑھنے کا حق ہے یہی لوگ اس پر ایمان لائے
مَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ يٰبَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ
ہیں اور جو اس سے انکار کرتے ہیں وہی لوگ گھاٹے میں ہیں اے بنی اسرائیل میری ان
اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ
نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم کو دی ہیں اور یہ کہ میں نے تم کو

ل مومنوں کو کفار مکہ کے خانہ کعبہ میں نماز نہ پڑھنے دینے سے جو دل شکنی ہوئی تو خدا نے ان کی تشفی کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝١٢٢ وَ اتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ

سارے جہان پر فضیلت دی اور اُس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص

شَيْـًٔا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّ

کسی کی طرف سے نہ فدیہ ہو سکے گا اور نہ اس کی طرف سے کوئی معاوضہ قبول کیا جاویگا اور

لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝١٢٣ وَ اِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ

نہ کوئی سفارش ہی فائدہ پہنچا سکے گی اور نہ وہ لوگ مدد دیئے جاویں گے ۔ (اے رسولؐ بنی اسرائیل کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ)

فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَ مِنْ

جب ابراہیمؑ کو انکے پروردگار نے چند باتوں لہ میں آزمایا اور انہوں نے پورا کر دیا تو خدا نے فرمایا میں تم کو

ذُرِّيَّتِىْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ۝١٢٤ وَ اِذْ جَعَلْنَا

(لوگوں کا) پیشوا سے بنانے والا ہوں (حضرت ابراہیمؑ نے) عرض کی اور میری اولاد میں سے فرمایا (ہاں مگر) میرے اس عہد پر ظالموں میں سے

الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ

کوئی شخص فائز نہیں ہو سکتا ۔ (اے رسولؐ وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب ہمنے خانہ کعبہ کو لوگوں کے ثواب اور پناہ کی جگہ قرار دی

اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ اَنْ

اور (حکم دیا) کہ ابراہیمؑ کی (اس جگہ) کو نماز کی جگہ بناؤ ۔ اور ابراہیمؑ و اسماعیلؑ سے عہد و پیمان لیا کہ میرے

طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ الْعٰكِفِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝١٢٥

(اس) گھر کو طواف اور اعتکاف اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے واسطے صاف ستھرا رکھو

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ

اور (اے رسولؐ وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب ابراہیمؑ نے دُعا مانگی کہ اے میرے پروردگار اس شہر کو پناہ

ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ

و امن کا شہر بنا اور اس کے رہنے والوں میں سے جو خدا اور روزِ آخرت پر ایمان لائے اس کو طرح طرح

وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَ مَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ

کے پھل کھانے کو دے ۔ خدا نے فرمایا اچھا مگر جو کفر اختیار کریگا اس کو دُنیا میں چند روز (ان چیزوں سے) فائدہ اٹھانے دونگا ، پھر

اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝١٢٦ وَ اِذْ

(آخرت میں) اس کو مجبور کر کے دوزخ کی طرف کھینچ لے جاؤنگا وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے ۔ (اور وہ وقت بھی

يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَ اِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا

یاد دلاؤ) جب ابراہیمؑ و اسماعیلؑ خانہ کعبہ کی بنیادیں بلند کر رہے تھے (اور دعا مانگتے جاتے تھے کہ)

تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝١٢٧ رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا

اے ہمارے پروردگار ہماری (یہ خدمت) قبول کر بیشک تو ہی (دعا کا) سننے والا اور (نیت) کا جاننے والا ہے (اور) اے

مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَ

ہمارے پالنے والے تو ہمیں اپنا فرمانبردار بندہ بنا اور ہماری اولاد سے ایک گروہ (پیدا کر) جو تیرا فرمانبردار ہو اور



لہ اس میں یہ اختلاف ہے کہ وہ کون سی باتیں تھیں ۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ یہ ہیں ۔
١ : اگر سارے سر میں بال ہوں تو مانگ نکالنا ۔
٢ : کلی کرنا ۔
٣ : ناک میں پانی دینا ۔ تین تین دفعہ ۔
٤ : مسواک کرنا ۔
٥ : مونچھوں کا کتروانا ۔
٦ : بغل کے بال منڈوانا ۔
٧ : زیرناف کے بال لینا ۔
٨ : ختنہ کرنا ۔
٩ : پانی سے استنجا کرنا ۔
١٠ : ناخن کٹوانا ۔
انہی باتوں کا نام سنت ابراہیمی ہے ۔

سلہ اس آیت میں خدا نے دو باتوں کا فیصلہ نہایت واضح طور پر فرمادیا ہے ایک تو یہ کہ کوئی شخص بغیر خدا کے مقرر کئے ہوئے کسی کا پیشوا اور امام ہو ہی نہیں سکتا ۔ دُوسرے یہ کہ پیشوا و امام ہر شخص نہیں ہو سکتا ۔ بلکہ وُہی شخص امام ہوگا جو معصوم ہو اور کوئی گناہ عمر بھر اس سے سرزد نہ ہوا ہو کیونکہ اگر اس نے ایک گناہ بھی کیا تو اُس نے اپنے اوپر ظلم کیا اور ظالم ہو گیا اس کے علاوہ پھر حکم خدا قطعی نہ رہے گا ۔

أَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝۱۲۸

ہم کو ہمارے حج کی جگہیں دکھادے اور ہماری توبہ قبول کر۔ بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ

(اور) اے ہمارے پالنے والے (مکہ والوں میں) انہی میں سے ایک رسولؐ کو بھیج جو ان کو تیری

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ

آیتیں پڑھ کر سنائے اور آسمانی کتاب اور عقل کی باتیں سکھائے اور ان (کے نفوس) کو پاکیزہ کر دے

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝۱۲۹ وَمَنْ يَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا

بیشک تو ہی غالب اور صاحب تدبیر ہے۔ اور کون ہے جو ابراہیمؑ کے طریقہ سے نفرت کرے مگر جو اپنے

مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ ۚ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا ۖ وَإِنَّهُ

کو احمق[1] بنائے اور اور بے شک ہم نے ان کو دنیا میں بھی منتخب کرلیا اور وہ ضرور

فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝۱۳۰ إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ ۖ

آخرت میں بھی اچھوں ہی میں سے ہوینگے جب ان سے ان کے پروردگار نے کہا اسلام قبول کرو

قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝۱۳۱ وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ

تو عرض کی میں سارے جہان کے پروردگار پر اسلام لایا اور اسی طریقہ کی ابراہیمؑ نے اپنی اولاد

بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ

سے وصیت کی اور یعقوبؑ نے (بھی) کہ اے فرزندو خدا نے تمہارے واسطے اس دین (اسلام) کو پسند فرمایا

فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝۱۳۲ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ

ہے پس تم ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان ہی (اے یہود) کیا تم اسوقت موجود

إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ

تھے جب یعقوبؑ کے سر موت آکھڑی ہوئی اس وقت انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا میرے

مِنْ بَعْدِي ۖ قَالُوا نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ

بعد کس کی عبادت کرو گے کہنے لگے ہم آپ کے معبود اور آپ کے باپ[2] داداؤں ابراہیم

وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝۱۳۳

و اسماعیل و اسحاق کے معبود یکتا خدا کی عبادت کرینگے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ ۖ

(اے یہود) وہ لوگ تھے جو چل بسے جو انہوں نے کمایا انکے آگے آیا اور جو تم کماؤ گے

وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝۱۳۴ وَقَالُوا كُونُوا هُودًا

تمہارے آگے آئیگا اور جو کچھ بھی وہ کرتے تھے اسکی پوچھ گچھ تم سے نہیں ہوگی (یہودی عیسائی مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ

أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا

کہ یہودی یا نصرانی ہوجاؤ تو راہ راست پر آجاؤ گے (اے رسولؐ ان سے) کہہ دو کہ ہم ابراہیمؑ کے طریقہ پر ہیں جو باطل سے

---

[1] اس آیت سے واضح ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ کا مذہب جس کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا ہے عقلی تھا اور یہی اہل حق کا مذہب ہے اور اس سے حسن و قبح اشیاء کے عقلی ہونے کی گتھی بھی سلجھ گئی، اور اس بناء پر احادیث میں عقل کو نبی باطنی سے تعبیر کیا ہے اور اسی وجہ سے یہ جملہ مشہور ہے کہ جس کا عقل حکم کرتی ہے اسی کا شریعت حکم کرتی ہے اسی کا عقل بھی حکم کرتی ہے۔

[2] اس مقام پر خدا نے حضرت اسماعیلؑ کو حضرت یعقوبؑ کی اولاد کے باپ داداؤں میں شامل فرمایا ہے حالانکہ حضرت اسماعیلؑ ان کے چچا تھے۔ اس سے صاف واضح ہوا کہ محاورات میں چچا کو بھی باپ کہتے ہیں۔ اسی بناء پر حضرت ابراہیمؑ اپنے چچا آزر بت تراش کو باپ کہا کرتے تھے حالانکہ ان کے والد کا نام تارخؑ تھا۔ ۱۲

كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٣٥ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا

کترا کر چلتے تھے اور مشرکین سے نہ تھے (اور اے مسلمانو تم یہ) کہو کہ ہم تو خدا پر ایمان لائے ہیں اور اس پر

وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَ

جو ہم پر نازل کیا گیا (قرآن) اور جو (صحیفے) ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب اور

الْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ

اولاد یعقوب پر نازل ہوئے تھے (ان پر) اور جو (کتاب) موسیٰ و عیسیٰ کو دی گئی (اس پر)

مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ

اور جو اور پیغمبروں کو ان کے پروردگار کی طرف سے انہیں دیا گیا (اس پر) ہم تو ان میں سے کسی (ایک) میں بھی

مُسْلِمُوْنَ ۝١٣٦ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ

تفریق نہیں کرتے اور ہم تو خدا ہی کے فرمانبردار ہیں۔ پس اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لائے ہیں جس طرح تم تو البتہ راہ راست پر آ

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ

گئے اور اگر وہ اس طریقے سے منہ پھیر لیں تو بس وہ صرف تمہاری ضد پر ہیں تو (اے رسولؐ ان کے شر) سے بچانے کو)

هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝١٣٧ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ

تمہارے لیے خدا کافی ہے اور وہ (سب کی) سنتا اور (سب کی حالت) خوب جانتا ہے۔ (مسلمانو!) ان سے کہو کہ رنگ تو خدا

اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۝١٣٨ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي

ہی کا رنگ ہے (جس میں تم رنگے گئے) اور خدائی رنگ سے بہتر کون رنگ ہوگا اور ہم تو اسی کی عبادت کرتے ہیں (اے رسولؐ) تم ان سے

اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ

پوچھو کہ کیا تم ہم سے خدا کے بارے میں جھگڑتے ہو حالانکہ وہی ہمارا (بھی) پروردگار ہے اور وہی تمہارا (بھی) پروردگار ہے

وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۝١٣٩ اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ

ہمارے لیے ہیں ہماری کارگزاریاں اور تمہارے لیے تمہاری کارستانیاں اور ہم تو نرے کھرے اسی کے ہیں کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیمؑ و اسمٰعیل

وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۭ

و اسحٰق و اولاد یعقوبؑ یہ (سب کے سب) یہودی یا نصرانی تھے

قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ

(اے رسولؐ ان سے) پوچھو تو کہ تم زیادہ واقف ہو یا خدا اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جس کے پاس

شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

خدا کی طرف سے گواہی (موجود) ہو (کہ وہ یہودی نہ تھے) اور پھر وہ چھپائے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے

تَعْمَلُوْنَ ۝١٤٠ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ

بے خبر نہیں یہ وہ لوگ تھے جو سدھار چکے جو کچھ وہ کما گئے ان کے لیے تھا اور جو

مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْــَٔـلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٤١

کچھ تم کماؤ گے تمہارے لیے ہوگا، اور جو کچھ وہ کر گزرے اس کی پوچھ گچھ تم سے نہ ہوگی۔

# سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ

بعض احمق لوگ یہ کہہ بیٹھیں گے کہ مسلمان جس قبلہ (بیت المقدس) کی طرف (پہلے سے سجدہ کرتے تھے) اس سے

الَّتِیْ كَانُوْا عَلَیْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ؕ

(دوسرے قبلہ کی طرف) مڑ جانے کا کیا باعث ہوا (اے رسولؐ) تم ان کے جواب میں (کہو کہ) پورب پچھم سب خدا ہی کا

یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۞ وَ كَذٰلِكَ

ہے۔ جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ کی ہدایت کرتا ہے۔ اور جس طرح تمہارے

جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ

قبلہ کے بارے میں ہدایت کی اسی طرح تمکو عادل امت بنایا تاکہ اور لوگوں کے مقابلہ میں تم گواہ بنو اور

وَ یَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا ؕ وَ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ

(رسول محمدؐ) تمہارے مقابلہ میں گواہ بنیں اور (اے رسولؐ) جس قبلہ کی طرف تم پہلے سجدہ کرتے

الَّتِیْ كُنْتَ عَلَیْهَاۤ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ

تھے ہم نے اس کو صرف اس وجہ سے (قبلہ) قرار دیا تھا (کہ جب قبلہ بدلا جائے تو) ہم ان لوگوں کو

یَّنْقَلِبُ عَلٰی عَقِبَیْهِ ؕ وَ اِنْ كَانَتْ لَكَبِیْرَةً اِلَّا عَلَی

جو رسولؐ کی پیروی کرتے ہیں ان لوگوں سے الگ دیکھ لیں جو الٹے پاؤں پھرتے ہیں اگرچہ یہ (الٹ پھیر)

الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَكُمْ ؕ

سوا ان لوگوں کے جن کی خدا نے ہدایت کی ہے سب پر شاق ضرور ہے اور خدا ایسا نہیں ہے کہ تمہارے ایمان (نماز)

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۞ قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ

کو (جو بیت المقدس کی طرف پڑھ چکے ہو) برباد کر دے بیشک خدا لوگوں پر بڑا ہی رفیق اور مہربان ہے (اے رسولؐ قبلہ بدلنے

وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ

کے واسطے) بیشک تمہارا (بار بار) آسمان کی طرف منہ کرنا ہم دیکھ رہے ہیں تو ہم ضرور تم کو ایسے قبلہ کی طرف پھیر

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ حَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا

دیں گے کہ تم نہال ہو جاؤ (اچھا) تو (نماز ہی میں) تم مسجد محترم (کعبہ) کی طرف منہ کر لو اور

وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَیَعْلَمُوْنَ

(اے مسلمانو) تم جہاں کہیں ہو اسی کی طرف اپنا (اپنا) منہ کر لیا کرو اور جن لوگوں کو کتاب (توریت وغیرہ) دی گئی ہے

اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ۞ ۱۴۴

وہ بخوبی جانتے ہیں کہ یہ تبدیل قبلہ بہت بجا و درست (ہے اور) اس کے پروردگار کی طرف سے ہے اور جو کچھ وہ لوگ کرتے ہیں

وَ لَئِنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰیَةٍ مَّا تَبِعُوْا

اس سے خدا بے خبر نہیں اور اگر اہل کتاب کے سامنے (دنیا کی) ساری دلیلیں پیش کرو گے تو بھی وہ تمہارے قبلہ کو

قِبْلَتَكَ ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَ مَا بَعْضُهُمْ

نہ مانیں گے اور نہ تم ہی ان کے قبلہ کو ماننے والے ہو اور خود اہل کتاب بھی ایک دوسرے کے قبلہ کو نہیں



ف ابتدائے اسلام میں حضرت رسولؐ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ حتیٰ کہ جب مدینہ میں ہجرت فرمائی تب بھی تقریباً ڈیڑھ برس تک بیت المقدس ہی کی طرف نماز پڑھتے رہے یہود تو بات بات پر اعتراض کیا ہی کرتے تھے، ان کو یہ ایک شگوفہ ہاتھ آیا کہنے لگے کہ مسلمانوں کے رسولؐ ابھی تک قبلہ کے بارے میں متردد ہیں کبھی ادھر کبھی ادھر کوئی کہتا محمدؐ اپنے وطن کے مشتاق ہیں۔ اس وجہ سے کعبہ کی طرف سجدہ کرنے لگے خدا نے ان سب باتوں کا جواب اس آیت میں دے دیا کہ خدا کے علم میں اصل کعبہ قبلہ ہی ہے۔ بیت المقدس تو چند روز کے لیے بہ مصلحت قبلہ قرار دے دیا گیا تھا اور پھر تبدیل قبلہ کی مصلحت آگے بیان فرمائی۔

ف سلیم بن قیس سے مروی ہے، کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ امت عادل اور لوگوں پر گواہ ہم ہیں اور خاص ہم ہی اس سے مقصود خدا ہیں اور حضرت رسولؐ ہم پر گواہ ہیں اور ہم گواہان خدا ہیں اس کے مخلوق پر اس کی حجت ہیں زمین پر اور ہم ہی وہ ہیں جن کے بارے میں خدا نے کذلک جعلنٰکم امة وسطا فرمایا ہے۔ دیکھو شواہد التنزیل حاکم ابوالحاکم

ف یہ پہلا فائدہ تبدیل قبلہ کا خداوند عالم بیان فرماتا ہے۔ یعنی تبدیل قبلہ ہم نے اس واسطے کیا ہے تاکہ ہم دیکھ لیں کہ کون رسولؐ کی ہمارے حکم کے مطابق پیروی کرتا ہے اور سچا ایماندار ہے اور کون شکوک میں رہتا ہے اور کس پر شاق ہے اور اس سے پوری تمیز ظاہری مسلمانوں اور منافقوں اور پکے مومنوں میں ہو گی۔ حجاج سے منقول ہے کہ اس نے امام حسنؑ سے پوچھا کہ آپ کی رائے ابوتراب (حضرت علیؑ) کے بارے میں کیا ہے؟ تو امام حسنؑ نے الا علی الذین ھدی اللہ کی تلاوت کی اس کے بعد فرمایا کہ حضرت علیؑ انہی لوگوں میں سے ہیں اور وہ حضرت رسولؐ کے چچا زاد بھائی اور داماد اور ساری دنیا کے لوگوں کی نسبت رسولؐ سے زیادہ قریب اور ان کے سب سے زیادہ محبوب تھے۔ دیکھو تفسیر کشاف جلد اوّل صفحہ ۲۳۹ سطر ۲۴ مطبوعہ مصر۔ ۱۲۔

ذبحی پندرھویں رجب روز دوشنبہ ۲ھ

(باقی صفحہ ۲۶ پر)

بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم مِّن

ماننے اور جو علم (قرآن) تمہارے پاس آچکا ہے اس کے بعد بھی اگر تم ان کی خواہش پر چلے تو البتہ

بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ إِنَّكَ إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿١٤٥﴾

تم نافرمان ہو جاؤ گے

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ ۖ

جن لوگوں کو ہم نے کتاب (توریت وغیرہ) دی ہے وہ جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں

وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٤٦﴾

اسی طرح پیغمبر کو بھی پہچانتے ہیں اور ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دیدہ و دانستہ حق بات کو چھپاتے ہیں

الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١٤٧﴾ وَلِكُلٍّ

(اے رسولؐ) تبدیل قبلہ تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے پس تم کہیں شک[1] کرنیوالوں میں سے نہ ہو جانا اور

وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا ۖ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ أَيْنَ مَا تَكُونُوا

ہر فریق کے واسطے ایک سمت ہے اس کی طرف وہ (نماز میں) اپنا منہ کر لیتا ہے پس (تم اے مسلمانو اس جھگڑے

يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٤٨﴾

کو چھوڑ دو) اور نیکیوں میں (ان سے) لپک کے آگے بڑھ جاؤ تم جہاں کہیں ہو گے خدا تم سبکو (اپنی طرف[2]) لے آویگا بیشک

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ

خدا ہر چیز پر قادر ہے اور (اے رسولؐ) تم جہاں سے جاؤ (حتی کہ مکہ سے) تو بھی نماز میں تم اپنا منہ مسجد محترم (کعبہ) کی طرف کر

الْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

لیا کرو اور بیشک یہ (نیا قبلہ) تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے اور تمہارے کاموں سے خدا غافل نہیں

تَعْمَلُونَ ﴿١٤٩﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ

ہے اور (اے رسولؐ) تم جہاں سے جاؤ (حتی کہ مکہ سے بھی) تو تم (نماز میں) اپنا منہ مسجد الحرام کی طرف

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ

کر لیا کرو اور (اے مسلمانو) تم (بھی) جہاں کہیں ہوا کرو (نماز میں) اپنا منہ اسی (کعبہ) کی طرف کر لیا کرو (بار بار حکم دینے کا

شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ

ایک فائدہ یہ ہے) تاکہ لوگوں کا الزام تم پر نہ آنے پائے مگر ان میں سے جو لوگ ناحق ہٹ دھرمی کرتے ہیں۔

ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ

(تو وہ ضرور الزام دینگے) تو تم لوگ ان سے ڈرو نہیں اور صرف مجھ سے ڈرو (اور دوسرا فائدہ یہ ہے) تاکہ تم پر اپنی نعمت[3]

نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٠﴾ كَمَا أَرْسَلْنَا

پوری کر دوں اور (تیسرا فائدہ یہ ہے) تاکہ تم ہدایت پاؤ (مسلمانو یہ احسان بھی ویسا ہی ہے) جیسے ہم نے تم میں تم ہی میں کا

فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ

ایک رسول بھیجا جو تمکو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائے اور تمہارے (نفس کو) پاکیزہ کرے اور تمہیں کتاب (قرآن) اور عقل

---

[1] شک و وسواس ایک سوداوی بیماری ہے اور اس کا عمداً مرتکب ہونا بد اخلاقی اور عدو و حکمت سے تجاوز ہے اور اسی وجہ سے شریعت میں بھی ناجائز ہے اور وہمی احتیاط بھی اس میں داخل ہے جس کے پابند ریاکار ہوتے ہیں اور ناوالوں میں اپنے کو محتاط مشہور کرنے کی غرض سے ایسا کرتے ہیں خدا اس سے محفوظ رکھے۔

[2] اس سے اشارہ ہے رجعت اور ظہور امام عصر مہدی آخر الزمان کی طرف اگرچہ عقل کے دشمن اس میں بھی بات کا تبنگڑ بناتے ہیں اور طرح طرح کی شقیں نکالتے ہیں مگر عقلی دلیلیں اسے بہت مضبوط و مستحکم کرتی ہیں۔ دیکھو کتب کلامیہ۔ ۱۲ منہ

[3] حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ نعمت کے پورے ہونے سے مقصود خداوند عالم کا بہشت میں داخل کرنا ہے ۱۲

بقیہ حاشیہ متعلقہ ص۲۵

میں بدر کی لڑائی سے دو مہینہ پیشتر حضرت رسولؐ مع اصحابؓ و حضرت علیؑ مسجد قبا میں جو مدینہ سے ڈیڑھ کوس کے فاصلہ پر ہے نماز ظہر میں مشغول تھے اور دو رکعتیں پڑھ چکے تھے کہ تبدیل قبلہ کا حکم نازل ہوا حضرت رسولؐ اثنائے نماز ہی میں بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی طرف پھر گئے اور ظہر کی دونوں آخری رکعتیں خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے پڑھیں۔ اسی وجہ سے اس مسجد کو ذو قبلتین (دو قبلہ والی مسجد) کہتے ہیں اور حضرت کے اصحاب میں سے بھی بعض نے منہ پھیرا ورنہ اکثر پہلی ہی حالت پر رہے۔

نوٹ خانہ کعبہ تو ایک چوکور ۲۱ ہاتھ کا لانبا اور ۱۹ ہاتھ کا چوڑا کوٹھا اور اس کے چوگرد ایک خاص حد تک مسجد الحرام ہے اور مسجد الحرام کی حرمت و عزت بھی خانہ کعبہ کی وجہ سے ہے اور اصل مقصود خانہ کعبہ ہے کیونکہ جو لوگ مسجد الحرام میں نماز پڑھتے ہیں وہ بھی چاروں طرف سے اپنے اپنے منہ کعبہ ہی کی طرف کر لیتے ہیں ورنہ نماز صحیح نہ ہو اور اسکو مسجد الحرام اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کے اندر کسی کا قتل کرنا، ایذا دینا، اگرچہ واجب القتل ہو یا درخت اکھاڑنا اور گرا پڑا مال اٹھانا حرام ہے۔

وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا
اور تم کو وہ باتیں سکھائے جن کی تمہیں (پہلے سے) کی باتیں سکھائے۔
تَعْلَمُوْنَ ﴿١٥١﴾ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا
خبر نہ تھی۔ پس تم ہماری یاد[1] رکھو تو میں (بھی) تمہارا ذکر (خیر) کیا کرونگا اور میرا شکریہ ادا کرتے رہو
تَكْفُرُوْنِ ﴿١٥٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ
اور ناشکری نہ کرو اے ایماندارو! (مصیبت کے وقت) صبر اور نماز کے ذریعے سے (خدا کی) مدد مانگو
وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٥٣﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ
بے شک خدا صبر کرنے والوں ہی کا ساتھی ہے اور جو لوگ خدا کی راہ
يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ
میں مارے گئے انہیں[2] کبھی مردہ نہ کہنا بلکہ (وہ لوگ) زندہ ہیں مگر تم (ان کی زندگی کی حقیقت کا)
لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿١٥٤﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ
کچھ بھی شعور نہیں رکھتے اور ہم[3] تمہیں کچھ خوف اور بھوک سے اور مالوں اور
الْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ
جانوں اور پھلوں کی کمی سے ضرور آزمائیں گے۔
وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ
اور (اے رسولؐ) ایسے صبر کرنے والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت آپڑی تو وہ (بیساختہ) بول
قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿١٥٦﴾ اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ
اٹھے ہم تو خدا ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانیوالے ہیں خوشخبری دے دو کہ انہیں لوگوں پر
صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ
ان کے پروردگار کی طرف سے عنایتیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ ہدایت یافتہ
الْمُهْتَدُوْنَ ﴿١٥٧﴾ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَاۗىِٕرِ
ہیں بے شک (کوہ) صفا اور (کوہ) مروہ خدا کی نشانیوں میں سے ہیں پس جو شخص
اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ
خانہ (کعبہ) کا حج یا عمرہ کرے اس پر ان دونوں کے (درمیان) طواف (آمد و رفت) کرنے میں کچھ گناہ نہیں[4]
اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ
(بلکہ ثواب ہے) اور جو شخص خوش خوش نیک کام کرے تو پھر خدا بھی قدردان اور واقف کار
عَلِيْمٌ ﴿١٥٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ
ہے۔ بیشک جو لوگ (ہماری) ان روشن دلیلوں اور ہدایتوں کو جنہیں ہم نے نازل کیا اس کے
وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ
بعد چھپاتے ہیں جبکہ ہم کتاب (توریت) میں لوگوں کے سامنے صاف صاف بیان کرچکے تو یہی لوگ ہیں جن پر

[1] اس سے مقصود یہ ہے کہ جس طرح شریعت نے تمہیں تعلیم کی ہے اسی طرح تم خدا کو یاد کرو۔ صوفیوں کی طریقت مقصود نہیں ہے جو محض حکمت ناموس کے ضوابط کی ناواقفیت سے گھڑی گئی ہے۔

[2] عجب نہیں کہ اس آیت سے جناب امام حسین علیہ السلام کی طرف اشارہ ہو کیونکہ جو باتیں اس میں مندرج ہیں ان کا سچا مصداق امام حسینؑ کے سوا دوسرا نظر نہیں آتا واللہ اعلم ۱۲

[3] جب حضرت امیر حمزہؓ کی شہادت کی خبر حضرت علیؑ تک پہنچی تو آپؑ نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اور یہ کلمہ سب سے پہلے اسلام میں حضرت علیؑ ہی کی زبان سے نکلا، اور پھر خدا کو ایسا پسند آیا کہ اس نے اسی کی حکایت فرمائی اور پھر صلوٰۃ بھیجی اور شاید اسی وجہ سے نماز میں بھی ان پر صلوٰۃ بھیجنا واجب کردیا۔ دیکھو تفسیر ثعلبی ۱۲۔

[4] صفا اور مروہ مکہ میں دو پہاڑیاں ہیں جب حضرت ابراہیمؑ نے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیلؑ کو وہاں لا بٹھایا تھا اور حضرت ہاجرہ اپنے بیٹے کی پیاس سے بے چین ہو کر کئی مرتبہ انہیں دونوں پہاڑیوں کے درمیان دوڑی تھیں۔ اسی کی یادگار میں یہ ارکان حج سے قرار دے دیا گیا مگر قبل عروج اسلام چونکہ یہاں بت رکھے ہوئے تھے اس وجہ سے بعض مسلمانوں کو یہ خیال ہوا کہ شاید انہیں کی وجہ سے ہے اور کچھ جھجکنے لگے اس وجہ سے خدا نے یہ آیت نازل کی۔

أُولَٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝١٥٩ اِلَّا
خدا بھی لعنت کرتا ہے اور (اور) لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں مگر جن
الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ
لوگوں نے (حق چھپانے سے) توبہ کی اور اپنی (خرابی کی) اصلاح کرلی اور (جو کتاب خدا میں ہے صاف صاف
عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝١٦٠ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بیان کر دیا پس ایسی توبہ میں قبول کرتا ہوں اور میں تو بڑا توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہوں بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور
وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ
کفر ہی کی حالت میں مر گئے انہیں پر خدا کی اور فرشتوں کی اور
وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝١٦١ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ
تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ ہمیشہ اسی پھٹکار میں رہیں گے
لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝١٦٢
نہ تو ان سے عذاب ہی میں تخفیف کی جائے گی اور نہ ان کو عذاب سے مہلت ہی دی جائے گی
وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ
اور تمہارا معبود تو وہی یکتا خدا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا مہربان رحم
الرَّحِيْمُ ۝١٦٣ ع اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ
والا ہے بے شک آسمان و زمین کی پیدائش اور رات دن کے ادل بدل میں
اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي
اور کشتیوں (دجہازوں) میں جو لوگوں کے نفع کی چیزیں (مال تجارت وغیرہ) دریا میں لے کر چلتے ہیں اور
الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ
پانی میں جو خدا نے آسمان سے برسایا پھر اس سے زمین کو مردہ (بیکار) ہونے کے
مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا
بعد جلا دیا (شاداب کردیا) اور اس ۱؎ میں ہر قسم کے جانور پھیلا دینے
مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۖ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ
اور ہواؤں کے چلانے میں اور ابر میں جو آسمان و زمین کے درمیان (خدا کے حکم سے)
الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
گھرا رہتا ہے (ان سب باتوں میں) عقل والوں کے لیے (بڑی بڑی) نشانیاں
يَّعْقِلُوْنَ ۝١٦٤ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
ہیں اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں ۲؎ جو خدا کے سوا اوروں کو بھی خدا کا (مثل و شریک)
اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
بناتے ہیں (اور) جیسی محبت خدا سے رکھنی چاہیے ویسی ہی ان سے رکھتے ہیں اور جو لوگ ایماندار ہیں

۱؎ اسکا عطف خلق پر بھی ہو سکتا ہے۔ اس وقت یہ معنی ہوں گے اور ہر قسم کے جانور ہیں جو زمین پر پھیلا رکھے ہیں۔ ۲؎ اس آیت میں توحید اور شرک سے بچنے میں اخلاقی مصلحت کی طرف اشارہ ہے جس طرح تدبیر منزل میں بیان ہوا ہے کہ ایک مخدوم کے کئی خادم ہو سکتے ہیں مگر ایک خادم کے کئی مخدوم نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ پوری خدمت ایک کے سوا دوسرے کی نہیں کر سکتا۔ اس طرح محبت اور اطاعت کی فرد کامل ایک ہی سے ہو سکتی ہے نہ کئی سے پھر توحید ناگزیر ہے۔ ۱۲

اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَ لَوْ یَرَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اِذْ یَرَوْنَ
وہ ان سے کہیں بڑھ کر خدا ہی کی الفت رکھتے ہیں اور کاش ظالموں کو اس وقت وہ بات سوجھتی جو عذاب دیکھنے کے
الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ
بعد سوجھے گی کہ یقیناً ہر طرح کی قوت خدا ہی کو ہے اور یہ کہ بیشک خدا بُرا سخت عذاب
الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ
والا ہے (وہ کیا سخت وقت ہوگا) جب لے پیشوا لوگ اپنے پیروؤں سے اپنا پیچھا
اتَّبَعُوْا وَ رَاَوُا الْعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَ
چھڑائیں گے اور (بچشم خود) عذاب کو دیکھیں گے اور ان کے باہمی تعلقات ٹوٹ جائیں گے اور
قَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا
پیرو کہنے لگیں گے کہ اگر ہمیں کہیں پھر دُنیا میں پلٹنا ملے تو ہم بھی ان سے اسی طرح الگ ہو جائیں
تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ یُرِیْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ
جس طرح (عین وقت پر) یہ لوگ ہم سے الگ ہو گئے۔ یونہی خدا ان کے اعمال کو دکھائے گا جو انھیں
ع عَلَیْهِمْ ؕ وَ مَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ یٰۤاَیُّهَا
(سرتاپا یاس ہی) یاس دکھائی دیں گے اور پھر بھلا کب وہ دوزخ سے نکل سکتے ہیں اے لوگو جو کچھ
النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖؗ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا
زمین میں ہے اس میں سے حلال و پاکیزہ چیز (شوق سے) کھاؤ اور شیطان کے
خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا
قدم بہ قدم نہ چلو وہ تو تمہارا ظاہر بظاہر دشمن ہے وہ تمہیں
یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ الْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى
بُرائی اور بدکاری ہی کا حکم کرے گا اور یہ (چاہے گا) کہ تم بے جانے بوجھے
اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ
خدا پر بہتان باندھو اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (حکم) خدا کی طرف
اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَیْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ
سے نازل ہوا ہے اس کو مانو تو کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ ہم تو اسی طریقے پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے
اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْـًٔا وَّ لَا یَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾
باپ داداؤں کو پایا ہے اگرچہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ راہِ راست پر ہی چلتے رہے ہوں
وَ مَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا
اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا انکی مثل تو اس شخص کی مثل ہے جو ایسے (جانور) کو پکار کے اپنا حلق پھاڑے
یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ نِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ
جو آواز اور پکار کے سوا سنتا (سمجھتا) خاک (نہ ہو) یہ لوگ بہرے گونگے اور اندھے ہیں کہ

لے یعنی صریح ہے کہ خدا اور اس کے مقرر کردہ بندوں کے سوا اوروں کی اطاعت حرام ہے اور اس کے مقرر کردہ بندے معصوم کے سوا دوسرے نہیں ہو سکتے

فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿۱۷۱﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ

خاک نہیں سمجھتے اے ایماندارو جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے۔ اس میں سے ستھری

طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ

چیزیں (شوق سے) کھاؤ اور اگر خدا کی ہی عبادت کرتے ہو تو اسی کا شکر

تَعْبُدُونَ ﴿۱۷۲﴾ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ

کرو اس نے تو تم پر بس مُردہ لے جانور اور خون اور سور لے کا گوشت اور

وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۖ فَمَنِ

وہ جانور جس پر (وقت ذبح) خدا کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو حرام کیا ہے پس جو شخص مجبور ہو

اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ

اور سرکشی کرنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو اور (ان ہی میں سے کوئی چیز کھا لے)

اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۷۳﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ

تو اس میں گناہ نہیں ہے بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ بیشک جو لوگ ان باتوں کو جو خدا نے کتاب میں

اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۙ أُولَٰئِكَ

نازل کی ہیں چھپاتے ہیں اور اس کے بدلے تھوڑی سی قیمت (دنیوی نفع) لے لیتے ہیں یہ لوگ بس

مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ

انگاروں سے اپنے پیٹ بھرتے ہیں اور قیامت کے دن خدا ان سے بات تک

اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ

تو کرے گا نہیں اور نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور انہیں کیلئے دردناک عذاب

أَلِيمٌ ﴿۱۷۴﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ

ہے یہی لوگ وہ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی

وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾

اور بخشش (خدا) کے بدلے عذاب پس وہ لوگ دوزخ کی آگ کو کیونکر برداشت کریں گے

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ

یہ اس لیے کہ خدا نے برحق کتاب نازل کی اور بے شک جن لوگوں نے

اخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿۱۷۶﴾ لَيْسَ

کتاب خدا میں ردو بدل کی وہ لوگ بڑے پلے درجے کی مخالفت میں ہیں نیکی کچھ یہی

الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ

تھوڑی ہی ہے کہ (نماز میں) اپنے منہ پورب یا پچھم کی طرف کر لو بلکہ نیکی تو

الْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

اس کی ہے جو خدا اور روز آخرت اور فرشتوں اور (خدا کی) کتابوں اور



کون کونسی چیز حرام ہے

لے مگر ٹڈی اور مچھلی کا مُردہ تزکیہ کے بعد حرام نہیں ہے۔ ان دونوں کا تزکیہ بس یہی ہے کہ ٹڈی کو زندہ پکڑ لیا جائے اور مچھلی کو زندہ پانی سے نکالا جائے۔

لے اطبا نے لکھا ہے کہ سور کا گوشت بہیمی افعال اور بُری عادتوں اور بے حیائی کے حرکات کا باعث ہوتا ہے ان ہی وجوہ پر نظر کر کے شریعت نے قطعی حرام کر دیا ہے۔ ۱۲

الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ

پیغمبروں پر ایمان لائے اور اس کی الفت میں اپنا مال قرابت داروں اور

عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ

یتیموں اور محتاجوں اور پردیسیوں اور

وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَ السَّآىِٕلِيْنَ وَ فِي الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ

مانگنے والوں اور لونڈی غلام (کے) (گلو خلاصی) میں صرف کرے

الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا

اور پابندی سے نماز پڑھے اور زکوٰۃ دیتا رہے اور جب کوئی عہد کیا تو اپنے قول کے

عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ

پورے ہیں اور فقر و فاقہ رنج سختی اور کھٹن کے وقت ثابت قدم رہے یہی لوگ وہ ہیں

الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ

جو (دعوی ایمان میں) سچے نکلے اور یہی لوگ پرہیزگار

الْمُتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ

ہیں اے مومنو جو لوگ (ناحق) مار ڈالے جائیں ان کے بدلے میں تم کو

الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ

جان کے بدلے جان [1] لینے کا حکم دیا جاتا ہے آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے

وَ الْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ

بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت پس جس (قاتل) کو اس کے (ایمانی) بھائی (طالب قصاص) کی

فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ

طرف سے کچھ معاف کر دیا جائے تو اسے بھی اسی کے قدم بقدم نیکی کرنا اور خوش معاملگی سے (خونبہا) ادا کر

تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ

دینا چاہیئے یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے آسانی اور مہربانی ہے۔ پھر اس کے بعد جو زیادتی کرے تو اس

ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٧٨﴾ وَ لَكُمْ فِي الْقِصَاصِ

کے لیے دردناک عذاب ہے اور اے عقلمندو! قصاص (کے قواعد مقرر کر دینے) میں

حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٧٩﴾ كُتِبَ

تمہاری زندگی ہے (اور اسی کے لیے جاری کیا گیا ہے) تاکہ تم (خونریزی) سے پرہیز کرو [2] (مسلمانو) تم کو حکم

عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖۚ

دیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے موت آ کھڑی ہو بشرطیکہ وہ کچھ مال چھوڑ جائے

الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا

تو ماں باپ اور قرابتداروں کے لیے اچھی وصیت کرے جو خدا سے ڈرتے ہیں ان پر یہ ایک

[1] شریعت دو قسم کی ہوتی ہے ایک وہ ہے جس کے قوانین عدل پر مبنی ہیں جس طرح حضرت موسیٰ ع کی شریعت دوسرے وہ جسکا نظم و نسق حب پر مبنی ہو جیسے شریعت حضرت عیسیٰ کی۔ چنانچہ انکے احکام میں سے یہ ہے کہ اگر کوئی ایک رخسار پر طمانچہ مارے تو دوسرا بھی اس کے سامنے کر دو اور اگر کوئی بیگاری میں ایک کوس پکڑ لے جائے تو تم دو کوس اس کے ساتھ چلے جاؤ۔ (انجیل) اور کوئی شریعت جو خدا کی طرف سے ہو، ان دو شقوں سے خالی نہیں ہو سکتی۔ اور اگرچہ بعض حکماء نے جو شاذ کے حکم میں ہیں شریعت حب کو ترجیح دی اور اسی وجہ سے نصاریٰ فخر کرتے ہیں مگر اکثر حکماء شریعت عدل ہی کو پسند کرتے ہیں اور یہی عدل دنیاوی سلطنت کا بھی مدار الہام ہے اور انہیں وجوہ سے اسلام کا دارومدار بھی عدل ہی پر ہے اور اسی وجہ سے قصاص کا حکم جاری کیا گیا ہے مگر جب باہم میل کر لیں اور صلح ہو جائے تو دیت وغیرہ ہو سکتی ہے اور اس صورت میں شریعت حب پر بھی عمل درآمد ہو جائیگا۔

[2] کیونکہ جب ہر شخص کو یہ خیال رہے گا کہ اگر کسی کو مار ڈالوں گا تو اس کے عوض میری بھی گردن ماری جائے گی تو اسی خوف سے دونوں زندہ رہ جائیں گے۔ ۱۲

قصاص کا حکم

وصیت کا ذکر

عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝۱۸۰ فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ

حق ہے پھر جو سن چکا اس کے بعد اسے کچھ کا کچھ کردے تو اسکا گناہ انہیں لوگوں (کی

اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

گردن) پر ہے جو اسے بدل ڈالیں بے شک خدا (سب کچھ) جانتا (اور)

عَلِيْمٌ ۝۱۸۱ ؕ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا

سنتا ہے (ہاں البتہ) جو شخص وصیت کرنے والے سے بے جا طرفداری یا بے انصافی

فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

کا خوف رکھتا ہو اور ان (وارثوں) میں صلح کرادے تو اس پر (بدلنے کا) کچھ گناہ نہیں ہے بیشک خدا بڑا

رَّحِيْمٌ ۝۱۸۲ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ

بخشنے والا مہربان ہے اے ایماندارو روزہ رکھنا جس طرح تم سے پہلے کے لوگوں پر

الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ

فرض تھا۔ اسی طرح تم پر بھی فرض کیا گیا تاکہ تم (اس کی وجہ سے بہت سے) گنا ہوں

تَتَّقُوْنَ ۝۱۸۳ لا اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ

سے بچو (وہ بھی ہمیشہ نہیں بلکہ) گنتی کے چند روز اس پر بھی (روزہ کے دنوں میں) جو شخص تم میں سے

مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى

بیمار [1] ہو یا سفر میں ہو تو دنوں سے (جتنے قضا ہوئے ہوں) گن کے رکھ لے اور ان لوگوں پر جو [2]

الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ

(بہ مشقت) روزہ رکھ سکتے ہوں (اور نہ رکھیں تو ہر روزہ کے) بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلانا واجب ہے

خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ

اور جو شخص اپنی خوشی سے بھلائی کرے تو یہ اس کے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم سمجھدار ہو تو (سمجھ لو کہ فدیہ

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۱۸۴ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ

سے) روزہ رکھنا تمہارے حق میں (بہر حال) اچھا ہے۔ (روزوں کا) مہینہ رمضان ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کا

الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ

رہنما ہے اور اس میں رہنمائی اور (حق و باطل کے) تمیز کی روشن نشانیاں ہیں

الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ

(مسلمانو) تم میں سے جو شخص اس مہینہ میں اپنی جگہ پر ہو تو اس کو چاہیے کہ روزہ

وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ

رکھے اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اور دنوں سے (روزہ) کی گنتی پوری کرے خدا تمہارے ساتھ

اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ز

آسانی کرنا چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ سختی کرنا نہیں چاہتا



روزہ کا حکم

روزہ کا حکم

[1] یہ اس بیمار کا حکم ہے جو روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو یا روزہ رکھنے پر مرض کی زیادتی یا پیدا ہو جانے یا دوام کا خوف ہو ۱۲۔
[2] یہ انکا ذکر ہے جو روزہ تو رکھ سکتے ہوں مگر بہت محنت شاقہ سے جیسے بوڑھے بڑھیا مستقی حاملہ وغیرہم الصافی صہ ۶۵ بحوالہ کافی و عیاشی ہو سکتا ہے کہ عام حکم ہو اور منسوخ ہو ۱۲۔

وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ

اور (شمار کا حکم اس لیے فرمایا ہے) تاکہ تم (روزوں کی) گنتی پوری کرو اور تاکہ خدا نے جو تم کو راہ پر لگا دیا ہے اس

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۸۵ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ

نعمت پر اس کی بڑائی کرو لے اور تاکہ تم شکرگزار بنو (اے رسول) جب میرے بندے میرا حال تم سے پوچھیں تو (کہہ دو کہ)

فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ

میں ان کے پاس ہی ہوں اور جب مجھ سے کوئی دعا مانگتا ہے تو میں ہر دعا کرنے والے کی دعا (سن لیتا ہوں اور

فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝۱۸۶

جو مناسب ہو تو) قبول کرتا ہوں پس انہیں چاہیے کہ میرا بھی کہا مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ سیدھی راہ پر آجاویں

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ

(مسلمانو) تمہارے واسطے روزوں کی راتیں اپنی بیویوں کے پاس جانا ٹے حلال کر دیا گیا۔ عورتیں (گویا) تمہاری

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ

چولی ہیں اور تم گویا ان کے تلے دامن ہو خدا نے دیکھا کہ تم (گناہ کر کے) اپنا نقصان کرتے تھے (کہ آنکھ بچا کے)

اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ

اپنی بی بی کے پاس چلے جاتے تھے) تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہاری خطا سے درگزرا پس

وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ

تم اب ان سے ہمبستری کرو (اور اولاد سے) جو کچھ خدا نے تمہارے لیے (تقدیر میں) لکھ دیا ہے اسے مانگو

اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ

اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری رات کی کالی دھاری سے

الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۠

(آسمان پر پورب کی طرف) تمہیں صاف نظر آنے لگے

ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ

پھر رات تک روزہ پورا کرو اور (ہاں) جب تم مسجدوں میں اعتکاف کرنے بیٹھو تو ان سے

وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ

رات کو بھی ہمبستری نہ کرو یہ خدا کی (معین کی ہوئی) حدیں ہیں تو تم ان کے پاس بھی نہ جانا یوں

فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ

کھلم کھلا خدا اپنے احکام لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہے تاکہ وہ لوگ

لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝۱۸۷ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ

(نافرمانی سے) بچیں اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ مال کو (رشوت میں)

وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ

حکام کے یہاں جھونک دو تاکہ لوگوں کے مال میں سے (جو کچھ ہاتھ لگے) ناحق

لے بعض مفسرین نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ جس طرح خدا نے تمہیں بتا دیا ہے۔ اس طرح تکبیر کہو اور وہ چار نمازوں کے بعد مستحب ہے۔ شب عید کی مغرب عشا اور عید کے دن کی صبح اور نماز عید، وہ تکبیریں یہ ہیں:۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد والحمد للہ علیٰ ما ھدانا ولہ الشکر علیٰ ما اولنا

ٹے ابتدائے اسلام میں یہ حکم تھا کہ شام سے نماز عشا تک کھانے پینے اور جماع کی اجازت تھی مگر جب نماز پڑھ لی یا سو رہے تو سب ناجائز ہو گیا۔ حضرت عمرؓ نے بعد نماز عشا کے جماع کیا اور صبح کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس شرماتے ہوئے پہنچے اس کے بعد معلوم ہوا کہ انکے ساتھی اور بھی بہت سے ہیں اور سب نے اپنے اپنے گناہ کا اقرار کیا۔ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ دیکھو تفسیر بیضاوی جلد اول ص۱۰۶ سطر ۲۱ و تفسیر جلالین بحاشیہ بیضاوی مطبوعہ مصر ۱۲ منہ

سے ھن لباس لکم وانتم لباس لھن اسکا ظاہری ترجمہ تو یہ ہے کہ عورتیں تمہاری لباس ہیں اور تم انکے لباس ہو مگر دیکھنا یہ ہے کہ اس سے خدا کی مراد کیا ہے۔ ابن عباسؓ وغیرہ کا قول تو یہ ہے کہ میاں بی بی ہر ایک دوسرے کے آرام کے باعث ہیں بعضوں نے کہا ہے کہ چونکہ ایک خاص حالت میں ہر ایک کا بدن دوسرے سے لباس کی طرح چمٹا رہتا ہے اس وجہ سے لباس کے لفظ سے فرمایا ہے۔ ربیع وغیرہ کا قول ہے کہ عورتیں تمہاری فرش ہیں اور تم انکے لحاف ہو غرض میں نے ان سب معانی کا لحاظ کر کے یہ ترجمہ کیا ہے کہ اس میں سب باتیں آجاتی ہیں اور اردو محاورہ میں من کا ساتھ بھی ضرب المثل ہے۔ واللہ اعلم ۱۲ منہ

النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ ع يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ

خورد برد کر جاؤ حالانکہ تم جانتے ہو (اے رسول) تم سے لوگ چاند

الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ ؕ وَ لَيْسَ

کے بارے میں پوچھتے ہیں (کہ کیوں گھٹتا بڑھتا ہے) تم کہہ دو کہ اس سے لوگوں کے (دنیوی امور) اور حج کے

الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ

اوقات معلوم ہوتے ہیں اور ۱ یہ کوئی بھلی بات نہیں ہے کہ گھروں میں پچھواڑے سے (پھاند کے) آؤ بلکہ

مَنِ اتَّقٰى ۚ وَ اْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ

نیکی اس کی ہے جو پرہیزگاری کرے اور گھروں میں (آنا ہو تو) ان کے دروازوں کی طرف سے آؤ اور خدا سے

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَ قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ

ڈرتے رہو تاکہ تم مراد کو پہنچو اور جو لوگ تم سے لڑیں تم (بھی) خدا کی راہ میں

يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

ان سے لڑو اور زیادتی نہ کرو (کیونکہ) خدا زیادتی کرنے والوں کو (ہرگز)

الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَ اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَ

دوست نہیں رکھتا اور تم ان (مشرکوں) کو جہاں پاؤ مار ہی ڈالو اور

اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَ الْفِتْنَةُ اَشَدُّ

ان لوگوں نے جہاں (مکہ) سے تمہیں شہر بدر کیا ہے تم بھی انہیں نکال باہر کرو اور فتنہ پردازی

مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَ لَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

(شرک) خونریزی سے بھی بڑھ کر ہے اور جب تک وہ لوگ (کفار) مسجد الحرام (کعبہ) کے پاس تم سے

حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ

نہ لڑیں تم بھی اس جگہ ان سے نہ لڑو پس اگر وہ تم سے لڑیں تو (بے کھٹکے) تم بھی ان کو قتل کرو

كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

کافروں کی یہی سزا ہے پھر اگر وہ لوگ باز رہیں تو بے شک خدا

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَ قٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ

بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور ان سے لڑے جاؤ یہاں تک کہ فساد (باقی) نہ رہے اور

وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا

صرف خدا ہی کا دین (باقی) رہ جائے پھر اگر وہ لوگ باز رہیں تو ان پر زیادتی نہ کرو کیونکہ

عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَ

ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی اچھی نہیں حرمت والا مہینہ حرمت والے مہینے کے برابر ہے اور (کچھ مہینہ کی خصوصیت

الْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا

نہیں) سب ۲ حرمت والی چیزیں ایک دوسرے کے برابر ہیں پس جو شخص تم پر زیادتی کرے تو جیسی



انوار نجف

۱ جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ اس آیت میں خداوند عالم نے اس امر کی تعلیم فرمائی ہے کہ جس بات کو حاصل کرنا ہو تو جو اس کا اہل ہو اس سے حاصل کرو نا اہل کے پاس نہ جاؤ جس طرح مکان میں دروازے سے جانا مناسب اور عقل سلیم کے موافق ہے اسی طرح کسی چیز کا حاصل کرنا اس کے اہل سے اور اسی کے قریب قریب تفسیر بیضاوی اور کشاف میں بھی ہے اور اسی وجہ سے حضرت رسولؐ نے مختلف الفاظ میں اس مطلب کو ادا فرما دیا ہے۔ انا دار الحکمۃ وعلی بابھا میں علم و حکمت کا گھر ہوں، اور علیؑ اس کے دروازہ ہیں مطلب یہ ہے کہ میرا دین میرا قرب منزلت جس کو حاصل کرنا ہے۔ وہ علیؑ کے واسطہ اور ذریعے سے آئے، اور اگر دوسرے کی طرف توجہ کی تو ایسا ہے جیسے گھر میں پچھواڑے سے آنا یعنی ہرگز مطلب تک نہ پہنچو گے۔ ۱۲

۲ جناب رسالت مآبؐ کی بعثت کے قبل بھی یہ چار مہینے رجب، ذوالقعدہ ذی الحجہ، محرم کے محترم سمجھے جاتے تھے اور ان میں لڑائی فساد موقوف کر دیتے تھے جب اسلام نے بھی ان مہینوں کو محترم رکھا اور مسلمان اس کے پابند ہو گئے تھے تو کفار ان پر مختلف حیلوں سے حملہ کرتے اور اہل اسلام حرمت کے خیال سے چپ رہ جاتے تب خدا نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ادب ادب والوں کے ساتھ ہے جب وہ لوگ اس کا خیال نہیں کرتے ہیں اور تمہارے پیچھے پڑتے ہیں تو تم کو بھی جواب ترکی بہ ترکی دینے سے کس نے منع کیا ہے جب وہ لوگ نہیں مانتے تو تم بھی ان کا ویسا ہی جواب دو ۱۲ منہ

3/3

عَلَيۡهِ بِمِثۡلِ مَا اعۡتَدٰی عَلَيۡكُمۡ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ
زیادتی اس نے تم پر کی ہے ویسی ہی زیادتی تم بھی اس پر کرو اور خدا سے ڈرتے رہو
وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۱۹۴﴾ وَ اَنۡفِقُوۡا فِیۡ
اور خوب سمجھ لو کہ خدا پرہیزگاروں کا ساتھی ہے اور خدا کی راہ میں خرچ کرو
سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلۡقُوۡا بِاَيۡدِيۡكُمۡ اِلَی التَّهۡلُكَةِ ۚۖۛ
اور اپنے ہاتھ (جان) ہلاکت [1] میں نہ ڈالو اور نیکی کرو بے شک
وَ اَحۡسِنُوۡا ۚۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۹۵﴾ وَ اَتِمُّوا
خدا نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور صرف خدا ہی
الۡحَجَّ وَ الۡعُمۡرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنۡ اُحۡصِرۡتُمۡ فَمَا اسۡتَيۡسَرَ
کے واسطے حج اور عمرہ کو پورا کرو پس اگر تم (بیماری وغیرہ کی وجہ سے) مجبور ہو جاؤ تو پھر جیسی
مِنَ الۡهَدۡیِ ۚ وَ لَا تَحۡلِقُوۡا رُءُوۡسَكُمۡ حَتّٰی يَبۡلُغَ
قربانی میسر آوے (کر دو) اور جب تک قربانی اپنی جگہ پر پہنچ جاوے اپنے سر نہ
الۡهَدۡیُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ مَّرِيۡضًا اَوۡ بِهٖۤ اَذًی
منڈوانا پھر جب تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو
مِّنۡ رَّاۡسِهٖ فَفِدۡيَةٌ مِّنۡ صِيَامٍ اَوۡ صَدَقَةٍ اَوۡ
(سر منڈوانے کا) بدلہ روزے یا خیرات یا قربانی ہے پس جب مطمئن رہو
نُسُكٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنۡتُمۡ ٚ وقفة فَمَنۡ تَمَتَّعَ بِالۡعُمۡرَةِ اِلَی
تو جو شخص حج تمتع [2] کا عمرہ کرے گا تو اس کو جو قربانی میسر آوے کرنی ہوگی اور
الۡحَجِّ فَمَا اسۡتَيۡسَرَ مِنَ الۡهَدۡیِ ۚ فَمَنۡ لَّمۡ يَجِدۡ
جس سے قربانی ناممکن ہو تو تین روزے زمانہ حج
فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِی الۡحَجِّ وَ سَبۡعَةٍ اِذَا رَجَعۡتُمۡ ؕ
میں (رکھنے ہوں گے) اور سات روزے جب تم واپس آؤ
تِلۡكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنۡ لَّمۡ يَكُنۡ اَهۡلُهٗ
یہ پوری دہائی ہے یہ حکم اس شخص کے واسطے ہے جس کے لڑکے بالے
حَاضِرِی الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ
مسجد حرام (مکہ) کے باشندہ نہ ہوں اور خدا سے ڈرو اور سمجھ لو کہ خدا بڑا
اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾ ع اَلۡحَجُّ اَشۡهُرٌ مَّعۡلُوۡمٰتٌ ۚ
سخت عذاب والا ہے حج کے مہینے تو (اب سب کو) معلوم ہیں (شوال ذیقعد ذوالحجہ)
فَمَنۡ فَرَضَ فِيۡهِنَّ الۡحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوۡقَ ۙ
پس جو شخص ان مہینوں میں اپنے اوپر حج لازم کرے تو (احرام سے) آخری حج تک نہ عورت کے

[1] اس میں خدا نے سمجھا دیا ہے کہ تم آپ اپنی جان کے بھی مالک نہیں ہو کہ جو چاہو کر گزرو اور معمولی باتوں پر جان دینے اور لینے کو تیار ہو جاؤ بلکہ جہاد کے سوا جو نبی یا امام کے حکم سے ہو، اپنی جان کی حفاظت بہت ضروری ہے۔ اور اسی سے یہ تمدنی مسئلہ بھی حل ہو گیا، کہ سلاطین کی اطاعت دنیوی معاملات میں لازمی ہے۔۱۲

[2] حج کی تین قسمیں ہیں حج تمتع، حج افراد، حج قران۔ حج تمتع ان لوگوں پر واجب ہے جو لوگ مکہ معظمہ سے بارہ میل یا اس سے زیادہ فاصلہ پر رہتے ہیں اور جو لوگ خاص مکہ یا بارہ میل کے اندر رہنے والے ہیں ان کے واسطے حج افراد و قران ہے حج تمتع کی یہ صورت ہے کہ جس کا جو میقات ہو وہاں سے عمرہ کا احرام باندھے پھر مکہ میں جائے اور خانہ کعبہ کا طواف کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور کوہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اور تقصیر کرے اور محل ہو جائے اس کے بعد ۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام مکہ سے باندھے اور نویں ذوالحجہ کو عرفات میں جائے اور غروب آفتاب تک وہاں ٹھہرے اور اعمال بجا لائے اس کے بعد مشعر الحرام میں آئے اور صبح تک وہاں رہے اور اعمال بجا لائے۔ دسویں کی صبح کو منیٰ میں آئے اور سر منڈوائے اور قربانی دے اور جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینکے اس کے بعد اگر چاہے تو اسی دن یا اس کی صبح کو مکہ میں چلا آئے اور طواف حج کرے اور نماز طواف پڑھے سعی کرے، طواف نساء کرے نماز طواف نساء پڑھے اسکے بعد پھر منیٰ میں آئے اور دو مقاموں پر جو کنکریاں پھینکنی رہ گئی تھیں اسے کرکے حج کو تمام کرے اور اگر چاہے تو گیارہویں بارہویں کو کنکریاں پھینکنے سے فراغت کرکے مکہ میں آئے اور طواف وغیرہ بجا لا کر حج کو تمام کرے ۱۲

[3] قول مشہور یہ ہے کہ حج تمتع ان لوگوں پر واجب ہے جو مکہ معظمہ سے ۴۸ میل کے فاصلہ پر رہتے ہوں۔ یہی قول اکثر فقہاء کا ہے اور اسی قول کو شہید اول نے اصح قولین قرار دیا (کتاب الحدائق شرح لمعہ دمشقیہ بیان اقسام حج)
(ا-ح)

وَلَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ

پاس جائے نہ کوئی اور گناہ کرے اور نہ جھگڑے اور نیکی کا کوئی سا کام بھی کرو تو خدا اس کو

يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ز وَ

خوب جانتا ہے اور (راستہ کے لیے) زادِ راہ مہیا کرلو اور سب سے بہتر زادِ راہ پرہیزگاری

اتَّقُوْنِ يٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ ۝۱۹۷ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

ہے اے عقلمندو مجھ سے ڈرتے رہو اور اس میں کوئی الزام نہیں ہے کہ (حج کیساتھ)

اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ

تم اپنے پروردگار کے فضل (نفع تجارت) کی خواہش کرو پھر جب تم عرفات[1] سے

مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ص

چل کھڑے ہو تو مشعر الحرام کے پاس خدا کا ذکر کرو اور اس کی

وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ج وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ

یاد (بھی) کرو (تو) جس طرح تمہیں بتایا ہے اگرچہ تم اس کے پہلے تو گم راہوں سے

لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝۱۹۸ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ

تھے پھر جہاں سے لوگ چل کھڑے ہوں وہیں سے

النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۹۹

تم بھی چل کھڑے ہو اور خدا سے مغفرت کی دعا مانگو بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ

پھر جب تم ارکان حج بجا لا چکو تو تم اس[2] طرح ذکر خدا کرو جس طرح تم اپنے

اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ

باپ داداؤں کا ذکر کرتے ہو بلکہ اس سے بڑھ کے پھر بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ

اے میرے پروردگار ہم کو (جو دینا ہے) دنیا ہی میں دے دے، حالانکہ (پھر) آخرت میں ان کا کچھ

خَلَاقٍ ۝۲۰۰ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا

حصہ نہیں ۔ اور بعض بندے ایسے ہیں جو دعا کرتے ہیں کہ اے میرے پالنے والے

حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۲۰۱

مجھے دنیا میں نعمت دے[3] اور آخرت ثواب دے اور دوزخ کی آگ سے بچا

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ

یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے اپنی کمائی کا حصہ (چین) ہے اور خدا بہت جلد حساب

الْحِسَابِ ۝۲۰۲ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِىْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ

لینے والا ہے اور گنتی کے چند دنوں تک (تو) خدا کا ذکر[4] کرو پھر جو شخص جلدی کر بیٹھے

[1] عرفات ایک مقام کا نام ہے جو مکہ کو کچھ زیادہ فاصلہ پر ہے وہاں نویں ذی الحجہ کو جا کر کچھ خاص اعمال بجا لانے پڑتے ہیں اور مشعر الحرام مکہ اور عرفات کے درمیان میں ہے جہاں شب دہم ذی الحجہ قیام کرکے کچھ اعمال کرنے ہوتے ہیں اور منیٰ مشعر الحرام اور مکہ کے درمیان ایک مقام ہے۔ جہاں حضرت ابراہیمؑ حضرت اسمٰعیلؑ کو قربانی دینے لے گئے تھے۔

[2] حج تو اسلام کے قبل سے جاری تھا اور چونکہ عربوں کا قاعدہ تھا کہ وہ اعمال حج سے فارغ ہونے کے بعد شیخی بگھارا کرتے اپنے بزرگوں کی بڑائیاں کرتے، کوئی کرتے اپنے بزرگوں کی بڑائیاں کرتے کوئی سخاوت پر نازاں کوئی شجاعت کا دلدادہ کوئی محتاج کی ہمدردی پر فخر کناں قصیدے پڑھتے، خدا نے ان باتوں سے ان کو بہ نرمی روکا کہ اگر تمہیں بکواس ہی کرنی ہے تو خدا کی یاد کرو "پدرم سلطان بود" کہنے کا کیا فائدہ "ہنر بنما اگر داری نہ جوہر" تمہارے واسطے بڑے فخر کی بات تو یہی ہے کہ تم خدا سے لو لگاؤ اسی کی یاد کرو، باقی ہوس۔۱۲

[3] ایک حدیث میں ہے کہ دنیا کی نعمت سے مراد علم ہے اور آخرت کے ثواب سے مراد بہشت ہے حضرت رسولؐ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو شکرگذار دل اور ذکر خدا کرنے والی زبان اور ایماندار بیوی ملے جو اس کے دین و دنیا کے کاموں میں مدد کرے تو اسے دنیا اور آخرت کی نیکی مل گئی۔

[4] اس سے ظاہراً یہ مقصود معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص منیٰ میں ہو وہ دسویں کی نماز ظہر سے تیرھویں کی نماز صبح تک پندرہ نمازوں کے بعد اور جو دوسری جگہ ہو وہ دسویں کی ظہر سے بارھویں کی صبح تک دس نمازوں کے بعد یہ تکبیریں پڑھے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد اللّٰہ اکبر علیٰ ما ھدانا اللّٰہ اکبر علیٰ ما رزقنا من بھیمۃ الانعام والحمد للّٰہ علیٰ ما ابلانا اور چند دنوں سے مراد گیارہ بارہ تیرہ ذوالحجہ ہیں اور انہی کو ایام تشریق کہتے ہیں۔۱۲

تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ

اور (منیٰ سے) دو ہی دن میں چل کھڑا ہو تو اس پر (بھی) گناہ نہیں ہے اور جو (تیسرے دن تک)

فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا

ٹھہرا رہے اس پر بھی گناہ نہیں (لیکن یہ رعایت) اس کے واسطے ہے جو پرہیزگار ہو اور خدا سے ڈرتے رہو

اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝٢٠٣ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ

اور یقین جانو کہ (ایک دن) تم سب کے سب اسکی طرف قبروں سے اٹھائے جاؤ گے (اے رسولؐ) بعض لوگ (منافقین) ہے

قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ

ایسے بھی ہیں جن کی (چکنی چپڑی) باتیں (اس ذراسی) دنیوی زندگی میں تمہیں بہت بھاتی ہیں اور وہ اپنی دلی محبت

قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝٢٠٤ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى

پر خدا کو گواہ مقرر کرتے ہیں حالانکہ وہ (تمہارے) دشمنوں میں سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔ اور جب حاکم بنا تو ادھر ادھر

فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ

دوڑ دھوپ کرنے لگا تاکہ ملک میں فساد پھیلائے اور زراعت اور مویشی کا ستیاناس کرے اور خدا فساد

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝٢٠٥ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ

کو اچھا نہیں سمجھتا اور جب کہا جاتا ہے کہ خدا سے ڈرو تو

اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ

اسے غرور گناہ پر ابھارتا ہے (بس) ایسے کم بخت کے لیے جہنم (ہی) کافی ہے اور بہت ہی

الْمِهَادُ ۝٢٠٦ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ

برا ٹھکانا ہے اور لوگوں میں سے (خدا کے بندے) کچھ ایسے بھی ہیں جو خدا کی خوشنودی حاصل کرنے

مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝٢٠٧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

کی غرض سے اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں اور خدا ایسے بندوں پر بڑا ہی شفقت والا ہے اے ایمان والو

اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا

تم سب کے سب (اکبارہ) اسلام میں (پوری طرح) داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدم بہ قدم

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝٢٠٨

نہ چلو وہ یقینی تمہارا ظاہر بہ ظاہر دشمن ہے

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ

پھر جب تمہارے پاس روشن دلیلیں آ چکیں اس کے بعد بھی ڈگمگا گئے تو

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝٢٠٩ هَلْ يَنْظُرُوْنَ

(اچھی طرح) سمجھ لو کہ خدا (ہر طرح) غالب اور تدبیر والا ہے کیا وہ لوگ اسی کے منتظر ہیں

اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ

کہ سفید ابر کے سائبانوں کی آڑ میں (عذاب) خدا اور (عذاب کے) فرشتے ان پر آ ہی جاویں



لے جب کفارِ مکہ نے باہم جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قتل کا مشورہ کر کے آپؐ کا گھر گھیر لیا اور خدا نے آپؐ کو خبر دے دی اور آپؐ نے ہجرت کے خیال سے علی مرتضیٰؑ سے فرمایا کہ کفارِ مکہ نے مجھے فرشِ خواب پر مار ڈالنے کا ارادہ کیا ہے۔ تم میری عبا اوڑھ کر سو رہو تاکہ لوگ سمجھیں کہ میں سو رہا ہوں۔ اور میں باہر چلا جاتا ہوں۔ علی مرتضیٰؑ نے عرض کی اگر میں سو رہوں تو آپؐ کو کوئی گزند تو نہ پہنچے گا۔ فرمایا نہیں علی مرتضیٰؑ نے عرض کی میری جان جائے یا رہے آپؐ کی سلامتی بہر حال مطلوب ہے اس پر خدا نے علی مرتضیٰؑ کی مدح میں یہ آیت نازل کی حضرت رسولؐ فرماتے ہیں کہ اس شب خداوند عالم نے جبرائیلؑ و میکائیلؑ کی طرف وحی کی کہ میں نے تم دونوں میں بھائی چارہ قرار دیا ہے اور ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ کی تم میں سے کون ایسا ہے جو اپنی عمر اپنے بھائی کو دے دے مگر دونوں نے اس سے انکار کیا تب خدا نے ان دونوں فرشتوں سے فرمایا کہ میں نے علیؑ ولی اور محمدؐ نبی میں بھائی چارہ قرار دیا ہے اور دیکھو علیؑ نے اپنی جان نبیؐ پر کیونکر نثار کی ہے اور نبیؐ کے بستر پر کس طرح بے خوف و خطر سو رہا ہے۔ تم دونوں ابھی زمین پر جاؤ اور علیؑ کی اس کے دشمنوں سے حفاظت کرو۔ یہ سنتے ہی دونوں زمین پر آئے اور جبرئیل علی مرتضیٰؑ کے سرہانے اور میکائیل پائنتی بیٹھے اور جبرئیل علی مرتضیٰؑ کی طرف خطاب کر کے کہنے لگے۔ اے ابن ابی طالب مبارک ہو مبارک ہو تمہارا مثل کون ہے کہ خود خداوند عالم اپنے فرشتوں پر تمہارے سبب سے مباہات کرتا ہے دیکھو تفسیر ثعلبی، احیاء العلوم امام غزالی وغیرہ ١٢

وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۲۱۰ ع

اور سب جھگڑے چک ہی جاویں حالانکہ (آخر) کل امور خدا ہی کی طرف رجوع کیے جاویں گے۔

سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰھُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَ

(اے رسولؐ) بنی اسرائیل سے پوچھو کہ ہم نے ان کو کیسی کیسی روشن نشانیاں دیں اور جب کبھی

مَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُ

شخص کے پاس خدا کی نعمت (کتاب) آچکی اس کے بعد بھی اس کو بدل ڈالے تو بے شک خدا

فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۲۱۱ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا

سخت عذاب والا ہے جن لوگوں لے نے کفر اختیار کیا ان

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ

کے لیے دنیا کی (ذراسی) زندگی خوب اچھی کر دکھائی گئی ہے اور ایمانداروں سے مسخرہ پن کرتے ہیں

وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَھُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ

حالانکہ قیامت کے دن پرہیزگاروں کا درجہ ان سے کہیں بڑھ چڑھ کے ہوگا اور خدا جس کو چاہتا

مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۲۱۲ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً

ہے بے حساب روزی عطا فرماتا ہے (پہلے) سب لوگ ایک ہی دین رکھتے تھے

وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ

پھر آپس میں جھگڑنے لگے تب) خدا نے (نجات کی) خوشخبری دینے والے اور (عذاب سے ڈرانے)

وَاَنْزَلَ مَعَھُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ

والے پیغمبروں کو بھیجا اور ان (پیغمبروں) کے ساتھ برحق کتاب بھی نازل کی تاکہ جن باتوں میں

النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا

لوگ جھگڑتے تھے (کتاب خدا اسکا) فیصلہ کردے اور پھر (افسوس تو یہ ہے) کہ اس حکم سے

الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْھُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا

اختلاف کیا بھی تو انہیں لوگوں نے جن کو کتاب دی گئی تھی (اور وہ بھی) جب ان کے پاس

بَيْنَھُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا

خدا کے صاف صاف احکام آچکے اس کے بعد (اور وہ بھی) آپس کی شرارت سے تب خدا نے اپنی

فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ

مہربانی سے (خالص) ایمانداروں کو وہ راہ حق دکھا دی جس میں ان لوگوں نے اختلاف ڈال رکھا تھا اور خدا

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۲۱۳ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا

جس کو چاہے راہ راست کی ہدایت کرتا ہے کیا ٹلہ تم یہ خیال کرتے ہو کہ بہشت میں پہنچ ہی جاؤ گے

الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۭ

حالانکہ ابھی تک تمہیں اگلے زمانہ والوں کی سی حالت نہیں پیش آئی کہ



لے مکہ کے کفار جو مالدار تھے مثل ابوجہل اور ہشام وغیرہ کے وہ فقراء مومنین مثل عمار اور صہیب و بلال رض وغیرہ کو دیکھ کر ہنسی اڑایا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر محمد سچے ہوتے تو عرب کے اشراف ان کی پیروی کرتے۔ کنگالوں کا ایمان لانا ہی کیا۔ انہیں لوگوں کی تردید میں خدا نے یہ آیت نازل کی ۱۲۔

ٹلہ حضرت رسول صلعم کے زمانہ کے مسلمان بھی تو ہر طرح کے تھے کچھ لوگوں کو کفار کے ستانے اور اپنی تکلیف کا خیال کرنے کے گھبراہٹ پیدا ہوئی تو خداوند عالم نے ان کی فہمائش کی اور صبر کی تلقین کی اور استحقاق جنت کے مرتبہ کو سمجھا دیا۔ ۱۲ منہ

مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ

کہ انھیں طرح طرح کی تکلیفوں (فاقہ کشی محتاجی) اور بیماری نے گھیر لیا اور زلزلہ میں اسقدر جھنجھوڑے گئے

الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ

کہ آخر (عاجز ہو کے) پیغمبر اور ایمان والے جو ان کے ساتھ تھے کہنے لگے (دیکھئے) خدا کی مدد کب ہوتی ہے

اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿٢١٤﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ

دیکھو (گھبراؤ نہیں، خدا کی مدد یقیناً بہت قریب ہے (اے رسولؐ) تم سے لوگ پوچھتے ہیں کہ ہم (خدا کی راہ میں) کیا

قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ

خرچ کریں (تو تم انہیں) جواب دو کہ تم اپنی نیک کمائی سے جو کچھ خرچ کرو تو وہ تمہارے ماں باپ

وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا

اور قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پردیسیوں کا حق ہے اور تم کوئی سا نیک

مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٢١٥﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ

کام کرو خدا اس کو ضرور جانتا ہے (مسلمانو) تم پر جہاد فرض کیا گیا

الْقِتَالُ وَ هُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا

اگرچہ تم پر شاق ضرور ہے اور عجب نہیں کہ تم کسی چیز (جہاد) کو ناپسند کرو حالانکہ وہ

وَّ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّ هُوَ

تمہارے حق میں بہتر ہو اور عجب نہیں کہ تم کسی چیز کو پسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق

شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢١٦﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ

میں بری ہو اور خدا تو جانتا ہی ہے مگر تم نہیں جانتے ہو (اے رسولؐ) تم سے

عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ

سے[1] لوگ حرمت والے مہینوں کی نسبت پوچھتے ہیں کہ (آیا) جہاد ان میں (جائز ہے) تو تم انہیں جواب دو کہ ان

كَبِيْرٌ ؕ وَ صَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ كُفْرٌۢ بِهٖ

مہینوں میں جہاد بڑا گناہ ہے (اور یہ بھی یاد رہے کہ) خدا کی راہ سے روکنا اور خدا سے انکار اور مسجد الحرام (کعبہ)

وَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَ اِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ

سے روکنا اور جو اس کے اہل ہیں ان کا مسجد سے نکال باہر کرنا (یہ سب) خدا کے نزدیک

عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ الْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَ لَا يَزَالُوْنَ

اس سے بھی بڑھ کر گناہ ہے اور فتنہ پردازی کشت وخون سے بھی بڑھ کر ہے

يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ

اور یہ (کفار) تم سے ہمیشہ لڑتے ہی چلے جائیں گے یہاں تک کہ اگر ان کا بس چلے تو تمکو تمہارے

وَ مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَ هُوَ

دین سے پھیر دیں اور تم میں جو شخص اپنے دین سے پھرا اور کفر ہی کی حالت میں مر گیا

[1] حضرت رسولؐ نے جنگ بدر سے دو مہینے قبل عبداللہ ابن جحش اپنے پھوپھی زاد بھائی کو اسی جوانوں کا افسر بنا کے جمادی الثانی کے مہینے میں قریش کے قافلہ پر جو مال تجارت لیے ہوئے طائف سے آتا تھا حملہ کرنے کے واسطے روانہ کر دیا تھا جب دونوں میں مڈبھیڑ ہوئی تو لڑائی چھڑ گئی اور قافلہ قریش سے عمرو حضرمی مارا گیا، اور مسلمانوں کی نمایاں فتح ہوئی بہت سے کفار اسیر ہوئے اور مال غنیمت بھی ہاتھ لگا جب شام ہوئی تو لوگوں نے رجب کا چاند دیکھا مگر ان کو یہ نہ معلوم ہوا کہ آج ہی چاند ہوا ہے یا کل کا ہے جب یہ خبر پھیلی تو کفار نے طعنہ زنی شروع کی کہ محمد نے حرام مہینے کو حلال کر دیا جب یہ لوگ حضرتؐ کے پاس پہنچے تو آپ نے بہت تنبیہ کی اور ان لوگوں نے اپنی ناواقفیت کا عذر پیش کیا۔ الغرض رسول اللہ نے مال غنیمت اور اسیروں کو واپس کر دیا اور اس میں تصرف نہ کرنے دیا اسی اثنا میں کفار نے ایک خط کے ذریعے سے حرام مہینوں کے بارے میں سوال کیا۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی مگر ساتھ ہی اس کے یہ بھی سمجھا دیا کہ ان مہینوں میں جہاد بے شک حرام ہے مگر جب کفار تم پر زیادتی کریں تو تم کچھ خیال نہ کرو ۱۲ منہ

حرمت والے مہینوں کا ذکر

كَافِرٌ فَأُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ
تو ایسوں ہی کا کیا کرایا سب کچھ دنیا اور آخرت (دونوں میں) اکارت
الْاٰخِرَةِ ۚ وَأُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ۲۱۷
ہے اور یہی لوگ جہنمی ہیں (اور) وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے
إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجٰهَدُوا فِي
بے شک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور خدا کی راہ میں ہجرت کی اور جہاد کیا
سَبِيلِ اللّٰهِ ۙ أُولٰٓئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ
یہی لوگ رحمت خدا کے امیدوار ہیں اور خدا بڑا بخشنے والا
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۲۱۸ يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ
مہربان ہے (اے رسول) تم سے لوگ شراب لے اور جوئے کے بارے میں پوچھتے
فِيهِمَآ إِثْمٌ كَبِيرٌ وَّمَنٰفِعُ لِلنَّاسِ ز وَإِثْمُهُمَآ أَكْبَرُ
ہیں تم ان سے کہہ دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے (کچھ) فائدے بھی ہیں اور
مِنْ نَّفْعِهِمَا ۗ وَيَسْـَٔلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۵ قُلِ
ان کے فائدے سے انکا گناہ بڑھ کر ہے اور تم سے لوگ پوچھتے ہیں کہ خدا کی راہ میں کیا خرچ کریں تم (ان سے)
الْعَفْوَ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ
کہہ دو کہ جو تمہاری ضرورت لے سے بچے۔ یوں خدا اپنے احکام تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم دنیا
تَتَفَكَّرُونَ ۲۱۹ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۗ وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ
اور آخرت (کے معاملات) میں غور کرو اور تم سے لوگ یتیموں کے بارے میں پوچھتے
الْيَتٰمٰى ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ
ہیں تم (ان سے) کہہ دو کہ ان کی اصلاح (و درستی) بہتر ہے اور اگر تم ان سے مل جل
فَإِخْوَانُكُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۗ وَ
کر رہو تو (کچھ حرج نہیں) آخر وہ تمہارے بھائی ہی تو ہیں اور خدا فسادی کو خیر خواہ سے (الگ خوب) جانتا
لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَأَعْنَتَكُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۲۲۰ وَ
ہے۔ اور اگر خدا چاہتا تو تم کو مصیبت میں ڈال دیتا۔ بیشک خدا زبردست حکمت والا ہے اور
لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۗ وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ
(مسلمانو) تم مشرک عورتوں سے جب تک ایمان نہ لائیں نکاح نہ کرو۔ کیونکہ مشرکہ عورت تمہیں (اپنے حسن و
خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا
جمال میں) کیسی ہی اچھی معلوم کیوں نہ ہو مگر پھر بھی ایماندار اس سے ضرور اچھی ہے اور مشرکین سے جب
الْمُشْرِكِينَ حَتّٰى يُؤْمِنُوا ۗ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ
تک ایمان نہ لائیں اپنی عورتیں ان کے نکاح میں نہ دو اور مشرک تمہیں کیسا ہی اچھا کیوں نہ معلوم ہو

لے یہ تو کھلی ہوئی بات ہے کہ خداوند عالم نے عقل کی سی کوئی دوسری نعمت انسان کو نہیں عطا کی کہ اسی کی بدولت اشرف المخلوقات کہلایا فرشتوں سے بھی دو چار قدم آگے بڑھ گیا۔ اور خواہش نفسانی اور غصہ اس کے دو قوی حریف ہیں اسی بدن کی سلطنت میں اپنی ڈھائی اینٹ کی مسجد الگ بنائے ہوئے ہیں اور عقل کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور یہ کم بخت جسکا شراب نام ہے ان دونوں حریفوں کو اور شہ دیتی ہے اور دیوانہ را ہوس بس است۔ اس کی مدد سے عقل کو اور دبا لیتی ہے اور انسان انسانیت سے باہر ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اسی شراب کی بدولت بہت سی بیماریاں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ کانٹا اس سے لگتا ہے۔ ڈانک اس سے لگ جاتی ہے ورم جگر اس سے ہوتا ہے انہی وجوہ سے حکمت۔ اخلاق اور حکمت ناموس دونوں کا اس پر اتفاق ہے کہ اسے منہ نہ لگانا چاہیئے کیوں کہ یہ رذیل چیز عقل پر مسلط ہو جاتی ہے اور انہی امور پر نظر کر کے شریعت نے اس کو قطعی حرام قرار دے دیا اور جوا بھی چونکہ ان دونوں حریفوں کا پشت پناہ ہے اسی وجہ سے اس کو بھی حرام کر دیا۔ ۱۲۔

لے تفسیر بیضاوی صفحہ ۶۲ جلد ۱ تفسیر منفل الرحمن جلد ۲ صفحہ ۲۹۰ میں ہے کہ عمرو بن جموح نے آنحضرتؐ سے راہ خدا میں صرف کرنے کی حد دریافت کی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ تفسیر صافی، مجمع البیان اور لوامع التنزیل جلد ۲ صفحہ ۲۱۱ میں حضرت محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ عفو کا مطلب یہ ہے کہ جو اپنے سارے سال کے خرچ سے بچے وہ راہ خدا میں دے دیا جائے۔ یہی کچھ تفسیر جلالین صفحہ ۳۴ مجمع البحرین صفحہ ۶۸ نہایہ ابن اثیر صفحہ ۲۳۵ المنجد صفحہ ۵۲۰ میں بھی ہے۔ واضح ہو کہ یہ راہ خدا میں خرچ کرنا زکوٰۃ وغیرہ کے علاوہ ہے۔ ۱۲

لے مشرک صرف اسی کو نہیں کہتے ہیں جو خدا کی ذات میں شرک کرے بلکہ اس کی خاص صفتوں یا عبادت میں شریک کرنے والا بھی مشرک ہے اور انبیاء یا آئمہ کو دعا میں وسیلہ یا ذریعہ قرار دینا ان تین قسموں میں سے کسی قسم میں داخل نہیں ہے۔ ۱۲

مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَ

مگر پھر بھی بندۂ مومن ان سے ضرور اچھا ہے یہ (مشرک مرد یا عورت) لوگوں کو دوزخ کی طرف بلاتے

اللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ

ہیں اور خدا اپنی عنایت سے بہشت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور اپنے احکام لوگوں سے

اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝۲۲۱ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ

صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت حاصل کریں (اے رسولؐ) تم سے لوگ حیض[۱] کے

الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى

بارے میں پوچھتے ہیں تم ان سے کہہ دو کہ یہ (نجاست اور گندگی) کی بیماری ہے تو (ایام) حیض میں تم عورتوں

الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا

سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے پاس نہ جاؤ پس جب وہ پاک ہو جائیں

تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

تو جدھر سے تمہیں خدا نے حکم دیا ہے ان کے پاس جاؤ بے شک خدا توبہ

يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝۲۲۲ نِسَآؤُكُمْ

کرنے والوں اور ستھرے لوگوں کو پسند کرتا ہے تمہاری بیبیاں (گویا)

حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا

تمہاری کھیتی ہیں[۲] تم اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو آؤ اور اپنی آئندہ (کی بھلائی کے واسطے)

لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ

(اعمال صالح) پیشگی بھیجو اور خدا سے ڈرتے رہو اور یہ بھی سمجھ رکھو کہ (ایک نہ ایک دن) تمکو اسکے سامنے جانا

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲۲۳ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ

ہے اور (اے رسولؐ) ایمانداروں کو (نجات کی) خوشخبری دے دو اور (مسلمانو) تم اپنی

اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ

قسموں[۳] (کے حیلے) سے خدا (کے نام) کو (لوگوں کے ساتھ) سلوک کرنے اور خدا سے ڈرنے اور لوگوں

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۲۴ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِىْٓ اَيْمَانِكُمْ

کے درمیان صلح کرا دینے کا مانع نہ ٹھہراؤ اور خدا (سب کی) سنتا (اور سب کو) جانتا ہے تمہاری لغو قسموں پر (جو بے اختیار

وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

زبان سے نکل جاوے) خدا تم سے گرفت نہیں کرنے کا مگر ان قسموں پر ضرور تمہاری گرفت کریگا جو تم نے قصداً دل

حَلِيْمٌ ۝۲۲۵ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ

سے کھائی اور خدا بخشنے والا بردبار ہے۔ جو لوگ اپنی بیبیوں کے پاس جانے سے قسم کھائیں[۴] ان کے لیے

اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۲۶ وَاِنْ عَزَمُوا

چار مہینے کی مہلت ہے۔ پس اگر (وہ اپنی قسم سے اس مدت میں باز آئیں) اور ان کی طرف توجہ کریں تو بے شک خدا بڑا



[۱] چونکہ حیض کے زمانے میں عورت کی طبیعت خون کے نکالنے کی طرف متوجہ رہتی ہے اور جماع سے قوت انفعالی کا ہیجان ہوتا ہے اور دونوں قوتوں کے باہم ضد ہونے کی وجہ سے طبیعت کو جو سلطان بدن ہے تحرک ہوتا ہے اور اسکی وجہ سے مختلف امراض پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ مرد کی خواہش نفسانی جماع کے وقت منی کے نکلنے کی طرف متوجہ رہتی ہے اور مسامات بدن کھل جاتے ہیں اور خون حیض کے بخارات بلند ہوکر برے آثار پیدا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ خود خون بھی سوراخ ذکر میں داخل ہوکر سوزاک وغیرہ کے پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے انہیں وجوہ سے شریعت نے حالت حیض میں جماع کو قطعی حرام فرما دیا۔ ۱۲

[۲] مرد کاشت کار ہے اور عورت کھیتی اور نطفہ بیج پس کاشت کار یہ کبھی گوارہ نہ کریگا کہ اپنے بیج ایسی جگہ بوئے جہاں اُگنے کی امید نہ ہو اس وجہ سے خدا نے لواطہ کو قطعی حرام کر دیا اور عورت کے ساتھ بھی لواطہ ایسا ہی ہے اور یہاں جو حکم دیا ہے کہ جدھر سے چاہو آؤ اسکا مطلب یہ ہے کہ جو ترکیب تمہیں پسند آئے اسی طرح جماع کرو مگر آگے ہی کی طرف کیونکہ ہر سوراخ کو یکساں نہیں سمجھنا چاہیئے مرد اور عورت کے عضو مخصوص میں خدا نے ایک خاص قدرتی نرمی گرمی امانت رکھی ہے جو خود سینکڑوں امراض کی دوا ہے اور یہ بات لواطہ اور جلق میں حاصل نہیں بلکہ ان سے اور امراض میں مبتلا ہو جایا کرتے ہیں رطوبت آ جاتی ہے رگیں مسل جاتی ہیں حتی کہ رفتہ رفتہ کرکے بیکار ہو جاتے ہیں اسی وجہ کو اگر وطی ابتداء میں عورت سے جماع کرنا شروع کردے تو عورت کی فرج کی جانب سے ایک قسم کی سینک ہوتی ہے کہ وہ رطوبت زائل ہو جاتی ہے اور مرض جاتا رہتا ہے

[۳] عبداللہ ابن رواحہ نے قسم کھائی تھی کہ ان کے داماد بشیر ابن نعمان سے اچھا سلوک نہ کرے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی

[۴] عرب کا دستور یہ تھا کہ جو اپنی بیوی سے ناخوش ہوتا قسم کھالیتا کہ میں اس سے کبھی ہمبستر نہ ہونگا کہ وہ دوسرا عقد بھی نہ کر سکے اور بیچ اوڈھر میں لٹکتی رہے شریعت نے اس کی حد مقرر کردی کہ عورت اگر چاہے تو حاکم شرع کی طرف رجوع کرے۔ حاکم شرع اُسے چار مہینے کی مہلت دے گا۔

الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۲۷ وَ الْمُطَلَّقٰتُ

بخشنے والا مہربان ہے اور اگر طلاق ہی کی ٹھان لیں تو بھی) بیشک خدا (سب کی) سنتا اور (سب کچھ) جانتا ہے۔ اور جن عورتوں کو

يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَ لَا يَحِلُّ لَهُنَّ

طلاق دی گئی ہے وہ اپنے آپ کو (طلاق کے بعد) تین [۱] حیض کے ختم ہو جانے کے بعد تک (نکاح ثانی سے)

اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ

روکیں اور اگر وہ (عورتیں) خدا اور روز آخرت پر ایمان لائی ہیں تو ان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ جو کچھ بھی خدا نے

يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَ بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ

ان کے رحم (پیٹ) میں پیدا کیا ہے اسکو چھپائیں اور اگر ان کے شوہر میل جول کرنا چاہیں تو وہ مدت (مذکورہ)

بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَ لَهُنَّ

میں انکے واپس بلا لینے کے زیادہ حقدار ہیں اور شریعت کے موافق عورتوں کا

مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَ لِلرِّجَالِ

(مردوں پر) وہی سب کچھ (حق) ہے جو (مردوں کا) عورتوں پر ہے۔ ہاں البتہ مردوں کو (فضیلت میں) عورتوں پر

عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۲۲۸ اَلطَّلَاقُ

فوقیت ضرور ہے اور خدا زبردست حکمت والا ہے طلاق (رجعی جس کے

مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَ

بعد رجوع ہو سکتی ہے) دو ہی مرتبہ ہے اسکے بعد یا تو شریعت کے موافق روک ہی لینا چاہیے یا حسن سلوک سے

لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا

(تیسری دفعہ) بالکل رخصت [۲] اور تم کو یہ جائز نہیں کہ جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لو مگر جب

اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ

دونوں کو اسکا خوف ہو کہ خدا نے جو حدیں مقرر کر دی ہیں ان کو دونوں (میاں بیوی) قائم نہ رکھ سکیں گے پھر اگر تمہیں

اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ

(اے مسلمانو) یہ خوف ہو کہ یہ دونوں خدا کی (مقرر) کی ہوئی حدوں پر قائم نہ رہیں گے تو اگر عورت مرد کو کچھ

بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَ مَنْ يَّتَعَدَّ

دے کر اپنا پیچھا چھڑائے (خلع کرائے) تو اس میں ان دونوں پر کچھ گناہ نہیں یہ خدا کی (مقرر کی ہوئی) حدیں

حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۲۹ فَاِنْ طَلَّقَهَا

ہیں پس ان سے آگے نہ بڑھو اور جو خدا کی مقرر کی ہوئی حدوں سے آگے بڑھتے ہیں وہی لوگ تو ظالم ہیں پھر

فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ

اگر (تیسری بار بھی) عورت کو طلاق (بائن) دے تو اس کے بعد جب تک دوسرے مرد [۳] سے نکاح نہ کرے

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ

اس کے لیے حلال نہیں ہاں اگر دوسرا شوہر (نکاح کے بعد) اس کو طلاق دے دے تب البتہ ان (میاں بیوی) پر

ایلاء کا بیان

[۱] یعنی جس عورت کی عادت معین ہو اس کی عدت تین حیض سے پاکی ہے اور جن عورتوں کا خون کسی وجہ سے رک گیا ہو تو ان کی عدت تین مہینہ ہے۔ ۱۲

[۲] اس سے مراد طلاق بائن ہے کہ اس کے بعد بے محلل کے رجوع نہیں ہو سکتی۔

[۳] اس کو فقہ کی اصطلاح میں محلل کہتے ہیں۔

طلاق کا حکم

ظَنَّآ اَنۡ يُّقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ ؕ وَ تِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ
باہم میل کر لینے میں کچھ گناہ نہیں ہے اگر ان دونوں کو یہ گمان ہو کر خدا کی حدوں کو قائم رکھ سکیں گے اور یہ خدا
يُبَيِّنُهَا لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ۞ وَ اِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ
کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں جو سمجھدار لوگوں کے واسطے صاف صاف بیان کرتا ہے اور جب تم اپنی بیبیوں کو
فَبَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمۡسِكُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ سَرِّحُوۡهُنَّ
طلاق دو اور ان کی مدت پوری ہونے آئے تو اچھے عنوان سے ان کو
بِمَعۡرُوۡفٍ ۠ وَّلَا تُمۡسِكُوۡهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعۡتَدُوۡا ۚ وَمَنۡ
روک لو یا حسن سلوک سے بالکل رخصت ہی کر دو اور انہیں تکلیف پہنچانے کے لیے
يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ فَقَدۡ ظَلَمَ نَفۡسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوۡۤا اٰيٰتِ
نہ روکو تاکہ (پھر ان پر) زیادتی کرنے لگو اور جو ایسا کرے گا تو یقیناً اپنے ہی پر ظلم کرے گا اور خدا کے
اللّٰهِ هُزُوًا ؗ وَّاذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَمَاۤ اَنۡزَلَ
احکام کو (کچھ) ہنسی ٹھٹھا نہ سمجھو اور خدا نے جو تمہیں نعمتیں دی ہیں انہیں یاد کرو اور اس نے جو
عَلَيۡكُمۡ مِّنَ الۡكِتٰبِ وَالۡحِكۡمَةِ يَعِظُكُمۡ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا
کتاب اور عقل کی باتیں تم پر نازل کیں ان سے تمہاری نصیحت کرتا ہے اور خدا سے ڈرتے
اللّٰهَ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ۞ وَاِذَا ع
رہو اور سمجھ رکھو کہ خدا ہر چیز کو ضرور جانتا ہے اور جب تم
طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعۡضُلُوۡهُنَّ اَنۡ
عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی مدت (عدہ) پوری کر لیں تو انہیں اپنے شوہروں
يَّنۡكِحۡنَ اَزۡوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوۡا بَيۡنَهُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ
کے ساتھ نکاح کرنے سے نہ روکو جب آپس میں دونوں میاں بیوی شریعت کے مطابق اچھی طرح مل جل
ذٰلِكَ يُوۡعَظُ بِهٖ مَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَ
جائیں یہ اسی شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں سے خدا اور روز آخرت پر ایمان لا چکا ہو
الۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمۡ اَزۡكٰى لَـكُمۡ وَاَطۡهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ
یہی تمہارے حق میں بڑی پاکیزہ اور صفائی کی بات ہے اور (اس کی خوبی) خدا خوب
وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۞ وَالۡوَالِدٰتُ يُرۡضِعۡنَ اَوۡلَادَهُنَّ
جانتا ہے اور تم (ویسا) نہیں جانتے ہو اور (طلاق دینے کے بعد) جو شخص اپنی اولاد کو
حَوۡلَيۡنِ كَامِلَيۡنِ لِمَنۡ اَرَادَ اَنۡ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَ
پورے دو برس دودھ پلوانا چاہے تو اس کی خاطر سے مائیں اپنی اولاد کو پورے دو برس لہ دودھ
عَلَى الۡمَوۡلُوۡدِ لَهٗ رِزۡقُهُنَّ وَكِسۡوَتُهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ
پلائیں اور جس کا وہ لڑکا ہے (باپ) اس پر ماؤں کا کھانا کپڑا دستور کے مطابق لازم ہے کسی شخص کو

لہ اس سے واضح ہوا کہ کم سے کم حمل کی مدت چھ مہینے ہے کیونکہ دوسرے مقام پر خدا نے حمل اور رضاعت کا زمانہ تیس مہینے فرمایا ہے پھر تیس میں سے دو برس منہا کر دینے سے چھ مہینے بچتے ہیں ۱۲ منہ

رضاعت کا حکم

لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ

زحمت نہیں دی جاتی مگر اس کی گنجائش بھر نہ ماں کا اس کے بچے کی وجہ سے نقصان گوارا کیا جائے اور نہ جس

بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ

کا لڑکا ہے (باپ) اس کا (بلکہ دستور کے مطابق دیا جائے) اور (اگر باپ نہ ہو تو دودھ پلانے کا حق) اسی

ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ

طرح وارث پر لازم ہے پھر اگر (دو برس کے قبل) ماں باپ دونوں اپنی مرضی اور مشورے سے

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا

دودھ چھڑانا چاہیں تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے اور اگر تم اپنی اولاد کو

اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ

(کسی انا سے) دودھ پلوانا چاہو تو (اس میں بھی)

بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا

تم پر کچھ گناہ نہیں ہے بشرطیکہ جو تم نے دستور کے مطابق مقرر کیا ہے ان کے حوالے کر دو اور

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٣٣﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ

خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا ضرور دیکھتا ہے۔ اور تم میں سے جو لوگ بیبیاں چھوڑ کے مر جائیں

يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ

تو وہ عورتیں چار مہینے دس روز (عدت بھر) اپنے کو روکے رہیں (اور دوسرا نکاح نہ کریں)،

اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ

پھر جب (عدت کی) مدت پوری کر لیں تو شریعت کے مطابق جو کچھ اپنے حق میں کریں [1] اس بارے میں

عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ

تم پر کوئی الزام نہیں ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٣٤﴾ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

خدا اس سے خبردار ہے اور اگر تم اس خوف سے کہ (شاید کوئی

فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ

دوسرا نکاح کرلے) ان عورتوں سے اشارۃً نکاح کی (قبل عدۃ) خواستگاری کرو یا اپنے دلوں میں

فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۗ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ

چھپائے رکھو تو اس میں بھی کچھ تم پر الزام نہیں ہے۔ (کیونکہ) خدا کو معلوم ہے کہ تم سے صبر نہ

وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا

ہو سکے گا) اور ان عورتوں سے نکاح کرنے کا خیال آئے گا لیکن چوری چھپے سے (نکاح کا) وعدہ

قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۚ۬ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ

نہ کرنا مگر یہ کہ ان سے اچھی بات کہہ گزرو (تو مضائقہ نہیں)، اور جب تک مقررہ میعاد گزر نہ جائے



[1] مطلب یہ ہے کہ اگر ان کی خواہش نکاح ثانی کی ہو اور اس بنا پر وہ اپنا بناؤ سنگھار کریں تو تم پر اس کا کوئی الزام نہیں کہ ان کو زیادہ دنوں تک سوگ پر کیوں نہ مجبور کیا جیسا کہ عرب کا دستور تھا اور ہندوستان اور پاکستان میں بھی مروج ہے کہ بیوہ ہونا دنیا و مافیہا سے بیکار ہو جانا ہے نہ وہ خوشی کی کسی رسم میں شریک کی جائے گی نہ اس کے ہاتھ پاؤں مبارک سمجھے جاتے ہیں۔ گویا اس نے اپنے ہاتھوں شوہر کو مار ڈالا ہے۔ خدا اپنا رحم فرمائے ۱۲۔

حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
نکاح کا قصد بھی نہ کرنا اور سمجھ رکھو کہ جو کچھ تمہارے دل میں ہے خدا اس کو ضرور جانتا ہے تو اس
يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
سے ڈرتے رہو اور یہ جان لو کہ خدا بڑا بخشنے والا
غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝۲۳۵ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ
بُردبار ہے اور اگر تم نے اپنی بیبیوں کو ہاتھ نہ لگایا اور نہ مہر بھی
النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖۚ
معین کیا ہو اس کے قبل ہی تم ان کو طلاق دے دو (تو اس میں بھی) تم پر کچھ الزام نہیں ہے ہاں ان
وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ
عورتوں کے ساتھ (دستور کے مطابق) مالدار پر اپنی حیثیت کے موافق اور غریب پر اپنی حیثیت کے
قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۝۲۳۶
موافق (کپڑے روپے وغیرہ سے) کچھ سلوک کرنا لازم ہے۔ نیکی کرنے والوں پر یہ بھی ایک حق ہے۔
وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ
اور اگر تم ان عورتوں کا مہر تو معین کر چکے ہو مگر ہاتھ لگانے (خلوت صحیحہ) کے قبل ہی طلاق دے دو تو ان
فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ
عورتوں کو مہر معین کا آدھا دے دو مگر یہ کہ یہ عورتیں خود معاف کر دیں
اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ
یا ان کا ولی جس کے ہاتھ میں ان کے نکاح کا اختیار ہو معاف کر دے تب
النِّكَاحِ ؕ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَلَا تَنْسَوُا
کچھ نہیں۔ اور اگر تم ہی (سارا مہر) بخش دو تو پرہیزگاری سے بہت قریب ہے اور آپس کی بزرگی کو مت [1]
الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۲۳۷
بھولو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا ضرور دیکھ رہا ہے۔
حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَ
اور (مسلمانو) تم تمام [2] نمازوں کی اور (خصوصاً) بیچ [3] والی نماز (صبح یا ظہر یا عصر) کی پابندی
قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝۲۳۸ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ
کرو اور خاص خدا ہی کے واسطے (نماز میں) قنوت [4] کے پڑھنے والے ہو کر کھڑے ہو پھر اگر تم خوف کی حالت
رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ
میں ہو اور (پوری نماز نہ پڑھ سکو) تو سوار یا پیدل (جس طرح بن پڑے پڑھ لو) پھر جب تمہیں اطمینان ہو تو
مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝۲۳۹ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ
جس طرح خدا نے تمہیں (اپنے رسولؐ کی معرفت) ان باتوں کو سکھایا ہے جو تم نہیں جانتے

نماز پنجگانہ اور قنوت کا ذکر

[1] کیونکہ عقلاً بزرگی اور بڑائی اسی میں ہے کہ تھوڑے سے مال کے واسطے تو تو میں میں سے در گزرے۔ مرد کو یہ چاہیئے کہ نصف کی جگہ پورا مہر دے دے، اور اپنا احسان عورت پر رکھے۔ اور عورت کو یہ چاہیئے کہ میں کچھ نہ لوں۔ خواہ مخواہ کا احسان کسی کا ہم پر کیوں ہو۔ ۱۲

[2] اس آیت میں خداوند کریم نے نمازوں کے پابندی سے ادا کرنے کا حکم فرمایا ہے اور ظاہری اشارہ پنجگانہ کی طرف ہے کیونکہ صلوت میں پانچ حروف ہیں اور ہر حرف سے ایک نماز کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے۔ ۱۲ منہ

[3] اکثر روایات سے ثابت ہے، کہ بیچ والی نماز سے مُراد ظہر ہے اور اس کی تاکید زیادہ اس وجہ سے ہے کہ یہ وقت یا انسان کے کاروبار کا ہوتا ہے یا آرام کا اور ایسے وقتوں میں خدا کی عبادت زیادہ ثواب کا باعث ہوگی، اور بیچ والی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ دن کی تین نمازوں صبح ظہر عصر میں سے یہ بیچ میں پڑتی ہے۔ اور حضرت رسولؐ نے بھی اسی سے ابتداء کی تھی۔ اور بعضوں نے نماز عصر کو بیچ والی نماز کہا ہے کیونکہ رات اور دن کی چار نمازوں کے بیچ میں پڑتی ہے اور بعض نے صبح کی نماز کہا ہے کیونکہ یہ دن کی سفیدی اور رات کی سیاہی کے درمیان ہوتی ہے

[4] احادیث سے ثابت ہے کہ اس سے دُعائے قنوت مُراد ہے، اور ابن عباس سے اس کی تفسیر بھی یہی ہے اسی وجہ سے میں نے یہ ترجمہ کیا ہے۔

مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ

تھے اسی طرح خدا کو یاد کرو اور تم میں سے جو لوگ اپنی بیبیاں چھوڑ کر مر جائیں ان پر اپنی بیبیوں کے

مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا

حق میں سال بھر تک کے نان ونفقہ اور (گھر سے) نہ نکالنے کی وصیت کرنی (لازم) ہے پس اگر

جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ

عورتیں خود نکل کھڑی ہوں تو جائز باتوں (نکاح وغیرہ) سے جو کچھ اپنے حق میں کریں اس کا تم پر کچھ الزام

مَّعْرُوْفٍ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ 240

نہیں ہے اور خدا ہر شے پر غالب اور حکمت والا ہے اور جن عورتوں کو (تعین مہر[1] اور ہاتھ

بِالْمَعْرُوْفِ ۭ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ 241

لگائے بغیر) طلاق دی جائے ان کے ساتھ (جوڑے روپے وغیرہ سے) سلوک کرنا لازم ہے (یہ بھی)

اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ۧ اَلَمْ تَرَ اِلَى 242

پرہیزگاروں پر ایک حق ہے اسی طرح خدا تم لوگوں (کی ہدایت) کے واسطے اپنے احکام صاف صاف بیان کرتا ہے

الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ

تاکہ تم سمجھو (اے رسول) کیا تم نے ان لوگوں کے حال پر نظر نہیں کی جو موت کے ڈر کے مارے اپنے گھروں سے

الْمَوْتِ ۠ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۣ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۭ اِنَّ

نکل بھاگے اور وہ ہزاروں[2] آدمی تھے تو خدا نے ان سے فرمایا کہ سب کے سب مر جاؤ (اور وہ مر گئے) پھر خدا نے

اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

انہیں زندہ کیا بیشک خدا لوگوں پر بڑا مہربان ہے مگر اکثر لوگ اس کا شکر نہیں

لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا 243

کرتے۔ (اور مسلمانو) خدا کی راہ میں جہاد کرو اور جان رکھو کہ خدا ضرور (سب

اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ 244

کچھ) سنتا (اور) جانتا ہے ہے کوئی جو خدا کو قرض حسنہ[3] دے تاکہ خدا اس

قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ

کے مال کو اس کے لیے کئی گنا بڑھا دے اور خدا ہی تنگدست کرتا ہے اور وہی کشائش دیتا ہے

يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى 245

اور اسی کی طرف سب کے سب لوٹا دیئے جاؤ گے۔ (اے رسول) کیا تم نے

الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ

موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل[4] کے سرداروں (کی حالت) پر نظر نہیں کی جب انہوں نے اپنے

قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ

نبی (شموئیل) سے کہا کہ ہمارے واسطے ایک بادشاہ مقرر کیجئے تاکہ ہم خدا کی راہ میں جہاد کریں۔

نوروز کا ایک عجیب واقعہ

[1] اگرچہ عام مترجمین نے یہ قید نہیں بڑھائی ہے مگر اس تخصیص کی ضرورت ہے ورنہ اس آیت کو منسوخ ماننا پڑے گا۔ ۱۲

[2] باختلاف روایات چار یا آٹھ یا دس یا بیس یا چالیس یا ستر ہزار آدمی تھے جو طاعون یا وبا کے خوف سے بھاگے تھے۔ آخر موت کے پنجے سے نہ چھوٹے اور سب کے سب مر کے ڈھیر ہو گئے ایک عرصہ کے بعد حضرت حزقیل کا ادھر سے گزر ہوا۔ آپ نے دعا کی۔ خدا کا حکم ہوا چلو میں پانی لے کر ان پر چھڑکو۔ آپ چھڑکتے جاتے تھے، اور لوگ زندہ ہوتے جاتے تھے اور چونکہ یہ واقعہ نوروز کے دن کا ہے۔ اس وجہ سے خدا نے اس دن ایک کا دوسرے پر پانی یا گلاب چھڑکنا سنت قرار دیا ہے مگر افسوس ہمارے بھائیوں نے اس کو ہولی سے بدتر کر دیا خدا ہدایت کرے۔

[3] خدا کو قرض حسنہ دینے سے مقصود یہ ہے کہ اس کی راہ میں خرچ کیا جائے اور چونکہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا ثواب آخرت میں ملے گا اس وجہ سے اس کو قرض سے تعبیر کیا۔ نہ یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا کو قرض کی ضرورت ہے۔

[4] حضرت موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل چند روز تک تو چین سے رہے کنعان میں فتوحات کرتے چلے جاتے تھے۔ مگر بے چین طبیعت کب تک چپ رہتی۔ شرارتیں شروع کر دیں خدا نے بھی جالوت بادشاہ کو ان پر مسلط کر دیا۔ اس نے انہیں خوب دق کیا تب ان لوگوں نے شموئیل نبی کی طرف رجوع کی۔ ۱۲

سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ

(پیغمبر نے) فرمایا کہیں ایسا تو نہ ہو کہ جب تم پر جہاد واجب کیا جائے تو تم نہ لڑو

الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَ مَا لَنَاۤ اَلَّا نُقَاتِلَ

کہنے لگے جب ہم اپنے گھروں اور اپنے بال بچوں سے نکالے جا چکے تو پھر

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَ

ہمیں کون سا عذر باقی ہے کہ ہم خدا کی راہ میں جہاد نہ کریں پھر

اَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا

جب ان پر جہاد واجب کیا گیا تو ان میں سے چند [1] آدمیوں کے سوا سب

مِّنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٤٦﴾ وَ قَالَ لَهُمْ

نے لڑنے سے منہ پھیرا اور خدا تو ظالموں کو خوب جانتا ہے اور ان کے نبی نے ان

نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ

سے کہا کہ بے شک خدا نے (تمہاری درخواست کے مطابق) طالوت [2] کو تمہارا بادشاہ مقرر کیا

قَالُوْۤا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَ نَحْنُ اَحَقُّ

تب کہنے لگے اس کی حکومت ہم پر کیوں کر ہو سکتی ہے حالانکہ سلطنت کے حقدار [3] اس سے

بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَ لَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ

زیادہ تو ہم ہیں کیونکہ اسے تو مال کے اعتبار سے بھی فارغ البالی (تنگ) نصیب نہیں

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَ زَادَهٗ بَسْطَةً فِي

(نبی نے) کہا خدا نے اسے تم پر فضیلت دی ہے اور (مال میں نہ سہی مگر) علم اور جسم کا

الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ ؕ وَ اللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ

پھیلاؤ تو اسی کا خدا نے زیادہ فرمایا ہے اور خدا اپنا ملک جسے چاہے دے اور خدا

اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٤٧﴾ وَ قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ

بڑی گنجائش والا اور واقف کار ہے اور اُن کے نبی نے اُن سے یہ بھی کہا اس کے (منجانب اللہ)

مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ

بادشاہ ہونے کی یہ پہچان ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق [4] آجائے گا جس میں تمہارے

رَّبِّكُمْ وَ بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ

پروردگار کی طرف سے تسکین وہ چیزیں اور ان تبرکات سے بچا کچھا ہوگا جو موسیٰؑ و ہارونؑ کی

تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

اولاد یادگار چھوڑ گئی ہے اور اس صندوق کو فرشتے اٹھائے ہوں گے۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو تو بیشک

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٤٨﴾ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ

اس میں تمہارے واسطے (پوری) نشانی ہے۔ پھر جب طالوت لشکر سمیت (شہر ایلیا) سے روانہ ہوا تو اپنے ساتھیوں



[1] تین سو تیرہ آدمی تھے۔

[2] جب بنی اسرائیل کی تمنا پر حضرت شموئیل نے دعا کی تو خدا نے ایک برتن روغن سے بھرا ہوا اور ایک عصا نازل کیا اور وحی بھیجی کہ ان لوگوں میں سے جس کے آنے پر روغن جوش کھانے لگے اور عصا اس کے قد کے برابر ہو جائے اسی کو بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر کرو۔ یہ سن کر بہت سے لوگ بن ٹھن کر آئے مگر کچھ نہ ہوا جب طالوت آیا جو سقائی کا پیشہ کرتا تھا۔ تو روغن بھی جوش کھانے لگا، اور عصا بھی اس کے قد کے برابر ہو گیا یہ دیکھ کر حضرت شموئیل نے اس کو بادشاہ بنایا ۱۲۔

[3] جب حضرت شموئیل نے طالوت کو بادشاہ بنایا تو بنی اسرائیل اپنی قدیم عادت کے موافق لگے اعتراض کرنے اور اپنے نبی سے بحثنے لگے۔ کیونکہ ان کی خواہش یہ تھی کہ جس کے پاس خزانہ مال تزک و احتشام ہو اسی کو بادشاہ ہونا چاہیئے اور حضرت شموئیل کا جواب تمدن کے قاعدہ پر مبنی تھا کہ سلطنت کا کام ظاہری تزک سے نہیں چلتا۔ اس کے لیے علم و حکمت کے خزانہ کی ضرورت ہے۔ اور اسی کا لحاظ خداوند عالم نے بھی ہمیشہ ہر نبی یا خلیفہ کے مقرر کرنے میں رکھا ہے بیعت اور غلبہ اور بھیڑ یا دھسان خلقت کا اجماع کوئی چیز نہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

[4] اسی کا نام تابوت سکینہ ہے یہ وہ صندوق ہے جس میں حضرت موسیٰؑ کی ماں نے آپ کو بند کر کے دریا میں ڈال دیا تھا اور اس میں بہت سی چیزیں تبرک کی تھیں، کئی نبیوں کی تصویریں اور ان کے گھروں کی نقلیں۔ ایک گھر یاقوت کا تھا اس میں جناب رسالت مآبؐ کی تصویر تھی۔ آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ کے گرد آل و اصحاب خاص کا جھرمٹ ہے اور ایک نوجوان تلوار لیے ہوئے ہے اور اس کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے یہ پیغمبر کا چچازاد بھائی ہے اور خدا اسکا مددگار ہے اس صندوق میں حضرت موسیٰؑ کا عصا اور توریت کی دو تختیاں اور آسمانی ترنجبین، حضرت ہارونؑ کا عمامہ ان کی جوتیاں وغیرہ وغیرہ بھی تھیں۔ بنی اسرائیل اس صندوق کو بہت متبرک سمجھتے اور جب کسی لڑائی پر جاتے تو اس کو آگے آگے رکھتے جب جالوت کو ان پر غلبہ ہوا تو اس صندوق کو بھی چھین لے گئے

(باقی صفحہ پر)

اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ

سے کہا (دیکھو آگے) ایک نہر (ملے گی اس سے) یقیناً خدا تمہارے (صبر کی) آزمائش کریگا پس جو شخص اس کا

وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ

پانی پیئے گا وہ مجھ سے (کچھ واسطہ) نہیں رکھتا اور جو اس کو نہ چکھے گا وہ بیشک مجھ سے ہو گا مگر (ہاں جو) اپنے

غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ

ہاتھ سے ایک (آدھ) چلّو بھر (کے پی) لے (تو کچھ حرج نہیں) (پس ان لوگوں نے نہ مانا) اور چند آدمیوں کے سوا

فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا

سب نے اس کا پانی پیا (خیر) جب طالوت اور جو مومنین ان کے ساتھ تھے ¹ نہر سے پار ہو گئے تو

طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ

(خالص مومنوں کے سوا) سب کے سب کہنے لگے کہ ہم میں تو آج جالوت اور اسکی فوج سے لڑنے کی سکت

يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ

نہیں مگر وہ لوگ جنکو یقین ہے کہ (ایک دن) خدا کو منہ دکھانا ہے۔ (بیدھڑک) بول اٹھے کہ ایسا بہت ہوا ہے کہ خدا

غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ

کے حکم سے چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر غالب آ گئی ہے۔ اور خدا صبر کرنے والوں کا

الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا

ساتھی ہے غرض جب یہ لوگ جالوت اور اس کی فوج کے مقابلہ کو نکلے تو دعا کی

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

اے میرے پروردگار ہمیں کامل صبر عطا فرما (اور میدان جنگ میں) ہمارے قدم جمائے رکھ اور

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۣ وَ

ہمیں کافروں پر فتح عنایت کر پھر تو ان لوگوں نے خدا کے حکم سے دشمنوں کو

قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ

شکست دی اور داؤد ² نے جالوت کو قتل کیا اور خدا نے ان کو سلطنت اور تدبیر تمدن عطا کی

وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَاۗءُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ

اور (علم و ہنر) جو چاہا انہیں دکھایا گھول کے پلا دیا اور اگر خدا لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے سے نہ ہٹاتا

بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

دفعہ (شر) نہ کرتا تو تمام روئے زمین میں فساد پھیل جاتا مگر خدا تو سارے جہان کے

ذُوْ فَضْلٍ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا

لوگوں پر فضل (و رحم) کرتا ہے (اے رسولؐ) یہ خدا کی سچی آیتیں ہیں جو

عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

ہم تم کو ٹھیک ٹھیک پڑھ کے سناتے ہیں اور بے شک تم ضرور رسولوں میں سے ہو۔



¹ جب بنی اسرائیل طالوت کے ساتھ جالوت کے مقابلہ کو نکلے تو گرمی کے دن تھے پیاس کے مارے پریشان ہو گئے طالوت سے کہنے لگے، خدا سے دعا کر کہ کوئی نہر ملے غرض ایک نہر ظاہر ہوئی اور طالوت نے سب کو سمجھا دیا کہ یہ آزمائش کی نہر ہے جس نے ایک چلّو پانی پیا وہ مجھ سے ہے اور جس نے زیادہ پیا وہ مجھ سے نہیں ہے مگر جب یہ لوگ نہر کے کنارے پہنچے تو تین سو تیرہ آدمیوں کے سوا سب کے سب منہ کے بل پانی پر گر پڑے اور خوب ڈگڈگا کے پانی پیا۔ آخر ان کے ہونٹ سیاہ ہو گئے اور چلنے سے مجبور ہو گئے اور کتنا ہی پانی پیتے تھے مگر پیاس نہ بجھتی تھی، اور جن لوگوں نے ایک چلّو پانی پیا تھا وہ اچھے رہے اور پیاس بجھ گئی ۱۲۔

² طالوت اور جالوت کے لشکروں میں لڑائی ہو رہی تھی کہ جالوت نے اپنا مد مقابل طلب کیا مگر کوئی اس کے مقابلے کو نہ نکلا طالوت نے بنی اسرائیل سے یہ بھی کہا کہ جو جالوت کو قتل کرے گا اس کو میں اپنا آدھا ملک دے دوں گا اور اپنی بیٹی بھی بیاہ دوں گا مگر کسی کی ہمت نہ پڑی تب حضرت شمویل نے فرمایا کہ آسی جو حضرت یعقوب کی اولاد میں سے تھا اس کے بیٹوں میں سے جس میں فلاں فلاں صفتیں پائی جائیں وہی جالوت کا قاتل ہو گا۔ آسی نے اپنے دسوں بیٹوں کو پیش کیا مگر کسی میں وہ علامات نہ پائے گئے، آخر میں وہ حضرت داؤد کو سامنے لایا جو بالکل دھان پان تھے۔ اور کسی طرح لڑائی کی لوّن کے نہ تھے لیکن وہ سب پتہ کی باتیں انہیں میں پائی گئیں غرض حضرت داؤد لڑنے چلے اور راستے چلتے تین پتھر اٹھا لیے ایک پتھر گوپھن میں رکھ کر جالوت کی طرف پھینکا وہ جالوت کی پیشانی پر لگا اور پشت کی طرف سے توڑ کر نکل گیا۔ اور پھر بھی کئی آدمی اس سے زخمی ہوئے جالوت کا مرنا تھا کہ فوج کے قدم اکھڑ گئے اور طالوت کو نمایاں فتح ہوئی اور اس صلہ میں حضرت داؤدؑ کو سلطنت ملی اور طالوت کے داماد بنے آپ کی سلطنت کا ذکر قرآن کریم میں جابجا ہے۔

(بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۴۷)

جب بنی اسرائیل طالوت کے ساتھ لڑنے گئے تو جالوت کے لوگوں نے اس صندوق کو چھکڑے پر لاد کر ان کی طرف ہنکا دیا کیونکہ یہی فساد کی جڑ ہے فرشتے ان کو گھسیٹ کر بنی اسرائیل کی طرف لے آئے یہ لوگ اس کو نعمت غنیمت سمجھے اور اسکو فال نیک سمجھ کر دل قوی ہو گئے اور ہم کر لڑنے لگے ۔۱۲

4

# تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ

یہ سب رسول (جو ہم نے دیکھیے) ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ان میں سے بعض تو ایسے ہیں جن
مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَ اٰتَيْنَا
سے خود خدا نے بات کی اور بعض کے ان میں سے (اور طرح پر) درجے بلند کیے اور مریمؑ کے
عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ
بیٹے عیسیٰؑ کو (کیسے کیسے) روشن معجزے عطا کیے اور روح القدس (جبرائیل) کے ذریعے انکی مدد کی۔
وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ
اور اگر خدا چاہتا تو جو لوگ ان (پیغمبروں) کے بعد ہوئے وہ اپنے پاس روشن معجزے آچکنے پر آپس
بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَ لٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ
میں نہ لڑا مرتے مگر ان میں پھوٹ پڑگئی۔ پس ان میں سے بعض تو ایمان لائے اور بعض کافر
مَّنْ اٰمَنَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫
ہوگئے اور اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ آپس میں نہ لڑتے مگر
وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝٢٥٣ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا
خدا وہی کرتا ہے جو چاہتا ہے اے ایماندارو [1] جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے
مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَ
اُس دن کے آنے سے پہلے (خدا کی راہ میں) خرچ کرو جس میں نہ تو (خرید و) فروخت ہوگی اور
لَا خُلَّةٌ وَّ لَا شَفَاعَةٌ ؕ وَ الْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٢٥٤
نہ یاری (اور نہ آشنائی) اور نہ سفارش (ہی کام آسکے گی) اور کفر کرنیوالے ہی تو ظلم ڈھاتے ہیں
اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ
خدا ہی وہ (ذات پاک) ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ) زندہ ہے (اور) سارے جہان کا سنبھالنے
وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ
والا ہے۔ اس کو نہ اونگھ [2] آتی ہے نہ نیند جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے
ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ
(غرض سب کچھ) اسی کا ہے کون ایسا ہے جو بدون اس کی اجازت کے اس کے پاس (کسی کی) سفارش کرے
اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ
جو کچھ ان کے سامنے (موجود) ہے (وہ) اور جو کچھ ان کے پیچھے (ہوچکا) ہے (خدا سب کو) جانتا ہے۔ اور
عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ
لوگ اس کے علم میں سے کسی چیز پر بھی احاطہ نہیں کرسکتے مگر وہ (جسے) جتنا چاہے (سکھا دے) اس کی کرسی [3] سب
الْاَرْضَ ۚ وَ لَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝٢٥٥
آسمانوں اور زمینوں کو گھیرے ہوئے ہے اور ان دونوں (آسمان و زمین) کی نگہداشت اس پر کچھ بھی گراں نہیں اور وہ (بڑا) عالیشان بزرگ ہے

[1] یہ حکم یا خاص زکوٰۃ کا ہے یا عام خیرات کا۔۱۲

[2] حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰؑ کی قوم نے یہ بے اٹکل بات پوچھی کہ اے موسےٰ تمہارا خدا بھی سوتا ہے۔ حضرت موسےٰ نے عرض کی خداوندا یہ بیوقوف لوگ جو کچھ کہتے ہیں تو خوب جانتا ہے۔ حکم ہوا اے موسیٰؑ میں ابھی تمکو بتائے دیتا ہوں اس کے بعد حکم ہوا کہ تم ایک شب و روز سونا نہیں حضرت موسےٰ نہ سوئے اس کے بعد خدا نے ایک فرشتہ کی معرفت دو شیشے بھیجے اور حکم ہوا کہ دونوں کو دونوں ہاتھوں میں رات بھر لیے رہنا اور سونا نہیں ایسا نہ ہو ٹوٹ جائیں۔ حضرت موسیٰ نے ہر چند ضبط کیا اور اپنے کو سنبھالا مگر نیند پر نیند آئی اور دونوں شیشے مل کر ٹوٹ گئے۔ اسی وقت خطاب ہوا اے موسیٰؑ جو تم سے نیند میں دو شیشوں کی حفاظت نہ ہوسکی۔ اگر میں سو جاؤں تو سارے عالم کی نگہداشت کون کرے۔

[3] آٹھواں آسمان یا اسکا علم یا اس کی سلطنت۔۱۲

آیۃ الکرسی

لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ

مرتبہ ہے۔ دین میں کسی طرح کی زبردستی نہیں کیونکہ ہدایت (صاف طور پر) گمراہی سے (الگ) ظاہر ہو چکی تو جس شخص

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ

نے جھوٹے خداؤں (بتوں) سے انکار کیا اور خدا ہی پر ایمان لایا تو اس

اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ

نے وہ مضبوط رسی پکڑ لی ہے جو ٹوٹ ہی نہیں سکتی اور خدا (سب کچھ)

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۞ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ

سنتا (اور) جانتا ہے خدا ان لوگوں کا سرپرست ہے جو ایمان لائے کہ انہیں

الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔــهُمُ

(گمراہی کی) تاریکیوں سے نکال کر (ہدایت کی) روشنی میں لاتا ہے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان

الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ

کے سرپرست شیطان ہیں کہ ان کو (ایمان کی) روشنی سے نکال کر (کفر کی) تاریکیوں میں ڈال دیتے ہیں

اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۞ اَلَمْ تَرَ

یہی لوگ تو جہنمی ہیں (اور) یہی اس میں ہمیشہ رہیں گے (اے رسول)

اِلَى الَّذِيْ حَاۗجَّ اِبْرٰھٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ

کیا تم نے اس شخص (کے حال) پر نظر نہیں کی جو صرف اس برتے پر کہ خدا نے اسے سلطنت دی تھی۔ ابراہیمؑ

اِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُـحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا

سے ان کے پروردگار کے بارے میں اُلجھ پڑا کہ جب ابراہیمؑ نے (اس سے) کہا کہ میرا پروردگار تو وہ

اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ۭ قَالَ اِبْرٰھٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ

ہے جو (لوگوں) کو جِلاتا اور مارتا ہے تو وہ بھی (شیخی میں آکر) کہنے لگا میں بھی جِلاتا اور مارتا ہوں

مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ

(تمہارے خدا ہی میں کون سا کمال ہے) ابراہیمؑ نے کہا (اچھا) خدا تو آفتاب کو پورب سے نکالتا ہے بھلا تم اسکو پچھم

كَفَرَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۞ اَوْ كَالَّذِيْ

سے تو نکالو۔ اس پر وہ کافر ہکّا بکّا ہو کر رہ گیا (مگر ایمان نہ لایا) اور خدا ظالموں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا (اے رسولؐ) تم نے

مَرَّ عَلٰي قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰي عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ

مثلاً اس (بندہ کے حال) پر بھی نظر کی جو ایک گاؤں پر سے (ہو کر) گزرا اور وہ ایسا اجڑا تھا کہ اپنی چھتوں پر ڈھے کر گر پڑا

اَنّٰى يُـحْيٖ ھٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ

وہ بندہ کہنے لگا اللہ اب اس گاؤں کو (ایسی) ویرانی کے بعد کیونکر آباد کرے گا اس پر خدا نے اس کو (مار ڈالا اور) سو

مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ۭ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۭ قَالَ لَبِثْتُ

برس تک مردہ رکھا پھر اس کو جِلا اٹھایا (تب) پوچھا تم کتنی دیر پڑے رہے؟

---

**حضرت ابراہیمؑ اور نمرود کا مناظرہ**

**حضرت عزیرؑ کا قصہ**

[1] ابوالحصین انصاری کے دو بیٹے تھے۔ اتفاقاً شام کے کچھ نصرانی تاجر مدینہ میں آئے اور انہیں بہکا کر نصرانی بنا لے گئے ابوالحصین نے حضرت رسولؐ سے عرض کی کہ انکو راستہ سے واپس بلا لیجئے، اور کچھ تنبیہہ فرمایئے کہ وہ پھر اسلام قبول کرلیں۔ اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

[2] نمرود مردود کی آخری درخواست حضرت ابراہیمؑ سے یہ تھی کہ اگر تمہارا کوئی اور خدا ہے، تو اس سے کہو کہ اپنا لشکر بھیجے اور میرا اسکا مقابلہ ہو۔ خدا نے اس کے لیے غرور توڑنے کا مچھروں کا لشکر بھیجا کہ جس نے اسے اور اس کے لشکر کو واصل جہنم کیا ۱۲

[3] مفسرین میں اختلاف ہے کہ یہ بستی کون سی بستی تھی، اور وہ شخص کون تھے۔ بعض کا قول ہے کہ وہ شخص حضرت عزیرؑ تھے اور وہ بستی بیت المقدس تھی جب بخت نصر بادشاہ ہوا اور اس نے بنی اسرائیل کا قلع قمع کر کے بیت المقدس کو جلا کے خاک کر دیا اور ان کی لاشوں کو درندوں نے کھایا، تو حضرت عزیرؑ کا اُدھر سے گذر ہوا اور تعجب سے کہنے لگے کیا ایسی اجڑی بستی بھی آباد ہو سکتی ہے اس پر خدا نے ان کی روح قبض کر لی اور سو برس تک مُردہ رکھا اور ان کی غذا اور دودھ جو ساتھ تھا مطلق خراب نہ ہوا اور ان کے بدن کو نظر خلائق سے چھپا رکھا۔ غرض جب عزیرؑ دوبارہ زندہ ہوئے اور ان کا گدھا بھی زندہ ہوا تو بیت المقدس آباد ہو چکا تھا جب اپنے گھر واپس آئے تو اپنے پوتوں کو بھی بوڑھا پایا اور خود گویا جوان تھے لوگوں کو کسی طرح یقین نہ ہوتا تھا کہ جب اپنی لونڈی جسے بیس برس کی عمر میں چھوڑ کر گئے تھے اور اب ایک سو برس کی اندھیا بڑھیا ہو گئی تھی اسکو دعا سے بینا کیا اور اپنے بیٹے کو جسے حالت حمل میں چھوڑ گئے اپنے شانے کا تل جو بہت چمکدار تھا دکھلایا تب لوگوں کو یقین ہوا کہ یہی عزیرؑ ہیں کیا خدا کی شان ہے کہ حضرت کا سن پچاس برس کا اور بیٹے کا سن سو کا۔ اسی وجہ سے خدا نے فرمایا کہ میں تم کو اپنی قدرت کا نمونہ بناتا ہوں۔

4/4

يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ

عرض کی ایک دن (پڑا رہا) یا ایک دن سے بھی کم فرمایا نہیں تم (اسی حالت میں) سو برس پڑے رہے اب

فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَ انْظُرْ

ذرا اپنے کھانے پینے (کی چیزوں) کو دیکھو کہ ابھی تک خراب نہیں اور ذرا اپنے گدھے (سواری) کو تو دیکھو (کہ اسکی ہڈیاں

اِلٰى حِمَارِكَ وَ لِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ انْظُرْ اِلَى

ڈھیر پڑی ہیں اور سب اس واسطے کیا ہے) تاکہ لوگوں کے لیے تمہیں قدرت کا نمونہ بنائیں اور (اچھا اب اس

الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا

گدھے کی) ہڈیوں کی طرف نظر کرو کہ ہم کیونکر ان کو جوڑ جاڑ ڈھانچہ بنا دیتے ہیں پھر ان پر گوشت چڑھا دیتے

تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۵۹﴾

ہیں۔ پس (جب ان پر یہ ظاہر ہوا تو بے ساختہ) بول اُٹھے کہ (اب) میں یقین کامل جانتا ہوں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ

اور (اے رسول وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب ابراہیمؑ نے (خدا سے) درخواست [1] کی کہ اے میرے پروردگار تو مجھے بھی تو

قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ؕ

دکھا دے کہ تو مُردوں کو کیونکر زندہ کرتا ہے خدا نے فرمایا کیا تمہیں (اسکا) یقین نہیں ابراہیمؑ نے عرض کی (کیوں نہیں)

قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ

یقین تو ہے (مگر آنکھ سے دیکھنا اس لیے چاہتا ہوں) کہ میرے دل کو پورا اطمینان ہو جائے۔ فرمایا (اچھا اگر یہ چاہتے

اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ

ہو) تو [2] چار پرندے لو اور انکو اپنے پاس منگوا لو (اور ٹکڑے کر ڈالو) پھر ہر پہاڑ پر انکا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو اسکے

يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَ اعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶۰﴾ ع

بعد ان کو بلاؤ (پھر دیکھو تو کیونکر) وہ سب کے سب تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آتے ہیں اور سمجھ رکھو کہ خدا بیشک غالب اور حکمت والا ہے

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

جو لوگ اپنے مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے خرچ) کی مثل اس دانہ کی سی

كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ

مثل ہے جس کی سات بالیاں نکلیں (اور) ہر بالی میں سو (سو) دانے ہوں اور خدا جس

مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَ اللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ

کے لیے چاہتا ہے دوگنا کر دیتا ہے اور خدا بڑی گنجائش

وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ

والا اور (ہر چیز سے) واقف ہے جو لوگ اپنے مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور پھر

سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَآ

خرچ کرنے کے بعد کسی طرح کا احسان نہیں جتاتے اور نہ (جن پر احسان کیا ہے ان کو) ستاتے ہیں۔

[1] حضرت ابراہیم نے یہ درخواست اس وجہ سے کی تھی کہ حضرت عزرائیل نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ خدا آپ کو اپنی دوستی کے مرتبہ پر فائز کریگا اور اس کی پہچان یہ ہے کہ وہ آپکی خاطر مُردہ جلائے گا۔ اس اشتیاق میں حضرت ابراہیمؑ نے شدید انتظار کے بعد موقع پا کر یہ درخواست کی جو پوری ہو کر رہی اور حضرت ابراہیمؑ نے یہ درخواست اس وقت کی تھی جب خدا نے آپ کو آسمان و زمین کی سیر کرائی تو آپ نے دریا کے کنارے ایک مردہ کو دیکھا جسکا آدھا بدن پانی میں اور آدھا خشکی میں تھا اور پانی کے حصہ کو دریا کے جانور کھاتے اور اوپر کے حصہ کو خشکی کے جانور کھاتے جاتے ہیں اور پھر باہم لڑتے اور ایک دوسرے کو بھی کھائے جاتے تھے یہ دیکھ کر حضرت ابراہیم کو تعجب ہوا اور دعا کی۔ ۱۲

[2] ایک روایت میں ہے، کہ وہ چاروں پرند گدھ، بط، مور، مُرغ تھے اور آپ نے سب کے ٹکڑے کر کے سب کو ملا دیا، اس کے بعد سب کو کوٹ پیس کر ملیدہ کر دیا کہ سب ایک ہو گیا اس کے بعد دس حصے کر کے پہاڑوں پر رکھ دیئے اور چاروں کی چونچیں اپنے پاس رکھیں اس کے بعد چاروں کو پکارا تو ایک ایک ریزہ ریزہ اپنی جگہ سے اڑ کر چونچ سے جا ملا اور اصلی صورت پر آگیا، اور حضرت ابراہیم قصداً ایک کی چونچ دوسرے کے بدن میں ملاتے تھے مگر وہ اس سے ہٹ کر اپنے ہی چونچ کی طرف رُخ کرتا تھا۔ ۱۲

حضرت ابراہیمؑ کو مُردوں کو زندہ کر کے دکھانا

اَذًى ۙ لَّهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ۚ وَ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ

انکا اجر (و ثواب) ان کے پروردگار کے پاس ہے اور نہ (آخرت میں) ان پر کوئی خوف ہو

وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوۡلٌ مَّعۡرُوۡفٌ وَّ مَغۡفِرَةٌ خَيۡرٌ

گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے (سائل کو) نرمی سے جواب دے دینا اور (اسکے اصرار پر نہ جھڑکنا بلکہ)

مِّنۡ صَدَقَةٍ يَّتۡبَعُهَاۤ اَذًى ؕ وَ اللّٰهُ غَنِىٌّ حَلِيۡمٌ ﴿۲۶۳﴾

اس سے درگزر کرنا اس خیرات سے کہیں بہتر ہے جسکے بعد (سائل کو) ایذا پہنچے اور خدا ہر شے سے بے پرواہ اور بُردبار ہے لہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُبۡطِلُوۡا صَدَقٰتِكُمۡ

اے ایماندارو اپنی خیرات کو احسان جتانے اور (سائل کو) ایذا دینے کی وجہ سے اس شخص کی طرح

بِالۡمَنِّ وَ الۡاَذٰى ۙ كَالَّذِىۡ يُنۡفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ

اکارت مت کرو جو اپنا مال محض لوگوں کے دکھانے ۲ کے واسطے خرچ کرتا ہے اور خدا اور روز آخرت پر

النَّاسِ وَلَا يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَ الۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ

ایمان نہیں رکھتا تو اس کی خیرات کی مثل اس چکنے چٹان کی سی ہے جس پر کچھ خاک

كَمَثَلِ صَفۡوَانٍ عَلَيۡهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ

(پڑی ہوئی) ہو پھر اس پر زور شور کا ڈبرے ڈبرے قطروں والا مینہ برسے اور اس کو (مٹی بہا کے)

صَلۡدًا ؕ لَا يَقۡدِرُوۡنَ عَلٰى شَىۡءٍ مِّمَّا كَسَبُوۡا ؕ وَ اللّٰهُ

چکنا چپڑا چھوڑ جائے (اسی طرح) ریاکار اپنی اس خیرات یا اس کے ثواب میں سے جو انہوں نے کی ہے کبھی

لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۲۶۴﴾ وَمَثَلُ الَّذِيۡنَ

چیز پر قبضہ نہ پائیں گے (نہ دنیا میں نہ آخرت میں) اور خدا کافروں کو ہدایت (کرکے منزل مقصود تک نہیں (پہنچایا) کرتا اور جو

يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ وَتَثۡبِيۡتًا

لوگ ۳ خدا کی خوشنودی کے لیے اور اپنے دلی اعتقاد سے اپنے مال خرچ کرتے ہیں انکی مثل اس (ہرے بھرے)

مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبۡوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ

باغ کی سی ہے جو کسی ٹیلے (یا ٹیکرے) پر لگا ہوا ہو اور اس پر زور سے پانی برسا تو اپنے دوگنے پھل

فَاٰتَتۡ اُكُلَهَا ضِعۡفَيۡنِ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ يُصِبۡهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ

لایا اور اگر اس پر بڑے دھڑے کا پانی نہ بھی برسے تو اس کے لیے ہلکی پھوار (ہی کافی) ہے

وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿۲۶۵﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمۡ اَنۡ

اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے (ہمیشہ) باخبر ہے بھلا تم میں کوئی بھی اس کو پسند

تَكُوۡنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنۡ نَّخِيۡلٍ وَّ اَعۡنَابٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ

کریگا کہ اس کے لیے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو اس کے نیچے نہریں جاری

تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۙ لَهٗ فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ

ہوں اور اس کے لیے اس میں طرح طرح کے میوے ہوں اور (اب) اس کو بڑھاپے



خیرات کیلئے تمیز کرنی چاہیئے ۲

لہ منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؑ نے حضرت خضرؑ سے فرمائش کی مجھے حکمت کی کوئی بات بتائیے۔ حضرت خضرؑ نے فرمایا کہ ثواب کی غرض سے فقیروں پر امیروں کی مہربانی کس قدر اچھی بات ہے حضرت علیؑ نے پوچھا کیا اس بارے میں اس سے بھی کوئی اچھی رائے ہے؟ کہا نہیں۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا خدا پہ بھروسہ کرکے فقیروں کا امیروں سے تکبر کرنا اور احسان مند نہ ہونا اس سے بھی بہتر ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا جواں مردی کی باتیں چار ہیں۔ ۱: دولت کے ساتھ انکسار۔ ۲: عوض کا قابو پا کر درگزر کرنا۔ ۳: باوجود دشمنی کے نصیحت کرنا ۴: بغیر احسان جتانے کچھ دینا ۱۲

دکھاوے کی خیرات

لہ ۲ ایک حدیث میں ہے کہ خدا فرماتا ہے جو لوگ میرے واسطے عبادت کرتے ہیں اور میرے سوا غیر کو شریک کرتے ہیں۔ میں اس کے عمل کو شریک ہی کے واسطے چھوڑ دیتا ہوں کہ اس سے اس کا ثواب لے لے مجھے کچھ کام نہیں ۱۲

سچی خیرات کی تعریف

لہ ۳ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے ان لوگوں سے تعجب ہے جو اپنا مال خرچ کرکے غلام خرید کر آزاد کرتے ہیں کہ وہ آزادوں پر احسان کرکے ان کو ہمیشہ اپنا غلام کیوں نہیں بنائے رکھتے ۱۲

الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ

نے گھیر لیا ہے اور اس کے (چھوٹے چھوٹے) ناتواں کمزور بچے ہیں کہ اکبارگی اس

نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ

باغ پر ایسا بگولا آپڑا جس میں آگ (بھری) تھی کہ وہ باغ جل بھن کر رہ گیا خدا اپنے

تَتَفَكَّرُوْنَ ۝٢٦٦ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ

احکام کو تم لوگوں سے یوں صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم غور کرو۔ اے ایماندارو اپنی پاک کمائی اور ان چیزوں میں سے جو ہم نے

مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا

تمہارے لیے زمین سے پیدا کی ہیں (خدا کی راہ میں) خرچ کرو اور بُرے مال کو (خدا کی راہ میں)

تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ

دینے کا قصد بھی نہ کرو حالانکہ اگر تم کو کوئی ایسا مال دے تو تم لینے والے نہیں ہو مگر یہ کہ (مروت کی

اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ

وجہ سے) چشم پوشی کر جاؤ اور جانے رہو کہ خدا بے شک بے نیاز (اور) سزاوار حمد ہے۔

حَمِيْدٌ ۝٢٦٧ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ

شیطان تم کو تنگ دستی سے ڈراتا ہے [1] اور بُری بات (بخل) کا تم

بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ

کو حکم کرتا ہے اور خدا تم سے اپنی بخشش اور فضل (وکرم) کا وعدہ کرتا ہے اور خدا بڑی گنجائش والا

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝٢٦٨ يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ

(اور سب باتوں کا) جاننے والا ہے وہ جس کو چاہتا ہے حکمت عطا فرماتا ہے اور جس کو (خدا کی

مَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَ

طرف سے) حکمت [2] عطا کی گئی تو اس میں شک ہی نہیں کہ اُسے خوبیوں کی بڑی دولت ہاتھ لگی اور

مَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝٢٦٩ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ

عقلمندوں کے سوا کوئی نصیحت مانتا ہی نہیں اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو یا کوئی

نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا

منت مانو خدا اس کو ضرور جانتا ہے۔ اور (یہ بھی یاد رہے) کہ ظالموں کا (جو خدا کا حق مار کر

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝٢٧٠ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ

اوروں کی نذر کرتے ہیں قیامت میں) کوئی مددگار نہ ہوگا اگر خیرات کو ظاہر میں دو تو یہ (ظاہر کرکے دینا)

فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ

بھی اچھا ہے۔ اور اگر اس کو چھپاؤ اور حاجت مندوں کو دو تو یہ (چھپا کر دینا) تمہارے حق میں

خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ

زیادہ بہتر ہے اور (ایسے دینے کو) خدا تمہارے گناہوں کا کفارہ کر دیگا اور جو کچھ تم

[1] یعنی شیطان دل میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ اگر ہم اپنے مال میں سے محتاجوں کو دے دیں گے تو خود محتاج ہو جائیں گے۔ یہ خیال تمہارا غلط ہے، اور شیطان تم کو بہکاتا ہے مگر ہاں اپنی حیثیت کا لحاظ ضروری ہے۔ ۱۲

[2] اس میں اختلاف ہے، کہ حکمت سے کیا مراد ہے۔ بعض نے علم قرآن اور بعض نے طاعت خدا اور معرفت امام زمانہ مراد لی ہے کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ خدا کی معرفت اور حلال وحرام کا جاننا مقصود ہے مگر حق یوں ہے کہ اس سے وہ تمام امور جس سے دُنیا و دین کی اصلاح ہو مراد ہیں واللہ اعلم۔ ۱۲

بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٧١﴾ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ

کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے (اے رسولؐ) انکا منزل مقصود تک پہنچانا تمہارا فرض نہیں

اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ

(تمہارا کام صرف راستہ دکھانا ہے) مگر ہاں خدا جسکو چاہے منزل مقصود تک پہنچا دے اور لوگو تم جو کچھ نیک کام میں

فَلِاَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَا تُنْفِقُونَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۗ

خرچ کرو گے تو اپنے لیے اور تم تو خدا کی خوشنودی کے سوا اور کام میں خرچ کرتے ہی نہیں ہو اور جو

وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا

کچھ تم نیک کام میں خرچ کرو گے (قیامت میں) تم کو بھرپور واپس ملے گا اور تمہارا حق نہ

تُظْلَمُونَ ﴿٢٧٢﴾ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِينَ اُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ

مارا جائے گا (یہ خیرات خاص ان حاجت مندوں کے لیے ہے جو خدا کی راہ میں

اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۫ يَحْسَبُهُمُ

گھر گئے ہوں (اور اگر) روئے زمین پر (جانا چاہیں تو) چل نہیں سکتے ناواقف ان کو سوال نہ کرنے کی

الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمٰهُمْ ۚ

وجہ سے امیر سمجھتے ہیں (لیکن) تو (اے مخاطب) اگر ان کو دیکھے تو ان کی صورت [1] سے تاڑ جائے

لَا يَسْـَٔلُونَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ

(کہ یہ محتاج ہیں اگرچہ) لوگوں سے چمٹ کے سوال نہیں کرتے اور جو کچھ بھی تم نیک کام میں خرچ کرتے ہو خدا

فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيمٌ ﴿٢٧٣﴾ اَلَّذِينَ يُنْفِقُونَ اَمْوَالَهُمْ

اس کو ضرور جانتا ہے جو لوگ [2] رات کو دن کو چھپا کے یا دکھا کے

بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ

(خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں تو ان کے لیے ان کا اجر (و ثواب) ان کے پروردگار کے

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٢٧٤﴾

پاس ہے اور (قیامت میں) نہ ان پر کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ آزردہ خاطر ہونگے

اَلَّذِينَ يَاْكُلُونَ الرِّبٰوا لَا يَقُومُونَ اِلَّا كَمَا يَقُومُ

جو لوگ سود [3] کھاتے ہیں [4] وہ (قیامت میں) کھڑے نہ ہو سکیں گے مگر اس شخص کی طرح

الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

کھڑے ہوں گے جس کو شیطان نے لپٹ کر مخبوط الحواس بنا دیا ہو یہ اس وجہ سے

قَالُوا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ

کہ وہ اس کے قائل ہو گئے کہ جیسا بکری کا معاملہ ویسا ہی سود کا معاملہ، حالانکہ بکری کو تو خدا نے حلال

وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۗ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ

اور سود کو حرام کر دیا پس جس شخص کے پاس اسکے پروردگار (کیطرف سے) نصیحت (ممانعت) آئی اور وہ

---

**خیرات کا حکم**

[1] ان کی پہچان یہ ہے رنگ زرد بدن ناتواں، کمر خمیدہ۔ ١٢

[2] ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علیؑ کے پاس کل چار درہم تھے کہ آپ نے ایک درہم رات کو خیرات کیا اور ایک دن کو۔ ایک چھپا کر اور ایک دکھا کر۔ اسی وقت یہ آیت آپ کی شان میں نازل ہوئی، دیکھو تفسیر کشاف صہ ٢٨٦ سطر ١، مطبوعہ مصر۔ درمنثور سیوطی جلد اول صہ ٣٦٣ سطر ٢٢ مطبوعہ مصر ١٢

**حضرت علیؑ کی خیرات**

[3] اگرچہ یہاں پر خداوند عالم نے سود کی عام طور پر ممانعت کی ہے مگر کچھ قسمیں اس کی مستثنیٰ بھی ہیں مثلاً مسلمانوں کا کفار سے لینا۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہ سود ہی نہیں ہے۔ کیونکہ کفار کا مال کلاً ہمارا مال ہے ہم جس طرح چاہیں۔ اگر شارع نے کسی خاص عنوان کو منع نہ کر دیا ہو لے سکتے ہیں اسی وجہ سے توریت میں ہے کہ خدا کی جماعت سے سود نہ لیا جائے جس سے کفار یقیناً خارج ہیں ١٢

**سود کا ذکر**

[4] حسب ذیل مقامات پر سود نہیں ہے۔ ١: باپ اور اولاد کے درمیان ٢: شوہر اور زوجہ کے درمیان۔ ٣: آقا اور مملوک (غلام و کنیز) کے درمیان ٤: مسلمان اور کافر حربی کے درمیان یعنی مسلمان اس سے سود لے سکتا ہے دے نہیں سکتا۔ البتہ کافر ذمی سے سود کا لینا اور دینا دونوں حرام ہیں۔ اجع۔

فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَ اَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ

باز آگیا تو (اس حکم کے نازل ہونے سے پہلے) جو سُود لے چکا وہ تو اسکا ہو چکا اور اسکا امر (معاملہ) خدا کے حوالے ہے اور

عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۲۷۵

جو منا ہی کے بعد پھر سُود لے (یا کبری اور سُود کے معاملہ کو یکساں بتائے جائے) تو ایسے ہی لوگ جہنمی ہیں (اور) وہ ہمیشہ جہنم ہی میں رہیں گے۔

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ

خدا سُود کو مٹاتا ہے اور خیرات ... کو بڑھاتا ہے اور جتنے ناشکرے گنہگار ہیں خدا

كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝۲۷۶ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

انہیں دوست نہیں رکھتا (ہاں) جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے

وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ

اور پابندی سے نماز پڑھی اور زکوٰۃ دیا کیے ان کے لیے البتہ انکا اجر (و ثواب) ان کے پروردگار

رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۲۷۷ يٰۤاَيُّهَا

کے پاس ہے اور (قیامت میں) نہ تو ان پر کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ دل ہونگے اے ایمان والو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰۤوا

خدا سے ڈرو اور جو سود لوگوں کے ذمہ باقی رہ گیا ہے اگر تم سچے

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۲۷۸ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا

مومن ہو تو چھوڑ دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو خدا سے اور اس کے رسول

بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ وَ اِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ

سے لڑنے کے لیے تیار رہو اور اگر تم نے توبہ کی ہے تو تمہارے لیے تمہارا اصل مال ہے

رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝۲۷۹ وَ

نہ تم کسی کا زبردستی نقصان کرو اور نہ تم پر زبردستی کی جائے گی اور

اِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَ اَنْ

اگر کوئی تنگ دست (تمہارا قرضدار) ہو تو اسے خوشحالی تک کی مہلت دو اور اگر تم سمجھو

تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۲۸۰ وَ اتَّقُوْا

تو تمہارے حق میں یہ زیادہ بہتر ہے کہ (اصل بھی) بخش دو اور اس دن سے

يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ

ڈرو جس دن تم سب کے سب خدا کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پھر جو کچھ جس شخص نے کیا ہے

مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۲۸۱ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

اسکا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا اور انکی ذرا بھی حق تلفی نہ ہوگی اے ایماندارو جب ایک میعاد مقرر

اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ

تک کے لیے آپس میں قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھا (پڑھی کر) لیا کرو اور لکھنے والے کو چاہیئے کہ

[۱] یہ ان لوگوں کا حکم ہے جو سُود کو حلال جان کر لیں۔۱۲

[۲] اسی وجہ سے حضرت رسولؐ نے سود اور اس کے کھانے والے اور اس کے خرید و فروخت کرنے والے اس کے کاتب و گواہ سب پر لعنت کی ہے۔

سود خوار خدا اور رسول سے لڑتا ہے

قرض دینے لینے کا طریقہ

وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۖ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ

تمہارے درمیان (تمہارے قول و قرار کو) انصاف سے (ٹھیک ٹھیک) لکھے اور لکھنے والے کو

أَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ

لکھنے سے انکار نہ کرنا چاہیئے (بلکہ) جس طرح خدا نے اسے (لکھنا پڑھنا) سکھایا ہے (اسی طرح) اس کو بھی

عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ

(بے عذر) لکھ دینا چاہیئے اور جس کے ذمہ قرض عائد ہوتا ہے اسی کو چاہیئے کہ (تمسک کی) عبارت بتاتا

شَيْـًٔا ۚ فَإِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا أَوْ

جائے اور خدا سے جو اسکا (سچا) پالنے والا ہے ڈرتا رہے اور (بتانے میں اور) قرض دینے

ضَعِيْفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ

والے کے حقوق میں کچھ کمی نہ کرے اور اگر قرض لینے والا کم عقل یا معذور یا خود (تمسک کا مطلب)

وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۚ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ

لکھوا نہ سکتا ہو تو اسکا سرپرست (ٹھیک ٹھیک) انصاف سے لکھوا دے اور اپنے لوگوں میں سے

رِّجَالِكُمْ ۚ فَإِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَأَتٰنِ

جن لوگوں کو تم گواہی کے لیے پسند کرو (کم سے کم) دو مردوں کی گواہی کرا لیا کرو، پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو (کم سے

مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدٰىهُمَا

کم) ایک مرد اور دو عورتیں (کیونکہ) ان دونوں میں سے اگر ایک بھول جائے گی تو ایک دوسری کو یاد دلا دے گی۔

فَتُذَكِّرَ إِحْدٰىهُمَا الْأُخْرٰى ۚ وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَآءُ

اور جب گواہ حکام [1] کے سامنے (گواہی کے لیے) بلائے جائیں تو حاضر ہونے سے انکار نہ کریں

إِذَا مَا دُعُوْا ۚ وَلَا تَسْـَٔمُوْا أَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا أَوْ

اور قرض کا معاملہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد معین تک کا (دستاویز) لکھوانے میں کاہلی نہ

كَبِيْرًا إِلٰى أَجَلِهٖ ۚ ذٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَأَقْوَمُ

کرو۔ خدا کے نزدیک یہ (لکھا پڑھی) بہت منصفانہ کارروائی ہے۔ اور گواہی کے لیے بھی بہت مضبوطی

لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنٰى أَلَّا تَرْتَابُوْا إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً

ہے اور بہت ہی قرین قیاس ہے کہ تم آئندہ کسی طرح کے شک و شبہ میں نہ پڑو

حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

مگر جب نقد انقدی سودا ہو جو تم لوگ آپس میں الٹ پھیر کیا کرتے ہو تو اس کی دستاویز کے

أَلَّا تَكْتُبُوْهَا ۚ وَأَشْهِدُوْا إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۖ وَلَا يُضَآرَّ

نہ لکھنے میں تم پر کچھ الزام نہیں ہے (ہاں) اور جب (اس طرح کی) خرید و فروخت ہو تو گواہ کر لیا کرو

كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ۚ وَإِنْ تَفْعَلُوْا فَإِنَّهٗ فُسُوْقٌ

اور کاتب (دستاویز) اور گواہ کو ضرر [2] نہ پہنچایا جائے، اور اگر تم ایسا کر بیٹھے

گواہی سے منہ نہ چراؤ

[1] یعنی کچہری میں گواہی دینے کے لیے کیونکہ اس کی گواہی پر حق کا دارومدار ہے۔ اور حق تلفی ناجائز ہے مگر جب حاکم عادل ہو۔ ۱۲

[2] کہ اس کو زبردستی پکڑ کے لکھنے یا گواہ بننے پر مجبور کرے۔

دستاویز کا موقع نہ ہو تو رہن کر لو گواہی نہ چھپاؤ

بِكُمْ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

تو یہ ضرور تمہاری شرارت ہے اور خدا سے ڈرو اور خدا تم کو (معاملے کی صفائی) سکھاتا ہے اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا

عَلِيْمٌ ۝٢٨٢ وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا

ہے اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ ملے (اور قرض دینا ہو) تو رہن یا قبضہ رکھ لو

فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ۗ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا

اور اگر تم میں سے ایک کا ایک کو اعتبار ہو تو (یونہی قرض دے سکتا ہے) مگر پھر جس شخص

فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ۗ

پر اعتبار کیا گیا ہے (قرض لینے والا) اس کو چاہیے کہ قرض دینے والے کی امانت (قرض) پوری پوری

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۗ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ

ادا کر دے ، اور اپنے پالنے والے خدا سے ڈرے (مسلمانو) تم گواہی کو نہ چھپاؤ ، اور جو چھپائے گا تو بیشک

قَلْبُهٗ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝٢٨٣ ع لِلّٰهِ مَا فِى

اسکا دل گنہ گار ہے اور تم لوگ جو کچھ کرتے ہو خدا اس کو (خوب) جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۗ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىۤ

اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی کا ہے اور جو تمہارے دلوں میں ہے

اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۗ فَيَغْفِرُ لِمَنْ

خواہ تم اس کو ظاہر کرو یا اُسے چھپاؤ خدا تم سے اس کا حساب لے گا ۔ پھر جس کو چاہے

يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

گا بخش دے گا اور جس پر چاہے گا عذاب کریگا [1] اور خدا ہر چیز پر قادر

قَدِيْرٌ ۝٢٨٤ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ

ہے (ہمارے) پیغمبر (محمدؐ) جو کچھ ان پر انکے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان لائے اور

وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۗ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ

ان کے (ساتھ) مومنین بھی (سب کے) سب خدا اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے

وَرُسُلِهٖ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ وَقَالُوْا

رسولوں پر ایمان لائے (اور کہتے ہیں کہ) ہم خدا کے پیغمبروں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے اور

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝٢٨٥

(یہ بھی) کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہم نے (تیرا ارشاد) سُنا اور مان لیا پروردگار ہمیں تیری ہی مغفرت (کی خواہش) ہے

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۗ لَهَا مَا كَسَبَتْ

اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے ۔ خدا کسی کو اسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا ، اُسنے اچھا کام کیا تو اپنے نفع

وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِيْنَاۤ

کے لیے اور بُرا کام کیا تو (اسکا وبال) اسی پر پڑے گا ۔ اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کریں تو ہماری

[1] احادیث میں وارد ہے کہ خدا چند چیزوں پر عذاب نہ کرے گا
۱: بیہودہ وسوسے کیونکہ اس میں انسان مجبور ہے ۔
۲: خطا اور نسیان جہل
۳: طاقت سے باہر
۴: مجبوری ۔ ۱۲

اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا

گرفت نہ کر۔ اے ہمارے پروردگار ہم پر ویسا بوجھ نہ ڈال جیسا کہ ہم سے اگلے[۱] لوگوں پر

حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا

بوجھ ڈالا تھا (اور) اے ہمارے پروردگار اتنا بوجھ جس کے اُٹھانے کی ہمیں طاقت نہ ہو ہم سے نہ

لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَ اعْفُ عَنَّا ۟ وَ اغْفِرْ لَنَا ۟ وَ ارْحَمْنَا ۟

اُٹھوا۔ اور ہمارے قصوروں سے درگزر کر اور ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما

اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝۲۸۶ ع

تو ہی ہمارا مالک ہے تو ہی کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد کر

## ایاتہا ۲۰۰ — (۳) سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ (۸۹) — رکوعاتہا ۲۰

اس کی دوسو آیتیں ہیں۔ سورۂ آل[۲] عمران مدینہ میں نازل ہوا اور بیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

الٓمّٓ ۝۱ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝۲ نَزَّلَ

الٓمّٓ اللہ ہی وہ خدا ہے جس کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں ہے وہی زندہ (اور) (سارے

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ

جہان کا) سنبھالنے والا ہے (اے رسولؐ) اسی نے تم پر برحق کتاب نازل کی جو (آسمانی کتابیں پہلے سے)

اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ ۝۳ مِنْ قَبْلُ هُدًى

اس کے سامنے موجود ہیں ان کی تصدیق کرتی ہے اور اسی نے اس سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے واسطے توریت و

لِّلنَّاسِ وَ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۝۴ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

انجیل نازل کی اور حق و باطل میں تمیز دینے والی کتاب (قرآن) نازل کی بیشک جن لوگوں نے خدا کی آیتوں کو

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ

نہ مانا ان کے لیے سخت عذاب ہے اور خدا (ہر چیز پر) غالب بدلہ

ذُو انْتِقَامٍ ۝۴ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ

لینے والا ہے بے شک خدا پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے (نہ) زمین

وَ لَا فِي السَّمَآءِ ۝۵ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ

میں اور نہ آسمان میں وہی تو وہ (خدا) ہے جو ماں کے پیٹ میں تمہاری صورت

كَيْفَ يَشَآءُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۶ هُوَ

جیسی چاہتا ہے بناتا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی (ہر چیز پر) غالب (اور) دانا ہے (اے رسولؐ)

الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ

وہی وہ (خدا) ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی اس میں کی بعض آیتیں تو محکم (بہت صریح) ہیں

---

[۱] اگلے پیغمبروں کی امت پر ہمارے بستا احکام بہت سخت تھے۔ مثلاً رات دن میں پچاس وقت کی نمازیں مال کا چوتھائی حصہ زکواۃ۔ نجاست لگنے سے کپڑے کو کتر دینا۔ مسجد کے سوا کسی دوسری جگہ نماز نہ پڑھنا۔ تیمم سے نماز صحیح نہ ہونا۔ گناہ کرنے پر اس کی نشانی گنہ گار کی پیشانی پر ظاہر ہو جانا۔ گھر میں گناہ کیا تو دروازہ پر لکھ جانا وغیرہ وغیرہ۔ مگر حضرت رسول کریم کی برکت سے یہ سب تکلیفیں ہم سے اٹھالی گئیں۔ ۱۲

[۲] اس سورت میں خدا نے عالم و دانا نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے۔ میں اجمالاً چند کو عرض کرتا ہوں۔
۱: اپنی توحید اور اپنے سوا دوسرے معبودوں کا باطل ہونا۔
۲: کتب سابقہ توریت و انجیل وغیرہ کی تصدیق۔
۳: آئمہ معصومینؑ کا تمام علوم خصوصاً علم القرآن میں اعلیٰ درجہ پر فائز ہونا۔
۴: جنگ بدر کا قصہ
۵: انسان کا حریص الطبع ہونا۔
۶: خداوند عالم کا عدل
۷: اسلام کی حقیقت اور دوسرے مذاہب کا بطلان۔
۸: قتل انبیاء کی سزا۔
۹: خدا ہی کا اصل مالک ہونا وہ جسے چاہے سلطنت دے چاہے فقیر بنائے۔
۱۰: رسول کی اطاعت کا واجب ہونا۔
۱۱: تقیہ کا حکم
۱۲: حضرت مریمؑ کا قصہ۔ ۱۳: حضرت یحییٰؑ کا قصہ۔ ۱۴: حضرت عیسیٰؑ کا قصہ اور ان کی نبوت کی تصدیق۔ ۱۵: نجران کے نصاریٰ سے مباہلہ کا واقعہ۔ ۱۶: حضرت علیؑ کا نفس رسولؐ اور حضرات حسنینؑ کا ابن رسولؐ ہونا۔ ۱۷: یہود و نصاریٰ کی اخلاقی حالت۔ ۱۸: خیرات کی ترغیب۔ ۱۹: خانہ کعبہ کی فضیلت۔ ۲۰: قیامت کے تذکرے۔ ۲۱: اس امت کی تعریف ۲۲: کفار کے ساتھ برتاؤ۔ ۲۳: جنگ احد کا واقعہ۔ ۲۴: موت کی حقیقت اور اس کی یاددہی۔ ۲۵: مومنین کی تعریف وغیرہ۔ ۱۲

هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ

وہی (عمل کرنے کیلئے) اصل (و بنیاد) کتاب ہیں اور کچھ (آیتیں) متشابہ (گول گول جس کے معنی میں کئی پہلو نکل

قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ

سکتے ہیں) پس جن لوگوں کے دل میں کجی ہے (وہ) انہی آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں جو متشابہ ہیں تاکہ

الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَ مَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗۤ اِلَّا

فساد برپا کریں اور اس خیال سے کہ انہیں اپنے مطلب پر ڈھال لیں حالانکہ خدا اور ان لوگوں کے سوا جو علم میں

اللّٰهُ ؔ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ

بڑے پایہ ملے پر فائز ہیں انکا اصلی مطلب کوئی نہیں جانتا وہ لوگ (یہ بھی) کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے

مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَ مَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

یہ سب (محکم ہو یا متشابہ) ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے اور عقل والے ہی سمجھتے ہیں

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا

(اور دعا کرتے ہیں) اے ہمارے پالنے والے ہمارے دلوں کو ہدایت کرنے کے بعد ڈانواں ڈول نہ ہونے

مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝۸ رَبَّنَاۤ

دے اور اپنی بارگاہ سے ہمیں رحمت عطا فرما۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ تو بڑا دینے والا ہے۔ اے

اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ہمارے پروردگار بیشک تو ایک نہ ایک دن جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں لوگوں کو اکٹھا کریگا (تو ہم پر نظر عنایت

لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ

رہے) بیشک خدا اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ بے شک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کو خدا

تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ

(کے عذاب) سے نہ ان کے مال ہی کچھ بچائیں گے نہ ان کی اولاد

شَيْـًٔا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۝ ۙ كَدَاْبِ اٰلِ

(کچھ کام آئے گی) اور یہی لوگ جہنم کے ایندھن ہوں گے (ان کی بھی) قوم فرعون اور

فِرْعَوْنَ ۙ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ

اور ان سے پہلے والوں کی سی حالت ہے کہ ان لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۱۱

خدا نے انہیں ان کے گناہوں کے پاداش میں لے ڈالا اور خدا سخت سزا دینے والا ہے

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَ تُحْشَرُوْنَ اِلٰى

(اے رسولؐ) جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان سے کہہ دو کہ بہت جلد تم (مسلمانوں کے مقابلہ میں)

جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ۝۱۲ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ

مغلوب ہو گے اور جہنم میں اکٹھے کیے جاؤ گے اور وہ (کیا) برا ٹھکانا ہے۔ بیشک تمہارے (سمجھنے کے) واسطے ان دو

لہ انس بن مالک کہتے ہیں میں نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ راسخون فی العلم کون لوگ ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: وہ لوگ ہیں جن کے ہاتھ نیکی کریں، زبان سچی، دل مستقیم ہوں اور جو حرام پیٹ اور فرج سے محفوظ ہوں اور یہ ظاہر ہے کہ یہ صفات حضرت رسولؐ اور آئمہ معصومینؑ کے سوا کسی میں پائے نہیں گئے کیونکہ ان حضرات کے سوا اس امت میں کوئی ایسا نہیں کہ جن کے ہاتھوں نے نیکی کے سوا ظلم، زبان نے سچ کے سوا جھوٹ، دل نے استقامت کے سوا کجی، پیٹ اور فرج نے حلال کے سوا حرام اختیار نہ کیا ہو۔
دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۲ ص مطبوعہ مصر ۱۲

راسخون فی العلم کون ہیں

فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۖ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ
(مخالف) گروہوں میں جو (بدر کی لڑائی میں) ایک دوسرے سے گتھ گئے (رسولؐ کی سچائی کی) بڑی بھاری نشانی
أُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُم مِّثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ ۚ وَ
ہے کہ ایک گروہ خدا کی راہ میں جہاد کر رہا تھا اور دوسرا کافروں کا جن کو مسلمان اپنی آنکھ سے دوگنا دیکھ رہے
اللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَن يَشَاءُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً
تھے (مگر خدا نے قلیل ہی کو فتح دی) اور خدا اپنی مدد سے جس کو چاہتا ہے تائید کرتا ہے بیشک آنکھ والوں
لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ۝١٣ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ
کے واسطے اس (واقعہ) میں بڑی عبرت ہے ل (دنیا میں) لوگوں کو ان کی مرغوب چیزیں (مثلاً) بیویوں اور بیٹوں
مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنطَرَةِ مِنَ
اور سونے چاندی کے بڑے بڑے لگے ہوئے ڈھیروں اور عمدہ عمدہ
الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ
گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتی کے ساتھ الفت بھلی کر کے دکھا دی گئی ہے۔ یہ سب
وَالْحَرْثِ ۗ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَاللَّهُ عِندَهُ
دنیاوی زندگی کے (چند روزہ) فائدے ہیں۔ اور (ہمیشہ کا) اچھا ٹھکانا تو خدا
حُسْنُ الْمَآبِ ۝١٤ قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ ۚ
ہی کے ہاں ہے (اے رسولؐ) ان لوگوں سے کہو کہ کیا میں تم کو ان سب چیزوں سے
لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن
بہتر چیز بتا دوں (اچھا سنو) جن لوگوں نے پرہیزگاری اختیار کی ان کے لیے ان کے پروردگار
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَ
کے ہاں بہشت کے وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں (اور وہ) ہمیشہ اس میں رہیں گے اور
رِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝١٥ الَّذِينَ
اس کے علاوہ انکے لیے صاف ستھری بیبیاں ہیں اور (سب سے بڑھ کر تو) خدا کی خوشنودی ہے اور خدا اپنے ان بندوں
يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا
کو (خوب) دیکھ رہا ہے۔ جو یہ دعائیں مانگا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پالنے والے ہم تو (بے تامل) ایمان لائے ہیں۔
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝١٦ الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَ
پس تو بھی ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا (یہی لوگ ہیں) صبر کرنیوالے اور سچ
الْقَانِتِينَ وَالْمُنفِقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ ۝١٧
بولنے والے اور (خدا کے) فرمانبردار اور (خدا کی راہ میں) خرچ کرنے والے اور پچھلی راتوں میں (خدا سے توبہ) استغفار کرنیوالے
شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو
خدا نے خود اس بات کی شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور تمام فرشتوں نے اور صاحبان علم (انبیا و اولیا) جو عدل

ل بدر کی لڑائی اسلام کی پہلی لڑائی ہے جس میں مسلمان کل تین سو تیرہ آدمی اور ان میں سے کل دو آدمیوں کے پاس گھوڑے تھے۔ ایک حضرت مقدادؓ اور دوسرے مرثدؓ باقی سب پیدل تھے۔ اور کل چھ آدمی زرہ پوش تھے۔ باقی یوں ہی، اور کفار کے لشکر میں سو آدمی تو صرف سوار اور کل کے کل ہتھیار بند اور مسلمانوں کے لشکر کے علمبردار حضرت علیؓ تھے۔ غرض باوجود قلت اور کمزوری کے خدا نے انکو فتح دی ۱۲

الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝١٨

پر قائم ہیں (یہی شہادت دی ہے۔) کہ اس زبردست حکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی (ہر چیز پر) غالب

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۟ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ

(اور) دانا ہے لے (سچا) دین تو خدا کے نزدیک یقیناً (بس یہی) اسلام ہے اور اہل کتاب نے جو (اس دین حق

اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا

سے) اختلاف کیا تو محض آپس کی شرارت اور (اصلی امر) معلوم ہو جانے کے بعد ہی کیا ہے، اور جس شخص نے

بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ

خدا کی نشانیوں سے انکار کیا تو (وہ سمجھ لے کہ) یقیناً خدا (اس سے) بہت جلد حساب لینے والا

الْحِسَابِ ۝١٩ فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ

ہے (اے رسولؐ) پس اگر یہ لوگ تم سے (خواہ مخواہ) حجت کریں تو کہہ دو کہ میں نے خدا کے

وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ

آگے اپنا سر تسلیم ٹے خم کر دیا اور جو میرے تابع ہیں (انہوں نے بھی)، اور (اے رسولؐ) تم اہل کتاب اور

ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا

جاہلوں سے پوچھو کیا تم بھی اسلام لائے ہو (یا نہیں)، پس اگر اسلام لائے ہیں تو بے کھٹکے راہ راست پر آ گئے

فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝٢٠ اِنَّ

اور اگر منہ پھیریں تو (اے رسولؐ) تم پر صرف پیغام (اسلام) پہنچا دینا فرض ہے (بس) اور خدا (اپنے) بندوں کو دیکھ

الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ

رہا ہے۔ بیشک جو لوگ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے رہیں اور ناحق پیغمبروں کو قتل

بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ

کرتے ہیں اور ان ٹے لوگوں کو (بھی) قتل کرتے ہیں جو (انہیں) انصاف کرنے کا حکم کرتے

مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٢١ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

ہیں تو (اے رسولؐ) ان لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو یہی وہ (بدنصیب) لوگ

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؗ وَمَا لَهُمْ مِّنْ

ہیں جن کا سارا کیا کرایا دنیا اور آخرت (دونوں) میں اکارت گیا اور کوئی ان کا مددگار

نّٰصِرِيْنَ ۝٢٢ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ

نہیں (اے رسولؐ) کیا تم نے ان ٹے (علماء یہود) کے حال پر نظر نہیں کی جن کو (فہم) کتاب

الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ

(توریت) کا ایک حصہ دیا گیا تھا (اب) ان کو کتاب خدا کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہی

يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝٢٣ ذٰلِكَ

(کتاب) ان کے جھگڑے کا فیصلہ کر دے اس پر بھی ان میں کا ایک گروہ منہ پھیر لیتا ہے اور یہی لوگ



لے اکثر مترجمین نے قائماً بالقسط کو معناً اللہ سے متعلق کیا ہے لیکن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق اسکا تعلق "اولوا العلم" سے ہے جن سے مراد انبیاء اور اولیاء ہیں ھم قیام بالقسط اور وہ لوگ عدل پر قائم ہیں۔ (تفسیر صافی صہ ۸۰ بحوالہ تفسیر عیاشی) ۱۲

ٹے اس آیت کے لفظی معنی تو یہ ہوئے کہ میں نے اپنے کو خدا کے واسطے جھکا دیا مگر چونکہ اردو محاورات میں منہ کی جگہ سر اور گردن کو استعمال کرتے ہیں اور سر جھکانا گردن جھکانا بولتے ہیں منہ جھکانا نہیں بولتے اس وجہ سے میں نے منہ کی جگہ سر استعمال کیا ہے ۱۲

ٹے یہ آیت یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ ان لوگوں نے ایک دن میں پہر دن چڑھتے چڑھتے تینتالیس نبیوں کو قتل کر ڈالا تھا ان کم بختوں کی نصیحت کے واسطے ایک سو بارہ خدا کے نیک بندے اُٹھ کھڑے ہوئے اس پر ان شریروں نے ان بیچاروں کو بھی تہ تیغ کر دیا اور چونکہ حضرت رسولؐ کے زمانہ کے یہودی بھی اس ناشائستہ حرکت سے خوش تھے انکی تنبیہ کے لیے یہ آیت نازل ہوئی اسی وجہ سے حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت میں سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ شخص مبتلا ہوگا جس نے انبیاء اور دوسرے نیک کام کے حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے بندوں کو قتل کیا ہو۔ اسی بنا پر حضرت رسولؐ نے عمار یاسر سے فرمایا تھا تم کو ایک باغی گروہ قتل کریگا اور تو ان کو بہشت کی طرف بلاتا ہوگا اور وہ تجھے دوزخ کی طرف بلائیں گے اس سے بھی صاف واضح ہے کہ جناب امیرؑ امیر معاویہ کے مقابلہ میں حق پر تھے اور وہ لوگ ناحق پر اور حضرت علیؑ کے ساتھی جنتی اور طرف مقابل جہنمی تھے۔ ۱۲۔

ٹے توریت میں شوہر دار عورت اور بیوی والے مرد کی زنا کی سزا سنگسار کرنا تھی۔ ابتدائے اسلام میں بنی اسرائیل میں ایک ایسے ہی مرد اور عورت نے زنا کی تھی۔ شرارت تو گویا ان کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی وہ دونوں تھے خوشحال ان کے علماء کو یہ فکر ہوئی کہ کسی حیلہ سے

(باقی صہ ٦٢ پر)

قتل نبی کی سزا

یہودی علماء کی چالاکی

بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ

روگردانی کرتے ہیں۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں گنتی کے چند دنوں کے سوا جہنم کی

وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝۲۴ فَكَيْفَ

آگ ہرگز چھوئے گی بھی تو نہیں جو افترا پردازیاں یہ لوگ برابر کرتے آئے ہیں اسی نے انہیں انکے دین میں بھی دھوکا دیا ہے

إِذَا جَمَعْنَاهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ

پھر انکی کیا گت بنے گی جب ہم انکو ایک دن (قیامت) جسکے آنے میں کوئی شبہ نہیں اکٹھا کریں گے اور ہر شخص کو اسکے

نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝۲۵ قُلِ اللَّهُمَّ

کیے کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا اور انکی کسی طرح حق تلفی نہیں کی جائے گی۔ (اے رسول) تم (تو یہ)

مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَن تَشَاءُ وَتَنزِعُ

دعا مانگو کہ اے خدا تمام عالم کے مالک تو ہی جس کو چاہے

الْمُلْكَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ

سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تو ہی جس کو چاہے عزت دے اور تو ہی جسے

مَن تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

چاہے ذلت دے ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے بیشک تو (ہی) ہر چیز پر

قَدِيرٌ ۝۲۶ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي

قادر ہے تو ہی رات کو (بڑھا کے) دن میں داخل کر دیتا ہے (تو رات بڑھ جاتی ہے) اور تو ہی

اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ

دن کو (بڑھا کے) رات میں داخل کرتا ہے (تو دن بڑھ جاتا ہے) اور تو ہی بے جان (انڈا نطفہ وغیرہ) سے

مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَن تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۲۷ لَّا

جاندار کو پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان (نطفہ وغیرہ) نکالتا ہے اور تو ہی جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی

يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ

دیتا ہے۔ مومنین مومنین کو چھوڑ کے کافروں کو اپنا سرپرست نہ بنائیں، اور جو ایسا کرے گا تو اس کا

الْمُؤْمِنِينَ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ

خدا سے کچھ سروکار نہیں مگر (اس قسم کی تدبیروں سے) کسی طرح ان (کے شر) سے بچنا

فِي شَيْءٍ إِلَّا أَن تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً وَيُحَذِّرُكُمُ

چاہو تو (خیر) اور خدا تم کو اپنے سے ہی ڈراتا ہے اور خدا ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے

اللَّهُ نَفْسَهُ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ۝۲۸ قُلْ إِن تُخْفُوا

(اے رسول) تم (ان لوگوں سے) کہہ دو کہ جو کچھ تمہارے

مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَيَعْلَمُ

دلوں میں ہے تم خواہ اسے چھپاؤ یا ظاہر کرو (بہرحال) خدا تو اسے جانتا ہے



ل اس آیت سے صاف ثابت ہے کہ تولا ہر شخص کے واسطے ایک ضروری رکن ہے کیونکہ اپنا غداروں سے تولا اور مخالفین سے بیزاری اور علیحدگی کی حکمت اخلاق کا ایک بڑا جزو ہے اور اس سے کوئی مذہب خالی نہیں۔ ۱۲

ل اس سے تقیہ کا حکم ثابت ہے کیونکہ یہی خدا اور اس کے انبیاء اور آئمہ اور اخلاقی حکماء کا دین ہے کیونکہ کام تو یا حرکت ہے یا سکون اور حرکت و سکون میں فی نفسہ نہ کوئی برائی نہ بھلائی بلکہ بھلائی برائی کا دارومدار اسکی غایت پر ہے مثلاً یہی نماز اگر قربت سے ہو تو عبادت ہے ریا سے ہو تو معصیت جھوٹ اگر بیان حقیقت کی غرض سے ہو تو عبث و لہو کا گمراہ کرنا کہلائے گا اور اگر مصلحت آمیز یا اصلاح بین الناس مقصود ہو تو ممدوح ہے اور اگر کسی کی جان بچانی ہو تو بطریق اولیٰ جائز ہے اسی کا نام تقیہ ہے اور اسی کو سعدی شیرازی نے یوں ادا کیا ہے۔ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔ ۱۲

(بقیہ ص ۶۱)

ان دونوں کو اس سزا سے بچانا چاہئے اور تو کچھ بن نہ پڑا بیٹھے بیٹھے یہ سوجھی کہ اسکا فیصلہ اپنے پیغمبر سے کرانا چاہیے۔ یہ ٹھان کر حضرت رسولؐ کے پاس پہنچے یہاں اور رعایت کا نام کہاں تھا مکاری سے بھی کچھ کام نہ چلا۔ آپؐ نے توریت کے موافق سنگساری کا حکم دیا۔ یہ بدنصیب علماء حضرتؐ کو امی سمجھ کر بول اٹھے کہ توریت میں یہ حکم نہیں ہے غرض توریت آئی یہ لوگ اپنی جبلی شرارت سے یہاں بھی نہ چوکے اور اس آیت کو چھوڑ کر اور آیتیں قبل و بعد کی پڑھ گئے عبداللہ بن سلام جو پہلے یہودی اور تازہ مسلمان تھے اور توریت ان کو یاد تھی۔ انہوں نے توریت انکے ہاتھ سے لے کر اس آیت کو پڑھ دیا اور ان کی چوری پکڑی گئی۔ اس قصہ کی طرف خدا نے اس آیت میں اشارہ کیا ہے۔ ۱۲

مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ
اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ سب کچھ جانتا ہے اور خدا ہر
شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝۲۹ یَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ
چیز پر قادر ہے اور (اس دن کو یاد رکھو) جس دن ہر شخص جو کچھ اس نے (دنیا میں)
مِنْ خَیْرٍ مُّحْضَرًا ۖۚ وَّ مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ
نیکی کی ہے اور جو کچھ برائی کی ہے اسکو موجود پائے گا (اور) آرزو کریگا کہ کاش اس کی بدی
لَوْ اَنَّ بَیْنَهَا وَ بَیْنَهٗۤ اَمَدًۢا بَعِیْدًا ؕ وَ یُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ
اور اس کے درمیان میں زمانۂ دراز حائل ہو جاتا اور خدا تم کو اپنے ہی سے ڈراتا
نَفْسَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝۳۰ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ
ہے اور خدا (اپنے بندوں پر بڑا شفیق (و مہربان) بھی ہے اے رسولؐ ان لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر
تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ
تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی لے کرو کہ خدا (بھی) تم کو دوست رکھے گا اور تم کو تمہارے
ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۳۱ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ
گناہ بخشدے گا اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے (اے رسولؐ) کہہ دو کہ خدا اور
الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ۝۳۲
رسولؐ کی فرمانبرداری کرو پھر اگر یہ لوگ اس سے سرتابی کریں تو (سمجھ لیں کہ) خدا کافروں کو (ہرگز) دوست نہیں رکھتا
اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤی اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَ اٰلَ
بے شک خدا نے آدمؑ اور نوحؑ اور خاندان لے ابراہیمؑ اور خاندان عمران
عِمْرٰنَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۝۳۳ ذُرِّیَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ
کو سارے جہان سے برگزیدہ کیا ہے بعض کی اولاد تے کو بعض سے
وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝۳۴ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ
اور خدا (سب کی) سنتا اور (سب کچھ) جانتا ہے (اے رسولؐ وہ وقت یاد کرو) جب عمران کی بیوی (حنہ)
رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ
نے (خدا سے) عرض کی کہ اے میرے پالنے والے میرے پیٹ میں جو (بچہ) ہے اس کو میں (دنیا کے کام
مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝۳۵ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا
سے آزاد کر کے تیری نذر کرتی ہوں تو میری طرف سے (یہ نذر) قبول فرما تو بے شک بڑا سننے والا (اور) جاننے والا
قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰی ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
ہے پھر جب وہ بیٹی جن چکیں تو (حیرت سے) کہنے لگیں اے میرے پروردگار (اب میں کیا کروں) میں تو یہ
وَضَعَتْ ؕ وَ لَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ وَ اِنِّیْ سَمَّیْتُهَا
لڑکی جنی ہوں اور لڑکا لڑکی کے ایسا (گیا گزرا) نہیں ہوتا حالانکہ (اس کہنے کی ضرورت کیا تھی) جو وہ جنی

اتباع رسولؐ

رسولؐ و اہلبیتؑ کی فضیلت

حضرت مریمؑ کی ولادت

لہ خداوند عالم نے اپنی محبت کی کسوٹی حضرت رسولؐ کی پیروی کو قرار دیا ہے پس محض دعوئے محبت خدا اور رسولؐ کا کسی طرح کافی نہیں ہو سکتا جب تک اپنی کارگزاریوں سے ثابت نہ کر دے کہ وہ رسول کا سچا پیرو ہے۔ اسی طرح شیعۂ علیؑ ہونے کا دعوٰی اس وقت زیبا ہے جب اپنے افعال و اعمال رفتار و گفتار سے یہ کر دکھائے کہ جو کام جناب امیرؑ جس وقت کرتے تھے اسی طرح وہ بھی کر گزرے فقط نام کا شیعہ مومن ہونا کافی نہیں ہے اور جب انکا پیرو ہوگا تو رسول کا بھی اور جب رسول کا پیرو ہوا تب خدا کا دوست ہوگا اور یہ ظاہر ہے کہ کوئی دوست اپنے دوست کو عذاب میں مبتلا کرنا پسند نہیں کرتا۔ پھر خدا کیونکر جہنم کی سزا دے سکتا ہے۔ ۱۲

لہ ابن عباس سے منقول ہے کہ حضرت رسولؐ آل ابراہیمؑ سے ہیں۔ ان کا یہ بھی قول ہے کہ محمدؐ و آل محمدؐ حضرت ابراہیمؑ کے اہل بیت ہیں۔ پس اس آیت سے صاف صریحی طور پر ثابت ہوا کہ خدا نے حضرت رسول اور ان کے اہلبیت کو سارے جہان سے افضل بنایا فرشتے ہوں یا جنات آدمی ہوں یا غیر حتٰی کہ پیغمبروں پر بھی فضیلت ثابت ہو گئی دیکھو مواہب لدنیہ در منثور جلد ۲ مطبوعہ مصر صہ۱۷ اور تفسیر ثعلبی میں ہے کہ مصحف ابن مسعود میں آل عمران کے بعد آل محمد بھی تھا۔ ۱۲

۳ے طبرانی نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ میں حضرت علیؑ کے ساتھ یمن میں تھا جب میں وہاں سے مدینہ آیا تو چونکہ حضرت علیؑ نے مال خمس سے ایک لونڈی لے لی تھی مجھے ان پر بڑا غصہ تھا اور میں نے رسول اللہ کے سامنے ان کی شکایت کرنا چاہی تو مجھے بعض لوگوں نے فہمائش کی حضرت علیؑ حضرت رسولؐ کی نظروں سے گر جائیں اور خود حضرت رسولؐ ان باتوں کو دروازہ کی آڑ سے سن رہے تھے یہ سنتے ہی آپ غصہ میں نکلے اور فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حشر ہوگا جو علیؑ سے عداوت رکھتے ہیں یاد رکھو جس نے علیؑ سے بغض رکھا اور جس نے علیؑ سے جدائی اختیار کی وہ مجھ سے چھوٹا۔ علی یقیناً مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ علی میری طینت

(باقی صہ۶۹ پر)

مَرْيَمَ وَاِنِّىْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ

تمہیں خدا اُسکی (کی شان و مرتبہ) سے خوب واقف تھا اور میں نے اسکا نام مریم رکھا ہے اور میں اس کو اور

الرَّجِيْمِ ۝۳۶ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا

اسکی لے اولاد کو شیطان مردود (کے فریب) سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ تو انکے پروردگار نے (انکی تمنا) مریمؑ کو خوشی

نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا

سے قبول فرما لیا اور اس کی نشوونما اچھی طرح کی اور زکریاؑ کو انکا کفیل بنایا۔ جب کبھی وقت زکریاؑ ان کے پاس

زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ

(ان کے) عبادت کے حجرے میں جاتے تو مریمؑ کے پاس (کچھ نہ کچھ) کھانے کو موجود پاتے تو پوچھتے کہ اے مریم

اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۭ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

یہ (کھانا) تمہارے پاس کہاں سے (آیا) تو مریم یہ کہہ دیتیں کہ یہ خدا کے ہاں سے (آیا ہے) بیشک خدا جس کو

يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۳۷ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا

چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے (یہ ماجرا دیکھتے ہی) اس وقت زکریاؑ نے

رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ

اپنے پروردگار سے دعا کی اور عرض کی اے میرے پالنے والے تو مجھ کو (بھی) اپنی بارگاہ سے پاکیزہ اولاد

اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ۝۳۸ فَنَادَتْهُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ وَھُوَ قَاۗىِٕمٌ

عطا فرما بیشک تو ہی دعا کا سننے والا ہے ابھی زکریاؑ حجرے میں کھڑے (یہ) دعا کر ہی رہے تھے کہ

يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا

فرشتوں نے ان کو آواز دی کہ خدا تم کو یحییٰؑ (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دیتا ہے جو کلمۃ اللہ (عیسیٰؑ) کی

بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ

تصدیق کریگا اور (لوگوں کا) سردار ہو گا اور عورتوں کی طرف رغبت نہ کریگا اور نیکوکار

الصّٰلِحِيْنَ ۝۳۹ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّقَدْ

نبی ہو گا زکریاؑ نے عرض کی پروردگارا مجھے لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ میرا

بَلَغَنِىَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ

بڑھاپا پہنچا اور (اس پر) میری بیوی بانجھ ہے (خدا نے) فرمایا اسی طرح خدا جو

يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ۝۴۰ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ

چاہتا ہے کرتا ہے زکریاؑ نے عرض کی پروردگارا میرے (اطمینان کے) لیے

قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۭ

کوئی نشانی مقرر فرما۔ ارشاد ہوا تمہاری نشانی یہ ہے کہ تم تین دن تک لوگوں سے بات نہ کر سکو گے

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝۴۱ ع

مگر اشارہ سے اور (اس کے شکریہ میں) اپنے پروردگار کی اکثر یاد کرو

حضرت یحییٰؑ کی پیدائش

لہ ایک دفعہ حضرت رسولؐ جناب فاطمہؑ کے گھر میں تشریف لائے، اور پانی مانگا۔ جناب سیدہؑ نے ایک لکڑی کے پیالہ میں پانی حاضر کیا۔ آپؐ نے اس میں ہاتھ ڈبویا اور پانی کو جناب سیدہؑ کے سر اور سینہ پر چھڑکا اور دُعا کی خداوندا میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود کے فریب سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ یہ جناب سیدہ کے معصوم ہونے کی کافی دلیل ہے اور اس سے ظاہر ہوا کہ اگرچہ یہ آیت بظاہر جناب مریمؑ کے واسطے ہے مگر حقیقتاً مریم کبریٰ جناب فاطمہؑ کے واسطے ہے۔ دیکھو صواعق محرقہ ابوداؤد وغیرہ ۱۲

لہ جب عمران کی بیوی حنہ حضرت مریم سے حاملہ ہوئیں تو نذر کی تھی کہ اس مولود کو دُنیا کے کاروبار سے آزاد کر کے مسجد بیت المقدس کی خدمت کے واسطے خدا کی راہ میں چھوڑ دوں گی۔ کیونکہ اس زمانے کے اچھے لوگوں کا یہی دستور تھا کہ ہر شخص کم سے کم اپنے ایک لڑکے کو بیت المقدس کی خدمت کے لیے چھوڑ دیتا تھا اور وہ لڑکے رفع حاجت کے سوا بیت المقدس سے باہر نہ جاتے تھے مسجد میں جھاڑو دیتے چھڑکاؤ کرتے روشنی کرتے اور عابدوں کی خدمت کرتے تھے اور اس کو ایک بڑی عبادت سمجھتے تھے۔ جب حضرت مریمؑ پیدا ہوئیں تو ان کی ماں نے انکا نام مریم رکھا جسکے معنی عبرانی زبان میں کنیزِ خُدا کے ہیں۔ غرض مریم کو ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر اپنی منت پوری کرنے بیت المقدس میں لائیں۔ وہاں کے مجاوروں نے عذر کیا کہ خلاف دستور لڑکی کیونکر لیں مگر جب بی بی حنہ نے کہا کہ مجھے خُدا نے خواب میں یہی حکم دیا ہے۔ تب مجبور ہوئے، اور ہر شخص انکی پرورش کا متمنی ہوا آخر قرعہ کی نوبت پہنچی اور قرعہ حضرت زکریاؑ کے نام نکلا حضرت زکریا حضرت حنہ کے بہنوئی تھے اپنے گھر لے گئے اور پرورش شروع ہو گئی جب حضرت مریمؑ سن تمیز کو پہنچیں تو حضرت زکریاؑ نے ان کی عبادت کے واسطے ایک حجرہ الگ کوٹھے پر بنا دیا

(باقی صفحہ ... پر)

 5

وَ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ
اور رات کو اور صبح تڑکے (ہماری تسبیح کیا کرو) اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب فرشتوں نے (مریم) سے کہا اے مریمؑ تمکو
وَ طَهَّرَكِ وَ اصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۴۲
خدا نے برگزیدہ کیا اور (تمام گناہ اور برائیوں سے) پاک صاف رکھا اور ساری دنیا جہان کی عورتوں میں سے تمکو منتخب کیا ہے
يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَ اسْجُدِيْ وَ ارْكَعِيْ مَعَ
(تو) اے مریمؑ (اس کے شکریہ میں) اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرو اور سجدہ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ
الرّٰكِعِيْنَ ۝۴۳ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ
رکوع کرتی رہو (اے رسولؐ) یہ (خبر) غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم تمہارے پاس وحی کے ذریعہ
وَ مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ
سے بھیجتے ہیں۔ (اے رسولؐ) تم تو ان (سرپرستان مریمؑ) کے پاس موجود نہ تھے۔ جب وہ لوگ اپنا اپنا قلم (دریا میں
يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَ مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝۴۴
بطور قرعہ کے) ڈال رہے تھے (دیکھیں) کون مریمؑ کا کفیل بنتا ہے اور تم نہ اس وقت انکے پاس موجود تھے۔
اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ
جب لے وہ لوگ آپس میں جھگڑ رہے تھے اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب فرشتوں نے (مریمؑ سے) کہا اے
مِّنْهُ ۖۗ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي
مریمؑ خدا تمکو صرف اپنے حکم (سے ایک لڑکے کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دیتا ہے جس کا نام عیسیٰ مسیحؑ ابن مریمؑ
الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝۴۵ وَ يُكَلِّمُ النَّاسَ
ہوگا (اور) دنیا اور آخرت (دونوں) میں باعزت (آبرو) اور خدا کے مقرب بندوں میں ہوگا۔ اور (بچپن میں) جب
فِي الْمَهْدِ وَ كَهْلًا وَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۴۶ قَالَتْ رَبِّ
جھولے میں پڑا ہوگا اور بڑی عمر کا ہو کر (دونوں حالتوں میں یکساں) لوگوں سے باتیں کریگا اور نیکو کاروں میں سے ہوگا۔
اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّ لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ قَالَ
(یہ سنکر مریمؑ تعجب سے) کہنے لگیں پروردگار مجھے لڑکا کیونکر ہوگا حالانکہ مجھے کسی مرد نے چھوا تک لے نہیں۔
كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا
ارشاد ہوا اسی طرح خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے جب وہ کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اسے
فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝۴۷ وَ يُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ
کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے ۳ے اور (اے مریمؑ) خدا اسکو (تمام) کتب
وَ الْحِكْمَةَ وَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ ۝۴۸ وَ رَسُوْلًا اِلٰى
آسمانی اور عقل کی باتیں اور خاص کر توریت و انجیل سکھا دے گا اور بنی اسرائیل کا رسول
بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ
قرار دیگا (اور وہ اُن سے یوں کہے گا کہ) میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے

لے جب حضرت مریمؑ کو ان کی ماں بیت المقدس میں لے کر آئیں اور حضرت مریمؑ کی پرورش کی تمنا میں وہاں کے عابدوں میں باہم جھگڑا ہونے لگا تو آخر یہ رائے قرار پائی کہ ہر شخص اپنے اپنے توریت لکھنے والے قلم ندی میں جو وہاں سے قریب ہی تھی ڈالے اور جس کا قلم تیرتا رہ جائے وہی مریمؑ کا حقدار ہے آخر دعوے داروں نے اپنے اپنے قلم ڈال دیئے۔

ٹے اس واقعہ پر یہود و دہریہ اور ان کے چیلے نیچری اس شبہ میں پڑے ہیں کہ بے باپ کے بیٹا کیونکر ہو سکتا ہے مگر میں اس حیرت میں ہوں کہ خود ماں باپ دونوں سے مل کر کیونکر پیدا ہوئے۔ اگر وہ کہیں کہ دونوں نطفوں کا مل جانا پیدائش کا سبب ہے تو آخر سینکڑوں ہزاروں نطفے روزانہ بیکار کیوں جاتے ہیں؟ انسان جب جماع کرے تو نطفہ کیوں منعقد نہیں ہوتا اور سینکڑوں بے اولاد کیوں رہ جاتے ہیں۔ آخر اس میں اثر کس نے دیا کہ کہیں ہوا کہیں نہ ہوا۔ اور اگر یہ بھی آدمی بن گئے تو دور و تسلسل دست و گریباں ہے جس کے ابطال کی دلیلوں سے حکمت کی کتابیں مملو ہیں۔ اور اگر ابتدا میں کیڑوں کی طرح مٹی سے بنے اور پھر جوڑے بنے تو پھر اس مٹی کی تاثیر کا کیا سبب اور اس الٹ پھیر کا کیا باعث اور مٹی سے نہ بننے کے کیا معنی۔ اور اگر یہ طرح طرح کے بھیس اور روپ بدلنا مادے کی کارستانی ہے تو یہ ترتیب اسے کس نے بتایا۔ اور مادہ متاثر ہے پھر اس میں موثر کون ہے اور اگر قدیم سے یونہی چلا آیا تو پھر وہی دور و تسلسل گلوگیر ہے۔ پھر ایک ذاتی قدرت کی حاجت ہوگی جو ہر طرح کامل اور ہر عیب سے پاک ہو تو جب یہ سب کرشمے اسی ایک کی قدرت کے ہیں تو جس نے دو کثیف نطفوں میں یہ تاثیر عطا کی اسے ایک میں دینا کیا دشوار ہے۔ بلکہ ہر طرح ممکن اور جب ممکن ہوا تو مخبر صادق نے اس کی خبر دی پھر ماننا واجب۔ واللہ اعلم ۱۲

سے چونکہ حضرت مریمؑ نے خدا پر بھروسہ کیا، اور شادی نہ کی تو خدا نے بھی خود بخود بن مانگے منہ مانگی مراد سے گود بھری اور فقط جیتا جاگتا نہیں بلکہ دوسروں کا جلانے

[illegible] قدرت سے ۱۲

اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ
(اپنی نبوت کی) یہ نشانی لے کر آیا ہوں کہ میں گندھی ہوئی مٹی سے ایک پرندہ کی صورت بناؤں گا۔ پھر اس
فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ اُبْرِئُ
پر (کچھ) دم کروں گا تو وہ خدا کے حکم سے اُڑنے لگے گا۔ اور میں
الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ
خدا ہی کے حکم سے مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا
اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِیْ
کردوں گا اور مُردوں کو زندہ کردوں گا اور جو کچھ تم کھاتے ہو اور اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو میں (سب) تمکو بتا دونگا
بُیُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
اگر تم ایماندار ہو تو بے شک تمہارے لیے ان باتوں میں (میری نبوت کی بڑی) نشانی ہے
مُّؤْمِنِیْنَ ۚ۝ وَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ
اور تورات جو میرے سامنے موجود ہے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں اور (میرے آنے کی)
التَّوْرٰىةِ وَ لِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ
ایک غرض یہ بھی ہے کہ جو چیزیں تم پر حرام ہیں ان میں سے بعض کو (حکم خدا سے) حلال کردوں اور میں
عَلَیْكُمْ وَ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ
تمہارے پروردگار کی طرف سے (اپنی نبوت کی) نشانی لے کر تمہارے پاس آیا ہوں پس تم خدا سے
اَطِیْعُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ
ڈرو اور میری اطاعت کرو بیشک خدا ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے پس اس کی عبادت کرو (کیونکہ) یہی (نجات کا)
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝ فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِیْسٰى
سیدھا راستہ ہے پھر جب عیسیٰ نے (اتنی باتوں کے بعد بھی) انکا کفر
مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ
(پر اڑے رہنا) دیکھا تو (آخر) کہنے لگے کون ایسا ہے جو خدا کی طرف ہو کر میرا مددگار بنے (یہ سن کر)
الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَ اشْهَدْ
حواریوں نے[1] کہا ہم خدا کے طرفدار ہیں۔ اور ہم خدا پر ایمان لائے اور (عیسیٰؑ سے کہا) آپ گواہ
بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا بِمَاۤ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا
رہیے کہ ہم فرمانبردار ہیں (اور خدا کی بارگاہ میں عرض کی کہ) اے ہمارے پالنے والے جو کچھ
الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ۝ وَ مَكَرُوْا وَ
تو نے نازل کیا ہم اس پر ایمان لائے اور ہم نے (تیرے) رسول (عیسیٰ) کی پیروی اختیار کی پس تو ہمیں (اپنے رسول کے) گواہوں
مَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ۝ اِذْ قَالَ اللّٰهُ
میں لکھ لے اور یہودیوں نے عیسیٰؑ سے مکاری کی اور خدا نے ان کے دفعیہ کی تدبیر کی[2] اور خدا سب سے بہتر تدبیر کرنیوالا ہے



[1] وہ بارہ آدمی جو سب سے پہلے حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لائے حواری کہلاتے ہیں عبرانی لغت میں حور کے معنی خالص سفیدی کے ہیں پس انہیں حواری یا تو اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ لوگ پہلے دھوبی کا پیشہ کرتے تھے اور کپڑوں کو نکھار کر سفید کر دینے کی وجہ سے انکا یہ نام ہوا یا اس وجہ سے کہ انکو حضرت عیسیٰؑ نے غسل اصطباغ دیا جو اب تک نصرانیوں میں جاری ہے یا اس وجہ سے کہ حضرت مریمؑ نے حضرت عیسیٰ کو اپنا کام سکھانے کے واسطے ایک رنگریز کے حوالہ کیا تھا اتفاقاً اس نے ایک دن انکو چند کپڑے مختلف رنگوں میں رنگنے کے واسطے دیئے اور خود کسی گاؤں میں چلا گیا آپ نے سب کپڑے نیل کے ماٹ میں جھونک دیئے ان کا استاد یہ دیکھ کر واویلا مچانے لگا کہ تم نے سب کپڑے ستیاناس کر دیئے آپ نے فرمایا تو گھبراتا کیوں ہے تو جس کپڑے پر جس رنگ کی فرمائش کریگا۔ میں اسی رنگ کا اسی ماٹ میں سے نکال دونگا یہ استاد شاگرد کا مباحثہ سن کر بھیڑ یا دھسان خلقت کی بھیڑ ان کے گرد جمع ہو گئی اور اب قدرت خدا کا تماشہ دیکھیے اس نے ایک ایک رنگ کا نام لینا شروع کیا اور آپ خدا کا نام لے کر اسی رنگ کا کپڑا اسی ماٹ سے نکالنے لگے یہ معجزہ دیکھ کر سب کے سب آپ پر ایمان لائے یا اس لیے کہ وہ لوگ اپنے نفوس کو گناہ کے میل سے پاک صاف رکھتے تھے اور دوسروں کو پاک کرتے تھے اس وجہ سے انکو حواری کہتے ہیں یہ لوگ بڑے واعظ تھے خصوصاً لوقا جس کی طرف انجیل کا ایک حصہ منسوب ہے بڑے فاضل تھے یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ جس طرح بنی اسرائیل کے نقیب بارہ حضرت عیسیٰؑ کے حواری بارہ اسی طرح اس امت کے آئمہ بارہ ہیں ۱۲۔

[2] بنی اسرائیل یہودی جن کی گھٹی میں شرارت تھی اور شیطنت ان کی فطرت ہو گئی تھی حضرت عیسیٰؑ کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچا کر جب تھک گئے اور ان کی کچھ نہ چلی تو انواع و اقسام کے حیلوں سے ایک شب حضرت عیسیٰؑ کو گرفتار کرکے ایک گھر میں مقید کر دیا اور آپ اس سے پہلے حواریوں کو وصیت کر کے فارغ ہو چکے تھے اور حکم دیا تھا کہ تم لوگ اطراف عالم میں پھیل جاؤ اسی شب حضرت جبرائیل بحکم خدا آپکو روشندان سے آسمان پر لے گئے اور یہ لوگ تڑکے آپ کو پھانسی دینے کے ارادے سے یہاں پہنچے اور انکا سردار جس کا نام یہودا تھا (باقی صفحہ پر)

5/5

يٰعِيسٰى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَىَّ وَ مُطَهِّرُكَ
(وہ وقت بھی یاد کرو) جب عیسیٰؑ سے خدا نے فرمایا اے عیسیٰؑ میں ضرور تمہاری (ارضی سکونت) کی مدت
مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ
پوری کرونگا، اور تمکو اپنی طرف اٹھاؤنگا اور کافروں (کی گندگی) سے تمکو پاک و پاکیزہ رکھوں گا اور جن لوگوں نے تمہاری
فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ
لے پیروی کی انکو قیامت تک کافروں پر غالب رکھونگا۔ پھر تم سب کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے تب (اسدن)
مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٥٥﴾
جن باتوں میں تم (دنیا میں) جھگڑتے تھے (انکا) تمہارے درمیان فیصلہ کر دوں گا
فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا
پس جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان پر دنیا اور آخرت (دونوں) میں سخت عذاب کرے گا
فِى الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۫ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٥٦﴾
اور انکا کوئی مددگار نہ ہوگا اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا
وَ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ
اور اچھے (اچھے) کام کیے تو خدا ان کو انکا پورا اجر و ثواب دے گا
اُجُوْرَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٧﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ
اور خدا ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔ (اے رسولؐ) یہ جو ہم تمہارے
عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَ الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿٥٨﴾ اِنَّ مَثَلَ
سامنے بیان کر رہے ہیں (قدرت خدا کی) نشانیاں اور پُر از حکمت تذکرے (ہیں) خدا کے نزدیک تو
عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ
جیسے عیسیٰؑ کی حالت ویسی ہی آدمؑ کی حالت کہ انکو مٹی کا پتلا بنا کر کہا کہ ہو جا پس (فوراً ہی)
ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٥٩﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا
وہ (انسان) ہوگیا (اے رسولؐ یہ ہے) حق بات (جو) تمہارے پروردگار کی طرف سے (بتائی جاتی)
تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ
ہے تو تم شک کرنیوالوں میں سے نہ ہو جانا پھر جب تمہارے پاس علم (قرآن) آ چکا اسکے بعد
مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ
بھی اگر تم سے کوئی (نصرانی عیسیٰؑ کے بارے میں) حجت کرے تو کہو کہ (اچھا میدان میں) آؤ۔ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں
اَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ۟ وقف
کو اور ہم اپنی عورتوں کو بلائیں اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں ۲ کو بلائیں اور تم اپنی جانوں کو۔ اس کے
ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ
بعد ہم سب مل کر (خدا کی بارگاہ میں) گڑگڑائیں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں۔ (اے

لے نصارٰی اور مسلمان۔ ۱۲

لے حضرت عیسیٰ کے بارے میں یہود و نصارٰی دونوں شبہ میں پڑے ہوئے تھے۔ یہود تو آپ کی نسبت بیہودہ بدگمانی کرتے تھے اور نصارٰی خدا کا بیٹا کہتے تھے۔ خداوند عالم نے حضرت آدمؑ کی مثال دے کر دونوں کی تشفی کردی۔ یہود کی اس طرح کہ جب خدا میں یہ قدرت ہے کہ آدمؑ کو بے ماں باپ کے فقط مٹی سے بنا دیا تو عیسیٰؑ کو صرف ماں سے پیدا کرنا کیا تعجب کی بات ہے اور نصارٰی کی اس طرح کہ اگر عیسیٰؑ کا بے باپ کے پیدا ہونا خدا یا خدا کا بیٹا ہونے کی دلیل ہے تو آدمؑ کے ماں باپ دونوں نہ تھے پھر ان کو خدا یا خدا کا بیٹا بدرجہ اولیٰ ہونا چاہیے۔

۲ے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں نجران کے نصارٰی کو حضرت رسولؐ نے لاکھ سمجھایا کہ ان کو خدا کا بیٹا نہ کہو حضرت آدم کی مثال بھی دی مگر ان لوگوں نے ایک نہ سنی۔ آخر آپ نے حکم خدا سے قسما قسمی کی ٹھہرائی جسے مباہلہ کہتے ہیں اور یہ قول و قرار ہوا کہ فلاں جگہ فلاں وقت ہم اور تم دونوں اپنے اپنے بیٹے عورتوں اور جانوں کو لے کر جمع ہوں اور خدا سے عذاب کا خواستگار ہو۔ جسدن یہ مباہلہ ہونے والا تھا اصحاب بن سنور کے در دولت پر اس امید میں جمع ہوئے کہ شاید آپ ہمراہ لے لیں مگر آپ نے تڑکے حضرت سلیمانؓ کو ایک سرخ کمبل اور چار لکڑیاں دے کر اس میدان میں ایک چھوٹا سا سائبان کھڑا کرنے کو روانہ کیا اور خود اس شان سے برآمد ہوئے کہ امام حسینؑ کو بغل میں لیا اور امام حسنؑ کا ہاتھ دبایا اور جناب سیدہ کو اپنے پیچھے لیا اور حضرت علیؑ کو ان کے پیچھے خلاصہ یہ کہ آپ نے بیٹوں کی جگہ نواسوں کو اور عورتوں کی جگہ اپنی صاحبزادی جناب فاطمہؑ کو اور اپنی جان کی جگہ حضرت علیؑ کو لیا، اور دعا کی کہ خداوندا ہر نبی کے اہلبیت ہوتے ہیں یہ میرے اہل بیت ہیں ان کو ہر برائی سے دور اور پاک و پاکیزہ رکھ۔ الغرض جب آپ اس شان سے میدان میں پہنچے تو نصارٰی کا سردار عاقب ان کی طرف دیکھ کر اپنے لوگوں سے کہنے لگا خدا کی قسم میں ایسے نورانی چہرے دیکھ رہا

(باقی ص ۶۹ پر)

آیۂ مباہلہ

هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَ

رسولؐ) یہ سب یقینی سچے واقعات ہیں اور خدا کے سوا کوئی معبود (قابل پرستش) نہیں۔ اور بیشک خدا ہی (سب پر)

اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۞ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ

غالب اور حکمت والا ہے پھر اگر (اس سے بھی) منہ پھیریں تو

اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۞ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ

(کچھ پرواہ نہیں) خدا فسادی لوگوں کو خوب جانتا ہے (اے رسولؐ) تم (ان سے) کہو اے اہل

تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ

کتاب تم ایسی (ٹھکانے کی) بات پر تو آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے کہ خدا کے

اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا

سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو اسکا شریک نہ بنائیں اور خدا کے سوا ہم میں سے کوئی

بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا

کسی کو اپنا پروردگار نہ بنائے پھر اگر (اس سے بھی) منہ موڑیں تو کہہ دو کہ تم گواہ

اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۞ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ

رہنا ہم (خدا کے) فرمانبردار ہیں اے اہل کتاب تم ابراہیم[1] کے بارے

تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَ

میں (خواہ مخواہ) کیوں جھگڑتے ہو (کہ کوئی انکو نصرانی کہتا ہے کوئی یہودی) حالانکہ توریت و انجیل (جن سے

الْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۞ هٰٓاَنْتُمْ

یہود و نصاریٰ کی ابتداء ہے) وہ قرآن کے بعد ہی نازل ہوئیں تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے؟ الو (ارے)

هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ

تم وہی (احمق) لوگ تو ہو کہ جسکا تمہیں کچھ علم تھا اس میں تو جھگڑا کر چکے (خیر) پھر اب اس میں کیا (خواہ مخواہ)

فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا

جھگڑنے بیٹھے ہو جس کی (سرے سے) تمہیں کچھ خبر ہی نہیں اور حقیقت حال تو خدا جانتا ہے اور تم

تَعْلَمُوْنَ ۞ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا

نہیں جانتے ابراہیم نہ تو یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ نرے کھرے حق پر تھے (اور)

وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ

فرمانبردار (بندے) اور مشرکوں سے بھی نہ

الْمُشْرِكِيْنَ ۞ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ

تھے۔ ابراہیم سے زیادہ خصوصیت تو ان لوگوں کو تھی جو خاص ان کی

اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ

پیروی کرتے تھے اور اس پیغمبر اور ایمانداروں کو (بھی) ہے اور مومنوں[2] کا



[1] چونکہ حضرت ابراہیم ایک نامی پیغمبر گذرے ہیں اس وجہ سے یہود و نصاریٰ میں ہمیشہ یہ جھگڑے رہتے کہ ہر فریق انکو اپنی طرف کھینچتا۔ آخر یہ دونوں جھگڑتے رہتے۔ فیصلہ کیلیے رسول اللہؐ کے پاس پہنچے۔ آپ کو خدا نے یہ جواب تعلیم فرمایا کہ ابراہیمؑ کو یہودی یا نصرانی اگر اسی معنی سے کہتے ہو کہ توریت و انجیل پر انکا عمل تھا تو صریحی بے عقلی ہے توریت اور انجیل تو ان کے بعد نازل ہوئیں اور اگر یہ مطلب ہے کہ اس وقت کے ہدایت یافتہ لوگوں کا یہی نام تھا جو اب تمہارا ہے تو بھی غلط کیونکہ ابراہیمؑ اپنے کو حنیف مسلم کہتے تھے نہ یہودی نہ نصرانی اور اگر یہ مطلب ہے کہ دینوں میں یہود و نصاریٰ کے دین کو ابراہیمؑ سے زیادہ مناسبت ہے تو بھی غلط کیونکہ ابراہیمؑ سے زیادہ مناسبت یا خود ان کی امت کو تھی یا پچھلی امتوں میں اس نبی اور اس کی امت کو کیونکہ نام بھی ایک ہی ہے احکام بھی بہت سے ملتے جلتے ہیں پھر تم لوگ کیا جھگڑتے ہو۔ یہ سن کر وہ اپنا سامنہ لے کر رہ گئے، اور کچھ جواب نہ بن پڑا۔ ۱۲ [2] ایک حدیث میں ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دوست وہی ہے جو آپ کی پیروی کرے اگرچہ کوئی رشتہ نہ رکھتا ہو اور دشمن وہ ہے جو آپ کے خلاف چلے اگرچہ یگانہ ہو۔ دوسری حدیث میں ہے کہ بہشت پرہیزگاروں کیلیے ہے اگرچہ حبشی غلام ہو اور جہنم نافرمانوں کے واسطے ہے۔ اگرچہ سید قریشی ہی کیوں نہ ہو۔ ۱۲۔

(بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۶۶)

ہوں کہ اگر یہ پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹ جانے کو کہیں گے تو یقیناً ہٹ جائے گا اسی میں خیریت ہے کہ مباہلہ سے ہاتھ اٹھاؤ ورنہ قیامت تک نسل نصاریٰ سے ایک نہ بچے گا۔ آخر ان لوگوں نے جزیہ دینا قبول کیا تب آپ نے فرمایا کہ واللہ اگر یہ لوگ مباہلہ کرتے تو خدا ان کو بندر سور کی صورت میں مسخ کر دیتا اور یہ میدان آگ بن جاتا اور نجران کا ایک متنفس حتیٰ کہ چڑیاں بھی نہ بچتیں۔ یہ حضرت علیؑ کی اعلیٰ فضیلت ہے کہ نفس رسولؐ خدا کے حکم سے قرار پائے اور تمام انبیاء سے

(نقل مختصر سے دیکھو تفسیر جلالین بیضاوی جلد اول صفحہ ۱۱۹ مطبوعہ مصر ۱۲)

الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ

(مسلمانو) اہل کتاب سے ایک گروہ نے بہت چاہا کہ کسی طرح تمکو راہ خدا مالک ہے

يُضِلُّونَكُمْ ط وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝

راست سے بھٹکا دیں۔ حالانکہ وہ (اپنی تدبیروں سے) تمکو تو نہیں مگر اپنے ہی کو بھٹکاتے ہیں اور اسکو سمجھتے بھی نہیں

يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَأَنتُمْ

اے اہل کتاب تم خدا کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ تم خود گواہ بن سکتے

تَشْهَدُونَ ۝ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ

ہو اے اہل کتاب تم کیوں حق و باطل کو گڈ مڈ کرتے ہو

ع بِالْبٰطِلِ وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ع وَقَالَت

اور حق کو چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو اور اہل کتاب

طَّآئِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوا بِالَّذِيٓ أُنزِلَ عَلَى

سے ایک گروہ نے (اپنے لوگوں سے) کہا کہ مسلمانوں پر جو کتاب نازل ہوئی ہے اس پر صبح

الَّذِينَ اٰمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوٓا اٰخِرَهُ لَعَلَّهُمْ

سویرے ایمان لے لاؤ اور آخر وقت انکار کر دیا کرو شاید مسلمان (اس تدبیر سے اپنے دین سے)

يَرْجِعُونَ ۝ج وَلَا تُؤْمِنُوٓا إِلَّا لِمَن تَبِعَ دِينَكُمْ ط قُلْ

پھر جائیں اور جو تمہارے دین کی پیروی کرے اس کے سوا کسی دوسرے کی بات کا اعتبار

إِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ لا أَن يُؤْتٰىٓ أَحَدٌ مِّثْلَ مَآ

نہ کرو (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ بس خدا ہی کی ہدایت تو ہدایت ہے۔ (یہودی باہم یہ بھی کہتے ہیں کہ) اسکو بھی (نہ ماننا)

أُوتِيتُمْ أَوْ يُحَآجُّوكُمْ عِندَ رَبِّكُمْ ط قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ

کہ جیسا (عمدہ دین) تم کو دیا گیا ہے ویسا کسی اور کو دیا جائے یا تم سے کوئی شخص خدا کے یہاں جھگڑا

بِيَدِ اللّٰهِ ج يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ط وَاللّٰهُ وٰسِعٌ عَلِيمٌ ۝لا

کرے (اے رسولؐ تم ان سے کہہ دو کہ یہ کیا خام خیال ہے) فضل (و کرم) خدا کے ہاتھ میں ہے وہ جس کو چاہے دے

يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

اور خدا بڑی گنجائش والا اور ہر شے کو جانتا ہے جسکو چاہے اپنی رحمت کیلئے خاص کر لیتا ہے اور خدا بڑا فضل (و کرم)

الْعَظِيمِ ۝ وَمِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ إِن تَأْمَنْهُ

والا ہے اور اہل کتاب کچھ ایسے بھی ہیں کہ اگر ان کے پاس روپے کے ڈھیر امانت رکھ دو تو بھی اسے

بِقِنطَارٍ يُؤَدِّهِۦٓ إِلَيْكَ ج وَمِنْهُم مَّنْ إِن تَأْمَنْهُ بِدِينَارٍ

(جب چاہو بعینہٖ) تمہارے حوالہ کر دینگے اور بعض ایسے ہیں کہ اگر ایک اشرفی بھی امانت رکھو تو جب

لَّا يُؤَدِّهِۦٓ إِلَيْكَ إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ط ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

تک تم برابر ان (کے سر) پر کھڑے نہ رہو گے تمہیں واپس نہ دیں گے یہ (بدمعاملگی) اس وجہ



خیبر یا غزنی کے بارہ یہودیوں نے باہم مشورہ کیا کہ تم صبح کو جاکر ظاہر میں مسلمان ہو جاؤ اور شام کو جاکر پھر جاؤ تو شاید اس حیلے سے مسلمان بھی پھر جائیں کیونکہ وہ سمجھیں گے کہ یہ لوگ منصف تھے کہ اپنا دین چھوڑ کر ہمارے دین میں آئے تھے پھر کچھ ایسی ہی غلطی پائی کہ کہ پھر گئے مگر دل سے ہرگز اسلام کو نہ مانا۔ اس مکاری کو خدا نے مسلمانوں پر ظاہر کر دیا اور کہہ دیا کہ ہدایت وہی ہے جسے اللہ دے مگر تم کو تو یہ حسد ہے کہ نبوت برابر بنی اسرائیل میں تھی۔ اب دوسرے فریق میں کیوں گئی تو یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہے دے اس میں کسی کا کیا اجارہ۔ ۱۲

بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۶۳

سے پیدا ہوئے اور میں ابراہیمؑ کی طینت سے اور میں افضل ہوں اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی ذریۃ بعضها من بعض واللّٰہ سمیع علیم اے بریدہ اس لونڈی کی نسبت علیؑ کا حق کہیں زیادہ ہے۔ دیکھو صواعق محرقہ اور اس آیت کو امام حسنؑ کے بارے میں بھی لکھا ہے۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۲ صفحہ ۱۸ مطبوعہ مصر ۱۲

خداوند عالم نے حضرت عمران کو وحی کے ذریعہ سے اطلاع دی تھی کہ میں تمہیں ایک ایسا لڑکا عطا کروں گا جو خدا کے حکم سے مادرزاد اندھوں کو بینا اور مردوں کو زندہ کریگا، اور بنی اسرائیل کا پیغمبر ہوگا۔ عمران نے اس کو اپنی بیوی سے بیان کر دیا تھا۔ اسی وجہ سے حنہ کو یہ خیال تھا کہ میرے پیٹ میں لڑکا ہے۔ مگر جب بیٹی پیدا ہوئی تو حسرت و افسوس کے لہجہ میں کہنے لگیں خدایا یہ تو بیٹی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ بیٹی بیٹے کے برابر نہیں ہوتی۔ میری منت کیسے پوری ہو مگر خدا کو تو یہ منظور تھا کہ اس لڑکی کے پاک بطن سے ایک نامی پیغمبر پیدا ہو تو ایسی لڑکی لڑکوں سے بدرجہا اچھی ہوئی۔ ۱۲

قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ

ہے کہ انکا تو یہ قول ہے کہ (غیرمذہب) جاہلوں (کا حق مار لینے) میں ہم پر کوئی (الزام کی) راہ ہی نہیں

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى

اور وہ جان بوجھ کر خدا پر جھوٹ (طوفان) جوڑتے ہیں۔ ہاں (البتہ) جو شخص اپنے

بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷۶﴾

عہد کو پورا کرے اور پرہیزگاری اختیار کرے تو بیشک خدا پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ

بے شک جو لوگ اپنے عہد اور قسم (اقسام) (جو خدا سے کیا تھا اس) کے بدلے تھوڑا (دنیاوی) معاوضہ

ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ

لے لیتے ہیں ان ہی لوگوں کے واسطے آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور قیامت کے دن

وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ

خدا ان سے بات تک تو کریگا نہیں اور نہ ان کی طرف نظر (رحمت) ہی کریگا اور نہ ان کو (گناہوں کی

لَا يُزَكِّيْهِمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَاِنَّ مِنْهُمْ

گندگی سے) پاک کریگا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے اور اہل کتاب سے بعض

لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ

ایسے ضرور ہیں کہ کتاب (توریت) میں اپنی زبانیں[۲] مروڑ مروڑ کے (کچھ کا کچھ) پڑھ جاتے ہیں

مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ

تاکہ تم یہ سمجھو کہ یہ کتاب کا جز ہے حالانکہ وہ کتاب کا جز نہیں اور کہتے ہیں کہ

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَ

یہ (جو ہم پڑھتے ہیں) خدا کے یہاں سے (اترا) ہے حالانکہ وہ خدا

يَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾ مَا

کے یہاں سے نہیں (اترا) اور جان بوجھ کر خدا پر جھوٹ (طوفان) جوڑتے ہیں کبھی

كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ

آدمی کو یہ زیبا[۳] نہ تھا کہ خدا تو اسے (اپنی) کتاب اور حکمت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ

وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّىْ

لوگوں سے کہتا پھرے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ بلکہ (وہ تو یہی کہے گا کہ) تم

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ

اللہ والے بن جاؤ کیونکہ تم تو (ہمیشہ) کتاب خدا (دوسروں) کو پڑھاتے رہتے ہو اور تم خود بھی

تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَا

سدا پڑھتے رہے ہو اور وہ تم سے



[۱] خداوند عالم مسلمانوں کو سکھاتا ہے کہ جن کی یہ نیت ہو کر پرایا مال کھانے کو اپنے جی سے یہ مسئلہ گھڑ لیا کہ ہم کو اور مذہب والوں کی امانت میں خیانت جائز ہے ان کی بات دین کے بارے میں کیا سند ہو سکتی ہے۔ ہمارے یہاں بھی کافر حربی کا مال بزور لینا جائز ہے مگر امانت میں خیانت ہرگز جائز نہیں۔ ۱۲

[۲] یعنی ان پڑھوں کو دھوکا دیتے ہیں کہ پڑھی تو اپنی گھڑی ہوئی عبارت اور کہہ دیا کہ خدا نے یوں فرمایا ہے۔ ۱۲

[۳] یہودی اکثر مسلمانوں کو کہا کرتے تھے کہ تمہارے رسول اگرچہ ظاہر میں خدا کی پرستش کے دعویدار ہیں مگر ان کی اصلی غرض یہ ہے کہ لوگوں سے اپنی عبادت کرائیں ورنہ ہم تو خدا کی عبادت پہلے ہی سے کرتے ہیں۔ اس شبہ کا خود خدا نے اچھی طرح تشفی بخش جواب اس آیت میں دے دیا ہے کہ بھلا جسکو خدا نبی بنائے اور وہ دوسروں کو کفر کی تاریکی سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لائے وہ کیونکر کفر سکھا سکتا ہے اسی وجہ سے حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے کہ مجھے میرے مرتبہ سے آگے نہ بڑھاؤ۔ اور حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ دو شخص میرے بارے میں گمراہ اور داخل جہنم ہوئے۔ ایک وہ جو میری دوستی میں افراط کر کے مجھے میرے مرتبہ سے بڑھا دیتا ہے اور دوسرا وہ جو مجھے میرے مرتبے سے گھٹا دیتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ جو لوگ آپ کے فضائل کی خواہ مخواہ تاویلیں کرتے ہیں یا کسی امام کو نبوت یا خدائی کے درجہ تک پہنچا دیتے ہیں خارج از ایمان ہیں۔ ۱۲

يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَ النَّبِيّٖنَ أَرْبَابًا ط
یہ تو (کبھی) نہ کہے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا بنا لو بھلا (کہیں ایسا ہو سکتا ہے کہ)
أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝٨٠ ع
تمہارے مسلمان ہو جانے کے بعد تمہیں کفر کا حکم کرے گا۔
وَ إِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ
اور (اے رسولؐ وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب خدا نے پیغمبروں سے اقرار لیا کہ ہم تم کو
كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا
جو کچھ کتاب اور حکمت (وغیرہ) دیں اس کے بعد تمہارے پاس کوئی رسول آئے اور
مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ط قَالَ ءَ أَقْرَرْتُمْ
جو کتاب تمہارے پاس ہے اس کی تصدیق کرے تو (دیکھو) تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا
وَ أَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ إِصْرِيْ ط قَالُوْٓا أَقْرَرْنَا ط قَالَ
(اور) خدا نے فرمایا کیا تم نے اقرار کر لیا؟ اور ان باتوں پر جو ہم نے تم سے اقرار لیا تم نے میرے (عہد کا) بوجھ اٹھا لیا؟ سب نے عرض
فَاشْهَدُوْا وَ أَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝٨١ فَمَنْ
کی ہم نے اقرار کیا ارشاد ہوا (اچھا) تو تم (آج کے قول و قرار کے) آپس میں ایک دوسرے کے گواہ رہنا اور تمہارے ساتھ میں
تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝٨٢ أَفَغَيْرَ
بھی ایک گواہ ہوں۔ پھر اس کے بعد جو شخص (اپنے قول سے) منہ پھیرے تو وہی لوگ بدچلن ہیں تو کیا یہ لوگ
دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَ لَهٗٓ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
خدا کے دین کے سوا (اور کوئی دین) ڈھونڈتے ہیں حالانکہ جو (فرشتے) آسمانوں میں ہیں اور جو (لوگ) زمین میں
وَ الْأَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝٨٣
ہیں سب نے خوشی خوشی یا زبردستی اس کے سامنے اپنی گردنیں ڈال دی ہیں اور آخر سب اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے۔
قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَ مَآ أُنْزِلَ
(اے رسولؐ ان لوگوں سے) کہہ دو کہ ہم تو خدا پر ایمان لائے اور جو (کتاب) ہم پر نازل ہوئی اور جو (صحیفے)
عَلٰٓى إِبْرٰهِيْمَ وَ إِسْمٰعِيْلَ وَ إِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ
ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور اولاد یعقوب پر نازل ہوئے اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ
وَ الْأَسْبَاطِ وَ مَآ أُوْتِيَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ النَّبِيُّوْنَ
اور دوسرے پیغمبروں کو (جو کتاب) ان کے پروردگار کی طرف سے عنایت ہوئیں (سب پر ایمان لائے)
مِنْ رَّبِّهِمْ صلے لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ ز وَ
ہم تو ان میں سے کسی ایک میں بھی فرق[1] نہیں کرتے اور ہم تو اسی (یکتا خدا) کے فرمانبردار
نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝٨٤ وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ
ہیں اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین

---

[1] صلاح نوعی اور مقتضائے طبع کلی کے لحاظ سے جو حکمت اخلاق کا ایک بڑا اگر ہے یہی طریقہ سب سے بہتر ہے بخلاف یہود و نصاریٰ کے کہ وہ تفریق کر کے صلاح شخصی کی پابندی کرتے ہیں حالانکہ سب باتوں میں ہمارے نبی اور ائمہ کی کارگزاری ان کے پیغمبروں سے بڑھی ہوئی ہے۔ پس انکا مذہب حکمت اخلاق کے بالکل خلاف ہے۔۱۲

(بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۶۴)
کہ کوئی شخص بغیر زینہ کے اوپر نہ جا سکتا تھا اور جب کہیں باہر جاتے تھے تو مریمؑ کو حجرہ میں رکھ کر قفل بند کر دیتے تھے۔ اور کبھی اپنے ساتھ لے جاتے تھے اور جب باہر سے آتے تو دیکھتے کہ مریمؑ کے پاس جاڑوں میں گرمیوں کے میوے اور گرمی میں جاڑوں کے میوے رکھے ہوئے ہیں یہ دیکھ کر تعجب کرتے، پوچھنے پر معلوم ہوتا کہ خدا نے بھیج دیا ہے اور رات کو جب اپنے گھر جاتے، تو مریمؑ کو بھی لیتے جاتے یوں حضرت مریمؑ کی پرورش ہوئی۔۱۲

[2] حضرت زکریاؑ حضرت سلیمانؑ کی نسل سے تھے، اور اسی وجہ سے بیت المقدس کی خدمت انکے سپرد تھی مگر جب ۹۸ برس کا سن ہوا اور لاولد تھے ہوئے تو اکثر اس سوچ میں رہا کرتے[2] کہ آخر اس خدا کے گھر کا متولی کس کو بناؤں حضرت مریمؑ کو اگرچہ پرورش کر رہے تھے، اور انہی کے خاندان کی لڑکی تھیں مگر پھر لڑکی تھیں جب مریمؑ کے پاس بہشتی میوے دیکھے تو فوراً فطرت انسانی نے جوش مارا اور اولاد کی تمنا میں دعا کرنے لگے جب قبول ہو گئی تو خود تعجب سے کہنے لگے ہائیں میرے لڑکا کیسے ہو سکتا ہے میں خود بوڑھا میری بیوی بانجھ مگر خدا نے تشفی کر دی اور اپنی یاد کی طرف متوجہ کرنے اور تسکین دینے کے واسطے تین روزے متواتر رکھنے کا حکم دیا۔ سچ ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔

الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي

کی خواہش کرے تو اسکا وہ دین ہرگز قبول ہی نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں

الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿﴾ كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ

نقصان اٹھانے میں رہے گا (بھلا) خدا ایسے لوگوں کی کیونکر

قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ

ہدایت کریگا جو ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہو گئے حالانکہ وہ اقرار کر چکے تھے

الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَاللَّهُ لَا

کہ پیغمبر (آخرالزماں) برحق ہیں اور انکے پاس (واضح و) روشن معجزے بھی آچکے تھے، اور خدا ایسے

يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿﴾ أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ

ہٹ دھرمی کرنے والے لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا ایسے لوگوں کی سزا یہ ہے کہ

أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ

ان پر خدا اور فرشتوں اور (دُنیا جہان کے) سب لوگوں کی پھٹکار ہے اور وہ ہمیشہ

أَجْمَعِينَ ﴿﴾ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ

اسی پھٹکار میں رہیں گے نہ توانکے عذاب میں تخفیف کی جائے گی اور نہ ان کو

الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا

مہلت دی جائے گی مگر (ہاں) جن لوگوں نے اس

مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

کے بعد توبہ کرلی اور اپنی (خرابی کی) اصلاح کرلی تو البتہ خدا بڑا بخشنے والا (اور) مہربان

رَّحِيمٌ ﴿﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ

ہے جو لوگ اپنے ایمان کے بعد کافر ہو بیٹھے پھر (روز بروز اپنا) کفر

ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّن تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَ

بڑھاتے چلے گئے تو ان کی توبہ ہرگز نہ قبول کی جائے گی اور یہی لوگ (پرلے درجے کے)

أُولَٰئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ ﴿﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ

گمراہ ہیں بے شک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور کفر

مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِم

کی حالت میں مرگئے تو اگرچہ اتنا سونا بھی کسی کی گلوخلاصی میں دیا جائے کہ

مِّلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَىٰ بِهِ ۗ أُولَٰئِكَ

زمین بھر جائے تو بھی ہرگز نہ قبول کیا جائے گا یہی لوگ ہیں جن کے

لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿﴾ ع

لیے دردناک عذاب ہوگا اور انکا کوئی مددگار (بھی) نہ ہوگا۔

ے مدینہ کا ایک انصاری حارث بن زید نامی ایک شخص کو قتل کرکے مکہ بھاگ گیا اور پھر مرتد بھی ہوگیا اور کافروں سے مل گیا۔ اس ناشائستہ حرکت پر چند دن بعد بہت پچھتایا اور پھر دوبارہ مسلمان ہونیکا متمنی ہوا۔ یہ سوچ کر اس نے اپنے قبیلہ کے پاس ایک آدمی بھیجا اور یہ پیغام دیا کہ رسول اللہ سے پوچھو کہ میں پھر اسلامی حلقہ میں آنے کو تیار ہوں۔ کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس کے گناہوں کی معافی کا پروانہ آگیا۔ اس کے قبیلہ کا ایک آدمی یہ آیتیں لے کر حارث کے پاس پہنچا وہ سنتے ہی بول اٹھا بیشک تو بھی سچا اور رسول اللہ تجھ سے زیادہ سچے اور خدا سب سے زیادہ سچا ہے۔ اس کے بعد مدینہ میں واپس آیا اور توبہ کرکے پاک ہوگیا۔

(بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۶۶)

آپکو گرفتار کرکے باہر لانے کے واسطے وہ لوگوں کو باہر چھوڑ کر گھر میں گھسا۔ اس کا گھسنا ہی تھا کہ اسی کو خدا نے حضرت عیسیٰؑ کی شکل کا بنا دیا وہ آپ کو گھر میں نہ پاکر اپنے یاروں سے وہاں کا ماجرا کہنے کو نکلا ہی تھا کہ لوگوں نے اس کو بات کرنے کی بھی مہلت نہ دی اور وہ ہر چند غل مچاتا رہا کہ میں عیسیٰؑ نہیں تمہارا دوست یہودا ہوں مگر لوگوں نے ایک نہ سنی اور سولی دے ہی دی اور پھر مونے پر سو دُرے اس کی لاش پر پتھر بھی مارے جب یہ سب اس کی گت بن چکی تو خدا نے اس کی اصلی صورت کردی۔ جاہ کن را چاہ درپیش اسکو کہتے ہیں بعض روایات میں ہے کہ وہ شب شب قدر اور ۲۱ رمضان کی تھی۔ واللہ اعلم ۱۲

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ وَمَا تُنْفِقُوْا

(لوگو) جب تک تم اپنی پسندیدہ [1] چیزوں میں سے کچھ راہ خدا میں خرچ نہ کرو گے ہرگز نیکی کے درجہ پر فائز

مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿٩٢﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ

نہیں ہو سکتے اور تم کوئی سی چیز بھی خرچ کرو خدا تو اسکو ضرور جانتا ہے توریت کے نازل ہونے کے قبل

حِلًّا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰى

یعقوب نے جو جو چیزیں اپنے اوپر حرام کر لی تھیں ان کے سوا بنی اسرائیل کے لیے

نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا

سب کھانے حلال تھے (اے رسول [2] ان یہود سے) کہو کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے

بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿٩٣﴾ فَمَنِ

ہو تو توریت لے آؤ اور اسکو (ہمارے سامنے) پڑھو پھر اس

افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ

کے بعد بھی جو کوئی خدا پر جھوٹ موٹ طوفان جوڑے تو (سمجھ لو کہ) یہی لوگ ظالم

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٩٤﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۣ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ

(ہٹ دھرم) ہیں (اے رسول) کہہ دو کہ خدا نے سچ فرمایا تو اب تم ملت

اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿٩٥﴾ اِنَّ

ابراہیم (اسلام) کی پیروی کرو (جو باطل سے کترا کے چلتے تھے) اور مشرکین سے نہ تھے۔ لوگوں کی

اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا

عبادت کے واسطے جو گھر سب سے پہلے بنایا گیا تو وہ یقیناً یہی (کعبہ) ہے جو مکہ میں ہے بڑی (خیر و)

وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿٩٦﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ

برکت والا ہے اور سارے جہاں کے لوگوں کا رہنما اس میں (حرمت کی) بہت سی (واضح و) روشن نشانیاں ہیں

اِبْرٰهِیْمَ ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى

(منجملہ انکے) مقام ابراہیم ہے (جہاں آپ کے قدموں کا پتھر پر نشان ہے) اور جو اس گھر میں داخل ہوا امن

النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ

میں آگیا اور لوگوں پر واجب ہے کہ محض خدا کے لیے خانہ کعبہ کا حج کریں جنہیں وہاں تک پہنچنے کی استطاعت [3]

وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٩٧﴾ قُلْ

(قدرت) ہو اور جس نے باوجود قدرت حج سے انکار کیا تو (یاد رکھیے) کہ خدا سارے جہان سے بے پرواہ ہے (اے

یٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ

رسول) تم کہہ دو کہ اے اہل کتاب تم خدا کی آیتوں سے کیوں منکر ہوئے جاتے ہو حالانکہ جو کام کاج تم کرتے ہو

شَهِیْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٨﴾ قُلْ یٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ

خدا کو اس کی (پوری پوری) اطلاع ہے۔ (اے رسول) کہہ دو کہ اے اہل کتاب دیدہ و دانستہ خدا کی

---

[1] ایک روایت میں ہے کہ جناب امیرؑ نے ایک دفعہ کوئی چیز بہت چاہ سے خریدا کیا اور پھر راہ خدا میں اسے دے دیا اور فرمایا کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنی پسندیدہ چیز میں اپنے اوپر دوسرے کو ترجیح دے گا اسے خدا بہشت میں ترجیح دے گا۔ ۱۲

[2] بنی اسرائیل جو حضرت ابراہیمؑ کی نسل سے ہونے پر فخر و مباہات کرتے مسلمانوں پر اعتراض کے لیے تو ہر وقت ہی تلے رہتے۔ ان کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ ہم ہی دین ابراہیمؑ پر ہیں اور مسلمانوں کی فقط زبانی لن ترانی ہے۔ آخر انہوں نے بہت سوچ بچار کے بعد اپنے خیال میں بہت مضبوط دو اعتراض مسلمانوں پر جما ہی دیئے۔ ایک تو یہ کہ اونٹ کا گوشت دین ابراہیمؑ میں حرام ہے اور تم شوق سے کھاتے ہو دوسرے سارے پیغمبر انبیاء بیت المقدس کی طرف سجدہ کرتے آئے تم لوگوں نے اپنا کعبہ الگ بنایا ہے۔ ان دونوں اعتراضوں کا خدا نے تسلی بخش جواب دے دیا۔ پہلے اعتراض کا تو یوں کہ اونٹ کا گوشت کبھی حرام نہ تھا بلکہ ابراہیمؑ کے بہت دنوں بعد یعقوب نے ایک بیماری کی وجہ سے خود ترک کر دیا تھا اور ان کی دیکھا دیکھی ان کی اولاد نے بھی چھوڑ دیا۔ دوسرے کا جواب یوں دیا کہ خدا کے گھروں میں کعبہ ہی سب سے پہلا اور ابراہیمؑ کا بنایا ہوا ہے، اور ابھی تک مقام ابراہیم ان کی نشانی موجود ہے پھر تم کو مسلمانوں کی تقلید کرنی چاہیے نہ کہ تم اعتراض کرو۔ ۱۲

[3] استطاعت سے اپنے آنے جانے کا اپنی حیثیت کے موافق خرچ اتنے دنوں کا اس کے اور اس کے لڑکے بالوں کی ضروریات کا خرچ صحت بدنی راستہ کا امن مراد ہے پس جن لوگوں کو اتنا میسر ہو اور پھر حج نہ کریں تو وہی لوگ قیامت میں اندھے محشور ہوں گے اور ان پر سخت سے سخت عذاب ہوگا اور جو شخص اس کے وجوب ہی کا منکر ہو وہ کافر ہے

لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا
(سیدھی) راہ میں (ناحق کی) کجی ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے ایمان لانے والوں کو اس سے کیوں روکتے ہو

عِوَجًا وَّ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے بے خبر

تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا
نہیں ہے اے ایمان لانے والو اگر تم نے اہل کتاب کے کسی فرقہ کا بھی کہنا مانا تو

مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ
(یاد رکھو) کہ وہ تمکو ایمان لانے کے بعد (بھی) پھر دوبارہ کافر بنا چھوڑیں گے اور بھلا تم کیونکر کافر

كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَ اَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ
بن جاؤ گے حالانکہ تمہارے سامنے خدا کی آیتیں (برابر) پڑھی

اٰيٰتُ اللّٰهِ وَ فِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَ مَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ
جاتی ہیں اور اس کے رسولؐ (محمدؐ) بھی تم میں (موجود) ہیں اور جو شخص خدا سے وابستہ

فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
ہو وہ (تو) ضرور سیدھی راہ پر لگا دیا گیا اے ایمان والو خدا

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ
سے ڈرو جتنا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم (دین) اسلام کے سوا کسی اور دین

مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا
پر ہرگز نہ مرنا اور تم سب کے سب (مل کر) خدا کی رسی[2] مضبوطی سے تھامے رہو اور

تَفَرَّقُوْا ۪ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ
آپس میں پھوٹ نہ ڈالو[1] اور اپنے حال (زار) پر خدا کے احسان کو (تو) یاد کرو جب تم آپس میں (ایک

اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ
دوسرے کے دشمن[3] تھے تو خدا نے تمہارے دلوں میں (ایک دوسرے کی) الفت پیدا کر دی تو تم

اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ
اسکے فضل سے آپس میں بھائی بھائی ہو گئے اور تم (گویا) سلگتی ہوئی آگ کی بھٹی (دوزخ) کے لب پر

فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ
(کھڑے تھے) اور گرا ہی چاہتے تھے، کہ خدا نے تمکو اس سے بچا لیا تو خدا اپنے احکام یوں واضح

تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَ لْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ
بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ راست پر آجاؤ۔ اور تم میں سے ایک گروہ (ایسے لوگوں کا بھی) تو ہونا چاہیئے جو (لوگوں کو)

وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ
نیکی کی طرف بلائیں اور اچھے کام کا حکم دیں اور بُرے کاموں سے روکیں اور ایسے ہی لوگ (آخرت میں)



دنیا امور میں کسی کا سہارا نہ لو

خدا کی رسی مضبوط تھامے رہو

[1] شاس بن قیس یہودی جو بدگوئی اور رشک وحسد میں شہرہ آفاق تھا۔ ایک دن اوس وخزرج پر جو عرب کے دو بڑے نامی قبیلے ہیں گزرا اور ان کو باہم میل ومحبت کی باتیں کرتے دیکھ کر جل گیا۔ آخر اس سے نہ رہا گیا اور قبیلہ اوس والوں میں سے ایک کو اس نے اکسا دیا کہ ان دونوں کی سابق خانہ جنگیوں کا قصیدہ پڑھے اور وہ اس کے فقرہ میں آگیا۔ اور جنگ بغاث کا قصیدہ پڑھنا شروع کر دیا۔ قبیلہ خزرج والوں کو ناگوار گزرا اور باہم ایک دوسرے کی مذمت بیان کرنے لگے حتیٰ کہ تھوڑی دیر میں آمادہ جنگ ہو گئے۔ اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت رسولؐ نے ان کے سامنے جا کر پڑھ دی تب وہ لوگ پشیمان ہو کر باہم بغلگیر ہوئے۔ ۱۲

[2] حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ہم اہلبیت خدا کی رسی ہیں سب کو خدا نے مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا ہے دیکھو صواعق محرقہ تفسیر ثعلبی ۱۲

[3] زاذان سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک دن حضرت علیؑ کے پاس بیٹھے تھے کہ کچھ لوگ راس الجالوت یہودیوں کے عالم اور جاثلیق نصرانیوں کے عالم کو ساتھ لیے ہوئے حضرتؑ کے پاس آئے آپ نے پہلے راس الجالوت سے پوچھا تجھے کچھ اس کی بھی خبر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کی امت کے کتنے فرقے ہو گئے وہ بولا کتاب دیکھوں تو عرض کروں۔ آپ نے فرمایا تجھ پر پھٹکار ہو تو کس برتے پر لوگوں کا امام بنا ہوا ہے۔ اگر تیری کتاب جل جائے یا چوری ہو جائے اور پھر تجھ سے کوئی مسئلہ پوچھے تو کیا تو یہی کہے گا کہ کتاب ہوتی تو بتلاتا علم در سینہ باید نہ در سفینہ۔ اس کے بعد جاثلیق کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کچھ تجھے خبر ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے بعد نصاریٰ کے فرقے کتنے ہوئے وہ بولا انچاس فرقے آپ نے فرمایا قسم بخدا تو جھوٹا ہے۔ میں توریت کو اس سے بہتر جانتا ہوں اور انجیل کو تجھ سے بہتر موسیٰؑ کے اکہتر فرقے تھے بہتر (باقی بر صفحہ)

وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝١٠٤ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ
اپنی دلی مُراد پائیں گے اور تم (کہیں) ان لوگوں کے ایسے نہ ہو جانا
تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ
جو آپس میں پھوٹ ڈال کے بیٹھ رہے اور روشن دلیلیں آنے کے بعد بھی ایک منہ ایک زبان نہ رہے
وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١٠٥ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ
اور ایسے ہی لوگوں کے واسطے بڑا (بھاری) عذاب ہے (اُسدن سے ڈرو) جس دن کچھ لوگوں کے
وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۟ قف
چہرے تو سفید نورانی ہوں گے اور کچھ (لوگوں) کے چہرے سیاہ پس جن لوگوں کے منہ میں کالک ہو گی ،
اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ
(ان سے کہا جائیگا) ہائیں کیوں تم تو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے تھے اچھا تو (لو اب) اپنے کفر کی سزا میں [1]
تَكْفُرُوْنَ ۝١٠٦ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ
میں عذاب (کے مزے) چکھو اور جنکے چہرے پر نور برستا ہو گا وہ تو خدا کی رحمت (بہشت میں) ہوں گے
رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝١٠٧ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ
(اور) اسی میں سدا رہیں (سہیں) گے (اے رسولؐ) یہ خدا کی آیتیں
نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَ مَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝١٠٨
ہیں جو ہم تم کو ٹھیک (ٹھیک) پڑھ کر سناتے ہیں اور خدا سارے جہان کے لوگوں سے کسی پر ظلم کرنا نہیں چاہتا ۔
وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ
اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (سب) خدا ہی کا ہے اور (آخر) سب کاموں کی
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝١٠٩ ع كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
رجوع خدا ہی کی طرف ہے تم کیا اچھے [2] گروہ ہو کہ لوگوں کی ہدایت کے واسطے پیدا کیے گئے
تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
ہو تم (لوگوں کو) اچھے کام کا تو حکم کرتے ہو ۔ اور برے کاموں سے روکتے ہو اور خدا
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا
پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی (اسی طرح) ایمان لاتے تو ان کے حق
لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝١١٠
میں بہت اچھا ہوتا ان میں سے کچھ ہی تو ایماندار ہیں اور اکثر بدکار
لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَ اِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ
(مسلمانو) یہ لوگ معمولی اذیت کے سوا تمہیں ہرگز ضرر نہیں پہنچا سکتے اور اگر تم سے لڑیں گے تو انہیں تمہاری
الْاَدْبَارَ ۟ قف ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝١١١ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ
طرف پیٹھ ہی کرنی پڑے گی اور پھر انکی کہیں سے مدد بھی نہیں پہنچے گی اور جہاں کہیں ہتّھے چڑھے ان پر رُسوائی

ایمان کے بعد کفر کی سزا

[1] صحیح بخاری اور جمع بین الصحیحین میں ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ قیامت میں کچھ لوگوں کو حوض کوثر سے ہٹا کر کھینچتے جہنم کی طرف لے جائیں گے ۔ میں ان کو دیکھ کر پہچان لوں گا اور فرشتوں سے کہوں گا ، ان کو دوزخ میں کیوں لیے جاتے ہو ارے یہ تو میرے اصحاب ہیں وہ فرشتے کہیں گے ۔ کہ آپ نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی باتیں پیدا کیں جب سے آپ ان سے جدا ہوئے ۔ یہ لوگ آپ کے دین سے ہمیشہ ایڑیوں پر پھرتے رہے اور مرتد ہو گئے ۔۱۲

[2] ابن ابی حاتم نے حضرت ابو جعفر سے روایت کی ہے کہ خیر امت اہل بیت رسولؐ ہیں ۔ دیکھو تفسیر سیوطی جلد دوم صفحہ ۶۴ سطر ۱۲ مطبوعہ مصر ۱۲ منہ

(بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۴۷)

اور ایک ناجی جس کے بارے میں خدا فرماتا ہے ومن قوم موسیٰ امة یهدون بالحق ۔ اور اُمت عیسیٰ کے بہتر فرقے ہوئے اکہتر ناری اور ایک ناجی جس کے بارے میں خدا فرماتا ہے تریٰ اعینهم تفیض من الدمع حزنا اور مسلمانوں میں تہتر فرقے ہوئے بہتر ناری اور ایک ناجی جس کے بارے میں خدا فرماتا ہے ومن امة یهدون بالحق وبه یعدلون ، اور وہ میرے شیعہ ہیں ۱۲۔

[3] اسلام کے قبل عرب میں وہ وہ خانہ جنگیاں ہوئیں کہ اللہ کی پناہ چنانچہ اوس و خزرج عرب کے دو قبیلوں کی لڑائی تین سو برس تک قائم رہی مگر اسلام نے ان سب جھگڑوں کو ملیامیٹ کر کے سبھوں کو باہم شیر و شکر کر دیا ۔۱۲

اَیْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ حَبْلٍ مِّنَ
کی مار پڑی مگر خدا کے عہد (یا) اور لوگوں کے عہد کے ذریعہ سے (ان کو کہیں پناہ مل گئی)
النَّاسِ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ
اور پھر ہیر پھیر کے خدا کے غضب میں پڑ گئے اور ان پر محتاجی کی مار (الگ) پڑی
الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ
(یہ کیوں) اس سبب سے کہ وہ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور پیغمبروں
وَ یَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ
کو (ناحق) قتل کرتے تھے اور یہ سزا اس کی ہے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد
كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۝١١٢ لَیْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
سے گزر گئے تھے اور یہ لوگ بھی سب کے سب یکساں نہیں ہیں
اُمَّةٌ قَآىِٕمَةٌ یَّتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَ هُمْ
(بلکہ) اہل کتاب کے کچھ والے لوگ تو ایسے ہیں کہ (خدا کے دین پر) اس طرح ثابت قدم ہیں کہ راتوں کو خدا
یَسْجُدُوْنَ ۝١١٣ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ یَاْمُرُوْنَ
کی آیتیں پڑھا کرتے ہیں اور وہ برابر سجدے کیا کرتے ہیں۔ خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور اچھے کام کا
بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُسَارِعُوْنَ فِی
(تو) حکم کرتے ہیں اور بُرے کاموں سے روکتے ہیں اور نیک کاموں میں دوڑ پڑتے
الْخَیْرٰتِ ؕ وَ اُولٰٓىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝١١٤ وَ مَا یَفْعَلُوْا
ہیں اور یہی لوگ تو نیک بندوں سے ہیں اور وہ جو کچھ بھی نیکی
مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ یُّكْفَرُوْهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالْمُتَّقِیْنَ ۝١١٥
کریں گے اس کی ہرگز ناقدری نہ کی جائے گی اور خدا پرہیزگاروں سے خوب واقف ہے۔
اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ لَاۤ
بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا خدا (کے عذاب) سے بچانے میں ہرگز نہ ان کے مال ہی کچھ
اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا ؕ وَ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ
کام آئیں گے اور نہ ان کی اولاد اور یہی لوگ جہنمی ہیں اور ہمیشہ اسی
هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝١١٦ مَثَلُ مَا یُنْفِقُوْنَ فِیْ هٰذِهِ
میں رہیں گے۔ یہ لوگ جو کچھ (خلاف شرع) دنیا کی (چند روزہ) زندگی میں
الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا كَمَثَلِ رِیْحٍ فِیْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ
خرچ کرتے ہیں اسی کی مثل اندھڑ کی مثل ہے جس میں بہت پالا ہو اور وہ ان لوگوں کے
قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ
کھیت پر جا پڑے جنہوں نے (کفر کی وجہ سے) اپنی جانوں پر ستم ڈھایا ہو اور پھر پالا اُسے مار (کے



عبداللہ بن سلام وغیرہ کی مدح

لہ یہودیوں سے پانچ سات آدمی جو حق پرست تھے مسلمان ہو گئے تھے جن کے سردار عبداللہ بن سلام تھے۔ اسی وجہ سے خداوند عالم ان لوگوں کو ہر جگہ یہودیوں سے الگ کر دیتا ہے ورنہ عام یہودی تو ان تمام صفات سے بالکل خالی ہیں نہ وہ حق پر ہیں نہ خدا کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں نہ شب کو سجدہ کرتے ہیں نہ نیکی کا حکم دیتے ہیں نہ بدی سے روکتے ہیں۔ نہ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے ہیں۔ ۱۲

بقیہ حاشیہ متعلقہ صہ ٧٩

بولے خدا غفور و رحیم ہے۔ اگرچہ تیرا گناہ ساتوں زمین، دریا، ریت اور درختوں کے برابر ہو۔ وہ بولا میرے گناہ اس سے بھی بڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ خدا غفار ہے۔ اگرچہ تیرے گناہ سارے آسمان ستارے عرش اور کرسی کے برابر ہوں وہ بولا میرے گناہ اس سے بھی بڑے ہیں۔ آپ نے غصہ ہو کر فرمایا کیا تیرا گناہ خدا سے بھی بڑا ہے یہ سن کر وہ سجدے میں گر پڑا اور کہنے لگا خدا سب سے بڑا ہے۔ غرض وہ کہنے لگا یا حضرت سات برس سے میں نے مردہ کا کفن چرانے کا گویا پیشہ کر لیا تھا۔ ایک مرتبہ انصار میں سے ایک شخص کی لڑکی مر گئی میں نے اسی شب کو اس کی لاش قبر سے باہر نکالی اور اسکا کفن لے کر اسکو برہنہ چھوڑ کر چند قدم چلا ہی تھا کہ شیطان نے مجھے بہکایا، اور میں نے اس کے حسن و جمال اور عنفوان شباب کو دیکھ کر اس کے ساتھ زنا کیا جب وہاں سے چلا تو وہ عورت بقدرت خدا گویا ہوئی۔ "اے کمبخت وائے ہو تجھ پر تو مجھے مُردوں کے مجمع میں برہنہ چھوڑ کر جا رہا ہے۔ اب میں قیامت میں اسی طرح ناپاک اٹھوں گی اور تو جہنم میں جائیگا"۔ یہ سنتے ہی آپ نے فرمایا تو دور ہو جا۔ ایسا نہ ہو میں بھی تیرے ساتھ جل جاؤں یہ سن کر وہ روتا ہوا نکلا اور چمڑے کا کپڑا پہن کر اپنے ہاتھوں کو گردن میں باندھ کر جنگل کو چلا گیا اور رو رو کر اپنی حالت بیان کرتا تھا اور اس طرح سے روتا تھا کہ چرند پرند روتے تھے جب اسی حالت میں چالیس دن گزر گئے تو اس نے عرض کی خداوندا اگر تو نے (بقیہ صہ ٨٠ پر)

خلاف شرع خرچ

وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١١٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا

تاس کر) دے اور خدا نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے آپ اپنے پر ظلم کیا۔ اے ایماندارو لے اپنے (مومنین

تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا

کے) سوا غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ کیونکہ یہ غیر لوگ تمہاری بربادی میں کچھ اٹھا نہیں رکھیں گے (بلکہ

مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ وَمَا

جتنا تم زیادہ تکلیف میں پڑو گے اتنا ہی یہ لوگ خوش ہوں گے دشمنی تو ان کے منہ سے ٹپکی پڑتی

تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ

ہے اور جو (بغض وحسد) ان کے دلوں میں بھرا ہے وہ کہیں اس سے بڑھ کر ہے ہم نے

كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١١٨﴾ هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا

تم سے (اپنے) احکام صاف صاف بیان کر دیئے ہیں اگر تم سمجھ رکھتے ہو (اے لوگو) تم ایسے (سیدھے)

يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ

ہو کہ تم تو ان سے الفت رکھتے ہو اور وہ تمہیں ذرا بھی نہیں چاہتے اور تم تو پوری کتاب (خدا) پر

قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ

ایمان رکھتے ہو اور وہ ایسے نہیں ہیں) مگر جب تم سے ملتے ہیں تو کہنے لگتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لائے اور

مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ

جب اکیلے ہوتے ہیں تو تم پر غصہ کے مارے انگلیاں کاٹتے ہیں ٹے (اے رسول) تم کہہ دو (کاٹنا کیا) تم اپنے

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١١٩﴾ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ؗ

غصے میں جل مرو جو باتیں تمہارے دلوں میں ہیں بیشک خدا ضرور جانتا ہے (ایماندارو) اگر تمکو بھلائی چھو بھی گئی تو انکو برا معلوم ہوتا ہے

وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا

اور جب تم پر کوئی بھی مصیبت پڑتی ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں اور اگر تم صبر کرو اور

وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا

پرہیزگاری اختیار کرو تو انکا فریب تمہیں کچھ بھی ضرر نہ پہنچائیگا (کیونکہ) خدا تو انکی کارستانیوں پر

يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿١٢٠﴾ ع وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ

حاوی ہے اور (اے رسول ایک وقت وہ بھی تھا) جب تم اپنے بال بچوں

الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٢١﴾ لا

سے تڑکے ہی نکل کھڑے ہوئے اور مومنین کو لڑائی کے مورچوں پر بٹھا رہے تھے اور خدا سب کچھ سنتا جانتا ہے

اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ

(یہ اس وقت کا واقعہ ہے) جب تم میں سے دو گروہوں لے نے ٹھان لیا تھا کہ پسپائی کریں اور پھر سنبھل گئے

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٢﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ

کیونکہ خدا تو انکا سرپرست تھا اور مومنین کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ یقیناً خدا نے جنگ بدر

اپنے دشمن کو رازدار نہ بناؤ

لے ان آیتوں میں خداوند عالم نے مسلمانو کی خیر خواہانہ فہمائش کی ہے اور تمدن کا ایک بڑا عمدہ سبق دیا ہے کہ جب ان کفار کی تمہارے ساتھ یہ حالت ہے کہ ہر طرح تمہارے نقصان کے خواہاں ہیں اور کسی وقت تمہاری بدخواہی سے نہیں چوکتے تو تمہیں کیا پڑی ہے کہ تم ان میں خواہ مخواہ گھسے پھرو اور اپنا دوست بناؤ اور وہ اسی پردے میں تم پر وار پر وار کرتے جائیں۔ ۱۲

ٹے انامل کے اصلی معنی پوروں کے ہیں مگر چونکہ اردو محاورہ میں پوروں کا کاٹنا نہیں بولتے اور غصہ میں انگلیاں کاٹنا بولتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ ترجمہ کیا گیا ۱۲

تے جنگ بدر کی شکست فاش نے کفار قریش کے دل میں بغض وحسد کی آگ بھڑکا دی حتیٰ کہ ابو سفیان نے حکم دے دیا کہ اپنی عورتوں کو رونے نہ دو کیونکہ آنسو نکلنے سے انکا رنج کم ہو جائیگا غرض ابو سفیان تین ہزار سوار، دو ہزار پیادے اور اپنی عورتیں ہمراہ لے کر مکہ سے نکلا اور مدینہ سے دو کوس کے فاصلہ پر کوہ احد کے دامن میں خیمہ زن ہوا۔ جب حضرت رسول کو یہ خبر معلوم ہوئی تو آپ نے اصحاب سے مشورہ کیا۔ عبداللہ بن ابی جو منافقوں کا سردار تھا بولا کہ ہمیں اپنے شہر سے نکلنا نہ چاہیئے مگر سعد بن معاذؓ نے اس سے مخالفت کی اور آخر انہی کی رائے غالب رہی۔ غرض جب اہل اسلام بقصد جنگ باہر نکلے تو تین سو منافقین کچھ دور جا کر پلٹ آئے بلکہ انصار عرب کے مشہور دو قبیلوں بنو سلمہ اور بنو حارثہ کو بھی اپنے ساتھ پلٹانا چاہا اور یہ لوگ بھی کچھ آمادہ ہو چلے تھے مگر توفیق خدا شامل حال ہوئی اور اپنی جگہ ثابت قدم رہے۔ انہی کی طرف خدا نے اس آیت میں اشارہ کیا ہے۔

جنگ احد کا قصہ

اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ

میں تمہاری مدد کی باوجودیکہ تم دشمن کے مقابلہ میں بالکل بے حقیقت تھے ۔ پھر بھی خدا نے فتح دی (پس تم خدا

تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ

سے ڈرتے رہو تاکہ (اسکے) شکرگزار بنو (اے رسولؐ) اس وقت تم مومنین سے کہہ رہے تھے کہ کیا تمہارے لیے کافی

اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

نہیں ہے کہ تمہارا پروردگار[1] تین ہزار فرشتے آسمان سے بھیجکر تمہاری مدد کرے (ہاں) ضرور

مُنْزَلِيْنَ ﴿١٢٤﴾ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا وَ يَاْتُوْكُمْ

کافی ہے) بلکہ اگر تم ثابت قدم رہو اور (رسولؐ کی مخالفت سے) بچو اور کفار

مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ

اپنے (جوش) میں ابھی تم پر چڑھ بھی آئیں تو تمہارا پروردگار ایسے پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد

مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿١٢٥﴾ وَ مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا

کریگا جو نشان جنگ لگائے ہوئے ڈٹے ہوں گے اور خدا نے یہ (امداد) صرف تمہاری خوشی

بُشْرٰى لَكُمْ وَ لِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۗ وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا

کے لیے کی ہے اور تاکہ اس سے تمہارے دل کو ڈھارس ہو اور (یہ ظاہر ہے) کہ مدد جب ہوتی ہے تو خدا ہی

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿١٢٦﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ

کی طرف سے جو سب پر غالب اور حکمت والا ہے (اور یہ مدد کی بھی تو) اس لیے کہ کافروں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿١٢٧﴾

کے ایک گروہ کو کم کر دے یا ایسا چوپٹ کر دے کہ (اپنا سا منہ لے کر) نامراد (اپنے گھر) واپس چلے جائیں

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ

(اے رسولؐ) تمہارا تو اس میں کچھ بس نہیں چاہے خدا ان کی توبہ قبول کرے یا ان کی سزا کرے کیونکہ

يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿١٢٨﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

وہ ظالم تو ضرور ہیں اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور

وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۗ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ

جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے جس کو چاہے بخش دے اور جس کی

مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

چاہے سزا کرے اور خدا (بڑا) بخشنے والا مہربان ہے (اے ایماندارو (اپنے اصل مال

اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۖ وَّ اتَّقُوا

میں اضافہ کے[2] لیے) بڑھا چڑھا کر سود[3] نہ کھاؤ اور خدا سے ڈرو تاکہ تم چھٹکارا

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٣٠﴾ وَ اتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ

پاؤ اور جہنم کی آگ سے ڈرو جو کافروں کے لیے



[1] تذکرہ تو تھا جنگ اُحد کا مگر بیچ میں خدا نے جنگ بدر کا قصہ اس لیے چھیڑ دیا تاکہ مسلمان قوی دل اور دلیر ہو کر لڑیں اور کفار کو تہ تیغ کریں کیونکہ جنگ بدر میں باوجودیکہ یہ لوگ بالکل بے سروسامان اور چند آدمی تھے مگر اس پر بھی خدا نے فرشتوں کے ذریعہ سے ان کی مدد کی اور ان کو نمایاں فتح اور ان کو شکست فاش ہوئی کہ ستر آدمی مارے گئے اور ستر آدمی قیدی بنے باقی تمکو بھاگے اور یہاں تو پورے سامان سے اہل اسلام مقابلہ کو نکلے تھے۔ اس کے علاوہ گویا اپنے گھر میں تھے مگر اس پر بھی خدا نے وعدہ کر لیا تھا۔ کہ اگر تم ثابت قدم رہو گے تو پھر خدا فرشتوں کو تمہاری کمک کے لیے بھیجے گا مگر افسوس کہ ظاہری مسلمانوں نے اسکا خیال نہ کیا۔ آخر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بنی بنائی لڑائی بگڑ گئی اور لینے کے دینے پڑے پھر خدا نے مدد کی اور سچے ایماندار ظاہری مسلمانوں سے الگ ہو گئے اور کھرے کھوٹے خوب پرکھے گئے۔ ١٢

[2] سود اگرچہ مطلقاً حرام ہے مگر چونکہ وہ لوگ اور اب بھی سود در سود لیتے ہیں اور یہ بہت بڑا گناہ ہے اس لیے اس کو الگ منع فرمایا۔ ١٢

[3] ہم نے یہ ترجمہ اس لیے کیا ہے کہ انسان صرف اپنے اصل مال کا مالک ہوتا ہے (البقرہ آیت ٢٧٩) اس میں ناجائز طور پر اضافہ نہیں کر سکتا۔ ١٢

سود کی ممانعت

لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿١٣١﴾ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ
رحم پر تم تاکہ کرو فرمانبرداری کی اور خدا اور رسول تیار کی گئی ہے
تُرْحَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ وَ سَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ
پڑو دوڑ طرف کی جنت اور بخشش (سبب) کے پروردگار اپنے اور جائے کیا
جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٣﴾
جس کی وسعت سارے آسمان وزمین کے برابر ہے اور ان پرہیزگاروں کے لیے مہیا کی گئی ہے
الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِيْنَ
جو خوشحالی اور کٹھن کے وقت میں بھی (خدا کی راہ پر) خرچ کرتے ہیں اور غصہ ؎۱
الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ
کو روکتے ہیں اور لوگوں کی خطا سے درگزر کرتے ہیں اور نیکی کرنے والوں سے خدا
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣٤﴾ وَ الَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ
اُلفت رکھتا ہے اور وہ لوگ جب (اتفاقاً) کوئی بدکاری کر بیٹھتے ہیں یا آپ اپنے
ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ
اوپر ظلم کرتے ہیں تو خدا کو یاد کرتے ہیں اور اپنے ؎۲ گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور
وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۫ وَ لَمْ يُصِرُّوْا
خدا کے سوا گناہوں کا بخشنے والا اور ہے کون اور جو (قصور) وہ (ناگہانی) کر بیٹھے
عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٥﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ
تو دیدہ دانستہ اس پر ہٹ دھرمی نہیں کرتے۔ ایسے ہی لوگوں کی جزا ان کے
مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
پروردگار کی طرف سے بخشش ہے اور وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾
کہ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور اچھے چلن والوں کی (بھی) کیا خوب (کھری) مزدوری ہے ؎۳
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ
تم سے پہلے بہتیرے واقعات گزر چکے ہیں بس ذرا روئے زمین پر چل پھر کر دیکھو تو کہ (اپنے
فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٣٧﴾ هٰذَا
اپنے وقت کے پیغمبروں کو) جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا یہ (جو ہم نے کہا)
بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٨﴾
عام لوگوں کے لیے تو صرف بیان (واقعہ) ہے (مگر) اور پرہیزگاروں کیلیے ہدایت و نصیحت ہے
وَ لَا تَهِنُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ
اور (مسلمانوں) کاہلی نہ کرو اور (اس اتفاقی شکستِ اُحد) سے کڑھو نہیں (کیونکہ) اگر تم سچے مومن ہو تو

؎۱ تفاسیر اہل سُنّت میں ہے کہ ایک مرتبہ امام حسن علیہ السلام اشرافِ عرب کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اسی اثنا میں آپ کا خادم سالن کا پیالہ لیے ہوئے آیا، اور آپ کے رعب سے اسکا پاؤں تھرتھرایا حتیٰ کہ وہ لبِ فرش گر پڑا اور پیالہ مع سالن کے آپ کے چہرہ اور سر پر گرا حضرت نے اس کی طرف دیکھا وہ متحیر ہو کر رہ گیا اور دفعتہً اس کی زبان پر الکاظمین الغیظ جاری ہوا۔ آپ نے فرمایا میں نے اپنا غصہ دور کر دیا اس نے فوراً والعافین عن الناس کی تلاوت کی۔ آپ نے فرمایا میں نے معاف کیا اس نے عرض کیا واللہ یحب المحسنین۔ آپ نے فرمایا میں نے تجھے راہِ خدا میں آزاد کیا۔ اور بعض کتب میں امام حسین اور امام زین العابدین علیہما السلام کے بارے میں بھی اس قسم کے واقعات لکھے ہیں۔۱۲

؎۲ ابن مسعودؓ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ اصحاب رسول باہم یہ تذکرے کر رہے تھے کہ بنی اسرائیل ہم سے افضل تھے۔ کیونکہ جب وہ گناہ کرتے تھے تو ان کے دروازہ پر لکھ دیا جاتا تھا، اور وہ اپنے ناک، کان کا کفارہ دے کر گناہ سے پاک ہو جاتے تھے اور پھر آئندہ گناہ نہ کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ مطلب یہ ہوا کہ تم بنی اسرائیل سے میرے نزدیک زیادہ افضل ہو کر تمہاری توبہ ہی کفارہ کے واسطے کافی ہے۔۱۲

؎۳ ایک مرتبہ معاذ بن جبل روتے ہوئے حضرت رسولؐ کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے کہ ایک نوجوان خوب صورت دروازہ پر کھڑا روتا ہے۔ اور اذن حضوری چاہتا ہے غرض وہ حاضر ہوا اور سلام کیا آپ نے جواب سلام دے کر رونے کا سبب پوچھا اس نے عرض کی میں نے ایسا گناہ کیا ہے کہ اگر اس میں سے تھوڑے سے کا بھی خدا مواخذہ کرے تو جہنم کے سوا کہیں ٹھکانہ نہ ہو۔ آپ نے پوچھا کیا تو نے شرک کیا ہے اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تب خدا بخش دے گا۔ اگرچہ گناہ مثل پہاڑ کے ہو کہنے لگا میرا گناہ اس سے بھی بڑا ہے۔ آپ

بقیہ ص ۷۶ پر

توبہ قبول کی جاتی ہے جنگ احد

كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝۱۳۹ إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ

تم ہی غالب رہو گے اگر (جنگ اُحد میں) تمکو زخم لگا ہے تو اسی طرح (بدر میں)

الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ

تمہارے فریق (کفار) کو زخم لگ چکا ہے (اس پر ان کی ہمت تو نہ ٹوٹی) یہ اتفاقات زمانہ ہیں جو ہم لوگوں

النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ

کے درمیان باری باری اُلٹ پھیر کیا کرتے ہیں اور (یہ اتفاقی شکست اس لیے تھی) تاکہ خدا سچے ایمانداروں کو

شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝۱۴۰ وَلِيُمَحِّصَ

(ظاہری) مسلمانوں سے الگ دیکھ لے اور تم سے بعض کو درجہ شہادت پر فائز کرے اور خدا (حکم رسولؐ سے)

اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ ۝۱۴۱ أَمْ حَسِبْتُمْ

سرتابی کرنیوالوں کو دوست نہیں رکھتا اور یہ (بھی منظور تھا) کہ سچے ایمانداروں کو ثابت قدمی کی وجہ سے نرا کھرا الگ کرے اور

أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا

نافرمانوں (بھاگنے والوں) کا ملیامیٹ کر دے (مسلمانو) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ (سب کے سب) بہشت میں چلے ہی جاؤ گے؟

مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ ۝۱۴۲ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ

اور کیا خدا نے ابھی تک تم میں سے ان لوگوں کو بھی نہیں پہچانا جنہوں نے جہاد کیا اور نہ ثابت قدم رہنے والوں ہی کو پہچانا؟ اور تم تو موت

الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَ

کے آنے سے پہلے (لڑائی میں) مرنے کی تمنا کرتے تھے پس اب تو تم نے اسکو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور تم (اب

أَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ۝۱۴۳ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ

بھی) دیکھ رہے ہو (پھر لڑائی سے کیوں جی چراتے ہو) اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو صرف رسولؐ ہیں (خدا نہیں)

خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ

ان سے پہلے اور بھی بہتیرے پیغمبر گزر چکے ہیں پھر کیا اگر (محمدؐ) اپنی موت سے مر جائیں یا

انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ

مار ڈالے جائیں تو تم اُلٹے پاؤں (اپنے کفر کی طرف) پلٹ جاؤ گے؟ اور جو اُلٹے پاؤں پھرے گا (بھی) تو

فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا ۗ وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ۝۱۴۴

(سمجھ لو کہ) ہرگز خدا کا کچھ بھی نہ بگاڑے گا۔ اور عنقریب خدا شکر کرنیوالوں کو اچھا بدلہ دے گا

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا

اور بغیر حکم خدا کے تو کوئی شخص مر ہی نہیں سکتا۔ وقت معین تک (ہر ایک کی موت) لکھی ہوئی

مُؤَجَّلًا ۗ وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا ۚ

ہے) اور جو شخص (اپنے کیے کا) بدلہ دُنیا میں چاہے تو ہم اس کو اس میں سے دے دیتے ہیں

وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا ۚ وَسَنَجْزِي

اور جو شخص آخرت کا بدلہ چاہے اُسے اس میں سے دیں گے (اور نعمت ایمان) کے شکر کرنیوالوں کو بہت جلد جزائے خیر

ل جنگ بدر کے بعد مسلمانوں نے شہادت کے درجے اور اس کے فضائل حضرت رسولؐ سے سُنے تو بڑی تمنا بھرے لہجہ میں باہم کہتے کہ کاش ہم بھی کسی جنگ میں خدا کی راہ میں اپنی جان دے دیتے اور شہید ہوتے مگر کہنے اور کرنے میں تو ہمیشہ فرق ہوا ہی کرتا ہے۔ خصوصاً جب جان کا سودا ہو۔ چنانچہ جب حضرت رسولؐ نے تین یا پانچ ہزار کفار کے مقابلہ میں اپنے سات سو آدمیوں کی صف آراستہ کی تو مسلمانوں نے آخر میں وہ حرکت کی کہ آخر شیطان نے پکار دیا کہ محمدؐ قتل ہو گئے (معاذ اللہ) اور یہ خبر شدہ شدہ مدینہ تک پہنچی اور جناب سیدہؑ مضطربانہ روتی احد تک پہنچیں آخر وقت میں تو حضرت علیؑ کے سوا ایک آدمی بھی آپ کی مدد کو دیکھنے میں نہ آتا تھا حضرت علیؑ بھی لڑتے لڑتے تین مرتبہ گھوڑے سے گرے اور ہر دفعہ جبرئیلؑ نے آکر سوار کیا۔ ان ہی باتوں کی طرف اشارہ کر کے خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ۱۲

(بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۷۹)

میری توبہ قبول فرمائی ہے تو اپنے نبی پر وحی فرما کر مجھے فضیحت سے نجات ہو ورنہ مجھے دُنیا ہی میں آگ سے جلا کر خاک کر دے اس کے بعد یہ آیت والذین اذا فعلوا فاحشۃ نازل ہوئی اور حضرت رسولؐ خود اس کے پاس تشریف لے گئے اور اسکو نجات کی خوشخبری دی اور فرمایا کہ گناہ کا تدارک یوں کیا جاتا ہے۔ ۱۲

الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ

دیں گے۔ اور (مسلمانو کچھ تم ہی نہیں) ایسے پیغمبر بہت سے گزر چکے ہیں جن کے ساتھ بہتیرے

كَثِيْرٌ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ

اللہ والوں نے (راہ خدا میں) جہاد کیا اور پھر ان کو خدا کی راہ میں جو جو مصیبت پڑی ہے نہ تو انہوں نے ہمت ہاری

مَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾

اور نہ بودا پن کیا اور نہ (دشمن کے سامنے) گڑگڑانے لگے اور ثابت قدم رہنے والوں سے خدا الفت رکھتا ہے۔

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا

(اور لطف یہ ہے کہ) ان کا قول اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ دعائیں مانگنے لگے کہ اے ہمارے پالنے والے ہمارے گناہ

ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا

اور اپنے کاموں میں ہماری زیادتیاں معاف فرما اور (دشمنوں کے مقابلہ میں) ہم کو ثابت قدم رکھ اور

وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ

کافروں کے گروہ پر ہم کو فتح دے تو خدا نے ان کو دنیا میں

ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ

بدلہ (دیا) اور آخرت میں اچھا بدلہ عنایت فرمایا اور خدا نیکی کرنے

يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ

والوں کو دوست رکھتا (ہی) ہے اے ایماندارو اگر تم لوگوں نے کافروں کی

تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ

پیروی کر لی تو (یاد رکھو کہ) وہ تم کو الٹے پاؤں (کفر کی طرف) پھیر کر لے جائیں گے پھر الٹے تم

فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ

ہی گھاٹے میں آ جاؤ گے (تم کسی کی مدد کے محتاج نہیں) بلکہ خدا تمہارا سرپرست ہے

خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا

اور وہ سب مددگاروں سے بہتر ہے (تم گھبراؤ نہیں) ہم عنقریب تمہارا رعب[1] کافروں کے دلوں میں

الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ

جما دیں گے اس لیے کہ ان لوگوں نے خدا کا شریک بنایا (بھی تو) اس چیز (بت) کو جسے خدا نے کسی قسم کی حکومت نہیں دی

وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَ

اور (آخر کار) ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا (بھی کیا) برا ٹھکانہ ہے اور

لَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ

بیشک خدا نے (جنگ احد میں بھی) اپنا (فتح کا) وعدہ[2] سچا کر دکھایا تھا جب تم اس کے حکم سے (پہلے ہی حملہ

حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ

میں) ان (کفار) کو خوب قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ تمہارے پسند کی چیز (فتح) تمہیں

[1] جب حضرت علیؑ کی تلوار ذوالفقار سے ابوسفیان کے دانت کھٹے ہو گئے اور باوجود دیکھ وہ تنہا تھے مگر ان کفار کی جم غفیر کو سوا بھاگنے کے کوئی چارہ نہ ہوا اور ابوسفیان نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مکہ کی راہ لی تو کچھ دور جا کر اپنے ہمراہیوں سے کہنے لگا کہ ہم لوگوں نے غلطی کی کہ احد سے بھاگ آئے اس وقت مسلمان ایک تو معدودے چند اس پر ادھر ادھر متفرق پریشان، اس پر زخمی چلو اب بھی ہم لوگ ہجوم کر کے مدینہ پر حملہ آور ہوں اور سب کو تہ تیغ کر دیں مگر ایک علیؑ کی تلوار کی دھاک ان کے دلوں میں وہ مضبوط جگہ پکڑ چکی تھی کہ سب کی ہمت پست ہو گئی اور کسی نے ابوسفیان کی دمسازی نہ کی۔ اسی طرف اشارہ کر کے خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ۱۲

[2] جب اصحاب رسولؐ افتاں و خیزاں رسولؐ کو تنہا چھوڑ اپنی جان بچا کر بھاگتے ہوئے مدینہ پہنچے تو باہم کہنے لگے کہ ہم سے تو خدا اور رسولؐ نے فتح کا وعدہ کیا تھا شکست آخر کیوں ہوئی۔ اس کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل کی اور سمجھا دیا کہ اگر تم صبر اور رسولؐ کی تابعداری کرتے تو تم کو فتح ہوتی۔ اسی وجہ سے جب تک تم صبر کیے رہے، تمہاری فتح ہی فتح تھی جب تم نے رسولؐ کی مخالفت کی تو تم کو شکست ہوئی۔ پھر تمہارے بھاگنے کے بعد بھی جو ثابت قدم رہا اس کی آخر فتح ہوئی۔ کھوٹے کھرے الگ ہو گئے ۱۲

مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ

دکھا دی اس کے بعد بھی تم نے (مال غنیمت دیکھ کر) بزدلا پن کیا اور حکم رسول (مورچہ پر جمے رہنے) میں باہم جھگڑا کیا، اور

الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ

رسول کی نافرمانی کی۔ تم میں سے کچھ تو طالب دنیا ہیں (کہ مال غنیمت کی طرف جھک پڑے) اور کچھ طالب آخرت لے (کہ رسول کے

عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ

پر اپنی جان فدا کردی) پھر (بزدلے پن نے) تمہیں ان (کفار) کی طرف سے پھیر دیا (اور تم بھاگ کھڑے ہوئے) اس سے خدا کو تمہارا

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۵۲ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى

(ایمان اخلاص) آزمانا منظور تھا اور (اسپر بھی) خدا نے تم سے درگزر کی اور خدا مومنین پر بڑا فضل وکرم کرنیوالا ہے (مسلمانو تم اسوقت کو

اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ

یاد کرکے شرماؤ) جب تم (بدحواس) بھاگے پہاڑ پر چڑھے چلے جاتے تھے اور باوجودیکہ رسول تمہارے پیچھے (کھڑے) تمکو بلا

غَمًّاۢ بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ

رہے تھے مگر تم (جان کے خوف سے کسی کو مُڑ کے نہ دیکھتے تھے پس (چونکہ تمنے رسول کو آزردہ کیا) خدا نے بھی تمکو (اس) رنج کی سزا

اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۵۳ ثُمَّ اَنْزَلَ

میں (شکست کا) رنج دیا تاکہ جب کبھی تمہاری کوئی چیز ہاتھ سے جاتی رہے یا کوئی مصیبت پڑے تو تم رنج نہ کرو تے (اور صبر

عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً

کرنا سیکھو) اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے پھر خدا نے اس رنج کے بعد تم پر اطمینان کی حالت طاری کی کہ تم میں سے

مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ

ایک گروہ کو (جو سچے ایماندار تھے) خوب گہری نیند آگئی اور ایک گروہ (جنکو اس وقت بھاگنے کی شرم سے) جان کے

بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا

لالے پڑے تھے۔ خدا کے ساتھ (خواہ مخواہ) زمانہ جاہلیت کی ایسی بدگمانیاں کرنے لگے (اور) کہنے لگے بھلا کیا یہ امر (فتح)

مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ

کچھ بھی ہمارے اختیار میں ہے؟ (اے رسول) کہہ دو ہر امر کا اختیار خدا ہی کو ہے زبان سے تو کہتے ہی نہیں یہ اپنے

يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ

دلوں میں ایسی باتیں چھپائے ہوئے ہیں جو تم سے ظاہر نہیں کرتے (اب سنو) کہتے ہیں کہ اس امر (فتح) میں اگر ہمارا کچھ

لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ

بھی اختیار ہوتا تو ہم یہاں مارے ہی نہ جاتے (اے رسول ان سے) کہہ دو کہ تم اگر اپنے گھروں میں

قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ

رہتے تو جن کی تقدیر میں لڑ کے مرجانا لکھا تھا وہ (اپنے گھروں سے) نکل

عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا

نکل کے اپنے مرنے کی جگہ ضرور آجاتے اور (یہ اسواسطے کیا گیا) تاکہ جو کچھ تمہارے دل میں ہے خدا اسکا امتحان کرلے (اور



لے جنگ اُحد میں رسول اللہ نے عبداللہ بن جبیر کو پچاس جوانوں کا افسر بنا کے ایک گھاٹی پر متعین فرمایا تھا اور تاکید کردی تھی کہ خواہ لشکر اسلام کو فتح ہو، یا شکست مگر تم اپنی جگہ سے نہ ہلنا، اور جب دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا اور فوج اسلام کو گویا فتح نمایاں ہوئی، ادھر ابوسفیان پر انصار حملہ آور ہوئے اور کفار کو پسپا کردیا۔ ادھر ابن جبیر نے تیر باراں کرکے بھگا دیا۔ پس پھر کیا تھا۔ فوج اسلام پوری مال غنیمت پر جھک پڑی اب ابن جبیر کے ساتھیوں میں کہاں تاب تھی منہ میں پانی بھر آیا۔ ہرچند ابن جبیر نے روکا۔ رسول اللہ کا قول یاد دلایا مگر یہ کاہے کو سننے والے تھے۔ غرض سات یا بارہ آدمیوں کے سوا سب چل دیئے۔ آخر خالد بن ولید و عکرمہ اپنی فوج کے ساتھ بھاگتے ہوئے موقع خالی پا کر ابن جبیر کے مقابل ہوئے اور مختصر سی جنگ کے بعد ابن جبیر اپنے مٹھی بھر ساتھیوں کے ساتھ شہید ہوئے اور فوج کفار اہل اسلام پر پشت کی طرف سے حملہ آور ہوئی حتیٰ کہ فوج اسلام کی قدم اکھڑ گئے اور چند جانثاروں کے سوا سب نے راہ فرار اختیار کی۔ آخر حضرت حمزہؓ وغیرہ نے شہادت پائی۔ اور حضرت رسولؐ کے دندان مبارک زخمی ہوئے اس وقت حضرت علیؓ، ابودجانہؓ بی بی نسیبہ اور اس کے شوہر اور ان کے دونوں بیٹے عبداللہ و عمارہ کے سوا سب چل چنپت ہوئے اور رسول اللہؐ پیچھے کھڑے بلاتے رہ گئے۔ غرض یہ لوگ بھی شہید ہوئے اور بیچاری نسیبہ بھی بہت زخمی ہوئی اور حضرت علیؓ کے سوا رسولؐ اللہ کی ہمدردی و جانثاری کو کوئی باقی نہ رہا حضرت جبرئیل نے یہ حال دیکھ کر عرض کی یا رسول اللہ اس کو ہمدردی کہتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا کیوں نہ ہو انہ منی وانا منہ (یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں) حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا وانا منکما (اور میں آپ دونوں سے ہوں) اس وقت یہ آواز غیب سے آئی۔ لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی دیکھو تاریخ طبری جلد ۳ صفحہ سطر ۱۹۔ مطبوعہ مصر ۱۲

لے یہ علم اخلاق کا ایک بہت بڑا گر ہے جسے خداوند عالم نے نظیر فرمایا ہے ۱۲

فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۗ وَاللَّهُ
لوگ دیکھ لیں) اور تاکہ جو کچھ تمہارے دل میں ہے صاف کر دے اور خدا تو دلوں کا راز خوب
عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۱۵۴ إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ
جانتا ہے بیشک جس دن (جنگ اُحد میں) دو جماعتیں لہ
يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ
آپس میں گتھ گئیں اس دن جو لوگ تم (مسلمانوں) میں سے بھاگ کھڑے ہوئے (انکی وجہ یہ تھی کہ انکے
بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا ۖ وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ ۗ إِنَّ
بعض گناہوں (مخالفت رسولؐ) کی وجہ سے شیطان نے بہکا کے انکے پاؤں اکھاڑ دیئے اور (اسی وقت تو)
اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۱۵۵ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا
خدا نے ضرور ان سے درگزر کی بیشک خدا بڑا بخشنے والا بُردبار ہے۔ اے ایماندارو ان لوگوں کے ایسے نہ بنو جو کافر ہو
كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا
گئے، اور جو بھائی بند ان کے پردیس میں نکلے ہیں یا جہاد کرنے گئے ہیں (اور وہاں مر گئے) تو انکے بارے
فِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا غُزًّى لَوْ كَانُوا عِنْدَنَا مَا
میں کہنے لگے کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے (اور یہ اس وجہ سے ہے)
مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً
تاکہ خدا (اس خیال کو) انکے دلوں میں (باعث) حسرت بنا دے لہ اور (یوں تو) خدا ہی
فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا
جلاتا اور مارتا ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو خدا
تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۱۵۶ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ
اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تم خدا کی راہ میں مارے جاؤ یا (اپنی موت سے)
اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ
مر جاؤ (تو بے شک) خدا کی بخشش اور رحمت اس (مال و دولت) سے جس کو تم جمع کرتے ہو
مِمَّا يَجْمَعُونَ ۱۵۷ وَلَئِنْ مُتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللَّهِ
ضرور بہتر ہے اور اگر تم (اپنی موت سے) مرو یا مارے جاؤ (آخر کار) خدا ہی کی
تُحْشَرُونَ ۱۵۸ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ ۖ وَ
طرف (قبروں سے) اُٹھائے جاؤ گے (تو اے رسولؐ یہ بھی) خدا کی ایک مہربانی ہے کہ تم (سا) نرم دل
لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ
(سردار) اُنکو ملا اور تم اگر بدمزاج اور سخت دل ہوتے تب تو یہ لوگ (خدا جانے کب کے) تمہارے گرد سے تتر بتر ہو گئے
حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ
ہوتے۔ پس (اب بھی) تم ان سے درگزر کرو اور ان کے لیے مغفرت کی دعا مانگو اور (سابق دستور ظاہرا) ان سے کام

لہ اس جنگ میں لشکر اسلام کے علمبردار حضرت علیؑ تھے اور کفار کا طلحہ بن ابو طلحہ دارمی سب سے پہلے ان ہی دونوں میں مڈبھیڑ ہوئی حضرت علیؑ نے ایک ہی وار میں اسکو واصل جہنم کیا۔ اسکے بعد ابوسعید بن ابوطلحہ نے علم اُٹھایا اور اس کو بھی آپ نے قتل کیا۔ اسکے بعد باری باری نو آدمیوں نے اسے اُٹھایا اور آپ کے ہاتھ سے فی النار ہوئے۔ آخر صواب نامی ایک حبشی غلام نے ہمت کی اور آپ کے سامنے آیا اور علمبرداری کے عہدہ پر فائز ہوا آخر وہ بھی ٹھنڈا ہو گیا۔ تب ایک عورت عمرہ بنت علقمہ نے اس نشان کو بلند کیا اور ایک طرف انصار نے قریش پر حملہ کر دیا۔ اس کے بعد پھر سب کے سب مہاجر و انصار بھاگتے نظر آنے۔ ایک طرف حضرت امیر حمزہؓ نے کشتوں کے پشتے لگا دیئے تھے، راستے میں ہندہ زوجہ ابوسفیان نے ایک حبشی غلام کو اپنے وصل کے وعدہ پر ابھارا کہ تو محمدؐ یا علیؑ یا حمزہؓ کا سر کاٹ لا۔ وہ بولا محمدؐ تک تو میری رسائی نہیں ہو سکتی اور علیؑ سے خوف معلوم ہوتا ہے۔ مگر حمزہؓ کو قتل کرتا ہوں یہ کہہ کر وہ کمین گاہ میں جا بیٹھا اور حضرت حمزہؓ بے خبر لڑائی میں مشغول تھے: ناگاہ آپکا پاؤں پھسلا اور وہ ملعون ایک فولادی اینٹ سے آپ پر حملہ آور ہوا۔ اور وہ پہلو کو توڑ کر نکل گئی اور آپ شہید ہوئے وہ مردود آپ کے پاس آیا اور آپ کے شکم کو چاک کر کے آپ کا جگر کاٹ کر کے ہندہ کے واسطے تحفہ لے گیا اور ہندہ کم بخت نے اسکو چبایا۔ ۱۲۔

لہ جب جنگ اُحد سے اصحاب رسولؐ بھاگ کر مدینے پہنچے تو منافقوں کی بن آئی کہنے لگے کہ ہماری تو پہلے ہی سے رائے تھی کہ باہر نکل کر لڑنے کا قصد بھی نہ کرو، اپنے گھروں کی آڑ پکڑ کر لڑو مگر رسولؐ نے ہماری ایک نہ سنی اور ناحق لوگوں کا خون کرا دیا۔ اس قسم کی بکواس کا خدا نے ان آیات میں جواب دے دیا کہ فتح و شکست کا اختیار خدا ہی کو ہے موت کو کوئی ٹال نہیں سکتا اور اگر شکست ہوئی تو خود تمہارے شامت اعمال سے نہ یہ کہ رسولؐ نے کسی قسم کی بد تدبیری کی تھی۔ ۱۲۔

فِی الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ

کاج میں مشورہ کر لیا کرو (مگر) اس پر بھی جب کسی کام کو ٹھان لو تو خدا ہی پر بھروسا رکھو (کیونکہ) جو لوگ

یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ ۝۱۵۹ اِنْ یَّنْصُرْکُمُ اللّٰہُ فَلَا غَالِبَ

خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں خدا انکو ضرور دوست رکھتا ہے۔ (مسلمانو یاد رکھو) کہ اگر خدا نے تمہاری مدد کی تو پھر کوئی

لَکُمْ وَ اِنْ یَّخْذُلْکُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُکُمْ

تم پر غالب نہیں آسکتا، اور اگر تم کو چھوڑ دے تو پھر کون ایسا ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کو کھڑا

مِّنْ بَعْدِہٖ وَ عَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۶۰

ہو اور مومنین کو چاہیے کہ خدا ہی پر بھروسہ[1] رکھیں

وَ مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ وَ مَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ

اور (تمہارا گمان بالکل غلط ہے) کسی نبی کی (ہرگز) یہ شان نہیں کہ خیانت کرے[2] اور جو خیانت کریگا تو جو چیز خیانت کی ہے

بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ مَّا

قیامت کے دن وہی چیز (بعینہٖ خدا کے سامنے) لانا ہوگا۔ پھر ہر شخص اپنے کیے کا پورا بدلہ بھر پائے گا اور

کَسَبَتْ وَ ہُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝۱۶۱ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ

ان کی کسی طرح حق تلفی نہیں کی جائے گی (بھلا) جو شخص خدا کی خوشنودی کا پابند

اللّٰہِ کَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰہِ وَ مَاْوٰىہُ جَہَنَّمُ

ہو گیا وہ اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو خدا کے غضب میں گرفتار ہو اور جس کا ٹھکانہ جہنم ہے

وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝۱۶۲ ہُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰہِ وَ

اور وہ کیا برا ٹھکانہ ہے وہ لوگ خدا کے ہاں مختلف درجوں کے ہیں اور

اللّٰہُ بَصِیْرٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ۝۱۶۳ لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی

جو کچھ وہ کرتے ہیں خدا اسے دیکھ رہا ہے خدا نے یقیناً ایمانداروں[3] پر بڑا احسان

الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْہِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِہِمْ

کیا ہے کہ ان میں انہیں کے (خاندان) میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا

یَتْلُوْا عَلَیْہِمْ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیْہِمْ وَ یُعَلِّمُہُمُ الْکِتٰبَ

اور ان کی (طبیعت) کو پاکیزہ کرتا ہے۔ اور انہیں کتاب (خدا) اور عقل کی باتیں سکھاتا ہے

وَ الْحِکْمَۃَ وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ

اور اگرچہ یہ لوگ (بعثت رسولؐ) سے پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں گھرے ہوئے

مُّبِیْنٍ ۝۱۶۴ اَوَ لَمَّآ اَصَابَتْکُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَدْ اَصَبْتُمْ

تھے (مسلمانوں) کیا جب تم پر (جنگ احد میں) وہ مصیبت پڑی جس کی دونی مصیبت تم

مِّثْلَیْہَا قُلْتُمْ اَنّٰی ہٰذَا قُلْ ہُوَ مِنْ عِنْدِ

(کفار پر) ڈال چکے تھے تو (گھبرا کے) کہنے لگے یہ (آفت) کہاں سے آگئی (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ



النصف

چوری کا عذاب

[1] خدا پر بھروسہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ ہر تدبیر و بندوبست لغو ہے اور عادی بن کے بیکار محض ہو جائے۔ کیونکہ بے کاری ایک اخلاقی جرم ہے اور بالکل خلاف شرع ہے اور یہ انکا عقیدہ ہے جو ہر تاثیر کا حصر خدا ہی کی ذات میں کرتے ہیں حالانکہ اگر یہ صحیح ہو تو رسولؐ کا جنگ احزاب میں خندق کھدوانا آلات حرب سے آراستہ ہونا ہجرت کرنا۔ سپر سے تلوار روکنا۔ کھانا پکوانا وغیرہ وغیرہ سب لغو ہو جائے بلکہ توکل کے دو معنی ہیں۔ (۱) اسباب دنیا پر اتنا مغرور نہ ہو کہ اصلی مسبب الاسباب کو بھول جائے کیونکہ اس کے لیے ہر وقت ممکن ہے کہ چیزوں کی تاثیر بدل دے۔ مثلاً ہری مکو ورم کو زائل کرتی ہے۔ پھر بعض لوگوں کو مدتوں پلاتے جاؤ اور خاک نفع نہیں ہوتا۔

(۲) جس پر بھروسہ ہو تو جتنی تدبیریں اس نے شرع اور عقل کی زبانی بتائی ہیں ان پر عمل کرے اور انسانی تدبیروں کی حد سے گزر کر حیوانی غیر عقلی تدبیروں کے احاطہ میں قدم نہ ڈالے واللہ اعلم ۱۲۔

[2] شاید یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ جنگ بدر میں تقسیم کے واسطے سب مال ایک جگہ جمع کیا جا رہا تھا، کہ اس میں سے ایک کملی یا لنگی گم ہو گئی۔ تو کسی بدنیت نے حضرت رسولؐ کی طرف شبہ کیا تھا۔ اسی کا جواب خدا نے اس آیت میں دے دیا۔ اور پھر چوری کرنے کا عذاب بھی بیان کر دیا چنانچہ حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ میں تم سے کسی کے گلے میں اونٹ لٹکتا ہوا دیکھوں گا اور اونٹ خود بولتا ہو گا، اور وہ شخص مجھ سے فریاد کریگا اور میں کہوں گا کہ میں نے تم تک حکم خدا پہنچا دیا تھا۔ دنیا میں تو تو نے میرا کہنا نہ مانا تھا آج میں تجھے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا اور دوسری حدیث میں ہے اگر کوئی شخص کسی کی ایک بالشت زمین غصباً دبا لے گا تو وہ زمین قیامت میں اس کے گلے میں لٹکا دی جائے گی۔ اسی طرح ہر چیز چوری کی چور کے گلے میں لٹکا دی جائے گی معاذ اللہ، اللھم احفظنا۔ واللہ اعلم ۱۲

[3] منطوق قرآنی بتاتا ہے کہ بعثت رسولؐ سے پہلے بھی مومنین تھے۔ جو

(باقی بر صفحہ ۸۵)

اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۶۵﴾ وَمَآ

یہ تو خود تمہاری ہی طرف سے ہے (نہ رسولؐ کی مخالفت کرتے نہ سزا ہوتی) بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ اور

اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ

جس دن دو جماعتیں (جنگ اُحد میں) آپس میں گتھ گئیں (مسلمان تم پر) جو مصیبت پڑی وہ (تمہاری شرارت کی وجہ سے) خدا

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚۖ وَقِيْلَ لَهُمْ

کے اذن سے (آئی) اور تاکہ خدا سچے ایمان والوں کو دیکھ لے (کہ کون ہیں) اور منافقوں کو دیکھ لے (کہ کون ہیں) اور منافقوں کو

تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ

کہا گیا کہ آؤ خدا کی راہ میں جہاد کرو یا (یہ نہ سہی اپنے دشمن کو) ہٹا دو تو کہنے لگے (ہائے کیا کہیں) اگر ہم لڑنا

نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ

جانتے تو ضرور تمہارا ساتھ دیتے یہ اس دن بہ نسبت ایمان کے کفر سے زیادہ

اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا

قریب تھے۔ اپنے منہ سے وہ باتیں کہہ دیتے ہیں جو ان کے دل میں (خاک) نہیں ہوتیں اور

لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ ۚ

جسے وہ چھپاتے ہیں خدا اسے خوب جانتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا

(یہ وہی لوگ ہیں) جو (آپ چین سے گھر) میں بیٹھے رہے، اور اپنے (شہید) بھائیوں کے بارے میں کہنے لگے

قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ

کاش ہماری پیروی کرتے تو نہ مارے جاتے (اے رسولؐ ان سے) کہو اچھا اگر تم سچے ہو تو ذرا اپنی جان

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ

سے موت کو ٹال دو اور جو لوگ خدا کی راہ میں شہید کئے گئے ہیں انہیں

سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ

ہرگز مُردہ نہ سمجھنا بلکہ وہ لوگ جیتے جاگتے موجود ہیں اپنے پروردگار کے ہاں سے (وہ طرح طرح کی)

يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ

روزی پاتے ہیں۔ اور خدا نے جو جو فضل و کرم ان پر کیا ہے اس (کی خوشی) سے پھولے نہیں سماتے

وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ

اور جو لوگ ان سے پیچھے رہ گئے اور ان میں آکر شامل نہیں ہوئے ان کی نسبت یہ (خیال کر کے)

خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ ۘ

خوشیاں مناتے ہیں کہ (یہ بھی شہید ہوں تو) ان پر نہ کسی کا خوف ہوگا اور نہ وہ آزردہ خاطر ہوں گے

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ

خدا کی نعمت اور اس کے فضل (و کرم) اور اس بات کی خوشخبری پا کر کہ خدا مومنین کے ثواب کو برباد



ؒ نہ رسولؐ کو تنہا چھوڑ کر بھاگتے اور نہ ان کی مخالفت کرتے نہ مارے پڑتے ۱۲۔

ؒ منافقین چونکہ یہ کہہ کر جنگ اُحد کے راستے سے پلٹ آئے تھے کہ اب آج تو لڑائی ہوگی نہیں جا کے کیا کریں، اور یہ صرف مکاری تھی کیونکہ وہ دل سے خوب جانتے تھے کہ لڑائی ضرور ہوگی وہ سمجھتے تھے کہ کفار اتنی دُور دراز مسافت کر کے لشکر جرار لے کر بدر کا بدلہ لینے کی غرض سے چڑھ کے آئے ہیں تو ضرور لڑائی ہوگی۔ اسی کو خدا نے واضح کر دیا۔ جو ان کے دل میں ہے خدا اس کو خوب جانتا ہے ۱۲۔

ؒ یہ شہداء راہِ خدا کا ذکر ہے پھر ان کا وسیلہ چاہنا مُردوں سے وسیلہ چاہنا کب ہوا۔ اس کے علاوہ متبرک اور مقرب بارگاہِ خداوندی مُردوں کو وسیلہ قرار دینے میں کیا نقصان خصوصاً پیغمبر یا امام جو ہادیان دین تھے۔ ۱۲

شہید زندہ ہیں

(بقیہ صفحہ ۸۴)

جو یقیناً ملت ابراہیمی پر تھے۔ اسی بنا پر ہم نے "لفی ضلال مبین" کا یہ ترجمہ کیا ہے۔ ۱۲ ن ح

ؒ کیونکہ جنگ احد میں ۷۰ مسلمان شہید ہوئے اور جنگ بدر میں ۷۰ کفار قتل ہوئے اور ستر اسیر ہوئے یوں دُگنے ہو گئے۔ ۱۲

لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ ۝ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ
نہیں کرتا ضائع ہو رہے ہیں (جنگ احد میں) جن لوگوں نے زخم کھائے کے
وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۚ لِلَّذِينَ
بعد بھی خدا اور رسولؐ کا کہنا مانا ان میں سے جن لوگوں نے نیکی کی اور پرہیزگاری کی (سب کیلئے نہیں
أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ ۚ ۝۱۷۲ الَّذِينَ قَالَ
صرف) ان کے لیے بڑا ثواب ہے یہ وہ ہیں کہ جب ان
لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ
سے لوگوں نے (آکر) کہنا شروع کیا کہ (دشمن) لوگوں نے تمہارے (مقابلے کے) واسطے (بڑا لشکر) جمع کیا ہے
فَزَادَهُمْ إِيمَانًا ۖ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝۱۷۳
پس ان سے ڈرتے رہو (تو بجائے خوف کے) انکا ایمان اور زیادہ ہوگیا اور کہنے لگے (ہرگز نہیں) خدا ہمارے لئے واسطے کافی
فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ
ہے اور وہ کیا اچھا کارساز ہے۔ پھر یہ تو ہمت کرکے گئے۔ مگر (جب لڑائی نہ ہوئی تو) یہ لوگ خدا کی
سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ
نعمت اور فضل کے ساتھ (اپنے گھر) واپس آئے اور انہیں کوئی برائی چھو بھی نہیں گئی اور خدا کی خوشنودی
عَظِيمٍ ۝۱۷۴ إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا
کے پابند رہے اور خدا بڑا فضل کرنیوالا ہے۔ یہ (مخبر) بس شیطان تھا جو صرف اپنے دوستوں کو (رسولؐ کا ساتھ دینے سے)
تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝۱۷۵ وَ
ڈراتا ہے۔ پس تم ان سے تو ڈرو نہیں اگر تم سچے مومن ہو تو مجھ ہی سے ڈرتے رہو اور
لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ ۚ إِنَّهُمْ
جو (اے رسولؐ) لوگ کفر کی اعانت میں پیش قدمی کر جاتے ہیں۔ ان کی وجہ سے تم رنج نہ کرو کیونکہ یہ لوگ
لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۗ يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ
خدا کو کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے (بلکہ) خدا تو یہ چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہ قرار
لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝۱۷۶
دے اور ان کے لیے بڑا (سخت) عذاب ہے
إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَنْ يَضُرُّوا
بیشک جن لوگوں نے ایمان کے عوض کفر خرید کیا وہ ہرگز خدا کا کچھ بھی نہیں
اللَّهَ شَيْئًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۱۷۷ وَلَا يَحْسَبَنَّ
بگاڑیں گے (بلکہ آپ اپنا) اور انکے لیے دردناک عذاب ہے اور جن لوگوں نے
الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا
کفر اختیار کیا ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ ہم نے جو ان کو مہلت (و فارغ البالی) دے رکھی ہے وہ انکے

جنگ احد کا نتیجہ

لہ جب حضرت رسولؐ اُحد سے مدینہ میں تشریف لائے تو جبرئیل یہ حکم خدا لے کر نازل ہوئے کہ تم ابوسفیان کا پیچھا کیے چلے جاؤ مگر آپ کے ساتھ صرف زخمی لوگ ہوں۔ غرض آپ حسب الحکم چند اصحاب خاص کر جو زخمی تھے لے کر روانہ ہوئے اور مقام حمراء الاسد پر جا کر ٹھہرے اور کفار مقام روحا میں ٹھہرے ہوئے تھے اور انکا ارادہ تھا کہ پلٹ کر مدینہ جائیں۔ اور پھر مسلمانوں کو تہ تیغ کریں۔ ابوسعید خزاعی نے حضرت رسولؐ سے عرض کی کہ اب جانبازوں کا رنج مجھے گوارا نہیں اب انہیں راحت دینی چاہیئے یہ کہہ کے خود بڑھ کر ابوسفیان سے ملے اور اسے دھمکی دے دی کہ حضرتؐ بڑا جرار لشکر لیے ہوئے تیر سے پیچھے چلے آتے ہیں۔ یہ سنتے ہی وہ ڈر کے مارے مکہ کو بھاگا مگر چلتے چلتے نعیم ابن مسعود اشجعی کو جو مدینہ آرہا تھا لالچ دی اور کہا کہ اگر تو محمدؐ کے لشکر میں جاکر یہ کہہ دے کہ کفار قریش کے ساتھ بہت بڑا لشکر ہے تم لوگ یہاں سے چلے جاؤ تو میں دس اونٹ کا بار خرما اور مویز انگور تجھ کو انعام میں دونگا جب نعیم یہ خبر لے کر آپ کے لشکر میں آیا تو اس کے جواب میں حضرت علیؑ نے فوراً فرما دیا کچھ پروا نہیں۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل خدا کو حضرت علیؑ کی یہ بات ایسی پسند آئی کہ اسی قول کی حکایت کردی اور اس پر یہ آیت نازل ہوئی دیکھو کتاب ابن مردویہ۔ پھر جبرئیل نے آپ کو یہ خبر پہنچا دی کہ کفار مکہ چلے گئے آپ بھی مدینہ واپس جائیے تب آپ مدینہ واپس تشریف لائے۔ ۱۲

نُمۡلِیۡ لَہُمۡ لِیَزۡدَادُوۡۤا اِثۡمًا ۚ وَ لَہُمۡ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ ﴿۱۷۸﴾

حق میں بہتر ہے (حالانکہ) ہم نے مہلت و فارغ البالی) صرف اس وجہ سے دی ہے تاکہ وہ

مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ عَلٰی مَاۤ اَنۡتُمۡ

اور خوب گناہ کر لیں اور (آخر تو) انکے لیے رُسوا کرنیوالا عذاب ہے (منافقو) خدا ایسا نہیں ہے کہ بُرے بھلے

عَلَیۡہِ حَتّٰی یَمِیۡزَ الۡخَبِیۡثَ مِنَ الطَّیِّبِ ؕ وَ مَا کَانَ

کی تمیز کیے بغیر جس حالت پر تم ہو اسی حالت پر مومنوں کو بھی چھوڑ دے اور خدا ایسا بھی نہیں ہے کہ تمہیں غیب کی

اللّٰہُ لِیُطۡلِعَکُمۡ عَلَی الۡغَیۡبِ وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ یَجۡتَبِیۡ مِنۡ

باتیں بتا دے مگر (ہاں) خدا اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے (غیب بتانے کے واسطے)

رُّسُلِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ ۚ وَ اِنۡ

چن لیتا ہے۔ پس خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور پرہیزگاری

تُؤۡمِنُوۡا وَ تَتَّقُوۡا فَلَکُمۡ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَ لَا یَحۡسَبَنَّ

کروگے۔ تو تمہارے واسطے بڑی جزائے خیر ہے اور جن لوگوں کو خدا نے

الَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ بِمَاۤ اٰتٰہُمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ ہُوَ

اپنے فضل (و کرم) سے کچھ دیا ہے (اور پھر) بخل کرتے ہیں وہ ہرگز اس خیال میں نہ رہیں

خَیۡرًا لَّہُمۡ ؕ بَلۡ ہُوَ شَرٌّ لَّہُمۡ ؕ سَیُطَوَّقُوۡنَ مَا

کہ یہ انکے لیے (کچھ) بہتر ہوگا۔ بلکہ یہ ان کے حق میں بدتر ہے (کیونکہ) جس (مال) کا بخل کرتے

بَخِلُوۡا بِہٖ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ وَ لِلّٰہِ مِیۡرَاثُ السَّمٰوٰتِ

رہیں عنقریب ہی قیامت کے دن اسکا طوق[2] بنا کر ان کے گلے میں پہنایا جائے گا اور سارے

وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ﴿۱۸۰﴾ لَقَدۡ سَمِعَ

آسمان اور زمین کی میراث خدا ہی کی ہے اور جو کچھ تم کرتے خدا اس سے خبردار ہے۔ جو لوگ (یہود) یہ

اللّٰہُ قَوۡلَ الَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰہَ فَقِیۡرٌ وَّ نَحۡنُ

کہتے ہیں کہ خدا تو کنگال ہے اور ہم (بڑے) مالدار ہیں خدا نے ان کی یہ بکواس سُنی ان لوگوں نے جو کچھ کہا اس

اَغۡنِیَآءُ ۘ سَنَکۡتُبُ مَا قَالُوۡا وَ قَتۡلَہُمُ الۡاَنۡۢبِیَآءَ

کو اور ان کا پیغمبروں کو ناحق قتل کرنا۔ ہم ابھی سے لکھے لیتے ہیں اور (آج) تو جو جی میں آئے

بِغَیۡرِ حَقٍّ ۙ وَّ نَقُوۡلُ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡحَرِیۡقِ ﴿۱۸۱﴾

کہیں مگر قیامت کے دن) ہم کہیں گے کہ (اچھا تو) اپنی شرارت کے عوض میں) جلانے والے

ذٰلِکَ بِمَا قَدَّمَتۡ اَیۡدِیۡکُمۡ وَ اَنَّ اللّٰہَ لَیۡسَ

عذاب کا مزہ چکھو۔ یہ انھی کاموں کا بدلہ ہے جنکو تمہارے ہاتھوں نے (زادِ آخرت بنا کے) پہلے

بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِیۡدِ ﴿۱۸۲﴾ۚ اَلَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰہَ عَہِدَ

سے بھیجا ہے ورنہ خدا تو کبھی (اپنے بندوں پر ظلم کرنیوالا نہیں (یہ وہی لوگ ہیں) جو کہتے ہیں کہ

[1] حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جس طرح آدمؑ کی تمام اولاد کو خدا نے حضرت آدمؑ کو دکھلایا تھا۔ اسی طرح میری اُمت کو مجھ پر ظاہر کرکے مجھے مطلع کر دیا ہے کہ ان میں کون اسلام قبول کریگا اور کون گمراہ رہے گا یہ سُن کر منافقین کہنے لگے تعجب ہے کہ محمدؐ کو معدومات کا تو علم ہے اور ہماری دلی باتوں کی خبر نہیں اگر معلوم ہے تو بتا دیں کہ ہم میں کون خالص مومن اور کون منافق ہے۔ جب آپ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو منبر پر تشریف لے گئے اور حمد خدا کے بعد فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ میرے مرتبہ کو نہیں پہچانتے۔ اگر وہ مجھ سے پوچھیں کہ آج سے قیامت تک کیا ہونے والا ہے تو میں بتا دوں۔ عبداللہ بن حذافہ اٹھ کھڑا ہوا اور عرض کی وہ کون ہے جو اس سے انکار کرے آپؐ نے فرمایا حذافہ اس کے بعد منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲۔

[2] ایک حدیث میں ہے کہ جس شخص کو خدا دولت عطا فرمائے، اور وہ بخل کی وجہ سے اس کی زکوٰۃ نہ دے، تو قیامت میں خدا اس مال کو ایک ایسے زہریلے سانپ کی صورت بنا دے گا جس کے سر پر زہر کی شدت سے بال نہ ہونگے اور اسکی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دے گا، اور یہ سانپ اسکے چہرے کو اپنے مُنہ میں لے گا اور اس کی زبان باہر نکال کر کہے گا میں وہ مال ہوں جس سے تو محتاجوں پر فخر کرتا تھا ۱۲۔

زکوٰۃ نہ دینے والوں کا عذاب

اِلَیۡنَاۤ اَلَّا نُؤۡمِنَ لِرَسُوۡلٍ حَتّٰی یَاۡتِیَنَا بِقُرۡبَانٍ
خدا نے تو ہم سے عہد کیا ہے کہ جب تک کوئی (رسول) ہمیں یہ (معجزہ) نہ دکھا دے کہ وہ قربانی کرے اور اس کو
تَاۡکُلُہُ النَّارُ ؕ قُلۡ قَدۡ جَآءَکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِیۡ
(آسمانی) آگ آکر چٹ کر جائے لے اس وقت تک ہم ایمان نہ لائیں گے (اے رسول) تم کہہ دو کہ (بھلا یہ تو
بِالۡبَیِّنٰتِ وَ بِالَّذِیۡ قُلۡتُمۡ فَلِمَ قَتَلۡتُمُوۡہُمۡ اِنۡ
بتاؤ) بہتیرے پیغمبر مجھ سے قبل تمہارے پاس واضح و روشن معجزات اور جس چیز کی تم نے (اسوقت فرمائش کی ہے
کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۱۸۳﴾ فَاِنۡ کَذَّبُوۡکَ فَقَدۡ کُذِّبَ
(وہ بھی) لے کر آئے پھر تم اگر (اپنے دعویٰ میں) سچے ہو تو تم نے انہیں کیوں قتل کیا۔ (اے رسول) اگر وہ اس پر بھی
رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِکَ جَآءُوۡ بِالۡبَیِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ وَ الۡکِتٰبِ
تمہیں جھٹلائیں تو (تم آزردہ نہ ہو کیونکہ) تم سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر روشن معجزے اور صحیفے اور نورانی کتاب لے کر آ
الۡمُنِیۡرِ ﴿۱۸۴﴾ کُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَۃُ الۡمَوۡتِ ؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوۡنَ
چکے ہیں (مگر) پھر بھی لوگوں نے آخر جھٹلا ہی چھوڑا۔ ہر جان (ایک نہ ایک دن) موت کا مزہ چکھے گی اور
اُجُوۡرَکُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَ
اور تم لوگ قیامت لے کے دن (اپنے کیے کا) پورا پورا بدلہ بھر پاؤ گے بس جو شخص جہنم سے ہٹا دیا گیا اور
اُدۡخِلَ الۡجَنَّۃَ فَقَدۡ فَازَ ؕ وَ مَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا
بہشت میں پہنچا دیا گیا۔ بس وہی کامیاب ہوا اور دنیا کی چند روزہ زندگی دھوکے کی ٹٹی کے سوا
مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ ﴿۱۸۵﴾ لَتُبۡلَوُنَّ فِیۡۤ اَمۡوَالِکُمۡ وَ اَنۡفُسِکُمۡ ۟ وقف
(مسلمانو) تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں کا تم سے ضرور امتحان لیا جائیگا۔ کچھ نہیں
وَ لَتَسۡمَعُنَّ مِنَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ
اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب خدا دی جا چکی ہے (یہود و نصاریٰ) ان سے
وَ مِنَ الَّذِیۡنَ اَشۡرَکُوۡۤا اَذًی کَثِیۡرًا ؕ وَ اِنۡ تَصۡبِرُوۡا
اور مشرکین سے بہت سی دکھ (درد) کی باتیں تمہیں ضرور سننی پڑیں گی اور اگر تم (ان مصیبتوں کو)
وَ تَتَّقُوۡا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ﴿۱۸۶﴾ وَ اِذۡ اَخَذَ
جھیل جاؤ گے اور پرہیزگاری کرتے رہو گے تو بیشک یہ بڑی ہمت کا کام ہے اور (اے رسول)
اللّٰہُ مِیۡثَاقَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ
انکو وہ وقت تو یاد دلاؤ) جب خدا نے ان اہل کتاب سے عہد و پیمان لے لیا تھا کہ تم کتاب خدا کو صاف صاف
وَ لَا تَکۡتُمُوۡنَہٗ ۫ فَنَبَذُوۡہُ وَرَآءَ ظُہُوۡرِہِمۡ وَ اشۡتَرَوۡا بِہٖ
بیان کر دینا اور (خبردار) اس کی کوئی بات چھپانا نہیں مگر ان لوگوں نے (ذرا بھی خیال نہ کیا) اور انکو پس پشت پھینک دیا
ثَمَنًا قَلِیۡلًا ؕ فَبِئۡسَ مَا یَشۡتَرُوۡنَ ﴿۱۸۷﴾ لَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ
اور اسکے بدلے میں (بس) تھوڑی سی قیمت حاصل کر لی پس یہ کیا ہی برا (سودا) ہے جو یہ لوگ خرید رہے ہیں (اے رسول)



**کعب بن اشرف یہودی کی کج بحثی**

لے یہودیوں کے سردار کعب بن اشرف وغیرہ نے ایک مرتبہ حضرت رسولؐ سے عرض کی کہ آپ تو نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ حالانکہ خدا نے ہم سے یہ عہد کیا ہے کہ جب تک کوئی رسول معجزہ نہ دکھلائے کہ وہ خدا کی بارگاہ میں قربانی کرے۔ اور ایک آسمانی آگ اسے جلا جائے۔ اس وقت تک ہم اس پر ایمان نہ لائیں۔ اس کے جواب میں خدا نے اپنے رسولؐ سے کہلا دیا کہ ہم سے پہلے پیغمبر تو ایسے بہتیرے معجزات بلکہ یہ خاص معجزہ بھی دکھلا چکے تھے پھر تمہارے بزرگ کیوں نہ ایمان لائے ایمان لانا کیسا تم لوگوں نے تو انھیں باوجود ایسے معجزات دیکھنے کے مار ڈالا۔ یہاں یہ شبہ نہ ہونا چاہئے کہ حضرتؐ نے یہ معجزہ دکھلا کر ان کی حجت تمام کیوں نہ کر دی اس کا جواب یہ ہے کہ وہاں تو ایمان لانا مقصود ہی نہ تھا۔ خواہ مخواہ کی چھیڑ تھی۔ اگر حضرت یہ معجزہ دکھا بھی دیتے تو کوئی دوسری نئے نکلتی۔ اور کوئی اوپچ کی سوجھتی۔ اس کے علاوہ اس طریقہ میں قربانی کا عبث ضائع جانا لازم آتا ہے۔ ہماری شریعت بلکہ عقل اس کو ناجائز سمجھتی ہے۔ اس کا مصرف شریعت نے یہ قرار دیا ہے کہ غربا مومنین کا بھلا ہو ان کے دو ایک وقت کے قوت لایموت کا سامان ہو جائے اور نبوت کی دلیلیں تو دوسری نہت کافی موجود تھیں مگر خواہ مخواہ کی ضد کا علاج تو لقمان کے پاس بھی نہ تھا۱۲

**قیامت کا تذکرہ**

۲ لے امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب صور پھونکا جائے گا تو پہلے اہل زمین مریں گے۔ اس کے بعد اہل آسمان۔ اس وقت خدا عزرائیل سے پوچھے گا اب کون باقی ہے؟ عزرائیل ملک الموت عرض کریں گے۔ میں جبرائیل میکائیل اور حاملان عرش حکم ہو گا۔ جبرئیل میکائیل بھی مر جائیں۔

**خدا کے عہد و پیمان کا ذکر**

ملک الموت عرض کرینگے۔ خداوندا یہ تو تیرے امین ہیں حکم ہو گا۔ آج کوئی جاندار باقی نہ رہے گا۔ جب جبرئیل و میکائیل بھی مر جائیں گے تب حاملان عرش کو بھی موت کا حکم ہو گا۔ غرض ان کا بھی قصہ تمام ہو جائے گا۔ اس وقت ملک الموت غمگین صورت خدا کے سامنے کھڑے ہونگے آواز غیب آئے گی۔

باقی صفحہ ۹۰ پر

يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ

تم انھیں خیال میں بھی نہ لانا جو اپنی کارستانی پر اترائے جاتے ہیں اور کیا کرایا خاک کُچھ نہیں

يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَ

(مگر) تعریف کے خواستگار ہیں پس تم ہرگز نہ یہ خیال کرنا کہ ان کو عذاب سے چھٹکارا ہے بلکہ

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ

ان کے لیے دردناک عذاب ہے اور آسمان و زمین سب خدا ہی کا ملک ہے

الْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِيْ

اور خدا ہی ہر چیز پر قادر ہے اس میں تو

خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ

شک ہی نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات و دن کے پھیر

النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ

بدل میں عقلمندوں کے لیے (قدرتِ خدا) کی بہت سی نشانیاں ہیں جو لوگ اٹھتے بیٹھتے کروٹ لیتے

اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ

(غرض ہر حال میں) خدا کا ذکر کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی بناوٹ میں غور و فکر

فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ

کرتے ہیں اور (بے ساختہ) کہہ اٹھتے ہیں کہ خداوندا تو نے اس کو بیکار پیدا نہیں

هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَا

کیا تو (فعلِ عبث سے) پاک و پاکیزہ ہے۔ پس ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا اے

اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ

ہمارے پالنے والے جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا تو یقیناً اُسے رُسوا کر ڈالا اور ظلم کرنے

مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ

والوں کا کوئی مددگار نہیں اے ہمارے پالنے والے (جب) ہم نے ایک آواز لگانے والے (پیغمبر)

لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ

کو سنا کہ وہ ایمان کے واسطے یوں پکارتا تھا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے پس اے

لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ ۚ

ہمارے پالنے والے ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری بُرائیوں کو ہم سے دُور کر دے اور ہمیں نیکوکاروں کے

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا

ساتھ (دُنیا سے) اُٹھا لے۔ اور اے پالنے والے اپنے رسولوں کی معرفت جو کچھ ہم سے وعدہ کیا ہے ہمیں دے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ

اور ہمیں قیامت کے دن رُسوا نہ کر تو تو وعدہ خلافی کرتا ہی نہیں تو ان کے پروردگار نے انکی دُعا قبول کرلی (اور فرمایا کہ)



---

لہ ابن عباس سے روایت ہے کہ منافقین میں سے کچھ لوگوں نے یہ وعدے کیے کہ اگر کفار سے لڑائی ہوئی تو ہم ضرور شریکِ جہاد ہوں گے اور تمہاری مدد کریں گے مگر وقت پر گھر میں بیٹھ کے بغلیں بجانے اور اترانے لگے کہ ہم خوب صاف بچ گئے اور جب جہاد سے پلٹے تو کوئی نہ کوئی حیلہ کر دیتے کہ میں فلاں سبب سے شریک نہ ہو سکا، اور پھر تعریف کی اُمید رکھتے۔ ان کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ۱۲

لہ احادیث سے ثابت ہے کہ یہ آیتیں ان لوگوں کی شان میں نازل ہوئی ہیں جو نمازِ تہجد کی تعقیب پڑھ کر تعجب کی نظر سے دیکھتے ہیں کہ خدا نے یہ آسمان بے ستون کے کیونکر قائم کیے اور پھر ان کو ستاروں سے کیونکر آراستہ کیا اور تلے زمین کے سات طبقے پانی پر کیونکر بچھائے۔ وہی طرح طرح کے جانور زمین پر پیدا کرتا ہے۔ قسم قسم کے درخت اُگاتا، کھاری میٹھے چشمے جاری کرتا ہے اس پر پہاڑ قائم کیے جن میں انواع و اقسام کے چمکتے بیش بہا جواہرات پیدا کیے اور پھر انھیں یقین ہو جاتا ہے کہ یہ چیزیں بغیر کسی کامل قادر حکیم کے نہیں بنیں۔ اسی وجہ سے بعض احادیث میں ہے کہ ایک ساعت کی فکر تمام شب کی عبادت بلکہ ساٹھ برس سے افضل ہے مگر وہی فکر جو خدا کی قدرت و صنعت وغیرہ میں ہو نہ اِدھر اُدھر کی فکر۔ ۱۲

حیلہ باز یہودیوں کا قصہ

تفکر کی خوبی

لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَاۤ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ

ہم تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو اکارت نہیں کرتے مرد ہو یا عورت لہ (اس میں کچھ کسی کو

ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا

خصوصیت نہیں کیونکہ) تم ایک دُوسرے (کی جنس) سے ہو، جو لوگ (ہمارے لیے) وطن آوارہ

وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ

ہوئے اور شہر بدر کیے گئے اور انہوں نے ہماری راہ میں اذیتیں اُٹھائیں اور (کفار سے) جنگ

قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ

کی اور شہید ہوئے میں ان کی بُرائیوں سے ضرور درگزر کروں گا اور انہیں بہشت کے باغوں میں لے

لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا

جاؤں گا جنکے نیچے نہریں جاری ہیں خدا کے ہاں یہ ان کے کیے کا بدلہ ہے اور خدا (ایسا

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ ۱۹۵

ہی ہے کہ اس) کے یہاں تو اچھا ہی بدلہ ہے۔

لَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ ؕ ۝ ۱۹۶

(اے رسولؐ) کافروں کا شہروں شہروں چین کرتے پھرنا تمہیں دھوکہ میں نہ ڈالے۔

مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ۫ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ۝ ۱۹۷

یہ چند روزہ فائدہ ہے پھر تو (آخر کار) انکا ٹھکانا جہنم ہی ہے اور کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ

مگر جن لوگوں نے اپنے پروردگار کی پرہیزگاری اختیار کی ان کے لیے (بہشت کے) وہ باغات

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ

ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝ ۱۹۸ وَ اِنَّ مِنْ اَهْلِ

یہ خدا کی طرف سے انکی دعوت ہے اور جو (سازوسامان) خدا کے ہاں ہے وہ نیکو کاروں کے واسطے (دُنیا سے)

الْكِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَ مَاۤ

کہیں بہتر ہے۔ اور اہل کتاب لہ میں سے کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہیں جو خدا پر اور جو (کتاب)

اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ

تم پر نازل ہوئی اور جو (کتاب) ان پر نازل ہوئی (سب پر) ایمان رکھتے ہیں اور خدا کے آگے سر

اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ

جھکائے ہوئے ہیں اور خدا کی آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت (دنیوی فائدے) نہیں لیتے ایسے ہی لوگوں کے

اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝ ۱۹۹ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا

واسطے ان کے پروردگار کے ہاں اچھا بدلہ ہے بیشک خدا بہت جلد حساب کرنیوالا ہے۔ اے ایماندارو (دین کی تکلیفوں کو)



لہ ایک حدیث میں ہے کہ جب حضرت علیؑ نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو فاطمہ بنت اسد آپ کی والدہ اور فاطمہ زہراؑ اور فاطمہ بنت زبیرؓ وغیرہ بھی آپ کے ہمراہ تھیں۔ جب منزل ضجنان پر پہنچے تو ایک شب اور ایک دن وہاں ٹھہرے مگر ان چاروں بزرگواروں نے تمام رات اُٹھتے بیٹھتے لیٹتے ذکر خدا میں گزار دی اور جس منزل پر پہنچے ان کی یہی حالت رہی۔ یہاں تو ان کی یہی کیفیت تھی وہاں خدا کو ان کی یاد ایسی پسند آئی کہ خدا نے ان کی مدح میں یہ آیت نازل فرمائی۔ اور ذکر سے مراد علیؑ ابن ابی طالب اور انثیٰ سے مراد تینوں عورتیں ہیں اور بعضکم من بعض سے علیؑ ابن ابی طالب اور فاطمہ بنت اسدؓ کی طرف اشارہ ہے۔[۱۲]

۲ے جب نجاشی بادشاہ حبش جو حضرت رسولؐ پر غائبانہ ایمان لایا تھا مر گیا تو حضرۃ جبرئیلؑ نے آکر خبر دی۔ آپؐ نے اصحاب سے فرمایا کہ چلو اپنے ایک ایمانی بھائی کی نماز جنازہ پڑھیں۔ یہ کہہ کر آپ جنت البقیع تشریف لائے اور خدا نے درمیان کے پردے سامنے سے ہٹا دیئے۔ آپؐ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی اس پر منافقین نے یہ طعنہ زنی کی کہ محمدؐ ایک نصرانی پر بے دیکھے نماز پڑھتے ہیں ان کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ۱۲

بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۸

اے ملک الموت اب کون باقی ہے۔ عرض کرینگے صرف میں حکم ہوگا اچھا تم بھی مرجاؤ۔ یہ حکم ہوتے ہی وہ بھی چل بسیں گے۔ اللہ اکبر جل جلالہ ؎

دُنیا میں کوئی باقی رہے گا نہ ذی حیاۃ
سب کیلئے خدا نے لکھی ہے یہاں ممات
پھر کس لیے لگاتے ہو دل اس جہان سے
دُنیا کی زندگانی کو نہیں جب کوئی ثبات

۳ے حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ جب تک خدا نے علماء سے علم دین کی تعلیم کا عہد نہ لے لیا۔ اس وقت تک جاہلوں سے علم دین سیکھنے کا عہد نہ لیا۔ پس علماء پر واجب ہے کہ علم دین جاہلوں تک پہنچائیں اور جاہلوں پر واجب ہے کہ ان کی پیروی کریں اور سیکھیں۔

اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ

جھیل جاؤ اور دوسروں کو برداشت کی تعلیم دو (جہاد کے لیے) کمریں کس لو اور خدا ہی سے

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۲۰۰

ڈرو تاکہ تم اپنی دلی مرادیں پاؤ

آیاتھا ۱۷۶ (۴) سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ (۹۲) رکوعاتھا ۲۴

اس کی ایک سو چھہتر آیتیں ہیں سورۃ ۱؎ نساء مدینہ میں نازل ہوا اور چوبیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اس خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ

اے لوگو اپنے اس پالنے والے سے ڈرو جس نے تم سب کو ایک شخص سے پیدا کیا اور

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ

(وہ اسطرح) کہ پہلے ان (کی باقی مٹی) سے ان کی بی بی (حوا) کو پیدا کیا اور (صرف) انہیں دو

مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ

(میاں بیوی) سے بہت سے مرد اور عورتیں دنیا میں پھیلا دیئے ۲؎ اور اس خدا سے ڈرو جسکے

تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ

وسیلے سے آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قطع رحم سے بھی (ڈرو) بیشک خدا تمہاری

رَقِيْبًا ۝۱ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا

دیکھ بھال میں ہے اور یتیموں کو انکے مال دے دو اور بری چیز (مال حرام) کو بھلی چیز (مال حلال) کے بدلے

الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۠ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى

میں نہ لو، اور ان کے مال اپنے مالوں میں ملا کر نہ چکھ جاؤ (کیونکہ) یہ بہت ہی

اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝۲ وَاِنْ خِفْتُمْ

بڑا گناہ ہے اور اگر تم کو اندیشہ ہو

اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ

کہ (نکاح کرکے)، تم یتیم لڑکیوں (کی رکھ رکھاؤ) میں انصاف نہ کرسکو گے تو اور

النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا

عورتوں سے اپنی مرضی کے موافق دو دو اور تین تین اور چار چار ۳؎ نکاح کرو پھر اگر تمہیں

تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ

اسکا اندیشہ ہو کہ تم (متعدد بیبیوں میں بھی) انصاف نہ کرسکو گے تو ایک ہی پر اکتفا کرو جو (لونڈی)

اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝۳ ؕ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ

تمہاری زر خرید ہو (اسی پر قناعت کرو (یہ تدبیر) بے انصافی نہ کرنے کی بہت قرین قیاس ہے اور عورتوں کو انکے مہر



خلقتِ انسان

۱؎ اس سورۃ میں بھی خداوند عالم نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے منجملہ ان کے چند امور یہ ہیں:۔
۱: پرہیزگاری اختیار کرنا۔ ۲: خلقت انسان ۳: مال یتیم کھانے کی ممانعت۔ ۴: چار نکاح کی اجازت۔ ۵: مہر کی ادائیگی کا حکم۔ ۶: ترکہ کی تقسیم۔ ۷: بدکار عورت مرد کی سزا۔ ۸: بیبیوں سے مال واپس لینے کی ممانعت۔ ۹: حرام عورتوں کی تعداد۔ ۱۰: متعہ کا حکم ۱۱: غصب کی ممانعت ۱۲: قتل کا عذاب۔ ۱۳: عورتوں پر مردوں کی فضیلت۔ ۱۴: سرکش عورتوں کی اصلاح کی ترکیب ۱۵: قیامت میں کفار کی تمنا۔ ۱۶: نشے میں نماز کی ممانعت۔ ۱۷: غسل وتیمم۔ ۱۸: یہود کی شرارت۔ ۱۹: شرک کا نہ معاف ہونا۔ ۲۰: عدل کا حکم۔ ۲۱: اولی الامر کی اطاعت۔ ۲۲: جہاد میں بغیر مقصد اور تنہا جانے کی ممانعت۔ ۲۳: موت کا یقینی آنا۔ ۲۴: سلام کے جواب کا وجوب ۲۵: صلح کے بعد لڑنے کی ممانعت ۲۶: قتل کا کفارہ۔ ۲۷: مجاہدین کی فضیلت ۲۸: ہجرت نہ کرنیوالوں کی مذمت۔ ۲۹: سفر اور خوف میں نماز کی قصر ۳۰: سرگوشی کی مذمت۔ ۳۱: کفار کو سرپرست بنانے کی ممانعت۔ ۳۲: حضرت عیسیٰ کا قصہ ۳۳ کلالہ کا حکم واللہ اعلم۔ ۱۲

۲؎ پہلا اختلاف تو یہ ہے کہ حوا کی پیدائش کیونکر ہوئی۔ بعض کا خیال ہے کہ حضرت آدمؑ کی پسلی سے مگر یہ غلط ہے۔ کیونکہ اس صورت میں حضرت حوا گویا حضرت آدمؑ کا جزو بدن ہوئیں۔ اور اس کو عقل سلیم کسی طرح قبول نہیں کرتی کہ جو جزو بدن ہو اسی کو زوجہ قرار دے اور اس کے علاوہ اسمیں خدا کا ایک گونہ عجز لازم آتا ہے پھر اس میں اختلاف ہے کہ ان دونوں کی نسل کیونکر بڑھی بعض اہل اسلام کا یہ خیال ہے کہ حضرت حوا کو ہر دفعہ جوڑواں بچے ایک بیٹا ایک بیٹی پیدا ہوتے تھے کہ اسی طرح ستر جوڑے پیدا ہوئے اور ایک دفعہ کی بیٹی اور ایک دفعہ کے بیٹے سے باہم شادیاں ہوئیں اور یوں نسل بڑھی۔ لیکن یہ بھی غلط ہے کیونکر ہوسکتا ہے کہ حقیقی بھائی بہن میں باہم نکاح ہو بلکہ حق یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت شیثؑ پیدا ہوئے اور دوبارہ حضرت

باقی صفحہ ۹۲ پر

چار نکاح کا جواز

فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيٓـًٔا

خوشی خوشی دے ڈالو پھر اگر وہ خوشی خوشی تمہیں کچھ چھوڑ دیں شوق سے نوش جان کھاؤ

مَّرِيٓـًٔا ۝ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ

پیئو اور اپنے وہ مال جن پر خدا نے تمہاری گزران قرار دی ہے بے وقوفوں (نا سمجھ یتیم)

اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا

کو نہ دے بیٹھو۔ ہاں اس میں سے انہیں کھلاؤ اور ان کو پہناؤ (تو مضائقہ نہیں) اور ان سے (شوق

لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۝ وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰىٓ إِذَا بَلَغُوا

سے) اچھی طرح بات کرو اور یتیموں کو کاروبار میں لگائے رکھو یہانتک کہ بیاہنے کے

النِّكَاحَ فَإِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوٓا إِلَيْهِمْ

قابل ہوں پھر (اس وقت) تم انہیں (ایک مہینہ کا خرچ ان کے ہاتھ سے کرا کے) اگر ہوشیار پاؤ تو

أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَأْكُلُوهَآ إِسْرَافًا وَّبِدَارًا أَنْ يَّكْبَرُوا

انکا مال انکے حوالہ کر دو اور (خبردار) ایسا نہ کرنا کہ اس خوف سے کہیں یہ بڑے ہو جائینگے فضول خرچی کرکے

وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا

جھٹ پٹ انکا مال چٹ کر جاؤ۔ اور جو ولی یا سرپرست) دولتمند ہو تو وہ (مال یتیم اپنے صرف میں لانے سے)

فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ

بچتا رہے اور ہاں جو محتاج ہو وہ البتہ (واجبی واجبی) دستور کے مطابق کھا سکتا ہے۔ پس جب انکے

فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيبًا ۝ لِلرِّجَالِ

مال انکے حوالہ کرنے لگو تو لوگوں کو انکا گواہ بنالو اور (یوں تو) حساب لینے کو خدا کافی ہے۔ ماں باپ اور قرابت

نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوٰلِدٰنِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَآءِ

داروں کے ترکہ میں کچھ حصہ تو خاص مردوں کا ہے اور (اسی طرح) ماں باپ اور قرابت داروں کے ترکہ

نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوٰلِدٰنِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ

میں کچھ حصہ خاص ؎ عورتوں کا بھی ہے خواہ ترکہ کم ہو یا زیادہ (ہر شخص کا) حصہ (ہماری طرف سے)

مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۝ وَإِذَا حَضَرَ

مقرر کیا ہوا ہے اور جب (ترکہ کی) تقسیم کے وقت

الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِينُ فَارْزُقُوهُمْ

وہ قرابت دار (جن کا کوئی حصہ نہیں) اور یتیم بچے اور محتاج لوگ آ جائیں تو انہیں بھی کچھ اس

مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۝ وَلْيَخْشَ

میں سے دے دو اور ان سے اچھی طرح (عنوان شائستہ سے) بات کرو اور ان لوگوں کو

الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوا

ڈرنا (اور خیال کرنا) چاہیئے کہ اگر وہ لوگ خود اپنے بعد (ننھے ننھے) ناتواں بچے چھوڑ جاتے تو ان



؎ ایک حدیث میں ہے کہ اسلام کے قبل عرب میں یہ رواج تھا کہ عورتیں اور چھوٹے بچوں کو ترکہ میں سے کچھ نہ دیتے تھے انکا قول یہ تھا کہ مال کا مستحق بس وہی شخص ہے جو دشمن سے مقابلہ کرسکے جب آنحضرت ہجرت کرکے مدینہ میں تشریف لائے تو یہی قانون وہاں بھی جاری تھا اتفاقاً ایک عورت آپ کے پاس آئی اور عرض کی یا حضرت میرے شوہر نے بہت سامال چھوڑ کر انتقال کیا ہے اور اس کے چچا زاد بھائیوں نے اس پر قبضہ کر لیا ہے اور اس کی دو یتیم لڑکیاں ہیں جنکا کوئی سہارا نہیں آپ نے ان لوگوں کو بلا بھیجا۔ ان لوگوں نے وہی رواج کا عذر پیش کیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور ان لڑکیوں کو ترکہ دیا گیا۔ افسوس اس کے خلاف ہمارے ملک میں بھی ہندوؤں کی تقلید میں وہی بیہودہ اور غلط رواج جاری ہے اور لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ خدا ان پر رحم کرے اور توفیق دے کہ اس مؤاخذہ سے بچنے کی کوشش کریں۔۱۲

بقیہ حاشیہ ص ۹۱

یافث پیدا ہوئے۔ اور خدا نے پنجشنبہ کے روز عصر کے بعد ایک حور کو جس کا نام نزلہ تھا اور اس سے حضرت شیث کا نکاح ہوا اور دوسرے دن ایک حور کو بھیجا جسکا نام منزلہ تھا اس سے یافث کا نکاح ہوا۔ شیث کے یہاں بیٹا ہوا۔ اور یافث کے یہاں بیٹی ہوئی اور دونوں میں نکاح ہوا اور یوں نسل جاری ہوئی۔۱۲

؎ اس مسئلہ پر مخالفین اور اکثر جدید تعلیم یافتہ حضرات کا انگریزوں کی تقلید میں اعتراض ہوتا ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عورتوں میں قوت شہوانیہ زیادہ دی گئی ہے۔ پھر یہ اُلٹی گنگا کیوں بہائی گئی ہے۔ حالانکہ وہ نہیں سمجھتے کہ شہوت کا دارومدار قوت پر ہے پھر جو شخص خلقتاً کمزور ہو۔ اس میں شہوت زیادہ کہاں سے پھٹ پڑے گی۔ اس غلطی کی خاص وجہ یہ ہے کہ مردوں کا حال انزال کے بعد محسوس ہوتا ہے۔ اور عورتوں کی عدم شہوت کا حال کسی خاص علامت کے ظاہر نہ ہونے کی وجہ سے معلوم نہیں

باقی ص ۹۳ پر

عَلَيۡهِمۡ فَلۡيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلۡيَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِيۡدًا ۝۹

پر (اکستعدر) ترس آتا پس آخر (غریب بچوں پرختی کرنے میں) خُدا سے ڈرنا چاہیے اوران سے سیدھی طرح

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَاۡكُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡيَتٰمٰى ظُلۡمًا اِنَّمَا

بات کرنی چاہیئے۔ جو لوگ یتیموں کے مال ناحق چٹ کر جایا کرتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں

يَاۡكُلُوۡنَ فِىۡ بُطُوۡنِهِمۡ نَارًا ؕ وَسَيَصۡلَوۡنَ سَعِيۡرًا ۝۱۰ ع

بس انگارے ہی بھرتے ہیں اور عنقریب جہنم واصل ہوں گے۔

يُوۡصِيۡكُمُ اللّٰهُ فِىۡۤ اَوۡلَادِكُمۡ لِلذَّكَرِ مِثۡلُ حَظِّ

(مسلمانو) خدا تمہاری اولاد کے حق میں تم سے وصیت کرتا ہے کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر

الۡاُنۡثَيَيۡنِ ۚ فَاِنۡ كُنَّ نِسَآءً فَوۡقَ اثۡنَتَيۡنِ فَلَهُنَّ

ہے۔ اور اگر (میت کی اولاد میں صرف لڑکیاں) ہی ہوں (دو یا) دو سے زیادہ تو ان کا (مقرر حصہ)

ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنۡ كَانَتۡ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصۡفُ ؕ

کل ترکہ کی دو تہائی ہے اور اگر ایک لڑکی ہو تو اسکا آدھا ہے۔ اور (میت) کے باپ ماں ہر ایک

وَلِاَبَوَيۡهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا السُّدُسُ مِمَّا

کا اگر میت کی کوئی اولاد موجود ہو تو مال متروکہ میں سے معین (خاص چیزوں میں)

تَرَكَ اِنۡ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهٗ وَلَدٌ

چھٹا حصہ ہے اور اگر (میت) کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کے صرف ماں باپ ہی وارث ہوں تو

وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَهٗۤ

ماں کا ایک معین (خاص چیزوں میں) تہائی ہے اور باقی باپ کا لیکن اگر

اِخۡوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصِىۡ

میت کے (حقیقی یا سوتیلے) بھائی بھی موجود ہوں تو (اگرچہ انھیں کچھ نہ ملے گا مگر)

بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمۡ وَاَبۡنَآؤُكُمۡ لَا تَدۡرُوۡنَ اَيُّهُمۡ

اس وقت ماں کا حصہ چھٹا ہی ہوگا (اور وہ بھی) میت نے جسکے بارے میں وصیت کی ہے اسکی تعمیل اور (ادائے) قرض

اَقۡرَبُ لَـكُمۡ نَفۡعًا ؕ فَرِيۡضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

کے بعد تمہارے باپ ہوں یا بیٹے تم تو یہ نہیں جانتے ہو کہ ان میں سے کون تمہاری نفع رسانی میں زیادہ قریب ہے (پھر تم کیا

عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۝۱۱ وَلَـكُمۡ نِصۡفُ مَا تَرَكَ اَزۡوَاجُكُمۡ

دخل دے سکتے ہو) حصہ تو صرف خدا ہی کی طرف سے (معین ہوتا) ہے کیونکہ خدا تو ضرور ہر چیز کو جانتا اور تدبیر والا

اِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ

ہے اور جو کچھ تمہاری بیبیاں چھوڑ کر (مر) جائیں پس اگر انکے کوئی اولاد نہ ہو

فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصِيۡنَ

تو تمہارا آدھا ہے۔ اور اگر ان کے کوئی اولاد ہو تو جو کچھ وہ ترکہ چھوڑیں اس میں سے



یتیم کا مال ناحق کھانے کی سزا

لے حضرت رسول فرماتے ہیں کہ شب معراج کو جب میں آسمان پر گیا تو کچھ لوگوں کو دیکھا کہ آگ ان کے منہ میں ٹھونسی جاتی ہے اور نیچے سے نکل جاتی ہے۔ میں نے پوچھا۔ یہ کون لوگ ہیں جبرئیل نے کہا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ناحق یتیم کا مال کھاتے ہیں۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ یتیم کا مال کھانے والے دوہرے عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں۔

۱: دنیا میں مختلف بلاؤں کا سامنا۔

۲: اور آخرت میں بھڑکتی ہوئی آگ میں پڑنا۔ ۱۲

لے مرد کے دوہرا حصہ پانے کا یہی سبب ہے کہ اسے اپنا پیٹ پالنا الگ۔ بیوی کا روٹی کپڑا الگ۔ عورت پر کسی کا روٹی کپڑا فرض نہیں ہے اس کے علاوہ اگر ماں باپ کے مال سے حصہ کچھ کم ملا تو شوہر کی طرف سے مہر اور نان ونفقہ کی آمدنی مل کر وہ کمی پوری ہوگئی اور انتظام میں کوئی خرابی نہ پڑی غرض حساب دوستاں در دل کا معاملہ ہے۔ ۱۲

میراث کا ذکر

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۲

ہوتا۔ اس وجہ سے عام لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس کی شہوت باقی ہے۔ اصل یہ ہے کہ عورتوں میں مردوں کی نسبت شہوت بہت کم ہے محسوس نہ ہونا، دوسری بات ہے۔ اس کے علاوہ عورتیں ہر مہینہ میں چھ سات بلکہ دس روز ضرور بے کار ہو جاتی ہیں۔ اور پھر جب حاملہ ہوئیں تو نو مہینے حمل کے اور دو برس ایام رضاعت کے یوں بے کار گئے۔ کیونکہ حمل میں عورتوں کو جماع سے نفرت ہو جاتی ہے، اور ضرر بھی ہوتا ہے اور رضاعت کے زمانہ میں بچے کو نقصان الگ پہنچتا ہے وہ خود کمزور الگ رہتی ہے پھر اتنے زمانہ تک مرد صبر تو کر سکتا نہیں۔ خواہ مخواہ دوسری عورت کی ضرورت ہوگی اگر دو عورتیں ہیں تب بھی اکثر ایسا ہوا ہے کہ دونوں حاملہ ہیں۔ لیکن تجربہ اس کا شاہد ہے کہ جب چار عورتیں ہوتی ہیں

باقی صفحہ ۹۶ پر

بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ

بعض چیزوں میں چوتھائی تمہارا ہے (اور وہ بھی) عورت نے جس کی وصیت کی ہو اور (ادائے) قرض کے بعد

لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا

اور اگر تمہارے کوئی اولاد نہ ہو تو تمہارے ترکہ میں سے تمہاری بیبیوں لے کا بعض چیزوں میں چوتھائی ہے

تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَ

اور اگر تمہاری کوئی اولاد ہو تو تمہارے ترکہ میں سے انکا خاص چیزوں میں آٹھواں حصہ ہے (اور وہ بھی) تم نے جسکے

اِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ

بارے میں وصیت کی ہے اس کی تعمیل اور ادائے قرض کے بعد، اور اگر کوئی مرد یا عورت اپنی ماں جایو (اخیافی)

اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ

بھائی یا بہن کو وارث چھوڑے تو ان میں سے ہر ایک کا خاص چیزوں میں چھٹا حصہ ہے اور اگر اس سے زیادہ

كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنْۢ

ہوں تو سب کے سب ایک خاص تہائی میں شریک رہیں گے (اور یہ سب) میت نے جس کے بارے

بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ

میں وصیت کی ہے اس کی تعمیل اور (ادائے) قرض کے بعد مگر ہاں وہ وصیت (وارثوں کو خواہ مخواہ) نقصان

وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝۱۲ تِلْكَ حُدُوْدُ

۲ پہنچانے والی نہ ہو (تب)، یہ وصیت خدا کی طرف سے ہے اور خدا تو ہر چیز کا جاننے والا اور بردبار ہے۔ یہ

اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ

خدا کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں اور جو خدا اور رسولؐ کی اطاعت کرے اس کو خدا آخرت میں ایسے (ہرے بھرے)

تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ

باغوں میں پہنچا دے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ (چین سے) رہیں گے اور

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۱۳ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ

یہی تو بڑی کامیابی ہے اور جس شخص نے خدا اور رسولؐ کی نافرمانی کی اور اس کی حدوں سے گزر گیا تو

حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ

بس خدا اس کو جہنم میں داخل کریگا اور اس میں ہمیشہ (اپنا کیا بھگتتا) رہے گا، اور اس کے لیے بڑی رسوائی

مُّهِيْنٌ ۝۱۴ ع وَالّٰتِىْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ

کا عذاب ہے اور تمہاری عورتوں میں سے جو عورتیں بدکاری کریں تو ان کی بدکاری پر اپنے لوگوں میں سے

فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا

چار کی گواہی لو پھر اگر چاروں گواہ اس کی تصدیق کریں تو (ان کی سزا یہ ہے کہ) انکو گھروں میں بند ۳ رکھو

فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِى الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ

یہاں تک کہ موت آجائے یا خدا ان کی کوئی (دوسری) راہ نکالے اور تم دو کو



بدکار عورت کی سزا

۱ اکثر اہل سنت اور شیعوں کو بھی یہ شبہ ہوتا ہے کہ شیعوں کا یہ مشہور مسئلہ کہ بیبیوں کو شوہر کے ترکہ سے ہر چیز میں ترکہ نہیں دیتے بلکہ خاص خاص چیزوں سے قرآن کے خلاف ہے۔ حالانکہ یہ شبہ بالکل غلط ہے شیعوں کا یہ مسئلہ قرآن کے بالکل مطابق ہے۔ خدا نے یہ ہرگز نہیں کہا کہ بیبیوں کو کل چیزوں سے دو بلکہ الف لام اور من تبعیضہ کے ذریعہ سے بتا دیا ہے کہ ان کا حصہ خاص چیزوں میں ہے اسی طرح جن جن لوگوں کے حصہ میں کچھ بھی تخصیص ہے اور ہر چیز سے ترکہ نہیں دلوایا ہے۔ ان میں بھی الف لام اور من موجود ہے۔ اور جس کو ہر چیز سے دلوایا ہے وہاں الف لام یا من نہیں ہے۔ دیکھو شوہر کو اولاد نہ ہونے کی صورت میں پورا آدھا دلوایا ہے وہاں الف لام یا من نہیں ہے۔ اور جب اولاد ہو تو ہر چیز سے چوتھا حصہ نہ ملے گا بلکہ اکبر اولاد کا حق حبوۃ نکل جائے گا اس وجہ سے الف لام اور من دونوں کے ساتھ بیان کیا۔ وقس ہذا۔ اور اس کی تفصیل دیکھو رسالہ میراث زوجہ مؤلفہ مترجم میں۔ ۱۲

۲ وصیت سے وارثوں کا نقصان ہوتا ہے کہ میت کو صرف ایک تہائی مال میں وصیت کا حق دیا گیا ہے۔ پس اگر وہ وارثوں کا حق مارنے کے لیے ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت کرے یا کسی خاص وارث کو کل مال دلوا جائے تو یہ وصیت قابل تعمیل نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر مرنے کے وقت خواہ مخواہ کسی کا قرضہ سکار لے تو بھی واجب الادا نہ ہوگا۔ ۱۲

۳ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا کہ اگر کوئی عورت زنا کرائے تو اسے گھر میں بند کر دو اور کہیں نکلنے نہ دو۔ یہاں تک کہ اسے موت آجائے مگر تھوڑی مدت کے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا اور یہ حکم نازل ہوا جیسا کہ اٹھارھویں پارہ میں ہے۔ کہ اگر کوئی بے شوہر عورت زنا کرائے تو عورت مرد دونوں کو سو سو کوڑے لگائے جائیں اور شوہر دار عورت زنا کرائے تو سنگسار کر دو۔ ۱۲

أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا ۝ ۱۵ وَالَّذٰنِ يَأْتِيٰنِهَا
میں جن سے بدکاری سرزد ہوئی ہو ان کو مارو پیٹو پھر اگر وہ دونوں
مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا
(اپنی حرکت سے) توبہ کریں اور اصلاح کرلیں تو ان کو چھوڑ دو
عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ۝ ۱۶ اِنَّمَا
بے شک خدا بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے (مگر) خدا کی
التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ
بارگاہ میں توبہ تو صرف ان ہی لوگوں کی (ٹھیک) ہے جو نادانستہ بری حرکت کر بیٹھیں
ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ
(اور) پھر جلدی سے توبہ کرلیں (تو البتہ) خدا بھی ایسے لوگوں کی توبہ قبول
عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ ۱۷ وَلَيْسَتِ
کرلیتا ہے [1] اور خدا تو بڑا جاننے والا حکیم ہے اور توبہ ان
التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ
لوگوں کے لیے (مفید) نہیں ہے جو (عمر بھر تو) برے کام کرتے رہے یہاں تک کہ جب
اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْئٰنَ وَلَا الَّذِيْنَ
ان میں سے کسی کے سر پر موت آکھڑی ہوئی تو کہنے لگا اب میں نے توبہ کی اور (اسی طرح)
يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ
ان لوگوں کے لیے (بھی توبہ مفید) نہیں ہے جو کفر ہی کی حالت میں مر گئے۔ ایسے ہی لوگوں کے
عَذَابًا اَلِيمًا ۝ ۱۸ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ
واسطے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اے ایماندارو [2] تمکو یہ جائز نہیں ہے کہ (اپنے
اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا
مورث کی) عورتوں سے نکاح کرکے (خواہ مخواہ) زبردستی وارث بن جاؤ، اور جو کچھ تم نے
بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ
انہیں (شوہر کے ترکے سے) دیا ہے اس میں سے کچھ واپس لے لینے کی نیت سے انہیں دوسرے
مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ
کے ساتھ (نکاح کرنے) سے نہ روکو ہاں جب وہ کھلم کھلا کوئی بدکاری کریں (البتہ روکنے میں مضائقہ نہیں)
كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّ
اور بیبیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہو اور اگر تم کسی وجہ سے انہیں ناپسند کرو (تو بھی صبر کرو) کیونکہ عجب
يَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ۝ ۱۹ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ
نہیں کہ کسی چیز کو تم ناپسند کرتے ہو اور خدا تمہارے لیے اس میں بہت بہتری کردے۔ اور اگر تم ایک بی بی (کو

توبہ کس وقت کرنی چاہیئے

[1] حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ جو بندہ گنہگار اپنے مرنے سے ایک سال پیشتر توبہ کرے تو خدا قبول فرماتا ہے۔ پھر فرمایا ایک سال بہت ہے معلوم نہیں اسکو تو بہ کا نصیب ہو یا نہ ہو اگر ایک مہینہ مرنے سے پہلے توبہ کرے تو بھی خدا قبول کریگا پھر فرمایا ایک مہینہ بھی بہت ہے۔ اگر ایک دن قبل بھی توبہ کرے تو خدا قبول کرے گا۔ پھر فرمایا ایک دن بھی بہت ہے۔ اگر ایک ساعت قبل توبہ کرے تو خدا اپنی رحمت سے قبول کرے گا۔ مگر مرنے کے وقت جرم سے نادم ہوئے تو کیا پہلے ہی تم کو موت سے توبہ ضرور ہے۔ اور توبہ سے وہی گناہ معاف ہوتے ہیں جن کا تدارک نہیں ہو سکتا۔ اور اگر تدارک ممکن ہے تو فقط توبہ کام نہ دے گی۔ اور اگر بندوں کے حقوق اس کے ذمہ ہیں تو اسے واپس یا معاف کرانا چاہیے۔ خدا اسے معاف نہیں کرے گا۔ ۱۲

[2] اسلام کے قبل عرب میں یہ بیہودہ رواج تھا کہ جب کوئی مر جاتا تو جو اس کا وارث ہوتا اس کی بیوہ بی بی کے سر پر کپڑا ڈال کر پہلے ہی شوہر کے مہر پر اسے اپنی بیوی بنا لیتا اس کا دوسرے شخص سے نکاح کر دیتا یا اس کا مہر خود صرف کرتا یا اس کو مقید کر دیتا۔ یہاں تک کہ وہ عورت جو میراث اسے شوہر سے ملی تھی دے کر چھٹکارا پاتی یا اسی قید میں مر جاتی اور سب مال اس شخص کے قبضہ میں آجاتا۔ ابتدائے اسلام میں بھی یہی قاعدہ جاری تھا۔ یہاں تک کہ ابوقیس انصاری نے وفات پائی۔ اور اس کی بیوہ مسماۃ کبیشہ کے سر پر کپڑا ڈال کر اسکا سوتیلا بیٹا محصن بن قیس اپنے تصرف میں لایا اور اسے تنگ کرنے لگا۔ کبیشہ نے آپ کے پاس حاضر ہو کر فریاد کی۔ حضرت رسولؐ نے فرمایا تو اپنے گھر جا اور جو وحی تیرے بارے میں نازل ہو گی۔ اس سے تجھے مطلع کرونگا اس کے دوسرے ہی دن مدینہ کی بہت سی عورتیں جو اس مصیبت میں مبتلا تھیں آپ کی خدمت میں فریادی حاضر ہوئیں اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور بیچاریاں مصیبت سے نجات پا کر فائز المرام ہوئیں۔ ۱۲ منہ

اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّ اٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ

طلاق دے کر اس) کی جگہ دوسری بی بی (نکاح کر کے) تبدیل کرنا چاہو تو اگرچہ تم ان میں سے ایک کو (بہت

قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ

طلاق دینا چاہتے ہو) بہت سا مال دے چکے ہو تاہم اسمیں سے کچھ واپس نہ لو کیا (تمہاری یہی غیرت ہے

بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝٢٠ وَ كَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَ قَدْ

کر خواہ مخواہ) کوئی بہتان باندھ کر یا صریح جرم لگا کر (واپس لے لو) اور تم کیونکر اس کو واپس لو گے حالانکہ تم میں سے

اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّ اَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا

ایک دوسرے کے ساتھ خلوت کر چکا ہے اور بیبیاں تم سے (نکاح کے وقت نفقہ وغیرہ کا) پکا اقرار

غَلِيْظًا ۝٢١ وَ لَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ

لے چکی ہیں اور جن عورتوں سے تمہارے باپ داداؤں نے نکاح (جماع اگرچہ زنا) کیا ہو تم ان سے

اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ مَقْتًا ؕ وَ

نکاح نہ کرو مگر جو ہو چکا (وہ تو ہو چکا تاہم) وہ بدکاری اور (خدا کی) ناخوشی کی بات ضرور لے تھی

سَآءَ سَبِيْلًا ۝٢٢ ع حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ

اور بہت برا طریقہ تھا (مسلمانو حسب ذیل) عورتیں تم پر حرام کی گئیں تمہاری مائیں (دادی نانی

وَ اَخَوٰتُكُمْ وَ عَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ وَ بَنٰتُ الْاَخِ وَ

وغیرہ) اور تمہاری بیٹیاں (پوتیاں نواسیاں) اور تمہاری بہنیں ٹے اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری

بَنٰتُ الْاُخْتِ وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَ

خالائیں اور بھتیجیاں تے اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمکو دودھ پلایا ہے اور تمہاری

اَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ اُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَ

رضاعی (دودھ شریک) بہنیں اور تمہاری بیبیوں کی مائیں (ساس) اور وہ (مادر جلو) لڑکیاں جو (گویا)

رَبَآئِبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِیْ

تمہاری گود میں پرورش پا چکی ہیں اور ان عورتوں (کے پیٹ) سے (پیدا ہوئی) جن سے تم ہم بستری کر

دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ؗ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ

چکے ہو ہاں اگر تم نے ان بیبیوں سے (صرف نکاح کیا ہو) ہم بستری نہ کی ہو تو (البتہ ان مادر جلو لڑکیوں سے

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ؗ وَ حَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ

نکاح کرنے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں ہے اور تمہارے صلبی لڑکوں (پوتوں نواسوں وغیرہ) کی بیبیاں ھے

مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَ اَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ

(بھی) اور دو بہنوں ئے سے ایک کے ساتھ نکاح کرنا مگر جو ہو چکا (وہ معاف ہے)

اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝٢٣ ۙ

بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان شہ ہے

لے کیونکہ ماں باپ کی اطاعت واجب اور اس کی محبوب چیز کو تصرف میں لانا اس کے حق کو ضائع کرنا اور اس کی توہین اور ہمسری اور تعلی ہے ۱۲

ٹے بہنیں خواہ حقیقی ہوں یا سوتیلی یا مادری اسی طرح پھوپھیاں خواہ اپنی ہوں یا باپ کی یا ماں کی یا دادا دادی نانا نانی کی علیٰ ہذا القیاس خالائیں بھی اپنی یا باپ ماں یا دادا نانا کی۔ ۱۲

تے بھتیجیاں بھانجیاں بھی خواہ حقیقی بھائی بہن کی بیٹیاں ہوں یا سوتیلی یا مادری کی ۔ ۱۲

سے اسی قاعدہ سے جو اوپر بیان ہوا کیونکہ اس میں ملاع کی مطیع سے ہمسری لازم آئے گی۔ اور پھر طاعت باقی نہ رہے گی۔ اور تدبیر منزل کو سخت نے سخت نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ۱۲

ھے جس طرح یہ عورتیں مردوں پر حرام ہیں۔ اسی طرح ان کے مقابل مرد عورتوں پر حرام ہیں جیسے باپ، بیٹا، بھائی، چچا، ماموں، بھتیجا، بھانجا وغیرہ۔ ۱۲

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۳

تو ایک نہ ایک ضرور خالی رہتی ہے اور اس سے مرد کا کام چلتا رہتا ہے اس کے علاوہ اب تو مردم شماری سے معلوم ہو چکا ہے کہ عورتوں کی پیدائش مردوں کی بہ نسبت چوگنی ہے پھر اگر چار نکاح جائز نہ ہوں تو کیا عورتیں جانوروں سے تعلق پیدا کریں گی۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۲

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ج

اور شوہردار عورتیں مگر وہ عورتیں جو (جہاد میں کفار سے) تمہارے قبضہ میں آجائیں (حرام نہیں) یہ خدا کا

كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ج وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ

تحریری حکم (ہے جو) تم پر (فرض کیا گیا) ہے اور ان عورتوں کے سوا (اور عورتیں) تمہارے لیے جائز ہیں

تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ط فَمَا

بشرطیکہ بدکاری و زنا نہیں بلکہ تم عفت و پاکدامنی کی غرض سے اپنے مال (مہر) کے بدلہ (نکاح کرنا) چاہو

اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ط

ہاں جن عورتوں سے تم نے متعہ[1] کیا ہو تو انہیں جو مہر معین کیا ہے دے دو اور مہر کے مقرر

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْ بَعْدِ

ہونے کے بعد اگر آپس میں (کم و بیش) پر راضی ہو جاؤ تو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں۔ بیشک خدا (ہر چیز

الْفَرِيْضَةِ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۲۴ وَمَنْ

سے) واقف اور مصلحتوں کا پہچاننے والا ہے اور تم سے

لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ

جو شخص (آزاد) مومنہ عفت دار عورتوں سے نکاح کرنے کی مالی حیثیت سے قدرت نہ رکھتا ہو تو

الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ

وہ تمہاری ان مومنہ لونڈیوں سے جو تمہارے قبضہ میں ہیں نکاح کر سکتا ہے اور خدا تمہارے ایمان سے

الْمُؤْمِنٰتِ ط وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ط بَعْضُكُمْ مِّنْ

خوب واقف ہے (ایمان کی حیثیت سے تو) تم میں ایک دوسرے کا ہمجنس ہے۔ پس (بے تامل)

بَعْضٍ ج فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ

ان کے مالکوں کی اجازت سے لونڈیوں سے نکاح کرو اور انکا مہر حسن سلوک سے

اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ

دے دو مگر انہیں (لونڈیوں) سے (نکاح کرو) جو عفت کے ساتھ تمہاری پابند رہیں۔ نہ تو

وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ج فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ

کھلے خزانے زنا کرنا چاہیں اور نہ چوری چھپے سے آشنائی پھر جب تمہاری پابند ہو چکیں

بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ

اس کے بعد کوئی بدکاری کریں جو سزا[2] آزاد بیبیوں کو دی جاتی ہے اس کی آدھی (سزا)

مِنَ الْعَذَابِ ط ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ط

لونڈیوں کو دی جائے گی (اور) لونڈیوں سے نکاح کر بھی سکتا ہے تو وہ شخص جسکو زنا میں مبتلا ہو

وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۲۵ ع

جانیکا خوف ہو اور صبر کرو تو تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔



---

[1] یہ آیت تصریحاً متعہ کے حلال اور جائز ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اسی وجہ سے دو مصاحف میں علاوہ مصحف عثمانی کے اس آیت میں محصنین کے بعد الیٰ اجل مسمی (ایک معینہ مدت تک) بھی تھا چنانچہ جب ابن عباسؓ کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی تو انہوں نے (الیٰ اجل مسمی) کے ساتھ پڑھا۔ اور جب ابی نضرہ وغیرہ نے کہا کہ ہم یوں نہیں پڑھتے تو ابن عباسؓ نے کہا کہ واللہ خدا نے اس آیت کو یونہی نازل کیا ہے۔ اسی بنا پر حضرت علی سے منقول ہے کہ اگر حضرت عمر لوگوں کو متعہ سے منع نہ کرتے تو قیامت تک سوائے شقی و بدبخت کے کوئی دوسرا زنا نہ کرتا۔ اسی بنا پر حضرت جابر بن عبداللہؓ سے منقول ہے کہ ہم لوگ رسالتمآبؐ کے پورے زمانہ میں حضرت ابوبکر کی پوری خلافت اور حضرت عمر کے نصف زمانہ خلافت تک برابر متعہ کرتے تھے مگر حضرت عمر نے اپنے خلافت کے نصف زمانہ کے بعد متعہ کی ممانعت کا حکم جاری کیا اور وہ بھی ان الفاظ سے متعتان کانت علیٰ عہد رسول اللہ و انا انہی عنہما و اعاقب علیہما (دو متعہ رسالتمآبؐ کے زمانہ میں حلال تھے متعہ الحج اور متعۃ النساء) اور میں دونوں کو حرام کرتا ہوں اور ان کے کرنے والوں کو سزا دوں گا تفسیر درمنثور جلد ۲ صفحہ ۱۴۰ و تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۰۰ مطبوعہ مصر و تفسیر کشاف جلد ا صفحہ ۳۶۰ و معالم التنزیل و مستدرک و تاریخ طبری و صحیح مسلم و جمع بین الصحیحین و عینی شرح صحیح بخاری وغیرہ ان کے علاوہ بہتیری روائتیں اہل سنت کی اور بہت سی کتابوں میں مذکور ہیں اس کے علاوہ اس آیت کی ناسخ کوئی دوسری آیت قرآن بھر میں نہیں ہے اور نہ رسول اللہ نے حلال کرنے کے بعد اس کو حرام کیا ہے۔ اسی وجہ سے حضرت عمر نے یہ فرمایا کہ میں حرام کرتا ہوں ورنہ اگر آیت یا حدیث ہوتی تو انکا بیان کر دینا کافی ہوتا میں حرام کرتا ہوں کہنے کی ضرورت نہ ہوتی پھر جب نہ کوئی آیت اس کی ناسخ ہے اور نہ رسول اللہ نے منع کیا ہے تو حضرت عمر کو اس کے حرام کر دینے کا کوئی حق نہیں تھا اور نہ انکے حرام کر دینے سے حرام ہو سکتا ہے خود رسول اللہ کو تو احکام خدا میں تغیر و تبدل کا حق نہیں دوسرے کو

متعہ کا حکم

لونڈیوں سے نکاح کی شرط

يُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ
خدا تو یہ چاہتا ہے کہ (اپنے احکام) تم لوگوں سے صاف صاف بیان کردے اور جو (اچھے لوگ)
مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝٢٦
تم سے پہلے گزر چکے ہیں ان کے طریقہ پر چلا دے اور تمہاری توبہ قبول کرے اور خدا (تو ہر چیز سے) واقف اور
وَاللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ
حکمت والا ہے اور خدا تو چاہتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے اور جو لوگ نفسانی خواہشوں کے پیچھے
يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ۝٢٧
پڑے ہوئے ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ تم لوگ (راہ حق سے) بہت دور ہٹ جاؤ
يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ
خدا چاہتا ہے کہ تم سے (بار میں) تخفیف کردے کیونکہ آدمی تو بہت کمزور پیدا ہی
ضَعِيفًا ۝٢٨ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ
کیا گیا ہے اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھا جایا کرو
بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ
لیکن ہاں تم لوگوں کی باہمی رضامندی سے تجارت ہو (اور اس میں ایک دوسرے کا مال ہو تو
مِنْكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ
مضائقہ نہیں) اور اپنا گلا گھونٹ کے اپنی جان لہ نہ دو کیونکہ خدا تو ضرور تمہارے حال پر مہربان
رَحِيمًا ۝٢٩ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا
ہے۔ اور جو شخص جور و ظلم سے ناحق ایسا کرے گا (خودکشی کریگا) تو (یاد رہے کہ)
فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ
ہم بہت جلد اسکو (جہنم کی) آگ میں جھونک دینگے اور یہ خدا کے لیے آسان ہے جن کاموں
يَسِيرًا ۝٣٠ إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ
کی مُمانعت کی جاتی ہے اگر ان میں سے تم گناہان کبیرہ ۲ سے بچتے رہو تو ہم تمہارے (صغیرہ)
عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا ۝٣١ وَ
گناہوں سے (بھی) درگزر کرینگے اور تم کو بہت اچھی عزت کی جگہ پہنچا دیں گے اور
لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ
خدا نے جو تم میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دی ہے اس کی ہوس نہ کرو (کیونکہ
لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا ۖ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ
فضیلت تو اعمال سے ہے) مردوں کو اپنے کیے کا حصہ ہے اور عورتوں کو اپنے کیے کا حصہ
مِمَّا اكْتَسَبْنَ ۚ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ
اور (یہ اور بات ہے) کہ تم خدا سے اس کے فضل (وکرم) کی خواہش کرو۔ خدا تو ہر چیز سے

دوسرے کا مال نہ کھاؤ

لہ اس آیت کے شان نزول میں اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ لوگ حضرت رسولؐ کے ساتھ جہاد میں جاتے اور بدون اذن دشمنوں پر حملہ کر دیتے تھے اس وجہ سے یہ آیت نازل ہوئی بعض کا قول ہے کہ اس سے مقصود یہ ہے کہ اپنے آپ کو خطرہ میں نہ ڈالو، کہ جس سے مقابلہ کی سکت نہ ہو اس سے خواہ مخواہ لڑنے لگو بعض کا قول یہ ہے کہ مومنین باہم ایک دوسرے کو قتل نہ کریں کیونکہ یہ سب ایک ہیں مگر ظاہر یہ ہے کہ قصداً اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالو۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انفسکم سے مراد اہلبیت رسولؐ ہیں۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

۲ گناہان کبیرہ میں اختلاف ہے کہ وہ کیا ہیں اور کتنے ہیں۔ اکثر روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ کفر قتل ناحق، والدین کی ناراضی، سود کا کھانا، مال یتیم کا ظلماً لے لینا، جہاد سے بھاگنا، ہجرت کے بعد صحرا نشین ہو جانا یہ تو اکبر الکبائر ہیں۔ ۱۲

(بقیہ حاشیہ صہ ۹۷)

سے آزاد عورتیں اگر شوہردار ہو کر زنا کریں تو ان کے سنگسار کرنے کا حکم ہے۔ اور اگر بے شوہری کی زنا کریں تو انکو سو کوڑے لگانے کا حکم ہے مگر لونڈیوں کی چونکہ عزت ہی کم ہے اس بناء پر اگر وہ بے شوہری ہو کر زنا کریں تو انکو پچاس کوڑے لگانے چاہئیں۔ اور اگر شوہردار ہو کر زنا کریں تو سات مرتبہ تک یہی سزا ہر دفعہ کی جائے گی مگر جب آٹھ مرتبہ اس کی مرتکب ہوں تو قتل کی جائیں گی اور مردوں کا بھی آزاد اور غلام ہونے کی حیثیت سے یہی حکم ہے۔ واللہ اعلم ۱۲

گناہان صغیرہ کا کفارہ

كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا
ضرور واقف ہے اور ماں باپ (یا) اور قرابت دار
تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ ۚ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ
(غرض) جو شخص جو ترکہ چھوڑ جائے ہم نے ہر ایک کا (والی) وارث مقرر کر دیا ہے
أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ
اور جن لوگوں سے تم نے مستحکم عہد کیا ہے انکا مقرر (بھی) تم دے دو۔ بے شک خدا ہر چیز پر گواہ
شَيْءٍ شَهِيدًا ۝ ع ٥/٢ الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا
ہے۔ مردوں کا عورتوں پر قابو ہے کیونکہ (ایک تو) خدا نے بعض آدمیوں (مو)
فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ
کو بعض آدمیوں (عورت) پر فضیلت دی ہے اور (اس کے علاوہ) چونکہ مردوں نے (عورتوں پر)
أَمْوَالِهِمْ ۚ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِلْغَيْبِ بِمَا
اپنا مال خرچ کیا ہے پس نیک بخت بیبیاں تو (شوہروں کی) تابعداری کرتی ہیں (اور) ان کی پیٹھ پیچھے جس طرح
حَفِظَ اللَّهُ ۚ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ
خدا نے حفاظت کی وہ بھی (ہر چیز کی) حفاظت کرتی ہیں اور وہ عورتیں جن کے ناشزہ (سرکش) ہونے کا تمہیں
وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ۖ فَإِنْ
اندیشہ ہو تو (پہلے) انہیں سمجھاؤ اور (اس پر نہ مانیں تو) تم ان کے ساتھ سونا چھوڑ دو اور (اس پر بھی نہ
أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
مانیں تو) مارو (مگر اتنا کہ خون نہ نکلے اور کوئی عضو نہ ٹوٹے) پس اگر وہ تمہاری مطیع ہو جائیں
عَلِيًّا كَبِيرًا ۝ وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا
تو تم بھی انکے نقصان کی راہ نہ ڈھونڈو خدا تو ضرور سب سے برتر بزرگ ہے اور (اے حکام وقت) اگر تمہیں میاں بیوی
حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا
کی پوری نااتفاقی کا طرفین سے اندیشہ ہو تو ایک ثالث (پنچ) مرد کے کنبہ میں سے اور ایک
إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا
ثالث عورت کے کنبہ میں سے مقرر کرو۔ اگر یہ دونوں ثالث دونوں میں صلح کرا دینی چاہیں تو خدا ان دونوں کے
خَبِيرًا ۝ وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ
درمیان اسکا اچھا بندوبست کر دے گا۔ خدا تو بیشک واقف و خبردار ہے۔ اور خدا ہی کی عبادت کرو اور کسی کو
وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ
اسکا شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار
وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ
پڑوسیوں ۳ اور اجنبی پڑوسیوں اور پہلو میں بیٹھنے والے مصاحبین اور

صلحی وارث کا حکم

۱ ایام جاہلیت میں لوگ جس کو لے پالک کرتے تھے۔ اس کو اپنے وارثوں میں داخل سمجھتے تھے۔ اس کی خدا نے اس آیت سے ممانعت کر دی اور ایک روایت میں ہے کہ ابتدائے اسلام میں اکثر لوگ حضرت رسولؐ پر اکیلے ایمان لاتے تھے۔ اور باقی اقربا انکے کافر رہتے تو رسول اللہؐ نے تمام مسلمانوں میں جو جس کے جوڑ کا تھا باہم ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا۔ چنانچہ خود حضرتؐ نے حضرت علیؓ سے بھائی چارہ کیا۔ حضرت ابوبکرؓ کا حضرت عمرؓ سے حضرت عثمانؓ کا حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے ازیں قبیل مگر جب انکے اقربا بھی مسلمان ہو گئے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

سرکش عورتوں کے راہ پر لانے کا طریقہ

۲ ایک مرتبہ سعد بن ربیع انصاری نے اپنی بی بی حبیبہ کو اس کی نافرمانی اور شرارت پر ایک طمانچہ مارا، وہ دوڑی ہوئی اپنے میکہ پہنچی اور اسکا باپ اسکی شکایت کا دکھڑا حضرت رسولؐ کے سامنے آکر رونے لگا۔ اسوقت یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ مردوں کو عورتوں پر چند طرح سے فضیلت ہے پھر عورتوں کو مردوں کے بس میں رہنا چاہیئے نہ کہ ان پر اپنا ہی قابو پالیں۔ ۱۲

عورتوں پر مردوں کی فضیلت

میاں بیوی کی نااتفاقی کا فیصلہ

۳ کسی نے حضرت رسولؐ سے پوچھا کہ ہمسایہ کا حق کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اگر وہ تمہیں پکارے تو تم جواب دو اور دستگیری کرو، اگر قرض مانگے تو دو اگر ان پر مصیبت پڑے تو پرسا دو اور اگر وہ مر جائے تو جنازہ میں شرکت کرو، اپنی دیوار اس کی دیوار سے بلند نہ کرو۔ ۱۲

ہمسایہ کے حقوق

وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ

پردیسیوں اور اپنے زر خرید لونڈی غلام کے ساتھ احسان کرو بے شک خدا

أَيْمَانُكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ۝

اکڑ کے چلنے والوں اور شیخی بازوں کو دوست نہیں رکھتا ۔ وہ لوگ ہیں جو خود تو

الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَ

بخل کرتے ہی ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کا حکم دیتے ہیں اور جو مال خدا نے اپنے

يَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَأَعْتَدْنَا

فضل (وکرم) سے انہیں دیا ہے اُسے چھپاتے ہیں اور ہم نے تو کفران نعمت کرنے

لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ۝ وَالَّذِينَ يُنْفِقُونَ

والوں کیواسطے سخت ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو لوگ محض لوگوں کے دکھانے

أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا

کے واسطے اپنے مال خرچ کرتے ہیں اور نہ خدا ہی پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ روز آخرت پر (خدا بھی

بِالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ

انکے ساتھ نہیں کیونکہ انکا ساتھی تو شیطان ہے) اور جسکا ساتھی شیطان ہو تو کیا ہی برا ساتھی

قَرِينًا ۝ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ آمَنُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

ہے ۔ اور اگر یہ لوگ خدا اور روز آخرت پر ایمان لاتے اور جو کچھ خدا نے انہیں دیا ہے

الْآخِرِ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللَّهُ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِهِمْ

اس میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے تو ان پر کیا آفت آ جاتی اور خدا تو ان سے خوب

عَلِيمًا ۝ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۖ وَإِنْ تَكُ

واقف ہے خدا تو ہرگز ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا ۔ بلکہ اگر (ذرہ برابر بھی کسی کی) کوئی نیکی ہو تو اسکو دوگنا کرتا

حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ۝

اور اپنی طرف سے بڑا ثواب عطا فرماتا ہے (خیر دنیا میں تو جو چاہیں کریں)

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا

بھلا اس وقت کیا حال ہو گا جب ہم ہر گروہ کے گواہ طلب کریں گے اور (اے محمدؐ) تم کو ان سب

بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ۝ يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ

پر گواہ کی حیثیت سے میں طلب کریں گے اس دن جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور رسول

كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ

کی نافرمانی کی یہ آرزو کریں گے کہ کاش (وہ پیوند خاک ہو جاتے اور) اُنکے اوپر سے زمین برابر کر دی جاتی

وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اور افسوس یہ لوگ خدا سے کوئی بات اُس دن چھپا بھی نہ سکیں گے اے ایماندارو تم نشہ کی



بخل کی مذمت

ریا کی مذمت

ل کیونکہ کفار مکہ نے آپس میں یہ کوڑی پھیر لی تھی کہ پیمبر اور انکے ساتھیوں کو کچھ نہ دو، تاکہ انکے ساتھیوں کی جماعت گھٹ کر تتر بتر ہو جائے مگر اللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون چراغے را کہ ایزد بر فروزد . کسے کو تف زند ریشش بسوزد . ۱۲

ل حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ قیامت میں انبیا بارگاہ خداوندی میں کھڑے کیے جائیں گے . اور ان سے پوچھا جائیگا کہ تم نے ہمارے پیغام اپنی اپنی امتوں کو پہنچائے یا نہیں . انبیاء عرض کریں گے . خداوندا ہم نے تیرے پیغام تیرے حکم کے مطابق پہنچا دیئے مگر جب ان کی امتوں سے پوچھا جائیگا تو وہ لوگ انکار کر جائیں گے . اس وقت تمام انبیاء حضرت رسولؐ کو اپنا گواہ پیش کریں گے تب آپ انبیاء کی تصدیق اور ان کی امتوں کی تکذیب کریں گے، اور وہ لوگ اس خوف سے کہ مبادا انکے اعضا گواہی دینے لگیں، دم بخود ہو جائیں گے . ۱۲

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا

حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ تاکہ تم جو کچھ منہ سے کہو سمجھو بھی تو اور نہ جنابت کی

تَقُوْلُوْنَ وَ لَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ

حالت میں یہاں تک کہ غسل کرلو مگر راہ کی رواداری میں (جب غسل ممکن نہیں ہے

وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ

تو البتہ ضرورت نہیں ہے)، بلکہ اگر تم مریض ہو (اور پانی نقصان کرے)، یا سفر میں ہو

مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا

یا تم میں سے کسی کو پاخانہ نکل آئے یا عورتوں سے صحبت کی ہو اور تم کو پانی نہ میسر ہو (کہ طہارت کرو)

مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ

تو پاک مٹی پر تیمم کرلو اور (اسکا طریقہ یہ ہے کہ) اپنے منہ اور ہاتھوں پر مٹی بھرا ہاتھ

اَیْدِیْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾ اَلَمْ تَرَ

پھیرلو بیشک خدا معاف کرنیوالا اور بخشنے والا ہے (اے رسولؐ)، کیا

اِلَى الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ یَشْتَرُوْنَ

تم نے ان لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جنہیں کتاب خدا کا کچھ حصہ دیا گیا تھا (مگر) وہ لوگ

الضَّلٰلَةَ وَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِیْلَ ﴿۴۴﴾ؕ وَ اللّٰهُ

(ہدایت کے بدلے) گمراہی خرید کرنے لگے اور (چاہتے ہیں) (مراد یہ ہے کہ تم بھی راہ راست سے بہک جاؤ اور خدا

اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَلِیًّا ٘ۙ وَّ كَفٰى بِاللّٰهِ

تمہارے دشمنوں سے خوب واقف ہے اور دوستی کے لیے بس خدا کافی ہے اور حمایت کے واسطے

نَصِیْرًا ﴿۴۵﴾ مِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ

(بھی) خدا ہی کافی ہے۔ (اے رسولؐ) یہود سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو باتوں میں انکے محل و موقع

مَّوَاضِعِهٖ وَ یَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ عَصَیْنَا وَ اسْمَعْ غَیْرَ

سے ہیر پھیر ڈال دیتے ہیں اور اپنی زبانوں کو مروڑ کر اور دین پر طعنہ زنی کی راہ سے تم سے

مُسْمَعٍ وَّ رَاعِنَا لَیًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَ طَعْنًا فِی الدِّیْنِ ؕ

سمعنا اور عصینا (ہم نے سنا اور نافرمانی کی)، اور اسمع غیر مسمع (تم میری سنو خدا تمکو نہ سنوائے) اور راعنا (میرا خیال کرو) کہا

وَ لَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَ اسْمَعْ وَ انْظُرْنَا

کرتے ہیں اور وہ اس کے بدلے سمعنا و اطعنا (ہم نے سنا اور مانا) اور (صرف) اسمع (میری سنو) اور

لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَ اَقْوَمَ ۙ وَ لٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ

راعنا کے عوض انظرنا (ہم پر نگاہ رکھ) کہتے تو انکے حق میں کہیں بہتر ہوتا اور بالکل سیدھی بات تھی مگر ان پر تو

فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۴۶﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا

انکے کفر کی وجہ سے خدا کی پھٹکار ہے پس ان میں سے چند لوگوں کے سوا اور لوگ ایمان ہی نہ لائیں گے۔ اے اہل کتاب جو (کتاب) جنہے

نشہ اور جنابت میں نماز نہ پڑھو

تیمم کا طریقہ

لہ صلوٰۃ سے بعض لوگوں نے نماز مراد لی ہے اور بعض نے مقام نماز یعنی مسجد پس عابری سبیل کا بھی دوسرا مطلب ہوسکتا ہے یعنی مسجدوں میں جنب کا اس طرح گزرنا جس طرح انسان راستہ سے گزرتا ہے ناجائز نہیں ہے مگر یہ حکم عام مسجدوں کا ہے۔ مسجد حرام اور مسجد رسولؐ میں یوں گزرنا بھی مجنب پر حرام ہے۔ البتہ اس حکم سے صرف حضرت رسول اور ان کے اہلبیت مستثنیٰ ہیں۔ اور باتفاق فریقین ثابت ہے اسی وجہ سے تمام اصحاب کے دروازے جو مسجد رسول میں تھے بند کر دیئے گئے اور حضرت علیؑ کا دروازہ باقی رکھا گیا۔ اسی بناء پر وہ حدیث ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ حالت جنابت میں میرے اور علیؑ کے سوا کوئی مسجد میں نہ جائے۔ دیکھو مشکوٰۃ صفحہ ۴۹۶ سطر ۱۰ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ مع شرح مظاہر الحق ۱۲

ے یہود جن کی گھٹی میں شرارت تھی حضرت رسولؐ کو طرح طرح کی ایذائیں آئے دن دیا کرتے جب آپ کے پاس آتے اور کچھ نہیں تو ایسے ذو معنی الفاظ بولتے جس سے آپؐ کو اذیت ہوتی اور مزا یہ کہ انکی کوئی گرفت بھی نہ ہو سکے۔ اس آیت میں ایسی ہی تین باتوں کا ذکر ہے۔ سمعنا وعصینا ہم نے سنا تو مگر مانتے نہیں اسمع کے معنی ہم جو کہیں اسکو بھی تو سنئے غیر مسمع کا ترجمہ خدا تم کو نہ سنوائے ہے اب اگر دوست کہے تو دعا ہے یعنی تمہاری کوئی بری بات سننے میں نہ آئے اور دشمن کہے تو کوسنا ہے یعنی خدا کرے تم بہرے ہو جاؤ۔ راعنا کا ذکر سورۂ بقر میں ہو چکا ہے۔ خدا کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ لوگ عصینا کی جگہ اطعنا اور اسمع غیر مسمع کی جگہ صرف اسمع کہتے اور راعنا کی جگہ انظرنا کہتے تو انکے حق میں بہتر ہوتا۔ ۱۲

الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ

نازل کی ہے اور وہ (اس کتاب کی بھی) تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس ہے اس پر ایمان لاؤ

اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ

قبل اسکے کہ ہم (کچھ لوگوں کے) چہرے بگاڑ کر ان کے پیچھے کی طرف پھیر دیں یا جس طرح ہمنے اصحاب ل

نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ

سبت (ہفتہ والوں) پر پھٹکار برسائی ویسے ہی پھٹکار ان پر بھی کریں اور خدا کا حکم کیا کرایا ہوا کام

اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۞ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ

سمجھو خدا اس (جرم) کو تو البتہ نہیں معاف کرتا ہے کہ اسکے ساتھ شرک کیا جائے

وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ

ہاں اس کے سوا جو گناہ ہو جس کو چاہے معاف کردے۔ اور جس نے (کسی کو) خدا کا شریک بنایا تو اس نے

بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ۞ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ

نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا (اے رسول) کیا تم نے ان لوگوں (کے حال)

يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا

پر نظر نہیں کی جو آپ بڑے مقدس بنتے ہیں (مگر اس سے کیا ہوتا ہے) بلکہ خدا جسے چاہتا ہے

يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۞ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

مقدس بناتا ہے اور ظلم تو کسی پر تاگے (کے بال) برابر بھی نہیں ہوگا (اے رسول) ذرا دیکھو تو یہ لوگ خدا پر کیسے کیسے جھوٹے

الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۞ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ

طوفان جوڑتے ہیں اور کھلم کھلا گناہ کے واسطے تو بس یہی کافی ہے (اے رسول) کیا تم نے ان لوگوں

اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ

(کے حال) پر نظر نہیں کی جنہیں کتاب خدا کا کچھ حصہ دیا گیا تھا (اور پھر) شیطانوں اور بتوں کا کلمہ پڑھنے

وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ

لگے۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے ان کی نسبت کہنے لگے کہ یہ تو ایمان لانے والوں سے زیادہ راہ

اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۞ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ

راست پر ہیں (اے رسول) یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے تم ان کا

يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۞ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ

مددگار ہرگز کسی کو نہ پاؤ گے۔ کیا (خدا کی) سلطنت میں کچھ انکا بھی حصہ ہے جس میں سے لوگوں کو (تل برابر)

مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ۞ اَمْ

بھوسی بھر بھی نہ دیں گے۔ یا وہ (اللہ کے خاص لوگوں ت) سے اس فضل کی وجہ سے حسد

يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ

کرتے ہیں جو انہیں اللہ نے دیا ہے (تو اسکا کیا علاج ہے) ہم نے تو ابراہیمؑ کی اولاد

ل ان کا قصہ سورۂ بقرہ میں مذکور ہے ۱۲

ت اُحد کی لڑائی کے بعد کعب بن اشرف ستر سواروں کے ساتھ رسول اللہؐ سے عہد شکنی کرکے کفار قریش کو آپ کے مقابلہ پر آمادہ کرنے کے واسطے مکہ میں آیا۔ ابوسفیان نے اس سے کہا کہ تم اور محمدؐ دونوں اہل کتاب ہو جب تک تم ہمارے بتوں کو سجدہ نہ کرو گے ہم کو تم دونوں میں سے کسی کا اعتبار نہیں۔ آخر کعب نے جبت وطاغوت کو سجدہ کیا پھر ابوسفیان نے کہا کہ ہم حاجیوں کو اونٹوں پر چڑھا لاتے ہیں انکو کھانا پانی دیتے ہیں۔ حرم کی خدمت کرتے ہیں بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں، قیدیوں کو آزاد کرتے ہیں بھلا یہ تو بتاؤ کہ ہمارا دین بہتر یا محمدؐ کا۔ کعب خوشامد کے مارے بول اٹھا کہ تمہارا دین بہتر ہے مگر اس کی اصلی وجہ یہ تھی کہ یہودیوں کو اسکا رشک تھا کہ یہ نبوت اسحاقؑ کی اولاد سے پلٹ کر اسماعیلؑ کی اولاد میں کیوں جا رہی ۱۲۔

ت ابوالحسن مغازلی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے۔ کہ اس آیت میں الناس سے مراد عام لوگ نہیں ہیں بلکہ مخصوص ہم اہل بیت پیغمبر ہیں جن پر لوگ حسد کرتے ہیں۔ صواعق محرقہ علامہ ابن حجر ۱۲

فَقَدْ اٰتَيْنَاۤ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ

کو کتاب اور عقل کی باتیں عطا فرمائی ہیں اور ان کو بہت بڑی سلطنت لے بھی دی ہے پھر ان میں سے

مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝ فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ

کچھ (عطائے فضیلت پر) ایمان لائے اور کچھ اس سے انکار کر بیٹھے اور (اس انکار فضیلت کی سزا

صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کے لیے) جہنم کی دہکتی ہوئی آگ کافی ہے (یاد رہے) کہ جن لوگوں نے ہماری

بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ

آیتوں سے انکار کیا ہم انہیں ضرور عنقریب جہنم کی آگ میں جھونک دیں گے اور جب ان کی

بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کھالیں (جل کر) گل جائیں گی تو ہم ان کے لیے دوسری کھالیں بدل کر پیدا کر دیں گے تاکہ وہ (اچھی طرح)

كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

عذاب کا مزہ چکھیں بیشک خدا (ہر چیز پر) غالب اور حکمت والا ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے

سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

کام کیے ہم انکو عنقریب ہی (بہشت کے) ایسے ایسے (ہرے بھرے) باغوں میں جا پہنچائیں گے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫

جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور ان میں ہمیشہ ابدالآباد تک رہیں گے وہاں انکی صاف ستھری بیبیاں ہونگی

وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ

اور ہم انہیں گھنی گھنی چھاؤں میں لے جا کر رکھیں گے۔ (اے ایماندارو) خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ

تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ

لوگوں کی امانتیں امانت رکھنے والوں کے حوالے کر دو اور جب لوگوں کے باہمی جھگڑوں کا

النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ

فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ خدا تمکو اسکی کیا ہی اچھی نصیحت کرتا ہے۔ اس میں تو شک

بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

نہیں کہ خدا سب کی سنتا (اور سب کچھ) دیکھتا ہے اے ایماندارو خدا کی

اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ

اطاعت کرو، اور رسولؐ کی اور جو تم میں سے (رسولؐ ہی کی طرح) صاحبان ۲ حکم ہوں

مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ

انکی اطاعت کرو۔ اور اگر تم کسی بات میں جھگڑا کرو پس اگر تم خدا اور روز آخرت پر ایمان

الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ

رکھتے ہو تو اس امر میں خدا اور رسولؐ کی طرف رجوع کرو۔ یہی (تمہارے حق میں) بہتر ہے۔



لہ ابراہیمؑ کی اولاد حضرت رسولؐ اور ان کے اہل بیتؑ ہیں اور یہی لوگ اس آیت کے سچے مصداق ہیں۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ ان حضرات سے بہتر کوئی شخص پردۂ دُنیا میں انکا صفات کا مستحق نہیں قرار پا سکتا۔ اسی بنا پر ایک روایت میں ہے کہ آل ابراہیم سے آل محمدؐ اور کتاب سے قرآن اور حکمت سے نبوت اور ملک عظیم سے امامت مُراد ہے اور یہ بھی واضح ہے کہ یہ باتیں سوائے آل محمدؐ اور کسی میں نہیں پائی جاتیں ۱۲۔

۲ لہ مفسرین نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ اولی الامر سے مُراد کون لوگ ہیں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس سے مُراد حاکم وقت ہے مگر حق یہ ہے کہ اس سے مُراد آئمہ معصومینؑ ہیں کیونکہ خدا نے جس طرح اپنی اور رسولؐ کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ اسی طرح ان کی اطاعت بھی تمام بندوں پر واجب کی ہے محض یہ شخص خدا اور رسولؐ کا نائب ٹھہرا تو معصوم ہونا بھی ضروری ہوا کیونکہ اس کو عقل نہیں قبول کرتی۔ کہ گنہگار کی اطاعت کا حکم خدا دے۔ تفسیر کبیر ج ۳ صفحہ ۳۵۷ طبع مصر۔ اور بارہ اماموں کے سوا کوئی شخص نہ مدعی ہے نہ دعوٰی ہو سکتا ہے۔ حضرت رسول کریمؐ فرماتے ہیں انا و علیؑ و فاطمۃؑ والحسنؑ والحسینؑ وتسعۃ من ولد الحسین مطہرون معصومون۔ میں اور علی اور فاطمہ اور حسن و حسین اور حسینؑ کی نو اولاد سب پاک و پاکیزہ اور معصوم ہیں۔ (مودۃ القربیٰ صفحہ ۱۵۹ مودت ۱۰) اس کے علاوہ یہ تو ظاہر ہے کہ یہ حکم خداوندعالم کا کسی خاص زمانہ یا وقت یا خاص کسی شخص کے واسطے نہیں ہے۔ بلکہ ہر شخص اور ہر وقت کے واسطے قیامت تک کے لیے ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اطاعت بھی عام ہے۔ امور دُنیا اور دین کی تخصیص نہیں ہے بلکہ عام اطاعت اب دیکھنا یہ ہے کہ اگر اولی الامر سے مُراد دُنیا کے بادشاہوں تو مذہب اسلام کا کوئی ٹھکانہ نہ رہے گا۔ کیوں کہ کہیں نصرانی بادشاہ ہیں کہیں بدمذہب والے کہیں کفار۔ اور اگر مسلمان ہی منحصر ہوں تو پھر ان میں خدا جانے کتنے فرقے ہیں اور حدیث رسولؐ کے مطابق ایک کے سوا سب جہنمی ہیں۔ پھر کہیں سُنی بادشاہ ہیں

(باقی صفحہ ۱۰۴ پر)

ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝٥٩ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ

اور انجام کی راہ سے بہت اچھا ہے (اے رسولؐ) کیا تم نے ان لوگوں (کی

يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ

حالت) پر نظر نہیں کی جو یہ خیالی پلاؤ پکاتے ہیں کہ جو (کتاب) تجھ پر نازل کی گئی اور جو (کتابیں) تم سے

مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ

پہلے نازل کی گئیں (سب پر) ایمان لائے ہیں اور دلی تمنا یہ ہے کہ سرکشوں کو اپنا حاکم بنائیں

وَ قَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَ يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ

حالانکہ انکو حکم دیا گیا ہے کہ ان کی بات نہ مانیں اور شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ انہیں

اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝٦٠ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ

بہکا کے بہت دور لے جائے اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ خدا نے جو

تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ

(کتاب) نازل کی ہے اُس کی طرف اور رسولؐ کی طرف رجوع کرو تو تم منافقین کو دیکھتے ہو کہ تم سے کس طرح

الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝٦١ فَكَيْفَ اِذَآ

منہ پھیر لیتے ہیں۔ پھر جب ان پر اُن کے کرتوت کی وجہ سے

اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ

کوئی مصیبت پڑتی ہے تو کیونکر تمہارے پاس خدا کی قسمیں کھاتے ہوئے آتے

يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّ تَوْفِيْقًا ۝٦٢

ہیں کہ ہمارا مطلب تو نیکی اور میل ملاپ کے سوا کچھ نہ تھا۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ فَاَعْرِضْ

یہ وہ لوگ ہیں کہ کچھ خدا ہی ان کے دل کی حالت خوب جانتا ہے پس تم ان

عَنْهُمْ وَ عِظْهُمْ وَ قُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيْغًا ۝٦٣

سے درگزر کرو اور ان کو نصیحت کرو اور اُن سے ان کے دل میں اتر جانے والی برمحل بات کہو۔

وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ

اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس واسطے کہ خدا کے حکم سے لوگ اسکی اطاعت کریں۔ اور

لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا

(اے رسولؐ) جب ان لوگوں نے (نافرمانی کرکے) اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا۔ اگر تمہارے پاس

اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا

چلے آتے، اور خدا سے معافی مانگتے اور رسولؐ (تم) بھی انکی مغفرت چاہتے تو بیشک وہ لوگ خدا کو

رَّحِيْمًا ۝٦٤ فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ

بڑا توبہ قبول کرنیوالا مہربان پاتے (پس اے رسولؐ) تمہارے پروردگار کی قسم

لہ ایک روایت میں ہے کہ چند منافقوں نے ایک مرتبہ نفاق پر اتفاق کیا۔ خدا نے اپنے رسولؐ کو ان کے حال سے خبر دی۔ اور آپ نے سب لوگوں کو جمع کرکے فرمایا کہ تم میں سے بارہ آدمیوں نے نفاق پر اتفاق کیا ہے اگر وہ اپنی جگہ سے اٹھیں اور اپنی مغفرت چاہیں تو ان کے واسطے سفارش کروں ہرچند آپ نے اصرار سے فرمایا مگر اپنی جگہ سے ایک نے حرکت نہ کی۔ اس کے بعد آپؐ نے سب کا پتہ بتا دیا اور وہ لوگ ذلیل و رسوا ہوئے اور اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ ١٢

(بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ ١٠٣)

کہیں شیعہ کہیں کچھ۔ پھر مسلمان اطاعت کریں تو کس کی؟ سب کی کریں تو یہ محال ہے تب ضروری ہے کہ دنیا کے بادشاہوں کے علاوہ کوئی اور شخص مراد ہو اور اس شخص کا موجود بھی رہنا ضروری ہے ورنہ خدا کا حکم لغو اور بے کار ہو جائیگا۔ اسی بناء پر حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے زمانے کے امام کی معرفت حاصل کیے بغیر مر جائے تو کافر کی موت مرتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ بادشاہ دنیا کی معرفت حاصل نہ کرنے سے کوئی شخص کافر نہیں ہو سکتا۔ اور حدیث جابر بن عبداللہ انصاری میں بھی اس کی تصریح موجود ہے کہ اولی الامر سے مراد آئمہ معصومینؑ ہیں بلکہ اور میں تو وہ بارہ امام کے نام تک تصریحاً موجود ہیں ینابیع المودت۔ امام راغب اصفہانی آیہ اولی الامر کے ذیل میں لکھتے ہیں: "آئمۃ من اہل البیت"۔ اولی الامر، آئمہ اہل بیت علیہم السلام ہیں۔

(مفردات امام راغب صفحہ ٢٣ (عربی) طبع کراچی ینابیع المودۃ صفحہ ١١٥ مناقب المرتضوی صفحہ ٩٣ ارجح المطالب صفحہ ١٠٥) ١٢

فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا

یہ لوگ سچے مومن نہ ہونگے تاوقتیکہ اپنے باہمی جھگڑوں میں تمکو اپنا حاکم (نہ) بنائیں پھر (یہی نہیں بلکہ) جو

مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا

کچھ تم فیصلہ کرو اس سے کسی طرح تنگدل بھی نہ ہوں بلکہ خوش خوش اس کو مان بھی لیں (اسلامی شریعت

عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ

سہلہ میں تو انکا یہ حال ہے) اگر ہم (بنی اسرائیل کی طرح) ان پر یہ حکم جاری کر دیتے کہ تم آپ اپنے لوگوں کو قتل کر ڈالو

مَا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا

یا شہر بدر ہو جاؤ تو ان میں سے چند آدمیوں کے سوا یہ لوگ تو اسکو نہ کرتے اور اگر یہ لوگ اس بات پر

يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ۝

عمل کرتے جس کی انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو ان کے حق میں بہت بہتر ہوتا اور (دین میں بھی) بہت ثابت قدمی سے جمے

وَإِذًا لَآتَيْنَاهُمْ مِنْ لَدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا ۝ وَ

رہتے، اور (اس صورت میں) ہم بھی اپنی طرف سے ضرور بڑا (اچھا) بدلہ دیتے اور

لَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝ وَمَنْ يُطِعِ

ان کو راہ راست کی بھی ضرور ہدایت کرتے اور جس شخص نے خدا اور رسولؐ کی اطاعت

اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

کی تو ایسے لوگ ان (مقبول) بندوں کے ساتھ ہونگے جنہیں خدا نے اپنی نعمتیں دی ہیں یعنی انبیاء [1]

مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ

اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ لوگ کیا ہی

وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۝ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ ۚ

اچھے رفیق ہیں یہ خدا کا فضل (وکرم) ہے اور خدا تو واقف کاری

وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا

میں بس ہے اے ایماندارو (جہاد کے وقت) اپنی حفاظت (کے ذرائع)

حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوا ثُبَاتٍ أَوِ انْفِرُوا جَمِيعًا ۝ وَإِنَّ

اچھی طرح دیکھ لو۔ پھر (تمہیں اختیار ہے) خواہ دستہ دستہ نکلو یا سب کے سب اکٹھے ہو کر نکل کھڑے ہو اور تم میں

مِنْكُمْ لَمَنْ لَيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَالَ

سے بعض ایسے بھی ہیں جو (جہاد سے) ضرور پیچھے ہٹیں گے۔ پھر اگر (اتفاقاً) تم پر کوئی مصیبت آ پڑی

قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُنْ مَعَهُمْ شَهِيدًا ۝

تو کہنے لگے خدا نے مجھ پر بڑا فضل کیا کہ میں ان (مسلمانوں کے ساتھ) موجود نہ ہوا۔

وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِنَ اللَّهِ لَيَقُولَنَّ كَأَنْ

اور اگر تم پر خدا نے فضل کیا (اور دشمن پر غالب آئے) تو اس طرح اجنبی بن کے گویا تم میں اور اس میں

[1] ایک حدیث میں ہے نبیین سے حضرت رسولؐ اور صدیقین سے حضرت علیؑ بن ابی طالب اور شہداء سے حسنینؑ اور صالحین سے باقی آئمہ مراد ہیں اور یہی قرین عقل بھی ہے۔ کیونکہ نبیین سے حضرت رسولؐ کا مراد ہونا تو ظاہر ہے اور اس میں کسی کو کلام بھی نہیں اب صدیقین سے حضرت علیؑ کا مراد ہونا تو یہ بھی ظاہر ہے۔ کیونکہ اگر صدیق کے معنی تصدیق کنندہ کے لیے جائیں تو تاریخوں سے ثابت اور ساری دنیا کو معلوم ہے کہ حضرت رسولؐ کی نبوت کی تصدیق کرنے والے سب سے پہلے علیؑ بن ابی طالب ہیں اور اگر سچے کے معنی لیے جائیں تو بھی حضرت علیؑ کے سوا دوسرا کوئی اس کا مستحق نہیں ہو سکتا کیونکہ اور جن لوگوں کو صدیق کہا جاتا ہے انہیں انتیس برس تک بتوں کے آگے سر جھکایا ہے اور حضرت علیؑ نے کبھی بتوں کو سجدہ کیا ہی نہیں اسی وجہ سے اوروں کی عصمت کا کوئی قائل نہیں۔ اور حضرت حسنینؑ کا شہید راہ خدا ہونا، تو ظاہر ہے اور صالحین سے باقی آئمہ کے مراد ہونے میں بھی کوئی مسلمان شک نہیں کر سکتا کیونکہ صالحین سے مراد نیکوکاروں کی کامل فرد ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ہر زمانہ میں یہ حضرات آئمہ تمامی خلائق سے صلاح و تقوےٰ وغیرہ میں اکمل تھے۔

لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ

کبھی کی محبت ہی نہ تھی۔ یوں کہنے لگا کہ اے کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو میں بھی بڑی

مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ

کامیابی حاصل کرتا پس جو لوگ دنیا کی زندگی (جان تک) آخرت

اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ط

کے واسطے دے ڈالنے کو موجود ہیں ان کو خدا کی راہ میں جہاد کرنا چاہیئے اور جس نے خدا کی راہ میں

وَ مَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ

جہاد کیا پھر شہید ہوا یا غالب آیا تو (بہر حال) ہم تو عنقریب ہی اسکو بڑا اجر[1]

فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ

عطا فرمائیں گے (اور مسلمانو) تم کو کیا ہو گیا ہے کہ خدا

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ

کی راہ میں ان کمزور و[2] بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں (کو کفار کے پنجہ سے چھڑانے)

وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا

کے واسطے جہاد نہیں کرتے جو (حالت مجبوری میں) خدا سے دعائیں مانگ رہے ہیں کہ اے

مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ج وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ

ہمارے پالنے والے کسی طرح (اس بستی مکہ) سے جس کے باشندے بڑے ظالم ہیں ہمیں نکال اور

لَّدُنْكَ وَلِيًّا لا وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ط ۝

اپنی طرف سے کسی کو ہمارا سرپرست بنا اور تو خود ہی کسی کو اپنی طرف سے ہمارا مددگار بنا۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ج وَ الَّذِيْنَ

(پس دیکھو) ایمان والے تو خدا کی راہ میں لڑتے ہیں اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے

كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا

مرتے ہیں۔ پس (مسلمانو) تم شیطان کے ہوا خواہوں سے لڑو (اور کچھ پرواہ نہ کرو)

اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ج اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ع ۝

کیونکہ شیطان کا داؤ تو بہت ہی بودا ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَ اَقِيْمُوا

(اے رسولؐ) کیا تم نے ان لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی (جنکو جہاد کی آرزو تھی اور)

الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ج فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ

ان کو حکم تھا کہ (ابھی چندے) اپنے ہاتھ روکے رہو اور پابندی سے نماز پڑھو اور

اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ

زکوٰۃ دیئے جاؤ مگر جب جہاد ان پر واجب کیا گیا تو ان میں سے کچھ لوگ (بودے پن میں)

[1] حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ شہید راہِ خدا کی مخصوص سات فضیلتیں ہیں۔ ۱: جو قطرہ اس کے بدن سے پہلا قطرہ خون گرتا ہے تو کل گناہ اس کے بخش دیئے جاتے ہیں۔ ۲: جب وہ زمین پر گرتا ہے تو اسکا سر حور عین کی گود میں ہوتا ہے ۳: بعد شہادت اسکو فوراً جنت کی پوشاک پہنائی جاتی ہے۔ ۴: خزینہ دار بہشت فوراً تمام خوشبوئیں لے کر حاضر ہوتا ہے کہ جس کو چاہے پسند کرے۔ ۵: جو گھر اسکا بہشت میں مقرر ہے وہ اسے دکھا دیا جاتا ہے۔ ۶: اسکی روح کو حکم ہوتا ہے کہ بہشت میں جہاں چاہے حظ حاصل کرتی پھرے۔ ۷: بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہو کر اپنی قرب و منزلت بڑھا رہا ہے۔۱۲

[2] حضرت رسولؐ کی ہجرت کے بعد بہت سے لوگ ہجرت کر گئے مگر کچھ لوگ ایسے بھی تھے کہ وہ حقیقۃً مسلمان تھے مگر انکے اقارب اور رشتہ دار انہیں مکہ سے نکلنے نہ دیتے تھے اور طرح طرح کی تکلیفیں پہنچاتے تھے چنانچہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ منجملہ ان لوگوں کے میں اور میری ماں بھی تھیں کہ ہمیشہ دعائیں مانگا کرتے تھے کہ خدا کسی طرح ہمیں اس بستی سے نکالے اس پر خدا نے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دی۔ آخر بے کسوں کی دعا قبول ہو کر یہی کہ کچھ لوگوں کے واسطے ہجرت کی راہیں پیدا ہو گئیں اور باقیماندہ لوگوں کی بروز فتح مکہ حضرت رسولؐ نے دل دہی کی اور عتاب بن اسید کو مکہ کا حاکم بنا کر ان کی نصرت و مدد کی۔۱۲

أَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ
لوگوں سے اس طرح ڈرنے لگے جیسے کوئی خدا سے ڈرے بلکہ اس سے کہیں زیادہ اور (گھبرا کر)
لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا
کہنے لگے خدایا تو نے ہم پر جہاد کیوں لے واجب کر دیا ہمکو کچھ دنوں کی اور مہلت کیوں نہ دی
قَلِيلٌ ۚ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ وَلَا تُظْلَمُونَ
(اے رسولؐ) ان سے کہہ دو کہ دُنیا کی آسائش بہت تھوڑی ہے اور جو (خدا سے) ڈرتا ہے اسکی آخرت
فَتِيلًا ۝٧٧ أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ
اس سے کہیں بہتر ہے۔ اور (وہاں) تو ریشہ (بال) برابر بھی تم لوگوں پر ظلم نہیں کیا جائیگا تم چاہے جہاں
فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ وَإِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا
ہو موت تو تم کو لے ہی ڈالے گی۔ اگرچہ تم کیسے ہی مضبوط پکے گنبدوں میں جا چھپو اور ان کو سے اگر
هَٰذِهِ مِنْ عِندِ اللَّهِ ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا
کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو کہنے لگتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اور اگر انکو کوئی تکلیف پہنچی تو (شرارت سے)
هَٰذِهِ مِنْ عِندِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۖ فَمَالِ
کہنے لگتے ہیں کہ (اے رسولؐ) یہ تمہاری بدولت ہے (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ سب خدا کی طرف سے ۳
هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ۝٧٨
سے ہے پس ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کوئی بات ہی نہیں سمجھتے حالانکہ (سچ تو یوں ہے کہ) جب تمکو کوئی فائدہ پہنچے
مَّا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۖ وَمَا أَصَابَكَ
تو سمجھو خدا کی طرف سے ہے اور جب تمکو کوئی تکلیف پہنچے تو (سمجھو کہ) خود تمہاری بدولت ہے اور (اے رسولؐ)
مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ
ہم نے تم کو لوگوں کے پاس پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اور (اس کے لیے) خدا کی گواہی کافی ہے
رَسُولًا ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝٧٩ مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ
جس نے رسول کی اطاعت کی تو اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے
فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۖ وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ
روگردانی کی تو (تم کچھ خیال نہ کرو کیونکہ) ہم نے تمکو
حَفِيظًا ۝٨٠ وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ
کچھ پاسبان (مقرر) کر کے تو بھیجا نہیں ہے (یہ لوگ تمہارے سامنے تو) کہہ دیتے ہیں کہ ہم آپ
عِندِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ ۖ
کے فرمانبردار ہیں لیکن جب تمہارے پاس سے باہر نکلے تو ان میں سے کچھ لوگ جو کچھ (تم سے) کہہ چکے تھے
وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ ۖ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ
اس کے خلاف راتوں کو مشورہ کرتے ہیں حالانکہ (یہ نہیں سمجھتے) یہ لوگ راتوں کو جو کچھ بھی مشورہ کرتے ہیں اُسے

---

لے یہ کیفیت کہ ان لوگوں کی ہے جو اکثر جہاد سے بھاگ جایا کرتے تھے اور کبھی معرکہ میں گھس کر کسی کو قتل کرنا نصیب نہ ہوا اور نہ کبھی ان کے بدن پر کوئی زخم لگا۔ ایسے ہی لوگوں کو سمجھانے کے واسطے بعد کی آیتیں نازل ہوئی ہیں۔ ۱۲

ہے جس سال حضرت رسولؐ نے ہجرت کی تھی اتفاقاً اس سال مدینہ میں میوے بھی کم آئے تھے، اور غلہ بھی گراں تھا پھر کیا تھا۔ یہودیوں کو ایک شگوفہ ہاتھ آیا کہنے لگے کہ یہ محمدؐ کے آنے کی بدشگونی ہے۔ خدا نے ان کے جھٹلانے کے واسطے یہ آیت نازل کی۔ ۱۲

۳: پہلے تو خدا نے مجملاً فرمایا تھا کہ سب خدا ہی کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد اس کی تفصیل فرماتا ہے کہ ہر بھلائی یا بُرائی خدا کی طرف سے تو ضرور ہے مگر اتنا فرق ہے کہ بھلائی تو اس کے فضل و کرم سے ہوتی ہے اور بُرائی بندوں کے گناہ کے عوض میں۔ چنانچہ حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ کوئی پوست بدن کا کسی لکڑی سے نہیں چھلتا اور پاؤں کسی بندے کا زمین سے نہیں پھسلتا مگر اس کے گناہ کے سبب سے مگر یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ بھلائی بُرائی سے بندوں کے افعال مُراد نہیں ہیں، بلکہ رحمت اور زحمت، آرام و تکلیف جو انسان کے اختیار و قابو سے باہر ہو۔ ۱۲

عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ

خدا لکھتا جاتا ہے پس تم ان لوگوں کی کچھ پرواہ نہ کرو اور خدا پر بھروسہ رکھو اور خدا کارسازی کے لیے کافی ہے تو

الْقُرْاٰنَ ؕ وَ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا

کیا یہ لوگ قرآن میں بھی غور نہیں کرتے اور (یہ خیال نہیں کرتے کہ) اگر خدا کے سوا کسی اور کی طرف

فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝ وَ اِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ

سے (آیا) ہوتا تو ضرور اس میں بڑا اختلاف پاتے جب ان کے (مسلمانوں کے) پاس امن یا خوف کی

اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَ لَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰٓى

خبر آئی تو اسے فوراً مشہور کر دیتے ہیں حالانکہ اگر وہ اس خبر کو رسولؐ یا اپنے (ایمانداروں) میں

اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ

سے صاحبان [1] امر تک پہنچاتے تو بیشک جو لوگ ان میں سے اس کی تحقیق کرنے والے ہیں

مِنْهُمْ ؕ وَ لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ

(پیغمبر یا اولی الامر) اسکو سمجھ لیتے (کہ مشہور کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں) اور (مسلمانو) اگر تم پر خدا کا فضل

الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا

(و کرم) اور اس کی مہربانی [2] نہ ہوتی تو چند آدمیوں کے سوا تم سب کے سب شیطان کی پیروی کرنے لگتے پس

تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ

(اے رسولؐ) تم خدا کی راہ میں جہاد کرو اور تم اپنی ذات کے سوا اور کسی کے ذمہ دار نہیں [3] ہو۔ اور

اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَ اللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّ

ایمانداروں کو (جہاد کی) ترغیب دو عنقریب خدا کافروں کی ہیبت روک دیگا۔ اور خدا کی ہیبت

اَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ

سب سے زیادہ ہے اور اس کی سزا بہت سخت ہے۔ جو شخص اچھے کام کی سفارش کرے تو اس کو بھی اس

لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ

کام کے ثواب سے کچھ حصہ ملے گا۔ اور جو بُرے کام کی سفارش کرے تو اس کو بھی اسی کام کی

لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝

سزا کا کچھ حصہ ملے گا۔ اور خدا تو ہر چیز پر نگہبان ہے۔

وَ اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ

اور جب تمہیں کسی طرح کوئی شخص [4] سلام کرے تو تم بھی اس کے جواب میں اس سے بہتر

رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ۝

طریقہ سے سلام کرو یا وہی لفظ جواب میں کہہ دو۔ بے شک خدا ہر چیز کا حساب کرنے والا ہے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

جس کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں وہ تمکو قیامت کے دن جس میں ذرا بھی



[1] ہم نے اسی سورۃ کی آیت ۵۸ کی تفسیر میں ثابت کیا ہے کہ اولی الامر سے مراد دوازدہ امام ہیں۔ دیکھئے صفحہ ۱۰۳

[2] ایک حدیث میں ہے کہ فضل خدا سے حضرت رسولؐ اور رحمت سے حضرت علیؑ مراد ہیں۔ اور یہ واقعہ ہے کیونکہ اسلام کی قوت و شوکت جو حضرت علیؑ کے قوت بازو سے ہوئی دوسرے سے اسکا عشر عشیر بھی نہ ہو سکا۔ جب ہی تو حضرت رسولؐ نے جنگ خندق میں فرما دیا تھا کہ آج کی علیؑ کی ایک ضربت قیامت تک تمام جن و انس کی عبادت سے افضل ہے۔ ۱۲

[3] جب حضرت رسولؐ نے جنگ بدر صغریٰ کا قصد کیا تو نعیم نے مسلمانوں کو ابوسفیان کے لشکر اور اس کی فوج کی کثرت سے ڈرا دیا۔ اور مسلمانوں کے دل پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ اکثر لوگ اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ رہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور آپؐ نے فرما دیا کہ اگر تم میں سے کوئی نہ جائیگا تو میں اکیلا جاؤنگا۔ آخر جوں توں کر کے ستر آدمی آپؐ کے ساتھ ہوئے اور آپؐ خدا پر توکل کر کے روانہ ہوئے۔ خدا نے اس مٹھی بھر فوج کا ایسا رعب ابوسفیان کے دل پر بٹھا دیا کہ وہ الٹے پاؤں تک کو واپس گیا اور مسلمان صحیح و سالم مدینہ کو واپس آئے الله الله وہ کیا وقت تھا کہ خدا نے حضرت رسولؐ کو ہزاروں سے تنہا جہاد کرنے کا حکم دیا تھا اور واقعی اگر کوئی بھی آپؐ کے ساتھ نہ جاتا تو آپ اکیلے تشریف لے جاتے اور حکم خدا کو پورا کر چھوڑتے ۱۲۔

[4] اگرچہ سلام کرنا سنت ہے اور اسکا جواب واجب ہے مگر سلام کرنے کا ثواب زیادہ ہے اور جواب دینے والے کا کم اور اگر جواب نہ دے تو گناہ الگ سلام کی تہذیب یہ ہے کہ کم لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں، سوار پیدل کو، خچر کا سوار گدھے کے سوار کو، گھوڑے کا سوار خچر کے سوار کو، چھوٹا بڑے کو اور چلنے والا بیٹھنے والے کو اور سلام بلند آواز سے کرے اور جواب اس طرح دے کہ وہ سُنے اور بُت پرست، شراب کے دستر خوان پر بیٹھنے والے، شطرنج و چوسر کھیلنے والے سے کھیلنے کے وقت، ہیجڑے اور شوہر دار عورتوں پر تہمت کرنے

(باقی صفحہ ۱۰۹ پر)

لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَ مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۝٨٧

شک نہیں ضرور اکٹھا کریگا اور خدا سے بڑھ کر بات میں سچا کون ہوگا (مسلمانو) پھر تمکو کیا ہو گیا ہے

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَ اللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ

کہ تم منافقوں ۱؎ کے بارے میں بھی دو فریق ہو گئے ہو (ایک موافق ایک مخالف) حالانکہ خود

بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ

خدانے انکے کرتوتوں کی بدولت ان کی (عقلوں کو) اُلٹ پلٹ دیا ہے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ

اللّٰهُ ؕ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝٨٨

جس کو خدانے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے تم اُسے راہ راست پر لے آؤ

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا

حالانکہ خدانے جس کو گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اس کے لیے تم میں سے کوئی شخص راستہ نکال ہی نہیں

تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

سکتا۔ ان لوگوں کی خواہش تو یہ ہے کہ جس طرح وہ کافر ہو گئے تم بھی کافر ہو جاؤ تاکہ تم ان کے برابر ہو جاؤ

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَ اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ

پس جب تک وہ خدا کی راہ میں ہجرت نہ کریں تم ان میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ۔ پس اگر وہ اس سے بھی منہ

وَ لَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ۝٨٩ اِلَّا الَّذِيْنَ

موڑیں تو انہیں گرفتار کرو اور جہاں پاؤ قتل کر دو اور ان میں سے کسی کو نہ اپنا دوست بناؤ نہ مددگار۔ مگر جو لوگ

يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ

کسی ایسی قوم سے جا ملے ہوں کہ تم میں اور ان میں (صلح کا) عہد و پیمان ہو چکا ہے یا تم سے

جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ

جنگ کرنے یا اپنی قوم کے ساتھ لڑنے سے دل تنگ ہو کر تمہارے

يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ

ہوں (تو انہیں آزار نہ پہنچاؤ) اور اگر خدا چاہتا تو ان کو تم پر غلبہ دیتا تو وہ تم سے ضرور لڑتے

فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَ اَلْقَوْا

پس اگر وہ تم سے کنارہ کشی کریں اور وہ تم سے نہ لڑیں اور تمہارے پاس صلح کا پیغام دیں تو پھر

اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ۝٩٠

تمہارے لیے ان لوگوں پر (آزار پہنچانے کی) خدا نے کوئی سبیل نہیں ۲؎ نکالی

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَ

عنقریب تم کچھ ایسے اور لوگوں ۳؎ کو بھی پاؤ گے جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور

يَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ

اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں (مگر) جب کبھی جھگڑے کی طرف بلائے گئے تو اسمیں اوندھے منہ کے

---

۱؎ کچھ لوگ مکہ سے مدینہ اپنے کو مسلمان ظاہر کر کے جا رہے تھے۔ راستہ میں خدا جانے انہیں کیا سوجھی کہ پھر مکہ کو واپس آئے اور اپنے کفر و شرک کا اعلان کر کے یمامہ چلے گئے۔ اب کچھ مسلمانوں کو ان سے جنگ کرنے میں تامل ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

۲؎ یہ اس زمانہ کا حکم ہے کہ حضرت رسولؐ کو یہ ہدایت کی گئی تھی کہ جو تم سے لڑے اس سے تم بھی لڑو، اور جو تم سے نہ لڑے تم بھی اس سے مت لڑو مگر سورۂ برأت کے نازل ہونے سے یہ حکم منسوخ ہو گیا اور تمام مشرکین سے جہاد کا حکم ہوا مگر جس نے حضرتؐ سے روز فتح مکہ عہد و پیمان کر لیا تھا وہ مستثنیٰ تھے۔ ۱۲

۳؎ یہ آیت عینیہ بن حصین الفزاری کے بارے میں نازل ہوئی ہے جب ان کے شہر میں خشک سالی کی وجہ سے قحط ہوا تو حضرت رسولؐ کے پاس آکر مصالحہ کیا اور نخلستان میں رہنے لگا۔ حالانکہ وہ ملعون منافق تھا جس کا نام حضرتؐ نے احمق مطاع رکھا تھا۔ ۱۲

(بقیہ حاشیہ ص ۱۰۸)

والے شاعر، سود خوار، علانیہ بدکاری کرنے والے اور نمازی کو وقت نماز سلام نہ کرنا چاہیئے۔ مقیم کے واسطے سلام کا بقیہ مصافحہ ہے اور مسافر کے واسطے معانقہ۔ عالمگیری۔ ۱۲

جو صلح کرنا چاہے اس سے نہ لڑو

فَاِنۡ لَّمۡ يَعۡتَزِلُوۡكُمۡ وَيُلۡقُوۡۤا اِلَيۡكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوۡۤا
باز نہ آئیں (اور) نہ تم سے کنارہ کشی کریں اور نہ تمہاری طرف صلح کا پیغام بھیجیں اور نہ لڑائی سے
اَيۡدِيَهُمۡ فَخُذُوۡهُمۡ وَاقۡتُلُوۡهُمۡ حَيۡثُ ثَقِفۡتُمُوۡهُمۡ‌ ؕ
اپنے ہاتھ روکیں پس انکو پکڑو اور جہاں پاؤ انکو قتل کرو۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جن
وَاُولٰۤـئِكُمۡ جَعَلۡنَا لَـكُمۡ عَلَيۡهِمۡ سُلۡطٰنًا مُّبِيۡنًا ۞ وَمَا
پر ہم نے تمہیں صریحی غلبہ عطا فرمایا اور لے کسی
كَانَ لِمُؤۡمِنٍ اَنۡ يَّقۡتُلَ مُؤۡمِنًا اِلَّا خَطَـــًٔا‌ ۚ وَمَنۡ
ایماندار کو یہ جائز نہیں کہ کسی مومن کو جان سے مار ڈالے مگر دھوکے سے (قتل کیا ہو تو دوسری
قَتَلَ مُؤۡمِنًا خَطَـــًٔا فَتَحۡرِيۡرُ رَقَبَةٍ مُّؤۡمِنَةٍ وَّدِيَةٌ
بات ہے) اور جو شخص کسی مومن کو دھوکے سے (بھی) مار ڈالے تو (اس پر) ایک ایماندار غلام کا آزاد کرنا
مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهۡلِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ يَّصَّدَّقُوۡا‌ ؕ فَاِنۡ كَانَ
اور مقتول کے قرابتداروں کو خون لے بہا دینا (لازم) ہے مگر جب وہ لوگ معاف کریں۔ پھر اگر مقتول ان
مِنۡ قَوۡمٍ عَدُوٍّ لَّـكُمۡ وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَتَحۡرِيۡرُ رَقَبَةٍ
لوگوں میں سے ہو جو تمہارے دشمن (کافر حربی) ہیں اور وہ (مقتول) مومن ہو تو (صرف) ایک مسلمان غلام کو
مُّؤۡمِنَةٍ‌ ؕ وَاِنۡ كَانَ مِنۡ قَوۡمٍۢ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُمۡ
آزاد کرنا اور اگر مقتول ان (کافر) لوگوں میں کا ہو جن سے تمہارا عہد و پیمان ہو چکا ہے تو (قاتل پر) وارثان مقتول
مِّيۡثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهۡلِهٖ وَتَحۡرِيۡرُ رَقَبَةٍ
کو خون بہا دینا اور ایک بندہ مومن کا آزاد کرنا واجب ہے۔ پھر جو شخص (غلام آزاد کرنے کو) نہ پائے
مُّؤۡمِنَةٍ‌ ۚ فَمَنۡ لَّمۡ يَجِدۡ فَصِيَامُ شَهۡرَيۡنِ
تو اس کا کفارہ خدا کی طرف سے لگاتار دو مہینے کے روزے ہیں
مُتَتَابِعَيۡنِ تَوۡبَةً مِّنَ اللّٰهِ‌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا
اور خدا خوب واقف کار (اور) حکمت والا
حَكِيۡمًا ۞ وَمَنۡ يَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ
ہے۔ اور جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر مار ڈالے (تو غلام کی آزادی وغیرہ اسکا کفارہ نہیں بلکہ)
جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيۡهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَلَعَنَهٗ
اس کی سزا دوزخ ہے اور وہ ہمیشہ اس میں رہے گا۔ اس پر خدا نے (اپنا) غضب ڈھایا ہے اور اس
وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيۡمًا ۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا
پر لعنت کی ہے اور اس کے لیے بڑا سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اے ایماندارو جب تم خدا کی راہ میں
اِذَا ضَرَبۡتُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوۡا وَلَا تَقُوۡلُوۡا
(جہاد کرنے کو) سفر کرو تو (کسی کے قتل کرنے میں جلدی نہ کرو بلکہ) اچھی طرح جانچ لیا کرو اور جو شخص



قتل خطا کا کفارہ

لے عیاش بن ربیعہ ہجرت سے قبل ہی مسلمان ہو گیا تھا مگر مارے خوف کے اپنے عزیزوں سے ظاہر نہ کرتا تھا ایک دن رات کو موقع پاکر مدینہ کو چلتا ہوا۔ اس کی ماں اس کے فراق سے نالہ وزاری میں پریشان ہوئی۔ ابو جہل اور حارث دونوں عیاش کے مادری بھائی تھے۔ اپنی ماں کی بے قراری دیکھ کر عیاش کے پیچھے چلے اور آخر مدینہ کے قریب اس کو لے جا کر حیلہ و فریب دے کر واپس لے آئے اور مکہ میں پہنچتے ہی اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر دھوپ میں ڈال دیا تاکہ کسی طرح اسلام سے باز آئے۔ اسی اثناء میں حارث نے اس سے کہا کہ تو اب بھی اسلام کو سلام کر کیوں اپنے اوپر یہ رنج و تکلیف مول لیتا ہے۔ غرض عیاش نے مجبور ہو کر جو ان لوگوں نے کہا کہہ دیا اب حارث نے پھر اسکی ملامت شروع کی کہ اگر تو پچھلے دین پر تھا تو تو نے حق کو کیوں ترک کیا اور اگر وہ باطل تھا تو تو نے باطل اختیار ہی کیوں کیا تھا۔ یہ سن کر عیاش کو غصہ آگیا اور قسم کھا بیٹھا کہ جب قابو پاؤنگا تجھے قتل کروں گا۔ کچھ عرصہ کے بعد عیاش نے ہجرت کی اور مسلمان ہو گیا۔ اس کے تھوڑے ہی دنوں کے بعد حارث بھی مدینہ میں آیا اور مشرف باسلام ہوا۔ مگر عیاش اس وقت موجود نہ تھا ایک روز عیاش نے حارث کو تنہا پایا اور اپنی قسم پوری کرنے کی غرض سے اسے مار ڈالا جب مسلمانوں نے اس کی ملامت کی کہ تو نے ناحق ایک مسلمان کو مار ڈالا تب وہ پشیمان ہو کر حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے اس کے مسلمان ہونے کا حال معلوم نہ تھا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ١٢

قتل عمد کی سزا

٢ے خون بہا کی چھ چیزیں ہیں اور ان میں سے جو ممکن ہو ادا کرے یا پانچ برس سے زیادہ کے سو اونٹ یا پانچ برس کی دو سو گائیں یا بیل یا کم سے کم دو دو کپڑے کے دو سو جوڑے یا ہزار بکریاں یا بکرے یا ایک مثقال کے ہزار سکہ دار اشرفیاں یا دس ہزار چاندی کے درہم جس کے تیرہ سو چار روپے پونے چھ آنے انگریزی روپے ساڑھے گیارہ ماشے والے ہوتے ہیں ١٢

٣ے اس آیت کے نازل ہونے کا یہ سبب ہے کہ مقیس بن صبابہ نے اپنے

(باقی صـ١١١ پر)

لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ
(اظہار اسلام کی غرض سے) تمہیں سلام کرے تو تم (اسے بے سوچے سمجھے) نہ کہہ دیا کرو کہ تو ایماندار نہیں
عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ
ہے (اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ) تم (فقط) دنیاوی اثاثہ کی تمنا رکھتے ہو کہ اسی بہانہ قتل کرکے لوٹ لو اور
كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ
یہ نہیں سمجھتے کہ اگر یہی ہے) تو خدا کے ہاں بہت سی غنیمتیں ہیں (مسلمانو) پہلے تم خود بھی تو ایسے ہی تھے
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ لَا يَسْتَوِى
پھر خدا نے تم پر احسان کیا کہ (بے کھٹکے مسلمان ہو گئے) غرض (خوب) اچھاں بین کر لیا کرو بیشک خدا تمہارے ہر کام
الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ وَ
سے خبردار ہے۔ معذور لوگوں کے سوا (جہاد سے منہ چھپا کے) گھر میں بیٹھنے والے اور خدا کی راہ میں اپنے
الْمُجٰهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ
مال و جان سے جہاد کرنے والے ہرگز برابر نہیں ہو سکتے (بلکہ) اپنے مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو گھر
فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى
بیٹھ رہنے والوں پر خدا نے درجہ کے اعتبار سے بڑی فضیلت دی ہے (اگرچہ) خدا نے سب
الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ
ایمانداروں سے (خواہ جہاد کریں یا نہ کریں) بھلائی کا وعدہ کر لیا ہے مگر غازیوں کو خانہ نشینوں پر
فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ لا
عظیم ثواب کے اعتبار سے خدا نے بڑی فضیلت دی ہے (یعنی انہیں) اپنی طرف سے بڑے بڑے
دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَ مَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ
درجے اور بخشش اور رحمت (عطا فرمائیگا) اور خدا تو بڑا بخشنے
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ ع اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
والا مہربان ہے۔ بے شک[2] جن لوگوں کی قبض روح فرشتوں نے اس وقت
ظَالِمِىْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا
کی ہے کہ (دار الحرب میں پڑے) اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے (تو فرشتے قبض روح کے بعد حیرت سے)
مُسْتَضْعَفِيْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ
کہتے ہیں تم کس حالت (غفلت) میں تھے تو وہ (معذرت کے لہجہ میں) کہتے ہیں کہ ہم تو روئے زمین میں بیکس
اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ
تھے تو فرشتے کہتے ہیں کہ خدا کی (ایسی لمبی چوڑی) زمین میں اتنی بھی گنجائش نہ تھی کہ تم (کہیں) ہجرت کر کے چلے
وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ لا اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ
جاتے پس ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔ مگر جو مرد اور عورتیں اور بچے اس قدر بے بس[3] ہیں کہ

[1] جنگ تبوک کے وقت کعب بن مالک، مرارہ بن الربیع اور بلال بن امیہ وغیرہ وجان چرا کر گھر میں بیٹھ رہے اور جہاد میں جانے سے جی چھوڑ بیٹھے مگر عبداللہ بن مکتوم نے اپنی بینائی کا عذر پیش کیا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

[2] قیس بن فاکہ اور قیس بن ولید بظاہر اپنے کو مسلمان کہتے تھے مگر باوجود قدرت مکہ سے مدینہ ہجرت نہ کی جب جنگ بدر میں کفار قریش حضرت رسولؐ سے لڑنے گئے تو یہ لوگ بھی کفار کے ساتھ تھے۔ آخر یہ لوگ بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے ان ہی کے بارے میں خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ۱۲

[3] مستضعفین (بے کس) سے وہ مرد اور عورتیں مراد ہیں جو نہ کفر کی باتیں کسی حیلہ سے چھوڑ سکتے ہیں اور نہ ایمان کی طرف راہ پاتے ہیں چنانچہ منقول ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اور اس کی خبر جندب کو جو مکہ میں رہتا تھا معلوم ہوئی اور وہ ان دنوں بیمار تھا تو کہنے لگا۔ میں واللہ ان لوگوں میں نہیں ہوں جنکو خدا نے ہجرت سے مستثنیٰ کیا ہے۔ کیونکہ میں سکت بھی رکھتا ہوں اور مدینہ کا رستہ بھی جانتا ہوں اپنے بیٹوں سے بولا بر واللہ میں مکہ میں رات بسر نہ کروں گا یہاں تک کہ اس سے باہر نکل جاؤں کیونکہ مجھے ڈر معلوم ہوتا ہے کہ مبادا میں مکہ ہی میں مر جاؤں اور تم لوگ مجھے تختہ پر اٹھا کر لے چلو۔ غرض وہ اس طرح لادپھاند کر روانہ ہوا اور منزل تنعیم پر پہنچا تھا کہ مر گیا اور بہشت میں داخل ہوا اسی کی شان میں لبعد والی آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

مجاہدین کی فضیلت

الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً
نہ تو (دار الحرب سے نکلنے کی) کوئی تدبیر کر سکتے ہیں نہ ان کو اپنی رہائی کی کوئی راہ دکھائی دیتی ہے تو
وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۝ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ
امید ہے کہ خدا ایسے لوگوں سے درگزر کرے اور خدا تو بڑا معاف
يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝ وَمَنْ
کرنے والا بخشنے والا ہے اور جو شخص
يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا
خدا کی راہ میں ہجرت کریگا تو وہ روئے زمین میں بافراغت (چین سے رہنے سہنے کے)
وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ
بہت سے کشادہ مقام پائیگا اور جو شخص اپنے گھر سے جلا وطن ہو کے خدا اور اس کے
وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى
رسولؐ کی طرف نکل کھڑا ہوا پھر اُسے (منزل مقصود تک پہنچنے سے پہلے) موت آجائے تو خدا پر اسکا ثواب لازم
اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ ع وَاِذَا ضَرَبْتُمْ
ہو گیا، اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہی ہے (مسلمانو) جب تم روئے زمین
فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ
پر سفر کرو اور تمکو اس امر کا خوف ہو کر کفار (اثنائے نماز میں) تم سے فساد برپا کریں گے تو اس
الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ
میں تمہارے واسطے کچھ مضائقہ نہیں کہ نماز میں سے کچھ کم کر دیا کرو[1] بے شک کفار تو تمہارے کھلم کھلا
اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝ وَاِذَا كُنْتَ
دشمن ہیں۔ اور (اے رسولؐ) جب تم مسلمانوں میں موجود ہو اور (لڑائی ہو رہی ہو) کہ تم ان کو نماز[2]
فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ
پڑھانے لگو تو (دو گروہ کر کے ایک کو لڑائی کے واسطے چھوڑ دو اور) ان میں سے ایک جماعت تمہارے ساتھ
مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا
نماز پڑھے اور اپنے حربے ہتھیار اپنے ساتھ لیے رہے۔ پھر جب (پہلی رکعت کے) سجدے کر لے دوسری
مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۠ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا
رکعت جلدی فرادی) پڑھ لیں تو تمہارے پیچھے پشت پناہ بنیں اور دوسری جماعت جو (لڑ رہی تھی اور)
فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ
اب تک نماز نہیں پڑھنے پائی ہے آئے اور (تمہاری دوسری رکعت میں) تمہارے ساتھ نماز پڑھے اور اپنی
وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَ
حفاظت کی چیزیں اور ہتھیار (نماز میں ساتھ) لیے رہیں۔ کفار تو یہ چاہتے ہی ہیں کہ کاش اپنے ہتھیاروں اور



مستضعفین کا تذکرہ

نماز خوف و قصر کا ذکر

باجماعت نماز خوف کی ترکیب

[1] کچھ کم کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ چار رکعتی نمازوں میں سے دو رکعت کم کر دو یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ جس طرح خوف کی حالت میں نماز قصر ہوتی ہے۔ فقط سفر میں بھی قصر کرنا ضروری ہے حتیٰ کہ اگر کوئی شخص شرعی سفر میں جان بوجھ کر پوری نماز پڑھے گا تو اس کی نماز باطل ہو گی اس کی تفصیل دیکھو کتب فقہ میں ۱۲۔

[2] حدیبیہ کے ارادہ سے حضرت رسولؐ لشکر اسلام کو ساتھ لے کر مکہ کی طرف چلے ہیں۔ ادھر کفار قریش کو خبر ہوئی تو خالد بن ولید کو دو سو سواروں کے ساتھ آپ کو روکنے کے واسطے روانہ کر دیا۔ اثناء راہ میں پہاڑوں پر دونوں میں مڈھ بھیڑ ہوئی۔ اتنے میں نماز ظہر کا وقت آیا اور آپ ؐ نے بلالؓ سے اذان دلوائی اور سب کے ساتھ نماز پڑھی۔ خالد یہ دیکھ کر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا۔ ہم لوگوں سے بڑی غلطی ہوئی۔ اگر ہم ان پر نماز کی حالت میں حملہ کر دیتے تو سب کو مار لیتے کیونکہ یہ لوگ اپنی نماز کو قطع نہ کرتے خیر اس کے بعد کے موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہیئے اور وہ نماز جو اب یہ لوگ پڑھیں گے۔ ان کے نزدیک بہت عزیز ہے۔ یہاں تو یہ منصوبے باندھے جا رہے تھے۔ ادھر خدا نے حضرت جبرئیل کی معرفت ان کی باتوں سے اپنے رسولؐ کو اطلاع کر دی اور اس طرح نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ یہ دیکھ کر کفار اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔ ۱۲ منہ

8

أَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۚ وَلَا
اپنے سازوسامان سے ذراسی غفلت کرو توتم پر یکبارگی سب کے سب ٹوٹ پڑیں۔ ہاں البتہ اس میں
جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم
تم پر مضائقہ نہیں کہ اتفاقاً تم کو بارش (کے سبب) سے کچھ تکلیف پہنچے یا تم بیمار ہو تو اپنے
مَّرْضَىٰ أَن تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ
ہتھیار (نماز میں) اُتار کے رکھ دو اور اپنی حفاظت کرتے رہو اور خدا نے تو کافروں کے لیے
اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿١٠٢﴾ فَإِذَا قَضَيْتُمُ
ذلت کا عذاب تیار کر ہی رکھا ہے پھر جب تم نماز ادا کر
الصَّلَاةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۚ
چکو تو اُٹھتے بیٹھتے لیٹتے (غرض ہر حال میں) خدا کو یاد کرو۔ پھر جب تم (دشمنوں سے)
فَإِذَا اطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ۚ إِنَّ الصَّلَاةَ
مطمئن ہو جاؤ تو (اپنے معمول کے موافق) نماز پڑھا کرو۔ کیونکہ نماز تو ایمانداروں پر وقت
كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا ﴿١٠٣﴾ وَلَا تَهِنُوا
معین کرکے فرض کی گئی ہے اور (مسلمانو) دشمنوں
فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۖ إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ
کے پیچھا کرنے میں سستی [1] نہ کرو۔ اگر (لڑائی میں) تم کو تکلیف پہنچتی ہے تو جیسی تم کو
كَمَا تَأْلَمُونَ ۖ وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ
تکلیف پہنچتی ہے انکو بھی ویسی ہی اذیت ہوتی ہے۔ اور (دمگر یہ بھی تقویت ہے کہ) تم خدا
وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٠٤﴾ إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ
سے وہ وہ امیدیں رکھتے ہو جو انکو نصیب نہیں اور خدا تو (سب کچھ) واقف (اور) حکمت والا ہے۔ (اے
بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ ۚ وَلَا
رسولؐ) ہم نے تم پر برحق کتاب اس لیے نازل کی ہے کہ جس طرح خدا نے تمہاری ہدایت کی ہے اسی طرح
تَكُن لِّلْخَائِنِينَ خَصِيمًا ﴿١٠٥﴾ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ
لوگوں کے درمیان فیصلہ [2] کرو اور خیانت کرنیوالوں کے طرفدار نہ بنو اور (اپنی اُمت کے لیے) خدا سے
كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١٠٦﴾ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ
مغفرت کی دُعا مانگو بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور (اے رسولؐ) تم ان (بدمعاشوں) کی طرف ہو
يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا
کر (لوگوں سے) نہ لڑو۔ جو اپنے ہی (لوگوں) سے دغا بازی کرتے ہیں۔ بیشک خدا ایسے شخص کو
أَثِيمًا ﴿١٠٧﴾ يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ
دوست نہیں رکھتا جو دغاباز گنہگار ہو۔ لوگوں سے تو (اپنی شرارت) چھپاتے ہیں اور خدا سے

[1] یہ جنگ اُحد کے بعد کا قصہ ہے اس کی تفصیل پہلے مذکور ہو چکی ہے دیکھو سورۃ آل عمران آیت ۱۷۱ - ۱۲

[2] انصار بنو ابیرق میں سے تین بھائی، بشیر، بشر، مبشر منافق تھے۔ ان تینوں نے قتادہ کے چچا کے مکان میں نقب لگائی۔ اور ان کے کھانے کی چیزیں زرہ اور تلوار چرا کر لے گئے اور ایک یہودی کے گھر چھپا کے رکھ آئے۔ قتنا کار ایک دیندار لبید بن سہل بھی ان کا رشتہ دار تھا۔ قتادہ نے ان سب کی حضرت رسولؐ کے پاس شکایت کی بشیر وغیرہ نے سارا الزام لبید کے سر تھوپا اور اصلی چور اسی کو بنایا۔ جب لبید کو یہ خبر معلوم ہوئی تو وہ ننگی تلوار لیے ہوئے غصہ میں گھر سے نکلا اور کہنے لگا کہ اے بنو ابیرق چوری کرو تو تم لوگ اور نام لگاؤ میرا حالانکہ تم لوگ پکے منافق ہو کر خود رسول اللہ صلعم کی ہجو کیا کرتے ہو اور قریش کی طرف منسوب کرتے ہو۔ اگر میں نے چوری کی ہے تو ثابت کرو۔ ورنہ اسی تلوار سے سر اڑا دوں گا جب لبید نے یہ کھری کھری سنائی تو یہ لوگ اس سے دب گئے اور صلح کر لی، اور الزام سے بری کر دیا اس کے بعد ان لوگوں نے ایک اور چال کی یہ لوگ اسید بن عروہ کے پاس پہنچے جو انکا ہم قبیلہ اور بڑا لسّان اور کلہ دراز تھا اسکو حضرت رسولؐ کے پاس اپنا وکیل بنا کر بھیجا۔ اس نے آپ سے عرض کی کہ قتادہ نے ایک بڑا ہنگامہ مچا رکھا ہے کہ ایسے عالی خاندان لوگوں پر چوری کا جھوٹا الزام لگاتا ہے، یہ سُن کر آپ کو سخت رنج ہوا اور قتادہ کو بلا کر بروایت عامہ کچھ زبانی تنبیہ فرمائی قتادہ کو اپنے جھوٹے بننے کا اور حضرتؐ کے غصہ ہونے کا کمال صدمہ ہوا۔ اس کے چچا نے اس کی فہمائش کی اور تسلی دی کہ خدا ہمارا مددگار ہے۔ اس وقت یہ آیتیں نازل ہوئیں اور ان لوگوں کی چوری کا بھانڈا پھوٹا اور قتادہ کی تشفی ہوئی ۱۲

چور کے طرفدار نہ ہو

مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ
نہیں چھپاتے حالانکہ وہ تو اس وقت بھی انکے ساتھ ساتھ ہے جب وہ لوگ راتوں کو (بیٹھکر) ان باتوں کے
الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۝ هٰۤاَنْتُمْ
مشورے کرتے ہیں جن سے خدا راضی نہیں اور خدا ان کی سب کرتوتوں کو (علم کے احاطہ میں) گھیرے ہوئے
هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ فَمَنْ
ہے۔ (مسلمانو) خبردار ہو جاؤ بھلا دنیا کی (ذرا سی) زندگی میں تو تم ان کی طرف ہو کر لڑنے کھڑے ہوگئے (مگر
يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ
یہ تو بتاؤ) پھر قیامت کے دن انکا طرفدار بن کر خدا سے کون لڑے گا یا کون ان کا وکیل
عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ
ہو گا اور جو شخص کوئی برا کام کرے یا (کسی طرح) اپنے نفس پر
ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَمَنْ
ظلم کرے اس کے بعد خدا سے اپنی مغفرت کی دعا مانگے تو خدا کو بڑا بخشنے والا مہربان پائیگا اور جو
يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
شخص گناہ کرتا ہے تو اس سے کچھ اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور خدا تو (ہر چیز سے) واقف (اور)
عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا
بڑی تدبیر والا ہے اور جو شخص کوئی خطا یا گناہ کرے پھر اُسے کسی بے قصور
ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا
کے سر تھوپے تو اس نے ایک بڑے افترا اور صریحی گناہ کو اپنے اوپر لاد
مُّبِيْنًا ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ
لیا اور (اے رسولؐ) اگر تم پر خدا کا فضل (وکرم) اور اس کی مہربانی نہ ہوتی
طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ
تو ان (بدمعاشوں) میں سے ایک گروہ ۱ تمکو گمراہ کرنے کا ضرور قصد کرتا حالانکہ وہ لوگ
اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَىْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ
بس اپنے آپ کو گمراہ کر رہے ہیں اور یہ لوگ تمہیں کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے
عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ
اور خدا ہی نے تو (مہربانی کی کہ) تم پر اپنی کتاب اور حکمت نازل کی اور جو باتیں تم نہ جانتے
تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝ لَا خَيْرَ
تھے تمہیں سکھا دیں، اور تم پر تو خدا کا بڑا فضل ہے (اے رسولؐ)
فِىْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ
ان کے راز کی ۲ باتوں سے اکثر میں بھلائی (کا تو نام تک) نہیں مگر (ہاں) جو شخص کسی کو صدقہ

۱ اس سے اشارہ اسید بن عروہ کی طرف ہے کہ وہ بنی ابیرق کی طرف سے وکیل بن کر قتادہ کے خلاف آپ کے پاس بحث کرنے کو آیا تھا اور آخر اس نے حضرتؐ سے قتادہ پر کچھ خفگی کرا ہی دی۔ ۱۲

۲ یہ بھی اسی قصہ کے متعلق ہے اور اس مشورہ کا ذکر ہے۔ جو ان چوروں نے اپنی برأت اور قتادہ کے جھوٹا بنانے کے لیے کیا تھا۔ ۱۲

(بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۱۱)

بھائی ہشام کو محلہ بنی النجار میں قتل کیا ہوا پایا۔ اور حضرتؐ کو خبر دی آپؐ نے زہیر فہری کو اس کے ساتھ کر کے بنی النجار کے پاس بھیجا کہ یا تو اسکا قاتل ہمیں دے دو کہ قصاص لیا جائے یا اسکا خوں بہا شریعت کے موافق دے دو۔ بنی النجار نے کہا قاتل کی تو ہمیں خبر نہیں کہ کون ہے مگر ہاں ہمیں خون بہا دینے میں عذر نہیں۔ غرض ان لوگوں نے اسی وقت سو اونٹ مقیس کو خوں بہا میں دے دیئے۔ اور یہ اونٹوں کو لیے ہوئے زہیر کے ساتھ واپس مدینہ چلا۔ شہر کے قریب پہنچ کر شیطان نے اس کے کان میں پھونکا کہ لوگ تجھ پر طعنہ زنی کریں گے کہ اپنے بھائی کا خونبہا لے کر چلا آیا، اور اس کے قاتل کو قتل نہ کیا۔ یہ خیال آتے ہی اسے زہیر کے قتل کی فکر ہوئی اور آخر اسے غافل پاکر ایک بڑا پتھر اس کے سر پر مار کر وہ بے چارہ راہی جنت ہوا اور خود ایک اونٹ پر سوار ہو کر مکہ پہنچا اور باقی اونٹوں کو ادھر ادھر ہنکا دیا اور مکہ میں جا کر مرتد ہو گیا۔ جب حضرت رسولؐ کو یہ خبر پہنچی آپؐ نے فرمایا واللہ میں ہرگز اس کو امان نہ دوں گا نہ حرم میں اور نہ غیر حرم میں اور آخر فتح مکہ کے روز قتل ہو کر واصل جہنم ہوا۔ ۱۲

مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَیْنَ النَّاسِؕ وَ مَنْ یَّفْعَلْ
دینے یا اچھے کام کرنے یا لوگوں کے درمیان میں ملاپ کرانے کا حکم دے (تو البتہ ایک بات ہے)
ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ اَجْرًا
اور جو شخص (محض) خدا کی خوشنودی کی خواہش میں ایسے کام کریگا تو ہم عنقریب ہی اُسے بڑا
عَظِیْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَ مَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا
اچھا بدلا عطا فرمائیں گے۔ اور جو شخص [1] راہ راست کے ظاہر ہونے کے بعد رسولؐ سے سرکشی
تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَ یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ
کرے اور مومنین کے طریقہ کے سوا کسی اور راہ پر چلے تو جدھر وہ پھر گیا ہے ہم بھی اُدھر
نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَؕ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا ﴿۱۱۵﴾ ع
ہی پھیر دیں گے اور (آخر) اُسے جہنم میں جھونک دیں گے اور وہ تو (بہت ہی) بُرا ٹھکانا ہے۔
اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ
خدا بے شک اس کو نہیں بخشتا کہ اسکا کوئی اور شریک بنایا جائے۔ ہاں اس کے سوا (جو گناہ ہو)
ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ
جس کو چاہے بخشدے اور (معاذ اللہ) جس نے کسی کو خدا کا شریک بنایا وہ تو بس بھٹک
ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًاۚ
کے بہت دور جا پڑا یہ مشرکین خدا کو چھوڑ کر بس عورتوں [2] ہی کی پرستش کرتے ہیں
وَ اِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُۘ
(یعنی بتوں کی جو انکے خیال میں عورتیں ہیں) اور (درحقیقت) یہ لوگ سرکش شیطان کی پرستش کرتے ہیں
وَ قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾
جس پر خدا نے لعنت کی ہے اور جس نے (ابتداء ہی میں) کہا تھا کہ (خداوندا) میں تیرے بندوں میں سے
وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ وَ لَاُمَنِّیَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُبَتِّكُنَّ
ایک مقرر حصہ (تعداد کا) (اپنی طرف) ضرور لے لوں گا اور (پھر) انہیں ضرور گمراہ کروں گا اور انہیں (بڑی بڑی)
اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِؕ
اُمیدیں بھی ضرور دلاؤنگا۔ اور یقیناً انہیں سکھا دونگا۔ پھر وہ (بتوں کے واسطے) جانوروں کے کان ضرور
وَ مَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ
چیر پھاڑ کریں گے اور (البتہ) ان سے کہہ دوں گا۔ بس پھر وہ (میری تعلیم کے موافق) خدا کی بنائی ہوئی صورت
خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًا ﴿۱۱۹﴾ؕ یَعِدُهُمْ وَ یُمَنِّیْهِمْؕ وَ مَا
کو ضرور [3] بدل ڈالیں گے اور (یہ یاد رہے کہ) جس نے خدا کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا سرپرست بنایا تو اس نے کھلم کھلا
یَعِدُهُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ
سخت گھاٹا اُٹھایا۔ شیطان اُن سے (اچھے اچھے) وعدے بھی کرتا ہے اور بڑی بڑی امیدیں بھی دلاتا ہے اور شیطان



[1] بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو قصہ بنو ابیرق بشیر وغیرہ کی چوری کا بیان ہوا ہے وہ حقیقۃً ابو طعمہ منافق کی کارستانی تھی۔ اور جب اسے معلوم ہوا کہ اب ہاتھ کٹنے کی تیاری ہے تو مدینہ سے بھاگ کر مکہ پہنچا اور مرتد ہو گیا چند دن کے بعد اپنی عادت کے موافق ایک شخص کے گھر میں نقب لگائی مگر دیوار اس پر گر پڑی اور دب گیا صبح کو لوگوں نے جب مٹی ہٹائی تو بے حیا کی عمر دراز زندہ موجود تھا لوگوں نے چاہا کہ اسے مار ڈالیں مگر ایک شخص نے سفارش کی کہ یہ ہم لوگوں میں پناہ لے کر آیا تھا اس کا مارنا مناسب نہیں تب لوگوں نے چھوڑ دیا مگر مکہ سے شہر بدر کر دیا۔ آخر اس نے تاجروں کے ساتھ شام کا رخ کیا اور ایک منزل میں ان لوگوں کو غافل پا کر کچھ مال چرا لیا اور وہاں سے چل دیا مگر گرفتار ہوا اور مار ڈالا گیا۔ اس کے بارے میں خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ۱۲

[2] جس طرح ہمارے ملک کے لوگ کالی سیتلا بھوانی کی پوجا پاٹ کرتے ہیں اسی طرح عرب کے لوگ لات و عزیٰ منات عورتوں کے سے نام رکھ کر ان کی پرستش کرتے تھے۔ بلکہ ہر قبیلہ کے لیے جداگانہ بُت تھا مگر سب کے نام عورتوں ہی کے سے تھے، اور چونکہ یہ سب کارنامے حضرت شیطان کے تھے بلکہ خود بھی کبھی کبھی اس کے اندر حلول کر جاتے تھے اس وجہ سے خدا نے ان کی پرستش کی نسبت شیطان کی طرف دی ہے۔ چنانچہ ابتدائے اسلام میں ایک روز کچھ مشرکین ایک بُت کے آگے سجدے میں مشغول تھے کہ شیطان نے اس میں حلول کیا، اور چند اشعار پڑھے جن کا مطلب یہ تھا کہ کچھ لوگ محمد اور ان کے اصحاب یہاں آئے اور ان لوگوں نے ہم کو عیب لگایا ہمارے بزرگوں کے دین کی مذمت کی حالانکہ وہ بڑے بزرگ تھے۔ مجوسی مشرکوں نے یہ سنا وجد میں آ کر شور و غوغا کرنے لگے کہ محمد کہاں ہیں آئیں اور سُنیں کہ ہمارے معبود انہیں کیا کہتے ہیں اس پر بھی انکو صبر نہ آیا، اور آپؐ کو بلا بھیجا، جب آپؐ آئے اور سُنا تو سمجھ گئے، کہ شیطان لعین کی کارستانی ہے مگر آپؐ اس سوچ میں تھے کہ اسکا جواب کیونکر دیا جائے کہ ایک دیندار جن نے آکر عرض کی کہ آپ کچھ تردد نہ کریں وہ شیطان جس نے بُت کے اندر آکر آواز دی تھی اسکا نام مشعرہ تھا میں نے اس کو مار ڈالا۔ آپ مشرکوں کے ساتھ تشریف لائیں تاکہ میں انکو معقول جواب دوں دوسرے دن مشرکین نے قربانیاں کیں (باقی صفحہ ۱۱۶ پر)

جَهَنَّمُ ۫ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اُن سے جو کچھ بھی وعدے کرتا ہے وہ بس نرا دھوکہ (ہی دھوکہ) ہے یہی تو وہ لوگ ہیں جنکا ٹھکانا بس جہنم ہے اور وہاں

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

سے بچ نکلنے کی جگہ بھی نہ پائیں گے۔ اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کیے انہیں ہم عنقریب بہشت

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ

کے (اُن ہرے بھرے) باغوں میں جا پہنچائیں گے جنکے (درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہوں گی اور یہ لوگ

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَ

اس میں ہمیشہ ابد الآباد تک رہیں گے۔ (یہ اُن سے) خدا کا پکا وعدہ ہے اور خدا سے زیادہ (اپنی) بات میں سچا

لَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ

کون ہوگا۔ نہ تم لوگوں کی آرزو سے (کچھ کام چل سکتا ہے) نہ اہل کتاب کی تمنا سے (کچھ حاصل بلکہ جیسا کام ویسا دام) جو

وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَ

بُرا کام کریگا اسے اسکا بدلہ دیا جائیگا، اور پھر خدا کے سوا کسی کو نہ تو اپنا سرپرست پائیگا اور نہ مددگار اور

مَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ

جو شخص اچھے (اچھے) کام کریگا (خواہ) مرد ہو یا عورت اور ایماندار (بھی) ہو تو ایسے ہی لوگ بہشت میں

هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا

(بے کھٹکے) جا پہنچیں گے اور اُن پر تل بھر بھی ظلم نہ کیا

يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ

جائے گا اور اُس شخص سے دین میں بہتر کون ہوگا جسنے خدا کے

وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ

سامنے اپنا سر تسلیم جھکا دیا اور وہ نیکوکار بھی ہے اور ابراہیمؑ کے طریقہ پر چلتا ہے

حَنِيْفًا ۭ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا

جو باطل سے کترا کے چلتے تھے اور خدا نے ابراہیمؑ کو تو اپنا خالص دوست بنا لیا۔ اور جو کچھ آسمانوں

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ

میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی کا ہے اور خدا ہی سب چیز کو (اپنی قدرت

شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ ع وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاۗءِ ۭ قُلِ اللّٰهُ

سے) گھیرے ہوئے ہے۔ (اے رسولؐ) یہ لوگ آپ سے (یتیم) لڑکیوں (سے نکاح) کے

يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ

بارے میں فتویٰ طلب کرتے ہیں۔ آپ (ان سے) فرمادیں کہ خدا تمہیں ان (سے نکاح کرنے)

يَتٰمَى النِّسَاۗءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَ

کی اجازت دیتا ہے اور جو (حکم مناہی کا) قرآن میں تمہیں (پہلے) سنایا جا چکا ہے۔ وہ حقیقۃً ان



شیطان انسان کو طرح طرح سے دھوکے دیتا ہے

لہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تو جو اصحاب سچے ایماندار تھے بہت غمگین ہوئے اور حضرتؐ سے عرض کرنے لگے اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کے سوا کسی کے واسطے نجات ہے ہی نہیں کیونکہ آپؐ کے سوا کوئی شخص بُرائی سے خالی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص بیمار نہیں پڑتا کیا کسی کو کوئی رنج نہیں ہوا کرتا۔ کیا کوئی مبتلائے بلا نہیں ہوتا۔ عرض کی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا یہی عمل بد کی سزا ہے تب اصحاب کو اطمینان ہوا۔ ۱۲

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل کا خطاب

سلہ اس میں اختلاف ہے کہ حضرت ابراہیمؑ خلیل کیونکر ہوئے ایک روایت میں ہے کہ خدا نے ایک فرشتہ کی معرفت جو ایک خوبصورت جوان مرد کی صورت میں آیا تھا یہ خطاب ارشاد فرمایا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک دفعہ آپ مہمانوں کے واسطے اپنے ایک مصری دوست کے پاس آٹا لینے گئے جب اس نے انکار کیا تو آپ نے شرم کے مارے بوروں میں ریت بھرلی۔ خدا نے اسے آٹا بنا دیا۔ اور حضرت سارہ کی زبان سے خدا کی نسبت خلیل کا لفظ نکلا۔ ایک روایت میں ہے کہ نمرود کی آگ میں پھینکنے کے وقت باوجود خواہش فرشتوں کے مدد نہ لی اور صرف خدا پر لو لگائے رہے اس وجہ سے اس خطاب سے سرفراز ہوئے ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اولاد کی قربانی دی اپنے کو آگ میں پھکوایا، مال کو مہمانوں کی خاطرداری میں صرف کیا اسوجہ سے یہ خطاب ملا۔ میں کہتا ہوں کہ تمام باتوں کو خدا نے پسند کیا اور خاص خطاب سے سرفراز کیا کسی خاص امر کی تخصیص کی ضرورت نہیں۔ واللہ اعلم۔

(بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۱۰)

اور ایک بڑا مجمع ہوا۔ آپ بھی تشریف لے گئے جونہی وہاں پہنچے سب بت منہ کے بل گر پڑے ان لوگوں نے انکو کھڑا کیا اور بہت سی تعریفیں کیں سجدے کئے اور بولے اے ہمارے معبودو تمنے جو کچھ کل کہا تھا آج بھی کہو اسکے بعد ایک بڑے بت سے آواز آئی کہ میں نے شمر کو مار ڈالا جو کہ بڑی بدکار اور گمراہ تھی اس پر ہمارے پیغمبر نے جس پر موسیٰ کے بعد قرآن نازل ہوا ہے لعنت کی ہے جب مشرکین نے یہ سنا تو کہنے لگے محمدؐ کو تو ہم پہلے ہی سے ہمارے معبودوں کو بھی فریب دینے لگے اور اس دن سے دین اسلام روز

بدن کی زینت ... بعض نے کہا کہ دین میں تبدیلی کرنا مراد ہے

تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ
یتیم لڑکیوں کے واسطے تھا جنہیں تم انکا معین کیا ہوا حق نہیں دیتے اور چاہتے ہو کہ (یونہی) اُنسے نکاح کرلو اور
الْوِلْدَانِ ۙ وَ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا
ان غریب ناتواں بچوں کے بارے میں حکم فرماتا ہے اور (وہ) یہ ہے کہ تم یتیموں کے حقوق کے بارے میں انصاف
مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿١٢٧﴾ وَ اِنِ امْرَاَةٌ
پر قائم رہو اور یقین رکھو کہ جو کچھ تم نیکی کروگے تو خدا اس سے ضرور واقف کار ہے — اور اگر کوئی عورت [1]
خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ
اپنے شوہر کی زیادتی و بے توجہی سے (طلاق کا) خوف رکھتی ہو تو میاں بیوی کے باہم
عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَ الصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ
(کسی طرح) ملاپ کر لینے میں دونوں میں سے کسی (پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ اور صلح تو (بہر حال)
وَ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَ اِنْ تُحْسِنُوْا وَ
بہتر ہے اور بخل تو قریب (قریب) ہر طبیعت کے ہم پہلو ہے۔ اور اگر تم نیکی کرو اور (خست سے)
تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١٢٨﴾ وَ
بچے رہو تو خدا تمہارے ہر کام سے خبردار ہے (وہی تمکو اجر دے گا) — اور
لَنْ تَسْتَطِيْعُوْۤا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَ لَوْ
اگرچہ تم بہتیرا چاہو (لیکن تم میں اتنی سکت تو ہرگز نہیں ہے کہ اپنی متعدد) بیبیوں میں (پورا پورا) انصاف
حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ
[2] کرسکو (مگر) ایسا بھی تو نہ کرو کہ (ایک ہی کی طرف) ہمہ تن اتنا مائل ہوجاؤ کہ (دوسری کو ادھڑ میں)
وَ اِنْ تُصْلِحُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا
[3] لٹکی ہوئی (معلق) چھوڑ دو اور اگر باہم میل کرلو اور (زیادتی سے) بچے رہو تو خدا یقینا بخشنے والا
رَّحِيْمًا ﴿١٢٩﴾ وَ اِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ
مہربان ہے — اور اگر دونوں میاں بیوی ایک دوسرے سے (بذریعہ طلاق) جدا ہو جائیں تو خدا
سَعَتِهٖ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿١٣٠﴾ وَ لِلّٰهِ مَا
اپنے وسیع خزانے سے (فراغبالی عطا فرماکر) دونوں کو ایکدوسرے سے بے نیاز کر دے گا۔ اور خدا
فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ لَقَدْ وَصَّيْنَا
تو بڑی گنجائش اور تدبیر والا ہے — اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ)
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ اِيَّاكُمْ اَنِ
خدا ہی کا ہے۔ اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب (خدا) عطا کی گئی ہے انکو اور تم کو بھی اکی ہمنے وصیت
اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
کی تھی کہ خدا (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور اگر (کہیں) تم نے کفر اختیار کیا تو (یاد رہے کہ) جو کچھ آسمانوں میں



یتیم لڑکیوں کی رعایت

بیویوں کے درمیان انصاف کرو

[1] خویلہ نامی ایک عورت سلمہ بن رافع کی زوجہ تھی جب وہ بڑھیا ہوگئی تو اس کے شوہر نے اس کو طلاق دے کر دوسری جوان عورت سے نکاح کرنا چاہا۔ خویلہ نے کہا تو مجھے طلاق نہ دے میں اپنی رات کی باری تجھے بخشے دیتی ہوں تو جہاں چاہے قیام کرے مگر اس کے شوہر نے قبول نہ کیا تب وہ اس کی شکایت حضرت رسول کے پاس لے گئی۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

[2] سب بیویوں کو برابر روٹی کپڑا دینا یا ایک ایک شب باری باری ہر عورت کے پاس سو رہنا فقط یہی نہیں، بلکہ طبیعت کا ہر عورت کی طرف برابر رہنا مقصود ہے مگر چونکہ ایسا انصاف قدرت بشری سے باہر تھا۔ اسی وجہ سے خدا نے اس سے قطع نظر کرلی اور فرمادیا کہ پورا انصاف تو تم نہیں کر سکتے مگر ظاہری باتوں میں تو فرق نہ کرو۔ ۱۲

[3] یعنی کسی عورت پر یکچے اس کی سوکن کو ایسا نہ چھوڑ بیٹھو کہ وہ بیچ ادھڑ میں لٹکا کرے کہ نہ تو اسے مصرف میں لاؤ اور نہ جھٹ چھٹا کرو اور ایسے الگ تھلگ رہو کر گویا وہ بیاہی نہیں گئی اور اپنے میکے سے اپنی سسرال ہی میں نہیں آئی۔ اسی وجہ سے حضرت رسول جب بیمار ہوتے تو بھی آپ ایک بیوی کے گھر میں نہ رہتے اور حضرت علیؓ کا قاعدہ تھا کہ جس بی بی کی باری ہوتی۔ آپ اس کے غیر کے گھر میں وضو بھی نہ کرتے تھے معاذ بن جبلؓ کی دو بیویاں وبا سے مر گئیں تو انھوں نے قرعہ ڈالا کہ کس کو پہلے غسل دوں۔ ۱۲

وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا حَمِيدًا ﴿١٣١﴾ وَ
ہے۔ اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی کا ہے (جو چاہے کر سکتا ہے) اور خدا تو سب سے بے پرواہ
لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَفَىٰ
اور ہمہ صفت موصوف ہے اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سبھی) خاص خدا کا
بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿١٣٢﴾ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ وَ
ہے اور خدا تو کارسازی کے لیے کافی ہے۔ اے لوگو اگر خدا چاہے تو تم کو (دنیا کے پردے سے)
يَأْتِ بِآخَرِينَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ قَدِيرًا ﴿١٣٣﴾
بالکل اٹھالے اور (تمہارے بدلے) دوسروں کو لا بسائے اور خدا اس پر قادر (و توانا) ہے
مَّن كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِندَ اللَّهِ ثَوَابُ
جو شخص (اپنے اعمال کا) بدلہ دنیا ہی میں چاہتا ہو تو خدا کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿١٣٤﴾ ع
اجر موجود ہے اور خدا تو (ہر شخص کی) سنتا اور (سب کو) دیکھتا ہے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ
اے ایمان والو مضبوطی کے ساتھ انصاف ل پر قائم رہو اور خدا لگتی گواہی دو اگرچہ
شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَ
(یہ گواہی) خود تمہارے یا تمہارے ماں باپ یا قرابتداروں کے مضر (ہی کیوں) نہ ہو خواہ
الْأَقْرَبِينَ ۚ إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ
مالدار ہو یا محتاج (کیونکہ) خدا تو (تمہارے بہ نسبت) ان پر زیادہ مہربان ہے تم تو (حق سے)
بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَن تَعْدِلُوا ۚ وَإِن تَلْوُوا
کترانے میں خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو۔ اور اگر تم پیچ دار گواہی دو گے یا بالکل انکار کرو گے
أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١٣٥﴾
تو (یاد رہے) جیسی کرنی ویسی بھرنی (کیونکہ) جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ
اے ایمان والو خدا اور اس کے رسول پر اور اس کی کتاب پر جو اس نے اپنے رسول (محمدؐ)
الَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنزَلَ
پر نازل کی ہے۔ اور اس کتاب پر جو اس نے پہلے نازل کی
مِن قَبْلُ ۚ وَمَن يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَ
ایمان لاؤ۔ اور (یہ بھی یاد رہے کہ) جو شخص خدا اور اس کے فرشتوں اور
كُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا
اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور روز آخرت کا منکر ہوا تو وہ راہ راست سے

ل اداے شہادت میں یہ اہتمام تام اس لیے ہے کہ حق رسی کا دارومدار شہادت ہی پر ہے اور اس کا چھپانا گویا حق کا تلف کرنا ہے اور کسی کے حق کا تلف کرنا سخت گناہ ہے۔ ۱۲

بَعِيْدًا ۝١٣٦ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا

بھٹک کے بہت دُور جا پڑا۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اس کے بعد پھر کافر ہو گئے پھر ایمان

ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ

لائے پھر اس کے بعد کافر ہو گئے، اور پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے تو خدا نہ انکی مغفرت کرے گا

لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ۝١٣٧ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ

اور نہ انہیں راہِ راست کی ہدایت ہی کرے گا (اے رسول) منافقوں کو خوشخبری

بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝١٣٨ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ

دے دو کہ ان کے لیے ضرور دردناک عذاب ہے جو لوگ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا

الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ

سرپرست بناتے ہیں کیا ان کے پاس عزت (و آبرو) کی تلاش کرتے ہیں۔

اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ

عزت تو ساری بس خدا ہی کے لیے خاص

جَمِيْعًا ۝١٣٩ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ

ہے۔ (مسلمانو) حالانکہ خدا تم پر اپنی کتاب (قرآن) میں یہ حکم نازل کر چکا

اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ

ہے کہ جب تم سُن لو کہ خدا کی آیتوں سے انکار کیا جاتا ہے اور اس سے مسخرا پن

بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ

کیا جاتا ہے تو تم ان (کفار) کے ساتھ مت بیٹھو۔ یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات

حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

میں غور کرنے لگیں ورنہ تم بھی اس وقت ان کے برابر ہو جاؤ گے اس میں تو

جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ

شک ہی نہیں کہ خدا تمام منافقوں اور کافروں کو (ایک نہ ایک دن) جہنم میں جمع کرے ہی گا (وہ

جَمِيْعًا ۝١٤٠ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ

منافقین لے) جو تمہارے (مآل کار کے) منتظر ہیں (کہ دیکھیے فتح ہوتی ہے یا شکست) تو اگر خدا

فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۡ ۖ وَاِنْ

کی طرف سے تمہیں فتح ہوئی تو کہنے لگے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے، اور اگر (فتح کا) حصہ کافروں کو

كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ

ملا تو (کافروں کے طرفدار بن کر) کہتے ہیں کیا ہم تم پر غالب نہ آ گئے تھے (مگر قصداً تمکو چھوڑ دیا)

عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ

اور تم کو مومنین (کے ہاتھوں) سے ہم نے بچایا نہیں تھا (منافقو) قیامت کے دن تو خدا

لے مسلمانوں اور کافروں میں تو لڑائی ہوتی اور منافقوں کے دونوں ہاتھ لڈو کیونکہ جب مسلمانوں کو فتح ہوتی تو اس دعوے سے مال غنیمت میں حصہ بٹانے کو تیار ہوتے کہ ہم لڑائی میں تمہارے ساتھ تھے اور کافروں کی فتح ہوتی تو ان سے بھی بانٹا لینے کو موجود اور وہ بھی اس فقرہ کے ساتھ کہ ہم لوگ نہ ہوتے تو تم مارے ہی جاتے۔ ہم ہی لوگوں نے تو فلاں موقع پر تم کو بچا لیا۔۱۲

مومنین کو چھوڑ کر کفار کو اپنا سرپرست نہ بناؤ

يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ
تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا۔ اور خدا ہرگز کافروں کو
لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۝١٤١ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
مومنوں پر غلبہ نہیں دے گا لے بے شک منافقین (اپنے
يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى
خیال میں) خدا کو فریب دیتے ہیں درآنحالیکہ وہ ان کے فریب کو (باطل کرنیوالا) ہے اور یہ لوگ
الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا
جب نماز پڑھنے کھڑے ہوتے ہیں تو (بے دلی سے) الکسائے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں اور
يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝١٤٢ ۙ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ
فقط لوگوں کو دکھاتے ہیں اور دل سے تو خدا کو کچھ یونہی سا یاد کرتے ہیں۔ اس (کفر و ایمان)
ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ؕ وَمَنْ
کے بیچ ادھڑ میں جھول رہے ہیں نہ ان (مسلمانوں) کی طرف نہ اُن (کافروں) کی طرف اور (اے رسولؐ)
يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝١٤٣ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
جسے خدا گمراہی میں چھوڑ دے اسکی (ہدایت کی) تم ہرگز کوئی سبیل نہیں کر سکتے۔ اے ایمان والو
اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ
مومنین کو چھوڑ کر کافروں کو (اپنا) سرپرست نہ بناؤ کیا تم
الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ
یہ چاہتے ہو کہ خدا کا صریحی الزام اپنے
سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝١٤٤ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ
اوپر قائم کر لو۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ منافقین
مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝١٤٥ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ
جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہونگے۔ اور (اے رسولؐ) تم وہاں کسی کو انکا حمایتی بھی نہ پاؤ گے۔ مگر (ہاں) جن لوگوں
تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ
نے (نفاق سے) توبہ کر لی اور اپنی حالت درست کر لی اور خدا سے لگے لپٹے رہے اور اپنے دین
لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ
کو محض خدا کے واسطے نرا کھرا کر لیا تو یہ لوگ مومنین کے ساتھ (بہشت میں) ہونگے اور مومنین کو
الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝١٤٦ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ
تو خدا عنقریب ہی بڑا اچھا بدلہ عطا فرمائے گا۔ اگر تم نے خدا کا شکر کیا اور اس پر ایمان لائے
اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۝١٤٧
تو خدا تم پر عذاب کر کے کیا کریگا بلکہ خدا تو (خود شکر کرنیوالوں کا) قدردان اور واقف کار ہے۔

منافقین کا تذکرہ

لے کفار کے مومنین پر غالب نہ ہونے کا تو یہ مطلب ہے کہ اعتقادات و اعمال کی حقیقت پرکھنے والے دلائل میں غالب نہ ہوں گے۔ یا یہ مطلب ہے کہ دُنیا میں انکا ایسا غلبہ مومنین پر کبھی نہ ہوگا کہ اسلام بالکل معدوم ہو جائے ۱۲

ظالم کی شکایت بجا ہے

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ

خدا (کسی کی) ہانک پکار کر بُرا کہنے کو پسند نہیں کرتا مگر مظلوم (سے ظالم کی) برائی بیان کر

ظُلِمَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝١٤٨ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا

سکتا ہے اور خدا تو (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے اگر تم کھلا نیکی کرتے ہو یا

اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْۗءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ

چھپا کر یا کسی کی برائی سے درگزر کرتے ہو تو خدا بھی درگزر کرنے والا

عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝١٤٩ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ

(اور) قادر ہے بے شک جو لوگ خدا اور اس کے رسولوں سے انکار کرتے

رُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ

ہیں اور خدا اور اس کے رسولوں میں تفرقہ ڈالنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّ

ہم بعض[2] (پیغمبروں) پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝١٥٠ اُولٰۗىِٕكَ

اس (کفر و ایمان) کے درمیان ایک دوسری راہ نکالیں وہ لوگ

هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا

حقیقتاً کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے واسطے ذلت دینے والا عذاب تیار کر رکھا

مُّهِيْنًا ۝١٥١ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ

ہے اور جو لوگ خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی میں

يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰۗىِٕكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ

تفریق نہیں کی تو ایسے ہی لوگوں کو خدا بہت جلد ان کا اجر عطا

اُجُوْرَهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝١٥٢ يَسْـَٔــلُكَ

فرمائے گا اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے (اے رسول) اہل کتاب

اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَاۗءِ

(یہود) جو تم سے (یہ) درخواست کرتے ہیں کہ تم ان پر ایک کتاب[3] آسمان سے اتروا دو، تو (تم اس کا

فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا

خیال نہ کرو کیونکہ) یہ لوگ موسیٰ سے تو اس سے کہیں بڑھ (بڑھ) کے درخواست کر چکے ہیں

اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ

چنانچہ کہنے لگے کہ ہمیں خدا کو کھلم کھلا دکھا دو تب ان کو ان کی شرارت کی وجہ سے بجلی نے لے ڈالا

اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ

پھر باوجودیکہ ان لوگوں کے پاس (توحید کی) واضح و روشن دلیلیں آ چکی تھیں۔ اس کے بعد بھی ان لوگوں

[1] کہ اس کی بددعا جائز ہے اور چونکہ لعنت بھی ایک قسم کی بددعا ہے کیونکہ اس سے مقصود خدا کی رحمت سے دور ہونا ہے پس یہ بھی مظلوم کی طرف سے ظالم کے حق میں جائز ہوگی اور ظالم خواہ مسلم ہو یا کافر غرض مسلم بھی ظلم کی وجہ سے بددعا کا مستحق ہوگا اور یہی انصاف و عدالت کا مقتضا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کی دعوت کرے اور اچھی طرح ضیافت نہ کرے تو وہ بھی شکایت کر سکتا ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا ظلم ہے۔ ١٢

[2] جس طرح یہودی کہ حضرت موسیٰ کو مانتے ہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ اور حضرت عیسیٰ کو نہیں مانتے یا نصرانی کہ حضرت عیسیٰ کو مانتے ہیں اور حضرت رسول کو نہیں مانتے۔ ١٢

[3] یہودیوں کی تو گویا سرشت میں شرارت تھی۔ ایک مرتبہ حضرت سے کہنے لگے کہ جس طرح توریت مختلف لوگوں کے نام سے یکبارگی نازل ہوئی ہے۔ اسی طرح اگر قرآن ہم لوگوں کے نام سے نازل ہو اور وہ بھی اس طرح کہ ہم لوگ اس کو آتے ہوئے دیکھیں اور اس میں یہ لکھا ہو کہ تم پیغمبر ہو تو البتہ ہم ایمان لا سکتے ہیں۔ یہ سوال اگرچہ کچھ معقول تھا۔ مگر چونکہ ان لوگوں کو کٹ حجتی کے سوا کچھ اور منظور نہ تھا اس وجہ سے خدا نے اسے منظور نہ کیا، اور اپنے رسول کی تشفی کے واسطے فرمایا، کہ تم گھبراؤ نہیں۔ موسیٰ سے تو اس سے کہیں زیادہ بے ڈھنگے سوالات کیے گئے تھے۔ ١٢

فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَ اٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝١٥٣
نے بچھڑے کو (خدا) بنالیا۔ پھر ہم نے اس سے (بھی) طرح دی اور موسیٰ کو ہم نے صریح غلبہ عطا کیا
وَ رَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَ قُلْنَا لَهُمُ
اور ہم نے ان کے عہد (و پیمان) کی وجہ سے (انکے سر) پر (کوہِ طور) کو لٹکا دیا اور ہم نے ان سے کہا کہ
ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي
(شہر کے) دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو۔ اور ہم نے (یہ بھی) کہا کہ تم ہفتے کے دن (ہمارے
السَّبْتِ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝١٥٤ فَبِمَا
حکم سے) تجاوز لے نہ کرنا۔ اور ہم نے ان سے بہت مضبوط عہد (و پیمان) لے لیا۔ پھر انکے اپنے
نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَ كُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ قَتْلِهِمُ
عہد توڑ ڈالنے اور احکامِ خدا سے انکار کرنے اور ناحق انبیاء کے قتل کرنے اور (اترا کر) یہ کہنے کی
الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّ قَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ
وجہ سے کہ ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں (یہ تو نہیں) بلکہ خدا نے انکے کفر کی وجہ سے ان
طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝١٥٥
کے دلوں پر مہر کر دی ہے تو چند آدمیوں کے سوا یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔
وَّ بِكُفْرِهِمْ وَ قَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝١٥٦
اور (نیز) ان کے کافر ہونے اور مریمؑ پر بہت بڑا بہتان باندھنے
وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ
اور انکے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مریمؑ کے بیٹے عیسیٰ مسیح خدا کے رسول کو قتل کر ڈالا۔ حالانکہ
رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ
نہ تو ان لوگوں نے اسے قتل کے ہی کیا اور نہ سولی ہی دی مگر ان کے لیے (ایک دوسرا شخص
شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ
عیسیٰ کے مشابہ کر دیا گیا۔ اور جو لوگ اس بارے میں اختلاف کرتے ہیں یقیناً وہ لوگ اس
شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ
(کے حالات) کی طرف سے دھوکے میں (پڑے) ہیں انکو اس (واقعہ) کی خبر ہی نہیں مگر فقط
الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝١٥٧ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ
اٹکل کے پیچھے (پڑے) ہیں اور عیسیٰ کو ان لوگوں نے یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے انہیں اپنی طرف
وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝١٥٨ وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ
اٹھا لیا۔ اور خدا تو بڑا زبردست تدبیر والا ہے اور (جب عیسیٰؑ مہدی موعودؑ کے ظہور کے
الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَ يَوْمَ
وقت آسمان سے اتریں گے) تو اہلِ کتاب میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو ان پر انکے مرنے کے قبل ایمان نہ لائے گا۳ اور

ل ان سب کی تفصیل پہلے مذکور ہو چکی ہے۔ دیکھو پارہ اول رکوع چھ و آٹھ۔۱۲

۲ یہ قصہ تفصیل سے پہلے گزر چکا ہے دیکھو پارہ ۲، رکوع ۱۳

۳ صحیح حدیثوں میں ہے کہ جب حضرت مہدی موعودؑ ظہور کریں گے تو حضرت عیسیٰؑ آسمان سے اتریں گے۔ اور دجال قتل ہو جائے گا۔ تو سب اہلِ کتاب حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لائیں گے اور سمجھیں گے کہ یہ سچے پیغمبر تھے۔ اس وقت تمام مذاہب کے لوگ ایک مذہب ہو جائیں گے، اور دینِ اسلام کے سوا کوئی دین نہ ہوگا۔ اور حضرت عیسیٰؑ حضرت مہدیؑ کی متابعت کریں گے۔ اور دینِ محمدیؐ کے مطابق عمل کریں گے اور چالیس برس زندہ رہ کے دنیا سے رحلت کریں گے، اور مومنین ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے یہ وہ زمانہ ہوگا کہ گائے چیتا، بھیڑ بھیڑیا ایک گھاٹ پر پانی پئیں گے۔ لڑکے سانپوں سے کھیلیں گے۔ کوئی جانور کسی جانور کو آزار نہ پہنچائے گا۔ ۱۲

الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝١٥٩ فَبِظُلْمٍ مِّنَ
(عیسیٰ) قیامت کے دن ان کے خلاف گواہی دیں گے غرض یہودیوں کی (ان سب شرارتوں اور)
الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ
گناہ کی وجہ سے جتنے ان پر وہ صاف ستھری چیزیں جو ان کے لیے حلال کی گئی تھیں حرام کر دیں
وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۝١٦٠ وَّاَخْذِهِمُ
اور (نیز) ان کے خدا کی راہ سے بہت سے لوگوں کو روکنے اور باوجود ممانعت سود کھا لینے اور ناحق
الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ
زبردستی لوگوں کے مال کھانے کی وجہ سے اور ان میں جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے
بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا
واسطے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا
اَلِيْمًا ۝١٦١ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ
ہے۔ لیکن (اے رسولؐ) ان میں سے جو لوگ علم (دین) میں بڑے مضبوط
الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ
پایہ پر فائز ہیں وہ اور ایمان والے تو جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی ہے اور جو (کتاب)
مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ
تم سے پہلے نازل ہوئی ہے (سب پر) ایمان رکھتے ہیں اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اور
الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ
زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور خدا اور روزِ آخرت کا یقین رکھتے ہیں ایسے ہی لوگوں کو ہم عنقریب بہت
سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝١٦٢ اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ
بڑا اجر عطا فرمائیں گے (اے رسولؐ) ہم نے تمہارے پاس (بھی) تو اسی طرح
اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ
وحی بھیجی ہے جس طرح نوحؑ اور ان کے بعد والے پیغمبروں پر بھیجی تھی اور (جس طرح)
اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ
ابراہیمؑ و اسماعیلؑ و اسحاقؑ اور اولادِ یعقوبؑ و
وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَ
و عیسیٰؑ و ایوبؑ و یونسؑ و
هٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝١٦٣ وَ
ہارونؑ و سلیمانؑ کے پاس وحی بھیجی تھی اور ہم نے داؤدؑ کو زبور[1] عطا کی اور
رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا
(تم کو بھی ویسا ہی رسولؐ مقرر کیا جس طرح اور) بہت سے رسول (بھیجے) جن کا حال

[1] زبور میں صرف حمد و ثنائے الٰہی ہے۔ احکام نہیں عمل توریت ہی کے احکام پر ہوتا تھا حضرت داؤدؑ کی خوش الحانی کی یہ حالت تھی کہ آپ زبور کو لے کر صحرا میں چلے جاتے اور ایک مقام پر ٹھہر جاتے۔ اور ان کے پیچھے علماء یہود ان کے پیچھے اور لوگ۔ ان کے پیچھے صحرائی لوگ کھڑے ہوتے اور پرند ان کے سر پر صف باندھ کر سایہ کرتے۔ اور جس وقت آپ زبور پڑھتے تو سب کے سب بیہوش ہو جاتے۔ حضرت رسولؐ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن خدا علیؑ کو جبرئیلؑ کی قوت، آدمؑ کا نور، یوسفؑ کا جمال اور داؤدؑ کی آواز عطا فرمائے گا۔ اور اہلِ بہشت کا خطیب بنائے گا، کہ لوگ ان کی آواز سے بے ہوش ہو جائیں گے۔ ١٢

لَمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۚ ١٦٤

ہمنے تم سے پہلے ہی بیان کردیا اور بہت سے (ایسے) رسول (بھیجے) جنکا حال تم سے پہلے بیان نہیں کیا اور خدانے تو موسیٰ سے

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ

(بہت سی) باتیں بھی کیں لے اور (سب) پیغمبروں کو (خدا نے) خوشخبری دینے والے اور (بدوں کو عذاب سے) ڈرانیوالے پیغمبر

عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا

بھیجے تاکہ پیغمبروں کے آنے کے بعد لوگوں کی خدا پر کوئی حجت باقی نہ رہ جائے اور خدا تو بڑا زبردست حکیم ہے (یہ کفار

حَكِيْمًا ۚ ١٦٥ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ

نہیں مانتے نہ مانیں) مگر خدا تو اس پر گواہی دیتا ہے کہ جو کچھ تم پر نازل کیا ہے خوب سمجھ بوجھ کر

بِعِلْمِهٖ ۚ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ

نازل کیا ہے۔ (بلکہ) اس کی گواہی تو فرشتے تک دیتے ہیں حالانکہ خدا گواہی کے لیے کافی

شَهِيْدًا ؕ ١٦٦ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ

تھا۔ بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور خدا کی راہ سے (لوگوں کو) روکا وہ راہ راست

سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۚ ١٦٧ اِنَّ

سے بھٹک کے بہت دور جا پڑے بیشک جن

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ ظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَ لَا

لوگوں نے کفر اختیار کیا اور (اس پر) ظلم (بھی) کرتے رہے نہ تو خدا ان کو بخشے ہی گا اور نہ انہیں

لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ۙ ١٦٨ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

کسی طرح کی ہدایت ہی کرے گا مگر (ہاں) جہنم کا راستہ (دکھادے گا) جس میں یہ لوگ ہمیشہ

فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۚ ١٦٩ يٰۤاَيُّهَا

(پڑے) رہیں گے، اور یہ تو خدا کے واسطے بہت ہی آسان بات ہے اے لوگو!

النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ

تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے رسول (محمدؐ) دین حق کے ساتھ آ چکے ہیں۔ پس

فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي

ایمان لاؤ (یہی) تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر انکار کروگے تو (سمجھ رکھو کہ) جو کچھ زمین اور

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۚ ١٧٠

آسمانوں میں ہے سب خدا ہی کا ہے اور خدا بڑا واقف کار حکیم ہے۔

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَ لَا تَقُوْلُوْا

اے اہل کتاب اپنے دین میں حد (اعتدال) سے تجاوز نہ کرو اور خدا کی شان

عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ

میں سچ کے سوا (کوئی دوسری بات) نہ کہو۔ مریمؑ کے بیٹے عیسیٰ مسیحؑ (نہ خدا تھے نہ خدا کے

لے مگر نہ اس طرح کہ معاذ اللہ خدا کے منہ ہو اور وہ اس سے بولے بلکہ خدا کے بات کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس میں اس بات کی قدرت ہے کہ جس چیز میں چاہے کلام کو پیدا کردے، اور وہ بات کرنے لگے۔ چنانچہ حدیث میں ہے، کہ حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر طور پر گئے اور ان کو پہاڑ کے نیچے کھڑا کر دیا، اور خود پہاڑ پر چڑھ گئے اور خدا سے بات کرنے کی درخواست کی اور خدا نے درخت میں آواز پیدا کرکے ہر طرف پھیلا دیا کہ بنی اسرائیل نے آگے سے پیچھے سے داہنے سے بائیں سے، اوپر سے نیچے سے غرض ہر طرف سے آواز سنی۔ ١٢

مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ كَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَ

بیٹے بس) خدا کے ایک رسول اور اس کے ایک کلمہ (حکم) تھے جسے خدا نے مریمؑ کے پاس

رُوْحٌ مِّنْهُ ۫ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ۚ وَ لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ

بھیجدیا تھا (کہ حاملہ ہوجا) اور خدا کی طرف سے ایک جان تھے۔ پس خدا اور اس کے رسولوں پر

اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ

ایمان لاؤ اور تین (خدا) کے قائل نہ ہو (تثلیث سے) باز رہو (اور) اپنی بھلائی (توحید) کا قصد کرو

اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِى

اللہ تو بس یکتا معبود ہے۔ وہ اس (نقص) سے پاک و پاکیزہ ہے کہ اسکا کوئی لڑکا ہو [1] اسے لڑکے

الْاَرْضِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ

کی حاجت ہی کیا ہے، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب تو اسی کا ہے اور خدا تو کارسازی میں کافی ہے۔

الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَ لَا الْمَلٰٓئِكَةُ

[2] نہ تو مسیحؑ ہی خدا کا بندہ ہونے سے ہرگز عار رکھ سکتے ہیں اور نہ (خدا کے) مقرب فرشتے اور (یاد رہے) جو

الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَ مَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ يَسْتَكْبِرْ

شخص اس کے بندہ ہونے سے عار رکھے گا اور شیخی کریگا تو عنقریب ہی خدا ان سب کو اپنی طرف بلا

فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿۱۷۲﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

لے گا اور ہر ایک کو اس کے کام کی جزا سزا دے گا) پس جن لوگوں نے ایمان قبول کیا ہے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَ يَزِيْدُهُمْ مِّنْ

اچھے (اچھے) کام کیے ہیں تو انہیں انکا ثواب پورا (پورا) دے گا بلکہ اپنے فضل و کرم سے (کچھ اور)

فَضْلِهٖ ۚ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَ اسْتَكْبَرُوْا

زیادہ ہی دے گا، اور جو لوگ (اسکا بندہ ہونے میں) عار سمجھتے تھے اور شیخی کرتے تھے

فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ۬ وَّ لَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ

انہیں تو دردناک عذاب میں مبتلا کریگا اور (لطف یہ ہے کہ) وہ لوگ خدا کے سوا نہ اپنا سرپرست ہی

دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ﴿۱۷۳﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

پائیں گے اور نہ مددگار اے لوگو اس میں تو شک ہی نہیں

قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ

کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے (دین حق کی) [3] دلیل آچکی اور ہم تمہارے پاس ایک چمکتا ہوا

نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ اعْتَصَمُوْا

نور نازل کر چکے ہیں پس جو لوگ خدا پر ایمان لائے اور اسی سے وابستہ رہے تو خدا

بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِىْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ فَضْلٍ ۙ وَّ

بھی انہیں عنقریب ہی اپنی رحمت اور فضل (کے بے خزاں باغ) میں پہنچا دے گا اور

[1] کیونکہ جسمانی توالد و تناسل سے خدا کے لیے مجسم ہونا لازم آتا ہے۔ اور یہ محال ہے ورنہ وہ مکان اور سمت کا محتاج اور ممکن ہو جائے گا۔ اور حرکت و سکون سے خالی نہ ہوگا تو حادث ہوگا۔ اور یہی سب خرابیاں روحانی توالد و تناسل میں بھی ہیں اور اگر تعلیم و اعجاز کی وجہ سے بیٹا کہتے ہیں جیسے شاگرد کو روحانی بیٹا اور استاد روحانی باپ تو حضرت عیسیٰؑ کی تخصیص نہیں۔ ۱۲

[2] خدا نے سیدھے سادے لفظوں میں اولاد کے جھگڑے بکھیڑے سے پاک و صاف ہونے کو اس طرح سمجھا دیا کہ اولاد اس لیے ہوتی ہے کہ باپ کو مدد پہنچائے۔ اس میں باپ کا فائدہ ہے، اور اولاد باپ کے ترکہ کی حقدار ہو یہ اولاد کا فائدہ ہے۔ ان دونوں باتوں میں سے خدا کے ہاں کچھ بھی نہیں، نہ اس کو مددگار کی ضرورت وہ تنہا کارساز ہے، نہ اس کی سلطنت کا کوئی شریک و حقدار، پھر اولاد ہو تو کاہے کو اور کیوں ۱۲

[3] ایک صحیح حدیث میں ہے کہ برہان (دلیل) سے مراد حضرت رسولؐ ہیں اور نور مبین (چمکتا ہوا نور) سے حضرت علیؑ مراد ہیں۔ ۱۲

خدا کو اولاد نہیں ہو سکتی

يَهۡدِيۡهِمۡ اِلَيۡهِ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ؕ ﴿۱۷۵﴾ يَسۡتَفۡتُوۡنَكَ ؕ

انہیں اپنی حضوری کا سیدھا راستہ دکھا دے گا (اے رسولؐ) تم سے فتوٰے

قُلِ اللّٰهُ يُفۡتِيۡكُمۡ فِى الۡكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امۡرُؤٌا هَلَكَ

طلب کرتے ہیں تم کہہ دو کہ کلالہ (بھائی بہن) کے بارے میں خدا تو خود تمہیں فتوٰے دیتا ہے

لَيۡسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخۡتٌ فَلَهَا نِصۡفُ مَا تَرَكَ ۚ

کہ اگر کوئی ایسا شخص مرجائے کہ اس کے نہ کوئی لڑکا بالا ہو (نہ ماں باپ) اور اسکے صرف

وَهُوَ يَرِثُهَاۤ اِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنۡ

ایک بہن ہو تو اسکا ترکہ سے آدھا ہوگا (اور اگر یہ بہن مرجائے) اور اس کے کوئی اولاد نہ ہو (نہ ماں

كَانَـتَا اثۡنَتَيۡنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنۡ

باپ)، تو اسکا وارث بس یہی بھائی ہوگا[1] اور اگر دو بہنیں (یا زیادہ ہوں) تو انکو (بھائی کے) ترکے سے دو

كَانُوۡۤا اِخۡوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثۡلُ حَظِّ

تہائیاں ملیں گی اور اگر (کسی کے ورثہ) بھائی بہن دونوں (ملے جلے) ہوں تو مرد کو عورت کے حصّہ کا دوگنا حصہ ملے گا

الۡاُنۡثَيَيۡنِ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَـكُمۡ اَنۡ تَضِلُّوۡا ؕ وَاللّٰهُ

تم لوگوں کے بھٹکنے کے خیال سے خدا اپنے احکام بہت واضح کرکے بیان فرماتا ہے اور خدا

بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۱۷۶﴾ ع

تو ہر چیز سے واقف ہے۔

## (۵) سُوۡرَةُ الۡمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ (۱۱۲)

آیاتہا ۱۲۰ — رکوعاتہا ۱۶

اسکی ایک سو بیس آیتیں سورۂ مائدہ (خوان) مدینہ میں نازل ہوا اور سولہ رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ ؕ[2] اُحِلَّتۡ لَـكُمۡ

اے ایماندارو (اپنے) اقراروں کو پورا کرو (دیکھو) تمہارے واسطے چوپائے جانور انکے سوا

بَهِيۡمَةُ الۡاَنۡعَامِ اِلَّا مَا يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ غَيۡرَ مُحِلِّى

جو تم کو پڑھ کر سنائے جائیں گے حلال کردیئے گئے مگر جب تم حالت احرام میں

الصَّيۡدِ وَاَنۡتُمۡ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحۡكُمُ مَا

ہو تو شکار کو حلال نہ سمجھنا۔ بیشک خدا جو چاہتا ہے حکم دیتا

يُرِيۡدُ ﴿۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُحِلُّوۡا شَعَآئِرَ

ہے۔ اے ایماندارو (دیکھو) نہ خدا کی نشانیوں کی بے توقیری[3] کرو اور نہ حرمت

اللّٰهِ وَلَا الشَّهۡرَ الۡحَـرَامَ وَلَا الۡهَدۡىَ وَلَا

والے مہینے کی اور نہ قربانی کی اور نہ پٹے والے جانوروں کی (جو نذرِ خدا کے لیے نشان)

---

[1] یعنی بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا، نواسی کچھ بھی نہ ہو اور ماں باپ بھی نہ ہوں تب ۱۲

[2] اس سورۃ میں بھی خداوند عالم نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے۔ منجملہ ان کے بعض یہ ہیں۔ (۱) حلال حرام جانور کی تفصیل ۲: تکمیل دین کی خوشخبری۔ ۳: وضو کی ترکیب ۴: تیمم کا طریقہ۔ ۵: عدل کا حکم۔ ۶: قرض دینے کا ثواب۔ ۷: یہود و نصارٰے کی بیوقوفی۔ ۸: بنی اسرائیل کا قصہ۔ ۹: ہابیل قابیل کا واقعہ۔ ۱۰: چوری کی سزا۔ ۱۱: قصاص کا حکم۔ ۱۲: کفار کو سرپرست بنانے کی ممانعت۔ ۱۳: حضرت علیؑ کی ولیعہدی ۱۴: واقعہ غدیر کا ذکر۔ ۱۵: مستحق لعنت پر لعنت۔ ۱۶: قسم کا کفارہ۔ ۱۷: شراب جوا پانسہ کی مناہی۔ ۱۸: حالت احرام میں شکار کا کفارہ۔ ۱۹: خوان کے اترنے کا قصہ، حضرت عیسیٰؑ کی معذرت وغیرہ وغیرہ

[3] حطم بن ہند کندی نے حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ آپ کس بات کی دعوت دیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، خدا کی توحید، اپنی نبوت، نماز اور زکوٰۃ کی، وہ بولا میں مشورہ کرلوں تو عرض کروں، غرض وہ چلا گیا، اور ایمان نہ لایا بلکہ فریہ کر چلتے چلاتے کچھ صدقے کے اونٹ بھی لوٹ گیا۔ دوسرے سال آنحضرتؐ عمرہ کے واسطے مکہ کو چلے جب وادیٔ نعیم میں پہنچے، تو معلوم ہوا کہ حطم کندی انہی اونٹوں کی گردنوں میں سنہرے پٹے ڈال کر خانۂ کعبہ کو چلا ہے۔ اصحاب نے چاہا کہ اسکو قتل کر کے اونٹوں کو چھین لیں۔ آپ نے منع کیا۔ اصحاب نے عرض کی ہم ایام جاہلیت میں اکثر کیا کرتے تھے تب یہ آیت نازل ہوئی۔

الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ

دے کر منیٰ میں لے جاتے ہیں اور خانۂ کعبہ (کے طواف و زیارت) کا قصد کرنے والوں کی جو اپنے

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۭ وَاِذَا حَلَلْتُمْ

پروردگار کی خوشنودی اور فضل (و کرم) کے جویاں ہیں۔ اور جب تم (احرام سے) محل ہو جاؤ

فَاصْطَادُوْا ۭ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ

تو شکار کر سکتے ہو اور کسی قبیلہ کی یہ عداوت کہ تمہیں ان لوگوں نے خانۂ کعبہ (میں جانے

صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا

سے روکا تھا۔ اس جرم میں نہ پھنسوا دے کہ تم ان پر زیادتی کرنے لگو اور (تمہارا تو فرض یہ ہے کہ)

عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ

نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی میں باہم کسی کی

الْعُدْوَانِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

مدد نہ کرو اور خدا سے ڈرتے رہو (کیونکہ) خدا تو یقیناً بڑا سخت عذاب والا ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ

(لوگو) مرا ہو جانور اور خون اور سُور کا گوشت اور جس (جانور) پر (ذبح کے وقت) خدا

وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ

کے سوا کسی دوسرے کا نام لیا جائے اور گردن مروڑا ہوا اور چوٹ کھا کر مرا ہوا اور جو (کنوئیں

وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا

وغیرہ میں) گر کر مر جائے اور جو سینگ سے مار ڈالا گیا ہو اور جس کو درندے نے پھاڑ کھایا ہو

ذَكَّيْتُمْ ۣ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا

مگر جسے (تم مرنے سے قبل) ذبح کر لو اور جو (جانور) بتوں (کے تھان) پر (چڑھا کر) ذبح کیا

بِالْاَزْلَامِ ۭ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۭ اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

جائے اور جسے تم (پانسے کے) تیروں سے باہم حصہ بانٹو۔ (غرض یہ سب چیزیں تم پر حرام کی گئی ہیں)

مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۭ اَلْيَوْمَ

یہ گناہ کی بات ہے۔ (مسلمانو) اب تو کفار تمہارے دین سے (پھر جانے سے) مایوس ہو گئے تو تم

اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ

ان سے تو ڈرو ہی نہیں بلکہ صرف مجھی سے ڈرو۔ آج لہ میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر

رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ

اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے (اس) دین اسلام کو پسند کیا۔ پس جو شخص بھوک میں مجبور

مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

ہو جائے (اور) گناہ کی طرف مائل بھی نہ ہو (اور کوئی چیز کھا لے) تو خدا بے شک بڑا بخشنے والا



لہ جب حضرت رسولؐ آخری حج سے فارغ ہو کر مدینہ کو واپس چلے تو راستہ میں اٹھارھویں ذی الحجہ کو غدیر خم میں تاکیداً یہ حکم نازل ہوا کہ لوگوں سے نڈر ہو اور جو حکم ہم نے تمہارے پاس بھیجا ہے پہنچا دو آپ نے فوراً لوگوں کو روکا اور مجمع کثیر کے سامنے ایک خطبۂ طولانی کے بعد حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔
من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ اللّٰھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ (یعنی) جس کا حاکم ہوں اسکا علیؑ حاکم ہے۔ خدایا جو اسے دوست رکھے اسے دوست رکھ اور جو اسے دشمن رکھے اسے دشمن رکھ اور جو اس کی مدد کرے اس کی مدد کر اور جو اسے ذلیل کرے اُسے ذلیل کر، اس کے بعد لوگوں نے مبارکباد دی۔ چنانچہ حضرت عمر نے بھی کہا اے علیؑ مبارک ہو کہ آپ ہمارے اور کل مومن و مومنہ کے حاکم ہوئے۔ دیکھو مشکوٰۃ۔ جب یہ سب ہو چکا تو حضرۃ جبرئیلؑ آیت لے کر نازل ہوئے دیکھو تفسیر درمنثور ملا جلال الدین سیوطی جلد ۲ صہ ۲۵۹ سطر ۵۱۳ مطبوعہ مصر۔ ۱۲

حضرت علی کی ولی عہدی

رَّحِيمٌ ۝ يَسْـَٔلُونَكَ مَاذَآ أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ

مہربان ہے۔ (اے رسولؐ) تم سے لوگ پوچھتے ہیں کہ کون (کونسی) چیز ان کے لیے حلال کی

الطَّيِّبَٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ

گئی ہے۔ تم (ان سے) کہہ دو کہ تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئیں اور شکاری جانور جو تم نے شکار

تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ ۖ فَكُلُوا مِمَّآ أَمْسَكْنَ

کے لیے سدھا رکھے ہیں اور جو (طریقے) خدا نے تمہیں بتائے ہیں ان میں سے کچھ تم نے

عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ

ان جانوروں کو بھی سکھایا ہو تو یہ شکاری جانور جس شکار کو تمہارے لیے پکڑ رکھیں۔ اس کو (بے تأمل) کھاؤ

اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَٰتُ ۖ وَ

اور (جانور کو چھوڑتے وقت) خدا کا نام لے لیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو کیونکہ اسمیں تو شک ہی نہیں کہ خدا بہت جلد حساب

طَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ

لینے والا ہے۔ آج تمام پاکیزہ چیزیں تمہارے لیے حلال کر دی گئیں اور اہل کتاب کی (خشک[1] چیزیں) گیہوں وغیرہ )

لَّهُمْ ۖ وَالْمُحْصَنَٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنَٰتِ وَالْمُحْصَنَٰتُ

تمہارے لیے حلال ہیں اور تمہاری خوراک ان کے لیے حلال ہے۔ آزاد پاکدامن عورتیں اور ان لوگوں میں کی آزاد

مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكُمْ إِذَآ ءَاتَيْتُمُوهُنَّ

پاکدامن عورتیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی جا چکی ہے۔ جب تم انکو ان کے مہر دے دو (اور) پاکدامنی

أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَٰفِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِىٓ

کا ارادہ کرو نہ تو کھلم کھلا زنا کاری کا اور نہ چوری چھپے سے آشنائی کا اور

أَخْدَانٍ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِالْإِيمَٰنِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُۥ

جس شخص نے ایمان سے انکار کیا تو اسکا سب کیا دھرا اکارت ہو گیا اور (لطف

وَهُوَ فِى الْءَاخِرَةِ مِنَ الْخَٰسِرِينَ ۝ يَٰٓأَيُّهَا

تو یہ ہے) کہ آخرت میں بھی وہی گھاٹے میں رہے گا اے ایماندارو!

الَّذِينَ ءَامَنُوٓا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَوٰةِ فَاغْسِلُوا

جب تم نماز کے لیے آمادہ ہو تو دھو ڈالو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت اور

وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا

اپنے سروں کا اور ٹخنوں تک پاؤں[2] کا مسح کر لیا کرو اور

بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن

اگر تم حالت جنابت میں ہو تو تم طہارت (غسل) کر لو (ہاں)

كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَوْ عَلَىٰ

اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کسی کو پاخانہ

[1] تاریخ و احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ طعام سے مراد یہاں غلے میوے خشک چیزیں ہیں تر چیزیں مراد نہیں ہو سکتیں کیونکہ یہ لوگ یقینی مشرک ہیں، اور مشرکین کی نجاست کو خدا کھلے لفظوں میں فرما چکا ہے۔ انما المشرکون نجس اور اس آیت کے نازل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کی طرح عرب کے مسلمان بھی بت پرستوں سے میل جول اور اہل کتاب سے اجنبیت کی وجہ سے عموماً کفار سے ہم پیالہ و ہم نوالہ رہتے اور اہل کتاب سے پرہیز کرتے اور جو غلہ میوہ یہ لوگ باہر سے تجارت کے واسطے لاتے اسے بھی نہ خریدتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور سمجھا دیا کہ نجاست میں دونوں برابر ہیں مگر خشک چیزیں لینے میں اہل کتاب سے کچھ مضائقہ نہیں جس طرح کفار سے کچھ حرج نہیں اور طعامکم حل لهم کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے لیے اپنا طعام اہل کتاب کو کھلانا ان کے ہاتھ فروخت کرنا جائز ہے۔ ۱۲

[2] امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس میں اختلاف ہے کہ پاؤں کا مسح کرنا چاہیئے یا دھونا۔ قفال نے اپنی تفسیر میں ابن عباس، انس بن مالک عکرمہ شعبی اور ابو جعفر محمد علی باقر سے روایت کی ہے کہ مسح واجب ہے اور یہی شیعوں کا مذہب ہے۔ دیکھو تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۳۷۰ سطر ۳۸ مطبوعہ مصر واضح ہو کہ پاؤں کے مسح کا وجوب اس بنا پر ثابت ہے کہ جملہ آئمہ اہلبیتؑ اور اصحاب میں سے ابن عباس، انس عکرمہ شعبی نے ارجلکم کو بکسر لام پڑھا ہے۔ ان کے علاوہ دو قاریوں حمزہ اور کسائی نے بھی بکسر لام پڑھا ہے (ملاحظہ ہو تفسیر بیضاوی جلد ا صفحہ ۲۱) اور اس کے بکسر لام پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ تحقیق شدہ ہے کہ ارجلکم معطوف ہے۔ برؤسکم کا جیسا کہ اتقان سیوطی جلد ۱ صفحہ ۱۱۸ طبع مصر سے واضح ہے۔ غالباً اسی بنا پر علامہ شاہ عبد القادر دہلوی نے اپنے ترجمہ قرآن مجید میں وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین کا ترجمہ یہ کیا ہے "مل لو اپنے سر کو اور پاؤں کو ٹخنوں تک" ملاحظہ ہو ترجمہ قادری صفحہ ۱۱۲ طبع دہلوی ۱۲ (ن ح)

مسلمانوں کو خشک چیزیں لینا جائز ہیں

وضو کی ترتیب

سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ 9
سفر میں ہو یا کوئی تم میں سے بیت الخلا سے ہو کر آیا ہو یا تم عورتوں سے ہم بستری کی ہو اور تم کو پانی نہ مل سکے تو پاک
اَلنِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا
خاک سے تیمم کر لو (یعنی دونوں ہاتھ مار کر) اس سے اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کا
فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ
مسح کر لو (دیکھو تو خدا نے کیسی آسانی کر دی) خدا تو یہ چاہتا ہی نہیں کہ تم پر کسی طرح کی
اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ
تنگی کرے بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ پاک و پاکیزہ کر دے اور تم پر اپنی
وَ لِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۞ وَ
نعمت پوری کر دے تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ اور
اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ مِيْثَاقَهُ الَّذِيْ
جو احسانات خدا نے تم پر کیے ہیں انکو اور اس عہد (و پیمان) کو یاد کرو جس کا تم سے پکا
وَاثَقَكُمْ بِهٖۤ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ٘ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ
اقرار لے چکا ہے۔ جب تم نے یہ کہا تھا کہ ہم نے (احکام خدا کو) سنا اور (دل سے) مان لیا
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اور خدا سے ڈرتے رہو کیونکہ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ خدا دلوں کے اسرار سے بھی باخبر ہے۔ اے ایماندارو
اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ٘ وَ لَا
خدا کی خوشنودی کے لیے انصاف کے ساتھ گواہی دینے کے لیے تیار رہو اور تمہیں کسی قبیلے کی عداوت
يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟
اس جرم میں نہ پھنسوا دے کہ تم ناانصافی کرنے لگو (خبردار) بلکہ تم (ہر حال میں) انصاف کرو
هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ٘ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ
یہی پرہیزگاری سے بہت قریب ہے۔ اور خدا سے ڈرو۔ کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو (اچھا یا برا) خدا
بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۞ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا
اُسے ضرور جانتا ہے۔ اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام (بھی) کیے خدا
الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۞ وَ الَّذِيْنَ
نے اُن سے وعدہ کیا ہے کہ ان کے لیے (آخرت میں) مغفرت اور بڑا ثواب ہے۔ اور جن لوگوں نے
كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۞ 10
کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ
اے ایماندارو خدا نے جو احسانات[1] تم پر کیے ہیں انکو یاد کرو (خصوصاً)

تیمم کی ترکیب

انصاف کے ساتھ گواہی دو

ایک عجیب واقعہ

[1] ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت رسول خدا غطفان کی لڑائی میں بنی ثعلبہ کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ لوگ اپنے سردار وعثور سمیت قلعہ میں جا ٹھہرے اور آپ اپنے اصحاب و لشکر سے علیحدہ ہو کر ایک درخت کے نیچے تکیہ لگا کر جا بیٹھے اور پسینے سے تر شدہ کپڑوں کو خشک ہونے کے واسطے درخت پر ڈال دیا۔ عربوں کو یہ حالت دیکھ کر جرات ہوئی، اور سردار وعثور ننگی تلوار لیے ہوئے حضرت کے قریب آ پہنچا، اور بے ادبانہ کہنے لگا اس وقت آپ کو میری تلوار سے کون بچا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا خدا! اسی وقت حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور اس زور سے اس کے سینہ پر مار اکر تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ آپ نے فوراً اس کی تلوار اٹھا لی اور اس کے سر پر جا پہنچے، اور فرمایا اب تو بتا تجھے مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ وہ بولا بیشک آپ کو کوئی روک نہیں سکتا۔ آپ نے اس سے درگزر کی یہ دیکھ کر وہ فوراً مسلمان ہو گیا اور اپنی قوم سے کہا کہ تم بھی مسلمان ہو جاؤ۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲۔

هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ

جس وقت ایک قبیلہ نے تم پر دست درازی کا ارادہ کیا تھا تو خدا نے ان کے ہاتھوں

عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۱ ع

کو تم (تک پہنچنے) سے روک رکھا اور خدا سے ڈرتے رہو، اور مومنین کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ

اور اس میں بھی شک نہیں کہ خدا نے بنی اسرائیل سے (بھی ایمان کا) عہد و پیمان لے لیا تھا اور ہم (خدا)

اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ

نے انہیں بارہ سردار (ان پر لے) مقرر کیے اور خدا نے بنی اسرائیل سے فرمایا تھا کہ میں تو یقیناً تمہارے ساتھ

اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ

ہوں۔ اگر تم بھی پابندی سے نمازیں پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو اور ہمارے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور

وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ

ان کی مدد کرتے رہو اور خدا (کی خوشنودی کے واسطے لوگوں) کو قرض حسنہ دیتے رہو تو میں بھی تمہارے

عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

گناہ تم سے ضرور دُور کر دونگا اور تمکو بہشت کے ان (ہرے بھرے) باغوں میں جا پہنچاؤں گا جن کے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ

(درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہیں پھر تم میں سے جو شخص اس کے بعد بھی انکار کرے تو یقیناً وہ

سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝۱۲ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَ

راہ راست سے بھٹک گیا پس ہم نے ان کی عہد شکنی کی وجہ سے اپر لعنت کی اور ان کے دلوں

جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ

کو (گویا) ہم نے خود سخت بنا دیا کہ (ہمارے) کلمات کو ان کے اصلی معنوں سے بدل کر دُوسرے

وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰي

معانی میں استعمال کرتے ہیں اور جن جن باتوں کی انہیں نصیحت کی گئی تھی ان میں سے ایک بڑا

خَاۗىِٕنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ

حصہ بھلا بیٹھے اور (اے رسول)، اب تو تم ان میں چند آدمیوں کے سوا ایک نہ ایک کی خیانت پر برابر

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۳ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا

مطلع ہوتے رہتے ہو تو تم ان (کے قصور) کو معاف کر دو اور (انسے) درگزر کرو کیونکہ خدا احسان کرنیوالوں کو ضرور دوست

اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا

رکھتا ہے۔ اور جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نصرانی ہیں ان سے (بھی) ہمنے (ایمان کا) عہد و پیمان لیا تھا مگر جن جن

بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰى يَوْمِ

باتوں کی انہیں نصیحت کی گئی تھی، ان میں سے ایک بڑا حصہ (رسالت محمدؐ) بھلا بیٹھے تو ہمنے بھی (اس کی سزا میں) قیامت



لے جس طرح بنی اسرائیل کے بارہ سردار تھے۔ اسی طرح اس اُمت کے بھی بارہ سردار و امام ہیں چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں منقول ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ جب تک میرے بارہ خلیفہ نہ ہو لیں گے دُنیا قائم رہے گی اور وہ بارہ امام ہیں۔ ۱۲ منہ

لے جب فرعون ڈوب مرا اور بنی اسرائیل کو مصر کی سلطنت ملی تو حکم ہوا کہ ارض مقدس میں قوم عمالقہ سے لڑو تو تم کو ایسے ہزار شہر مل جائیں گے کہ ہر ایک میں ایک ایک ہزار باغات ہیں۔ غرض حضرت موسیٰؑ نے بارہ قبیلوں میں سے ہر قبیلہ کا ایک شخص سردار بنا کر کوچ کیا۔ وہ بارہ سردار عمالقہ کی تلاش میں جا رہے تھے کہ ان میں سے ایک شخص عوج بن عنق سے ملاقات ہُوئی جو نہایت طویل القامت تھا جب اُس نے ان لوگوں کو دیکھا تو ان کی پست قدی سے اس کو سخت تعجب ہوا اور اس نے ان لوگوں کو اپنے دامن میں رکھ کر کمر میں باندھ لیا اور اپنی ماں کے پاس ڈال دیا جسکا نام عنق تھا اور کہنے لگا دیکھو یہ لوگ ہم سے لڑنے آئے ہیں اس کی ماں نے کہا انکو مارو نہیں بلکہ چھوڑ دو کہ ہمارا حال اپنے لشکر سے بیان کریں اور اُلٹے پاؤں پھر جائیں۔ خلاصہ یہ لوگ حضرت موسیٰؑ کے پاس آئے اور سارا قصہ چپکے سے بیان کر دیا۔ حضرت موسیٰؑ نے انکو لڑائی کی ترغیب دی اور لشکر لے کر پہنچ گئے۔ جب عوج نے سُنا تو پہاڑ کا ٹکڑا اپنے سر پر لے کر سارے لشکر کو تباہ کر دینے کے ارادہ سے چلا۔ خدا کی شان ایک جانور نے ہیرے کے ٹکڑے سے پتھر میں سوراخ کر دیا، کہ وہ پتھر اس کے گلے کا طوق ہو گیا اور کسی طرح نہ نکل سکا۔ حضرت موسیٰؑ یہ دیکھ کر خوشی میں بڑھے اور اچھل کر ایک عصا مارا اور باوجودیکہ حضرت موسیٰؑ خود چالیس گز کے تھے۔ چالیس گز کا عصا تھا اور چالیس گز اچھلے۔ اس پر بھی اس کے ٹخنے تک پہنچے۔ غرض وہ گرا اور بنی اسرائیل نے تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اس کے بعد حضرت موسیٰؑ نے ہر چند ہمت دلائی مگر بنی اسرائیل کی بزدلی نے آگے نہ بڑھنے دیا اور اپنے ملک کو واپس آئے۔ ایک روایت میں ہے کہ تین ہزار برس تک دریائے نیل

عوج بن عنق کا قصہ

پرانی کے لوگوں کی بڑی بڑی کہانیاں ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۲

9/9

الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝

تک ان میں باہم عداوت و دشمنی کی بنیاد ڈالدی ہے اور خدا انہیں بہت جلد (قیامت کے دن) بتادیگا کہ وہ کیا کیا کرتے تھے۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا

اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا پیغمبر (محمدؐ) آچکا ہے جو کتاب (خدا) کی ان باتوں میں سے جنہیں تم چھپایا کرتے

مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ

تھے بہتیری تو صاف بیان کردے گا اور بہتیری سے (عمداً) درگزر کرے گا۔ تمہارے پاس

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ يَّهْدِيْ

تو خدا کی طرف سے ایک (چمکتا ہوا) نور آچکا اور صاف صاف بیان کرنیوالی کتاب (قرآن) آچکی ہے۔ جو لوگ

بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ

خدا کی خوشنودی کے پابند ہیں ان کی تو اس کے ذریعہ سے نجات کی ہدایت کرتا ہے اور اپنے حکم سے

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى

(کفر) کی تاریکی سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لاتا ہے اور انہیں راہ راست

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ

پر پہنچا دیتا ہے جو لوگ اس کے قائل ہیں کہ مریمؑ کے بیٹے مسیحؑ بس خدا

هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ

ہیں وہ ضرور کافر ہو گئے (اے رسولؐ) ان سے پوچھو تو کہ بھلا اگر خدا مریمؑ کے بیٹے مسیحؑ اور ان کی ماں

شَيْئًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ

کو اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کو مار ڈالنا چاہے تو کون ایسا ہے جس کا خدا سے کچھ بھی زور

وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

چلے (اور روک دے) اور سارے آسمان اور زمین اور جو کچھ بھی ان کے درمیان میں ہے

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى

سب خدا ہی کی سلطنت ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور خدا تو ہر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ

چیز پر قادر ہے اور یہودی اور نصرانی تو کہتے ہیں کہ ہم ہی خدا

اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ

کے بیٹے ہیں اور اس کے چہیتے ہیں۔ (اے رسولؐ ان سے) تم کہو کہ (اگر ایسا ہے تو) پھر تمہیں

بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ

تمہارے گناہوں کی سزا کیوں دیتا ہے (تمہارا یہ خیال لغو ہے) بلکہ تم بھی اس کی مخلوقات سے

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا

ایک بشر ہو خدا جسے چاہے گا بخشدیگا اور جس کو چاہے گا سزا دے گا۔ آسمان اور زمین اور جو کچھ ان



لہ یہ بھی قرآن کی ایک اعلیٰ درجہ کی پیشین گوئی ہے جس کو تیرہ سو برس گزرنے پر بھی ہم اپنے زمانہ میں پاتے ہیں، اور دیکھ رہے ہیں کہ اہل یورپ کل عیسائی اور دنیا کی تمام اقوام پر غالب ہیں مگر انگلستان فرانس، روس، اٹلی، امریکہ اور آسٹریا میں ہر ایک دوسرے کا جانی دشمن اور خون کا پیاسا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ ۱۲

لہ تفسیر بیضاوی ص۱۱۵ وحاشیہ قرآن مجید مترجم اشرف علی تھانوی ص۱۴۵ وحاشیہ قرآن مجید مترجم احمد رضا خاں بریلوی ص۱۳۰ میں ہے کہ اس آیت میں نور سے حضرت محمد مصطفےٰ صلعم مراد ہیں اور تفسیر صافی ص۱۲۵ و تفسیر قمی میں ہے کہ نور سے حضرت رسول کریمؐ اور ان کی آل مراد ہے۔ ۱۲ (ان ج)

لہ یہودیوں اور نصرانیوں کی یہ لن ترانیاں ہمیشہ کی ہیں کہ ہم لوگوں کو جہنم کی آگ چند روزوں کے سوا چھوئے گی بھی نہیں کیونکہ خدا نے حضرت یعقوبؑ کو وحی کی تھی، کہ تیرے فرزند میرے فرزند ہیں انکو چالیس روز سے زیادہ دوزخ میں نہ رکھوں گا۔ تاکہ آگ ان کے گناہوں کو جلادے، اور وہ پاک ہوجائیں۔ خدا نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اگر ایسا ہے تو پھر تمہاری طرح طرح کی سزائیں کیوں ہوئیں۔ ۱۲

بَيْنَهُمَا ۚ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿١٨﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ

دونوں کے درمیان میں ہے سب خدا ہی کا ملک ہے اور (سب کو) اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور اے اہل کتاب

رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَىٰ فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ أَن

جب پیغمبروں کی آمد میں بہت رکاوٹ ہوئی تو ہمارا رسول تمہارے پاس آیا جو احکام خدا کو صاف صاف

تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِن بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ ۖ فَقَدْ جَاءَكُم

بیان کرتا ہے تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس تو نہ کوئی خوشخبری دینے والا (پیغمبر) آیا نہ (عذاب خدا

بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٩﴾ وَإِذْ

سے) ڈرانیوالا۔ اب تو یہ نہیں کہہ سکتے کیونکہ یقیناً تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا (پیغمبر) آگیا۔ اور خدا ہر چیز پر

قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ

قادر ہے [1] (اے رسولؐ) انکو وہ وقت یاد دلاؤ) جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے میری قوم جو

إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنبِيَاءَ وَجَعَلَكُم مُّلُوكًا وَآتَاكُم

نعمتیں خدا نے تم کو دی ہیں انکو یاد کرو اس لیے کہ اُس نے تمہی لوگوں سے بہتیرے پیغمبر بنانے اور تمہی لوگوں کو

مَّا لَمْ يُؤْتِ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ ﴿٢٠﴾ يَا قَوْمِ ادْخُلُوا

بادشاہ [2] (بھی) بنایا اور تمہیں وہ دیا جو ساری خدائی میں کسی ایک کو بھی تو نہ دیا۔ اے میری قوم (شام کی)

الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوا

اس مقدس زمین میں جاؤ جہاں خدا نے تمہاری تقدیر میں (حکومت) لکھ دی ہے اور (دشمن کے مقابلہ میں)

عَلَىٰ أَدْبَارِكُمْ فَتَنقَلِبُوا خَاسِرِينَ ﴿٢١﴾ قَالُوا يَا مُوسَىٰ

پیٹھ نہ کرو (کیونکہ) اسمیں تو تم خود الٹا گھاٹا اٹھاؤ گے وہ لوگ کہنے لگے کہ اے [3] موسیٰ

إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ وَإِنَّا لَن نَّدْخُلَهَا حَتَّىٰ

اس ملک میں تو بڑے زبردست (سرکش) لوگ رہتے ہیں اور جب تک وہ لوگ اس میں سے نکل نہ جائیں

يَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِن يَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِنَّا دَاخِلُونَ ﴿٢٢﴾

ہم تو اس میں کبھی پاؤں بھی نہ رکھیں گے۔

قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا

ہاں اگر وہ لوگ خود اس میں سے نکل جائیں تو البتہ ہم ضرور جائیں گے (مگر) دو آدمی (یوشع و کالب)

ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَإِنَّكُمْ غَالِبُونَ ۚ

جو (خدا کا) خوف رکھتے تھے (اور) جن پر خدا نے اپنا فضل و کرم کیا تھا (بے دھڑک) بول اُٹھے کہ ارے

وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٢٣﴾ قَالُوا

ان پر حملہ کرکے (بیت المقدس کے) پھاٹک میں گھس تو پڑو پھر (دیکھو تو یہ ایسے بودے ہیں کہ) ادھر تم پھاٹک میں گھسے اور وہ یہ

يَا مُوسَىٰ إِنَّا لَن نَّدْخُلَهَا أَبَدًا مَّا دَامُوا فِيهَا

سب بھاگ کھڑے ہوئے اور تمہاری جیت ہوگئی اور اگر تم سچے ایماندار ہو تو خدا ہی پر بھروسہ رکھو۔ وہ کہنے لگے اے موسیٰؑ

[1] چنانچہ اس نے ایک ہزار سات سو برس کے عرصہ میں ایک ہزار پیغمبر بھیجے ۱۲
[2] یعنی تم میں سے بعض کو بادشاہ بنا دیا اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ پہلے یہ لوگ غلام بنے ہوئے تھے۔ اور اب خدا نے ان کو قبطیوں کے بڑے بڑے محلوں میں جن میں نہریں جاری تھیں جگہ دی۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا۔ ۱۲
[3] حضرت موسیٰؑ کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی۔ بیس برس حکومت فریدوں کے زمانہ میں گزرے اور سو برس منوچہر کی سلطنت میں۔ ۱۲

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿٢٤﴾

(اچھا یہ جو کچھ ہو) جب تک وہ لوگ اس میں ہیں ہم تو اس میں ہرگز (لاکھ برس) پاؤں نہ رکھیں گے ہاں تم جاؤ اور تمہارا خدا

قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ وَ اَخِىْ فَافْرُقْ

(جاؤ) اور دونوں جا کے (لڑو) ہم تو یہیں جمے بیٹھے ہیں (تب موسیٰ نے) عرض کی خداوندا تو خوب واقف ہے

بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ فَاِنَّهَا

کہ اپنی ذات اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر میرا قابو نہیں تو اب ہمارے اور ان نافرمان لوگوں کے درمیان جدائی ڈال دے (ہمارا)

مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ

انکا ساتھ نہیں ہو سکتا) خدا نے فرمایا (اچھا تو ان کی سزا یہ ہے) انکو چالیس برس تک وہاں کی حکومت نصیب ہوگی اور اس

فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ

مدت دراز تک) یہ لوگ (مصر کے جنگل میں سرگرداں لٹے رہیں گے تو پھر ان بدچلن بندوں پر افسوس نہ کرنا۔ (اے رسولؐ) تم ان

نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ

لوگوں سے آدمؑ کے دو بیٹوں کا (ہابیل قابیل) کا قصہ بیان کر دو کہ جب ان دونوں نے خدا کی درگاہ میں نیازیں چڑھائیں تو

اَحَدِهِمَا وَ لَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ

ان میں سے ایک (ہابیل) کی (نذر تو) قبول ہوئی اور دوسرے (قابیل) کی نذر نہ قبول ہوئی (مارے حسد کے ہابیل سے)

قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٧﴾ لَئِنْۢ بَسَطْتَّ

کہنے لگا میں تو تجھے ضرور مار ڈالوں گا اس نے جواب دیا کہ (بھائی) اسمیں اپنا کیا بس ہے) خدا تو صرف پرہیزگاروں کی نذر قبول کرتا ہے اگر تم

اِلَىَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِىْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِىَ اِلَيْكَ

میرے قتل کے ارادہ سے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھاؤ گے (تو خیر بڑھاؤ مگر) میں تو تمہارے قتل کے خیال سے اپنا ہاتھ بڑھانیوالا

لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنِّىْٓ

نہیں (کیونکہ) میں تو اس خدا سے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے ضرور ڈرتا ہوں۔ میں تو ضرور

اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِىْ وَ اِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ

یہ چاہتا ہوں کہ میرے گناہ اور تیرے گناہ دونوں تیرے سر جائیں

اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾ فَطَوَّعَتْ

تو (اچھا خاصا) جہنمی بن جائے اور ظالموں کی تو یہی سزا ہے پھر تو اس کے نفس نے اپنے بھائی کے قتل پر

لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٣٠﴾

اُسے بھڑکا ہی دیا۔ آخر اس (کمبخت نے) اس کو مار ہی ڈالا تو گھاٹا اٹھانے والوں سے ہو گیا

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِى الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ

(تب اسے فکر ہوئی کہ لاش کو کیا کرے) تو خدا نے ایک کوّے کو بھیجا کہ وہ زمین کو کریدنے لگا تاکہ

كَيْفَ يُوَارِىْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ

اسے (قابیل کو) دکھا دے کہ اسے اپنے بھائی کی لاش کیونکر چھپانی چاہیے (یہ دیکھ کر) وہ کہنے لگا۔ ہائے

---

ہابیل و قابیل کا قصہ

لے جس زمین میں بنی اسرائیل اس ہیر پھیر میں مبتلا ہوئے وہ صرف پندرہ کوس تھی اور تمام دن چلتے چلتے جب شام کو قیام کیا تو معلوم ہوا کہ ہم جہاں سے صبح کو چلے تھے پھر وہیں پہنچ گئے غرض وہ لوگ ہرچند کوشش کرتے رہے مگر اس چھوٹے سے ٹکڑے سے خدا کی نافرمانی کی سزا میں چالیس برس تک نکلنا تھا نہ نکلے یہاں تک کہ حضرت موسیٰ نے وہیں قضا کی ۱۲

لے دونوں یہ حضرت آدمؑ کے بیٹے تھے مگر قابیل بڑا تھا۔ اور ہابیل چھوٹے حضرت آدمؑ نے ہابیل کی پرہیزگاری و قابلیت کی وجہ سے انہی کو اپنا وصی بنانا چاہا اور اسم اعظم کا بتا دینا بھی۔ یہ سن کر قابیل کے دل میں رشک وحسد کی آگ بھڑک اٹھی اور اپنے باپ سے گستاخانہ کہنے لگا جانشینی کا تو مجھے حق ہے حضرت آدمؑ نے قصہ چکانے کی غرض سے فرما دیا کہ تم دونوں خدا کی بارگاہ میں اپنی اپنی نذریں چڑھاؤ جس کی نذر قبول ہوگی وہی مستحق سمجھا جائیگا غرض ہابیل جو بکریاں چرایا کرتے تھے۔ ایک خوب موٹا تازہ بچہ مع کچھ دودھ کچھ مکھن پہاڑ پر جا کر رکھ آئے اور قابیل کھیتی کرتا تھا غصہ میں کچھ بالیاں سوکھی اور خراب لے کر رکھ آیا اس کے بعد حسب دستور آسمان سے آگ کا ایک شعلہ اترا اور ہابیل کی نذر کو کھا گیا اور قابیل کی نذر جوں کی توں پڑی رہ گئی۔ قابیل کو یہ دیکھ کر اور رشک و حسد پیدا ہوا اور اس نے ہابیل کو قتل کر دینے کا ارادہ کر لیا۔

أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَٰذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ
افسوس کیا میں اس سے بھی عاجز ہوں کہ اس کوّے کی برابری کر سکوں۔ (بلا سے یہ بھی ہوتا ہے) تو اپنے
أَخِي ۖ فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ ۝۳۱ مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ
بھائی کی لاش چھپا دیتا الغرض وہ اپنی حرکت سے بہت پچھتایا[1] اسی سبب سے تو ہم نے بنی اسرائیل
كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا
پر واجب کر دیا تھا کہ جو شخص کسی کو نہ جان کے بدلے میں اور نہ ملک میں فساد پھیلانے
بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ
کی سزا میں (بلکہ ناحق) قتل کر ڈالے گا تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کر ڈالا اور جس نے ایک آدمی کو جلا لیا تو گویا
النَّاسَ جَمِيعًا ۖ وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ
اس نے سب لوگوں کو جلا لیا اور ان (بنی اسرائیل) کے پاس تو ہمارے
جَمِيعًا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ
پیغمبر (کیسے کیسے) روشن معجزے لے کر آ چکے ہیں (مگر) پھر اس کے بعد بھی یقیناً ان میں
كَثِيرًا مِنْهُمْ بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ۝۳۲
سے بہتیرے زمین میں زیادتیاں کرتے رہے۔
إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَ
جو لوگ خدا اور اس کے رسول سے لڑتے بھڑتے ہیں (اور احکام کو نہیں مانتے) اور فساد پھیلانے کی غرض
يَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ
سے ملکوں (ملکوں) دوڑتے پھرتے ہیں ان کی سزا بس یہی ہے کہ (چن چن کر) یا تو مار ڈالے جائیں یا انہیں
يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ
سولی دے دی جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں کو ہیر پھیر کے (ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا
خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ
پاؤں) کاٹ ڈالے جائیں یا انہیں (اپنے وطن کی) سرزمین سے شہر بدر کر دیا جائے۔ یہ رسوائی تو ان کی
فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝۳۳
دنیا میں ہوئی اور پھر آخرت میں تو ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔
إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ
مگر ہاں جن لوگوں نے اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ[2] توبہ کر لی تو (ان کا گناہ بخشدیا جائیگا)
فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝۳۴ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
کیونکہ سمجھ لو کہ خدا بے شک بڑا بخشنے والا مہربان ہے اے ایماندارو خدا سے ڈرتے رہو
اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا
اور اس کے (تقرب کے) ذریعہ کی جستجو میں رہو اور اس کی راہ میں جہاد



## ہابیل کے قتل کا قصہ

[1] قابیل تو نذر نامنظور ہونے کی وجہ سے حسد کی آگ میں جل ہی رہا تھا، اور اس تاک میں تھا کہ ہابیل کو کیوں کر قتل کرے آخر جب حضرت آدمؑ حج کی غرض سے مکہ گئے تو اس کو موقع ملا۔ ہابیل ایک دن جنگل میں سو رہے تھے کہ اس نے شیطان کی تعلیم سے پتھر سے ان کا سر کچل دیا۔ مار نے کو تو مارا مگر چونکہ دنیا میں یہ پہلی موت تھی۔ اس وجہ سے اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ کیونکر چھپائے، آخر اسے مدتوں لادے لادے پھرا۔ یہاں تک کہ اس میں سے بدبو پھیلی اور درندوں نے اس پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اس وقت خدا نے دو کوّے بھیجے اور ایک کوّے نے دوسرے کوّے کو مار ڈالا۔ پھر اس نے چونچ سے گڑھا کھود کر دفن کیا تب قابیل نے بھی ایسا ہی کیا جب حضرت آدمؑ کو معلوم ہوا تو آپ نے اس زمین پر بھی لعنت کی جو ہابیل کا خون پی گئی تھی اسی وجہ سے اس کے بعد اب تک زمین خون نہیں چوستی۔ غرض حضرت آدمؑ تو گریہ وزاری میں مشغول ہوئے۔ آخر خدا نے ان کا نعم البدل حضرت شیثؑ ان کو عطا کیا۔ اور یوں ان کا دل ٹھنڈا ہوا اور قابیل راندۂ درگاہ ہوا اور لعنت کا مارا عدن پہنچا، اور شیطان کی تعلیم سے آتش پرست اور دنیا بھر کی بری باتوں میں مشغول ہوا یہاں تک کہ سخت سے سخت سزا میں مبتلا ہوا، اور جب طوفان نوحؑ آیا تو اس کی تمام اولاد کا خاتمہ ہو گیا۔ اور صرف حضرت شیث علیہ السلام کی اولاد دنیا میں باقی رہی۔ ۱۲

[2] ہجرت کے چھٹے سال بنی عرینہ کے کچھ لوگ بیمار ہو کر حضرت رسول کریمؐ کی خدمت میں آئے۔ آپ نے حکم دیا کہ تم لوگ یہیں ٹھہرو جب تمہیں صحت ہو گی تو لشکر میں بھیجدیا جائے گا۔ ان لوگوں نے آب وہوا کی ناموافقت کا عذر کر کے رخصت ہونا چاہا۔ آپ نے انکو جہاں صدقہ کے اونٹ چرائی پر تھے بھیجدیا۔ یہ لوگ دوا میں اونٹوں کا پیشاب اور غذا میں اونٹنیوں کا دودھ پیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب بھلے چنگے ہوئے تو اونٹوں کے نگہبانوں میں سے تین آدمیوں کو بری طرح مار کر سب اونٹ ہنکا کر لے گئے۔

باقی صفحہ ۱۳۵ پر

فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝٣٥ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ اس میں شک نہیں کہ جن لوگوں

لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ

نے کفر اختیار کیا اگر ان کے پاس زمین میں جو کچھ (مال خزانہ) ہے (وہ) سب بلکہ اتنا اور

لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ

بھی اس کے ساتھ ہو کہ روز قیامت کے عذاب کا اسے معاوضہ دے دیں (اور خود بچ جائیں) تب بھی

مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٣٦ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا

(انکا یہ معاوضہ) قبول نہ کیا جائیگا اور ان کیلیے دردناک عذاب ہے وہ لوگ تو چاہیں گے کہ کسی طرح

مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۫ وَلَهُمْ

جہنم کی آگ سے نکل بھاگیں مگر وہاں سے تو وہ نکل ہی نہیں سکتے اور ان کے لیے تو دائمی

عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝٣٧ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا

عذاب ہے ۔ اور چور خواہ مرد ہو یا عورت تم ان کے کرتوت کی سزا میں

اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ

انکا (داہنا) ہاتھ کاٹ لے ڈالو یہ (ان کی سزا) خدا کی طرف سے ہے۔ اور خدا تو بڑا

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝٣٨ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ

زبردست حکمت والا ہے ہاں جو اپنے گناہ کے بعد توبہ کرلے اور اپنے چال چلن درست

فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٣٩

کرے تو بیشک خدا بھی اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے۔ کیونکہ خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

(اے شخص) کیا تو نہیں جانتا کہ سارے آسمان و زمین (غرض دنیا جہان) میں خاص خدا کی حکومت

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي

ہے۔ جسے چاہے عذاب کرے اور جسے چاہے معاف کردے اور خدا تو ہر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٤٠ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ

چیز پر قادر ہے۔ اے رسولؐ جو لوگ کفر کی طرف لپک کے

الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا

چلے جاتے ہیں تم انکا غم نہ کھاؤ۔ ان میں بعض تو ایسے ہیں کہ اپنے منہ سے (بے تکلف)

بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ڔ وَمِنَ الَّذِيْنَ

کہہ دیتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ حالانکہ ان کے دل بے ایمان ہیں۔ اور بعض یہودی

هَادُوْا ڔ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ

ایسے ہیں کہ (جاسوسی کی غرض سے) جھوٹی باتیں بہت (شوق) سے سنتے ہیں تاکہ کفار کے دوسرے

---

لے اگر چوتھائی دینار سے کم کی چوری کی ہو تو حسب تجویز حاکم شریعت کی کوئی دوسری سزا ہوگی، اور اگر اس سے زیادہ ہو تو داہنے ہاتھ کی انگلیاں کاٹی جائیں گی۔ ۱۲

**بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۴**

جب یہ خبر حضرتؐ تک پہنچی تو حضرت علیؑ کو چند آدمیوں کے ساتھ تعاقب میں بھیجا، وہ لوگ جنگل میں جا چھپے آخر حضرت علیؑ نے انہیں گرفتار کیا اور آپؐ کے سامنے لائے، ان ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

سے ذریعہ سے مراد خدا کی رضامندی اور اس کی نازل کی ہوئی بلا پر صبر کرنا ہے۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ ذریعہ سے مراد آئمہ اہلبیتؑ ہیں اور یہی قرین قیاس ہے۔ ۱۲

لَمْ يَأْتُوكَ ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ ۖ

گروہ کو جو (ابھی تک) تمہارے پاس نہیں آئے ہیں سناتے ہیں۔ یہ لوگ (تورات کے) الفاظ کو ان کے اصلی معانی کے

يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا فَخُذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ

(معلوم ہونے کے) بعد بھی تحریف کرتے ہیں۔ (اور لوگوں سے) کہتے ہیں کہ (یہ تورات کا حکم ہے) اگر (محمدؐ کی طرف

فَاحْذَرُوا ۚ وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ

سے بھی) تمہیں یہی حکم دیا جائے تو اسے مان لینا، اور اگر یہ حکم تم کو نہ دیا جائے تو اس سے الگ ہی رہنا اور اگر

مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ

رسولؐ) جس کو خدا عذاب کرنا چاہتا ہے تو اس کے واسطے خدا سے تمہارا کچھ زور نہیں چل سکتا یہ لوگ تو وہی ہیں جن

يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَلَهُمْ فِي

کے دلوں کو خدا نے (گناہوں سے) پاک کرنے کا ارادہ ہی نہیں کیا (بلکہ) انکے لیے تو دنیا میں بھی رسوائی ہے

الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّالُونَ

اور آخرت میں بھی انکے لیے بڑا (بھاری) عذاب ہوگا۔ یہ (کمبخت) جھوٹی باتوں کو بڑے (شوق سے) سننے والے

لِلسُّحْتِ ۚ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ

اور بڑے ہی حرام خور ہیں۔ تو (اے رسولؐ) اگر یہ لوگ تمہارے پاس (کوئی معاملہ لے کر) آئیں تو (تم کو اختیار

عَنْهُمْ ۖ وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا ۖ وَ

ہے) خواہ ان کے درمیان فیصلہ کر دو یا ان سے کنارہ کشی کرو اور اگر تم کنارہ کش رہو گے تو (کچھ خیال نہ کرو)

إِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۚ إِنَّ اللَّهَ

یہ لوگ تمہارا ہرگز کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور اگر ان میں فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ کیونکہ خدا انصاف

يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝ وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِنْدَهُمُ

کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور جب خود ان کے پاس تورات لہ ہے اور اس میں خدا کا حکم

التَّوْرَاةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ

(موجود) ہے تو پھر تمہارے پاس فیصلہ کرانے کو کیوں آتے ہیں اور لطف تو یہ ہے کہ اس کے بعد پھر (تمہارے حکم سے)

ذَٰلِكَ ۚ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ۝ إِنَّا أَنْزَلْنَا

پھر جاتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ یہ لوگ ایماندار ہی نہیں ہیں۔ بیشک ہم نے تورات نازل کی جس میں

التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ

(لوگوں کی) ہدایت اور نور (ایمان) ہے۔ اسی کے مطابق خدا کے فرمانبردار بندے (انبیائے بنی اسرائیل) یہودیوں کو

الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَ

حکم دیتے رہے اور اللہ والے اور علما (یہود) بھی کتاب خدا سے (حکم دیتے تھے) جس کے وہ محافظ بنائے گئے تھے

الْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا

اور وہ اس کے عالم بھی تھے۔ پس (اے مسلمانو) تم لوگوں سے (ذرا بھی)

یہودیوں کے ایک مقدمہ کا فیصلہ

لہ خیبر کے یہودیوں میں سے دو شخصوں نے زنا محصنہ کیا مگر چونکہ یہ دونوں کے دونوں مالدار تھے، اور علماء یہود کو ان کی رعایت کرنی منظور تھی۔ اگرچہ تورات میں زنا محصنہ کی سزا تھی مگر ان لوگوں نے سنگسار نہ کیا، اور اس فکر میں ہوئے کہ اہل اسلام کے یہاں کوئی ہلکی سی سزا ہو تو مان لینا چاہیئے۔ اس کی ٹوہ لگانے کے واسطے بنی نضیر و بنی قریظہ سے جن سے مسلمانوں سے صلح تھی سلسلہ جنبانی کی اور وہ دونوں زانی اور زانیہ مدینہ میں آ پہنچے غرض جب یہ مقدمہ پیش ہوا تو آپؐ نے بھی وہی سنگساری کا حکم دیا یہ سن کر تو وہ لوگ گھبرائے یہاں تک کہ وہ بولے کہ یہ حکم تورات کا نہیں ہے۔ آخر ابن صوریا جو ان کے یہاں کا بہت بڑا عالم تھا۔ ثالث قرار پایا جب وہ آیا تو حضرتؐ نے اس سے قسم دے کر پوچھا تو اس نے اقرار کیا کہ تورات کا یہی حکم ہے جو آپؐ نے فرمایا۔ غرض وہ دونوں سنگسار کیے گئے، اور علماء یہود کی کچھ پیش نہ گئی۔ انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲۔

عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ

نہ ڈرو (بلکہ) مجھی سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے میں (دُنیا کی) دولت جو درحقیقت بہت تھوڑی

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ

قیمت ہے) نہ لو اور (سمجھ لو کہ) جو شخص خدا کی نازل کی ہوئی (کتاب) کے مُطابق حکم نہ دے

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَكَتَبْنَا

تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں اور ہم نے اس

عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ

(توریت) میں یہودیوں پر یہ (حکم) فرض کر دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور

وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ

ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخم کے بدلے (ویسا ہی)

بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۭ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ

برابر کا بدلہ زخم ہے۔ پھر جو (مظلوم ظالم کی) خطا معاف کر دے لے تو یہ اس کے گناہوں کا کفارہ

كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ

ہو جائے گا۔ اور جو شخص خدا کی نازل کی ہوئی (کتاب) کے موافق حکم نہ دے

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وَقَفَّيْنَا عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ

تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔ اور ہم نے انہیں پیغمبروں کے قدم بقدم مریم کے بیٹے عیسیٰؑ کو چلایا

مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ

اور وہ اس کتاب توریت کی بھی تصدیق کرتے تھے جو ان کے سامنے (پہلے سے) موجود تھی اور ہم نے انکو انجیل

وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا

(بھی) عطا کی جس میں (لوگوں کے لیے ہر طرح کی) ہدایت تھی اور نور (ایمان) اور وہ اس کتاب توریت کی

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً

جو وقت نزول انجیل (پہلے سے) موجود تھی تصدیق کرنے والی اور پرہیزگاروں کی ہدایت و نصیحت تھی۔

لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ

اور انجیل والوں (نصاریٰ) کو جو کچھ خدا نے (اس میں) نازل کیا ہے اس کے مطابق حکم کرنا

اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ

چاہیئے اور جو شخص خدا کی نازل کی ہوئی کتاب کے موافق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ ے بدکار

هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ

ہیں۔ اور (اے رسولؐ) ہم نے تم پر بھی برحق کتاب نازل کی جو کتاب

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا

(اس کے پہلے سے) اس کے وقت میں موجود ہے اس کی تصدیق کرتی ہے اور اس کی نگہبان (بھی) ہے



قصاص کا حکم

لے جابر نے حضرت رسولؐ سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی بندہ تین کام کرے تو بہشت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہوگا۔ اور حورالعین اس کی زوجہ ہوگی:۔

۱: اپنے قرض کو جو کسی کے ذمہ ہو معاف کردے۔

۲: قاتل سے درگزر کرے۔

۳: بعد ہر فریضہ کے دس بار قل ہو اللہ پڑھے۔ ۱۲

ے ان آیات میں خدا نے یہودیوں اور عیسائیوں کی اس بات پر ملامت کی ہے کہ وہ یہودیت اور عیسائیت کے مدعی اور پھر اپنی کتابوں پر عمل نہیں مصرعہ خود اصلاح زبان کے مدعی پھر بدزبان کہیں ہو۔ ۱۲

عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ

تو جو کچھ تم پر خدا نے نازل کیا ہے اسی کے مطابق تم بھی حکم دو اور جو حق بات خدا کی طرف سے آ چکی

اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ

ہے اس سے کترا کے ان لوگوں کے خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو اور ہم نے تم میں سے ہر ایک

شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً

کے واسطے (حسب مصلحت وقت) ایک ایک شریعت اور خاص طریقہ مقرر کیا ہے۔ اور اگر خدا چاہتا تم سب

وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِىْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا

کے سب کو ایک ہی (شریعت کی) اُمت بنا دیتا۔ مگر (مختلف شریعتوں سے خدا کا) مقصود یہ تھا کہ جو کچھ تمہیں دیا

الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا

ہے۔ اس میں تمہارا امتحان کرے بس تم نیکیوں میں لپک کے آگے بڑھ جاؤ اور (یقین جانو کہ) تم سب کو خدا ہی کی طرف

كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝٤٨ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ

لوٹ کر جانا ہے (تب اس وقت) جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو وہ تمہیں بتا دے گا۔ اور (اے رسول ہم پھر کہتے ہیں کہ)

اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ

جو احکام خدا نے نازل کیے ہیں تم اس کے مطابق فیصلہ کرو اور ان کی بے جا خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو بلکہ

يَّفْتِنُوْكَ عَنْ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ

تم ان سے بچے رہو (ایسا نہ ہو کہ) کسی حکم سے جو خدا نے تم پر نازل کیا ہے تم کو یہ لوگ بھٹکا دیں پھر اگر یہ لوگ تمہارے

تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ

حکم سے) منہ موڑیں تو سمجھ لو کہ (گویا) خدا ہی کی مرضی ہے کہ ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے انہیں مصیبت

ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝٤٩

میں پھنسا دے اور اس میں تو شک نہیں کہ بہتیرے لوگ بد چلن ہیں۔

اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ

کیا یہ لوگ زمانہ جاہلیت لے کے حکم کی (تم سے بھی) تمنا رکھتے ہیں۔ حالانکہ یقین کرنے والے لوگوں کے

اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝٥٠ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

واسطے حکم میں سے خدا سے بہتر کون ہوگا۔ اے ایماندارو یہودیوں اور نصرانیوں کو

لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ

اپنا سرپرست نہ بناؤ (کیونکہ یہ لوگ (تمہارے مخالف ہیں مگر) باہم ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور

اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ

(یاد رہے کہ) تم میں سے جس نے ان کو اپنا سرپرست بنایا پس پھر وہ بھی انہی لوگوں میں ہو گیا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٥١ فَتَرَى الَّذِيْنَ

بے شک خدا ظالموں کو راہ راست پر نہیں لاتا۔ تو (اے رسول) جن لوگوں کے

لے چونکہ عرب میں قرآن مجید کے قبل کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ سب سے پہلی آسمانی کتاب ان کے لیے قرآن ہی ہے۔ اس لیے اسلام کے قبل کے زمانہ کو زمانہ جاہلیت کہتے ہیں۔ ۱۲

کفار کو اپنا سرپرست نہ بناؤ

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ

دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے تم انہیں دیکھو گے کہ ان میں دوڑ دوڑ کے ملے جاتے ہیں (اور تم سے اس کی

نَخْشٰۤى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ

وجہ یہ) بیان کرتے ہیں کہ ہم تو اس سے ڈرتے ہیں کہ (کہیں ایسا نہ ہو اپکے نہ ملنے سے) زمانہ کی گردش

بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَاۤ اَسَرُّوْا

میں مبتلا ہو جائیں تو عنقریب ہی خدا (مسلمانوں کی) فتح یا کوئی اور بات اپنی طرف سے ظاہر کر دے گا

فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ۝۵۲ؕ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

تب یہ لوگ اس (بدگمانی) پر جو اپنے جی میں چھپاتے تھے شرمائیں گے۔ اور مومنین (جب ان پر نفاق ظاہر

اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ

ہو جائے گا تو) کہیں گے کیا یہ وہی لوگ ہیں جو سخت سے سخت قسمیں کھا کر (ہم سے) کہتے تھے کہ ہم ضرور

لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ۝۵۳

تمہارے ساتھ ہیں۔ ان کا سارا کیا دھرا اکارت ہوا اور سخت گھاٹے میں آ گئے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ

اے ایماندارو تم میں سے [1] جو کوئی اپنے دین سے پھر جائیگا تو (کچھ پرواہ نہیں پھر جانے) عنقریب

فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ

ہی خدا ایسے لوگوں کو ظاہر کر دے گا جنہیں خدا دوست رکھتا ہو گا اور وہ اسکو دوست رکھتے

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۫ يُجَاهِدُوْنَ

ہوں گے۔ ایمانداروں کے ساتھ منکسر (اور) کافروں کے ساتھ کڑے خدا کی راہ میں جہاد

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ

کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی کچھ پرواہ نہ کریں گے۔ یہ خدا کا

فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝۵۴

فضل و کرم ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور خدا تو بڑی گنجائش والا واقف کار ہے۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ

(اے ایماندارو) تمہارے [2] مالک سرپرست بس یہی ہیں۔ خدا اور اس کا رسولؐ اور وہ مومنین

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝۵۵

جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ

اور جس شخص نے خدا اور رسولؐ اور (انہیں) ایمانداروں کو اپنا سرپرست بنایا تو (خدا کے لشکر میں آ گیا اور)

حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝۵۶ؒ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا

اس میں تو شک نہیں کہ خدا ہی کا لشکر غالب رہتا ہے۔ اے ایماندارو جن لوگوں (یہود و نصاریٰ) کو تم سے

حضرت علیؑ کی ولی عہدی

[1] اگرچہ اس آیت کی شان نزول میں اختلاف ہے۔ اور بعض اقوال کے موافق حضرت علیؑ ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو جو صفات خداوند عالم نے اس آیت میں بیان کیے ہیں اسکا سچا مصداق آپ کے سوا اصحاب رسولؐ میں دوسرا نہیں ہو سکتا۔ اور اسی وجہ سے جناب رسالت مآبؐ نے جب قلعہ خیبر کسی طرح فتح نہیں ہوتا تھا اور محاصرہ کو اٹھارہ روز گذر چکے تھے۔ شیخین شکست کھا کر لوٹ آئے تھے اور حضرت علیؑ کو سردار بنا کر بھیجا تب فتح ہوا تو اس وقت جو الفاظ آپؐ نے حضرت علیؑ کے حق میں ارشاد فرمائے تھے۔ وہ اس آیت کی تفسیر ہیں اور صاحب ما ینطق عن الہویٰ نے اسی آیت کو ذرا سا تغیر دے کر دوسرے لفظوں میں فرما دیا گویا مقصود یہ تھا کہ محض خدا ہی نے گواہی نہ دی، بلکہ میں بھی گواہی دیتا ہوں اور الفاظ حدیث یہ ہیں۔ لاعطین الرایۃ غدا رجلا کرارا غیر فرار یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ یفتح اللہ علی یدیہ (میں اس لشکر کا علم کل اس شخص کو دونگا جو حملہ کنندہ ہوگا اور بھاگنے والا نہ ہوگا۔ خدا اور اس کے رسولؐ کا دوستدار اور خدا اور رسولؐ اس کے دوستدار ہونگے اور اسی کے ہاتھ پر خدا اس قلعہ کو فتح کریگا) اگرچہ اس تمنا میں بہت سے لوگ تھے مگر آپ نے علم حضرت علیؑ کو دیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ ١٢

[2] یہ آیت باتفاق مفسرین شیعہ سنی موافق و مخالف حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور اس سے تصریحی طور پر حضرت علیؑ کا خلیفہ بلافصل ہونا ثابت و واضح ہوتا ہے جب آپ نے حالت رکوع میں سائل کو انگشتری دی۔ ١٢

تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ

پہلے کتاب (خدا توریت وانجیل) دی جا چکی ہے ان میں سے جن لوگوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَآءَ ۚ

بنا رکھا ہے ان کو اور کفار کو اپنا سرپرست نہ بناؤ اور اگر تم سچے ایماندار ہو تو خدا ہی سے ڈرتے رہو اور

وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾ وَإِذَا نَادَيْتُمْ

(ان کی شرارت یہاں تک پہنچی کہ) جب تم (اذان دے کر) نماز کے واسطے (لوگوں کو) بلاتے ہو تو یہ لوگ

إِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۭ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

نماز کو ہنسی کھیل بناتے ہیں۔ یہ اس وجہ سے کہ (یہ لوگ) بالکل بے عقل ہیں اور) کچھ [1]

قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ﴿٥٨﴾ قُلْ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ

نہیں سمجھتے۔ (اے رسولؐ) اہل کتاب سے کہو کہ آخر تم ہم میں سوا اسکے

تَنْقِمُونَ مِنَّآ إِلَّآ أَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْنَا

اور کیا عیب [2] لگا سکتے ہو کہ ہم خدا پر اور جو (کتاب) ہمارے پاس بھیجی گئی ہے اور جو ہم سے

وَمَآ أُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فٰسِقُونَ ﴿٥٩﴾

پہلے بھیجی گئی ایمان لائے ہیں اور یہ کہ تم میں کے اکثر بدکار ہیں۔

قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ

(اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ میں تمہیں خدا کے نزدیک سزا میں اس سے کہیں بدتر عیب بتا دوں (اچھا لو سنو)

اللّٰهِ ۭ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ

جس پر خدا نے لعنت کی ہو اور اس پر غضب ڈھایا ہو اور ان میں سے کسی کو (مسخ کر کے) بندر اور (کسی کو)

مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ ۭ

سؤر بنا دیا ہو، اور اس نے (خدا کو چھوڑ کر) شیطان کی پرستش کی ہو، پس یہ لوگ

أُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّأَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيلِ ﴿٦٠﴾

درجے میں کہیں بدتر اور راہ راست سے بھٹک کے سب سے زیادہ دور جا پہنچے ہیں۔

وَإِذَا جَآءُوكُمْ قَالُوٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوا بِالْكُفْرِ

اور (مسلمانو) جب یہ لوگ تمہارے پاس آجاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو ایمان لائے ہیں حالانکہ وہ

وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا

کفر ہی کو ساتھ لے کر آئے تھے اور پھر نکلے بھی تو ساتھ لیے ہوئے۔ اور جو (نفاق) وہ چھپائے ہوئے

يَكْتُمُونَ ﴿٦١﴾ وَتَرٰى كَثِيرًا مِّنْهُمْ يُسٰرِعُونَ فِي

تھے خدا اسے خوب جانتا ہے۔ (اے رسولؐ) تم ان میں سے بہتروں کو دیکھو گے کہ گناہ اور سرکشی

الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا

اور حرام خوری کی طرف دوڑ پڑے ہیں اور جو کام یہ لوگ کرتے تھے وہ یقیناً بہت ہی

[1] مدینہ کا ایک نصرانی جب اذان میں أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ کو سنتا تو بے ساختہ بول اٹھتا۔ خدا جھوٹے کو جلا کر خاک کرے۔ ایک دن اس کا خادم بضرورت آگ لایا۔ اور یہ نصرانی اپنے لڑکے بالوں کے ساتھ پڑا سو رہا تھا۔ اتفاقاً ایک چنگاری اڑ کر چھت پر پہنچی اور سارا مکان جل کر خاک سیاہ ہو گیا اور وہ نصرانی بھی مع لڑکے بالوں کے فی النار ہوا۔ ۱۲

[2] ایک مرتبہ ابو اسیر ابن اخطب اور رافع بن ابی رافع چند یہودیوں کو ساتھ لے کر حضرت رسولؐ کی خدمت میں آئے اور پوچھنے لگے۔ کہ پیغمبران سلف میں سے کس پر آپ ایمان رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں خدا، قرآن اور جو کتابیں حضرت ابراہیمؑ، اسحاقؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ پر نازل ہوئی ہیں سب پر ایمان رکھتا ہوں۔ یہودیوں نے جونہی حضرت عیسیٰؑ کا نام سنا۔ آپ کی نبوت سے انکار کر بیٹھے اور بولے کہ ہمارے خیال میں تمہارے دین سے کوئی دین بدتر نہیں اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٦٢ لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ

بُرا ہے ان کو اللہ والے اور علماء جھوٹ بولنے اور حرام خوری سے کیوں نہیں

الْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ

روکتے جو (درگزر) یہ لوگ کرتے رہے یقیناً بہت ہی بُری ہے لہ اور یہودی کہنے

لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝٦٣ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ

لگے کہ خدا کا ہاتھ بندھا ہوا ٹہ ہے ۔ (بخیل ہوگیا) انھی کے ہاتھ باندھ

اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ

دیئے جائیں اور ان کے (اس) کہنے پر خدا کی پھٹکار (بھلا خدا کا ہاتھ بند ہونے کیوں لگا) بلکہ

بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ

اس کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے ۔ اور جو (کتاب)

وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ

تمہارے پاس نازل کی گئی ہے (انکار رشک وحسد) ان میں سے بہتیروں کی کفر و سرکشی کو اور بڑھا

طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ

دے گا ۔ اور (گویا) ہم نے خود ان کے آپس میں روز قیامت تک عداوت اور

الْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا

کینے کی بنیاد ڈال دی جب یہ لوگ لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں تو خدا اس

لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ

کو بجھا دیتا ہے ۔ اور رُوئے زمین میں فساد پھیلانے کے لیے دوڑتے پھرتے ہیں اور خدا

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝٦٤ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ

فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا اور اگر اہل کتاب ایمان

الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ

لاتے اور (ہم سے) ڈرتے تو ہم ضرور ان کے گناہوں سے درگزر کرتے اور انکو نعمت و

لَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝٦٥ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا

آرام (بہشت) کے باغوں میں پہنچا دیتے ۔ اور اگر یہ لوگ توریت اور انجیل اور جو (صحیفے)

التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ

انکے پاس ان کے پروردگار کی طرف سے نازل کیے گئے تھے (انکے احکام کو) قائم رکھتے تو ضرور

لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ

(انکے) اُوپر سے (بھی) رزق برس پڑتا اور پاؤں کے نیچے سے بھی اُبل آتا اور یہ خوب چین سے کھاتے

اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ۝٦٦ ع

ان میں سے کچھ لوگ تو اعتدال پر ہیں (مگر) ان میں سے بہتیرے جو کچھ کرتے ہیں بُرا ہی کرتے ہیں ۔

لہ حضرت شعیب پر یہ وحی نازل ہوئی کہ میں تمہاری قوم کے ایک لاکھ آدمیوں پر جن میں سے چالیس ہزار بد ہیں اور ساٹھ ہزار نیک عذاب نازل کروں گا ۔ آپ نے عرض کی خداوندا! بد تو خیر مگر نیکوں پر کیوں عذاب ہوگا ۔ حکم ہوا اے شعیب! چونکہ ان لوگوں نے بدوں کی طرف سے غفلت کی ۔ نہ میری متابعت میں ان پر غصہ کیا نہ ان سے نفرت کی نہ ان کو نصیحت کی بلکہ ان کے ہم پیالہ و ہمنوار ہے ۔ اس وجہ سے ان کو اور جرات ہوئی ۔ ١٢

ٹہ کچھ یہودی ہجرت کے قبل مالدار تھے اور بعد ہجرت کے چونکہ وہ لوگ مارے حسد کے ایمان نہ لائے تو خدا نے بھی ان کے مال سے برکت اٹھالی، تو وہ لوگ لگے مسلمانوں پر آوازے کسنے اور کھسیانے ہو کر کوسنے کہ خدا بخیل ہو گیا ہے ۔ (معاذ اللہ)

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ

اے [1] رسولؐ جو حکم تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے پہنچادو. اور اگر تم نے

اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ

ایسا نہ کیا تو (سمجھ لو کہ) تم نے اسکا کوئی پیغام ہی نہیں پہنچایا - اور (تم ڈرو نہیں) خدا تم کو لوگوں کے

مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾

شر سے محفوظ رکھے گا خدا ہرگز کافروں کی قوم کو منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا

(اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ اے اہل کتاب جب تک تم توریت اور انجیل اور جو (صحیفے) تمہارے

التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ

پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئے ہیں ان (کے احکام) کو قائم نہ رکھو گے اس وقت تک

وَ لَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ

تمہارا مذہب کچھ بھی نہیں - اور (اے رسولؐ) جو (کتاب) تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے بھیجی گئی ہے

طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾

(اسکا رشک و حسد) ان میں سے بہتیروں کی سرکشی و کفر کو اور بڑھا دے گا تو تم کافروں کے گروہ پر افسوس نہ کرنا

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِـُٔوْنَ وَ

اس میں [2] تو شک ہی نہیں کہ مسلمان ہوں یا یہودی یا حکیمانہ خیال کے پابند ہوں خواہ نصرانی

النَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ

(غرض کچھ بھی ہوں) جو خدا اور روز آخرت پر ایمان لائے گا ، اور اچھے اچھے کام

صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾

کریگا ، ان پر البتہ نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ لوگ آزردہ خاطر ہوں گے

لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَ اَرْسَلْنَآ

ہم نے بنی اسرائیل سے عہد و پیمان لے لیا تھا اور اُن کے پاس بہت رسولؐ بھی بھیجے تھے -

اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى

(اس پر بھی) جب اُن کے پاس کوئی رسولؐ ان کی مرضی کے خلاف حکم لے کر آیا تو ان (کمبخت)

اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَ فَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَ

لوگوں نے کسی کو جھٹلا دیا اور کسی کو قتل (ہی) کر ڈالا اور

حَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَ صَمُّوْا ثُمَّ

سمجھ لیا کہ (اس میں ہمارے لیے) کوئی خرابی نہ ہوگی پس (گویا) وہ لوگ

تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَ صَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ

(امر حق سے) اندھے اور بہرے بن گئے (مگر باوجود اس کے کہ جب ان لوگوں نے توبہ کی) تو



### غدیر خم کا واقعہ

[1] ابن ابی حاتم نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ یہ آیت غدیر خم میں حضرت علیؑ کے بارہ میں نازل ہوئی اسی وجہ سے ابن مردویہ نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ رسول اللہؐ کے زمانہ میں اس آیت کو یوں پڑھتے تھے - یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك ان علیا مولی المؤمنین و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ و اللہ یعصمك من الناس (اے رسولؐ جو حکم دو (اس بات کا کہ علیؑ تمام مومنین کے حاکم ہیں) تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے پہنچا دو ، اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو سمجھ لو کہ تم نے اسکا کوئی پیغام ہی نہیں پہنچایا - دیکھو تفسیر در منثور علامہ جلال الدین سیوطی جلد ۲ صفحہ ۲۹۸ سطر ۸ مطبوعہ مصر یہ یوں ہے ، کہ جناب رسالت مآبؐ ایک عرصہ سے چاہتے تھے کہ علی بن ابی طالب کو اپنا خلیفہ نامزد کر دیں مگر کچھ اپنے ساتھیوں کی مخالفت کے خوف سے اس پر اقدام نہ کرتے تھے - آخر خدا نے آخری حج کے بعد راستہ میں یہ تاکیدی حکم نازل کیا تب تو حضرتؐ مجبور ہو گئے اور ایک مقام پر جس کا نام غدیر خم تھا ، ایک لاکھ آدمیوں کے سامنے اپنا خلیفہ نامزد کیا اور پھر لوگوں نے حضرت علیؑ کی خلافت و ولایت کی مبارکباد دی شعراء نے قصیدے نظم کیے حسان کا یہ شعر مشہور ہے - فقال لہ قم یا علی فاننی ٭ رضیتك من بعدی اماما و ھادیا بعض لوگوں کو یہ ولی عہدی کی خبر سن کر رنج ہوا اور رسولؐ کے پاس مباحثہ کرنے کو آئے اور آخر ان پر بجلی گری اور فی النار ہوئے ، اور خدا نے بھی اس کی خبر قرآن میں دے دی سأل سائل بعذاب واقع ۔ ۱۲

[2] یہ آیت بعینہٖ سورۃ بقرہ میں گزر چکی ہے وہاں اس کی تفصیل و تفسیر بھی بیان ہو چکی ہے - دیکھو پارۂ اول ، آیت ۶۱ سورۃ بقرۃ -

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝۷۱ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ

پھر خدا نے ان کی توبہ قبول کرلی (مگر) پھر (اسپر بھی) ان میں سے بہتیرے اندھے اور بہرے بن گئے اور جو کچھ یہ لوگ

قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ

کر رہے ہیں اللہ دیکھتا ہے وہ لوگ بے شبہ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ مریمؑ کے بیٹے عیسیٰ مسیح خدا ہیں وہ سب کافر

الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَ

ہیں۔ حالانکہ مسیحؑ نے خود یوں کہہ دیا تھا کہ اے بنی اسرائیل صرف اسی خدا کی عبادت کرو جو ہمارا اور

رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

تمہارا پالنے والا ہے۔ کیونکہ (یاد رکھو) جس نے خدا کا شریک بنایا اس پر خدا نے بہشت کو حرام کر

الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝۷۲

دیا ہے اور اسکا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا

جو لوگ اس کے قائل ہیں کہ خدا تین میں کا تیسرا ہے۔ وہ یقیناً کافر ہو گئے (یاد رکھو کہ)

مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا

خدائے یکتا کے سوا کوئی معبود نہیں اور اگر (خدا کے بارے میں) یہ لوگ بکا کرتے ہیں۔ اگر

يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ

اس سے باز نہ آئے تو (سمجھ رکھیں کہ) جو لوگ ان میں سے کافر (رہے کافر) رہ گئے ان پر ضرور

اَلِيْمٌ ۝۷۳ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ۭ وَاللّٰهُ

دردناک عذاب نازل ہوگا۔ تو یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں توبہ کیوں نہیں کرتے (اور اپنے قصوروں کی) معافی کیوں نہیں

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۷۴ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ

مانگتے حالانکہ خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ مریمؑ کے بیٹے مسیحؑ تو بس ایک رسول ہیں۔

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ۭ

اور ان کے قبل (اور بھی) بہتیرے رسول گزر چکے ہیں۔ اور ان کی ماں بھی (خدا کی) سچی بندی تھیں (اور آدمیوں کی

كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ

طرح) یہ دونوں (کے دونوں بھی) کھانا کھاتے تھے۔ (اے رسولؐ) غور تو کرو کہ ہم اپنے احکام ان سے کیسے

الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝۷۵ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ

صاف صاف بیان کرتے ہیں پھر دیکھو تو کہ (اس پر بھی اُلٹے) یہ لوگ کہاں بھٹکے جا رہے ہیں

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۭ

(اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ کیا تم خدا (جیسے قادر و توانا) کو چھوڑ کر ایسی (ذلیل) چیز کی عبادت کرتے ہو جس کو

وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۷۶ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ

نہ تو تمہارے نقصان ہی کا اختیار ہے اور نہ نفع کا۔ اور خدا تو (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے (اے

لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ

رسولؐ) تم کہو کہ اے اہل کتاب تم اپنے دین میں ناحق زیادتی نہ کرو اور نہ ان لوگوں (اپنے بزرگوں) کی

قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا

نفسانی خواہشوں پر چلو جو پہلے خود ہی گمراہ ہو چکے اور (اپنے ساتھ اور بھی) بہتیروں کو گمراہ کر چھوڑا

عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝٧٧ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ

اور راہ راست سے دُور بھٹک گئے بنی اسرائیل میں سے جو لوگ کافر تھے ان پر داوٗدؑ اور

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ

مریم کے بیٹے عیسٰیؑ کی زبانی لعنت کی گئی۔ یہ لعنت ان پر پڑی تو صرف) اس وجہ سے کہ (ایک

مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝٧٨ كَانُوْا

تو) ان لوگوں نے نافرمانی کی اور (پھر ہر معاملہ میں) حد سے بڑھ جاتے تھے۔ اور کسی بُرے

لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا

کام سے جس کو ان لوگوں نے کیا باز نہ آتے تھے (بلکہ اس پر باوجود نصیحت اَڑے رہتے) جو کام یہ لوگ

يَفْعَلُوْنَ ۝٧٩ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ

کرتے تھے کیا ہی بُرا تھا۔ (اے رسولؐ) تم ان (یہودیوں) میں سے بہتیروں کو دیکھو گے کہ کفار سے دوستی

كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ

رکھتے ہیں۔ جو سامان پہلے سے ان لوگوں نے خود اپنے واسطے دُرست کیا ہے کس قدر بُرا

اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝٨٠ وَلَوْ

ہے (جس کا نتیجہ یہ ہے) کہ (دُنیا میں بھی) خدا ان پر غضبناک ہوا اور آخرت میں بھی ہمیشہ عذاب ہی میں رہیں

كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا

گے۔ اور اگر یہ لوگ خدا اور رسولؐ پر اور جو کچھ ان پر نازل کیا گیا ہے ایمان رکھتے تو

اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝٨١

ہرگز (ان کو اپنا) دوست نہ بناتے مگر ان میں بہتیرے تو بدچلن ہیں۔

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ

(اے رسولؐ) تم ایمان لانے والوں کا دشمن سب سے بڑھ کر یہودیوں اور مشرکوں کو

وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ

پاؤ گے اور ایمانداروں کا دوست ہونے میں سب سے بڑھ کے قریب

اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ

ان لوگوں کو پاؤ گے جو اپنے کو نصارٰی کہتے ہیں۔ کیونکہ ان (نصارٰی) میں سے یقینی

قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝٨٢

بہت سے عالم اور عابد ہیں اور اس سبب سے بھی کہ یہ لوگ ہرگز شیخی نہیں کرتے۔

لہ بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے باوجود ممانعت مچھلی کا شکار کیا، ان پر حضرت داوٗدؑ نے لعنت کی اور بندر بن گئے۔ اور جن لوگوں نے باوجود آسمان سے خوان نازل ہونے کے ایمان قبول نہ کیا ان پر حضرت عیسٰیؑ نے لعنت کی، اور وہ سوٗر بن گئے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مستحق لعنت پر لعنت کرنا صرف جائز ہی نہیں، بلکہ مستحسن ہے ورنہ انبیاء اس کے مرتکب نہ ہوتے۔ ۱۲

لہ یہ آیت حبشہ کے نصارٰی کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیوں کہ جب حضرت جعفر طیار وغیرہ ہجرت کر کے حبشہ پہنچے تو نجاشی بادشاہ حبشہ وغیرہ نے قرآن کو سُنا اور معجزات کو سماعت کر کے ایمان لائے، اور جب حضرت جعفر نے وہاں سے مراجعت کی تو نجاشی نے ستر علماء ان کے ساتھ بھیجے، اور جب وہ حضرت رسول اکرمؐ کے پاس پہنچے تو آپ نے ان کے سامنے سورۃ یٰسین کی تلاوت کی وہ علماء سُن کر بہت روئے اور ایمان لائے اور کہنے لگے کہ قرآن کس قدر انجیل سے مشابہ ہے۔ ۱۲

10

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ

اور تو دیکھتا ہے کہ جب یہ لوگ اس (قرآن) کو سنتے ہیں جو ہمارے رسولؐ پر نازل کیا گیا ہے تو ان کی آنکھوں سے

تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ

بے ساختہ (چھلک کر) آنسو جاری ہو جاتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے (امر) حق کو پہچان لیا ہے (اور) عرض کرتے ہیں

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝۸۳ وَمَا لَنَا لَا

کہ ہمارے پالنے والے ہم تو ایمان لا چکے تو (رسولؐ کی) تصدیق کرنیوالوں کے ساتھ ہمیں بھی لکھ رکھ اور ہم کو کیا ہو گیا ہے کہ ہم

نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ

خدا اور جو حق بات ہمارے پاس آ چکی ہے اس پر تو ایمان نہ لائیں اور (پھر) خدا سے یہ امید رکھیں کہ وہ اپنے

يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۝۸۴ فَاَثَابَهُمُ

نیک بندوں کے ساتھ ہمیں (بہشت میں) پہنچا ہی دے گا۔ تو خدا نے انہیں ان کے صدق دل سے عرض کرنے

اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

کے صلہ میں انہیں وہ (ہرے بھرے) باغات عطا فرمائے جن کے (درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہیں (اور) وہ

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۸۵ وَالَّذِيْنَ

اس میں ہمیشہ رہیں گے اور (صدق دل سے) نیکی کرنیوالوں کا یہی عوض ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور

كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝۸۶ ع

ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی لوگ جہنمی ہیں ۱؎

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ

اے ایماندارو جو پاک چیزیں خدا نے تمہارے واسطے حلال کر دی ہیں انکو اپنے اوپر حرام نہ کرو اور حد

لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝۸۷

سے نہ بڑھو کیونکہ خدا حد سے بڑھنے والوں کو ہرگز دوست نہیں رکھتا۔

وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ

اور جو حلال صاف ستھری چیزیں خدا نے تمہیں دی ہیں ان کو (شوق سے) کھاؤ اور جس خدا پر تم

الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝۸۸ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ

ایمان لائے ہو اس سے ڈرتے رہو۔ خدا تمہارے بیکار ۲؎ (بیکار) قسموں (کے کھانے) پر تو

بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ

(خیر) گرفت نہ کرے گا مگر بالقصد پکی قسم کھانے (اور اس کے خلاف کرنے) پر تو ضرور تمہاری

الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ

لے دے کرے گا (لو سنو) اس کا جرمانہ تم جیسا خود اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو اسی قسم کا اوسط درجہ

اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ

کا دس محتاجوں کو کھانا کھلانا یا ان کو کپڑے پہنانا یا ایک غلام آزاد کرانا ہے پھر جس سے یہ سب نہ ہو



حضرت جعفر طیارؑ کی ہجرت کا واقعہ

۱؎ جب جناب رسالتمآبؐ نے بالاعلان اسلام کی دعوت دینی شروع کی تو قبیلۂ قریش کے لوگ سخت برہم ہوئے۔ کیونکہ اسلام سے ان کے آبائی دین میں خلل پڑتا تھا مگر حضرت رسولؐ پر تو انکا دسترس نہ تھا۔ کیونکہ آپ تو حضرت ابوطالب کی حمایت میں تھے۔ اور آپ چونکہ وہاں کے رئیس تھے اس بناء پر کسی کی مجال نہ تھی کہ حضرتؐ کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے۔ لیکن اور لوگ جو ایک دو دو کر کے حضرتؐ کے وعظ و پند سے مسلمان ہو جاتے تھے۔ ان کو کفار قریش طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے جب اپنے سے نہ ہو سکا تو دوسرے قبیلوں کو ابھارا اور حضرتؐ میں اس وقت ان تازہ مسلمانوں کی حفاظت کی قوت نہ تھی۔ آخر آپ نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ اپنے گھر بار چھوڑ کر حبشہ چلے جاؤ اور سب کا قافلہ سالار اپنے چچازاد بھائی حضرت جعفر طیارؑ کو بنایا۔ غرض حضرت جعفرؑ ستر آدمیوں کے ساتھ جہاز پر سوار حبشہ پہنچے جب کفار قریش نے یہ خبر سنی تو عمرو عاص اور عمارہ بن ولید کو کچھ تحفے دے کر نجاشی بادشاہ حبشہ کے پاس اس غرض سے روانہ کیا کہ ان لوگوں کو وہاں سے مکہ واپس کر دے۔ جب یہ دونوں وہاں پہنچے اور تحفہ پیش کیا تو نجاشی نے قبول کیا تب عمرو عاص نے اپنا مقصد پیش کیا بادشاہ نے حضرت جعفرؑ سے پوچھا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں حضرت جعفرؑ نے کہا اے بادشاہ آپ ان سے پوچھیں کہ کیا ہم انکے غلام ہیں۔ عمرو عاص نے کہا نہیں بلکہ آزاد و بزرگ ہیں تب حضرت جعفرؑ نے کہا کہ کیا ہم ان کے قرضدار ہیں جس کے یہ طالب ہیں اُس نے کہا نہیں۔ حضرت جعفرؑ نے کہا کہ کیا ہم کسی کو قتل کر کے آئے ہیں جس کے خون کا دعوی رکھتے ہیں کہا نہیں تب حضرت جعفرؑ نے کہا کہ تم کو آخر ہم سے کیا مطلب ہے تم لوگوں نے ہمیں اذیت پہنچائی۔ ہم نے تمہارا شہر چھوڑ دیا۔ عمرو عاص نے کہا اے بادشاہ ان لوگوں نے نیا دین ایجاد کیا ہے۔ ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہیں ہمارے جوانوں کو بگاڑ دیا اور ہماری جماعتوں کو متفرق کر دیا اے بادشاہ تو انھیں ہمارے حوالے کر کہ ہم آپس میں اتفاق کریں جعفر طیارؑ نے کہا ہم نے ان کی اس لیے مخالفت کی کہ خدا نے ہم میں رسولؐ

(باقی صفحہ ۱۴۶ پر)

قسم کا کفارہ

رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ
کے تو تین دن کے روزے (رکھنا) یہ (تو) تمہاری قسموں کا جرمانہ ہے ۔ جب تم قسم کھاؤ
كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْۤا اَيْمَانَكُمْ ؕ
(اور پوری نہ کرو) اور اپنی قسموں (کے پورا کرنے) کا خیال رکھو۔ خدا اپنے احکام کو تمہارے
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۞ 89
واسطے یوں صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر کرو
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ
اے ایماندارو شراب[1] اور جوا اور بُت اور پاسے تو بس ناپاک
وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ
(بُرے) شیطانی کام ہیں تو تم لوگ اس سے بچے رہو
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۞ 90 اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ
تاکہ تم فلاح پاؤ شیطان کی تو بس یہی تمنا ہے کہ شراب اور جوئے
بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَ
کی بدولت تم میں باہم عداوت و دشمنی ڈلوا دے اور خدا کی یاد اور نماز
يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ
سے باز رکھے تو کیا تم اس سے باز آنے والے ہو
مُّنْتَهُوْنَ ۞ 91 وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ
اور خدا کا حکم مانو اور رسولؐ کا حکم مانو اور (نافرمانی سے) بچے رہو۔ اس پر بھی
فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ
اگر تم نے (حکم خدا سے) منہ پھیرا تو سمجھ رکھو کہ ہمارے رسولؐ پر بس صاف صاف پیغام دینا فرض
الْمُبِيْنُ ۞ 92 لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
ہے (پھر کرو چاہے نہ کرو تم مختار ہو) جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کیے ان پر
جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْۤا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
جو کچھ کھا (پی) چکے اس میں کچھ گناہ نہیں جب انہوں نے پرہیزگاری[2] کی اور ایمان لے آئے اور اچھے (اچھے)
الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ
کام کیے پھر پرہیزگاری کی اور ایمان لے آئے پھر پرہیزگاری کی اور نیکیاں کیں اور خدا نیکی کرنے
يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۞ 93 ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ
والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اے ایماندارو کچھ شکار سے جن تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچ سکتے
بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗۤ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ
ہیں خدا تمہارا ضرور امتحان کرے گا تاکہ خدا دیکھ لے کہ اس سے بے دیکھے بھالے کون ڈرتا ہے

شراب جوئے کی ممانعت

لہ اس آیت میں خدا نے بُت پرستی شراب جوا پاسہ وغیرہ کو ایک لفظ رجس سے منع کیا ہے۔ جس کے معنی نجس ناپاک اور بُرے کے ہیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ یہ سب چیزیں حرام ہیں۔ شراب سے بھی یہاں کوئی خاص قسم مراد نہیں بلکہ تاڑی سیندھی وغیرہ سب داخل ہیں۔ بھنگ گانجہ وغیرہ اگرچہ نجس نہیں مگر حرام یقیناً ہیں اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ شرابخور اگر بیمار ہو تو اس کی عیادت کو نہ جاؤ۔ اگر مر جائے تو اس کی نماز نہ پڑھو۔ اگر محتاج ہو تو باقی ص ۱۴۷ پر

بقیہ حاشیہ متعلقہ ص ۱۴۵

بھیجا جو شرک، ظلم، خون ریزی، زنا کرنے، سود خواری اور سور کھانے کو منع کرتا ہے، اور عدل و احسان صلہ رحم نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا ہے۔ بادشاہ نے کہا یہی حکم حضرت عیسیٰؑ کا ہے۔ پھر بادشاہ نے پوچھا کہ اے جعفر تمہیں کچھ قرآن یاد بھی ہے۔ آپ نے فوراً سورۂ مریمؑ کی تلاوت شروع کی جب اس آیت تک پہنچے وھزی الیك بجذع النخلة تساقط علیك رطبا جنیا تو نجاشی بہت رویا اور کہا قسم خدا کی یہی حق ہے۔ عمرو عاص نے پھر کہا اے بادشاہ انہیں میرے حوالے کر دے یہ سننا تھا کہ بادشاہ نے عمرو عاص کو ایک طمانچہ مارا اور کہا کہ اگر اب کوئی بات انکے بارے میں تیری زبان سے نکلی تو مار ڈالوں گا۔ عمرو عاص وہاں سے اپنا سا منہ لے کر مکہ واپس آیا اور لوگوں سے بیان کیا کہ جعفر حبشہ میں بڑی عزت و احترام کے ساتھ ہے۔ اس قصہ کی طرف اشارہ کر کے یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ ۱۲

۲ے ایک مرتبہ ابن مسعود و مقداد ابوذر سلمان سالم عثمان ابن مظعون نے گھر میں باہم یہ مشورہ کیا کہ باقی عمر اس طرح گذاریں کہ دن کو روزہ رکھیں، رات کو عبادت کریں، سونا گوشت چکنائی اور عورتوں کو ترک کر دیں اور کمبل اور کھال کے کپڑے پہنیں۔ جب یہ خبر حضرت رسولؐ کو پہنچی تو آپ نے منع فرمایا، اور یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

۳ے بیکار قسم کھانے سے مراد یہ ہے آدمی ہر بات میں بغیر قصد و ارادہ کے واللہ باللہ کہے یا زبان قسم کھانے پر سبقت کرے اور دانستہ خدع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسی قسم کھانے پر عذاب ہوگا نہ کفارہ۔ ۱۲

حالتِ احرام میں شکار کی ممانعت

لے جس سال صلح حدیبیہ ہوئی اس سال جنگل کے شکاری جانور حضرت کے پاس جمع ہو جاتے تھے، اور اصحاب و انصار کے خیموں میں اس طرح آجاتے کہ اُن کے ہاتھ اور نیزے آسانی سے اُن تک پہنچ سکتے تھے۔ آخر ابوالبشر بن عمرو سے نہ رہا گیا۔ اور اس نے ایک جانور کو شکار کر ہی ڈالا جب اصحاب نے اس کو ملامت کی تو وہ حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ بیان کیا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

لے احرام کی حالت میں تو خشکی کے جانوروں کا شکار حرام ہے۔ لیکن جب احرام کھول دے تو جائز ہے۔ مگر حرم کا شکار اس سے مستثنٰی ہے۔ کیونکہ اس کا شکار کسی کے واسطے جائز بھی نہیں ہے ۱۲

حالتِ احرام میں شکار کا کفارہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۶

رکھو مت دو، اور جو شخص اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دے گا تو گویا اُس نے اپنی بیٹی کو دوزخ میں ڈال دیا۔ اسی طرح جوئے کی تمام قسمیں شطرنج جوا، چوسر، تاش یا گنجفہ سب کے سب حرام ہیں۔ ۱۲

لے ایک حدیث میں ہے کہ تقوٰے تین قسم کا ہے۔

۱: حرام کا ترک کرنا۔ یہ عوام کا تقوٰے ہے۔

۲: حرام میں مبتلا ہونے کے خوف سے مشتبہ چیزوں کا ترک کرنا۔ یہ تقوٰی خاص ہے

۳: شبہ کے خوف سے حلال چیزوں کا ترک کرنا۔ یہ تقوٰی خاص الخاص ہے، اور یہی تقوٰے کا اعلیٰ درجہ ہے۔ ۱۲

مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ

پھر اس کے بعد بھی جو زیادتی کرے گا تو اس کے لیے درد ناک

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۹۴ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ

عذاب ہے اے ایماندارو جب تم حالت احرام میں ہو تو شکار لے نہ مارو اور تم

وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ

میں سے جو کوئی جان بوجھ کر شکار مارے گا تو جس (جانور) کو مارا ہے چوپاؤں میں سے اس کا

مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا

مثل تم میں سے جو دو منصف آدمی تجویز کردیں اس کا بدلہ (دینا)

بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ

ہوگا (اور) کعبہ تک پہنچا کر قربانی کی جائے یا (اسکا) جُرمانہ (اس کی قیمت) سے محتاجوں کو کھانا کھلانا یا اس

ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا

کے برابر روزے رکھنا (یہ جرمانہ اس لیے ہے) تاکہ اپنے کئے کی سزا کا مزہ چکھے جو ہو چکا اس سے تو خدا نے

سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ

درگزر کی، اور جو پھر ایسی حرکت کرے گا تو خدا اس کی سزا دے گا خدا زبردست

ذُو انْتِقَامٍ ۝۹۵ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا

بدلہ لینے والا ہے تمہارے اور قافلہ کے فائدہ کے واسطے دریائی شکار اور اسکا کھانا تو (ہر حالت میں)

لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ

تمہارے واسطے جائز کر دیا ہے مگر خشکی کا لے شکار جب تم حالت احرام میں رہو تم پر حرام ہے اور خدا

حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۹۶ جَعَلَ

سے ڈرتے رہو جس کی طرف تم (مرنے کے بعد) اُٹھائے جاؤ گے۔ خدا نے کعبہ کو جو

اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ

(اسکا) محترم گھر ہے اور حرمت دار مہینوں اور قربانی کو اور اس جانور کو جس کے گلے میں (قربانی کے

الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ

واسطے) پٹے ڈال دیئے گئے ہوں۔ لوگوں کے امن قائم رکھنے کا سبب قرار دیا یہ اس لیے کہ تم

اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ

جان لو کہ خدا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے یقیناً (سب) جانتا ہے۔ اور یہ بھی

اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۹۷ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

(سمجھ لو) کہ بیشک خدا ہر چیز سے واقف ہے۔ جان لو کہ یقیناً خدا بڑا سخت عذاب والا ہے۔

الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۹۸ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ

اور یہ (بھی) کہ خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے (ہمارے) رسولؐ پر پیغام پہنچا دینے کے

10/10

إِلَّا الْبَلٰغُ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٩٩﴾

سوا اور کچھ فرض نہیں اور جو کچھ تم ظاہر بظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو خدا سب جانتا ہے۔

قُلْ لَّا يَسْتَوِى الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ

(اے رسولؐ) کہہ دو کہ ناپاک (حرام) اور پاک (حلال) برابر نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ ناپاک کی کثرت تمہیں

الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٠﴾ ع

بھلی کیوں نہ معلوم ہو۔ تو اے عقلمندو خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیاب رہو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْــَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ

اے ایماندار والو ایسی چیزوں کے بارے میں (رسولؐ سے) نہ پوچھا کرو کہ اگر تم کو معلوم ہو جائیں تو تمہیں

لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْــَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ

بری معلوم ہوں اور اگر ان کے بارے میں قرآن نازل ہونے کے وقت پوچھ بیٹھو گے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی مگر تمکو

تُبْدَ لَكُمْ ۗ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾ قَدْ

برا لگے گا جو سوالات تم کر چکے) خدا نے ان سے درگزر کی اور خدا بخشنے والا بردبار ہے۔ تم سے پہلے بھی

سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾

لوگوں نے اس قسم کی باتیں (اپنے وقت کے پیغمبروں سے) پوچھی تھیں پھر (جب عمل نہ ہو سکا تو) ان کے منکر ہو گئے

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ

خدا نے نہ تو کوئی بحیرہ (کان پھٹی اونٹنی) مقرر کیا ہے نہ سائبہ (سانڈھ) نہ وصیلہ (جڑواں بچہ) نہ حام (بڈھا سانڈھ)

وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

مگر کفار خدا پر خواہ مخواہ جھوٹ موٹ بہتان باندھتے ہیں اور

الْكَذِبَ ۗ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٣﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ

ان میں کے اکثر نہیں سمجھتے اور جب ان سے کہا جاتا ہے

تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا

کہ جو (قرآن) خدا نے نازل فرمایا ہے اس کی طرف اور رسولؐ کی طرف آؤ (اور جو کچھ تمہیں سنو مانو) تو

مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۗ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا

کہتے ہیں کہ ہم نے جس (رنگ) میں اپنے باپ دادا کو پایا وہی ہمارے لیے کافی ہے۔ کیا یہ لوگ لکیر کے

يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٠٤﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

فقیر ہی رہیں گے، اگرچہ انکے باپ دادا نہ کچھ جانتے ہی ہوں نہ ہدایت ہی پائی ہو۔ اے ایمان والو تم اپنی خبر لو جب

عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۗ

تم راہ راست پر ہو تو کوئی گمراہ ہوا کرے تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ تم سب کے سب کو خدا کی طرف

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾

لوٹ کر جانا ہے۔ تب (اس وقت نیک بد) جو کچھ (دنیا میں) کرتے تھے تمہیں بتا دے گا۔

له عرب کے کندہ ناتراش جاہل حضرت صلعم سے طرح طرح کے سوالات کیا کرتے۔ کسی نے پوچھا میری بیوی اس وقت گھر میں کس طرح ہے۔ کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ یہاں تک کہ کثرتِ سوال سے آپ گھبرا کر منبر پر تشریف لے گئے اور غصہ سے فرمایا جسے جو پوچھنا ہو پوچھے میں جواب دیتا ہوں۔ اس پر بھی ان گنواروں کی سمجھ میں نہ آیا اور ایک بول اٹھا میرا باپ کون ہے؟ فرمایا حذافہ بن قیس۔ دوسرے نے پوچھا میرا باپ کہاں ہے؟ فرمایا خدا کی قسم اس وقت بہشت و دوزخ میرے سامنے ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ کون بہشت میں ہے اور کون دوزخ میں ہے۔ اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم میں سے کون بہشتی ہوگا اور کون جہنمی اگر میں بیان کروں تو سوال کرنے سے پچھتاؤ گے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ١٢

حرام حلال کے برابر نہیں ہو سکتا

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ شَهَٰدَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ
اے ایمان والو جب تم میں سے کسی (کے سر) پر موت لے آکھڑی ہو تو وصیت کے وقت تم
ٱلْمَوْتُ حِينَ ٱلْوَصِيَّةِ ٱثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ
(مومنوں) میں سے دو عادلوں کی گواہی ہونی ضروری ہے۔ اور اگر تم اتفاقاً کہیں کا سفر کرو اور
ءَاخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى ٱلْأَرْضِ
(سفر ہی میں) تم کو موت کی مصیبت کا سامنا ہو تو (بھی) دو گواہ غیر (مومن) ہی سہی (اور) اگر تمہیں شک ہو تو
فَأَصَٰبَتْكُم مُّصِيبَةُ ٱلْمَوْتِ ۚ تَحْبِسُونَهُمَا مِنۢ بَعْدِ
ان دونوں کو نماز کے بعد روک لو پھر وہ دونوں خدا کی قسم کھائیں کہ ہم اس (گواہی) کے عوض
ٱلصَّلَوٰةِ فَيُقْسِمَانِ بِٱللَّهِ إِنِ ٱرْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِى بِهِۦ
کچھ دام نہیں لیں گے (اگرچہ ہم جس کی گواہی دیتے ہیں ہمارا) عزیز ہی (کیوں نہ ہو) اور
ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَٰدَةَ ٱللَّهِ إِنَّآ
ہم خدا لگتی گواہی نہ چھپائیں گے اگر ایسا کریں تو ہم بے شک
إِذًا لَّمِنَ ٱلْءَاثِمِينَ ۝١٠٦ فَإِنْ عُثِرَ عَلَىٰٓ أَنَّهُمَا ٱسْتَحَقَّآ
گنہگار ہیں پھر اگر اس پر اطلاع ہو جائے کہ وہ دونوں (دروغ حلفی
إِثْمًا فَـَٔاخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ ٱلَّذِينَ ٱسْتَحَقَّ
سے) گناہ کے مستحق ہو گئے تو دوسرے دو آدمی ان لوگوں میں سے جن کا حق دبایا گیا ہے اور (میت کے)
عَلَيْهِمُ ٱلْأَوْلَيَٰنِ فَيُقْسِمَانِ بِٱللَّهِ لَشَهَٰدَتُنَآ أَحَقُّ مِن
زیادہ قرابت دار ہیں (ان کی تردید میں) انکی جگہ کھڑے ہو جائیں پھر دو نئے گواہ خدا کی قسم کھائیں کہ پہلے دو گواہوں کی
شَهَٰدَتِهِمَا وَمَا ٱعْتَدَيْنَآ إِنَّآ إِذًا لَّمِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ۝١٠٧
نسبت ہماری گواہی زیادہ سچی ہے اور ہمنے (حق سے یک سرمو تجاوز نہیں کیا) ایسا کیا ہو تو اسوقت بیشک ہم ظالم ہیں۔
ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن يَأْتُوا۟ بِٱلشَّهَٰدَةِ عَلَىٰ وَجْهِهَآ أَوْ
یہ زیادہ قرین قیاس ہے کہ اس طرح پر (آخرت کے ڈر سے) ٹھیک ٹھیک گواہی دیں یا (دنیا کی رسوائی کا)
يَخَافُوٓا۟ أَن تُرَدَّ أَيْمَٰنٌۢ بَعْدَ أَيْمَٰنِهِمْ ۗ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ
اندیشہ ہو کہ کہیں ہماری قسمیں دوسرے فریق کی قسموں کے بعد رد نہ کر دی جائیں۔ مسلمانو خدا سے
وَٱسْمَعُوا۟ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْفَٰسِقِينَ ۝١٠٨ يَوْمَ
ڈرو اور (جی لگا کے) سن لو اور خدا بدچلن لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا (اسوقت کو یاد کرو)
يَجْمَعُ ٱللَّهُ ٱلرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَآ أُجِبْتُمْ ۖ قَالُوا۟ لَا
جس دن خدا (اپنے) پیغمبروں کو جمع کر کے پوچھے گا کہ تمہیں (تمہاری امت کی طرف سے تبلیغ اسلام کا) کیا جواب
عِلْمَ لَنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّٰمُ ٱلْغُيُوبِ ۝١٠٩ إِذْ قَالَ ٱللَّهُ
دیا گیا تو عرض کرینگے کہ ہم تو (چند ظاہری باتوں کے سوا) کچھ نہیں جانتے تو تو خود بڑا غیبدان ہے۔ (وہ وقت یاد کرو) جب خدا

**تمیم داری کے وارثوں کا مقدمہ**

لے تمیم داری صحابی نے ابن بیدی اور ابن ابی ماریہ نصرانی کے ساتھ بغرض تجارت سفر کیا، اور اس کے پاس علاوہ اور اسباب کے سونے چاندی کے منقش ظروف اور ہار بھی تھے۔ اتفاقاً راہ میں بیمار ہوا اور مر گیا۔ اور تمام مال و اسباب ان دونوں کے حوالے کر گیا کہ میرے وارثوں کو دے دیجیو ان دونوں نے مدینہ آکر سونے چاندی کے ظروف اور ہار نکال کر باقی اسباب اسکے وارثوں کو دے دیا اور چونکہ ان وارثوں کو تمام مال کی فہرست معلوم تھی۔ ان دونوں نصرانیوں سے یوں جرح شروع کی کیا ہمارا مورث بہت دنوں تک بیمار رہا کہ اس کی بیماری میں بہت کچھ خرچ ہو گیا، وہ بولے نہیں تب پوچھا کیا اسباب چوری ہو گیا تھا کہا نہیں تب پوچھا کہ پھر آخر قیمتی چیزیں سونے کے ظروف وغیرہ کیا ہوئے بولے ہم نہیں جانتے جو ہمیں دیا تھا وہ ہم نے پہنچا دیا۔ آخر یہ مقدمہ حضرت رسولؐ کے اجلاس میں پیش ہوا اور چونکہ ان دعویداروں کا کوئی گواہ نہ تھا۔ اس وجہ سے آپ نے نصرانیوں کو رہائی دے دی۔ ۱۲

**ادائے شہادت کا طریقہ**

جس مقدمہ کا ذکر گذشتہ میں ہو چکا ہے۔ حضرت نے گواہ نہ ہونے کی وجہ سے خارج کر دیا، کچھ عرصہ کے بعد پھر وارثوں نے ایک کٹورا سنار کے پاس پایا۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ انہی دونوں نصرانیوں نے بیچا ہے۔ تب ان نصرانیوں نے کہا کہ یہ چیزیں ہم لوگوں نے اس کی زندگی میں خریدی تھیں مگر چونکہ کوئی گواہ نہ تھا۔ اس وجہ سے ظاہر نہ کیا۔ آخر وارثوں میں سے دو شخصوں نے جو میت کے زیادہ قریب تھے قسم کھائی، کہ لوگ جھوٹے ہیں، اور ہم لوگوں کو پہنچا معلوم نہیں اور میت کے ہاتھ کی لکھی ہوئی فہرست بھی نکلی تب حضرت نے نصرانیوں سے کل مال واپس لے کر وارثوں کے حوالے کر دیا۔ اس قصہ کا آیت نمبر ۱۰۵ سے آیت ۱۰۶ تک ذکر ہے، اور گواہی کے قاعدے اور وصیت کا بیان بھی۔ ۱۲

يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى

فرمائے گا کہ اے مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ میرے جو احسانات تم پر اور تمہاری ماں پر کئے انہیں یاد کرو جب ہم نے

وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ تُكَلِّمُ النَّاسَ

روح القدس (جبرئیل) سے تمہاری تائید[1] کی کہ تم جھولے میں (پڑے پڑے) اور ادھیڑ ہو کر (یکساں)

فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

باتیں کرنے لگے اور جب ہم نے تمہیں لکھنا اور عقل و دانائی کی باتیں اور تورات و انجیل (یہ سب

وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ

چیزیں) سکھائیں اور جب تم میرے حکم سے مٹی سے چڑیا کی مورت بناتے پھر اس پر

الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِيْ وَ

(کچھ) دم کر دیتے تو وہ میرے حکم سے (سچ مچ) چڑیا بن جاتی تھی۔ اور

تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى

تم میرے حکم سے مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتے تھے اور جب تم میرے حکم سے

بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ

مُردوں کو (زندہ کر کے قبروں سے) نکال کھڑا کرتے تھے، اور جس وقت تم بنی اسرائیل کے پاس معجزے لے

بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا

کر آئے اور اس وقت میں نے ان کو تم پر (دست درازی کرنے) سے روکا تو ان میں سے بعض کفار کہنے لگے یہ تو

سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۱۰ وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا

بس کھلا ہوا جادو ہے۔ اور جب میں نے حواریوں کو الہام کیا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تو عرض

بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ۝۱۱۱

کرنے لگے ہم ایمان لائے اور تو گواہ رہنا کہ ہم تیرے فرماں بردار بندے ہیں

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ

(وہ وقت یاد کرو) جب حواریوں نے (عیسیٰؑ سے) عرض کی کہ اے مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ کیا آپ کا خدا اس پر

رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآىِٕدَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ ۭ قَالَ

قادر ہے کہ ہم پر آسمان سے (نعمت کا) ایک خوان نازل فرمائے۔ عیسیٰؑ نے کہا اگر تم سچے ایماندار ہو تو خدا سے ڈرو۔

اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۱۲ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ

(ایسی فرمائش جس میں امتحان معلوم ہو نہ کرو) وہ عرض کرنے لگے ہم تو (فقط) یہ چاہتے ہیں کہ اس

نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ

میں سے (تبرکاً) کچھ کھائیں اور ہمارے دل کو (آپ کی رسالت کا پورا پورا) اطمینان ہو جائے اور یقین

صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝۱۱۳ قَالَ

کرلیں کہ آپ نے ہم سے (جو کچھ کہا تھا) سچ فرمایا تھا کہ ہم لوگ اس پر گواہ رہیں۔ (تب) مریمؑ کے بیٹے

حضرت عیسیٰؑ پر خدا کے احسانات

[1] حضرت عیسیٰؑ باوجودیکہ بال کے کپڑے پہنتے درخت کے پتے اور گھاس کی غذا کرتے در بنے کے لیے کوئی گھر تھا نہ دنیا کی کوئی چیز اپنے پاس رکھتے نہ لڑکے بالے تھے رات کو جہاں جگہ پاتے سو جاتے اور فرماتے تھے کہ درخت کے پتے میری روزی ہیں۔ صحرائے گل بوٹے میرے باغ ہیں سردی میں آفتاب میرا لحاف ہے شب کو سوتا ہوں تو میرے پاس کچھ نہیں ہوتا میرے برابر کوئی غنی نہیں عمر بھر میں نہ کبھی کسی کو جھڑکا نہ کبھی منہ پر سے مکھی ہنکائی نہ کبھی قہقہہ مار کر ہنسے نہ کبھی بدبو سے ناک بند کی نہ کبھی ترشروئی کی مگر پھر بھی خداوند عالم اپنی نعمتیں حضرت عیسیٰؑ سے گنواتا ہے اللہ اکبر ہم لوگوں کا معلوم نہیں کیا حشر ہوگا۔ ۱۲

عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً

عیسیٰ نے (بارگاہِ خدا میں) عرض کی خداوندا اے ہمارے پالنے والے ہم پر آسمان سے ایک خوان

مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً

(نعمت) نازل فرما کہ وہ دن ہم لوگوں کے لیے ہمارے اگلوں کے لیے اور ہمارے پچھلوں کے لیے عید

مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝١١٤ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ

کا دن قرار پائے (اور ہمارے حق میں) تیری طرف سے ایک بڑی نشانی ہو اور تو ہمیں روزی دے اور تو سب روزی

مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ

دینے والوں سے بہتر ہے۔ خدا نے فرمایا میں خوان تو تم پر ضرور نازل کروں گا مگر (یاد رہے کہ) پھر تم میں سے جو

عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝١١٥ وَاِذْ قَالَ

شخص اس کے بعد کافر ہوا تو میں اس کو یقیناً ایسے سخت عذاب کی سزا دوں گا کہ ساری خدائی میں کسی ایک پر بھی ویسا سخت

اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ

عذاب نہ کروں گا۔ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب (قیامت میں عیسیٰ سے) خدا فرمائے گا کہ (کیوں) اے مریم کے بیٹے

وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا

عیسیٰ کیا تم نے لوگوں سے یہ کہہ دیا تھا کہ خدا کو چھوڑ کر مجھ کو اور میری ماں کو خدا بنا لو۔ عیسیٰ عرض کریں گے سبحان اللہ میری

يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ

تو یہ مجال نہ تھی کہ میں ایسی بات منہ سے نکالوں جس کا مجھے کوئی حق نہ ہو (اچھا) اگر میں نے کہا ہوگا تو تجھ کو تو ضرور

قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا

معلوم ہی ہوگا کیونکہ تو میرے دل کی (سب بات) جانتا ہے۔ ہاں البتہ میں تیرے جی کی بات نہیں جانتا۔

فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝١١٦ مَا قُلْتُ لَهُمْ

(کیونکہ) اس میں تو شک ہی نہیں کہ تو ہی غیب کی باتیں خوب جانتا ہے۔ تو نے مجھے جو کچھ حکم دیا اس

اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ

کے سوا تو میں نے ان سے کچھ بھی نہیں کہا یہی کہ خدا ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا پالنے والا ہے۔

وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ

اور جب تک میں ان میں رہا ان کی دیکھ بھال کرتا رہا۔ پھر جب تو نے مجھے (دنیا سے) اٹھا لیا تو تو ہی ان کا

كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

نگہبان تھا۔ اور تو تو خود ہر چیز کا گواہ (موجود) ہے۔ تو اگر ان پر عذاب کرے گا تو (تو مالک

شَهِيْدٌ ۝١١٧ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ

ہے) یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے گا

لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝١١٨ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا

تو (کوئی تیرا ہاتھ نہیں پکڑ سکتا کیونکہ) بیشک تو زبردست حکمت والا ہے۔ خدا فرمائے گا کہ یہ دن ہے کہ سچے



**خوان اترنے کا قصہ**

لہ جب حضرت عیسیٰؑ نے حواریوں کی فرمائش سے خوان کے نازل ہونے کی دعا کی تو خدا نے ایک سفید ابر کے ٹکڑے میں ایک سرخ خوان رکھ کر زمین کی طرف اتارا اور لوگوں کے دیکھتے ہی دیکھتے حواریوں کے پاس آ پہنچا حضرت عیسیٰ یہ دیکھ کر رونے لگے اور عرض کی خداوندا اس کو سبب رحمت قرار دینا نہ سبب عذاب اس کے بعد وضو کر کے نماز پڑھی، روئے پھر بسم اللہ خیر الرازقین کہہ کر خوان پوش کو ہٹایا۔ تو دیکھا کہ ایک تلی ہوئی مچھلی تھی۔ جس سے روغن ٹپک رہا تھا، اور اس کے سر کے پاس نمک اور دُم کے پاس سرکہ تھا، اور گرد طرح طرح کی ترکاریاں اور گندنے کے سوا انواع و اقسام کے ساگ تھے اور پانچ روٹیاں تھیں۔ ان میں سے ایک پر روغن زیتون، دوسری پر شہد تیسری پر گھی چوتھی پر، پنیر پانچویں پر خشک گوشت حضرت شمعون نے پوچھا یا روح اللہ یہ کھانا دُنیا کا ہے، یا آخرت کا؟ آپ نے فرمایا دُنیا کا ہے مگر خدا نے اپنی خاص قدرت کاملہ سے پیدا کیا ہے حواریوں نے کہا یا حضرت ہمیں کوئی اور معجزہ دکھایئے۔ آپ نے فرمایا اے مچھلی بحکم خدا زندہ ہو جا وہ فوراً تڑپ کر زندہ ہو گئی کانٹے اور چھلکے بھی موجود ہو گئے پھر آپ نے فرمایا کہ ویسی ہو جا وہ ویسی ہی ہو گئی حواریوں نے کہا یا حضرت پہلے آپ نوش کریں پھر ہم کھائیں گے حضرت عیسےٰ نے فرمایا معاذ اللہ میں اس میں سے نہ کھاؤں گا بلکہ جس نے مانگا ہے وہ کھائے اور وہ لوگ اس کے کھانے سے ڈرتے تھے تب آپ نے زمین گیر مبتلا بہ بلا اور بیماروں کو طلب کر کے کھلایا یہاں تک کہ تیرہ سو آدمیوں نے کھایا اور کھانا جوں کا توں رہا اور جن بیماروں نے کھایا تھا چنگے ہو گئے اور محتاج تونگر ہو گئے کہ پھر کبھی محتاج نہ ہوئے اور جن لوگوں نے نہ کھایا نہبت پچھتائے، غرض وہ خوان پھر بلند ہوا اور نظروں سے غائب ہو گیا اور پھر ایک دن ناغہ کر کے چالیس روز تک آتا رہا اور جس وقت نازل ہوتا، ایک بھیڑ اس کے گرد جمع ہو جاتی۔ آخر حضرت عیسیٰؑ نے لوگوں کی باری مقرر کر دی وہ کچھ دن چڑھے آتا اور پھر ڈھلے غائب ہو جاتا۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰؑ نے امیروں کو کبر و نخوت کی وجہ سے کھانا کھانے سے منع کر دیا تب ان لوگوں کو شرارت سوجھی کہ لوگوں کو بہکانا شروع کیا کہ وہ جادو ہے آخر اسکی سزا میں خدا نے ٣٣٣ آدمیوں کو سور بنا دیا کہ وہ صبح کو اٹھ کر غلیظ پر گو کھاتے پھرتے تھے اور تین روز تک زندہ رہ کر مر گئے اور یہ خوان چونکہ یکشنبہ کو نازل ہوا تھا۔ اس وجہ

**خدا اور حضرت عیسیٰ کا سوال جواب**

يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ
بندوں کو ان کی سچائی (آج) کام آئے گی۔ ان کے لیے (ہرے بھرے بہشت کے) وہ باغات ہیں
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ
جن کے (درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہیں (اور) وہ اس میں ابدالآباد تک رہیں گے۔ خدا ان سے
رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۱۱۹ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
راضی اور وہ خدا سے خوش۔ یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے۔ سارے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان
وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱۲۰ ع
میں ہے سب خدا ہی کی سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر (وتوانا) ہے۔

## اٰيَاتُهَا ۱۶۵ (٦) سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ (۵۵) رُكُوْعَاتُهَا ۲۰

اس کی ایک سو پینسٹھ آیتیں سورۂ انعام[1] مکہ میں نازل ہوا اور بیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(میں) اس خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ
سب تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جس نے بہت سے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ اور اس میں مختلف قسموں کی
الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؕ۬ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝۱
تاریکی اور روشنی بنائی۔ پھر (باوجود اس کے) کفار (اوروں کو) اپنے پروردگار کے برابر کرتے[2] ہیں۔
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ
وہ تو وہی خدا ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر (تمہارے) مرنے کا ایک وقت مقرر کر دیا۔ اور (اگرچہ تم کو معلوم
مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝۲ وَهُوَ اللّٰهُ فِي
نہیں مگر) اس کے نزدیک (قیامت کا) ایک وقت مقرر ہے۔ پھر (بھی) تم شک کرتے ہو۔ اور وہی تو آسمانوں میں
السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَ
(بھی) اور زمین میں (بھی) خدا ہے۔ وہی تمہارے ظاہر و باطن سے (بھی) خبردار ہے اور وہی جو کچھ بھی تم
يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝۳ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ
کرتے ہو جانتا ہے۔ اور (ان لوگوں کا عجب حال ہے کہ) ان کے پاس خدا کی آیات میں سے
اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝۴ فَقَدْ كَذَّبُوْا
جب کوئی آیت آتی تو بس یہ لوگ ضرور اس سے منہ پھیر لیتے تھے۔ چنانچہ جب ان کے پاس
بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا
(قرآن بر) حق آیا تو اس کو بھی جھٹلایا تو یہ لوگ جس کے ساتھ مسخرا پن کر رہے ہیں۔ اس کی حقیقت انہیں عنقریب
بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۵ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ
ہی معلوم ہو جائے گی۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنے گروہ (کے گروہ) ہلاک کر ڈالے

[1] اس سورۃ میں خدا نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے بعض یہ ہیں۔ خدا ہی کا خالق کل اشیا ہونا۔ اگلوں کے عبرت آمیز قصے بیہودیوں کے بیہودہ اعتراض کا جواب حضرت رسول کو صبر کی فہمائش۔ رسول کی کفار کے ایمان لانے کی تمنا۔ کفار کو نعمت دے کر ڈھیل دی جاتی ہے۔ خدا کے احکام کے تغیر کا کسی کو حق نہیں ہے۔ خدا ہی کا عالم الغیب ہونا۔ دینی امور میں امیر غریب کا برابر ہونا۔ قیامت میں کفار کی حسرت، ملک الموت کے قبض روح کی کیفیت بیہودہ بحث سے کنارہ کشی۔ کفار کی آسیب زدہ سے تشبیہ۔ حضرت ابراہیم کا طریقہ استدلال، خدا کو کوئی دیکھ نہیں سکتا۔ مشرکین کے معبودوں کو گالیاں دینے کی ممانعت۔ جس ذبیحہ پر خدا کا نام نہ لیا گیا ہو مت کھاؤ۔ فضول خرچی نہ کرو۔ ناحق قتل کی مناہی۔ مال یتیم کی حرمت وغیرہ وغیرہ۔ ۱۲

[2] اس آیت سے کفار کے تین گروہوں کی رد ہو گئی۔ ایک تو دہریوں کی جو اس کے قائل ہیں کہ تمام اشیاء کا کوئی خالق نہیں بلکہ یہ چیزیں خود بخود ہو گئیں۔ دوسرے ان لوگوں کی جو اس کے قائل ہیں ظلمت و نور تمام چیزوں کے خالق ہیں۔ تیسرے مشرکین کی جو بتوں کو خدا کہتے ہیں۔ ۱۲

مِّنۡ قَرۡنٍ مَّكَّنّٰهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ مَا لَمۡ نُمَكِّنۡ لَّكُمۡ وَ

جن کو ہم نے رُوئے زمین میں وہ قوت قدرت عطا کی جو ابھی تک تم کو نہیں دی، اور ہم نے آسمان کو تو

اَرۡسَلۡنَا السَّمَآءَ عَلَيۡهِمۡ مِّدۡرَارًا ۖ وَّجَعَلۡنَا الۡاَنۡهٰرَ

ان پر موسلادھار پانی برستا چھوڑ دیا تھا، اور ان کے (مکانات کے) نیچے بہتی ہوئی نہریں بنا دی

تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهِمۡ فَاَهۡلَكۡنٰهُمۡ بِذُنُوۡبِهِمۡ وَاَنۡشَاۡنَا

تھیں (مگر پھر بھی ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کو مار ڈالا۔ اور ان کے بعد

مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ قَرۡنًا اٰخَرِيۡنَ ۞ ۶ وَلَوۡ نَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ كِتٰبًا

ایک دوسرے گروہ کو پیدا کر دیا۔ اور (اے رسولؐ) اگر ہم کاغذ لے پر

فِىۡ قِرۡطَاسٍ فَلَمَسُوۡهُ بِاَيۡدِيۡهِمۡ لَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا

(لکھی لکھائی) کتاب (بھی) تم پر نازل کرتے اور یہ لوگ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے پھر بھی کفار (نہ مانتے اور) کہتے

اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۞ ۷ وَقَالُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ

کہ یہ تو بس کھلا ہوا جادو ہے۔ اور (یہ بھی) کہتے کہ اس (نبی) پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں

عَلَيۡهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوۡ اَنۡزَلۡنَا مَلَـكًا لَّقُضِىَ الۡاَمۡرُ ثُمَّ لَا

نازل کیا گیا (جو ساتھ ساتھ رہتا) حالانکہ اگر ہم فرشتہ بھیج دیتے تو (انکا) کام ہی تمام ہو جاتا (اور) پھر انھیں مہلت بھی

يُنۡظَرُوۡنَ ۞ ۸ وَلَوۡ جَعَلۡنٰهُ مَلَـكًا لَّجَـعَلۡنٰهُ رَجُلًا وَّ

نہ دی جاتی۔ اور اگر ہم فرشتہ ۲ کو نبی بناتے تو آخر اسکو بھی مرد صورت بناتے اور جو شبہے یہ لوگ کر رہے

لَلَبَسۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّا يَلۡبِسُوۡنَ ۞ ۹ وَلَقَدِ اسۡتُهۡزِئَ بِرُسُلٍ

ہیں وہی (شبہے) گویا ہم خود ان پر اسوقت بھی اوڑھا دیتے۔ (اے رسولؐ تم دل تنگ نہ ہو) تم سے پہلے (بھی)

مِّنۡ قَبۡلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيۡنَ سَخِرُوۡا مِنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا

پیغمبروں کے ساتھ مسخراپن کیا گیا ہے۔ پس جو لوگ مسخراپن کرتے ہیں ان کو اس عذاب نے جس کی یہ لوگ

بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۞ ۱۰ ع قُلۡ سِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ ثُمَّ

ہنسی اُڑاتے تھے گھیر لیا (اے رسولؐ ان سے) کہو کہ ذرا رُوئے زمین پر چل پھر کر دیکھو تو کہ (انبیاء)

انۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ ۞ ۱۱ قُلۡ لِّمَنۡ

کے جھٹلانے والوں کا کیا (بُرا) انجام ہوا۔ (اے رسولؐ ان سے) پوچھو تو کہ (بھلا) جو کچھ آسمانوں اور

مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ قُلۡ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى

زمین میں ہے کس کا ہے؟ (وہ کیا جواب دینگے تم خود) کہہ دو کہ خاص خدا کا ہے۔ اس نے

نَفۡسِهِ الرَّحۡمَةَ ؕ لَيَجۡمَعَنَّكُمۡ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ لَا رَيۡبَ

اپنی ذات پر مہربانی لازم کر لی ہے وہ تم سب کے سب کو قیامت کے دن جس کے آنے میں کچھ شک نہیں

فِيۡهِ ؕ اَلَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۞ ۱۲

ضرور جمع کرے گا (مگر جن لوگوں نے اپنا آپ نقصان کیا وہ تو (قیامت پر) ایمان نہ لائیں گے۔

**یہودیوں کے بیہودہ اعتراض کا جواب**

لے نضر بن حارث وغیرہ حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گستاخانہ کہنے لگے، کہ جب تک چار فرشتے نازل ہو کر یہ گواہی نہ دیں کہ یہ کتاب ہم آپ کے پاس لائے ہیں اور ایک نوشتہ ان کے پاس ہو، جس میں یہ لکھا ہو کر آپؐ ہمارے لیے پیغمبر ہیں تب ہم آپ کی نبوت کے قائل ہوں گے۔ اس وقت یہ آیت خدا نے نازل کی ۱۲۔

۲ ایک روز حضرت رسولؐ کعبہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے کہ عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم نے بہت بڑا دعوے کیا ہے کہ اپنے کو خدا کا رسول کہتے ہو، حالانکہ اگر خدا کو پیغمبر بھیجنا منظور ہوتا تو کسی فرشتہ کو بھیجتا ہم لوگوں کے لیے آدمی کو کیوں بھیجتا۔ آپ نے اسکا تو کچھ جواب نہ دیا مگر بارگاہ ایزدی میں عرض کی خداوندا تو ان لوگوں کو دیکھتا ہے، اور ہر آواز کو سنتا جانتا ہے۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲۔

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِى الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيۡعُ

حالانکہ (یہ نہیں سمجھتے کہ) جو کچھ رات کو اور دن کو (رُوئے زمین پر) رہتا (سہتا ہے) (سب) خاص اُسی کا ہے اور

الۡعَلِيۡمُ ﴿١٣﴾ قُلۡ اَغَيۡرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ

وہی (سب کی) سُنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے۔ (اے رسولؐ لہ) تم کہہ دو کہ کیا خدا کو جو سارے آسمان اور زمین کا پیدا

وَالۡاَرۡضِ وَهُوَ يُطۡعِمُ وَلَا يُطۡعَمُ ؕ قُلۡ اِنِّىۡۤ اُمِرۡتُ

کرنے والا ہے۔ چھوڑ کر دُوسرے کو (اپنا) سرپرست بناؤں اور وُہی (سب کو) روزی دیتا ہے اور اس کو کوئی

اَنۡ اَكُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ اَسۡلَمَ وَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ

روزی نہیں دیتا۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے اسلام لانے والا میں ہوں اور (یہ بھی

الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿١٤﴾ قُلۡ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَيۡتُ رَبِّىۡ

کہ خبردار) مشرکین سے نہ ہونا۔ (اے رسولؐ) تم کہو کہ اگر میں اپنے پالنے والے کی نافرمانی کروں تو بیشک ایک

عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ﴿١٥﴾ مَنۡ يُّصۡرَفۡ عَنۡهُ يَوۡمَئِذٍ

بڑے (سخت) دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اسدن جس (کے سر) سے عذاب ٹل گیا تو (سمجھو کہ) خدا نے

فَقَدۡ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰ لِكَ الۡفَوۡزُ الۡمُبِيۡنُ ﴿١٦﴾ وَاِنۡ يَّمۡسَسۡكَ

اُس پر (بڑا) رحم کیا۔ اور یہی تو صریحی کامیابی ہے اور اگر خدا تم کو کسی قسم کی تکلیف

اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنۡ يَّمۡسَسۡكَ

پہنچائے تو کوئی اس کے سوا اس کا دفع کرنے والا نہیں ہے۔ اور اگر تمہیں کچھ فائدہ پہنچائے تو بھی

بِخَيۡرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿١٧﴾ وَهُوَ الۡقَاهِرُ

(کوئی روک نہیں سکتا کیونکہ) وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وُہی اپنے تمام بندوں پر غالب

فَوۡقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡخَبِيۡرُ ﴿١٨﴾ قُلۡ اَىُّ شَىۡءٍ

ہے۔ اور وہ واقف کار حکیم ہے۔ (اے رسولؐ) تم پوچھو کہ گواہی

اَكۡبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيۡدٌۢ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡ وَ

میں سب سے بڑھ کر کون چیز ہے (تم خود ہی کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان خدا گواہ ہے۔

اُوۡحِىَ اِلَىَّ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ لِاُنۡذِرَكُمۡ بِهٖ وَمَنۡۢ بَلَغَ ؕ

اور میرے پاس یہ قرآن وحی کے طور پر اس لیے نازل کیا گیا تاکہ میں تمہیں اور جسے (اس کی) خبر پہنچے اسکے ذریعے ڈراؤں

اَئِنَّكُمۡ لَتَشۡهَدُوۡنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخۡرٰى ؕ

کیا تم یقیناً یہ گواہی دے سکتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور دُوسرے معبود بھی ہیں۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو

قُلۡ لَّاۤ اَشۡهَدُ ۚ قُلۡ اِنَّمَا هُوَ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِىۡ

کہ میں تو اس کی گواہی نہیں دیتا (تم دیا کرو) تم ان لوگوں سے کہو کہ وہ تو بس ایک ہی خدا ہے

بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا تُشۡرِكُوۡنَ ﴿١٩﴾ اَلَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ

اور جن چیزوں کو تم (خدا کا) شریک بناتے ہو میں تو ان سے بیزار ہوں۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے۔

لہ ایک مرتبہ کفارِ قریش نے جمع ہو کر حضرتؐ سے کہا کہ ہم کو معلوم ہوا ہے کہ تمہاری مفلسی اور محتاجی نے تم کو اس بات پر آمادہ کیا ہے اگر تم کہو تو ہم سب مل کر تمہارے واسطے اتنا مال جمع کر دیں کہ تم اچھے خاصے امیر ہو جاؤ مگر شرط یہ ہے کہ تم اپنے دعوے سے باز آؤ۔ اس کے جواب میں خدا نے فرمایا کہ آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب خدا ہی کا ملک ہے وہ جب چاہے اپنے حبیب کو تونگر کر دے مجھ کو تمہاری احتیاج نہیں۔ ۱۲

يَعْرِفُونَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا

(یہود و نصاریٰ) وہ تو جس طرح اپنے بال بچوں کو پہچانتے ہیں۔ اسی طرح اس نبی (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بھی

اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۲۰ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

پہچانتے ہیں (مگر) جن لوگوں نے اپنا آپ نقصان کیا وہ تو (کسی طرح) ایمان نہ لائیں گے۔ اور جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا۔ اور ظالموں کو ہرگز نجات

الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۱ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ

نہ ہو گی۔ اور (اس دن کو یاد کرو) جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر جن لوگوں نے شرک کیا ان

اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَاۗؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝۲۲

سے پوچھیں گے کہ جن کو تم (خدا کا) شریک خیال کرتے تھے کہاں ہیں۔ پھر ان کی کوئی شرارت باقی نہ رہے گی۔

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا

بلکہ وہ تو کہیں گے قسم ہے اس خدا کی جو ہمارا پالنے والا ہے۔ ہم کسی کو اس کا

كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۝۲۳ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ وَ

شریک نہیں بناتے تھے۔ (اے رسولؐ بھلا) دیکھو تو یہ لوگ اپنے ہی اوپر آپ کس طرح جھوٹ بولنے لگے

ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۲۴ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ

اور یہ لوگ (دنیا میں) جو کچھ افترا پردازی کرتے تھے وہ سب غائب ہو گئی۔ اور بعض ان میں کے ایسے بھی ہیں

اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ

جو تمہاری (باتوں کی) طرف کان لگائے رہتے ہیں، اور (ان کی ہٹ دھرمی اس حد کو پہنچی ہے کہ گویا) ہم نے

وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا

خود ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں اور ان کے کانوں میں بہرہ پن کر دیا ہے کہ اسے سمجھ نہ سکیں۔ اور اگر وہ

بِهَا ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ

(خدائی) سب معجزے بھی دیکھ لیں تب بھی ایمان نہ لائیں گے۔ یہاں تک کہ (ہٹ دھرمی پہنچی) کہ جب تمہارے پاس

كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۲۵ وَهُمْ

تم سے الجھتے ہوئے آ نکلتے ہیں تو کفار (قرآن کو لے کر) کہہ بیٹھتے ہیں (کہ بھلا اس میں رکھا ہی کیا ہے۔) یہ تو اگلوں کی کہانیوں

يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْــــَٔـوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ

[1] کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ اور یہ لوگ (دوسروں کو بھی) اس (کے سننے) سے روکتے ہیں اور خود تو الگ تھلگ

اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝۲۶ وَلَوْ تَرٰٓي اِذْ وُقِفُوْا عَلَي

رہتے ہی ہیں اور (ان باتوں سے) پس آپ ہی اپنے آپ کو ہلاک کرتے ہیں اور (افسوس) سمجھتے نہیں۔ اور (اے رسولؐ)

النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا

اگر تم ان لوگوں کو اس وقت دیکھتے (تو تعجب کرتے) جب جہنم (کے کنارے) پر لا کر کھڑے کیے جائیں گے تو (اسے دیکھ کر)

[1] ابو سفیان عتبہ اور شیبہ نے مسجد الحرام میں حضرت رسولؐ کو قرآن پڑھتے سنا تو نضر بن خالد کہنے لگا جس طرح محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اگلوں کی کہانیاں پڑھتے ہیں۔ میں بھی تمہارے سامنے ملوک عجم کی تاریخ پڑھ سکتا ہوں۔ انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲۔

وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٧﴾ بَلْ بَدَا لَهُم مَّا كَانُوا

کہیں گے۔ اے کاش ہم (دُنیا میں) پھر (دوبارہ) لوٹا دیئے جاتے اور اپنے پروردگار کی آیتوں کو نہ جھٹلاتے اور ہم مومنین

يُخْفُونَ مِن قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ

سے ہوتے۔ (مگر ان کی آرزو پوری نہ ہوگی) بلکہ جو (بے ایمانی) پہلے سے چھپاتے تھے آج (اُس کی حقیقت) اُن پر

وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿٢٨﴾ وَقَالُوا إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا

کھل گئی اور اگر یہ لوگ (دُنیا میں) لوٹا دیئے جائیں تو بھی جس چیز کی مناہی کی گئی ہے اُسے کریں (اور ضرور

وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَىٰ

کریں) اور اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ ضرور جھوٹے ہیں۔ اور کفار یہ بھی تو کہتے ہیں کہ ہماری اس دُنیاوی زندگی کے سوا

رَبِّهِمْ ۚ قَالَ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ

کچھ بھی نہیں اور (قیامت وغیرہ سب ڈھکوسلا ہے) ہم (مرنے کے بعد) اُٹھائے ہی نہ جاویں گے۔ اور (اے رسولؐ) اگر تم

قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٠﴾ قَدْ

ان کو اس وقت دیکھو (تو تعجب کرو گے) جب یہ لوگ خدا کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے۔ اور خدا (ان سے) پوچھے گا کہ کیا

خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمُ

یہ (قیامت کا دن) اب بھی صحیح نہیں ہے۔ وہ جواب میں کہیں گے کہ اپنے پروردگار کی قسم ہاں بالکل سچ ہے تب خدا فرمائیگا

السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ

کہ تم چونکہ (دُنیا میں اس سے) انکار کرتے تھے اس کی سزا میں عذاب کے مزے چکھو۔ بیشک جن لوگوں نے قیامت کے دن خدا کی

يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ ۚ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ﴿٣١﴾

حضوری کو جھٹلایا وہ بڑے گھاٹے میں ہیں یہانتک کہ جب انکے سر پر قیامت ناگہاں پہنچے گی تو کہنے لگیں گے اے ہے

وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ

افسوس ہمنے تو اس میں بڑی کوتاہی کی (یہ کہتے جائیں گے) اور اپنے گناہوں کا پشتارہ اپنی اپنی پیٹھ پر لادے جائینگے۔ دیکھو تو (یہ)

خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٣٢﴾ قَدْ نَعْلَمُ

کیا برا بوجھ ہے جسکو یہ لادے (لادے پھر رہے) ہیں۔ اور (یہ) دُنیاوی زندگی تو کھیل تماشے کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اور یہ تو ظاہر ہے

إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ ۖ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ

کہ آخرت کا گھر (بہشت) پرہیزگاروں کیلئے ہے اس سے بدرجہا بہتر ہے تو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ ان

وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ

لوگوں کی بک بک تمکو صدمہ پہنچاتی ہے تو تمکو سمجھنا چاہیئے کہ) یہ لوگ تمکو نہیں جھٹلاتے بلکہ (یہ) ظالم (حقیقتاً) خدا کی آیتوں سے

رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا

انکار کرتے ہیں اور (کچھ تم ہی پر انحصار نہیں) تم سے پہلے بھی بہتیرے رسولؐ جھٹلائے جا چکے ہیں تو انہوں نے اپنے جھٹلائے جانے

حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ وَلَقَدْ

اور اذیت و تکلیف (پر صبر کیا یہانتک کہ ہماری مدد انکے پاس آئی (اور کیوں نہ آتی) خدا کی باتوں کا بدلنے والا کوئی نہیں ہے۔ اور پیغمبروں کے

قیامت میں کفار کی حالت

حضرت رسولؐ کی تشفی

جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِيْنَ ۝ (۳۴) وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ

کے حالات تو تمہارے پاس پہنچ ہی چکے ہیں۔ اگرچہ ان لوگوں کی روگردانی تم پر شاق ضرور ہے

اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِیَ نَفَقًا فِی

(لیکن) اگر تمہارا بس چلے تو زمین کے اندر کوئی سرنگ ڈھونڈ نکالو یا آسمان میں کوئی سیڑھی لگاؤ۔ اور

الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ

انہیں کوئی معجزہ لا دکھاؤ (تو یہ بھی کر دیکھو) اگر خدا چاہتا تو ان سب کو راہ راست پر اکٹھا

اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰی فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ (۳۵)

کر دیتا (مگر وہ تو امتحان کرتا ہے) پس (دیکھو) تم ہرگز جاہلوں میں (شامل) نہ ہونا۔

اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕ وَالْمَوْتٰی يَبْعَثُهُمُ

(تمہارا کہنا تو) صرف وہی لوگ مانتے ہیں جو (گوش دل سے) سنتے ہیں۔ اور مردوں کو تو خدا (قیامت

اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ (۳۶) وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ

ہی میں) اٹھائیگا پھر اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اور کفار کہتے ہیں کہ (آخر) اس نبی پر اسکے پروردگار کی

اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓی اَنْ يُّنَزِّلَ

طرف سے کوئی معجزہ کیوں نہیں نازل ہوتا، تو تم (ان سے) کہہ دو کہ خدا معجزے کے نازل کرنے پر ضرور قادر ہے مگر

اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (۳۷) وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ

ان میں سے اکثر لوگ (خدا کی مصلحتوں کو) نہیں جانتے۔ زمین میں جو چلنے پھرنے والا (حیوان) یا

فِی الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ

اپنے دونوں پروں سے اڑنے والا پرندہ ہے ان کی بھی تمہاری طرح جماعتیں ہیں۔ (اور سب کے سب لوح محفوظ میں موجود

اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ اِلٰی

ہیں) ہم نے کتاب (قرآن) میں کوئی بات فروگذاشت نہیں کی ہے پھر سب کے سب (چرند ہوں یا پرند)

رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ۝ (۳۸) وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّ

اپنے پروردگار کے حضور میں لائے جائیں گے۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ (کفر کے گھٹا ٹوپ)

بُكْمٌ فِی الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ

اندھیرے میں گونگے[1] بہرے (پڑے) ہیں۔ خدا جسے چاہے اسے گمراہی میں چھوڑ دے۔ اور جسے چاہے

يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ (۳۹) قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ

اسے سیدھے رستے پر لگا دے۔ (اے رسولؐ ان سے) پوچھو تو کہ بھلا تم یہ سمجھتے ہو کہ اگر تمہارے

اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ

سامنے خدا کا عذاب آجائے یا تمہارے سامنے قیامت ہی آ کھڑی موجود ہو تو تم اگر (اپنے دعوے

تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ (۴۰) بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ

میں) سچے ہو تو (بتاؤ کہ مدد کے واسطے) کیا خدا کو چھوڑ کر دوسرے کو پکارو گے۔ (دوسروں کو تو کیا) بلکہ اسی کو



حضرتؐ کو کفار کے ایمان لانے کی تمنا

[1] گونگا بہرا اگر اندھیرے میں پڑ جائے تو اس کے رو براہ ہونے کی کوئی امید نہیں کیونکہ اندھیرے کی وجہ سے اشارہ کو دیکھ نہیں سکتا اگر گونگا ہے کسی سے پوچھ نہیں سکتا۔ اگر کوئی کچھ کہے تو بہرا ہے سن نہیں سکتا ۱۲

کفار کو نعمت دے کر ڈھیل دی جاتی ہے

فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ وَتَنْسَوْنَ مَا

پکاروگے پھر اگر وہ چاہے گا تو جس کے واسطے تم نے اس کو پکارا ہے اسے دفع کر دے گا اور (اسوقت) تم

تُشْرِكُونَ ۝٤١ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِنْ قَبْلِكَ

دوسرے معبودوں کو جنہیں تم (خدا کا) شریک سمجھتے تھے بھول جاؤ گے۔ اور (اے رسولؐ) جو امتیں تم سے پہلے گذر چکی ہیں ہم

فَأَخَذْنَاهُمْ بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ ۝٤٢

ان کے پاس بھی بہتیرے رسول بھیج چکے ہیں پھر (جب نافرمانی کی تو) ہمنے ان کو سختی اور تکلیف میں گرفتار کیا تاکہ وہ لوگ (ہماری بارگاہ

فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَٰكِنْ قَسَتْ

میں) گڑگڑائیں تو جب ان (کے سر) پر ہمارا عذاب آ کھڑا ہوا تو وہ لوگ کیوں نہیں گڑگڑائے (کہ ہم عذاب دفع کر دیتے)

قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝٤٣

مگر انکے دل تو سخت ہو گئے تھے، اور ان کی کارستانیوں کو شیطان نے آراستہ کر دکھایا تھا۔ (پھر کیونکر گڑگڑاتے)

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ

پھر جس کی انہیں نصیحت کی گئی تھی۔ جب اس کو بھول گئے تو ہم نے ان پر (ڈھیل دینے کے لیے) ہر طرح

شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً

کی دنیاوی نعمتوں کے دروازے کھول دیئے۔ یہاں تک کہ جو نعمتیں ان کو دی گئی تھیں۔ جب ان کو

فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ ۝٤٤ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ

پاکر خوش ہوئے تو ہمنے انہیں ناگہاں لے ڈالا تو اس وقت وہ ناامید ہو کر رہ گئے۔ پھر ظالم لوگوں کی

ظَلَمُوا ۚ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝٤٥ قُلْ أَرَأَيْتُمْ

لہ جڑ کاٹ دی گئی۔ اور سارے جہانوں کے مالک خدا کا شکر (جسکا قصہ پاک ہوا)۔ (اے رسولؐ ان سے)

إِنْ أَخَذَ اللَّهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ

پوچھو تو کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اگر خدا تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں لے لے اور تمہارے دلوں پر

مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِهِ ۗ انْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ

مہر کر دے تو خدا کے سوا اور کون معبود ہے جو (پھر) تمہیں یہ نعمتیں واپس دے (اے رسولؐ) دیکھو تو ہم کس طرح اپنی

الْآيَاتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ ۝٤٦ قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ

دلیلیں بیان کرتے ہیں اس پر بھی وہ لوگ منہ موڑے جاتے ہیں۔ (اے رسولؐ ان سے) پوچھو کہ کیا تم یہ

عَذَابُ اللَّهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ

سمجھتے ہو کہ اگر تمہارے سر پر خدا کا عذاب بے خبری میں یا آشکارا آجائے تو کیا گناہگاروں کے سوا اور لوگ

الظَّالِمُونَ ۝٤٧ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَ

بھی ہلاک کیے جائیں گے (ہرگز نہیں)۔ اور ہم تو رسولوں کو صرف اس غرض سے بھیجتے ہیں کہ (نیکوں کو جنت کی) خوشخبری

مُنْذِرِينَ ۖ فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا

دیں اور (بدوں کو عذاب جہنم سے) ڈرائیں پھر جسنے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کیے تو ایسے لوگوں پر (قیامت میں)

لہ حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے کہ جب تم دیکھو کہ خداوند عالم کسی کو باوجود گناہ اور فسق و فجور کے نعمت و فراغت عطا فرماتا ہے تو سمجھو خدا ڈھیل دے رہا ہے اور یکبارگی گرفتار کرے گا۔ ١٢

هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا يَمَسُّهُمُ

نہ کوئی خوف ہوگا، اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو چونکہ بدکاری کرتے تھے۔

الْعَذَابُ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝ قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ

(ہمارا) عذاب ان کو لپیٹ جائے گا۔ (اے رسولؐ ان سے) کہہ دو کہ میں تو یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس

عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ

خدا کے خزانے ہیں لے (کہ ایمان لانے پر دے دوں گا) اور نہ میں غیب (کے کل حالات) جانتا ہوں اور

لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ ۚ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۚ قُلْ هَلْ

نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو بس جو (خدا کی طرف سے) میرے پاس وحی کی ۲ جاتی ہے اسکا

يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ۝ وَأَنْذِرْ

پابند ہوں۔ (ان سے) پوچھو تو کہ اندھا اور آنکھ والا برابر ہو سکتا ہے۔ تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سوچتے۔ اور اس قرآن

بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْ يُحْشَرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ ۙ لَيْسَ

کے ذریعہ سے تم ان لوگوں کو ڈراؤ جو اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ وہ (مرنے کے بعد) اپنے خدا کے سامنے

لَهُمْ مِنْ دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ وَ

جمع کیے جائیں گے (اور یہ سمجھتے ہیں کہ) انکا خدا کے سوا نہ کوئی سرپرست ہے اور نہ کوئی سفارش کرنے والا تاکہ یہ لوگ پرہیزگار

لَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ

بن جائیں اور (اے رسولؐ ۳) جو لوگ صبح شام اپنے پروردگار سے اس کی خوشنودی کی تمنا میں دعائیں مانگا کرتے ہیں

يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ

انکو اپنے پاس سے نہ دھتکارو، نہ انکے (حساب و کتاب) کی جوابدہی تمہارے ذمہ ہے اور نہ تمہاری (حساب و کتاب کی)

وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ

جوابدہی کچھ ان کے ذمہ ہے تاکہ تم انہیں (اس خیال سے) دھتکار بتاؤ۔ تو تم ظالموں (کے شمار) میں ہو جاؤ گے اور

فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ وَكَذَٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ

اسی طرح ہم نے بعض آدمیوں کو بعض سے آزمایا تاکہ وہ لوگ

بِبَعْضٍ لِيَقُولُوا أَهَٰؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا ۗ

کہیں کہ (ہائیں) کیا یہ لوگ ہم میں سے ہیں جن پر خدا نے اپنا فضل و کرم کیا ہے۔ (یہ تو

أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ ۝ وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ

سمجھتے ہیں)، کیا خدا شکرگزاروں کو بھی نہیں جانتا اور جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان

يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ

لائے ہیں تمہارے پاس آئیں تو تم سلام علیکم (تم پر خدا کی سلامتی) کہو تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت لازم

نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۖ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ

کر لی ہے۔ بیشک تم میں سے جو شخص نادانی سے کوئی گناہ کر بیٹھے اس کے بعد پھر توبہ کرے، اور اپنی حالت کی

---

لے ایک وفعہ حضرت موسیٰؑ نے بارگاہ ایزدی میں عرض کی۔ خداوندا میں چاہتا ہوں کہ تو اپنے خزانے مجھے دکھا دے خطاب ہوا اے موسیٰ میرا خزانہ یہ ہے کہ میں جس چیز کو کہوں کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتی ہے۔۱۲

۲ے اس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ حضرت رسولؐ کو بھی حلال و حرام و فرائض خدا میں تغیر و تبدل کا کوئی حق نہ تھا اور جو خدا کا حکم ہوتا ہے۔ بلا کم و کاست بندوں تک پہنچا دیتے تھے۔ اسی وجہ سے بعض احادیث میں ہے کہ جو روایت حلال کو حرام یا حرام کو حلال بتائے اُسے مت قبول کرو۔۱۲

۳ے دُنیا کا سلف سے یہی دستور چلا آتا ہے کہ دین حق کو پہلے بیچارے غربا ہی نے قبول کیا ہے حضرت رسولؐ کے واسطے بھی یہی ہوا کہ اپنے اہل بیت کے علاوہ سچے دیندار حضرت مقداد، عمار، سلمان و ابوذر وغیرہ تھے اور یہ بیچارے سب کے سب محتاج مفلس فقر و فاقہ میں مبتلا قریش کے اشراف اُمراء نے آپ سے کہا کہ آپ کی صحبت میں ہمیشہ مفلس و ذلیل لوگ بیٹھا کرتے ہیں اور ہمیں ان کے ساتھ بیٹھنے میں عار ہے۔ آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹا دیجئے تو لوگ آپ کے پاس آ کر دین کی باتیں اور قرآن کو سنیں مگر اصلی مطلب یہ تھا کہ ان کے وفادار اصحاب بھی ان سے کنارہ کش ہو جائیں اور ہم لوگ تو الگ ہیں ہی یہ تنہا رہ جائیں۔ خدا نے اس آیت سے رسولؐ کی تو یوں تشفی کی کہ لوگ جیسے ظاہر میں ہیں ویسے باطن میں نہیں۔ اس کے علاوہ تمہیں باطن سے کیا مطلب تم ظاہر کو باطن پر قیاس کرو اور کفار کا یوں جواب دیا کہ دُنیاوی جاہ و حشمت خدا کے نزدیک کوئی چیز نہیں جو اصلی نعمت دین اسلام سے محروم ہے۔ اسکی کوئی قدر نہیں۔۱۲

ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٥٤ وَ

اصلاح کرے (تو خدا اس کا گناہ بخشدے گا کیونکہ) وہ تو یقینی بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝٥٥ ع

ہم (اپنی) آیتوں کو یوں تفصیل سے بیان کرتے ہیں تاکہ گنہ گاروں کی راہ (سب پر) کھل جائے (اور وہ اس پر نہ چلیں۔)

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ

(اے رسول) تم کہہ دو کہ مجھ سے اس کی مناہی کی گئی ہے کہ میں خدا کو چھوڑ کر ان معبودوں کی عبادت کروں جن کو تم پوجا کرتے

اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَاۗءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا

ہو۔ (یہ بھی) کہہ دو کہ میں تو تمہاری (نفسانی) خواہشوں پر چلنے کا نہیں (ورنہ) پھر تو میں گمراہ ہو جاؤں گا۔ اور ہدایت یافتہ

مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝٥٦ قُلْ اِنِّىْ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ

لوگوں میں نہ رہوں گا۔ تم کہہ دو کہ میں تو اپنے پروردگار کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں اور تم نے

بِهٖ ۭ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ

اسے جھٹلا دیا۔ (تو) تم جس کی جلدی کرتے ہو (عذاب) وہ کچھ میرے پاس (اختیار میں) تو ہے نہیں حکومت تو بس صرف

يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ۝٥٧ قُلْ لَّوْ اَنَّ

خدا ہی کے لیے ہے۔ وہ تو حق (حق) بیان کرتا ہے اور وہ تمام فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔ (ان لوگوں سے) کہہ دو کہ

عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ

جس (عذاب) کی تم جلدی کرتے ہو اگر وہ میرے پاس (اختیار میں) ہوتا تو میرے اور تمہارے درمیان کا فیصلہ کب کا

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝٥٨ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا

چک گیا ہوتا، اور خدا تو ظالموں سے خوب واقف ہے۔ اور اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جن کو اس کے سوا

يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ وَمَا تَسْقُطُ

کوئی نہیں جانتا۔ اور جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اس کو (بھی) وہی جانتا ہے، اور کوئی پتہ بھی نہیں گرتا۔ مگر وہ

مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ

اسے ضرور جانتا ہے۔ اور نہ زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ اور نہ کوئی ہری اور نہ کوئی خشک چیز ہے مگر یہ کہ وہ

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝٥٩ وَهُوَ

نورانی کتاب (لوح محفوظ) میں موجود ہے۔ وہ وہی (خدا) ہے جو تمہیں رات

الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ

کو (نیند میں ایک طرح پر دنیا سے) اٹھا لیتا ہے۔ اور جو کچھ تم نے دن کو کیا ہے جانتا ہے پھر تمہیں

ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ

دن کو اٹھا کھڑا کرتا ہے۔ تاکہ (زندگی کی) وہ میعاد جو (اس کے علم میں) معین ہے۔ پوری کی جائے پھر (تو آخر) تم

مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٦٠ ع وَهُوَ

سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے پھر جو کچھ تم (دنیا میں بھلا یا برا) کرتے ہو تمہیں بتا دے گا۔ وہ اپنے



خدا ہی ہر چیز کا عالم ہے

ملک الموت کیونکر روح قبض کرتے ہیں

11

الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰٓى

بندوں پر غالب ہے وہ تم لوگوں پر نگہبان (فرشتے تعینات کرکے) بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم میں سے

اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا

کسی کو موت آئے تو ہمارے فرستادہ (فرشتے) اس کو (دنیا سے) اُٹھا لیتے ہیں اور وہ (ہمارے تعمیل حکم میں

يُفَرِّطُوْنَ ۝ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ

ذرا بھی) کوتاہی نہیں کرتے۔ پھر یہ لوگ اپنے سچے مالک خدا کے پاس واپس بُلا لیے گئے۔ آگاہ رہو کہ

الْحُكْمُ ۟ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۝ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ

حکومت خاص اسی کے لیے ہے اور وہ سب سے زیادہ جلد حساب لینے والا ہے۔ ۱؎ (اے رسول ان سے) پوچھو کہ

مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ

تم کو خشکی اور تری کے (گھٹا ٹوپ) اندھیروں سے کون چھٹکارا دیتا ہے جس سے تم گڑگڑا کر اور چپکے (چپکے) دعائیں

لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝

مانگتے ہو وہ ہمیں (اب کی دفعہ) اس (بلا) سے چھٹکارا دے تو ہم ضرور اس کے شکر گزار (بندے ہو کر) رہیں گے۔

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ

تم کو ان (مصیبتوں) اور ہر بلا سے خدا ہی تمہیں نجات دیتا ہے (مگر افسوس) اس پر بھی تم شرک کرتے

تُشْرِكُوْنَ ۝ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ

ہی جاتے ہو۔ (اے رسول) تم کہہ دو وہی اس پر اچھی طرح قابو رکھتا ہے کہ اگر چاہے تو تم پر عذاب

عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ

تمہارے (سر کے) اوپر سے نازل کرے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے (اُٹھا کر کھڑا کر دے) یا ایک گروہ کو دوسرے

شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ

سے بھڑا دے اور تم میں سے کچھ لوگوں کو بعض آدمیوں کی لڑائی کا مزا چکھا دے۔ ذرا غور تو کرو تو ہم کس کس طرح اپنی

نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۝ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ

آیتوں کو اُلٹ پلٹ کے بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھیں۔ اور اسی (قرآن) کو تمہاری قوم نے جھٹلا

وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝ لِكُلِّ نَبَاٍ

دیا حالانکہ وہ برحق ہے۔ (اے رسول) تم ان سے کہو کہ میں تم پر کچھ نگہبان تو ہوں نہیں۔ ہر خبر (کے پورا ہونے) کا

مُّسْتَقَرٌّ ۫ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ

ایک خاص وقت مقرر ہے۔ اور عنقریب ہی تم جان لوگے۔ اور جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری

يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا

آیتوں میں بیہودہ بحث کر رہے ہیں تو ان (کے پاس) سے ٹل جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ لوگ اس کے سوا کسی

فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا

اور بات میں بحث کرنے لگیں۔ اور اگر (ہمارا یہ حکم) تمہیں شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالم

قیامت میں کفار کی حسرت

بیہودہ بحث سے کنارہ کش رہو

۱؎ حضرت رسولؐ فرماتے ہیں کہ شب معراج جب فرشتے مجھے آسمان پر لے گئے۔ تو میں نے ایک فرشتہ کو دیکھا کہ ایک کرسی پر بیٹھا ہے اور ایک تختی اس کے سامنے رکھی ہے۔ اس میں وہ کچھ دیکھ رہا ہے۔ اور وہ اس قدر ترش رو ہے کہ باوجودیکہ تمام فرشتے مجھے دیکھ کر خوش ہوئے اور ہنس پڑے مگر وہ اپنی حالت پر رہا۔ میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ کون ہے وہ بولے ملک الموت جب سے پیدا ہوا ہے کبھی ہنسا نہیں۔ میں اس کے قریب گیا، اور پوچھا، اگر دو شخصوں کے مرنے کا ایک ہی وقت ہو اور ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں تو تم کیونکر ان کی روحیں قبض کرو گے کہنے لگا ہر شخص کی موت اس تختی میں لکھی ہوتی ہے، اور دنیا میرے سامنے ایسی ہے جیسے کسی کی ہتھیلی یا دسترخوان کہ اس کے سامنے بچھا ہوا ہو اور وہ اس میں سے جو چیز چاہے اٹھا لے اور جو چیز چاہے رکھ دے۔ ۱۲

۲؎ حضرت علیؑ سے کسی نے پوچھا کہ خداوند عالم اتنی مخلوقات کا حساب ایک دفعہ کیونکر لے گا۔ آپ نے فرمایا جس طرح وہ سب کو ایک دفعہ روزی دیتا ہے۔ اسی طرح سب کا ایک دفعہ حساب بھی لے گا۔ ۱۲

تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَمَا عَلَى
لوگوں کے ساتھ ہرگز نہ بیٹھنا لے اور ایسے
الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ
لوگوں (کے حساب کتاب) کی جواب دہی کچھ پرہیزگاروں پر تو ہے نہیں مگر (صرف نصیحتاً) یاد دلانا چاہیئے تاکہ یہ لوگ
ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ
بھی پرہیزگار بنیں۔ اور جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے
لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ
ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ ایسے لوگوں کو چھوڑ دو اور (موقعہ موقعہ سے) قرآن کے ذریعے انکو نصیحت کرتے
تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
رہو (ایسا نہ ہو) کہ کوئی شخص اپنے کرتوت کی بدولت مبتلائے بلا ہو جائے (کیونکہ اس وقت تو) خدا کے سوا
وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ
اسکا نہ کوئی سرپرست ہوگا نہ سفارشی۔ اور اگر وہ (اپنے گناہوں کے عوض) سارے جہان کا بدلہ بھی دے تو بھی ان
مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ
میں سے ایک نہ لیا جائے گا جو لوگ اپنی کرنی کی بدولت مبتلائے بلا ہوئے ہیں انکو پینے کے لیے کھولتا
مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝ قُلْ
ہوا گرم پانی ملے گا، اور ان پر دردناک عذاب ہوگا۔ کیونکہ وہ کفر کیا کرتے تھے۔ (اے رسولؐ) ان سے
اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا
پوچھو تو کہ کیا ہم لوگ خدا کو چھوڑ کر ان (معبودوں) سے مناجات کریں جو نہ ہمیں نفع پہنچا سکتے ہیں نہ ہمارا کچھ بگاڑ
وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي
ہی سکتے ہیں، اور جب خدا ہماری ہدایت کر چکا اس کے بعد اُلٹے پاؤں کفر کی طرف اس شخص
اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۖ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ
کی طرح پھر جائیں جسے شیطانوں نے جنگل میں بھٹکا دیا ہو اور وہ حیران (پریشان) ہو (کہ کہاں جائے کیا کرے)
يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۗ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ
اور اس کے کچھ رفیق ہوں کہ اسے راہ راست کی طرف پکارتے رہ جائیں کہ (ادھر) ہمارے پاس آؤ
الْهُدٰى ۗ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاَنْ اَقِيْمُوا
(اور وہ ایک نہ سنے) (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ ہدایت تو بس خدا ہی کی ہے۔ اور ہمیں تو حکم ہی دیا گیا
الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۗ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ وَ
ہے کہ ہم سارے جہان کے پروردگار (خدا) کے فرمانبردار بندے رہیں اور یہ (بھی حکم ہوا ہے) کہ پابندی سے نماز پڑھا کرو اور اسی سے ڈرتے
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۗ وَيَوْمَ
رہو، اور وہی تو وہ (خدا) ہے جس کے حضور میں تم سب کے سب حاضر کیے جاؤ گے۔ وہی تو وہ (خدا ہے) جس نے ٹھیک ٹھیک بہتیرے

لے اس سے صاف واضح ہے کہ بری صحبت سے ہر شخص کو پرہیز کرنا چاہیے اگرچہ خود اس فعل کا مرتکب نہ ہو۔ اس وجہ سے یہ مشہور ہے کہ آدمی کا شیطان آدمی ہوتا ہے سچ ہے۔

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

کفار کی صحبت سے اجتناب

۸ / ۱۰

11/11

يَقُولُ كُنْ فَيَكُونُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۚ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ

آسمان وزمین پیدا کیے، اور جسدن (کسی چیز کو) کہتا ہے کہ ہو جا تو (فوراً) ہو جاتی ہے۔ اسکا قول سچا ہے۔ اور جس دن

يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ

صُور پھونکا جائے گا (اُسدن) خاص اسی کی بادشاہت ہوگی (وہی) غائب و حاضر (سب) کا جاننے والا ہے۔ اور وہی

الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ

دانا واقف کار ہے۔ (اے رسولؐ اس وقت کو یاد کرو) جب ابراہیمؑ نے اپنے (منہ بولے)

اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْۤ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ

باپ [1] آزر سے کہا کہ تم بتوں کو خدا مانتے ہو میں تو تم کو اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھیت

مُّبِيْنٍ ﴿۷۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُرِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ

ہوں۔ اور (جس طرح ہمنے ابراہیمؑ کو دکھایا تھا کہ بت قابل پرستش نہیں) اسی طرح ہم ابراہیمؑ کو سارے آسمان اور

وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ

زمین کی سلطنت کا انتظام دکھاتے رہے تاکہ وہ (ہماری وحدانیت کا) یقین کرنیوالوں سے ہو جائیں تو جب ان پر رات کی تاریکی چھا

الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ

گئی تو ایک ستارہ کو دیکھا تو دفعتاً بول اُٹھے (ہائیں کیا) یہی میرا خدا ہے [2] پھر جب وہ غروب ہو گیا تو کہنے لگے غروب ہو جانے والی

اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ

چیز کو تو میں (خدا بنانا) پسند نہیں کرتا۔ پھر جب چاند کو جگمگاتا ہوا دیکھا تو بول اُٹھے (کیا) یہی میرا خدا ہے پھر جب وہ بھی غروب

فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ

ہو گیا تو کہنے لگے کہ اگر (کہیں) میرا (اصلی) پروردگار میری ہدایت نہ کرتا تو میں ضرور گمراہ لوگوں میں ہو

الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿۷۷﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ

جاتا۔ پھر جب آفتاب کو دمکتا ہوا دیکھا تو کہنے لگے۔ (کیا) یہی میرا خدا ہے یہ تو سب سے بڑا (بھی)

هٰذَا رَبِّيْ هٰذَاۤ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ

ہے۔ پھر جب یہ بھی غروب ہو گیا تو کہنے لگے۔ اے میری قوم جن جن چیزوں کو تم لوگ (خدا کا) شریک بناتے ہو۔ انسے میں

بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ

بیزار ہوں (یہ ہرگز خدا نہیں ہو سکتے) میں نے باطل سے کترا کر اس کی طرف منہ کر لیا ہے۔ جس نے

فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۷۹﴾

بہتیرے آسمان اور زمین پیدا کیے اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔

وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ۚ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۚ

اور انکی قوم کے لوگ ان سے حجت [3] کرنے لگے تو ابراہیمؑ نے کہا تھا کیا تم مجھ سے خدا کے بارے میں حجت کرتے ہو حالانکہ

وَلَاۤ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا ۚ

وہ یقینی میری ہدایت کر چکا۔ اور تم جن بتوں کو اسکا شریک مانتے ہو میں ان سے ڈرتا (ورتا) نہیں (وہ میرا کچھ نہیں



حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ استدلال

[1] اس سے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ آذر سچ مچ حضرت ابراہیمؑ کا باپ تھا۔ حالانکہ ایسا نہیں بلکہ چونکہ حضرت ابراہیمؑ کو اس نے پالا تھا۔ اس وجہ سے آپ اسے باپ کہا کرتے تھے اور وہ آپکا چچا یا تایا تھا۔ اور خدا نے بھی آپ کے قول کی حکایت کر دی ہے ورنہ آپ کے والد کا نام تارخ تھا۔ اسی وجہ سے جو نسب نامے انجیل و توریت میں انبیاء کے مذکور ہیں ان میں آذر کا نام تک نہیں بلکہ تارخ کا ہے۔ ۱۲

[2] اس سے واضح ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ کا ان چیزوں کو خدا کہنا بطور استفہام انکاری کے تھا۔ اور چونکہ اس وقت کے مشرکین میں کوئی تارے کوئی چاند کوئی سورج کی خدائی کا قائل تھا۔ اور آپکو انکا معقول کرنا اور دلیل سے خدائے یکتا کی خدائی ثابت کرنا منظور تھا۔ اس وجہ سے اس قسم کی تقریر کی، اور سمجھا دیا کہ ان سب چیزوں میں علامت حدوث و امکان کی پائی جاتی ہے۔ کیونکہ تغیر اور حرکت خاص ممکن کی شان سے ہے۔ پس ان کے واسطے بھی کسی اور خالق کی ضرورت ہے جس میں تغیر نہ پایا جاتا ہو نہ کسی طرح محدود جیسے تارے وغیرہ نہ اس کی حکومت محدود ہو جیسے نمرود وغیرہ۔ یہ نہ خیال کرنا چاہیئے، کہ معاذ اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پہلے مشرک تھے۔ بلکہ آپ نے مشرکین کے قول کو فرض کر کے پھر غلط ثابت کر دیا۔ ۱۲

[3] ایک مرتبہ نمرود نے یہ خواب دیکھا کہ میرے شہر کے کنارے سے ایک ستارہ نکلا اور اس کی روشنی سے چاند اور سورج کی روشنی پھیکی پڑ گئی۔ منجموں نے تعبیر بتائی کہ شہر بابل میں اس سال ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیری سلطنت کو تباہ کر دے گا مگر ابھی تک اسکا حمل نہیں قرار پایا ہے۔ یہ سنتے ہی اس نے حکم دیا کہ عورتیں مردوں سے جُدا کر دی جائیں۔ اور دس دس عورتوں پر ایک ایک مرد نگہبانی کے لیے مقرر ہوا اور یہ بھی حکم ہوا کہ جو لڑکا پیدا ہو مار ڈالا جائے۔ خدا کی شان اسی اثناء میں حضرت ابراہیمؑ کا حمل قرار پایا۔ اور ولادت کا وقت قریب آیا تو آپ کی والدہ نمرود کے خوف سے شہر کے باہر ایک غار میں لڑکا جنیں، اور ایک کپڑے میں لپیٹ کر غار کے دروازہ کو ایک پتھر سے بند کر کے گھر چلی آئیں اور دوسرے روز جا کر دیکھا کہ آپ اپنی انگلیاں چوس رہے ہیں اور ایک سے دودھ اور

باقی صفحہ ۱۶۴ پر

وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۸۰ وَكَيْفَ

کر سکتے۔ ہاں میرا خدا خود (کرنا) چاہے تو البتہ (کر سکتا ہے) میرا پروردگار تو باعتبار علم کے سب پر حاوی ہے کیا اس پر بھی تم نصیحت

اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ

نہیں مانتے اور جنہیں تم خدا کا شریک بناتے ہو میں ان سے کیوں ڈروں جب تم اس بات سے نہیں ڈرتے ہو کہ تم نے خدا کا شریک ایسی

مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۭ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ

چیزوں کو بنایا ہے جن کی خدا نے تم پر کوئی سند نازل نہیں کی پھر اگر تم جانتے ہو تو (بتلاؤ تو سہی کہ) ہم دونوں فریق میں امن قائم

بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۸۱ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ

رکھنے کا زیادہ حقدار کون ہے جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اپنے ایمان کو ظلم (شرک) سے آلودہ نہیں کیا۔ انہی لوگوں

يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ

کے لیے امن (و اطمینان) ہے۔ اور یہی لوگ ہدایت یافتہ

مُّهْتَدُوْنَ ۸۲ ۧ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰي

ہیں۔ اور یہ ہماری (سمجھائی بجھائی) دلیلیں ہیں جو ہم نے ابراہیمؑ کو اپنی قوم پر (غالب آنے کیلئے)

قَوْمِهٖ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ

عطا کی تھیں۔ ہم جس کے مرتبے چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں بے شک تمہارا پروردگار حکمت والا

عَلِيْمٌ ۸۳ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ

باخبر ہے۔ اور ہم نے ابراہیمؑ کو اسحاق و یعقوب (سا بیٹا پوتا) عطا کیا۔ ہم نے سب کی ہدایت کی۔

وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ

اور ان سے پہلے نوحؑ کی (بھی)، ہم ہی نے ہدایت کی۔ اور ان ہی (ابراہیمؑ) کی اولاد سے داؤدؑ و

سُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰي وَهٰرُوْنَ ۭ وَ

سلیمانؑ و ایوبؑ و یوسفؑ و موسیٰؑ و ہارونؑ (سب کی ہم نے ہدایت کی) اور نیکوکاروں کو ہم ایسا ہی

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۸۴ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَ

صلہ عطا فرماتے ہیں۔ اور زکریاؑ و یحییٰؑ و عیسیٰؑ نے و الیاسؑ

عِيْسٰي وَاِلْيَاسَ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۸۵ وَاِسْمٰعِيْلَ

(سب کی ہدایت کی)، اور یہ سب (خدا کے) نیک بندوں سے ہیں اور اسمٰعیلؑ و الیسعؑ و یونسؑ

وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ۭ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَي

و لوطؑ (کی بھی ہدایت کی) اور سب کو سارے جہانوں پر فضیلت

الْعٰلَمِيْنَ ۸۶ وَمِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ

عطا کی۔ اور (صرف انہی کو نہیں بلکہ) ان کے باپ داداؤں اور ان کی اولاد اور ان کے بھائی

وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۸۷

بندوں میں سے (بہتیروں کو) اور انکو منتخب کیا، اور انہیں سیدھی راہ کی ہدایت کی۔



حضرت ابراہیمؑ کی ولادت

لے باوجودیکہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت ابراہیمؑ میں بہت سی پشتوں کا فاصلہ تھا مگر صرف حضرت مریمؑ کی وجہ سے خدا نے حضرت عیسیٰؑ کو حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں شمار کیا ہے۔ پھر ان لوگوں کی عقلوں پر افسوس ہے جو حضرات حسنینؑ اور آپ کی ذریت طاہرہ کے اولادِ رسولؐ ہونے میں تامل کرتے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ۱۲

(بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۶۳)

دوسری سے شہد نکلتا ہے اس سے آپکی پرورش ہونے لگی، اور خدا کی قدرت جتنا دوسرے لڑکے ایک سال میں بڑھتے ہیں۔ اتنا آپ ایک مہینہ میں بڑھتے تھے غرض تھوڑی مدت بعد جب نمرود کا خوف جاتا رہا تو آپ غار سے نکالے گئے جب آپ شہر میں آئے تو لوگ آپکو نمرود کے پاس لے گئے دیکھا کہ ایک بدصورت آدمی تخت پر بیٹھا ہے اور اسکے اردگرد بہت سے خوبصورت غلام اور کنیزیں صف باندھے کھڑی ہیں۔ آپ نے پوچھا۔ کون ہے؟ اور وہ لوگ کون ہیں؟ کسی نے کہا یہ خدا ہے اور وہ اس کے مخلوق ہیں۔ آپ بے ساختہ بول اٹھے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا اوروں کو اپنے سے بہتر پیدا کر سکے۔ ۱۲

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِىْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ

(دیکھو) یہ خدا کی ہدایت ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اسی کی وجہ سے راہ پر لائے اور اگر ان

وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۸۸ اُولٰٓئِكَ

لوگوں نے شرک کیا ہوتا تو انکا کیا (دھرا) سب اکارت ہو جاتا۔ یہ (پیغمبر) وہ لوگ تھے جن کو ہم نے (آسمانی

الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ

کتاب اور عقل کامل اور نبوت عطا فرمائی۔ پس اگر یہ لوگ اسے بھی نہ مانیں تو (کچھ پرواہ نہیں) ہم

بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ۝۸۹

نے توان پر ایسے لوگوں کو مقرر کر دیا ہے۔ جو (ان کی طرح) انکار کرنے والے نہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ

(یہ اگلے پیغمبر) وہ لوگ تھے جن کی خدا نے ہدایت کی۔ پس تم بھی ان کی ہدایت کی پیروی کرو (اے رسولؐ ان سے)

اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۝۹۰ ع

کہو کہ میں تم سے اس (رسالت) کی مزدوری کچھ نہیں چاہتا یہ تو سارے جہان کیلئے صرف نصیحت ہے اور بس!

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

اور ان لوگوں (یہود) نے خدا کی جیسی قدر کرنی چاہیئے نہ کی۔ اس لیے کہ ان لوگوں نے (بیہودہ پن سے) یہ کہہ دیا کہ

عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِىْ

خدا نے کسی بشر پر کچھ نازل ہی نہیں کیا۔ (اے رسولؐ) تم پوچھو تو کہ پھر وہ کتاب جسے موسیٰؑ لے کر آئے تھے۔ کس

جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ

نے نازل کی جو لوگوں کے لیے روشنی اور (از سرتاپا) ہدایت (تھی وہی ہدایت) تھی جسے تم لوگوں نے الگ الگ کر کے

قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا

کاغذی اوراق بنا ڈالے اور اس میں کا کچھ حصہ (جو تمہارے مطلب کا ہے وہ) تو ظاہر کرتے ہو اور بہتیرے کو (جو خلاف

لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ

مدعا ہے) چھپاتے ہو، حالانکہ (اسی کتاب کے ذریعہ سے) انہیں وہ باتیں سکھائی گئیں جنہیں نہ تم جانتے تھے

فِىْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ۝۹۱ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ

اور نہ تمہارے باپ دادا۔ (اے رسول وہ تو جواب دیں گے نہیں) تم ہی کہہ دو کہ خدا نے (نازل فرمائی) اسکے بعد انہیں

مُّصَدِّقُ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى

چھوڑ دو کہ پڑے جھک مارا کریں اور (اپنی تو تو میں میں میں) کھیلتے پھریں اور یہ قرآن بھی وہ کتاب ہے جسے ہم نے بابرکت نازل کیا

وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ

ہے اور اس کتاب کی تصدیق کرتی ہے جو اسکے سامنے (پہلے سے) موجود ہے اور اس واسطے نازل کیا ہے تاکہ تم (اسکے ذریعہ سے)

بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝۹۲ وَمَنْ اَظْلَمُ

اہل مکہ اور اسکے اطراف کے رہنے والوں کو (خوف خدا سے) ڈراؤ اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ تو اس پر (بے تامل) ایمان

مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ

اِس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ موٹ افترا کر کے کہے کہ ہمارے پاس سے وحی آتی ہے حالانکہ اسکے پاس وحی وغیرہ کچھ بھی نہیں آتی یا وہ شخص دعوے کرے کہ جیسا قرآن خدا نے نازل کیا

يُوْحَ اِلَيْهِ شَیْءٌ وَّ مَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ

پاس لہ وحی آتی ہے حالانکہ اسکے پاس وحی وغیرہ کچھ بھی نہیں آتی یا وہ شخص دعوے کرے ۲ کہ جیسا قرآن خدا نے نازل کیا

اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ

ہے۔ ویسا میں بھی (ابھی) عنقریب نازل کیے دیتا ہوں اور (اے رسولؐ) کاش تم دیکھتے کہ یہ ظالم موت کی سختیوں میں پڑے ہیں

الْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْیَوْمَ

اور فرشتے ان کی طرف (جان نکالنے کے لیے) ہاتھ لپکا رہے ہیں (اور کہتے جاتے ہیں) کہ اپنی جانیں نکالو آج ہی تم کو رسوائی

تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ

کے عذاب کی سزا دی جائے گی کیونکہ تم خدا پر ناحق (ناحق) جھوٹ جوڑا کرتے تھے اور اس کی آیتوں (کو سن کر ان) سے اکڑا

غَیْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ

کرتے تھے۔ اور آخر تم ہمارے پاس اسی طرح تنہا آئے (نا) جس طرح ہم نے تم کو پہلی

جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ

بار پیدا کیا تھا۔ اور جو (مال اولاد) ہم نے تم کو دیا تھا۔ وہ سب اپنے پس پشت چھوڑ آئے اور

مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰی مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ

تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارش کرنے والوں کو بھی نہیں دیکھتے جن کو تم خیال کرتے تھے کہ وہ تمہاری

الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِیْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَیْنَكُمْ

(پرورش وغیرہ) میں ہمارے ساجھے دار ہیں۔ اب تو تمہارے باہمی تعلقات منقطع ہوگئے اور جو کچھ تم خیال

وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ

کرتے تھے وہ سب تم سے غائب ہوگئے۔ خدا ہی تو گٹھلی اور دانہ کو شگافتہ کر کے (درخت روئیدہ) کرتا ہے۔

الْحَبِّ وَالنَّوٰی ؕ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَمُخْرِجُ

وہی زندہ کو مُردے سے نکالتا ہے اور وہی زندہ سے مُردہ کو نکالنے والا ہے۔ (لوگو) وہی تمہارا خدا ہے

الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ ۝ فَالِقُ

پھر تم کدھر بہکے جا رہے ہو۔ اسی نے

الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّیْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

صبح کی پو پھاڑی اور اُس نے آرام کے لیے رات اور حساب کے

حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ وَهُوَ الَّذِیْ

لیے سورج اور چاند بنائے یہ خدائے غالب و دانا کے مقرر کردہ (اصول) ہیں۔ اور وُہی وہ خدا ہے

جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ

جس نے تمہارے (نفع کے) واسطے ستارے پیدا کیے تاکہ تم جنگلوں اور دریاؤں کی تاریکیوں میں ان سے راہ معلوم کرو

عبداللہ بن ابی سرح کا قصہ

لہ جس طرح مسیلمہ کذاب جس نے فقرے گھڑ کر کہتا پھرتا تھا کہ میرے پاس وحی نازل ہوئی ہے یا اسود عنسی کہتا کہ ایک شخص گدھے پر سوار ہو کر آتا ہے اور مجھے تعلیم کرتا ہے۔ ۱۲

۲ عبداللہ ابن ابی سرح حضرت عثمان کا دودھ شریک بھائی تھا۔ حضرت رسولؐ کی وحی کا کاتب تھا، اور کبھی کبھی شرارت سے غفور رحیم کی جگہ علیم حکیم لکھ دیتا جب لقد خلقنا الانسان من سلالة من طين۔ نازل ہوئی تو اسکو انسان کی حالت پر سخت تعجب ہوا تو اس کی زبان سے رسولؐ کے فرمانے سے قبل فتبارك الله احسن الخالقين نکل گیا۔ آپؐ نے اس سے فرمایا۔ اس کو بھی لکھ یہ بھی قرآن وحی ہے۔ اس نے لکھنے کو تو لکھا مگر شک میں پڑ گیا۔ اور اپنے جی میں کہنے لگا کہ اگر سچے ہیں کہ ان پر وحی نازل ہوتی ہے تو مجھ پر بھی آتی ہے۔ اور اگر یہ جھوٹے ہیں تو میں بھی انکی طرح قرآن بیان کر سکتا ہوں، غرض وہ مرتد ہو گیا۔ اور اہل کتاب سے جا کر کہنے لگا مجھے محمدؐ کا حال معلوم ہو گیا ہے کہ وہ اپنے جی سے بنا لیتے ہیں اور وحی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس ناشائستہ حرکت پر آپؐ نے اس کو مدینہ سے نکلوا دیا۔ اور ہر چند حضرت عثمان نے سفارش کی مگر آپؐ نے نہ دیا۔ آخر یہی شخص حضرت عثمان کی خلافت کے وقت مصر کا حاکم ہوا۔ ۱۲

۳ جب حضرت رسولؐ نے فاطمہؑ بنت اسد مادر امیر المومنینؑ کے سامنے اس آیت کو پڑھا تو آپ نے پوچھا بیٹا فرادیٰ سے کیا مطلب؟ آپؐ نے فرمایا برہنہ۔ حضرت فاطمہؑ نے پوچھا کیا لوگ قیامت میں ننگے محشور ہونگے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں یہ سنتے ہی مارے غیرت کے حضرت فاطمہؑ نے ایک چیخ ماری اور بے اختیار رونے لگیں تو آپؐ نے دعا کی۔ خداوندا انکو اپنی قبر سے برہنہ نہ اٹھانا، اور پھر اس خیال سے حضرت رسولؐ نے انکو اپنی عبا کا کفن دیا تھا ۱۲

الْبَحْرِ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ

جو لوگ واقف کار ہیں ان کے لیے ہم نے (اپنی قدرت کی) نشانیاں خوب تفصیل سے بیان کر دی ہیں۔ اور وہ وہی خدا

اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۗ

ہے جس نے تم لوگوں کو ایک شخص سے پیدا کیا۔ پھر (ہر شخص کے) قرار کی جگہ (باپ کی پشت) اور سونپنے کی جگہ

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ

(ماں کا پیٹ) مقرر ہے ہم نے سمجھداروں کے واسطے (اپنی قدرت کی) نشانیاں خوب تفصیل سے بیان کر دی ہیں۔ اور وہ

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ

وہی (قادر و توانا) ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا۔ پھر ہم نے اس کے ذریعے سے ہر چیز کے کونپلے نکالے پھر

فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ

ہم ہی نے اس سے ہری بھری ٹہنیاں نکالیں کہ اس سے ہم باہم گتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں۔ اور

النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ

چھوہارے کے گور (شجر) سے لٹکتے ہوئے گچھے (پیدا کیے) اور انگور اور زیتون اور انار کے باغات جو

وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۗ اُنْظُرُوْٓا

باہم صورت میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور (مزے میں) جدا جدا۔ جب یہ پھلتے اور پکتے تو اس کے پھل کی طرف

اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ

غور تو کرو۔ بے شک اس میں ایماندار لوگوں کے لیے بہت سی (خدا کی)

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٩٩﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَ

نشانیاں ہیں۔ اور ان (کمبختوں) نے جنات کو خدا کا شریک بنایا حالانکہ جنات کو بھی خدا ہی

خَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ

نے پیدا کیا۔ اس پر بھی ان لوگوں نے بے سمجھے بوجھے خدا کے لیے بیٹے بیٹیاں گھڑ ڈالیں جو جو باتیں یہ لوگ

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٠٠﴾ ع بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَ

(اس کی شان میں) بیان کرتے ہیں اس سے وہ پاک و پاکیزہ اور برتر ہے۔ سارے آسمان اور زمین کا موجد ہے

الْاَرْضِ ۗ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ۗ

اس کے کوئی لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے جب اس کو کوئی بیوی ہی نہیں ہے اور اسی نے ہر چیز کو

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ

پیدا کیا اور وہی ہر چیز سے خوب واقف ہے۔ (لوگو) وہی اللہ تمہارا

رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ

پروردگار ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے تو اسی کی عبادت کرو۔

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿١٠٢﴾ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ز

اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے۔ اس کو آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں لے

لے کیونکہ دیکھنے کی سب سے بڑی شرط یہ ہے کہ جسم کثیف ہو، اور خدا کثیف کیسا جسم ہی نہیں رکھتا نہ مثل رنگ کے عرض نہ اس کے لیے کوئی جہت ہے پھر اس کا دیکھنا کسی طرح ممکن ہی نہیں نہ اس وقت نہ آخرت میں۔ نہ ہم دیکھ سکتے ہیں نہ انبیاء نہ اولیاء، کیونکہ وہ دیکھنے کے قابل ہی نہیں ۱۲

وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ ۱۰۳
(نہ دنیا میں نہ آخرت میں) اور وہ (لوگوں کی) نظروں کو خوب دیکھتا ہے۔ اور وہ بڑا باریک بین و خبردار ہے۔
قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ
تمہارے پاس تو سمجھانے والی چیزیں آ ہی چکی ہیں پھر جو دیکھے (سمجھے تو) اپنے دم کے لیے، اور جو اندھا بنے تو (اسکا
وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ ۱۰۴ وَ
ضرر بھی) خود اس پر ہے۔ اور (اے رسول ان سے کہہ دو کہ) میں تم لوگوں کا کچھ نگہبان تو ہوں نہیں۔ اور
كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ
ہم اپنی آیتیں یوں اُلٹ پھیر کر بیان کرتے ہیں (تاکہ حجت تمام ہو) اور تاکہ لوگ زبانی بھی اقرار کر لیں کہ تم نے (قرآن انکے
لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ ۱۰۵ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ
سامنے) پڑھ دیا اور تاکہ جو لوگ جانتے ہیں انکے لیے (قرآن کو) خوب واضح کر کے بیان کر دیں۔ جو کچھ تمہارے پاس
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ ۱۰۶ وَلَوْ شَآءَ
تمہارے پروردگار کی طرف سے وحی کی جاتی ہے بس اسی پر چلو اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں اور مشرکوں سے کنارہ کش رہو۔
اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۭ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ
اور اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ شرک ہی نہ کرتے اور ہم نے تم کو ان لوگوں کا نگہبان تو بنایا نہیں ہے اور نہ تم
اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ ۱۰۷ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
ان کے ذمہ دار ہو۔ اور یہ (مشرکین) جن کی اللہ کے سوا (خدا سمجھ کر) عبادت کرتے
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ كَذٰلِكَ
ہیں، انہیں تم برا نہ کہا کرو، ورنہ یہ لوگ بھی خدا کو بے سمجھے عداوت سے برا بھلا کہہ بیٹھیں گے (اور لوگ
زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۠ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ
اپنی خواہش نفسانی کے اس طرح (پابند ہوئے کہ گویا) ہم نے خود ہر گروہ کے اعمال انکو سنوار کر اچھے کر دکھائے پھر انہیں
فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ۱۰۸ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ
تو آخر کار، اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے تب جو کچھ دنیا میں کر رہے تھے خدا انہیں بتائیگا۔ اور ان لوگوں نے خدا کی سخت
اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا
سخت قسمیں[1] کھائیں کہ اگر انکے پاس کوئی معجزہ آئے تو وہ ضرور اس پر ایمان لائیں گے۔ (اے رسول) تم کہو کہ معجزے تو بس خدا
الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا
ہی کے پاس ہیں، اور تمہیں کیا معلوم یہ یقینی بات ہے کہ جب معجزہ بھی آئے گا تو بھی یہ ایمان نہ
يُؤْمِنُوْنَ ۝ ۱۰۹ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا
لائیں گے۔ اور ہم انکے دل اور ان کی آنکھیں اُلٹ پلٹ دیں گے جس طرح یہ لوگ قرآن پر پہلی مرتبہ
بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ ۱۱۰ ع
ایمان نہیں لائے اور ہم انہیں ان کی سرکشی کی حالت میں چھوڑ دیں گے کہ سرگرداں رہیں۔

[1] ایک مرتبہ کفار قریش نے حضرت رسول سے کہا آپ خود کہتے ہیں کہ موسٰے نے پتھر سے چشمے نکالے۔ عیسٰیؑ نے مُردے زندہ کیے۔ صالح نے پہاڑ سے اونٹنی نکالی بھلا آپ بھی تو کچھ دکھا دیجیے۔ آپؐ نے پوچھا تم لوگ کیا چاہتے ہو وہ بولے کوہ صفا سونے کا ہو جائے۔ آپؐ نے پوچھا۔ اگر ہو جائے تو ایمان لاؤ گے؟ وہ بولے ضرور، اور اس پر سخت سے سخت قسمیں بھی کھائیں۔ یہ سن کر آپ دعا کرنا چاہتے ہی تھے کہ جبرئیل نازل ہوئے اور خدا کا پیغام پہنچایا کہ میں تمہاری دعا سے اس پہاڑ کو سونا بنا دونگا۔ مگر یہ یاد رہے کہ اگر یہ لوگ اس پر بھی ایمان نہ لائے تو سخت سے سخت عذاب نازل کر کے انکی بیخ کنی کر دونگا۔ اب تم جس شق کو چاہو اختیار کرو۔ آپؐ نے ان کی حالت پر غور کر کے اس سے درگزر کی۔ ۱۲

خدا کو کبھی کوئی دیکھ نہیں سکتا

مشرکوں کے سامنے ان کے معبودوں کو گالیاں نہ دو۔

وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَىٰ
اور (اے رسول سچ تو یوں ہے کہ) ہم اگر ان کے پاس فرشتے بھی نازل کرتے اور ان سے مُردے بھی باتیں کرنے
وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا
لگتے اور تمام (مخفی) چیزیں (جیسے جنت و نار وغیرہ) گروہ گروہ ان کے سامنے لا کھڑے کرتے تو بھی یہ
إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ ۝١١١ وَ
ایمان لانے والے نہ تھے مگر جب اللہ چاہے لیکن ان میں کے اکثر نہیں جانتے اور
كَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ
(اے رسول جس طرح یہ کفار تمہارے دشمن ہیں) اسی طرح (گویا) ہم نے (خود آزمائش کے لیے) شریر آدمیوں اور
وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ
جنوں کو ہر نبی کا دشمن بنایا وہ لوگ ایک دوسرے کو فریب دینے کی غرض سے چکنی چپڑی باتوں کی سرگوشی کرتے ہیں
غُرُورًا ۚ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا
اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو یہ لوگ ایسی حرکت نہ کرنے پاتے تو ان کو اور ان کی افترا پردازیوں کو چھوڑ
يَفْتَرُونَ ۝١١٢ وَلِتَصْغَىٰ إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ
دو۔ اور (یہ سرگوشیاں اسلئے تھیں) تاکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے انکے دل ان (کی شرارت) کی طرف
بِالْآخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوا مَا هُمْ مُقْتَرِفُونَ ۝١١٣
مائل ہو جائیں اور انہیں پسند کریں اور تاکہ جو جو افترا پردازیاں یہ لوگ خود کرتے ہیں وہ بھی کرنے لگیں۔
أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكَمًا وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ
کیا (تم یہ چاہتے ہو کہ) میں خدا کو چھوڑ کر کسی اور ثالث کو تلاش کروں حالانکہ وہ خدا ہے جس نے تمہارے پاس واضح کتاب نازل کی
الْكِتَابَ مُفَصَّلًا ۚ وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْلَمُونَ
اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے۔ وہ یقینی طور پر جانتے ہیں کہ یہ (قرآن بھی)
أَنَّهُ مُنَزَّلٌ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ
تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق نازل کیا گیا ہے تو تم (کہیں) شک کرنے والوں سے
الْمُمْتَرِينَ ۝١١٤ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ
نہ ہو جانا۔ اور سچائی اور انصاف میں تو تمہارے پروردگار کی بات پوری ہو گئی۔ کوئی
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝١١٥ وَإِنْ
اس کی باتوں کا بدلنے والا نہیں اور وہی بڑا سننے والا اور واقف کار ہے۔ اور (اے رسول)
تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ
دنیا میں تو بہتیرے لوگ ایسے ہیں کہ اگر تم ان کے کہنے پر چلو تو تم کو خدا کی راہ سے بہکا دیں۔
اللَّهِ ۚ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا
یہ لوگ تو صرف اپنے خیالات کی پیروی کرتے ہیں اور یہ لوگ تو بس اٹکل پچو باتیں

يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ

کیا کرتے ہیں (تم کیا جانو) جو لوگ اس کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں انکو (کچھ) خدا ہی خوب

سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ

جانتا ہے اور وہ تو ہدایت یافتہ لوگوں سے بھی خوب واقف ہے۔ تو اگر تم اس کی آیتوں پر

اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ وَمَا

ایمان رکھتے ہو تو جس ذبیحہ پر (بوقت ذبح) خدا کا نام لیا گیا ہو اسی لے کو کھاؤ اور تمہیں

لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ

کیا ہو گیا ہے کہ جس پر خدا کا نام لیا گیا ہو اس میں سے نہیں کھاتے ہو، حالانکہ جو چیزیں اس نے تم پر حرام

فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ

کردی ہیں وہ تم سے تفصیلاً بیان کردی ہیں مگر (ہاں) جب تم مجبور ہو تو البتہ (حرام بھی کھا سکتے ہو)

وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ

اور بہتیرے تو (خواہ مخواہ) اپنی نفسانی خواہشوں سے بے سمجھے بوجھے (لوگوں کو) بہکا دیتے

رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ

ہیں اور تمہارا پروردگار تو حق سے تجاوز کرنے والوں سے خوب واقف ہے۔ (اے لوگو) ظاہری اور باطنی

وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ

گناہ (دونوں) کو بالکل چھوڑ دو۔ جو لوگ گناہ کرتے ہیں انہیں اپنے اعمال کا عنقریب ہی

بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ

بدلہ دیا جائے گا۔ اور جس (ذبیحہ) پر خدا کا نام نہ لیا گیا ہو اس میں سے مت

اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ

کھاؤ (کیونکہ) یہ بے شک بدچلنی ہے۔ اور شیاطین تو اپنے ہوا خواہوں کے دل میں وسوسہ ڈالا ہی کرتے ہیں

لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ

تاکہ وہ تم سے (بیکار بیکار) جھگڑے کیا کریں اور اگر (کہیں) تم نے ان کا کہنا مان لیا تو (سمجھ رکھو کہ) بے شبہ

اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَ

تم بھی مشرک ہو۔ کیا جو شخص لے پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کیا

جَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ

اور اس کے لیے ایک نور بنایا جس کے ذریعہ سے وہ لوگوں میں (بے تکلف) چلتا پھرتا ہے اس شخص

فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ

کا سا ہو سکتا ہے جس کی یہ حالت ہے کہ (ہر طرف سے) اندھیروں میں پھنسا ہوا ہے کہ وہاں سے کسی طرح نکل نہیں سکتا اسی طرح

لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا

مومنوں کے واسطے ایمان آراستہ کیا گیا ہے) اسی طرح کافروں کے واسطے انکے اعمال (بد) آراستہ کر دیئے گئے ہیں (کہ بھلا ہی بھلا نظر آتا ہے)

**مُردہ جانور نہ کھاؤ**

لے کفارِ مکہ مُردار کھاتے اور جب انہیں کوئی اس ناشائستہ حرکت پر کتا تو وہ اُلٹے مسلمانوں پر ہی اعتراض کرتے کہ واہ تم لوگ جسے مار ڈالتے ہو اسے تو کھاتے ہو اور جس کو خدا نے مارا ہے اسے نہیں کھاتے اسی کا جواب خدا نے اس آیت میں دیا ہے۔ اگرچہ اس آیت میں خدا نے وجہ نہیں بیان کی کیونکہ خدا کا حکم ہی کافی ہے مگر بعض مصلحت تو بالکل واضح ہے کہ خدا کا نام لے کر ذبح کرنے سے شرک کی جڑ کٹتی ہے۔ اس کے علاوہ مُردہ جانور کھانے سے طبّی قاعدہ کے موافق صحت سے نقصانات پیدا ہوتے ہیں۔ ۱۲

**حضرت حمزہؓ کے ایمان لانے کا واقعہ**

لے ایک دفعہ ابوجہل نے حضرت رسولؐ کے ساتھ بے ادبی کی، اور حضرت امیر حمزہؓ شکار پر تھے، جب واپس آئے اور خبر معلوم ہوئی تو غصہ میں ابوجہل کے سر پر ایک کمان ماری کہ اسکا سر پھٹ گیا اور حضرت حمزہؓ اسی وقت ایمان لائے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی تو گویا نورانی زندہ حضرت حمزہؓ ہیں اور تاریکی میں گرفتار ابوجہل اور بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت حضرت عمارؓ اور ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی۔ بہرحال اگرچہ شانِ نزول اس کی خاص موقع کے لیے ہے، مگر عام مومنین و کفار اس کے مصداق ہو سکتے ہیں۔ ۱۲

لے کتب کافی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ میتت سے مراد وہ شخص ہے جو کچھ نہ جانتا ہو اور نور سے مراد امام ہے جس کی وہ (ہدایت حاصل ہونے کے بعد) اقتداء کرتا ہے اور کمن مثلہ فی الظلمات سے مراد وہ شخص ہے جو امام کو نہ پہچانتا ہو۔ اسی کے مثل تفسیر عیاشی میں بھی مروی ہے (ا۔ح)

فِیْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا

(اور جسطرح مکہ میں ہے) اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے قصور واروں کو سردار بنایا تاکہ ان میں مکاری کیا کریں

يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ وَاِذَا

اور وہ لوگ جو کچھ بھی مکاری کرتے ہیں اپنے ہی حق میں (برا) کرتے ہیں اور سمجھتے تک نہیں اور جب ان

جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ

کے پاس کوئی نشانی (نبی کی تصدیق کے لیے) آتی ہے تو کہتے ہیں جب تک ہم کو خود ویسی چیز (وحی وغیرہ) نہ

مَآ اُوْتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ

دی جائے گی جو پیغمبران خدا کو دی گئی ہے۔ اس وقت تک تو ہم ایمان نہ لائیں گے۔ اور خدا جہاں

سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَ

(جس دل میں) اپنی پیغمبری قرار دیتا ہے (اسکی قابلیت وصلاحیت) کو خوب جانتا ہے جو لوگ (اس جرم کے) مجرم

عَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿١٢٤﴾ فَمَنْ يُّرِدِ

ہیں انکو عنقریب انکی مکاری کی سزا میں خدا کے یہاں بڑی ذلت اور سخت عذاب ہو گا تو خدا جس شخص کو

اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ

راہ راست دکھلانا چاہتا ہے اس کے سینے کو اسلام (کی دولت) کے واسطے (صاف اور) کشادہ کر دیتا ہے۔ اور

يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا

جس کو گمراہی کی حالت میں چھوڑنا چاہتا ہے۔ اس کے سینہ کو تنگ وشوار گذار کر دیتا ہے گویا (قبول ایمان)

كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِى السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ

اس کے لیے آسمان پر چڑھنا ہے جو لوگ ایمان نہیں لاتے خدا ان پر برائی کو اسی طرح مسلط کر دیتا ہے

الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٥﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ

اور (اے رسولؐ) یہ (اسلام) تمہارے پروردگار کا (بنایا ہوا) سیدھا راستہ

رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

ہے۔ عبرت حاصل کرنے والوں کے واسطے ہم نے اپنے آیات تفصیلاً

يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ

بیان کر دیئے ہیں انکے واسطے ان کے پروردگار کے یہاں امن اور چین کا گھر (بہشت) ہے اور

وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٧﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ

دنیا میں جو کارگزاریاں انہوں نے کی تھیں انکے عوض خدا انکا سرپرست ہوگا۔ اور (اے رسولؐ) وہ دن یاد دلاؤ جس

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ

دن خدا سب لوگوں کو جمع کرے گا (اور شیاطین سے فرمائے گا) اے گروہ جنات تم نے تو بہتیرے آدمیوں کو بہکا بہکا

اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ

کر اپنی جماعت بڑی کر لی اور آدمیوں سے جو لوگ (ان شیاطین کے دنیا میں) دوست تھے کہیں گے اے ہمارے

نورانی قلب کی پہچان

ل جب یہ آیت نازل ہوئی اور بعض اصحاب نے اسکا مطلب پوچھا تو آپ نے فرمایا جو ایمان لاتا ہے خدا اسکے دل کو روشن ومنور کر دیتا ہے اور کفار کے دل تاریک اور دھندلے رہتے ہیں۔ کسی نے پوچھا اس کی پہچان کیا ہے؟ فرمایا ہمیشگی کے گھر کی طرف رجوع کرنا، غرور کے گھر سے کنارہ کش رہنا، اور مرنے پر ہر وقت مستعد رہنا نورانی قلب کی نشانی ہے۔ ١٢

وَّ بَلَغْنَاۤ اَجَلَنَا الَّذِیْۤ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ

پالنے والے (دُنیا میں) ہم نے ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کیا اور اپنے کیے کی سزا پانے کو) جو وقت تو نے ہمارے لیے

خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ

معین کیا تھا، اب ہم اپنے اس وقت (قیامت) میں پہنچ گئے خدا (اسکے جواب میں) فرمائے گا تم سب کا ٹھکانہ جہنم ہے اور اس

عَلِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضًۢا بِمَا

میں ہمیشہ رہو گے مگر جسے خدا نے چاہے (نجات دے) بیشک تیرا پروردگار حکمت والا واقف کار ہے اور اسی طرح ہم بعض

كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اَلَمْ ع ١٥

ظالموں کو بعض کا انکے کرتوتوں کی بدولت سرپرست بنائیں گے۔ (پھر ہم پوچھیں گے) کہ کیوں اے گروہ جن وانس کیا تمہارے

یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ وَ

پاس تمہی میں کے پیغمبر نہیں آئے جو تم سے ہماری آیتیں بیان کریں اور تمہیں تمہارے اس روز (قیامت) کے

یُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰۤى

پیش آنے سے ڈرائیں وہ سب عرض کرینگے (بیشک آئے تھے) ہم خود اپنے اوپر آپ (اپنے خلاف) گواہی دیتے ہیں

اَنْفُسِنَا وَ غَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَ شَهِدُوْا

(واقعی) دُنیا کی (چند روزہ) زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا اور ان لوگوں نے اپنے

عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ

خلاف آپ گواہی دی کہ بیشک یہ سب کے سب کافر تھے اور یہ (پیغمبروں کا بھیجنا صرف)

یَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

اس وجہ سے ہے کہ تمہارا پروردگار کبھی بستیوں کو ظلم زبردستی سے حالیکہ باشندے انکے غفلت کی حالت میں ہلاک نہیں کیا کرتا۔

وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ

اور جس نے جیسا (بھلا یا بُرا) کیا ہے اسی کے موافق ہر ایک کے درجات ہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں تمہارا پروردگار

عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَ رَبُّكَ الْغَنِیُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ

اس سے بے خبر نہیں اور تمہارا پروردگار بے پروا رحم والا ہے اگر چاہے

یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَ یَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا یَشَآءُ

تو تم سب کے سب کو (دُنیا سے اُٹھا) لے جائے اور تمہارے بعد جس کو چاہے تمہارا جانشین بنائے

كَمَاۤ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّیَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِنَّ مَا

جس طرح آخر تمہیں دوسرے لوگوں کی اولاد سے پیدا کیا جس چیز کا تم سے

تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ قُلْ یٰقَوْمِ

وعدہ کیا جاتا ہے۔ وہ ضرور (ایک نہ ایک دن) آنے والی ہے اور تم (اسکے لانے میں) خدا کو عاجز نہیں کر سکتے۔ (اے رسول) تم ان سے

اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ

کہو اے میری قوم تم بجائے خود جو چاہو کرو میں (بھی بجائے خود) عمل کر رہا ہوں پھر عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ



شیطان کے پیدا کرنے کی مصلحت

مشرکین عرب سے سوال کی تشریح

لہ آدمی میں اگرچہ اچھی بُری صفت کا مادہ ہے مگر پھر بھی نیکی و شرارت سے خالی پیدا ہوا ہے۔ اسی وجہ سے جب خدا نے انبیاء کو نیکی کی طرف مائل کرنے کو بھیجا تو شیطان کو بدی کی طرف مائل کرنے کو تاکہ دونوں پلے برابر رہیں اور خدا پر کوئی الزام نہ آئے اور پھر اچھا بُرا بتا کر ہر کام کا ہمیں اختیار بھی دے دیا۔ اب جن لوگوں نے شیطان کی تابعداری کی ان کی اور شیطانوں کی بروز قیامت خدا زجر و توبیخ کرے گا تو شیطان یہ کہہ کر الگ ہو جائیگا۔ کہ ہمنے تو کچھ ان پر زبردستی نہیں کی تھی۔ مگر حضرتِ انسان سے کچھ بن نہ پڑے گا اور کہیں گے کہ واقعی شیاطین نے ہمسے یہ فائدہ اُٹھایا کہ ان کی جماعت بڑھی ہم ان کے گویا غلام بنے رہے اور ہمنے یہ فائدہ اُٹھایا کہ خواہش نفسانی اور دُنیا کی لذتوں کی راہیں سیکھیں غرض اسی قسم کے سوال و جواب کے بعد خدا سب کو جہنم میں جھونک دیگا۔ ۱۲

مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۱۳۵

دارِ آخرت (بہشت) کس کے لیے ہے (تمہارے لیے یا ہمارے لیے) اور ظالم تو ہرگز کامیاب نہ ہوں گے۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا

اور یہ لوگ خدا کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور چوپایوں میں سے حصہ قرار دیتے ہیں اور اپنے خیال کے موافق کہتے ہیں کہ یہ

فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ

تو خدا کا (حصہ) ہے اور یہ ہمارے شریکوں کا (یعنی جن کو ہم نے خدا کا شریک بنایا) پھر جو حصہ ان کے شریکوں

لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ

کا ہے وہ تو خدا تک نہیں پہنچتے کا اور جو حصہ خدا [1] کا ہے وہ

يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝۱۳۶ وَكَذٰلِكَ

اس کے شریکوں تک پہنچ جائیگا۔ یہ کیا ہی بُرا حکم لگاتے ہیں اور اسی طرح

زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ

بہتیرے مشرکوں کو ان کے شریکوں نے اپنے بچوں کے مار ڈالنے کو اچھا کر دکھایا [2] ہے تاکہ انہیں

لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

(ابدی) ہلاکت میں ڈال دیں اور انکے سچے دین کو ان پر خلط ملط کر دیں اور اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ

مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝۱۳۷ وَقَالُوْا هٰذِهٖۤ

(ایسا کام) نہ کرتے۔ تو تم (اے رسولؐ) انکو اور انکی افتراپردازیوں کو (خدا پر) چھوڑ دو۔ اور (یہ لوگ اپنے خیال کے

اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ

موافق) کہنے لگے کہ یہ چوپائے اور یہ کھیتی اچھوتی ہے۔ انکو سوا اس کے جسے ہم چاہیں کوئی

بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا

نہیں کھا سکتا اور (انکا یہ بھی خیال ہے) کہ کچھ چارپائے ایسے ہیں جنکی پیٹھ پر (سواری یا لادنا) حرام کیا گیا ہے

يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ

اور کچھ چارپائے ایسے ہیں جن پر (بوقت ذبح) خدا کا نام تک نہیں لیتے (اور پھر یہ ڈھکوسلے خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں)

بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۱۳۸ وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ

یہ سب خدا پر افترا اور نرے بہتان ہے خدا ان کی افتراپردازیوں کی بہت جلد سزا دے گا۔ اور کفار یہ بھی کہتے ہیں کہ جو بچہ (وقت ذبح)

الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا ۚ

ان جانوروں کے پیٹ میں [3] ہے (جنہیں ہم نے بتوں کے نام پر چھوڑا) (اور زندہ پیدا ہو تو) صرف ہمارے

وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ

مردوں کے لیے حلال ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے۔ اور اگر وہ مرا ہوا ہو تو سب کے سب اس [4] میں شریک ہیں

وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝۱۳۹ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ

خدا عنقریب انکی بات بنانے کی سزا دیگا بیشک وہ حکمت والا اور واقفکار ہے۔ بیشک جن لوگوں نے اپنی اولاد کو بے

---

[1] عرب کے مشرکین زکوٰۃ کے عوض جو حصہ خیرات کے واسطے نکالتے تو اپنے کھیتوں میں خط کھینچ کر خدا کا اور اپنے بتوں کا حصہ الگ کر دیتے۔ اسی طرح چوپایوں میں بھی۔ لیکن اگر بعد کو معلوم ہوتا کہ خدا کے حصہ کا جانور مثلاً موٹا تازہ ہو گیا تو اس کو بدل کر بتوں کی طرف کر دیتے۔ لیکن بتوں کی نیاز کی اچھی چیز خدا کی طرف نہ بدلتے اور خدا کے حصہ سے مہمانوں محتاجوں کو کھلاتے اور بتوں کے حصے خاص تنہا نے کے پجاریوں کے ہوتے اور اگر اتفاقاً خدا کی نیاز کی چیز بتوں کے حصہ میں جا پڑتی تو اسے نہ اُٹھاتے اور بتوں کی چیز اگر خدا کے حصہ میں جا پڑتی تو اسے فوراً اُٹھا لیتے ان ہی باتوں کی طرف اشارہ کر کے خدا نے یہ آیتیں نازل کی ہیں ۱۲

[2] عرب کے ایام جاہلیت کے بُرے عادات و اطوار کی تو کوئی حد نہیں منجملہ انکے ایک یہ بھی تھا کہ ان میں سے کسی کے یہاں جب لڑکی پیدا ہوتی تو لوگ اس کی ملامت کرتے تھے اور وہ ننگ و عار کے مارے اسے مار ڈالتا تھا، یا زندہ درگور کر دیتا یا پجاریوں کے بہکانے سے بتوں کے آگے بھینٹ چڑھا دیتا اور اپنے خیال میں اسے بہت اچھا کام سمجھتا۔ ۱۲

[3] خلاصہ یہ ہے کہ نیاز کے جانور ان لوگوں نے تین قسم کے ٹھہرا رکھے تھے ایک وہ جسے ہر کوئی نہ کھا سکے دوسرے وہ کہ جس کی پیٹھ پر نہ سواری کرتے نہ بوجھ لادتے تیسرے وہ جو بتوں کے آگے بھینٹ چڑھاتے اور خدا کا نام تک نہ لیتے اور طرہ یہ کہ ان سب حرکتوں کو خدا ہی کی طرف منسوب کرتے ۱۲

[4] بتوں کی نیاز کے جانوروں کو اگر کہیں بچہ ہوتا تو صرف مرد ہی اس کے مستحق سمجھے جاتے۔ عورتیں محروم۔ کیونکہ بت خانوں اور شوالوں کی خدمت مرد ہی کیا کرتے اور یہ گویا اس کی اجرت تھی۔ ۱۲

قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ حَرَّمُوْا مَا

سمجھے بوجھے بے وقوفی سے مار ڈالا اور جو روزی خدا نے انہیں دی تھی اسے خدا پر افترا بہتان

رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَ مَا كَانُوْا

باندھ کے اپنے اوپر حرام کر ڈالا وہ سخت گھاٹے میں ہیں یہ یقیناً راہ حق سے بھٹک گئے اور ہدایت

مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّ

پانیوالے تھے بھی نہیں۔ اور وہ تو وہی خدا ہے جس نے بہتیرے باغ پیدا کیے جن میں مختلف اقسام کے

غَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّ النَّخْلَ وَ الزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ

درخت میں کچھ تو (انگور کیطرح ٹٹیوں پر) چڑھائے ہوئے اور (کچھ) بے چڑھائے ہوئے اور کھجور کے درخت اور

وَ الزَّيْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّ غَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ

کھیتی جس کے پھل (مزے میں) مختلف قسموں کے ہیں اور زیتون اور انار (بعض تو صورت رنگ مزے میں) ملتے جلتے

كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَ اٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ

اور (بعض) بے میل (لوگو) جب یہ چیزیں پھلیں تو انکا پھل کھاؤ اور ان چیزوں کے کاٹنے کے دن خدا کا حق [1]

وَ لَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ وَ مِنَ

(زکوٰۃ) دے دو اور خبردار فضول خرچی [2] نہ کرو کیونکہ وہ (خدا) فضول خرچوں سے ہرگز الفت نہیں رکھتا۔ اور چار پایوں

الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّ فَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَ

میں سے کچھ تو بوجھ اٹھانیوالے (بڑے بڑے) اور کچھ زمین سے لگے ہوئے (چھوٹے چھوٹے پیدا کیے) خدا نے

لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۴۲﴾

جو تمہیں روزی دی ہے اس میں سے کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو (کیونکہ) وہ تو یقیناً تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْمَعْزِ

(خدا نے نر و مادہ ملا کر) آٹھ (قسم کے) جوڑے [3] پیدا کیے ہیں بھیڑ سے (نر و مادہ) دو اور بکری سے (نر و مادہ)

اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا

دو۔ (اے رسولؐ ان کافروں سے) پوچھو [4] تو کہ خدا نے (ان دونوں بھیڑ بکری کے) دونوں نروں کو حرام

اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ

کر دیا ہے یا دونوں مادیوں کو یا اس بچہ کو جو ان دونوں مادیوں کے پیٹ اندر لیے ہوتے ہیں

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَ مِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَ

اگر تم سچے ہو تو ذرا سمجھ کے مجھے بتاؤ اور اونٹ کے (نر و مادہ)

مِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ

دو اور گائے کے (نر و مادہ) دو۔ (اے رسولؐ) تم ان سے پوچھو کہ خدا نے ان دونوں (اونٹ گائے) کے نروں

الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ

کو حرام کیا ہے یا دونوں مادیوں کو یا اس بچہ کو جو دونوں مادیوں کے پیٹ اپنے اندر لیے ہوئے ہیں کیا جسوقت

[1] اس سے زکوٰۃ واجبی مقصود نہیں ہے بلکہ مستحبی صدقہ کیونکہ زکوٰۃ مدینہ میں واجب ہوئی ہے۔ اور یہ آیت مکی ہے۔ غرض مطلب یہ ہے کہ کاٹنے کے دن غریب محتاجوں کو بھی اس میں سے کچھ دے دو۔ ۱۲

[2] ثابت بن قیس نے ایک سال پانچسو درخت خرما کے میوے خدا کی راہ میں دے دیتے اور اپنے عیال کے واسطے کچھ نہ چھوڑا اور تنگ دست اور محتاج بن بیٹھا۔ اسی پر خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ۱۲

[3] ازدواج کے معنی یا تو اقسام کے ہیں پھر کوئی وقت باقی نہیں رہتی۔ یا جوڑے کے اصلی معنی مُراد ہوں۔ تو یوں کہہ سکتے کہ جس طرح بکری اپنے نر کا جوڑا ہے۔ اسی طرح بکرا اپنی مادہ کا جوڑا ہے۔ پس ایک بکری یا بکرے کو بھی جوڑا کہہ سکتے ہیں یا دو جوڑے سے مقصود یہ ہو کہ ایک جنگلی ایک شہری ۱۲

[4] تصریح دھنے کی خواہش اس وجہ سے کی گئی ہے کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے جب ان سے پوچھا جائیگا۔ تو خواہ مخواہ لڑکھڑا جائیں گے اور کچھ کا کچھ کہنے لگیں گے۔ اس کے علاوہ جب چند اشخاص سے پوچھا جائے گا تو دروغ گو را حافظہ نباشد۔ کوئی کچھ کہے گا کوئی کچھ اور اختلاف میں ہمارا مطلب حاصل ۱۲

اپنی حیثیت سے زیادہ خیرات اچھی نہیں

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ

خدا نے تم کو اسکا حکم دیا تھا تم اس وقت موجود تھے؟ پھر جو خدا پر جھوٹ بہتان باندھے اس سے زیادہ

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ

ظالم کون ہو گا۔ تاکہ لوگوں کو بے سمجھے بوجھے گمراہ کرے خدا ہرگز

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ لَّاۤ اَجِدُ

ظالم قوم کو منزلِ مقصود تک نہیں پہنچاتا (اے رسول) تم کہو

فِىْ مَاۤ اُوْحِىَ اِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ

کہ میں تو جو (قرآن) میرے پاس وحی کے طور پر آیا ہے۔ اس میں کوئی چیز کسی کھانے والے پر جو اس کو کھائے

اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ

حرام نہیں پاتا۔ مگر جبکہ [1] وہ مردہ یا بہتا ہوا خون یا سؤر کا گوشت ہو تو بے شک یہ چیزیں ناپاک (اور حرام)

فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ

ہیں یا (وہ جانور) نافرمانی (کا باعث) ہو کر (وقتِ ذبح) خدا کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ پھر جو شخص (ہر طرح)

اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ١٤٥

بے بس ہو جائے اور نافرمان و سرکش نہ ہو (اور اس حالت میں کھائے) تو البتہ تمہارا پروردگار بڑا بخشنے والا مہربان ہے

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِىْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ

اور ہم نے یہودیوں پر تمام ناخن [2] دار جانور حرام کر دیئے تھے اور گائے اور بکری دونوں کی چربیاں

الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَاۤ اِلَّا مَا

بھی ان پر حرام کر دی تھیں مگر جو چربی ان دونوں کی پیٹھ یا آنتوں پر لگی ہو یا ہڈی سے ملی

حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَاۤ اَوِ الْحَوَايَاۤ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ

ہوئی ہو (وہ حلال تھی) یہ ہم نے ان کی سرکشی کی سزا دی تھی اور اس میں تو

ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ ١٤٦ فَاِنْ

شک ہی نہیں کہ ہم ضرور سچے ہیں (اے رسول)

كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ

پس وہ اگر تمہیں جھٹلائیں تو تم (جواب میں) کہو کہ (اگرچہ) تمہارا پروردگار بڑی وسیع رحمت والا ہے مگر

بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ ١٤٧ سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ

اس کا عذاب گناہ گاروں سے ٹلتا بھی نہیں عنقریب مشرکین کہیں گے

اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ اَشْرَكْنَا وَلَاۤ اٰبَآؤُنَا وَ

کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم لوگ شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کوئی

لَا حَرَّمْنَا مِنْ شَىْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ

چیز اپنے اوپر حرام کرتے اسی طرح (باتیں بنا بنا کے) جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں (پیغمبروں کو) جھٹلاتے۔

حرام چوپائے

[1] حرمت کا انحصار خاص ان چیزوں میں یا تو اس وجہ سے ہے کہ ان چیزوں کی حرمت شدید اور انکے استعمال میں زیادہ گناہ ہے یا اس وجہ سے ہے کہ یہاں خدا نے صرف چارپایوں میں سے جو چیزیں حرام کی ہیں، انکو ذکر کرو، یا باقی حرام چیزیں دوسری جگہ مذکور ہیں کیونکہ یہ سورۃ بھی تو سورۃ انعام ہے۔ ١٢

[2] جیسے شتر مرغ، بط، مرغابی وغیرہ پرندوں سے، اونٹ، گھوڑا اور گدھا وغیرہ چوپایوں سے۔ ١٢

قَبۡلِهِمۡ حَتّٰى ذَاقُوۡا بَاۡسَنَا ؕ قُلۡ هَلۡ عِنۡدَكُمۡ مِّنۡ

رہے یہاں تک کہ ان لوگوں نے ہمارے عذاب (کے مزے) کو چکھا (اے رسول) تم کہو کہ کیا تمہارے پاس کوئی

عِلۡمٍ فَتُخۡرِجُوۡهُ لَنَا ؕ اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنۡ

دلیل ہے (اگر ہے) تو ہمارے (دکھانے کے) واسطے اسکو نکالو (دلیل تو کیا پیش کروگے) تم لوگ تو صرف اپنے خیال

اَنۡتُمۡ اِلَّا تَخۡرُصُوۡنَ ۝١٤٨ قُلۡ فَلِلّٰهِ الۡحُجَّةُ الۡبَالِغَةُ ۚ

خام کی پیروی کرتے ہو اور صرف اٹکل پچو باتیں کرتے ہو۔ (اے رسول) تم کہو کہ (اب تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں)

فَلَوۡ شَآءَ لَهَدٰىكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۝١٤٩ قُلۡ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ

خدا تک پہنچانے والی دلیل خدا ہی کے لیے خاص ہے۔ لہ پھر اگر وہی چاہتا تو تم سب کی ہدایت کرتا

الَّذِيۡنَ يَشۡهَدُوۡنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنۡ

(اے رسول) تم کہہ دو کہ (اچھا) اپنے گواہوں کو حاضر کرو جو یہ گواہی دیں کہ (یہ چیزیں جنہیں تم حرام بناتے ہو) خدا ہی

شَهِدُوۡا فَلَا تَشۡهَدۡ مَعَهُمۡ ۚ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَ

نے حرام کردی ہیں۔ پھر اگر (بالفرض) وہ گواہی دے بھی دیں تو (اے رسول) کہیں تم ان کے ساتھ گواہی نہ دینا اور

الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ

جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا، اور جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور دوسروں کو اپنے پروردگار کا ہمسر بناتے

وَهُمۡ بِرَبِّهِمۡ يَعۡدِلُوۡنَ ۝١٥٠ قُلۡ تَعَالَوۡا اَتۡلُ مَا

ہیں انکی نفسانی خواہشوں پر نہ چلنا (اے رسول) تم ان سے کہو کہ (بس) آؤ جو چیزیں

حَرَّمَ رَبُّكُمۡ عَلَيۡكُمۡ اَلَّا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡــًٔـا وَّ

خدا نے تم پر حرام کی ہیں وہ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں (وہ) یہ کہ کسی چیز کو خدا کا شریک نہ بناؤ اور

بِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا ۚ وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَكُمۡ مِّنۡ

ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو نہ مار ڈالنا (کیونکہ)

اِمۡلَاقٍ ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُكُمۡ وَاِيَّاهُمۡ ۚ وَلَا تَقۡرَبُوا

ان کو اور (خود) تم کو رزق دینے والے تو ہم ہیں۔ اور بدکاریوں کے قریب بھی

الۡفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقۡتُلُوا

نہ جاؤ خواہ وہ ظاہر لہ ہوں یا پوشیدہ اور کسی جان والے کو جس کے قتل

النَّفۡسَ الَّتِىۡ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالۡحَـقِّ ؕ ذٰ لِكُمۡ وَصّٰٮكُمۡ

کو خدا نے حرام کیا ہے نہ مار ڈالنا مگر (کسی) حق کے عوض میں۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کا خدا نے تمہیں حکم

بِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ۝١٥١ وَلَا تَقۡرَبُوۡا مَالَ الۡيَتِيۡمِ

دیا ہے تاکہ تم لوگ سمجھو۔ اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ لیکن اس طریقہ پر کہ (اس

اِلَّا بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ حَتّٰى يَبۡلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوۡفُوا

کے حق میں) بہتر ہو یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کی حد کو پہنچ جائے۔ اور انصاف کے ساتھ



مرضی اور مشیت میں فرق

لہ کفار مکہ جب مسلمانوں سے مباحثہ مناظرہ میں ہر طرح عاجز آتے تو مشیت خدا کی بحث نکال کھڑی کرتے اور کہتے کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم گمراہ ہوتے نہ ہمارے باپ دادا۔ خلاصہ انکا مطلب یہ تھا کہ وہ مرضی اور مشیت میں فرق نہیں کرتے تھے۔ اسی فرق کو خدا نے صاف لفظوں میں بیان کر دیا۔ اور اس آیت میں اچھی طرح سمجھا دیا کہ خدا کی مرضی تو وہی ہے جو اپنے پیغمبروں اور برگزیدہ بندوں کے ذریعہ سے اوامر و نواہی کی صورت میں ظاہر کر دیا کہ یہ بری بات ہے اور یہ اچھی بات ہے ——— اور جو جیسا کریگا۔ ویسا بھرے گا اور مشیت کے معنی ارادہ کے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ اگر خدا یہ ارادہ کرتا کہ سب کے سب راہ راست پر آجائیں تو ضرور آجاتے مگر خدا نے یہ چاہا ہی نہیں بلکہ وہ تو چاہتا ہے کہ ہر شخص اپنے ارادہ و اختیار سے اچھی یا بری راہ اختیار کرے اور جزا و سزا پائے غرض بندوں کے افعال سے اس کی مشیت متعلق نہیں ہوتی بلکہ خود بندوں کی مشیت متعلق ہے۔ ۱۲

لہ ایک حدیث میں ہے کہ ظاہر سے مقصود باپ کی عورت سے نکاح کرنا ہے۔ اور پوشیدہ سے زنا۔ تفسیر صافی بحوالہ کافی و تفسیر عیاشی۔ ۱۲

یتیم کا مال نہ کھاؤ

ناپ تول پوری کرو

صراط مستقیم کیا ہے

الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا
ناپ اور تول لے پوری کیا کرو۔ ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف
وُسْعَهَا ۖ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ
نہیں دیتے اور (چاہے کچھ ہو مگر) جب بات کہو لے تو انصاف سے اگرچہ وہ (جس کے تم خلاف کہو) تمہارا عزیز
وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ
ہی (کیوں نہ) ہو اور خدا کے عہد و پیمان کو پورا کرو۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کا خدا نے تمہیں حکم دیا ہے تاکہ تم عبرت
تَذَكَّرُونَ ۝١٥٢ وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ
حاصل کرو اور یہ (بھی سمجھ لو) کہ یہی میرا سیدھا سے راستہ ہے۔ اسی پر چلے جاؤ
وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ
اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تم کو خدا کے رستہ سے (بھٹکا کر) تتر بتر کر دیں گے۔ یہ وہ باتیں ہیں
وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝١٥٣ ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى
جن کا خدا نے تمہیں حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔ پھر ہم نے جو نیکی کرے اس پر اپنی
الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِكُلِّ
نعمت پوری کرنے کے واسطے موسیٰؑ کو کتاب (توریت) عطا فرمائی اور اس میں ہر چیز کی تفصیل
شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَعَلَّهُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ
(بیان کر دی) تھی اور (لوگوں کے لیے از سر تا پا) ہدایت و رحمت ہے تاکہ وہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے حاضر
يُؤْمِنُونَ ۝١٥٤ وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ
ہونے کا یقین کریں۔ اور یہ کتاب (قرآن) جس کو ہم نے (اب) نازل کیا ہے برکت والی کتاب ہے تو تم لوگ اسی
وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝١٥٥ أَنْ تَقُولُوا إِنَّمَا أُنْزِلَ
کی پیروی کرو اور (خدا سے) ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (اور اے مشرکین یہ کتاب ہم نے اس لیے نازل کی) کہ تم
الْكِتَابُ عَلَىٰ طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَإِنْ كُنَّا عَنْ
کہیں) یہ کہہ بیٹھو کہ ہم سے پہلے کتاب خدا تو بس صرف دو ہی گروہوں (یہود و نصاریٰ) پر نازل ہوئی تھی۔ اگرچہ
دِرَاسَتِهِمْ لَغَافِلِينَ ۝١٥٦ أَوْ تَقُولُوا لَوْ أَنَّا أُنْزِلَ عَلَيْنَا
ہم تو ان کے پڑھنے (پڑھانے) سے بے خبر تھے۔ یا یہ کہنے لگو کہ اگر ہم پر کتاب (خدا) نازل ہوتی تو ہم ان
الْكِتَابُ لَكُنَّا أَهْدَىٰ مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَيِّنَةٌ
لوگوں سے کہیں بڑھ کر راہ راست پر ہوتے تو (دیکھو) اب تو یقیناً تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس ایک
مِنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ
روشن دلیل (کتاب خدا) اور ہدایت اور رحمت آچکی تو جو شخص خدا کی آیات کو
كَذَّبَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِي الَّذِينَ
جھٹلائے اور اس سے منہ پھیرے اس سے بڑھ کر ظالم

لے جب یہ آیت نازل ہوئی تو بعض اصحاب نے حضرت رسولؐ سے عرض کی کہ میرے لیے یہ ممکن نہیں کہ تولنے میں ایک بال کا بھی فرق نہ ہو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ لا نکلف نفسا الا وسعھا اور اسی وجہ سے شریعت نے یہ بتا دیا ہے کہ خریدار یہ قصد کرے کہ میں دام زیادہ دوں اور چیز کم لوں اور بیچنے والا یہ قصد کرے کہ میں دام کم لوں اور چیز زیادہ دوں۔ کیونکہ فریقین جب یہ قصد کریں گے تو ہرگز کسی کو کم نہ پڑیگا۔ مگر اب وہ زمانہ ہے کہ اسکا الٹا ہوتا ہے۔ ۱۲

لے کیونکہ بے انصافی کی زبان سے گونگی زبان بہتر ہے ؎

زبان بریدہ نشستہ بگوشہ صم بکم
بہ از کسے کہ نباشد زبانش اندر حکم ۱۲

لے خدا کا راستہ تو وہی ہے جسکو اپنے پیارے اور سچے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبانی تمام خلائق کو بتا دیا کہ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اھل بیتی ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی ولن یفترقا حتی یردا علی الحوض میں تم لوگوں میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ اگر تم ان کا دامن تھامے رہو گے تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ایک قرآن اور دوسرے اہل بیت۔ یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر پہنچیں۔ اب ہر شخص بجائے خود انصاف سے دیکھے، اور غور کرے کہ وہ قرآن اور اہل بیتؑ کے اقوال اعمال اور افعال پر عمل کرتا ہے یا نہیں۔ اگر کرتا ہے تو ہرگز گمراہ نہیں ہے اور یہی صراط مستقیم ہے۔ ۱۲

يَصۡدِفُوۡنَ عَنۡ اٰيٰتِنَا سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ بِمَا كَانُوۡا

کون ہو گا جو لوگ ہماری آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں ہم انکے منہ پھیرنے کے بدلہ میں عنقریب ہی بُرے

يَصۡدِفُوۡنَ ﴿۱۵۷﴾ هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ تَاۡتِيَهُمُ

عذاب کی سزا دیں گے۔ (اے رسولؐ) کیا یہ لوگ صرف اس کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں

الۡمَلٰٓئِكَةُ اَوۡ يَاۡتِىَ رَبُّكَ اَوۡ يَاۡتِىَ بَعۡضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ

یا تمہارا پروردگار خود (تمہارے پاس) آئے یا تمہارے پروردگار کی کچھ نشانیاں آجائیں لہ (آخر کچھ کر سمجھایا

يَوۡمَ يَاۡتِىۡ بَعۡضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنۡفَعُ نَفۡسًا اِيۡمَانُهَا

جائے) حالانکہ جس دن تمہارے پروردگار کی بعض نشانیاں آجائیں گی تو جو شخص پہلے سے ایمان

لَمۡ تَكُنۡ اٰمَنَتۡ مِنۡ قَبۡلُ اَوۡ كَسَبَتۡ فِىۡۤ اِيۡمَانِهَا

نہیں لایا ہو گا یا اپنے مومن ہونے کی حالت میں کوئی نیک کام نہیں کیا ہو گا تو اب اس کا ایمان لانا

خَيۡرًا ؕ قُلِ انۡتَظِرُوۡۤا اِنَّا مُنۡتَظِرُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ

اسکو کچھ بھی مفید نہ ہو گا (اے رسولؐ) تم ان سے کہہ دو کہ (اچھا یہی سہی) تم بھی انتظار کرو ہم بھی یقیناً انتظار کرتے ہیں۔ بیشک

فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِيَعًا لَّسۡتَ مِنۡهُمۡ فِىۡ شَىۡءٍ ؕ

جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور کئی فریق بن گئے لہ تمہیں ان سے کچھ سروکار نہیں۔ ان کا

اِنَّمَاۤ اَمۡرُهُمۡ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا

معاملہ تو صرف خدا کے حوالے ہے۔ پھر جو کچھ وہ (دُنیا میں نیک یا بد) کیا کرتے تھے وہ انہیں بتا دیا

يَفۡعَلُوۡنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا ۚ

جائے گا۔ (اس کی رحمت تو دیکھو) جو شخص لہ نیکی کرے گا تو اسکو اس کا دس گنا ثواب عطا ہو گا۔

وَمَنۡ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجۡزٰۤى اِلَّا مِثۡلَهَا وَهُمۡ

اور جو شخص بدی کریگا تو اس کی سزا اس کو بس اتنی ہی دی جائے گی، اور وہ لوگ (کسی طرح) ستائے نہ جائینگے۔

لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلۡ اِنَّنِىۡ هَدٰٮنِىۡ رَبِّىۡۤ اِلٰى صِرَاطٍ

(اے رسولؐ) تم ان سے کہو کہ مجھے تو میرے پروردگار نے سیدھی راہ یعنی ایک

مُّسۡتَقِيۡمٍ ۚ دِيۡنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ۚ وَمَا

مضبوط دین ابراہیمؑ کے مذہب کی ہدایت فرمائی ہے جو باطل سے کترا کے چلتے تھے اور

كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلۡ اِنَّ صَلَاتِىۡ وَنُسُكِىۡ

مشرکین سے نہ تھے۔ (اے رسولؐ) تم (ان لوگوں سے) کہہ دو کہ میری نماز میری عبادت

وَمَحۡيَاىَ وَمَمَاتِىۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِيۡكَ

میرا جینا میرا مرنا سب خدا ہی کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے اور اس کا کوئی شریک

لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرۡتُ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۱۶۳﴾ قُلۡ

نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ اور میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہوں۔ (اے رسولؐ) تم



لہ بعض تفاسیر میں آیات سے مراد حکم اور بعض میں عذاب لیا گیا ہے اور ان میں بھی اگرچہ کوئی خرابی نہیں مگر ظاہر کے خلاف ہے۔ تب مقصود آیات سے شاید قریب قیامت دابۃ الارض یا آفتاب کا پچھم سے نکلنا ہو۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے، کہ دابۃ الارض کوہ صفا کے نزدیک سے نکلے گا اور اس کے پاس حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی اور حضرت موسیٰؑ کا عصا ہو گا۔ اور انگوٹھی سے مومنوں کے چہرے پر نشان کرے گا تو انکا چہرہ نورانی ہو جائیگا۔ اور یہ لکھا نظر آنے لگا کہ یہ مومن ہے۔ اور کفار کے چہروں پر عصا سے نشان کرے گا، تو اسکے چہرے پر لکھا جائیگا۔ کہ کافر ہے اس وقت مومن کی خوشی اور کفار کے صدمے کی کوئی حد نہ ہو گی اور یہ علامت آفتاب کے مغرب سے نکلنے کے بعد ظاہر ہو گی۔ جب توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اور اس وقت ایمان لانا کچھ مفید نہ ہو گا ۱۲

لہ جب ہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی اُمت کے اکہتر فرقے تھے، ان میں سے ایک ناجی باقی ناری اور حضرت عیسیٰؑ کی اُمت کے بہتر فرقے تھے۔ ان میں ایک ناجی باقی ناری، اور ہماری اُمت کے تہتر فرقے ہونگے۔ ایک ناجی باقی ناری۔ اور ناجی فرقے کی پہچان یہی بتا دی کہ قرآن و اہلِ بیت کی پیروی کا حکم دے دیا۔ ۱۲

لہ ایک حدیث میں حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا الحسنة حبنا اهل البيت والسيئة بغضنا من جاء بها اكبه الله على وجهه فى النار ہم اہلِ بیت کی محبت نیکی ہے، اور ہماری دشمنی بدی ہے جو شخص ہم سے دشمنی رکھے گا خدا اس کو منہ کے بل جہنم میں جھونک دے گا۔ ۱۲

أَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْغِي رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا
پوچھو تو کیا میں خدا کے سوا کسی اور کو پروردگار تلاش کروں حالانکہ وہ تمام چیزوں کا مالک ہے۔ اور جو
تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
شخص کوئی بُرا کام کرتا ہے اس کا وبال اسی پر ہے۔ اور کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہ کا
وِّزْرَ أُخْرٰى ۚ ثُمَّ إِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ
بوجھ نہیں اٹھانے کا پھر تم سب کو اپنے پروردگار کے حضور میں لوٹ کر جانا ہے۔ تب تم لوگ جن باتوں
بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝١٦٤ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ
میں باہم جھگڑتے تھے وہ (سب) تمہیں بتا دے گا۔ اور وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے تمہیں
خَلٰٓئِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ
زمین میں (اپنا) نائب بنایا اور تم میں سے بعض کے بعض پر درجے بلند کیے
دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَآ اٰتٰكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ
تاکہ جو نعمت تمہیں دی ہے اس میں تمہارا امتحان کرے۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار بہت جلد عذاب
الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهٗ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝١٦٥ ع
کرنے والا ہے، اور اس میں بھی شک نہیں کہ وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

## (۷) سُورَةُ الْأَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ (۳۹)

آیاتها ۲۰۶ — رکوعاتها ۲۴

سورۂ اعراف[1] آیہ واسئلهم کے سوا مکہ میں نازل ہوا اور اس میں دو سو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

(میں) اس خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمٓصٓ ۝١ كِتٰبٌ أُنْزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ
المص[2] (اے رسولؐ) یہ کتاب خدا (قرآن) تم پر اس غرض سے نازل کی گئی ہے تاکہ تم اس کے ذریعہ سے
حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِينَ ۝٢
(لوگوں کو عذاب خدا سے) ڈراؤ اور ایمانداروں کے لیے نصیحت کا باعث ہو پس تمہارے دل میں اس کی وجہ سے کوئی تنگی نہ پیدا ہو۔
اِتَّبِعُوا مَآ أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا
(لوگو) جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا دوسرے (فرضی)
مِنْ دُونِهٖٓ أَوْلِيَآءَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝٣ وَكَمْ
سرپرستوں (معبودوں) کی پیروی نہ کرو، تم لوگ تو بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو (تمہیں خبر نہیں کہ)
مِّنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتًا أَوْ هُمْ
ایسی بہتیری بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر ڈالا تو ہمارا عذاب (ایسے وقت) آپہنچا کہ وہ لوگ یا تو رات کو گہری نیند سو رہے
قَآئِلُونَ ۝٤ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ إِذْ جَآءَهُمْ بَأْسُنَآ
تھے یا دن کو قیلولہ (لوٹ پوٹ) کر رہے تھے۔ تب جب ہمارا عذاب ان پر آپڑا تو ان سے سوائے اس کے اور کچھ کہتے

[1] اعراف بہشت و دوزخ کے درمیان ایک مقام کا نام ہے اور چونکہ اس سورت میں اس کا واقعہ بھی مذکور ہے اس وجہ سے اعراف نام رکھا گیا ہے۔ اس سورۃ میں بھی خدا نے اخلاقی تمدنی بہت سی باتیں تعلیم فرمائی ہیں۔ میں چند کو ذکر کرتا ہوں۔ ۱: قرآن کا آسمانی کتاب ہونا۔ ۲: اس کی متابعت کا حکم۔ ۳: میزان کیا ہے۔ ۴: حضرت آدم کا قصہ اور اس کے اخلاقی نتائج ۵: بنی آدم کی نصیحت۔ ۶: فضول خرچی کی ممانعت۔ ۷: قیامت پل بھر آگے پیچھے نہ ہٹے گی۔ ۸: کفار کی اخیر حالت ۹: خدائی تکلیف قوت سے باہر نہیں ہوتی۔ ۱۰: اہل بہشت کی شکر گزاری ۱۱: اعراف کا ذکر۔ ۱۲: لوگوں کی تمنا ۱۳: دعا کا حکم۔ ۱۴: حضرت نوحؑ کا قصہ اور اس کے فوائد۔ ۱۵: حضرت ہودؑ کا قصہ اور اس کے فوائد۔ ۱۶: حضرت صالحؑ کا قصہ اور اس کے اغراض۔ ۱۷: حضرة لوطؑ کا قصہ۔ ۱۸: اغلام کی مذمت۔ ۱۹: حضرت شعیبؑ کا قصہ۔ ۲۰: ناپ تول میں کمی کی ممانعت۔ ۲۱: رہزنی کی مناہی ۲۲: قصہ شعیبؑ کے اخلاقی نتیجے۔ ۲۳: حضرت موسیٰؑ کا قصہ اور اس کے اخلاقی نتائج۔ ۲۴: حضرت ہارونؑ کی خلافت ۲۵: عدم رویت خدا۔ ۲۶: خدا کا تکلم ۲۷: سامری کا قصہ۔ ۲۸: حضرت رسولؐ کی مدح و ثنا۔ ۲۹: ازل میں حضرت علیؑ کی ولایت۔ ۳۰: بلعم باعور کا قصہ ۳۱: تہتر فرقوں میں ناجی کون۔ ۳۲: خدا کے سوا کسی کو قیامت کی خبر نہیں۔ ۳۳: انسانی فطرت۔ ۳۴: مشرکین عرب کی حالت ۳۵: نماز جماعت کا حکم وغیرہ۔ ۱۲

[2] ایک حدیث میں ہے کہ اس کے معنی انا اللّٰه المقتدر الصادق کے ہیں یعنی میں سچا قادر خدا ہوں۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ بنی امیہ میں سے ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ المص سے خدا کی کیا مراد ہے۔ اور اس سے لوگوں کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا تجھ پر وائے ہو تو ان مصالح کو کیا جانے۔ ایک معمولی بات یہ ہے، کہ الف کا ایک لام کے تیس میم کے چالیس

باقی صـ ۱۸۲ پر

اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ ۵ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ

بجز اس کے کہ ہم بے شک ظالم تھے پھر ہم تو ضرور ان لوگوں سے جن کی طرف

اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ ۶ فَلَنَقُصَّنَّ

پیغمبر بھیجے گئے تھے (ہر چیز کا) سوال کریں گے اور خود پیغمبروں سے بھی ضرور پوچھیں گے۔ پھر ہم ان سے حقیقت حال

عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝ ۷ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ

خوب سمجھ بوجھ کے (ذرا ذرا) دہرائیں گے اور ہم کچھ غائب تو تھے نہیں اور اس دن (اعمال کا) تولا جانا [1]

الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

بالکل ٹھیک ہے۔ پھر تو جن کے (نیک اعمال کے) پلّے بھاری ہوں گے تو وہی لوگ فائز المرام ہوں

الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ۸ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ

گے۔ اور جن کے (نیک اعمال) کے پلّے ہلکے ہوں گے تو انہیں لوگوں نے

الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝ ۹

ہماری آیات سے نافرمانی کرنے کی وجہ سے یقیناً اپنا آپ نقصان کیا۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا

اور (اے بنی آدم) ہم نے تو یقیناً تم کو زمین میں قدرت و اقتدار دیا اور اس میں تمہارے لیے اسباب

مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ ۱۰ وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ

زندگی مہیا کیے (مگر) تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ ہم نے تم

ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ

(تمہارے باپ آدمؑ) کو پیدا کیا پھر تمہاری صورتیں بنائیں پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم سب کے سب آدمؑ کو سجدہ کرو۔

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ ۱۱

تو سب کے سب جھک پڑے۔ مگر شیطان کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں (شامل) نہ ہوا۔

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا

خدا نے (شیطان) سے فرمایا جب میں نے تجھے حکم دیا تو پھر تجھے سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا؟ کہنے لگا میں

خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ

اس سے افضل ہوں (کیونکہ) تو نے مجھے آگ (ایسے لطیف عنصر) سے پیدا کیا اور اس کو مٹی (ایسے کثیف عنصر) سے

طِيْنٍ ۝ ۱۲ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ

پیدا [2] کیا خدا نے فرمایا (تجھ کو یہ غرور ہے) تو (بہشت سے) نیچے اتر جا۔ کیونکہ تیری یہ مجال نہیں کہ تو یہاں

تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝ ۱۳ قَالَ

رہ کر غرور کرے تو یہاں سے (باہر) نکل بے شک تو ذلیل لوگوں سے ہے۔ کہنے لگا تو (خیر) مجھے اس

اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ ۱۴ قَالَ اِنَّكَ مِنَ

دن تک کی (موت سے) مہلت دے جس دن ساری خدائی کے لوگ (دوبارہ جِلا کر) اٹھا کھڑے کیے



میزان سے کیا مراد ہے

[1] اعمال کے تولے جانے کا بظاہر یہ مطلب ہے کہ جس طرح کوئی شخص کسی چیز کو ترازو میں تول کر بتا دیتا ہے۔ اسی طرح خداوند عالم اسی دن عدل و انصاف کے ساتھ حکم دے گا کہ اس میں ذرا سی کمی یا زیادتی نہ ہوگی۔ اسی وجہ سے جب کسی نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ کیا اعمال تولے جائیں گے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اعمال اجسام نہیں ہیں جو تولے جائیں۔ اس کے علاوہ تولنے کی ضرورت تو اس کو ہوتی ہے جو اس کی گرانی و سبکی کو نہ جانتا ہو اور خدا پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں اس نے پوچھا کہ پھر فامامن ثقلت موازینہ کے کیا معنی ہیں آپ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کے اچھے اعمال غالب ہوں۔ ۱۲

حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ

[2] شیطان نے ایک عنصر کو دوسرے عنصر پر قیاس کرنے میں غلطی کی اور غلطی کی وجہ یہ ہے کہ اس نے صرف علّتِ مادی کا خیال کیا۔ اور علتوں کا ذرا بھی لحاظ نہ کیا۔ حالانکہ اس کو سب سے پہلے علّت فاعلی کا لحاظ کرنا تھا، کہ خدا نے فرمایا تھا خلقت بیدی میں نے اپنے دستِ قدرت سے بنایا ہے۔ اس کے بعد اس کو علّت غائی پر نظر ڈالنا تھا کہ خدا یہ فرما چکا تھا۔ انی جاعلٌ فی الارض خلیفۃ میں اپنا جانشین بنانیوالا ہوں جسکو خود خدا نے بنایا ہو اور اپنا جانشین قرار دیا ہو اس سے بہتر دوسرا کون ہو سکتا ہے۔ غرض شیطان اگر ان باتوں کو دیکھتا اور غور کرتا تو ہرگز ایسی فاش غلطی میں نہ پڑتا۔ اور ہمیشہ کے لیے راندہ نہ ہو جاتا۔ اس کے علاوہ خود مادہ کے بارے میں بھی اس نے غلطی کی، کیونکہ چند اعتبارات سے آگ سے خاک بہتر ہے۔ ایک تو آگ خائن ہے اور خاک امین ہے کیونکہ جو چیز آگ میں رکھو جل جائے گی اور خاک میں باقی رہے گی۔ دوسرے آگ سرکش ہے اور خاک متواضع تیسرے خاک نقوش کو قبول کرتی ہے اور آگ مٹا دیتی ہے علیٰ ہذا القیاس خلاصہ شیطان سے ہر طرح غلطی ہوئی اور اس عالم میں سب سے پہلے جھگڑے اور قیاس کی بنیاد قائم کر گیا۔ ۱۲

الْمُنظَرِينَ ۝١٥ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ

جائیں گے۔ فرمایا (اچھا منظور) تجھے ضرور مہلت دی گئی۔ کہنے لگا چونکہ تو نے میری راہ ماری تو میں بھی

صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ۝١٦ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ

تیری سیدھی راہ پر بنی آدم کے (گمراہ کرنے کیلئے) تاک میں بیٹھوں گا تو سہی پھر ان کے آگے ۱؎ سے

أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن

اور ان کے پیچھے ۲؎ سے اور ان کے داہنے ۳؎ سے اور انکے بائیں ۴؎ سے (غرض ہر طرف

شَمَائِلِهِمْ ۖ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ۝١٧ قَالَ

سے ان پر آپڑونگا) اور انکو بہکاؤں گا اور تو ان میں سے بہتیروں کو شکر گزار نہیں پائے گا۔ خدا نے فرمایا یہاں سے

اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَّدْحُورًا ۖ لَّمَن تَبِعَكَ

برے حال میں راندہ ہو کر (دور) نکل جا۔ ان لوگوں میں سے جو تیرا کہا مانے گا تو

مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ ۝١٨ وَيَا آدَمُ

میں یقیناً تم (اور ان) سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔ اور (آدمؑ سے کہا)

اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ

اے آدم! تم اور تمہاری بیوی (دونو) بہشت میں رہا سہا کرو، اور جہاں سے چاہو کھاؤ

شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ

(پیو) مگر خبردار اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم اپنا آپ نقصان ۵؎

الظَّالِمِينَ ۝١٩ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ

کرو گے۔ پھر شیطان نے ان دونوں کو وسوسہ دلایا تاکہ (نافرمانی کی وجہ سے) ان کی ستر ۶؎ کی

لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِن سَوْآتِهِمَا وَقَالَ مَا

چیزیں جو ان (کی نظر سے بہشتی لباس کی وجہ) سے پوشیدہ تھیں کھول ڈالے کہنے لگا کہ تمہارے پروردگار نے

نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَن تَكُونَا

تم دونوں کو اس درخت (کے پھل کھانے) سے صرف اس لیے منع کیا ہے کہ (مبادا) تم دونوں

مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ ۝٢٠ وَقَاسَمَهُمَا

فرشتے بن جاؤ یا ہمیشہ (زندہ) رہ جاؤ اور ان دونوں کے سامنے

إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ ۝٢١ فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ ۚ

قسمیں کھائیں کہ میں یقیناً تمہارا خیرخواہ ہوں غرض دھوکے کے ۷؎ سے ان دونوں کو اس (کے کھانے) کی طرف مائل کیا۔

فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا

غرض جونہی ان دونوں نے اس درخت (کے پھل) کو چکھا کہ (بہشتی لباس گر گیا اور کچھ پیدا ہوئی اور) ان پر انکی شرمگاہیں

يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ ۖ وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا

ظاہر ہو گئیں اور بہشت کے پتے (توڑ جوڑ کر) اپنے اوپر ڈھانپنے لگے۔ تب انکے پروردگار نے انکو آواز دی



---

شیطان نے قیاس کرنے میں غلطی کی

قصہ حضرت آدمؑ کے اخلاقی نتائج

۱؎ آخرت کی باتیں یعنی بہکاؤں گا کہ بہشت دوزخ حساب اور جزا، وغیرہ کوئی چیز نہیں۔

۲؎ یعنی دنیاوی امور کو ان کے سامنے آراستہ کر کے دکھاؤں گا۔ ۱۲

۳؎ یعنی انکے اعمال نیک کی طرف سے بہکاؤں گا، اور ناز و فخر کراؤں گا کہ وہ بیکار ہو جائیں۔ ۱۲

۴؎ یعنی انکے برے اعمال کو ان کی نظروں میں اچھا کر دکھاؤں گا۔ ۱۲

۵؎ اس کی تفصیل و توجیہ پارہ ۱ میں گذر چکی ہے دیکھو آیت ۳۵۔ ۱۲

۶؎ اس قصہ کے اخلاقی نتیجے امور ذیل ہیں۔ ۱: آدمی کا ساری خدائی حتی کہ جنوں اور فرشتوں سے بہتر ہونا۔ ۲: طبعی عصمت کا عقلی اور ارادی عصمت سے کم ہونا۔ ۳: حسد و تکبر کی برائی۔ ۴: اپنی جماعت سے علیحدگی اور دوسری کی برائی۔ خواہی نشوری رسوا ہمرنگ جماعت شو۔ ۵: خلقی صفت نسب وغیرہ پر ناز کرنے کی برائی۔ ۶: تعلی کے خواہشمند کا پست ہونا۔ ۷: برے آغاز کا برا انجام۔ ۸: قصور وار کے بھی واجبی حق کا ساقط نہ ہونا۔ ۹: مجرم کے ضد کرنے پر سزا کی زیادتی۔ ۱۰: بدی کے پیرو کا بانی کی طرح انجام خراب ہونا۔ ۱۱: حقیقی دوست کا مشکل سے بہم پہنچنا۔ ۱۲: بیجا نچے کسی بات پر بھروسہ کرنے کی برائی۔ ۱۳: دشمن کی بات پر بھروسہ کرنے کی برائی۔ ۱۴: ناصح کے خلاف کرنے میں زک اٹھانا۔ ۱۵: دشمن کی جھوٹی قسموں پر اعتماد نہ کرنا۔ ۱۶: بداخلاقی پر توبہ و ندامت کا مفید ہونا۔ ۱۷: ندامت سے پھر اصلی رتبہ ہاتھ آنا۔ ۱۸: کبھی ذاتی عداوت کا موروثی عداوت ہو جانا۔ ۱۹: دشمن کی لگاوٹ پر اترانا۔ ؎

بر تواضع ہائے دشمن تکیہ کردن ابلہی است
پائے بوس سیل از پا افگند دیوار را

۷؎ دھوکے کا سبب یہ ہوا کہ ان لوگوں نے کبھی کسی کو جھوٹی قسم کھاتے نہ دیکھا تھا نہ سنا اسی وجہ سے باور کر لیا کہ اتنی بڑی قسم خدا کی کوئی جھوٹی کیونکر کھائیگا۔ ۱۲

أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَأَقُلْ لَّكُمَآ إِنَّ
کر کیوں میں نے تم دونوں کو اس درخت کے پاس (جانے) سے منع نہیں کیا تھا اور (کیا) یہ نہ جتا دیا تھا کہ
الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝٢٢ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ
شیطان تمہارا یقینی کھلا ہوا دشمن ہے یہ دونوں عرض کرنے لگے اے ہمارے
أَنْفُسَنَا سکتہ وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ
پالنے والے ہم نے اپنا آپ نقصان کیا اور اگر تو ہمیں معاف نہ فرمائے گا۔ اور ہم پر رحم نہ کریگا تو ہم بالکل گھاٹے ہی
الْخٰسِرِينَ ۝٢٣ قَالَ اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج وَ
گھاٹے میں رہیں گے حکم ہوا تم (میاں بیوی، شیطان) سب کے سب بہشت سے نیچے اترو۔ تم میں
لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ إِلٰى حِينٍ ۝٢٤ قَالَ
سے ایک کا ایک دشمن ہے اور ایک (خاص) وقت تک تمہارا زمین میں ٹھہراؤ (ٹھکانا) اور زندگی کا سامان ہے۔ خدا
فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ ۝٢٥ ع
نے (یہ بھی) فرمایا کہ تم زمین میں زندگی بسر کرو گے اسی میں مرو گے اور اسی میں سے (پھر دوبارہ) تم (زندہ کر کے) نکالے
يٰبَنِيٓ اٰدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِي سَوْاٰتِكُمْ
جاؤ گے۔ اے آدم کی اولاد ہم نے تمہارے لیے پوشاک نازل کی جو تمہارے ستر کو چھپاتی ہے
وَرِيشًا ط وَلِبَاسُ التَّقْوٰى لا ذٰلِكَ خَيْرٌ ط ذٰلِكَ مِنْ
اور زینت کے کپڑے اور (اس کے علاوہ) پرہیز گاری کا لباس [1] (ہے) اور یہ سب لباسوں سے بہتر
اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝٢٦ يٰبَنِيٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ
ہے۔ یہ (لباس بھی) خدا کی قدرت کی نشانیوں سے ہے تاکہ لوگ نصیحت و عبرت حاصل کریں۔ اے اولادِ آدم ہوشیار رہنا
الشَّيْطٰنُ كَمَآ أَخْرَجَ أَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ
کہیں تمہیں شیطان بہکا نہ دے جس طرح اُس نے تمہارے باپ ماں (آدم و حوا) کو بہشت سے نکلوا چھوڑا۔ اسی نے
عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ط إِنَّهُ يَرٰىكُمْ هُوَ
ان دونوں سے (بہشتی) پوشاک اُتروائی تاکہ ان دونوں کو ان کی شرمگاہیں دکھا دے۔ وہ اور اسکا کنبہ ضرور تمہیں اس طرح
وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ط إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِينَ
دیکھتا رہتا ہے کہ تم انہیں نہیں دیکھنے پاتے۔ ہم نے شیطانوں کو انہیں لوگوں کا رفیق قرار دیا
أَوْلِيَآءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝٢٧ وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً
ہے جو ایمان نہیں رکھتے۔ اور وہ لوگ جب کوئی بُرا کام کرتے
قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ أَمَرَنَا بِهَا ط قُلْ
ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے [2] اسی طریقہ پر اپنے باپ داداؤں کو پایا اور خدا نے (بھی) یہی حکم دیا ہے (اے رسولؐ)
إِنَّ اللّٰهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ط أَتَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ مَا
تم صاف کہہ دو کہ خدا ہرگز بُرے کام کا حکم نہیں دیتا۔ کیا تم لوگ خدا پر (افترا کر کے) وہ باتیں کہتے ہو جو تم



[1] اس سے کوئی خاص کپڑا مقصود نہیں معلوم ہوتا بلکہ باطنی صفت اور لفظ لباس استعارۃً ہے۔ کیونکہ جس طرح ظاہری لباس کسی قدر جسمانی عیوب کو چھپاتا ہے اسی طرح پرہیزگاری سے باطن کے عیوب اور بد اخلاقیاں دُور ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ لباس سے مُراد وہ کپڑے ہیں جو تم پہنتے ہو اور ریش سے مال و متاع اور لباس تقویٰ سے عفت کیونکہ صاحب عفت کا ستر ظاہر نہیں ہوتا۔ اگرچہ برہنہ ہو اور بدکار کا ستر ظاہر ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وہ کپڑے بھی پہنے ہو۔ ۱۲

[2] اسلام کے قبل عرب کے لوگ اس خیال سے کہ جن کپڑوں میں ہم نے گناہ کیے ہیں۔ ان میں طواف مناسب نہیں۔ مرد ننگے ہو کر اور عورتیں چمڑے کی ایک لنگوٹی باندھ کر طواف کرتیں۔ چنانچہ بنی عامر قبیلہ کی ایک عورت کے مشہور شعر کا ترجمہ یہ ہے۔ آج کچھ یا کل پردہ فاش ہو جاتا ہے اور جو چھپا رہتا ہے اسے میں حلال نہیں جانتی، اور اسے طواف کے لیے صحیح نہیں سمجھتی مقصود یہ ہے کہ تمام اعضا کھول کر طواف کرنا چاہیئے۔ غرض جب اسلام آیا اور روک تھام ہوئی تو کہنے لگے۔ ہمارے باپ دادا یونہی کرتے آئے ہیں اور خدا نے یہی حکم دیا ہے اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۹

صاد کے نقطے ایک سو اکسٹھ ہوئے یہ اشارہ اس طرف ہے کہ تیرے بھائیوں (بنی امیہ) کی حکومت سنہ ۱۶۱ھ تک رہے گی۔ یہ پیشین گوئی ایسی سچی نکلی، کہ سنہ ۱۶۱ھ میں سودہ کوفہ میں داخل ہوا اور ان کی سلطنت زائل ہوگئی۔ ۱۲

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ قف وَ اَقِيْمُوْا

نہیں جانتے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ میرے پروردگار نے تو انصاف کا حکم دیا ہے اور (یہ بھی فرمایا ہے) کہ

وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ ادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ

ہر نماز کے وقت اپنے اپنے منہ (قبلہ کی طرف) سیدھے کر لیا کرو اور اس کے لیے نری کھری عبادت کر کے

الدِّيْنَ ۵ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَرِيْقًا هَدٰى وَ

اس سے دعا مانگو جس طرح اُس نے تمہیں شروع (شروع) پیدا کیا تھا۔ اسی طرح پھر (دوبارہ) زندہ کیے جاؤ گے اسی نے

فَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ط اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ

ایک فریق کی ہدایت کی اور ایک گروہ (کے سر پر) گمراہی سوار ہو گئی۔ ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا

اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٣٠﴾

سرپرست بنا لیا۔ اور باوجود اس کے گمان کرتے ہیں کہ وہ راہِ راست پر ہیں۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا

اے اولادِ آدمؑ ہر نماز کے وقت [1] بن سنور کے نکھر جایا کرو اور کھاؤ اور

وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ج اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾ ع

پیو اور فضول خرچی نہ کرو (کیونکہ) خدا فضول خرچی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ

(اے رسولؐ ان سے) پوچھو تو کہ جو زینت (کے سازو سامان) اور کھانے کی (صاف ستھری) چیزیں خدا نے اپنے

الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ط قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي

بندوں کے واسطے پیدا کی ہیں کس نے حرام کر دیں۔ تم خود کہہ دو کہ یہ سب پاکیزہ چیزیں قیامت کے دن

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ط كَذٰلِكَ

ان لوگوں [2] کے لیے خاص ہیں۔ جو دنیا کی (ذرا سی) زندگی میں ایمان لائے تھے۔ ہم یوں اپنی

نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٣٢﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ

آیتیں سمجھ دار لوگوں کے واسطے تفصیل وار بیان کرتے ہیں۔ (اے رسولؐ) تم (صاف) کہہ دو کہ ہمارے

رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ

پروردگار نے تو تمام بدکاریوں کو خواہ ظاہری ہوں یا باطنی اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کرنے

وَ الْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ اَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ

کو حرام کیا ہے۔ اور اس بات کو کہ تم کسی کو خدا کا شریک بناؤ جس کی اس نے کوئی دلیل

يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا

نازل نہیں فرمائی اور یہ بھی کہ بے سمجھے بوجھے خدا پر بہتان [3] باندھو اور ہر گروہ (کے

تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ج فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ

ناپید ہونے) کا ایک خاص وقت ہے۔ پھر جب ان کا وقت آ پہنچتا ہے تو نہ

**فضول خرچی کی ممانعت**

[1] امام حسین علیہ السلام جب نماز کے واسطے آمادہ ہوتے تو بہت نفیس کپڑے زیب تن فرماتے۔ اور اگر کوئی پوچھتا، تو فرماتے تھے اللہ جمیل ویحب الجمال یعنی خدا جمیل ہے اور جمال کو دوست رکھتا ہے اس لیے میں اپنے پروردگار کے واسطے زینت کرتا ہوں۔ اور اس آیت کی تلاوت فرماتے۔ خذوا زینتکم عند کل مسجد

[2] شب معراج جب حضرت رسولِ خدا کو دنیا اور اہلِ دنیا سے علیحدگی کا حکم ہوا اور آپ نے پوچھا وہ کون ہیں تو آواز آئی کہ جو بہت کھاتے بہت سوتے، اور بہت ہنستے ہیں۔ ١٢

[3] اسی وجہ سے حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا دو خصلتوں سے بچو کیونکہ اس میں جو پڑا ہلاک ہوا ایک تو اپنی رائے سے فتویٰ دینا۔ دوسرے فرمانبرداری اسکی کرنا جسے جانتا نہ ہو۔ ١٢

لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ يٰبَنِيْٓ

ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں اے اولاد

اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ

آدم جب تم میں سے (ہمارے) پیغمبر پاس آئیں اور تم سے ہمارے احکام بیان کریں تو (ان کی) اطاعت

اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا

کرنا کیونکہ) جو شخص پرہیزگاری اور نیک کام کرے گا تو ایسے لوگوں پر نہ تو (قیامت میں) کوئی خوف ہوگا اور

هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا

نہ وہ اندوہ خاطر ہوں گے۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے سرتابی کر بیٹھے

عَنْهَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

وہ ہی لوگ جہنمی ہیں کہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ

تو جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے اس سے بڑھ کر ظالم اور

بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓي

کون ہوگا؟ یہی تو وہ لوگ ہیں جنہیں ان (کی تقدیر) کا لکھا حصہ (رزق وغیرہ) ملتا رہے گا یہاں تک

اِذَا جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ

کہ جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ان کے پاس آکر ان کی قبض روح کریں گے تو ان سے پوچھیں گے کہ جنہیں

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَ

تم خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے اب وہ کہاں ہیں۔ تو وہ (کفار) جواب دیں گے کہ وہ سب کے سب

شَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ

تو ہمیں چھوڑ کر چمپت ہوئے اور اپنے خلاف آپ گواہی دیں گے کہ وہ بیشک کافر تھے۔ (تب خدا

ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ

ان سے) فرمائے گا کہ جو لوگ جن وانس تم سے پہلے چل بسے ہیں انہی میں مل جل کر تم بھی جہنم

وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ۭ

واصل ہو جاؤ۔ (اور اہل جہنم کا یہ حال ہوگا کہ) جب اس میں ایک گروہ داخل ہوگا تو

حَتّٰٓي اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ

اپنے ساتھی دوسرے گروہ پر لعنت کرے گا یہاں تک کہ جب سب کے سب اس میں پہنچ جائیں گے تو ان میں کی پچھلی

لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا

جماعت اپنے سے پہلی جماعت کے واسطے بددعا کرے گی کہ پروردگار انہی لوگوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا تو ان پر جہنم کا

مِّنَ النَّارِ ڛ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝

دوگنا عذاب فرما۔ (اس پر) خدا فرمائے گا کہ ہر ایک کے واسطے دوگنا ؎ عذاب ہے لیکن (تم پر تف ہے) تم جانتے نہیں۔

قیامت پل بھر آگے پیچھے نہ ہوگی

کفار کی آخری حالت

جہنم میں گمراہ کرنے والوں کا مناظرہ

؎ اگلے لوگوں پر دوگنا عذاب اس وجہ سے ہوگا کہ ان لوگوں نے ایک تو گناہ کیا دوسرے نمونہ قائم کرکے دوسروں کو بہکا گئے اور پچھلوں پر اس وجہ سے کہ ایک تو گناہ کیا، دوسرے ان لوگوں کے انجام اور سزاؤں سے نہ تنبیہ ہوئے نہ عبرت ہی حاصل کی۔ ۱۲

وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ

اور ان میں سے پہلی جماعت پچھلی جماعت کی طرف مخاطب ہو کر کہے گی کہ اب تو تم کو ہم پر کوئی فضیلت نہ رہی پس

فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝۳۹

(ہماری طرح)، تم بھی اپنے کرتوت کی بدولت عذاب (کے مزے) چکھو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا

بیشک جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان سے سرتابی کی نہ انکے لیے آسمان کے دروازے کھولے

تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

جائیں گے[1] اور نہ وہ بہشت میں داخل ہونے پائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے[2] ہو کر

حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي

نکل جائے (یعنی جس طرح یہ محال ہے اسی طرح انکا بہشت میں داخل ہونا محال ہے) اور ہم مجرموں کو ایسی ہی

الْمُجْرِمِيْنَ ۝۴۰ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ

سزا دیا کرتے ہیں۔ ان کے لیے جہنم (کی آگ) کا بچھونا ہوگا اور ان کے اوپر سے (آگ ہی کا) اوڑھنا

غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝۴۱ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بھی اور ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے ایمان

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ز

قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے ہم تو کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف دیتے ہی نہیں۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۴۲ وَ

یہی لوگ جنتی ہیں کہ وہ ہمیشہ جنت ہی میں رہا (سہا) کریں گے اور

نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ

ان لوگوں کے دل میں جو کچھ (بغض و کینہ) ہوگا، وہ سب ہم نکال (باہر) کر دیں گے۔ انکے (محلوں کے) نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَ

جاری ہوں گی اور کہتے ہوں گے شکر ہے اس خدا کا جس نے ہمیں اس (منزل مقصود) تک پہنچا دیا۔ اور

مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ

اگر خدا ہمیں یہاں نہ پہنچاتا تو ہم کسی طرح یہاں نہ پہنچ سکتے۔ بیشک ہمارے پروردگار کے پیغمبر دین

جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ

حق لے کر آئے تھے اور ان لوگوں سے ہانک پکار کر کہہ دیا جائے گا کہ یہ وہ بہشت ہے۔

اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۴۳ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ

جسکے تم اپنی کارگزاریوں کی جزا میں وارث و مالک بنائے گئے ہو اور جنتی لوگ جہنم والوں سے پکار کر

الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا

کہیں گے ہم نے تو بیشک جو ہمارے پروردگار نے ہم سے وعدہ کیا تھا ٹھیک ٹھیک پا لیا۔ تو کیا تم نے بھی جو

خدا کی تکلیف طاقت سے باہر نہیں ہوتی

[1] یعنی جس طرح مومنین کے اعمال اور ان کی دعاؤں کے واسطے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اسی طرح ان کے واسطے نہیں کھلتے، بلکہ لوٹا دیئے جاتے ہیں۔ ۱۲

[2] مطلب یہ کہ جس طرح محال ہے کہ نہ اونٹ گھٹے اور نہ سوئی کا ناکہ بڑھے اور پھر اونٹ ناکہ میں سما جائے۔ اسی طرح کفار کا بہشت میں جانا بھی محال ہے۔ ۱۲

اہل بہشت کی شکر گزاری

رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ

تم سے تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا ٹھیک پایا (یا نہیں) اہل جہنم کہیں گے کہ ہاں (پایا) تب ایک

قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ

منادی [1] ان کے درمیان ندا کرے گا کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے جو خدا کی راہ

عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ۙ﴿۴۴﴾ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ

سے لوگوں کو روکتے تھے۔ اور اس میں (خواہ مخواہ) کجی پیدا کرنا چاہتے تھے

اللّٰهِ وَ یَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾

اور وہ روزِ آخرت سے انکار کرتے تھے۔

وَ بَیْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَ عَلَی الْاَعْرَافِ رِجَالٌ یَّعْرِفُوْنَ

اور بہشت و دوزخ کے درمیان ایک [2] حدِ فاصل ہے اور کچھ لوگ اعراف پر ہوں گے

كُلًّۢا بِسِیْمٰىهُمْ ۚ وَ نَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ

جو ہر شخص کو (بہشتی ہو یا جہنمی) ان کی پیشانی سے پہچان لیں گے اور وہ جنت والوں کو آواز دیں گے کہ تم پر سلام ہو

عَلَیْكُمْ ۫ لَمْ یَدْخُلُوْهَا وَ هُمْ یَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ اِذَا صُرِفَتْ

یہ (اعراف والے) لوگ ابھی داخل جنت نہیں ہوئے ہیں مگر وہ تمنا ضرور رکھتے ہیں۔ اور جب انکی نگاہیں پلٹ

اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا

کر جہنمی لوگوں کی طرف جا پڑیں گی (تو ان کی حالت خراب دیکھ کر خدا سے) عرض کریں گے۔ اے ہمارے

مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۷﴾ؒ وَ نَادٰۤی اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ

پروردگار ہمیں ظالم لوگوں کا ساتھی نہ بنانا۔ اور اعراف والے کچھ (جہنمی) لوگوں کو جنہیں انکا چہرہ دیکھ کر

رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِیْمٰىهُمْ قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰی عَنْكُمْ

پہچان لیں گے۔ آواز دینگے اور کہیں گے اب نہ تو تمہارا جتھا ہی تمہارے کام آیا اور نہ تمہاری شیخی بازی

جَمْعُكُمْ وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ

ہی (سود مند) ہوئی جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔ کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کی نسبت

اَقْسَمْتُمْ لَا یَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا

تم قسمیں کھایا کرتے تھے کہ ان پر خدا (اپنی) رحمت نہ کرے گا (دیکھو آج وہی لوگ ہیں جن سے کہا گیا کہ

خَوْفٌ عَلَیْكُمْ وَ لَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ نَادٰۤی اَصْحٰبُ

بے تکلف) بہشت میں چلے جاؤ نہ تو تم پر کوئی خوف ہے اور نہ تم کسی طرح آزردہ خاطر ہو گے۔ اور دوزخ والے اہل بہشت کو

النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ

(بہ لجاجت) آواز دیں گے کہ ہم پر تھوڑا سا پانی ہی انڈیل دو یا جو (نعمتیں) خدا نے تمہیں دی ہیں۔ اس میں کچھ

اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَی

دو۔ ڈالو تو اہل بہشت جواب میں کہیں گے کہ خدا نے تو جنت کا کھانا پانی کافروں پر قطعی حرام



اعراف کا ذکر

[1] ابن مردویہ نے جو اہل سنت کے ایک زبردست عالم ہیں روایت کی ہے کہ اس آیت میں موذن سے مراد علیؑ بن ابی طالب ہیں دیکھو کشف الغمہ ١٢

[2] اعراف بہشت و دوزخ کے درمیان ایک مقام ہے۔ اور اس میں وہ لوگ رہیں گے جن کے اچھے بُرے اعمال کا پلہ برابر ہے۔ انکے واسطے نہ کوئی ایسا چین ہے نہ ایسی تکلیف اور اس کے درمیان ایک بلند مقام ہے۔ جس کو بعض روایت میں پہاڑ اور بعض میں ٹیلا اور بعض میں دیوار سے تعبیر کی گئی ہے۔ اس بلند مقام پر خدا کے کچھ خاص بندے اس غرض سے جا کھڑے ہوں گے کہ اگر اب بھی کچھ لوگ جہنم یا اعراف کے قابل سفارش ہوں تو ان کی شفاعت کی جائے اور ان میں خدا نے یہ قدرت دی ہے کہ جنتی جہنمی میں ہر شخص کو پیشانی دیکھ کر پہچان لیں گے اور جس کو چاہیں گے اعراف یا جہنم سے نکال کے بہشت میں لے آئیں گے۔ انہی کے بارے میں خدا تعالے فرماتا ہے وعلی الاعراف رجال چنانچہ علامہ ابن حجر مکی لکھتے ہیں ابن عباس سے روایت ہے کہ اعراف پر عباس حمزہ اور علی ابن ابی طالبؑ کھڑے ہوں گے اور اپنے دوستوں کو ان کے چہروں کی نورانیت اور اپنے دشمنوں کو ان کے چہرے کی سیاہی سے پہچان لیں گے۔ دیکھو صواعق محرقہ علامہ ابن حجر مکی قلمی و تفسیر ثعلبی ۱۲

الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٠﴾ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّ لَعِبًا وَّ

جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل لے تماشا بنا لیا تھا ۔ اور دُنیا کی (چندروزہ) زندگی کر دیا ہے ۔

غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا

نے انکو فریب دیا تھا۔ تو ہم بھی آج (قیامت) میں انہیں (قصداً) بھول جائیں گے. جس طرح یہ لوگ (ہماری) آج

لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَ مَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿٥١﴾

کی حضوری کو بھولے بیٹھے تھے اور ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے ۔

وَ لَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى

حالانکہ ہم نے ان کے پاس (رسُولؐ کی معرفت) کتاب بھی بھیجدی جسے ہر طرح سمجھ بوجھ کے تفصیل وار بیان کر دیا

وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا

ہے اور (وہ) ایماندار لوگوں کیلیے ہدایت اور رحمت ہے ۔ کیا یہ لوگ بس صرف انجام (قیامت ہی) کے منتظر

تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ

ہیں۔ (حالانکہ) جس دن اس کے انجام کا وقت آجائے گا. تو جو لوگ اس کو پہلے سے بھولے بیٹھے تھے ۔

قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا

(بے ساختہ) بول اٹھیں گے کہ بیشک ہمارے پروردگار کے سب رسُول حق لے کر آئے تھے تو کیا (اسوقت)

مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ

ہماری بھی سفارش کرنے والے ہیں جو ہماری سفارش کریں یا ہم پھر (دنیا میں) لوٹا دیئے جائیں تو جو جو کام ہم کرتے

الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ ضَلَّ

تھے انکو چھوڑ کر دُوسرے کام کریں۔ بیشک ان لوگوں نے اپنا سخت گھاٹا کیا اور جو افترا پردازیاں کیا کرتے تھے

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ ع اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ

وہ سب غائب (غلا) ہو گئیں ۔ بے شک تمہارا پروردگار وہ خدا ہی ہے جس نے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ

(صرف) چھ دنوں میں آسمان اور زمین کو پیدا کر دیا پھر عرش لے

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ

(کے بنانے) پر آمادہ ہُوا وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے (تو گویا)

حَثِيْثًا ۙ وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَ النُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ

رات دن کو پیچھے پیچھے تیزی سے ڈھونڈتی پھرتی ہے (اور اسی نے) آفتاب اور مہتاب اور ستاروں کو پیدا کیا

بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ

یہ سب کے سب اسی کے حکم کے تابعدار ہیں دیکھو حکومت اور پیدا کرنا خاص اسی کے لیے ہے وہ خدا جو سارے جہان کا

الْعٰلَمِيْنَ ﴿٥٤﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا

پروردگار ہے بڑا برکت والا ہے. لے (لوگو) اپنے پروردگار سے گڑگڑا کے اور چپکے چپکے دُعا کرو، وہ حد سے تجاوز کرنیوالوں کو

لے جس طرح مشرکین عرب عید کے دن خانۂ کعبہ کے گرد جمع ہو کر تالیاں بجاتے اور دن بھر کھیل کود میں بسر کرتے اور اسی کو عبادت سمجھتے۔ ١٢

لے عرش ہی کو قدیم فلاسفہ آسمان نہم اور فلک الافلاک کہتے ہیں جو کل آسمانوں کو بھی گھیرے ہوئے ہے۔ ١٢

لے مقصود یہ ہے کہ دعا ضرور کرو مگر فقط زبان سے نہیں، دل سے گڑگڑا کے، اور بلند آواز سے نہیں، چپکے سے، تاکہ ریا سے بچے رہو، اور ایسی دُعا بھی نہ کرو جو تمہاری شان سے بالاتر ہو۔ جیسے انبیاء کا مرتبہ یا آسمان پر جانے کی تمنا کرنا، اور اصل مطلب تو یہ ہے کہ بندہ ہر وقت خدا کے فضل و کرم کا محتاج ہے، اور اگر اپنی حاجت خدا کے آگے ظاہر کرنے میں مضائقہ رکھتا ہے تو گویا اس سے ایک طرح کی بے پرواہی اور استغنا پایا جاتا ہے، جو تسلیم و رضا سے قطع نظر کر کے شان عبودیت کے منافی ہے۔ ١٢

آسمان وزمین کی خلقت

دعا کا حکم

يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ

ہرگز دوست نہیں رکھتا۔ اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرتے پھرو اور (عذاب کے)

اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ

خوف سے اور (رحمت کی) آس لگائے خدا سے دعائیں مانگو (کیونکہ) نیکی کرنے والوں سے خدا

قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ

کی رحمت یقیناً قریب ہے۔ اور وہی تو وہ (خدا) ہے جو اپنی رحمت (ابر)

الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ

سے پہلے خوشخبری دینے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب ہوائیں (پانی سے بھرے) بوجھل بادلوں کو لے

سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ

اڑیں تو ہم نے انکو کسی شہر کی طرف (جو پانی کی نایابی سے گویا) مر چکا تھا ہنکا دیا پھر ہم نے اس سے پانی برسایا

فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى

پھر ہم نے اس سے ہر طرح کے پھل (زمین سے) نکالے ہم یونہی (قیامت کے دن زمین سے) مردوں کو نکالیں گے تاکہ

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ

تم لوگ نصیحت وعبرت حاصل کرو۔ اور عمدہ زمین اس کے پروردگار کے حکم سے اس کا سبزہ

نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا

(اچھا ہی) اگاتی ہے۔ اور جو زمین بری ہے اس کی پیداوار بھی خراب ہی ہوتی ہے۔ ہم یوں اپنی

نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۝ ع

آیتوں کو الٹ پھیر کر شکر گزار لوگوں کے واسطے بیان کرتے ہیں۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا

بیشک ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کے پاس (رسول بنا کر) بھیجا تو انہوں نے (لوگوں سے) کہا کہ اے میری قوم خدا

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ اور میں تمہاری نسبت (قیامت کے) بڑے

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ

(خوفناک) دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ (تو) انکی قوم کے چند سرداروں نے کہا کہ ہم تو یقیناً دیکھتے

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ

ہیں کہ تم کھلم کھلا گمراہی میں پڑے ہو۔ (تب ل نوحؑ نے) کہا کہ اے میری قوم

بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

مجھ میں گمراہی (وغیرہ) تو کچھ نہیں بلکہ میں تو پروردگار عالم کی طرف کا رسول ہوں تم تک اپنے پروردگار کے پیغامات پہنچاتا ہوں۔

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ

اور تمہارے لیے تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں، اور خدا کی طرف سے جو باتیں میں جانتا ہوں۔



**حضرت نوحؑ کا قصہ**

ل حضرت نوحؑ کا نام عبدالغفار یا عبدالملک یا عبدالاعلیٰ تھا۔ اور چونکہ پانچسو برس تک خدا کے خوف سے رویا کیے۔ اس وجہ سے نوحؑ کو نوحہ کرنیوالا کہتے ہیں۔ آپ حضرت آدمؑ کی وفات کے ایک سو چھبیس برس کے بعد پیدا ہوئے۔ اور آپ کے قبل دس پیغمبر و اوصیاء گزرے ہیں۔ اور آپ کو آدم ثانی اور شیخ الانبیاء بھی کہتے ہیں۔ آپ نے دو ہزار برس کی زندگی کی۔ آٹھ سو پچاس برس قبل نبوۃ اور نو سو پچاس برس بعد نبوت، تعلیم و ہدایت وارشاد میں گذارے، دو سو برس کشتی کی تیاری اور پانچ سو برس طوفان کے بعد شہروں کے آباد کرنے لوگوں کے بسانے میں ختم ہوئے۔ اس طولانی عمر پر بھی آپ نے مکان نہ بنایا ایک جھونپڑی میں بسر کردی وہ بھی اتنی چھوٹی تھی کہ آدھا پاؤں باہر رہتا تھا اپنی قوم کے ہاتھ سے باوجودیکہ ساڑھے نو سو برس فہمائش کی۔ ایسے مصائب اٹھائے کہ الحفیظ والامان۔ جب آپ لوگوں کو سمجھاتے وہ آپ کو اس قدر مارتے کہ آپ بیہوش ہو جاتے تھے۔

**قصہ نوحؑ کے اخلاقی نتیجے**

بعض وقت اتنے پتھر مارتے تھے، کہ آپ پتھروں کے نیچے دب جاتے تھے رات کو حضرت جبرئیل ان کو نکالتے تھے اور اپنے پروں کو ان کے زخموں پر ملتے تھے کہ سب اچھے ہو جاتے۔ صبح کو آپ پھر لوگوں کی فہمائش شروع کر دیتے جب نو سو برس کے بعد عاجز ہو کر بددعا کی تو عورتیں بانجھ ہو گئیں، چوپائے ہلاک ہو گئے، باغ جل گئے۔ چالیس برس تک پانی نہ برسا اور آپ کہتے رہے کہ ایمان لاؤ تو سب بلائیں دفع ہو جائیں گی مگر ایمان نہ لانا تھا نہ لائے۔ آپ فرماتے تھے کہ دنیا ایک ایسی جگہ ہے جیسے دھوپ سے سایہ میں آ جانا۔ جیسے ایک دروازہ سے آنا اور دوسرے دروازے سے نکل جانا۔ ۱۲

مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٦٢ اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ

تم نہیں جانتے کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس

ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا

تمہی میں کے ایک مرد (آدمی) کے ذریعہ سے تمہارے پروردگار کا ذکر (حکم) آیا تاکہ وہ تمہیں (عذاب) سے ڈرائے

وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝٦٣ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ

اور تاکہ تم پرہیزگار بنو اور تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اس پر بھی لوگوں نے انکو جھٹلا دیا تب ہمنے ان کو اور جو لوگ ان کے

مَعَهٗ فِى الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ

ساتھ کشتی میں تھے بچالیا اور (باقی) جتنے لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا سب کو

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ۝٦٤ ع ٨ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ

ڈوبا مارا۔ یہ سب کے سب یقیناً اندھے لوگ تھے۔ اور (ہم نے) قوم عاد[2] کی طرف ان کے بھائی

هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ

ہودؑ کو (رسول بنا کر) بھیجا تو انہوں نے (بھی لوگوں سے) کہا اے میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا

اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝٦٥ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ

کوئی معبود نہیں۔ تو کیا تم (خدا سے) ڈرتے نہیں ہو۔ (تو) ان کی قوم کے چند سردار جو کافر

كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِىْ سَفَاهَةٍ وَّ

تھے۔ کہنے لگے ہم تو بیشک تم کو حماقت میں (مبتلا) دیکھتے ہیں اور ہم یقینی

اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٦٦ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ

تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ ہودؑ نے[1] کہا اے میری قوم مجھ میں تو حماقت کی

بِىْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّىْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦٧

کوئی بات نہیں بلکہ میں تو پروردگار عالم کا رسول ہوں میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کے پیغامات پہنچانے دیتا ہوں۔

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّىْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ۝٦٨

اور میں تمہارا سچا خیرخواہ ہوں کیا تمہیں اس پر تعجب ہے کہ تمہارے پروردگار کا حکم تمہارے پاس

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ

تمہی میں کے ایک مرد (آدمی) کے ذریعہ سے آیا کہ تمہیں (عذاب) سے

مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ

ڈرائے۔ اور (وہ وقت) یاد کرو جب اس نے تم کو قوم نوحؑ کے بعد خلیفہ

مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِى الْخَلْقِ

(و جانشین) بنایا۔ اور تمہاری خلقت میں بھی بہت زیادتی کر دی تو خدا کی

بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝٦٩

نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم دلی مرادیں پاؤ۔



حضرت ہود علیہ السلام کا قصہ

[1] اس قصہ کے اخلاقی نتیجے یہ ہیں: ۱: لوگوں کو خدا کی عبادت کی طرف متوجہ کرنا۔ ۲: دولت کی شان سے تکبر ہے ۳: خدا کے خاص بندوں کے جھٹلانے کا انجام ہمیشہ بُرا ہوتا ہے۔ ۴: نبوت سے انکار کا باعث صرف وہم و قیاس ہوتا ہے نہ عقلی دلیل ۵: ڈرانے والے کی ضرورت۔ ۶: تقویٰ کی عمدگی۔ ۱۲

[2] حضرت ہود سام کی اولاد سے حضرت نوحؑ کی آٹھویں پشت میں ہیں۔ آپ کا شجرہ یوں ہے۔ ہود بن عبداللہ بن رباح بن حلوث بن عاد بن عوص بن سام بن نوحؑ آپ کی نبوۃ کی پیشین گوئی حضرت نوحؑ کر گئے تھے۔ آپ قوم عاد کی ہدایت کے واسطے پیغمبر بنا کر بھیجے گئے تھے عاد کی اس وقت خوب بنی ہوئی تھی زمانہ موافق تھا۔ اس وقت ساری دُنیا میں ان کے برابر کوئی قوم نہ تھی۔ اور یہ لوگ بہت بلند قد جسیم اور طویل العمر ہوتے تھے۔ اور ایک بُت کی پوجا میں مشغول رہتے تھے۔ حضرت ہودؑ نے ہر چند فہمائش کی مگر ان لوگوں نے ایک نہ سُنی اور جب ان کی شرارت حد سے زیادہ گزری تو پہلے پانی بند ہوا اور تین برس تک قطرہ نہ برسا۔ جب اس پر بھی ان لوگوں نے نہ مانا تو خدا نے ایک سیاہ بادل کو بھیجا کہ ان پر چھا گیا۔ اور یہ لوگ یہ سمجھ کر کہ اب اس میں سے پانی برسے گا۔ سب کے سب اس کے نیچے جمع ہو گئے۔ پھر کیا تھا خدا کا غضب آیا ایک سخت آندھی چلی جس میں چنگاریاں بھری ہوئی تھیں۔ اور آٹھ روز تک برابر چلتی رہی اور وہ اس شدت سے کہ بوجھ سے لدے ہوئے اونٹ کو اوپر لے جاتی اور اٹھا کر زمین پر دے مارتی۔ حتیٰ کہ ایک بڑھیا سرنگ میں گھس گئی تھی اس کو بھی وہاں سے نکال پھینکا۔ غرضیکہ چہارشنبہ کی صبح سے شروع ہوئی تھی اور دوسرے چہارشنبہ کی شام تک رہی۔ اور ساری قوم کو ہلاک کر چھوڑا، اور ایک متنفس باقی نہ رہا۔ اور حضرت ہودؑ اپنے چند ساتھیوں کو ساتھ لے کر پہلے ہی چلے گئے تھے۔ اس قصہ کے اخلاقی نتیجے بھی قریب قریب وہی ہیں جو پہلے قصہ میں مذکور ہوئے۔ ۱۲

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَ نَذَرَ مَا

تو وہ لوگ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ صرف خدا کی تو

كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ

عبادت کریں اور جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے چھوڑ بیٹھیں۔ پس اگر تم سچے ہو تو جس سے تم

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۷۰ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ

ہم کو ڈراتے ہو ہمارے پاس لاؤ ہُودؑ نے جواب دیا کہ (بس سمجھ لو) کہ تمہارے پروردگار کی طرف

رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّ غَضَبٌ ۭ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ

سے تم پر عذاب اور غضب نازل ہو چکا۔ کیا تم مجھ سے چند (بتوں کے فرضی) ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو

سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ

جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے (خواہ مخواہ) گھڑ لیے ہیں حالانکہ خدا نے ان کے لیے کوئی سند نازل نہیں فرمائی۔

سُلْطٰنٍ ۭ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝۷۱

پس تم (عذاب خدا کا) انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ قَطَعْنَا

آخر ہم نے ان کو اور جو لوگ ان کے ساتھ تھے ان کو اپنی رحمت سے نجات دی اور جن لوگوں نے

دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ مَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝۷۲ ع

ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ہم نے ان کی جڑ کاٹ دی اور وہ لوگ ایمان لانے والے تھے بھی نہیں۔

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا

(اور ہم نے قوم) ثمود کی طرف انکے بھائی صالحؑ کو ‌(رسول بنا کر بھیجا) تو انہوں نے (ان لوگوں سے) کہا اے میری

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ

قوم خدا ہی کی عبادت کرو اسکے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں ہے تمہارے پاس تو تمہارے پروردگار کیطرف سے واضح وروشن

مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا

دلیل آ ہی چکی۔ یہ خدا کی (بھیجی ہوئی) اونٹنی تمہارے واسطے ایک معجزہ ہے تو تم لوگ اس کو چھوڑ دو کہ خدا کی

تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ

زمین میں جہاں چاہے چرتی پھرے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ تم دردناک

فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۷۳ وَ اذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ

عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے۔ اور (وہ وقت) یاد کرو جب اس نے تم کو

خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّ بَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ

قوم عاد کے بعد (زمین میں) خلیفہ (وجانشین) بنایا اور تمہیں زمین میں اس طرح بسایا کہ تم ہموار زمین میں (بڑے

تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّ تَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ

بڑے) محل اٹھاتے ہو اور پہاڑوں کو تراش (تراش) کے گھر بناتے ہو۔



حضرت صالح ع کا قصہ

ؑ حضرت صالحؑ حضرت ہودؑ کے بعد آئے تھے۔ اور آپ حضرت نوحؑ کی نویں پشت میں ہیں۔ صالح بن عبید بن آصف بن ماسخ بن عبید بن حاذر بن ثمود بن عامر بن سام بن نوح۔ اور چونکہ آپ اور آپ کی اولاد ثمود کی اولاد سے تھی۔ اس وجہ سے ان کو قوم ثمود کہتے ہیں۔ یہ لوگ بھی قوم عاد کی طرح بہت مالدار تھے۔ اور جب حضرت صالحؑ ان کی ہدایت کے واسطے نبی بن کر آئے تھے تو سولہ برس کے ہو گئے۔ اور ان لوگوں نے نہ مانا۔ اور یہ لوگ پہاڑ کے ایک ٹکڑے کی پرستش کرتے اور ہر سال اس پر قربانی چڑھاتے۔ جب آپ نے اس کو منع کیا تو وہ لوگ کہنے لگے۔ اگر اسی پتھر سے ایک اونٹنی معہ بچہ کے نکال دو تو تم پر ایمان لائیں گے۔ آپ نے دعا کی اور جو ان کی تمنا تھی بر آئی۔ اور یہ لوگ پھر ایمان نہ لائے۔ اس وقت خدا کا حکم ہوا کہ اس شہر کا کل پانی ایک روز اونٹنی پیا کرے اور ایک روز تم اپنے مصرف میں لاؤ۔ غرض یہی قاعدہ مقرر ہوا اور جس روز وہ اونٹنی پانی پیتی تھی۔ اس روز اتنا دودھ دیتی تھی کہ سب کے سب سیر ہو جاتے تھے۔ اس پر بھی ان لوگوں کو صبر نہ آیا اور مشورہ کر کے ایک شقی کو جس کا نام قدار تھا۔ کچھ مال کی طمع دے کر اس کے پاؤں کٹوا دیئے۔ اور پھر سب نے مل کر اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ اور چھوٹے بڑے سب نے ایک ہو کے اس کا گوشت کھایا۔ اور اس کے بچہ نے پہاڑ پر جا کر تین مرتبہ اپنا سر بلند کر کے فریاد کی اور پہاڑ میں چلا گیا۔ حضرت صالحؑ نے پھر ان کو فہمائش کی اور کہا کہ اگر تین روز کے اندر تم توبہ کرو تو تمہاری نجات ہو گی۔ ان لوگوں نے نہ ماننا تھا نہ مانا۔ آخر چوتھے دن رات کے وقت ایک شدید چیخ چنگھاڑ کی آواز پیدا ہوئی کہ سب کے کان پھٹ گئے۔ اور زمین کو زلزلہ آ گیا اور ان کے دل و جگر پاش پاش ہو کے مر گئے۔ اس کے بعد آسمان سے آگ نازل ہوئی۔ اور سب جل کے خاک ہو گئے۔ اس قصہ کے اخلاقی نتیجے بھی قریب قریب وہی ہیں جو حضرت نوح علیہ السلام کے قصہ میں بیان ہوئے ۱۲۔

بُیُوۡتًا ۚ فَاذۡکُرُوۡۤا اٰلَآءَ اللّٰہِ وَ لَا تَعۡثَوۡا فِی الۡاَرۡضِ

تو خدا کی نعمتوں کو یاد کرو۔ اور روئے زمین میں فساد نہ

مُفۡسِدِیۡنَ ۝ قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِیۡنَ اسۡتَکۡبَرُوۡا مِنۡ

کرتے پھرو تو اس کی قوم کے بڑے بڑے لوگوں نے بیچارے غریبوں سے ان میں

قَوۡمِہٖ لِلَّذِیۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا لِمَنۡ اٰمَنَ مِنۡہُمۡ

سے جو ایمان لائے تھے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ صالح (حقیقتاً) اپنے پروردگار کے سچے

اَتَعۡلَمُوۡنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرۡسَلٌ مِّنۡ رَّبِّہٖ ؕ قَالُوۡۤا اِنَّا

رسول ہیں ان بے چاروں نے جواب دیا کہ جن باتوں کا وہ پیغام لائے ہیں۔ ہمارا تو

بِمَاۤ اُرۡسِلَ بِہٖ مُؤۡمِنُوۡنَ ۝ قَالَ الَّذِیۡنَ اسۡتَکۡبَرُوۡۤا

اس پر ایمان ہے۔ تب جن لوگوں کو (اپنی دولت دنیا پر) گھمنڈ تھا کہنے

اِنَّا بِالَّذِیۡۤ اٰمَنۡتُمۡ بِہٖ کٰفِرُوۡنَ ۝ فَعَقَرُوا النَّاقَۃَ

لگے ہم تو جس پر تم ایمان لائے ہوئے ہو اسے نہیں مانتے۔ غرض ان لوگوں نے اونٹنی کی

وَ عَتَوۡا عَنۡ اَمۡرِ رَبِّہِمۡ وَ قَالُوۡا یٰصٰلِحُ ائۡتِنَا بِمَا

کونچیں اور پیر کاٹ ڈالے اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرتابی کی اور (بیباکی سے) کہنے لگے اگر تم سچے رسول ہو

تَعِدُنَاۤ اِنۡ کُنۡتَ مِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ۝ فَاَخَذَتۡہُمُ

تو جس عذاب سے ہم لوگوں کو ڈراتے تھے اب لاؤ۔ تب انہیں زلزلے نے لے

الرَّجۡفَۃُ فَاَصۡبَحُوۡا فِیۡ دَارِہِمۡ جٰثِمِیۡنَ ۝ فَتَوَلّٰی

ڈالا اور وہ لوگ زانو پر سر کئے (جس طرح تھے) بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے اس کے بعد صالح

عَنۡہُمۡ وَ قَالَ یٰقَوۡمِ لَقَدۡ اَبۡلَغۡتُکُمۡ رِسَالَۃَ رَبِّیۡ

ان سے ٹل گئے اور ان سے مخاطب ہوکر) کہا اے میری قوم لہ (آہ) میں نے تو اپنے پروردگار کے پیغام تم تک

وَ نَصَحۡتُ لَکُمۡ وَ لٰکِنۡ لَّا تُحِبُّوۡنَ النّٰصِحِیۡنَ ۝ وَ

پہنچا دیئے تھے اور تمہاری خیرخواہی کی تھی (اور اونچ نیچ سمجھا دیا تھا) مگر افسوس تم خیرخواہ سمجھانے والے کو اپنا دوست ہی

لُوۡطًا اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِہٖۤ اَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَۃَ مَا

نہیں سمجھتے۔ اور لہ لوطؑ کو (ہم نے رسول بنا کر بھیجا) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ (افسوس) تم ایسی بدکاری

سَبَقَکُمۡ بِہَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنَ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ اِنَّکُمۡ

(اغلام) کرتے ہو کہ تم سے پہلے ساری خدائی میں کسی نے ایسی بدکاری نہیں کی تھی۔ (ہاں) تم عورتوں

لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ شَہۡوَۃً مِّنۡ دُوۡنِ النِّسَآءِ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ

کو چھوڑ کر شہوت پرستی کے واسطے مردوں کی طرف مائل ہوتے ہو (حالانکہ اس کی ضرورت نہیں) مگر تم لوگ کچھ ہو ہی

قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ ۝ وَ مَا کَانَ جَوَابَ قَوۡمِہٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ

بیہودہ صرف کرنے والے کہ نطفہ کو ضائع کرتے ہو اس پر اس کی قوم کا اس کے سوا اور کچھ جواب ہی نہ تھا کہ وہ



بدترین خلائق کون ہے

لہ قوم کے ہلاک ہونے کے بعد حضرت صالحؑ کا ان سے خطاب کرنا طبیعت بشری کا تقاضا تھا کہ انکو زندہ فرض کرکے الزام دیا کہ اگر تم میری بات مان لیتے تو کاہے کو اس کی نوبت آتی۔ ایسا ہی ایک واقعہ حضرت رسولؐ کو بھی پیش آیا تھا۔ جنگ بدر کے مقتول مشرکین کی طرف آپ نے خطاب کرکے فرمایا تھا۔ ھل وجدتم ماوعد ربکم حقاً۔ جو تم سے تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا۔ سو تم نے اسکو ٹھیک پایا۔ الغرض حضرت صالحؑ اس واقعہ کے بعد مکہ میں آئے۔ اور عبادت خدا میں مشغول ہوئے اور وہیں وفات پائی تفسیر ثعلبی میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسولؐ نے جناب امیرؑ سے فرمایا کہ اے علی تم جانتے ہو کہ اگلوں میں بدترین خلائق کون تھا؟ آپ نے عرض کی خدا اور رسولؐ بہتر جانتے ہیں فرمایا جس شخص نے صالحؑ کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے اور پچھلوں میں بدترین خلائق وہ شخص ہے جو تم کو قتل کریگا ایک مشابہت ان دونوں میں یہ بھی ہے کہ جس عورت کے بہکانے سے قدار نے اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے۔ اسکا نام قطامہ تھا اور ابن ملجم قاتل جناب امیرؑ کے بہکانے والی کا نام بھی قطامہ تھا۔ دیکھو تفسیر ثعلبی ۱۲

حضرت لوطؑ کا قصہ

لہ حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیمؑ کے خالہ زاد بھائی تھے۔ اور انھی کی حقیقی بہن سارہ زوجہ اولیٰ حضرت ابراہیمؑ کی تھیں۔ حضرت لوطؑ اہل موتفکات کی ہدایت کے واسطے نبی بنا کر بھیجے گئے تھے اور ان سے پانچ شہر آباد تھے۔ جن میں سب سے بڑا سدوم تھا۔ یہ لوگ مصر و شام کے درمیان شاہراہ پر آباد تھے اور حد درجہ کے بخیل تھے اور مسافروں کی آمد و رفت سے بہت گھبراتے تھے۔ آخر شیطان نے ان کے کان میں یہ پھونکا کہ جو مسافر تمہارے پاس آئے اس سے اغلام کرو تو ان کی آمد و رفت بند ہو جائے گی۔ غرض یہ لوگ فعل بد کے مرتکب ہوئے اور رفتہ رفتہ اس کے ایسے خوگر ہوئے کہ عورتوں کو بھی چھوڑ بیٹھے اور جو مہمان آتا اسے رسوا کرتے۔ اس وقت ان کی فہمائش کے واسطے خدا نے حضرت لوطؑ کو بھیجا۔ آپ نے تیس برس تک ان کی ہدایت کی اور سمجھانے کا کوئی دقیقہ

باقی صفحہ ۱۹۳ پر

قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ

آپس میں کہنے لگے کہ ان لوگوں کو اپنی بستی سے نکال باہر کرو کیونکہ یہ تو وہ لوگ ہیں جو پاک صاف

يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝۸۲ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ ۚ كَانَتْ

بننا چاہتے ہیں۔ تب ہم نے انکو اور انکے گھر والوں کو تو نجات دی مگر (صرف ایک) ان کی بیوی کہ وہ

مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝۸۳ وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ

(اپنی بداعمالی) سے پیچھے جانیوالوں میں تھی۔ اور ہم نے ان لوگوں پر (پتھر کا) مینہ برسایا پس ذرا غور تو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝۸۴ ع وَ اِلٰى مَدْيَنَ

کرو کہ گناہگاروں کا انجام آخر کیا ہوا اور (ہم نے) مدین (والوں کے)

اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

پاس ان کے بھائی شعیب کو (رسول بنا کر بھیجا) تو انہوں نے (ان لوگوں) سے کہا اے میری قوم خدا ہی کی

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

عبادت کرو اسکے سوا کوئی دوسرا تمہارا معبود نہیں (اور) تمہارے پاس تو تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک واضح و

فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ

روشن معجزہ (بھی) آچکا تو ناپ تول پوری کیا کرو اور لوگوں کو ان کی (خریدی ہوئی) چیزیں کم نہ دیا کرو

اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ

اور زمین میں اس کی اصلاح و درستی کے بعد فساد نہ کرتے پھرو۔

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۸۵ وَ لَا تَقْعُدُوْا

اگر تم سچے ایماندار ہو تو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور تم لوگ جو راستوں

بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ

پر (بیٹھ کر) جو خدا پر ایمان لایا ہے۔ اس کو ڈراتے ہو اور خدا کی راہ سے روکتے ہو اور

اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَ اذْكُرُوْۤا

اس کی راہ میں (خواہ مخواہ) کجی ڈھونڈھ نکالتے ہو اب نہ بیٹھا کرو۔ اور اس کو تو یاد کرو کہ

اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

جب تم (شمار میں) کم تھے تو خدا ہی نے تم کو بڑھایا اور ذرا غور تو کرو کہ (آخر) فساد پھیلانے والوں کا

عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۸۶ وَ اِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ

انجام کار کیا ہوا۔ اور جن باتوں کا میں پیغام لے کر آیا ہوں۔ اگر تم میں

اٰمَنُوْا بِالَّذِيْۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ طَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا

سے ایک گروہ نے انکو مان لیا اور ایک گروہ نے نہیں مانا تو (کچھ پرواہ نہیں) تم صبر سے بیٹھے (دیکھتے)

فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَ هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝۸۷

رہو۔ یہاں تک کہ خدا (خود) ہمارے درمیان فیصلہ کر دے وہ تو سب سے بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے۔



ف حضرت شعیب حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے ہیں شعیب بن میکیل بن یشجر بن مدین بن ابراہیم ان کی قوم مدین ہی کے خاندان سے تھی اور اسکی بستی کا نام بھی مدین تھا اور اس میں کل چالیس گھر تھے اور ایکہ کے لوگوں کی ہدایت بھی آپ ہی کے متعلق تھی۔ مدین والوں میں منجملہ اور بری باتوں کے دو باتیں بہت بری تھیں جس میں قریب قریب ہر شخص مبتلا تھا۔ ایک راہزنی دوسری ناپ تول میں زیادہ لینا کم دینا۔ غرض ان کی ہدایت کے واسطے آپ مبعوث ہوئے اور آپ نے ہر چند فہمائش کی مگر لوگوں نے نہ مانا تو خدا نے پہلے ان میں سخت سے سخت گرمی پیدا کر دی کہ وہ لوگ سرد ابوں میں بھی چین سے نہ رہ سکتے تھے اس کے بعد ایک خنک اور سرد ابر آیا جس کے نیچے وہ سب کے سب جمع ہو گئے اور اس نے سارے شہر کو گھیر لیا۔ پھر ایک چیخ کی آواز آئی زمین کو زلزلہ ہوا۔ آگ برسنے لگی سب ہلاک ہو گئے۔ آپ کے معجزات میں سے یہ تھا کہ آپ جب پہاڑ پر چڑھنا چاہتے تھے تو پہاڑ کی چوٹی زمین سے آ لگتی اور آپ چڑھ جاتے۔ بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ کا عصا آپ ہی کا عطیہ تھا۔ اور حضرت موسیٰ کے قبل آپ کے پاس اس سے معجزات ظاہر ہوتے تھے۔ واللہ اعلم۔

13

# قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ

تو ان کی قوم میں سے جن لوگوں کو (اپنی حشمت دنیا پر) گھمنڈ تھا کہنے لگے کہ اے شعیبؑ ہم تمہیں اور تمہارے

لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ

ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی بستی سے نکال باہر کردیں گے مگر جبکہ تم بھی ہمارے اسی مذہب و

قَرْيَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَ لَوْ كُنَّا

ملت میں لوٹ کر آ جاؤ (تو خیر) شعیب نے کہا کیا ہم اگرچہ تمہارے مذہب سے نفرت ہی

كٰرِهِيْنَ ۟ۚ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا

رکھتے ہوں۔ (تب بھی لوٹ جائیں معاذ اللہ) جب تمہارے باطل دین سے خدا نے مجھے نجات دی

فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَ مَا يَكُوْنُ

اس کے بعد بھی اب اگر ہم تمہارے مذہب میں لوٹ جائیں تب تو ہم نے خدا پر جھوٹا بہتان باندھا (نا) اور ہمارے

لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَاۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ

واسطے تو کسی طرح جائز نہیں کہ ہم تمہارے مذہب کی طرف لوٹ جائیں مگر ہاں جب میرا پروردگار اللہ چاہے

رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ

(اور وہ بھی نہ چاہے گا) ہمارا پروردگار تو اپنے علم سے تمام (عالم کی) چیزوں کو گھیرے ہوئے ہے ہم نے تو خدا ہی پر

بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَيْرُ

بھروسہ کیا۔ اے ہمارے پروردگار تو ہی ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کردے اور تو تو سب سے بہتر

الْفٰتِحِيْنَ ۝۸۹ وَ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

فیصلہ کرنیوالا ہے۔ اور ان کی قوم کے چند سردار جو کافر تھے (لوگوں سے) کہنے لگے کہ اگر تم لوگوں نے شعیب

قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝۹۰

کی پیروی کی تو اس میں شک ہی نہیں کہ تم سخت گھاٹے میں رہو گے۔

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝۹۱

غرض ان لوگوں کو زلزلہ نے لے ڈالا[1] بس تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ جن لوگوں

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۛۚ

نے شعیب کو جھٹلایا تھا وہ (ایسے مر مٹے کہ) گویا ان بستیوں میں کبھی آباد ہی نہ تھے جن لوگوں نے

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ۝۹۲

شعیب کو جھٹلایا وہ ہی لوگ گھاٹے میں رہے۔

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ

تب شعیبؑ ان لوگوں کے سر سے ٹل گئے اور (ان سے مخاطب ہو کر) کہا اے میری قوم میں نے تو اپنے

رَبِّيْ وَ نَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝۹۳

پروردگار کے پیغام تم تک پہنچا دیئے اور تمہاری خیر خواہی کی تھی پھر اب میں کافروں پر کیونکر افسوس کروں۔

---

قصہ شعیبؑ کے اخلاقی نتیجے

[1] اس قصے کے اخلاقی نتیجے حسب ذیل ہیں:-

۱: عبادت کی ترغیب۔
۲: توحید کی تحریص۔
۳: ناپ تول میں خیانت نہ کرنا۔
۴: مفسدہ پردازی سے بچنا۔
۵: رہزنی سے بچنا
۶: اپنے جتھے پر نہ اترانا۔
۷: حق بات میں آپس کے پھوٹ سے نہ ڈرنا۔
۸: مصیبت کے وقت خدا پر بھروسہ کرنا۔
۹: نادان کے بہکانے میں نہ آنا۔
۱۰: ہٹ دھرموں پر پچھتانے اور ترس کھانے کا بے جا ہونا۔

بقیہ حاشیہ ص ۱۹۱

اٹھا نہ رکھا۔ مگر ان لوگوں نے نہ مانا۔ آخر خدا کے غضب میں پڑے کہ حضرت جبرئیلؑ ان کے شہروں کو اپنے پروں میں اٹھا کر آسمان تک لے گئے اور وہاں سے الٹ کے زمین پر پھینک دیا۔ کہ سب کے سب ہلاک ہو گئے۔ اور جو لوگ اس شہر سے باہر تھے۔ ان پر پتھر کا مینہ برسا اور وہ یوں ہلاک ہوئے۔ ۱۲

[3] اس کی بدکاری کے واسطے بس یہی بات کافی ہے کہ جو لوگ اس کے مرتکب ہوں انکی سزا شریعت نے یہ قرار دی ہے کہ فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کرنا چاہیئے۔ یا ان پر دیوار گرا دی جائے کہ دب کر مر جائیں یا بلندی سے گرا دیئے جائیں اور جب وہ مر جاتے ہیں تو ان کی لاش قبر میں نہیں رہتی بلکہ قوم لوطؑ کے ساتھ پہنچا دی جاتی ہے اور اس کا حشر انہی کے ساتھ ہو گا۔ ۱۲

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِىْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِىٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا

اور جنے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا مگر وہاں کے رہنے والوں کو (کہنا نہ ماننے پر) سختی اور مصیبت

بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ۝٩٤ ثُمَّ بَدَّلْنَا

میں مبتلا کیا تاکہ وہ لوگ (ہماری بارگاہ میں) گڑگڑائیں۔ پھر ہم نے تکلیف کی جگہ

مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ

آرام لے کو بدل دیا۔ یہانتک کہ وہ لوگ بڑھ نکلے اور کہنے لگے کہ اس طرح کی تکلیف و آرام تو ہمارے

مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً

باپ دادوں کو بھی پہنچ چکا ہے تب ہم نے (اس بڑھ نکلنے کی سزا میں) اچانک انکو عذاب میں گرفتار کیا اور وہ

وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝٩٥ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا

بالکل بے خبر تھے۔ اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لاتے اور

وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

پرہیزگار بنتے تو ہم ان پر آسمان و زمین کی برکتوں (کے دروازے) کو کھول دیتے مگر (افسوس) ان لوگوں

وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝٩٦

نے (ہمارے پیغمبروں کو) جھٹلایا۔ ہم نے بھی ان کی کرتوتوں کی بدولت انکو (عذاب میں) گرفتار کیا۔

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ

تو کیا (ان) بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بے خبر ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب راتوں رات آجائے جبکہ وہ

نَآئِمُوْنَ ۝٩٧ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا

پڑے بیخبر سوتے ہوں۔ یا ان بستیوں والے اس سے بے خوف ہیں کہ ان پر دن دہاڑے ہمارا عذاب آپہنچے جبکہ وہ

ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝٩٨ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا

کھیل کود میں مشغول ہوں تو کیا یہ لوگ خدا کی تدبیر سے ڈھیٹ ہو گئے ہیں۔ تو (یاد رہے کہ) خدا کے داؤ سے صرف گھاٹا

يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝٩٩ اَوَلَمْ

اُٹھانے والے ہی نڈر ہو بیٹھے ہوں۔ کیا جو لوگ اہل زمین کے بعد زمین

يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ

کے وارث (و مالک) ہوتے ہیں۔ انہیں یہ معلوم نہیں کہ اگر ہم چاہتے تو انکے گناہوں کی بدولت انکو مصیبت

اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى

میں پھنسا دیتے (مگر یہ لوگ ایسے ناسمجھ ہیں کہ گویا) ان کے دلوں پر ہم خود مہر کر دیتے ہیں کہ یہ لوگ

قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝١٠٠ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ

کچھ سنتے ہی نہیں۔ (اے رسولؐ) یہ چند بستیاں ہیں جنکے حالات ہم تم سے بیان کرتے ہیں اور

عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

اس میں تو شک ہی نہیں کہ انکے پیغمبر ان کے پاس بہت واضح و روشن معجزے لے کر

لے اس لحاظ سے کہ ان کی نیکیوں کا بدلہ دنیا ہی میں ہو جائے اور قیامت میں جب وہ ہمارے سامنے آئیں تو زرے کورے بدہی ہوں۔

اُمت کی فہمائش

بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ

آئے مگر یہ لوگ جس کو پہلے جھٹلا چکے تھے۔ اس پر بھلا کاہے کو ایمان لانے والے تھے۔ خدا یوں کافروں

قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ۝۱۰۱

کے دلوں پر علامت مقرر کر دیتا ہے (کہ یہ ایمان نہ لائیں گے)

وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ

اور ہم نے تو ان میں سے اکثروں کا عہد[1] ٹھیک نہ پایا۔ اور ہم نے ان میں سے

اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ۝۱۰۲ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى

اکثروں کو بدکار ہی پایا پھر ہم نے (ان پیغمبران مذکورین کے) بعد موسیٰ کو فرعون[2] اور

بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ

اس کے سرداروں کے پاس معجزے عطا کر کے (رسول بنا کر) بھیجا تو ان لوگوں نے ان معجزات کے ساتھ (بڑی بڑی)

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۱۰۳ وَقَالَ مُوْسٰى

شرارتیں کیں۔ پس ذرا غور تو کرو کہ آخر فسادیوں کا انجام کیا ہوا۔ اور موسیٰ نے (فرعون سے) کہا اے

يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰۴ حَقِيْقٌ

فرعون میں یقیناً پروردگار عالم کا رسول ہوں۔ مجھ پر واجب ہے کہ خدا

عَلٰۤى اَنْ لَّاۤ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ

پر سچ کے سوا (ایک حرف بھی جھوٹ) نہ کہوں۔ میں یقیناً تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح و

بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۝۱۰۵

روشن معجزہ لے کر آیا ہوں تو تو بنی اسرائیل کو میرے ہمراہ کر دے۔

قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَاۤ اِنْ كُنْتَ

(فرعون) کہنے لگا اگر تم سچے ہو اور واقعی کوئی معجزہ لے کر آئے ہو تو اسے دکھاؤ (یہ سنتے ہی)

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۱۰۶ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ

موسیٰ نے اپنی چھڑی (زمین پر) ڈال دی۔ پس یکایک (اچھا خاصا) ظاہر بظاہر اژدہا بن گئی۔ اور اپنا ہاتھ باہر

مُّبِيْنٌ ۝۱۰۷ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝۱۰۸ ع

نکالا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ہر شخص کی نظر میں جگمگا رہا ہے۔

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۝۱۰۹

تب فرعون کی قوم کے چند سرداروں نے کہا یہ تو البتہ بڑا ماہر جادوگر ہے۔

يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝۱۱۰

یہ چاہتا ہے کہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال باہر کر دے تو اب تم لوگ اسکے بارے میں کیا صلاح دیتے ہو۔

قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝۱۱۱

(آخر سب نے متفق اللفظ کہا کہ (اے فرعون) ان کو اور انکے بھائی (ہارونؑ) کو چندے مقید رکھو اور (اطراف کے)



حضرت موسیٰ کا قصہ

[1] وہ عہد جو ان لوگوں نے خوف و ضرر کو دیکھ کر کیا تھا کہ اگر یہ بلا ہم سے دفع ہو گئی تو ہم ایمان لائیں گے۔

[2] فرعون جس کا نام ولید بن مصعب بن ریان تھا۔ اور ریان حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں مصر کا بادشاہ تھا۔ اور چونکہ حضرت یوسفؑ خریدے گئے تھے۔ اسی وجہ سے یہ فرعون (ولید) بنی اسرائیل کو اپنا غلام سمجھتا تھا اور اسی کے پنجہ سے بنی اسرائیل کو چھڑانے کے واسطے حضرت موسیٰؑ مصر میں بھیجے گئے۔ فرعون نے چار سو برس زندگی کی تھی اور خدا کی شان اسکو کبھی کوئی بیماری نہ ہوئی۔ اسکی خوراک اکثر منقے تھے۔ اس نے سات شہر بنائے تھے اور سب کے گرد نیستان تھے۔ اور ان میں شیر چھڑوا دیئے گئے مگر حضرت موسیٰؑ محفوظ رہے۔ مگر جب حضرت موسیٰؑ اونی ٹوپی کرتا پہنے اور بالوں کی ایک رسی کمر میں باندھے مصر میں آئے تو شیر خود ڈر کر بھاگے۔ جب شہر میں آئے تو جس دروازے پر پہنچے خود بخود کھل گیا جب فرعون کے دروازے پر پہنچے تو دربانوں نے نہ جانے دیا۔ ایک دن ان کمبختوں نے کہا کہ خدا کو دوسرا آدمی نہیں ملتا تھا کہ اس نے تم کو بھیجا۔ یہ سن کر آپ کو غصہ آیا اور ایک عصا کا مارنا تھا کہ دروازہ خود بخود کھل گیا۔ اور آپ اندر چلے گئے۔ اور جس دروازے پر آپ عصا مارتے کھل جاتا۔ یہاں تک کہ فرعون کے پاس پہنچے تو اس نے لوگوں کو منع کیا کہ مت روکو۔ آپ نے فرمایا کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ اس نے کہا اگر سچے ہو تو کوئی معجزہ دکھاؤ۔ آپ نے عصا کو زمین پر ڈال دیا کہ وہ ایک عظیم الشان اژدہا بن کر منہ کھولے فرعون کی طرف بڑھا اور فرعون نے دیکھا کہ اسکے پیٹ کے اندر آگ شعلہ زن ہے اور وہ اور اسکے ساتھی خوف سے بھاگے اور فرعون کو تو ڈر کے مارے دست آنے لگے۔ اور اس بھگدڑ میں بہت سے لوگ کچل کر مر گئے۔ اس وقت فرعون کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔ خدا کے واسطے اسے اٹھا لو۔ آپ نے اٹھایا تو پھر جیسا تھا ویسا بن گیا۔ ۱۲

يَأْتُوكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيمٍ ﴿١١٢﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ

شہروں میں ہرکاروں کو بھیج کہ تمام بڑے جادوگروں کو جمع کرکے آپکے دربار میں حاضر کریں۔ جب سب جادوگر سب فرعون

قَالُوٓا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِينَ ﴿١١٣﴾ قَالَ

کے پاس حاضر ہوکر کہنے لگے کہ اگر ہم (موسیٰؑ سے) جیت جائیں تو ہم کو بڑا (بھاری) انعام ضرور ملنا چاہیئے۔ فرعون نے

نَعَمْ وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿١١٤﴾ قَالُوا يٰمُوسٰىٓ

کہا ہاں (ہاں انعام ہی نہیں) بلکہ پھر تو تم ہمارے دربار کے مقربین سے ہوگے۔ اور (مقررہ وقت پر سب جمع ہوئے تو)

إِمَّآ أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّآ أَنْ نَكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ ﴿١١٥﴾

بول اُٹھے کہ اے موسیٰؑ یا تم اپنے منتر پھینکو یا ہم ہی (اپنے اپنے) منتر پھینکیں۔ موسیٰؑ نے

قَالَ أَلْقُوا ۚ فَلَمَّآ أَلْقَوْا سَحَرُوٓا أَعْيُنَ النَّاسِ

کہا (اچھا پہلے) تم ہی پھینک (کے اپنا حوصلہ نکال) لو۔ تب جونہی ان لوگوں نے (اپنی رسیاں)

وَاسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَآءُو بِسِحْرٍ عَظِيمٍ ﴿١١٦﴾ وَأَوْحَيْنَآ

ڈالیں تو لوگوں کی نظربندی کردی (کہ سب سانپ معلوم ہونے لگیں) اور لوگوں کو ڈرا دیا۔ اور ان لوگوں نے بڑا

إِلٰى مُوسٰىٓ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ

(بھاری) جادو دکھا دیا اور ہمنے موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی کہ (بیٹھے کیا ہو) تم بھی اپنی چھڑی ڈالدو کیا دیکھتے ہیں

مَا يَأْفِكُونَ ﴿١١٧﴾ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا

کہ وہ چھڑی انکے بنائے ہوئے (جھوٹے) سانپوں کو ایک ایک کرکے نگل رہی ہے۔ القصہ حق بات تو (جم گئی) ثابت ہوگئی اور

يَعْمَلُونَ ﴿١١٨﴾ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صٰغِرِينَ ﴿١١٩﴾ وَ

انکی ساری کارستانی ملیامیٹ ہوگئی پس (فرعون اور اس کے طرفدار سب کے سب اس اکھاڑے میں) وہیں ہارے اور ذلیل ورسوا

أُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِينَ ﴿١٢٠﴾ قَالُوٓا ءَامَنَّا بِرَبِّ

ہوکر پلٹے اور جادوگر سب (موسیٰؑ کے سامنے) سجدہ میں گر پڑے۔ اور (عاجزی سے) بولے ہم سارے جہان کے

الْعٰلَمِينَ ﴿١٢١﴾ رَبِّ مُوسٰى وَهٰرُونَ ﴿١٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ

پروردگار پر ایمان لائے۔ جو موسیٰؑ اور ہارونؑ کا پروردگار ہے۔ فرعون نے کہا (ہائیں) تم لوگ میری

ءَامَنْتُمْ بِهِۦ قَبْلَ أَنْ ءَاذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ

اجازت کے قبل اس پر ایمان لے آئے یہ ضرور تم لوگوں کی مکاری ہے جو تم لوگوں نے اس شہر میں پھیلا رکھی ہے تاکہ

مَّكَرْتُمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ لِتُخْرِجُوا مِنْهَآ أَهْلَهَا ۖ فَسَوْفَ

اس کے باشندوں کو یہاں سے نکال باہر کرو پس تمہیں عنقریب ہی اس شرارت کا مزا معلوم ہو جائے

تَعْلَمُونَ ﴿١٢٣﴾ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِّنْ

گا۔ میں تو یقیناً تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کٹوا ڈالونگا پھر تم سب کے سب کو سولی

خِلٰفٍ ثُمَّ لَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٢٤﴾ قَالُوٓا إِنَّآ إِلٰى

دے دونگا۔ جادوگر کہنے لگے ہمکو تو (آخر ایک روز) اپنے پروردگار کیطرف لوٹ کر جانا (مرجانا) ہے۔ اور تو ہم سے



## حضرت موسیٰؑ کا جادوگروں سے مقابلہ

ل بارہ ہزار جادوگر جمع ہوئے تھے ان سب کے اُستاد چار شخص تھے۔ سادور، غادور، خطط، مسفی، اور ان چاروں کا بھی ایک اُستاد تھا جسکا نام شمعون تھا۔ مگر جب ان لوگوں نے مصر میں آتے ہی یہ سُن لیا تھا کہ حضرت موسیٰؑ کے سوتے وقت بھی عصا اژدہا بن کر ان کی حفاظت کرتا ہے۔ اسی وقت انکی ہمت پست ہوگئی تھی۔ کیونکہ جادوگر کے سونے کے بعد جادو کا اثر نہیں رہتا۔ یہ مقابلہ اسکندریہ کی زمین پر ہوا تھا اور وہاں کی تمام خلقت اور فرعون کا لشکر بھی موجود تھا۔ اور خود فرعون ایک تخت پر بیٹھا تماشہ دیکھ رہا تھا۔

جادوگروں کا کیا اچھا انجام ہوا

رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝١٢٥ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا

اسکے سوا اور کیا ہے کی عداوت رکھتا ہے کہ جب ہمارے پاس خدا کی نشانیاں آئیں تو ہم ان پر ایمان لے آئے

بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا

(اور اب تو ہماری یہ دعا ہے کہ) اے ہمارے پروردگار ہم پر صبر (کامل) برسا اور ہمیں اپنی فرمانبرداری کی حالت

وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝١٢٦ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ

میں دنیا سے اُٹھالے۔ اور فرعون کی قوم کے چند سرداروں نے (فرعون سے) کہا کہ کیا آپ موسیٰ اور اس

اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَ

کی قوم کو (انکی حالت پر) چھوڑ دیں گے کہ ملک میں فساد کرتے پھریں اور آپ کو اور آپکے خداؤں (کی پرستش) کو

يَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَ

چھوڑ بیٹھیں۔ فرعون کہنے لگا (تم گھبراؤ نہیں) ہم عنقریب ہی انکے بیٹوں کو قتل کرتے ہیں اور انکی عورتوں کو لونڈیاں

نَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ۝١٢٧ قَالَ

بنانے کیلئے زندہ رکھتے ہیں اور ہم تو ان پر ہر طرح قابو رکھتے ہیں۔ (یہ سنکر) موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ

مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ

(بھائیو) خدا سے مدد مانگو اور صبر کرو ساری زمین تو خدا ہی کی ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس کو

الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ

چاہے اسکا وارث (مالک) بنائے ۔ اور خاتمہ بخیر تو بس پرہیزگاروں ہی کا ہے۔ وہ

الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝١٢٨ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ

لوگ کہنے لگے کہ (اے موسیٰ) تمہارے آنے کے قبل ہی سے اور تمہارے آنے کے بعد بھی ہمکو تو برابر

تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ

تکلیف ہی پہنچ رہی ہے (آخر کہاں تک صبر کریں) موسیٰ نے کہا عنقریب ہی تمہارا پروردگار

اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ

تمہارے دشمن کو ہلاک کریگا اور تمہیں (اسکا) جانشین بنانے گا۔ پھر دیکھے گا کہ تم کیسا

فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝١٢٩ وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ

کام کرتے ہو۔ اور بیشک ہم نے فرعون کے لوگوں کو برسوں سے قحط اور پھلوں کی کمی پیداوار

بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝١٣٠

(کے عذاب) میں گرفتار کیا تاکہ وہ لوگ عبرت حاصل کریں۔

بنی اسرائیل کی شرارت

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ

تو جب انہیں کوئی راحت ملتی تو کہنے لگتے کہ یہ تو ہمارے لیے سزاوار ہی ہے اور جب کوئی

سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا

انہیں مصیبت پہنچتی تو موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی بدشگونی سمجھتے دیکھو انکی بدشگونی تو

لہ سبحان اللہ کیا دعا تھی اور کیسے وقت ان کی زبان سے نکلی تھی کہ تاثیر میں تیر بہدف نکلی۔ خدا کی شان صبح کو یہ لوگ کافر تھے۔ کچھ دن چڑھے اپنا جادو لوگوں کو دکھلایا، اور فرعون کی عزت کی قسم کھائی، اور نماز ظہر کے وقت ان پر خدا کا فضل ہوا اور ایمان لائے، اور نماز عصر کے وقت انکے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے۔ اور مغرب کے وقت سولی دی گئی، اور بہشت میں پہنچے اللہ اکبر، ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ ع
صبح دم خنجر تیغ فنی ؛ جنت فردوس میں شام
انہی کے واسطے منزل ہے۔ ١٢

طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣١﴾ وَ

خدا کے ہاں (لکھی جا چکی) تھی مگر بہتیرے لوگ نہیں جانتے ہیں اور

قَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا

(فرعون کے لوگ موسیٰؑ سے ایک مرتبہ) کہنے لگے کہ تم ہم پر جادو کرنے کے لیے چاہے جتنی نشانیاں لاؤ مگر ہم

نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٢﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَ

تو تم پر کسی طرح ایمان نہیں لائیں گے۔ تب ہمنے ان پر (پانی کے) طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈھک

الْجَرَادَ وَ الْقُمَّلَ وَ الضَّفَادِعَ وَ الدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫

اور خون (کا عذاب) بھیجا کر سب جُدا جُدا (ہماری قدرت کی) نشانیاں تھیں۔ اس پر بھی وہ لوگ

فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿١٣٣﴾ وَ لَمَّا وَقَعَ

تکبر ہی کرتے رہے اور وہ لوگ گنہگار تو تھے ہی۔ اور جب ان پر عذاب آپڑا

عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا

تو کہنے لگے اے موسیٰؑ تم سے جو خدا نے (قبولِ دعا کا) عہد کیا ہے اسی کی اُمید پر اپنے خدا سے دعا

عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ

مانگو، اور اگر تم نے ہم سے عذاب کو ٹال دیا تو ہم ضرور تم پر ایمان لائیں گے اور تمہارے ساتھ بنی اسرائیل

لَكَ وَ لَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٣٤﴾ فَلَمَّا

کو بھی ضرور بھیجدیں گے۔ پھر جب ہم ان سے اس وقت کے

كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا

واسطے جس وقت تک وہ ضرور پہنچتے عذاب کو ہٹا لیتے تو پھر فوراً بد عہدی

هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿١٣٥﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ

کرنے لگتے۔ تب (آخر) ہمنے ان سے (ان کی شرارتوں کا) بدلہ لیا تو چونکہ وہ لوگ

فِى الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا

ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ان سے غافل رہتے تھے ہم نے

غٰفِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾ وَ اَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا

انہیں دریا میں ڈبو دیا۔ اور جن بیچاروں کو یہ لوگ کمزور سمجھتے تھے۔ انہی کو (ملکِ شام کی) زمین کا

يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا الَّتِىْ

جس میں ہم نے (زرخیز ہونے کی) برکت دی تھی اس کے پورب پچھم (سب کا) وارث (مالک) بنا دیا اور

بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى

چونکہ بنی اسرائیل نے (فرعون کے ظلموں پر) صبر کیا تھا اس لیے تمہارے پروردگار کا نیک وعدہ (جو اس نے

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَ دَمَّرْنَا مَا كَانَ

بنی اسرائیل سے کیا تھا) پورا ہو گیا، اور جو کچھ فرعون اور اس کی قوم کے لوگ کرتے تھے، اور جو



## فرعونیوں پر طرح طرح کے عذاب

ل جادوگروں کے ایمان لانے پر مصر کے بہت سے لوگ ایمان لانے تھے ان سب کو فرعون نے اپنے وزیر ہامان کے بہکانے سے مقید کر دیا اور جب موسیٰؑ کی سفارش پر بھی نہ چھوڑا تو حضرت موسیٰؑ اپنے لوگوں کے ساتھ شہر کے باہر جا کر خیموں میں رہے اور ادھر خدا نے ان پر طوفان بھیجا کر ان کے سارے مکانات منہدم ہو گئے اور شہر چھوڑ کر جنگل میں جا بسے اس وقت فرعون نے حضرت مُوسیٰؑ سے کہا کہ تم دُعا کرو اگر یہ سب ہٹ گیا تو ہم قیدیوں کو چھوڑ دینگے جب طوفان ہٹ گیا تو وعدہ وفا نہ کیا۔ اسکے بعد ٹڈیوں کا عذاب آیا اور انکی تمام کھیتیاں اور باغ برباد ہو گئے۔ اس کے بعد چچڑیاں آئیں کہ ان لوگوں کے بدن پر اور کپڑوں میں پڑ گئیں۔ اور تل بھر زمین خالی نہ تھی پھر مینڈھکوں کا عذاب آیا انکے کان اور ناک سے نکلتے تھے۔ کھانوں میں پڑ جاتے تھے پھر دریائے نیل کو خدا نے خون بنایا مگر وہی پانی بنی اسرائیل کے واسطے اصل پانی تھا یہاں تک کہ قبطی سبطیوں سے کہتے تھے کہ تم اپنے مُنہ میں پانی لے کر میرے مُنہ میں رکھ دو۔ مگر اس پر بھی جب انکے مُنہ میں آتا تھا تو خون ہو جاتا تھا۔ اس کے بعد پھر ان پر برف کا عذاب آیا کہ اس سے دب کر بہت سے لوگ مر گئے۔ غرض جب عذاب آتا تو فرعون حضرت مُوسیٰؑ کی خوشامد کرتا کہ اب کی تمہاری دُعا سے نجات ہو وے تو ضرور قیدیوں کو چھوڑ دوں گا اور ایمان بھی لاؤنگا۔ اور جب وہ بلا ٹل جاتی تو پھر کچھ نہیں۔ یونہی چالیس برس گزر گئے۔ آخر خدا نے ان پر وبا بھیجی اور اسمیں نصف شب کو ہر شخص کا بڑا بیٹا مر گیا۔ غرض ہر شخص اپنے غم میں مبتلا ہُوا حضرت مُوسیٰؑ بنی اسرائیل کو قید سے چھڑا چلتے ہُوئے پھر کئی روز کے بعد جب فرعون کو اطمینان ہُوا اور خبر لگی تو پیچھا کیا۔ آخر ڈوب مرا۔

يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَ قَوْمُهٗ وَ مَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ۝۱۳۷ وَ
اونچی اونچی عمارتیں بناتے تھے سب ہم نے برباد کر دیں. اور

جٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ
ہمنے بنی اسرائیل کو دریا کے اس پار اتار دیا تو ایک ایسے لے لوگوں پر سے گذرے جو اپنے (ہاتھوں

يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ
سے بنائے ہوئے) بتوں (کی پرستش) پر جمے بیٹھے تھے (تو انکو دیکھ کر بنی اسرائیل موسٰیؑ سے) کہنے لگے اے موسٰیؑ

اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝۱۳۸
جیسے ان لوگوں کے معبود (بت) ہیں ویسے ہی ہمارے لیے بھی ایک معبود بناؤ موسٰیؑ نے جواب دیا کہ تم تو بڑے جاہل لوگ ہو

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا
(اے کمبختو) یہ لوگ جس مذہب پر ہیں وہ یقینی برباد ہو کر رہے گا۔ اور جو عمل یہ لوگ کر رہے ہیں وہ سب

يَعْمَلُوْنَ ۝۱۳۹ قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّ هُوَ
ملیامیٹ ہو جائے گا (موسٰیؑ نے یہ بھی) کہا کیا (تمہارا مطلب یہ ہے کہ) خدا کو چھوڑ کر میں دوسرے کو تمہارا معبود تلاش

فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۴۰ وَ اِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ
کروں حالانکہ اس نے تمکو ساری خدائی پر فضیلت دی ہے۔ (اے بنی اسرائیل وہ وقت یاد کرو) جب ہمنے تمکو فرعون

فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ
کے لوگوں سے نجات دی جب وہ تمہیں بڑی بڑی تکلیفیں پہنچایا کرتے تھے تمہارے بیٹوں کو تو چن چن کر قتل کرتے

وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
تھے اور تمہاری عورتوں کو (لونڈیاں بنانے کیواسطے) زندہ رکھ چھوڑتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے

عَظِيْمٌ ۝۱۴۱ ع وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا
(تمہارے صبر کی) سخت آزمائش تھی۔ اور ہمنے موسٰیؑ سے (توریت دینے کے لیے) تیس ² راتوں کا وعدہ کیا اور

بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَ قَالَ
ہمنے اس میں دس روز (بڑھا کر) پورا کر دیا غرض اس کے پروردگار کا وعدہ چالیس رات میں

مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَ اَصْلِحْ
پورا (چلہ) ہو گیا اور (چلتے وقت) موسٰیؑ نے اپنے بھائی ہارونؑ سے کہا کہ تم میری قوم میں میرے جانشین ³ رہو

وَ لَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۱۴۲ وَ لَمَّا جَآءَ مُوْسٰى
اور ان کی اصلاح کرنا اور فساد کرنے والوں کے طریقہ پر نہ چلنا. اور جب موسٰیؑ ہمارا وعدہ پورا کرنے

لِمِيْقَاتِنَا وَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ
(کوہ طور پر) آئے اور انکا پروردگار ان سے ہمکلام ⁴ ہوا تو موسٰیؑ نے عرض کی کہ خدایا تو مجھے اپنی جھلک دکھا دے کہ میں

قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ
تجھے دیکھوں خدا نے فرمایا تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے مگر ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھو ہم اس پر اپنی تجلی ڈالتے ہیں

---

بنی اسرائیل کی حماقت

توریت ملنے کے لئے طور پر تیس اور چالیس راتیں بلانا

حضرت ہارون کی خلافت

خدا کے دیکھنے کا سوال

¹ ملک یمن میں قبیلہ لخم کے لوگ ۔۱۲

² حضرت موسٰیؑ نے خدا کے وعدہ کے موافق بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا کہ فرعون کے پنجہ سے چھوٹنے کے بعد تمہارے واسطے ایک ایسی کتاب لاؤنگا جس میں تمام احکام موجود ہونگے پس پھر کیا تھا "دیوانہ را ہوئے بس است" ان لوگوں نے تقاضا شروع کیا حضرت موسٰیؑ کو درخواست کرنی پڑی کہ کتاب بھیجدے۔ وہاں سے حکم ہوا کہ ایک مہینہ کوہ طور پر آکر روزے رکھو اور روزے سے جو بدبو آپ کے منہ میں ہو گئی تھی تو آپ کو شرم آئی کہ اس طرح خدا سے کیا مناجات کروں تو انہوں نے مسواک کر لی۔ اس پر وحی آئی کہ اے موسٰیؑ یہ تم نے کیا کیا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ روزے کی بو میرے نزدیک مشک کی لپٹ سے زیادہ اچھی ہے۔ اس کے جرمانہ میں ذی الحجہ کے دس روزے اور رکھو کے بغیر مسواک کے آؤ، تب توراۃ ملے گی چنانچہ آپ نے جب ایسا ہی کیا تب توراۃ ملی اور لے کر آئے۔

³ حضرت موسٰیؑ نے چالیس دن کیلئے اپنی اُمت کا بغیر خلیفہ وجانشین کے خود سر بنا دینا مناسب نہ سمجھا تو کیونکر ہو سکتا تھا کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی اُمت کو قیامت تک کے لیے اپنی طرف سے بغیر خلیفہ بنائے چھوڑ جاتے۔ ۱۲

⁴ خدا کے کلام کرنے کا معاذاللہ یہ مطلب نہیں کہ وہ منہ اور زبان رکھتا ہے، اور اس سے باتیں کرتا ہے۔ بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ جس چیز میں چاہے کلام کو پیدا کر دے چنانچہ حضرت موسٰیؑ سے باتیں کرنے میں ایک درخت سے آواز نکلتی تھی۔

فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي ۚ فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُ

پس اگر پہاڑ اپنی جگہ پر قائم رہے تو سمجھنا کہ عنقریب مجھے بھی دیکھ لوگے (ورنہ نہیں) پھر جب ان کے پروردگار

لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا ۚ فَلَمَّا أَفَاقَ

نے پہاڑ پر تجلی ڈالی تو اس کو چکنا چور کر دیا اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑے پھر جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے

قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ۝١٤٣

خداوندا تو (دیکھنے دکھانے سے) پاک و پاکیزہ ہے میں نے تیری بارگاہ میں توبہ کی اور میں سب سے پہلے تیری عدم رؤیت کا یقین کرتا ہوں

قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِي

خدا نے فرمایا اے موسیٰ میں نے تمکو تمام لوگوں پر اپنی پیغمبری اور ہمکلامی (کا درجہ) دے کر برگزیدہ کیا ہے۔

وَبِكَلَامِي فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝١٤٤

تب جو (کتاب تورات) ہم نے تم کو عطا کی ہے اسے لو اور شکر گزار بنو۔

وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْعِظَةً وَ

اور ہم نے (تورات کی) تختیوں میں موسیٰ کے لیے ہر طرح کی نصیحت اور ہر چیز کا تفصیل وار بیان لکھ دیا تھا تو (اے

تَفْصِيلًا لِكُلِّ شَيْءٍ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ

موسیٰ) تم اسے مضبوطی سے لو (عمل کرو) اور اپنی قوم کو حکم دے دو کہ اس میں کی اچھی باتوں پر عمل کرو، اور میں بہت

يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا ۚ سَأُرِيكُمْ دَارَ الْفَاسِقِينَ ۝١٤٥

جلد تمہیں بدکرداروں کا گھر دکھا دونگا (کہ کیسے اجڑتے ہیں۔)

سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ

جو لوگ (خدائی) زمین پر ناحق اکڑتے پھرتے ہیں، ان کو اپنی آیتوں سے بہت جلد پھیر دونگا اور (میں کیا پھیرونگا

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوا

خود انکا دل ایسا سخت ہے کہ) اگر دنیا جہان کے) سارے معجزے بھی دیکھ لیں تو بھی یہ ان پر ایمان نہیں

بِهَا وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ

لائیں گے اور اگر سیدھا رستہ دیکھ بھی لیں تو بھی اپنی راہ نہ بنائیں گے اور گمراہی کی راہ دیکھ لیں گے۔

سَبِيلًا وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۚ

تو جھٹ پٹ اسکو اپنا طریقہ بنا لیں گے۔ یہ کج روی اس سبب سے ہوئی کہ ان لوگوں نے ہماری

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ۝١٤٦

آیتوں کو جھٹلا دیا اور ان سے غفلت کرتے رہے۔

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو اور آخرت کی حضوری کو جھٹلایا انکا سب کیا کرایا اکارت ہو گیا۔ انکو بس ان ہی کے

أَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝١٤٧

اعمال کی جزا (یا سزا) دی جائے گی جو وہ کرتے تھے۔

وَ اتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا
اور موسٰیؑ کی قوم نے (کوہِ طور پر) انکے جانے کے بعد (اپنے زیور) کو گلا کر) ایک بچھڑے [1] کی مُورت بنائی۔
جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ یَرَوْا اَنَّهٗ لَا یُكَلِّمُهُمْ وَ
(یعنی ایک جسم جس میں گائے کی سی آواز تھی) (افسوس) کیا ان لوگوں نے اتنا بھی نہ دیکھا کہ وہ نہ تو [2] ان
لَا یَهْدِیْهِمْ سَبِیْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَ كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۸﴾
سے بات ہی کر سکتا ہے اور نہ کسی طرح کی ہدایت ہی کر سکتا ہے (خلاصہ) ان لوگوں نے اسے (اپنا معبود) بنا
وَ لَمَّا سُقِطَ فِیْۤ اَیْدِیْهِمْ وَ رَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ
لیا اور آپ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے اور جب وہ پچھتائے اور انہوں نے اپنے کو یقینی گمراہ دیکھ لیا تب کہنے
قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَ یَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ
لگے کہ اگر ہمارا پروردگار ہم پر رحم نہیں کریگا اور ہمارا قصور نہ معاف کریگا تو ہم یقینی گھاٹا اُٹھانے والوں میں ہو
مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَ لَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ
جائیں گے۔ اور جب موسٰیؑ پلٹ کر اپنی قوم کی طرف آئے تو (یہ حالت دیکھ کر) رنج و غصہ
غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْۢ بَعْدِیْ ۚ
میں (اپنی قوم سے) کہنے لگے کہ تم لوگوں نے میرے بعد بہت بُری حرکت کی تم لوگ اپنے پروردگار کے حکم
اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَ اَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَ اَخَذَ بِرَاْسِ
(میرے آنے) میں کس قدر جلدی کر بیٹھے اور (توریت کی) تختیوں کو [3] پھینک دیا اور اپنے بھائی (ہارونؑ) کے سر
اَخِیْهِ یَجُرُّهٗۤ اِلَیْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ
کے بالوں) کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے (اس پر ہارونؑ نے) کہا کہ اے میرے ماں جائے میں کیا کرتا قوم نے
اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَ كَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ ۖؗ فَلَا تُشْمِتْ
مجھے حقیر سمجھا اور (میرا کہنا نہ مانا بلکہ) قریب تھا کہ مجھے مار ڈالیں تو مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسوائیے اور مجھے ان
بِیَ الْاَعْدَآءَ وَ لَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۵۰﴾
ظالم لوگوں کے ساتھ نہ قرار دیجئے
قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِاَخِیْ وَ اَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ۖؗ
(تب) موسٰیؑ نے کہا اے میرے پروردگار مجھے اور میرے بھائی کو بخشدے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر
وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۵۱﴾ ع اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا
اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ بیشک جن لوگوں نے بچھڑے کو (اپنا معبود) بنالیا
الْعِجْلَ سَیَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ ذِلَّةٌ فِی
ان پر عنقریب ہی ان کے پروردگار کی طرف سے عذاب نازل ہوگا، اور دُنیاوی زندگی میں ذلت اور
الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ ﴿۱۵۲﴾
(اسکے علاوہ) ہم بہتان باندھنے والوں کو ایسی ہی سزا کیا کرتے ہیں۔



حضرت موسٰیؑ کا غصہ

[1] سامری نے حضرت جبرائیل کے گھوڑے کے سُم تلے کی زمین دیکھ لی تھی کہ وہ جی جاتی ہے اور جلنے لگتی ہے تو اسکو اُٹھا رکھا تھا۔ اور شیطان کے مشورے سے اسے مُورت کے خول میں رکھ دی تو وہ بولنے لگی اور اس کی کھال پر روئیں اور بال نکل آئے، اور اس ذریعہ سے بنی اسرائیل کو اپنے قبضہ میں کر لیا کہ جس طرح درخت سے خدا کی آواز آتی تھی۔ اسی طرح اس سے بھی آتی ہے ان لوگوں نے بھی سمجھ لیا کہ یہی خدا ہے۔ ۱۲

[2] اس بنا پر کہ ہمارے مصنوع صانع کیونکر ہو سکتے ہیں۔ ۱۲

[3] چونکہ خدا کے بارے میں یہ گستاخی سامری کی بدولت ہوئی تھی اس وجہ سے اپنے آپے سے باہر ہو گئے اور جھنجلا کے تختیاں پھینک دیں اور حضرت ہارونؑ کے بال اس قصور پر پکڑے کہ جب ان لوگوں نے کہنا نہ مانا تھا تو تم علیحدہ کیوں نہ ہو گئے کہ ان پر عذاب نازل ہو جاتا اور تمہارے موجود رہنے کی وجہ سے عذاب نہ آیا۔ اور چونکہ حضرت ہارونؑ بھی معصوم تھے مگر بنی اسرائیل انکے علیحدہ نہ ہونے کی وجہ سے سمجھتے تھے کہ وہ بھی چنداں ناراض نہیں ہیں۔ اس وجہ سے اس بدنما دھبے کے مٹانے کے واسطے آپ نے بال پکڑے تاکہ اور لوگوں پر بھی ان کی بیقصوری ثابت ہو جائے۔ اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ دین میں اپنے سگے بھائی کا بھی پاس نہیں کیا جاتا ہے۔ ۱۲

وَالَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِهَا
اور جن لوگوں نے بُرے کام کیے پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور ایمان لائے تو بیشک تمہارا پروردگار توبہ
وَاٰمَنُوْۤا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۱۵۳
کے بعد ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔
وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَی الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۚۖ وَ
اور جب موسٰی کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو (توریت کی) تختیوں کو (زمین سے) اُٹھا لیا اور توریت
فِیْ نُسْخَتِهَا هُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ
کے نسخے میں جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں انکے لیے ہدایت اور رحمت ہے
یَرْهَبُوْنَ ۱۵۴ وَاخْتَارَ مُوْسٰی قَوْمَهٗ سَبْعِیْنَ رَجُلًا
اور موسٰی[1] نے اپنی قوم سے ستّر آدمیوں کو چُنا ہمارا وعدہ پُورا کرنے کو (کوہ طور پر لے جانے کے واسطے)
لِّمِیْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ
ستّر آدمیوں کو چُنا پھر جب انکو زلزلہ نے آپکڑا تو حضرت موسٰی[1] نے عرض کی پروردگارا اگر تو چاہتا
اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِیَّایَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ
تو مجھ کو اور ان سب کو پہلے ہی ہلاک کر ڈالتا۔ کیا ہم میں سے چند بے وقوفوں کی کرنی کی سزا
السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِیَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ
میں ہم کو ہلاک کرتا ہے یہ تو صرف تیری آزمائش تھی، تو جسے چاہے اسے گمراہی میں چھوڑ دے
تَشَآءُ وَتَهْدِیْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا
اور جس کو چاہے ہدایت کرے تو ہی ہمارا مالک ہے تو ہی ہمارے قصور کو معاف کر اور ہم پر رحم کر
وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ ۱۵۵ وَاكْتُبْ لَنَا فِیْ
اور تو تو تمام بخشنے والوں سے کہیں بہتر ہے۔ اور تو ہی اس دُنیا (فانی) اور آخرت
هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَاۤ اِلَیْكَ ؕ
میں ہمارے واسطے بھلائی کو لکھ لے ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں۔ خدا نے فرمایا جس کو میں چاہتا ہوں
قَالَ عَذَابِیْۤ اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ
(مستحق سمجھ کر) اپنا عذاب پہنچاتا ہوں اور میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے۔ میں تو اسے بہت جلد
كُلَّ شَیْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ
خاص ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا (جو بُری باتوں سے) بچتے رہیں گے اور زکوٰۃ دیا کرینگے
الزَّكٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ۚ ۱۵۶ اَلَّذِیْنَ
اور جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان رکھا کریں گے (یعنی) جو لوگ ہمارے نبی اُمّی[2] پیغمبر کے
یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ
قدم بہ قدم چلتے ہیں (جس کی بشارت) کو اپنے ہاں توراۃ اور انجیل میں لکھا[3] ہوا پاتے ہیں۔

[1] حضرت موسٰیؑ جب تورات لینے کوہ طور پر آئے تو اس امر کی گواہی کے واسطے کہ خدا نے ان سے باتیں کیں اپنی قوم سے چُن کر ستّر آدمیوں کو اپنے ساتھ لائے جب باتیں ہوئیں، اور یہ لوگ کھڑے سُن رہے تھے تو کہنے لگے کہ ہم نے سُنا تو ضرور مگر جب تک ہم لوگ خدا کو دیکھ نہ لیں کیونکر یقین آسکتا ہے کہ اُسی نے بات کی۔ آپ نے ہرچند سمجھایا کہ ہم اس کے دیکھنے کے قابل نہیں مگر وہ کاہے کو ماننے والے تھے۔ آخر اس گستاخی کی سزا اور انکو اطمینان دلانے کے واسطے کہ خدا کو ہم نہیں دیکھ سکتے انکے سامنے پہاڑ پر بجلی گری اور یہ سب مر گئے۔ آخر حضرت موسٰیؑ کے گڑگڑانے اور دُعا سے پھر زندہ ہوئے۔ ۱۲

[2] بعض لوگوں کے نزدیک اُمّی کے معنے مادر زاد اَن پڑھ کے ہیں اور اَن پڑھ جاہل کو کہا کرتے ہیں۔ یہ امر اگرچہ اور لوگوں کے واسطے عیب ہے مگر حضرت رسول کے واسطے ہنر تھا کہ دُوسرے لوگوں سے بغیر علم حاصل کئے وحی الہام اور علم لدنی کے ذریعہ سے علوم اوّلین و آخرین پر حاوی اور لکھنا پڑھنا سب کچھ جانتے تھے۔ درحقیقت یہاں پر اُمّی سے مُراد ام القریٰ کے رہنے والے ہیں۔ ۱۲

[3] چنانچہ توریت میں یہ عبارت ہے۔ احمد الضحاک القتال یرکب البعیر دیاخذ الشملة وسیلد اثنا عشر او خمسه لامة عظیمه احمد تبسم کرنیوالا جہاد کرنیوالا اُونٹ پر سوار ہوگا اور شملہ کو لٹکائیگا اور قریب ہے کہ اس سے بارہ بزرگ پیدا ہوں اور میں اسکو ایک عظیم الشان اُمت کے واسطے نافذ کرونگا۔ اس سے صاف واضح ہے کہ حضرتؐ کے جانشین بارہ ہونگے، اور وہ بھی غیر لوگ نہیں بلکہ آپ کی نسل سے اس سے زیادہ توضیح اور کیا ہوسکتی ہے۔ دیکھو تورات بشارات مثیلہ مترجمہ عربی۔ ۱۲

مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ

اور (وہ نبی) جو اچھے کام کا حکم دیتا ہے اور برے کام سے روکتا ہے اور (جو) پاک و

بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ

پاکیزہ چیزیں تو ان پر حلال اور ناپاک گندی چیزیں ان پر حرام کر دیتا ہے اور وہ (سخت

الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ

احکام کا) بوجھ جو ان کی گردن پر تھا اور وہ پھندے جو ان پر (پڑے ہوئے)

اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

تھے، ان سے ہٹا دیتا ہے پس (یاد رکھو کہ) جو لوگ اس (نبی محمدؐ) پر ایمان لائے، اور ان کی

بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ

تعظیم (عزت) کی، اور ان کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو ان [1] کے ساتھ نازل ہوا ہے تو

مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ ع قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ

یہی لوگ اپنی دلی مراد پائیں گے۔ (اے رسولؐ) تم (ان لوگوں سے) کہہ دو کہ لوگو میں تم سب لوگوں

رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ا۟لَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

کے پاس اس خدا کا بھیجا ہوا پیغمبر ہوں جس کے لیے خاص سارے آسمان و زمین کی بادشاہت (حکومت) ہے

وَ الْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ۖ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ

اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہی زندہ کرتا ہے وہی مار ڈالتا ہے۔ پس (لوگو) خدا اور اس کے رسولؐ نبی امی

وَ رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ

پر ایمان لاؤ جو (خود بھی) خدا پر اور اس کی باتوں پر (دل سے) ایمان رکھتا ہے اور اسی کے قدم بہ قدم چلو

وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى

تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اور موسیٰؑ کی قوم کے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حق بات کی ہدایت بھی

اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ وَ قَطَّعْنٰهُمُ

کرتے ہیں اور حق ہی حق (معاملات میں) انصاف بھی کرتے ہیں۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کے ایک

اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى

ایک دادا کی اولاد کو جدا جدا بارہ گروہ بنا دیئے اور جب موسیٰؑ کی قوم نے ان سے پانی مانگا تو ہم نے ان کے

اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ

پاس وحی بھیجی کہ تم اپنی چھڑی پتھر پر مارو (چھڑی کا مارنا تھا) کہ اس پتھر سے (پانی کے) بارہ چشمے پھوٹ

فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ

نکلے اور (ایسے صاف الگ الگ کہ) ہر ایک قبیلہ نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا اور ہم نے بنی اسرائیل

اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا

پر ابر کا سایہ کیا اور ان پر من و سلویٰ (سی نعمت) نازل کی۔

[1] حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں نور سے مراد علی ابن ابی طالبؑ اور ائمہ حق ہیں۔ تفسیر صافی صہ ۱۷۲ ۱۲

بنی اسرائیل کیلئے چشمہ سے پانی نکلنا

عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ
(لوگو) جو پاک و پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دی ہیں انہیں (شوق سے) کھاؤ (پیو) اور ان لوگوں نے
وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝١٦٠ وَ
(نافرمانی کرکے) کچھ ہمارا نہیں بگاڑا بلکہ اپنا آپ ہی بگاڑتے ہیں اور
اِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَ كُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ
جب ان سے کہا گیا کہ اس گاؤں میں جاکر رہو سہو اور (اس کے میووں کو) جہاں سے تمہارا جی
شِئْتُمْ وَ قُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ
چاہے شوق سے کھاؤ (پیو) اور منہ سے حطۃ کہتے اور سجدہ کرتے ہوئے دروازہ میں داخل ہو تو ہم تمہاری خطائیں
لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝١٦١ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ
بخشدیں گے اور نیکی کرنیوالوں کو ہم کچھ زیادہ ہی دیں گے۔ تو ظالموں نے جو بات ان سے
ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا
کہی گئی تھی اسے بدل کر کچھ اور کہنا شروع کیا تو ہم نے ان کی شرارتوں کی بدولت ان پر آسمان
عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝١٦٢ وَ سْـَٔلْهُمْ
سے عذاب بھیج دیا اور (اے رسولؐ) ان سے ذرا اس گاؤں
عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ
کا حال تو پوچھو جو دریا کے کنارے واقع تھا جب یہ لوگ (انکے بزرگ)
يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ
شنبہ لے کے دن زیادتی کرنے لگے کہ جب انکا شنبہ (والا عبادت کا) دن ہوتا تب تو مچھلیاں
سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّ يَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛۚ كَذٰلِكَ ۛۚ
کھیٹ کے انکے سامنے پانی پر ابھر کے آجاتیں اور جب انکا شنبہ (والا عبادت کا) دن نہ ہوتا تو مچھلیاں
نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝١٦٣ وَ اِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ
انکے پاس ہی نہ پھٹکتیں اور چونکہ یہ لوگ بدچلن تھے اسوجہ سے ہم بھی انکی یونہی آزمائش کیا کرتے تھے اور جب ان میں
مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ
سے ایک جماعت نے (ان لوگوں میں سے جو شنبہ کے دن شکار کو منع کرتے تھے) کہا کہ جنہیں خدا ہلاک کرنا یا سخت
مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ
عذاب میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ انہیں (بے فائدہ) کیوں نصیحت کرتے ہو تو وہ کہنے لگے کہ فقط تمہارے
وَ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝١٦٤ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ
پروردگار کی بارگاہ میں (اپنے کو) الزام سے بچانے کیلئے اور اسلئے کہ شاید یہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں پھر جب
اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَ اَخَذْنَا الَّذِيْنَ
وہ لوگ جس چیز کی انہیں نصیحت کی گئی تھی اسے بھول گئے تو ہم نے انکو تو نجات دیدی جو برے کام سے لوگوں کو روکتے تھے۔

لہ یہ سب واقعات پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ دیکھو پارہ ۱ رکوع ٦۔

مچھلی کا قصہ

ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَـِٕیْسٍۭ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾ فَلَمَّا

اور جو لوگ ظالم تھے انکو انکی بدچلنی کی وجہ سے بڑے عذاب میں گرفتار کیا پھر جس بات کی انہیں ممانعت کی

عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً

گئی تھی۔ جب ان لوگوں نے اس میں سرکشی کی تو ہم نے حکم دیا کہ تم ذلیل اور راندے ہوئے [1] بندر بن جاؤ۔

خٰسِـٕیْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَیَبْعَثَنَّ عَلَیْهِمْ اِلٰى

(اور وہ بن گئے) (اے رسول وہ وقت یاد دلاؤ) جب تمہارے پروردگار نے ہانک پکار کے (بنی اسرائیل سے)

یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ یَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِؕ اِنَّ رَبَّكَ

کہہ دیا تھا کہ وہ قیامت تک ان پر ایسے حاکم کو مسلط رکھے گا جو انہیں بری بری [2] تکلیفیں دیتا رہے [3] (کیونکہ)

لَسَرِیْعُ الْعِقَابِ ۚۖ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۶۷﴾ وَ قَطَّعْنٰهُمْ

اسمیں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار بہت جلد عذاب کرنیوالا ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ وہ بڑا بخشنے والا مہربان (بھی) ہے

فِی الْاَرْضِ اُمَمًاۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنْهُمْ دُوْنَ

اور ہم نے انکو روئے زمین میں گروہ گروہ تتر بتر کر دیا۔ ان میں کے کچھ لوگ تو نیک ہیں اور کچھ لوگ اور طرح کے (بدکار) ہیں،

ذٰلِكَ٘ وَ بَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَ السَّیِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ

اور ہم نے انہیں سکھ اور دکھ (دونوں طرح) سے آزمایا تاکہ وہ (شرارت سے) باز آئیں، پھر انکے بعد

یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا

کچھ ناخلف جانشین ہوئے جو کتاب خدا توراۃ کے وارث تو ہوئے (مگر انکا حال یہ ہے کہ وہ) اس کمینی دنیا

الْكِتٰبَ یَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَ یَقُوْلُوْنَ

پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ اور (لطف تو یہ ہے کہ) کہتے ہیں کہ ہم تو عنقریب بخش دیئے جائیں گے، اور (جو لوگ ان

سَیُغْفَرُ لَنَاۚ وَ اِنْ یَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ یَاْخُذُوْهُؕ

پر طعن کرتے ہیں) اگر ان کے پاس بھی ویسا ہی (دوسرا سامان) آجائے تو اسے یہ بھی نہ چھوڑیں اور

اَلَمْ یُؤْخَذْ عَلَیْهِمْ مِّیْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا یَقُوْلُوْا

لے ہی لیں گے۔ کیا ان سے کتاب (خدا) (توریت) کا عہد و پیمان نہیں لیا گیا تھا کہ خدا پر سچ کے سوا جھوٹ کبھی

عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَ دَرَسُوْا مَا فِیْهِؕ وَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ

نہیں کہیں گے اور جو کچھ اس کتاب میں ہے اسے انہوں نے (اچھی طرح) پڑھ لیا ہے اور آخرت کا گھر تو ان ہی

خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَ الَّذِیْنَ

لوگوں کے واسطے خاص ہے جو پرہیزگار ہیں تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے۔ اور جو لوگ کتاب (خدا)

یُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَؕ اِنَّا لَا نُضِیْعُ

کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں (انہیں انکا ثواب ضرور ملے گا) کیونکہ ہم ہرگز

اَجْرَ الْمُصْلِحِیْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَ اِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ

نیکوکاروں کا ثواب برباد نہیں کرتے۔ تو (اے رسول یہود کو یاد دلاؤ) جب ہمنے ان (کے سروں پر) پہاڑ کو اس طرح

[1] اس کی تفصیل دیکھو پارہ ۱ رکوع ۸ آیت ۶۵-۱۲

[2] کیسی سچی پیشین گوئی ہے کہ اتنا زمانہ دراز گزرنے پر آج تک یہ لوگ کہیں کے بادشاہ نہیں، اور باوجود اس وسعت کے چپہ بھر زمین کے یہ لوگ مالک نہیں۔ اب سے چند برس پیشتر انکی حالت کوئی جا کے ایران میں دیکھتا تو اس کی پوری پوری تصدیق ہو جاتی ہے۔ ۱۲

[3] من یسومہم سے مراد امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اس پر تمام مفسرین کا اتفاق ہے اور یہی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے۔ جسکا مطلب یہ ہوا کہ قیامت تک مسلمانوں کی جانب سے یہودیوں کو طرح طرح کے عذاب اور اذیتیں پہنچتی رہیں گی۔ (تفسیر مجمع البیان) ۱ح

مچھلی والے بندر بن گئے

ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ

لٹکادیا کہ گویا سائبان تھا اور وہ لوگ سمجھ چکے تھے کہ ان پر اب گرا (اب گرا) (اور ہمنے انکو حکم دیا کہ) جو کچھ ہمنے تمہیں

بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٧١﴾ وَاِذْ اَخَذَ

عطا کیا ہے اسے مضبوطی سے پکڑلو، اور جو کچھ اس میں لکھا ہے یاد رکھو تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ اور (اے رسولؐ) وہ

رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ

وقت بھی یاد دلاؤ) جب تمہارے پروردگار نے آدمؑ کی اولاد سے یعنی پشتوں سے (باہر) نکال کر انکی اولاد سے

اَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا

خود ان کے مقابلہ میں اقرار کرالیا (پوچھا) کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں تو سب کے سب بولے ہاں ہم اس

بَلٰي ۚۛ شَهِدْنَا ۚۛ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا

کے گواہ ہیں (یہ ہمنے اسلیے کہا کہ ایسا نہ ہو) کہیں تم قیامت کے دن بول اٹھو کہ ہم تو اس سے بالکل بیخبر

عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿١٧٢﴾ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ

تھے۔ یا یہ کہہ بیٹھو کہ (ہم کیا کریں) ہمارے تو باپ داداؤں ہی نے پہلے شرک کیا تھا اور ہم تو

اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ

انکی اولاد تھے (کہ) انکے بعد (دنیا میں) آئے تو کیا ہمیں ان لوگوں کے جرم کی سزا میں ہلاک کرے گا۔

اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿١٧٣﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ

جو پہلے ہی باطل کر چکے۔ اور ہم یوں اپنی آیتوں کو تفصیل وار بیان کرتے ہیں اور تاکہ وہ لوگ

الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿١٧٤﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ

(اپنی غلطی سے) باز آئیں۔ اور (اے رسولؐ) تم ان لوگوں کو اس شخص کا حال [2]

الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ

پڑھ کر سنادو جسے ہمنے اپنی آیتیں عطا کی تھیں۔ پھر وہ ان سے نکل بھاگا تو شیطان نے اسکا پیچھا پکڑا اور

فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿١٧٥﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَ

آخرکار وہ گمراہ ہوگیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہم اسے انہیں آیتوں کی بدولت بلند مرتبہ کر دیتے مگر وہ تو خود

لٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ

ہی پستی کی طرف جھک پڑا اور اپنی نفسانی خواہش کا تابعدار بن بیٹھا تو اس کی مثل اس کتے کی مثل ہے کہ

كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ

اگر اسکو دھتکار دو تو بھی زبان نکالے رہے، اور اسکو چھوڑ دو تو بھی زبان نکالے رہے۔ یہ مثل ان

يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ

لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ اے رسولؐ یہ قصے ان لوگوں سے بیان کر دو تاکہ یہ

فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿١٧٦﴾ سَاۗءَ

لوگ خود بھی غور کریں۔ جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو



**عہدِ الست اور حضرت علیؑ کی ولایت**

[1] یہ اقرار عہد الست کا ہے جب دنیا میں کوئی موجود نہ تھا اور خدا نے محض اپنی خدائی کا اقرار نہ لیا تھا بلکہ حضرت رسولؐ کی رسالت اور حضرت علیؑ کی امارت وولایت کا بھی اور وہ بھی محض انسانوں سے نہیں بلکہ فرشتوں سے بھی۔ چنانچہ یہ حدیث اسی آیت کی تائید یا تفسیر میں وارد ہوئی۔ قال رسول الله لو يعلم الناس متى سمى على امير المؤمنين لم ينكروا افضله سمى امير المومنين وآدم بين الروح والجسد قال عزوجل واذ اخذ ربك من بنى آدم من ظهورهم ذريتهم واشهدهم على انفسهم الست بربكم قالت الملئكة بلى وقال الله تعالى انا ربكم ومحمد نبيكم وعلى اميركم حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ جانتے کہ علیؑ کا نام امیرالمومنین کب رکھا گیا تو انکی فضیلت سے انکار نہ کرتے علیؑ امیرالمومنین اسوقت کہلائے جب آدمؑ کا روح وجسد درست نہ ہوا تھا۔ چنانچہ خدا فرماتا ہے۔ واذ اخذ الاٰیۃ الست بربکم تو فرشتوں نے کہا ہاں تب خدا نے فرمایا کہ میں تمہارا پروردگار ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے نبی ہیں اور علیؑ تمہارے امیر ہیں دیکھو کتاب فردوس الاخبار باب ۱۴ دیلمی۔ ۱۲

**بلعم باعور کا قصہ**

[2] حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں ایک شخص بلعم باعور تھا اسکو اسم اعظم یاد تھا، اور جب وہ اس اسم کے ذریعہ سے دعا کرتا تھا تو اس کی دعا قبول ہوجاتی تھی۔ فرعون نے حضرت موسیٰؑ کا پیچھا کیا تو بلعم سے فرمائش کی تم دعا کرو کہ موسیٰؑ اور انکے ساتھی ہمارے قبضہ میں آجائیں یہ سنتے ہی بلعم اپنے گدھے پر سوار ہوا مگر خدا کی شان اس نے ہرچند کوشش کی، گدھے نے ایک قدم بھی نہ اٹھایا جب اس نے مارنا شروع کیا تو خدا کی قدرت سے گدھا فصیح زبان سے کہنے لگا تجھ پر وائے ہو تو مجھے کیوں مارتا ہے کیا تو چاہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ چلوں کہ تو خدا کے رسولؐ اور مومنین پر بددعا کرے آخر اس نے نہ مانا یہاں تک مارا کہ وہ گدھا مر گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسم اعظم اس کی زبان سے نکل گیا اور اسکا اثر جاتا رہا آخر کافر بن بیٹھا اور جہنم کا کندہ بنا۔ ۱۲

مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَأَنفُسَهُمْ كَانُوا
جھٹلایا ہے۔ ان کی بھی کیا بُری مثل ہے اور اپنی ہی جانوں پر ستم ڈھاتے
يَظْلِمُونَ ﴿١٧٧﴾ مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي ۖ وَمَن
رہے۔ جس کی خدا ہدایت کردے اور جسکو وہ گمراہی راہ پر بس وُہی شخص ہے۔
يُضْلِلْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٧٨﴾ وَلَقَدْ ذَرَأْنَا
میں چھوڑ دے۔ تو وُہی لوگ گھاٹے میں ہیں۔ اور گویا ہم نے (خود) بہتیرے
لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ
جنات اور آدمیوں کو جہنم کے واسطے پیدا کیا اور ان کے دل تو ہیں (مگر قصدًا) ان سے
لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا
سمجھتے ہی نہیں اور انکی آنکھیں ہیں (مگر قصدًا) ان سے دیکھتے ہی نہیں اور انکے کان بھی
وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ
ہیں (مگر) ان سے سننے کا کام ہی نہیں لیتے۔ (خلاصہ) یہ لوگ گویا جانور ہیں بلکہ ان سے بھی
بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿١٧٩﴾ وَلِلَّهِ
کہیں گئے گزرے ہوئے یہی لوگ (امورِ حق سے) بالکل بے خبر ہیں اور اچھے اچھے نام خدا
الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِينَ
ہی کے خاص ہیں تو اسے انہی ناموں سے پکارو۔ اور جو لوگ اسکے ناموں [1] میں کفر کرتے ہیں
يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٨٠﴾
انہیں (انکے حال پر) چھوڑ دو اور وہ بہت جلد اپنے کرتوت کی سزا پائیں گے۔
وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ
اور ہماری مخلوقات سے کچھ [2] لوگ ایسے بھی ہیں جو دینِ حق کی ہدایت کرتے ہیں اور حق ہی (حق)
يَعْدِلُونَ ﴿١٨١﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُم
انصاف بھی کرتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم انہیں بہت جلد اس طرح آہستہ آہستہ
مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨٢﴾ وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي
(جہنم) میں لے جائیں گے کہ انہیں خبر بھی نہ ہوگی۔ اور میں انہیں (دُنیا میں) ڈھیل دُونگا۔ بیشک میری تدبیر
مَتِينٌ ﴿١٨٣﴾ أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا ۗ مَا بِصَاحِبِهِم مِّن جِنَّةٍ ۚ
بہت (پختہ اور) مضبوط ہے کیا ان لوگوں نے اتنا بھی خیال نہ کیا کہ آخر انکے رفیق (محمدؐ) کو کچھ جنون تو ہے نہیں وہ تو
إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿١٨٤﴾ أَوَلَمْ يَنظُرُوا فِي
بس کھلم کھلا (عذابِ خدا سے) ڈرانے والے ہیں۔ کیا ان لوگوں نے آسمان و زمین کی حکومت اور
مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ
خدا کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں غور نہ کیا اور نہ اس بات میں کہ شاید ان کی موت قریب

[1] ناموں میں کفر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جن ناموں کی شریعت نے خدا کے واسطے اجازت نہیں دی ہے انکے ساتھ خدا کو پکارنا جیسے عرب کے لوگ خدا کو ابو المکارم یا ابیض الوجہ اور نصاریٰ ابو المسیح اور حکماء علت اولیٰ کہتے تھے۔ یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ شرک کی نیت سے خدا کے ناموں سے مشتق کرکے دوسروں کا نام رکھنا جیسے اللہ سے لات اور عزیز سے عزیٰ اور منان سے منات وغیرہ۔ ١٢

[2] زاذان نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ عنقریب اس اُمت کے تہتّر فرقے ہوں گے ان میں سے بہتّر جہنمی ہوں گے اور ایک جنتی۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ومِمَّن خلقنا الآیۃ اور یہ لوگ میں اور میرے شیعہ ہیں دیکھو کتاب علامہ ابن مردویہ۔ ١٢

تہتر فرقوں میں ناجی کون ہے

مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّ اَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ

آ گئی ہو پھر اتنا سمجھانے کے بعد (اجل) کس

اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٨٥﴾ مَنْ

بات پر ایمان لائیں گے جسے

يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ؕ وَيَذَرُهُمْ فِيْ

خدا گمراہی میں چھوڑ دے پھر اسکا کوئی رہبر نہیں اور انہیں ان کی سرکشی (وشرارت) میں

طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١٨٦﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ

چھوڑ دے گا کہ سرگرداں رہیں۔ (اے رسولؐ) تم سے لوگ قیامت کے بارے میں پوچھا کرتے

مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا

ہیں کہ کہیں اسکا ٹھل بیڑا بھی ہے تم کہہ دو کہ اسکا علم بس فقط میرے پروردگار ہی کو ہے وہی اسکے

لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ؔؕ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا

وقت معین پر اسکو ظاہر کر دے گا۔ وہ سارے آسمان و زمین میں ایک کٹھن وقت ہوگا وہ تمہارے پاس

تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ

بس اچانک آ جائے گی۔ تم سے لوگ اس طرح پوچھتے ہیں کہ گویا تم ان سے بخوبی واقف ہو تم (صاف)

قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

کہہ دو کہ اسکا علم بس خدا ہی کو ہے مگر بہتیرے لوگ نہیں جانتے۔ اے رسولؐ تم کہہ دو کہ میں خود اپنا آپ تو اختیار رکھتا ہی

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٧﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا

نہیں نہ نفع کا نہ ضرر کا مگر بس وہی جو خدا چاہے۔ اور اگر (بغیر خدا کے بتائے) غیب کو جانتا ہوتا تو یقیناً میں اپنا

ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ

بہت سا فائدہ کر لیتا اور مجھے کبھی کوئی تکلیف بھی نہ پہنچتی میں تو صرف ایماندار لوگوں کو (عذاب سے)

لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۚ اِنْ

ڈرانے والا ہوں اور (بہشت کی) خوش خبری دینے والا

اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿١٨٨﴾ هُوَ الَّذِيْ

ہوں۔ وہ خدا ہی تو ہے۔ جس نے تم کو ایک شخص

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا

(آدمؑ) سے پیدا کیا اور اس (کی بچی ہوئی مٹی) سے اس کا جوڑا

لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا

بھی بنا ڈالا تاکہ اسکے ساتھ رہے سہے پھر جب انسان اپنی بیوی سے ہمبستری کرتا ہے تو بیوی

خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا

ایک ہلکے سے حمل سے حاملہ ہو جاتی ہے پھر اسے لیے لیے چلتی پھرتی ہے پھر جب وہ (زیادہ دن ہونے سے)



قیامت کا حال خدا کے سوا کسی کو نہیں معلوم

انسانی فطرت

لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٨٩﴾ فَلَمَّآ

بوجھل ہو جاتی ہے تو دونوں (میاں بیوی) اپنے پروردگار خدا سے دعا کرنے لگتے کہ اگر تو ہمیں نیک فرزند عطا فرمائے تو

اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى

ہم ضرور تیرے شکر گزار ہوں گے۔ پھر جب خدا نے انکو (فرزند) صالح عطا فرما دیا تو جو (اولاد) خدا نے انہیں عطا کیا تھا لگے

اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿١٩٠﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا

اُسمیں خدا کا شریک بنانے لگے تو خدا (کا رتبہ) شان شرک سے بہت اونچا ہے کہ وہ لوگ خدا کا شریک ایسوں کو بناتے ہیں

وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿١٩١﴾ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا

جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے کہ وہ خود (خدا کے) پیدا کیے ہوئے ہیں۔ اور نہ وہ ان کی مدد کی

وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿١٩٢﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى

قدرت رکھتے ہیں اور نہ آپ اپنی مدد کر سکتے ہیں۔ اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ گے بھی

الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ۗ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ

تو یہ تمہاری پیروی نہیں کرنے کے۔ تمہارے واسطے برابر ہے خواہ تم ان کو بلاؤ یا

اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿١٩٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ

تم چپ چاپ بیٹھے رہو۔ بے شک وہ لوگ جنکو تم خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو۲

دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا

وہ (بھی) تمہاری طرح (خدا کے) بندے ہیں بھلا تم انہیں پکارو تو دیکھو تو اگر تم سچے ہو تو

لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٩٤﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ

وہ تمہاری کچھ سن لیں۔ کیا ان کے ایسے پاؤں بھی ہیں جن سے چل سکیں

بِهَآ ۫ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ۫ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ

یا ان کے ایسے ہاتھ بھی ہیں جن سے (کسی چیز کو) پکڑ سکیں یا ان کی ایسی آنکھیں بھی ہیں جن سے دیکھ

يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ۫ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۗ

سکیں یا انکے ایسے کان ہیں جن سے سن سکیں (اے رسول ﷺ ان لوگوں سے) کہہ دو کہ تم اپنے بنائے

قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿١٩٥﴾

ہوئے شریکوں کو بلاؤ اور پھر سب مل کر مجھ پر داؤ چلاؤ۳ پھر مجھے (ذرا بھی) مہلت نہ دو (پھر دیکھوں تو میرا کیا بنا سکتے ہو)

اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى

بے شک میرا مالک و مختار تو بس خدا ہے جس نے کتاب (قرآن) کو نازل فرمایا۔ اور وہی (اپنے) نیک بندوں کا

الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩٦﴾ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا

حامی ہے۔ اور وہ لوگ (بت) جنہیں تم خدا کے سوا (اپنی مدد کو) پکارتے ہو نہ تو وہ

يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿١٩٧﴾

تمہاری مدد کی قدرت رکھتے ہیں اور نہ اپنی آپ مدد کر سکتے ہیں۔

مشرکین عرب کی حالت

۱ اس قصہ کی ابتدا اگرچہ حضرت آدم ؑ سے ہے مگر پھر ان کی اولاد کا بیان شروع کر دیا۔ اور یہ حالت بھی انکی اولاد ہی کی ہے۔ اسی وجہ سے خدا نے فتعالی اللہ عما یشرکون میں جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے اور اس کے قبل تثنیہ کے صیغہ میں عام میاں بیوی کی حالت بیان کی ہے مطلب یہ ہے کہ لوگ ایسا کیا کرتے ہیں، اور اسی بنا پر اپنے لڑکوں کا نام پیر بخش، سالار بخش وغیرہ رکھتے ہیں یعنی خدا نے نہیں دیا بلکہ پیر میاں یا مدار میاں نے عطا کیا ہے اگر یہ مطلب نہ ہو بلکہ صرف نام رکھنا مقصود ہو تو شاید کچھ مضائقہ نہ ہو گا۔ ۱۲

۲ یعنی جن بتوں کی تم عبادت کرتے ہو وہ بھی تمہاری طرح مملوک و مسخر ہیں، اور اسی اعتبار سے اس آیت میں بتوں کے لیے عباد کی لفظ آئی ہے۔ (ا ح)

۳ جب آپ نے مشرکین عرب کو خدا کے عذاب سے ڈرایا تو وہ لوگ کہنے لگے ہمارے معبودوں کی مذمت مت کریں ایسا نہ ہو کہ ان کی طرف سے کوئی مصیبت تم پر آ جائے اس وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲

وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَسْمَعُوا ۖ وَ

اور اگر تو انہیں ہدایت کی طرف بلائیگا بھی تو یہ سن ہی نہیں سکتے۔ اور تو تو سمجھتا ہے کہ وہ تجھے (آنکھیں کھولے)

تَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۝١٩٨ خُذِ

دیکھ رہے ہیں۔ حالانکہ وہ دیکھتے نہیں۔ (اے رسولؐ)

الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ۝١٩٩

تم درگذر کرنا اختیار کرو اور اچھے کام کا حکم دو اور جاہلوں کی طرف سے منہ پھیر لو۔

وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ

اور اگر شیطان کی طرف سے تمہاری (امت کے) دل میں کسی طرح کا دغدغہ پیدا ہو تو تم خدا سے پناہ مانگو (کیونکہ)

بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝٢٠٠ إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا

اس میں تو شک ہی نہیں کہ وہ بڑا سننے والا واقف کار ہے۔ بیشک جو لوگ پرہیزگار ہیں جب کبھی انہیں

مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ

شیطان کا خیال بھی چھو گیا تو چونک پڑتے ہیں۔ پھر فوراً ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ ان کافروں کے

مُبْصِرُونَ ۝٢٠١ وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ

بھائی بند شیطان ان کو (دھر پکڑ کے) گمراہی کی طرف گھسیٹتے ہیں پھر کسی طرح کی کوتاہی

لَا يُقْصِرُونَ ۝٢٠٢ وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا

(بھی) نہیں کرتے۔ اور جب تم انکے پاس کوئی (خاص) معجزہ نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ تم نے

اجْتَبَيْتَهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ مِنْ

اسے کیوں نہیں بنا لیا (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ میں تو بس اسی وحی کا پابند ہوں جو میرے پروردگار کی طرف

رَبِّي ۚ هَٰذَا بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ

سے میرے پاس آتی ہے یہ (قرآن) تمہارے پروردگار کی طرف سے (حقیقت کی دلیل ہے) اور ایمانداروں کے

لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝٢٠٣ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا

واسطے ہدایت اور رحمت ہے۔ (لوگو) جب قرآن پڑھا جائے تو کان لگا کے سنو اور چپ چاپ رہو

لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝٢٠٤ وَاذْكُرْ رَبَّكَ

تاکہ (اسی بہانے) تم پر رحم کیا جائے۔ اور اپنے پروردگار کو اپنے جی

فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ

ہی (جی) میں گڑگڑا کے اور ڈر (ڈر) کے اور بہت چیخ کے نہیں (دھیمی) آواز سے

مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ

صبح و شام یاد کیا کرو اور (اس کی یاد سے) بالکل غافل نہ

الْغَافِلِينَ ۝٢٠٥ إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ

ہو جاؤ بیشک جو لوگ (فرشتے وغیرہ) تمہارے پروردگار کے پاس مقرب ہیں اور وہ انکی

نماز جماعت کا حکم

ـــه احادیث سے ثابت ہے کہ یہ حکم نماز جماعت کا ہے کہ جب امام قرآن کی کوئی سورۃ پڑھے تو ماموم کا فرض ہے کہ اسے توجہ سے سنے اور چپ رہے اور خود کچھ نہ پڑھے۔ لیکن اگر یوں بھی قرآن پڑھا جائے تو اہل اسلام کو اس کے سامنے بیٹھ کے گپ نہ کرنا چاہئے بلکہ اس کی طرف توجہ مناسب ہے ۲

14/14

عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۩ ۝

عبادت سے سرکشی نہیں کرتے اور اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اسی کا سجدہ کرتے ہیں لہ

## (۸) سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ (۸۸)

اٰیاتُہا ۷۵ — رکوعاتُہا ۱۰

اس کی پچھتر آیتیں — سورۂ ۲ انفال مدینہ میں نازل ہوا — اور دس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ

(اے رسولؐ) تم سے لوگ انفال ۳ (مال غنیمت) کے بارے میں پوچھا کرتے ہیں تو تم کہہ دو کہ انفال مخصوص ۴

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ

خدا اور رسولؐ کے واسطے ہے تو خدا سے ڈرو اور اپنے باہمی معاملات کی اصلاح کرو اور اگر تم سچے ایماندار

وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ

ہو تو خدا اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو۔ سچے ایماندار تو بس وہی لوگ ہیں کہ جب

الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ

(ان کے سامنے) خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اس کی

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝

آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو اور بھی زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ بس اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

نماز کو پابندی سے ادا کرتے ہیں اور جو ہم نے انہیں دیا ہے اسمیں سے (راہ خدا) میں خرچ کرتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ

یہی لوگ تو سچے ایماندار ہیں انہی کے لیے انکے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے) درجے ہیں اور بخشش اور عزت

رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ كَمَاۤ اَخْرَجَكَ

و آبرو کے ساتھ روزی ہے۔ (یہ مال غنیمت کا جھگڑا ویسا ہی ہے) جس طرح تمہارے پروردگار نے

رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۪ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

تمہیں بالکل ٹھیک (مصلحت سے) تمہارے گھر سے (جنگ بدر میں) نکالا تھا اور مومنین کا ایک گروہ

لَكٰرِهُوْنَ ۝ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ

(اس سے) ناخوش ۵ تھا کہ وہ لوگ حق کے ظاہر ہونے کے بعد بھی تم سے (خواہ مخواہ) سچی بات میں جھگڑتے تھے۔

كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ؕ وَ

اور اس طرح (کرنے لگے) گویا وہ (زبردستی) موت کے منہ میں دھکیلے جا رہے ہیں۔ اور

اِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ

اسے (اپنی آنکھوں سے) دیکھ رہے ہیں اور (یہ وہ وقت تھا) جب خدا تم سے وعدہ کر رہا تھا کہ (کفار مکہ کی) دو جماعتوں



انفال کا قصہ

ایمانداروں کی شناخت

انفال کا فیصلہ

لہ اس آیت کا سجدہ سنت ہے ۱۲

۲ہ اس سورۃ میں بھی خدا نے بہت سے امورِ اخلاقی و تمدنی ارشاد فرمائے ہیں جیسے انفال کا فیصلہ جنگ بدر کا قصہ، ابولبابہ کی توبہ، ہجرت کا واقعہ، قرآن کا مقابلہ اور ناکامی غنیمت کا حکم نزاع کے نقصانات خدا بغیر زیادتی کے کوئی نعمت نہیں چھینتا کفار کی مذمت، بزدلی کی برائی صلح جو سے صلح کرلو وغیرہ۔ ۱۲

۳ہ انفال نفل کی جمع ہے اور اس کے لغوی معنی زیادتی اور فضل کے ہیں، اور عرفاً مال غنیمت کو کہتے ہیں۔ اس میں مناسبت یہ ہے کہ یہ بھی خدا کا ایک فضل ہے اور شرعاً انفال چند چیزوں کو کہتے ہیں۔ ۱: جو مال حرب سے بغیر لڑائی کے مل جائے۔ ۲: وہ زمین جس کے باشندے بغیر لڑائی کے جلا وطن ہو گئے ہوں۔ ۳: جو زمین بغیر لڑے بھڑے خوشی سے مسلمانوں کے حوالے کر دی جائے جیسے بحرین کی زمین۔ ۴: جس کے سب باشندے مر جائیں مسلمان ہوں یا کفار۔ ۵: نیستان و صحرا اور رودخانہ جو کسی کی ملک نہ ہوں۔ ۶: پہاڑوں کے نیچے کی زمین۔ ۷: بادشاہوں کے شاہی سامان جو خاص اپنے واسطے ہوں۔ ۸: کانیں وغیرہ۔ ۱۲

۴ہ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت بدر میں نازل ہوئی کیونکہ کفار نے راہ فرار اختیار کی اور مال غنیمت اور قیدی جمع ہونے لگے تو اصحاب تین قسم کے تھے۔ سعد بن معاذ وغیرہ حضرتؐ کے خیمہ کے گرد آپ کی حفاظت میں تھے۔ حضرت علیؑ وغیرہ کفار کو قتل کر رہے تھے، کچھ لوگ مال غنیمت جمع کرنے میں مشغول تھے۔ جنگ کرنے والوں میں بعض کو یہ خیال ہوا کہ مال غنیمت کل ہمارا ہونا چاہیے اور جمع کرنے والوں کو الگ یہی فکر تھی جتنی کہ آپس میں کچھ باتیں ہونے لگیں۔ اسوقت یہ آیت نازل ہوئی اور انکو سمجھا دیا گیا کہ یہ محض خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جس کو جتنا چاہیں دے دیں۔ ۱۲

۵ہ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ہم گئے، اور مارے گئے۔ یہ جنگ بدر کا واقعہ ہے اور اس کا قصہ یوں ہے کہ کفار قریش کا ایک قافلہ جس کے سردار ابوسفیان اور

(باقی صہ ۲۲۵ پر)

وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَ

میں سے ایک تمہارے لیے ضروری ہے اور تم یہ چاہتے تھے کہ کمزور جماعت تمہارے ہاتھ لگے (تاکہ بغیر لڑے بھڑے

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ

مال غنیمت ہاتھ آجائے) اور خدا یہ چاہتا تھا کہ اپنی باتوں سے حق کو ثابت (قائم) کرے اور کافروں کی جڑ کاٹ

الْكٰفِرِيْنَ ۙ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ

ڈالے تاکہ حق کو (حق) ثابت کر دے اور باطل کا ملیامیٹ کر دے۔ اگرچہ گنہگار (کفار) اس سے ناخوش

الْمُجْرِمُوْنَ ۚ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ

ہی کیوں نہ ہوں۔ (یہ وہ وقت تھا) جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کر رہے تھے۔ تو اس نے

اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝

تمہاری سن لی اور جواب دیا کہ میں تمہاری لگاتار ہزار فرشتوں سے مدد کرونگا۔

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ

اور (یہ امداد غیبی) خدا نے صرف تمہاری خوشی خاطر کے لیے کی تھی اور تاکہ تمہارے دل مطمئن ہو جائیں۔

قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ

اور (یاد رکھو کہ) مدد خدا کے سوا کسی اور کے ہاں سے (کبھی) نہیں ہوتی۔ بے شک خدا غالب

اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً ع

اور حکمت والا ہے۔ یہ وہ وقت تھا جب اپنی طرف سے اطمینان دینے کے لیے

مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً لِّيُطَهِّرَكُمْ

تم پر نیند کو غالب کر رہا تھا اور تم پر آسمان سے پانی لے برسا رہا تھا تاکہ اس سے تمہیں پاک و پاکیزہ کر

بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ

دے اور تم سے شیطان کی گندگی دفع کر دے اور تمہارے دل مضبوط کر دے اور پانی سے (بالو جم

عَلٰي قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ۭ اِذْ يُوْحِيْ

جائے) اور تمہارے قدم (اچھی طرح) جمائے رہے۔ (اے رسولؐ یہ وہ وقت

رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰۗئِكَةِ اَنِّىْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ

تھا) جب تمہارا پروردگار فرشتوں سے فرما رہا تھا کہ میں یقیناً تمہارے ساتھ ہوں تم ایمانداروں کو

اٰمَنُوْا ۭ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ

ثابت قدم رکھو میں بہت جلد کافروں کے دلوں میں تمہارا رعب ڈال دونگا (پس پھر کیا ہے

فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ

اب) تو ان کفار کی گردنوں پر مارو اور ان کی پور پور کو چٹیلی کر دو یہ (سزا)

بَنَانٍ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَ

اس لیے ہے کہ ان لوگوں نے خدا اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کی اور جو شخص (بھی) خدا



جنگ بدر کا واقعہ

لے چونکہ ابوجہل نے چالاکی سے تالاب کے کنارے پہلے ہی سے خیمے ڈال دیئے تھے اور مسلمان بڑی گہری ریت میں تھے کہ چلنے میں گھٹنے تک انکے پاؤں دھنس جاتے تھے۔ اس وجہ سے ان لوگوں کو سخت تردد تھا تو خدا نے ان کے رفع تردد کے واسطے ان پر نیند غالب کر دی تو شیطان نے ان میں سے اکثروں کو متسلم کر دیا اس کے جواب میں خدا نے خوب پانی برسا دیا کہ ریت بھی جم گئی اور ان لوگوں کو پانی کا بھی آرام ہوا اور کفار کی سخت زمین کیچڑ ہو گئی پھر انکی قلت پر رحم کھا کر انکی مدد کو فرشتے بھیجے پہلے ایک ہزار پھر تین ہزار پھر پانچ ہزار اگرچہ اسکا حکم ہی کفار کی تباہی کے لیے کافی تھا مگر یہ مسلمانوں کے دل بڑھانے کی ایک ظاہری تدبیر تھی چنانچہ ابن عباس کہتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان کسی مشرک کا مقابل ہوتا تو کوڑے کی آواز سنتا اور پھر ساتھ ہی اس کے مشرک کو زمین پر پڑا ہوا پاتا۔ اور کوڑے کا نشان اس کے سر پر موجود پاتا۔ اور جناب امیر فرماتے ہیں کہ ہمارے اور مشرکوں کے کشتوں میں یہ فرق تھا کہ ہمارے کشتوں میں زخم کا نشان موجود رہتا اور ان میں نہیں خود مشرکین کا بیان تھا کہ جب ہم سے مقابلہ ہوا تو ہم پر رعب غالب ہوا اور ہم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ہاتھوں میں تلوار اور کوڑے لیے ہوئے گھوڑوں پر سوار شملہ لٹکائے ہوا میں زمین سے بے لگاؤ کھڑے تھے اور جس پر کوڑا مارتے فوراً مر جاتا۔ یہ دیکھ کر ہمارے حواس بجا نہ رہے اور سب کے سب بھاگ کھڑے ہوئے۔ ۱۲

مَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

اور اسکے رسولؐ کی مخالفت کرے گا تو (یاد رہے کہ) خدا بڑا سخت عذاب کرنے

الْعِقَابِ ۝١٣ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَ اَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ

والا ہے۔ (کافرو! دنیا میں تو) تو پھر اس (سزا) کا مزا چکھو اور (پھر آخرت میں تو) کافروں کے واسطے

النَّارِ ۝١٤ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ

جہنم ہے۔ اے ایماندارو جب تمہارے کفار سے میدان جنگ میں مقابلہ ہو تو (خبردار) انکی طرف

كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝١٥ وَ مَنْ يُّوَلِّهِمْ

پیٹھ نہ پھیرنا اور (یاد رہے کہ) اس شخص کے سوا جو لڑائی کے واسطے کترائے یا کسی جماعت کے

يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى

پاس (جاکر) موقع پائے (اور) جو شخص بھی اس دن ان کفار کی طرف اپنی پیٹھ پھیرے گا۔ وہ یقینی (ہر چیز

فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ

کے) خدا کے غضب میں آگیا اور اسکا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور وہ (کیا)

وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝١٦ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ

برا ٹھکانا ہے۔ اور (مسلمانو) ان کفار کو کچھ تم نے تو قتل کیا نہیں بلکہ انکو تو خدا نے

قَتَلَهُمْ وَ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ

قتل کیا۔ اور (اے رسولؐ) جب تم نے تیر مارا تو کچھ تم نے نہیں مارا بلکہ خود خدا نے تیر مارا اور تاکہ اپنی طرف

رَمٰى وَ لِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا اِنَّ

سے مومنین پر خوب احسان کرے۔ بے شک خدا (سب کی) سنتا

اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝١٧ ذٰلِكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ

اور (سب کچھ) جانتا ہے۔ یہ تو یہ اور خدا تو کافروں کی مکاری کا کمزور کر

كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ۝١٨ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ

دینے والا ہے۔ (کافروں کو) اگر تم یہ چاہتے تھے کہ (جو حق پر ہو اس کی) فتح

الْفَتْحُ وَ اِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ اِنْ

ہو تو (مسلمانوں کی) فتح بھی تمہارے سامنے آموجود ہوئی (اب کیا عذر باقی ہے) اور اگر تم (اب بھی مخالفت

تَعُوْدُوْا نَعُدْ وَ لَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّ

اسلام سے) باز رہو تو تمہارے واسطے بہتر ہے اور اگر تم کہیں پلٹ پڑے تو (یاد رہے)، ہم بھی پلٹ

لَوْ كَثُرَتْ وَ اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٩ يٰۤاَيُّهَا

پڑیں گے (اور تمھیں تباہ کر چھوڑیں گے) اور تمہاری جماعت اگرچہ نسبت زیادہ بھی ہو مگر کچھ کام نہ آئیگی اور خدا تو یقینی مومنین

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَوَلَّوْا

کے ساتھ ہے۔ اے ایماندارو خدا اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور اس سے منہ نہ موڑو

لہ کفار قریش جب مکے سے رخصت ہونے لگے تو خانہ کعبہ کا پردہ پکڑ کے دعا کی تھی کہ خداوندا ان دونوں لشکروں میں جو سیدھی راہ پر ہو اور زیادہ بزرگ اور سچا دین رکھتا ہو اس کی مدد کرنا اور دوسرے کو ذلیل و رسوا اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے اور اس دعا کا سب سے زیادہ متمنی ابوجہل تھا جو عمرو بن الجموح کے وار سے اپنے خون میں لوٹ رہا تھا، اور چلتے چلاتے اس نے عمرو بن الجموح پر وار کیا جس سے اسکا ہاتھ کٹ گیا۔ اتنے میں حضرت ابن مسعود موقع پر پہنچ گئے۔ اور ابوجہل کے سینہ پر سوار ہو کر اس کا سر کاٹا اور حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ کا دل ٹھنڈا ہوا۔

اس لڑائی میں مسلمانوں کی طرف سے نو آدمی کام آئے اور کفار کی طرف سے ستر آدمی قتل ہوئے جن میں ستائیس آدمی صرف حضرت علیؑ کے مقتول تھے اور ستر (۷۰) آدمی قیدی تھے۔ منجملہ ان کے حضرت عباس اور حضرت عقیل بھی تھے۔ جب باقی کفار بھاگ گئے تو حضرت رسولؐ نے شب کو وہیں قیام کیا۔ سب اصحاب تو سو گئے مگر خود حضرتؐ کو حضرت عباسؓ کے کراہنے کی وجہ سے نیند نہ آئی، یہاں تک کہ جب ان کی مشکیں ڈھیلی کر دی گئیں اور چپ ہوئے تو آپؐ کو نیند آئی۔ انھی قیدیوں میں ابوالعاص حضرت خدیجہؓ کی بھانجی زینب کا شوہر بھی تھا۔ زینب نے اپنے شوہر کی رہائی کے واسطے وہ زیورات جو حضرت خدیجہؓ نے جہیز میں دیئے تھے۔ آپ کے پاس بھیجے جب ان زیورات پر آپ کی نظر پڑی آبدیدہ ہو گئے۔ اللہ رے رحم! آپ نے سب مسلمانوں سے بحل کرا کے وہ زیورات زینب کو واپس کئے اور اس کے شوہر کو بھی رہا کر دیا۔ ۱۲

عَنۡهُ وَ اَنۡتُمۡ تَسۡمَعُوۡنَ ۝٢٠ وَ لَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ قَالُوۡا

جب تم سن رہے ہو۔ اور ان لوگوں کے ایسے نہ ہو جاؤ جو (منہ سے تو)

سَمِعۡنَا وَ هُمۡ لَا يَسۡمَعُوۡنَ ۝٢١ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ

کہتے تھے کہ ہم سن رہے ہیں، حالانکہ وہ سنتے سناتے خاک نہ تھے۔ اسمیں شک نہیں کہ زمین پر چلنے والے تمام

عِنۡدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الۡبُكۡمُ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡقِلُوۡنَ ۝٢٢ وَ لَوۡ

حیوانات سے بدتر خدا کے نزدیک وہ بہرے گونگے (کفار) ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے۔ اور اگر خدا

عَلِمَ اللّٰهُ فِيۡهِمۡ خَيۡرًا لَّاَسۡمَعَهُمۡ ؕ وَ لَوۡ اَسۡمَعَهُمۡ

انمیں نیکی (کی بو بھی) دیکھتا تو ضرور انہیں سننے کی قابلیت عطا کرتا (مگر یہ ایسے بدنصیب ہیں کہ) اگر ان میں سننے کی

لَتَوَلَّوۡا وَّ هُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ۝٢٣ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا

قابلیت بھی دیتا تو بھی منہ پھیر کر بھاگتے۔ اے ایماندارو جب تم کو (ہمارا) رسول (محمدؐ) ایسے کام کے لیے بلائے

اسۡتَجِيۡبُوۡا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاكُمۡ لِمَا يُحۡيِيۡكُمۡ ۚ

جو تمہاری روحانی زندگی کا باعث لہ ہو تو تم خدا اور رسولؐ کا حکم دل سے قبول کر لو اور جان لو کہ خدا (وہ قادر مطلق ہے

وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوۡلُ بَيۡنَ الۡمَرۡءِ وَ قَلۡبِهٖ وَ

کہ) آدمی اور اسکے دل (ارادے) کے درمیان ۲ اس طرح آجاتا ہے اور یہ بھی (سمجھ لو) کہ تم سب کے

اَنَّهٗۤ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ۝٢٤ وَ اتَّقُوۡا فِتۡنَةً لَّا تُصِيۡبَنَّ

سب اسکے سامنے حاضر کیے جاؤ گے۔ اور اس فتنہ ۳ سے ڈرتے رہو جو خاص انہی لوگوں پر

الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡكُمۡ خَآصَّةً ۚ وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ

نہیں پڑیگا جنہوں نے تم میں سے ظلم کیا (بلکہ تم سب کے سب اسمیں پڑ جاؤ گے) اور یہ یقین جانو کہ خدا بڑا سخت

شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ۝٢٥ وَ اذۡكُرُوۡۤا اِذۡ اَنۡتُمۡ قَلِيۡلٌ

عذاب کرنے والا ہے۔ (مسلمانو وہ وقت) یاد کرو جب تم سرزمین (مکہ) میں بہت کم اور بالکل بے بس

مُّسۡتَضۡعَفُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ تَخَافُوۡنَ اَنۡ يَّتَخَطَّفَكُمُ

تھے ۴ اس سے سہمے جاتے تھے۔ کہ کہیں لوگ تم کو اچک نہ لے جائیں تو خدا نے تم کو (مدینہ میں) پناہ دی اور

النَّاسُ فَاٰوٰٮكُمۡ وَ اَيَّدَكُمۡ بِنَصۡرِهٖ وَ رَزَقَكُمۡ مِّنَ

خاص اپنی مدد سے تمہاری تائید کی اور تمہیں پاک و پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں تاکہ تم شکرگزاری

الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۝٢٦ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا

کرو ۵ اے ایماندارو نہ تو خدا اور رسولؐ کی (امانت) میں خیانت کرو اور

لَا تَخُوۡنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوۡلَ وَ تَخُوۡنُوۡۤا اَمٰنٰتِكُمۡ وَ

نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو حالانکہ تم سمجھتے بوجھتے ہو۔

اَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝٢٧ وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَاۤ اَمۡوَالُكُمۡ وَ

اور یقین جانو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہاری آزمائش کی چیزیں ۶ ہیں۔



جنگ جمل کی پیشین گوئی

لہ اس سے یا تو ایمان مراد ہے جس سے دنیا و دین دونوں کی زندگی ہے یا جہاد مراد ہے۔ جو زندگی جاوید کا باعث ہوتا ہے اور علامہ ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ اس سے مراد حضرت علیؑ کی ولایت ہے اور یہی قرین قیاس ہے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

۲ یعنی اگر وہ چاہے تو دل کو پلٹ دے یا یہ کہ اگر چاہے تو جو کام انسان کرنا چاہتا ہے۔ اس کو نہ کرے بلکہ خلاف ہو جائے چاہتا کچھ تھا ہو گیا کچھ۔ اس کی طرف اشارہ کرکے جناب امیرؑ نے ارشاد فرمایا ہے۔ عرفت ربی بفسخ العزائم میں نے اپنے پروردگار کو ارادوں کے ٹوٹ جانے سے پہچانا۔

۳ حضرت علیؑ، امام محمد باقرؑ، زید بن ثابت، ربیع بن انس اور ابوالعالیہ وغیرہ نے لاتصیبن کے لام کو لام تاکید پڑھا ہے۔ یعنی لتصیبن تب معنی لیں کیے جائیں گے۔ اس فتنہ سے ڈرو جو خاص کر ظالموں ہی پر پڑے گا۔ واللہ اعلم ۱۲

۴ امام حسنؑ سے روایت ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ، عمار، طلحہ اور زبیر کی شان میں خاص جنگ جمل کے متعلق نازل ہوئی۔ اسی وجہ سے خود زبیر کہا کرتے تھے کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ ہم نے ایک زمانہ تک اس آیت کو پڑھا۔ اور کوئی شخص اس کا مصداق نہ معلوم ہوا تو ہم ہی اس سے مراد ہیں۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک دن زبیر رسول اللہؐ کے ساتھ جا رہے تھے کہ حضرت علیؑ سامنے سے آتے دکھائی دیئے تو زبیر ہنس پڑے۔ حضرت رسولؐ نے پوچھا تم علیؑ کو کتنا چاہتے ہو۔ یہ بولے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں ان کو اپنے لڑکے کے برابر بلکہ اس سے بھی زیادہ چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تمہارا اس دن کیا حال ہو گا جب تم اس کے مقابلہ میں لڑنے جاؤ گے۔ دیکھو تفسیر کشاف جلد دوم صـ ۱۱ سطر ۲۴ مطبوعہ مصر۔ ۱۲

۵ جب یہود ان بنی قریضہ کے محاصرہ کو اکیس دن گذر گئے تو تنگ آکر ان لوگوں نے کہلا بھیجا کہ جس طرح آپ نے

باقی صـ ۲۳۶ پر

أَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝٢٨

(کہ جو انکی محبت میں بھی خدا کو نہ بھولے وہ دیندار ہے) اور یقیناً خدا کے ہاں بڑی مزدوری ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ

اے ایماندارو اگر تم خدا سے ڈرتے رہو گے تو وہ تمہارے واسطے امتیاز پیدا کر دے گا اور

فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ

تمہاری طرف سے تمہارے گناہ کا کفارہ قرار دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور خدا بڑا صاحب فضل

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ

(وکرم) ہے۔ (اے رسولؐ وہ وقت یاد کرو) جب کفار [1] تمہ فریب کر رہے تھے تاکہ تمکو قید کر

كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ ۚ وَ

لیں یا تم کو مار ڈالیں یا تمہیں (گھر سے) نکال باہر کریں وہ تو یہ تدبیر کر رہے تھے اور خدا بھی

يَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ۝٣٠

(انکے خلاف) تدبیر کر رہا تھا۔ اور خدا تو سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر ہے۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا قَالُوا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ

اور جب انکے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو بول اٹھتے ہیں کہ ہمنے سنا تو (لیکن) اگر ہم چاہیں

نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هَٰذَا ۙ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ

تو یقیناً ایسا ہی (قرآن) ہم بھی کہہ سکتے ہیں یہ تو بس اگلوں ہی کے قصے

الْأَوَّلِينَ ۝ وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَٰذَا هُوَ

ہیں۔ اور (اے رسولؐ وہ وقت یاد کرو) جب ان کافروں نے دعائیں مانگی تھیں کہ خداوندا اگر یہ (دین

الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ

اسلام) حق ہے۔ اور تیرے پاس سے آیا ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا [2] یا ہم پر کوئی اور دردناک

السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ وَمَا كَانَ اللَّهُ

عذاب ہی نازل فرما۔ حالانکہ جب تک تم ان کے درمیان [3] موجود ہو خدا ان پر عذاب

لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ

نہیں کرے گا۔ اور اللہ ایسا بھی نہیں کہ لوگ تو اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہے

مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝ وَمَا لَهُمْ أَلَّا

ہیں اور خدا ان پر عذاب نازل فرمائے اور جب یہ لوگ لوگوں کو مسجد الحرام (خانہ کعبہ کی عبادت)

يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ

سے روکتے ہیں تو پھر ان کے لیے کون سی بات باقی ہے کہ ان پر عذاب نازل نہ فرمائے اور یہ لوگ

الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ ۚ إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا

تو خانہ کعبہ کے متولی بھی نہیں (پھر کیوں روکتے ہیں) اسکے متولی تو صرف پرہیزگار لوگ ہیں مگر ان



ابو لبابہ کی توبہ

[1] جب انصار مکہ میں آکر مسلمان ہو گئے اور آپ سے نصرت کا وعدہ کر گئے، تو کفار قریش کو خوف پیدا ہوا اور انتقامی جوش سے دار الندوہ میں جو قصی بن کلاب کا بنایا ہوا ایک بڑا مکان اور عام پنچایتوں اور ٹاؤن ہال تھا تمام قبائل کو اکٹھا کر دیا اور شیطان بھی شیخ نجدی کی صورت میں انکا اعلیٰ مشیر تھا۔ غرض ابو البختری نے کہا کہ محمد کو ایک تنگ مکان میں قید کر کے دروازہ بند کر دو۔ اور سد رمق برابر کھانا ایک سوراخ سے دیتے رہو کہ گھبرا کے مر جائے۔ ہشام بن عمرو بولا اس کو ایک اونٹ پر بٹھا کر شہر بدر کر دیا جائے۔ یہ دونوں رائیں ناپسند ہوئیں۔ ابو جہل نے کہا کہ میری رائے ہے کہ قریش کے ہر قبیلہ سے ایک شخص لیا جائے اور تمام اشخاص مل کر اس کو قتل کر ڈالیں تاکہ محمد کا خون تمام قبائل پر تقسیم ہو جائے۔ اور بنی ہاشم کو خونبہا لینے کے واسطے کوئی چارہ نہ ہو کیونکہ یہ لوگ تمام قبائل کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ادھر تو یہ مشورہ ہو رہا تھا اور ادھر خدا نے حضرت جبرئیلؑ کے ذریعہ تمام کارروائیوں کی اطلاع دے دی اور حکم دیا تم علیؑ کو اپنی جگہ سلا کر شہر سے باہر نکل جاؤ۔ آپ نے تمام مسلمانوں کو کہہ دیا کہ تم میں سے کوئی اپنے گھر سے آج کی شب باہر نہ نکلے۔ غرض آپ حضرت علیؑ کو اپنی جگہ سلا کر باہر نکلے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت ابوبکر کو دیکھا ان کو اپنے ساتھ لے لیا۔ آگے بڑھ کر کچھ لوگ ملے۔ آپؐ نے ایک مٹھی خاک کی ان کی طرف پھینکی، کہ ان میں سے کوئی آپؐ کو دیکھ نہ سکا۔ اور پھر آپؐ شہر سے ہو کر غار ثور میں جا کر چھپ رہے اور فوراً مکڑی نے جالا تان دیا۔ مشرکین رات بھر محاصرہ کیے رہے۔ صبح کو تلواریں کھینچے اندر گھسے تو حضرت علیؑ کو پایا۔ پوچھا محمد کہاں ہیں؟ فرمایا میں انکا نگہبان تو ہوں نہیں۔ غرض وہ اپنا سا منہ لے کر باہر نکلے اور نشان قدم کو دیکھتے اس غار تک پہنچے ابو کرز جو نشان قدم کا استاد تھا کہنے لگا۔ یہاں تک تو ضرور آئے ہیں اس کے بعد خواہ زمین میں چلے گئے یا آسمان پر۔ غرض وہ لوگ واپس ہوئے۔ اور آپؐ تین دن کے بعد مدینہ روانہ ہوئے ۱۲

باقی ص ۲۱۶ پر

رسول اللہ صلعم کے خلاف تدبیر اور ہجرت

الْمُتَّقُوْنَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَ مَا كَانَ

کافروں میں سے بہتیرے نہیں جانتے۔ اور خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے

صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ تَصْدِيَةً ؕ

سوا ان کی نماز ہی کیا تھی تو (اے کافرو) جب تم کفر کیا کرتے تھے اس کی سزا میں

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ

(پڑے) عذاب کے مزے چکھو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ کفار اپنے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ

مال محض اس واسطے خرچ کرتے ہیں کہ لوگوں کو راہ خدا سے روک دیں تو یہ لوگ

سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ

اسے عنقریب ہی خرچ کریں گے۔ پھر اس کے بعد ان کی حسرت کا باعث ہو گا۔ پھر

حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ۬ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى

آخر یہ لوگ ہار جائیں گے، اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا (قیامت میں) سب کے سب جہنم کی

جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿٣٦﴾ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ

طرف ہانکے جائیں گے۔ تاکہ خدا پاک کو ناپاک سے جدا کر دے اور ناپاک لوگوں کو

الطَّيِّبِ وَ يَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ

ایک دوسرے پر رکھ کے ڈھیر بنائے۔ پھر سب کو جہنم میں

فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ

جھونک دے لوگ گھاٹا اٹھانے والے ہیں۔ (اے رسولؐ) تم

الْخٰسِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ

کافروں سے کہہ دو کہ اگر وہ لوگ (اب بھی اپنی شرارتوں سے) باز رہیں تو ان کے پچھلے قصور معاف

لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَ اِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ

کر دیئے جائیں، اور اگر پھر کہیں پلٹے تو یقیناً اگلوں کے طریقے گذر چکے (جو ان کی سزا ہوئی وہی ان کی بھی ہو گی)

سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٨﴾ وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ

مسلمانو! ان کافروں سے لڑے جاؤ یہاں تک کہ کوئی فساد (باقی) نہ رہے اور (بالکل ساری خدائی میں)

فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ

خدا کا دین ہی دین ہو جائے۔ پھر اگر یہ لوگ (فساد سے) باز آئیں تو خدا ان کی کارروائیوں کو

اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٣٩﴾ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْۤا

خوب دیکھتا ہے۔ اور اگر سرتابی کریں تو (مسلمانو) سمجھ لو کہ خدا یقیناً تمہارا مالک ہے

اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿٤٠﴾

اور وہ کیا اچھا مالک ہے اور کیا اچھا مددگار ہے۔



بقیہ حاشیہ صفحہ ٢١٥

۲؎ نعمان بن حارث تجارت کی غرض سے ایران گیا تھا۔ اور وہاں سے رستم سہراب کا قصہ خرید کر عربی میں ترجمہ کیا اور یہاں آکر کہنے لگا دیکھو قرآن کی طرح ہم نے بھی اگلوں کے قصے گھڑے ہیں عثمان بن مظعون نے کہا ارے خدا سے ڈر محمدؐ حق پر ہیں وہ بولا میں حق پر ہوں عثمان نے کہا محمدؐ "لا الٰہ الا اللہ" کہتے ہیں وہ بولا میں بھی کہتا ہوں مگر اس کے ساتھ ھؤلاء بنات اللہ بھی کہتا ہوں۔ جب حضرتؐ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو آپ نے اس کو جھڑکا وہ کہنے لگا خداوندا اگر محمدؐ کا دین سچا ہے تو مجھ پر عذاب نازل کر اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ آخر یہ کمبخت جنگ بدر میں واصل جہنم ہوا۔ ۱۲

۳؎ علامہ ابن حجر نے اس آیت کو بھی فضائل اہل بیتؑ میں شمار کیا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ اس مطلب کا اشارہ حضرت رسولؐ نے اپنے اہل بیتؑ کی طرف خود بھی کیا ہے کہ جس طرح رسول اللہؐ اہل زمین کے امان کے باعث ہیں۔ اسی طرح آپ کے اہل بیتؑ بھی ان کے امان کے ذریعہ ہیں۔ اور اس بارے میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں۔ ایک حدیث ہے کہ جس طرح ستارے آسمان والوں کے امان ہیں۔ اسی طرح میرے اہل بیتؑ زمین والوں کے امان ہیں دیکھو صواعق محرقہ ابن حجر عسقلانی۔ ۱۲

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ
اور جان لو جو نفع [۱] تم کسی چیز سے حاصل کرو تو اس میں کا پانچواں حصہ خدا اور رسولؐ اور
خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ
(رسولؐ کے) قرابتداروں اور یتیموں [۲] اور مسکینوں اور پردیسیوں کا ہے اور اگر
الْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ
تم خدا پر اور اس (غیبی امداد) پر ایمان لا چکے ہو جو ہم نے اپنے (خاص)
وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى
بندے (محمدؐ) پر فیصلہ کے دن (جنگ بدر میں) نازل کی تھی [۳] جس دن (مسلمانوں اور کافروں کی)
الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۱﴾ اِذْ اَنْتُمْ
دو جماعتیں باہم گتھ گئی تھیں اور خدا تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (یہ وہ وقت تھا)
بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ
جب (تم میدان جنگ میں مدینہ کے) قریب کے ناکے پر تھے اور کفار بعید کے ناکے پر اور (قافلہ کے)
اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ
سوار تم سے نشیب میں تھے، اور تم ایک دوسرے سے (وقت کی تقرری کا) وعدہ کر لیتے تو اور
وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ڏ لِّيَهْلِكَ
وقت پر گڑبڑ کر دیتے مگر (خدا نے تم لوگوں کو اچانک اکٹھا کر دیا) تاکہ جو بات شدنی تھی وہ پوری کر دکھائے تاکہ جو
مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰي مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ۭ
شخص ہلاک (گمراہ) ہو وہ (حق کی) حجت تمام ہونے کے بعد ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ ہدایت کی حجت تمام
وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ
ہونے کے بعد زندہ رہے اور خدا یقینی سننے والا اور واقف ہے۔ (یہ وہ وقت تھا) جب خدا نے تمہیں
مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۭ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَ
خواب میں کفار کو کم کر دکھلایا تھا اور اگر ان کو تمہیں زیادہ کر کے دکھلاتا تو تم یقیناً ہمت
لَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ
ہار دیتے اور لڑائی کے بارے میں آپس میں جھگڑنے لگتے مگر خدا نے اس (بدنامی) سے بچایا۔ اس میں تو
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ
شک ہی نہیں کہ وہ دلی خیالات سے واقف ہے۔ (یہ وہ وقت تھا) جب تم لوگوں نے مڈبھیڑ کی تو خدا نے
فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ
تمہاری آنکھوں میں کفار کو بہت کم کر کے دکھلایا اور ان کی آنکھوں میں تم کو تھوڑا کر دیا تاکہ
اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾
خدا کو جو کچھ کرنا منظور [۴] تھا وہ پورا ہو جائے اور کل باتوں کا دارومدار تو خدا ہی پر ہے۔

خمس کن کن چیزوں پر واجب ہے

رسولؐ کے قرابت کی خاطرداری

جنگ بدر کا

[۱] لفظ غنیمت، غنم سے مشتق ہے جس کے معنی نفع کے ہیں اور نفع چونکہ جنگ میں بھی حاصل ہو جایا کرتا ہے اس لیے اس لفظ کو وہاں بھی استعمال کیا گیا ہے۔ امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں۔ ثم استعمل فی کل مظفور بہ من جھۃ العدیٰ وغیرھم پھر اس لفظ کا استعمال اس مال میں ہوا جو دشمنوں سے جنگ میں حاصل ہو یا اس کے علاوہ دوسرے طریقوں سے دستیاب ہو (مفردات امام راغب صفحہ ۳۷۲) یعنی غنیمت صرف اسی مال سے متعلق نہیں ہے جو لڑ بھڑ کر جنگ میں حاصل ہو بلکہ یہ ہر اس نفع سے تعلق رکھتا ہے جو جائز طریقے سے حاصل ہو جیسا کہ آیت میں من شئی سے واضح ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ھی واللّٰہ الافادۃ یوم بیوم خدا کی قسم اس سے وہ فائدہ مراد ہے جو روز مرہ حاصل ہوتا رہتا ہے۔ (الکافی) علامہ محسن فیض لکھتے ہیں یعنی استفادۃ المال من ایۃ جھۃ کانت کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جائز طریقے سے جو بھی مالی نفع حاصل ہو اس میں خمس نکالا جائیگا (الصافی صفحہ ۲۰۱) چنانچہ ان چیزوں میں بھی خمس واجب ہے (۱) سونے چاندی وغیرہ کی کان (۲) دفینہ اگر کسی کو مل جائے۔ (۳) جو چیز دریا سے نکالی جائے۔ (۴) پیشہ یا زراعت کے نفع میں سے لڑکے بالوں کے سال بھر کے خرچ کے بعد جو بچ رہے۔ (۵) جب اہل کتاب مسلمان سے زمین خریدے (۶) جو حرام مال حلال مال میں مل جائے اور دونوں میں امتیاز نہ ہو۔ ۱۲ (ن ح)

[۲] معتبر احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کا حصہ تو رسولؐ کا ہے اور اس کے بعد امام کا اور رسولؐ کا حصہ تو ان کے قرابت داروں کا اور یتیم و مسکین اور پردیسی میں بھی شرط ہے کہ رسولؐ کا قرابتدار ہو تو خلاصہ یہ ہوا کہ خمس کے تمام حصے رسولؐ اور ان کی اولاد کے لیے خاص ہیں۔ اسی وجہ سے خدا نے غیر سید کی زکوٰۃ سادات پر حرام کر دی۔ کیونکہ وہ ایک قسم کا صدقہ ہے اور صدقہ اولاد رسولؐ کے واسطے ایک ذلیل کام ہے۔ خدا اور رسولؐ کو تو سادات کی عزت کا یہ خیال اور اس زمانہ میں بھیک مانگ صدقہ لینا سادات کا ایک اعلیٰ فرض قرار پایا ہے جن کے بارے میں رسول اللہ فرماتے ہیں اکرموا اولادی الصالحین للہ والطالحین

(باقی صفحہ ۲۱۸ پر)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَ
اے ایماندارو (جب تم کسی فوج سے) مڈبھیڑ کرو تو خبردار اپنے قدم جمائے رہو
اذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٤٥﴾ وَأَطِيعُوا
اور خدا کو بہت یاد کرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور خدا کی اور
اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ
اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو (ورنہ) تم ہمت ہار دو گے
رِيحُكُمْ ۖ وَاصْبِرُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٤٦﴾
اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی اور جنگ کی تکلیف کو جھیل جاؤ (کیونکہ) خدا تو یقیناً صبر کرنیوالوں کا ساتھی ہے۔
وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِم
اور ان لوگوں کے ایسے نہ ہو جاؤ جو اتراتے ہوئے اور لوگوں کے دکھلانے کے واسطے
بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ
اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور جو
اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿٤٧﴾ وَإِذْ زَيَّنَ
کچھ بھی وہ لوگ کرتے ہیں خدا اس پر (ہر طرح سے) احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اور جب شیطان نے [1]
لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ
ان کی کارستانیوں کو عمدہ کر دکھایا اور ان کے کان میں پھونک دیا کہ لوگوں میں آج
الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ ۖ فَلَمَّا تَرَاءَتِ
کوئی ایسا نہیں جو تم پر غالب آسکے اور میں تمہارا مددگار ہوں پھر جب دونوں لشکر
الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكُمْ
مقابل ہوئے تو شیطان اپنے اُلٹے پاؤں بھاگ نکلا اور کہنے لگا کہ میں تو تم سے الگ ہوں میں تو
إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ ۚ وَاللَّهُ
وہ چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تمہیں نہیں سوجھتی ہیں میں تو خدا سے ڈرتا ہوں اور خدا
شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٤٨﴾ إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ
بہت سخت عذاب والا ہے۔ (یہ وہ وقت تھا) جب منافقین اور جن لوگوں کے [2]
فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ ۗ وَمَن
دل میں (کفر کا) مرض ہے کہہ رہے تھے کہ ان مسلمانوں کو ان کے دین نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے
يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٤٩﴾
کہ اتراتے پھرتے ہیں حالانکہ جو شخص خدا پر بھروسہ کرتا ہے (وہ غالب رہتا ہے کیونکہ) خدا یقیناً غالب اور حکمت والا ہے
وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا ۙ الْمَلَائِكَةُ
اور کاش (اے رسولؐ) تم دیکھتے جب فرشتے کافروں کی جان نکال لیتے تھے۔

[1] چنانچہ جنگ بدر میں شیطان سراقہ بن حارث کی شکل بن کر حارث بن ہشام کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے لوگوں کو لڑائی پر ابھار رہا تھا۔ یکایک فرشتوں کا لشکر دیکھ کر بھاگا جب یہ لوگ مدینہ آئے تو سراقہ کی مذمت کی۔ اُس نے قسم کھائی کہ میں تمہارے ساتھ نہ تھا اور لوگوں نے بھی کہا کہ یہ مدینہ سے باہر نہیں گیا۔ مگر ان کو یقین نہ ہوا۔ جب مُسلمان ہوئے تو معلوم ہوا کہ شیطان تھا۔ ۱۲

[2] قیس بن ولید، حارث بن ربیعہ عقبہ بن اُمیّہ، عاص بن شیبہ وغیرہ مکّہ میں مسلمان ہو گئے۔ مگر ان کے خیالات درست نہ ہونے پائے تھے کہ رسول اللہؐ نے ہجرت کی، تو ان کے بزرگوں نے انہیں قید کیا۔ اتنے میں بدر کی لڑائی چھڑی تو یہ لوگ بھی ساتھ ہو لیے۔ اور یہ ارادہ تھا کہ جو فریق زبردست ہو گا، اس کی طرف ہو لیں گے جب مسلمانوں کی قلت دیکھی تو کہنے لگے کہ ان بیچاروں کو ان کے دین نے قربانی پڑھائی ہے۔ ابھی تو نکلا وارا نیارا ہوا جاتا ہے۔ اور ان ہی کے بارے میں یہ آیۃ نازل ہوئی۔ ۱۲

(بقیہ حاشیہ ص ٢١٧)

لی میری اولاد کی تعظیم و اکرام کرو نیکوں کی خدا کی خوشی کے واسطے اور بدوں کی میری خاطر سے۔ افوہ معاذ اللہ ان کی اب یہ حالت ہے کہ اچھوں کو اپنے تئیں سید کہتے شرم آتی ہے۔ ۱۲

[3] انسانوں میں یتیم وہ بچہ ہے جس کا باپ مرجائے مگر جانوروں میں یتیم وہ ہے جس کی ماں مرجائے۔ ۱۲

[4] پہلی جنگ بدر روز جمعہ ۱۷ رمضان سنہ ۲ ھ۔ ۱۲

[5] کیونکہ اگر پہلے ہی مسلمان ان کو زیادہ معلوم ہوتے تو راہ فرار اختیار کرکے جنگ نہ ہونے پاتی، اور یہ عقدہ نہ کھلتا کہ غالب کون ہے، اور خدا کس کے ساتھ ہے۔ ۱۲

يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوقُوا عَذَابَ
اور انکے رُخ اور پشت پر (کوڑے) مارتے جاتے تھے اور (کہتے جاتے تھے کہ) عذاب جہنم کے مزے چکھو یہ
الْحَرِيقِ ۝ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ
سزا اُنکی ہے جو تمہارے ہاتھوں نے پہلے کیا کرایا ہے۔ اور خدا بندوں پر
لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝ كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ
ہرگز ظلم نہیں کرتا (ان لوگوں کی حالت) قوم فرعون اور ان کے لوگوں کی سی ہے جو ان سے پہلے
الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَأَخَذَهُمُ
تھے اور خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے تو خدا نے بھی ان کے گناہوں کی وجہ سے
اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٥٢﴾
انہیں آ پکڑا۔ بیشک خدا زبردست اور سخت عذاب دینے والا ہے۔
ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَىٰ
یہ سزا اس وجہ سے (دی گئی) کہ جب کوئی نعمت خدا کسی قوم کو دیتا ہے تاوقتیکہ وہ لوگ خود اپنی
قَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ
قلبی حالت (نہ) بدلیں خدا بھی اسے نہیں بدلے گا اور خدا تو یقینی (سب کی) سنتا اور سب
عَلِيمٌ ﴿٥٣﴾ كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ
کچھ جانتا ہے۔ (ان لوگوں کی حالت) قوم فرعون اور ان لوگوں کی سی ہے جو ان سے پہلے تھے
كَذَّبُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ
اور اپنے پروردگار کی آیتوں کو جھٹلاتے تھے تو ہم نے بھی ان کے گناہوں کی وجہ سے
وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوا ظَالِمِينَ ﴿٥٤﴾
ان کو ہلاک کر ڈالا اور فرعون کی قوم کو ڈبو دیا اور (وہ) سب کے سب ظالم تھے۔
إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا
اس میں شک نہیں کہ خدا کے نزدیک جانوروں [1] میں کفار سب سے بدتر ہیں تو (باوجود اسکے) پھر
يُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ
ایمان نہیں لاتے۔ (اے رسولؐ) جن لوگوں [2] سے تم نے عہد و پیمان کیا تھا۔ پھر وہ لوگ
عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ﴿٥٦﴾ فَإِمَّا
اپنے عہد کو ہر بار توڑ ڈالتے ہیں اور پھر (خدا سے) نہیں ڈرتے۔ تو اگر وہ
تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ
لڑائی میں تمہارے ہتھے چڑھ جائیں تو ایسی گوشمالی دو کہ ان کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کو بھی تتر بتر کردو جو ان کے
لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝ وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ
پشت پر ہوں تاکہ یہ عبرت حاصل کریں۔ اور اگر تمہیں کسی قوم کی خیانت (عہد شکنی) کا خوف ہو تو تم بھی برابر انکا

خدا کسی کی نعمت کو بلاوجہ نہیں چھینتا

[1] اس مقام پر خدا نے کفار کو جانوروں سے بھی بدتر فرمایا ہے۔ اور ایک جگہ فرماتا ہے۔ اولٰئک کالانعام بل ھم اضل یہ لوگ گویا جانور بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں کیونکہ جانوروں کو تو عقل ہی نہیں کہ اس سے کام لیں، ان کو عقل ہے پھر اس سے کام نہیں لیتے۔ ۱۲

[2] بنی قریظہ یہودیوں نے حضرت رسولؐ سے عہد کیا تھا کہ کفار کی حمایت نہ کریں گے مگر بدر میں ہتھیاروں سے ان کی مدد کی جب باز پرس ہونے لگی تو کہنے لگے ہم بھول گئے تھے۔ پھر جنگ خندق میں ابوسفیان کا ساتھ دیا۔ ان ہی کے بارے میں خدا نے یہ حکم دیا۔ ۱۲

خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا

عہد ان کی طرف پھینک مارو (عہد شکنی کے ساتھ عہد شکنی کرو) خدا ہرگز

يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

دغا بازوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور کفار یہ خیال نہ کریں کہ وہ (مسلمانوں سے) آگے بڑھ

سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا

نکلے (کیونکہ) وہ ہرگز مسلمانوں کو ہرا نہیں سکتے۔ اور (مسلمانو) ان کفار کے (مقابلہ کے)

اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ

واسطے جہاں تک تم سے ہو سکے (اپنے بازو کے) زور سے اور بندھے ہوئے گھوڑوں سے (لڑائی کا)

بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ

سامان مہیا کرو اس سے خدا کے دشمن اور اپنے دشمن اور اس کے سوا دوسرے لوگوں پر بھی اپنی دھاک بٹھا لوگے۔

لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ

جنہیں تم نہیں جانتے ہو۔ مگر خدا تو ان کو جانتا ہے۔ اور خدا کی راہ میں تم جو کچھ بھی

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝

خرچ کرو گے۔ وہ تم پورا پورا بھر پاؤ گے اور تم پر کسی طرح ظلم نہیں کیا جائے گا۔

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى

اور اگر یہ کفار صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو اور خدا پر بھروسہ رکھو (کیونکہ) وہ

اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ

بیشک (سب کچھ) سنتا جانتا ہے۔ اور اگر وہ لوگ تمہیں فریب دینا چاہتے ہیں تو (کچھ

يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ

پروا نہیں)، خدا تمہارے واسطے یقینی کافی ہے۔ (اے رسولؐ) وہی تو وہ (خدا) ہے جس

بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ

نے اپنی خاص [1] مدد اور مومنین سے تمہاری تائید کی۔ اور اسی نے ان (مسلمانوں) کے دلوں میں باہم ایسی

لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ

اُلفت پیدا کر دی کہ اگر تم جو کچھ بھی زمین میں ہے سب کا سب خرچ کر ڈالتے تو بھی ان کے دلوں

بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ

میں ایسی اُلفت پیدا نہ کر سکتے مگر خدا ہی تھا جس نے ان میں باہم اُلفت پیدا کی بیشک وہ زبردست

حَكِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ

حکمت والا ہے۔ اے رسولؐ تم کو بس خدا اور جو مومنین تمہارے تابع فرمان ہیں

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ

کافی ہیں۔ اے رسولؐ تم مومنین کو جہاد کے واسطے آمادہ کرو (وہ گھبرائیں نہیں خدا ان سے



[1] ابن عساکر نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے۔ قال مکتوب علی العرش لا الٰہ الا اللّٰہ انا وحدی لا شریک لی محمدؐ عبدی و رسولی ایدتہ بعلیؑ وذلک قولہ ھو الذی ایدک بنصرہ و بالمومنین۔ کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں یکتا ہوں۔ میرا کوئی شریک نہیں۔ محمدؐ میرا بندہ اور میرا رسولؐ ہے۔ میں نے اس کی علیؑ سے مدد کی اور یہی مطلب ھو الذی ایدک الآیۃ کا ہے۔ دیکھو درِ منثور ملا جلال الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۱۹۹ سطر ۹ مطبوعہ مصر اور یہی روایت ابن عدی و ابن عساکر نے انس سے بھی کی ہے۔ اور کتاب زین الفتیٰ مناقب اخطب خوارزمی صفحہ ۲۲۳ فواتح میبذی صفحہ ۲۰۵ ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۱۷۱ ینابیع المودۃ صفحہ ۹۴ مودۃ القربیٰ صفحہ ۱۰ مناقب المرتضوی صفحہ ۴۷۔ ارجح المطالب صفحہ ۹۳ میں بھی یہی ہے۔ ۱۲

دفع شر کے لیے حضرت علیؑ کافی ہیں

حضرت علیؑ کی مدد کی بشارت

اگر کفار صلح پر آمادہ ہوں تو تم بھی آمادہ ہو جاؤ

عَلَى الْقِتَالِ ۚ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ
وعدہ کرتا ہے کہ) اگر تم لوگوں میں سے ثابت قدم رہنے والے بیس بھی ہونگے تو دو سو (کافروں) پر
يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا
غالب آجائیں گے۔ اور اگر تم لوگوں میں سے (ایسے) سو ہوں گے تو ہزار کافروں پر غالب
اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۞
آجائیں گے۔ اس سبب سے کہ یہ لوگ ناسمجھ ہیں۔
اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۚ
اب خدا نے تم سے (اپنے حکم کی سختی میں) تخفیف کر دی اور دیکھ لیا کہ تم میں یقیناً کمزوری ہے
فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ
تو اگر تم لوگوں میں سے ثابت قدم رہنے والے سو ہوں گے تو دو سو (کافروں) پر غالب رہیں گے۔
وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ
اور اگر تم لوگوں میں سے (ایسے) ایک ہزار ہونگے تو خدا کے حکم سے دو ہزار (کافروں پر) غالب رہیں گے
اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۞ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ
اور (جنگ کی تکلیفوں کو) جھیل جانے والوں کا خدا ساتھی ہے۔ کوئی نبی جب تک
يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ۗ
کہ روئے زمین پر (کافروں کا) خون نہ بہائے اس کے یہاں قیدیوں کا رہنا مناسب نہیں۔
تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۗ
تم لوگ تو دنیا کے ساز و سامان کے خواہاں ہو اور خدا (تمہارے لیے) آخرت (کی بھلائی) کا خواہاں ہے
وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۞ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ
اور خدا زبردست حکمت والا ہے اور اگر خدا کی طرف سے پہلے ہی (اس کی معافی کا) حکم نہ
لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۞ فَكُلُوْا
آچکا ہوتا تو تم نے جو (بدر کے قیدیوں کے چھوڑ دینے کا بدلہ) فدیہ لے لیا تھا اس کی سزا میں تم پر بڑا عذاب نازل ہو کر
مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ
رہتا (تو خیر جو ہوا سو ہوا) اب تم نے جو مال غنیمت حاصل کیا اسے کھاؤ (وہ تمہارے لیے) حلال طیب ہے
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّمَنْ فِىْٓ اَيْدِيْكُمْ
اور خدا سے ڈرتے رہو بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اے رسولؐ جو قیدی تمہارے قبضہ میں ہیں
مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا
ان سے کہہ دو کہ اگر خدا تمہارے دلوں میں نیکی دیکھے گا تو جو (مال) تم سے چھین لیا گیا ہے اس
يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ
سے کہیں بہتر تمہیں عطا فرمائے گا اور تمہیں بخش بھی دے گا اور خدا تو



فدیہ لے کر چھوڑ دینا خدا کو پسند نہیں

حضرت عباسؓ کا اسلام

[1] علامہ عبدالرزاق محدث حنبلی نے اپنی کتاب عزالدین میں روایت کی ہے کہ یہ آیت خاص حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی۔ دیکھو کشف الغمہ۔ ۱۲

[2] جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضرت رسولؐ نے اصحاب سے مشورہ کیا۔ حضرت ابوبکر نے کہا یہ لوگ آپ کی قوم کے ہیں اور رشتہ دار ہیں ان کو فدیہ لے کر چھوڑ دیجیے۔ حضرت حمزہؓ نے کہا یہ لوگ مشرکوں کے پیشوا ہیں۔ انھوں نے آپ کو شہر بدر کیا ہے۔ ان پر رحم مناسب نہیں حکم دیجیے کہ سب کی گردن ماری جائے۔ عباس کو میرے حوالے کرو۔ عقیل کو علیؑ کے علیٰ ہذا القیاس۔ اللہ رے جوش ایمان سعد بن معاذ نے کہا ان سب کو ایک گڑھے میں ڈال کر اوپر سے کوڑا رکھ کر آگ لگا دیجیے حضرت رسولؐ نے فرمایا تین حال سے خالی نہیں یا یہ لوگ فدیہ دیں یا اسلام قبول کریں یا قتل کیے جائیں۔ مگر کچھ اصحاب نے فدیہ لے کر سب کو چھوڑ دیا اور کسی کو قتل نہ کیا۔ دوسرے روز حضرت رسولؐ کو دیکھا کہ وہ بہت رنجیدہ بیٹھے ہیں۔ حضرت ابوبکر نے سبب پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کی طمع میں فدیہ لینے سے عذاب اتنا قریب تھا جیسے یہ درخت۔ اسی سلسلہ پر خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ۱۲

[3] تمام قیدیوں سے چالیس چالیس اوقیہ سونے کا لیا اور حضرت عباس سے سو اوقیہ اور ایک اوقیہ پونے تین تولہ کا ہوتا ہے۔ کفار قریش کے ساتھ حضرت عباس مکہ سے چلے تو سونے کے چالیس اوقیہ اپنے پاس رکھ لیے تھے۔ اور باقی مال کی اپنی بیوی سے وصیت کر آئے تھے۔ غرض وہ سو اوقیہ تو مال غنیمت میں گئے جب فدیہ دینے کی باری آئی تو حضرت عقیل اور نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کا فدیہ بھی ان ہی سے مانگا گیا۔ حضرت عباس نے کہا اے محمدؐ میں مسلمان ہو چکا تھا یہ لوگ مجھے زبردستی لے آئے۔ آپ نے فرمایا کچھ ہو آپ کے دل کا حال تو خدا جانتا ہے فدیہ دینا ہو گا۔ عباس نے کہا اچھا تو میرے اوقیہ مسلمانوں کے لیے ہیں انہی کو فدیہ سمجھ آپ نے فرمایا وہ تو مال غنیمت تھا اور فدیہ میں شمار نہیں ہو سکتا۔ عباسؓ بولے میں اتنا مال کہاں سے لاؤں۔ کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا چچا اس بڑھاپے میں دروازے دروازے

(باقی صفحہ ۲۲۲ پر)

وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَ اِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ

بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اگر یہ لوگ تم سے فریب کرنا چاہتے ہیں تو

فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ

خدا سے پہلے ہی فریب کر چکے ہیں تو (اس کی سزا یہیں) خدا نے ان پر تمہیں قابو دے دیا اور خدا

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ

تو بڑا واقف کار حکمت والا ہے۔ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور اپنے اپنے

جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ

جان و مال سے خدا کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی اور (ہر طرح)

الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ

ان کی خبر گیری کی۔ یہی لوگ ایک[1] دوسرے کے (باہم) سرپرست و دوست ہیں۔

بَعْضٍ ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ

اور جن لوگوں نے ایمان تو قبول کیا اور ہجرت نہیں کی تو تم لوگوں کو ان کی سرپرستی سے سروکار نہیں

مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَ اِنِ

یہاں تک کہ وہ ہجرت اختیار کریں اور (ہاں مگر) دینی امر میں تم سے مدد کے خواہاں ہوں تو تم

اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى

پر (ان کی) مدد کرنی لازمی و واجب ہے مگر ان لوگوں کے مقابلے میں نہیں جن میں

قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اور تم میں باہم (صلح کا) عہد و پیمان ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ اللہ

بَصِيْرٌ ۝ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ

دیکھ رہا ہے۔ اور جو لوگ کافر ہیں وہ بھی (باہم) ایک دوسرے کے سرپرست ہیں۔

اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَ فَسَادٌ

اگر تم (اس طرح) مدد نہ کرو گے تو روئے زمین پر فتنہ برپا ہو جائے گا اور بڑا

كَبِيْرٌ ؕ ۝ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ

فساد ہو گا۔ اور جن لوگوں نے[2] ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور خدا کی راہ میں لڑے

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ هُمُ

بھڑے اور جن لوگوں نے (ایسے نازک وقت میں مہاجرین کو) جگہ دی اور (انکی) ہر طرح کی خبر گیری کی یہی

الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝

لوگ سچے ایماندار ہیں۔ انہی کے واسطے مغفرت اور عزت و آبرو والی روزی ہے۔

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا

اور جن لوگوں نے (صلح حدیبیہ کے) بعد ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا۔



لہ یہ آیت اور اس کے قبل کی آیت بھی مہاجرین و انصار کی تعریف میں نازل ہوئی ہے۔ اور اس میں شک بھی نہیں۔ کہ ان میں سے اکثر ایسے ہی تھے اور بعض تو اولیاء کاملین سے تھے مگر کچھ ایسے بھی تھے۔ جو رسول اللہ کی وفات کے بعد اپنے عہد پر قائم نہ رہے۔ اور آلِ رسولؐ سے بُری طرح پیش آئے۔ اور یہ جو بعض احادیث میں وارد ہوا ہے کہ چار پانچ کے سوا کوئی اچھا نہ تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے جان و مال آبرو عزت کی کچھ بھی پرواہ نہ کر کے اہل بیتؑ کا ساتھ دینے والے چار پانچ تھے ورنہ بہت سے لوگ اصحاب رسولؐ سے خوش صفات اور صاحب ایمان تھے مگر آبرو یا جان و مال یا اولاد کے خوف سے کچھ بول نہ سکتے تھے۔ اور جب موقع پاتے تو بولتے بھی تھے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۱

بھیک مانگے۔ آپ نے فرمایا وہ مال کہاں ہے جو مکہ سے چلتے وقت اپنی بیوی کے سپرد کر آئے تھے۔ عباس بولے میں تو اس کام کو بہت پوشیدہ کر آیا تھا اور میرے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ تمہیں کیونکر معلوم ہوا۔ آپؐ نے فرمایا مجھے خدا نے بتایا۔ یہ سُن کر حضرت عباس کو آپ کی سچائی کا یقین ہو گیا اور فوراً مسلمان ہو گئے۔ پھر مکہ سے مال لا کر فدیہ ادا کیا۔ ۱۲

سہ چونکہ فدیہ لینے پر عتاب آیا تھا اس وجہ سے بعض اصحاب کو اس کا حصہ لینے میں تامل ہوا اس وقت خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ۱۲

ھہ ایک مرتبہ کہیں سے مال آیا تو حضرت رسولؐ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا اے چچا چادر بچھایئے اور جتنا جی چاہے لیجئے۔ یہ وہ وعدہ ہے جو خدا نے فرمایا تھا کہ اگر تمہارے دل دیکھے گا تو اس سے بہتر عطا کریگا۔

لہ جب آپؐ ہجرت کر کے مدینہ آئے تو مہاجرین و انصار کو باہم ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا اور باہم ایک دوسرے کے وارث بھی ہوئے جب آیۃ اولوا الارحام نازل ہوا تو یہ وراثت موقوف ہوئی۔ ۱۲

مہاجرین و انصار کی مدح

مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى

وہ لوگ بھی تم ہی میں سے ہیں اور صاحبان قرابت خدا کی کتاب میں باہم ایک دوسرے کے دینسبت

بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝۷۵

اوروں کے) زیادہ حقدار ہیں۔ بیشک خدا ہر چیز سے خوب واقف ہے۔

## (۹) سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ (۱۱۳)

اٰیاتُھا ۱۲۹ — رکوعاتُھا ۱۶

سورۂ توبہ [۱] مدینہ میں نازل ہُوا اور اس میں ایک سو انتیس آیتیں اور سولہ (۱۶) رکوع ہیں۔

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَى الَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ

(اے مسلمانو [۲] جن مشرکوں سے تم لوگوں نے (صلح کا) عہد و پیمان کیا تھا۔ اب خدا اور اس کے رسول [۳]

الْمُشْرِكِیْنَ ؕ ۝۱ فَسِیْحُوْا فِی الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ

کیطرف سے ان سے (ایکدم) بیزاری کی ہے تو اے مشرکو) بس تم چار مہینے (ذیقعدہ ذی الحجہ محرم رجب) تو چین

اعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰهِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُخْزِی

سے بےخطر روئے زمین میں سیر و سیاحت کر لو اور یہ سمجھے رہو کہ تم (کسی طرح) خدا کو عاجز نہیں کر سکتے،

الْكٰفِرِیْنَ ۝۲ وَ اَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ

اور یہ بھی کہ خدا کافروں کو ضرور رسوا کر کے رہیگا۔ اور خدا اور اس کے رسول کی طرف سے حج اکبر [۴] کے دن (تم)

یَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۙ۬

لوگوں کو منادی کی جاتی ہے کہ خدا اور اسکا رسول مشرکوں سے بیزار۔ (اور الگ) ہے تو (مشرکو) اگر تم لوگوں نے

وَ رَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ

(اب بھی) توبہ کی تو تمہارے حق میں یہی بہتر ہے اور اگر تم لوگوں نے (اس سے بھی) منہ موڑا تو سمجھ لو کہ تم لوگ

فَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰهِ ؕ وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ

خدا کو ہرگز عاجز نہیں کر سکتے۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کو دردناک

كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝۳ اِلَّا الَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ

عذاب کی خوشخبری دے دو۔ مگر (ہاں) جن مشرکوں سے تم نے عہد و پیمان کیا

الْمُشْرِكِیْنَ ثُمَّ لَمْ یَنْقُصُوْكُمْ شَیْـًٔا وَّ لَمْ یُظَاهِرُوْا

تھا پھر ان لوگوں نے بھی کچھ تم سے (وفا عہد میں) کمی نہیں کی اور نہ تمہارے مقابلہ میں کسی

عَلَیْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْۤا اِلَیْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ

کی مدد کی تو ان کے عہد و پیمان کو جتنی مدت کے واسطے مقرر کیا ہے پورا کر دو۔

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝۴ فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ

خدا پرہیزگاروں کو یقیناً دوست رکھتا ہے۔ پھر جب حرمت کے (چاروں) مہینے گزر جائیں

الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَ

تو مشرکوں کو جہاں پاؤ (بے تامل) قتل کرو اور ان کو گرفتار کر لو اور ان کو قید کرو



قرابتداروں کی وراثت

[۱] اس سورۃ کے بعض اخلاقی و تمدنی نتیجے یہ ہیں: ۱: حضرت علیؑ کی فضیلت۔ ۲: مشرکین سے بیزاری۔ ۳: جو مشرکین عہد نہ توڑیں تم بھی باقی رکھو۔ ۴: مشرکین تم سے پناہ مانگیں تو پناہ دو۔ ۵: سب مومنین بھائی بھائی ہیں۔ ۶: کفار کے پیشواؤں سے لڑو۔ ۷: خانہ کعبہ کی آبادی میں مشرک کا کام نہیں۔ ۸: حضرت علیؑ، طلحہؓ، عباسؓ کے مناظرہ کا فیصلہ۔ ۹: جنگ حنین کا قصہ۔ ۱۰: غرور کی برائی۔ ۱۱: مشرکین نجس العین ہیں۔ ۱۲: حضرت مہدیؑ کی نسبت پیش گوئی۔ ۱۳: زکوۃ نہ دینے کی مذمت ۱۴: ہمیشہ سے سال کے بارہ مہینے ہیں ۱۵: حرمت کے چار مہینے ہیں۔ ۱۶: تبوک کا قصہ۔ ۱۷: غارِ ثور کی حالت ۱۸: حضرت علیؑ کی نیابت۔ ۱۹: خوارج کی نسبت پیش گوئی: ۲۰: منافقین کے تذکرے ۲۱: مومنین باہم دوست ہیں۔ ۲۲: خدا کی خوشنودی سب سے بالاتر ہے۔ ۲۳: ثعلبہ بن حاطب کا قصہ۔ ۲۴: منافقین ہرگز نہ بخشے جائیں گے۔ ۲۵: عبد اللہ ابن ابی کی نماز جنازہ۔ ۲۶: صحرائی گنوار کافر ہیں۔ ۲۷: بعض صحرائی عرب ایماندار ہیں۔ ۲۸: سابقین اولین۔ ۲۹: اوس وغیرہ کا قصہ۔ ۳۰: مسجد حرام کا قصہ۔ ۳۱: مسجد قبا کی مدح ۳۲: مومنین کی جانیں خدا نے خرید لی ہیں۔ ۳۳: کعب بن مالک وغیرہ کی توبہ۔ ۳۴: صادقین کون ہیں ۳۵ علم دین سیکھنے کا حکم۔ ۳۶: رسولؐ کی مدح وثنا وغیرہ۔ ۱۲

حضرت علیؑ کی فضیلت

[۲] بعض احادیث میں ہے کہ چونکہ بسم اللہ میں امان و رحمت ہے۔ اور اس سورۃ میں کفار پر غضب و لعنت کی آیتیں ہیں۔ اس وجہ سے اس میں بسم اللہ نہیں ہے اور نہ کہنا چاہیئے۔ ۱۲

[۳] حضرت رسولؐ نے اس سورۃ کی شروع کی دس آیتیں حضرت ابوبکر کو دیں اور کچھ آدمیوں کے ساتھ کر کے حکم دیا کہ مکہ میں جا کر کفار و مشرکین کے مجمع عام میں پڑھ کر سنا دو حضرت ابوبکر روانہ ہوئے اس کے بعد حضرت جبرئیل یہ حکم خدا لے کر آئے کہ یہ ہر شخص کا کام نہیں۔ اسکے لیے یا تو تم خود جاؤ یا جو شخص تم سے ہو اس کو بھیجو۔ آپؐ نے فوراً حضرت علیؑ کو ناقہ پر سوار کر کے روانہ کیا، اور حکم دیا کہ ان آیتوں کو ابوبکر سے لے کر تم خود پڑھ کر سنا دو، اور

(باقی صفحہ ۲۲۴ پر)

خُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ

اور ہر گھات کی جگہ ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر وہ لوگ (اب بھی شرک سے) باز آئیں۔

فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا

اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو (ان سے تعرض نہ

سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَإِنْ أَحَدٌ

کرو) بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور (اے رسولؐ)

مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ

اگر مشرکین میں سے ؎ کوئی تم سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دو یہاں تک کہ وہ خدا کا

اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا

کلام سن لے۔ پھر اسے اسکے امن کی جگہ واپس پہنچا دو یہ اس وجہ سے

يَعْلَمُونَ ۝ كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِنْدَ

کہ یہ لوگ نادان ہیں۔ (جب مشرکین (نے خود عہد شکنی کی تو ان) کا کوئی عہد و پیمان خدا کے

اللَّهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ عِنْدَ

نزدیک اور اس کے رسولؐ کے نزدیک کیوں کر (قائم) رہ سکتا ہے مگر جن لوگوں سے تم نے

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا

خانہ کعبہ کے پاس معاہدہ کیا تھا، تو وہ لوگ (اپنا عہد و پیمان) تم سے قائم رکھنا چاہیں تو تم بھی ان

لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝ كَيْفَ وَإِنْ

سے (اپنا عہد) قائم رکھو بیشک خدا (بد عہدی) سے پرہیز کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے۔ (ان کا عہد) کیونکر (رہ

يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ

سکتا ہے)، جب (انکی یہ حالت ہے) کہ اگر تم پر غلبہ پا جائیں تو تمہارے بارے میں نہ تو رشتہ ناتے ہی کا لحاظ

يُرْضُونَكُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ

کریں گے اور نہ اپنے قول و قرار کا۔ یہ لوگ تمہیں اپنی زبانی (جمع خرچ سے) خوش کر دیتے ہیں حالانکہ انکے دل نہیں مانتے

فَاسِقُونَ ۝ اشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا

اور انہیں کے بہتیرے تو بد چلن ہیں۔ اور ان لوگوں نے خدا کی آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت (دنیاوی فائدے)

عَنْ سَبِيلِهِ ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

حاصل کر کے (لوگوں کو) اسکی راہ سے روک دیا۔ بیشک یہ لوگ جو کچھ بھی کرتے تھے بہت ہی برا ہے۔

لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ وَأُولَٰئِكَ

یہ لوگ کسی مومن کے بارے میں نہ تو رشتہ ناتے ہی کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ قول و قرار کا اور (واقعی) یہی

هُمُ الْمُعْتَدُونَ ۝ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ

لوگ زیادتی کرتے ہیں تو اگر (اب بھی شرک سے) توبہ کریں اور نماز پڑھنے لگیں۔

**اگر مشرک بھی پناہ مانگے تو دو**

؎ سبحان اللہ کیا رحم و کرم ہے، اور کیسی اچھی تعلیم ہے کہ اگر مشرک بھی تمہاری پناہ میں آجائے تو اسے پناہ دو، اور بحفاظت اس کے گھر تک پہنچا دو، تاکہ تم کو کوئی خائن یا دغاباز نہ کہے۔ ۱۲

بقیہ حاشیہ صـــ ۲۲۳

ابوبکر کو واپس کر دو۔ حضرت ابوبکر واپس آئے اور پوچھا کیا میرے بارے میں کوئی حکم آیا۔ فرمایا نہیں بلکہ ایسا حکم آیا۔ غرض حضرت علیؑ روانہ ہوئے اور جمرۂ عقبہ کے نزدیک کھڑے ہو کر فرمایا۔ لوگو! میں رسولِ خدا کا بھیجا ہوا ہوں۔ اس کے بعد تیرہ یا نو ۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۳ صـــ ۲۰۹ مطبوعہ مصر۔ اور اس کے تمام شیعہ سنی بالاتفاق قائل ہیں۔ اور کسی کو اختلاف نہیں چنانچہ علامہ ابن ابی الحدید معتزلی آمد نیا جناب امیرؑ کی مدح میں لکھتے ہیں: ولا کان معزولا غداة براءة ولا فی صلاة ام فیها مؤخرا اور تفسیر معالم التنزیل و درمنثور مسند امام احمد بن حنبل اور تفسیر کواشی، ترمذی، نسائی۔ دارقطنی اور بیہقی وغیرہ میں بھی یہ روایت مندرج ہے۔ ۱۲

؎ عام لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ جب جمعہ کے دن حج ہو تو اسے حج اکبر کہتے ہیں مگر شریعت میں اس کی کوئی اصلیت نہیں۔ بلکہ ہر حج حج اکبر ہے۔ کیونکہ عمرہ کو حج اصغر کہتے ہیں۔ اور چونکہ اس سال تمام مشرکین اور مسلمانوں نے حج کیا تھا اور بڑا مجمع تھا اس وجہ سے حج اکبر کہا کیونکہ اس سال کے بعد مشرکین نے حج کرنا چھوڑ دیا۔ ۱۲

15

وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ ؕ وَ نُفَصِّلُ

اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم اپنی آیتوں کو واقف کار لوگوں کے

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۱۱ وَ اِنْ نَّكَثُوْۤا اَيْمَانَهُمْ

واسطے تفصیلاً بیان کرتے ہیں۔ اور اگر یہ لوگ عہد کر چکنے کے بعد اپنی

مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ طَعَنُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْۤا

قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں تم کو طعنہ دیں تو تم کفر کے سربرآوردہ لوگوں سے خوب

اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَاۤ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝۱۲

لڑائی کرو ان کی قسموں کا ہرگز کوئی اعتبار نہیں تاکہ یہ لوگ (اپنی شرارت) سے باز آئیں۔

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْۤا اَيْمَانَهُمْ وَ هَمُّوْا

(مسلمانو) بھلا تم ان لوگوں سے کیوں نہیں لڑتے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور رسولؐ کا

بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَ هُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ

نکال باہر کرنا (اپنے دل میں) ٹھان لیا تھا اور تم سے پہلے پہل چھیڑ بھی انہوں ہی نے

اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ

شروع کی تھی۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو تو اگر تم سچے ایماندار ہو تو خدا ان سے کہیں بڑھ کے تمہارے

مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۳ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ

ڈرنے کے قابل ہے۔ ان سے (بے خوف و خطر) لڑو خدا تمہارے ہاتھوں ان کی سزا کریگا اور

وَ يُخْزِهِمْ وَ يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ يَشْفِ صُدُوْرَ

انہیں رسوا کرے گا۔ اور تمہیں ان پر فتح عطا کریگا۔ اور ایماندار لوگوں کے کلیجے ٹھنڈے کریگا اور

قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۴ وَ يُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ

ان مومنین کے دل کی کدورتیں جو (کفار سے پہنچی ہیں) دفع کر دے گا اور خدا جس کی چاہے

يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۱۵

توبہ قبول کرے اور خدا بڑا واقف کار (اور) حکمت والا ہے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَ لَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

کیا تم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ تم (یونہی چھوڑ) دیئے جاؤ گے اور ابھی تک خدا نے ان لوگوں کو ممتاز کیا ہی

جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ لَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لَا

نہیں جو تم میں سے (راہِ خدا میں) جہاد کرتے ہیں اور خدا اور اس کے رسولؐ اور مومنین کے سوا

رَسُوْلِهٖ وَ لَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ؕ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ

کسی کو اپنا رازدار دوست نہیں بناتے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو خدا اس سے بھی

ع ۱۰ ۸ ۲ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۶ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا

باخبر ہے۔ مشرکین ؎ کا کام یہ نہیں کہ جب وہ اپنے کفر کا خود اقرار



؎ ابن عباس سے مروی ہے کہ آئمہ کفر سے ابوسفیان، حارث، سہیل اور عکرمہ مراد ہیں اور حذیفہ سے روایت ہے کہ یہ لوگ ابھی ظاہر نہیں ہوئے اور ان سے ایک ولی خدا لڑے گا۔ اسی بنا پر جنگ جمل میں حضرت علیؑ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا مجھ سے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ تم ناکثین بیعت کے توڑنے والوں، اہل جمل اور قاسطین عدول کرنے والوں اہل صفین اور مارقین خوارج اہل نہروان سے جنگ کرو گے ۱۲۔

؎ ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت عباس وغیرہ جنگ بدر میں مقید ہو کر آئے تو اور مومنین نے دوسرے قیدیوں کی اور حضرت علیؑ نے حضرت عباسؓ کی سرزنش کی کہ تم نے قطع رحم کیا اور اپنے بھتیجے سے یہاں لڑنے آئے۔ اس پر حضرت عباس بولے تم ہماری برائیوں کو گنتے ہو، اور نیکیوں کو خیال نہیں کرتے۔ آپ نے پوچھا نیکیاں کیا ہیں۔ کہنے لگے ہم مسجد الحرام کو آباد رکھتے، خانہ کعبہ کی تنظیم کرتے حاجیوں کو پانی پلاتے، قیدیوں کو رہا کرتے ہیں۔ اس کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲۔

سب مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں

کفر کے پیشواؤں سے لڑو

خانہ کعبہ کی آبادی مشرکین کا کام نہیں

مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ

کرتے ہیں تو خدا کی مسجدوں کو (جاکر) آباد کریں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کا کیا کرایا سب

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِى النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝۱۷ اِنَّمَا

اکارت ہوا۔ اور یہ لوگ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ خدا کی

يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

مسجدوں کو بس صرف وہی شخص (جاکر) آباد کرسکتا ہے جو خدا اور آخرت کے دن پر

وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ

ایمان لائے اور نماز پڑھا کرے اور زکوٰۃ دیتا رہے اور خدا کے سوا (اور) کسی سے

فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝۱۸

نہ ڈرے تو عنقریب یہی لوگ ہدایت یافتہ لوگوں سے ہو جائیں گے۔

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ

کیا تم لوگوں نے حاجیوں کی سقائی اور مسجد الحرام (خانہ کعبہ) کی آبادی کو اس شخص کے

الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِىْ

ہمسر بنا دیا ہے جو خدا اور روز آخرت پر ایمان لایا اور خدا کی راہ میں جہاد کیا۔ خدا

سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى

کے نزدیک تو یہ لوگ برابر نہیں ہیں اور خدا ظالم لوگوں کی ہدایت

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۹ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَ

نہیں کرتا ہے۔ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا ہے اور (خدا کے لیے) ہجرت

جٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ

اختیار کی اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے خدا کی راہ میں جہاد کیا، وہ لوگ خدا کے نزدیک

اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝۲۰

درجہ میں کہیں بڑھ کر ہیں۔ اور یہی لوگ (اعلیٰ درجے پر) فائز ہونے والے ہیں۔

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ

ان کا پروردگار ان کو اپنی مہربانی اور خوشنودی اور ایسے (ہرے بھرے) باغوں کی خوشخبری دیتا ہے

لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝۲۱ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ

جس میں انکے لیے دائمی عیش (وآرام) ہو گا۔ اور یہ لوگ ان باغوں میں ہمیشہ ابدالآباد تک رہیں گے

اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۲۲ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بیشک خدا کے پاس تو بڑا اجر (وثواب) ہے۔ اے ایماندارو اگر تمہارے (ماں) باپ اور

لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ

تمہارے بہن بھائی ایمان کے مقابلہ میں کفر کو ترجیح دیتے ہیں تو تم ان کو اپنا خیر خواہ



## حضرت علیؑ، عباسؓ، طلحہ کے مناظرہ کا فیصلہ

ؔلہ ایک دن حضرت عباس اور حضرت طلحہ بن شیبہ باہم فخر کر رہے تھے، اور ہر ایک اپنے کو دوسرے سے افضل کہہ رہا تھا۔ طلحہ نے کہا میں تم سے زیادہ فضیلت رکھتا ہوں۔ کیونکہ خانہ کعبہ کی کنجی میرے پاس ہے۔ گویا میں اس کا مالک ہوں حضرت عباس بولے میں تم سے افضل ہوں کیونکہ میں حاجیوں کو پانی پلاتا ہوں اتنے میں حضرت علیؑ کا گذر ہوا۔ آپ نے فرمایا میں تم دونوں سے افضل ہوں کیونکہ میں نے تمام عالم سے پہلے رسولؐ کے ساتھ نماز پڑھی اور تصدیق کی، خدا کی راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ یہ تینوں جھگڑتے ہوئے حضرت رسولؐ کی خدمت میں پہنچے اور فیصلہ کے خواستگار ہوئے۔ اس وقت یہ آیت اجعلتم سے اجر عظیم تک نازل ہوئی اور خدا نے سمجھا دیا کہ حضرت علیؑ سب سے افضل ہیں، دیکھو تفسیر در منثور جلد ۳ صہ ۲۱۹ سطرا۔ اور اس روایت کو اور بہت سے لوگوں نے مثل واقدی وغیرہ کے نقل کیا ہے۔

اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ
نہ سمجھو اور تم میں جو شخص ان سے اُلفت رکھے گا تو یہی لوگ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝٢٣ قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ
ظالم ہیں۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ
وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ
دادا اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی بند اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبہ والے اور وہ
وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا
مال جو تم نے کما کے رکھ چھوڑے ہیں اور وہ تجارت کہ جس کے مندا پڑ جانے کا تمہیں
وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
اندیشہ ہے اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر تمہیں خدا سے اور اس کے رسولؐ سے
وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ
اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہیں۔ تو تم ذرا ٹھہرو یہاں تک خدا اپنا حکم (عذاب)
بِأَمْرِهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝٢٤ لَقَدْ
موجود کرے اور خدا نافرمان لوگوں کی ہدایت نہیں کرتا۔ (مسلمانو) خدا
نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ ۙ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ
نے تمہاری بہتیرے مقامات پر (غیبی) امداد کی اور (خاص کر) جنگ حنین ؂ کے دن جب
إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئًا
تمہیں اپنی کثرت (تعداد) نے مغرور کر دیا تھا۔ پھر وہ کثرت تمہیں کچھ بھی کام نہ آئی اور (تم ایسے
وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم
گھبرائے کہ) زمین باوجود اس وسعت کے تم پر تنگ ہوگئی تم پیٹھ پھیر کر
مُّدْبِرِينَ ۝٢٥ ثُمَّ أَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ
بھاگ نکلے۔ تب خدا نے اپنے رسولؐ پر اور مومنین پر اپنی (طرف سے) تسکین نازل فرمائی۔
وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنزَلَ جُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا وَ
اور (رسولؐ کی خاطر سے) فرشتوں کے لشکر بھیجے جنہیں تم دیکھتے بھی نہیں تھے اور
عَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ۝٢٦
کفار پر عذاب نازل فرمایا اور کافروں کی یہی سزا ہے۔
ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ ۗ
پھر اس کے بعد خدا جس کی چاہے توبہ ؂ قبول کرے اور خدا
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝٢٧ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ایماندارو مشرکین تو نرے نجس ہیں تو اب وہ اس سال کے

؂ یہ حکم اگرچہ ابتداء میں مسلمانوں پر بہت شاق ہوا لیکن اگر ایسا نہ کیا جاتا تو مسلمانوں کی جماعت بھی قائم نہ ہوتی۔ اور آخر یہی ہوا کہ چند ہی روز مسلمان ثابت قدم رہے اور تھوڑے دنوں تکلیف اُٹھائی کہ پھر گروہ کے گروہ کفار مسلمان ہو گئے۔ ۱۲

؂ مکہ اور طائف کے درمیان ایک میدان کا نام حنین ہے۔ فتح مکہ کے بعد حضرت رسولؐ کو یہ خبر ملی کہ ہوازن ثقیف کے عرب کفار مسلمانوں سے لڑنے کے واسطے حنین میں لشکر جمع کر رہے ہیں۔ آپ نے بھی دس ہزار مہاجرین و انصار اور دو ہزار مکہ کے مسلمانوں کو ساتھ لے کر ان پر چڑھائی کی۔ کفار کی طرف عورتوں بچوں اسباب جانوروں کے علاوہ لڑنے والے چار ہزار آدمی تھے اور ان کا سردار مالک بن عوف نضری تھا۔ حضرت ابوبکر کو اپنی کثرت اور کفار کی قلت پر بڑا غرہ تھا کہ یہاں تو ہماری فتح یقینی ہے مگر غرہ تھا توکل کے خلاف، خدا کو بُرا معلوم ہوا۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ جب دونوں لشکروں میں مقابلہ ہوا، تو کفار کے قدم اُکھڑ گئے اور مسلمان لوٹ میں مشغول ہو گئے اس پر کفار کو غیرت آئی ایک نے دوسرے کو کہا جاتے کہاں ہو تمہاری عورتوں کو مسلمان قید کر رہے ہیں اور پھر کبھی نہ چھوڑیں گے۔ یہ سُن کر سب ایک بارگی پلٹ پڑے مسلمان لوٹ میں مشغول تھے۔ اچانک جو اُن پر حملہ ہو گیا تو گھبرا گئے۔ اور سب کے سب بھاگ کھڑے ہوئے۔ صرف دس آدمی حضرت رسولؐ کے پاس رہ گئے تھے۔ حضرت علیؑ، عباس، ابوسفیان، نوفل، فضل بن عباس، ربیعہ، عبداللہ بن زبیر، عتبہ، معتب پسران ابولہب، ایمن حضرت علیؑ حضرت رسولؐ کے آگے علم لیے جہاد کر رہے تھے۔ اور فضل و عباس دائیں بائیں تھے۔ رسول اللہ بھاگنے والوں کو بہتیرا پکارتے رہ گئے مگر کسی نے ایک نہ سُنی۔ آخر حضرت عباس جو ایک بہت بلند آواز آدمی تھے۔ ایک ٹیلہ پر چڑھ گئے، اور حکم رسولؐ سے آواز دینی شروع کی۔ اے خدا کے بندو ارے او بیعت رضوان کے کرنے والو! اے سورۃ بقرہ کے اصحاب! ارے کہاں جاتے ہو رسولؐ یہاں تنہا ہیں۔ پلٹو پھرو جان نہ چراؤ کچھ تو بیعت کا خیال کرو غرض یہ آواز

(باقی صفحہ ۲۳۲ پر)

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

مشرک تو پلید ہیں تو اس برس کے بعد مسجد الحرام (خانۂ کعبہ) کے پاس پھر نہ پھٹکنے نہ پائیں اور اگر تم (ان سے جُدا ہونے میں) فقر و فاقہ

بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ

سے ڈرتے ہو تو عنقریب ہی خدا تم کو اگر چاہے گا تو اپنے فضل (و کرم)

يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ

سے غنی کردے گا۔ بے شک خدا بڑا واقف کار اور

حَكِيْمٌ ۝۲۸ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا

حکمت والا ہے۔ اہل کتاب میں سے جو لوگ نہ تو (دل سے) خدا ہی پر ایمان رکھتے ہیں

بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ

اور نہ روزِ آخرت پر اور نہ خدا اور اس کے رسولؐ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام

رَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ

سمجھتے ہیں اور نہ سچے دین ہی کو اختیار کرتے ہیں۔ ان لوگوں سے

اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ

لڑتے جاؤ یہانتک کہ وہ لوگ ذلیل ہوکر (اپنے ہاتھ سے جزیہ

صٰغِرُوْنَ ۝۲۹ۧ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ۨ ابْنُ اللّٰهِ وَ ع ۵

دیں۔ یہود تو یہ کہتے ہیں کہ عزیر خدا کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ

قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ

مسیح (عیسیٰ) خدا کے بیٹے ہیں یہ تو ان کی بات ہے اور (وہ بھی خود) اُن ہی کے مُنہ

بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

سے یہ لوگ بھی ان ہی کافروں کی سی باتیں بنانے لگے جو ان سے پہلے (گزر چکے ہیں) خدا

قَبْلُ ؕ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝۳۰ اِتَّخَذُوْٓا

ان کو قتل (تہس نہس) کرے (دیکھو تو) کہاں (سے کہاں) بھٹکے جا رہے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنے

اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ

خدا کو چھوڑ کر اپنے عالموں [3] کو اور اپنے زاہدوں کو اور مریم کے بیٹے مسیح کو اپنا

الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا

پروردگار بنا ڈالا حالانکہ انہیں سوا اس کے اور حکم ہی نہیں دیا گیا کہ خدائے یکتا کی

اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا

عبادت کریں۔ اس کے سوا (اور کوئی) قابل پرستش نہیں۔ جس چیز کو یہ لوگ اس کا

يُشْرِكُوْنَ ۝۳۱ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ

شریک بناتے ہیں وہ اس سے پاک و پاکیزہ ہے۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے مُنہ سے (پھونک مار کر) خدا کے نور



## مشرکین نجس العین ہیں

[1] اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ مشرکین کو صرف مسجد میں جانے سے روکا ہے اور چیزیں ان کی نجس نہیں بلکہ جس طرح یہاں بولا جاتا ہے کہ دیکھو یہ نجس ہے اس کو ہاتھ نہ لگانا۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ صرف ہاتھ نہ لگانا، بلکہ تمام مصارف کی ممانعت مقصود ہے۔ اسی طرح یہاں بھی ہے۔

[2] جب مشرکین کی نجاست اور مسجد میں آنے کی ممانعت کا حکم آیا تو کچھ مسلمان گھبرائے اور حضرت سے عرض کی کہ جب وہ لوگ حج میں نہ آئیں گے اور غلہ نہ لائیں گے تو ہماری تجارت جاتی رہے گی اور ہم پر تنگی ہو گی۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

## حضرت عیسیٰ خدا کے بیٹے نہیں

[3] اس زمانہ کے بہتیرے مسلمانوں کی حالت یہی ہے کہ خدا اور رسولؐ اور انکے سچے خلفاء کو چھوڑ کر خدا جانے کس کس کو پوجنے لگے۔ ان کو اس آیت سے نصیحت حاصل کرنی چاہیئے۔ ۱۲

بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ

کو بجھا دیں اور خدا اس کے سوا کچھ مانتا ہی نہیں کہ اپنے نور کو پورا کر ہی کے رہے اگرچہ

كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى

کفار بُرا مانیں۔ وہی تو (وہ خدا ہے۔) جس نے اپنے رسول (محمدؐ) کو ہدایت اور سچے

وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ

دین کے ساتھ (مبعوث کرکے) بھیجا تاکہ اس کو تمام لے دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرکین

الْمُشْرِكُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِنَ

بُرا مانا کریں۔ اے ایماندارو اس میں شک نہیں کہ (یہود و نصاریٰ) کے بہتیرے عالم

الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ

زاہد لوگوں کے مال ناحق (ناحق) چکھ جاتے ہیں اور (لوگوں کو) خدا کی راہ سے

بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۗ وَالَّذِينَ

روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی ٹے جمع کرتے جاتے ہیں۔

يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي

اور اس کو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو (اے رسولؐ) ان کو

سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ يَوْمَ يُحْمَى

دردناک عذاب کی خوش خبری سُنا دو۔ جس دن وہ (سونا چاندی)

عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ

جہنم کی آگ میں گرم (اور لال) کیا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور ان کے

جُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ

پہلو اور ان کی پشتیں داغی جائیں گی (اور ان سے کہا جائے گا) یہ وہ ہے جسے تم نے اپنے لیے

فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ۝ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ

(دُنیا میں) جمع کرکے رکھا تھا تو (اب) اپنے جمع کیے کا مزہ چکھو۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا نے

عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ

جس دن آسمان و زمین کو پیدا کیا (اسی دن سے) خدا کے نزدیک خدا کی کتاب (لوح محفوظ) میں

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ

مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہے۔ ان میں سے چار مہینے (ادب و حُرمت) کے ہیں۔ یہی دین سیدھی راہ

ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۚ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ

ہے۔ تو ان چار مہینوں میں تم اپنے اُوپر (کشت و خون کرکے) ظلم نہ کرو اور مشرکین جس طرح تم سے

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ۚ

سب کے سب مل کر لڑتے ہیں۔ تم بھی اسی طرح سب کے سب مل کر ان سے لڑو۔



لے یہ آیت قرآن مجید میں کئی جگہ وارد ہوئی ہے۔ فصل مہمہ میں اس آیت کی تفسیر میں سعد بن جبیر سے روایت ہے کہ اس سے مُراد مہدیؑ ہیں جو اولادِ حضرت فاطمہؑ سے ہوں گے، اور اس کی موید وہ روایت ہے جو تفسیر کبیر اور درمنثور وغیرہ میں سعید ابن منصور اور ابن منذر اور بیہقی نے اپنے سنن میں حضرت جابرؓ سے اور عبد بن حمید اور ابوالشیخ نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ یہ اسی وقت ہوگا جب اسلام کے سوا نہ کوئی نصرانی رہے گا نہ یہودی نہ اور مذہب والا اور اس وقت بکری بھیڑیے سے نڈر ہوگی۔ اور گائے شیر سے بیخوف اور انسان سانپ سے مطمئن نہ چوہے کو تھیلی کاٹنے کی مجال ہوگی اور نہ اس زمانہ میں جزیہ کا گزر ہوگا بلکہ یا اسلام یا قتل صلیب توڑ ڈالی جائے گی سؤر مار ڈالے جائیں گے۔ یہ وہ وقت ہوگا، جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۳ صہ ۲۳۱ سطر ۲۵، ۲۹۔ تفسیر کبیر، اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اسی وقت ہوگا جب امام آخرالزماں حضرت مہدی علیہ السلام ظہور فرمائیں گے ۱۲

لے اسمیں اگرچہ زکوٰۃ کی تصریح نہیں ہے مگر بظاہر مقصود یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذمت انہی لوگوں کی ہے جو مال تو جمع کریں اور زکوٰۃ و خمس نہ دیں۔ اس کی مذمت میں ایک آیت اس سے پہلے گزر چکی ہے۔ دیکھو آیۃ ۱۸۰ سورۂ آل عمران۔ ۱۲

حضرت مہدی کی نسبت پیشین گوئی

بغیر زکوٰۃ دیئے مال جمع کرنے کی مذمت

ہمیشہ سے سال کے بارہ مہینے ہیں

حُرمت کے چار مہینے ہیں

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ

اور یہ جان لو کہ خدا یقیناً پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ مہینوں کا آگے پیچھے کر دینا بھی

زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ

کفر ہی کی زیادتی ہے کہ ان کی بدولت کفار (اور) بہک جاتے ہیں۔ ایک برس تو اسی ایک مہینہ کو

عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ

حلال سمجھ لیتے ہیں اور دوسرے سال اسی مہینہ کو حرام کرتے ہیں تاکہ خدا نے جو چار مہینے حرام کیے

فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ

ہیں ان کی گنتی ہی پوری کرلیں اور خدا کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال کرلیں۔ ان کی بری (بری) کارستانیاں انہیں

ع ۵ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

بھلی کر دکھائی گئی ہیں اور خدا کافر لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔ اے ایمان والو تمہیں

اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

کیا ہوگیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ خدا کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلو تو تم (لدھڑ ہو کے)

اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

زمین کی طرف جھکے پڑتے ہو۔ کیا تم آخرت کے بنسبت دنیا کی (چندروزہ) زندگی کو پسند

مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي

کرتے ہو۔ تو (سمجھ لو کہ) دنیاوی زندگی کا سازوسامان آخرت کے (عیش و آرام کے) مقابلے

الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ

میں بہت ہی تھوڑا ہے۔ اگر اب بھی تم نہ نکلو گے تو خدا تم پر دردناک عذاب

عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا

نازل فرمائے گا۔ اور (خدا کچھ مجبور تو ہے نہیں) تمہارے بدلے کسی دوسری قوم کو لے آئے گا اور

تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

تم اسکا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے۔ اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ

اگر تم اس رسولؐ کی مدد نہ کرو گے تو (کچھ پرواہ نہیں خدا مددگار ہے) اس نے تو اپنے رسولؐ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ

کی اس وقت مدد کی جب اس کو کفار (مکہ) نے (گھر سے) نکال باہر کیا (اس وقت صرف دو آدمی تھے

اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ

اور) دوسرے (رسولؐ) تھے۔ جب کہ وہ دونوں غار (ثور) میں تھے جب اپنے ساتھی کو (انکی گریہ وزاری پر) سمجھا

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ

رہے تھے کہ گھبراؤ نہیں خدا یقیناً ہمارے ساتھ ہے تو خدا نے ان پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی۔



جنگ کی تیاری کا حکم

لہ قمری مہینے تو فصل کے مطابق ہوتے نہیں وہی مہینہ کبھی گرمی میں۔ کبھی جاڑے میں۔ مشرکین جب حرمت کے مہینے لڑائی کے دنوں میں پڑجاتے تو انہیں کچھ گھٹا بڑھا دیتے۔ اسی کی اس آیت میں ممانعت ہے۔ ۱۲

لہ جنگ حنین کے بعد ہجرت کے نویں سال کچھ لوگ شام سے مال تجارت لے کر مدینہ میں آئے۔ ان سے یہ معلوم ہوا کہ ہرقل بادشاہ روم نے ایک عظیم الشان لشکر حضرتؐ کے مقابلہ کے واسطے جمع کیا ہے اور وہ حمص تک آپہنچا ہے۔ یہ سنتے ہی آپ نے اصحاب کو جہاد کی تیاری کا حکم دیا اور جو لوگ مدینہ یا مکہ کے اطراف یا اور کہیں مسلمان ہوگئے تھے۔ سب کو جہاد کے لیے بلا بھیجا مگر چونکہ اس وقت گرمی کی شدت قحط کی پریشانی۔ مسافت کی دوری اپنی قلت مدمقابل کی کثرت تھی۔ خرمے کی تیاری کا وقت تھا۔ ان وجوہ سے کچھ لوگوں کو جانے میں تامل ہوا ان ہی کے واسطے یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

لہ جب کفار نے طرح طرح کی اذیتوں کے بعد آپ کے قتل کا حتمی ارادہ کرلیا۔ تو آپ نے اپنی جگہ حضرت علیؓ کو رکھ۔ حضرت ابوبکرؓ کو ساتھ لے مکہ کو خیرباد کہا۔ اور ہجرت کی سب سے پہلے ایک غار میں جا چھپے۔ یہ کوئی گڑھا نہیں ہے بلکہ جبل ثور جو مکہ معظمہ سے داہنی جانب دو کوس کے فاصلہ پر ایک پہاڑ ہے۔ اس کی چوٹی پر ایک چھوٹے سے گنبد کی طرح اندر سے خالی ایک گول پتھر ہے۔ اسی میں ایک طرف سے قدرتی ایک دروازہ بھی تھا جو زیادہ سے زیادہ قریب ڈیڑھ بالشت کے لمبا چوڑا تھا۔ اسی مختصر دروازہ سے حضرت رسولؐ و ابوبکرؓ اس کے اندر پہنچے اور اس کے اندر بس اتنی گنجائش ہے کہ ایک پست قد آدمی کھڑا ہوسکے۔ اور خدا نے فوراً ہی اس کے دروازہ پر ببول کا خاردار درخت اگا یا اور مکڑی نے جالا تن دیا۔ کبوتر نے انڈے بھی دے دیئے جس سے کفار کو کسی طرح آپ کے اندر ہونے کا وہم بھی نہ ہوا۔ اب اس چھوٹے دروازے کے مقابل لوگوں نے اس میں دوسرا دروازہ بھی بنا لیا ہے جس سے لوگ آتے جاتے ہیں۔ غرض عامر ابن فہیرہؓ کو منہ دل کو وہاں مکہ سے بلوانے رہتا، اور دونوں ان

باقی صہ ۲۳۳ پر

لَمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا
اور (فرشتوں کے) ایسے لشکر سے ان کی مدد کی جن کو تم لوگوں نے دیکھا تک نہیں اور خدا نے
السُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ
کافروں کی بات نیچی کر دکھائی اور خدا ہی کا بول بالا ہے۔ اور خدا تو غالب حکمت
حَكِيمٌ ۝ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا
والا ہے۔ (مسلمانو) تم ہلکے پھلکے (نہتے) ہو یا بھاری بھرکم (مسلح) (بہرحال جب تم کو
بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ
حکم دیا جائے تو فوراً) چل کھڑے ہو اور اپنی جانوں سے اور اپنے مالوں سے خدا کی راہ میں جہاد کرو
خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ لَوْ كَانَ عَرَضًا
اگر تم کچھ جانتے ہو تو (سمجھ لو کہ) یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ (اے رسولؐ) اگر سر دست فائدہ اور سفر
قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَاتَّبَعُوكَ وَلَٰكِنْ
آسان ہوتا تو یقیناً یہ لوگ تمہارا ساتھ دیتے مگر ان پر مسافت کی مشقت طولانی ہو گئی۔ اور (اگر پیچھے رہ جانے
بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۚ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ
کی وجہ پوچھو گے تو) یہ لوگ فوراً خدا کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم میں سکت ہوتی تو ہم بھی ضرور
لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنْفُسَهُمْ
تم لوگوں کے ساتھ ہی چل کھڑے ہوتے (یہ لوگ جھوٹی قسمیں کھا کر) اپنی جان آپ ہلاک کیے ڈالتے ہیں
وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ عَفَا اللَّهُ عَنْكَ
اور خدا تو جانتا ہے کہ یہ لوگ بیشک جھوٹے ہیں۔ (اے رسولؐ) خدا تم سے درگزر فرمائے ۳
لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِينَ
تم نے انہیں (پیچھے رہ جانے کی) اجازت ہی کیوں دی تاکہ (تم اگر ایسا نہ کرتے تو) تم پر
صَدَقُوا وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ ۝ لَا يَسْتَأْذِنُكَ
سچ بولنے والے (الگ) ظاہر ہو جاتے اور تم جھوٹوں کو (الگ) معلوم کر لیتے۔ (اے رسولؐ) جو لوگ
الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ
(دل سے) خدا اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ تو اپنے مال سے اور اپنی جانوں سے جہاد (نہ)
يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ
کرنے کی اجازت مانگنے کے نہیں (بلکہ وہ خود جائیں گے) اور خدا پرہیزگاروں سے
بِالْمُتَّقِينَ ۝ إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ لَا
خوب واقف ہے۔ (پیچھے رہ جانے کی) اجازت تو بس وہی لوگ مانگیں گے جو خدا اور
يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَارْتَابَتْ
روزِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل (طرح طرح کے) شک کر رہے ہیں تو



حضرت علیؑ کی نیابت

لے درمیان میں مثال کے طور پر ہجرت کے قصہ کا بیان آ گیا تھا۔ اب پھر جنگ تبوک کا تذکرہ ہے۔ ۱۲

لے چونکہ منافقین کی دلی تمنا یہ تھی کہ کسی طرح سفر تبوک نہ پیش آئے۔ اسی وجہ سے طرح طرح کی باتیں بناتے چنانچہ جب حضرت رسولؐ چلنے پر تیار ہوئے۔ تو یہ لوگ کہنے لگے۔ تبوک تو یہاں سے بہت دور سرحد روم کے قریب ہے جب یہ لوگ وہاں پہنچیں گے۔ مدینہ خالی ہو جائے گا تو ہم لوگ خوب ان کے گھر لوٹیں گے۔ انکی عورتوں بچوں کو قیدی بنائیں گے۔ خدا نے حضرت جبرئیل کے ذریعہ آپ کو مطلع کر دیا۔ آپ نے کہا پھر کیا تدبیر کرنی چاہیئے۔ حکم ہوا۔ وہاں جنگ کی نوبت نہ آئے گی صلح ہو جائے گی۔ تم اپنا نائب علیؑ کو کر کے چلے جاؤ اور اہل بیتؑ محراب منبر کو اس کے سپرد کر دو غرض آپ جب یہ تدبیر کر کے روانہ ہوئے۔ تو انکو دوسرا شگوفہ ہاتھ آیا کہنے لگے چونکہ رسولؐ علیؑ سے ناراض تھے۔ اس وجہ سے جنگ میں نہیں لے گئے۔ اور عورتوں بچوں میں چھوڑ گئے جب حضرت علیؑ نے یہ جملہ سنا تو بہت شاق ہوا۔ اور مسلح ہو کر روتے ہوئے حضرت رسولؐ کے پاس پہنچے۔ آپ نے دیکھتے ہی پوچھا تم نے مدینہ کو خالی چھوڑ دیا۔ عرض کی منافقین کے طعنہ نے پچھاڑا۔ آپ نے فرمایا اے علیؑ کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ تم میرے وصی وزیر اور خلیفہ ہو۔ تمہارا گوشت میرا گوشت ہے تمہارا خون میرا خون ہے۔ اما ترضیٰ ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی۔ کیا تمہیں پسند نہیں کہ مجھ سے تم کو وہ نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی مگر فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ۱۲

سے ابن بابویہ علیہ الرحمۃ نے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ مامون الرشید نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ یا ابن رسول اللہ کیا آپ یہ نہیں فرماتے کہ انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا۔ ہاں بیشک انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔ مامون نے عرض کی پس آپ آیۃ عفا اللہ عنک لم اذنت لھم کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں حضرت نے ارشاد فرمایا کہ یہ آیت انہی آیتوں میں سے ہے جو ایاک اعنی واسمعی یا جارۃ (مخاطب تو ہے۔ لیکن سن اے پڑوسن) کے عنوان سے نازل

(بقیہ ۲۳۲)

قُلُوبُهُمْ فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَ ﴿٤٥﴾ وَلَوْ

وہ اپنے شک میں ڈانواں ڈول ہو رہے ہیں (کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں۔) اور اگر یہ لوگ (گھر سے)

أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً وَلَٰكِن كَرِهَ

نکلنے کی ٹھان لیتے تو (کچھ نہ کچھ) سامان توکرتے مگر (بات یہ ہے) کہ خدا نے ان کے ساتھ بھیجنے کو

اللَّهُ انبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيلَ اقْعُدُوا مَعَ

ناپسند کیا تو ان کو کاہل بنا دیا اور (گویا) اُن سے کہہ دیا گیا کہ تم بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے (مکھی مارتے) رہو

الْقَاعِدِينَ ﴿٤٦﴾ لَوْ خَرَجُوا فِيكُم مَّا زَادُوكُمْ إِلَّا

اگر یہ لوگ تم میں مل کر نکلتے بھی بس تم میں فساد ہی کو برپا کر دیتے اور تمہارے حق میں فتنہ انگیزی کی غرض

خَبَالًا وَلَأَوْضَعُوا خِلَالَكُمْ يَبْغُونَكُمُ الْفِتْنَةَ

سے تمہارے درمیان (اِدھر اُدھر) گھوڑے دوڑاتے پھرتے اور تم میں سے ان کے جاسوس بھی ہیں

وَفِيكُمْ سَمَّاعُونَ لَهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿٤٧﴾

(جو تمہاری خبر اُن سے بیان کرتے ہیں۔ اور خدا شریروں سے خوب واقف ہے۔

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِن قَبْلُ وَقَلَّبُوا لَكَ

(اے رسولؐ) اس میں تو شک نہیں کہ ان لوگوں نے پہلے ہی سے فساد ڈالنا چاہا اور تمہاری بہت سی

الْأُمُورَ حَتَّىٰ جَاءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ

باتیں اُلٹ پلٹ کیں یہاں تک کہ حق آپہنچا اور خدا ہی کا حکم غالب رہا

وَهُمْ كَارِهُونَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ ائْذَن لِّي

اور انکو ناگوار ہوتا ہی رہا۔ اور ان لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو صاف لفظوں میں

وَلَا تَفْتِنِّي ۚ أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا ۗ وَإِنَّ

کہتے ہیں کہ مجھے تو (پیچھے رہ جانے کی) اجازت دیجئے۔ اور مجھے بلا میں نہ پھنسائیے۔ (اے رسولؐ)

جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿٤٩﴾ إِن تُصِبْكَ حَسَنَةٌ

آگاہ ہو کہ خود بلا میں (اوندھے منہ) گر پڑے اور جہنم تو کافروں کو یقیناً گھیرے ہوئے ہی ہے۔ تمکو کوئی فائدہ پہنچا تو انکو

تَسُؤْهُمْ ۖ وَإِن تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ يَقُولُوا قَدْ

بُرا معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر تم پر کوئی مصیبت آپڑی تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ (اسی وجہ سے) ہم نے اپنا کام پہلے ہی

أَخَذْنَا أَمْرَنَا مِن قَبْلُ وَيَتَوَلَّوا وَّهُمْ

ٹھیک کر لیا تھا۔ اور (یہ کہہ کر) خوش (تمہارے پاس سے اُٹھ کر) واپس لوٹتے

فَرِحُونَ ﴿٥٠﴾ قُل لَّن يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ

ہیں۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ ہم پر ہرگز کوئی مصیبت پڑ نہیں سکتی مگر وہی جو خدا نے ہمارے لیے

لَنَا هُوَ مَوْلَانَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾

(ہماری تقدیر میں) لکھ دیا ہے وہی ہمارا مالک ہے اور ایمانداروں کو چاہیے بھی کہ خدا ہی پر بھروسہ کریں۔

---

لہ کہ جنگ اُحد میں بھاگ نکلے اور جنگ خندق میں یہ آواز لگادی۔ یا اھل یثرب لا مقام لکم بھا۔ ۱۲

لہ ایک روایت میں ہے کہ حسنہ سے مراد غنیمت ہے اور مصیبت سے شکست و بلا۔ ۱۲

بقیہ حاشیہ صہ ۲۲۷

سنتے ہی سب کے سب پلٹے۔ رسول اللہؐ نے ایک مٹھی خاک اُٹھا کر کفار کی طرف پھینکی اور ان پر بددعا کی فرشتے بھی مدد کو آموجود ہوئے اور مسلمانوں کی فتح ہوئی اور چھ ہزار عورتیں بچے اور مرد قیدی بنائے چوبیس ہزار اونٹ چار ہزار گائیں، اور چالیس ہزار سے زیادہ بکریاں، ذنبے غنیمت میں ہاتھ لگے۔ ۱۲

سے اس جنگ کے بعد کچھ لوگ حضرت رسولؐ کی خدمت میں آکر مسلمان ہو گئے تو آپؐ سے عرض کی خدا تو سب لوگوں سے افضل و بہتر و نیک تر ہے۔ ہماری عورتیں بچے لوٹ میں آئے ہیں انہیں رہا فرمائیے۔ آپ نے پوچھا کیا تم اپنے مال بھی چاہتے ہو۔ عرض کی نہیں۔ آپ نے سفارش کی، اور تمام مجاہدین سے ان کے بال بچے واپس کرا دیئے۔ انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

سے ابن عباس سے روایت ہے، کہ مشرکین کتے سؤر کی طرح نجس العین ہیں اور یہی حسن کا بھی قول ہے۔ دیکھو تفسیر بیضاوی جلد ا صہ ۲۸۶ اور تفسیر کشاف جلد ۲ صہ ۲۹ مطبوعہ مصر اور امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے، کہ یہ آیت مشرکین کے نجس العین ہونے کی نص صریح ہے۔ اور اس پر صاف دلالت کرتی ہے کہ مشرکین نجس ہیں اور مسلمان نجس نہیں ہیں، مگر کچھ لوگوں کا خیال اس کے برعکس ہے کہ مشرک تو طاہر ہے اور مسلمان حالت جنابت و حدث میں نجس ہے۔ اور مشرکین کے اعضاء کا استعمال کیا ہوا پانی پاک اور پاک کرنے والا ہے، اور مسلمانوں کے اعضاء کا استعمال کیا ہوا پانی نجس ہے، اور یہ ایک بہت عجیب و غریب بات ہے۔

جلد ۴ مطبوعہ مصر ۱۲

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ
(اے رسولؐ) تم (منافقوں سے) کہہ دو کہ تم تو ہمارے واسطے (فتح یا شہادت) دو بھلائیوں میں سے ایک کے
وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ
(خواہ مخواہ) منتظر ہی ہو اور ہم تمہارے واسطے اس کے منتظر ہیں کہ خدا تم پر (خاص) اپنے ہاں سے
مِّنْ عِنْدِهٖۤ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖؗ فَتَرَبَّصُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ
کوئی عذاب نازل کرے یا ہمارے ہاتھوں سے۔ پھر (اچھا) تم بھی انتظار کرو ہم بھی تمہارے
مُّتَرَبِّصُوْنَ ۝۵۲ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ
ساتھ (ساتھ) انتظار کرتے ہیں۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ تم لوگ خواہ خوشی سے خرچ کرو یا مجبوری
يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝۵۳
سے تمہاری خیرات تو کبھی قبول کی نہیں جانے کی تم یقیناً بدکار لوگ ہو۔
وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ
اور ان کی خیرات کے قبول کیے جانے میں اور کوئی وجہ مانع نہیں مگر یہی کہ ان لوگوں
اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ
نے خدا اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کی۔ اور نماز کو آتے بھی ہیں تو
الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا
الکسائے ہوئے اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے بھی ہیں
وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝۵۴ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ
تو بد دلی سے (اے رسولؐ) تم کو نہ تو ان کے مال حیرت میں ڈالیں اور نہ
اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى
ان کی اولاد (کیونکہ) خدا تو یہ چاہتا ہے کہ ان کو آل و مال کی وجہ سے دنیا کی (چند روزہ) زندگی (ہی) میں
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝۵۵
مبتلائے عذاب کرے اور جب ان کی جانیں نکلیں تب بھی وہ کافر (کے کافر ہی) رہیں۔
وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ
اور (مسلمانوں) یہ لوگ تو خدا کی قسمیں کھائیں گے کہ وہ تم میں ہی کے ہیں حالانکہ وہ لوگ تم میں
وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ۝۵۶ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً
کے نہیں ہیں۔ مگر ہیں یہ لوگ بزدلے کہ اگر کہیں یہ لوگ پناہ کی جگہ (قلعہ) یا چھپنے کے لیے غار
اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ
یا گھس بیٹھنے کی کوئی (اور) جگہ پا جائیں تو اسی طرف رسیاں تڑاتے
يَجْمَحُوْنَ ۝۵۷ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِى الصَّدَقٰتِ ۚ
بھاگ جائیں۔ (اے رسولؐ) ان میں سے کچھ تو ایسے لوگ بھی ہیں جو تمہیں خیرات (کی تقسیم)

---

لہ بخاری، نسائی، ابن منذر، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ اور ابن مردویہ نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ حضرت رسولؐ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ہرقوص بن زہیر ذوالخویصرہ تمیمی جو خوارج کا سردار تھا آپ کے سامنے آ کر گستاخانہ کہنے لگا یا رسولؐ اللہ ذرا انصاف کیجیے۔ انصاف آپ نے فرمایا تجھ پر وائے ہو۔ اگر میں انصاف نہیں تو کون انصاف کرے گا۔ حضرت عمرؓ بولے اجازت ہو تو ابھی اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا نہیں اسے چھوڑ دو۔ اس کے اور بھی بہت سے ساتھی ہیں کہ تم میں کا ہر شخص انکے ساتھ اپنی نماز و روزہ کو ذلیل سمجھتا ہے۔ یہ مارقین ہیں یہ لوگ دین سے اسی طرح علیحدہ ہو جائیں گے جس طرح تیر کمان سے پھر کچھ انکے اور حالات بیان کرکے فرمایا۔ انکا سردار ایک سیاہ فام مرد ہوگا جس کی ایک چھاتی عورت کی سی ہوگی۔ یہ لوگ اس وقت خروج کرینگے جب لوگوں میں تفرقہ ہو جائے گا۔ اسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ابوسعید خدری کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اس کو خود رسولؐ اللہ سے سنا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جب حضرت علیؑ نے ان لوگوں کو نہروان میں قتل کیا اور میں ان کے ساتھ تھا۔ تو ایک شخص اسی صفت کا لایا گیا جو رسولؐ اللہ نے بیان فرمایا تھا۔ دیکھو درمنثور سیوطی جلد ۳ صفحہ ۲۵۱ سطر ۱ مطبوعہ مصر وغیرہ۔ ۱۲

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳۰

کا دودھ پی لیتے۔ اسی طرح تین روز گزرے اور جب کفار کی طرف سے اطمینان ہوا، تو حضرت علیؑ سواریاں اور رہبر لے کر رات کو حاضر ہوئے، اور آپ حضرت ابوبکر کو ساتھ لے کر مدینہ روانہ ہوئے۔ دیکھو درمنثور جلد ۳ صفحہ ۲۴۰ سطر ۱۶ ۱۲

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳۱

کی گئی ہے جس میں بظاہر خداوند عالم نے اپنے نبی کو مخاطب کیا ہے۔ لیکن مراد ان کی امت ہے اور اسی قبیل سے خداوند عالم کا یہ قول ہے۔ لئن اشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخاسرین اور اسی قبیل سے یہ آیت بھی ہے ولولا ان ثبتناک لقد کدت ترکن الیھم شیئا قلیلا۔ مامون رشید نے عرض کی سچ فرمایا آپ نے یا ابن رسولؐ اللہ۔ دیکھو تفسیر برہان عیون اخبار رضاؑ۔ (ا ح)

خوارج کی نسبت پیشگوئی

فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَ اِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ

میں (خواہ مخواہ) الزام دیتے ہیں۔ پھر اگر ان میں سے انہیں کچھ (معقول مقدار) دے دیا گیا تو خوش ہو گئے۔ اور اگر

اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۝٥٨ وَ لَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ

(ان کی مرضی کے موافق) اس میں سے انہیں کچھ نہیں دیا گیا، تو بس فوراً ہی بگڑ بیٹھے۔ اور جو کچھ خدا نے اور اسکے

اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ۙ وَ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ

رسولؐ نے ان کو عطا فرمایا تھا۔ اگر یہ لوگ اس پر راضی رہتے اور کہتے کہ خدا ہمارے واسطے کافی ہے (اس

سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ

وقت نہیں تو) عنقریب ہی خدا ہمیں اپنے فضل و کرم سے اور اسکا رسولؐ دے ہی گا۔ ہم تو یقیناً اللہ ہی کی

اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝٥٩ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ

طرف لو لگائے بیٹھے ہیں۔ (تو ان کا کیا کہنا تھا) خیرات تو بس فقیروں کا حق ہے۔

وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ

اور محتاجوں کا اور اس (زکوٰۃ وغیرہ) کے کارندوں کا اور جن کی تالیف قلب کی گئی ہے (انکا) اور

قُلُوْبُهُمْ وَ فِى الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ

جن کی گردنوں میں (غلامی کا پھندا پڑا ہے انکا) اور قرضداروں کا (جو خود سے ادا نہیں کر سکتے)

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ

اور خدا کی راہ لے (جہاد میں) اور پردیسیوں کی کفالت میں (خرچ کرنا چاہیے یہ حقوق) خدا کی طرف سے مقرر کیے

اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٦٠ وَ مِنْهُمُ الَّذِيْنَ

ہوئے ہیں اور خدا بڑا واقفکار حکمت والا ہے۔ اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو

يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَ يَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ

(ہمارے) رسولؐ کو ستاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بس کان ہی (کان) ہیں (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ (کان تو ہیں مگر)

خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ يُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ

تمہاری بھلائی سننے کے کان ہیں کہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنین (کی باتوں) کا یقین رکھتے ہیں۔

رَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ

اور تم میں سے جو لوگ ایمان لا چکے ہیں ان کے لیے رحمت اور جو لوگ رسول خداؐ کو

رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٦١ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ

ستاتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (مسلمانو) یہ لوگ تمہارے سامنے

لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ

خدا کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی کر لیں۔ حالانکہ اگر یہ لوگ سچے ایماندار ہیں تو خدا اور اسکا رسولؐ

يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝٦٢ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ

کہیں زیادہ حقدار ہیں کہ اس کو راضی رکھیں۔ کیا یہ لوگ یہ بھی نہیں جانتے کہ جس شخص

منافقین کے مکر

لہ اکثر علماء امامیہ کے نزدیک سبیل اللہ کی لفظ جملہ امور خیر کو شامل ہے جیسے مسجد کی تعمیر کرنا، پل بنوانا، زائرین و حجاج کی مساعدت کرنا، روایات کی دلالت بھی اسی مطلب پر ہوتی ہے، اور یہی نظریہ اصول مذہب کے مطابق ہے۔ دیکھو جواہر الکلام کتاب الزکوٰۃ۔ (ا ح)

لہ عبد اللہ بن نوفل منافق جو باتیں حضرت رسولؐ سے سنتا، لوگوں کے سامنے اس کی نقل کرتا۔ خدا نے آپؐ کو اس کی خبر دے دی۔ اور اس کا پتہ بھی بتا دیا کہ ایک سیاہ فام آدمی ہے۔ اس کے سر پر گھنے بال ہیں۔ بڑی بڑی آنکھیں ہیں آپؐ نے اسے بلا کر پوچھا کہ تو ایسا کرتا ہے۔ اس نے قسم کھائی کہ میں ہرگز ایسا نہیں کرتا۔ آپؐ نے فرمایا خیر میں اس وقت تیری بات مانے لیتا ہوں۔ وہ اپنے لوگوں میں واپس جا کر کہنے لگا محمدؐ کے بڑے بڑے کان ہیں، جو کچھ انکے بارے میں کہا تھا وہ سب انہوں نے سن لیا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ
نے خدا اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کی تو اس میں شک ہی نہیں کہ اسکے لیے جہنم کی آگ (تیار رکھی)
خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ۝٦٣ يَحْذَرُ
ہے۔جس میں وہ ہمیشہ (جلتا بھنتا) رہے گا یہی تو بڑی رسوائی ہے۔ منافقین اس بات
الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ
سے ڈرتے ہیں کہ کہیں (ایسا نہ ہو) ان مسلمانوں پر (رسولؐ کی معرفت) کوئی سورۃ نازل ہو جائے جو ان کو جو
بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ
کچھ ان منافقین کے دل میں ہے بتا دے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ (اچھا) تم مسخراپن کیے جاؤ جس سے
مَّا تَحْذَرُوْنَ ۝٦٤ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا
تم ڈرتے ہو خدا اُسے ضرور ظاہر کر دیگا۔ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ یہ کیا حرکت تھی، تو ضرور یوں ہی کہیں
نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ
گے کہ ہم تو یونہی بات چیت (دل لگی) بازی کر رہے تھے تم کہو کہ ہائیں کیا تم خدا سے اور اس کی آیتوں سے
كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٦٥ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ
اور اسکے رسولؐ سے ہنسی کر رہے تھے۔ اب باتیں نہ بناؤ حق تو یہ ہے کہ تم ایمان لانے کے بعد
اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ
کافر ہو بیٹھے۔ اگر ہم تم میں سے کچھ لوگوں سے درگزر بھی کریں تاہم کچھ لوگوں کو سزا ضرور دیں گے
طَآئِفَةً بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝٦٦ ع اَلْمُنٰفِقُوْنَ
اس وجہ سے کہ یہ لوگ قصور وار ضرور ہیں۔ منافق مرد اور منافق
وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ
عورتیں ایک دوسرے کے باہم جنس ہیں کہ (لوگوں کو) برے کام کا تو حکم کرتے ہیں اور نیک کام
بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ
سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھ (راہِ خدا میں خرچ کرنے سے) بند رکھتے ہیں (سچ تو یوں ہے کہ)
اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ
یہ لوگ خدا کو بھول بیٹھے تو خدا نے بھی (گویا) انہیں بھلا دیا۔ بے شک منافقین
الْفٰسِقُوْنَ ۝٦٧ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ
بدچلن ہیں۔ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے خدا نے جہنم کی
وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ
آگ کا وعدہ تو کر لیا ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ اور یہی انکے لیے کافی ہے۔
وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝٦٨ لا كَالَّذِيْنَ
اور خدا نے ان پر لعنت کی ہے۔ اور انہی کے لیے دائمی عذاب ہے۔ (منافقو! تمہاری تو)



بقیہ حاشیہ صـ ۲۱۱

عمرو بن عاص وغیرہ تھے۔ شام سے تجارت کا مال لیے جا رہے تھے یہ خبر حضرت رسولؐ کو دی گئی، اور جہاد کا حکم ہوا آپؐ تین سو تیرہ آدمیوں کا چھوٹا لشکر لیے ہوئے ان کی طرف چلے یہ خبر ابوسفیان کو معلوم ہو گئی۔ اور اس نے مکہ سے قریش کو اپنی مدد کے لیے بلا بھیجا۔ وہاں یہ خبر پہنچتے ہی ایک اچھا خاصہ ہنگامہ ہو گیا اور ابوجہل وغیرہ نے منادی کرا دی کہ قریش پر ایسی مصیبت کبھی نہ پڑی تھی۔ تم سے کوئی ایسا آدمی نہیں جس کا مال اس قافلہ میں نہ ہو۔ غرض بڑے ساز و سامان سے ایک بڑا لشکر روانہ ہو گیا۔ ابوسفیان اپنی چالاکی سے مشہور راستہ کو چھوڑ کر کسی اور راہ سے مکہ کو چل دیا، اور ان دونوں میں مڈبھیڑ ہو گئی۔ آپؐ نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کیونکہ یہ لوگ اپنی قلت سے بہت گھبرائے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر اور عمر وغیرہ کی رائے نہ تھی مگر حضرت سعد بن معاذ اور مقداد رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ آپ جو حکم دیجئے ہمیں عذر نہیں۔ غرض جنگ کی ٹھہری۔ کیونکہ خدا مدد کا وعدہ کر چکا تھا۔ قریش کے کچھ غلام نہر سے پانی لینے آئے۔ ان کو مسلمانوں نے گرفتار کر لیا۔ ان سے ان کی تعداد کا پتہ چل گیا کہ قریب ایک ہزار کے ہیں۔ اور اونٹوں کے علاوہ چار سو گھوڑے بھی تھے۔ اور مسلمانوں کے پاس کُل دو گھوڑے تھے۔ حضرت عمار یاسر جاسوس بن کر گئے تو معلوم ہوا کہ وہ اس کثرت پر بھی بہت خائف و ترساں ہیں۔ چنانچہ عتبہ کی رائے پھر جانے کی تھی مگر ابوجہل نے سب کو غیرت دلائی اور سب سے پہلے عتبہ اور اس کے بھائی شیبہ اور اس کا بیٹا ولید مقابلہ کو نکلے۔ ادھر سے بھی تین آدمی انصار سے گئے مگر ان لوگوں نے کہا کہ ہم تم سے لڑنا نہیں چاہتے۔ غرض انصار پھر آئے اور حضرت رسولؐ نے عتبہ کے مقابلے میں حضرت عبیدہ کو اور شیبہ کے مقابلہ میں حضرت حمزہؓ کو، اور ولید کے مقابلہ میں حضرت علیؑ کو بھیجا۔ سب سے پہلے حضرت علیؑ نے ولید کو واصل جہنم کیا۔ شیبہ اور حمزہ میں کشتی ہوئی اور دونوں

باقی صـ ۲۳۶ پر

منافقین کے تذکرے

مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّ اَكْثَرَ اَمْوَالًا

ان کی مثل ہے جو تم سے پہلے تھے۔ وہ لوگ تم سے قوت میں (بھی) زیادہ تھے۔ اور مال اور اولاد

وَّ اَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ

میں بھی کہیں بڑھ کر تھے۔ تو وہ اپنے حصّہ سے بھی بہرہ یاب ہو چکے تو

بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ

جس طرح تم سے پہلے لوگ اپنے حصّہ سے فائدہ اُٹھا چکے ہیں۔ اسی طرح تم نے اپنے حصّہ

وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ

سے فائدہ اُٹھا لیا۔ اور جس طرح وہ باطل میں گھسے رہے اسی طرح تم بھی گھسے رہے یہ وہ

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

لوگ ہیں جن کا سب کیا دھرا دُنیا اور آخرت (دونوں) میں اکارت ہُوا اور یہی لوگ گھاٹے میں ہیں۔

اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ

کیا ان منافقوں کو ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی ہے جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ نوحؑ کی قوم اور

عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ

عادؔ اور ثمودؔ اور ابراہیمؑ کی قوم اور مدین والے اور اُلٹی ہوئی بستیوں کے رہنے والے کہ

وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ

ان کے پاس ان کے رسُول واضح (و روشن) معجزے لے کر آئے (تو وہ جھٹلائے عذاب ہُوئے اور)

اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ وَ

خدا نے ان پر ظلم نہیں کیا۔ مگر یہ لوگ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔ اور

الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ

ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں ان میں سے بعض کے بعض رفیق ہیں۔ لوگوں کو اچھے

يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

کام کا حکم دیتے ہیں اور بُرے کام سے روکتے ہیں اور نماز پابندی سے پڑھتے

وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ

ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور خدا اور اس کے رسُول کی

يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ

فرمانبرداری کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر خدا عنقریب رحم کرے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ

بیشک خدا غالب حکمت والا ہے۔ خدا نے ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں سے

الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

(بہشت کے) ان باغوں کا وعدہ کرلیا ہے جنکے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے (بہشت)



ل ترمذی اور نسائی میں روایت ہے کہ حضرت رسُولؐ نے جناب امیرؑ سے فرمایا کہ اے علیؑ تم کو دوست نہیں رکھتا مگر مومن اور دشمن نہیں رکھتا مگر منافق اور بعض اصحاب کا قول ہے کہ حضرت رسُولؐ کے زمانہ میں مومن و منافق کو حضرت علیؑ کی محبت سے پہچانتے تھے۔ ۱۲

بقیہ حاشیہ صـ ۲۳۵

زمین پر تھے کہ حضرت علیؑ نے شیبہ کا ایک ہی وار میں کام تمام کیا۔ عتبہ اور عبیدہ دونوں زخمی ہو کر اپنی اپنی جگہ پڑے ہُوئے تھے کہ حضرت علیؑ نے عتبہ کو بھی جہنم کی راہ دکھائی۔ حضرت عبیدہ میں تھوڑی سی جان باقی تھی کہ حضرت رسُولؐ کے پاس اُٹھا کر لائے گئے۔ اور آپؐ نے فرمایا تم میرے خاندان میں پہلے شہید ہو اور بہشت کی خوشخبری دی خلاصہ اس کے بعد خوب جنگ ہونے لگی اور آخر خدا نے فرشتوں کو مدد کے لیے بھیجا۔ اور مسلمانوں کو فتح ہُوئی۔ ۱۲

بقیہ حاشیہ صـ ۲۱۴

بنی نضیر نے صلح کی ہم سے صلح کر لیجیے کہ ہم لوگ یہاں سے نکل کر شام کو چلے جائیں۔ آپؐ نے جواب دیا کہ میں صلح تو نہ کروں گا مگر تم لوگ سعد معاذ کے حکم سے قلعہ سے باہر نکل جاؤ تو جو مناسب ہوگا کیا جائے گا۔ یہودیوں نے ابولبابہ انصاری کو بُلا بھیجا۔ انہوں نے گلے کی طرف اشارہ کیا یعنی اُترے تو مارے جاؤ گے۔ ادھر تو یہ باتیں ہو رہی تھیں، ادھر یہ آیت نازل ہُوئی۔ اب تو ابولبابہ کے قدم نہیں اُٹھتے رسُولِ اکرمؐ کے پاس پہنچے، تو آیت نازل ہونے کا حال معلوم ہُوا پھر کیا تھا روتے ہُوئے مسجدِ نبوی میں پہنچے اور اپنے کو ایک ستون سے باندھ کر قسم کھائی کہ جب تک میری توبہ قبول نہ ہوگی نہ کھاؤں گا نہ پیوں گا۔ یہاں تک کہ مر جاؤں۔ آخر جب متواتر سات روز یونہی گذرے تو بیہوش ہو کر گر پڑے خدا نے توبہ قبول کی۔ ان کے پاس خبر آئی تو بولے جب تک رسُولؐ خود مجھے آکر نہ کھولیں گے۔ میں نہ مانوں گا۔ آخر رسُول اللہؐ نے خود آکر کھولا۔ اب تک وہ ستون مسجد میں موجود ہے اور اس پر استوانہ ابولبابہ

خدا کی خوشنودی سب سے بالاتر ہے

مومنین باہم دوست ہیں

محقق بخوا سے ۱۲۔ ے مطلب یہ ہے کہ جان و جگر در بند مال و فرزند۔ دوستی اند کہ غافل ناخوشند اند۔ ۱۲

فِيهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنّٰتِ عَدۡنٍ ؕ وَرِضۡوَانٌ

عدن کے باغوں میں عمدہ عمدہ مکانات کا (بھی وعدہ فرمایا ہے) اور خدا کی خوشنودی

مِّنَ اللّٰهِ اَكۡبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ۞

ان سب سے بالاتر ہے یہی تو بڑی (اعلیٰ درجہ کی) کامیابی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الۡكُفَّارَ وَالۡمُنٰفِقِيۡنَ وَاغۡلُظۡ

اے رسول[1] کفار کے ساتھ (تلوار سے) اور منافقوں کے ساتھ[2] (زبان سے) جہاد کرو اور ان پر

عَلَيۡهِمۡ ؕ وَمَاۡوٰىهُمۡ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ۞

سختی کرو اور انکا ٹھکانا تو جہنم ہی ہے۔ اور وہ (کیا) بُری جگہ ہے۔

يَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوۡا ؕ وَلَقَدۡ قَالُوۡا كَلِمَةَ

یہ منافقین خدا کی قسمیں کھاتے ہیں کہ (کوئی بُری بات) نہیں کہی۔ حالانکہ ان لوگوں نے کفر کا کلمہ ضرور

الۡكُفۡرِ وَكَفَرُوۡا بَعۡدَ اِسۡلَامِهِمۡ وَهَمُّوۡا بِمَا

کہا اور اپنے اسلام کے بعد کافر ہو گئے اور جس بات پر قابو نہ پا سکے اُسے ٹھان بیٹھے

لَمۡ يَنَالُوۡا ۚ وَمَا نَقَمُوۡۤا اِلَّاۤ اَنۡ اَغۡنٰهُمُ اللّٰهُ وَ

اور ان لوگوں نے (مسلمانوں سے) صرف اس وجہ سے عداوت کی کہ اپنے فضل و کرم

رَسُوۡلُهٗ مِنۡ فَضۡلِهٖ ۚ فَاِنۡ يَّتُوۡبُوۡا يَكُ خَيۡرًا لَّهُمۡ ۚ

سے خدا نے اور اس کے رسولؐ نے دولت مند بنا دیا ہے تو انکے لیے اسی میں خیر ہے۔

وَاِنۡ يَّتَوَلَّوۡا يُعَذِّبۡهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۙ فِي

کہ یہ لوگ اب بھی توبہ کر لیں اور اگر یہ نہ مانیں گے تو خدا دُنیا اور آخرت میں

الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمۡ فِي الۡاَرۡضِ مِنۡ

دردناک عذاب نازل فرمائے گا۔ اور تمام دُنیا میں انکا نہ کوئی حامی ہو گا

وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ۞ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنۡ

نہ مددگار اور ان (منافقین) میں سے بعض ایسے[3] بھی ہیں جو خدا سے

اٰتٰىنَا مِنۡ فَضۡلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوۡنَنَّ مِنَ

قول و قرار کر چکے تھے کہ اگر ہمیں اپنے فضل (و کرم) سے (کچھ مال) دیگا تو ہم ضرور خیرات کیا کریں گے۔ اور نیکو کار بندے

الصّٰلِحِيۡنَ ۞ فَلَمَّاۤ اٰتٰهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ بَخِلُوۡا

ہو جائیں گے۔ تو جب خدا نے اپنے فضل (و کرم) سے انہیں عطا فرمایا تو لگے اس

بِهٖ وَتَوَلَّوۡا وَّهُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ۞ فَاَعۡقَبَهُمۡ نِفَاقًا

میں بخل کرنے اور یہ کہ منہ پھیرنے۔ پھر اس کے خمیازہ میں اپنی ملاقات کے

فِي قُلُوۡبِهِمۡ اِلٰى يَوۡمِ يَلۡقَوۡنَهٗ بِمَاۤ اَخۡلَفُوا اللّٰهَ

دن (قیامت) تک انکے دلوں میں (گویا خود) نفاق ڈال دیا۔ اس وجہ سے کہ ان لوگوں نے جو خدا سے وعدہ



**منافقین کا ذکر**

[1] ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنہوں نے جنگ تبوک کے بعد باہم یہ مشورہ کیا تھا کہ فلاں پہاڑ کی گھاٹی میں بیٹھ کر رسول اللہ کو قتل کریں۔ مگر جبرائیل نے آپ کو خبر دی اور حضرت عمار یاسرؓ نے ان لوگوں کو گرفتار کیا اور آپ کے پاس آئے تو کہنے لگے کہ ہم لوگ تو دل لگی کرتے تھے۔

[2] حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے سلسلہ میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کفار سے جہاد کیا اور حضرت علیؑ نے منافقین سے جہاد کیا اور حضرت علیؑ کا جہاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی کا جہاد تھا۔ تفسیر صافی (ا ح)۔

**ثعلبہ بن حاطب کا قصہ**

[3] ثعلبہ بن حاجب انصاری نے جو بڑا عابد و زاہد تھا اپنے فقر و فاقہ سے تنگ آکر حضرت رسولؐ سے عرض کی آپ دُعا فرمایئے کہ خدا مجھے مال عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا اس سے درگزر کر مگر اس نے نہ مانا اور دوبارہ کہنے لگا کہ میں نے خدا سے عہد کیا ہے کہ اس کے تمام حقوق ادا کروں گا۔ قرابت داروں کا خیال رکھوں گا اور کسی میں کمی نہ کروں گا غرض آپ نے اس کی خواہش کے مطابق دُعا کی پھر کیا تھا۔ دُعا مستجاب ہوئی۔ دولت دن دگنی رات چوگنی بڑھنے لگی اُس نے جو دُنبیاں اور بکریاں پالی تھیں۔ ان میں اس قدر افزائش ہوئی کہ مدینہ میں رکھنے کی جگہ نہ رہی۔ صحرا میں رہنے لگا اور اب اتنی بھی فرصت نہیں کہ نماز جماعت میں حاضر ہو۔ یہانتک کہ نماز جمعہ بھی غائب ہو گئی۔ کچھ دنوں بعد آپ نے دو آدمیوں کو اس کی زکوٰۃ کی تحصیل کو بھیجا۔ اور ایک خط بھی لکھ دیا۔ یہ لوگ پہنچے خط دیا اور زکوٰۃ کی آیت پڑھی۔ وہ بولا۔ رسولؐ ہم سے جزیہ مانگتے ہیں۔ ابھی دُوسرا دروازہ دیکھو۔ جب تک کچھ غور کرتا ہوں۔ یہ لوگ پھر پلٹ کر آئے اُس نے پھر وُہی جواب دیا آخر یہ لوگ حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ آپ نے فرمایا وائے ہو ثعلبہ پر۔ اور ایک شخص بھیجا کہ یہ آیت ثعلبہ کے سامنے جا کر پڑھ دو۔ جب اُس نے سُنا تو گھبرایا ہوا حضرتؐ کے پاس آیا اور عرض کی آپ کو اختیار ہے کہ جس طرح چاہیں خرچ کریں۔ آپ نے فرمایا تو نے زکوٰۃ کو جزیہ

(اصفی ۲۴۸ ج ۱)

مَا وَعَدُوْهُ وَ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿٧٧﴾ اَلَمْ
کیا تھا اس کے خلاف کیا اور اس وجہ سے کہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔ کیا وہ لوگ

يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَ نَجْوٰىهُمْ وَ
اتنا بھی نہ جانتے تھے کہ خدا ان کے (سارے) بھید اور ان کی سرگوشی (سب کچھ) جانتا ہے۔

اَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٧٨﴾ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ
اور یہ کہ خدا غیب کی باتوں سے خوب آگاہ ہے۔ جو لوگ دل کھول کر خیرات کرنے والے

الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَ
مومنین پر (ریاکاری کا) اور ان مومنین پر جو صرف اپنی مشقت کی مزدوری پاتے

الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ
(شیخی کا) الزام[1] لگاتے ہیں پھر ان سے مسخرا پن کرتے تو خدا بھی ان سے مسخر

مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۫ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾
کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ
(اے رسولؐ) خواہ تم ان (منافقوں) کے لیے مغفرت کی دعا مانگو یا ان کیلیے مغفرت کی دعا نہ مانگو ان کے

تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ
لیے برابر ہے) تم ان کے لیے[2] ستر بار بھی مغفرت کی دعا مانگو گے تو بھی خدا ان کو ہرگز نہ بخشے گا

لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ وَ
یہ (سزا) اس سبب سے ہے کہ ان لوگوں نے خدا اور اس کے رسولؐ کے ساتھ کفر کیا اور

اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٨٠﴾ ع فَرِحَ
خدا بدکار لوگوں کو منزلِ مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔ (جنگِ تبوک میں)

الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ كَرِهُوْٓا
رسولِ خدا کے پیچھے رہ جانے والے اپنی جگہ بیٹھ رہنے (اور جہاد میں نہ جانے) سے خوش ہوئے اور اپنے

اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ
مالوں اور اپنی جانوں سے خدا کی راہ میں جہاد کرنا ان کو مکروہ معلوم ہوا اور کہنے لگے (اس) گرمی میں

اللّٰهِ وَ قَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ
گھر سے) نہ نکلو۔ اے رسولؐ تم کہہ دو کہ جہنم کی آگ (جس میں تم جلو گے) اس سے کہیں زیادہ گرم ہے

اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨١﴾ فَلْيَضْحَكُوْا
اگر وہ کچھ سمجھیں جو کچھ وہ کیا کرتے تھے اس

قَلِيْلًا وَّ لْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾
کے بدلے انہیں چاہیئے کہ وہ بہت کم ہنسیں اور بہت روئیں۔

[1] ستر سے کوئی خاص عدد مراد نہیں بلکہ عرب کے محاورات میں کثرت کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ اور اس قسم کے محاورات ہر زبان میں ہیں۔ ۱۲

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳۷

کہا۔ اب میں تیری زکوٰۃ نہ لوں گا۔ اسی اثناء میں آپؐ نے وفات پائی۔ اس کے بعد ثعلبہ حضرت ابوبکرؓ سے زکوٰۃ لینے کا خواستگار ہوا۔ انہوں نے بھی انکار کیا پھر حضرت عمرؓ کے زمانہ میں مستدعی ہوا۔ اور انہوں نے بھی انکار کیا۔ مگر حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں لے لیا۔ ۱۲

[2] منافقین تو اس فکر میں رہتے ہی تھے کہ کوئی گرفت کا موقعہ ملے۔ مومنین جو صدقہ آپ کے پاس لاتے کسی کا کم ہوتا کسی کا زیادہ منافقین دونوں کی ہنسی اڑاتے۔ زیادہ والے کو ریاکار کہتے اور کم والے کو کہتے کہ نا حق شیخی بگھارتا اور خواہ مخواہ پانچوں سواروں میں داخل ہوتا ہے۔ ۱۲

فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ

تو (اے رسولؐ) اگر خدا تم کو ان منافقین کے کسی گروہ کی طرف (جہاد سے صحیح و سالم) واپس لائے

لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ

پھر تم سے (جہاد کے واسطے) نکلنے کی اجازت مانگیں تو تم صاف کہہ دو کہ تم میرے ساتھ (جہاد کے

تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ

واسطے) ہرگز نہ کبھی نکلنے پاؤ گے۔ اور نہ ہرگز دشمن سے میرے ساتھ لڑنے پاؤ گے۔ جب تم نے پہلی مرتبہ

مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى

(گھر میں) بیٹھ رہنا پسند کیا تو اب بھی پیچھے رہ جانیوالوں کے ساتھ گھر میں بیٹھے رہو۔ اور (اے رسولؐ) ان

اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ

منافقین میں سے جو مر جائیگا۔ نہ کبھی کسی پر نماز جنازہ [1] پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر (جاکر) کھڑے ہونا۔

اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ

ان لوگوں نے یقیناً خدا اور اس کے رسولؐ کے ساتھ کفر کیا۔ اور بدکاری ہی کی حالت میں

فٰسِقُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ

مر (بھی) گئے۔ اور ان کے مال اور ان کی اولاد (کی کثرت) تمہیں تعجب (حیرت میں نہ ڈالے

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا

(کیونکہ) خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ دنیا میں بھی ان کے مال و اولاد کی بدولت انکو عذاب میں مبتلا کرے

وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ وَاِذَآ اُنْزِلَتْ

اور انکی جان نکلنے لگے تو اسوقت بھی یہ کافر (کے کافر ہی) رہیں۔ اور جب کوئی سورت اس

سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ

بارے میں نازل ہوا کہ خدا کو مانو اور اس کے رسولؐ کے ساتھ (جاکر) جہاد کرو۔

اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا

تو جو ان میں سے دولت والے ہیں وہ تم میں اجازت مانگتے ہیں [2] اور کہتے ہیں کہ ہمیں (یہیں) چھوڑ

نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٨٦﴾ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا

دیجئے کہ ہم بھی (گھر) بیٹھنے والوں کے ساتھ (بیٹھے) رہیں۔ یہ اس بات سے خوش ہیں کہ پیچھے رہ جانے والوں

مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا

(عورتوں، بچوں، بیماروں) کے ساتھ (بیٹھے) رہیں اور (گویا) ان کے دل پر مہر کر دی گئی۔

يَفْقَهُوْنَ ﴿٨٧﴾ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ہے تو یہ کچھ نہیں سمجھتے مگر رسولؐ اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں ان لوگوں نے اپنے

مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ

اپنے مال اور اپنی اپنی جانوں سے جہاد کیا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے (ہر طرح کی) بھلائیاں

عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ

[1] عبداللہ بن ابی جو منافقین کا سردار تھا، جب بیمار ہوا تو حضرت رسولؐ اس کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ اس نے عرض کی۔ آپؐ مجھے اپنا ایک کرتا میرے کفن کے واسطے عنایت فرمائیں۔ اور جب میں مر جاؤں تو میرے جنازہ پر نماز پڑھائیں آپ نے کرتا تو دے دیا مگر جب نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی اور جبرئیلؑ نے آپ کا دامن پکڑ کر پیچھے کھینچ لیا اور نماز نہ پڑھنے دی۔ جب کرتے کے باب میں لوگوں نے اعتراض کیا تو آپؐ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ اس سے اس کو کوئی فائدہ نہ پہنچے گا۔ مگر اور لوگ اس کے ذریعہ سے اسلام لائیں گے چنانچہ منافقین کے ساتھ آپؐ کے رحم و کرم کی حالت سُن کر خزرج کے ایک ہزار آدمی مسلمان ہوگئے۔ ۱۲

[2] یہ قبیلہ اسد اور غطفان کا ذکر ہے جو جنگ تبوک میں جان چراتے تھے۔ ۱۲

لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۡ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨٨﴾ اَعَدَّ
ہیں۔ اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ خدا نے
اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
ان کے واسطے (بہشت کے) وہ (ہرے بھرے) باغ تیار کر رکھے ہیں (جنکے درختوں کے) نیچے نہریں
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٨٩﴾ وَجَآءَ
جاری ہیں (اور) یہ اس میں (ہمیشہ) رہیں گے۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ اور تمہارے پاس
الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ
کچھ حیلہ کرنے والے گنوار[1] دیہاتی (بھی) آموجود ہوئے تاکہ انکو بھی (پیچھے رہ جانے کی) اجازت دی جائے
الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ
اور جن لوگوں نے خدا اور اسکے رسول سے جھوٹ کہا تھا وہ (گھر میں) بیٹھ رہے (آنے تک نہیں) ان میں سے
كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٩٠﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ
جن لوگوں نے کفر اختیار کیا عنقریب ہی ان پر دردناک عذاب آپہنچے گا۔ (اے رسول جہاد میں نہ جانے کا) نہ تو
وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا
کمزوروں پر کچھ گناہ ہے نہ بیماروں پر اور نہ ان لوگوں پر جو کچھ نہیں پاتے کہ خرچ کریں بشرطیکہ یہ لوگ
يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا
خدا اور اس کے رسولؐ کی خیر خواہی کریں نیکی کرنے والوں پر (الزام کی)
عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
کوئی سبیل نہیں۔ اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔
رَّحِيْمٌ ﴿٩١﴾ وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ
اور نہ ہی ان لوگوں پر کوئی الزام ہے جو تمہارے پاس آئے کہ تم ان کے[2]
قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۠ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ
لیے سواری بہم پہنچا دو۔ اور تم نے کہا کہ میرے پاس (تو کوئی سواری) موجود نہیں کہ تم کو اس پر سوار
تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا
کروں تو وہ لوگ (مجبوراً) پھر گئے اور حسرت (وافسوس) سے اس غم میں کہ ان کو خرچ میسر نہ
يُنْفِقُوْنَ ﴿٩٢﴾ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ
آیا۔ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے (الزام کی) سبیل تو صرف انہی لوگوں پر ہے
وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ
جنہوں نے باوجود مالدار ہونے کے تم سے (جہاد میں نہ جانے کی) اجازت چاہی اور انکو پیچھے رہ جانیوالے
وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٣﴾
(عورتوں بچوں) کے ساتھ رہنا پسند آیا اور خدا نے انکے دلوں میں (گویا) مہر کردی ہے تو یہ لوگ کچھ نہیں جانتے۔

جنگ میں بعض مومنین کا حال

[1] یہ قبیلہ بنی غفار کا تذکرہ ہے جو جنگ تبوک کے وقت یہ معذرت کرنے آئے تھے کہ اگر ہم جنگ میں گئے تو بنی طے کے لوگ ہمارے مال مویشی لوٹ لے جائیں گے۔ ١٢

[2] جنگ تبوک کی جب تمام مسلمانوں کو منادی کروا دی گئی اور تاکیدی حکم رسولؐ کا پہنچا تو انصار کے سات آدمی معقل بن یسار، جبیر بن حناد، عبداللہ بن کعب، سالم بن عمیر، عبداللہ بن مغفل، عقبہ بن زید اور ابو صحبہ روتے ہوئے حضرتؐ کے پاس آئے اور عرض کی کہ نہ ہم لوگوں کے پاس سواریاں ہیں اور نہ زاد راہ، ہم کیونکر چلیں اگر ہمیں دونوں چیزیں مل جاتیں تو ہم بسر و چشم حاضر ہیں حضرتؐ نے عذر کیا کہ اب میرے پاس کوئی سواری باقی نہیں رہی، صرف ایک ابن عمیر کو سواری عطا کی، باقی لوگ مجبوراً واپس ہوئے۔ انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اس جنگ میں حضرتؐ کے ساتھ تیس ہزار سوار تھے اور دس ہزار پیادے۔ ١٢

16

يَعۡتَذِرُوۡنَ اِلَيۡكُمۡ اِذَا رَجَعۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ ؕ قُلۡ

جب لے تم ان کے پاس (جہاد سے لوٹ کر) واپس آؤ گے تو یہ (منافقین) تم سے (طرح طرح کی) معذرت

لَّا تَعۡتَذِرُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَكُمۡ قَدۡ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنۡ

کریں گے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ باتیں نہ بناؤ ہم ہرگز تمہاری بات باور نہ کریں گے (کیونکہ) ہمیں تو خدا نے

اَخۡبَارِكُمۡ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمۡ وَرَسُوۡلُهٗ ثُمَّ

تمہارے حالات سے آگاہ کر دیا ہے۔ عنقریب خدا اور اسکا رسولؐ تمہاری کارستانی کو ملاحظہ فرمائیں گے۔ پھر تم

تُرَدُّوۡنَ اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا

ظاہر و باطن کے جاننے والے (خدا) کی حضوری میں لوٹا دیئے جاؤ گے تو جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے تھے (ذرا

كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۞ سَيَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ لَكُمۡ اِذَا

ذرا) بتا دے گا۔ جب تم ان کے پاس (جہاد سے) واپس آؤ گے تو تمہارے سامنے خدا

انۡقَلَبۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ لِتُعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ ؕ فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ ؕ

کی قسمیں کھائیں گے۔ تاکہ تم ان سے درگزر کرو تو تم ان کی طرف سے منہ پھیر لو۔ بے شک یہ لوگ ناپاک ہیں اور

اِنَّهُمۡ رِجۡسٌ ز وَّمَاۡوٰىهُمۡ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا

ان کا ٹھکانا جہنم ہے (یہ) سزا ہے اس کی جو یہ (دنیا میں) کیا کرتے

يَكۡسِبُوۡنَ ۞ يَحۡلِفُوۡنَ لَكُمۡ لِتَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ ۚ فَاِنۡ

تھے۔ تمہارے سامنے یہ لوگ قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ تو اگر تم ان سے

تَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرۡضٰى عَنِ الۡقَوۡمِ

راضی ہو (بھی) جاؤ تو خدا بدکار لوگوں سے ہرگز کبھی راضی

الۡفٰسِقِيۡنَ ۞ اَلۡاَعۡرَابُ اَشَدُّ كُفۡرًا وَّنِفَاقًا وَّ

نہیں ہو گا۔ (یہ) عرب کے گنوار لے دیہاتی کفر و نفاق میں بڑے سخت ہیں

اَجۡدَرُ اَلَّا يَعۡلَمُوۡا حُدُوۡدَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلٰى

اور اسی قابل ہیں کہ جو کتاب خدا نے اپنے رسولؐ پر نازل فرمائی ہے۔ اس کے احکام نہ مانیں

رَسُوۡلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ۞ وَمِنَ الۡاَعۡرَابِ

اور خدا تو بڑا دانا حکیم ہے۔ اور کچھ گنوار دیہاتی ایسے بھی ہیں کہ جو کچھ

مَنۡ يَّتَّخِذُ مَا يُنۡفِقُ مَغۡرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ

(خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں اور تمہارے حق میں (زمانہ کی)

الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيۡهِمۡ دَآئِرَةُ السَّوۡءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ

گردشوں کے منتظر ہیں انہی پر (زمانہ کی) بُری گردش پڑے اور خدا تو (سب کچھ) سنتا

عَلِيۡمٌ ۞ وَمِنَ الۡاَعۡرَابِ مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ

جانتا ہے۔ اور کچھ دیہاتی تو ایسے بھی ہیں جو خدا اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ خرچ

منافقین کی خوشامد

صحرائی عرب سخت کافر ہیں

بعض صحرائی عرب ایماندار ہیں

لے یہ بھی ان منافقین کا تذکرہ ہے۔ جو جنگ تبوک سے جان چرا کے بیٹھ رہے تھے۔ اور اب جب مسلمان صحیح سلامت واپس آگئے تو لگے باتیں بنانے یہ قریب قریب اسی آدمی تھے۔ جیسے جندب بن قیس معتب بن قشیر وغیرہ اور یہ خوشامد بھی دل سے تو ہے نہیں۔ مال کے لالچ سے منہ میں پانی بھر آیا تھا کیونکہ سلطان روم سے اس پر صلح ٹھہری تھی۔ کہ ایک ہزار طلائی اوقیے اور دو سو چھ نفیس جوڑے رجب میں اور اتنے ہی ماہ صفر میں دیا کریگا۔ ۱۲

لے مدینہ کے گرد جو صحرانشین عرب مثل بنی تمیم، بنی اسد اور غطفان کے تھے، یہ انکا حال ہے۔ ۱۲

الْاٰخِرِ وَ يَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَ
رکھتے ہیں۔ اسے خدا کی (بارگاہ میں) نزدیکی اور رسولؐ کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ آگاہ رہو واقعی
صَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ
یہ (خیرات) ضرور ان کے تقرب کا باعث ہے۔ خدا انہیں بہت جلد اپنی رحمت میں
اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝٩٩ وَ السّٰبِقُوْنَ ربع
داخل کرے گا بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور مہاجرین[1] و انصار
الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ
میں سے (ایمان کی طرف) سبقت کرنے والے اور وہ لوگ جنہوں نے نیک نیتی سے (قبول ایمان میں)
بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ
ان کا ساتھ دیا، خدا ان سے راضی اور وہ خدا سے خوش اور ان کے
لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ
واسطے خدا نے وہ (ہرے بھرے) باغ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں تیار کر رکھے ہیں وہ ہمیشہ
اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝١٠٠ وَ مِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ
ابد الآباد تک ان میں رہیں گے یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ اور (مسلمانو) تمہارے اطراف کے گنوار دیہاتیوں
ع ٥ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛؕ وَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ ۛ ؔ
میں سے بعض منافق (بھی) ہیں اور خود مدینہ کے رہنے والوں میں سے بھی (بعض منافق ہیں) جو نفاق پر اڑ گئے ہیں۔
مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ
(اے رسولؐ) تم ان کو نہیں جانتے (مگر) ہم انکو خوب جانتے ہیں عنقریب ہم (دُنیا ہی میں) ان کی دوہری
سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَیْنِ ثُمَّ یُرَدُّوْنَ اِلٰی عَذَابٍ
سزا کریں گے پھر یہ لوگ (قیامت میں) ایک بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں
عَظِیْمٍ ۝١٠١ وَ اٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا
گے۔ اور کچھ لوگ اور ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا (تو) اقرار کیا مگر ان لوگوں نے بھلے کام کو اور
عَمَلًا صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَیِّئًا ؕ عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّتُوْبَ
کچھ برے کام کو ملا جلا (کر گول مال کر) دیا قریب ہے کہ خدا ان کی توبہ[2] قبول
عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝١٠٢ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ
کرے۔ کیونکہ خدا تو یقینی بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (اے رسولؐ) تم ان کے مال کی زکوٰۃ لو
صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّیْهِمْ بِهَا وَ صَلِّ عَلَیْهِمْ ؕ
(اور) اس کی بدولت ان کو (گناہوں سے) پاک صاف کر دو اور ان کے واسطے دعائے خیر کرو کیونکہ تمہاری
اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝١٠٣
دعا ان لوگوں کے حق میں اطمینان کا باعث ہے اور خدا تو (سب کچھ) سنتا اور جانتا ہے۔



**سابقین اولین**

[1] جب حضرت رسولؐ کو کفار مکہ نے بہت ستایا تو آپؐ اپنا اصلی وطن مکہ چھوڑ مدینہ میں جا بسے۔ اسی کا نام ہجرت ہے اور اسی سے ہجری سنہ کی ابتدا ہوتی ہے اور جو پردیسی مسلمان گھر بار چھوڑ رسولؐ کے ساتھ جا بسے مہاجر کہلائے اور ان پردیسیوں کی مدینہ کے جن تازہ مسلمانوں نے خبر لی۔ وہ انصار کہلائے۔ ان آیات میں دونوں قسم کے لوگوں کی مدح ہے۔ مگر سب کی نہیں۔ ان میں جو لوگ پہلے ایمان لائے۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت علیؑ سے پہلے کوئی شخص آپؐ پر ایمان نہ لایا۔ چنانچہ خود حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے دوشنبہ کو اپنی نبوت کا اعلان کیا اور سہ شنبہ کو میں نے تصدیق کی۔ اسکے علاوہ معاویہ کے جواب میں ایک یہ شعر تحریر فرمایا تھا ؎

سبقتکم الی الاسلام طرا
غلاما ما بلغت اوان حلمی

"یعنی میں نے اہل اسلام سے اس وقت سبقت کی جب سن بلوغ کو بھی نہ پہنچا تھا" اس پر اہل اسلام کا اتفاق ہے۔ کوئی اسکا مخالف نہیں دیکھو در منثور، شرح الفیہ۔ فصول مہمہ۔ ثعلبی، صواعق محرقہ ذخیرہ وغیرہ خلاصہ یہ ہے کہ ان صفات کے مستحق اصلی طور پر حضرت علیؑ ہی ہیں۔ ۱۲

**ابو لبابہ وغیرہ کا قصہ**

[2] جنگ تبوک میں مومنین میں سے بھی کچھ لوگ نہ گئے تھے۔ جب آپؐ واپس آئے اور بیٹھ رہنے والوں کی مذمت میں آیتیں نازل ہوئیں تو ثعلبہ، اوس، ابولبابہ یہ تینوں بہت پچھتائے۔ اور مسجد رسولؐ کے ستونوں سے اپنے کو باندھ دیا اور قسم کھائی کہ جب تک خود رسول اللہ نہ کھولیں گے یونہی بندھے رہیں گے۔ جب آپ نماز کو تشریف لے گئے، تو حالت معلوم ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا جب تک خدا کا حکم اس بارے میں نہ آئیگا۔ میں بھی نہ کھولوں گا۔ غرض جب یہ آیت نازل ہوئی۔ تو آپؐ نے کھولا۔ تو وہ لوگ دوڑے ہوئے اپنے گھر گئے۔ اور اپنی جمع پونجی اٹھا لائے کہ یا حضرتؐ اسی نے ہم لوگوں کو روک رکھا تھا۔ اب آپؐ اس کو خیرات کر دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا بغیر حکم خدا کچھ نہیں کر سکتا تو اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

16/16

اَلَمۡ یَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ ہُوَ یَقۡبَلُ التَّوۡبَۃَ عَنۡ عِبَادِہٖ

کیا ان لوگوں نے اتنا بھی نہیں جانا کہ یقیناً خدا ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہی خیراتیں (بھی)

وَ یَاۡخُذُ الصَّدَقٰتِ وَ اَنَّ اللّٰہَ ہُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۰۴﴾

لیتا ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ وہی توبہ کا بڑا قبول کرنے والا مہربان ہے۔

وَ قُلِ اعۡمَلُوۡا فَسَیَرَی اللّٰہُ عَمَلَکُمۡ وَ رَسُوۡلُہٗ وَ

اور (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ تم لوگ اپنے اپنے کام کیے جاؤ ابھی تو خدا اور اس کا رسول اور

الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ وَ سَتُرَدُّوۡنَ اِلٰی عٰلِمِ الۡغَیۡبِ وَ الشَّہَادَۃِ

مومنین تمہارے کاموں کو دیکھیں گے اور بہت جلد (قیامت میں) ظاہر و باطن کے جاننے والے (خدا) کی

فَیُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾ۚ وَ اٰخَرُوۡنَ مُرۡجَوۡنَ

طرف لوٹائے جاؤ گے تب جو کچھ بھی تم کرتے تھے تمہیں بتا دے گا۔ اور کچھ لوگ ہیں جو حکم خدا کے

لِاَمۡرِ اللّٰہِ اِمَّا یُعَذِّبُہُمۡ وَ اِمَّا یَتُوۡبُ عَلَیۡہِمۡ ؕ وَ اللّٰہُ

اُمیدوار کیے گئے ہیں (اس کو اختیار ہے) خواہ ان پر عذاب کرے یا ان پر مہربانی کرے اور خدا (تو) بڑا

عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ﴿۱۰۶﴾ وَ الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا مَسۡجِدًا ضِرَارًا

واقفکار حکمت والا ہے۔ اور (وہ لوگ بھی منافق ہیں) جنہوں نے لے (مسلمانوں کے) نقصان پہنچانے

وَّ کُفۡرًا وَّ تَفۡرِیۡقًۢا بَیۡنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ اِرۡصَادًا

اور کفر کرنے اور مومنین کے درمیان تفرقہ ڈالنے اور اس شخص کی گھات میں بیٹھنے کے واسطے مسجد بنا

لِّمَنۡ حَارَبَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ مِنۡ قَبۡلُ ؕ وَ لَیَحۡلِفُنَّ

کھڑی کی ہے جو خدا اور اس کے رسولؐ سے پہلے لڑ چکا ہے (اور لطف تو یہ ہے) کہ یہ لوگ ضرور قسمیں کھائیں

اِنۡ اَرَدۡنَاۤ اِلَّا الۡحُسۡنٰی ؕ وَ اللّٰہُ یَشۡہَدُ اِنَّہُمۡ

کھائیں گے کہ ہم نے بھلائی کے سوا کچھ اور ارادہ ہی نہیں کیا اور خدا خود گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ

لَکٰذِبُوۡنَ ﴿۱۰۷﴾ لَا تَقُمۡ فِیۡہِ اَبَدًا ؕ لَمَسۡجِدٌ اُسِّسَ

یقیناً جھوٹے ہیں۔ (اے رسولؐ) تم اس (مسجد) میں کبھی کھڑے (بھی) نہ ہو۔ وہ مسجد ۲ جس کی بنیاد روزِ اوّل

عَلَی التَّقۡوٰی مِنۡ اَوَّلِ یَوۡمٍ اَحَقُّ اَنۡ تَقُوۡمَ فِیۡہِ ؕ

ہی سے پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے۔ وہ ضرور اس کی زیادہ حقدار ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو (کر نماز پڑھو) کیونکہ

فِیۡہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّتَطَہَّرُوۡا ؕ وَ اللّٰہُ یُحِبُّ

اس میں وہ لوگ ہیں جو پاک و پاکیزہ رہنے کو پسند کرتے ہیں۔ اور خدا (بھی) پاک و پاکیزہ رہنے والوں کو

الۡمُطَّہِّرِیۡنَ ﴿۱۰۸﴾ اَفَمَنۡ اَسَّسَ بُنۡیَانَہٗ عَلٰی تَقۡوٰی

دوست رکھتا ہے۔ کیا جس شخص نے خدا کے خوف اور خوشنودی پر اپنی عمارت کی بنیاد ڈالی ہو وہ

مِنَ اللّٰہِ وَ رِضۡوَانٍ خَیۡرٌ اَمۡ مَّنۡ اَسَّسَ بُنۡیَانَہٗ

زیادہ اچھا ہے۔ یا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اس بودے کگارے کے لب پر رکھی ہو۔



مسجد ضرار کا قصہ

لے قبیلۂ خزرج کا ایک شریف آدمی توراۃ و انجیل سے خوب واقف ابوعامر مدینہ میں رہا کرتا تھا۔ اور لوگوں سے برابر حضرت رسولؐ کی بڑائیاں کرتا اوصاف بیان کرتا۔ جب آپ مدینہ میں تشریف لائے، اور لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوئے تو خدا بُرا کرے حسد کا یہ اس کی آگ میں جلنے لگا۔ کیونکہ اس کی رونق جاتی رہی۔ یہانتک کہ رشک کے مارے جنگِ بدر کے بعد مدینہ سے بھاگ کر کفارِ مکہ سے ملا اور اُحد کی لڑائی میں شریک ہوا سب سے پہلے لشکرِ اسلام پر اسی نے تیر مارا۔ جنگِ حُنین میں بھی شریک ہوا، جب کچھ نہ بن پڑا، تو ہرقل بادشاہِ روم کے پاس آپ کے خلاف اُبھارنے کو چل دیا اور منافقوں کو لکھا کہ تم لوگ مسجد قبا کے قریب ایک مسجد بناؤ کہ جس وقت میں

منافقین کی فتنہ گری

آؤں تو علوم کے دینی فوائد میں مشغول ہو جاؤں۔ اور اکی غرض کچھ اور تھی الغرض ثعلبہ بن حاطب وغیرہ بارہ منافقوں نے ایک مسجد جھٹ پٹ تیار کی جب حضرت رسولؐ جنگِ تبوک کو جانے لگے تو ان منافقوں نے آپ سے اس میں نماز پڑھنے کی تمنا کی۔ آپ نے واپسی کا وعدہ کیا جب واپس آئے اور نماز پڑھنے جانا چاہا تو یہ آیت نازل ہوئی اور حکم ہوا کہ اس مسجد کو ڈھا دو۔ اور جلا کر وہاں ایک مزبلہ بنا دو اور حکم کی تعمیل ہوئی۔ کیونکہ اس کے بنانے سے عبادت کرنا مقصود نہ تھا بلکہ مومنوں کو اذیت پہنچانا اور اپنے لیے ایک چھوٹا سا قلعہ، اور اس کو لوگ مسجد ضرار کہتے تھے۔ ۱۲

مسجد قبا کی مدح

۲ یہ مسجد قبا کی تعریف ہے جو مدینہ سے ایک کوس کے فاصلہ پر ہے۔ اس کو ذو قبلتین اور قوتِ اسلام بھی کہتے ہیں کیونکہ اسی مسجد میں تبدیل قبلہ کا حکم آیا تھا اور یہیں سے اسلام کو قوت ملی۔ جب آنحضرتؐ مکہ سے ہجرت کر کے آئے تو یہیں چودہ روز ٹھہرے اور انہی دنوں میں اس کی نیو ڈالی گئی تھی۔ آپؐ نے سب سے پہلے جس مسجد میں نماز پڑھی وہ یہی ہے۔ آپؐ کو اس سے اتنی محبت تھی کہ جب تک زندہ رہے ہر ہفتہ مدینہ سے آ کر اس میں ایک مرتبہ نماز ضرور پڑھتے شاید اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ اس میں دو

باقی صفحہ ۲۴۴ پر

عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ

جس میں دراڑ پڑ چکی ہو اور گرا چاہتا ہو پھر وہ اسے لے دے کے جہنم کی آگ میں پھٹ پڑے اور

وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ لَا يَزَالُ

خدا ظالم لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔ یہ (عمارت کی) بنیاد جو ان

بُنْيَانُهُمُ الَّذِىْ بَنَوْا رِيْبَةً فِىْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ

لوگوں نے قائم کی۔ اس کے سبب سے ان کے دلوں میں ہمیشہ دھکڑ پکڑ رہے گی یہاں تک کہ ان کے دل کے

قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ

پرخچے اُڑ جائیں اور خدا بڑا واقف کار حکیم ہے۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا نے مومنین سے

الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ

ان کی جانیں اور ان کے مال اس بات پر خرید لیے ہیں کہ (ان کی قیمت) ان کے لیے بہشت ہے۔

يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ وَعْدًا

(اسی وجہ سے) یہ لوگ خدا کی راہ میں لڑتے ہیں تو (کفار کو) مارتے ہیں اور (خود بھی) مارے جاتے ہیں۔ (یہ) پکا وعدہ

عَلَيْهِ حَقًّا فِى التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ وَ الْقُرْاٰنِ ؕ

ہے (جس کا پورا کرنا) خدا پر لازم ہے اور ایسا پکا ہے کہ) توریت اور انجیل اور قرآن (سب) میں (لکھا ہوا) ہے اور اپنے

وَ مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ

عہد کا پورا خدا سے بڑھ کر اور کون ہے۔ تم تو اپنی (خرید) فروخت سے جو تم نے خدا سے کی

الَّذِىْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۱﴾

ہے۔ خوشیاں مناؤ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ

(یہ لوگ) توبہ کرنے والے عبادت گذار (خدا کی) حمد و ثنا کرنے والے (اس کی راہ میں) سفر کرنے والے رکوع

السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

کرنے والے سجدہ کرنے والے نیک کام کا حکم کرنے والے اور بُرے کام سے روکنے والے اور خدا کی (مقرر

وَ الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ مَا كَانَ

کی ہوئی) حدوں کی نگاہ رکھنے والے ہیں اور (اے رسول) ان مومنین کو بہشت کی خوشخبری دے دو۔ نبی اور مومنین

لِلنَّبِىِّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ

پر جب ظاہر ہو چکا کہ مشرکین جہنمی ہیں تو اس کے بعد مناسب نہیں کہ ان کے لیے مغفرت کی دعائیں

لَوْ كَانُوْٓا اُولِىْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ

مانگیں۔ اگرچہ وہ مشرکین ان کے قرابت دار ہی (کیوں نہ) ہوں اور

اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾ وَ مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ

ابراہیمؑ کا اپنے چچا (آذر) کے لیے مغفرت کی دعا مانگنا صرف اس



مومنین کی جانیں خدا نے خرید لی ہیں

بقیہ حاشیہ ص ۲۴۳

رکعت نماز کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے کیونکہ رسولؐ کی تاسی بھی ہے ۱۲۰
ع حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ اس آیت میں والمومنون سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں۔
(تفسیر صافی بحوالہ کافی و عیاشی، ا ح

إِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ إِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ

وعدہ کی وجہ سے تھا جو انہوں نے اپنے باپ سے کر لیا تھا۔ پھر جب ان کو معلوم ہو گیا کہ وہ یقینی خدا کا دشمن

عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرٰهِيمَ لَأَوّٰهٌ حَلِيمٌ ﴿۱۱۴﴾

ہے تو اس سے بیزار ہو گئے۔ بیشک ابراہیمؑ یقیناً بڑے دردمند بُردبار تھے [1]

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدٰهُمْ حَتّٰى

خدا کی یہ شان نہیں کہ کسی قوم کو جب ان کی ہدایت کر چکا ہو اسکے بعد انہیں گمراہ کر دے حتیٰ کہ وہ

يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُونَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۱۱۵﴾

انہیں ان چیزوں کو بتا دے جس سے وہ پرہیز کریں بیشک خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ

اس میں شک ہی نہیں کہ سارے آسمان و زمین کی حکومت خدا ہی کے لیے خاص ہے وہی (جسے چاہے)

وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُونِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيرٍ ﴿۱۱۶﴾

جِلاتا ہے اور (جسے چاہے) مارتا ہے۔ اور تم لوگوں کا خدا کے سوا نہ تو کوئی سرپرست ہے نہ مددگار

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ

البتہ خدا نے نبی اور ان مہاجرین و انصار پر بڑا فضل کیا جنہوں نے تنگدستی کے وقت میں رسول کا ساتھ

الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا

دیا اور وہ بھی اس کے بعد کہ قریب تھا کہ ان میں سے کچھ لوگوں کے دل ڈگمگا جائیں پھر خدا نے ان پر (بھی)

كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ

فضل کیا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ ان لوگوں پر بڑا ترس

إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِينَ

کھانے والا مہربان ہے۔ اور ان تینوں [2] پر (بھی فضل کیا) جو (جہاد سے)

خُلِّفُوا ۖ حَتّٰى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

پیچھے رہ گئے تھے (اور ان پر سختی کی گئی) یہاں تک کہ زمین باوجود اس وسعت کے ان پر تنگ ہو گئی اور ان

وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَّا مَلْجَأَ مِنَ

کی جانیں (تک) ان پر تنگ ہو گئیں اور ان لوگوں نے سمجھ لیا کہ خدا کے سوا اور کہیں پناہ کی

اللّٰهِ إِلَّآ إِلَيْهِ ۚ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ۚ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ

جگہ نہیں۔ پھر خدا نے ان کو توبہ کی توفیق دی تاکہ وہ (خدا کی طرف) رجوع کریں۔ بیشک خدا ہی

التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿۱۱۸﴾ ع يٰأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ

بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے ایماندارو خدا سے ڈرو اور سچوں [3] کے

كُونُوا مَعَ الصّٰدِقِينَ ﴿۱۱۹﴾ مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَ

ساتھ ہو جاؤ مدینے کے رہنے والوں اور ان کے گرد و نواح دیہاتیوں کو یہ جائز



---

کعب ابن مالک وغیرہ کی توبہ

[1] جب مشرکین کے واسطے استغفار کی ممانعت ہوئی۔ تو کچھ مومنین گھبرائے ہوئے حضرت رسولؐ کے پاس پہنچے اور عرض کی کہ ہم لوگوں نے تو مشرکین کے واسطے بہت دُعا کی ہے۔ ہمارا کیا حال ہوگا۔ اس وقت ان کی تشفی کے لیے یہ آیت نازل ہوئی۔ واضح ہو کہ آیت میں اگرچہ لفظ ابیہ آیا ہے۔ جس کے معنی ان کے باپ کے ہیں لیکن اس سے مُراد چچا ہے جس کا نام آزر تھا جو کہ بُت تراش اور بُت فروش تھا۔ (چچا) کے لیے (باپ) کے لفظ کا استعمال عرب میں مسلّمات سے ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن تارخ کے چچا آزر نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ اسلام قبول کریگا۔ اسی بنا پر وہ اس کے لیے دُعا کرتے تھے۔ مگر جب ان پہ یہ ثابت ہو گیا کہ وہ ایمان نہ لائے گا تو آپ نے اس پر تبرا کیا۔ ۱۲ (تفسیر عیاشی)

[2] قبیلہ اوس و خزرج کے نامی گرامی کعب بن مالک، ہلال بن امیہ، مرارہ بن ربیع تینوں حضرات بھی جنگ تبوک میں شریک نہ ہوئے تھے۔ جب بیٹھ رہنے والوں کی مذمت نازل ہوئی حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے گناہ کا اقرار کیا تو آپ نے مومنین سے فرمایا کہ ان لوگوں سے کلام نہ کرو۔ غرض لوگوں نے ان سے بات کرنی چھوڑ دی، اور ان کی عورتوں نے بھی ان سے کنارہ کشی کی۔ تب ان لوگوں نے اپنا خیمہ ڈیرہ جنگل میں ڈالا اور گریہ زاری شروع کی۔ پچاس دن تک اسی حالت میں رہے۔ اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور مومنین نے انکو قبول توبہ کی خوشخبری دی۔ ۱۲

[3] ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے اور ابن عساکر نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ صادقین سے مُراد علی ابن ابی طالب ہیں۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۳ صفحہ ۲۹۰ سطر ۲ مطبوعہ مصر نیز دیگر مستند احادیث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ صادقین سے مُراد اہل بیت علیہم السلام ہیں۔ ۱۲

مَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَّتَخَلَّفُوا عَنْ رَّسُولِ

نہ تھا کہ رسولِ خدا کا ساتھ چھوڑدیں اور نہ یہ (جائز تھا) کہ رسولؐ کی جان سے بے پرواہ ہو کر اپنی جانوں

اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

کے بچانے کی فکر کریں یہ حکم اس سبب سے تھا کہ ان (جہاد کرنیوالوں) کو خدا کی راہ میں جو

لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَأٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ

تکلیف پیاس کی یا محنت یا بھوک کی شدت کی پہنچتی ہے یا ایسی راہ چلتے ہیں جو کفار کے

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَــُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا

غیظ وغضب کا باعث ہو یا کسی دشمن سے کچھ یہ لوگ حاصل کرتے ہیں تو بس اس کے عوض

يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ

میں (ان کے نامۂ عمل میں) ایک نیک کام لکھ دیا جاتا ہے۔

صَالِحٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا

بے شک خدا نیکی کرنے والوں کا اجر (وثواب) برباد نہیں کرتا اور یہ لوگ

يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ

(خدا کی راہ میں) تھوڑا یا بہت مال نہیں خرچ کرتے اور کسی میدان کو نہیں قطع کرتے مگر فوراً (انکے

وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا

نامۂ عمل میں) ان کے نام لکھ دیا جاتا ہے، تاکہ خدا ان کی کارگزاریوں کا انہیں اچھے سے اچھا

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَاۗفَّةً ۭ

بدلہ عطا فرمائے۔ اور یہ (بھی) مناسب نہیں کہ کل کے کل مومنین (اپنے گھروں سے) نکل کھڑے ہوں۔

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَاۗئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا

ان میں سے ہر گروہ کی ایک جماعت (اپنے گھروں سے) کیوں نہیں نکلتی تاکہ علم دین لے حاصل کرے۔

فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ

اور جب اپنی قوم کی طرف پلٹ کے آوے تو ان کو (عذاب آخرت) سے ڈرائے تاکہ یہ لوگ

لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ

ڈریں۔ اے ایماندارو کفار میں سے جو لوگ تمہارے آس پاس کے ہیں ان

يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ۭ وَ

سے لڑو اور (اس طرح لڑنا) چاہیئے کہ وہ لوگ تم میں کرارا پن محسوس کریں اور جان رکھو کہ

اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ

بے شبہ خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ اور جب کوئی سورۃ نازل کیا گیا تو ان

سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ

منافقین میں سے ایک (دوسرے سے) پوچھتا ہے کہ بھلا اس سورۃ نے تم میں سے کس کا ایمان بڑھا دیا۔



صادقین کون ہیں

لے اسی بنا پر فقہ واجتہاد کا حاصل کرنا واجب کفائی قرار دیا گیا ہے اور حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے کہ علم دین کا سیکھنا ہر ایماندار عورت مرد پہ فرض ہے۔ اور جناب امیرؑ فرماتے ہیں۔ لوگو دین کا کمال علم دین کے حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے سے ہوتا ہے۔ تم پہ مال کی تلاش سے علم کی طلب زیادہ واجب ہے۔ ازیں قبیل علم کے فضائل میں سینکڑوں حدیثیں ہیں۔

علم دین سیکھنے کا حکم

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ هُمْ

تو جو لوگ ایمان لا چکے ہیں انکا تو اس سورۃ نے ایمان بڑھا دیا اور وہ (اس کی) خوشیاں

يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝١٢٤ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

مناتے ہیں۔ مگر جن لوگوں کے دل میں (نفاق کی) بیماری ہے تو ان کی (پچھلی) خباثت پر

فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَ مَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝١٢٥

اس سورۃ نے ایک خباثت اور بڑھا دی اور یہ لوگ کفر ہی کی حالت میں مر گئے۔

اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ

کیا وہ لوگ (اتنا بھی) نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال ایک مرتبہ یا دو مرتبہ بلا میں مبتلا کیے جاتے ہیں پھر بھی

مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَ لَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝١٢٦ وَ

نہ تو یہ لوگ توبہ ہی کرتے ہیں اور نہ نصیحت ہی مانتے ہیں۔ اور جب کوئی

اِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ

سورۃ نازل کیا گیا تو اس میں سے ایک کی طرف ایک دیکھنے لگا (اور یہ کہہ کر کہ) تم کو کوئی مسلمان دیکھتا تو نہیں

هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ

ہے۔ پھر (اپنے گھر) پلٹ جاتے ہیں (یہ لوگ کیا پلٹیں گے گویا) خدا نے انکے دلوں کو پلٹ دیا ہے اس

قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝١٢٧ لَقَدْ جَآءَكُمْ

سبب سے کہ یہ بالکل ناسمجھ لوگ ہیں۔ لوگو تم ہی میں سے (ہمارا) ایک

رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ

رسول تمہارے پاس آ چکا ہے۔ (جس کی شفقت کی یہ حالت ہے کہ) اس پر شاق ہے کہ تم تکلیف اٹھاؤ۔

حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝١٢٨

اور اسے تمہاری بہبودی کا ہوکا ہے ایمانداروں پر حد درجہ شفیق مہربان ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ

اے رسول اگر اس پر بھی یہ لوگ (تمہارے حکم سے) منہ پھیریں تو تم کہہ دو کہ میرے لیے خدا کافی ہے اسکے سوا کوئی

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝١٢٩ ع

معبود نہیں۔ میں نے اس پر بھروسا رکھا ہے وہی عرش (ایسے) بزرگ (مخلوق) کا مالک ہے۔

## اٰیاتها ١٠٩ (١٠) سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ (٥١) رکوعاتها ١١

سورۃ یونس [1] مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو نو آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں۔

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(میں اس) خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے۔

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝١ اَكَانَ لِلنَّاسِ

الٓرٰ۔ یہ آیتیں اس کتاب کی ہیں جو (از سر تا پا) حکمت سے مملو ہے۔ کیا لوگوں کو اس بات سے بڑا



کفار کی مذمت

رسول کی مدح وثنا

[1] اس سورۃ کے بعض اخلاقی و تمدنی نتیجے یہ ہیں: حضرت علیؑ کی ولایت، سورج چاند کے بروج و منازل، بہشت کی تعریف، انسان کی حالت، کفار کی انوکھی فرمائش اور انکا جواب، بت نہ نفع ہی پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان، پہلے سب لوگ یکساں تھے، انسان کا مجبوری میں گڑگڑانا اور فراخبالی میں اکڑنا، دنیا کی مثل، دنیا عبرت کی جگہ ہے، قیامت میں گنہگاروں کے منہ پر کالک لگی ہوگی، قیامت میں مشرکوں کے معبود الگ ہو جائیں گے، رہنما پیروی کا زیادہ حقدار ہے، گمان کی پیروی نہ کرو، مشرکین سے معاوضہ، خدا کسی پر ظلم نہیں کرتا، دنیا کا قیام گویا گھڑی بھر ہے، کوئی شخص اپنے نفع نقصان پر قادر نہیں، دنیا کے تمام خزانے گناہوں کا عوض نہیں ہو سکتے۔ قرآن قلبی امراض کی شفا ہے، ذرہ ذرہ کی خدا کو خبر ہے، اولیاء خدا کون ہیں، خدا کی کوئی اولاد نہیں، ہر بات کی دلیل ضرور ہے، حضرت نوحؑ کا قصہ، حضرت موسیٰؑ کا قصہ، مسجد کی خاص حرمت، فرعون کا لشکر اور اسکا ڈوبنا، مشرکوں کے شک کا جواب، قوم یونس علیہ السلام کا قصہ وغیرہ۔ ۱۲

عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ
تعجب ہے کہ ہم نے انہیں لوگوں میں سے ایک آدمی کے پاس وحی بھیجی کہ (بے ایمان) لوگوں کو

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ
ڈراؤ اور ایمانداروں [1] کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لیے ان کے پروردگار کی بارگاہ میں سچا (بلند) پایہ ہے

رَبِّهِمْ ؔ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝۲ اِنَّ
(مگر) کفار (ان آیتوں کو سن کر) کہنے لگے کہ یہ (شخص) تو یقیناً صریحی جادوگر ہے۔ اس میں شک ہی

رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ
نہیں کہ تمہارا پروردگار وہی خدا ہے جس نے سارے آسمان و زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر اس نے عرش کو

اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ
بلند کیا وہی ہر کام کا انتظام کرتا ہے۔ (اس کے سامنے) کوئی (کسی کا) سفارشی نہیں (ہو سکتا)

شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ
مگر اس کی اجازت کے بعد وہی خدا تو تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو تو کیا تم

فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝۳ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ؕ
اب بھی غور نہیں کرتے تم سب کو (آخر) اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ
خدا کا وعدہ سچا ہے۔ وہی یقیناً مخلوق کو پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے۔ پھر (مرنے کے بعد) وہی دوبارہ زندہ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَالَّذِيْنَ
کریگا۔ تاکہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے ان کو انصاف کے ساتھ جزائے خیر عطا

كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا
فرمائے۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کیلیے انکے کفر کی سزا میں پینے کو کھولتا ہوا پانی اور دردناک

كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝۴ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّ
عذاب ہو گا۔ وہی وہ (خدائے قادر) ہے جس نے آفتاب کو چمکدار اور ماہتاب کو

الْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ
روشن بنایا، اور اس کی منزلیں [2] مقرر کیں تاکہ تم لوگ برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کرو۔ خدا

وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ
نے اسے حکمت و مصلحت سے بنایا ہے۔ وہ (اپنی) آیتوں کو واقف کار لوگوں کے لیے

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۵ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ
تفصیل وار بیان کرتا ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ رات دن کے الٹ پھیر میں

النَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ
اور جو کچھ خدا نے آسمانوں اور زمین میں بنایا ہے (اس میں) پرہیزگاروں کے واسطے بہتیری نشانیاں ہیں اس میں بھی



[1] ابن مردویہ نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ یہ آیۃ حضرت علی ابن ابی طالب کی ولایت کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ۱۲

## سورج چاند کے بروج و منازل

[2] سبعہ سیارہ ترتیب وار یہ ہے کہ شمس، قمر زہرہ مشتری، مریخ، زحل عطارد کا نام ہے اور ان میں کا ایک ایک آسمان علیحدہ ہے اور آٹھویں آسمان کے خربوزہ کے قاش کے سے بارہ ٹکڑوں کا نام بروج ہیں۔ حمل ثور جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان عقرب قوس، جدی، دلو، حوت۔ ان میں سے ہر ایک میں آفتاب ایک مہینہ، عطارد دس روز زہرہ پانچ روز، مریخ پینتالیس روز مشتری ڈیڑھ برس، زحل دو برس اور چاند دو روز اور آٹھ گھنٹے رہتا ہے۔ اور ہر مہینہ کی آخری راتیں ۲۹/۳۰ یا ۲۸/۲۹ محاق کی ہیں باقی ۲۸ اٹھائیس منازل کی ہیں۔ کیونکہ ہر مہینہ کی ۲۸ منزلیں ہیں: شرطین، بطین، ثریا، دبران ہقعہ، ہنعہ، ذراع، نثرہ، طرف، جبہ، زبرہ صرفہ، عوا، سماک، غفرہ، زبانا، اکلیل، قلب شولہ، نعائم، بلدہ، ذابح، سعد بلع، سعد سعود، سعد الاخبیہ، فرع المقدم، فرع المؤخر بطن الحوت اور چاند ہر منزل میں ایک روز رہتا ہے اور اٹھائیس روز میں سب منزلیں طے کرتا ہے اور آفتاب ایک سال میں اور چونکہ اور سیاروں کی آمد و رفت سے عام لوگوں کے کاروبار میں چنداں سروکار نہیں اور آفتاب و ماہتاب کی گردش سے تمام خلائق کو علاقہ ہے۔ اسی وجہ سے ان ہی دونوں کو بیان کیا۔ ۱۲

لِقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَ

شک نہیں کہ جن لوگوں کو (قیامت میں) ہمارے (بارگاہ کی) حضوری کا کھٹکا نہیں اور دنیا کی (چند روزہ)

رَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ اطْمَاَنُّوْا بِهَا وَ الَّذِيْنَ هُمْ

زندگی سے نہال ہو گئے اور اسی پر چین سے بیٹھے ہیں۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں سے غافل

عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا

ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ ان کی کرتوت کی بدولت

يَكْسِبُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

جہنم ہے۔ بیشک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے انہیں ان کا پروردگار

يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ

ان کے ایمان کے سبب سے منزل مقصود تک پہنچا دیگا۔ کہ آرام و آسائش کے باغوں میں رہیں گے اور ان کے

فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ

نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ ان باغوں میں ان لوگوں کا بس یہ قول ہوگا۔ اے خدا تو پاک و پاکیزہ ہے۔

تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَ اٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ

اور انہیں آپکی باہمی خیر صلاحی سلام سے ہوگی۔ اور انکا آخری قول یہ ہو گا کہ سب[1] تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے

ع ۱ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَ لَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ

جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اور جس طرح لوگ اپنی بھلائی کے لیے جلدی کر بیٹھتے ہیں۔

اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ۖ فَنَذَرُ

اسی طرح اگر خدا ان کی شرارتوں (کی سزا میں) برائی میں جلدی کر بیٹھتا تو ان کی موت انکے پاس کب کی آپہنچی ہوتی مگر ہم

الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ وَ

تو ان لوگوں کو جنہیں (مرنے کے بعد) ہماری حضوری کا کھٹکا نہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ اپنی سرکشی میں آپ سرگرداں رہیں اور انسان

اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا

کو جب کوئی نقصان چھو گیا بھی تو اپنے پہلو پر لیٹا ہو یا بیٹھا ہو یا کھڑا (غرض ہر حالت میں) ہمکو پکارتا ہے پھر جب

اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ

ہم اس سے اس کی تکلیف کو دفع کر دیتے ہیں تو بیا (آہستہ) کھسک جاتا ہے کہ گویا اس نے

اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۭ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا

تکلیف کے (دفع کرنے کے) لیے جو اس کو پہنچی تھی۔ ہمکو پکارا ہی نہ تھا۔ جو لوگ زیادتی کرتے ہیں انکی کارستانیاں یونہی نہیں

يَعْمَلُوْنَ ۝ وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا

اچھی کر دکھائی گئی ہیں۔ اور تم سے پہلی امت والوں کو جب انہوں نے شرارت کی تو ہم نے انہیں ضرور ہلاک کر ڈالا حالانکہ

ظَلَمُوْا ۙ وَ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ مَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ۭ

ان کے (وقت کے) رسول واضح و روشن معجزات لے کر آچکے تھے۔ اور وہ لوگ ایمان اندانا تھا نہ لائے۔ ہم تو

بہشت کی تعریف

انسان کی حالت

[1] اس کا یہ مطلب نہیں کہ سب سے آخر میں وہ الحمد للہ رب العلمین کہیں گے۔ اور اس کے بعد پھر کچھ نہ بولیں گے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب انکے سامنے کوئی نعمت آئے گی تو تعجب سے سبحان اللہ کہیں گے اور جب اس نعمت کو پالیں گے تو الحمد للہ رب العالمین کہیں گے۔ ۱۲

كَذٰلِكَ نَجْزِى الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ

گنہ گار لوگوں کی یونہی سزا کیا کرتے ہیں۔ پھر ہم نے ان کے بعد تم کو زمین میں

فِى الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاِذَا

(انکا) جانشین بنایا تاکہ ہم (بھی) دیکھیں کہ تم کس طرح کام کرتے ہو۔ اور جب ان

تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ

لوگوں کے سامنے ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو جن لوگوں کو (مرنے کے بعد) ہماری حضوری کا کھٹکا نہیں ہے

لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ

وہ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے اس کے علاوہ کوئی دوسرا قرآن لاؤ یا اس کو بدل ڈالو (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ

لِىْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِىْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا

مجھے یہ اختیار نہیں کہ میں اسکو اپنے جی سے بدل ڈالوں میں تو بس اسی کا پابند ہوں جو میری طرف وحی کی گئی ہے۔

يُوْحٰٓى اِلَىَّ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّىْ عَذَابَ يَوْمٍ

میں تو اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو بڑے (کٹھن کے) دن کے عذاب سے ڈرتا

عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ

ہوں۔ (اے رسولؐ) کہہ دو کہ اگر خدا چاہتا تو میں نہ تمہارے سامنے اس کو پڑھتا اور نہ وہ تمہیں اس سے آگاہ کرتا

اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ

کیونکہ میں تو آخر تم میں اس سے پہلے مدتوں رہ چکا ہوں (اور کبھی وحی کا نام بھی نہ لیا) تو کیا (اتنا بھی)

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

نہیں سمجھتے۔ تو جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے

كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ

اس سے بڑھ کر اور ظالم کون ہوگا۔ اس میں شک نہیں کہ (ایسے) گنہ گار کامیاب نہیں ہوا کرتے۔ اور

يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَ

یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز کی پرستش کرتے ہیں جو نہ انکو نقصان ہی پہنچا سکتی ہے نہ نفع اور کہتے ہیں کہ خدا

يَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ

کے ہاں یہی لوگ ہمارے سفارشی ہوں گے۔ (اے رسولؐ) تم (ان سے) کہو کہ تو کیا تم خدا کو ایسی چیز کی خبر دیتے

اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ؕ

ہو جس کو وہ نہ تو آسمانوں میں (کہیں) پاتا ہے۔ اور نہ زمین میں۔ یہ لوگ جس چیز کو اس کا شریک بناتے ہیں

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَا كَانَ النَّاسُ

اس سے وہ پاک و صاف اور برتر ہے۔ اور سب لوگ تو (پہلے) ایک ہی امت

اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

تھے۔ پھر انہوں نے اختلاف کیا اور (اے رسولؐ) اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک بات (قیامت کا وعدہ) پہلے نہ ہو



ل مطلب یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا نہ تو کوئی معبود ہے جو قابل پرستش ہو اور نہ کوئی قیامت کے دن انکا شفیع ہے۔ (ا۔ح)

کفار کی انوکھی فرمائش اور جواب

بت نفع ہی پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان

پہلے سب لوگ یکساں تھے

مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَ
چکی ہوتی جس میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں (تو) انکا فیصلہ انکے درمیان (کب کا) کر دیا گیا ہوتا۔ اور

يَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا
کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) پر کوئی معجزہ (ہماری ہی خواہش کے موافق) کیوں نہیں نازل کیا گیا تو (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ غیب (دانی)

الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٢٠﴾
تو صرف خدا کیواسطے خاص ہے تو تم بھی انتظار کرو اور تمہارے ساتھ میں (بھی) یقیناً انتظار کرنیوالوں میں ہوں۔

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ
اور لوگوں کو جو تکلیف پہنچی۔ اس کے بعد جب ہمنے اپنی رحمت کا مزہ چکھا دیا تو یکایک ان لوگوں نے ہماری آیتوں میں

اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۭ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ۭ اِنَّ
حیلہ بازی شروع کر دی۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ تدبیر میں خدا سب سے تیز تر ہے۔ تم جو کچھ مکاری کرتے

رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿٢١﴾ هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ
ہو وہ ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لکھتے جاتے ہیں۔ وہ وہی خدا ہے جو تمہیں خشکی اور دریا میں سیر کراتا پھرتا

فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ
ہے۔ یہانتک کہ جب (کبھی) تم کشتیوں پر سوار ہوتے ہو اور وہ ان لوگوں کو باد موافق کی مدد سے لے کر چلی اور

بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ
لوگ اسکی رفتار سے خوش ہوئے (یکایک) کشتی پر ہوا کا ایک جھونکا پڑا اور (آنا تھا کہ) ہر طرف اس پر لہریں

وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ
(بڑھی چلی) آرہی ہیں اور ان لوگوں نے سمجھ لیا کہ اب گھر گئے (اور جان نہ بچے گی) تب اپنے عقیدے کو

بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڬ لَىِٕنْ اَنْجَيْتَنَا
اسی کے واسطے نرا کھرا کر کے خدا سے دعائیں مانگنے لگتے ہیں کہ (خدایا) اگر تو نے اس

مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٢٢﴾ فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ
(مصیبت) سے ہمیں نجات دی تو ہم ضرور بڑے شکر گزار ہوں گے۔ پھر جب خدا نے انہیں نجات دی

اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ
تو وہ لوگ زمین پر (قدم رکھتے ہی) فوراً ناحق سرکشی کرنے لگتے ہیں۔ اے لوگو تمہاری سرکشی (کا وبال تو) تمہاری ہی جان

اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ ثُمَّ
پر ہے۔ (یہ بھی) دنیاوی (چند روزہ) زندگی کا فائدہ ہے۔ پھر آخر ہماری (ہی طرف) تم کو لوٹ کر آنا ہے

اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٣﴾
تو (اس وقت) ہم تم کو جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے تھے بتا دیں گے۔

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ
دنیاوی زندگی کی مثل تو بس پانی کی سی ہے کہ ہم نے اسکو آسمان سے برسایا پھر زمین کے ساگ

ل ایک دفعہ اہل مکہ سات برس تک قحط اور خشک سالی میں گرفتار رہے۔ یہانتک کہ لبوں پر جان آگئی۔ کوئی تدبیریں نہ بن پڑیں۔ تو خدا نے رحم کیا اور ان پر مینہ برسایا مگر جب ان لوگوں کے پیٹ میں دانہ پانی پڑا تو لگے شرارت کرنے اور حضرت رسولؐ کو ستانے۔ اسی کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

انسان مجبوری میں گڑگڑاتا اور فارغ البالی میں اکڑتا

دنیا کی مثال

فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَ
پات جس کو لوگ اور چوپائے کھاتے ہیں۔ اس کے ساتھ مل جل کر نکلے۔ یہاں تک کہ جب زمین نے (فصل کی
الْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ
چیزوں سے) اپنا بناؤ سنگار کر لیا۔ اور (ہر طرح) آراستہ ہو گئی اور کھیت والوں نے سمجھ لیا کہ اب وہ اس پر
وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ ۙ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا
یقیناً قابو پا گئے (جب چاہیں گے کاٹ لیں گے) ایکایک ہمارا حکم (عذاب) رات یا دن کو آپہنچا تو ہم نے اس کھیت
لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ
کو ایسا صاف کٹا ہوا بنا دیا کہ گویا کل اس میں کچھ تھا ہی نہیں۔ جو لوگ غور و فکر کرتے ہیں۔ ان
بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۲۴
کے واسطے ہم آیتوں کو یوں تفصیل وار بیان کرتے ہیں۔
وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ
اور خدا تو آرام کے گھر (بہشت) کی طرف بلاتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے سیدھے راستہ کی
يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۲۵ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا
ہدایت کرتا ہے۔ جن لوگوں نے (دنیا میں) بھلائی کی
الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّ
ان کے لیے (آخرت میں بھی) بھلائی ہے (بلکہ) اور کچھ بڑھ کر اور نہ (گنہگاروں کی طرح) انکے
لَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۲۶
چہروں پر کالک لگی ہو گی اور نہ (انہیں) ذلت ہو گی یہی لوگ جنتی ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہا سہا کریں۔
وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ
اور جن لوگوں نے برے کام کیے ہیں تو گناہ کی سزا اس کے برابر ہے۔ اور ان پر رسوائی چھائی
وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ
ہوئی ہو گی۔ خدا (کے عذاب سے) ان کا کوئی بچانے والا نہ ہو گا (ان کے منہ ایسے
كَاَنَّمَاۤ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ
کالے ہونگے کہ) گویا انکے چہرے شب دیجور کے ٹکڑے سے ڈھک دیئے گئے۔ یہی لوگ
مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۲۷
جہنمی ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔
وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ
(اے رسول اس دن سے ڈرو) جس دن ہم سب کو اکٹھا کریں گے پھر مشرکین سے کہیں گے کہ تم اور
اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا
تمہارے بنائے ہوئے خدا کے شریک ذرا اپنی جگہ ٹھہرو پھر ہم باہم ان میں پھوٹ ڈالدیں گے۔

ل ہائے ہائے واقعی دنیا ایسی ہی چیز ہے۔ کل کچھ تھا اور آج کچھ کسی اگلے شاعر نے اپنی پرانی زبان میں کیا خوب کہا ہے۔
کرتے تھے جو کہ دولت دنیا پہ فخر و ناز
باقی نہ وہ رہے نہ وہ اس جا کا فخر و ناز
کچھ دن کی ہے بہار نہ غنچہ ہے اور نہ پھول
جاتا رہے گا بلبل شیدا کا فخر و ناز

قیامت میں نیکوکاروں اور گنہگاروں کا حال

قیامت میں مشرکین سے ان کے معبود الگ ہو جائیں گے

بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ۞ ٢٨
ان میں پھوٹ ڈال دینگے اور انکے شریک ان سے کہیں گے کہ تم تو ہماری پرستش کرتے نہ تھے۔
فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِنْ كُنَّا عَنْ
تو اب) ہمارے اور تمہارے درمیان گواہی کے واسطے خدا ہی کافی ہے ہم کو تو تمہاری پرستش
عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ ۞ ٢٩ هُنَالِكَ تَبْلُوا كُلُّ نَفْسٍ مَّا
کی کچھ خبر ہی نہ تھی۔ (غرض) وہاں ہر شخص جو کچھ جس نے پہلے (دنیا میں) کیا
أَسْلَفَتْ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ
ہے جانچ لے گا۔ اور وہ سب کے سب اپنے سچے مالک خدا کی بارگاہ میں لوٹا کر لائے جائیں گے اور
عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۞ ٣٠ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ
(دنیا میں) جو کچھ افترا پردازیاں کرتے تھے سب انکے پاس سے چنپت ہو جائینگے۔ (اے رسول) تم (ان سے ذرا) پوچھو تو
السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ
تمہیں آسمان و زمین سے کون روزی دیتا ہے یا (تمہارے) کان اور (تمہاری) آنکھوں کا کون مالک ہے اور کون
وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ
شخص مُردے سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مُردے کو نکالتا ہے۔ اور ہر امر کا بندوبست
مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ ۚ
کون کرتا ہے تو فوراً بول اٹھیں گے کہ خدا (اے رسول) تم کہو کہ کیا تم اس پر
فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۞ ٣١ فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ
بھی (اس سے) نہیں ڈرتے۔ پھر وہی خدا تو تمہارا سچا مربی ہے۔ پھر حق بات
فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ۞ ٣٢
کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا ہے۔ پھر تم کہاں پھرے چلے جا رہے ہو۔
كَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا
یوں تمہارے پروردگار کی بات بدچلن لوگوں پر ثابت ہو کر رہی کہ یہ لوگ
أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۞ ٣٣ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ
ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ (اے رسول ان سے) پوچھو کہ تم نے جن لوگوں کو (خدا کا) شریک بنایا
يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ قُلِ اللَّهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ
ہے کوئی بھی ایسا ہے جو مخلوقات کو پہلی بار پیدا کرے پھر ان کو (مرنے کے بعد) دوبارہ زندہ کرے
ثُمَّ يُعِيدُهُ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ۞ ٣٤ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ
(وہ تو کیا جواب دینگے) تم ہی کہو کہ خدا ہی پہلے بھی پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ زندہ کرتا ہے تو کدھر تم الٹے چلے جا رہے ہو (اے رسول ان سے) کہو
مَّنْ يَّهْدِيٓ إِلَى الْحَقِّ ۚ قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ ۗ
تو کہ (تمہارے بنائے ہوئے) شریکوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو تمہیں (دین) حق کی راہ دکھا سکے تم ہی کہہ دو کہ خدا (دین) حق کی راہ دکھاتا ہے۔

أَفَمَن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَن يُتَّبَعَ أَمَّن لَّا
دکھاتا ہے تو جو ؎ شخص دین کی راہ دکھاتا ہے کیا وہ زیادہ حقدار ہے کہ اسکے حکم کی پیروی کی جائے یا وہ شخص جو
يَهِدِّي إِلَّا أَن يُهْدَىٰ ۖ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝٣٥
(دوسرے کی ہدایت تو درکنار) خود ہی جبتک دوسرا اسکو راہ نہ دکھائے راہ نہیں پاتا تو تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے تم کیسے حکم لگاتے ہو۔
وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ۚ إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي
اور ان میں سے اکثر لوگ تو بس اپنے گمان پر چلتے ہیں (حالانکہ) گمان یقین کے مقابلہ میں ہرگز کچھ بھی کام
مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ۝٣٦ وَمَا
نہیں آسکتا۔ بیشک وہ لوگ جو (کچھ بھی) کر رہے ہیں خدا اسے خوب جانتا ہے۔ اور یہ
كَانَ هَٰذَا الْقُرْآنُ أَن يُفْتَرَىٰ مِن دُونِ اللَّهِ وَ
قرآن ایسا نہیں ہے کہ خدا کے سوا کوئی اور اپنی طرف سے جھوٹ موٹ بنا ڈالے بلکہ (یہ تو) جو کتابیں پہلے
لَٰكِن تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ
کی (اس کے سامنے موجود ہیں اُنکی تصدیق اور (ان) کتابوں کی تفصیل ہے۔ اس میں کچھ بھی شک نہیں
الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۝٣٧ أَمْ يَقُولُونَ
کہ سارے جہان کے پروردگار کی طرف سے ہے کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ
افْتَرَاهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ
اس کو رسول نے خود جھوٹ موٹ بنا لیا ہے (اے رسول) تم کہو کہ (اچھا) تو تم اگر اپنے دعوے میں سچے ہو تو (بھلا)
اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝٣٨ بَلْ
ایک ہی سورۃ اس کے برابر کا بنا لاؤ اور خدا کے سوا جس کو تمہیں (مدد کے واسطے) بن پڑے بلالو۔ (یہ لوگ لاتے
كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ ۚ
تو کیا) بلکہ (ا لٹے) جس کے جاننے پر انکا دسترس نہ ہوا لگے اسکو جھٹلانے۔ حالانکہ ابھی تک ان کے ذہن
كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ
میں اس کے معانی نہیں آئے۔ اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا۔ جو ان سے پہلے تھے۔ تب ذرا غور تو کرو کہ
عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ۝٣٩ وَمِنْهُم مَّن يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُم
(ان) ظالموں کا کیسا (برا) انجام ہوا۔ اور ان میں سے بعض تو ایسے ہیں کہ اس قرآن پر آئندہ ایمان لائیں گے۔
مَّن لَّا يُؤْمِنُ بِهِ ۚ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ ۝٤٠ وَ
اور بعض ایسے ہیں جو ایمان لائیں گے ہی نہیں۔ اور (اے رسولؐ) تمہارا پروردگار تو فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔ اور
إِن كَذَّبُوكَ فَقُل لِّي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۖ أَنتُم
اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم کہہ دو کہ ہمارے لیے ہماری کارگزاری ہے اور تمہارے لیے تمہاری کارستانی۔ جو کچھ
بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ۝٤١
میں کرتا ہوں۔ اس کے تم ذمہ دار نہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے میں بری ہوں۔

گمان کی پیروی نہ کرو

؎ اس سے واضح ہوا کہ عالم جاہل پر امامت میں مقدم ہوگا اور عالم کے رہتے جاہل کا پیشوا ہونا ہرگز شرعاً عقلاً کسی طرح جائز نہیں۔ اسی بنا پر امام محمد باقرؑ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ راہ حق کی ہدایت کرنیوالے محمدؐ و آل محمدؐ ہیں۔ اور ہدایت میں دوسرے کے محتاج وہ قریش ہیں جو اہل بیتؑ کے مخالف تھے۔ سچ ہے ؎

ہادی میں اور ضال میں ہے فرق بیشمار
ہادی نہ مثل ضال کے ہوئے کا زینہار
ہادی نکالتا ہے ضلالت سے ضال کو
اور ضال چاہتا ہے کہ سب ہوں تباہکار

؎ اس زمانہ کے بہتیرے لوگ بھی بس انگل کے مرید ہو رہے ہیں۔ ماں باپ کا جو مذہب ہے صحیح ہو یا غلط اس سے بحث نہیں مگر لکیر کے فقیر بنے انتقیار کیے چلے جاتے ہیں۔ اور تحقیق سے کچھ سروکار نہیں رکھتے ہیں۔ ۱۲

منکرین سے مقاطعہ

مِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ

ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ تمہاری باتوں کی طرف کان لگائے رہتے ہیں تو کیا وہ تمہاری سن لیں گے ہرگز نہیں (

وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ۝42 وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ۭ

اگرچہ وہ کچھ سمجھ بھی نہ سکتے ہوں تم انہیں بہروں کو کچھ سنا سکتے ہو۔ اور بعض ان میں سے ایسے ہیں جو تمہاری طرف (ٹکٹکی

اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ۝43 اِنَّ اللّٰهَ

باندھے) دیکھتے ہیں تو (کیا وہ ایمان لائیں گے ہرگز نہیں) اگرچہ انہیں کچھ نہ سوجھتا ہو تو تم اندھے کو راہ راست دکھاؤ گے۔ خدا

لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـــًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ

تو ہرگز لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا مگر لوگ خود اپنے اوپر (اپنی کرتوت سے) ظلم کیا کرتے

يَظْلِمُوْنَ ۝44 وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا

ہیں۔ اور جسدن خدا ان لوگوں کو (اپنی بارگاہ میں) جمع کرے گا تو گویا یہ لوگ (سمجھیں گے کہ دنیا میں) بس گھڑی

سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ۭ قَدْ خَسِرَ

دن بھر ٹھہرے اور آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے۔ جن لوگوں نے خدا کی بارگاہ

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝45

میں حاضر ہونے کو جھٹلایا وہ ضرور گھاٹے میں ہیں اور ہدایت یافتہ نہ تھے۔

وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ

(اے رسولؐ) ہم جس جس (عذاب) کا ان سے وعدہ کر چکے ہیں ان میں سے بعض خواہ تمہیں دکھا دیں یا تمکو (پہلے ہی دنیا سے

فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰي مَا يَفْعَلُوْنَ ۝46 وَ

اٹھا لیں پھر (آخر) تو ان سب کو ہماری طرف لوٹنا ہی ہے پھر جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں خدا تو اس پر گواہ ہی ہے اور ہر

لِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ رَسُوْلُھُمْ قُضِيَ بَيْنَھُمْ

امت کا خاص (ایک) ایک رسول ہوا ہے۔ پھر جب انکا رسولؐ (ہماری بارگاہ میں) آئیگا تو انکے درمیان انصاف کے ساتھ

بِالْقِسْطِ وَھُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝47 وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى ھٰذَا

فیصلہ کر دیا جائیگا اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا۔ یہ لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (آخر) یہ

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝48 قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ

(عذاب کا) وعدہ کب پورا ہو گا۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ میں خود اپنے

ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۭ

واسطے نقصان پر قادر ہوں نہ نفع پر مگر خدا جو چاہے ہر امت (کے رہنے) کا (اسکے علم میں) ایک وقت

اِذَا جَاۗءَ اَجَلُھُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا

مقرر ہے۔ جب انکا وقت آ جاتا ہے تو نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ

يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝49 قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا

سکتے ہیں۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر اسکا عذاب تم پر رات کو یا دن کو آ جائے تو (تم



خدا کسی پر ظلم نہیں کرتا

دنیا کا قیام گویا گھڑی بھر ہے

کوئی شخص اپنے نفع و نقصان پر قادر نہیں

اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ۞ ٥٠ اَثُمَّ

کیا کروگے) پھر گنہگار لوگ (آخر) کاہے کی جلدی مچا رہے ہیں۔ پھر کیا جب (تم پر) آپڑے گا

اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْـٰٔنَ وَ قَدْ كُنْتُمْ بِهٖ

تب اس پر ایمان لاؤ گے (ہاں) کیا اب (ایمان لائے) حالانکہ تم اس کی جلدی مچایا

تَسْتَعْجِلُوْنَ ۞ ٥١ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ

کرتے تھے۔ پھر (قیامت کے دن) ظالم لوگوں سے کہا جائیگا کہ اب ہمیشہ کے عذاب کے

الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۞ ٥٢ وَ

مزے چکھو۔ (دُنیا میں) جیسی تمہاری کرتوتیں تھیں (آخرت میں) ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا۔ (اے رسولؐ)

يَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِیْ وَ رَبِّیْۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ۚ وَ

تم سے لوگ لے پوچھتے ہیں کیا۔ (جو کچھ تم کہتے ہو) وہ سب ٹھیک ہے تم کہہ دو ہاں (ہاں) اپنے پروردگار

مَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۞ ٥٣ وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ

کی قسم ٹھیک ہے اور تم (خدا کو) ہرا نہیں سکتے۔ اور (دُنیا میں) جس جس نے (ہماری نافرمانی کرکے) ظلم کیا

مَا فِی الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَ اَسَرُّوا النَّدَامَةَ

ہے (قیامت کے دن) اگر تمام خزانے جو زمین میں ہیں اسے مل جائیں تو اپنے گناہ کے بدلے ضرور فدیہ دے

لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَ قُضِیَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَ هُمْ لَا

نکلے اور جب وہ لوگ عذاب کو دیکھیں گے تو اظہار ندامت لے کرینگے، اور ان میں باہم انصاف کے ساتھ حکم کیا

يُظْلَمُوْنَ ۞ ٥٤ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ

جائیگا اور ان پر (ذرہ برابر) ظلم نہ کیا جائیگا۔ آگاہ رہو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی کا ہے۔

اَلَاۤ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۞ ٥٥

آگاہ رہو کہ خدا کا وعدہ یقینی ٹھیک ہے مگر ان میں کے اکثر نہیں جانتے۔

هُوَ يُحْیٖ وَ يُمِيْتُ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۞ ٥٦ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور تم سب کے سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ لوگو تمہارے پاس تمہارے پروردگار

قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا

کی طرف سے نصیحت (کتاب خدا) آچکی۔ اور جو امراض (شرک وغیرہ) دل میں ہیں

فِی الصُّدُوْرِ ۙ وَ هُدًی وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۞ ٥٧

ان کی دوا اور ایمانداروں کے لیے ہدایت اور رحمت

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ

(اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ (یہ قرآن) خدا کے فضل (و کرم) اور اسکی رحمت سے تم کو ملا (ہے) تو ان لوگوں کو اس پر خوش ہونا چاہیے

هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۞ ٥٨ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ

اور جو کچھ وہ جمع کرتے ہیں اس سے یہ کہیں بہتر ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ تمہارا کیا خیال ہے کہ خدا نے تم پر روزی نازل کی۔



لے جبی بن اخطب مدینہ کا رہنے والا یہودی اکثر مکہ میں تجارت کی غرض سے آتا جب اُس نے رسول اللہ کے حالات سُنے تو آپ کی مجلس میں حاضر ہوا اور جب اُس نے قرآن کو سُنا تو کہنے لگا تم جو پڑھتے ہو حق ہے یا کھیل ہے اس کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل کی ۱۲۔

لے اسروا کے معنی چھپانے ظاہر کرنے دونوں کے ہیں، اور بعض حضرات نے اسکا ترجمہ چھپانا بھی کیا ہے مگر یہ چسپاں نہیں۔ اس وجہ سے میں نے ظاہر کرنے کے معنی اختیار کیے ۱۲۔

مومنین کو خدا کے فضل پر خوشیاں منانا چاہیے

اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ
تو اب اس میں سے بعض کو حرام اور بعض کو حلال بنانے لگے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ کیا خدا نے تمہیں اجازت دی
آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۞ وَمَا ظَنُّ
ہے۔ یا تم خدا پر بہتان باندھتے ہو۔ اور جو لوگ خدا پر
الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ
جھوٹ موٹ بہتان باندھا کرتے ہیں وہ روزِ قیامت کو کیا خیال کرتے ہیں۔ اس میں
اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا
شک نہیں کہ خدا تو لوگوں پر بڑا صاحب فضل (وکرم) ہے۔ مگر ان میں سے بہتیرے شکرگزار
يَشْكُرُوْنَ ۞ وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ
نہیں ہیں۔ اور (اے رسولؐ) تم (چاہے) کسی حال میں ہو اور قرآن کی کوئی سی بھی آیت تلاوت کرتے
مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ
ہو اور (لوگو) تم کوئی سا بھی عمل کر رہے ہو ہم (ہمہ وقت) جب تم اس کام میں مشغول ہوتے ہو تم کو دیکھتے
شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ
رہتے ہیں اور تمہارے پروردگار سے ذرہ بھر بھی کوئی چیز غائب نہیں رہ سکتی نہ زمین میں اور نہ

ذرہ ذرہ کی خدا کو خبر ہے

مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ
آسمان میں اور نہ کوئی چیز ذرہ سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی چیز مگر
اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۞
وہ روشن کتاب (لوح محفوظ) میں ضرور ہے۔

اولیائے خدا کون ہیں

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
آگاہ رہو اس میں شک نہیں کہ دوستان[1] خدا پر (قیامت میں) نہ تو کوئی خوف ہوگا۔ اور نہ وہ آزردہ خاطر
يَحْزَنُوْنَ ۞ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۞ ؕ
ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (خدا سے) ڈرتے تھے۔
لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا
ان ہی لوگوں کے واسطے دنیوی زندگی میں (بھی) اور آخرت میں (بھی) خوشخبری[2] ہے۔ خدا
تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۞ ؕ
کی باتوں میں ادل بدل نہیں ہوا کرتا۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔
وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ
اور (اے رسولؐ) ان (کفار) کی باتوں کا تم رنج نہ کیا کرو۔ اس میں تو شک نہیں کہ ساری عزت تو صرف خدا
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۞ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ
ہی کے لیے ہے وہی سب کی سنتا جانتا ہے۔ آگاہ رہو اس میں شک نہیں کہ جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو لوگ

[1] بعض احادیث میں ہے اولیا خدا وہ ہیں جن کی خاموشی ذکر نظر عبرت، گویائی حکمت اور رفتار برکت ہے۔ اگر ان کی موت کا معین وقت نہ ہوتا تو عذاب کے خوف اور ثواب کے شوق میں ان کی رُوح ان کے بدن سے نکل جاتی، وہ فرائض کے پابند، سنتوں کے عامل حرام سے پرہیزگار، دُنیا سے بے رغبت، خُدا کی اچھی چیزوں کے راغب ہیں حلال روزی حاصل کرتے ہیں۔ تفرقے پاس نہیں جاتے۔ مال کو اچھے کاموں میں صرف کرتے ہیں۔ رات کی بے خوابی سے ان کی آنکھوں سے پانی ٹپکتا ہے ان کے چہرے زرد ہیں۔ بھوک سے اُن کی آنکھیں خشک ہو گئی ہیں۔ پیاس سے ان کے لب خشک ہو گئے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے رُتبے کو دیکھ کر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے ۱۲۔

[2] ایک حدیث میں ہے کہ دُنیا کی بشارت اچھے خواب ہیں خود دیکھے یا کوئی دُوسرا۔ اور آخرت کی بشارت بہشت ہے ۱۲۔

حضرت رسول اکرم کی تسلی

مَنْ فِي الْأَرْضِ ۗ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ

زمین میں ہیں (غرض سب کچھ) خدا ہی کے ہیں۔ اور جو لوگ خدا کو چھوڑ کر (دوسروں کو)

دُونِ اللَّهِ شُرَكَاءَ ۚ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ

پکارتے ہیں۔ وہ تو (خدا کے فرضی) شریکوں کی راہ پر بھی نہیں چلتے بلکہ وہ تو صرف اپنی اٹکل پر چلتے ہیں اور وہ صرف

هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۞ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ

وہمی و خیالی باتیں کیا کرتے ہیں۔ وہ وہی (خدائے قادر و توانا) ہے جس نے تمہارے نفع کے

لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ

واسطے رات کو بنایا تاکہ تم اس میں چین کرو اور دن کو (بنایا) کہ اس کی روشنی میں دیکھو بھالو اس میں شک نہیں جو لوگ

خدا کی کوئی اولاد نہیں

لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ۞ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ۗ سُبْحَانَهُ ۖ

سن لیتے ہیں ان کے لیے اسمیں (قدرت کی بہترین) نشانیاں ہیں۔ لوگوں نے تو کہہ دیا کہ خدا نے بیٹا بنا لیا ہے (یہ محض لغو ہے) وہ (تمام

هُوَ الْغَنِيُّ ۖ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ

نقائص سے) پاک و پاکیزہ ہے۔ وہ (ہر طرح) بے پرواہ ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (سب) اسی کا

ہر بات کی دلیل ضروری ہے

إِنْ عِنْدَكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ بِهَٰذَا ۚ أَتَقُولُونَ عَلَى

ہے (جو کچھ تم کہتے ہو) اسکی کوئی دلیل تو لے تمہارے پاس ہے نہیں کیا تم خدا پر (یوں ہی) بے جانے بوجھے

اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۞ قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ

جھوٹ بولا کرتے ہو۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ بیشک جو لوگ جھوٹ موٹ خدا پر بہتان

عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ۞ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا

باندھتے ہیں۔ وہ کبھی کامیاب نہ ہوں گے (یہ) دنیا کے (چند روزہ) فائدے ہیں۔ پھر تو آخر ہماری

ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ

ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ تب ان کے کفر کی سزا میں ہم ان کو سخت عذاب کے مزے

الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۞ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ

چکھائیں گے۔ اور (اے رسولؐ) تم ان کے سامنے نوحؑ کا حال پڑھ دو جب

حضرت نوحؑ کا قصہ

نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ

انہوں نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اگر میرا ٹھہرنا اور خدا کی آیتوں کا چرچا کرنا تم پر شاق

عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ

و گراں گزرتا ہے تو میں صرف خدا ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں تو تم اور تمہارے شریک سب مل کر اپنا

تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ

کام ٹھیک کر لو پھر تمہاری بات تم (میں سے کسی) پر مخفی نہ رہے پھر (جو تمہارا جی چاہے)

لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ

میرے ساتھ کر گزرو اور مجھے (دم مارنے کی بھی)

لہ اس سے واضح ہوا کہ ہر بات کے ثبوت میں دلیل ضرور ہونا چاہیئے۔ فقط یہ سمجھ کر کہ ہمارے باپ دادا اس مذہب پر تھے۔ بھلا اگر یہ مذہب اچھا نہ ہوتا تو کیوں اختیار کرتے یا اس مذہب میں بہت بڑے بڑے مولوی ہیں ایسے لوگ تو بغیر سوچے سمجھے پسند کرنے والے نہیں کسی مذہب کو اختیار نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ سب سے بڑا مولوی تو شیطان تھا جو فرشتوں کا بھی اُستاد تھا۔ بلکہ خود سوچ سمجھ کر اپنی عقل سے فیصلہ کرنا ضروری ہے۔ ١٢

وَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝٧١ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ

مہلت نہ دو۔ پھر بھی اگر تم نے (میری نصیحت سے) مُنہ موڑا تو میں نے تم سے کچھ مزدوری

مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ

تو نہ مانگی تھی۔ میری مزدوری تو صرف خدا ہی پر ہے اور (اسی کی طرف سے) مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں

اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝٧٢ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ

اس کے فرمانبردار بندوں سے ہو جاؤں۔ اس پر ان لوگوں نے انکو جھٹلایا تو ہمنے ان کو اور جو لوگ

مَّعَهٗ فِی الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ

ان کے ساتھ کشتی میں (سوار) تھے (ان کو) نجات دی اور ان کو (اگلوں کا) جانشین بنایا۔ اور جن لوگوں نے ہماری

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝٧٣

آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو ڈوبا مارا۔ پھر ذرا غور تو کرو کہ جو (عذاب سے) ڈرائے جا چکے تھے انکا کیا (خراب) انجام ہوا۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ

پھر ہم نے نوح کے بعد اور رسولوں کو ان کی اپنی قوم کے پاس بھیجا تو وہ پیغمبران کے پاس واضح و روشن معجزے

بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ

لے کر آئے۔ اس پر بھی جس چیز کو وہ لوگ پہلے جھٹلا چکے تھے اس پر ایمان (نہ لانا تھا) نہ لائے۔ ہم یونہی حد

قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ۝٧٤ ثُمَّ

سے گزر جانے والوں کے دلوں پر (گویا خود) مُہر کر دیتے ہیں۔ پھر ہمنے

بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ

ان پیغمبروں کے بعد موسیٰؑ و ہارونؑ کو اپنی نشانیاں (معجزے) دے کر فرعون اور اس (کی قوم) کے

وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝٧٥

سرداروں کے پاس بھیجا تو وہ لوگ اکڑ بیٹھے اور یہ لوگ تھے ہی قصوروار

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْۤا اِنَّ هٰذَا

پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق بات (معجزے) پہنچ گئے تو کہنے لگے کہ یہ تو یقینی کھُلم کھُلا

لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧٦ قَالَ مُوْسٰۤى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا

جادو ہے۔ موسیٰؑ نے کہا کیا جب (دین) حق تمہارے پاس آیا تو اس کے بارے میں

جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ۝٧٧ قَالُوْۤا

کہتے ہو کہ کیا یہ جادو ہے۔ اور جادوگر لوگ کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔ وہ لوگ کہنے

اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ

لگے کہ (اے موسیٰؑ) کیا تم ہمارے پاس اس واسطے آئے ہو کہ جس دین پر ہم نے اپنے باپ داداؤں کو

لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِی الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا

پایا اس سے تم ہمیں پھیر دو اور ساری زمین میں بس تم ہی دونوں کی بڑائی ہو اور ہم لوگ تو تم دونوں پر ایمان لانے



حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ کا قصہ

قصہ حضرت موسیٰؑ کا قصہ

بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ

والے نہیں اور فرعون نے حکم دیا کہ ہمارے حضور میں تمام کھلاڑی (واقفکار) جادوگروں کو

عَلِيْمٍ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا

لے آؤ۔ پھر جب جادوگر لوگ (میدان میں) آموجود ہوئے تو موسیٰؑ نے ان سے کہا کہ تمکو جو کچھ

مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا

پھینکنا ہو پھینکو پھر جب وہ لوگ (رسیوں کو سانپ بناکر) ڈال چکے تو موسیٰؑ نے کہا

جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا

جو کچھ تم (بناکر) لائے ہو (وہ تو سب) جادو ہے۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا اسے فوراً ملیامیٹ کردیگا کیونکہ

يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ

خدا تو ہرگز مفسدوں کا کام درست نہیں ہونے دیتا۔ اور خدا اپنی بات کو اپنے کلام کی برکت سے ثابت کردکھاتا

وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ

ہے۔ اگرچہ گنہگاروں کو ناگوار ہو۔ الغرض موسیٰؑ پر ان کی قوم کی نسل کے چند آدمیوں کے سوا فرعون اور

مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ

اس کے سرداروں کے اس خوف سے کہ (مبادا) ان پر کوئی مصیبت ڈال دیں۔ کوئی ایمان نہ لایا اور اس میں

اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ وَ

شک نہیں کہ فرعون روئے زمین میں بہت بڑھا چڑھا تھا۔ اور اس میں بھی

اِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ

شک نہیں کہ وہ یقیناً زیادتی کرنیوالوں میں سے تھا۔ اور موسیٰؑ نے کہا۔ اے میری قوم اگر تم (سچے دل سے)

كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ

خدا پر ایمان لاچکے تو اگر تم فرماں بردار ہو تو بس اسی پر بھروسہ

مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا

کرو۔ اس پر ان لوگوں نے عرض کی ہم نے تو خدا ہی پر بھروسہ کرلیا ہے (اور دعا کی ہے)

فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۙ ﴿۸۵﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ

کہ اے ہمارے پالنے والے تو ہمیں ظالم لوگوں کا (ذریعہ) امتحان نہ بنا۔ اور اپنی رحمت سے ہمیں ان کافر لوگوں

الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ

(کے پنجے) سے نجات دے۔ اور ہم نے موسیٰؑ اور ان کے بھائی (ہارونؑ) کے پاس وحی بھیجی کہ مصر میں

تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ

اپنی قوم کے (رہنے سہنے کے) لئے گھر بنا ڈالو اور اپنے اپنے گھروں ہی کو مسجدیں [1] قرار دے کر

قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَ

پابندی سے نماز پڑھو اور مومنین کو (نجات کی) خوشخبری دے دو۔ اور

[1] ابن عساکر نے حضرت ابورافع سے روایت کی ہے۔ کہ ایک دن حضرت رسولؐ نے خطبہ میں فرمایا کہ خدا نے حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ کو حکم دیا تھا۔ کہ اپنے اور اپنی قوم کے لیے اپنے اپنے گھروں ہی کو مسجدیں بنالو اور اے موسیٰؑ تمہاری مسجد میں ہارونؑ اور ان کی اولاد کے سوا نہ کوئی جنب ہوکر شب باش ہو اور نہ عورتوں سے مقاربت کرے۔ اسی طرح میری اس مسجد میں تمام اُمت میں سے علیؑ اور اس کی اولاد کے سوا کسی کو اس کی اجازت نہیں کہ اس میں جنب ہوکر شب باش ہو یا اس میں عورتوں کے پاس جائے۔ دیکھو تفسیر در منثور ملا جلال الدین سیوطی جلد ۳ صفحہ ۳۱۴ سطر ۳۴۔

مسجد کی حرمت

قَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً

اور موسیٰؑ نے عرض کی۔ اے ہمارے پالنے والے تُونے فرعون اور اسکے سرداروں کو دنیوی زندگی میں

وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ

(بڑی) آرائش اور دولت دے رکھی ہے (کیا تونے یہ سامان اس لیے عطا کیا ہے) تاکہ یہ لوگ تیرے

سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى

راستہ سے لوگوں کو بہکائیں۔ پروردگار تو ان کے مال[1] (دولت) کو غارت کردے اور انکے دلوں پر سختی کر

قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝

(کیونکہ) جب تک یہ لوگ تکلیف دہ عذاب نہ دیکھ لیں گے ایمان نہ لائیں گے۔

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ

(خدا نے) فرمایا تم دونوں کی دُعا قبول کی گئی تو تم دونوں ثابت قدم رہو۔ اور نادانوں کی راہ پر

سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۸۹ وَجٰوَزْنَا بِبَنِىْٓ

نہ چلو۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے اس پار کر دیا

اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا

پھر فرعون اور اس کے لشکر[2] نے سرکشی کی اور شرارت سے انکا پیچھا کیا یہاں تک کہ

وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ

جب وہ ڈوبنے لگا تو کہنے لگا جس خدا پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ میں بھی اس پر ایمان لاتا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا

ہوں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں فرمانبردار بندوں

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اٰۗلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَ

سے ہوں۔ اب (مرنے کے وقت ایمان لاتا ہے) حالانکہ تو اس سے

كُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ

پہلے نافرمانی کرچکا اور تو تو فسادیوں میں سے تھا۔ تو آج ہم (تیری رُوح کو تو نہیں مگر) تیرے

لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ

بدن کو (تہ نشین ہونے سے) بچائیں گے تاکہ تو اپنے بعد والوں کے لیے عبرت (کا باعث) ہو۔ اور اس

عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ

میں تو شک نہیں کہ بہتیرے لوگ ہماری نشانیوں سے یقیناً بے خبر ہیں۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو (ملک شام میں) بہت اچھی

مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا

جگہ بسایا اور انہیں اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دیں تو ان لوگوں کے پاس جب تک علم[3] (نہ) آچکا۔ ان

حَتّٰى جَاۗءَھُمُ الْعِلْمُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَھُمْ يَوْمَ

لوگوں نے اختلاف نہیں کیا۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ جن باتوں میں یہ (دنیا میں) باہم جھگڑ

**فرعون کا لشکر اور اس کا ڈوبنا**

[1] مصر سے حبشہ تک کل پہاڑوں میں سونے چاندی اور زبرجد کی کان تھی، اور فرعون ہی کے زیرِ حکومت تھی۔ اس وجہ سے قبطی لوگ بہت مالدار ہو گئے تھے۔ اور دولت ہی ان کی ضلالت و گمراہی کا باعث تھی۔ اس بنا پر حضرت موسیٰؑ نے جوش دینی میں ان کے مال کی تباہی کی بددعا کی تھی۔ ۱۲

[2] فرعون کا لشکر جو حضرت موسیٰؑ اور ان کی قوم کا پیچھا کیے جا رہا تھا سولہ لاکھ تھا۔ اور سب کے سب گھوڑوں پر سوار اور سروں پر خود رکھے ہوئے تھے۔ اور حضرت اپنی مٹھی بھر فوج کے پیچھے اور حضرت ہارونؑ آگے آگے تھے جب بنی اسرائیل یہ عظیم الشان لشکر دیکھ کر گھبرائے تو خدا کے حکم سے حضرت موسیٰؑ نے چھڑی ماری اور دریا پھٹا۔ اور چونکہ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے۔ اس لیے ہر ایک کے واسطے جداگانہ راہ بنائی گئی۔ اور ہر ایک دوسرے سے الگ تھلگ جانے لگا۔ یہ خیال کر کے بولے۔ اے موسیٰؑ ہم لوگ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھتے نہیں ہیں، ایسا نہ ہو وہ لوگ ڈوب جائیں۔ تو خدا نے درمیان کے پانی کی دیواروں میں جالیاں بنا دیں کہ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ جب فرعون دریا کے کنارے پہنچا، تو دریا میں کھلا ہوا راستہ دیکھ کر جانا چاہا مگر اسکا گھوڑا بدکا۔ آخر جبرائیلؑ ایک گھوڑی پر سوار ہو کر آگے بڑھے۔ پھر تو فرعون اپنے گھوڑے کو ہزار بار روکتا رہا مگر نہ رکا۔ اور جب سارا لشکر دریا کے اندر آگیا تو پانی مل کر ایک ہو گیا اور سب کے سب ڈوب مرے۔ ۱۲

[3] یعنی بعثت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے قبل یہ لوگ پیغمبر آخر الزماں کی تصدیق کرتے تھے لیکن جب آنحضرتؐ مبعوث ہوئے۔ اور آپؐ پر قرآن نازل ہوا تو ان لوگوں میں اختلاف شروع ہو گیا اور اکثر ان میں سے کافر ہو گئے۔ (ا-ح)

مشرکین کے شک کا جواب

الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۹۳ فَاِنْ كُنْتَ فِيْ
رہے ہیں قیامت کے دن تمہارا پروردگار اس میں فیصلہ کر دے گا۔ پس جو (قرآن) ہمنے تمہاری طرف نازل
شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ
کیا ہے۔ اگر اس کے بارے میں تم کو لے کچھ شک ہو تو جو لوگ تم سے پہلے کتاب (خدا) پڑھا کرتے ہیں۔ ان
الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ
سے پوچھ دیکھو تمہارے پاس یقیناً پروردگار کی طرف سے برحق (کتاب) آچکی تو تم نہ تو ہرگز شک کرنے
فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝۹۴ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ
والوں سے ہونا اور نہ ہرگز ان لوگوں سے ہونا۔ جنہوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا (ورنہ) تم بھی
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۹۵ اِنَّ الَّذِيْنَ
گھاٹا اٹھانے والوں سے ہو جاؤگے۔ (اے رسولؐ) اس میں شک نہیں کہ جن لوگوں کے
حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۹۶ وَلَوْ
بارے میں تمہارے پروردگار کی باتیں پوری اتر چکی ہیں (کہ یہ مستحق عذاب ہیں) وہ لوگ جب تک دردناک
جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝۹۷
عذاب نہ دیکھ لیں گے۔ ایمان نہ لائیں گے۔ اگرچہ ان کے سامنے ساری (خدائی کے) معجزے آموجود ہوں۔
فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا
کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی کہ ایمان قبول کرتی تو اس کو اس کا ایمان فائدہ مند ہوتا۔ ہاں یونسؑ کی
قَوْمَ يُوْنُسَ ۭ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ
قوم جب (عذاب دیکھ کر) ایمان لائی تو ہم نے دنیا کی (چند روزہ) زندگی میں ان سے رسوائی کا
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝۹۸ وَلَوْ شَآءَ
عذاب دفع کر دیا۔ اور ہمنے انہیں ایک خاص وقت تک چین کرنے دیا۔ اور (اے پیغمبرؐ) اگر تیرا
رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ۭ
پروردگار چاہتا تو جتنے لوگ روئے زمین پر ہیں سب کے سب ایمان لے آتے۔ تو کیا تم لوگوں پر
اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝۹۹ وَ
زبردستی کرنا چاہتے ہو تاکہ سب کے سب ایماندار ہو جائیں۔ حالانکہ کسی شخص کو
مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَجْعَلُ
یہ اختیار نہیں کہ بغیر اذن خدا ایمان لے آئے اور جو لوگ (اصول دین میں) عقل سے کام نہیں
الرِّجْسَ عَلَي الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۱۰۰ قُلِ انْظُرُوْا
لیتے۔ ان ہی لوگوں پر خدا (کفر کی) گندگی ڈال دیتا ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ ذرا دیکھو تو سہی
مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ
کہ آسمانوں اور زمین میں (خدا کی نشانیاں) کیا کچھ ہیں (مگر سچ تو یہ ہے) اور جو لوگ ایمان نہیں قبول

لہ اس آیت میں اگرچہ خطاب حضرت رسولؐ کی طرف ہے مگر مقصود دوسرے لوگ ہیں کیونکہ اس وقت کے مشرکین طعن سے یہ کہا کرتے تھے کہ آخر کیسا رسولؐ ہے جو کھاتا پیتا بازاروں میں پڑا پھرتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو رسولؐ کی تسلی اور ان لوگوں کا جواب دونوں باتیں ایک ہی آیت سے حاصل ہو گئیں۔ اس وجہ سے رسولؐ کی طرف خطاب کیا گیا۔ ۱۲

قومِ یونسؑ کا قصہ

وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا
کرتے ان کو ہماری نشانیاں اور ڈراوے کچھ بھی مفید نہیں تو یہ لوگ بھی انہیں سزاؤں کے منتظر
مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ فَانْتَظِرُوْۤا
ہیں جو ان سے قبل والوں پر گذر چکی ہیں۔ (اے رسولؐ) ان سے کہہ دو کہ اچھا تم بھی انتظار کرو
اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَ
اور میں بھی تمہارے ساتھ یقیناً انتظار کرتا ہوں پھر (نزول عذاب کے وقت) ہم اپنے رسولوں
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾
کو اور جو لوگ ایمان لائے۔ ان کو (عذابؔ سے) ملوہ بچا لیتے ہیں یونہی ہم پر لازم ہے کہ ہم ایمان لانیوالوں کو بھی بچائیں۔
قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ
(اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ اگر تم لوگ میرے دین کے بارے میں شک میں پڑے ہو تو (میں بھی تم سے صاف
فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ
کہے دیتا ہوں کہ) خدا کے سوا تم بھی جن لوگوں کی پرستش کرتے ہو میں تو ان کی پرستش نہیں کرنے کا۔ مگر (ہاں) میں اس
اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ
خدا کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں (اپنی قدرت سے دنیا سے) اٹھا لے گا اور مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ
کہ میں مومن ہوں۔ اور (مجھے) یہ بھی (حکم ہے) کہ تو (باطل سے) کترا کے اپنا رخ دین کی
حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَلَا تَدْعُ
طرف قائم رکھ اور مشرکین سے ہرگز نہ ہونا۔ اور خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ
کو نہ پکارنا جو نہ تجھے نفع ہی پہنچا سکتی ہے نہ نقصان ہی پہنچا سکتی ہے۔ تو اگر تم نے (کہیں)
فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ
ایسا کیا تو اس وقت تم بھی ظالموں میں (شمار) ہو گے۔ اور (یاد رکھو کہ) اگر خدا کی طرف سے
اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ
تمہیں کوئی برائی چھو بھی گئی۔ تو پھر اس کے سوا کوئی اسکا دفع کرنے والا نہیں ہو گا۔ اور اگر وہ تمہارے ساتھ
فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ
بھلائی کا ارادہ کرے تو پھر اسکے فضل (وکرم) کا پلٹنے والا بھی نہیں ہو گا اپنے بندوں میں سے جس کو
عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ
چاہے (فائدہ) پہنچائے اور وہ تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ اے لوگو تمہارے
قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا
پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس حق (قرآن) آچکا۔ پھر جو شخص سیدھی راہ پر رہے گا تو وہ صرف اپنے

لے حضرت یونسؑ بن متی شہر موصل کے قریب نینوا کے رہنے والوں پر تیس برس کے سن میں نبی مقرر ہو کر آئے تھے۔ اور ان کی قوم کے لوگ ایک لاکھ سے بھی زیادہ تھے۔ ۳۳ برس تک آپ نے ہدایت کی مگر دو کے سوا کوئی ایمان نہ لایا۔ ایک روبیل جو حکیم عالم اور آپ کا مصاحب تھا۔ دوسرا تنوخا جو عابد اور جنگل کی لکڑیاں توڑ کر بسر کرتا تھا۔ آخر آپ نے بد دعا کی۔ حکم ہوا ابھی صبر کرو جب عذاب نازل ہونے پر بہت مُصر ہوئے تو حکم ہوا شوال کی ۱۵ چہار شنبہ کے دن عذاب نازل ہو گا۔ روبیل نے ہر چند فہمائش کی کہ آپ جلدی نہ کریں مگر آپ نے تنوخا کے کہنے سے شہر میں منادی کرا دی کہ فلاں روز تم پر عذاب نازل ہو گا۔ اور خود تنوخا کے ساتھ کسی پہاڑ کے گوشہ میں جا چھپے۔ اور عذاب کے منتظر بیٹھے۔ یہ دیکھ کر روبیل نے پہاڑ پر کھڑے ہو کر قوم کو آواز دی۔ ارے تم غافل بیٹھے ہو۔ تم پر فلاں دن عذاب نازل ہو گا۔ جلدی کرو، خدا اور یونسؑ پر ایمان لے آؤ، اور خدا سے گریہ زاری کر کے عذاب کے دفعیہ کی دعا کرو میں تمہارا خیر خواہ ہوں اور تمہاری بھلائی کے واسطے کہتا ہوں۔ ورنہ سب تباہ ہو جاؤ گے۔ روبیل کے سمجھانے سے یہ لوگ ایمان لائے اور شہر سے باہر نکل کر بچوں کو ماؤں سے اور بوڑھوں کو جوانوں سے جدا کر کے سب کے سب گریہ وزاری میں مشغول ہوئے۔ آخر وقت معین پر عذاب آیا اور ان لوگوں نے دیکھا مگر ان کے ایمان لانے اور توبہ کرنے سے ٹل گیا۔ دوسرے دن حضرت یونسؑ یہ خیال کر کے کہ اب تو وہ تباہ ہو گئے ہوں گے۔ شہر کی طرف چلے تو لوگوں کو آمد و رفت کرتے دیکھا اور سمجھے کہ عذاب نہ آیا۔ اس وقت یہ خیال کر کے کہ میری قوم مجھے جھوٹا سمجھے گی شہر کی راہ چھوڑ دریا کی طرف چلے گئے، اور تنوخا شہر میں آیا تو روبیل نے کہا کیوں میری رائے صحیح نکلی یا تیری وہ بولا تیری حضرت یونسؑ وہاں سے دریا پر آئے کشتی پر سوار ہوئے مچھلی نگل گئی پھر باہر نکلے اور چالیس روز کے بعد اپنی قوم میں واپس آئے تو سب نے آپ کی تصدیق کی اور آپ سے خوش ہوئے (روح البیان، جمل، عزیزی) ۱۲

يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَ

ہی دم کے لیے ہدایت اختیار کرے گا۔ اور جو گمراہی اختیار کرے گا وہ تو بیشک کر کچھ اپنا ہی کھوئے گا اور

مَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ؕ ﴿١٠٨﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَ

میں کچھ تمہارا ذمہ دار تو ہوں نہیں۔ اور (اے رسول) تمہارے پاس جو وحی بھیجی جاتی ہے تم بس اسی کی پیروی کرو

اصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ ع

اور صبر کرو یہاں تک کہ خدا تمہارے اور کافروں کے درمیان فیصلہ فرمائے اور وہ تو تمام فیصلہ کرنیوالوں سے بہتر ہے۔

## اٰیاتہا ١٢٣ (١١) سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ (٥٢) رکوعاتہا ١٠

اس کی ایک سو تئیس آیتیں — سورۂ ہود [1] مکہ میں نازل ہوا — اور دس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(میں) اس خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ

الٓر یہ (قرآن) وہ کتاب ہے جس کی آیتیں ایک واقفکار حکیم کی طرف سے (دلائل سے) خوب مستحکم کر دی

حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۙ ﴿١﴾ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ

گئیں پھر تفصیل وار بیان کر دی گئی ہیں۔ یہ کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو میں تو اسی کی طرف سے تمہیں

مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۙ ﴿٢﴾ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ

(عذاب سے) ڈرانیوالا اور (بہشت کی) خوشخبری دینے والا (رسول) ہوں اور یہ بھی کہ اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا مانگو

ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى

پھر اس کی بارگاہ میں (گناہوں سے) توبہ کرو وہی تمہیں ایک مقررہ مدت تک اچھے لطف کے فائدے

اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ

اٹھانے دیگا اور وہی ہر صاحب بزرگی [2] کو اس کی بزرگی (کی داد) عطا فرمائے گا۔ اور اگر تم نے (اس کے

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ

حکم سے) منہ موڑا تو مجھے تمہارے بارے میں ایک بڑے (خوفناک) دن کے عذاب کا ڈر

كَبِيْرٍ ﴿٣﴾ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

ہے۔ (یاد رکھو) تم سب کو (آخرکار) خدا ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر (اچھی طرح) قادر

قَدِيْرٌ ﴿٤﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا

ہے۔ (اے رسول) دیکھو یہ کفار (تمہاری عداوت میں) اپنے سینوں کو گویا دوہرا کیے ڈالتے ہیں تاکہ خدا سے

مِنْهُ ؕ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا

(اپنی باتوں کو) چھپائے رہیں (مگر) دیکھو جب یہ لوگ اپنے کپڑے خوب لپیٹتے ہیں (تب بھی تو) خدا (انکی باتوں کو) جانتا ہے

يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٥﴾

جو چھپا کر کرتے ہیں اور کھلم کھلا کرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ وہ سینوں کے بھید تک کو خوب جانتا ہے۔

---

[1] اس سورۃ کے بعض اخلاقی ناموسی تمدنی نتیجے یہ ہیں۔
١: خدا کا رازق ہونا۔
٢: آسمان زمین چھ روز میں پیدا ہوئے۔
٣: انسانی حالت۔
٤: حضرت رسولؐ کی فہمائش۔
٥: قرآن کی حقیقت کی دلیل۔
٦: رسولؐ کا تالی اور گواہ کون ہے۔
٧: ظالموں پر خدا کی لعنت۔
٨: مومن کافر کی تشبیہ۔
٩: حضرت نوحؑ کا قصہ۔
١٠: نافرمانی کی بدولت خاندان سے خروج
١١: قوم ہودؑ کا قصہ۔
١٢: توبہ استغفار کے فوائد۔
١٣: حضرت صالحؑ کا قصہ۔
١٤: حضرت اسحاقؑ کی پیدائش۔
١٥: حضرت لوطؑ کا قصہ
١٦: حضرت شعیبؑ کا قصہ
١٧: حضرت امام آخر الزمانؑ کی نسبت پیشین گوئی، حضرت موسیٰؑ کا قصہ
١٨: قیامت میں دو قسم کے لوگ ہونگے
١٩: ظالم کی اعانت بھی ظلم ہے۔
٢٠: پانچوں وقت کی نماز کا وجوب وغیرہ ١٢

[2] علامہ ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ صاحب فضل سے علی ابن ابی طالبؑ مراد ہیں۔ ١٢

## وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا

اور زمین پر چلنے والوں میں کوئی ایسا نہیں جس کی روزی خدا کے ذمہ نہ ہو اور خدا انکے ٹھکانے اور

وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتَابٍ

(مرنے کے بعد) ان کے سونپے جانے کی جگہ (قبر) کو بھی جانتا ہے۔ سب کچھ روشن کتاب (لوح محفوظ)

مُبِينٍ ۝۶ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ

میں موجود ہے۔ اور وہ تو وہی (قادرِ مطلق) ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا

فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ

اور (اس وقت) اس کا عرش (فلکِ نہم) پانی پر تھا (اس نے آسمان وزمین کو اس غرض سے بنایا)

أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَبْعُوثُونَ

تاکہ تم لوگوں کو آزمائے کہ تم میں زیادہ اچھی کارگزاری والا کون ہے اور (اے رسولؐ) اگر تم (ان سے) کہو گے

مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا

کہ مرنے کے بعد تم سب کے سب دوبارہ (قبروں سے) اٹھائے جاؤ گے تو کافر لوگ ضرور کہہ بیٹھیں گے کہ یہ تو

إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝۷ وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ

بس کھلا ہوا جادو ہے۔ اور اگر ہم گنتی کے چند روزوں تک ان پر عذاب کرنے میں دیر بھی کریں

أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ لَيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ ۗ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ

تو یہ لوگ (اپنی شرارت سے) بے تامل ضرور کہنے لگیں گے کہ (ہائیں) عذاب کو کون سی چیز روک رہی ہے سن

لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ

رکھو جس دن ان پر عذاب آ پڑے گا تو (پھر) ان کے ٹالے نہ ٹلے گا اور جس (عذاب) کی یہ لوگ ہنسی اڑایا

يَسْتَهْزِئُونَ ۝۸ وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ

کرتے تھے وہ ان کو ہر طرف سے گھیر لے گا۔ اور اگر ہم انسان کو اپنی رحمت کا ذائقہ چکھائیں پھر اس کو ہم اس سے چھین

نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ ۝۹ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ

لیں تو (اس وقت) یقیناً بڑا بے آس اور ناشکرا ہو جاتا ہے (اور ہماری شکایت کرنے لگتا ہے)۔ اور اگر ہم تکلیف کے بعد

نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ

جو اسے پہنچی تھی، راحت و آرام کا ذائقہ چکھائیں تو ضرور کہنے لگتا ہے کہ اب تو سب سختیاں مجھ سے دفع ہو گئیں

عَنِّي ۚ إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ ۝۱۰ إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَمِلُوا

اس میں شک نہیں کہ وہ بڑا (جلدی خوش ہو جانیوالا شیخی باز ہے۔ مگر جن لوگوں نے صبر کیا اور اچھے اچھے کام کیے (وہ ایسے

الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝۱۱ فَلَعَلَّكَ

نہیں) یہ وہ لوگ ہیں جنکے واسطے (خدا کی) بخشش اور بہت بڑی (کھری) مزدوری ہے۔ تو جو چیزیں تمہارے

تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ

پاس وحی کے ذریعہ بھیجی ہے۔ ان میں سے بعض کو (سنانے کے وقت) شاید تم فقط اس خیال سے چھوڑ دینے



ہر جاندار کا وہی رازق ہے

آسمان اور زمین چھ روز میں پیدا ہوئے

انسان کی حالت

حضرت رسولؐ کی فہمائش

لہ عیاشی نے اپنی تفسیر میں زید بن ارقم سے روایت کی کہ جبرئیلؑ عرفہ کی شام کو حضرت علیؑ کی خلافت کا حکم لے کر نازل ہوئے یہ سن کر آپؐ منافقین کی تکذیب کے خوف سے دل تنگ ہوئے باوجود اس کے کچھ لوگوں کو مشورہ کے واسطے بلایا اور منجملہ ان کے میں بھی تھا مگر کچھ باتیں ایسی ہوئیں کہ آپ رونے لگے۔ جبرئیلؑ نے کہا آپ خدا کے حکم سے روتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ میرا خدا جانتا ہے کہ جب تک اس نے جہاد کا حکم نہ دیا۔ فرشتوں کو مدد کے واسطے نازل نہ کیا اس وقت تک یہ لوگ مجھ پر ایمان نہ لائے پھر یہ لوگ حضرت علیؑ کی خلافت کو بھلا کیونکر مانیں گے۔ جبرائیلؑ واپس گئے اور یہ آیت لے کر نازل ہوئے اسی سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ حضرت علیؑ کی خلافت کا حکم کئی مرتبہ نازل ہو چکا تھا لیکن چونکہ اسکا وقت خدا نے معین نہیں کیا تھا اس وجہ سے حضرت رسولؐ موقع کے منتظر تھے۔ آخر جب یا ایہا الرسول الخ تاکید کے ساتھ نازل ہوا تو آپ نے غدیر خم میں اس فرض کو ادا کیا۔ ۱۲

اَنۡ یَّقُوۡلُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡهِ کَنۡزٌ اَوۡ جَآءَ مَعَهٗ

والے ہو اور تم تنگدل ہوتے ہو کہ مبادا یہ لوگ کہہ بیٹھیں کہ ان پر خزانہ کیوں نہیں نازل کیا یا (انکی تصدیق کیلئے) ان کے

مَلَكٌ ؕ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ نَذِیۡرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ وَّکِیۡلٌ ؕ ۝١٢

ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ آیا۔ تم تو صرف (عذاب سے) ڈرانیوالے ہو۔ (تمہیں انکا خیال نہ کرنا چاہیئے) اور خدا ہر چیز کا ذمہ دار ہے۔

اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰىهُ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِعَشۡرِ سُوَرٍ مِّثۡلِهٖ

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص (تم) نے اس (قرآن) کو اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے تو تم (ان سے صاف صاف) کہہ دو[1]

مُفۡتَرَیٰتٍ وَّادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ

کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو (زیادہ نہیں) ایسی ہی دس سورتیں اپنی طرف سے گھڑ کے لے آؤ اور خدا کے

اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ۝١٣ فَاِلَّمۡ یَسۡتَجِیۡبُوۡا لَکُمۡ فَاعۡلَمُوۡۤا

سوا جس جس کو تمہیں بلانے بن پڑے مدد کے واسطے بلا لو۔ اس پر اگر وہ تمہاری نہ سنیں تو تم سمجھ لو کہ یہ (قرآن) صرف خدا کے

اَنَّمَاۤ اُنۡزِلَ بِعِلۡمِ اللّٰهِ وَاَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ

علم سے نازل کیا گیا ہے اور یہ کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو کیا تم اب بھی

مُّسۡلِمُوۡنَ ۝١٤ مَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ الۡحَیٰوةَ الدُّنۡیَا وَزِیۡنَتَهَا

اسلام لاؤ گے (یا نہیں) نیکی کرنے والوں میں سے جو شخص دُنیا کی زندگی اور اسکی رونق کا طالب ہو تو ہم انہیں ان

نُوَفِّ اِلَیۡهِمۡ اَعۡمَالَهُمۡ فِیۡهَا وَهُمۡ فِیۡهَا لَا یُبۡخَسُوۡنَ ۝١٥

کی کارگزاریوں کا بدلہ دُنیا ہی میں پورا پورا بھر دیتے ہیں اور یہ لوگ دُنیا میں گھاٹے میں نہیں رہیں گے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ لَیۡسَ لَهُمۡ فِی الۡاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ

مگر (ہاں) یہ وہ لوگ ہیں جنکے لیے آخرت میں (جہنم کی) آگ کے سوا کچھ نہیں اور جو کچھ دُنیا میں ان لوگوں

وَحَبِطَ مَا صَنَعُوۡا فِیۡهَا وَبٰطِلٌ مَّا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ۝١٦

نے کیا دھرا تھا سب اکارت ہو گیا۔ اور جو کچھ یہ لوگ کرتے تھے۔ سب ملیامیٹ ہو گیا۔

اَفَمَنۡ کَانَ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ وَیَتۡلُوۡهُ شَاهِدٌ

تو کیا جو شخص اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل روشن پر ہو اور اس کے پیچھے ہی پیچھے انہی کا ایک گواہ ہو[2]

مِّنۡهُ وَمِنۡ قَبۡلِهٖ کِتٰبُ مُوۡسٰۤی اِمَامًا وَّرَحۡمَةً ؕ

اور اس کے قبل موسیٰ کی کتاب (توریت) جو لوگوں کے لیے پیشوا اور رحمت تھی (اسکی تصدیق کرتی ہو وہ بہتر ہے یا کوئی

اُولٰٓئِكَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ ؕ وَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِهٖ مِنَ الۡاَحۡزَابِ

دوسرا) یہی لوگ سچے ایمان والے اور تمام فرقوں میں سے جو شخص اسکا انکار کرے تو اسکا ٹھکانا بس آتش (جہنم) ہے

فَالنَّارُ مَوۡعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِیۡ مِرۡیَةٍ مِّنۡهُ ۚ اِنَّهُ الۡحَقُّ

ہے۔ تو تم کہیں اس کی طرف سے شک میں نہ پڑے رہنا۔ بے شک یہ قرآن تمہارے پروردگار

مِنۡ رَّبِّكَ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ۝١٧ وَمَنۡ

کی طرف سے برحق ہے۔ مگر بہتیرے لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اور جو شخص خدا پر

قرآن کی حقیقت کی دلیل[1]

[1] یہ قرآن کی حقانیت کی بہت واضح دلیل ہے۔ کیونکہ عرب کی سرزمین پر ایک سے ایک فصاحت و بلاغت میں بڑھ چڑھ کے تھا مگر باوجود اس کے ان لوگوں نے اپنی ذلت اسیری قتل و غارت گوارا کی اور ایک سورۃ بھی نہ بنا سکے۔ اور اگر کوئی یہ خیال کرے کہ دوسرا شخص بناتا تھا تو بھی غلط کیونکہ اگر وہ دُنیادار تھا تو اپنے واسطے بادشاہی کی تمنا خود کیوں نہ کی۔ اور اگر دیندار تھا تو اپنے دین کو مٹنے اور دوسرے دین کو بڑھنے کیوں دیا۔ اس کے علاوہ اگر کوئی ایسا کرتا تو بھلا کفار مکہ لاکھوں روپیہ خرچ کرکے ایک سورۃ نہ بنوا لاتے۔ ۱۲

رسولؐ کا گواہ اور گواہ کون ہے؟[2]

[2] ابن ابی حاتم ابونعیم ابن عساکر اور ابن مردویہ نے کئی طریقے سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے ایک مرتبہ منبر پر فرمایا کہ قریش میں کوئی ایسا نہیں جس کے بارے میں کچھ نہ کچھ قرآن نازل نہ ہوا ہو یہ سُن کر ایک آدمی اُٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا آپ کے بارے میں کیا نازل ہوا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کیا تو نے سورۃ ہود کی یہ آیت افمن کان علی بینۃ من ربہ و یتلوہ شاھد منہ نہیں پڑھی ہے تو علی بینۃ سے مراد حضرت رسولؐ ہیں۔ اور یتلوہ شاھد منہ سے میں مقصود ہوں۔ دیکھو تفسیر دُر منثور جلد ۳ صفحہ ۳۲۴ سطر ۱۶ مطبوعہ مصر اس کے علاوہ تفسیر ثعلبی میں ابوہریرہ سے کتاب الغارات میں منہال سے یہ روایت کچھ زیادتی کے ساتھ منقول ہے اور ان کے علاوہ مثل حافظ ابونعیم کے حلیۃ الاولیاء میں بہت سے لوگوں نے اہل سنت کے علماء میں سے نقل و بیان کی ہے۔ ان کتابوں کے علاوہ پارہ ۱۲ صفحہ ۱ تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۳۶ قول ہیم مناقب اخطب خوارزمی صفحہ ۱۸۸ فواتح میبذی صفحہ ۱۰۹ تذکرہ خواص الامت صفحہ ۱ تفسیر حسینی ۳۰۶ ینابیع المودۃ صفحہ ۹۹ ارجح المطالب صفحہ ۷۶ میں بھی ہے۔ ۱۲ (ن ح)

أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۚ أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ

جھوٹ موٹ بہتان باندھے اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا۔ ایسے اپنے اپنے پروردگار کے حضور میں پیش

عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا

کیے جائیں گے اور گواہ لے اظہار کریں گے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ (بہتان)

عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ (18) الَّذِينَ

باندھا سن رکھو کہ ظالموں پر خدا کی پھٹکار ہے۔ جو خدا کے رستے

يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُم

سے لوگوں کو روکتے ہیں اور اس میں کجی نکالنا چاہتے ہیں اور یہی لوگ آخرت کے

بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ (19) أُولَٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ

بھی منکر ہیں یہ لوگ روئے زمین میں نہ (خدا کو) ہرا سکتے ہیں اور نہ خدا

فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ

کے سوا ان کا کوئی سرپرست ہوگا۔ ان کا عذاب دونا کر دیا جائیگا۔ یہ لوگ (حسد کے مارے)

أَوْلِيَاءَ ۘ يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ

نہ تو (حق بات) سن سکتے تھے اور نہ دیکھ

السَّمْعَ وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ (20) أُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا

سکتے تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کچھ اپنا

أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ (21) لَا جَرَمَ

آپ ہی گھاٹا کیا اور جو افترپردازیاں یہ لوگ کرتے تھے (قیامت میں سب انہیں چھوڑ کے) چل چنپت ہو

أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ (22) إِنَّ الَّذِينَ

گئیں۔ اس میں شک نہیں کہ (چار) ناچار یہی لوگ آخرت میں بڑے گھاٹا اٹھانیوالے ہونگے۔ بیشک جن لوگوں نے ایمان

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ

قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے اور اپنے پروردگار کے سامنے عاجزی سے جھکے۔ یہی لوگ جنتی ہیں کہ

أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (23) مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ

یہ بہشت میں ہمیشہ رہیں گے۔ (کافر مسلمان) دونوں فریق کی مثل

كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ

اندھے اور بہرے اور دیکھنے والے اور سننے والے کی سی ہے کیا یہ دونوں مثل میں برابر ہو سکتے

مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ (24) وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ

ہیں تو کیا تم لوگ غور نہیں کرتے۔ اور ہم نے نوح کو ضرور ان کی قوم کے پاس بھیجا (اور

قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ (25) أَن لَّا تَعْبُدُوا إِلَّا

انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ) میں تمہارا (عذاب خدا سے) صریحی دھمکانیوالا ہوں۔ اور یہ (سمجھاتا ہوں) کہ تم خدا کے سوا

ظالموں پر خدا کی لعنت

لے کراماً کاتبین یا پیغمبر یا ہر زمانہ کے آئمہ معصومین یا ہر شخص کے اعضاء ۱۲

مومن کافر کی تشبیہ

حضرت نوحؑ کا قصہ

اللّٰهَ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ۲۶ فَقَالَ

کسی کی پرستش نہ کرو۔ مجھے تمہاری نسبت ایک دردناک دن (قیامت کے) عذاب سے ڈر لگتا ہے۔ تو ان کے سردار

الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا

جو کافر تھے کہنے لگے کہ ہم تو تمہیں اپنا ہی سا ایک آدمی سمجھتے ہیں اور ہم تو دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیرو

مِّثْلَنَا وَ مَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِیْنَ هُمْ

ہوئے بھی ہیں تو بس صرف ہمارے چند رذیل[1] لوگ (اور وہ بھی بے سوچے سمجھے) سرسری نظر میں اور

اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ ۚ وَ مَا نَرٰى لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ

ہم تو اپنے اوپر تم لوگوں کی کوئی فضیلت نہیں دیکھتے۔ بلکہ تم کو

فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِیْنَ ۲۷ قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ

جھوٹا سمجھتے ہیں۔ (نوحؑ نے) کہا اے میری قوم کیا تم نے

اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ اٰتٰىنِیْ رَحْمَةً مِّنْ

یہ سمجھا ہے کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنی سرکار

عِنْدِهٖ فَعُمِّیَتْ عَلَیْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَ اَنْتُمْ لَهَا

سے رحمت (نبوۃ) عطا فرمائی ہے۔ اور وہ تمہیں سجھائی نہیں دیتی تو کیا ہم اس کو (زبردستی) تمہارے گلے منڈھ سکتے ہیں

كٰرِهُوْنَ ۲۸ وَ یٰقَوْمِ لَاۤ اَسْــَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مَالًا ؕ اِنْ

اور تم اس کو ناپسند کیے چلے جاؤ۔ اور اے میری قوم میں تو تم سے اس کے صلہ میں کچھ مال کا طالب نہیں میری مزدوری تو بس

اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَ مَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ

خدا کے ذمہ ہے اور میں تو (تمہارے کہنے سے) ان لوگوں کو جو ایمان لا چکے ہیں نکال نہیں سکتا۔ (کیونکہ) یہ لوگ بھی ضرور

اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ لٰكِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۲۹

اپنے پروردگار کے حضور میں حاضر ہونگے مگر میں تو دیکھتا ہوں کہ کچھ تم ہی لوگ (ناحق) جہالت کرتے ہو۔

وَ یٰقَوْمِ مَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا

اور اے میری قوم اگر میں ان (بیچارے غریب ایمانداروں) کو نکال دوں تو خدا (کے عذاب) سے (بچانے میں) میری مدد

تَذَكَّرُوْنَ ۳۰ وَ لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ

کون کریگا تو کیا تم اتنا بھی غور نہیں کرتے۔ اور میں تو تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس خدائی خزانے ہیں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ

وَ لَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَ لَاۤ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَكٌ وَّ لَاۤ

میں غیب دان ہوں اور نہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور جو لوگ تمہاری نظروں میں ذلیل ہیں انہیں

اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیْۤ اَعْیُنُكُمْ لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ

میں یہ نہیں کہتا کہ خدا ان کے ساتھ ہرگز بھلائی نہیں کرے گا۔ ان لوگوں کے دلوں کی

خَیْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّیْۤ اِذًا لَّمِنَ

بات خدا ہی خوب جانتا ہے اور اگر میں ایسا کہوں تو میں بھی

[1] چونکہ حضرت نوحؑ پر ایمان لانیوالے دُنیا کو بے اعتبار سمجھ کر اس کی طرف توجہ نہ کرتے۔ اور فقر و فاقہ میں اپنی بسر کرتے، اور خدا کی یاد میں مشغول رہتے اس وجہ سے کفار انہیں رذیل کہا کرتے تھے۔ بلکہ کبھی یہ بھی کہتے کہ تم ان رذیلوں کو اپنے پاس سے نکال دو تو ہم لوگ تمہارے پاس آجایا کریں۔ اسی کے جواب میں حضرت نوحؑ نے فرمایا ہے کہ میں تمہارے کہنے سے ان لوگوں کو نکال نہیں سکتا!!

الظّٰلِمِيْنَ ۝۳۱ قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا

یقینی ظالم ہوں۔ (وہ لوگ) کہنے لگے اے نوحؑ تم ہم سے یقینا جھگڑے اور بہت جھگڑ چکے ہو۔ پھر اگر تم

فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۳۲ قَالَ اِنَّمَا

سچے ہو تو جس (عذاب) کی تم ہمیں دھمکی دیتے تھے ہم پر لا چکو۔ نوحؑ نے کہا اگر چاہے گا تو بس

يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝۳۳ وَلَا

خدا ہی تم پر عذاب لائے گا۔ اور تم لوگ کسی طرح اسے ہرا نہیں سکتے۔ اور اگر میں چاہوں کہ تمہاری

يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ

(کتنی ہی) خیر خواہی کروں۔ اگر خدا کو تمہارا بہکانا[1] منظور ہے تو میری خیر خواہی کچھ بھی تمہارے کام نہیں آسکتی

اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ۭ هُوَ رَبُّكُمْ ۣ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۳۴

وہی تمہارا پروردگار ہے اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ

(اے رسولؐ) کیا (کفار مکہ بھی) کہتے ہیں کہ قرآن کو اس (تم) نے گھڑ لیا ہے تم کہہ دو کہ اگر میں نے اس کو

وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ۝۳۵ ع وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ

گھڑا ہے تو میرے گناہ کا وبال مجھ پر ہوگا اور تم لوگ جو (گناہ کر کے) مجرم ہوتے ہو اس سے میں بری الذمہ ہوں۔ اور

لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا

نوحؑ کے پاس یہ وحی بھیجی گئی تھی کہ جو ایمان لا چکا (وہ لا چکا) ان کے سوا اب کوئی شخص تمہاری قوم سے ہرگز ایمان

تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝۳۶ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ

نہ لائیگا۔ تو تم خواہ مخواہ ان کارستانیوں کا (کچھ) غم نہ کھاؤ اور (بسم اللہ کر کے) ہمارے روبرو[2] اور ہمارے حکم سے

بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ

کشتی بنا ڈالو، اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کے بارے میں مجھ سے سفارش نہ کرنا (کیونکہ) یہ لوگ ضرور

اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝۳۷ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۣ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ

ڈوبا دیئے جائیں گے۔ اور نوحؑ کشتی[3] بنانے لگے۔ اور جب کبھی ان کی قوم کے سربرآوردہ لوگ

مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ۭ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا

ان کے پاس سے گذرتے تھے تو ان سے مسخرا پن کرتے نوحؑ (جواب میں) کہتے کہ اگر اس وقت تم ہم سے

فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ۝۳۸ ۭ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ

مسخرا پن کرتے ہو تو جس طرح تم (ہم پر) ہنستے ہو اسی طرح ہم (تم پر ایک وقت) ہنسیں گے۔ اور تمہیں عنقریب معلوم ہو

مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ

جائیگا کہ کس پر عذاب نازل ہوتا ہے کہ (دنیا میں) اسے رسوا کر دے اور کس پر (قیامت میں) دائمی عذاب

مُّقِيْمٌ ۝۳۹ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا

نازل ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جب ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا اور تنور[4] جوش مارنے لگا تو ہم نے حکم دیا



حضرت نوحؑ کا قصہ

[1] اسکا بہکانا یہ ہے کہ کفر پر اصرار کی وجہ سے انہیں ان کی اپنی حالت پر چھوڑ دے اور ہدایت حاصل کرنے کی توفیق سلب کر لے ۱۲ (ان ح)

[2] اسکا ایک ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ (اے نوحؑ) ہمارے بتائے ہوئے طریقے پر ہماری آنکھوں کے سامنے کشتی بناؤ۔ اور ظالموں کے بارے میں اب مجھ سے کچھ نہ کہو (ان ح)

[3] حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی بارہ سو گز لمبی، آٹھ سو گز چوڑی، اسی گز اونچی تھی اور اس کے تین درجے تھے۔ نیچے کے درجہ میں چوپائے بیچ میں پرند اوپر آدمی اور ضرورت کی سب چیزیں موجود تھیں غرض جب کشتی تیار ہوئی تو حضرت نوحؑ نے تمام جانوروں کو آواز دی اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑا اور اسی آدمیوں کو جو آپ پر ایمان لائے تھے لے کر سوار ہوئے تو پہلے تنور سے پانی ابلنے لگا۔ آفتاب کو گہن لگ گیا۔ آسمان سے موسلا دھار پانی کی چادریں گرنے لگیں۔ پھر زمین کے تمام چشمے زوروں میں ابلنے لگے، اور تمام پانی پانی ہو گیا۔ اور آسمان اور پانی کے سوا کوئی چیز دکھائی نہ دیتی تھی۔ ۱۲

[4] جس جگہ اب مسجد کوفہ ہے وہیں پر کشتی بنی تھی۔ اور یہیں سے طوفان کی ابتداء ہوئی تھی جس تنور سے پانی ابلنا شروع ہوا وہ گویا مسجد کوفہ ہی میں تھا۔

احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ

(اے نوحؑ) ہر قسم کے جانوروں میں سے (نروماده کا) جوڑا (یعنی) دو دو لے لو اور جس (کی ہلاکت) کا حکم پہلے ہی ہو

اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَآ اٰمَنَ

چکا ہے۔ اس کے سوا اپنے سب گھر والے ؎۱ اور جو لوگ ایمان لا چکے ہیں ان سب کو کشتی میں بٹھا لو اور

مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝۴۰ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا

ان کے ساتھ ایمان بھی بہت تھوڑے ہی لوگ لائے تھے۔ اور نوحؑ نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا بسم اللہ مجرہا و مرسہا

وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّىْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۴۱ وَهِىَ تَجْرِىْ بِهِمْ

(خدا ہی کے نام سے اسکا بہاؤ اور ٹھہراؤ ہے) کشتی میں سوار ہو جاؤ بیشک میرا پروردگار بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور کشتی ہے

فِىْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۚ وَنَادٰى نُوْحُ ٳبْنَهٗ وَكَانَ فِىْ

پہاڑوں کی سی (اونچی) لہروں میں ان لوگوں کو لیے ہوئے چلی جا رہی ہے۔ اور نوحؑ نے اپنے بیٹے ؎۲ کو جو ان

مَعْزِلٍ يّٰبُنَىَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۴۲

سے الگ تھلگ ایک گوشہ میں تھا آواز دی اے میرے فرزند آ ہماری کشتی میں سوار ہو لے اور کافروں کے ساتھ نہ رہ۔

قَالَ سَاٰوِىْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِىْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ

وہ بولا (مجھے معاف کیجئے) میں ابھی تو کسی پہاڑ کا سہارا پکڑتا ہوں جو مجھے پانی (میں ڈوبنے) سے بچا لے گا (نوحؑ)

لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ

نے اس سے) کہا (ارے کمبخت) آج خدا کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں مگر خدا ہی جس پر رحم فرمائیگا۔ اور (یہ

بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ۝۴۳ وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ

بات ہو رہی تھی کہ) یکایک دونوں باپ بیٹے کے درمیان ایک موج حائل ہو گئی اور وہ ڈوب کر رہ گیا۔ اور جب (خدا کی

ابْلَعِىْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِىْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَ

طرف سے) حکم دیا گیا کہ اے زمین اپنا پانی جذب کرلے اور اے آسمان (برسنے سے) تھم جا اور پانی گھٹ گیا اور (لوگوں کا)

قُضِىَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِىِّ وَقِيْلَ بُعْدًا

کام تمام کر دیا گیا اور کشتی جودی پہاڑ پر جا ٹھہری اور ہر (چہار) طرف پکار دیا گیا کہ ظالم لوگوں کو (خدا کی رحمت سے)

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۴۴ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ

دوری ہے۔ اور (جسوقت نوحؑ کا بیٹا غرق ہو رہا تھا) نوحؑ نے اپنے پروردگار کو پکارا اور عرض کی اے میرے

اِنَّ ابْنِىْ مِنْ اَهْلِىْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ

پروردگار اس میں تو شک نہیں کہ میرا بیٹا میرے اہل میں شامل ہے اور (تونے وعدہ کیا تھا کہ تیرے اہل کو بچا لونگا اور)

الْحٰكِمِيْنَ ۝۴۵ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ

اس میں تو شک نہیں کہ تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سارے (جہان کے) حاکموں سے بڑا حاکم ہے۔ (تو میرے بیٹے کو نجات

عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ

دے دے۔ خدا نے) فرمایا اے نوحؑ (تم یہ کیا کہہ رہے ہو) ہرگز وہ تمہارے ؎۳ اہل میں شامل نہیں وہ بیشک بدچلن ہے تو (دیکھو)



؎۱ حام، سام، یافث۔ یہ تینوں بیٹے تھے۔ اور تین ان کی بیویاں تھیں اور ایک خود حضرتؑ کی بیوی جو ایماندار تھیں اور ایک خود، آٹھ ہوئے۔ اور بہتر آدمی اُمت کے اسی ہوئے۔ اسی سے تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وما امن معہ الا قلیل ۱۲

؎۲ اسکا نام کنعان تھا اور اس کی ماں کا نام واعلہ یہ دونوں کشتی پر سوار نہیں ہوئے اور پانی سے جہنم کی آگ میں پہنچے۔ اسکے علاوہ حضرت نوحؑ کے تین صاحبزادے اور تھے۔ حام سام یافث جن کی اولاد سے ساری دُنیا ہے۔ کیونکہ جب حضرت نوحؑ کشتی سے اُترے تھے تو کوہ جودی ہی کے دامن میں ایک بستی آباد کی اور وہیں رہ گئے اور اسکا نام سوق الثمانین (اسی آدمیوں کا بازار) رکھا۔ خدا کی شان چند دن کے بعد وہاں ایک ایسا مرض پھیلا، جس سے اولادِ نوحؑ کے علاوہ سب مومنین مر گئے صرف یہی تین صاحبزادے اپنی بیویوں سمیت رہ گئے۔ انہی سے دُنیا پھیلی، اسی وجہ سے حضرت نوحؑ کو آدم ثانی کہتے ہیں ۱۲۔

؎۳ چونکہ کنعان ظاہر طور ایماندار تھا اور حضرت نوحؑ اس کے باطن حال سے واقف نہ تھے، اور خدا نے انکے لڑکے بالوں کی نجات کا وعدہ کیا تھا۔ اس وجہ سے آپ اسکے ڈوبنے پر بے چین ہو گئے۔ اور خدا کی بارگاہ میں گویا محبت کا شکوہ کیا۔ مگر چونکہ خدا فرما چکا تھا کہ مجھ سے کافروں کی سفارش نہ کرنا۔ اس وجہ سے ایسا جواب ملا۔ خلاصہ: اس سوال وجواب کے دو نتیجے بہت عمدہ نکلے ایک تو یہ کہ عمدہ خاندان کچھ کام نہیں آتا۔ اپنے حالت اچھی ہونی چاہیئے ؎

چو کنعان را طبیعت بے ہنر بود
پیمبر زادگی قدرش نیفزود!

دُوسرے یہ کہ انسانی نافرمانی کی بدولت خاندان سے بھی خارج ہو جاتا ہے، اور اسی بنا پر والدین کی نافرمانی عاق ہونے کا باعث ہوتی۔

نافرمان بیٹا خاندان سے خارج

عِلْمٌ ؕ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ۝۴۶ قَالَ

جس کا تمہیں علم نہیں ہے مجھ سے اس کے بارے میں درخواست نہ کیا کرو میں تمہیں سمجھائے دیتا ہوں کہ نادانوں کی سی باتیں نہ کیا کرو۔

رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ

نوحؑ نے عرض کی اے میرے پروردگار میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ جس چیز کا مجھے علم نہ ہو میں اس کی درخواست کروں اور

وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝۴۷ قِیْلَ

اگر تو مجھے (میرے قصور) نہ بخش دے گا اور مجھ پر رحم نہ کھائیگا تو میں سخت گھاٹا اٹھانے والوں میں ہو جاؤنگا۔ (جب طوفان

یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ عَلَیْكَ وَ عَلٰۤی اُمَمٍ

جاتا رہا تو) حکم دیا گیا اے نوحؑ ہماری طرف سے سلامتی اور ان برکتوں کے ساتھ کشتی سے اترو جو تم پر ہیں اور جو لوگ تمہارے

مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَ اُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ یَمَسُّهُمْ مِّنَّا

ساتھ ہیں ان میں سے کچھ لوگوں پر اور (تمہارے بعد) کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہیں ہم تھوڑے ہی دن بعد بہرہ ور کریں گے پھر

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝۴۸ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَاۤ اِلَیْكَ ۚ

ہماری طرف سے انکو (نافرمانی کی وجہ سے) دردناک عذاب پہنچے گا (اے رسولؐ) یہ غیب کی چند خبریں ہیں جن کو ہم تمہاری طرف وحی

مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَاۤ اَنْتَ وَ لَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛؕ

کے ذریعہ پہنچاتے ہیں (جو) اس کے قبل نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہاری قوم ہی (جانتی تھی) تم صبر کرو۔ اس میں شک نہیں

فَاصْبِرْ ۛؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝۴۹ وَ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ

کہ آخرت (کی خوبیاں) پرہیزگاروں ہی کے واسطے ہیں۔ اور (ہمنے) قوم عاد کے پاس ان کے بھائی

هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

ہودؑ کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) اور انہوں نے (اپنی قوم سے) کہا اے میری قوم خدا ہی کی پرستش کرو اس کے سوا

غَیْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ۝۵۰ یٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ

کوئی تمہارا معبود نہیں تم بس نرے افترا پرداز ہو۔ اے میری قوم میں اس (سمجھانے) پر

عَلَیْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى الَّذِیْ فَطَرَنِیْ ؕ اَفَلَا

تم سے کچھ مزدوری نہیں مانگتا۔ میری مزدوری تو بس اس کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا تو کیا تم (اتنا بھی)

تَعْقِلُوْنَ ۝۵۱ وَ یٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا

نہیں سمجھتے۔ اور اے میری قوم اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا مانگو پھر اس کی بارگاہ میں (اپنے گناہوں سے)

اِلَیْهِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ یَزِدْكُمْ

توبہ کرو تو وہ تم پر موسلادھار مینہ آسمان سے برسائے گا (خشک سالی نہ ہوگی) اور تمہاری قوت میں اور قوت بڑھا دیگا

قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَ لَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ ۝۵۲ قَالُوْا

لہ اور مجرم بن کر اس سے منہ نہ موڑو۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ اے ہودؑ تم ہمارے پاس کوئی

یٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَیِّنَةٍ وَّ مَا نَحْنُ بِتَارِكِیْۤ

دلیل لے کر تو آئے نہیں اور ہم تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں کو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہم

ہود کا قصہ

لہ ایک شخص نے امام حسن علیہ السلام سے ایک فرزند کی تمنا کی۔ آپ نے فرمایا خدا سے استغفار کر چنانچہ اس نے روزانہ سات مرتبہ استغفار کرنا شروع کیا تو خدا نے اسے فرزند نرینہ عطا فرمایا۔ شدہ شدہ یہ خبر معاویہ کو پہنچی تو اس نے اس شخص سے کہا کہ تو نے یہ کیوں نہ پوچھا کہ آپ نے کہاں سے اخذ کیا۔ اتفاقاً ایک روز امام حسنؑ معاویہ کے پاس تشریف لے گئے تو وہ پوچھ بیٹھا۔ آپ نے فرمایا کیا تو نے ہود کے قصہ میں یزدکم قوۃ الی قوتکم نہیں پڑھا ہے۔ ۱۲

اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۵۳ اِنْ

تم پر ایمان لانے والے ہیں۔ ہم تو بس یہ کہتے ہیں کہ

نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ

ہمارے خداؤں میں سے کسی نے تمہیں مجنون بنا دیا ہے (اسی وجہ سے تم بہکی بہکی باتیں کرتے ہو)

اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝۵۴

ہودؑ نے جواب دیا بے شک میں خدا کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ تم خدا کے سوا جن کو اسکا شریک بناتے ہو

مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ۝۵۵ اِنِّيْ

اُن سے میں بیزار ہوں تو تم سب کے سب میرے ساتھ مکاری کرو اور مجھے (دم مارنے کی) مہلت بھی نہ دو (تو بھی

تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ

مجھے پرواہ نہیں کیونکہ میں تو صرف خدا ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے اور

اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۵۶

روئے زمین پر جتنے چلنے والے ہیں سب کی چوٹی اسی کے ہاتھ میں ہے اسمیں تو شک ہی نہیں کہ میرا پروردگار (انصاف کی)

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَ

سیدھی راہ پر ہے۔ اس پر بھی اگر تم (اسکے حکم سے) منہ پھیرے رہو تو جو حکم دے کر میں تمہارے پاس بھیجا گیا تھا اُسے تو میں یقیناً

يَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا ؕ

پہنچا چکا۔ اور میرا پروردگار (تمہاری نافرمانی پر تمہیں ہلاک کر کے) تمہارے سوا دوسری قوم کو تمہارا جانشین کریگا اور تم اسکا

اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝۵۷ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا

کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے اسمیں تو شک نہیں کہ میرا پروردگار ہر چیز کا نگہبان ہے۔ اور جب ہمارا (عذاب کا) حکم آپہنچا تو ہم

نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَ

نے ہودؑ کو اور جو لوگ اس کے ساتھ ایمان لے[1] لائے تھے اپنی مہربانی سے نجات دی اور سب کو سخت

نَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝۵۸ وَتِلْكَ عَادٌ ۟ۙ جَحَدُوْا

عذاب سے بچا لیا۔ (اے رسولؐ) یہ حالات قوم عاد کے ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار

بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ

کی آیتوں سے انکار کیا اور اس کے پیغمبروں کی نافرمانی کی۔ اور ہر سرکش دشمن (خدا) کے حکم پر چلتے رہے

عَنِيْدٍ ۝۵۹ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ

اور اس دُنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی (لگی رہے گی)

الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ

دیکھو قوم عاد[2] نے اپنے پروردگار کا انکار کیا۔ دیکھو ہودؑ کی قوم عاد (ہماری بارگاہ سے) دھتکاری

قَوْمِ هُوْدٍ ۝۶۰ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ

پڑی ہے۔ اور (ہم نے) قوم ثمود کے پاس ان کے بھائی صالحؑ کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو انہوں نے (اپنی قوم سے)

[1] چار ہزار آدمی تھے۔ جن کو حضرت ہود نے پہلے ہی سے باہر نکل جانے کا حکم دے دیا تھا۔ اور یہ لوگ عذاب سے محفوظ رہے۔ ۱۲

[2] انکا تفصیلی قصہ سورۂ اعراف میں دیکھو۔ ۱۲

توبہ استغفار کے فوائد

قوم صالحؑ کا قصہ

اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ

کہا۔ اے میری قوم خدا ہی کی پرستش کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں اسی نے تم کو زمین (کی مٹی) سے پیدا کیا اور

مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ

تم کو اس میں بسایا تو اس سے مغفرت کی دعا مانگو۔ پھر اس کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ بیشک میرا پروردگار (ہر شخص کے)

تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ۝۶۱ قَالُوْا يٰصٰلِحُ

قریب (اور سب کی) سنتا اور دعا قبول کرتا ہے۔ وہ لوگ کہنے لگے اے صالحؑ

قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ

اس کے پہلے تو تم سے ہماری امیدیں وابستہ تھیں تو کیا اب تم جس چیز کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے تھے اس کی

مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ

پرستش سے ہمیں روکتے ہو اور جس دین کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو ہم تو اس کی نسبت ایسے شک میں پڑے ہیں کہ اس

اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝۶۲ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى

نے متحیر کر دیا ہے۔ صالحؑ نے جواب دیا اے میری قوم بھلا دیکھو تو کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے روشن دلیل پر

بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ

ہوں اور اس نے مجھے اپنی (بارگاہ سے) رحمت (نبوت) عطا کی ہے اس پر بھی اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو

مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۫ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ

خدا (کے عذاب) سے (بچانے میں) میری مدد کون کریگا۔ پھر تم سوائے نقصان کے میرا کچھ بڑھا تو دو گے

تَخْسِيْرٍ ۝۶۳ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا

نہیں۔ اے میری قوم یہ خدا کی (بھیجی ہوئی) اونٹنی ہے تمہارے واسطے (میری نبوت کا) ایک معجزہ ہے تو اس کو

تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ

(اس کے حال پر) چھوڑ دو کہ خدا کی زمین میں (جہاں چاہے) کھائے اور اسے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ (ورنہ پھر) تمہیں

عَذَابٌ قَرِيْبٌ ۝۶۴ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ

فوراً ہی (خدا کا) عذاب لے ڈالے گا۔ اس پر بھی ان لوگوں نے اس کی کوچیں کاٹ (کر مار) ڈالا تب صالحؑ نے کہا اچھا

ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ۝۶۵ فَلَمَّا

تین دن تک (اور) اپنے اپنے گھر میں چین اڑا لو یہی (خدا کا) وعدہ ہے جو کبھی جھوٹا نہیں ہوتا۔ پھر جب ہمارا (عذاب کا)

جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

حکم آپہنچا تو ہم نے صالحؑ اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لا چکے تھے اپنی مہربانی سے نجات دی اور اس دن کی

بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِىِٕذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ

رسوائی سے بچا لیا اس میں شک نہیں کہ تیرا پروردگار

الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝۶۶ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ

زبردست غالب ہے۔ اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو ایک سخت چنگھاڑ نے لے ڈالا تو وہ لوگ اپنے

فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿٦٧﴾ كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ؕ
اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ اور ایسے مرمٹے کہ گویا ان میں کبھی بسے ہی نہ تھے تو دیکھو قوم ثمود ۱ؑ
اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿٦٨﴾ وَ
نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی (اور سزا دی گئی) سُن رکھو کہ قوم ثمود اس کی بارگاہ سے دھتکاری ہوئی ہے اور
لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰی قَالُوْا سَلٰمًا ؕ
ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری لے کر آئے اور انہوں نے (ابراہیمؑ کو سلام کیا (اور
قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا
ابراہیمؑ نے سلام کا جواب دیا۔ پھر ابراہیمؑ بلا توقف ایک بچھڑے کا ۲ؑ بھنا ہوا گوشت لے آئے (اور ساتھ
رَاٰۤ اَیْدِیَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْهِ نَكِرَهُمْ وَ اَوْجَسَ مِنْهُمْ
کھانے بیٹھے) پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ اسکی طرف نہیں بڑھتے تو ان کی طرف سے بدگمان ہوئے اور جی ہی جی میں
خِیْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰی قَوْمِ لُوْطٍ ﴿٧٠﴾ وَ
ان سے ڈر گئے (اس کو فرشتہ سمجھا اور) کہنے لگے آپ ڈر یئے نہیں ہم تو قوم لوطؑ کی طرف (انکی سزا کیلئے) بھیجے گئے ہیں
امْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَ مِنْ
اور ابراہیمؑ کی بیوی (سارہ) کھڑی ہوئی تھیں ۳ؑ وہ (یہ خبر سن کر) ہنس پڑیں تو ہم نے (انہیں فرشتوں کے ذریعہ سے)
وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ ﴿٧١﴾ قَالَتْ یٰوَیْلَتٰۤی ءَاَلِدُ وَ اَنَا
اسحٰق (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دی اور اسحٰق کے بعد یعقوب کی۔ وہ کہنے لگی اے ہے کیا اب میں بچہ جنَنے
عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ ﴿٧٢﴾
بیٹھوں گی۔ میں تو بڑھیا ہوں اور میرے میاں (بھی) بوڑھے ہیں یہ تو ایک بڑی تعجب خیز بات ہے۔
قَالُوْۤا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكٰتُهٗ
وہ فرشتے بولے (ہاں بی بی) تم خدا کی قدرت سے تعجب کرتی ہو۔ اے اہلبیت نبوت تم پر خدا کی رحمت
عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ﴿٧٣﴾ فَلَمَّا
اور اس کی برکتیں نازل ہوں، اس میں شک نہیں کہ وہ قابل حمد (و ثنا) بزرگ ہے۔ پھر جب ابراہیمؑ (کے دل)
ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ الرَّوْعُ وَ جَآءَتْهُ الْبُشْرٰی یُجَادِلُنَا
سے خوف جاتا رہا اور ان کے پاس (اولاد) کی خوشخبری بھی آچکی تو ہم سے قوم لوطؑ کے بارے ۴ؑ میں
فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿٧٤﴾ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ ﴿٧٥﴾
جھگڑنے لگے (ناز سے سفارش کرنے لگے) بیشک ابراہیمؑ بردبار نرم دل (ہر بات میں خدا کی طرف) رجوع کرنیوالے تھے۔
یٰۤاِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ
(ہم نے کہا) اے ابراہیمؑ اس بات میں ہٹ مت کرو (اس بارے میں) جو حکم تمہارے پروردگار کا تھا وہ قطعاً آچکا
رَبِّكَ ۚ وَ اِنَّهُمْ اٰتِیْهِمْ عَذَابٌ غَیْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿٧٦﴾ وَ لَمَّا
اور اس میں شک نہیں کہ ان پر ایسا عذاب آنیوالا ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتا۔ اور جب ہمارے بھیجے

## حضرت اسحاقؑ کی پیدائش

۱ؑ انکا قصہ بھی سورۃ اعراف میں تفصیل مذکور ہو چکا ہے۔ ۱۲

۲ؑ چونکہ یہ فرشتے نوجوان حسین لڑکے کی صورت میں آئے تھے اور آتے ہی حضرت ابراہیمؑ سے کہا۔ اے خلیل کیا تم مہمان نہیں چاہتے یہ سنتے ہی آپؑ نے ان کو مہمان خانہ میں جگہ دی اور خود گھر میں کھانے کے واسطے آئے مگر سخی کے گھر میں کھانا کہاں۔ آپ نے فرمایا اے سارہ ایسے حسین اور نیک اور خوش خلق مہمان آئے ہیں کہ میں نے تمام عمر میں ایسے آدمی نہیں دیکھے ان کے لیے جلدی کھانا تیار کرو۔ حضرت سارہ نے عرض کی اور کوئی سامان تو موجود نہیں مگر میں نے ایک بچھڑا پالا ہے، جسے بہت پیار کرتی ہوں۔ اگر کہیے تو اسے ذبح کرا کے گوشت بھون دوں۔ غرض گوشت تیار ہوا۔ اور آپؑ لے کر مہمانوں کے پاس آئے مگر جب دیکھا کہ یہ لوگ نہیں کھاتے ہیں تو ڈرے کیونکہ اس زمانہ کا دستور تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کے پاس برے ارادے سے آتا تو اسکا کھانا نہ کھاتا مگر جب ان لوگوں نے اپنا فرشتہ ہونا ظاہر کیا تب آپ کو اطمینان ہوا۔ ۱۲

۳ؑ اس آیت کا جو ترجمہ علامہ حافظ فرمان علی نے کیا ہے وہی ترجمہ باختلاف الفاظ مولانا شاہ عبد القادر دہلوی ——— مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی شمس العلماء نذیر احمد دہلوی، شیخ الہند مولانا محمود حسن بجنوری دیوبندی، مولانا اشرف علی تھانوی مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے بھی کیا ہے۔ نیز یہی تفسیر محمدی ترجمہ تفسیر ابن کثیر المتوفی ۷۷۴ھ طبع دہلوی ۱۳۵۵ھ میں ہے۔ سب نے "ضحکت" کا ترجمہ مختلف الفاظ میں ہنسنا کیا ہے۔ پوری آیت کا ترجمہ بالفاظ احمد رضا خاں بریلوی یہ ہے۔ اور اسکی بیوی کھڑی تھی وہ ہنسنے لگی تو ہم نے اسے اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحٰق کے پیچھے یعقوب کی۔ کلید القرآن جیبی طبع لاہور کے صفحہ ۱۸۱ میں بھی بحوالہ آیت اس کا ترجمہ یہ مرقوم ہے۔ "وہ ہنسی" میرے نزدیک اس مقام پر ضحکت کا ترجمہ "ہنسنا" صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ۔ ۱: قرینہ اور موقع و محل اس ترجمہ کی حمایت میں نہیں ہے۔ ۲: لغت اس موقع کے لیے اس سے بہتر اور مناسب معنی پیش کر رہا ہے۔ ۳: اس ترجمہ کو

(باقی صفحہ ۲۷۶ پر)

جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا

ہوئے فرشتے (لڑکوں کی صورت میں) لوطؑ کے پاس آئے تو انکے خیال سے رنجیدہ ہوئے اور ان کے

وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ﴿٧٧﴾ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُونَ

آنے سے تنگدل ہوگئے اور کہنے لگے کہ یہ (آجکا دن) سخت مصیبت کا دن ہے۔ اور انکی قوم (لڑکوں کا آنا سن کر

اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُونَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ

بُرے ارادے سے) انکے پاس دوڑتی ہوئی آئی اور یہ لوگ اس کے قبل بھی برے برے کام کیا کرتے تھے۔ لوطؑ نے

يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

(جب انکو آتے دیکھا تو) کہا۔ اے میری قوم یہ میری قوم کی بیٹیاں (موجود) ہیں (ان سے نکاح کر لو) یہ تمہارے واسطے

لَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿٧٨﴾

(جائز اور) صاف ستھری ہیں تو خدا سے ڈرو اور مجھے میرے مہمان کے بارے میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی بھی سمجھدار

قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَ

آدمی نہیں ہے۔ ان (کمبختوں) نے جواب دیا تم کو تو خوب معلوم ہے کہ تمہاری قوم کی لڑکیوں کی ہمیں کچھ حاجت نہیں

اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿٧٩﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ

ہے اور جو بات ہم چاہتے ہیں وہ تم خوب جانتے ہو۔ لوطؑ نے کہا کاش مجھ میں تمہارے مقابلہ کی قوت [2]

اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿٨٠﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ

ہوتی یا کسی مضبوط قلعہ میں پناہ لے سکتا۔ وہ فرشتے بولے اے لوطؑ ہم تمہارے پروردگار کے بھیجے

لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ

ہوئے (فرشتے) ہیں (تم گھبراؤ نہیں) یہ لوگ تم تک ہرگز دسترس نہیں پا سکتے تو تم کچھ رات رہے اپنے لڑکوں بالوں سمیت

وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا

نکل بھاگو اور تم میں سے کوئی ادھر مڑ کر بھی نہ دیکھے مگر تمہاری بیوی کہ اس پر بھی یقیناً وہی عذاب نازل [3] ہونے

مَآ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ

والا ہے جو ان لوگوں پر نازل ہوگا۔ اور ان (کے عذاب) کا وعدہ بس صبح ہے کیا صبح قریب

بِقَرِيْبٍ ﴿٨١﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ

نہیں ہے۔ پھر جب ہمارا (عذاب کا) حکم آ پہنچا تو ہم نے (بستی کی زمین کے طبقے) الٹ

اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ﴿٨٢﴾

کر اس کے اوپر کے حصہ کو اس کے نیچے کا بنا دیا اور اس پر ہم نے کھرنجے دار پتھر تابڑ توڑ برسائے جن پر

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿٨٣﴾

تمہارے پروردگار کی طرف سے نشان بنائے ہوئے تھے۔ اور وہ بستی (ان) ظالموں (کفار مکہ) سے کچھ دور نہیں [4]

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اور ہم نے مدین والوں کے پاس ان کے بھائی شعیبؑ کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا۔ انہوں نے (اپنی قوم سے) کہا۔ اے



---

[1] ان سے پانچ شہر آباد تھے۔ سدوم عاصبور، داودان، طوافیم، صعدا۔ ان پانچ شہروں میں سب کفار ہی رہتے تھے مگر صعدا میں کچھ مومنین بھی تھے۔ اور حضرت لوطؑ سدوم میں رہتے اور زراعت کرتے تھے۔ چنانچہ جب فرشتے پہنچے تو آپ کھیت ہی میں تھے۔ ۱۲

[2] اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ فقط برگزیدۂ خدا، یا نبی، یا معصوم ہونا، دشمن کے دفیعہ کے لیے کافی نہیں ہے جب تک ظاہری سامان مہیا نہ ہو اسی بنا پر حضرت لوطؑ نے یہ تمنا کی۔ ۱۲

[3] کیونکہ حضرت لوطؑ اپنے لڑکے بالوں کو لے کر باہر نکلے ہی تھے کہ ایک سخت آواز کان میں پہنچی۔ ان کی بیوی نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور کہنے لگی ہائے میری قوم، اسی وقت ایک پتھر اس کے سر پر بھی گرا، اور وہیں ٹھنڈی ہوگئی اور اس پر عذاب اس وجہ سے ہوا کہ یہ بھی کافرہ تھی اور فرشتوں کے آنے کی لوگوں کو اس نے خبر دی تھی جس پر وہ لوگ دوڑے ہوئے آئے تھے۔ اور حضرت لوطؑ نے اپنا دروازہ بند کر لیا تھا اور جس سے بات کرنا ہوتا تھا تو پچھواڑے کی کھڑکی سے بات کرتے۔ اسی پر فرشتوں نے اپنی حالت ظاہر کر کے انکو مطمئن کیا۔ ۱۲

[4] وما ھی من الظالمین ببعید یعنی وہ پتھر (جنکا وصف بیان کیا گیا ہے) تمہاری امت کے ظالموں سے (اے محمدؐ) کچھ دور نہیں۔ چنانچہ کتاب کافی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے ذیل میں مروی ہے۔ یعنی تمہاری امت کے ظالمین اگر وہ قوم لوط کی طرح بدکاری کریں اور تفسیر عیاشی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص لواطہ پر اصرار کرتے ہوئے مرے تو وہ نہیں مرتا مگر یہ کہ خداوند عالم اسی قسم کے پتھروں میں سے ایک پتھر اس کے مارتا ہے جس سے اس کی موت واقع ہوتی ہے اور وہ پتھر کسی کو نظر نہیں آتا۔ تفسیر قمی میں بھی تقریباً اسی مضمون کی روایت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے (دیکھو تفسیر برہان تفسیر مجمع البیان تفسیر صافی بحوالہ کافی و تفسیر عیاشی و قمی) (ا ح)

حضرت شعیبؑ کا قصہ

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَ

میری قوم خدا کی عبادت کرو۔ اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں اور ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو میں تو

الْمِيْزَانَ اِنِّىْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

تم کو آسودگی میں دیکھ رہا ہوں (پھر گھٹانے کی کیا ضرورت ہے) اور میں تم پر اس دن کے عذاب

عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝۸۴ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَ

سے ڈرتا ہوں جو (سب کو) گھیر لے گا۔ اور اے میری قوم پیمانہ اور ترازو انصاف کے ساتھ

الْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاۗءَهُمْ وَ

پورے پورے رکھا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور

لَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝۸۵ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ

زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ اگر تم سچے مومن ہو تو خدا کا بقیہ[1]

لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ڬ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝۸۶

تمہارے واسطے کہیں اچھا ہے اور میں تو کچھ تمہارا نگہبان نہیں۔

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ

(وہ لوگ) کہنے لگے اے شعیب کیا تمہاری نماز (جسے تم پڑھا کرتے ہو) تمہیں یہ سکھاتی ہے کہ

اٰبَاۗؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰۗؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ

جن (بتوں) کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے آئے انہیں ہم چھوڑ بیٹھیں یا ہم اپنے مالوں میں جو کچھ چاہیں کر بیٹھیں

الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ۝۸۷ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ

[2] تم ہی تو بس ایک بردبار اور سمجھدار (رہ گئے) ہو شعیب نے کہا اے میری قوم کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اگر میں اپنے پروردگار کی

عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ

طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے (حلال) روزی کھانے کو دی ہے (تو میں بھی تمہاری طرح حرام

اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰي مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ اِنْ اُرِيْدُ

کھانے لگوں) اور میں تو یہ نہیں چاہتا کہ جس کام سے تم کو روکوں تمہارے برخلاف آپ اس کو کرنے لگوں۔

اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ

میں تو جہاں تک مجھ سے بن پڑے اصلاح کے سوا (کچھ اور) چاہتا ہی نہیں اور میری تائید تو خدا کے سوا اور کسی سے

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝۸۸ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ

ہو ہی نہیں سکتی اسی پر میں نے بھروسا کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اے میری قوم میری ضد کہیں تم سے ایسا

شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ

جرم نہ کرا دے کہ جیسی مصیبت قوم نوحؑ یا قوم ہودؑ یا قوم صالحؑ پر نازل ہوئی تھی۔ ویسی مصیبت تم پر بھی آ پڑے

اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۭ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ

اور لوطؑ کی قوم (کا زمانہ) تو (کچھ ایسا) تم سے دور نہیں (انہیں) سے



امام آخر الزمان کی نسبت پیشین گوئی

[1] صبانی نے جو اہل سنت کے ایک زبردست عالم ہیں فصول مہمہ میں ایک طولانی روایت میں آخر الزمانؑ کے ظہور کی علامات میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ اس کے آخر میں لکھتے ہیں کہ اس وقت ہمارا قائم ظہور کریگا۔ اور خانہ کعبہ کی دیوار پر سہارا دے کر کھڑا ہوگا اور خاص مومنین سے تین سو تیرہ آدمی اس کے پاس جمع ہوں گے تو سب سے پہلے وہ اس آیت بقیۃ اللہ خیر لکم ان کنتم مومنین وما انا علیکم بحفیظ کی تلاوت کریگا اور کہے گا میں بقیہ خدا اور اسکا خلیفہ اور تم پر اس کی حجت ہوں اس وقت سے تمام لوگ "یا بقیۃ اللہ" کہہ کر اس کی طرف خطاب کریں گے۔ ۱۲

[2] ان نفعل کا جملہ معطوف ہے۔ ما یعبد اباؤنا کے جملہ پر پس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ کیا تمہاری نماز تم کو حکم دیتی ہے کہ جس چیز کی ہمارے باپ دادا عبادت کیا کرتے تھے۔ اس کو ہم چھوڑ دیں یا ہم اپنے مالوں میں سے اپنی مرضی کے مطابق تصرف کرنا چھوڑ دیں۔ واضح رہے کہ ان نفعل کے جملہ کو ان نترک پر معطوف قرار دینا درست نہیں ہے ورنہ آیت کے معنی فاسد ہو جاتے ہیں۔ (ا ح)

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷۴

ارشادات آل محمدؐ کی تائید حاصل نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ قوم لوط پر عذاب نازل کرنے کے لیے جو فرشتے جا رہے تھے خدا نے انہیں وہاں جانے سے پہلے جو حضرت ابراہیمؑ کے پاس بھیجا تھا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ انہیں اسی عمر میں جبکہ دونوں طرف سے تولید کی مایوسی ہو چکی تھی ولادت اسحٰقؑ کی بشارت دیں چنانچہ وہ آئے اور انہوں نے بشارت دی۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ حضرت سارہ قطعی طور پر اس وقت یائسہ تھیں اور ان کے شوہر حضرت ابراہیمؑ بوڑھے ہو چکے تھے کیونکہ ان کی عمر ۹۹ برس کی اور ابراہیمؑ کی عمر ۱۲۵ برس کی ہو چکی تھی اور تولید کے لیے حیض کا آنا ضروری تھا۔ لہٰذا جونہی فرشتوں نے حکم خدا پہنچایا اور تولید اسحٰقؑ کی بشارت دی۔ وہ اس کے فوراً بعد حکم خدا سے حائضہ ہو گئیں۔ مجمع

باقی صفحہ ۲۷۷ پر

بِبَعِيدٍ ﴿٨٩﴾ وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ
عبرت حاصل کرو) اور اپنے پروردگار سے اپنی مغفرت کی دعا مانگو پھر اسی کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ بیشک میرا
رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ ﴿٩٠﴾ قَالُوا يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا
پروردگار بڑا مہربان اور محبت والا ہے۔ وہ لوگ کہنے لگے۔ اے شعیب جو تم باتیں کہتے ہو ان میں سے
مِمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا ۖ وَلَوْلَا
اکثر تو ہماری سمجھ ہی میں نہیں آتیں۔ اور اس میں تو شک نہیں کہ ہم تمہیں اپنے لوگوں میں بہت کمزور سمجھتے ہیں اور اگر
رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ﴿٩١﴾
تمہارا قبیلہ نہ ہوتا تو ہم تمکو (کب کا) سنگسار کر چکے ہوتے اور تم تو ہم پر کسی طرح غالب نہیں آسکتے۔ شعیب نے کہا
قَالَ يَا قَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ
اے میری قوم کیا میرے قبیلہ کا دباؤ تم پر خدا سے بھی بڑھ کر ہے (کہ تمکو اس کا یہ خیال ہے) اور خدا کو تم لوگوں نے
وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۖ إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿٩٢﴾
اپنی پس پشت ڈال دیا۔ بیشک میرا پروردگار تمہارے سب اعمال پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اور اے میری
وَيَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ سَوْفَ
قوم تم اپنی جگہ (جو چاہو) کرو میں بھی (بجائے خود کچھ) کرتا ہوں۔ عنقریب ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا
تَعْلَمُونَ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ
کہ کس پر عذاب نازل ہوتا ہے۔ جو اس کو (لوگوں کی نظروں میں) رُسوا کر دے گا (اور یہ بھی معلوم ہو
كَاذِبٌ ۖ وَارْتَقِبُوا إِنِّي مَعَكُمْ رَقِيبٌ ﴿٩٣﴾ وَلَمَّا جَاءَ
جائے گا کہ) کون جھوٹا ہے۔ تم بھی منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ اور جب ہمارا (عذاب کا)
أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ
حکم آپہنچا تو ہم نے شعیبؑ اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے۔ اپنی مہربانی سے بچا لیا
مِنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا
اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا۔ ان کو ایک چنگھاڑ نے لے ڈالا۔ پھر وہ سب کے سب اپنے گھروں میں
فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٩٤﴾ كَأَنْ لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَا
اوندھے پڑے رہ گئے (اور وہ ایسے مرمٹے کہ) گویا ان بستیوں میں کبھی بسے ہی نہ تھے۔
بُعْدًا لِمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ ﴿٩٥﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا
سُن رکھو کہ جس طرح ثمود خدا کی بارگاہ سے دھتکارے گئے اسی طرح اہل مدین کی بھی دھتکاری ہوئی اور بیشک
مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿٩٦﴾ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَ
ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں اور روشن دلیل (دے کر) فرعون اور اس کے امراء کے پاس
مَلَئِهِ فَاتَّبَعُوا أَمْرَ فِرْعَوْنَ ۖ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ
(پیغمبر بنا کر) بھیجا تو لوگوں نے فرعون ہی کا حکم مان لیا (اور موسیٰؑ کی ایک نہ سنی) حالانکہ فرعون کا حکم کچھ چنچا سمجھا

ع ٨



حضرت موسیٰ کا قصہ

لے ان کا قصہ بھی تفصیلاً سورۃ اعراف پارہ نہم میں گذر چکا ہے۔ ۱۲

بقیہ حاشیہ ص ۲۷۶

البحرین میں ہے کہ آیت میں تقدم اور تاخر ہے۔ بشرناھا باسحٰق فضحکت ہم نے انکو ولادت اسحٰق کی بشارت دی۔ اور وہ فوراً حائضہ ہوگئیں۔ اس مقام پر ہنسنے کا کیا تعلق ہے پھر اس کے علاوہ لفظ "ضحکت" کے معنی لغت میں حاضت کے موجود ہیں مجمع البحرین ص ۵ میں ہے ضحکت اے حاضت یعنی حیض والی ہو گئی منتہی الادب جلد ۳ ص ۱۵۳۶ میں ہے ضحك الارنب حیض آورد خرگوش وقیل منہ فضحکت فبشرناہا یعنی مادہ خرگوش حائضہ ہوگئی اور کہا گیا ہے کہ یہی معنی قول خدا کے ہیں یعنی سارہ حائضہ ہوگئی اور ہم نے انہیں اسحٰق کی بشارت دے دی یہی کچھ المصباح المنیر فیومی جلد ۲ ص ۴ طبع مصر ولغات الحدیث وحید الزماں جلد ۳ ص ۱۲ میں بھی ہے تفاسیر عامہ میں بھی یہی کچھ مرقوم ہے تفسیر بیضاوی ص ۱۹۶ میں ہے فضحکت، حاضت یعنی وہ حیض والی ہوگئی۔ قاضی بیضاوی نے اس کی تائید میں عرب کے ایک شاعر کا شعر بھی پیش کیا ہے ؎

وعهدی بسلمی ضحکا فی لبانة
ولم تعد حقا ثديها ان تحلما

مجاہد نے بھی ضحکت بمعنی حاضت بیان کیا ہے یقال ضحکت الارنب اے حاضت یعنی عرب بولتے ہیں کہ مادہ خرگوش حائضہ ہوگئی۔ عرب کا ایک شاعر کہتا ہے۔

ضحك الارانب فوق الصفا
كمثل دم الجوف يوم اللقاء

مترجم تفسیر ابن عباس مولانا عابد الرحمٰن صدیقی نے تنویر المقیاس جلد ۲ ص ۶۲ میں میر محمد کریم نے تفسیر کشف الحقائق جلد ۱ ص ۳۴۳ میں لکھا ہے فضحکت سارہ حائض شد حضرت سارہ کو حیض آگیا تفسیر خازن جلد ۳ ص ۱۹۸ طبع مصر میں ہے قال اللیث فی ھذہ الآیة فضحکت اے طمثت وحکی الازھری عن بعضھم فی قولہ فضحکت اے حاضت ان حضرات نے ضحکت کا ترجمہ حاضت کیا ہے یعنی سارہ حائضہ ہوگئیں۔ علامہ بغوی نے بحوالہ مجاہد وعکرمہ لکھا ہے ضحکت اے

(باقی ص ۲۸۰ پر)

بِرَشِيدٍ ۝٩٧ يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۖ

ہوا نہ تھا۔ قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا۔ اور ان کو دوزخ میں لے جا جھونک دیگا

وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ ۝٩٨ وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ لَعْنَةً وَ

اور یہ لوگ کس قدر بڑے گھاٹ اُتارے گئے اور (اس دُنیا میں بھی) لعنت ان کے پیچھے پیچھے لگا

يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ ۝٩٩ ذَٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ

دی گئی اور قیامت کے دن بھی لگی رہے گی، کیا بُرا انعام ہے جو انھیں ملا۔ (اے رسول) یہ چند بستیوں کے

الْقُرَىٰ نَقُصُّهُ عَلَيْكَ ۖ مِنْهَا قَائِمٌ وَحَصِيدٌ ۝١٠٠ وَمَا

حالات ہیں جو ہم تم سے بیان کرتے ہیں ان میں سے بعض تو اس وقت تک قائم ہیں اور بعض کا تہس نہس ہوگیا۔ اور

ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِنْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ۖ فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ

ہم نے کسی طرح ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ ان لوگوں نے آپ اپنے اوپر (نافرمانی کر کے) ظلم کیا پھر جب تمہارے

آلِهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ

پروردگار کا (عذاب کا) حکم آپہنچا تو نہ ان کے وہ معبود ہی کام آئے جنھیں خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے اور نہ

لَمَّا جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتْبِيبٍ ۝١٠١ وَ

ان معبودوں نے ہلاک کرنے کے سوا کچھ فائدہ ہی پہنچایا (بلکہ انھی کی پرستش کی بدولت عذاب آیا) اور

كَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۚ

(اے رسول) بستیوں کے لوگوں کی سرکشی سے جب تمہارا پروردگار عذاب میں پکڑتا ہے تو ایسی ہی ہوتی ہے۔

إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ ۝١٠٢ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِمَنْ

بے شک اس کی پکڑ تو بڑی دردناک (اور) سخت ہوتی ہے۔ اس میں تو شک نہیں کہ اس میں اس شخص کے واسطے

خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمٌ مَجْمُوعٌ لَهُ

جو عذاب آخرت سے ڈرتا ہے (ہماری قدرت کی) ایک نشانی ہے۔ یہ وہ روز ہوگا کہ سارے (جہاں کے) لوگ جمع

النَّاسُ وَذَٰلِكَ يَوْمٌ مَشْهُودٌ ۝١٠٣ وَمَا نُؤَخِّرُهُ إِلَّا

کیے جائیں گے اور یہی وہ دن ہوگا کہ (ہماری بارگاہ میں) سب حاضر کیے جائیں گے۔ اور ہم بس ایک معین مدت تک

لِأَجَلٍ مَعْدُودٍ ۝١٠٤ يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا

اس میں دیر کر رہے ہیں۔ جس دن وہ آپہنچے گا تو بغیر حکم خدا کوئی شخص بات بھی تو نہیں کر سکے

بِإِذْنِهِ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ ۝١٠٥ فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا

گا پھر کچھ لوگ ان میں سے بدبخت ہوں گے۔ اور کچھ نیک بخت۔ تو جو لوگ بدبخت ہیں

فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ ۝١٠٦ خَالِدِينَ فِيهَا

وہ دوزخ میں ہوں گے۔ اور اسی میں ان کی ہائے وائے اور چیخ و پکار ہوگی۔ وہ لوگ جب تک آسمان اور زمین ہے

مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ۚ

ہمیشہ اسی میں رہیں گے مگر جب تمہارا پروردگار (نجات دینا) چاہے۔ بیشک تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے۔



لہ اسی مطلب کو سورۃ نبا، پارہ ۳۰ میں یوں ذکر فرمایا ہے کہ ولا یتکلمون الا من اذن له الرحمٰن یہ ایک وقت کا حال ہے۔ اور ایک وقت ایسا بھی ہوگا کہ کسی کو بات کرنے کی مجال نہ ہوگی۔ چنانچہ سورۃ مرسلات میں فرماتا ہے ھذا یوم لا ینطقون ولا یؤذن لھم فیعتذرون ۔۱۲

ے فغی النار علی بن ابراہیم قمی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس آیت میں دنیا کی آگ مراد ہے جو قیامت سے پہلے ہوگی۔ اسی طرح اس کے بعد کی آیت واما الذین سعدوا ففی الجنۃ خلدین فیھا میں جنت سے مراد دُنیا کی جنتیں ہیں جن کی طرف مومنین کی روحیں منتقل کی جاتی ہیں اور غیر مجذوذ کا مطلب یہ ہے کہ اس عطاء کا سلسلہ آخرت کی نعمتوں سے منقطع نہیں ہے بلکہ متصل ہے اور یہ ان لوگوں کے قول کی رد ہے جو عذاب قبر کا اور قیامت سے پہلے عالم برزخ میں ثواب وعقاب کا انکار کرتے ہیں دیکھو تفسیر قمی ص ۳۲۸ جزو اول طبع نجف اشرف (ا ح)

قیامت میں دو قسم کے لوگ ہوں گے

اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا
اور جو لوگ نیک بخت ہیں وہ تو بہشت — کر ہی کے رہتا ہے۔
فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ
میں ہوں گے (اور) جب تک آسمان [1] و زمین (باقی) ہیں وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ مگر جب آپ کا
اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾ فَلَا تَكُ فِيْ
پروردگار چاہے (سزا دے کر) آخر میں جنت میں لے جائے۔ یہ وہ بخشش ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگی۔ تو یہ لوگ (خدا کے علاوہ)
مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ
جس کی پرستش کرتے ہیں تم اس سے شک میں نہ پڑنا۔ یہ لوگ تو بس ویسی عبادت کرتے ہیں جیسی ان سے پہلے
اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَ اِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ
ان کے باپ دادا کرتے تھے اور ہم ضرور (قیامت کے دن) ان کو (عذاب کا) پورا پورا حصہ بلا کم و کاست
مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ
دیں گے۔ — اور ہم نے موسیٰ کو کتاب توریت عطا کی تو اس میں (بھی) جھگڑے ڈالے گئے۔
وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَ
اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے (تاخیر عذاب کا) حکم قطعی پہلے ہی نہ ہو چکا ہوتا تو ان کے درمیان (کب کا) فیصلہ
اِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۱۰﴾ وَ اِنَّ كُلًّا لَّمَّا
یقیناً ہو گیا ہوتا اور یہ لوگ (کفار مکہ) بھی اس (قرآن) کی طرف سے بہت گہرے شک میں پڑے ہیں۔ اور اس میں تو شک ہی
لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾
نہیں کہ تمہارا پروردگار ان کی کارستانیوں کا بدلہ بھرپور دے گا۔ (کیونکہ) جو ان کی کرتوتیں ہیں اس سے وہ خوب واقف ہے۔
فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَ مَنْ تَابَ مَعَكَ وَ لَا تَطْغَوْا ؕ
تو (اے رسولؐ) جیسا تمہیں حکم دیا ہے تم اور وہ لوگ بھی جنہوں نے تمہارے ساتھ (کفر سے) توبہ کی ہے ٹھیک ثابت قدم رہو
اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾ وَ لَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ
اور سرکشی نہ کرو (کیونکہ) تم لوگ جو کچھ بھی کرتے ہو اسے یقیناً وہ دیکھ رہا ہے۔ اور (مسلمانو) جن لوگوں نے (ہماری نافرمانی کر کے)
ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ
اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔ ان کی طرف مائل [2] نہ ہونا ورنہ تم تک بھی (دوزخ کی) آگ آ لپٹے گی۔ اور خدا کے سوا
اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ
اور لوگ تمہارے سرپرست بھی نہیں ہیں تو پھر تمہاری کوئی مدد بھی نہیں کریگا۔ اور (اے رسولؐ) دن کے دونوں
النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ
کنارے اور کچھ رات گئے نماز [3] پڑھا کرو (کیونکہ) نیکیاں یقیناً گناہوں کو دور کر دیتی ہیں، اور
السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَ اصْبِرْ فَاِنَّ
ہماری یاد کرنے والوں کے لیے یہ باتیں نصیحت و عبرت ہیں۔ — اور (اے رسولؐ) تم صبر کرو کیونکہ خدا

[1] اسکا یا تو یہ مطلب ہے کہ چونکہ عرب کے محاورات میں آسمان و زمین کی بقا ہمیشگی کے معنی میں مستعمل ہے۔ اس وجہ سے خدا نے بھی ان ہی کے محاورات کے موافق یوں فرمایا اور مطلب یہ ہے کہ ان پر ہمیشہ عذاب ہوگا۔ یہ نہیں کہ جب تک دنیا کے آسمان و زمین ہیں۔ کیونکہ یہ دونوں تو قیامت میں فنا ہو جائیں گے یا یہ مطلب ہے کہ اس دنیا کے آسمان زمین مراد نہیں بلکہ آخرت کے آسمان و زمین، اور یہ ظاہر ہے کہ وہ بہشت دوزخ کے ساتھ ساتھ ہمیشہ رہیں گے۔ اور خدا نے بھی ایک جگہ یوں فرمایا ہے: یوم تبدل الارض غیر الارض والسمٰوٰت وبرزوا للہ الواحد القہار جس دن زمین و آسمان بدل کر دوسرے بنائے جائیں گے۔ ۱۲

[2] حضرت رسولؐ سے روایت ہے کہ قیامت میں ایک منادی ندا کریگا۔ کہاں ہیں ظلم کرنیوالے اور ان کے مددگار اور جن لوگوں نے ان کے واسطے دوات میں صوف ڈالا یا قلم سے مد کھینچا ہو۔ ان کو بھی ظالموں کے ساتھ لاؤ۔ ۱۲

[3] اس سے پانچوں وقت کی نمازوں کا وجوب نکل آیا۔ کیونکہ دونوں کنارے سے نماز صبح اور ظہر و عصر مراد ہے اور کچھ رات گئے سے مغرب و عشاء۔ ۱۲

ایمان پر ثابت قدم رہو

ظالم کی اعانت بھی ظلم ہے

اللهَ لَا يُضِيعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝١١٥ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ
نیکی کرنیوالوں کا اجر برباد نہیں کرتا. پھر جو لوگ تم سے پہلے گزر چکے ہیں ان میں کچھ لوگ ایسے عقل والے کیوں نہ ہوئے. جو

الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوا بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ
(لوگوں کو) روئے زمین پر فساد پھیلانے سے روکا کرتے (ایسے لوگ تھے تو) مگر بہت

فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيلًا مِمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ
تھوڑے سے اور یہ انہیں لوگوں سے تھے جن کو ہم نے (عذاب سے) بچالیا اور جن لوگوں

الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا اُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ۝١١٦
نے نافرمانی کی تھی وہ انہی (لذتوں) کے پیچھے پڑے رہے جو انہیں دی گئی تھیں اور یہ لوگ مجرم تھے ہی.

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا
اور تمہارا پروردگار ایسا (بے انصاف) کبھی نہ تھا کہ بستیوں کو زبردستی اجاڑ دیتا، اور وہاں کے لوگ

مُصْلِحُونَ ۝١١٧ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً
نیک چلن ہوں. اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو بے شک تمام لوگوں کو ایک ہی (قسم کی) امت بنا

وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ۝١١٨ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ
دیتا (مگر اس نے نہ چاہا اسی وجہ سے) لوگ ہمیشہ آپس میں پھوٹ ڈالا کریں گے. مگر جس پر تمہارا پروردگار رحم

رَبُّكَ ۚ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۚ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ
فرمائے. اور اس لیے تو اس نے ان لوگوں کو پیدا کیا. اور (اسی وجہ سے تو) تمہارے پروردگار کا حکم

لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ ۝١١٩ وَ
قطعی پورا ہو کر رہا کہ ہم یقیناً جہنم کو تمام جنات اور آدمیوں سے بھر دیں گے. اور

كُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ
(اے رسولؐ) پیغمبران ماسلف کے حالات میں سے ہم ان تمام قصوں کو تم سے بیان کیے دیتے ہیں.

فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِي هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّ
جن سے ہم تمہارے دل کو مضبوط کر دیں گے. اور ان ہی قصوں میں تمہارے پاس حق (قرآن) اور مومنین

ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِينَ ۝١٢٠ وَقُلْ لِّلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ
کے لیے نصیحت اور یاددہانی بھی آگئی. اور (اے رسولؐ) جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان سے کہو

اعْمَلُوا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ۚ اِنَّا عٰمِلُونَ ۝١٢١ وَانْتَظِرُوا ۚ
کہ تم بجائے خود عمل کرو. ہم بھی کچھ (بجائے خود) کرتے ہیں. اور (نتیجہ کا) تم بھی انتظار کرو

اِنَّا مُنْتَظِرُونَ ۝١٢٢ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
ہم بھی منتظر ہیں اور سارے آسمان و زمین کی پوشیدہ باتوں کا علم خاص خدا ہی کو

وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ
ہے. اور اسی کی طرف ہر کام پھر پھر کر لوٹتا ہے. تم بھی اسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو.



پانچوں وقت کی نماز کا موجب

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷۷

حاضت فی الوقت. وہ اسی وقت حائضہ ہوگئی. معالم التنزیل بغوی برحاشیہ خازن جلد ۳ صفحہ ۱۹۷ طبع مصر علامہ قرطبی لکھتے ہیں قال مجاہد وعکرمہ حاضت وکانت آئیسۃ وہ یائیسہ تھیں. انہیں حیض آگیا عرب کا شاعر کہتا ہے ؎

وانی لاٰتی العرس عند طهورها
واهجرها يوما اذا انت ضاحكا

تفسیر قرطبی جلد ۹ صفحہ ۹۹ طبع مصر ان سب کو جانے دیجئے. ارباب عصمت کا ارشاد بھی یہی ہے کہ اس آیت میں ضحکت کے معنی اور اسکا مطلب حاضت ہے چنانچہ کتاب معانی الاخبار شیخ صدوق المتوفی ۳۸۱ھ صفحہ ۲۲۴، تفسیر عیاشی تفسیر قمی جلد ا صفحہ ۳۳۴ تفسیر مجمع البیان جلد ا طبع ایران تفسیر صافی صفحہ ۲۱۴ تفسیر البہیۃ ملا بہاؤ الدین الہندی صفحہ ۵۹۵ برحاشیہ لوامع التنزیل جلد ۵ صفحہ ۵۹۸ وحاشیہ تفسیر بیضاوی علامہ بہاؤ الدین عاملی صفحہ ۱۹۶ وتفسیر عمدۃ البیان مولانا عمار علی جلد ۲ صفحہ ۶۹ وتفسیر توضیح المجید علامہ سید علی جلد ا صفحہ ۶۶ میں ہے. عن الصادق ضحکت ای حاضت وقد کان ارتفع حیضہا منذ دہر طویل. حضرت امام جعفر صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ طویل مدت سے حضرت سارہ کا حیض بند ہو چکا تھا لیکن جب خدا نے ولادت اسحاقؑ کی خوشخبری دی فضحکت تو وہ فی الفور حائضہ ہوگئیں یہی کچھ تفسیر البرہان صفحہ ۲۸۵ میں بھی ہے. (ن ح)

ے اس مقام پر یہ شبہ نہ ہو کہ حضرت ابراہیمؑ کی بیوی کو خدا نے اہل بیت میں داخل کیا ہے. کیونکہ اس کے قبل کی آیت میں جتنا خطاب حضرت سارہ کی طرف ہے. واحد مونث حاضر کے صیغہ میں اور اس آیت میں ضمیر کم جمع مذکر حاضر کی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کے مخاطب کچھ اور لوگ ہیں اور یہ آیت یہاں خواہ مخواہ داخل کر دی گئی ہے. ۱۲

ف یہ حضرت ابراہیمؑ کا منتہائے رحم و کرم تھا کہ آپ قوم لوطؑ کے بارے میں تاخیر عذاب کے متمنی ہوئے اور فرشتوں سے مناظرہ کرنے لگے. مگر جب خدا نے اس سے منع کر دیا تو چپ ہو رہے ۱۲

عَلَيۡهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۝۱۲۳

اور جو کچھ تم لوگ کرتے ہو خدا اس سے بے خبر نہیں۔

## (۱۲) سُوۡرَةُ يُوۡسُفَ مَكِّيَّةٌ (۵۳)

اٰیاتھا ۱۱۱ — رکوعاتھا ۱۲

سورۂ یوسف مکّہ میں نازل ہُوا اور اس کی ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(میں) اس خدا کے نام سے (شروع کرتا ہُوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

الٓرٰ ۚ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ۝۱ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا

الٓرٰ۔ یہ واضح و روشن کتاب کی آیتیں ہیں۔ ہم نے اس کتاب (قرآن) کو

عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ۝۲ نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ

عربی زبان میں نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھو۔ (اے رسُولؐ) ہم تم پر یہ قرآن نازل کرکے

اَحۡسَنَ الۡقَصَصِ بِمَاۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ ۖۗ

تمہیں ایک نہایت عمدہ [1] قصّہ بیان کرتے ہیں۔ اگرچہ تم اس کے پہلے

وَاِنۡ كُنۡتَ مِنۡ قَبۡلِهٖ لَمِنَ الۡغٰفِلِيۡنَ ۝۳ اِذۡ قَالَ

(اس سے) بالکل بے پروا تھے۔ (وہ وقت یاد کرو)

يُوۡسُفُ لِاَبِيۡهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡ رَاَيۡتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوۡكَبًا

جب یوسفؑ نے اپنے باپ سے کہا۔ اے ابّا میں نے گیارہ [2] ستاروں اور سُورج چاند کو

وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ رَاَيۡتُهُمۡ لِىۡ سٰجِدِيۡنَ ۝۴ قَالَ

(خواب میں) دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ یہ سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ یعقوبؑ نے

يٰبُنَىَّ لَا تَقۡصُصۡ رُءۡيَاكَ عَلٰۤى اِخۡوَتِكَ فَيَكِيۡدُوۡا

کہا اے بیٹا (دیکھو خبردار) کہیں اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ دُہرانا (ورنہ) وہ لوگ تمہارے

لَكَ كَيۡدًا ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ۝۵

لیے مکّاری کی تدبیر کرنے لگیں گے۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ شیطان آدمی کا کھُلا ہُوا دشمن ہے۔

وَكَذٰلِكَ يَجۡتَبِيۡكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنۡ تَاۡوِيۡلِ

اور جو (تم نے دیکھا ہے) ایسا ہی ہوگا کہ تمہارا پروردگار تم کو برگزیدہ کرے گا اور تمہیں خوابوں کی

الۡاَحَادِيۡثِ وَيُتِمُّ نِعۡمَتَهٗ عَلَيۡكَ وَعَلٰۤى اٰلِ يَعۡقُوۡبَ

تعبیر سکھائے گا اور جس طرح اس سے پہلے تمہارے دادا پردادا، ابراہیم اور اسحٰق پر اپنی نعمتیں پوری

كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَيۡكَ مِنۡ قَبۡلُ اِبۡرٰهِيۡمَ وَ

کرچکا ہے۔ اسی طرح تم پر اور یعقوبؑ کی اولاد پر اپنی نعمت پوری کرے گا۔

اِسۡحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ۝۶ لَقَدۡ كَانَ فِىۡ

بیشک تمہارا پروردگار بڑا واقف کار حکیم ہے۔ (اے رسُولؐ) یُوسفؑ اور ان کے

---

[1] اور قصوں سے اس قصّہ کے اچھے ہونے کی اگرچہ مفسّرین نے بہت سی توجیہیں کی ہیں۔ حتیٰ کہ بعض لوگوں نے تین سو وجہیں بیان کی ہیں مگر میرے خیال میں اس قصّہ کے سب سے اچھا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اور قصوں میں اخلاق و ناموس کے جزئی نتیجے نکلتے ہیں اور یہ قصّہ اخلاق و ناموس کے کلیات کا حاوی ہے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

[2] حضرت یوسفؑ نے یہ خواب دیکھا تھا کہ آسمان کے دروازے کھُل گئے اور ایک عظیم نور ظاہر ہُوا جس سے سارا جہان روشن ہوگیا۔ دریا موجیں مارتا ہے مچھلیاں طرح طرح کی زبان میں تسبیح کرتی ہیں۔ میں ایک اونچے پہاڑ پر کھڑا ہوں میرے گرد ہرے ہرے درخت ہیں۔ نہریں جاری ہیں اور مجھے ایک نورانی پوشاک پہنائی گئی جس سے سب چیزیں روشن ہوئیں۔ زمین کے خزانے کی کنجیاں میرے سامنے لاکے رکھی گئیں پھر سورج چاند اور گیارہ ستاروں نے اتر کر میرے سامنے سجدہ کیا۔ نورِ عظیم کی تعبیر سلطنت ہے۔ نورانی پوشاک سے نبوت یا مصر کی عزّت و حکومت سُورج سے حضرت یعقوبؑ چاند سے حضرت یوسفؑ کی خالہ جنہوں نے پالا اور انہی کو ماں کہتے تھے۔ گیارہ ستاروں سے مُراد گیارہ بھائی ہیں۔ یہ خواب حضرت یوسفؑ نے بارہ برس کے سن میں دیکھا تھا۔ اور اگرچہ حضرت یوسفؑ نے صرف حضرت یعقوبؑ سے بیان کیا تھا مگر اس وقت ان کے کسی بھائی کی بیوی جاگتی تھی۔ اُس نے سُنا اور اپنے شوہر سے کہا پھر تمام میں مشہور ہوگیا۔ ۱۲

حضرت یوسفؑ کا خواب

يُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖۤ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝۷ اِذْ قَالُوْا

بھائیوں کے قصہ میں لہ پوچھنے والے (یہود) کے لیے (تمہاری نبوت کی) یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں کہ (جب

لَيُوْسُفُ وَ اَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰۤى اَبِيْنَا مِنَّا وَ نَحْنُ

یوسفؑ کے بھائیوں نے) کہا کہ باوجود کہ ہماری بڑی جماعت ہے تاہم یوسفؑ اور اسکا حقیقی بھائی (بنیامین) ہمارے

عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِۚ ۝۸ اقْتُلُوْا

والد کے نزدیک بہت زیادہ لہ پیارے ہیں اس میں کچھ شک نہیں کہ ہمارے والد یقیناً صریح غلطی میں پڑے

يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ

ہیں (خیر تو اب مناسب یہ ہے کہ یا تو یوسفؑ کو مار لہ ڈالو یا (کم از کم) اس کو کسی جگہ (چل کر) پھینک آؤ تو البتہ

وَ تَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝۹ قَالَ قَآئِلٌ

تمہارے والد کی توجہ صرف تمہاری طرف ہو جائے گی اور اسکے بعد تم سب کے سب (باپ کی توجہ سے) بھلے آدمی ہو جاؤ

مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَ اَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ

گے۔ ان میں سے ایک کہنے والا بول اٹھا کہ یوسفؑ کو جان سے تو نہ مارو ہاں اگر تمکو ایسا ہی کرنا ہے تو اس کو کسی

يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝۱۰ قَالُوْا

اندھے کنوئیں میں (لے جا کر) ڈال دو۔ کوئی راہ گیر اسے نکال کر لے جائیگا (اور تمہارا مطلب حاصل ہو جائے گا۔)

يٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَ اِنَّا لَهٗ

سب نے (یعقوبؑ سے) کہا ابا جان آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ یوسفؑ کے بارے میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے

لَنٰصِحُوْنَ ۝۱۱ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَ يَلْعَبْ وَ اِنَّا

حالانکہ ہم لوگ تو اسکے خیرخواہ ہیں۔ آپ اسکو کل ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ ذرا (جنگل کے) پھل پھلاری کھائے اور کھیلے

لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝۱۲ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ

کودے اور ہم لوگ تو اسکے نگہبان ہیں ہی۔ یعقوبؑ نے کہا تمہارا اس کو لے جانا مجھے سخت صدمہ پہنچاتا ہے۔

وَ اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝۱۳

اور میں تو اس سے ڈرتا ہوں کہ تم سب کے سب اس سے بے خبر ہو جاؤ اور (مبادا) اسے بھیڑیا پھاڑ کھائے لہ

قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا

وہ کہنے لگے جب ہماری بڑی جماعت ہے (اس پر بھی) اگر اسکو بھیڑیا کھا جائے تو ہم لوگ یقیناً بڑے گھاٹا اٹھانے

لَّخٰسِرُوْنَ ۝۱۴ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْۤا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ

والے (نکمے) ٹھہریں گے۔ غرض یوسفؑ ہ کو جب یہ لوگ لے گئے اور اس پر اتفاق کر لیا کہ اسکو اندھے

فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ

کنوئیں میں ڈال دیں لہ اور (آخر یہ لوگ کر گزرے)، تو ہمنے یوسفؑ کے پاس وحی بھیجی کہ (تم گھبراؤ نہیں تم عنقریب

هٰذَا وَ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۵ وَ جَآءُوْۤ اَبَاهُمْ عِشَآءً

تمہیں بڑے مرتبہ پر پہنچائیں گے۔) (تب تم) ان کو اس فعل (بد سے) متنبہ کرو گے۔ جب



حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کا مشورہ

لہ چونکہ علماء یہود نے مسلمانوں سے آل یعقوبؑ کے مصر میں آنے کا سبب پوچھا تھا، اس سبب سے خدا نے پورا قصہ بیان کر دیا۔ اس کے علاوہ حضرت رسولؐ کی تشفی بھی مقصود تھی کہ جب یوسفؑ کو ان کے بھائیوں نے آنا ستایا تو تم کو تمہاری اُمت کا ستانا کیا بعید ہے۔ ۱۲

لہ اس پیار کا نتیجہ ظاہری انتظام میں اولاد کی راحت رسانی ہوتی ہے مگر غیبی انتظام نے یوسفؑ کی اذیت کا ذریعہ قرار دیا۔ ۱۲

لہ پہلے حضرت یعقوبؑ نے لیا بنت لیان بن شوراتیل سے نکاح کیا تھا۔ ان سے چھ بیٹے ہوئے۔ یہود، روبیل، شمعون، لاوی، زبالون، یشجر، پھر آپ نے راحیل سے عقد کیا۔ اس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جسکا نام دنیا تھا، اور دو بیٹے بن یامین اور یوسف، چونکہ حضرت یوسفؑ کی ماں آپ کی کمسنی میں مرگئی تھیں اسی وجہ سے ان کی خالہ راحیل نے انکو پالا تھا اور انھی کو ماں کہتے تھے۔ لیا کی ایک کنیز زلفا تھی، اس سے دو بیٹے تھے۔ حاد اور عشر اور راحیل کی بھی ایک کنیز تھی۔ اس سے بھی دو بیٹے تھے۔ دوان اور نفتالی۔ غرض بارہ بیٹے اور ایک بیٹی حضرت یعقوبؑ کی اولاد تھی۔ ۱۲

لہ جس دن حضرت یعقوبؑ سے ان لوگوں نے اس کی خواہش کی تھی اسی شب کو حضرت یعقوبؑ نے خواب میں دیکھا کہ دس بھیڑیئے یوسفؑ پر حملہ کر رہے ہیں، اور ان میں کا بڑا بھیڑیا روکتا ہے۔ اتنے میں زمین شق ہوئی اور یوسفؑ اس کے اندر چلا گیا۔ اسی وجہ سے حضرت یعقوبؑ نے یہ جواب دیا۔ ۱۲

حضرت یوسفؑ کو کنوئیں میں ڈالنا

ہ یہ سفر حالانکہ بہت مختصر سا تھا مگر اس پر بھی حضرت یعقوبؑ نے ہر چیز کا سامان ساتھ کر دیا مگر حضرت یعقوبؑ کے اوجھل ہوتے ہی وہ سب سامان بیکار ہو گئے۔ اور ان بھائیوں نے طرح طرح کی مصیبت میں مبتلا کیا تھا حتی کہ ان کے سامنے صراحی کی صراحی انڈیل دی اور یہ پیاس سے تڑپتے رہے۔ طمانچے مارے کپڑے اتار لیے۔ اور یہ اس بیکسی کی حالت میں جس کے پاس طلب رحم کو جاتے وہ آزار پہنچاتا۔ ۱۲

لہ بُرا ہو رشک و حسد کا۔ ان لوگوں نے

(باقی صفحہ ۲۸۳ پر)

يَبْكُوْنَ ﴿١٦﴾ قَالُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا

انہیں کچھ دھیان بھی نہ ہوگا۔ اور یہ لوگ رات کو اپنے باپ کے پاس (بناوٹ سے) روتے پیٹتے ہوئے آئے اور

يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَاۤ اَنْتَ

کہنے لگے۔ اے ابا ہملوگ تو جا کر دَوڑ لگانے لگے اور یوسفؑ کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ دیا۔ اتنے میں بھیڑیا

بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿١٧﴾ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ

آکر اُسے کھا گیا۔ اور ہملوگ اگرچہ سچے بھی ہوں مگر آپ کو تو ہماری بات کا یقین آنیکا نہیں۔ اور یہ لوگ یوسفؑ کے کُرتے

بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ

پر جھوٹ موٹ بھیڑیئے کا خون بھی (لگا کے) لائے تھے یعقوب نے کہا (بھیڑیئے نے نہیں کھایا) بلکہ تمہارے دل

فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾

نے تمہارے بچاؤ کے لیے ایک بات گھڑی (ورنہ گرتا پھٹا ہوا ضرور ہوتا) پھر صبر و شکر ہے اور جو کچھ تم بیان کرتے

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ

ہو۔ اس پر خدا ہی سے مدد مانگی جاتی ہے۔ اور (خدا کی شان دیکھو) ایک قافلہ (وہاں) آکر اُترا تو ان لوگوں نے اپنے سقے

قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَ

کو (پانی بھرنے) بھیجا۔ غرض اُسنے اپنا ڈول ڈالا (ہی تھا کہ یوسفؑ اسمیں ہو بیٹھے اور اسنے کھینچا تو نکل آئے) وہ پکارا اہا یہ

اللّٰهُ عَلِيْمٌ بِۢمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ

تو لڑکا ہے اور قافلہ والوں نے یوسفؑ کو قیمتی سرمایہ سمجھ کر چھپا رکھا حالانکہ جو کچھ یہ لوگ کرتے تھے۔ خدا اس سے خوب واقف

دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿٢٠﴾ ع

تھا۔ جب یوسفؑ کے بھائیوں کو خبر لگی تو آپہنچے اور انکو اپنا غلام بتایا) اور ان لوگوں نے یوسفؑ کو گنتی کے کھوٹے چند درہم (بہت

وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ

تھوڑے دام) پر بیچ ڈالا اور وہ لوگ تو (یوسفؑ) سے بیزار ہو ہی رہے تھے (یوسفؑ کو لے کر مصر پہنچے اور وہاں اُسے بڑے

مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ

نفع سے بیچ ڈالا) اور مصر کے لوگوں سے (عزیز مصر) [1] جس نے ان کو خریدا تھا اپنی بیوی (زلیخا) سے کہنے لگا اس کو

مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ۫ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ

عزت و آبرو سے رکھو، عجب نہیں یہ ہمیں کچھ نفع پہنچائے یا (شاید) اس کو اپنا بیٹا ہی بنالیں۔ اور یوں ہمنے یوسفؑ کو ملک

الْاَحَادِيْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

(مصر) [2] میں (جگہ دے کر) قابض بنایا۔ اور غرض یہ تھی کہ ہم اسے خواب کی باتوں کی تعبیر سکھائیں اور خدا تو اپنے کام

النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا

پر (ہر طرح) غالب قادر ہے مگر بہتیرے لوگ (اسکو) نہیں جانتے۔ اور جب یوسفؑ [3] اپنی جوانی کو پہنچے تو ہم نے انکو حکم (نبوت)

وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٢٢﴾ وَرَاوَدَتْهُ

اور علم عطا کیا۔ اور نیکوکاروں کو ہم یونہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ اور جس عورت کے گھر میں

[1] اسکا نام قطفیر اور توریت میں فوطیفار لکھا ہے۔ بعض سابق صحیفوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خواجہ سرا تھا، اور اس نے فقط جی بہلانے کو زلیخا سے شادی کر لی تھی۔ اور مشہور یہ ہے کہ یہ نامرد تھا۔ ١٢

[2] اکثر یہود حضرت رسولؐ سے بنی اسرائیل کے مصر میں آباد ہونے کی وجہ پوچھا کرتے۔ اس کا یہ جواب ہے۔ ١٢

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۸۲

تو یہ چاہا تھا کہ حضرت یوسفؑ اسی اندھے کنوئیں میں ٹکرا ٹکرا کر مر جائیں گے۔ مگر نظام غیب نے اسے ایسا اُلٹا کہ وہی خواب کی تعبیر کے ظاہر ہونے کا ذریعہ ہوگیا۔ ؎
"عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد" ١٢

حضرت یوسفؑ کا بکنا

بنی اسرائیل کے مصر میں جا بسنے کی وجہ

الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ

یوسف رہتے تھے (زلیخا) اسنے اپنے (ناجائز) مطلب حاصل کرنے کے لیے خود اُن سے آرزو کی اور سب دروازے

قَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْۤ اَحْسَنَ

بند کر دیئے۔ اور (بے تابانہ) کہنے لگی لو آؤ۔ یوسفؑ نے کہا معاذ اللہ وہ (تمہارے میاں) میرے مالک ہیں انہوں

مَثْوَايَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٢٣ وَ لَقَدْ هَمَّتْ

نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے۔ (میں ایسا ظلم کیونکر کر سکتا ہوں) بیشک ایسا ظلم کرنیوالے فلاح نہیں پاتے۔ زلیخا نے تو

بِهٖ ۚ وَ هَمَّ بِهَا لَوْ لَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ

ان کے ساتھ (بُرا) ارادہ کر ہی لیا تھا اور اگر یہ بھی اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھ چکے ہوتے تو قصد کر بیٹھتے (ہم نے اسکو یوں

لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَ الْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا

بچایا) تاکہ ہم اس سے بُرائی اور بدکاری کو دُور رکھیں۔ بے شک وہ ہمارے خالص بندوں

الْمُخْلَصِيْنَ ۝٢٤ وَ اسْتَبَقَا الْبَابَ وَ قَدَّتْ قَمِيْصَهٗ

سے تھا۔ اور دونوں دروازے کی طرف جھپٹ پڑے اور زلیخا نے پیچھے سے ان کا

مِنْ دُبُرٍ وَّ اَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا

کُرتا (پکڑ کر کھینچا اور) پھاڑ ڈالا۔ اور دونوں نے زلیخا کے خاوند کو دروازے کے پاس (کھڑا)[1] پایا۔ زلیخا جھٹ

جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ

(اپنے شوہر سے) کہنے لگی کہ جو تمہاری بیوی کے ساتھ بدکاری کا ارادہ کرے اس کی سزا اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ یا تو

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٢٥ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَ

قید کر دیا جائے یا دردناک عذاب میں مُبتلا کر دیا جائے۔ یوسفؑ نے کہا اس نے خود مجھ سے میری آرزو کی تھی اور

شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ

زلیخا ہی کے کنبہ والوں میں سے ایک گواہی دینے والے (دودھ پیتے بچے)[2] نے گواہی دی کہ اگر انکا کرتا آگے

مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَ هُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٢٦ وَ اِنْ

سے پھٹا ہوا ہو تو یہ سچی اور وہ جھوٹے اور اگر

كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَ هُوَ مِنَ

انکا کُرتا پیچھے سے پھٹا ہوا ہو تو یہ جھوٹی اور وہ

الصّٰدِقِيْنَ ۝٢٧ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ

سچے۔ پھر جب عزیز مصر نے انکا کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو (اپنی عورت سے) کہنے لگا

اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ۝٢٨ يُوْسُفُ

یہ تم ہی لوگوں کے چلتر ہیں، اس میں شک نہیں کہ تم لوگوں کے چلتر بڑے (غضب کے) ہوتے ہیں۔ اور (یوسف سے

اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ وَ اسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۚۖ اِنَّكِ

کہا) اے یوسف اسکو جانے دو اور (عورت سے کہا) کہ تو اپنے گناہ کی معافی مانگ کیونکہ بیشک تو ہی



زلیخا کا عاشق ہونا

حضرت یوسف کی عصمت پر دودھ پیتے بچے کی گواہی

عورتوں کے چلتر غضب کے ہیں

[1] کیونکہ یہ پہلے ہی سے کچھ اس کی سن گن پا چکا تھا۔ اور اسی ٹوہ میں آیا تھا کہ یہ دونوں کیا کرتے ہیں۔ ١٢

[2] یہ زلیخا کا ماموں یا خالہ زاد بھائی چار مہینے کا بچہ جھولے میں تھا۔ اسکا نام خلیخا تھا۔ اور حضرت یوسفؑ کے بادشاہ ہونے کے بعد یہی آپ کا وزیر بنا۔ ١٢

حضرت یوسفؑ کے حسن پر عورتوں کا ہاتھ کاٹنا

كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ۝٢٩ وَ قَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِيْنَةِ
از سرتا پا خطاوار ہے ۔ اور شہر (مصر) میں عورتیں چرچا کرنے لگیں کہ عزیز (مصر) کی بیوی
امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا
اپنے غلام سے (ناجائز) مطلب حاصل کرنے کی آرزومند ہے ۔ بیشک غلام نے اُسے الفت میں لبھا لیا ہے
حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٣٠ فَلَمَّا سَمِعَتْ
ہم لوگ تو یقیناً اُسے صریحی غلطی میں (مبتلا) دیکھتے ہیں ۔ تو جب زلیخا نے ان کے طعنے
بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَ اَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً
سُنے تو اُس نے ان عورتوں کو بلا بھیجا اور ان کیلئے ایک مجلس آراستہ کی، اور اُن میں سے ہر ایک
وَّ اٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّ قَالَتِ اخْرُجْ
عورت کے ہاتھ میں ایک چھری (اور ایک نارنج) دی اور کہہ دیا کہ جب تمہارے سامنے آئے تو کاٹ کے
عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ
ایک قاش اس کو دینا) اور یوسفؑ سے کہا کہ اب انکے سامنے سے نکل تو جاؤ تو جب ان عورتوں نے اسے دیکھا تو اسکو
وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا
بڑا حسین پایا تو سب کے سب نے (بیخودی میں) اپنے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور کہنے لگیں حاشاللہ یہ آدمی نہیں ہے یہ تو ہو
مَلَكٌ كَرِيْمٌ ۝٣١ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِيْهِ ؕ
نہ ہو بس ایک معزز فرشتہ ہے (تب زلیخا ان عورتوں سے) بولی کہ بس یہ وہی تو ہے جس کی بدولت تم سب مجھے
وَ لَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَ لَىِٕنْ لَّمْ
ملامت کرتی تھیں ۔ اور ہاں بے شک میں اس سے اپنا مطلب حاصل کرنے کی آرزومند تھی مگر یہ بچا رہا ۔ اور
يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَ لَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝٣٢
جس کام کا میں حکم دیتی ہوں ۔ اگر یہ نہ کرے گا تو ضرور قید بھی کیا جائیگا اور ذلیل بھی ہو گا ۔
قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَيْهِ ۚ وَ
(یہ سب باتیں سُنکے یوسفؑ نے میری بارگاہ میں) عرض کی اے میرے پالنے والے جس بات کی یہ عورتیں مجھے خواہش رکھتی
اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَ اَكُنْ
ہیں اسکی بہ نسبت قیدخانہ مجھے زیادہ پسند ہے ۔ اگر تو ان عورتوں کے فریب مجھ سے دفع نہ فرمائیگا تو مبادا انکی طرف مائل ہو جاؤں
مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝٣٣ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ
اور جاہلوں سے شمار کیا جاؤں ۔ تو ان کے پروردگار نے انکی سُن لی ۔ اور ان سے ان عورتوں کے مکر کو دفع
كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٣٤ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ
کردیا ۔ اس میں شک نہیں کہ وہ بڑا سننے والا واقف کار ہے پھر (عزیز مصر اور اسکے لوگوں نے)
مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰی حِيْنٍ ۝٣٥ ع
باوجودیکہ (یوسفؑ کی پاکدامنی کی) نشانیاں دیکھ لی تھیں اسکے بعد بھی انکو یہی مناسب معلوم ہوا کہ کچھ میعاد کے لیے انکو قید ہی کردیں

لے ایک حدیث میں ہے کہ یہ چالیس عورتیں تھیں، اور ان میں سے نو عورتیں حضرت یوسف کو دیکھ کر بیہوش ہوکر مرگئیں ۔ ۱۲

حضرت یوسفؑ کا قید ہونا

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ

اور یوسفؑ کے ساتھ اور بھی دو جوان لے آدمی (قید خانہ میں) داخل ہوئے (چند دن کے بعد) ان میں سے

اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ

ایک نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں شراب (بنانے کے واسطے انگور) نچوڑ رہا ہوں، اور

رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا

دوسرے نے کہا کہ میں نے (خواب میں) اپنے کو دیکھا کہ میں اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوں اور اس میں

نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ

سے چڑیاں کھا رہی ہیں (یوسف) ہم کو اسکی تعبیر بتاؤ کیونکہ ہم تمکو نیکو کاروں سے سمجھتے ہیں یوسف نے کہا جو کھانا تمہیں

دو قیدیوں کا خواب

تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ

(قید خانہ) سے دیا جاتا ہے وہ آنے بھی نہ پائیگا کہ میں اس کے تمہارے پاس آنے کے قبل ہی سے تمہیں اسکی تعبیر بتاؤں گا۔

ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا

یہ (تعبیر خواب بھی) منجملہ ان باتوں کے ہے جو میرے پروردگار نے مجھے تعلیم فرمائی ہے۔ میں ان لوگوں کا

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ وَ

مذہب چھوڑے بیٹھا ہوں، جو خدا پر ایمان نہیں لاتے اور وہ لوگ آخرت کے بھی منکر ہیں۔ اور

حضرت یوسفؑ کی ہدایت

اتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ

میں تو اپنے باپ دادا ابراہیم و اسحاق یعقوب کے مذہب کے پیرو ہوں۔

مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ

ہمیں مناسب نہیں کہ ہم خدا کے ساتھ کسی چیز کو (اسکا) شریک بنائیں یہ بھی خدا

فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

کی ایک مہربانی ہے۔ ہم پر بھی اور تمام لوگوں پر مگر بہتیرے لوگ

لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ

اسکا شکریہ (بھی) ادا نہیں کرتے۔ اے میرے قید خانہ کے دونو رفیقو (ذرا غور تو کرو) کہ بھلا جدا جدا

قیدیوں کے خواب کی تعبیر

خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ؕ ۝ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ

معبود اچھے یا خدائے یکتا زبردست۔ (افسوس) تم لوگ تو خدا کو چھوڑ کر بس

دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ

ان چند ناموں ہی کی پرستش کرتے ہو جن کو تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے گھڑ لیا ہے خدا نے

اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ

تو ان کے لیے کوئی دلیل نہیں نازل فرمائی حکومت تو بس خدا ہی کے واسطے خاص ہے۔

اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ

اس نے تو حکم دیا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ یہی سیدھا دین ہے مگر (افسوس)

لہ ان میں سے ایک بادشاہ کا ساقی تھا جس کا نام یونان تھا اور دوسرا شاہی باورچی تھا جس کا نام مجبلہ تھا۔ یہ دونوں بادشاہ کو زہر دینے کے شبہ میں قید ہوئے تھے۔ ۱۲

لہ یہ مہلت حضرت یوسف علیہ السلام نے اس لیے لی تھی کہ پہلے اپنا فرض منصبی ہدایت و نصیحت ادا کر لیں، اس کے بعد تعبیر بتائیں۔ ۱۲

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۴۰ يٰصَاحِبَيِ

بہتیرے لوگ نہیں جانتے ہیں۔ اے میرے قید خانہ کے

السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا

دونو رفیقو (اچھا اب تعبیر سنو) تم میں سے ایک (جس نے انگور دیکھا رہا ہو کر) اپنے مالک کو شراب پلانے کا کام

الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِيَ

کریگا۔ اور دُوسرا (جسنے روٹیاں سر پر دیکھی ہیں) تو سُولی دیا جائیگا اور چڑیاں اس کے سر سے (نوچ نوچ کر) کھائیں گی

الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ۝۴۱ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ

جس امر کو تم دونوں دریافت کرتے تھے وہ (یہ ہے) او فیصل لے ہو چکا ہے۔ اور ان دونوں میں سے جس کی نسبت یوسفؑ

اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۫ فَاَنْسٰىهُ

نے سمجھا تھا کہ وہ آزاد ہو جائیگا۔ اس سے کہا کہ اپنے مالک کے پاس میرا بھی تذکرہ کرنا (کہ میں بے جرم قید ہوں)

الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ۝۴۲ ع ۵

تو شیطان نے اُسے اپنے آقا سے ذکر کرنا بھلا دیا تو یوسفؑ قید خانے میں کئی برس رہے لے اور اسی اثنا میں بادشاہ

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ

سے نے (بھی) خواب دیکھا اور کہا میں نے دیکھا ہے کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں۔ ان کو سات دُبلی پتلی

يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ

گائیں کھائے جاتی ہیں، اور سات تازی سبز بالیاں (دیکھیں) اور پھر اسات سوکھی بالیاں۔ اے امیرے دربار

وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ

کے سردارو! اگر تم لوگوں کو خواب کی تعبیر دینی آتی ہو تو میرے (اس) خواب کے بارے

كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ۝۴۳ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ

میں حکم لگاؤ ان لوگوں نے عرض کی یہ تو (کچھ) خواب پریشان (سا) ہے

وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ۝۴۴ وَقَالَ

اور ہم لوگ ایسے خواب (پریشان) کی تعبیر تو نہیں جانتے ہیں اور جس نے ان

الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ

دونوں میں سے رہائی پائی تھی (ساقی) اور اس کو ایک زمانہ کے بعد (یوسفؑ کا قصہ) یاد آیا بول اُٹھا کہ مجھے (قید خانہ

بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ۝۴۵ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ

تک) جانے دیجئے تو میں اس کی تعبیر بتائے دیتا ہوں۔ (غرض وہ گیا اور یوسفؑ سے کہنے لگا) اے یوسفؑ اے

اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ

بڑے سچے (یوسف) ذرا ہمیں یہ تو بتائیے کہ سات موٹی تازی گائیوں کو سات دُبلی پتلی گائیں کھائے جاتی ہیں اور

عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ

سات بالیاں ہیں ہری کچوہ اور پھر (سات) سُوکھی مرجھائی (اسکی تعبیر کیا ہے) تو میں لوگوں کے پاس پلٹ کر جاؤں۔

بادشاہِ مصر کا خواب

لے چنانچہ تین روز کے بعد بادشاہی پیادے آئے اور ساقی کو اُس کی دیانت کی وجہ سے پہلے عہدے پر بحال کیا اور باورچی کو خیانت کی وجہ سے سُولی دی گئی۔ ۱۲

لے ساتھ برس تک حضرت یُوسفؑ قیدخانہ میں رہے۔ ۱۲

سے اسکا نام ریان تھا اور اسکا لقب بھی فرعون تھا کیونکہ اس زمانہ میں مصر کے ہر بادشاہ کو فرعون کہا کرتے تھے اسی کا پوتا ولید بن مصعب بن ریان حضرت مُوسیٰؑ کے زمانہ میں مصر کا بادشاہ تھا۔ ۱۲

بادشاہ کے خواب کی تعبیر

لَعَلِّیْۤ اَرْجِعُ اِلَی النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ

اور بیان کروں) تاکہ ان کو بھی (تمہاری قدر سے) معلوم ہو جائے۔ یوسفؑ نے کہا

تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ

(اس کی تعبیر یہ ہے) تم لوگ متواتر سات برس کاشت کاری کرتے رہو گے۔ تو جو (فصل) تم کاٹو اس

فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ

(کے دانہ) کو بالیوں ہی میں رہنے دینا (چھڑانا نہیں) مگر تھوڑا (سا بقدر) جو تم خود کھاؤ۔ اس کے

یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ مَا

بعد بڑے سخت (خشک سالی کے) سات برس آئیں گے کہ جو کچھ تم لوگوں نے ان سات سالوں کے واسطے پہلے

قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۸﴾ ثُمَّ

جمع کر رکھا ہو گا سب کھا جائیں گے مگر قدر قلیل جو تم (بیج کے واسطے) بچا رکھو گے (بس) پھر اس کے

یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ

بعد ایک ایسا سال آئیگا جس میں لوگوں کے لیے خوب مینہ برسے گا (اور انگور بھی خوب پھلے گا) اور لوگ اس سال

وَ فِیْهِ یَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ قَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖ ۚ

انہیں شراب کے لیے نچوڑیں گے۔ (یہ تعبیر سنتے ہی) بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسفؑ کو میرے حضور میں تو لے

حضرت یوسف کی پاکدامنی کی گواہی

فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ

آؤ۔ پھر جب (شاہی) چوبدار (یہ حکم لے کر) یوسفؑ کے پاس آیا تو یوسفؑ نے کہا کہ تم اپنی سرکار کے پاس پلٹ جاؤ

فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ ؕ

اور اُن سے پوچھو کہ آیا کچھ ان عورتوں کا حال بھی معلوم ہے جنھوں نے (مجھے دیکھ کر) اپنے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے کہ آیا میں انکا

اِنَّ رَبِّیْ بِكَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ ﴿۵۰﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ

طالب تھا یا وہ میری) اسمیں تو شک ہی نہیں کہ میرا پروردگار ہی انکے مکروں سے خوب واقف تھا۔ چنانچہ بادشاہ نے ان عورتوں کو طلب

اِذْ رَاوَدْتُّنَّ یُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ

کیا اور) پوچھا کہ جو وقت تم لوگوں نے یوسفؑ سے اپنا مطلب حاصل کرنیکی خواہش کی تھی تو تمہیں کیا معاملہ پیش آیا تھا وہ سب کی

لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ

سب عرض کرنے لگیں حاشاللہ ہمنے یوسفؑ میں تو کسی طرح کی برائی نہیں دیکھی تب عزیز (مصر) کی بیوی (زلیخا) بول اٹھی اب تو ٹھیک

الْعَزِیْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ؗ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ

ٹھاک حال سب پر ظاہر ہو ہی گیا۔ اصل بات یہ ہے کہ میں نے خود اس سے اپنا مطلب حاصل کرنیکی تمنا کی تھی بیشک وہ یقیناً سچا ہے

نَّفْسِهٖ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۵۱﴾ ذٰلِكَ لِیَعْلَمَ اَنِّیْ لَمْ

(یہ واقعہ چوبدار نے یوسفؑ سے بیان کیا یوسفؑ نے کہا) یہ قصہ میں نے اس لیے چھیڑا تا کہ بادشاہ کو معلوم ہو جائے کہ میں نے

اَخُنْهُ بِالْغَیْبِ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ ﴿۵۲﴾

عزیز کی غیبت میں اس کی امانت میں خیانت نہیں کی اور خدا خیانت کرنیوالوں کی مکاری ہرگز چلنے نہیں دیتا۔

ل یا خواب کی تعبیر معلوم ہو جائے۔ (ا ح)

## وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ

اور (یوں تو) میں بھی اپنے نفس کو (ترکِ اولیٰ سے) بے لوث نہیں کہتا ہوں کیونکہ (بظاہر بشر ہوں اور) نفس برابر برائی کی طرف

اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۵۳ وَقَالَ

ابھارتا ہی رہتا ہے مگر جس پر میرا پروردگار رحم فرمائے (اور گناہ سے بچائے) اس میں شک نہیں کہ میرا پروردگار بڑا بخشنے والا

الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ

مہربان ہے۔ اور بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسف کو میرے پاس لے آؤ میں انکو اپنے ذاتی کام کے لیے خاص کر لونگا۔ پھر جب اُس

قَالَ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَكِیْنٌ اَمِیْنٌ ۝۵۴ قَالَ

نے یوسف سے باتیں کیں (تو یوسف کی قابلیت اعلیٰ ثابت ہوئی اور) اُس نے کہا کہ تم آج (سے) ہماری سرکار میں یقیناً باوقار

اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ۝۵۵

اور معتبر ہو۔ یوسف نے کہا (جب آپنے میری قدر دانی کی ہے تو) مجھے ملکی خزانے پر مقرر کیجئے کیونکہ میں اسکا امانتدار خزانچی (اور اسکے

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنْهَا

حساب کتاب سے بھی) واقف ہوں (غرض یوسف شاہی خزانوں کے افسر مقرر ہوئے) اور ہمنے یُوں یوسف کو ملکِ مصر کا قابض ۲

حَیْثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا

بنایا کہ اسمیں جہاں چاہیں رہیں۔ ہم جس پر چاہتے ہیں اپنا فضل کرتے ہیں اور ہم نیکو کاروں کے

نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝۵۶ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ

اجر کو اکارت نہیں کرتے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے

لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝۵۷ ع وَجَآءَ اِخْوَةُ یُوْسُفَ

رہے انکے لیے آخرت کا اجر اس سے کہیں بہتر ہے (اور چونکہ کنعان میں بھی قحط تھا اس وجہ سے) یوسف کے

فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝۵۸ وَلَمَّا

(سوتیلے) بھائی (غلہ خریدنے کو مصر میں آئے) ۳ اور یوسف کے پاس گئے تو اُسنے انکو فوراً پہچان لیا اور وہ لوگ انکو نہ

جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ

پہچان سکے۔ اور جب یوسف نے انکے (غلہ) کا سامان درست کر دیا (اور وہ رخصت ہونے) تو یوسف نے اُن سے کہا

اَبِیْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْۤ اُوْفِی الْكَیْلَ وَاَنَا خَیْرُ

کہ (ایکی آنا تو) اپنے سوتیلے بھائی کو (جسے گھر چھوڑ آئے ہو) میرے پاس لیتے آنا کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں یقیناً ناپ بھی پورا

الْمُنْزِلِیْنَ ۝۵۹ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَا كَیْلَ لَكُمْ

دیتا ہوں اور میں بہت اچھا مہمان نواز بھی ہوں ۴ پس اگر تم اسکو میرے پاس نہ لاؤ گے تو تمہارے لیے نہ میرے پاس کچھ (غلہ

عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ۝۶۰ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ

وغیرہ) ہوگا نہ تم لوگ میرے قریب ہی آنے پاؤ گے۔ وہ لوگ کہنے لگے ہم اس کے والد سے اس کے بارے

اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ۝۶۱ وَقَالَ لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا

میں جاتے ہی درخواست کریں گے اور ہم ضرور اس کام کو کریں گے۔ اور یوسف نے اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ انکی (جمع پونجی) انکے

---

**حضرت یوسف کی رہائی**

۱ کلام کی پختگی سے حضرت یوسف کی لیاقت وقابلیت ثابت ہوئی۔ سچ ہے

تا مرد سخن نگفتہ باشد
عیب وہنرش نہفتہ باشد

جب حضرت یوسف کو یہ افسری ملی اُس وقت آپ کا سن ۳۳ برس کا تھا۔ اور جب آپ چالیس برس کے ہوئے اور بادشاہ کو آپ کے حسن تدبیر پر کامل اطمینان ہو گیا۔ تو اُس نے اپنا جڑاؤ تاج آپ کے سر پر رکھا۔ اور شاہی خلعت پہنایا اور اپنی خاص تلوار حمائل کی اور اپنے تخت پر بٹھایا اور تمام اراکین سلطنت کو آپ کی خدمت میں مقرر کیا اور سلطنت کے تمام امور آپ کے سپرد کر کے خود دستبردار ہوا اور حضرت یوسف کو یوں سلطنت ملی اور اسی وقت اعلان نبوت کیا اور ایک سو بیس برس کے سن میں انتقال فرمایا۔ ۱۲

**حضرت یوسف کا خزانچی مقرر ہونا**

۲ جب ارزانی کے سات برس گزر گئے۔ اور گرانی شروع ہوئی، اور حضرت یوسف نے غلہ فروخت کرنا شروع کیا تو پہلے سال رُوپے کے عوض دُوسرے سال زیورات وجواہرات، تیسرے سال چوپایوں، جانوروں چوتھے سال غلاموں، لونڈیوں، پانچویں سال گھروں اور درختوں اور اثاث البیت، چھٹے سال کھیتوں نہروں کے عوض غلہ دیا۔ اور جب ان لوگوں کی ملک میں کوئی چیز باقی نہ رہی تو ساتویں سال لوگوں کی جانوں کا مول دے کر کے غلہ دیا غرض اس تمام ملک میں کوئی متنفس ایسا نہ تھا جو حضرت یوسف کا غلام یا لونڈی نہ ہو یوں خدا نے حضرت یوسف سے غلامی کا دھبہ مٹا دیا، اور تمام ملک کو آپ کا غلام بنا دیا۔ ۱۲

**بھائیوں کا غلہ لینے آنا**

۳ چونکہ حضرت یوسف نے ارزانی کے زمانہ میں آئندہ کے قحط کے خیال سے بہت وافر غلہ جمع کر لیا تھا اور جب قحط کا زمانہ آیا تو اس طرح فروخت کرنا شروع کیا کہ کسی کو ضرورت سے زیادہ نہ دیتے تھے، تا کہ لوگ جمع یا تجارت نہ کرنے لگیں اور یہ خبر تمام اطراف وجوانب میں مشہور ہو گئی تو کنعان سے حضرت یوسف کے بھائی بھی غلہ لینے آئے ۱۲

۴ یعنی چاہے کتنے ہی مہمان آئیں میں اکتاتا نہیں ہوں ۱۲

بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا

بوروں میں (چپکے سے رکھ دو) تاکہ جب یہ لوگ اپنے اہل (وعیال) کے پاس لوٹ کر جائیں تو اپنی پونجی کو پہچان لیں (اور اس

اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى

طمع میں) شاید پھر پلٹ کے آئیں۔ غرض جب یہ لوگ اپنے والد کے پاس پلٹ

اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ

کے آئے تو سب نے مل کر عرض کی۔ اے ابا ہمیں (آئندہ) غلہ ملنے کی ممانعت کر دی گئی ہے تو آپ ہمارے ساتھ

اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ

ہمارے بھائی بنیامین کو بھیج دیجئے تاکہ ہم پھر غلہ لائیں اور اسکی پوری حفاظت کریں گے۔ یعقوب[1] نے کہا میں اس

عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ

کے بارے میں تمہارا اعتبار نہیں کرتا مگر ویسا ہی جیسا اس سے پہلے اس کے ماں جائے بھائی کے بارے میں کیا تھا

خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ وَلَمَّا فَتَحُوْا

تو خدا اسکا سب سے بہتر حفاظت کرنیوالا ہے۔ اور وہی سب سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے۔ اور جب ان لوگوں نے اپنے

مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا

اپنے اسباب کھولے تو اپنی اپنی پونجی کو دیکھا کہ بعینہٖ واپس کر دی گئی ہے تو (اپنے باپ سے) کہنے لگے۔ اے

يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ

ابا ہمیں (اور) کیا چاہئے (دیکھئے) یہ ہماری (جمع) پونجی تک تو ہمیں واپس دے دی گئی اور (غلہ منفعت ملا اب

اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ

بن یامین کو جانے دیجئے تو) ہم اپنے اہل وعیال کے واسطے غلہ لاویں لائیں اور اپنے بھائی کی پوری حفاظت کریں۔

يَّسِيْرٌ ۝ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ

اور ایک بار شتر غلہ اور زیادہ لائیں گے (یہ جواب کی دفعہ لانے تھے) تھوڑا سا غلہ ہے[2] یعقوب نے کہا کہ جب تک تم

مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ

لوگ میرے سامنے خدا سے عہد نہ کر لو گے کہ تم اسکو ضرور مجھ تک صحیح (سالم) لے آؤ گے مگر ہاں جب تم خود گھیرے میں

فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ

آجاؤ (تو مجبوری ہے ورنہ) میں تمہارے ساتھ ہرگز اسکو نہ بھیجوں گا جب ان لوگوں نے انکے سامنے عہد کر لیا کہ ہم لوگ جو کہہ رہے

وَكِيْلٌ ۝ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ

ہیں خدا اسکا ضامن ہے۔ اور یعقوب نے (نصیحتاً چلتے وقت بیٹوں سے) کہا اے فرزندو (دیکھو خبردار) سب کے سب

وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ

ایک ہی دروازے سے نہ داخل ہونا (کہیں نظر نہ لگ جائے) اور متفرق دروازوں سے داخل ہونا اور میں تم سے

مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ

اس (بلا) کو جو خدا کی طرف سے (آئے) کچھ بھی ٹال نہیں سکتا۔ حکم تو دراصل خدا ہی کے واسطے ہے میں نے اسی پر بھروسہ

[1] حضرت یعقوب نے بیٹوں سے کہا بادشاہ کو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ تمہارا ایک بھائی اور ہے؟ تو وہ کہنے لگے کہ جب ہم وہاں پہنچے تو بادشاہ نے ہم پر جاسوسی کا شبہ کیا جب ہم نے اپنا پورا حال بیان کیا تو بادشاہ نے کہا اب کی اپنے بھائی کو بھی لیتے آنا تاکہ تمہارا سچ جھوٹ ظاہر ہو، ورنہ تم کو غلہ نہ ملے گا۔ ۱۲

[2] ذٰلک کیل یسیر اس کا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک بار شتر غلہ بادشاہ کے نزدیک معمولی بات ہے۔ (ا ح)

19/19

وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝ وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ

کیا ہے اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ ؎۱ اور جب یہ سب بھائی جس طرح ان کے

حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ

والد نے حکم دیا تھا۔ اسی طرح (مصر میں) داخل ہوئے۔ مگر جو حکم خدا کی طرف سے آنے کو تھا اُسے یعقوب کچھ

اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا

بھی ٹال نہیں سکتے تھے۔ مگر (ہاں) یعقوب کے دل میں ایک تمنا تھی جسے انہوں نے یوں پورا کر لیا کیونکہ

وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

اس میں تو شک نہیں کہ اسے چونکہ ہم نے تعلیم دی تھی صاحب علم ضرور تھا۔ مگر بہتیرے لوگ (اس

لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَى يُوسُفَ آوَى إِلَيْهِ

سے بھی) واقف نہیں۔ اور جب یہ لوگ یوسف کے پاس پہنچے تو یوسف نے اپنے حقیقی بھائی کو اپنے پاس

أَخَاهُ قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا

(بغل میں) جگہ دی اور (چپکے سے) اس (بنیامین) سے کہہ دیا کہ میں تمہارا بھائی (یوسف) ہوں تو جو کچھ (بدسلوکیاں)

يَعْمَلُونَ ۝ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ

یہ لوگ تمہارے ساتھ کرتے رہے ہیں اسکا کچھ رنج نہ کرو۔ پھر جب یوسف نے انکا سازوسامان سفر (غلہ وغیرہ) درست کرا دیا تو

فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ

تو اپنے بھائی کے اسباب میں پانی کا کٹورہ (یوسف کے اشارہ سے) رکھوا دیا۔ پھر ایک منادی للکار کے بولا کہ اے قافلہ

لَسَارِقُونَ ۝ قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِمْ مَاذَا تَفْقِدُونَ ۝

والو (ہو نہ ہو) یقیناً تمہی لوگ ضرور چور ہو ؎۲ یہ سنکر (یہ) پکارنیوالوں کی طرف پھر پڑے اور کہنے لگے (آخر) تمہاری کیا چیز گم ہو گئی ہے

قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ

ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہمیں بادشاہ کا پیالہ نہیں ملتا۔ اور میں اس کا ضامن ہوں کہ جو شخص اس کو

بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ۝ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ

لا حاضر کریگا۔ اس کو ایک بار شتر (غلہ) انعام ملے گا۔ (تب) یہ لوگ کہنے لگے خدا کی قسم تم تو جانتے ہو کہ (تمہارے

مَا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ ۝

ملک میں) ہم فساد کرنے کی غرض سے نہیں آئے تھے اور ہم لوگ کچھ چور تو ہیں نہیں۔

قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ ۝ قَالُوا

تب وہ ملازمین بولے اگر تم جھوٹے نکلے تو پھر چور کی کیا سزا ہو گی۔ یہ لوگ (بے دھڑک)

جَزَاؤُهُ مَنْ وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ كَذَلِكَ

بول اُٹھے کہ اس کی سزا یہ ہے کہ جسکے بورے میں وہ پیالہ نکلے تو وہی خود اسکا بدلہ ؎۳ ہے (تو وہ مال کے بدلے میں

نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۝ فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ

غلام بنا لیا جائے) ہم لوگ تو اپنے یہاں ظالموں (چوروں) کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔ غرض یوسف نے اپنے بھائی کے تھیلے

---

؎۱ ایک روایت میں ہے کہ حضرت یعقوب نے بیٹوں کی درخواست پر اپنی طرف سے ایک خط بھی بادشاہ مصر کے نام لکھا تھا۔ اور ایک عمامہ جو حضرت ابراہیم کے ترکہ میں ملا تھا۔ بن یامین اور یہوداکی معرفت تحفہ کے طور پر بھیجا تھا اور سب بیٹوں کو شجرۃ الوداع تک پہنچانے آئے تھے۔ اور اس وقت حضرت یوسفؑ کو یاد کر کے بہت روئے تھے۔ کیونکہ ان کو بھی یہاں تک پہنچانے آئے تھے۔ ۱۲

؎۲ اس سے یہ شبہ نہ ہونا چاہیئے کہ حضرت یوسف کے آدمیوں نے ان پر افترا کیا اور جھوٹ بولے کیونکہ ان لوگوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ تم پیالہ کے چور ہو بلکہ انکو صرف چور اس واسطے کہا تھا کہ ان لوگوں نے حضرت یوسفؑ کو چرایا تھا۔ ۱۲

؎۳ کیونکہ اس وقت کا قانون یہ تھا کہ مال والا چور کو ایک سال تک اپنی خدمت میں رکھتا۔ ۱۲

ایماندار صرف خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں

أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِن وِعَاءِ أَخِيهِ ۚ كَذَٰلِكَ

کھلنے کے قبل دوسرے بھائیوں کی شلیتوں سے تلاشی شروع کی اسکے بعد (آخر میں) اسکے پیالہ کو یوسف نے اپنے

كِدْنَا لِيُوسُفَ ۖ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ

بھائی کے شلیتہ سے برآمد کیا۔ یوسف کو بھائی کے روکنے کی جھنے یوں تدبیر بتائی ورنہ بادشاہ (مصر) کے قانون کے

الْمَلِكِ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن

موافق اپنے بھائی کو روک نہیں سکتے تھے۔ مگر ہاں جب خدا چاہے ہم جسے چاہتے ہیں اس کے درجے بلند کر

نَّشَاءُ ۗ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ۝ قَالُوا إِن

دیتے ہیں۔ اور (دنیا میں) ہر صاحب علم سے بڑھ کر ایک اور عالم ہے (غرض بنیامین روک لیے گئے۔

يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَّهُ مِن قَبْلُ ۚ فَأَسَرَّهَا

تو یہ لوگ) کہنے لگے۔ اگر اس نے چوری کی (تو کیا تعجب ہے) اسکے پہلے اسکا بھائی (یوسف) چوری کر چکا

يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ أَنتُمْ

ہے۔ تو یوسف نے (اسکا کچھ جواب نہ دیا) اسکو اپنے دل میں پوشیدہ رکھا۔ اور ان پر ظاہر نہ ہونے دیا (مگر) یہ کہہ دیا کہ تم

شَرٌّ مَّكَانًا ۖ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ ۝ قَالُوا يَا أَيُّهَا

لوگ بڑے خانہ خراب لے (برے آدمی) ہو اور جو (اسکے بھائی کا چوری کا) حال بیان کرتے ہو۔ اس سے خدا خوب واقف

الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ ۖ

ہے (اس پر) ان لوگوں نے کہا اے عزیز اس (بنیامین) کے والد بہت بوڑھے (آدمی) ہیں (اور اسکو بہت چاہتے

إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۝ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَن

ہیں) تو آپ اسکے عوض ہم سے کسی کو لے لیجئے اور اسکو چھوڑ دیجئے۔ کیونکہ ہم آپکو بہت نیکوکار بزرگ سمجھتے ہیں۔ یوسف نے

نَّأْخُذَ إِلَّا مَن وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِندَهُ إِنَّا إِذًا

نے کہا معاذ اللہ (یہ کیونکر ہو سکتا ہے) ہمنے جسکے پاس اپنی چیز پائی ہے اُسے چھوڑ کر دوسرے کو پکڑ لیں (اگر ہم ایسا کریں)

لَّظَالِمُونَ ۝ فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا ۖ ع ١١

تو ہم ضرور بڑے بے انصاف ٹھہرے۔ پھر جب یوسف کی طرف سے مایوس ہوئے تو باہم مشورہ کرنے کیلئے الگ

قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُم

کھڑے ہو گئے۔ تو جو شخص ان سب میں بڑا تھا (یہودا) کہنے لگا کہ (بھائیو) کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ تمہارے والد نے

مَّوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ وَمِن قَبْلُ مَا فَرَّطتُمْ فِي يُوسُفَ ۖ

تم لوگوں سے خدا کا عہد کرا لیا تھا اور اس سے پہلے تم لوگ یوسف کے بارے میں کیا کچھ تقصیر کر ہی چکے ہو تو

فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ

(بھائی) جب تک میرے والد مجھے اجازت (نہ) دیں یا خود خدا مجھے کوئی حکم (نہ) دے میں اس سرزمین سے ہرگز

اللَّهُ لِي ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝ ارْجِعُوا إِلَىٰ أَبِيكُمْ

نہ ٹلوں گا اور خدا تو سب حکم دینے والوں سے بہتر ہے۔ تم لوگ اپنے والد کے پاس پلٹ کے جاؤ اور ان سے

لے حضرت یوسفؑ کو ان کی پھوپھی نے بے اولاد ہونے کی وجہ سے پالا تھا۔ حضرت یعقوبؑ جب یوسفؑ کی جدائی گوارا نہ کر سکے۔ اور پھوپھی کے ہاں سے لانے گئے تو ان کو بھی یوسفؑ کا جدا کرنا گوارا نہ ہوا۔ آخر جب حضرت یعقوبؑ کا اصرار ہوا تو انھوں نے ایک حیلہ یہ کیا کہ وہ کمر بند جو حضرت اسحٰقؑ کے ترکہ سے ان کو ملا تھا حضرت یوسفؑ کی کمر میں باندھ دیا۔ گویا ان کو چور بنایا۔ اور چونکہ اس زمانہ میں چور ہی مال کے عوض لیا جاتا تھا اس بناء پر حضرت یوسف کو یوں اپنی پھوپھی کے پاس رہنا پڑا۔ اسی کی طرف اشارہ کرکے ان کے بھائی نے چوری کی تہمت دی اور حضرت یوسف نے خانہ خراب اس وجہ سے کہا کہ ان لوگوں کی وجہ سے حضرت یعقوب کو فراق یوسف کی مصیبت جھیلنی پڑی اور گھر برباد ہوا۔ اس کے علاوہ پیغمبر زادگی کا دعوٰے، اور پھر اپنے منہ سے چوری کا اقرار۔ ۱۲

فَقُولُوا يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا

جاکر عرض کرو اے ابا آپ کے صاحبزادے نے چوری کی اور ہم لوگوں نے تو اپنی دانست کے مطابق (اس کیلئے

بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ ﴿٨١﴾ وَاسْأَلِ

آپکا) عہد کیا تھا اور ہم کچھ (راز) غیبی (آفت) کے نگہبان تو تھے نہیں۔ اور آپ اس بستی (مصر)

الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا ۖ

کے لوگوں سے جس میں ہملوگ تھے دریافت کر لیجئے اور اس قافلہ سے بھی جسمیں ہم آئے ہیں (پوچھ لیجئے)

وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٨٢﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ

اور ہم یقینا بالکل سچے ہیں۔ (غرض جب ان لوگوں نے جاکر بیان کیا تو) یعقوبؑ نے کہا (اسنے

أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ

چوری نہیں کی) بلکہ یہ بات تم نے اپنے دل سے گھڑ لی ہے[1] تو (خیر) صبر (خدا کا) شکر۔ خدا سے تو مجھے اُمید ہے کہ

جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿٨٣﴾ وَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ

میرے سب (لڑکوں) کو میرے پاس پہنچا دے۔ بیشک وہ بڑا واقف کار حکیم ہے۔ اور یعقوب نے ان لوگوں کی

وَقَالَ يَا أَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ

طرف سے منہ پھیر لیا اور (روکر) کہنے لگے ہائے افسوس یوسف پر اور (اس قدر روئے کہ) آنکھیں انکی صدمہ

الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ ﴿٨٤﴾ قَالُوا تَاللَّهِ تَفْتَأُ تَذْكُرُ

سے سفید ہوگئیں وہ بڑے رنج کے ضابط تھے۔ (یہ دیکھ کر ان کے بیٹے) کہنے لگے کہ آپ تو ہمیشہ یوسف

يُوسُفَ حَتَّىٰ تَكُونَ حَرَضًا أَوْ تَكُونَ مِنَ

کو یاد ہی کرتے رہیے گا یہاں تک کہ بیمار ہو جائیے گا یا جان ہی دے دیجئے گا۔

الْهَالِكِينَ ﴿٨٥﴾ قَالَ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ

یعقوبؑ نے کہا (میں تم سے کچھ نہیں کہتا) میں تو اپنی بیقراری و رنج کی شکایت خدا ہی سے کرتا ہوں اور

وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٨٦﴾ يَا بَنِيَّ اذْهَبُوا

خدا کی طرف سے جو باتیں میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے ہو۔ اے میرے فرزندو (ایک بار اور

فَتَحَسَّسُوا مِنْ يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلَا تَيْأَسُوا

پھر مصر) جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کو (جس طرح بنے) ڈھونڈ کے لے آؤ اور خدا کی رحمت

مِنْ رَوْحِ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا

سے ناامید نہ ہو کیونکہ خدا کی رحمت سے سوائے کافر لوگوں کے اور کوئی ناامید نہیں ہوا

الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ ﴿٨٧﴾ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا

کرتا۔ پھر جب یہ لوگ (سہ بارہ) یوسف کے پاس گئے[2] تو (بہت گڑگڑا کر)

الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ

عرض کی کہ اے عزیز ہم کو اور ہمارے (سارے) کنبہ کو قحط کی وجہ سے بڑی تکلیف ہو رہی ہے اور ہم کچھ



[1] مطلب یہ تھا کہ اگر تم لوگ یہ نہ کہتے کہ خود چور ہی چوری کی علت میں ماخوذ ہوتا ہے۔ تو بادشاہ مصر کے قانون کے مطابق وہ گرفتار نہیں ہو سکتا تھا۔ ۱۲

### عزیز مصر کے نام حضرت یعقوبؑ کا خط

[2] اب کی مرتبہ پھر حضرت یعقوبؑ نے عزیز مصر کے نام ایک خط لکھا جس کا یہ مضمون تھا: اے عزیز ہم اہلبیت نبوۃ ہمیشہ بلاؤں میں گرفتار رہتے ہیں۔ کیونکہ رنج و خوشی میں خدا ہمارا امتحان کرتا ہے ادھر بیس برس سے اور زیادہ مصیبت میں مصیبت کا سامنا ہے۔ پہلی مصیبت یہ تھی کہ میرے سرور دل فرزند یوسف کو اس کے بھائی صبح کے وقت سیر و تماشا کی غرض سے لے گئے اور شام کو روتے پیٹتے اس کا کرتہ خون سے آلودہ کر کے لائے اور مجھ سے بیان کیا کہ اسے بھیڑیئے نے پھاڑ کھایا۔ یہ سن کر دنیا میری نظروں میں سیاہ ہوگئی اور اس کے فراق میں اس قدر رویا کہ بینائی جاتی رہی۔ اس کے بعد اس کے چھوٹے بھائی بنیامین سے کچھ میرا دل بہلتا تھا کہ پہلی دفعہ مصر سے واپس آکر لڑکوں نے بیان کیا کہ عزیز مصر نے اسے بلایا ہے اور بغیر اس کے لیے گئے غلہ نہ ملے گا تب میں نے مجبوراً اسے تمہارے پاس جانے دیا۔ اب کی بار جو یہ لوگ واپس آئے تو کہنے لگے کہ اس نے چوری کی اور بادشاہ نے اُسے گرفتار کر لیا حالانکہ ہم اہل بیت نبوت چوری نہیں کرتے۔ غرض تم نے جو اس کو قید کر لیا ہے، اس سے میری مصیبت اور زیادہ ہوگئی۔ اب ہم پر رحم کرو، اور احسان کر کے اس کو رہائی دو۔ اور غلہ بھی پورا دو۔ فقط! راقم یعقوب اسرائیل بن اسحٰق بن ابراہیم خلیل اللہ۔ یہ خط دیکھتے ہی حضرت یوسف کو تاب ضبط نہ رہی۔ تنہائی میں جاکر خوب روئے۔ پھر منہ دھو کر باہر آئے اور بھائیوں سے باتیں کرنے لگے۔ جونہی ان لوگوں نے اپنی مصیبت دُہرانی شروع کی پھر ضبط نہ ہو سکا، اور پھر اندر جاکر خوب روئے۔ اسی طرح تین مرتبہ ایسا ہی کیا آخر جب کسی طرح ضبط نہ ہو سکا تو کھل پڑے اور اپنے آپ کو ظاہر کر دیا ۱۲

فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِى

تھوڑی سی پونجی لے کر آئے ہیں تو ہمکو (اسکے عوض) پورا غلہ دلوا دیجئے اور (قیمت ہی پر نہیں ہمکو اپنا) صدقہ خیرات دیجئے

الْمُتَصَدِّقِيْنَ ۝٨٨ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ

اسمیں تو شک نہیں کہ خدا صدقہ دینے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے۔ (اب تو یوسف سے نہ رہا گیا) کہا تمہیں کچھ معلوم

بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ۝٨٩ قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ

ہے کہ جب تم جاہل ہو رہے تھے تو تم نے یوسف اور اسکے بھائی کے ساتھ کیا کیا سلوک کیے (اس پر وہ لوگ چونکے

لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِىْ ز قَدْ

اور) کہنے لگے ہائیں کیا تم ہی یوسف ہو؟ (یوسف نے) کہا میں ہی یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے بیشک

مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ

خدا نے مجھ پر اپنا فضل (وکرم) کیا اس میں شک نہیں کہ جو شخص اس سے ڈرتا ہے اور (مصیبت میں) صبر

لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٩٠ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ

کرے تو خدا ہرگز (ایسے) نیکوکاروں کا اجر برباد نہیں کرتا۔ وہ کہنے لگے خدا کی قسم تمہیں خدا نے

اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ۝٩١ قَالَ لَا

یقیناً ہم پر فضیلت دی ہے اور بیشک ہم ہی یقیناً (از سر تا پا) خطاوار تھے۔ یوسف نے کہا اب

تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ز وَهُوَ اَرْحَمُ

آج سے تم پر کچھ الزام نہیں۔ خدا تمہارے گناہ معاف فرمائے وہ تو سب

الرّٰحِمِيْنَ ۝٩٢ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِىْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى

سے زیادہ رحم ہے۔ یہ میرا کُرتا لے جاؤ اور اسکو ابا جان کے چہرہ پر ڈال دینا کہ وہ

وَجْهِ اَبِىْ يَاْتِ بَصِيْرًا ج وَاْتُوْنِىْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٩٣

پھر بینا ہو جائیں گے اور تم لوگ اپنے سب لڑکے بالوں کو لے کر میرے پاس چلے آؤ۔

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّىْ لَاَجِدُ رِيْحَ

اور جونہی قافلہ مصر سے چلا تھا کہ ان لوگوں کے والد (یعقوبؑ) نے کہہ دیا تھا کہ اگر مجھے سٹھیایا ہوا نہ کہو

يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ۝٩٤ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ

تو (ایک بات کہوں کہ) مجھے یوسف کی بُو معلوم ہو رہی ہے۔ وہ لوگ (کنبہ والے پوتے وغیرہ) کہنے

لَفِىْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ۝٩٥ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ

لگے آپ یقیناً اپنے پرانے (خیال محبت میں ڈوبے ہوئے) ہیں۔ پھر (یوسف کی) خوشخبری دینے والا آیا اور

اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ج قَالَ اَلَمْ اَقُلْ

ان کے کُرتے کو انکے چہرے پر ڈال دیا۔ تو یعقوب فوراً پھر دوبارہ آنکھ والے ہو گئے (تب یعقوب نے بیٹوں سے

لَّكُمْ ج اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٩٦ قَالُوْا

کہا کیوں میں تم سے نہ کہتا تھا کہ جو باتیں خدا کی طرف سے میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ ان لوگوں نے عرض کی

ل یہ وہی کُرتا تھا جو آگ میں پڑنے کے وقت حضرت ابراہیمؑ کو حضرت جبرئیلؑ نے بہشت سے لاکر پہنایا تھا اور حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کے رخصت ہونے کے وقت بازو پر باندھ دیا تھا۔ اور جب کنوئیں میں گرے، تو حضرت جبرئیلؑ نے کھول کر اسے پہنا دیا تھا۔ اس کُرتے کی خاصیت یہ تھی کہ جب کسی بیمار پر ڈالا گیا تو فوراً مرض زائل ہو گیا۔ اسی وجہ سے حضرت یعقوبؑ فوراً بینا ہو گئے۔ غرض جب فرزندانِ یعقوبؑ اسے لے کر مصر سے باہر نکلے اور صحرا میں پہنچے تو بحکم خدا صبا نے اس کی خوشبو دس منزل سے حضرت یعقوبؑ کے دماغ تک پہنچائی۔ اور جب ہی سے بشارت کو بادِ صبا کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ١٢

يَٰٓأَبَانَا ٱسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَآ إِنَّا كُنَّا خَٰطِـِٔينَ ۝٩٧

اے ابا ہمارے گناہوں کی مغفرت کی (خدا کی بارگاہ میں) ہمارے واسطے دُعا مانگیے ہم بیشک از سرتا پا گنہ گار ہیں۔

قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّىٓ ۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ

یعقوبؑ نے کہا میں بہت جلد اپنے پروردگار سے تمہاری مغفرت کی دُعا کروں گا۔ بے شک وہ بڑا بخشنے

ٱلرَّحِيمُ ۝٩٨ فَلَمَّا دَخَلُوا۟ عَلَىٰ يُوسُفَ ءَاوَىٰٓ إِلَيْهِ

والا مہربان ہے۔ (غرض) جب پھر یہ لوگ (معہ یعقوبؑ کے چلے اور یوسف شہر کے باہر لینے آئے تو)

أَبَوَيْهِ وَقَالَ ٱدْخُلُوا۟ مِصْرَ إِن شَآءَ ٱللَّهُ ءَامِنِينَ ۝٩٩

جب یہ لوگ یوسفؑ کے پاس پہنچے تو یوسفؑ نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور (ان سے) کہا اب انشاءاللہ بڑے

وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى ٱلْعَرْشِ وَخَرُّوا۟ لَهُۥ سُجَّدًا ۖ وَ

اطمینان سے مصر میں چلیے (غرض پہنچکر) یوسفؑ نے اپنے باپ ماں کو تخت پر بٹھایا اور یہ سب کے سب (یوسفؑ کی تعظیم

قَالَ يَٰٓأَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُءْيَٰىَ مِن قَبْلُ قَدْ

کے واسطے انکے سامنے سجدہ[1] میں گر پڑے (اُس وقت) یوسف نے کہا اے ابا یہ تعبیر ہے میرے اس پہلے

جَعَلَهَا رَبِّى حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِىٓ إِذْ أَخْرَجَنِى

خواب کی کہ میرے پروردگار نے اسے سچ کر دکھایا۔ بیشک اُس نے میرے ساتھ احسان کیا جب اُس نے مجھے قید

مِنَ ٱلسِّجْنِ وَجَآءَ بِكُم مِّنَ ٱلْبَدْوِ مِنۢ بَعْدِ أَن

خانے سے نکالا اور باوجودیکہ مجھ میں اور میرے بھائیوں میں شیطان نے فساد ڈال دیا تھا۔ اسکے بعد بھی آپ لوگوں کو

نَّزَغَ ٱلشَّيْطَٰنُ بَيْنِى وَبَيْنَ إِخْوَتِىٓ ۚ إِنَّ رَبِّى لَطِيفٌ

گاؤں سے (شہر میں لے آیا اور مجھ سے ملا دیا) بے شک میرا پروردگار جو کچھ کرنا چاہتا ہے اس

لِّمَا يَشَآءُ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ ۝١٠٠ ۞ رَبِّ قَدْ

کی تدبیر خوب[2] جانتا ہے۔ بیشک وہ بڑا واقف کار حکیم ہے۔ (اسکے بعد یوسف نے دُعا کی) پروردگارا

ءَاتَيْتَنِى مِنَ ٱلْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِى مِن تَأْوِيلِ ٱلْأَحَادِيثِ ۚ

تو نے مجھے ملک بھی عطا فرمایا اور مجھے خواب کی باتوں کی تعبیر بھی سکھائی اے آسمانوں اور

فَاطِرَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ أَنتَ وَلِىِّۦ فِى ٱلدُّنْيَا

زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی میرا مالک سرپرست ہے دُنیا میں بھی اور آخرت میں

وَٱلْءَاخِرَةِ ۖ تَوَفَّنِى مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِى بِٱلصَّٰلِحِينَ ۝١٠١

بھی تو مجھے (دُنیا سے) مسلمان اُٹھالے اور مجھے نیکو کاروں میں شامل فرما۔

ذَٰلِكَ مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۖ وَمَا كُنتَ

(اے رسولؐ) یہ قصہ غیب کی خبروں میں سے ہے جسے ہم تمہارے پاس وحی کے ذریعہ سے بھیجتے ہیں اور تمہیں معلوم

لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوٓا۟ أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ۝١٠٢ وَمَآ

ہوتا ہے ورنہ) جس وقت یوسفؑ کے بھائی باہم اپنے کام کا مشورہ کر رہے تھے اور (ہلاک) کی تدبیریں کر رہے تھے۔



[1] وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا تفسیر قمی میں ہے کہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ جناب یعقوبؑ اور ان کے فرزندوں نے باوجودیکہ وہ نبی اور اولادِ نبی تھے۔ جناب یوسفؑ کو کیسے سجدہ کیا۔ حضرت نے جواب دیا کہ جناب یعقوبؑ اور ان کے فرزندوں نے جناب یوسفؑ کو سجدہ نہیں کیا تھا۔ بلکہ ان کا سجدہ خدا کی اطاعت کے لیے اور جناب یوسف کی تعظیم کے لیے تھا۔ جیسا کہ فرشتوں کا سجدہ جناب آدمؑ کو خدا کی اطاعت کے لیے تھا، اور جناب آدمؑ کی تعظیم مقصود تھی۔ پس اسی طرح جناب یعقوبؑ اور ان کے بیٹوں اور خود جناب یوسفؑ کا سجدہ ان کے ہمراہ خدا کا شکر ادا کرنے کے لیے تھا کہ اُس نے ان سب کو یکجا کیا۔ کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ جناب یوسف نے اسی وقت مقام شکر میں فرمایا۔ رب قد آتیتنی من الملک وعلمتنی من تاویل الاحادیث (دیکھو تفسیر قمی صفحہ ٣٥٦ جزو اوّل طبع نجف اشرف) اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی خداوند عالم کے اس قول کے سلسلہ میں مروی ہے کہ جناب یعقوبؑ اور ان کے فرزندوں کا سجدہ خدا کی عبادت کے لیے تھا۔ (تفسیر برہان جلد ثانی طبع تہران) (ا ح)

زلیخا سے حضرت یوسفؑ کا نکاح

[2] جب سابق عزیزِ مصر جسکا نام قطفیر تھا اور زلیخا کا شوہر تھا مر گیا تو قحط کے زمانہ میں زلیخا بہت محتاج ہو گئی یہاں تک کہ بھیک مانگنے لگی۔ لوگوں نے اس سے کہا تو حضرت یوسفؑ کے سامنے کیوں نہیں جاتی۔ وہ بولی حیا مانع ہے جب لوگوں کا زیادہ اصرار ہوا تو ایک دن برسرِ راہ کھڑی ہوئی۔ جب حضرت یوسفؑ کی سواری ادھر سے گزری تو بے ساختہ اس کی زبان سے نکلا: پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جس نے بادشاہوں کو نافرمانی کی وجہ سے غلام بنا دیا۔ اور غلاموں کو فرمانبرداری کی وجہ سے بادشاہ۔ جب حضرت یوسفؑ نے سُنا تو پوچھا کیا تو ہی زلیخا ہے؟ وہ بولی ہاں۔ آپ نے پوچھا، تیری کوئی حاجت ہے۔ وہ بولی۔ اب جب میں بڑھیا ہو گئی تو تم مجھ سے میری حاجت پوچھتے ہو۔ یہ سن کر حضرت یوسفؑ اسے اپنے محل میں لے گئے اور پوچھا

باقی صفحہ ٢٩٦ پر

أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝١٠٣ وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ

تم اُن کے پاس موجود نہ تھے اور کتنا ہی چاہو مگر بہتیرے لوگ ایمان لانیوالے نہیں ہیں۔ حالانکہ تم ان سے (تبلیغ رسالت کا)

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝١٠٤ ع وَكَاَيِّنْ

کوئی صلہ بھی نہیں مانگتے اور یہ (قرآن) تو سارے جہان کے واسطے نصیحت (ہی نصیحت) ہے۔ اور آسمانوں اور

مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَ

زمین میں (خدا کی قدرت کی) کتنی نشانیاں ہیں جن پر یہ لوگ (دن رات) گزرا کرتے

هُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ۝١٠٥ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ

ہیں اور اس سے منہ پھیرتے رہتے ہیں اور اکثر لوگوں کی یہ حالت ہے کہ وہ خدا پر

بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝١٠٦ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ

ایمان تو نہیں لاتے مگر شرک کیے جاتے ہیں۔ تو کیا یہ لوگ اس بات سے مطمئن ہو بیٹھے ہیں کہ

غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً

اُن پر خدا کا عذاب آپڑے جو ان پر چھا جائے یا ان پر اچانک قیامت ہی آ جائے

وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝١٠٧ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى

اور ان کو کچھ خبر بھی نہ ہو۔ (اے رسولؐ) ان سے کہہ دو کہ میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں

اللّٰهِ ۣ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ؕ وَسُبْحٰنَ

(لوگوں کو) خدا کی طرف بلاتا ہوں۔ میں اور میرا پیرو (دونوں) مضبوط دلیل پر ہیں اور خدا (ہر عیب و

اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٠٨ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ

نقص سے) پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں۔ (اے رسولؐ) تم سے پہلے بھی ہم

قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ

گاؤں کے رہنے والے کچھ مردوں کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا کیے ہیں کہ ہم ان پر وحی نازل کرتے تھے تو کیا یہ

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں کہ غور کرتے کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں انکا انجام کیا ہوا

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ

اور جن لوگوں نے پرہیزگاری اختیار کی ان کے لیے آخرت کا گھر (دنیا سے) یقیناً بدرجہا

لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝١٠٩ حَتّٰىٓ اِذَا اسْتَيْـَٔسَ

بہتر ہے کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے۔ (پیغمبران ماسلف نے تبلیغ رسالت) یہانتک

الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ

کی کہ جب (قوم کے ایمان لانے سے) پیغمبر مایوس ہو گئے۔ اور ان لوگوں نے سمجھ لیا کہ وہ جھٹلائے گئے

فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ

تو انکے پاس ہماری (خاص) مدد آپہنچی تو جسے ہمنے چاہا نجات دی اور ہمارا عذاب گنہگار لوگوں (کے سر) سے



لے یہ تو ظاہر ہے اور کوئی اسکا منکر نہیں کہ حضرت رسولؐ نے جناب امیرؑ کو بچپن ہی میں اپنی پرورش و پرداخت میں لے لیا تھا۔ اور ہر وقت سایہ کی طرح ساتھ رہتے تھے۔ یہاں تک کہ جب حضرت رسولؐ نے اعلانِ نبوت فرمایا تو سب سے پہلے آپ کی تصدیق کرنے والے بھی یہی تھے جب آیت انذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی، اس وقت بھی آپ ہی نے سب پر سبقت کی۔ پھر اسلام کو عروج ہوا۔ اور جہاد کا حکم ہوا۔ اس وقت تکلیف و آرام میں آپ کے سوا دوسرا ساتھ دینے والا کوئی نہ تھا۔ —— ان تمام باتوں سے صاف واضح ہے کہ رسولؐ کا سچا تابعدار اور پیرو حضرت علیؑ کے سوا دوسرا نہیں ہو سکتا۔ اور اس آیت میں من اتبعنی کا مصداق آپ کے سوا کوئی اور نہیں اور یہی وجہ ہے کہ خدا نے بصیغہ واحد فرمایا ورنہ اور لوگ بھی مراد ہوتے تو والذین اتبعونی فرماتا۔ ١٢

بقیہ صـ ٢٩٥

تم نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا، وہ بولی ہاں مگر اب مجھے ملامت نہ کرو۔ آپ نے جب وجہ پوچھی تو کہا ایک تو یہ کہ تم سا حسین خدا نے پیدا ہی نہیں کیا۔ دوسرے مصر میں مجھ سا کوئی خوبصورت نہ تھا۔ تیسرے میرا شوہر نامرد تھا۔ آپ نے پوچھا اب کیا ارادہ ہے۔ وہ بولی دعا کرو خدا پھر مجھے جوان بنا دے۔ غرض وہ پھر جوان ہوئی اور آپؑ نے اسی سے نکاح کیا تو وہ باکرہ تھی۔ اس سے حضرت یوسفؑ کو تین اولاد ہوئیں۔ ایک منشا، دوسرے افرائیم جو حضرت یوشع وصی موسیٰ علیہ السلام کے دادا تھے تیسری بیٹی رحیمہ جو حضرت ایوبؑ کی زوجہ تھیں۔ ١٢

رسول کا سچا پیرو کون ہے

الْمُجْرِمِينَ ۝ لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي

نالا نہیں جاتا۔ اس میں شک نہیں کہ ان لوگوں کے قصوں میں عقلمندوں کے واسطے (اچھی خاصی)

الْأَلْبَابِ ۗ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ وَلَٰكِنْ تَصْدِيقَ

عبرت (ونصیحت) ہے یہ (قرآن) کوئی ایسی بات نہیں جو (خواہ مخواہ) گھڑ لی جائے۔ بلکہ (جو آسمانی کتابیں)

الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى

اس کے پہلے سے موجود ہیں ان کی تصدیق ہے اور ہر چیز کی تفصیل اور ایمانداروں کے واسطے

وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ ع

(از سرتاپا) ہدایت و رحمت ہے۔

## آیاتها ۴۳ (۱۳) سُورَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ (۹۶) رکوعاتها ۶

سورۃ رعد [1] مدینہ میں نازل [2] ہوا اور اس کی تینتالیس آیتیں ہیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمٓرٰ ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ ۗ وَالَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْكَ

الٓمٓرٰ [3] یہ کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں اور تمہارے پروردگار کی طرف سے جو کچھ تمہارے

مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ ۱

پاس نازل کیا گیا ہے بالکل ٹھیک ہے مگر بہتیرے لوگ ایمان نہیں لاتے۔

اللَّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ ثُمَّ

خدا وہی تو ہے جس نے آسمانوں کو جنہیں تم دیکھتے ہو بغیر ستون کے اٹھا کھڑا کر دیا پھر عرش

اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ

(کے بنانے) پر آمادہ ہوا اور سورج اور چاند کو (اپنا) تابعدار بنایا کہ ہر ایک وقت مقرر تک چلا

كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ۚ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ

کرتا ہے۔ وہی (دنیا کے) ہر ایک کام کا انتظام کرتا ہے۔ اور اسی غرض سے کہ تم لوگ اپنے پروردگار

الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ۝ ۲ وَهُوَ الَّذِي

کے سامنے حاضر ہونے کا یقین کرو (اپنی) آیتیں تفصیلوار بیان کرتا ہے۔ اور وہی وہ ہے جس

مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا ۖ وَمِنْ

نے زمین کو بچھایا، اور اس میں (بڑے بڑے) اٹل پہاڑ اور دریا بنائے اور اس نے ہر طرح کے

كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ يُغْشِي

میووں کی دو دو قسمیں پیدا کیں (جیسے کھٹے میٹھے) وہ رات (کے پردہ) سے دن کو ڈھک دیتا

اللَّيْلَ النَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ ۳

ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جو لوگ غور و فکر کرتے ہیں ان کے لیے اس میں (قدرت خدا کی) بہتیری نشانیاں ہیں۔



[1] اس سورۃ کے بعض اخلاقی، تمدنی نتیجے یہ ہیں:۔
۱: قرآن کی حقیقت۔
۲: ہر شے کا خالق خدا ہی ہے۔
۳: قدرت خدا میں غور و فکر کرنے کا حکم۔
۴: ہر ہر قوم کا ایک ہادی ہے۔
۵: خدا ہر چیز کو جانتا ہے۔
۶: آدمیوں کی فرشتے حفاظت کرتے ہیں۔
۷: خدا کسی کی نعمت بلا وجہ نہیں چھینتا۔
۸: ہر شے خدا کی تسبیح کرتی ہے حتیٰ کہ گرج بھی۔
۹: حق و باطل کی مثل۔
۱۰: مومنین کی صفت۔
۱۱: کفار کی صفت۔
۱۲: خدا کی یاد تسلی بخش ہے۔
۱۳: خدا کے وعدے سچے ہیں۔
۱۴: طوبیٰ کا ذکر۔
۱۵: اگلے پیغمبروں کی بھی متعدد بیویاں تھیں۔
۱۶: حضرت علیؑ کی فضیلت۔

[2] ابن عباس اور عطاء کے نزدیک یہ پورا سورۃ مکہ میں نازل ہوا۔ کلبی اور مقاتل کے نزدیک اس سورۃ کی آخری آیت مدینہ میں نازل ہوئی۔ حسن، عکرمہ اور قتادہ کے نزدیک یہ سورۃ مدینہ میں نازل ہوا سوائے اس کی دو آیتوں کے جو مکہ میں نازل ہوئیں۔ (اح)

[3] ایک روایت میں ہے کہ اس سے مراد "انا اللہ المحی الممیت الرزاق" ہے۔ یعنی میں ہوں خدا جلانے والا، مارنے والا، رزق دینے والا۔ واللہ اعلم ۱۲

وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ

اور خود زمین میں (دیکھو) بہت سے ٹکڑے باہم ملے ہوئے ہیں اور انگور کے باغ اور کھیتی اور خرموں کے

وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى

درخت۔ بعض کے ایک جڑ اور دو دو شاخیں اور بعض اکیلا (ایک ہی شاخ کا) حالانکہ سب ایک ہی پانی سے

بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۙ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي

سینچے جاتے ہیں۔ اور پھلوں میں بعض کو بعض پر ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بے شک جو

الْاُكُلِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ وَ

لوگ عقل والے ہیں ان کے لیے اس میں (قدرتِ خدا کی) بہتیری نشانیاں ہیں اور اگر

اِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ

تمہیں (کسی بات پر) تعجب ہوتا ہے تو کفار کا یہ قول تعجب کی بات ہے کہ جب ہم (سڑ گل کر) مٹی ہو جائینگے

خَلْقٍ جَدِيْدٍ ڛ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ

تو کیا ہم (پھر دوبارہ) ایک نئی جنم میں آئیں گے۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کے ساتھ کفر کیا

الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

اور یہی وہ لوگ ہیں جن کی گردنوں میں (قیامت کے دن) طوق پڑے ہونگے اور یہی لوگ جہنمی ہیں کہ یہ اس

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ

میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور (اے رسول) یہ لوگ تم سے بھلائی کے قبل ہی برائی (عذاب) کی

الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ۭ وَاِنَّ

جلدی مچا رہے ہیں۔ حالانکہ ان کے پہلے بہت سے لوگوں کی سزائیں ہو چکی ہیں اور اس میں شک نہیں کہ

رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰي ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ

تمہارا پروردگار باوجود ان کی شرارت کے لوگوں کے لیے بڑا بخشش (وکرم) والا ہے اور اسمیں بھی شک نہیں کہ

لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ

تمہارا پروردگار بہت سخت عذاب والا ہے۔ اور جو لوگ کافر ہیں کہتے ہیں کہ اس شخص (محمدؐ) پر اسکے پروردگار

عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ

کی طرف سے کوئی نشانی (ہماری مرضی کے موافق) کیوں نہیں نازل کی جاتی (اے رسولؐ) تم تو صرف خدا سے ڈرانے

هَادٍ ۝ ع اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ

والے ہو، اور ہر قوم کے لیے ایک ہدایت [2] کرنیوالا ہے۔ ہر مادہ جو کہ پیٹ میں لیے ہوئے ہے اسکو خدا ہی

الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۭ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝

جانتا ہے۔ اور بچہ دانوں کا گھٹنا بڑھنا (بھی وہی) جانتا ہے اور ہر چیز اسکے نزدیک ایک اندازے سے ہے۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝ سَوَاۗءٌ

(وہی) باطن وظاہر کا جاننے والا (سب سے بڑا (اور) عالی شان ہے۔ تم لوگوں میں جو کوئی

[1] جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسولؐ کو کہتے ہوئے سُنا دنیا کے لوگ مختلف درختوں سے ہیں اور اے علیؑ تو اور میں ایک درخت سے ہیں۔ پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ و جنات و ذرع الخ دیکھو تفسیر ثعلبی خاتمہ سابعہ غالباً یہ اشارہ اسی حدیث کی طرف ہے۔ جس کہ آپؐ نے فرمایا ہے انا و علی من نور واحد ۱۲

[2] ابن مردویہ، ابن جریر اور ابونعیم نے معرفت میں اور دیلمی نے ابن عساکر اور ابن نجار نے روایت کی ہے کہ جب آیۃ انما انت منذر ولکل قوم ھاد نازل ہوئی تو رسول اللہ نے اپنے ہاتھ کو اپنے سینے پر رکھا۔ اور فرمایا انا المنذر یعنی میں ڈرانے والا ہوں۔ پھر اپنے ہاتھ سے علیؑ کے شانہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا انت الھادی یا علی بک یھتدی المھتدون بعدی اے علیؑ تم ہی ہدایت کرنیوالے ہو اور میرے بعد تمہارے ہی ذریعہ سے ہدایت یافتہ لوگ ہدایت پائیں گے اور اسی روایت کو باختلاف الفاظ ابن مردویہ نے ابو برزہ اسلمی سے اور ضیاء فی المختار نے ابن عباسؓ سے اور عبداللہ ابن احمد نے زوائد مسند میں اور ابن ابی حاتم اور طبرانی نے اوسط میں اور حاکم نے روایت بھی کی ہے اور تصحیح بھی کی ہے۔ اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے خود حضرت علیؑ سے یہی روایت کی ہے۔ دیکھو تفسیر در منثور مُلّا جلال الدین سیوطی جلد ۴ صفحہ ۴۵ سطر ۱۲ تا ۲۰ مطبوعہ مصر۔ اس سے فقط حضرت علیؑ کی امامت و خلافت بلافصل ثابت نہیں ہوئی بلکہ دوازدہ امام کی امامت کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ ہر قوم کے لیے ایک ہدایت کرنے والا ہے اور رسول نے اس کو منحصر کر دیا، ذات علیؑ میں، تو قیامت تک ہر قوم کے ہادی حضرت علی ہوں گے یا ان کی اولاد۔ ۱۲

ہر شخص کے فرشتے محافظ ہیں

خدا کسی کی نعمت کو بلا وجہ نہیں بدلتا

گرج بھی خدا کی تسبیح میں مشغول ہے

مِّنكُم مَّنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَن جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ
چپکے سے بات کہے اور جو شخص ہانک پکار کے بولے اور جو شخص رات (کی تاریکی) میں چھپا بیٹھا ہو اور جو
مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ۱۰ لَهُ مُعَقِّبَاتٌ
شخص دن دہاڑے چلا جا رہا ہو (اس کے نزدیک) سب برابر ہیں۔ (آدمی کسی حالت میں ہو مگر) اسکے
مِّن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ
لیے اس کے آگے اس کے پیچھے اس کے نگہبان فرشتے مقرر ہیں کہ اس کی حکم خدا سے حفاظت کرتے ہیں جو
اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا
(نعمت) کسی قوم کو حاصل ہو جب تک لوگ خود آپ اپنی نفسی حالت میں تغیر نہ ڈالیں۔ خدا ہرگز تغیر نہیں ڈالا کرتا
بِأَنفُسِهِمْ ۗ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ ۚ
اور جب خدا کسی پر برائی کا ارادہ کرتا ہے تو پھر اسکا کوئی ٹالنے والا نہیں اور نہ اس کا اس
وَمَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَالٍ ۱۱ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ
کے سوا کوئی والی (وسرپرست) ہے۔ وہ وہی تو ہے جو تمہیں ڈرانے اور لالچ
الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۱۲ ۚ
دینے کے واسطے (بجلی کی) چمک دکھاتا ہے اور (پانی سے بھرے) بوجھل بادلوں کو پیدا کرتا ہے۔
وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ ۚ
اور گرج[1] اور فرشتے اس کے خوف سے اسکی حمد و ثنا کی تسبیح کیا کرتے ہیں۔ وہی (آسمان سے)
وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَن يَشَاءُ وَ
بجلیوں کو بھیجتا ہے۔ پھر اسے جس پر چاہتا ہے گرا بھی دیتا ہے اور یہ لوگ خدا کے بارے میں
هُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ ۚ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ ۱۳ لَهُ
خواہ مخواہ جھگڑا کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ بڑا سخت قوت والا ہے۔ (مصیبت کے وقت) اسی کا
دَعْوَةُ الْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا
(پکارنا) ٹھیک پکارنا ہے۔ اور جو لوگ اسے چھوڑ کر (دوسروں کو) پکارتے ہیں وہ تو ان کی کچھ سنتے (تک) نہیں
يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ
مگر جس طرح کوئی شخص (بغیر انگلیاں ملائے) اپنی دونوں ہتھیلیاں پانی کی طرف پھیلائے تاکہ پانی اس کے منہ میں
لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ ۚ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ
پہنچ جائے۔ حالانکہ وہ کسی طرح پہنچنے والا نہیں اور اسی طرح کافروں کی دعا گمراہی میں (پڑی) بھٹکی پھرا
إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۱۴ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ
کرتی ہے) اور آسمانوں اور زمین میں (مخلوقات سے) جو کوئی بھی ہے خوشی سے
وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَالُهُم بِالْغُدُوِّ وَ
یا زبردستی سب اللہ ہی کے آگے سربسجود ہیں اور (اسی طرح) ان کے سائے بھی صبح و شام (سجدہ

[1] تسبیح کے معنی ہیں خدا کو ہر برائی سے پاکیزہ سمجھنا، اور یہ کبھی تو زبان سے ہوتی ہے۔ کبھی دل سے کبھی اعضاء کے اشارہ سے کبھی صرف ظاہری حالت سے یعنی ہر مخلوق کی ظاہری حالت خود زبان حال سے کہہ رہی ہے کہ اس کا خالق ہر برائی سے پاک ہے۔ اسی بناء پر خدا نے دوسری جگہ یوں فرمایا ہے۔ ان من شی الا یسبح بحمدہ دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں جو اسے ہر برائی سے پاک نہ سمجھتی ہو اور گرج بھی اس کی مخلوقات سے ہے پھر اس کا تسبیح کرنا کبھی تعجب خیز نہیں ہو سکتا۔ ۱۲

الْاٰصَالِ ۩ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلِ

کرتے ہیں۔ (اے رسول) تم پوچھو کہ (آخر) آسمان اور زمین کا پروردگار کون ہے۔ (یہ کیا جواب دیں

اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ

گے) تم خود کہو کہ اللہ ہے (یہ بھی) کہہ دو کہ) کیا تم نے اس کے سوا دوسرے کارساز بنا

لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى

رکھے ہیں جو اپنے لیے آپ نہ تو نفع پر قابو رکھتے ہیں نہ ضرر پر (یہ بھی تو) پوچھو کہ بھلا (کہیں) اندھا

وَ الْبَصِيْرُ ۙ۬ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَ النُّوْرُ ۚ۬ اَمْ

اور آنکھوں والا برابر ہو سکتا ہے۔ (ہرگز نہیں) یا (کہیں) اندھیرا اور اُجالا برابر ہو سکتا ہے۔ (ہرگز نہیں) ان

جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ

لوگوں نے خدا کے کچھ شریک ٹھہرا رکھے ہیں کیا انہوں نے خدا ہی کی سی مخلوق پیدا کر رکھی ہے جس کے سبب

عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُوَ الْوَاحِدُ

مخلوقات ان پر مشتبہ ہوگئی ہے اور انکی خدائی کے قائل ہو گئے (تم کہہ دو کہ خدا ہی ہر چیز کا پیدا کرنیوالا ہے [1]

الْقَهَّارُ ۝۱۶ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ

اور وہی یکتا اور سب پر غالب ہے۔ اُسی نے آسمان سے پانی برسایا پھر اپنے اپنے انداز سے نالے بہہ نکلے

بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَ مِمَّا

پھر پانی کے ریلے پر (جوش کھا کر) پھولا ہوا جھاگ (پھین آ گیا) اور اس چیز (دھات) سے بھی جسے یہ لوگ

يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ

زیور یا کوئی اسباب بنانے کی غرض سے آگ میں تپاتے ہیں۔ اسی طرح پھین آجاتا ہے (پھر الگ

زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَ الْبَاطِلَ ؕ۬

ہو جاتا ہے) یوں خدا حق و باطل کی مثل بیان فرماتا ہے (کہ پانی حق کی مثال

فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَ اَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ

اور پھین باطل کی) غرض پھین تو خشک ہو کر غائب ہو جاتا ہے اور جس سے لوگوں کو نفع پہنچتا ہے

فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ۝۱۷ ؕ

(پانی) وہ زمین میں ٹھہرا رہتا ہے۔ یوں خدا لوگوں کے سمجھانے کے واسطے مثلیں بیان فرماتا ہے۔

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَ الَّذِيْنَ

جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا کہا مانا ان کے لیے تو (بہتری ہی) بہتری ہے۔ اور جن لوگوں نے

لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ

اسکا کہنا نہ مانا (قیامت میں انکی یہ حالت ہوگی) کہ اگر انہیں روئے زمین کے سب خزانے بلکہ

جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

اس کے ساتھ اتنا اور مل جائے تو یہ لوگ اپنی نجات کے بدلے اس کو بخوشی دے ڈالیں۔

معبودوں میں خدا ہی ہے

ہر چیز کا خالق خدا ہے

[1] اس سے یہ بات نہ سمجھنا چاہیئے کہ بندوں کے افعال کا خالق بھی خدا ہی ہے۔ کیونکہ کوئی شخص کلام کو چیز نہیں کہہ سکتا۔ اور اگر کوئی ایسی ہی تعمیم کی جائے گی، تو خدا کو بھی چیز میں داخل ماننا پڑے گا۔ اور خدا اپنا بھی خالق ہو جائے گا حالانکہ یہ محال ہے۔ ۱۲

سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٨﴾

(مگر پھر بھی کوئی فائدہ نہیں) یہی لوگ وہ ہیں جن سے بُری طرح حساب لیا جائیگا اور آخر انکا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کیا بُری جگہ ہے

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ

(اے رسُولؐ) بھلا وہ شخص جو یہ؎ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہُوا ہے بالکل

هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿١٩﴾ الَّذِيْنَ

ٹھیک ہے کبھی اس شخص کے برابر ہوسکتا ہے جو مطلق اندھا ہے (ہرگز نہیں اس سے تو) بس سمجھدار ہی لوگ نصیحت حاصل

يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿٢٠﴾ وَ

کرتے ہیں (یہ) وہ لوگ ہیں کہ خدا سے جو عہد کیا اسے پورا کرتے ہیں اور اپنے پیمان کو نہیں توڑتے۔ (یہ) وہ لوگ

الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ

ہیں کہ جن (تعلقات) کے قائم رکھنے کا خدا نے حکم دیا انہیں قائم رکھتے ہیں اور اپنے پروردگار سے ڈرتے

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿٢١﴾ وَالَّذِيْنَ

ہیں اور (قیامت کے دن) بُری طرح حساب لیے جانے سے خوف کھاتے ہیں۔ اور (یہ) وہ لوگ

صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ

ہیں جو اپنے پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے جو مصیبت ان پر پڑی اسے جھیل گئے اور

اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ

پابندی سے نماز ادا کی اور جو کچھ ہم نے انہیں روزی دی تھی۔ اس میں سے چھپا کر اور دکھلا کر (خدا کی راہ

بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾

میں) خرچ کیا اور یہ لوگ بُرائی کو بھی بھلائی سے دفع کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کیلئے آخرت کی خوبی مخصوص ہے۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ

(یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغ جن میں وہ آپ جائیں گے اور ان کے باپ داداؤں اور ان کی

وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ

بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو لوگ نیکوکار ہیں (وہ سب بھی) اور فرشتے (بہشت کے ہر)

عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿٢٣﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

ہر دروازے سے انکے پاس آئیں گے۔ (اور) سلام علیکم (کے بعد کہیں گے کہ) دُنیا میں تمنے

فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٤﴾ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ

صبر کیا (یہ اسی کا صلہ ہے دیکھو) تو آخرت کا گھر کیسا اچھا ہے۔ اور جو لوگ خدا سے عہد و پیمان کو پکا کرنے کے

مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ

بعد توڑ ڈالتے ہیں اور جن (تعلقات باہمی) کے قائم رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے انہیں قطع

يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ

کرتے ہیں۔ اور رُوئے زمین پر فساد پھیلاتے پھرتے ہیں ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لیے لعنت

مومنین کی صفت

کفار کی صفت

؎ علامہ ابن مردویہ نے جو اہل سنت کے ایک بڑے عالم ہیں۔ ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اس شخص سے علی ابن ابی طالبؑ مراد ہیں۔ واللہ اعلم۔ ١٢

اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوٓءُ الدَّارِ ۝ اللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ
ہے اور ایسے لوگوں کے واسطے بُرا گھر (جہنم) ہے۔ اور خدا ہی جس کے لیے چاہتا ہے روزی
لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا
کو بڑھا دیتا ہے (اور جس کے لیے چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے۔ اور یہ لوگ دُنیا کی (چند روزہ) زندگی
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝ وَيَقُوْلُ
پر بہت نہال ہیں۔ حالانکہ دُنیاوی زندگی (نعیم) آخرت کے مقابلہ میں بالکل بے حقیقت چیز ہے اور جن لوگوں
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ
نے کفر اختیار کیا وہ کہتے ہیں کہ (اس شخص یعنی آپ پر ہماری خواہش کے موافق) کوئی معجزہ اس کے پروردگار کی
اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ
طرف سے کیوں نازل نہیں ہوتا آپ اُن سے کہہ دیں کہ اس میں شک نہیں کہ خدا جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ
اَنَابَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ
دیتا ہے۔ اور جس نے اس کی طرف رجوع کی اسے اپنی طرف پہنچنے کی راہ دکھاتا ہے۔ یہ لوگ ہیں جنھوں نے
اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
ایمان قبول کیا اور ان کے دلوں کو خدا کی یاد سے تسلی ہوا کرتی ہے یاد رکھو کہ خدا ہی کی یاد سے دلوں کو تسلی ہوا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۝ ۲۹
کرتی ہے جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے انکے واسطے (بہشت میں) طوبیٰ[1] اور خوشحالی اور
كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ
اچھا انجام ہے (اے رسولؐ جس طرح ہمنے اور پیغمبر بھیجے تھے) اسی طرح ہم نے تمکو اس امت میں بھیجا ہے
اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ
جس سے پہلے اور بہت سی اُمتیں گزر چکی ہیں تاکہ تم ان کے سامنے جو قرآن ہمنے وحی کے ذریعہ سے
يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۭ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
تمہارے پاس بھیجا ہے انہیں پڑھ کر سنا دو اور یہ لوگ کچھ تمہارے ہی نہیں بلکہ سرے سے) خدا ہی کے منکر ہیں۔ تم
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ۝ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا
کہہ دو کہ وہی میرا پروردگار ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہے
سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ
اور اگر کوئی ایسا قرآن (بھی نازل ہوتا) ہوتا جس کی برکت سے پہاڑ (اپنی جگہ سے) چل کھڑے ہوتے یا اس
كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ۭ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ۭ اَفَلَمْ
کی وجہ سے زمین (کی مسافت) طے کی جاتی اور اس کی برکت سے مُردے بول اُٹھتے (تو بھی یہ لوگ ماننے
يَايْـــَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ
والے نہ تھے) بلکہ (سچ یوں ہے کہ) سب کام کا اختیار خدا ہی کو ہے تو ابھی تک ایمانداروں کو چین نہیں آیا کہ اگر خدا چاہتا تو



## طوبیٰ کی حقیقت اور نبی و اہلبیت کی فضیلت

[1] ابن ابی حاتم نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ طوبیٰ بہشت میں ایک درخت ہے جس کی جڑ علی ابن ابی طالبؑ کے گھر میں ہے اور جنّت میں کوئی گھر ایسا نہیں جس میں اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ نہ ہو اور پھر ابن ابی حاتم نے ایک دُوسری حدیث میں فرقد سبخی سے روایت کی ہے کہ خدا نے انجیل میں حضرت عیسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی کہ اے عیسیٰ میرے کام میں سعی کرو اور لغو نہ سمجھو، اور میری بات سنو اور میرا کہا مانو اے بتول باکرہ کے بیٹے میں نے تم کو بغیر باپ کے پیدا کیا، اور تم کو اور تمہاری ماں کو سارے جہان کے لیے اپنی قدرت کی نشانی بنائی تو تم میری عبادت کرو اور مجھی پر بھروسہ رکھو، اور کتاب کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ حضرت عیسیٰؑ نے عرض کی خدایا میں کونسی کتاب مضبوطی سے پکڑوں حکم ہُوا، انجیل کو مضبوطی سے لیے رہو اور سریانہ والوں کے سامنے اس کو بیان کرو۔ اور ان کو خبر دو۔ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں حیّ قیوم بدیع دائم ہوں کبھی فنا نہ ہونگا۔ تو خدا اور اس کے رسولؐ نبی امّی پر جو آخر زمانہ میں ہوگا ایمان لاؤ، اور اس کی تصدیق کرو، اور اس نبی کی متابعت کرو جو اُونٹ پر سوار بدن پر بال کے کپڑے ہاتھ میں عصا اور سر پر تاج رکھے گا۔ اس کی آنکھیں بڑی بڑی ہوں گی۔ اور دونوں بھویں ملی ہوں گی، صاحب کسا ہوگا۔ اس کی نسل اس مبارک عورت سے جاری ہوگی جسکا نام خدیجہؓ ہوگا۔ اس عورت کے واسطے خدا نے جنت میں ایک موتی محل بنوایا ہے جس میں سونے کا کام کیا ہُوا ہے۔ اس میں نہ کوئی تکلیف ہوگی نہ رنج۔ اس کی ایک بیٹی ہوگی جسکا نام فاطمہؑ ہوگا۔ اور اس کے دو بیٹے ہوں گے حسنؑ وحسینؑ جو شہید ہوں گے۔ جو شخص اس نبیؐ کے زمانہ میں موجود ہو اور اُس کی باتیں سُنے۔ اُس کے لیے طوبیٰ ہے۔ حضرت عیسیٰؑ نے عرض کی، طوبیٰ کیا ہے حکم ہُوا کہ یہ بہشت کا ایک درخت ہے جس کو میں نے اپنی قدرت سے بویا ہے اور میرے فرشتوں نے اسے قائم رکھا ہے۔ اس کی جڑ رضوان

باقی صـ ۳۰۳ پر

جَمِيعًا ۗ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُوا

سب لوگوں کی ہدایت کر دیتا۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا۔ ان پر انکی کرتوت کی سزا میں کوئی (نہ کوئی) مصیبت

قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ حَتَّىٰ يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ ۚ

پڑتی رہے گی یا (ان پر نہ پڑی) تو انکے گھروں کے آس پاس (غرض) نازل ہوگی (ضرور) یہانتک کہ خدا کا وعدہ (فتح مکہ)

إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴿٣١﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ

پورا ہو کر رہے اور اسمیں تو شک نہیں کہ خدا ہرگز خلاف وعدہ نہیں کرتا۔ اور (اے رسول) تم سے پہلے بھی

مِّن قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ

بہتیرے پیغمبروں کی ہنسی اڑائی جاچکی ہے تو میں نے (چند روز) کافروں کو مہلت دی پھر آخر کار ہم نے انہیں لے

كَانَ عِقَابِ ﴿٣٢﴾ أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۗ

ڈالا پھر تو کیا پوچھنا ہے کہ) ہمارا عذاب کیسا تھا۔ تو کیا جو (خدا) ہر ایک شخص کے اعمال کی خبر رکھتا ہے (انکو یونہی

وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ قُلْ سَمُّوهُمْ ۚ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا

چھوڑ دے گا ہرگز نہیں) اور ان لوگوں نے خدا کے (دوسرے دوسرے) شریک بنا لیے (اے رسول) تم

لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَم بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۗ بَلْ

ان سے کہدو کہ تم آخر انکے نام تو بتاؤ[1] یا تم خدا کو ایسے شریکوں کی خبر دیتے ہو جن کو وہ جانتا تک نہیں کہ وہ

زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۗ

زمین میں (کدھر بستے) ہیں یا نری اوپری باتیں بناتے ہو بلکہ (اصل یہ ہے کہ) کافروں کو انکی مکاریاں بھلی دکھائی گئی ہیں

وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ لَّهُمْ عَذَابٌ

اور وہ (گویا) راہ راست سے روک دیئے گئے ہیں اور جس شخص کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے تو اسکا کوئی ہدایت کرنیوالا

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا لَهُم

نہیں۔ ان لوگوں کے واسطے دنیاوی زندگی میں (بھی) عذاب ہے۔ اور آخرت کا عذاب تو یقینی بہت سخت

مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ ﴿٣٤﴾ مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ

کھلنے والا ہی ہے اور (پھر) خدا (کے غضب) سے انکا کوئی بچانیوالا (بھی) نہیں جس باغ (بہشت) کا پرہیزگاروں

الْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ أُكُلُهَا

سے وعدہ کیا گیا ہے۔ (اسکی صفت یہ ہے) کہ اسکے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ اسکے میوے سدا بہار اور ایسے

دَائِمٌ وَظِلُّهَا ۚ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوا ۖ وَّعُقْبَى

ہی اس کی چھاؤں بھی۔ یہ انجام ہے ان لوگوں کا جو (دنیا میں) پرہیزگار تھے۔ اور کافروں کا انجام

الْكَافِرِينَ النَّارُ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ

(جہنم کی) آگ ہے۔ اور (اے رسول) جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ تو جو (احکام)

بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ ۖ وَمِنَ الْأَحْزَابِ مَن يُنكِرُ بَعْضَهُ ۚ

تمہارے پاس نازل کیے گئے ہیں سب ہی[2] سے خوش ہوتے ہیں اور بعض فرقے اس کی بعض باتوں سے انکار

ع ٥

[1] یہ نام اس واسطے خدا نے پوچھے ہیں تاکہ وہ لوگ اس پر غور کرکے اس کی توحید کے قائل ہوں کیونکہ جب وہ کوئی چیز ہی نہیں پھر انکا کوئی نام کیا بتائے گا۔ ١٢

[2] بعض مفسرین کے خیال کے موافق یہ آیت عبداللہ بن سلام وغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ ١٢

بقیہ صہ ٣٠٢

سے ہے۔ اور انکا پانی تسنیم سے۔ دیکھو تفسیر در منثور جلال الدین سیوطی جلد ۴ صہ ۵۹ سطر ۲۵ اور ۲۹ تا ۳۷ مطبوعہ مصر۔ ١٢

[3] ولو ان قرانا اس آیت میں حرف لَو کا جواب محذوف ہے اور وہ جواب محذوف لکان ھٰذا القران ہے۔ پس اس لحاظ سے آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر کوئی قرآن ایسا ہے جس کے ذریعہ سے پہاڑوں کو چلایا جا سکے یا زمین کوٹے (یا شگافتہ) کیا جا سکے یا مُردوں سے گفتگو کی جا سکے۔ تو وہ یہی قرآن ہے (تفسیر مجمع البیان۔ تفسیر برہان۔ تفسیر صافی)

ہر شخص کو اسی کی طرف جانا ہے

قُلْ إِنَّمَآ أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ أُشْرِكَ بِهٖ ؕ

کرتے ہیں تم (ان سے) کہہ دو کہ (تم مانو نہ مانو) مجھے تو یہ حکم دیا گیا کہ میں خدا ہی کی عبادت کروں کسی کو اسکا شریک نہ

إِلَيْهِ أَدْعُوا وَإِلَيْهِ مَآبِ ۝۳۶ وَكَذٰلِكَ أَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا

بناؤں میں (سبکو) اسی کی طرف بلاتا ہوں اور ہر شخص کو ہر پھر کر اسی کی طرف جانا ہے۔ اور یوں ہمنے اس قرآن کو عربی (زبان)

عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ

کا فرمان نازل فرمایا۔ اور (اے رسولؐ) اگر کہیں تم نے اس کے بعد کہ تمہارے پاس علم (قرآن) آچکا۔ ان کی

مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ۝۳۷

نفسانی خواہشات کی پیروی کر لی تو یاد رکھو کہ پھر خدا کی طرف سے نہ کوئی تمہارا سرپرست ہوگا نہ کوئی بچانیوالا۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ

اور ہم نے تم سے پہلے اور (بھی) بہتیرے پیغمبر بھیجے۔ اور ہم نے ان کو [1]

أَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَّأْتِيَ بِاٰيَةٍ

بیویاں بھی دیں اور اولاد (بھی عطا کی) اور کسی پیغمبر کی یہ مجال نہ تھی کہ کوئی معجزہ خدا کے اذن بغیر لا دکھائے ہر ایک

إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ۝۳۸ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا

وقت (موعود) کے لیے ہمارے یہاں (ایک قسم کی) تحریر (ہوتی) ہے۔ (پھر اسمیں) سے خدا جسکو چاہتا

يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ أُمُّ الْكِتٰبِ ۝۳۹ وَإِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ

ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے) باقی رکھتا ہے۔ [2] اور اسکے پاس اصل کتاب (لوح محفوظ موجود ہے) اور

بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ

(اے رسولؐ) جو جو وعدے (عذاب وغیرہ کے) ہم ان (کفار) سے کرتے ہیں چاہے انہیں سے بعض تمہارے سامنے

الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۝۴۰ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي

پورے کر دکھائیں یا تمہیں اس سے پہلے اٹھائیں۔ بہرحال تم پر تو صرف احکام کا پہنچا دینا فرض ہے اور ان سے حساب

الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا

لینا ہمارا کام ہے۔ کیا ان لوگوں نے یہ بات نہیں دیکھی کہ ہم زمین کو (فتوحات اسلام سے) اسکے تمام اطراف [3] سے (سوادِ کفر میں)

مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝۴۱ وَقَدْ مَكَرَ

گھٹاتے چلے آتے ہیں اور خدا جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے اسکے حکم کا کوئی ٹالنے والا نہیں اور وہ بہت جلد حساب لینے والا

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا ؕ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ

ہے۔ اور جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی تدبیریں کیں مگر تدبیروں کا بدلہ دینا تو اللہ کا کام ہے۔ ہر نفس جو کچھ کرتا

كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ۝۴۲ وَ

ہے اللہ اس سے واقف ہے اور عنقریب کفار بھی جان لیں گے کہ آخرت کی خوبی کس کے لیے ہے۔ اور

يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ

(اے رسولؐ) کافر لوگ کہتے ہیں کہ تم پیغمبر نہیں ہو تو تم (ان سے) کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان (میری رسالت کی)

اگلے پیغمبروں کی بھی ازواج کثرت سے تھیں

[1] مشرکین اور یہود حضرت رسولؐ پر طعن کیا کرتے کہ اگر یہ سچے نبی ہوتے تو اس قدر بیویاں نہ کرتے، اور اس زمانہ کے عیسائی اور آریہ بھی یہ اعتراض کرتے ہیں۔ ان کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ مطلب یہ ہے، کہ اے رسولؐ بیوی اور اولاد کی کثرت سے نبوت میں کوئی خرابی نہیں لازم آتی چنانچہ اگلے پیغمبروں میں یہ بات تھی، مثلاً حضرت داؤدؑ کی سو بیویاں تھیں اور حضرت سلیمانؑ کی تین سو، ازیں قبیل اور پیغمبروں کی بھی۔ دیکھو توریت۔ ۱۲

[2] مطلب یہ ہے کہ اس کی مرضی جو چاہے کرے جس کو چاہے باقی رکھے اور جس کو چاہے رد و بدل کر دے۔ ۱۲

[3] ننقصها من اطرافها احتجاج طبرسی میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ اس سے مراد اہل زمانہ کی ہلاکت ہے اور کتاب من لا یحضرہ الفقیہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہاں پر علماء کی موت مراد ہے۔ صاحب تفسیر صافی مختلف روایات نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ بنا بر اس تفسیر کے اطراف کی لفظ جو طرف یا طرف (بالتسکین) کی جمع ہے بمعنائے علماء و اشراف قرار پائے گی (دیکھو تفسیر صافی) (ا ح)

20

شهيدا بيني وبينكم ومن عنده علم الكتب ۝

گواہی کے واسطے خدا اور وہ شخص [1] جس کے پاس (آسمانی) کتاب کا علم ہے کافی ہیں۔

## (۱۴) سورة ابرهيم مكية (۷۲)

ایاتہا ۵۲ — رکوعاتہا ۷

سورۃ ابراہیم [2] مکہ میں نازل ہوا اور اس میں باون آیتیں اور سات رکوع ہیں۔

### بسم الله الرحمن الرحيم ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الر كتب انزلنه اليك لتخرج الناس من الظلمت

الرٰ (اے رسول یہ قرآن وہ) کتاب ہے جس کو ہم نے تمہارے پاس اس لیے نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو ان کے

الى النور ۵ باذن ربهم الى صراط العزيز الحميد ۝

پروردگار کے حکم سے (کفر کی) تاریکی سے (ایمان کی) روشنی میں نکال لاؤ غرض اس کی راہ پر لاؤ جو سب پر غالب اور سزاوار حمد ہے

الله الذي له ما في السموت وما في الارض و

وہ خدا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) اسی کا ہے۔ اور (آخرت میں)

ويل للكفرين من عذاب شديد ۝ الذين

کافروں کے لیے جو سخت عذاب (مہیا کیا گیا) افسوسناک ہے۔ وہ کفار جو دنیا

يستحبون الحيوة الدنيا على الاخرة ويصدون

کی (چند روزہ) زندگی کو آخرت پر (جو نعیم ابدی ہے) ترجیح دیتے ہیں اور (لوگوں کو) خدا کی راہ (پر چلنے)

عن سبيل الله ويبغونها عوجا اولئك في ضلل

سے روکتے ہیں اور اس میں خواہ مخواہ کجی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ یہی لوگ بڑے پرلے درجے کی گمراہی

بعيد ۝ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه

میں ہیں۔ اور ہم نے جب کبھی کوئی پیغمبر بھیجا تو اس کو اس کی قوم کی زبان میں باتیں کرتا ہوا تاکہ ان

ليبين لهم فيضل الله من يشاء ويهدي

کے سامنے (ہمارے احکام) بیان کر سکے تو یہی خدا جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو

من يشاء وهو العزيز الحكيم ۝ ولقد ارسلنا

چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور وہی سب پر غالب حکمت والا ہے۔ اور ہم نے موسیٰ کو اپنی

موسى بايتنا ان اخرج قومك من الظلمت

نشانیاں دے کر بھیجا (اور یہ حکم دیا) کہ اپنی قوم کو (کفر کی) تاریکیوں سے (ایمان کی) روشنی میں نکال لاؤ اور انہیں

الى النور ۵ وذكرهم بايىم الله ان في ذلك

خدا کے (وہ) دن یاد دلاؤ (جن میں خدا کی بڑی بڑی قدرتیں ظاہر ہوئیں) اس میں شک نہیں کہ اس میں تمام صبر شکر کرنے والوں کے

لايت لكل صبار شكور ۝ واذ قال موسى لقومه

واسطے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور (وہ وقت یاد دلاؤ) جب موسیٰ نے اپنی قوم



[1] اکثر مفسرین اس کے قائل ہیں کہ اس شخص سے مراد علی ابن ابی طالب ہیں۔ چنانچہ عاصمی نے زین الفتی میں ذکر کیا ہے۔ اور ثعلبی نے عبداللہ بن عطا سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سلام کہتے تھے کہ من عندہ علم الکتاب سے مراد علی بن ابی طالب ہیں۔ ینابیع المودۃ ص۱۰۲ تفسیر حسینی ص۳۴۹، ارجح المطالب ص۱۱۰ اور اسی وجہ سے آپ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ سلونی قبل ان تفقدونی مجھ سے میرے مرنے کے قبل جو چاہو پوچھ دیکھو۔ فواتح میبندی ص۱۰۹، اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن سلام کی شان میں نازل ہوئی مگر یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ سعید بن منصور، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور نحاس نے اپنی کتاب ناسخ میں سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ جب ان سے پوچھا کہ من عندہ علم الکتاب سے عبداللہ بن سلام مراد ہیں تو کہنے لگے یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ یہ سورۃ مکہ میں نازل ہوا اور عبداللہ بن سلام مدینہ میں اسلام لائے۔ اس سے بالاتر سنئے کہ ابن منذر نے شعبی سے روایت کی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام کی شان میں کوئی آیت ہی نازل نہیں ہوئی۔ دیکھو تفسیر سیوطی جلد ۴ ص۶۹ سطر ۲۰ تا ۲۳ مطبوعہ مصر۔ ۱۲

[2] اس سورۃ کے بعض اخلاقی نتیجے یہ ہیں:-

۱: قرآن خدا کی کتاب ہے۔
۲: کفار کی شناخت۔
۳: ہر نبی اپنی قوم کی زبان میں ہدایت کرتا ہے۔
۴: بنی اسرائیل کا حال۔
۵: شکر سے نعمت اور کفران سے عذاب کی زیادتی۔
۶: ناشکری سے خدا کا کچھ نہیں بگڑتا۔
۷: خدا مغفرت کی طرف بلاتا ہے۔
۸: ایمانداروں کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔
۹: ہر سرکش منہ کی کھائے گا۔
۱۰: کفار کے اعمال جیسے آندھی میں راکھ۔
۱۱: کلمہ طیبہ کی تشبیہ۔
۱۲: کلمہ کفر کی تشبیہ۔

باقی ص۳۰۶ پر

آسمانی کتاب کا عالم کون ہے

کفار کی شناخت

ہر نبی اپنی قوم کی زبان میں ہدایت کرتا ہے

بنی اسرائیل کا حال

اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ أَنجَاكُم مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ

سے کہ) کہ خدا نے جو احسانات تم پر کیے ہیں۔ ان کو یاد کرو جب اُسنے تمکو فرعون کے لوگوں (کے ظلم) سے نجات

يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَ

دی کہ وہ تمکو بہت بُرے بُرے دُکھ دے کے ستاتے تھے اور تمہارے لڑکوں کو تو ذبح کر ڈالتے تھے اور تمہاری

يَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۚ وَفِي ذَٰلِكُم بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ

عورتوں کو اپنی (خدمت کے واسطے) زندہ رہنے دیتے تھے۔ اور اسمیں تمہارے پروردگار کیطرف سے (تمہارے

عَظِيمٌ ۝ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ع ۲

صبر کی) بڑی سخت آزمائش تھی۔ اور (وہ وقت بھی) جب تمہارے پروردگار نے تمہیں جتادیا کہ اگر میرا شکر کروگے

وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۝ وَقَالَ مُوسَىٰ

تو میں تمہیں تم پر (نعمت کی) زیادتی کرونگا[ل] اور اگر تم نے ناشکری کی تو یاد رکھو کہ یقیناً میرا عذاب سخت ہے۔ اور

إِن تَكْفُرُوا أَنتُمْ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا فَإِنَّ اللَّهَ

موسیٰ نے (اپنی قوم سے) کہہ دیا تھا کہ اگر تم اور (تمہارے ساتھ) جتنے لوگ رُوئے زمین پر ہیں سب کے سب (ملکر بھی

لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ

خدا کی) ناشکری کرو تو خدا (کو ذرا بھی پروا نہیں) کیونکہ وہ تو (بالکل) بے نیاز ہے اور سزاوار حمد ہے۔ کیا تمہارے پاس

قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ ۛ ع ۳

ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے تھے (جیسے) نوح کی قوم اور عاد و ثمود اور (دوسرے لوگ) جو انکے بعد ہوئے۔

لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ

(دیکھو انکو خبر ہوتی) انکو خدا کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں ان کے پاس انکے (وقت کے) پیغمبر معجزے لے کر آئے اور سمجھانے

فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا

لگے) تو ان لوگوں نے ان پیغمبروں کے ہاتھوں کو انکے منہ پر اُلٹا مار دیا اور کہنے لگے کہ جو (حکم لے کر) تم خدا کی طرف

بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَنَا

سے بھیجے گئے ہو ہم تو اس کو نہیں مانتے۔ اور جس (دین) کی طرف تم ہم کو بُلاتے ہو ہم تو بڑے

إِلَيْهِ مُرِيبٍ ۝ قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ

گھرے شک میں پڑے ہیں۔ (تب) انکے پیغمبروں نے (ان سے) کہا کیا تمکو خدا کے بارے میں شک ہے

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ

جو سارے آسمان و زمین کا پیدا کرنیوالا ہے (اور) وہ تمکو اپنی طرف بُلاتا بھی ہے تو اس لیے کہ تمہارے گناہ معاف

وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ قَالُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا

کردے اور ایک وقت مقرر تمکو (دنیا میں چین سے) رہنے دے۔ وہ لوگ بول اُٹھے کہ تم بھی بس ہمارے ہی سے

بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيدُونَ أَن تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ

آدمی ہو اچھا اب یہ سمجھے (کہ) تم یہ چاہتے ہو کہ جن معبودوں کی ہمارے باپ دادا پرستش کرتے تھے تم ہمکو انسے باز رکھو اچھا اگر تم



ل اسی بناء پر ایک حدیث میں ہے کہ اگر تم نعمت اسلام کا شکر کروگے تو ایمان کی نعمت ملے گی۔ اور اگر اس پر شکر کروگے تو مقام وصل تک پہنچو گے۔ اور اگر اس پر شکر کروگے، تو مقام قربت تک پہنچو گے۔ ۱۲

بقیہ صفحہ ۳۰۵

۱۳: مومنوں کو خدا ثابت قدم رکھتا ہے
۱۴: نعمت کا ناشکری سے بدلنے کا نتیجہ
۱۵: خدا کی نعمتوں کا شمار نہیں ہوسکتا۔
۱۶: حضرت ابراہیمؑ کی دُعا۔
۱۷: مکہ میں حضرت اسمٰعیلؑ کی سکونت اور اس کی آبادی۔
۱۸: تمہارے اعمال سے خدا بیخبر نہیں۔
۱۹: قیامت کا ذکر۔
۲۰: خدا وعدہ خلافی نہیں کرتا وغیرہ ۱۲

خدا مغفرت ہی کی طرف بلاتا ہے ناشکری سے خدا کا کچھ نہیں بگڑتا۔ شکر نعمت کو فراوان اور کفران عذاب کی زیادتی

20/20

اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٠﴾ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ
پوجتے ہو تو کوئی صاف کھلا ہوا صریح معجزہ ہمیں لا دکھاؤ — ان کے پیغمبروں نے انکے جواب میں
اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ
کہا کہ اس میں شک نہیں کہ ہم بھی تمہارے ہی سے آدمی ہیں مگر خدا اپنے بندوں میں جس پر چاہتا ہے اپنا
عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ
فضل (وکرم) کرتا ہے (اور رسالت عطا فرماتا ہے) اور ہمارے اختیار میں یہ بات نہیں کہ بے حکم خدا
نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ
(تمہاری فرمائش کے موافق) ہم کوئی معجزہ تمہارے سامنے لا سکیں۔ اور خدا پر سب
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ
ایمانداروں کو بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ اور ہمیں (آخر) کیا ہے کہ ہم اس پر بھروسہ نہ
وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ
کریں حالانکہ ہمیں (دنجات کی) یقیناً اسی نے راہیں دکھائیں اور جو جو اذیتیں ہمیں تم نے پہنچائیں (ان پر جیسے صبر کیا اور)
وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿١٢﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ
آئندہ بھی صبر کرینگے۔ اور توکل کرنیوالوں کو خدا ہی پر توکل کرنا چاہیئے۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا تھا
كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ
اپنے (وقت کے) پیغمبروں سے کہنے لگے ہم تمکو اپنی سرزمین سے ضرور نکال باہر کردیں گے۔ یہاں تک کہ تم ہمارے
فِيْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٣﴾ لا
مذہب کی طرف پلٹ آؤ تو انکے پروردگار نے انکی طرف وحی بھیجی کہ (تم گھبراؤ نہیں) ہم ان سرکش لوگوں کو ضرور غارت کردینگے
وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ
اور انکی (ہلاکت کے) بعد ضرور تمہیں کو اس سرزمین میں بسائیں گے۔ یہ وعدہ محض اس شخص سے ہے جو ہماری بارگاہ میں
مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ﴿١٤﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ
(اعمال کی جوابدہی میں) کھڑے ہونے سے ڈرے اور میرے عذاب کے خوف کھائے۔ اور ان پیغمبروں نے ہم سے اپنی فتح کی دعا
جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿١٥﴾ لا مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ
مانگی (آخر وہ پوری ہوئی) اور ہر ایک سرکش عداوت رکھنے والا ہلاک ہوا (یہ تو ان کی سزا تھی) اور اسکے پیچھے ہی پیچھے جہنم ہے اور (اس
صَدِيْدٍ ﴿١٦﴾ لا يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ
میں) اسے پیپ لہو بھرا ہوا پانی پینے کو دیا جائیگا۔ (زبردستی) اسے گھونٹ گھونٹ کر کے پینا پڑے گا اور اسے حلق سے
مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ
باسانی نہ اتار سکے گا اور (وہ مصیبت ہے کہ) اسے ہر طرف سے موت ہی موت آتی ہوئی دکھائی دیتی ہے حالانکہ وہ مارے نہ مر سکے گا
غَلِيْظٌ ﴿١٧﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِۨ
اور پھر اسکے ہی پیچھے پیچھے عذاب سخت ہوگا۔ جو لوگ اپنے پروردگار سے کافر ہو بیٹھے انکی مثل ایسی ہے کہ انکی کارستانیاں گویا راکھ کا ایک ڈھیر

ل ایک حدیث میں ہے، کہ حضرت رسولؐ نے جبرئیل سے پوچھا کہ توکل کیا چیز ہے۔ جبرئیل نے عرض کی اس بات کا یقین کرنا، کہ مخلوق نہ ضرر پہنچا سکتی ہے نہ نفع، نہ کچھ دے سکتا ہے نہ روک سکتا ہے۔ اور تمام مخلوقات سے مایوس ہو جانا جب کوئی شخص اس حد تک پہنچ جائیگا، تو خدا کے سوا نہ کسی سے امید رکھے گا، نہ ڈرے گا، نہ طمع رکھے گا۔ ١٢

ایمان والوں کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے

ہر سرکش ضدی کو ہلاک کردیا جائے گا

دوزخیوں کو پیپ پینے کو ملے گی

اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ۖ لَا يَقْدِرُونَ
ہے جسے اندھڑ کے روز ہوا کا بڑے زوروں کا جھونکا اُڑا لے گا۔ جو کچھ ان لوگوں نے (دُنیا میں) کیا کرایا ہے۔
مِمَّا كَسَبُوا عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ ۝١٨ أَلَمْ
اس میں سے کچھ بھی ان کے قابو میں نہ ہو گا۔ یہی تو پلے درجے کی گمراہی ہے۔ کیا تو
تَرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنْ
نے نہیں دیکھا کہ خدا ہی نے سارے آسمان و زمین ضرور مصلحت سے پیدا کیے۔ اگر وہ چاہے
يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ۝١٩ وَمَا ذَٰلِكَ
تو سب کو مٹا کر ایک نئی خلقت (کی بستی) لا بسائے۔ اور یہ خدا پر کچھ بھی
عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ۝٢٠ وَبَرَزُوا لِلَّهِ جَمِيعًا فَقَالَ الضُّعَفَاءُ
دشوار نہیں اور قیامت کے دن سب کے سب خدا کے سامنے نکل کھڑے ہونگے تو جو لوگ (دُنیا میں) کمزور تھے۔
لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ
بڑی عزت رکھنے والوں سے (اس وقت) کہیں گے کہ ہم تو بس تمہارے قدم بقدم چلنے والے تھے تو کیا (آج)
مُغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ قَالُوا لَوْ
تم خدا کے عذاب سے کچھ بھی ہمارے آڑے آسکتے ہو، وہ جواب دینگے (اصلاح کار کجا و امن خراب کجا) کاش خدا
هَدَانَا اللَّهُ لَهَدَيْنَاكُمْ ۖ سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا
ہماری ہدایت کرتا تو ہم بھی تمہاری ہدایت کرتے۔ ہم خواہ بیقراری کریں خواہ صبر کریں (دونوں) ہمارے
مَا لَنَا مِنْ مَحِيصٍ ۝٢١ وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ
لیے برابر ہیں (کیونکہ عذاب سے) ہمیں تو اب چھٹکارا نہیں۔ اور جب لوگوں کا (اخیر) فیصلہ ہو چکے گا (اور لوگ شیطان کو
الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ
الزام دیں گے) تو شیطان کہے گا کہ خدا نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا (وہ تو پورا ہو گیا) اور میں نے بھی تو وعدہ کیا تھا پھر
فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ
میں نے وعدہ خلافی کی اور مجھے کچھ تم پر حکومت تو تھی نہیں مگر اتنی بات تھی کہ میں نے تم کو (بُرے کاموں کی طرف)
إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي ۖ فَلَا تَلُومُونِي وَ
بلایا اور تم نے میرا کہنا مان لیا تو اب تم مجھے بُرا (بھلا) نہ کہو بلکہ (اگر کہنا ہے تو) اپنے نفس کو بُرا کہو (آج) نہ
لُومُوا أَنْفُسَكُمْ ۖ مَا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنْتُمْ
تو میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو۔
بِمُصْرِخِيَّ ۖ إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِنْ قَبْلُ ۗ
میں اس سے پہلے ہی بیزار ہوں کہ تم نے مجھے (خدا کا) شریک بنایا بیشک جو لوگ
إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝٢٢ وَأُدْخِلَ الَّذِينَ
نافرمان ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور جن لوگوں نے (صدق دل سے)

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے عمل کیے وہ بہشت کے ان باغوں میں داخل کیے جائیں گے جنکے نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا

جاری ہوں گی اور وہ اپنے پروردگار کے حکم سے ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ وہاں ان کی ملاقات کا

سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمْ تَرَ كَیْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَیِّبَةً

تحفہ سلام ہوگا۔ (اے رسولؐ) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے اچھی بات (مثلاً کلمۂ توحید) کی کیسی (اچھی) مثال بیان

كَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾

کی ہے کہ (اچھی بات) گویا ایک پاکیزہ[1] درخت ہے کہ اس کی جڑ مضبوط ہے اور اسکی ٹہنیاں آسمان میں لگی)

تُؤْتِیْۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَ یَضْرِبُ اللّٰهُ

ہوں۔ اپنے پروردگار کے حکم سے ہمہ وقت پھلا (پھولا) رہتا ہے۔ اور خدا لوگوں کے واسطے (اس

الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَ مَثَلُ

لیے) مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ لوگ نصیحت (وعبرت) حاصل کریں۔ اور گندی بات (جیسے

كَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةِ ِ۟اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ

کلمۂ شرک) کی مثال گویا ایک گندے درخت کی سی ہے (جس کی جڑ ایسی کمزور ہو کہ) زمین کے اوپر ہی سے

الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ

اکھاڑ پھینکا جائے (کیونکہ) اس کو کچھ ٹھہراؤ تو ہے نہیں۔ جو لوگ پکی بات (کلمۂ توحید) پر (صدق دل

اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی

سے) ایمان لاچکے انکو خدا دُنیا کی زندگی میں (بھی) ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی ثابت قدم رکھے گا (اور

الْاٰخِرَةِ ۚ وَ یُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِیْنَ ۙ۫ وَ یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا

انہیں سوال وجواب میں کوئی دقت نہ ہوگی) اور سرکشوں کو خدا گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے۔ اور خدا جو چاہتا ہے

یَشَآءُ ﴿۲۷﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ

کرتا ہے۔ (اے رسولؐ) کیا تم نے ان لوگوں کے حال پر غور نہیں کیا جنہوں نے میرے احسان کے

كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ ۚ یَصْلَوْنَهَا ؕ

بدلے ناشکری اختیار کی اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گڑھے میں جھونک دیا۔ کہ سب کے سب جہنم واصل ہونگے۔

وَ بِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّیُضِلُّوْا

اور وہ کیا برا ٹھکانہ ہے۔ اور یہ لوگ دُوسروں کو خدا کا ہمسر بنانے لگے تاکہ (لوگوں کو) اس کی راہ

عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِیْرَكُمْ اِلَى

سے بہکا دیں (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ (خیر چند روز تو) چین کر لو پھر تو تمہیں دوزخ کی طرف لوٹ

النَّارِ ﴿۳۰﴾ قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ

کر جانا ہے۔ (اے رسولؐ) میرے وہ بندے جو ایمان لاچکے ان سے کہہ دو کہ پابندی سے نماز پڑھا

[1] ایک حدیث میں حضرت رسولؐ سے روایت ہے کہ اس درخت کی جڑ میں ہوں اور علیؑ اس کی ڈال اور آئمہ اس کی شاخیں اور ہمارا علم اس کے پھل اور مومنین شیعہ اس کے پتے ہیں۔ ۱۲

کلمہ طیبہ کی تشبیہ

کلمہ خبیثہ کی تشبیہ

مومنین کو خدا ثابت قدم رکھتا ہے

نعمت کو ناشکری سے بدلنے کا نتیجہ

وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ

کریں اور جو کچھ ہم نے انہیں روزی دی ہے اس میں سے (خدا کی راہ میں) چھپا کر یا دکھلا کر خرچ کیا کریں۔ اس دن

اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ۝۳۱ اَللّٰهُ الَّذِيْ

(قیامت) کے آنے سے پہلے جس میں نہ تو (خرید) و فروخت ہی کام آئے گی) نہ دوستی و محبت۔ خدا ہی ایسا (قادر و

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

توانا) ہے جس نے آسمان و زمین پیدا کر ڈالے اور آسمان سے پانی برسایا پھر اسکے ذریعہ سے (مختلف و رنگتوں

فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ

سے) تمہاری روزی کے واسطے (طرح طرح) کے پھل پیدا کئے اور تمہارے واسطے کشتیاں تمہارے بس میں کر

لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۝۳۲ وَ

دیں تاکہ اس کے حکم سے دریا میں چلیں اور تمہارے واسطے ندیوں کو تمہارے اختیار میں کر دیا اور

سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ

سورج[1] چاند کو تمہارا تابعدار بنا دیا کہ سدا پھیری کیا کرتے ہیں اور رات دن کو تمہارے قبضہ میں کر دیا کہ ہمیشہ

الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۝۳۳ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ

حاضر باش رہتے ہیں) اور (اپنی ضرورت کے موافق) جو کچھ تم نے اس سے مانگا اس میں

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ الْاِنْسَانَ

سے (بقدر مناسب) تمہیں دیا اور اگر تم خدا کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو گن نہیں سکتے ہو۔ اس میں تو شک نہیں کہ

لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝۳۴ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ

انسان بڑا بے انصاف ناشکرا ہے۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیم نے (خدا سے) عرض کی تھی پروردگار

هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ

اس شہر (مکہ) کو امن و امان کی جگہ بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو اس بات سے بچا لے کہ بتوں کی پرستش

الْاَصْنَامَ ۝۳۵ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ

کرنے لگیں۔ اے میرے پالنے والے اس میں شک نہیں کہ ان بتوں نے بہتیرے لوگوں کو گمراہ[2]

فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ

بنا چھوڑا تو جو شخص میری پیروی کرے تو وہ مجھ سے ہے۔ اور جس نے میری نافرمانی کی (تو تجھے اختیار ہے) تو تو بڑا

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۶ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ

بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ہمارے پالنے والے میں نے تیرے معزز گھر (کعبہ) کے پاس

بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا

ایک بے کھیتی کے ویران بیابان (مکہ) میں اپنی (کچھ) اولاد کو لا کر بسایا[3] ہے تاکہ اے ہمارے پالنے والے یہ

لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ

لوگ برابر یہاں نماز پڑھا کریں تو تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر (تاکہ وہ یہاں آ کر آباد ہوں) اور



مکہ میں حضرت اسمٰعیل کی سکونت اور اسکی آبادی

حضرت ابراہیم کی دعا

خدا کی نعمتوں کو کوئی شمار نہیں کرسکتا

[1] کشتی ندی سورج چاند رات اور دن کو آدمی کے اختیار میں کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کو اختیار ہے ان چیزوں کو جس طرح چاہے کام میں لائے۔ اور یہ تمام چیزیں اسی کے واسطے پیدا کی گئی ہیں۔ اسی کو سعدی نے کیا خوب نظم کیا ہے۔ ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند
تا تو نانے بکف آرے و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار
شرط انصاف نہ باشد کہ تو فرماں نبری[12]

[2] چونکہ بت گمراہی کے ذریعہ ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے گمراہی کی ان کی طرف نسبت دی گئی ہے۔ ۱۲

[3] حضرت ابراہیمؑ شام میں رہتے تھے جب حضرت ہاجرہ سے اسمٰعیل پیدا ہوئے تو چونکہ حضرت سارہ بانجھ تھیں سوکن کا لڑکا ہوتے ہی رشک و حسد کی آگ بھڑک اٹھی۔ آخر جب ان دونوں میں کسی طرح نہ بنی حضرت ابراہیم ہاجرہؑ و اسمٰعیل کو لیے ہوئے خدا کے حکم سے مکہ کے میدان میں آئے جب وہاں بالو اور پہاڑ کے سوا کچھ خاک نہ تھا اور چونکہ سارہ سے پہنچ کر فوراً واپس آنے کا وعدہ کر لیا تھا ان دونوں کو تنہا چھوڑ کر چلے گئے۔ اور ہاجرہ نے ایک درخت پر چادر ڈال کر اپنے ننھے سے بچے کو چھاؤں میں رکھا مگر جب بچے کو پیاس لگی اور پانی کی تلاش میں صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان کئی مرتبہ ادھر ادھر دوڑیں اور پانی نہ ملا تو خدا کی قدرت اس بچے کے پیاس میں ایڑیاں رگڑنے سے زمین سے چشمہ پھوٹا جسے آب زمزم کہتے ہیں۔ غرض پانی نکلا تو چرند پرند جمع ہونے لگے۔ یہ دیکھ کر قبیلہ جرہم کے لوگ ہاجرہ کے پاس آئے اور ان کی کیفیت و حالت معلوم کر کے وہاں رہنے کی اجازت چاہی اور حضرت ابراہیم دوبارہ انکو دیکھنے آئے تو حضرت ہاجرہ نے اجازت لے کر انکو سکونت کی اجازت دی وہ جنگل اور چٹیل میدان آباد ہوا۔ سچ ہے ؎

ہر کجا چشمہ بود شیریں
مردم و مرغ و مور گرد آیند

جب حضرت اسمٰعیل جوان ہوئے تو

باقی ص ۳۱۱ پر

اِلَيۡهِمۡ وَارۡزُقۡهُمۡ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمۡ يَشۡكُرُوۡنَ ۝ ۳۷
انہیں طرح طرح کے پھلوں سے روزی عطا کرتا کہ یہ لوگ (تیرا) شکر کریں۔
رَبَّنَاۤ اِنَّكَ تَعۡلَمُ مَا نُخۡفِىۡ وَمَا نُعۡلِنُ‌ؕ وَمَا
اے ہمارے پالنے والے جو کچھ ہم چھپاتے ہیں اور جو کچھ ہم ظاہر کرتے ہیں تو (سب سے)
يَخۡفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنۡ شَىۡءٍ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِى
خوب واقف ہے۔ اور خدا سے کوئی چیز چھپی نہیں (نہ) زمین میں اور نہ
السَّمَآءِ ۝ ۳۸ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ وَهَبَ لِىۡ عَلَى الۡكِبَرِ
آسمان میں۔ اس خدا کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے مجھے بڑھاپا آنے پر اسماعیل و
اِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ‌ؕ اِنَّ رَبِّىۡ لَسَمِيۡعُ الدُّعَآءِ ۝ ۳۹
اسحاق (سے دو فرزند) عطا کیے اس میں شک نہیں کہ میرا پروردگار دُعا کا سننے والا ہے۔
رَبِّ اجۡعَلۡنِىۡ مُقِيۡمَ الصَّلٰوةِ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ‌ ۖ
اے میرے پالنے والے مجھے اور میری اولاد کو (بھی) نماز کا پابند بنا دے اور اے میرے
رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ۝ ۴۰ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِىۡ وَلِوَالِدَىَّ
پالنے والے میری دُعا قبول فرما۔ اے ہمارے پالنے والے جس دن (اعمال کا) حساب
ع ۷
وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَوۡمَ يَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ۝ ۴۱ وَلَا تَحۡسَبَنَّ
ہونے لگے مجھ کو اور میرے ماں باپ اور (سارے) ایمانداروں کو تو بخش دے۔ اور جو کچھ یہ ظالم (کفار مکہ)
اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعۡمَلُ الظّٰلِمُوۡنَ ؕ۵ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمۡ لِيَوۡمٍ
کیا کرتے ہیں اس سے خدا کو غافل نہ سمجھنا (اور ان پر فوراً عذاب نہ کرنے کی) صرف یہ وجہ ہے کہ اس دن تک
تَشۡخَصُ فِيۡهِ الۡاَبۡصَارُ ۙ ۝ ۴۲ مُهۡطِعِيۡنَ مُقۡنِعِىۡ رُءُوۡسِهِمۡ
کی مہلت دیتا ہے جس دن لوگوں کی آنکھوں کے ڈھیلے (خوف کے مارے) پتھرا جائیں گے۔ اور اپنے اپنے
لَا يَرۡتَدُّ اِلَيۡهِمۡ طَرۡفُهُمۡ‌ ۚ وَاَفۡـئِدَتُهُمۡ هَوَآءٌ ؕ ۝ ۴۳
سر اٹھائے بھاگے چلے جا رہے ہیں (ٹکٹکی بندھی ہے) انکی طرف انکی نظر نہیں لوٹتی (جدھر دیکھ رہے ہیں دیکھ رہے ہیں)
وَاَنۡذِرِ النَّاسَ يَوۡمَ يَاۡتِيۡهِمُ الۡعَذَابُ فَيَقُوۡلُ
اور انکے دل ہوا ہو رہے ہیں۔ اور (اے رسولؐ) لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ (جس دن) ان پر عذاب نازل ہوگا تو جن لوگوں نے
الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا رَبَّنَاۤ اَخِّرۡنَاۤ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيۡبٍ ۙ نُّجِبۡ
نافرمانی کی تھی (گڑگڑا کر) عرض کریں گے کہ اے ہمارے پالنے والے ہمکو تھوڑی سی مہلت اور دے دے (اب کی بار) ہم
دَعۡوَتَكَ وَنَـتَّبِعِ الرُّسُلَ‌ ؕ اَوَلَمۡ تَكُوۡنُوۡۤا اَقۡسَمۡتُمۡ
تیرے بلانے پر (ضرور) اٹھ کھڑے ہونگے اور سب رسولوں کی پیروی کرینگے (تو انکو جواب ملے گا) کیا تم وہ لوگ نہیں ہو جو
مِّنۡ قَبۡلُ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ زَوَالٍ ۙ ۝ ۴۴ وَّسَكَنۡتُمۡ فِىۡ مَسٰكِنِ
اسکے پہلے (اس پر) قسمیں کھایا کرتے تھے کہ تم کو کسی طرح کا زوال نہیں۔ اور (کیا تم وہ لوگ نہیں کہ) جن لوگوں سے



خدا ظالموں کے عمل سے غافل نہیں

قیامت میں کفار کی تمنا اور انکا جواب

لے کیونکہ حضرت ابراہیم کے ننانوے برس کے سن میں حضرت اسماعیل پیدا ہوئے اور ایک سو بارہ برس کے سن میں حضرت اسحاق تو حضرت اسمٰعیل اسحٰق سے تیرہ برس بڑے تھے۔ ۱۲

بقیہ ص ۳۱۰

دونوں باپ بیٹے نے مل کر خانہ کعبہ اس جگہ بنایا جہاں خدا نے حضرت آدمؑ کے واسطے ایک قبہ نازل کیا تھا اور طوفان نوح کے وقت اٹھا لیا گیا تھا اسی وجہ سے اس کو بیت العتیق (پرانا گھر) کہتے ہیں۔ غرض یوں خدا کا گھر اور مکہ بنا۔ ۱۲

بقیہ ص ۳۱۴

کہ اہل جہنم کے لباس میں سے ایک لباس زمین و آسمان کے مابین لٹکا دیا جائے تو کل اہل زمین اس کی بدبو اور حرارت سے مرجائیں۔

سے اس سورۃ کے بعض اخلاقی و تمدنی نتیجے یہ ہیں۔

۱: قرآن کی حقیقت
۲: موت کا وقت معین ہے۔
۳: آسمان کے صنائع۔
۴: حضرت آدمؑ کا قصہ
۵: جہنم کے طبقے۔
۶: اہل بہشت کی صفت
۷: حضرت ابراہیمؑ کے مہمان
۸: قوم لوطؑ کا قصہ
۹: قوم شعیبؑ کا قصہ
۱۰: قوم صالحؑ کا قصہ
۱۱: مال کی بے وقعتی
۱۲: مومنین کے لیے خدا ہر طرح کافی ہے۔ ۱۲

الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ وَ تَبَیَّنَ لَکُمۡ کَیۡفَ فَعَلۡنَا

(ہماری نافرمانی کرکے) آپ اپنے اوپر ظلم کیا انہی کے گھروں میں تم بھی رہے حالانکہ تم پر یہ بھی ظاہر ہو چکا تھا کہ ہمنے

بِہِمۡ وَ ضَرَبۡنَا لَکُمُ الۡاَمۡثَالَ ۝۴۵ وَ قَدۡ مَکَرُوۡا مَکۡرَہُمۡ

انکے ساتھ کیا برتاؤ کیا اور ہمنے تمہارے (سمجھانے کے) واسطے مثلیں بھی بیان کردی تھیں اور وہ لوگ اپنی چالیں چلتے

وَ عِنۡدَ اللّٰہِ مَکۡرُہُمۡ ؕ وَ اِنۡ کَانَ مَکۡرُہُمۡ لِتَزُوۡلَ

رہے (اور وہ کبھی باز نہ آئے) حالانکہ انکی سب حالتیں خدا کی نظر میں تھیں اور اگرچہ انکی مکاریاں اس غضب کی تھیں کہ ان

مِنۡہُ الۡجِبَالُ ۝۴۶ فَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰہَ مُخۡلِفَ وَعۡدِہٖ رُسُلَہٗ ؕ

سے پہاڑ اپنی جگہ سے پلٹ لے جائیں (مگر سب ہیچ تھیں) (تو تم یہ خیال (بھی) نہ کرنا کہ خدا اپنے رسولوں سے خلاف وعدہ

اِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ۝۴۷ یَوۡمَ تُبَدَّلُ الۡاَرۡضُ

کریگا۔ اس میں شک نہیں کہ خدا (سب سے) زبردست بدلہ لینے والا ہے۔ (مگر کب) جسدن یہ زمین ۲ بدل کر دوسری

غَیۡرَ الۡاَرۡضِ وَ السَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوۡا لِلّٰہِ الۡوَاحِدِ

زمین کردی جائیگی اور (اسی طرح) آسمان (بھی بدل دیئے جائیں گے) اور سب لوگ یکتا قہار خدا کے روبرو (اپنی اپنی

الۡقَہَّارِ ۝۴۸ وَ تَرَی الۡمُجۡرِمِیۡنَ یَوۡمَئِذٍ مُّقَرَّنِیۡنَ

جگہ سے نکل) کھڑے ہونگے۔ اور تم اس دن گنہگاروں کو دیکھوگے کہ زنجیروں میں جکڑے

فِی الۡاَصۡفَادِ ۝۴۹ سَرَابِیۡلُہُمۡ مِّنۡ قَطِرَانٍ وَّ تَغۡشٰی

ہوئے ہوں گے۔ ان کے (بدن کے) کپڑے قطران ۳ کے ہونگے اور انکے چہروں کو آگ

وُجُوۡہَہُمُ النَّارُ ۝۵۰ لِیَجۡزِیَ اللّٰہُ کُلَّ نَفۡسٍ مَّا کَسَبَتۡ ؕ

ہر طرف سے) ڈھانکے ہوگی۔ تاکہ خدا ہر شخص کو اس کے کیے کا بدلہ دے (اچھا تو اچھا برا تو برا)

اِنَّ اللّٰہَ سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ ۝۵۱ ہٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَ

بیشک خدا بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ یہ (قرآن) لوگوں کے لیے ایک قسم کی اطلاع ہے

لِیُنۡذَرُوۡا بِہٖ وَ لِیَعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا ہُوَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ

تاکہ لوگ اسکے ذریعہ سے (عذاب خدا سے) ڈرائے جائیں۔ اور تاکہ یہ بھی بیقین جان لیں کہ بس وہی خدا ایک

وَّ لِیَذَّکَّرَ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۝۵۲

معبود ہے اور تاکہ جو لوگ عقل والے ہیں نصیحت (و عبرت) حاصل کریں۔

## اٰیَاتُہَا ۹۹ (۱۵) سُوۡرَۃُ الۡحِجۡرِ مَکِّیَّۃٌ (۵۴) رُکُوۡعَاتُہَا ۶

سورۂ حجر مکہ میں نازل ہوا اور اس میں ننانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓرٰ ۟ تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ وَ قُرۡاٰنٍ مُّبِیۡنٍ ۝۱

الٓرٰ یہ کتاب (خدا) اور واضح و روشن قرآن کی (چند) آیتیں ہیں۔



نمرود کی حماقت اور جنگ

خدا وعدہ خلافی نہیں کرتا

۱ ایک حدیث میں ہے کہ اس آیت میں نمرود کی طرف اشارہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم آگ سے محفوظ رہے تو نمرود حسد کی آگ میں جل مرا اور کہنے لگا میں آسمان پر جاکر ابراہیم کے خدا کو دیکھونگا۔ لوگوں نے ہرچند سمجھایا کہ آسمان بہت دور ہے اسپر جانا آسان نہیں مگر وہ کاہے کو سنتا۔ اس نے تین برس میں ایک بہت اونچا محل بنوایا۔ جب اس پر چڑھا تو آسمان اتنا ہی دور نظر پڑا جتنا زمین سے معلوم ہوتا تھا۔ اور دوسرے ہی دن وہ محل گر پڑا جس سے بہت سے لوگ دب کر مر گئے تو وہ اور غصہ ہوا اور کہنے لگا ابراہیم کے خدا نے میرا محل گرا دیا۔ اب میں اس سے آسمان پر جا کر جنگ کرونگا۔ غرض اسنے چار گدھ پالے اور ایک صندوق کے چاروں کونوں پر چاروں کو باندھ دیا اور انکے سامنے اوپر گوشت لٹکا دیا اور خود مع وزیر کے صندوق میں بیٹھا۔ غرض وہ گدھ گوشت کی طمع میں صندوق لے کر اڑے اور ایک شب روز اڑنے کے بعد پھر اوپر دیکھا تو آسمان کو اتنی ہی دور دیکھا اور جب نیچے دیکھا تو پانی کے سوا کچھ نظر نہ آیا۔ پھر ایک شب روز کے بعد نظر کی تو آسمان کی وہی حالت اور زمین دھواں معلوم ہوئی اس وقت نمرود خائف ہوا اور گوشت کو نیچے لٹکا دیا تو گدھوں نے نیچے کا رخ کیا۔ ۱۲

۲ اتنا تو یقینی ہے کہ قیامت میں یا اسکے بعد نہ یہ زمین ہوگی نہ یہ آسمان بلکہ زمین بھی دوسری ہوگی اور آسمان بھی دوسرا مگر تفاسیر میں شدید اختلاف ہے کہ آخر وہ زمین و آسمان کیسے ہونگے بعض میں یہ ہے کہ چاندی کے سے سفید براق ہونگے بعض میں یہ ہے کہ زمین چاندی کی سی اور آسمان سونے کا سا بعض میں ہے کہ ایسی ہی ہوگی۔ یہ پہاڑ اور دریا کی بلندی اور پستی نہ ہوگی۔ بعض میں ہے کہ زمین روٹی کی سی کہ مومنین اگھا ہیں تو کھا سکیں۔ اور بعض میں ہے کہ آسمانوں کی جگہ بہشت ہوگی اور دریاؤں کی جگہ جہنم ازیں قبیل اور اختلاف بھی ہیں ۱۲

۳ تفسیر قمی میں امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا

(باقی صـ ۳۱۱ پر)

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ۝٢

(ایک دن وہ بھی آنیوالا ہے کہ) جو لوگ کافر ہو بیٹھے ہیں اکثر دل سے چاہیں گے کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے۔

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ

(اے رسولؐ) انہیں انکی حالت پر رہنے دو کہ کھا (پی) لیں اور (دُنیا میں چند روز) چین کرلیں اور (انکی) تمنائیں لے

يَعْلَمُونَ ۝٣ وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا

انہیں کھیل تماشے میں لگائے رہیں عنقریب ہی (اسکا) نتیجہ انہیں معلوم ہو جائیگا۔ اور ہم نے کبھی کوئی بستی تباہ نہیں

كِتَابٌ مَعْلُومٌ ۝٤ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا

کی مگر یہ کہ (اس) کی تباہی کے لیے پہلے ہی سے کبھی بوجھی ہوئی میعاد مقرر لکھی ہوئی تھی کوئی امت اپنے وقت سے

يَسْتَأْخِرُونَ ۝٥ وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ

نہ آگے بڑھ سکتی ہے نہ پیچھے ہٹ سکتی ہے۔ (اے رسولؐ کفار مکہ تم سے) کہتے ہیں کہ اے وہ شخص (جسکو یہ سودا

الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ۝٦ لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ

ہے کہ اس پر وحی و کتاب نازل ہوتی ہے۔ تو تو (اچھا خاصا) سٹری ہے اگر تو اپنے دعوے میں سچا ہے تو فرشتوں

كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝٧ مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا

کو ہمارے سامنے لا کھڑا کرتا۔ (حالانکہ) ہم فرشتوں کو کھلم کھلا بس عذاب کے ساتھ فیصلہ ہی کے لیے بھیجا کرتے ہیں

بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُنْظَرِينَ ۝٨ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا

اور اگر فرشتے نازل ہو جائیں تو پھر ان کو جان بچانے کی مہلت لے بھی نہ ملے۔ بے شک ہم ہی نے قرآن نازل کیا لے

الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝٩ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ

اور ہم ہی تو اس کے نگہبان بھی ہیں۔ اور (اے رسولؐ) ہم نے تم سے پہلے بھی اگلی امتوں میں (اور بھی بہت

قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ ۝١٠ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ

سے) رسولؐ بھیجے اور (انکی بھی یہی عادت تھی کہ) ان کے پاس کوئی رسولؐ نہ آیا مگر ان

إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝١١ كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي

لوگوں نے اس کی ہنسی ضرور اڑائی۔ ہم (گویا خود) اسی طرح اس (گمراہی) کو (ان) گنہگاروں کے دل

قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ۝١٢ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ

میں ڈال دیتے ہیں۔ یہ کفار اس (قرآن) پر ایمان نہ لائیں گے اور (یہ کچھ انوکھی بات نہیں) اگلوں

سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ۝١٣ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِنَ

کی روش بھی (ایسے ہی) رہا کی ہے۔ اور اگر ہم (اپنی قدرت سے) آسمان کا ایک دروازہ بھی کھول دیں

السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ۝١٤ لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ

اور یہ لوگ دن دہاڑے اس دروازے سے (آسمان پر) چڑھ بھی جائیں تب بھی یہی کہیں گے کہ ہو نہ

أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَسْحُورُونَ ۝١٥ ع وَلَقَدْ جَعَلْنَا

ہو ہماری آنکھیں (نظر بندی سے) متوالی کر دی گئیں (یا نہیں تو) ہم لوگوں پر جادو کیا گیا ہے اور ہم ہی نے آسمان

لے اسی وجہ سے جناب امیرؑ فرماتے ہیں کہ میں تمہاری نسبت دو چیزوں سے بہت ڈرتا ہوں ایک تو نفسانی خواہش کی پیروی سے کیونکہ یہ قلب کو بند کر دیتی ہے اور حق سے باز رکھتی ہے دوسرے آرزوؤں کی درازی سے کیونکہ یہ آخرت کو بھلا دیتی ہے۔ ١٢

لے مطلب یہ ہے کہ فرشتے ایسے مواقع پر عذاب ہی لے کر آیا کرتے ہیں اور پھر جب عذاب آچکا تو مہلت کیسی ١٢

لے ذکر سے ایک تو قرآن مراد ہے جس کو میں نے ترجمہ کیا ہے تب اسکی نگہبانی کا مطلب یہ ہے کہ ہم اسکو ضائع و برباد نہ ہونے دیں گے پس اگر تمام دُنیا میں ایک نسخہ بھی قرآن مجید کا اپنی اصلی حالت پر باقی ہو تب بھی یہ کہنا صحیح ہوگا کہ وہ محفوظ ہے اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اس میں کسی قسم کا کوئی تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ اس زمانہ تک قرآن مجید میں کیا کیا تغیرات ہو گئے۔ کم سے کم اس میں تو شک ہی نہیں، کہ ترتیب بالکل بدل دی گئی اور یہ مطلب بھی نہیں کہ ہر ہر لفظ کو محفوظ رکھیں گے کیونکہ اس زمانہ میں چھاپہ خانوں کی طرف سے روزانہ سینکڑوں ہزاروں اوراق قرآن کے برباد کیے جاتے ہیں۔ دوسرے ذکر سے مراد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں تب مطلب ہوگا کہ کفار کے شر سے خدا آپ کو محفوظ رکھے گا۔ اور اس لفظ ذکر سے خدا نے حضرت رسولؐ کو دوسرے مقام پر یوں یاد کیا ہے۔ قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا یتلوا علیکم آیات اللہ۔

فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ زَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝۱۶ وَحَفِظْنٰهَا

میں لئے بُرج بنائے اور دیکھنے والوں کے واسطے ان کو (ستاروں سے) آراستہ کیا اور ہر شیطان مردود

مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝۱۷ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ

(کی آمد و رفت) سے انہیں محفوظ رکھا۔ مگر جو شیطان چوری چھپے (وہاں کی کسی بات) پر

فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۸ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ

کان لگانے تو شہاب ٹ کا دہکتا ہوا شعلہ اسکے (کھدیرنے کو پیچھے) پڑ جاتا ہے۔ اور زمین کو (بھی اپنی مخلوقات کے

اَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

رہنے سہنے کو) ہم ہی نے پھیلایا اور اس میں (میخ کی طرح) پہاڑوں کے لنگر ڈال دیئے اور ہمنے اسمیں ہر قسم

مَّوْزُوْنٍ ۝۱۹ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ

کی مناسب چیز اگائی۔ اور ہم ہی نے اس میں تمہارے واسطے زندگی کے ساز و سامان بنا دیئے اور (ان جانوروں

لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ۝۲۰ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ

کے لیے بھی) جنہیں تم روزی نہیں دیتے اور ہمارے یہاں تو ہر چیز کے (بیشمار) خزانے (بھرے) پڑے ہیں

وَمَا نُنَزِّلُهٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝۲۱ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ

اور ہم (اس میں سے) ایک جچی تلی مقدار بھیجتے رہتے ہیں۔ اور ہم نے وہ ہوائیں بھیجیں (جو بادلوں

لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَ

کو پانی سے) سلے بھرے ہوئے ہیں، پھر ہم ہی نے آسمان سے پانی برسایا، پھر ہم ہی نے تم لوگوں کو وہ پانی پلایا

مَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ۝۲۲ وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ

اور تم لوگوں نے تو کچھ اسکو جمع کر کے نہیں رکھا تھا۔ اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ ہم ہی (لوگوں کو) جلاتے ہیں

وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ۝۲۳ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ

اور ہم ہی مار ڈالتے ہیں اور (پھر) ہم ہی (سب کے والی و) وارث ہیں۔ اور بے شک ہم نے تم میں سے ان

مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ۝۲۴ وَاِنَّ رَبَّكَ

لوگوں کو بھی اچھی طرح سمجھ لیا جو پہلے ہو گزرے اور ہم نے انکو بھی جان لیا جو بعد کو آنے والے ہیں۔ اور اسمیں تو

هُوَ يَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝۲۵ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

شک نہیں کہ تیرا پروردگار وہی ہے جو ان سب کو قیامت میں قبروں میں سے اٹھائیگا۔ بیشک وہ حکمت والا واقفکار ہے

الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝۲۶ وَالْجَآنَّ

اور بے شک ہم ہی نے آدمی کو (خمیر دی ہوئی) سڑی مٹی سے جو (سوکھ کر) کھنکھن بولنے لگے پیدا کیا۔ اور ہم ہی نے

خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۝۲۷ وَاِذْ قَالَ

جنات کو آدمی سے بھی پہلے بے دھوئیں کی تیز آگ سے پیدا کیا اور (اے رسولؐ وہ وقت یاد

رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ

کرو) جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں ایک آدمی کو خمیر دی ہوئی مٹی سے جو (سوکھ کر) کھن کھن بولنے لگے



## بروج وشہاب

لے آٹھواں آسمان جسے شریعت میں کرسی کہتے ہیں اس کی خربزہ کی قاشوں کے سے بارہ ٹکڑے برابر کے ہیں، انہی کو برج کہتے ہیں انکے نام یہ ہیں۔ حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو اور حوت۔ ان میں سے ہر ایک میں آفتاب تو ایک مہینہ رہتا ہے اور ماہتاب ایک ہی مہینہ میں سب برجوں کو طے کرتا ہو ہر برج میں ڈھائی دن رہتا ہے۔ ۱۲

ٹ کبھی کبھی رات کو جو ستارہ ٹوٹتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اسے شہاب کہتے ہیں خدائی انتظام یوں واقع ہوتا ہے کہ پہلے انتظام دنیا کے متعلق خدا کے جو احکام فرشتوں کے حوالہ ہوتے تو شیاطین جن کی آمد و رفت ہر آسمان پر تھی۔ ان باتوں کو سن کر کاہنوں سے بیان کر دیتے۔ اور وہ لوگ پیشین گوئی کے طور پر لوگوں سے بیان کرتے۔ حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر جانے کے بعد شیاطین کی آمد و رفت چوتھے آسمان تک بند کر دی گئی اور جب حضرت رسولؐ کی ولادت ہوئی تو کل آسمانوں سے منقطع کر دی گئی مگر پھر بھی آسمان کے قریب قریب جاتے اور کچھ باتیں چوری چھپے سن لیتے تو انکی تنبیہ کے لیے شہاب پھینکا جاتا اور یہ لوگ مار کر بھگا دیئے جاتے ہیں یہ باتیں اگرچہ نئے خیال والوں کے لیے تو شاید مضحکہ کا باعث ہوں گی مگر سچ یہ ہے کہ یہ باتیں انسانی معمولی عقل سے باہر ہیں اور ہم کو ان میں زیادہ کاوش کی ضرورت نہیں جب خدا نے بیان کر دیا ہے تو ہمیں مسلمان ہونے کی حیثیت سے چپکے سے مان لینا چاہیئے۔ ۱۲

سلے زمین کا تین چوتھائی تو تہ آب ہے جسے سمندر کہتے ہیں۔ اور ایک چوتھائی پانی کے اوپر اسی وجہ سے اس کا نام ربع مسکون ہے۔ آفتاب کی گرمی سے سمندر اور ہر گیلی چیز سے بھاپ اٹھتی ہے اور اوپر جا کر سردی سے منجمد ہو کر ابر کی صورت میں دکھائی دیتی ہے پھر جب اس میں زیادہ ٹھنڈک پہنچنے سے نچوڑ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے تو پانی برس جاتا ہے اور چونکہ ہوا ہی بھاپ کو اوپر لے جاتی اور اڑائے پھرتی ہے۔ اس وجہ سے فرما دیا کہ ہوا ہی بادلوں کو پانی سے بارور کر دیتی ہے ۱۲

حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝۲۸ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ

پیدا کرنے والا ہوں۔ تو جس وقت میں اسکو ہر طرح سے درست کر چکوں اور اسمیں اپنی (طرف سے) رُوح

فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ۝۲۹ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ

پھونک دُوں تو سب کے سب اسکے سامنے سجدہ میں گر پڑنا۔ غرض فرشتے تو سب کے سب سربسجود ہو گئے مگر

اَجْمَعُوْنَ ۝۳۰ اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰٓى اَنْ یَّكُوْنَ مَعَ

ابلیس (ملعون) کہ اُس نے سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل ہونے

السّٰجِدِیْنَ ۝۳۱ قَالَ یٰٓاِبْلِیْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ

سے انکار کر دیا۔ (اس پر خدا نے) فرمایا او شیطان آخر تجھے کیا ہُوا کہ تو سجدہ کرنے والوں کے

السّٰجِدِیْنَ ۝۳۲ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ

ساتھ شامل نہ ہُوا۔ وہ (ڈھٹائی سے) کہنے لگا میں ایسا گیا گزرا تو ہُوں نہیں کہ ایک ایسے آدمی کو سجدہ کر

مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝۳۳ قَالَ فَاخْرُجْ

بیٹھوں جسے تو نے سڑی ہُوئی کھن کھن بولنے والی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ (خدا نے) فرمایا (نہیں تو) تو بہشت

مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ ۝۳۴ وَّ اِنَّ عَلَیْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى

سے نکل جا (دُور ہو) بیشک تو مردود ہے۔ اور یقیناً تجھ پر روزِ جزا تک پھٹکار برسا

یَوْمِ الدِّیْنِ ۝۳۵ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝۳۶

کرے گی۔ (شیطان نے) کہا اے میرے پروردگار خیر تو مجھے اسدن تک کی مہلت دے جبکہ (لوگ دوبارہ

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ۝۳۷ اِلٰى یَوْمِ الْوَقْتِ

زندہ کرکے) اُٹھائے جائیں گے۔ خدا نے فرمایا [1] وقت مقررہ کے دن تک کی تجھے مہلت دیگئی شیطان نے کہا۔

الْمَعْلُوْمِ ۝۳۸ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ

اے میرے پروردگار چونکہ تو نے مجھے رستہ سے الگ کیا میں بھی انکے لیے دُنیا میں (سازوسامان کو) عمدہ کر دکھاؤنگا اور

فِی الْاَرْضِ وَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝۳۹ اِلَّا عِبَادَكَ

ان سب کو ضرور بہکاؤنگا مگر ان میں سے تیرے نرے کھرے خاص بندے (کہ وہ میرے بہکانے میں نہ آئینگے)

مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ۝۴۰ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ

خدا نے فرمایا کہ یہی راہ سیدھی [2] ہے کہ مجھ تک (پہنچتی)

مُسْتَقِیْمٌ ۝۴۱ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ

ہے۔ جو میرے مخلص بندے ہیں ان پر تجھے کسی طرح کی حکومت نہ ہوگی مگر ہاں

اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ۝۴۲ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ

گمراہوں میں سے جو تیری پیروی کرے اس پر تیرا زور چل جائے گا اور (ہاں یہ بھی یاد رہے کہ) ان سب کے

لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝۴۳ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ

واسطے (آخری) وعدہ بس جہنم ہے۔ جس کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازہ (میں جانے) کیلئے



شیطان اور خدا کی دو بدو گفتگو

[1] اس سے بھی صاف واضح طور پر رجعت کا ثبوت معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ شیطان کے اس سوال پر کہ مجھے قیامت تک کی مہلت دے۔ خدا نے ہاں نہیں فرمایا بلکہ یہ کہا کہ تجھے ایک خاص وقت تک کی مُہلت دی گئی۔ اور اگر قیامت تک مُہلت دینا مقصود ہوتا تو صرف اچھا یا ہاں کہہ دینا کافی ہوتا۔ ۱۲

[2] یہ ترجمہ قرآن کے ظاہری الفاظ کے مطابق ہے لیکن اس میں علاوہ بھونڈے معنی ہونے کے ایک بڑی خرابی یہ لازم آتی ہے کہ اس صورت میں ایک نیا جُملہ محذوف ماننا پڑے گا۔ چنانچہ بیضاوی نے لکھا ہے کہ اصل اسکی یوں ہوگی :۔ هذا صراط علی حق علی ان اراعیه حالانکہ محذوف ماننا اور وہ بھی جملہ کا ہر عبارت کے لیے عیب ہے خصوصًا قرآن کے واسطے تو کسی طرح جائز ہی نہ ہوگا۔ اس کے علاوہ اس صورت میں خدا پر لحاظ و خیال کرنے کا وجوب ثابت ہوگا۔ حالانکہ اہلِ سنت کسی چیز کو خدا پر واجب نہیں کہتے۔ انہی خرابیوں پر نظر کرکے بعض قرا نے هذا صراط علی مستقیم پڑھا ہے اور اس کو بھی بیضاوی نے نقل کیا ہے۔ اس بناء پر علیٌّ فعیل کے وزن پر بلند کے معنی میں ہوگا۔ اور آیت کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ یہ بلند راستہ سیدھا ہے حالانکہ یہ ترجمہ بھی صحیح نہیں کیونکہ راستہ کی خوبی سیدھا ہونا ہے نہ بلند ہونا۔ اسکے علاوہ بلندی ایک نسبتی اور اضافی چیز ہے پستی ہو تو بلندی ہو اور جب پستی اور بلندی دونوں پائی گئیں تو راستہ سیدھا ہو ہی نہیں سکتا اور جب یہ دونوں صورتیں صحیح نہ رہیں تو اب تیسری قرأت هذا صراط علیّ مستقیم کی صحت میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔ اور اس میں نہ کوئی لفظی خرابی لازم آتی ہے نہ معنوی اور اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ علی کی طرف سے حضرت علیؑ کے نام کی تصریح اور اعلان عام ہے کہ حضرت ہی کا دین سیدھا اور مستقیم ہے۔ اور انہی کے پیرو سیدھے جنت میں پہنچیں گے۔ اور یہ آپ کا شرف عظیم اور فخر جسیم ہے اور یہی تفاسیر اہل بیت کا بھی منشاء ہے اور اسی کی مؤید

باقی صفحہ ۳۱۶ پر

بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ﴿۴۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ

ان کے گمراہوں کی الگ الگ ٹولیاں ہوں گی۔ اور پرہیزگار تو (بہشت کے) باغوں اور چشموں

جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۴۵﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَ نَزَعْنَا

میں یقیناً ہوں ہی گے۔ (داخلہ کے وقت فرشتے کہیں گے کہ) انہیں سلامتی کے ساتھ اطمینان سے چلے جاؤ اور

مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ

(دنیا کی تکلیفوں سے) جو کچھ انکے دل میں رنج تھا۔ ان کو بھی ہم نکال دیں گے اور یہ باہم ایک دوسرے کے

مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّ مَا هُمْ مِّنْهَا

آمنے سامنے تختوں پر اسطرح بیٹھے ہوں گے جیسے بھائی بھائی۔ انکو بہشت میں تکلیف چھوئے گی بھی نہیں اور نہ

بِمُخْرَجِيْنَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۹﴾

کبھی اس میں سے نکالے جائینگے۔ (اے رسولؐ) میرے بندوں کو آگاہ کر دو کہ بے شک میں بڑا بخشنے والا مہربان ہوں۔

وَ اَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ﴿۵۰﴾ وَ نَبِّئْهُمْ عَنْ

مگر ساتھ ہی انکے یہ بھی یاد رہے کہ بیشک میرا عذاب بھی بڑا دردناک عذاب ہے۔ اور انکو ابراہیمؑ کے مہمان کا حال

ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۵۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا

سنا دو کہ جب یہ ابراہیمؑ کے پاس آئے تو پہلے (انہوں نے سلام کیا۔ ابراہیمؑ نے (جواب سلام کے بعد) کہا ہمکو تو

قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ

تم سے ڈر معلوم ہوتا ہے انہوں نے کہا آپ مطلق خوف نہ کیجیے (کیونکہ) ہم تو آپکو ایک دانا (و بینا) فرزند

بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ

(کی پیدائش) کی خوشخبری دیتے ہیں۔ ابراہیمؑ نے کہا (بیٹے کے ہونے کی) کیا مجھے خوشخبری دیتے ہو جب مجھ پر بڑھاپا

فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ

چھا گیا تو پھر اب کا ہے کی خوشخبری دیتے ہو۔ وہ فرشتے بولے (ہم نے آپکو بالکل ٹھیک خوشخبری دی ہے تو آپ

مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ وَ مَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ

(بارگاہ خداوندی سے) ناامید نہ ہوں۔ ابراہیمؑ نے کہا گمراہوں کے سوا اور ایسا کون ہے جو اپنے پروردگار کی رحمت سے

اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾

ناامید[۲] ہو۔ (پھر) ابراہیمؑ نے کہا اے (خدا کے) بھیجے ہوئے (فرشتو) تمہیں آخر کیا مہم درپیش ہے۔

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ

انہوں نے کہا کہ ہم تو ایک گنہگار قوم کی طرف (عذاب نازل کرنے کے لیے) بھیجے گئے ہیں۔ مگر لوط کے لڑکے بالے

اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ اِنَّهَا

کہ ہم ان سب کو ضرور بچا لیں گے مگر انکی بیوی[۳] جسے ہمنے تاک لیا ہے کہ وہ ضرور اپنے لڑکے

لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ۨالْمُرْسَلُوْنَ ﴿۶۱﴾

بالوں کے) پیچھے (عذاب میں) رہ جائے گی۔ غرض جب (خدا کے) بھیجے ہوئے فرشتے لوطؑ کے بال بچوں کے پاس آئے



حضرت رسولؐ و حضرت علیؑ کا بھائی بھائی ہونا

حضرت ابراہیمؑ کے مہمانوں کا قصہ

۱؎ ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت علیؑ نے جناب رسالت مآبؐ سے عرض کی کہ میں آپ کے نزدیک زیادہ محبوب ہوں یا فاطمہؑ! آپؐ نے فرمایا وہ زیادہ محبوب ہے اور تم زیادہ عزیز ہو اور گویا میں تمہارے ساتھ حوض کوثر پر ہوں اور تم وہاں سے لوگوں کو ہٹا رہے ہو اور حوض کوثر پر آسمان کے ستاروں کے شمار میں ٹونٹی دار کنٹر رکھے ہیں اور تم حسنؑ حسینؑ فاطمہؑ عقیلؑ اور جعفرؑ بہشت میں ہو اور ایک دوسرے کے سامنے تخت پر بیٹھے ہو اور تم میرے ساتھ ہو اور تمہارے شیعہ بہشت میں ہونگے۔ اس وقت آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب حضرت رسولؐ نے تمام اصحاب میں بھائی چارہ قرار دیا اور جناب امیرؑ کو چھوڑ دیا۔ تو آپ نے حضرت رسولؐ سے عرض کی یا رسول اللہ جب میں نے دیکھا کہ آپؐ نے میرے سوا اصحاب میں بھائی چارہ قرار دیا تو ناامیدی اور یاس کی وجہ سے میری رُوح نکلنے لگی اور میری کمر ٹوٹ گئی تو اگر یہ کسی خفگی کی وجہ سے ہے تو معاف فرمایئے گا۔ آپؐ نے فرمایا اے علی قسم ہے اس خدا کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا میں

باقی صد ۳۱۷ پر

۲؎ مطلب یہ ہے کہ میں خدا کی رحمت سے ناامید نہیں ہوں بلکہ اپنے بڑھاپے کی وجہ سے تعجب ہوتا ہے۔

۳؎ اس سے واضح ہوا کہ اگر ایمان درست نہ ہو تو کوئی قرابت یا رشتہ داری کام نہیں آتی۔ اگرچہ کوئی پیغمبر کا بیٹا یا بیوی ہی کیوں نہ ہو اسی بنا پر تو امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں کہ بہشت پرہیزگاروں کے لیے ہے۔ اگرچہ غلام حبشی ہو اور دوزخ نافرمانوں کے واسطے ہے اگرچہ سید قریشی کیوں نہ ہو۔ ۱۲

بقیہ صد ۳۱۵

وہ روایت ہے جو حسن بصریؒ سے منقول ہے کہ وہ اس آیت کو یونہی پڑھتے اور کہتے تھے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ علی ابن ابی طالب کی راہ ہے اور اسکا دین سیدھا دین اور راستہ ہے۔ پس انہی کی پیروی کرو اور اسی کو تھامے رہو کیونکہ اس میں کوئی کجی نہیں۔ دیکھو مناقب خوارزمی۔ ۱۲

قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا

تو لوطؑ نے کہا تم تو (کچھ) اجنبی لوگ (معلوم ہوتے) ہو۔ فرشتوں نے کہا (نہیں) بلکہ ہم تو آپکے پاس وہ (عذاب)

فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾

لے کر آئے ہیں جسکے بارے میں آپکی قوم کے لوگ شک کرتے تھے کہ (آئے نہ آئے) اور ہم آپکے پاس (عذاب کا) قطعی حکم لیکر

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ

آئے ہیں اور ہم بالکل سچ کہتے ہیں۔ بس تو آپ کچھ رات رہے اپنے لڑکے بالوں کو لے کر نکل جائیے اور آپ

وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾

سب کے پیچھے رہیے گا اور ان لوگوں میں سے کوئی مڑ کے پیچھے نہ دیکھے اور جدھر جانیکا حکم دیا گیا ہے (شام)

وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ

اُدھر سیدھے چلے جاؤ۔ اور ہم نے لوطؑ کے پاس اس امر کا قطعی فیصلہ کہلا بھیجا کہ بس صبح ہوتے ہوتے ان لوگوں کی جڑ

مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾

کاٹ ڈالی جائیگی اور (یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ) شہر کے لوگ (مہمانوں کی خبر سنکر بری نیت سے) خوشیاں مناتے ہوئے آپہنچے

قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

(لوطؑ نے ان سے) کہا کہ یہ لوگ میرے مہمان ہیں تو تم (انہیں ستا کر) مجھے رسوا بدنام نہ کرو۔ اور خدا سے ڈرو اور مجھے

وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾

ذلیل نہ کرو وہ لوگ کہنے لگے کیوں جی ہم نے تم کو سارے جہان کے لوگوں (کے آنے) کی مناہی نہیں کر دی تھی

قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۷۱﴾ لَعَمْرُكَ

لوطؑ نے کہا اگر تم کو (ایسا ہی) کرنا ہے تو یہ میری (قوم کی) بیٹیاں موجود ہیں (ان سے نکاح کر لو) (اے رسولؐ) تمہاری جان

اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ

کی قسم یہ لوگ (قوم لوطؑ) اپنی مستی میں مدہوش ہو رہے تھے۔ (لوطؑ کی سنتے کا ہے کو) غرض سورج نکلتے

الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا

نکلتے انکو (بڑے زوروں کی) چنگھاڑ نے لے ڈالا پھر ہم نے (اسی بستی کو الٹ کر) اسکے اوپر کے طبقہ کو اسکے نیچے کا طبقہ بنا

عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

دیا اور اسکے اوپر انکے گھر کے کنکر کے پتھر برسا دیئے۔ اسمیں شک نہیں کہ اسمیں (اصلی بات کے) تاڑ جانیوالوں کیلیے قدرت

لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

خدا کی (بہت سی) نشانیاں ہیں ۱ اور وہ (الٹی ہوئی بستی) ہمیشہ (کی آمد و رفت) کے راستہ پر ہے۔ اسمیں تو شک ہی نہیں

لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ

کہ اسمیں ایمانداروں کے واسطے (قدرت خدا کی) بہت بڑی نشانی ہے۔ اور ایکہ ۲ کے رہنے والے (قوم شعیب قوم لوطؑ

لَظٰلِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۹﴾

کی طرح) بڑے سرکش تھے۔ تو ان سے بھی ہم نے (نافرمانی کا) بدلہ لیا اور یہ ۳ دونوں بستیاں (قوم لوطؑ و شعیبؑ کی) ایک کھلی ہوئی شاہراہ



قوم شعیبؑ کا قصہ

۱ توسم کے اصل معنی تفرس اور جلد سمجھنے کے ہیں مترجمین نے محاورہ کے موافق ترجمہ کیا ہے۔ اور مقصود یہ ہے کہ اپنی عقل اور سمجھ سے غور اور تامل کر کے پہچاننے والے اور اس سے عبرت و نصیحت حاصل کرنے والے کے لیے قدرت خدا کی نشانیاں ہیں اور اس کی تفسیر میں جناب امیرؑ سے روایت ہے کہ اصل متوسم حضرت رسولؐ تھے اور پھر میں ہوں اور میرے بعد ائمہ معصومین متوسم ہیں۔ اور اسی وجہ سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب امام عصرؑ ظہور کریں گے تو ہر شخص کو اس علامت کی وجہ سے جو خدا نے مقرر کی ہے پہچان لیں گے کہ نیک ہے یا بد۔ ۱۲

۲ ایکہ کے معنی بن کے ہیں۔ یہ لوگ مدین میں رہتے تھے اور چونکہ ان کے قریب ایک بہت بڑا بن تھا۔ اسوجہ سے بن والے بھی کہلاتے ہیں۔ ان کی شرارت پر حضرت شعیبؑ ہدایت کے لیے بھیجے گئے تھے۔ انکا تفصیلی قصہ سورۃ اعراف میں گذر چکا ہے۔

۳ قوم شعیبؑ کی بستی مدین اور قوم لوطؑ کی بستیاں سدوم وغیرہ سب آس ہی پاس عرب سے شام کو جاتے ہوئے سر راہ اب بھی دکھائی دیتی ہیں۔ اگرچہ وہ تباہ ہو گئی ہیں مگر نشانات باقی ہیں۔ ۱۲

**بقیہ ص ۳۱۶**

نے تمہیں صرف اپنے واسطے پیچھے کیا ہے تم میرے نزدیک ایسے ہو جیسے موسیٰؑ کے نزدیک ہارونؑ اور تم میرے وارث ہو۔ حضرت علیؑ نے عرض کی میں آپ کی کس چیز میں وارث ہونگا؟ آپ نے فرمایا جن چیزوں میں انبیاء کے وارث ہوتے ہیں پھر پوچھا آخر انبیاء کے وارث کن چیزوں کے ہوتے ہیں۔ فرمایا خدا کی کتاب اور نبی کی حدیث کے اور تم میرے ساتھ میرے قصر میں جنت میں فاطمہ کے ساتھ رہو گے۔ اور تم میرے بھائی اور میرے رفیق ہو۔ اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا ہم سب باہم خدا کے بارے میں دوست ہیں کہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتا ہو گا۔ دیکھو درمنثور ملا جلال الدین سیوطی جلد ۴ مطبوعہ مصر ۱۲

وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ ﴿۸۰﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ

پر (ابھی) تک موجود ہیں۔ اور (اسیطرح) حجر[1] کے رہنے والوں (قوم صالحؑ) نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا اور (باوجودیکہ)

اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ

ہمنے انہیں اپنی نشانیاں دیں اس پر بھی وہ لوگ ان سے روگردانی کرتے رہے۔ اور بہت دل جمعی سے پہاڑوں کو تراش

مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿۸۲﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ

تراش کر گھر بناتے رہے۔ آخر انکو صبح ہوتے ہوتے ایک بڑی (زوروں کی) چنگھاڑ نے لے ڈالا۔ پھر جو کچھ وہ اپنی

مُصْبِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ فَمَآ أَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾

حفاظت کی تدبیریں کیا کرتے تھے (عذاب خدا سے بچانے میں) کچھ بھی کام نہ آئیں۔ اور ہمنے آسمانوں اور

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ إِلَّا

زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے حکمت و مصلحت سے پیدا کیا ہے۔ اور

بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ ۖ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ

قیامت یقیناً ضرور آنے والی ہے۔ تو تم (اے رسولؐ) ان کافروں سے شائستہ عنوان کے ساتھ درگزر کرو۔

الْجَمِيْلَ ﴿۸۵﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ

اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار بڑا پیدا کرنیوالا (اور) بڑا دانا (و بینا) ہے۔ اور ہم نے تم کو سبع

اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾

مثانی[2] (سورۂ حمد) اور قرآن عظیم عطا کیا ہے۔

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ أَزْوَاجًا

اور ہمنے جو ان کفار میں سے کچھ لوگوں کو (دنیا کی مال و دولت سے) نہال کر دیا ہے تم انکی طرف ہرگز نظر بھی نہ اٹھانا

مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ

اور نہ ان (کی بے دینی) پر کچھ افسوس کرنا۔ اور ایمانداروں سے (اگرچہ غریب ہوں) جھک کر[3]

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَقُلْ إِنِّيْٓ أَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۹﴾ كَمَآ

ملاکرو۔ اور کہہ دو کہ میں تو (عذاب خدا سے) صریحی طور پر ڈرانیوالا ہوں۔ (اے رسولؐ) ہم ان کفار پر

أَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ

اسی طرح عذاب نازل کریں گے جسطرح ہمنے ان لوگوں پر نازل کیا جنہوں نے قرآن کو بانٹ کر (ٹکڑے ٹکڑے کر) ڈالا

عِضِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ أَجْمَعِيْنَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوْا

[4] (بعض کو مانا اور بعض کو نہیں) تو (اے رسولؐ) تمہارے ہی پروردگار کی (اپنی) قسم کہ ہم ان سے جو کچھ یہ (دنیا میں) کیا

يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ

کرتے تھے (بہت سختی سے) باز پرس کریں گے پس جسکا تمہیں حکم دیا گیا ہے اسے واضح کرکے سنا دو اور مشرکین

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۴﴾ إِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿۹۵﴾ الَّذِيْنَ

کی طرف سے منہ پھیر لو۔ جو لوگ تمہاری ہنسی اڑاتے ہیں اور خدا کے ساتھ دوسرے پروردگار کو

---

قوم ثمود کا ذکر

قیامت ضرور آ کر رہے گی

[1] حجر اس بستی کا نام ہے جس میں حضرت صالحؑ کی قوم ثمود رہتی تھی۔ یہ مدینہ اور شام کے درمیان واقع ہے ان کا قصہ بھی سورۂ ہود میں بہ تفصیل مذکور ہو چکا ہے۔ ۱۲

[2] سبع مثانی سورۂ حمد کا نام ہے سبع اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کی بسم اللہ سمیت سات آیتیں ہیں اور مثانی اس وجہ سے کہ یہ دو مرتبہ (ایک دفعہ مکہ میں اور ایک دفعہ مدینہ میں) نازل ہوا یا اس وجہ سے کہ ہر نماز میں دو مرتبہ پڑھی جاتی ہے سورۂ حمد کی فضیلت کے لیے یہی کافی ہے کہ خدا نے اسے قرآن کے مقابل قرار دیا ہے۔ اور بعض کا قول ہے کہ سبع مثانی سے قرآن کے سات بڑے بڑے سورے مراد ہیں۔ بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، انعام اعراف، انفال واللہ اعلم۔ ۱۲

سورہ حمد و قرآن کا عطیہ

[3] واخفض جناحك کے لفظی معنی "اپنے بازو جھکاؤ" کے ہیں مگر ہم نے محاورہ کے موافق یہ ترجمہ کیا ہے۔ ۱۲

[4] ان سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں جو قرآن کے مطالب کو جو ان کتابوں کے مطابق تھے مانتے تھے اور جو مخالف تھے انہیں نہیں مانتے تھے۔ ۱۲

تبلیغ واضح کا حکم

يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾

(شریک) ٹھہراتے ہیں۔ ہم تمہاری طرف سے ان کیلیے کافی ہیں۔ تو عنقریب ہی انہیں معلوم ہو جائیگا۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿٩٧﴾

تم جو ان کفار و منافقین، کی باتوں سے دل تنگ ہوتے ہو ہم اس کو ضرور جانتے ہیں۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَاعْبُدْ

تو تم اپنے پروردگار کی حمد (و ثنا) سے اسکی تسبیح کرو اور (اسکی بارگاہ میں) سجدہ کرنیوالوں میں ہو جاؤ اور جب تک

رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿٩٩﴾ ع

تمہارے پاس موت آئے اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو۔

## اٰیاتها ١٢٨ — (١٦) سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ (٧٠) — رکوعاتها ١٦

سورۃ نحل مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو اٹھائیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا

(اے کفار مکہ) خدا کا حکم (قیامت گویا) آپہنچا۔ تو (اے کافرو بے فائدہ) تم اس کی جلدی نہ مچاؤ جس چیز کو یہ لوگ

يُشْرِكُوْنَ ﴿١﴾ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى

شریک قرار دیتے ہیں اس سے وہ خدا پاک (و پاکیزہ) اور برتر ہے۔ وہی اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جسکے

مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ

پاس چاہتا ہے وحی دیکر فرشتوں کو بھیجتا ہے کہ لوگوں کو اس بات سے آگاہ کرو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو

اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿٢﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ

مجھی سے ڈرتے رہو۔ اسی نے سارے آسمان اور زمین مصلحت و حکمت سے پیدا کیے تو یہ لوگ جس کو

تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ

اسکا شریک بناتے ہیں اس سے وہ (کہیں) برتر ہے اس نے انسان کو نطفہ سے پیدا کیا پھر وہ یکایک (ہم ہی سے)

فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤﴾ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ

کھلم کھلا جھگڑنے والا ہو گیا۔ اسی نے چارپایوں کو بھی پیدا کیا کہ تمہارے لیے ان کی کھال اور اون سے

فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٥﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا

جاڑوں کا سامان ہے۔ (اسکے علاوہ) اور بھی فائدے ہیں اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے ہو۔ اور جب تم

جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ﴿٦﴾ وَتَحْمِلُ

انہیں سر شام چرائی پر سے لاتے ہو اور جب سویرے ہی سویرے چرائی پہ لے جاتے ہو، تو انکی وجہ سے تمہاری

اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ

رونق بھی ہے اور جن شہروں تک بغیر بڑی جان کھپی کے پہنچ نہ سکتے تھے وہاں تک یہ چوپائے تمہارے بوجھ بھی اٹھاتے



رسول کی ہنسی اڑانے والوں کی سزا

۱ حضرت رسولؐ جب شروع شروع دعوت اسلام دینے لگے تو کچھ کفار اس کی ہنسی اڑاتے۔ جب حضرتؐ نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی تو ان لوگوں نے کہا کہ ہم تھوڑا انتظار کرتے ہیں اگر تم باز آئے تو خیر ورنہ تم کو قتل کر ڈالیں گے حضرتؐ نے اس بنا پر اپنا دروازہ بند کر لیا۔ اور غمگین گھر میں بیٹھے۔ مگر خدا نے اس کے عوض یہ کیا کہ انہی لوگوں کو عذاب میں مبتلا کر کے ہلاک کیا اور یوں حضرتؐ کی کفایت کی۔ یہ لوگ اگرچہ بہت سے تھے مگر بانی فساد پانچ آدمی تھے۔ ۱: ولید بن مغیرہ اسکے پاؤں میں راستہ چلتے تیر کی پیکان الجھی، اور اس سے اس قدر خون جاری ہوا کہ فی النار ہو گیا۔ ۲: عاص بن وائل کے پاؤں میں کانٹا گڑ کر ورم ہو گیا۔ اور اسی میں مرا۔ ۳: اسود بن المطلب اندھا ہو کر مر گیا۔ ۴: اسود بن عبد یغوث جلندر سے ہلاک ہوا۔ ۵: حرث بن طلاطلۃ الخزاعی کی ناک سے پیپ جاری ہوئی اور مر گیا۔

۲ اس سورۃ میں خدا نے قیامت کا قریب ہونا، انسان کی فطرت، خدا کی مختلف قدرتیں، اور اسکے احسانات کفار مکہ کی حالت، پرہیز گار اور انکی جزاء آئمہ معصومین کی فضیلت، اپنی توحید، انسان کی عمر کی تقسیم، قیامت کا اچانک آجانا۔ ہر پیغمبر اپنی امت کا گواہ، قسم توڑنے کی مذمت، نسخ کا حکم، حرام چیز میں طریقہ ابراہیم کی پیروی کا حکم، لوگوں کی مکاری سے دل تنگ نہ ہو وغیرہ ذکر فرمایا ہے۔ ۱۲

خدا کی قدرتیں اور احسانات

اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۷ وَّ الْخَيْلَ وَ الْبِغَالَ

لیے پھرتے ہیں بیشک تمہارا پروردگار بڑا شفیق مہربان ہے۔ اور اسی نے گھوڑوں خچروں اور گدھوں

وَ الْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَ زِيْنَةً ؕ وَ يَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۸

کو (پیدا کیا) تاکہ تم ان پر سوار ہو اور (انمیں زینت (بھی) ہے (اسکے علاوہ) اور چیزیں بھی پیدا کرے گا۔

وَ عَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَ مِنْهَا جَآئِرٌ ؕ وَ لَوْ شَآءَ

جن کو تم نہیں جانتے ہو۔ اور (خشک و تر میں) سیدھی راہ (کی ہدایت) تو خدا ہی کے ذمے ہے۔ اور بعض

لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۹ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

رستے ٹیڑھے ہیں اور اگر خدا چاہتا تو تم سب کو منزل مقصود تک پہنچا دیتا۔ وہ وہی (خدا) ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا

مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّ مِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ۝۱۰

جس میں سے تم پیتے ہو اور اس سے درخت شاداب ہوتے ہیں جنمیں تم (اپنے مویشیوں کو) چراتے ہو۔

يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَ الزَّيْتُوْنَ وَ النَّخِيْلَ وَ

اسی پانی سے تمہارے واسطے کھیتی اور زیتون اور خرمے اور انگور اگاتا ہے۔ اور ہر طرح کے

الْاَعْنَابَ وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

پھل (پیدا کرتا ہے) اس میں شک نہیں کہ اس میں غور کرنے والوں کے واسطے (قدرت خدا کی) بہت

لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۱۱ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ

بڑی نشانی ہے۔ اسی نے تمہارے واسطے رات کو اور دن کو اور سورج اور چاند کو

وَ النَّهَارَ ۙ وَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؕ وَ النُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ

(تمہارا) تابع بنا دیا ہے۔ اور ستارے بھی اسی کے حکم سے (تمہارے) فرمانبردار ہیں کچھ شک

بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۱۲ وَ

ہی نہیں کہ اس میں سمجھدار لوگوں کے واسطے یقیناً (قدرت خدا کی بہت سی نشانیاں ہیں اور

مَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ

جو طرح طرح کے رنگوں کی چیزیں اس نے زمین میں تمہارے نفع کے واسطے پیدا کیں۔ کچھ شک نہیں کہ اس میں بھی

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝۱۳ وَ هُوَ الَّذِيْ

عبرت و نصیحت حاصل کرنیوالوں کے واسطے (قدرت خدا کی) بہت بڑی نشانی ہے اور وہی وہ خدا ہے جسنے دریا

سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّ تَسْتَخْرِجُوْا

سمندر کو (بھی تمہارے) قبضہ میں کر دیا تاکہ تم اس میں سے (مچھلیوں کا) تازہ تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے

مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَ تَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ

زیور (کی چیزیں موتی وغیرہ) نکالو جن کو تم پہنا کرتے ہو اور تو کشتیوں کو دیکھتا ہے کہ (آمدورفت میں) دریا میں (پانی کو)

وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۴ وَ

پھاڑتی چلی آتی جاتی ہیں اور (دریا کو تمہارے تابع) اسلیے کیا کہ تم لوگ اسکے فضل (نفع و تجارت) کی تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو اور

لہ مطلب یہ ہے کہ ایک راستہ تو سیدھا ہے جو اسلام اور دین حق ہے۔ اس کی ہدایت خدا کے ذمہ ہے باقی راستے یا تو بالکل ٹیڑھے ہیں جیسے کفر کے راستے یا کچھ ٹیڑھے ہیں، جیسے مذہب حق کے علاوہ اور مذاہب ۱۲

أَلْقٰى فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهٰرًا

اسی نے زمین پر بھاری بھاری پہاڑوں کو گاڑ دیا تاکہ (ایسا نہ ہو) زمین تمہیں لیکر کہیں جھک جائے (اور تمہارے قدم

وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥﴾ وَعَلٰمٰتٍ ۭ وَبِالنَّجْمِ

نہ جمیں) اور (اسی نے) ندیاں اور راستے بنائے تاکہ (تم اپنی اپنی) منزل مقصود تک پہنچو۔ اس کے علاوہ (رستوں میں) اور

هُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿١٦﴾ أَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ۭ

بہت سی نشانیاں (پیدا کی ہیں) اور بہت سے لوگ ستارہ سے بھی راہ معلوم کرتے ہیں تو کیا جو خدا اتنے مخلوقات کو پیدا کرتا ہے وہ

أَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٧﴾ وَإِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا

ان (بتوں) کے برابر ہو سکتا ہے جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے تو کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے۔ اور اگر تم خدا کی

تُحْصُوْهَا ۭ إِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٨﴾ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

نعمتوں کو گننا چاہو تو اس کثرت سے ہیں کہ تم نہیں گن سکتے ہو بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (کہ تمہاری نافرمانی پر بھی

مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿١٩﴾ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ

نعمت دیتا ہے) اور جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو اور جو کچھ ظاہر بظاہر کرتے ہو (غرض خدا سب کچھ) جانتا ہے۔ اور (یہ کفار) خدا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿٢٠﴾ ۭ

کو چھوڑ کر جن لوگوں کو (حاجت کے وقت) پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود (دوسروں کے) بنائے ہوئے مردے

أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاۗءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ أَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٢١﴾ ع

(بے جان) ہیں اور اتنی بھی خبر نہیں کہ (کب قیامت ہوگی اور مردے) کب اٹھائے جائیں گے (بھلا کام کیا آئیں گے)

إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

تمہارا پروردگار یکتا خدا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے انکے دل ہی (اس وضع کے ہیں کہ ہر بات کا)

قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٢٢﴾ لَا جَرَمَ أَنَّ

انکار کرتے ہیں اور وہ بڑے مغرور ہیں۔ یہ لوگ جو کچھ چھپا کر کرتے ہیں اور

اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۭ إِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

جو کچھ ظاہر بظاہر کرتے ہیں (غرض سب کچھ) خدا ضرور جانتا ہے اور وہ ہرگز تکبر کرنے والوں

الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ وَإِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ

کو پسند نہیں کرتا۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے

قَالُوْا أَسَاطِيْرُ الْأَوَّلِيْنَ ﴿٢٤﴾ ۙ لِيَحْمِلُوْا أَوْزَارَهُمْ

تو وہ کہتے ہیں کہ (اجی کچھ بھی نہیں بس) اگلوں کے قصے ہیں (ان کو بکنے دو) تاکہ قیامت[1] کے دن اپنے (گناہوں کے)

كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ

پورے بوجھ اور جن لوگوں کو انہوں نے بے سمجھے بوجھے گمراہ کیا ہے۔ ان کے (گناہوں کے) بوجھ بھی ان ہی کو

بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ أَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿٢٥﴾ ع قَدْ مَكَرَ

اٹھانے پڑیں گے۔ ذرا دیکھو تو کہ یہ لوگ کیسا برا بوجھ اپنے اوپر لادے چلے جا رہے ہیں۔ بے شک جو لوگ ان سے

خدا کی نعمتوں کا شمار نہیں ہو سکتا

بدعت کرنیوالوں کی مذمت

[1] اس سے معلوم ہوا کہ جس شخص نے دین میں پہلے پہل رخنہ ڈالا اور لوگوں کو گمراہ کیا یا جو لوگ دین میں نئی نئی باتیں ایجاد کرکے اپنے ساتھ لوگوں کو بھی تباہ کرتے ہیں۔ ان پر اپنے گناہ کے علاوہ ان لوگوں کے گناہ بھی ہونگے جو ان کے پیرو بنے۔ اسی وجہ سے حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ بدعت کرنیوالوں کے پاس بھی نہ بیٹھو کیونکہ صحبت کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ ١٢

الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ فَاَتَی اللّٰہُ بُنۡیَانَہُمۡ مِّنَ
پہلے تھے۔ انہوں نے بھی مکاریاں کی تھیں تو خدا (کا حکم) ان (کے خیالات) کی عمارت کی جڑ بنیاد کی طرف
الۡقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَیۡہِمُ السَّقۡفُ مِنۡ فَوۡقِہِمۡ وَ
سے آپڑا اور بس پھر کیا تھا۔ اس خیالی عمارت کی) چھت ان پر انکے اوپر سے دھم سے گر پڑی (اور سب خیالات ہوا ہو
اَتٰىہُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ۝۲۶ ثُمَّ
گئے) اور جدھر سے ان پر عذاب آپہنچا انکو خبر تک بھی نہ تھی پھر (اسی پر اکتفا نہیں) اس کے بعد قیامت
یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ یُخۡزِیۡہِمۡ وَ یَقُوۡلُ اَیۡنَ شُرَکَآءِیَ
کے دن خدا انکو رسوا کرے گا۔ اور فرمائے گا کہ (اب بتاؤ) جنکو تم نے میرا شریک بنا رکھا تھا اور جن کے بارے
الَّذِیۡنَ کُنۡتُمۡ تُشَآقُّوۡنَ فِیۡہِمۡ ؕ قَالَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا
میں تم (ایمانداروں سے) جھگڑتے تھے کہاں ہیں (وہ تو کچھ جواب دینگے نہیں مگر) جن لوگوں کو (خدا کی طرف سے)
الۡعِلۡمَ اِنَّ الۡخِزۡیَ الۡیَوۡمَ وَ السُّوۡٓءَ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ ۝۲۷
علم دیا گیا ہے کہیں گے کہ آج کے دن رسوائی اور خرابی (سب کچھ) کافروں ہی پر ہے۔
الَّذِیۡنَ تَتَوَفّٰىہُمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ ۪ فَاَلۡقَوُا
یہ وہ لوگ ہیں کہ جب فرشتے انکی روح قبض کرنے لگتے ہیں (اور یہ لوگ کفر کر کے) آپ اپنے اوپر ظلم
السَّلَمَ مَا کُنَّا نَعۡمَلُ مِنۡ سُوۡٓءٍ ؕ بَلٰۤی اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌۢ
ڈھاتے رہے تو اطاعت پر آمادہ ہوتے نظر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے خیال میں کوئی برائی نہیں کرتے
بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝۲۸ فَادۡخُلُوۡۤا اَبۡوَابَ جَہَنَّمَ
تھے (تو فرشتے کہتے ہیں) ہاں جو کچھ تمہاری کرتوتیں تھیں خدا اس سے خوب اچھی طرح واقف کار ہے اچھا تو لو جہنم کے
خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ فَلَبِئۡسَ مَثۡوَی الۡمُتَکَبِّرِیۡنَ ۝۲۹ وَ قِیۡلَ
دروازوں میں جا داخل ہو اور اس میں ہمیشہ رہو گے۔ غرض تکبر کرنے والوں کا بھی کیا برا ٹھکانا ہے اور جب
لِلَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا مَا ذَاۤ اَنۡزَلَ رَبُّکُمۡ ؕ قَالُوۡا خَیۡرًا ؕ
پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے تو بول اٹھتے ہیں کہ سب اچھے سے اچھا
لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوۡا فِیۡ ہٰذِہِ الدُّنۡیَا حَسَنَۃٌ ؕ وَ لَدَارُ
جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی (ہی بھلائی) ہے۔ اور آخرت کا گھر تو ان کے لیے (اچھا
الۡاٰخِرَۃِ خَیۡرٌ ؕ وَ لَنِعۡمَ دَارُ الۡمُتَّقِیۡنَ ۝۳۰ جَنّٰتُ
ہی ہے۔ اور پرہیزگاروں کا بھی آخرت کا گھر کیا عمدہ ہے۔ وہ سدا بہار (ہرے بھرے) باغ ہیں
عَدۡنٍ یَّدۡخُلُوۡنَہَا تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ لَہُمۡ
جن میں (بے تکلف) جا پہنچیں گے انکے نیچے (دیکھیے) نہریں جاری ہوں گی۔ اور یہ لوگ جو چاہیں گے انکے
فِیۡہَا مَا یَشَآءُوۡنَ ؕ کَذٰلِکَ یَجۡزِی اللّٰہُ الۡمُتَّقِیۡنَ ۝۳۱
لیے مہیا ہے۔ یوں خدا پرہیزگاروں کو (ان کے کیے) کی جزا عطا فرماتا ہے۔

ل یہ ترجمہ قرآن کے ظاہری الفاظ کے اعتبار سے ہے مگر بعض تفاسیر میں ہے کہ اس سے نمرود کا محل مراد ہے، جو اس نے خدا کے حالات دریافت کرنے کے واسطے بابل میں بنوایا تھا اور پانچ ہزار ہاتھ اونچا تھا پھر آخر چشم زدن میں ہوا ہو گیا۔ ۱۲

21/21

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ

یہ وہ لوگ ہیں جن کی روحیں فرشتے اس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ (نجاست کفر سے) پاک و پاکیزہ ہوتے ہیں

سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٣٢

تو فرشتے ان سے (نہایت تپاک سے) کہتے ہیں سلام علیکم جو (نیکیاں) دنیا میں تم کرتے تھے انکے صلہ میں جنت میں

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ

(بے تکلف) چلے جاؤ (اے رسول) کیا یہ (اہل مکہ) اس بات کے منتظر ہیں کہ انکے پاس فرشتے (قبض روح کو)

اَمْرُ رَبِّكَ ۭ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَ

آہی جائیں یا (انکے ہلاک کرنے کو) تمہارے پروردگار کا عذاب ہی آپہنچے جو لوگ انسے پہلے ہو گزرے ہیں وہ ایسی

مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝٣٣

باتیں کر چکے ہیں اور خدا نے ان پر (ذرا بھی) ظلم نہیں کیا بلکہ وہ لوگ خود (کفر کی وجہ سے) اپنے اوپر آپ ظلم کرتے رہے

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا

پھر جو جو کرتوتیں انکی تھیں انکی سزا میں برے نتیجے انکو ملے اور جس (عذاب) کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے اسنے

بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٣٤ وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ

انہیں چاروں طرف سے آگھیر لیا۔ اور مشرکین کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم ہی اس کے سوا کسی اور چیز کی

شَاۗءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ

عبادت کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم بغیر اس (کی مرضی) کے کسی چیز کو حرام کر بیٹھتے۔ جو لوگ ان سے پہلے

وَلَآ اٰبَاۗؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ

ہو گزرے ہیں وہ بھی ایسے (حیلہ حوالہ کی باتیں) کر چکے ہیں تو (کہا کریں) پیغمبروں پہ تو

كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى

اس کے سوا کہ احکام کو صاف صاف پہنچا دیں اور

الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝٣٥ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ

کچھ بھی نہیں۔ اور ہم نے تو ہر امت میں ایک (نہ

كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا

ایک) رسول ضرور بھیجا۔ کہ وہ لوگوں سے کہے کہ خدا کی عبادت کرو اور بتوں (کی عبادت)

الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ

سے بچے رہو۔ غرض ان میں سے بعض کی تو خدا نے ہدایت کی اور بعض (کے سر) پر گمراہی

حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ۭ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا

سوار ہو گئی تو ذرا تم لوگ روئے زمین پر چل پھر کر دیکھو تو کہ (پیغمبران خدا کے)

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝٣٦ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰي

جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ (اے رسول) اگر تم کو ان لوگوں کے

هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَ مَا

راہ راست پر لانے کا ہوگا ہے (تو بے فائدہ ہے کیونکہ) خدا ہرگز اس شخص کی ہدایت نہیں کریگا جسکو (نا اہل ہونیکی

لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝٣٧ وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا

وجہ سے) گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور نہ انکا کوئی مددگار ہے کہ عذاب سے بچائے) اور یہ کفار خدا کی جتنی قسمیں انکے امکان میں

يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا

ہیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو شخص مرجاتا ہے پھر خدا اسکو دوبارہ زندہ نہیں کریگا (اے رسولؐ تم کہدو کہ) ہاں ضرور ایسا کریگا اسپر

وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٣٨ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ

اپنے وعدہ کی وفا لازمی وضروری ہے مگر بہتیرے آدمی نہیں جانتے ہیں کہ (دوبارہ زندہ کرنا اس لیے ضروری ہے کہ)

الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا

جن باتوں پر یہ لوگ جھگڑا کرتے ہیں انہیں ان کے سامنے صاف واضح کر دیگا اور تاکہ کفار یہ سمجھ لیں کہ یہ لوگ

اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ۝٣٩ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَاۤ اَرَدْنٰهُ

(دنیا میں) جھوٹے تھے۔ ہم جب کسی چیز (کے پیدا کرنیکا) ارادہ کرتے ہیں تو ہمارا کہنا اس کے بارے میں

اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝٤٠ وَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا

اتنا ہی ہوتا ہے کہ ہم کہدیتے ہیں کہ ہوجا بس فوراً ہو جاتی ہے (تو پھر مردوں کا جلانا بھی کوئی بات ہے۔) اور جن لوگوں

فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا

نے (کفار کے) ظلم پر ظلم سہنے کے بعد خدا کی خوشی کے لیے گھربار چھوڑا ہجرت کی ہم ان کو ضرور دنیا میں بھی اچھی جگہ بٹھائیں

حَسَنَةً ؕ وَ لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝٤١

گے۔ اور آخرت کی جزا تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے کاش [1] یہ لوگ جنہوں نے (خدا کی راہ میں سختیوں پر)

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝٤٢ وَ مَاۤ

صبر کیا اور اپنے پروردگار ہی پر بھروسا رکھتے ہیں (آخرت کا ثواب) جانتے ہوتے۔ اور (اے

اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْۤ اِلَيْهِمْ

رسولؐ) تم سے پہلے آدمیوں ہی کو پیغمبر بنا بنا کر بھیجا کیے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے تو (تم اہل مکہ سے کہو کہ)

فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٤٣

اگر تم خود نہیں جانتے ہو تو اہل [2] ذکر (عالموں) سے پوچھو اور (ان پیغمبروں کو بھیجا بھی تو) روشن دلیلوں اور

بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ ؕ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ

کتابوں کے ساتھ اور تمہارے پاس قرآن نازل کیا ہے تاکہ جو احکام لوگوں کے لیے نازل کیے گئے

لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝٤٤

ہیں تم ان سے صاف صاف بیان کردو تاکہ وہ لوگ خود سے غور و فکر کریں۔ تو کیا جو لوگ

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ

بڑی بڑی مکاریاں (شرک وغیرہ) کرتے تھے انکو اس بات کا اطمینان ہوگیا ہے (اور مطلق خوف نہیں) کہ خدا

[1] لو کانوا یعلمون یعنی کاش یہ مومنین اجر آخرت کی تفصیلات سے واقف ہوتے تو ان کی مسرت اور قوت ایمانی میں اور اضافہ ہوتا اور بعض مفسرین نے اسکا ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ کاش کفار اجر آخرت کو جانتے ہوتے (ا ح)

[2] قرآن میں جابجا خدا نے لفظ ذکر سے حضرت رسولؐ کو مراد لیا ہے چنانچہ ایک جگہ فرماتا ہے: قد انزل اللّٰہ الیکم ذکرا رسولا یتلوا علیکم ایات اللّٰہ اور اس آیت میں بھی ذکر سے حضرت رسولؐ مراد ہیں تو اہل ذکر سے حضرت کے اہل بیت آئمہ معصومین مراد ہوئے اسی بنا پر معاویہ بن عمار ذہبی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے اس آیت کو تلاوت کیا اور فرمایا ہم اہل ذکر ہیں۔ دیکھو فصول مہمہ اور ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ باوجود یہ کہ نماز پڑھتے، روزے رکھتے اور حج وغیرہ کرتے ہیں مگر منافق کے منافق ہیں کسی نے پوچھا یا رسول اللہؐ ایسے شخص پر نفاق کیونکر داخل ہوا۔ آپؐ نے فرمایا اس وجہ سے کہ وہ اپنے امام پر طعن کرتا ہے اسکو برا کہتا ہے اور اسکا امام وہ شخص ہے جس کو خدا نے اپنی کتاب میں فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون سے ذکر فرمایا ہے۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۴ ص ۱۱۹ مطبوعہ مصر اور اس روایت کو ابن مردویہ نے بھی انس بن مالک کی سند سے بیان کیا ہے۔ ۱۲

بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا

انہیں زمین میں دھنسا دے یا ایسی طرف سے ان پر عذاب آ پہنچے کہ اس کی انکو خبر بھی نہ ہو یا ان کے چلتے پھرتے

يَشْعُرُوْنَ ۝۴۵ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ

(خدا کا عذاب) انہیں گرفتار کرلے تو وہ لوگ اسے زیر نہیں کر سکتے یا وہ عذاب سے ڈرتے ہوں تو

بِمُعْجِزِيْنَ ۝۴۶ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ۭ فَاِنَّ

(اسی حالت میں) دھر پکڑ کرے اس میں تو شک نہیں کہ تمہارا پروردگار بڑا شفیق

رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۴۷ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ

رحم والا ہے کیا ان لوگوں نے خدا کی مخلوقات میں سے کوئی ایسی

اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَاۗىِٕلِ

چیز نہیں دیکھی۔ جس کا سایہ کبھی داہنی طرف اور کبھی بائیں طرف پلٹا کرتا ہے کہ (گویا) خدا کے سامنے سر بسجود

سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ۝۴۸ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي

ہیں اور سب اطاعت کا اظہار کرتے رہیں۔ جتنی چیزیں (چاند سورج وغیرہ) آسمانوں میں

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّالْمَلٰۗىِٕكَةُ

ہیں اور جتنے جانور زمین میں ہیں سب خدا ہی کے آگے سر بسجود ہیں اور فرشتے تو (ہیں ہی) اور

وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۴۹ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ

وہ بحکم خدا سے سرکشی نہیں کرتے۔ اور اپنے پروردگار سے جو ان سے (کہیں) برتر و اعلیٰ ہے ڈرتے

وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝۵۰ السجدة ع وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا

ہیں اور جو حکم دیا جاتا ہے فوراً بجا لاتے ہیں لے اور خدا نے فرمایا تھا کہ دو دو معبود نہ بناؤ۔

اِلٰـهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ

معبود تو بس وہی یکتا خدا ہے تو صرف مجھی سے

فَارْهَبُوْنِ ۝۵۱ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ڈرتے رہو۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ (غرض سب کچھ

وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ۝۵۲ وَمَا

اسی کا ہے اور خالص فرمانبرداری ہمیشہ اسی کی لازم ہے تو کیا تم لوگ خدا کے سوا کسی اور سے بھی ڈرتے ہو

بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ

اور جتنی نعمتیں تمہارے ساتھ ہیں سب (خدا) ہی کی طرف سے ہیں پھر جب تم کو تکلیف چھو بھی گئی تو تم اسی کے

فَاِلَيْهِ تَجْـــَٔــرُوْنَ ۝۵۳ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا

آگے فریاد کرنے لگتے ہو پھر جب وہ تم سے تکلیف کو دور کر دیتا ہے تو بس فوراً تم میں سے کچھ

فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝۵۴ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ

لوگ اپنے پروردگار کا شریک ٹھہراتے ہیں تاکہ جو جو نعمتیں (ہم نے) انکو دی ہیں انکی ناشکری کریں تو خیر دنیا میں چند روز چین کر لو



فرشتوں کی حالت

لے حضرت رسولؐ فرماتے ہیں کہ ساتویں آسمان پر کچھ فرشتے خدا نے ایسے پیدا کیے ہیں کہ وہ جب سے پیدا ہوئے ہیں برابر سجدہ میں ہیں، اور خوف خدا سے ان کے بدن کانپتے ہیں۔ آنسو آنکھوں سے جاری ہیں۔ جب قیامت آئے گی تو سر اٹھائیں گے۔ اور عرض کرینگے خدایا جو تیری عبادت کا حق تھا وہ ہم سے ادا نہ ہو سکا۔ ۱۲

توحید کی تعلیم

اٰتَیْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۵۵ وَ یَجْعَلُوْنَ
پھر تو عنقریب تمہیں معلوم ہو جائیگا۔ اور ہمنے جو روزی انکو دی ہے اس میں سے
لِمَا لَا یَعْلَمُوْنَ نَصِیْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ تَاللّٰهِ
یہ لوگ ان (بتوں کا) حصہ بھی قرار دیتے ہیں جنکی حقیقت تک نہیں جانتے تو خدا کی اپنی قسم جو
لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ۝۵۶ وَ یَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ
افترا پردازیاں تم کرتے تھے قیامت میں انکی باز پرس تم سے ضرور کی جائیگی۔ اور یہ لوگ خدا کیلئے بیٹیاں تجویز کرتے
الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَ لَهُمْ مَّا یَشْتَهُوْنَ ۝۵۷ وَ اِذَا بُشِّرَ
ہیں۔ سبحان اللہ وہ اس سے پاک و پاکیزہ ہے اور اپنے لیے (بیٹے) جو مرغوب دل پسند ہیں اور جب ان میں سے
اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ
کسی ایک کو لڑکی کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی جائے تو رنج کے مارے اسکا منہ کالا ہو جاتا ہے اور وہ زہر کا سا گھونٹ
كَظِیْمٌ ۝۵۸ یَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ
پی کر رہ جاتا ہے۔ (بیٹی کی) عار سے جس کی اسکو خوشخبری دی گئی ہے اپنی قوم کے لوگوں سے چھپا پھرتا ہے (اور سوچتا
بِهٖ ؕ اَیُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ یَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِ ؕ
رہتا ہے) کہ آیا اس کو ذلت اٹھا کے زندہ رہنے دے یا (زندہ ہی) اس کو زمین میں گاڑ دے۔ دیکھو تو یہ لوگ کس قدر
اَلَا سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ۝۵۹ لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ
برا حکم لگاتے ہیں [1] بری بری باتیں تو انہی لوگوں کے لیے زیادہ مناسب ہیں جو آخرت کا
مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَ لِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ
یقین نہیں رکھتے۔ اور خدا کی شان کے لائق تو اعلیٰ صفتیں ہیں (الوہیت، ربوبیت) اور وہی تو غالب (اور)
الْحَكِیْمُ ۝۶۰ وَ لَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ
حکیم ہے۔ اور اگر (کہیں) خدا اپنے بندوں کی نافرمانیوں کی گرفت کرتا تو روئے زمین پر کسی
مَّا تَرَكَ عَلَیْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّ لٰكِنْ یُّؤَخِّرُهُمْ
ایک جاندار کو باقی نہ چھوڑتا۔ مگر وہ تو ایک مقررہ وقت تک ان سب کو مہلت دیتا ہے پھر جب انکا (وہ)
اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ
وقت آ پہنچے گا تو نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے
سَاعَةً وَّ لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ۝۶۱ وَ یَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا
بڑھ سکتے ہیں۔ اور یہ لوگ خود جن باتوں کو پسند نہیں کرتے انکو
یَكْرَهُوْنَ وَ تَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ
خدا کے واسطے قرار دیتے ہیں اور اپنی ہی زبان سے یہ جھوٹے دعوے بھی کرتے ہیں کہ (آخرت میں بھی) انہی کیلیے
الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَ اَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ۝۶۲
بھلائی ہے (بھلائی تو نہیں مگر) ہاں ان کے لیے جہنم کی آگ ضرور ہے اور یہی لوگ سب سے پہلے (اسمیں) جھونکے جائیں گے۔

[1] مطلب یہ ہے کہ جب خود انسان کی بیٹی کے پیدا ہونے کے وقت یہ حالت ہوتی ہے تو فرشتوں کو کیوں خدا کی بیٹیاں بناتے ہیں۔ ۱۲

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ

(اے رسولؐ) خدا کی (اپنی) قسم تم سے پہلی اُمتوں کے پاس بہتیرے پیغمبر بھیجے تو شیطان نے ان کی کارستانیوں کو

لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَ

عمدہ کر دکھایا۔ تو وہی (شیطان) آج بھی ان لوگوں کا سرپرست بنا ہوا ہے۔ حالانکہ ان کے

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

واسطے دردناک عذاب ہے۔ اور ہم نے تم پر کتاب (قرآن) تو اسی لیے نازل کی تاکہ جن

اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى

باتوں میں یہ لوگ باہم جھگڑا کیے ہیں انکو تم صاف صاف بیان کردو اور (علاوہ ازیں یہ کتاب) ایمانداروں کے

وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ

لیے تو (از سرتاپا) ہدایت اور رحمت ہے۔ اور خدا ہی نے آسمان سے پانی برسایا تو اسکے

السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ

ذریعہ سے زمین کو مُردہ (پڑی) ہونے کے بعد زندہ (شاداب) کیا۔ کچھ شک نہیں کہ اس میں ان لوگوں کے لیے جو

فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝ع وَاِنَّ لَكُمْ فِى

سنتے ہیں (قدرت خدا کی) بہت بڑی نشانی ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ چوپایوں

الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ

میں بھی تمہارے لیے عبرت (کی بات) ہے کہ انکے پیٹ میں (خاک بلا) گوبر اور خون (جو کچھ بھرا ہے) اس میں

بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝

سے ہم تم کو خالص دودھ [1] پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لیے خوشگوار ہے۔

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ

اور اسی طرح ہم تم کو خرمے اور انگور کے پھل سے (شیرہ پلاتے ہیں) جس کی (کبھی تو

مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

تم شراب بنالیا کرتے ہو اور (کبھی) اچھی روزی (سرکہ وغیرہ) اسمیں تو شک نہیں کہ اسمیں بھی سمجھدار لوگوں کے لیے

لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ

(قدرت خدا کی) بڑی نشانی ہے۔ اور (اے رسولؐ) تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال

اتَّخِذِىْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا

دی کہ تو پہاڑوں اور درختوں اور لوگ جو اونچی اونچی ٹٹیاں (اور مکانات پاٹ کر) بناتے ہیں ان میں اپنے چھتے

يَعْرِشُوْنَ ۝ ثُمَّ كُلِىْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِىْ

بنا۔ پھر ہر طرح کے پھلوں (کے بُور) سے (انکا عرق) چوس پھر اپنے پروردگار کی راہوں میں تابعداری کے

سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۭ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ

ساتھ چلی جا۔ مکھیوں کے پیٹ سے ایک چیز پینے کی نکلتی ہے (شہد) جسکے مختلف رنگ ہوتے ہیں۔ اس

[1] یہ بھی خدا ہی کی قدرت ہے کہ جانور کے پیٹ سے جس میں خدا جانے کیا الابلا بھری ہے خون کو ایسی لطیف چیز بنا دیتا ہے سبحان اللہ!
از خون سرخ شیر سفید آورد برون
وز خارہائے خشک گل تر کند پدید

مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ

میں لوگوں کی (بیماریوں کی) شفا (بھی ہے) اس میں شک نہیں کہ اس میں غور و فکر کرنیوالوں کے واسطے

ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۶۹ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ

(قدرت خدا کی)[1] بہت بڑی نشانی ہے۔ اور خدا ہی نے تمکو پیدا کیا پھر وہی تم کو

يَتَوَفّٰىكُمْ ۙ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ

(دُنیا سے) اُٹھالے گا۔ اور تم میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو ذلیل زندگی (سخت بڑھاپے) کی طرف لوٹا دیئے

لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ

جاتے ہیں کہ (بہت کچھ) جاننے کے بعد (ایسے سٹریلے ہو گئے کہ) کچھ نہیں جان سکتے۔ بیشک خدا (سب کچھ) جانتا

قَدِيْرٌ ۝۷۰ وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي

اور (ہر طرح کی) قدرت رکھتا ہے۔ اور خدا ہی نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق (و دولت) میں ترجیح دی ہے۔

الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى

پھر جن لوگوں کو روزی زیادہ دی گئی ہے۔ وہ لوگ اپنی روزی میں سے ان لوگوں کو جن پر انکا دسترس ہے (لونڈی

مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ

غلام وغیرہ) دینے والے نہیں (حالانکہ) اس مال میں تو سب کے سب (مالک غلام وغیرہ) برابر[2] ہیں تو کیا یہ لوگ

اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝۷۱ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ

خدا کی نعمت کے منکر ہیں۔ اور خدا ہی نے تمہارے لیے تمہاری بیویاں تم ہی میں سے (تمہاری سی

اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً

آدمی) بنائیں۔ اور اسی نے تمہارے واسطے تمہاری بیویوں سے بیٹے اور پوتے پیدا کیے اور تمہیں پاک و پاکیزہ

وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَ

روزی کھانے کو دی۔ تو کیا یہ لوگ بالکل باطل (شیطان بت وغیرہ) ہی پر ایمان رکھتے ہیں اور خدا کی نعمت (وحدانیت

بِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ۝۷۲ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ

وغیرہ) سے انکار کرتے ہیں۔ اور خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز کی پرستش کرتے ہیں

دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ

جو آسمانوں اور زمین میں سے انکو رزق دینے کا کچھ بھی نہ اختیار رکھتے ہیں اور نہ

وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝۷۳ فَلَا تَضْرِبُوْا

قدرت حاصل کر سکتے ہیں۔ تو تم (دُنیا کے لوگوں پر قیاس

لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۷۴

کر کے) خدا کی مثالیں نہ گھڑو۔ بے شک خدا (سب کچھ) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى

ایک مثل خدا نے بیان فرمائی ہے کہ ایک غلام ہے جو دوسرے کی ملک ہے (اور) کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا اور ایک



[1] منجملہ عجائبات قدرت کے شہد کی مکھی بھی ہے۔ کیونکہ اس میں وہ باتیں پائی جاتی ہیں جسے دیکھ کر بڑے بڑوں کی عقل دنگ ہو جاتی ہے اس کے خانوں کو دیکھو کہ ٹھیک مُسدّس اور تمام زاویے اس کے برابر ہوتے ہیں۔ کہیں سے کسی خانے میں کمی بیشی نہیں ہوتی اسی وجہ سے تمام خانے یکے بعد دیگرے بنتے چلے جاتے ہیں۔ اور اگر وہ کوئی شکل بناتی تو خانوں کے برابر ایک دُوسرے سے متصل بننا محال تھا۔ یہ ریاضی آخر اسے خدا کے سوا کس نے بتائی۔ اس کے علاوہ اصُول تمدن دیکھو کہ ان میں ایک ملکہ ہوتی ہے، جسے یعسوب کہتے ہیں اور اس کے سر پر تاج ہوتا ہے۔ اور سب مکھیاں اس کی تابع ہوتی ہیں۔ حتیٰ کہ پہاڑی لوگ اپنی بیٹیوں کی شادیوں میں شہد کی مکھی کا چھتہ بھی دیتے ہیں۔ وہ لوگ پہچتے ہیں سے پہچان کر ملکہ کو پکڑ کر بیٹی کے ساتھ کر دیتے ہیں۔ تمام مکھیاں خود بخود اس کے ساتھ ہو جاتی ہیں ملکہ انڈے بچے برابر نہیں دیتی بلکہ صرف ایک مرتبہ اور اس کے بعد مر جاتی ہے اور اس کا بچہ اس کے قائم مقام ہوتا ہے۔ اگر یہ مر جائے یا گم ہو جائے تو تمام مکھیاں تباہ و برباد ہو جاتی ہیں۔ یہ مکھیاں کئی قسم کی ہوتی ہیں کچھ شہد جمع کرنیوالی کچھ پہرہ دار کچھ محافظ کہ بہار کے موسم میں شہد جمع کرتیں اور موسم خزاں کے واسطے ذخیرہ کر رکھتی ہیں۔ غرض ایک اچھی خاصی سلطنت ہے۔ آخر یہ باتیں انہیں خدا نے نہیں بتائیں تو اور کس نے بتائیں ۱۲

[2] مطلب یہ ہے کہ روزی جو خدا نے دی ہوئی ہے۔ سب اس میں برابر ہیں۔ کیونکہ امیروں کو بھی نوکر چاکر لونڈی غلام کو دے دلا کر اپنا ذاتی خرچ قریب قریب اتنا ہی پڑتا ہے۔ جتنا ایک مفلس کو اس پر بھی لوگ اس خوف سے کہ ایسا نہ ہو کہ لونڈی یا غلام میرے برابر ہو جائے یا ہم اس سے ذلیل ہو جائیں اپنی دولت نہیں دیتے پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا کے بندے اس کے پیدا کیے ہوئے یا اس کے بندوں کے ہاتھوں کے بنائے ہوئے بُت اسکے برابر ہو جائیں۔ ۱۲

خدا کے معبود اور بتوں کے معبود نہ ہونے کی مثال

دوسری مثال

شَیۡءٍ وَّ مَنۡ رَّزَقۡنٰهُ مِنَّا رِزۡقًا حَسَنًا فَهُوَ یُنۡفِقُ

شخص وہ ہے کہ ہمنے اسے اپنی بارگاہ سے اچھی (خاصی) روزی دے رکھی ہے تو وہ اس میں سے چھپا کے

مِنۡهُ سِرًّا وَّ جَهۡرًا ؕ هَلۡ یَسۡتَوٗنَ ؕ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ؕ

اور دکھا کے (غرض ہر طرح خدا کی راہ میں) خرچ کرتا ہے کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں (ہرگز نہیں) الحمد للہ

بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷۵﴾ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا

(کہ وہ بھی اسکے مقر ہیں) مگر انکے بہتیرے (اتنا بھی) نہیں جانتے ۔ اور خدا (ایک دوسری) مثل بیان فرماتا ہے دو

رَّجُلَیۡنِ اَحَدُهُمَاۤ اَبۡكَمُ لَا یَقۡدِرُ عَلٰی شَیۡءٍ وَّ هُوَ

آدمی ہیں کہ ایک ان میں سے بالکل گونگا اس پر غلام جو کچھ بھی (بات وغیرہ کی) قدرت نہیں رکھتا اور (اس وجہ

كَلٌّ عَلٰی مَوۡلٰىهُ ۙ اَیۡنَمَا یُوَجِّهۡهُّ لَا یَاۡتِ بِخَیۡرٍ ؕ هَلۡ

سے) وہ اپنے مالک کو دوبھر ہو رہا ہے کہ اسکو جدھر بھیجتا ہے (خیر سے) کبھی بھلائی نہیں لاتا ۔ کیا ایسا غلام اور

یَسۡتَوِیۡ هُوَ ۙ وَ مَنۡ یَّاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ ۙ وَ هُوَ عَلٰی

وہ شخص جو (لوگوں کو) عدل (میانہ روی) کا حکم کرتا ہے اور وہ خود بھی ٹھیک سیدھی راہ پر قائم ہے (دونوں) برابر ہو

صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۷۶﴾ وَ لِلّٰهِ غَیۡبُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ

سکتے ہیں (ہرگز نہیں) اور سارے آسمان و زمین کی غیب کی باتیں خدا ہی کے لیے مخصوص

وَ مَاۤ اَمۡرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمۡحِ الۡبَصَرِ اَوۡ هُوَ اَقۡرَبُ ؕ

ہیں اور قیامت کا واقع ہونا تو ایسا ہے جیسے پلک کا جھپکنا بلکہ اس سے بھی جلد تر ۔ بے شک خدا

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۷۷﴾ وَ اللّٰهُ اَخۡرَجَكُمۡ مِّنۡ

ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے اور خدا ہی نے تمہیں تمہاری ماؤں کے

بُطُوۡنِ اُمَّهٰتِكُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ شَیۡـًٔا ۙ وَّ جَعَلَ لَكُمُ

پیٹ سے نکالا (جب) تم بالکل ناسمجھ تھے ۔ اور تم کو کان دیئے اور

السَّمۡعَ وَ الۡاَبۡصَارَ وَ الۡاَفۡـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۸﴾

آنکھیں (عطا کیں) دل (عنایت کیے) تاکہ تم شکر کرو ۔

اَلَمۡ یَرَوۡا اِلَی الطَّیۡرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیۡ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا

کیا ان لوگوں نے پرندوں کی طرف غور نہیں کیا ۔ جو آسمانوں کے نیچے ہوا میں گھرے ہوئے (اڑتے

یُمۡسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ

رہتے) ہیں انکو تو بس خدا ہی (گرنے سے) روکتا ہے ۔ بیشک اسمیں بھی (قدرت خدا کی) ایمانداروں کے لیے بہت سی

یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۷۹﴾ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمۡ مِّنۡۢ بُیُوۡتِكُمۡ سَكَنًا وَّ

نشانیاں ہیں ۔ اور خدا ہی نے تمہارے گھروں کو تمہارا ٹھکانہ قرار دیا ہے ۔ اور اسی نے تمہارے واسطے

جَعَلَ لَكُمۡ مِّنۡ جُلُوۡدِ الۡاَنۡعَامِ بُیُوۡتًا تَسۡتَخِفُّوۡنَهَا

چوپایوں کی کھالوں سے تمہارے لیے (ہلکے پھلکے) ڈیرے (خیمے) بنائے جنہیں تم سبک پا کر اپنے سفر و

يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَ

حضر میں کام میں لاتے ہو، اور ان چارپایوں کی اون اور رؤوں اور بالوں سے ایک وقت خاص (قیامت)

اَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَاۤ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝٨٠

تک کے لیے تمہارے بہت سے اسباب اور بکار آمد چیزیں (بنائیں)

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ

اور خدا ہی نے تمہارے آرام کے لیے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کے سائے بنائے اسی نے

الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ

تمہارے (چھپکے بیٹھنے کے) واسطے پہاڑوں میں گھروندے (غار وغیرہ بنائے) اور اسی نے

الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ

تمہارے لیے کپڑے بنائے جو تمہیں (سردی) گرمی سے محفوظ رکھیں اور (لوہے کے) کُرتے جو تمہیں ہتھیاروں

عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ۝٨١ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ

کی زد سے بچائیں یوں خدا اپنی نعمت[1] تم پر پوری کرتا ہے تاکہ تم اس کی فرمانبرداری کرو۔ اس پر بھی اگر یہ لوگ (ایمان سے)

الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝٨٢ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا

منہ پھیریں تو تمہارا فرض صرف (احکام کا) صاف صاف پہنچا دینا ہے (بس) یہ لوگ خدا کی نعمتوں کو [1]

وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝٨٣ وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ

پہچانتے ہیں پھر (دیدہ ودانستہ) اُن سے منکر جاتے ہیں اور ان میں کے بہتیرے ناشکرے ہیں اور جس دن ہم ہر ایک

اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

اُمت میں سے (اسکے پیغمبر کو) گواہ (بنا کر) (قبروں سے) اٹھا کر کھڑا کریں گے۔ پھر تو کافروں کو نہ (بات کرنے)

لَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝٨٤ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا

کی اجازت دی جائے گی۔ اور نہ انکا عذر ہی سنا جائے گا۔ اور جن لوگوں نے (دنیا میں) شرارتیں کی تھیں۔

الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝٨٥ وَ

جب وہ عذاب کو دیکھ لیں گے۔ تو نہ انکے عذاب ہی میں تخفیف کی جائیگی اور نہ انکو مہلت ہی دیجائیگی اور

اِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا

جن لوگوں نے (دُنیا میں خدا کا دُوسرے کو شریک ٹھہرایا تھا جب اپنے (ان) شریکوں کو (قیامت میں) دیکھیں

هٰۤؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ

گے تو بول اٹھیں گے کہ اے ہمارے پروردگار یہی تو ہمارے وہ شریک ہیں جنہیں ہم (مصیبت کے وقت)

فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝٨٦ ۚ وَاَلْقَوْا اِلَى

تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے تو وہ شریک (الٹے) انہی کی طرف بات کو پھینک مارینگے کہ تم تو بڑے جھوٹے ہو

اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ۨ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا

اور اُسدن خدا کے سامنے سرنگوں ہو جائینگے اور جو افتراپردازیاں (دُنیا میں) کیا کرتے تھے ان سے غائب (غلا)

[1] بظاہر نعمت سے مُراد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اوصیاء ہیں۔

قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے

يَفْتَرُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ

ہو جائیں گی۔ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا۔ اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکا۔ انکی مفسدہ پردازیوں کی پاداش

اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا

میں انکے لیے ہم عذاب پر عذاب بڑھاتے جائیں گے۔ اور (وہ دن یاد کرو) جس دن ہم ہر ایک گروہ لے میں

يُفْسِدُوْنَ ۝ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا

سے انہی میں کا ایک گواہ انکے مقابل لا کھڑا کریں گے۔ اور (اے رسولؐ) تم کو ان لوگوں

عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى

پر (ان کے) مقابل گواہ بنا کر لا کھڑا کریں گے۔ اور ہم نے تم پر کتاب (قرآن) نازل کی جس میں

هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

ہر چیز کا (شافی) بیان ہے۔ اور مسلمانوں کے لیے (سرتاپا) ہدایت اور رحمت

ع

وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ

اور خوشخبری ہے۔ اس میں شک نہیں کہ خدا انصاف

يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَ

لے اور (لوگوں کے ساتھ) نیکی کرنے اور قرابت داروں کو (کچھ) دینے کا حکم کرتا ہے اور بدکاری اور

يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ

ناشائستہ حرکتوں اور سرکشی کرنے کو منع کرتا ہے (اور) تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ تاکہ تم نصیحت

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا

حاصل کرو۔ اور جب تم لوگ باہم قول و قرار کر لیا کرو تو خدا کے عہد و پیمان

عَهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا

کو پورا کرو اور قسموں کو ان کے پکا ہو جانے کے بعد نہ توڑا کرو۔

وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ

حالانکہ تم خدا کو اپنا ضامن بنا چکے ہو۔ جو کچھ بھی تم کرتے ہو خدا

يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ

اسے ضرور جانتا ہے۔ اور تم لوگ (قسموں کے توڑنے میں) اس عورت کے ایسے نہ ہو جو

غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ۭ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ

اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ ڈالے کہ اپنے عہدوں کو آپس میں اس بات کی مکاری کا ذریعہ

دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ

بنانے لگو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے (خواہ مخواہ) بڑھ جائے اس سے بس خدا تم کو آزماتا ہے (کہ تم کس کی پالائش

اُمَّةٍ ۭ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ۭ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ

کرتے ہو) اور جن باتوں میں تم جھگڑتے تھے۔ قیامت کے دن خدا تم سے صاف صاف

عہد قسم کو نہ توڑو

لے اسکی تفصیل دیکھو سورۃ بقر شروع پارہ دوم آیت ۱۴۳ میں۔ ۱۲
لے یہ آیت اس قدر جامع و مانع ہے کہ تمام خوبیوں کا حکم اور تمام برائیوں کی ممانعت اس سے صریحی طور پر نکلتی ہیں کوئی بات اس سے نہیں چھوٹی۔ حتیٰ کہ اگر قرآن میں سے صرف یہی ایک آیت نازل ہوئی ہوتی تو بھی دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ انه تبیان لکل شئ اس میں ہر چیز کا بیان ہے اسی بنا پر عثمان بن مظعون سے روایت ہے کہ میں اسلام لانے سے قبل ایک مرتبہ حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ اکبارگی آپؐ نے اپنی آنکھیں بند کیں پھر آہستہ نیچے کرنے لگے، اور داہنے بائیں اس طرح دیکھتے جاتے تھے جیسے کوئی کسی کی بات سنتا ہے۔ میں نے عرض کی۔ میں اکثر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا مگر کبھی اس طرح آپ کو نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اسی وقت میرے تمام شبہات زائل ہو گئے اور صدق دل سے مسلمان ہو گیا۔ ۱۲

الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ (۹۲) وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
بیان کر دے گا ۔ اور اگر خدا چاہتا تو تم سب کو ایک
لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ
ہی (قسم کی) گروہ بنا دیتا مگر وہ تو جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے
يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۹۳)
اور جو کچھ تم لوگ (دنیا میں) کیا کرتے تھے ۔ اس کی باز پرس تم سے ضرور کی جائے گی ۔
وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ
اور تم اپنی قسموں کو آپس کے فساد کا سبب نہ بناؤ تاکہ (لوگوں کے) قدم جمنے کے بعد (اسلام سے) اکھڑ جائیں اور
بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ
(پھر آخر کار قیامت میں) تمہیں لوگوں کو خدا کی راہ سے روکنے کی پاداش میں
سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (۹۴) وَلَا
عذاب کا مزا چکھنا پڑے ۔ اور تمہارے واسطے بڑا سخت عذاب ہو ۔ اور خدا کے عہد و پیمان کے
تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ
بدلے تھوڑی قیمت (دنیوی نفع) نہ لو ۔ اگر تم جانتے (اور سمجھتے) ہو تو (سمجھ لو کہ) جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ اس سے
هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (۹۵) مَا عِنْدَكُمْ
کہیں بہتر ہے (کیونکہ مال دنیا سے) جو کچھ تمہارے پاس ہے (ایک نہ ایک دن) ختم ہو جائیگا
يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ
اور جو (اجر) خدا کے پاس ہے وہ ہمیشہ باقی رہے گا ۔ اور جن لوگوں نے دنیا میں صبر کیا تھا
صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (۹۶)
انکو (قیامت میں) ان کے کاموں کا ہم اچھے سے اچھا اجر و ثواب عطا فرمائیں گے ۔
مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ
مرد ہو یا عورت جو شخص نیک کام کریگا اور وہ ایماندار بھی ہو ہم اسے (دنیا میں بھی) پاک و پاکیزہ زندگی بسر
مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ
کرائیں گے اور (آخرت میں بھی) جو کچھ وہ کرتے تھے اس کا اچھے سے اچھا
اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (۹۷) فَاِذَا قَرَاْتَ
اجر و ثواب عطا فرمائیں گے ۔ اور جب تم قرآن پڑھنے لگو تو
الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (۹۸)
شیطان مردود (کے وسوسوں) سے خدا کی پناہ طلب کر لیا کرو ۔ اس میں شک
اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى
نہیں کہ جو لوگ ایماندار ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں ان پر اس کا قابو نہیں ۔

**بدعہدی کی مذمت**

ل ان تمام آیات میں خداوند عالم نے بدعہدی کی ممانعت کی ہے اور اس کی مذمت بیان کی ہے کیونکہ اسلام سے قبل عرب والوں کا یہ گویا بائیں ہاتھ کا کھیل تھا کہ آج ایک قوم سے معاہدہ کیا کل اس کو کمزور دیکھا اور اس کے مخالف سے معاہدہ کر لیا ۔ اس کو خدا نے بہت سختی سے منع کیا ۔ کیونکہ اگر مسلمان ایسا کرتے تو لوگ فوراً ہتھے سے اکھڑ جاتے اور کوئی مسلمان ہونے کی ہمت نہ کرتا ۔ اسی وجہ سے خدا نے بدعہدی کی یہ مثال دی ہے کہ جس طرح بیوقوف عورت سوت کاتنے کے بعد توڑ ڈالے کیونکہ اتنی محنت کر کے اسلام کو ترقی دیتے اور ذرا سی بدعہدی میں سارا گھر بنا بنایا بگڑ جاتا ۱۲

**صبر کی مدح و ثنا**

۲ اسکا مطلب بہت واضح ہے کہ دنیا دار خواہ امیر ہو یا غریب کبھی آرام و خوشی سے بسر نہیں کرتا ۔ صرف دینداری ایک چیز ہے جو آدمی کو دنیا میں خوش رکھ سکتی ہے کہ اگر فراغبالی ہے تو خدا کا شکر اور تکلیف ہے تو صبر کرتا ہے ۱۲

**جب قرآن پڑھو تو استعاذہ کرو**

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۞ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ

چلتا۔ اس کا قابو چلتا ہے۔ تو بس ان ہی لوگوں پر جو اس کو دوست بناتے ہیں۔ اور جو

۱۳ ع ۱۱ ۱۹ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ۞ وَاِذَا

لوگ اس کو (خدا کا) شریک بناتے ہیں۔ اور (اے رسولؐ) ہم جب ایک آیت کے بدلے

بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ

دوسری آیت نازل کرتے ہیں تو حالانکہ خدا جو چیز نازل کرتا ہے اس (کی مصلحتوں) سے خوب واقف ہے (مگر)

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۞

یہ لوگ (تمکو) کہنے لگتے ہیں کہ تم تو بس بالکل مفتری ہو بلکہ خود ان میں کے بیشتر (مصالح کو) نہیں جانتے۔

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ

(اے رسولؐ تم صاف) کہدو کہ اس (قرآن) کو تو روح القدس (جبرئیل) نے تمہارے پروردگار کی طرف سے حق حق

لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى

نازل کیا ہے۔ تاکہ جو لوگ ایمان لا چکے ہیں انکو ثابت قدم رکھے اور مسلمانوں کے لیے تو (از سرتاپا) ہدایت اور

لِلْمُسْلِمِيْنَ ۞ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا

خوشخبری ہے۔ اور (اے رسولؐ) ہم تحقیقاً جانتے ہیں کہ یہ کفار (آپکی نسبت) کہا کرتے ہیں کہ انکو (آپ کو)

يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ۭ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ

کوئی آدمی قرآن سکھا دیا کرتا ہے۔ (حالانکہ بالکل غلط ہے کیونکہ) جس شخص کی طرف یہ لوگ نسبت دیتے ہیں اس کی زبان

وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ۞ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا

تو عجمی[1] ہے۔ اور یہ تو صاف صاف عربی زبان ہے۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ جو لوگ خدا کی

يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ

آیتوں پر ایمان نہیں لاتے۔ خدا بھی ان کو منزلِ مقصود تک نہیں پہنچائیگا۔ اور ان کے لیے دردناک

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۞ اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا

عذاب ہے۔ جھوٹ بہتان تو بس وہی لوگ باندھا کرتے ہیں جو خدا کی آیتوں پر ایمان

يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۞

نہیں رکھتے اور (حقیقت امر یہ ہے کہ) یہی لوگ جھوٹے ہیں۔

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ

اس شخص کے سوا جو (کلمۂ کفر پر[2]) مجبور کیا جائے اور اسکا دل ایمان کی طرف مطمئن ہو جو شخص بھی

وَقَلْبُهٗ مُطْمَىِٕنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ

ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرے بلکہ خوب سینہ کشادہ (جی کھول کر) کفر کرے تو ان پر خدا

بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ

کا غضب ہے اور ان کے لیے بڑا سخت عذاب



[1] ابن عامر حضرمی کا ایک غلام ابو فکیہہ رومی تھا۔ اور وہ تلواروں کو صیقل کرتا اور شب و روز انجیل و توریت کی تلاوت کرتا اور شب کو حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر قرآن سیکھتا۔ بس پھر کیا تھا مشرکین عرب کو ایک شگوفہ ہاتھ آیا۔ کہنے لگے۔ کہ ابو فکیہہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو قرآن تعلیم کرتا ہے۔ انکے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ کیسے احمق ہیں کہ خود عربی زبان کے ماہر ہو کر ایک آیت کا جواب تو لا نہیں سکتے پھر ایک رومی شخص جو عربی زبان کو اچھی طرح سمجھتا بھی نہیں کیونکر قرآن تعلیم کر سکتا ہے۔ ۱۲

[2] کفارِ عرب جب رسولؐ کے مقابلہ میں کوئی دلیل نہ لا سکے۔ اور ہر طرح عاجز ہو گئے تو لگے بیچارے غریب صحابہؓ کو اذیت و تکلیف پہنچانے۔ ان کی تمنا یہ تھی کہ حضرت عمارؓ اور ان کے ماں باپ یاسر و سمیہ وغیرہ کو مار پیٹ کی دھمکی سے کافر بنا چھوڑیں۔ حتٰی کہ ان بدبختوں نے حضرت عمارؓ کے ماں باپ دونوں کو قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد حضرت عمارؓ کو مارنا شروع کیا۔ یہانتک کہ جب قریب بہ ہلاکت پہنچے تو مجبور ہو کر جو کلمہ وہ لوگ کہلانا چاہتے تھے کہہ دیا۔ لوگوں نے حضرت رسولؐ سے کہا کہ عمار کافر ہو گئے۔ اور حضرت عمارؓ روتے ہوئے آپ کے پاس پہنچے۔ آپ نے فرمایا عمار کے گوشت و پوست میں ایمان پیوست ہو چکا ہے۔ اور آپؐ نے خود اپنے ہاتھ سے عمار کے آنسو پوچھے اور فرمایا عمار تم مطمئن رہو۔ اگر وہ لوگ پھر وہ کلمہ کہلائیں تو کہو۔ ان ہی کے بارے میں یہ آیت خدا نے نازل فرمائی۔ اسی کو تقیہ کہتے ہیں۔ ۱۲

خوفِ ہلاکت میں کلمۂ کفر کہنے میں مضائقہ نہیں

عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٦﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَوٰةَ

ہے۔ یہ اس وجہ سے کہ ان لوگوں نے دُنیا کی چند روزہ زندگی

الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

کو آخرت پر ترجیح دی اور اس وجہ سے کہ خدا کافروں کو ہرگز منزل مقصود تک نہیں

الْكٰفِرِينَ ﴿١٠٧﴾ أُولٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ

پہنچایا کرتا۔ یہ وہی لوگ ہیں جنکے دلوں پر اور انکے کانوں پر اور انکی آنکھوں پر خدا نے علامت

وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۖ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْغٰفِلُونَ ﴿١٠٨﴾

مقرر کردی ہے (کہ ایمان نہ لائیں گے) اور یہی لوگ (پرلے سرے کے) بے خبر ہیں۔

لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿١٠٩﴾

کچھ شک نہیں کہ یہی لوگ آخرت میں بھی یقیناً گھاٹا اُٹھانے والے ہیں۔

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا

پھر اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار ان لوگوں کو جنہوں نے مصیبت میں مبتلا ہونیکے بعد گھر بار چھوڑے

فُتِنُوا ثُمَّ جٰهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ

پھر (خدا کی راہ میں) جہاد کیے اور (تکلیفوں پر) صبر کیا۔ اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار ان سب باتوں

بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١١٠﴾ ع يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ

کے بعد البتہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور (اس دن کو یاد کرو) جس دن ہر شخص اپنی ذات

تُجَادِلُ عَنْ نَفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَا

کے بارے میں جھگڑنے کو آموجود ہوگا اور ہر شخص کو جو کچھ بھی اس نے کیا تھا اسکا پورا پورا بدلہ ملے گا اور

عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١١١﴾ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا

ان پر کسی طرح کا ظلم نہ کیا جائیگا۔ خدا نے ایک گاؤں ۱؎ کی مثل بیان فرمائی جس

قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا

کے رہنے والے ہر طرح کے چین و اطمینان میں تھے ہر طرف سے بافراغت ان کی روزی ان کے پاس چلی

رَغَدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ

آتی تھی پھر ان لوگوں نے خدا کی نعمتوں کی ناشکری کی تو خدا نے بھی انکے کرتوتوں کی بدولت

فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا

ان کو مزا چکھا دیا۔ کہ بھوک اور خوف کو اوڑھنا (بچھونا)

يَصْنَعُونَ ﴿١١٢﴾ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْهُمْ

بنا دیا۔ اور انہی لوگوں میں کا ایک رسول بھی انکے پاس آیا تو انہوں نے اسے

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُونَ ﴿١١٣﴾

جھٹلا دیا۔ پھر عذاب (خدا) نے انہیں لے ڈالا اور وہ ظالم تھے ہی۔

۱؎ اس گاؤں کی تصریح تو معلوم نہیں ہوئی مگر اتنا معلوم ہوا کہ زمانہ جاہلیت میں کسی بستی کے لوگ بہت مالدار تھے اور ان کے قریب ایک نہر تھی جس کا نام بلیان تھا۔ آخر کثرت مال و دولت سے انکا دماغ ایسا خراب ہوا کہ یہ لوگ خمیر کیے ہوئے آٹا سے استنجا کرتے اور نجاست کو صاف کرتے۔ ان کی سزا میں خدا نے سب نعمتیں بند کردیں اور بہت سخت قحط ہوا نتیجہ یہ ہوا کہ جس آٹے کو ان لوگوں نے نجاست سے بھر کر پھینک دیا تھا اُٹھا کر کھانے لگے۔ یہی حالت کفار مکہ کی بھی تھی کہ باوجود پہاڑی اور پتھریلی زمین ہونے کے خدا نے ہر قسم کی نعمتیں وہاں مہیا کردیں مگر کفار کی ناشکری پر قحط شدید آیا۔ ۱۲

نعمت والوں کو ناشکری کی سزا

حرام جانور

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاشْكُرُوْا

تو خدا نے جو کچھ تمہیں حلال طیب (طاہر) روزی دی ہے اسکو (شوق سے) کھاؤ۔ اور اگر تم خدا ہی کی

نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝١١٤ اِنَّمَا

پرستش (کا دعویٰ) کرتے ہو تو اس کی نعمت کا شکر ادا کیا کرو تم پر اس نے مُردار اور

حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ

خون اور سؤر کا گوشت اور وہ جانور جس پر (ذبح کے وقت) خدا کے سوا اور کا نام لیا جائے حرام کیا

مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا

ہے۔ پھر جو شخص (مارے بھوک کے) مجبور ہو اور نہ خدا سے سرتابی کرنیوالا ہو اور نہ حد (ضرورت) سے

عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١١٥ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا

بڑھنے والا ہو (اور حرام کھالے) تو بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جھوٹ موٹ جو کچھ تمہاری زبان پر

تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا

آئے (بے سمجھے بوجھے) نہ کہہ بیٹھا کرو کہ یہ حلال ہے۔ اور یہ حرام ہے تاکہ اس کی

حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ

بدولت خدا پر جھوٹ بہتان باندھنے لگو۔ اس میں شک نہیں کہ جو لوگ خدا پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں

يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ؕ ۝١١٦ مَتَاعٌ

وہ کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔ (دُنیا میں) فائدہ تو ذرا

قَلِيْلٌ ۪ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١١٧ وَعَلَى الَّذِيْنَ

سا ہے اور (آخرت میں) اُنکے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور یہودیوں پر ہم نے وہ چیزیں حرام کر دی تھیں

هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا

جو تم سے پہلے بیان کر چکے ہیں اور ہم نے تو (اس کی وجہ سے) ان پر کچھ ظلم

ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝١١٨ ثُمَّ

نہیں کیا مگر وہ لوگ خود اپنے اوپر ستم توڑتے رہے پھر اس میں شک نہیں کہ جو لوگ نادانستہ گناہ کر بیٹھے۔ اس

اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا

کے بعد صدق دل سے، توبہ کر لی اور اپنے کو درست کر لیا تو (اے رسولؐ) اس میں شک نہیں

مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا

کہ تمہارا پروردگار اس کے بعد بڑا بخشنے والا مہربان

لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١١٩ ع اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا

ہے۔ اس میں شک ہی نہیں کہ ابراہیم (لوگوں کے) پیشوا، خدا کے فرمانبردار بندے اور

لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٢٠ ۙ شَاكِرًا

باطل سے کترا کے چلنے والے تھے۔ اور مشرکین سے (ہرگز) نہ تھے۔ اسکی نعمتوں کے

لِاَنۡعُمِهٖ ؕ اِجۡتَبٰهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۝۱۲۱

شکر گزار۔ انکو خدا نے منتخب کرلیا تھا۔ اور (اپنی) سیدھی راہ کی انہیں ہدایت کی تھی۔

وَاٰتَيۡنٰهُ فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ

اور ہم نے انہیں دُنیا میں بھی (ہر طرح کی) بہتری عطا کی تھی۔ اور وہ آخرت میں بھی یقیناً نیکو کاروں سے

الصّٰلِحِيۡنَ ؕ ۝۱۲۲ ثُمَّ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ اَنِ اتَّبِعۡ مِلَّةَ

ہوں گے۔ (اے رسولؐ) پھر ہم نے تمہارے پاس وحی بھیجی کہ ابراہیمؑ کے طریقہ کی پیروی کرو جو

اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝۱۲۳

باطل سے کترا کے چلتے تھے اور مشرکین سے نہ تھے۔

اِنَّمَا جُعِلَ السَّبۡتُ عَلَى الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ ؕ

(اے رسولؐ) ہفتہ[1] (کے دن) کی تعظیم تو بس ان ہی لوگوں پر لازم کی گئی تھی (یہود و نصاریٰ) جو اس کے بارے

وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحۡكُمُ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا

میں اختلاف کرتے تھے۔ اور کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار ان کے درمیان جس امر میں وہ جھگڑا کرتے تھے

كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ۝۱۲۴ اُدۡعُ اِلٰى سَبِيۡلِ رَبِّكَ

قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا۔ (اے رسولؐ) تم (لوگوں کو) اپنے پروردگار کی راہ پر حکمت اور

بِالۡحِكۡمَةِ وَالۡمَوۡعِظَةِ الۡحَسَنَةِ وَجَادِلۡهُمۡ بِالَّتِىۡ

اچھی اچھی نصیحت کے ذریعہ سے بلاؤ اور بحث و مباحثہ کرو بھی تو اس طریقہ سے جو (لوگوں کے

هِىَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ

نزدیک) سب سے اچھا ہو۔ اس میں شک نہیں کہ جو لوگ خدا کی راہ سے بھٹک گئے انکو تمہارا

عَنۡ سَبِيۡلِهٖ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ ۝۱۲۵ وَاِنۡ

پروردگار خوب جانتا ہے۔ اور ہدایت یافتہ لوگوں سے بھی خوب واقف ہے۔ اور اگر (مخالفین

عَاقَبۡتُمۡ فَعَاقِبُوۡا بِمِثۡلِ مَا عُوۡقِبۡتُمۡ بِهٖ ؕ وَ

کے ساتھ) سختی کرو بھی تو ویسی ہی سختی کرو جیسی سختی ان لوگوں نے تم پر کی تھی اور اگر تم صبر کرو تو صبر

لَئِنۡ صَبَرۡتُمۡ لَهُوَ خَيۡرٌ لِّلصّٰبِرِيۡنَ ۝۱۲۶ وَاصۡبِرۡ

کرنے والوں کے واسطے بہتر ہے۔ اور اے رسولؐ تم صبر ہی کرو

وَمَا صَبۡرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحۡزَنۡ عَلَيۡهِمۡ وَلَا

خدا کی (مدد) بغیر تو تم صبر کر بھی نہیں سکتے اور ان مخالفین کے حال پر تم رنج نہ کرو اور جو مکاریاں

تَكُ فِىۡ ضَيۡقٍ مِّمَّا يَمۡكُرُوۡنَ ۝۱۲۷ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ

یہ لوگ کرتے ہیں اس سے تم دل تنگ نہ ہو۔ اس میں شک نہیں کہ جو لوگ پرہیزگار

الَّذِيۡنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيۡنَ هُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ ۝۱۲۸ ع

ہیں اور جو نیکوکار ہیں خدا ان کا ساتھی ہے۔



## ملت ابراہیمؑ کی پیروی کا حکم

## مناظرہ کرو تو اچھے عنوان سے

[1] مسلمانوں نے جو جمعہ کا دن اپنی عبادت کا قرار دیا تو یہود و نصاریٰ لگے اعتراض کرنے کہ یہ دین ابراہیمی کے خلاف ہے۔ کیونکہ دین ابراہیمی کے موافق شنبہ کو عبادت کا دن قرار دینا چاہیئے۔ اس کا خدا نے جواب دے دیا کہ شنبہ کا دن تو ابراہیمؑ کے بعد معظم قرار پایا تھا۔ مسلمانوں کو اس کی تعظیم ضروری نہیں۔ ۱۲

آیاتھا ١١١ — (١٧) سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مَکِّیَّۃٌ (٥٠) — رکوعاتھا ١٢

سورۃ بنی اسرائیل مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ

وہ خدا (ہر عیب سے) پاک و پاکیزہ ہے جس نے اپنے بندہ کو راتوں رات مسجد حرام (خانہ کعبہ)

الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ

سے مسجد اقصیٰ (آسمانی مسجد) تک کی سیر کرائی جس کے چوگرد ہم نے ہر قسم کی برکت مہیا کر رکھی ہے تاکہ اسکو[1]

لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۞ وَ

اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں لے اسمیں شک نہیں کہ (وہ سب کچھ) سنتا (اور) دیکھتا ہے۔ اور

اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَ جَعَلْنٰہُ ہُدًی لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ

ہم نے موسیٰ کو کتاب (توراۃ) عطا کی اور اس کو بنی اسرائیل کی رہنما

اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَکِیْلًا ؕ ۞ ذُرِّیَّۃَ مَنْ حَمَلْنَا

قرار دیا۔ (اور حکم دیا کہ) اے ان لوگوں کی اولاد جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ کشتی

مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّہٗ کَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا ۞ وَ قَضَیْنَآ اِلٰی

میں سوار کیا تھا۔ میرے سوا کسی کو اپنا کارساز نہ بنانا بیشک نوحؑ بڑا شکر گزار بندہ تھا۔ اور ہم نے بنی اسرائیل

بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْکِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ

سے اسی کتاب (توراۃ) میں صاف صاف بیان کر دیا تھا کہ تم لوگ روئے زمین پر دو مرتبہ[2]

مَرَّتَیْنِ وَ لَتَعْلُنَّ عُلُوًّا کَبِیْرًا ۞ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ

فساد پھیلاؤ گے اور بڑی سرکشی کرو گے۔ پھر جب ان دو فسادوں میں پہلے کا

اُوْلٰہُمَا بَعَثْنَا عَلَیْکُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ

وقت آپہنچا تو ہم نے تم پر کچھ اپنے بندوں (بخت النصر اور اسکی فوج) کو مسلط کر دیا جو بڑے سخت لڑنیوالے

فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ ؕ وَ کَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۞ ثُمَّ

تھے تو وہ لوگ تمہارے گھروں کے اندر گھسے (اور خوب قتل و غارت کیا)، اور خدا (کے عذاب) کا وعدہ پورا ہو کر رہا

رَدَدْنَا لَکُمُ الْکَرَّۃَ عَلَیْہِمْ وَ اَمْدَدْنٰکُمْ بِاَمْوَالٍ

پھر ہم نے تمکو دوبارہ ان پر غلبہ دے کر تمہارے دن پھیرے اور مال سے اور بیٹوں

وَّ بَنِیْنَ وَ جَعَلْنٰکُمْ اَکْثَرَ نَفِیْرًا ۞ اِنْ اَحْسَنْتُمْ

سے تمہاری مدد کی اور تم کو بڑا جتھے والا بنا دیا۔ اگر تم اچھے کام کرو گے تو اپنے

اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ ۟ وَ اِنْ اَسَاْتُمْ فَلَہَا ؕ فَاِذَا جَآءَ

فائدے کے لیے اچھے کام کرو گے۔ اور اگر تم برے کام کرو گے تو (بھی) اپنے ہی لیے۔ پھر جب دوسرے[3]

[1] اس آیت میں تصریحاً خدا نے حضرت رسولؐ کی معراج کو بیان فرمایا ہے۔ اگرچہ بعض لوگوں نے مسجد اقصیٰ سے بیت المقدس مراد لی ہے مگر بہت سی تفسیروں سے ثابت ہے کہ مسجد اقصیٰ سے وہ مسجد مراد ہے جو خانہ کعبہ کے مقابل آسمان پر ہے۔ بہرحال تمامی اہل اسلام کا یہ متفق علیہ اعتقاد ہے کہ آپ کو معراج ہوئی اور بدنی۔ فقط روحی نہیں اور اسکا منکر کافر ہے۔ اگرچہ اس میں اختلاف ہے کہ کس تاریخ کو ہوئی۔ بعض ١٧ ربیع الاول کہتے ہیں۔ بعض ٢٧ رجب بعض ١٧ رمضان بعض ٢١ رمضان۔ اس میں بھی اختلاف ہے کہ ایک مرتبہ ہوئی یا کئی مرتبہ۔ اس میں بھی اختلاف ہے کہ مسجد الحرام کے حجرہ سے ہوئی یا اُمّ ہانی کے گھر سے۔ خلاصہ ہمارا فرض مسلمان ہونے کی حیثیت سے یہ ہے کہ جو خدا نے فرمایا ہے اور سچے نبی نے خبر دی ہے کہ اسے دل سے مانیں اور عقلی تکوں کے پیچھے نہ پڑیں اول تو ہماری عقل ہی کیا۔ اور فلسفیوں کے اقوال پر بھروسا ہے تو ان میں خود باہم اختلاف ہے پھر کس پر اعتبار ہو اور کس پر نہ ہو۔ اس کے علاوہ خود انہی کی عقلی دلیلوں سے بھی معراج بخوبی ثابت ہے۔ پھر وہمی باتوں میں کیوں پڑے۔ ١٢

[2] پہلی دفعہ ارمیا پیغمبر کا حکم نہ ماننا، اور اشعیا پیغمبر کا قتل کرنا دوسری دفعہ حضرت زکریا و یحییٰ علیہما السلام کو شہید کرنا اور حضرۃ عیسیٰؑ کے قتل کا ارادہ کرنا۔ ١٢

[3] ان دونوں فسادوں میں جن کی طرف خدا نے اشارہ کیا ہے شدید اختلاف ہے کہ اس سے مراد و مقصود خدا کا کیا ہے۔ مشہور تو یہ ہے کہ پہلے سے اشارہ بخت النصر کی طرف ہے اور دوسرے سے طیطوس رومی کہ ان دونوں نے یکے بعد دیگرے یہودیوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور لاکھوں کا وارا نیارا ہو گیا۔ بیت المقدس جو ان کی پرستش کی جگہ تھی وہ بھی مسمار کر دی گئی۔ ایک روایت میں ہے کہ پہلے سے اشارہ جالوت اور دوسرے سے بخت النصر کی طرف ہے۔ واللہ اعلم ١٢

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی معراج

وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ

وقت کا وعدہ آ پہنچا تو ہم نے طیطوس رُومی کو تم پر مسلط کیا) تاکہ وہ لوگ (مارتے مارتے) تمہارے چہرے بگاڑ دیں (کہ

كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝۷

پہچانے نہ جاؤ) اور جس طرح پہلی دفعہ مسجد (بیت المقدس) میں گھس گئے تھے اسی طرح پھر گھس پڑیں۔ جس چیز پر قابو

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَ

پائیں خوب اچھی طرح برباد کریں (اب بھی اگر تم چین سے رہو تو) امید ہے کہ تمہارا پروردگار تم پر ترس کھائے اور اگر (کہیں)

جَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝۸ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ

وہی (شرارت) کرو گے تو ہم بھی پھر ویسا ہی کریں گے اور ہم نے تو کافروں کے لیے جہنم کو قید خانہ بنا رکھا ہے۔ یہ شک نہیں کہ یہ

يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ

قرآن اس راہ کی ہدایت کرتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھی ہے اور جو ایماندار اچھے اچھے کام کرتے ہیں

يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝۹ وَّاَنَّ

انکو یہ خوشخبری دیتا ہے کہ ان کیلیے بہت بڑا اجر اور ثواب (موجود) ہے۔ اور یہ بھی کہ

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا

بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر

اَلِيْمًا ۝۱۰ وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ

رکھا ہے۔ اور آدمی کبھی (عاجز ہو کر اپنے حق میں) برائی (عذاب وغیرہ کی دعا) اس طرح مانگتا ہے جس طرح

وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۝۱۱ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

اپنے لیے بھلائی کی دعا کرتا ہے اور آدمی بڑا جلد باز ہے۔ ہم نے رات اور دن کو (اپنی قدرت کی) دو نشانیاں

اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً

قرار دیا۔ پھر ہم نے رات کی نشانی (چاند) کو دھندلا بنایا اور دن کی نشانی (سورج) کو روشن بنا دیا (کہ سب چیزیں

لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ

دکھائی دیں) تاکہ تم لوگ اپنے پروردگار کا فضل (معاش) ڈھونڈتے پھرو اور تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب کو

وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ۝۱۲ وَكُلَّ

جانو بوجھو اور ہم نے ہر چیز کو خوب اچھی طرح تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ اور ہم نے ہر

اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ

آدمی کے نامۂ اعمال کو اس کے گلے کا ہار بنا دیا ہے (کہ اس کی قسمت اس کے ساتھ رہے) اور قیامت کے

الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝۱۳ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ

دن ہم اسے اسکے سامنے نکال کے رکھ دیں گے کہ وہ اس کو ایک کھلی ہوئی کتاب اپنے روبرو پائیگا (اور ہم اس

كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝۱۴ مَنِ اهْتَدٰى

سے کہیں گے) کہ اپنا نامۂ اعمال پڑھ لے اور آج اپنا حساب لینے کے لیے تو آپ ہی کافی ہے ؁ جو شخص روبراہ ہوتا

آدمی جلد باز ہے

؁ کیونکہ اس دن تو ہر شخص کے تمام اعمال بھلے برے جو کچھ اس نے دنیا میں کیے ہیں، لکھے ہوئے اس کے سامنے موجود اور پیش نظر ہوں گے پھر دوسرے کو بتانے کی ضرورت ہی کیا رہی وہ خود ہی فیصلہ کرے گا کہ اس کو کیا بدلہ ملنا چاہیے۔ ۱۲

نامۂ اعمال

فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ

ہے۔ تو بس اپنے فائدے کے لیے راہ پر آتا ہے اور جو شخص گمراہ ہوتا ہے تو اس نے بےشک کر اپنا آپ بگاڑا

عَلَيْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا

اور کوئی شخص کسی دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ اپنے سر نہیں لے گا اور ہم تو جب تک رسول کو بھیجکر (اتمام

مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝۱۵ وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ

حجت نہ کرالیں کسی پر عذاب نہیں کیا کرتے۔ اور ہم کو جب کسی بستی کا ویران کرنا

نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ

منظور ہوتا ہے تو ہم وہاں کے خوشحالوں کو (اطاعت کا) حکم دیتے ہیں تو وہ لوگ اس میں

عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ۝۱۶ وَكَمْ اَهْلَكْنَا

نافرمانیاں کرنے لگتے تب وہ بستی عذاب کی مستحق ہو گئی۔ اس وقت ہم نے اسے اچھی

مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ

طرح تباہ و برباد کر دیا اور نوحؑ کے بعد سے (اس وقت تک) ہمنے کتنی امتوں کو ہلاک کر مارا اور (اے

عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝۱۷ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ

رسولؐ) تمہارا پروردگار اپنے بندوں کے گناہوں کو جاننے اور دیکھنے کیلئے کافی ہے (اور گواہ شاہد کی ضرورت نہیں)

عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَاۗءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ

اور جو شخص دُنیا کا خواہاں ہو تو ہم جسے چاہتے اور جو چاہتے ہیں اسی دُنیا میں سردست اسے عطا کرتے ہیں

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝۱۸ وَمَنْ اَرَادَ

مگر پھر ہم نے اس کیلیے تو جہنم ٹھہرا ہی رکھا ہے کہ وہ اس میں بری حالت سے راندہ ہوا داخل ہوگا۔ اور جو شخص آخرت

الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ

کا متمنی ہوگا اس کے لیے خوب جیسی چاہیے کوشش بھی کی اور وہ ایماندار بھی ہے تو یہی وہ لوگ

كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۝۱۹ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَاۗءِ وَ

ہیں جن کی کوشش مقبول ہو گی۔ (اے رسولؐ) ان کو اور ان کو (غرض سب کو)

هٰٓؤُلَاۗءِ مِنْ عَطَاۗءِ رَبِّكَ ۭ وَمَا كَانَ عَطَاۗءُ رَبِّكَ

ہم ہی تمہارے پروردگار کی (اپنی) بخشش سے مدد دیتے ہیں۔ اور تمہارے پروردگار کی بخشش

مَحْظُوْرًا ۝۲۰ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ

تو (عام ہے) کسی پر بند نہیں۔ (اے رسولؐ) ذرا دیکھو تو کہ ہمنے بعض لوگوں کو بعض پر کیسی فضیلت دی ہے۔

وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ۝۲۱ لَا

اور آخرت کے درجے تو یقیناً (یہاں سے) کہیں بڑھ کے ہیں اور وہاں کی فضیلت بھی تو کہیں بڑھ کے ہے اور دیکھو

تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ۝۲۲ ع

کہیں خدا کے ساتھ دوسرے کو (اسکا شریک نہ بنانا ورنہ تم بُرے حال میں ذلیل و رسوا بیٹھے کے بیٹھے رہ جاؤ گے۔

لے ولید بن مغیرہ یہ کفار قریش سے کہا کرتا کہ تم لوگ اسلام نہ قبول کرو میری پیروی کرو میں تمہارے گناہوں کا بوجھ اپنے سر کے اوپر لے لوں گا۔ اسی کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ

اور تمہارے پروردگار نے تو حکم ہی دیا ہے کہ اس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کرنا، اور

اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ

ماں باپ سے نیکی کرنا اگر ان میں سے ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچیں (اور کسی بات پر خفا

كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا

ہوں) تو (خبردار ان کے جواب میں) اُف تک نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور (جو کچھ کہنا سننا ہو تو) بہت

قَوْلًا كَرِيْمًا ۝۲۳ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ

ادب سے کہا کرو [1] اور ان کے سامنے نیاز سے خاکساری کا پہلو جھکائے رکھو اور (ان کے حق میں)

الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝۲۴ ؕ

دُعا کرو کہ اے میرے پالنے والے جس طرح ان دونوں نے میرے چھٹپنے میں میری پرورش کی اسی طرح تو بھی ان پر

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ

رحم فرما۔ اور تمہارے دل کی بات تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے۔ اگر تم (واقعی) نیک ہو گئے اور بھولے سے انکی

فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ۝۲۵ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى

خطا کی ہے تو وہ تم کو بخشدیگا (کیونکہ) وہ تو توبہ کرنیوالوں کا بڑا بخشنے والا ہے۔ اور قرابتداروں [2] اور محتاج پردیسی

حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ

کو انکا حق دے دو اور (خبردار) فضول خرچی مت

تَبْذِيْرًا ۝۲۶ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ

کرو۔ کیونکہ فضول خرچی کرنے والے یقیناً شیطانوں کے بھائی ہیں۔

وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝۲۷ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ

اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکری کرنے والا ہے۔ اور تم کو اپنے پروردگار کے فضل و

عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ

کرم کے انتظار میں جس کی تم کو امید ہو (مجبوراً) ان غریبوں سے منہ موڑنا پڑے [3]

لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ۝۲۸ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً

تو نرمی سے ان کو سمجھا دو۔ اور اپنے ہاتھ کو نہ تو گردن سے بندھا ہوا (بہت تنگ)

اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا

کر لو (کہ کسی کو کچھ دو ہی نہیں) اور نہ بالکل کھول دو کہ (سب کچھ دے ڈالو اور آخر) تمکو ملامت زدہ

مَّحْسُوْرًا ۝۲۹ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ

حسرتناک بیٹھنا پڑے۔ اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار جس کیلئے چاہتا ہے روزی کو فراخ کر دیتا

يَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝۳۰ وَلَا تَقْتُلُوْٓا

اور جس کی روزی چاہتا ہے تنگ رکھتا ہے اسمیں شک نہیں کہ وہ اپنے بندوں سے باخبر اور دیکھ بھال رکھنے والا ہے



[1] انکی تفسیر میں وارد ہے کہ تیز نظر سے آنکھ بھر کر ان کی طرف نہ دیکھو۔ ان کی آواز پر اپنی آواز ان کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ نہ بلند کرو۔ ان سے آگے نہ چلو۔ انکا نام لے کر نہ پکارو ان کے آگے نہ بیٹھو۔ ایسا کام نہ کرو جس سے انکو کوئی گالی دے۔ اگر مومن ہوں تو مغفرت کی اور غیر مومن ہوں تو ہدایتِ ایمان کی دعا کرو۔ ۱۲

[2] ابن جریر نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک شامی مرد سے پوچھا تو نے قرآن پڑھا ہے؟ بولا ہاں آپ نے پوچھا کیا تو نے سورۃ بنی اسرائیل و اٰت ذا القربٰی حقہ نہیں پڑھا ہے اس نے عرض کی یقیناً آپ ہی وہ قرابتدار ہیں جن کے حق دینے کا خدا نے حکم دیا ہے۔ پھر بزاز، ابو یعلےٰ ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو بلایا اور فدک عطا فرمایا اور یہی روایت ابن مردویہ نے ابن عباس سے بھی بیان کی ہے (دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۴ صفحہ ۱۷۶ سطر ۱۹، اور صفحہ ۱۷۷ سطر ۵ مطبوعہ مصر۔ اور یہی روایت معارج النبوۃ میں بھی ہے ۱۲

[3] وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ۔ رحمتِ الٰہی کے خواہاں ہونے سے کنایہ ہے تنگدستی کی طرف اس لیے کہ اسی صورت میں خصوصیت کے ساتھ بندہ اللہ کے فضل و کرم کا طلبگار ہوتا ہے۔ پس آیۃ کا مطلب یہ ہوا کہ اگر تنگدستی کی بناء پر جس میں تم اللہ کے فضل و کرم کے خواہاں ہوتے ہو مجبوراً تم کو ان لوگوں سے منہ موڑنا پڑے تو ان سے نرمی سے بات کیا کرو۔ (سید ابن حسن آل باقر اعلی اللہ مقامہ)

والدین کی تعظیم

قرابتداروں کو ان کا حق دو

فضول خرچی کرو نہ اپنے اوپر تنگی

مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو نہ مارو

اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ

اور (لوگو) مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو (کیونکہ) انکو اور تم کو (سب کو) تو ہم ہی روزی دیتے ہیں بیشک

قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝۳۱ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ

اولاد کا قتل بڑا سخت گناہ ہے۔ اور (دیکھو) زنا کے پاس بھی نہ پھٹکنا

كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝۳۲ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ

کیونکہ بیشک وہ بڑی بے حیائی کا کام ہے اور بہت بُرا چلن ہے۔ اور جس جان کا مارنا خدا نے حرام کر

الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا

دیا ہے اس کو قتل نہ کرنا مگر جائز طور پر (بفتوائے شرع) اور جو شخص ناحق مارا جائے تو ہم نے اسکے وارث

فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّى الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ

کو (قاتل پر قصاص کا) قابو دیا ہے تو اسے چاہیئے کہ قتل (خون کا بدلہ لینے) میں زیادتی نہ کرے۔ بیشک وہ

كَانَ مَنْصُوْرًا ۝۳۳ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا

مدد دیا جائے گا (کہ قتل ہی کرے اور معاف نہ کرے) اور یتیم جب تک جوانی کو پہنچے اسکے مال کے قریب بھی نہ

بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوْفُوْا

جانا مگر ہاں اس طرح پر کہ (یتیم کے حق میں) بہتر ہو۔ اور عہد کو پورا کرو کیونکہ

بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْــُٔوْلًا ۝۳۴ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ

(قیامت میں) عہد کی ضرور پوچھ گچھ ہوگی۔ اور (جب ناپ کر دینا ہو

اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ

تو پیمانے کو پورا بھر دیا کرو اور (جب تول کر دینا ہو تو) بالکل ٹھیک ترازو سے تولا کرو (معاملہ میں) یہی

وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝۳۵ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ

(طریقہ) بہتر ہے اور انجام بھی (اسکا) اچھا ہے۔ اور جس چیز کا کہ تمہیں یقین نہ ہو (خواہ مخواہ) اس کے پیچھے نہ پڑا

عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ

کرو۔ (کیونکہ) کان اور آنکھ اور دل ان سب کی (قیامت کے دن)

كَانَ عَنْهُ مَسْــُٔوْلًا ۝۳۶ وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ

یقیناً باز پُرس ہونی ہے۔ اور (دیکھو) زمین پر اکڑ کر نہ چلا کرو کیونکہ تو اپنے اس دھماکے

اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝۳۷

کی چال سے) نہ تو زمین کو ہرگز پھاڑ ڈالے گا اور نہ (تن کر چلنے سے) ہرگز لمبائی میں پہاڑوں کے برابر پہنچ سکے گا۔

كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ۝۳۸ ذٰلِكَ

(اے رسولؐ) ان سب (باتوں میں سے) جو بات بُری ہے وہ تمہارے پروردگار کے نزدیک ناپسند ہے۔ یہ بات

مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ

تو حکمت کی ان باتوں میں سے ہے جو تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس وحی بھیجی اور خدا کے ساتھ کوئی دوسرا معبود

---

ل وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ آیت حضرت امام حسین علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اور اگر تمام اہل زمین حضرت کے خونِ ناحق کے عوض میں قتل کیے جائیں تب بھی اسراف نہ ہوگا۔ (تفسیر صافی بحوالہ کافی) دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ اس آیت میں ولی سے مراد قائم آلِ محمدؐ ہیں جو ظاہر ہونے کے بعد حضرت امام حسینؑ کے خونِ ناحق کا بدلہ لیں گے اور اگر وہ تمام اہلِ زمین کو حضرت کے خونِ ناحق کے عوض میں قتل کر دیں تو وہ اسراف کرنے والے نہ ہوں گے، اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے بھی مروی ہے کہ یہ آیت حضرت امام حسین علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(دیکھو تفسیر برہان جزو ثانی طبع ایران)
(سید ابن حسن آل باقر العلوم)

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِىْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾

نہ بنانا ورنہ تو ملامت زدہ راندہ ہو کر جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔

اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

(اے مشرکین مکہ) کیا تمہارے پروردگار نے تمہیں چُن چُن کر بیٹے دیئے ہیں اور خود بیٹیاں لی ہیں (یعنی

اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾ ع وَلَقَدْ صَرَّفْنَا

فرشتے)، اسمیں شک نہیں کہ تم بڑی (سخت) بات کہتے ہو۔ اور ہم نے تو اسی قرآن میں

فِىْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا

طرح طرح سے بیان کر دیا تاکہ لوگ کسی طرح سمجھیں مگر اس سے تو ان کی نفرت ہی

نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ

بڑھتی گئی۔ (اے رسولؐ) اُن سے تم کہہ دو کہ اگر خدا کے ساتھ جیسا یہ لوگ کہتے ہیں اور معبود بھی ہوتے

اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾ سُبْحٰنَهٗ

تو اب تک ان [1] معبودوں نے مالکِ عرش تک (کی رسائی) کی کوئی نہ کوئی راہ نکالی ہوتی۔ جو جو بیہودہ باتیں

وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ لَهُ

یہ لوگ (خدا کی نسبت) کہا کرتے ہیں وہ اُن سے بہت بڑھ کے پاک و پاکیزہ اور برتر ہے۔ ساتوں آسمان اور زمین

السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ

اور جو لوگ ان میں ہیں (سب) اس کی تسبیح کرتے [2] ہیں اور (سارے جہان میں) کوئی چیز

مِّنْ شَىْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ

ایسی نہیں جو اس کے حمد (و ثنا) کی تسبیح نہ کرتی ہو۔ مگر تم لوگ ان کی

تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾ وَاِذَا

تسبیح نہیں سمجھتے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ بڑا بردبار بخشنے والا ہے۔ اور جب

قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا

تم قرآن پڑھتے ہو تو ہم تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت کا یقین

يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ وَّجَعَلْنَا

نہیں رکھتے ایک گہرا پردہ ڈال دیتے ہیں۔ اور (گویا) ہم خود انکے

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِىْۤ اٰذَانِهِمْ

دلوں پر غلاف چڑھا دیتے ہیں تاکہ وہ قرآن کو نہ سمجھ سکیں اور (گویا ہم) انکے کانوں میں گرانی (پیدا کر

وَقْرًا ؕ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِى الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا

دیتے ہیں کہ نہ سن سکیں)، جب تم قرآن میں اپنے پروردگار کا تنہا ذکر کرتے ہو تو کفار اُلٹے پاؤں نفرت

عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ

کرکے (تمہارے پاس سے) بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ جب یہ لوگ تمہاری طرف کان لگاتے ہیں تو جو کچھ غور سے سنتے

ہر چیز اس کی تسبیح بیان کرتی ہے چند خدا نہیں ہوسکتے

[1] مطلب یہ ہے کہ جس طرح یہ مشہور ہے کہ "دو بادشاہ در اقلیمے نہ گنجند" اسی طرح اگر چند خدا ہوتے تو عرش و کرسی کے مالک خدا سے مقابلہ کا کوئی راستہ نکالتے اور آپس میں لڑ مرتے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ چند خدا کے ہوتے ایک خدا ہمیشہ ہر بنی سے اپنے کو اکیلا خدا کہلاتا اور دوسرا دم بخود چپکا بیٹھا دیکھا کرتا۔ ۱۲

[2] یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے ؎

زبلبل بر گلشن تسبیح خوانیست
کہ ہر برگے بہ تسبیحش زبانیست

رباعی

ہر گُل کے ورق میں رنگ و بُو تیری ہے
بُلبل کی چمن میں گفتگو تیری ہے
ہر ذرہ ہے تر زباں ثنا میں تیری
ہر شے کو جہاں میں آرزو تیری ہے

بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَ اِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ

ہیں۔ ہم تو خوب جانتے ہیں اور جب یہ باہم کان میں بات کرتے ہیں تو اس وقت یہ ظالم (ایمانداروں سے) کہتے

الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾ اُنْظُرْ

ہیں کہ تم بس ایک دیوانے کے پیچھے پڑے ہو جس پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔ (اے رسولؐ) ذرا دیکھو تو

كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

یہ (کمبخت) تمہاری نسبت کیسی کیسی پھبتیاں کہتے ہیں تو (اسی وجہ سے) ایسے گمراہ ہوئے کہ اب (حق کی) راہ

سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾ وَ قَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا

کسی طرح پا ہی نہیں سکتے۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم مرنے کے بعد (سڑ گل کر) ہڈیاں رہ جائیں گے اور

لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً

ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا از سر نو پیدا کر کے اٹھا کھڑے کیے جائیں گے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ تم (مرنے کے

اَوْ حَدِيْدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ

بعد) چاہے پتھر بن جاؤ یا لوہا یا اور کوئی چیز جو تمہارے خیال میں بڑی سخت ہو (اور اس کا زندہ ہونا دشوار ہو وہ

فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ؕ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ

بھی ضرور زندہ ہو گی) تو یہ لوگ عنقریب ہی تم سے پوچھیں گے کہ بھلا ہمیں دوبارہ کون زندہ کرے گا

مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى

تم کہہ دو کہ وہی خدا جس نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا (جب تم کچھ نہ تھے) اس پر یہ لوگ تمہارے سامنے اپنے سر

هُوَ ؕ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿۵۱﴾ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ

مٹکائیں گے اور کہیں گے (اچھا اگر ہو گا) تو آخر کب؟ تم کہہ دو کہ بہت جلد عنقریب ہی ہو گا جس دن تمہیں خدا

فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَ تَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا

(اسرافیلؑ کے ذریعہ سے) بلائے گا تو اس کی حمد و ثنا کرتے ہوئے اس کی تعمیل کرو گے (اور قبروں سے نکل پڑو گے) اور تم خیال

قَلِيْلًا ﴿۵۲﴾ وَ قُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ

کرو گے کہ (مرنے کے بعد قبروں میں) بہت ہی کم ٹھہرے۔ اور (اے رسولؐ) میرے (سچے) بندوں (مومنوں) سے کہہ

اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ

دو کہ وہ (کافروں سے) بات کریں تو اچھے طریقہ سے (سخت کلامی نہ کریں) کیونکہ شیطان تو (ایسی ہی) باتوں سے ان میں

لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ اِنْ

فساد ڈلوایا ہے۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ شیطان آدمی کا کھلا ہوا دشمن ہے۔ تمہارا پروردگار تمہارے حال سے

يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ؕ وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ

خوب واقف ہے۔ اگر چاہے گا تم پر رحم کریگا۔ اور اگر چاہے گا تم پر عذاب کریگا اور (اے رسولؐ) ہم نے تم کو کچھ ان لوگوں کا ذمہ دار

عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۵۴﴾ وَ رَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

بنا کر نہیں بھیجا ہے۔ اور جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور زمین پر ہیں (سب کو) تمہارا پروردگار

وَالْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ

خوب جانتا ہے اور ہم نے یقیناً بعض لے پیغمبروں کو بعض پر فضیلت دی اور ہم

وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

ہی نے داؤد کو زبور عطا کی۔ (اے رسولؐ) تم ان سے کہہ دو کہ خدا کے سوا اور جن لوگوں کو معبود

مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا

سمجھتے ہو ان کو (وقت پڑے) پکار تو دیکھو کہ وہ نہ تو تم سے تمہاری تکلیف ہی دفع کر سکتے ہیں اور نہ ہی

تَحْوِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى

اس کو بدل سکتے ہیں۔ یہ لوگ جن کی مشرکین (اپنا خدا سمجھ کر) عبادت کرتے ہیں وہ خود اپنے پروردگار کی

رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَ

قربت کے ذریعے کے ڈھونڈتے پھرتے ہیں کہ (دیکھیں) ان میں سے کون زیادہ قربت رکھتا ہے اور اکی رحمت

يَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ۝

کی اُمید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ تیرے پروردگار کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے

وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

اور کوئی بستی نہیں ہے مگر روز قیامت سے پہلے ہم اسے تباہ و برباد کر چھوڑیں گے (یا نافرمانی کی سزا میں)

اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِى الْكِتٰبِ

اس پر سخت سے سخت عذاب کریں گے۔ اور یہ بات کتاب (لوح محفوظ) میں

مَسْطُوْرًا ۝ وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ

لکھی جا چکی ہے۔ اور ہمیں معجزات بھیجنے سے بجز اس کے اور کوئی وجہ مانع نہیں ہوئی کہ

كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً

اگلوں نے انہیں جھٹلا دیا۔ اور ہمنے قوم ثمود کو (معجزہ سے) اونٹنی عطا کی (جو ہماری قدرت کی) دکھانے والی

فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ۝ وَاِذْ

تھی۔ تو ان لوگوں نے اس پر ظلم کیا (یہاں تک کہ مار ڈالا) اور ہم تو معجزے صرف ڈرانے کی غرض سے بھیجا کرتے ہیں۔ اور

قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا

(اے رسولؐ) وہ وقت یاد کرو جب تم سے ہمنے کہہ دیا تھا کہ تمہارے پروردگار نے لوگوں کو (ہر طرف سے) روک رکھا

الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ

ہے (کہ تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے) اور ہمنے جو خواب تہ تمکو دکھلایا تھا تو بس اسے لوگوں (کے ایمان) کی آزمائش (کا ذریعہ

فِى الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا

ٹھہرایا) تھا اور (اسی طرح) وہ درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے اور ہم باوجودیکہ ان لوگوں کو طرح طرح سے ڈراتے ہیں مگر ہمارا

كَبِيْرًا ۝ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا

ڈرانا انکی سخت سرکشی کو بڑھاتا ہی گیا۔ اور جب ہمنے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس (وہ غرور سے)



بعض انبیاء بعض سے افضل ہیں

لے چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں اور ہمارے رسولؐ ان چاروں سے بھی افضل ہیں۔ ۱۲

سے یہ ان لوگوں کا جواب ہے جو حضرت عیسیٰؑ یا حضرت مریمؑ یا فرشتوں کو معبود سمجھتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اگر یہ لوگ سچ مچ خدا ہوتے تو پھر اصلی خدا کے تقرب کا ذریعہ کیوں ڈھونڈتے ۱۲

سے ابن جریر نے سہیل بن سعد سے اور ابن ابی حاتم نے ابن عمر اور یعلی بن مرہ سے اور ابن مردویہ نے امام حسینؑ اور ابن عباس اور حضرت عائشہ سے بیہقی و ابن عساکر نے سعید بن مسیب سے مختلف الفاظ میں روایت کی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ یہ وہ خواب ہے جو حضرت رسولؐ نے دیکھا تھا۔ کہ بنی امیہ میرے منبر پر اس طرح اچک رہے ہیں جس طرح بندر اچکا کرتے ہیں اور اس خواب کے دیکھتے ہی حضرت ایسے غمگین ہوئے کہ آپ اس کے بعد عمر بھر کبھی نہ ہنسے، اور جس درخت پر لعنت کی گئی ہے اس سے مروان بن حکم مراد ہے جو حضرت عثمان کا وزیر تھا اور حضرت رسولؐ نے اپنی حیات میں اس کی شرارت و خباثت کی وجہ سے مدینہ سے نکلوا دیا تھا اور اس کو لوگ طرید رسولؐ کہا کرتے تھے۔ دیکھو تفسیر دُر منثور جلد ۴ صہ ۱۹۱ مطبوعہ مصر۔ ۱۲

ملعون درخت کون ہے

إِلَّآ إِبْلِيسَ ؕ قَالَ ءَأَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِينًا ۝

کہنے لگا کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا۔ اور (شوخی سے)

قَالَ أَرَءَيْتَكَ هَٰذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ ز لَئِنْ أَخَّرْتَنِ

بولا بھلا دیکھو تو سہی یہی وہ شخص ہے جس کو تو نے مجھ پر فضیلت دی ہے اگر تو مجھ کو قیامت تک کی مہلت

إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَٰمَةِ لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُۥٓ إِلَّا قَلِيلًا ۝

دے تو میں (دعوے سے یہ کہتا ہوں کہ) تھوڑے سے قلیل کے سوا اس کی نسل کی جڑ کاٹتا رہوں گا۔

قَالَ اذْهَبْ فَمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ

خدا نے فرمایا چل (دُور ہو) ان میں سے جو شخص تیری پیروی کریگا تو (یاد رہے کہ) تم سب کی سزا جہنم ہے اور وہ

جَزَآءً مَّوْفُورًا ۝ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُم

بھی پوری پوری سزا ہے۔ اور ان میں سے جس پر اپنی (چکنی چپڑی) باتوں سے قابو پاسکے بہکا اور اپنے

بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَ

اپنے (چیلوں کے لشکر) سوار اور پیادے (سب) سے چڑھائی کر اور مال اور اولاد [ل] میں ان

شَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَٰلِ وَالْأَوْلَٰدِ وَعِدْهُمْ ۚ وَمَا

کے ساتھ ساجھا کرے اور ان سے (خوب جھوٹے) وعدہ کر اور شیطان تو ان سے جو

يَعِدُهُمُ الشَّيْطَٰنُ إِلَّا غُرُورًا ۝ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ

وعدے کرتا ہے دھوکے (کی ٹٹی) کے سوا کچھ ہوتا نہیں۔ بیشک جو میرے (خاص) بندے ہیں ان

لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَٰنٌ ۚ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا ۝ رَّبُّكُمُ

پر تیرا زور نہیں (چل سکتا) اور کارسازی میں تیرا پروردگار کافی ہے۔ (لوگو) تمہارا پروردگار

الَّذِي يُزْجِي لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوا مِن

وہ قادر مطلق ہے جو تمہارے لیے سمندر میں جہازوں کو چلاتا ہے تاکہ تم اس کے فضل وکرم (معاش) کی

فَضْلِهِۦٓ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۝ وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ

تلاش کرو۔ اس میں شک نہیں کہ وہ تم پر بڑا مہربان ہے۔ اور جب سمندر میں کبھی تم کو کوئی تکلیف

فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَن تَدْعُونَ إِلَّآ إِيَّاهُ ۖ فَلَمَّا نَجَّىٰكُمْ

پہنچی تو جن کی تم عبادت کیا کرتے تھے۔ غائب (غلا) ہوگئے مگر بس وہی (ایک خدا یاد رہتا ہے) اس پر

إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ ۚ وَكَانَ الْإِنسَٰنُ كَفُورًا ۝

بھی جب خدا نے تم کو چھٹکارا دیکر خشکی تک پہنچا دیا پھر تم اس سے منہ موڑ بیٹھے اور انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔

أَفَأَمِنتُمْ أَن يَخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ أَوْ يُرْسِلَ

تو کیا تم کو اسکا بھی اطمینان ہوگیا کہ وہ تمہیں خشکی کی طرف لے جا کر (قارون کیطرح) زمین میں دھنسا دے یا تم پر (قوم لوط

عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ وَكِيلًا ۝ أَمْ أَمِنتُمْ

کی طرح) پتھروں کا مینہ برسا دے پھر (اسوقت) تم کسی کو اپنا کارساز نہ پاؤ گے۔ یا تم کو اس کا بھی اطمینان ہو



ل اولاد میں شیطان کے شریک ہونے کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے زنا کیا اور اس سے اولاد ہوئی تو چونکہ یہ شیطانی حرکت تھی۔ اس لیے گویا شیطان بھی شریک ہوگیا یا یہ مطلب ہو کہ حرام مال سے لونڈی خریدے اور اس سے اولاد ہو۔ ۱۲

حضرت آدم وشیطان کا قصہ

انسان بڑا ناشکرا ہے

اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ

گیا ہے کہ خدا پھر تمکو دوبارہ اسی سمندر میں لے جائیگا۔ اس کے بعد ہوا کا ایک ایسا جھونکا جو (جہاز کے) پرخچے

قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا

اڑا دے تم پر بھیجے پھر تمہیں تمہارے کفر کی سزا میں ڈوبا دے پھر تم کسی کو (ایسا حمایتی)

تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ۞ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا

نہ پاؤ گے جو ہمارا پیچھا کرے۔ (اور تمہیں چھڑائے اور) ہم نے یقیناً

بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ

آدم کی اولاد کو عزت دی، اور خشکی اور تری میں انکو (جانوروں کشتیوں کے ذریعے) لیے لیے

مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا

پھرے اور انھیں اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دیں اور اپنے بہتیرے مخلوقات پر ان کو اچھی

تَفْضِيْلًا ۞ يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ فَمَنْ

خاصی فضیلت دی۔ اس دن (کو یاد کرو) جب ہم تمام لوگوں کو ان کے پیشواؤں[1] کے ساتھ

اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ

بلائیں گے تو جسکا نامۂ عمل ان کے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا تو وہ لوگ (خوش خوش) اپنا نامۂ عمل پڑھنے لگیں

وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۞ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى

گے اور ان پر ریشہ برابر ظلم نہیں کیا جائیگا۔ اور جو شخص اس دنیا میں (جان بوجھ کر)[2] اندھا بنا رہا

فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۞ وَاِنْ

تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا، اور (نجات کے) رستے سے بہت دور بھٹکا ہوا۔ اور یقیناً یہ لوگ

كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ

چاہتے تھے کہ تمہیں اس کلام سے ہٹا دیں جو ہم نے تم پر وحی کے ذریعہ نازل کیا تھا تاکہ تم اس (قرآنی حکم) کے علاوہ

عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ۞ وَلَوْلَآ اَنْ

کوئی اور بات نکالو جو حق نہ ہو اور[3] اگر ایسا ہو جاتا تو اس وقت وہ لوگ تمہیں اپنا دوست بنا لیتے اور اگر یہ بات

ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ۞ اِذًا

نہ ہوتی کہ ہم نے تمہیں ثابت قدم رکھا ہے تو تم ان کی جانب کچھ نہ کچھ مائل ہو جاتے۔ اس وقت

لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا

ہم تمکو زندگی اور موت دونوں کے دہرے عذاب کا مزا چکھاتے پھر تم اپنے لیے ہمارے مقابلے

تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ۞ وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ

میں کوئی مددگار بھی نہ پاتے۔ اور یہ لوگ تو تمہیں (سر) زمین (مکہ) سے دل برداشتہ

مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ

کرنے ہی لگے تھے تاکہ تمکو وہاں سے (شام کی طرف) نکال باہر کریں[4] اور ایسا ہوتا تو تمہارے پیچھے یہ لوگ چند



انسان اکثر مخلوقات سے افضل ہے

[1] ابن مردویہ نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے اس آیت یوم ندعوا کل اناس بامامھم کی تفسیر میں ارشاد فرمایا یعنی کل قوم بامام زمانھم وکتاب ربھم وسنۃ نبیھم کہ ہر قوم کو اپنے زمانہ کے امام اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کے ساتھ بلایا جائے گا۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۴ صفحہ ۱۹۴ سطر ۵ مطبوعہ مصر۔ اس سے بھی صاف ثابت ہے کہ ہر زمانہ میں ایک امام کا ہونا ضروری ہے۔ اور اس بناء پر اس وقت امام عصرؑ کا موجود رہنا بھی ضروری ہوا۔ دوسری روایت اس آیت کی تفسیر میں شاہ اسمٰعیل شہیدؒ دہلوی نے منصب امامت میں نقل کی ہے کہ یوم ندعوا کل اناس بامامھم وقفوھم وھم مسئولون یعنی قیامت کے دن تمام لوگ اپنے اپنے اماموں کے ساتھ بلائے جائیں گے۔ پھر انہیں روکا جائے گا اور ان سے سوال کیا جائیگا۔ صحابۂ کرام نے دریافت کیا یا رسول اللہ کیا سوال کیا جائیگا۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ عن ولایت علی ابن ابی طالب یعنی علیؑ کی ولایت کے متعلق سوال ہو گا۔

[2] مطلب یہ ہے کہ جو شخص دنیا میں سمجھ اور عقل رکھ کر اس سے کام نہ لے اور ہدایت کی باتوں سے چشم پوشی کرے تو آخرت میں بھی اسے نجات کا راستہ نہ سوجھ پڑے گا۔ ۱۲۔

[3] فتح مکہ کے روز جب آپ نے خانہ کعبہ سے کل بتوں کو نکال پھینکا تو کفارِ قریش نے بہت لجاجت سے کہا کہ ایک بت جو کوہ مروہ پر ہے، اُسے چھوڑ دیجئے۔ اور نہ تڑوائیے آپ نے پہلے تو چھوڑ دینے کا قصد کیا مگر پھر توڑ دینے کا حکم دے دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ واضح ہو کہ ان آیات میں اگرچہ مخاطب حضرت رسولِ کریم ہیں لیکن مقصود انکی امت ہے حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ معصوم ہیں ان سے اس قسم کی باتوں کا کوئی امکان نہیں۔ ان آیات میں جو کچھ فرمایا گیا ہے اس

باقی صفحہ ۳۴۸ پر

إِلَّا قَلِيلًا ۝ سُنَّةَ مَنْ قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُسُلِنَا

روز کے سوا ٹھہرنے بھی نہ پاتے۔ تم سے پہلے جتنے رسول ہم نے بھیجے ہیں انکا برابر یہی دستور رہا ہے اور جو دستور ہمارے

وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ۝ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ

(ٹھہرائے ہوئے) ہیں ان میں تم تغیر تبدل نہ پاؤ گے۔ (اے رسول) سورج کے ڈھلنے سے رات کے

الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ ۖ إِنَّ قُرْآنَ

اندھیرے تک نماز (ظہر، عصر، مغرب، عشا) پڑھا کرو اور نماز صبح (بھی) کیونکہ صبح کی نماز پر (دن اور رات) دونوں

الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً

کے فرشتوں کی گواہی ہوتی ہے۔ اور رات کے خاص حصہ میں نماز تہجد پڑھا کرو۔ یہ سنت

لَكَ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا ۝ وَقُلْ

تمہاری (خاص فضیلت) ہے۔ قریب ہے کہ (قیامت کے دن) خدا تم کو مقام محمود تک پہنچائے اور یہ لے

رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ

دعا مانگا کرو۔ اے میرے پروردگار مجھے (جہاں) پہنچا اچھی طرح پہنچا اور مجھے (جہاں سے) نکال تو اچھی طرح

صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا ۝

سے نکال اور مجھے خاص اپنی بارگاہ سے ایک طاقتور مددگار دے دے۔

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ

اور (اے رسول) کہہ دو کہ (دین) حق آگیا اور (دین) باطل نیست و نابود ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ باطل

زَهُوقًا ۝ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ

مٹنے والا ہی تھا۔ اور ہم تو قرآن میں وہی چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لیے (سراسر)

لِلْمُؤْمِنِينَ ۙ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ۝ وَإِذَا

شفا اور رحمت ہے (مگر) نافرمانوں کو تو گھاٹے کے سوا کچھ بڑھاتا ہی نہیں۔ اور جب ہم نے

أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ ۖ وَإِذَا مَسَّهُ

آدمی کو نعمت عطا فرمائی تو (الٹے) اُس نے (ہم سے) منہ پھیرا اور پہلو تہی کرنے لگا اور جب اُسے کوئی

الشَّرُّ كَانَ يَئُوسًا ۝ قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِ فَرَبُّكُمْ

تکلیف چھو بھی گئی تو مایوس ہو بیٹھا۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ ہر ایک اپنے (اپنے) طریقہ پر کارگزاری کرتا

أَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ أَهْدَىٰ سَبِيلًا ۝ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ

ہے پھر تم میں سے جو شخص بالکل ٹھیک سیدھی راہ پر ہے۔ تمہارا پروردگار (اس سے) خوب واقف ہے

الرُّوحِ ۖ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ

اور (اے رسول) تم سے لوگ ٢ روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں تم (انکے جواب میں) کہہ دو کہ روح

مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ۝ وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي

(بھی) میرے پروردگار کے حکم سے (پیدا ہوئی) ہے اور تم کو بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے (اسکی حقیقت نہیں سمجھ سکتے) اور (اے رسول)

نماز پنجگانہ کا حکم

نماز تہجد کا حکم

انسان کی فطرت

لے ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت رسولؐ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے چلے تو خدا کا یہ حکم پہنچا۔ غرض آپ نے یہ دعا کی اور خدا نے اسے قبول فرمایا، اور یوں سچ کر دکھایا کہ جب فتح مکہ ہوا تو آپ خانہ کعبہ میں تشریف لائے اور بتوں سے پاک کیا۔ چنانچہ اس وقت کے واقعہ کو امام احمد بن حنبل نے اپنے مسند میں جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے یوں بیان کیا ہے کہ جب ہم مکہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ داخل ہوئے اور خانہ کعبہ میں آئے۔ تو تین سو ساٹھ بُت جو خانہ کعبہ کے گرد عرب کے مختلف قبیلوں کے پوجنے کے واسطے نصب تھے حضرت رسولؐ نے انکے گرانے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ سب بُت گرائے گئے۔ آخر ایک بہت بڑا بُت جس کا نام ہبل تھا اور اوپر نصب تھا باقی رہ گیا۔ جب اسکو آپؐ نے دیکھا، تو حضرت علیؑ سے فرمایا تم میرے شانے پر چڑھو یا میں تمہارے شانے پر چڑھوں اور اس کو گرائیں۔ حضرت علیؑ نے عرض کی۔ آپؐ میرے شانے پر سوار ہوں غرض رسول اللہؐ حضرت علیؑ کے شانے پر چڑھے تو حضرت علیؑ فرماتے ہیں مجھے اس وقت نبوت کا بار بہت گراں گزرا اور مجھ سے یہ بھی ممکن نہیں تھا کہ آپؐ کو حرکت دے سکوں، تب آپ اتر آئے اور مجھے اپنے شانہ پر سوار کیا غرض جب میں سوار ہوا تو خدا کی قسم میں نے اپنے کو اس قدر بلند پایا کہ اگر چاہتا تو آسمان کو چھو لیتا سچ ہے۔ علی بر دوش احمد چشم بد دور ۔ عیاں شد معنی نورٌ علیٰ نور۔ آخر میں نے ہبل کو اکھاڑ کر زمین پر پھینکا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا اس کے بعد میں آپؐ کے شانے سے کود پڑا تو مجھے ذرا بھی تکلیف نہ ہوئی۔ ۱۲

ٹ مکہ کے کفار قریش نے حضرت رسولؐ کے مبعوث ہونے کے بعد نضر بن حارث ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کو مدینہ کے یہودیوں کے پاس حضرتؐ کے حالات دریافت کرنے

باقی ص ۳۴۸ پر

اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيۡنَا وَكِيۡلًا ۙ اِلَّا

اگر ہم چاہیں تو جو (قرآن) ہم نے تمہارے پاس وحی کے ذریعے بھیجا ہے (دُنیا سے) اُٹھا لے جائیں پھر تم اپنے واسطے

رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضۡلَهٗ كَانَ عَلَيۡكَ كَبِيۡرًا ۞ قُلْ

ہمارے مقابلہ میں مددگار نہ پاؤ گے مگر یہ صرف تمہارے پروردگار کی رحمت ہے کہ اُسنے ایسا نہیں کیا۔) اسمیں شک نہیں

لَّـئِنِ اجۡتَمَعَتِ الۡاِنۡسُ وَالۡجِنُّ عَلٰٓى اَنۡ يَّاۡتُوۡا بِمِثۡلِ

کہ اسکا تم پر بڑا فضل وکرم ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ اگر (سارے دُنیا جہان کے) آدمی اور جن اس بات پر اکٹھے ہوں کہ

هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لَا يَاۡتُوۡنَ بِمِثۡلِهٖ وَلَوۡ كَانَ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ

اس قرآن کا مثل لے آئیں تو (غیر ممکن) اس کے برابر نہیں لا سکتے۔ اگرچہ (اس کوشش میں) ایک کا

ظَهِيۡرًا ۞ وَلَقَدۡ صَرَّفۡنَا لِلنَّاسِ فِىۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ

ایک مددگار بھی بنے۔ اور ہم نے تو لوگوں کے سمجھانے کے واسطے اس قرآن میں ہر قسم کی مثلیں ادل بدل

كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰٓى اَكۡثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوۡرًا ۞ وَقَالُوۡا لَنۡ

کے بیان کر دیں۔ اس پر بھی اکثر لوگ بغیر ناشکری کیے نہیں رہتے۔ اور (اے رسولؐ) کفارِ مکہ

نُّؤۡمِنَ لَـكَ حَتّٰى تَفۡجُرَ لَنَا مِنَ الۡاَرۡضِ يَنۡۢبُوۡعًا ۞

نے تم سے کہا جب تک تم ہمارے واسطے زمین سے چشمہ نہ بہا نکالو گے ہم تم پر

اَوۡ تَكُوۡنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنۡ نَّخِيۡلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الۡاَنۡهٰرَ

ہرگز ایمان نہ لائیں گے یا (یہ نہیں تو) کھجوروں اور انگوروں کا تمہارا کوئی باغ ہو اس میں تم بیچ بیچ میں نہریں جاری کر کے

خِلٰلَهَا تَفۡجِيۡرًا ۞ اَوۡ تُسۡقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمۡتَ عَلَيۡنَا

دِکھلا دو یا جیسا تم گمان رکھتے تھے ہم پر آسمان ہی کو ٹکڑے (ٹکڑے) کر کے گراؤ یا خدا اور

كِسَفًا اَوۡ تَاۡتِىَ بِاللّٰهِ وَالۡمَلٰٓـئِكَةِ قَبِيۡلًا ۞ اَوۡ يَكُوۡنَ

فرشتوں کو (اپنے قول کی تصدیق میں) ہمارے سامنے (گواہی میں لا) کھڑا کر دو یا تمہارے (رہنے کے) لیے

لَكَ بَيۡتٌ مِّنۡ زُخۡرُفٍ اَوۡ تَرۡقٰى فِى السَّمَآءِ ؕ وَلَنۡ

کوئی طلائی محل سرا ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور جب تک تم ہم پر (خدا کے ہاں سے ایک) کتاب نہ نازل کرو گے کہ ہم اسے

نُّؤۡمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيۡنَا كِتٰبًا نَّقۡرَؤُهٗ ؕ قُلۡ

خود پڑھ بھی لیں۔ اس وقت تک ہم (تمہارے آسمان پر) چڑھنے کے بھی قائل نہ ہوں گے (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ

سُبۡحَانَ رَبِّىۡ هَلۡ كُنۡتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوۡلًا ۞ وَمَا مَنَعَ

سبحان اللہ میں ایک آدمی (خدا کے) رسول کے سوا آخر اور کیا ہوں (جو یہ بیہودہ باتیں کرتے ہو) اور جب لوگوں کے

النَّاسَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡۤا اِذۡ جَآءَهُمُ الۡهُدٰٓى اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا

پاس ہدایت آ چکی تو انکو ایمان لانے سے اس کے سوا اور کسی چیز نے نہ روکا کہ وہ کہنے لگے کہ کیا خدا

اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوۡلًا ۞ قُلْ لَّوۡ كَانَ فِى الۡاَرۡضِ

نے آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ اگر زمین پر فرشتے (بسے



تمام جن وانس مل کر بھی قرآن کا مثل نہیں لا سکتے

بقیہ صفحہ ۳۴۶

سے اُمتِ محمدیہ کو ڈرانا مقصود ہے کہ وہ کسی وقت کسی صورت سے کفار کی طرف مائل نہ ہوں (مجمع البیان جلد ۲ صفحہ ۶۰) ان ح۔

ؔ کیونکہ یہودیوں نے کہا تھا کہ جتنے پیغمبر آئے سب شام میں جا کر رہیں تو ہم لوگ آپ پر ایمان لائیں۔ اس کے بعد آپ نے شام کا قصد کیا تھا مگر خدا نے منع کیا تھا۔ ۱۲

بقیہ صفحہ ۳۴۷

کو بھیجا۔ ان پر یہودیوں نے جواب دیا کہ ہم جانتے ہیں کہ پیغمبر آخر الزماں کا ظہور کا زمانہ قریب ہے اور جو باتیں تم لوگ اس کی بیان کرتے ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی شخص پیغمبر ہے۔ تم لوگ اس کا یوں امتحان کرو کہ اس سے پوچھو کہ سابق زمانہ میں جو چند جوان گم ہو گئے تھے ان کا قصہ کیا ہے اور رُوح کیا چیز ہے۔ اگر وہ رُوح کی حقیقت کچھ بتا دے تو جھوٹا سمجھنا ورنہ وہ ضرور سچا پیغمبر ہے۔ غرض وہ لوگ مکہ میں واپس آئے اور مشورہ کر کے آپ سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا میں کل جواب دوں گا۔ آخر جوانوں کے بارے میں تو یہ جواب ملا: ان اصحٰب الکہف والرقیم کانوا من اٰیٰتنا عجبا جو سورۂ کہف میں مذکور ہے۔ اور رُوح کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

کفارِ مکہ کی انوکھی فرمائشیں

مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ
ہوتے (ہوتے) کہ اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم ان لوگوں کے پاس فرشتہ ہی کو رسول
مَلَكًا رَّسُوْلًا ۝۹۵ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ
بناکر نازل کرتے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ ہمارے تمہارے درمیان گواہی کے واسطے بس خدا ہی کافی ہے
اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ۝۹۶ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ
اسمیں شک نہیں کہ وہ اپنے بندوں کے حال سے خوب واقف اور دیکھتا رہتا ہے اور خدا جسکی ہدایت کرے وُہی
فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ
ہدایت یافتہ ہے اور جسکو گمراہی میں چھوڑ دے تو (یاد رکھو کہ) پھر اس کے سوا کسی کو انکا سرپرست نہ پاؤ گے اور
مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ
قیامت کے دن ہم ان لوگوں کو منہ کے بل اوندھے اندھے اور گونگے اور بہرے (قبروں سے)
عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ۭ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ كُلَّمَا خَبَتْ
اٹھائیں گے۔ انکا ٹھکانا جہنم ہے کہ جب کبھی بجھنے کو ہوگی تو ہم ان لوگوں پر (اسے) اور
زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ۝۹۷ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا
بھڑکا دیں گے۔ یہ سزا ان کی اس وجہ سے ہے کہ ان لوگوں نے ہماری آیتوں سے انکار
وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا
کیا اور کہنے لگے کہ جب ہم (مرنے کے بعد سڑ گل کر) ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم از سر نو پیدا
جَدِيْدًا ۝۹۸ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
کرکے اٹھائے جائیں گے۔ کیا ان لوگوں نے اس پر بھی نہیں غور کیا کہ وہ خدا جسنے سارے آسمان اور زمین بنائے
وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ
اس پر بھی ضرور قادر ہے کہ انکے ایسے آدمی دوبارہ پیدا کرے اور اس نے ان (کی موت) کی ایک میعاد مقرر کر
اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ۝۹۹ قُلْ
دی ہے جس میں ذرا بھی شک نہیں۔ اس پر بھی یہ ظالم انکار کیے بغیر نہ رہے۔ (اے رسولؐ انسے)
لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ
کہو اگر میرے پروردگار کی رحمت کے خزانے بھی تمہارے اختیار میں ہوتے تو بھی تم خرچ ہو جانے
خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝۱۰۰ وَلَقَدْ
کے ڈر سے (ان کو) بند رکھتے۔ اور آدمی بڑا ہی تنگ دل ہے۔ اور ہم نے یقیناً موسےٰ
اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
کو کھلے ہوئے نو ۹ معجزے[1] عطا کیے تو (اے رسولؐ) بنی اسرائیل سے (یہی) پوچھ دیکھو کہ جب موسےٰ
اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى
ان کے پاس آئے تو فرعون نے ان سے کہا کہ اے موسیٰؑ میں تو سمجھتا ہوں کہ کسی نے تم پر جادو کرکے

النصف

ع ۱۰

[1] ایک روایت میں ہے کہ وہ معجزے یہ تھے۔ عصا، ید بیضا، قحط، طوفان، ٹڈی، جوئیں، مینڈک، خون اور میووں کی کمی۔ اس کی تفصیل دیکھو پارہ نہم سورۃ اعراف ۱۲۔

حضرت موسیٰ کو نو معجزے عطا ہوئے

مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ

دیوانہ بنا دیا ہے۔ موسیٰ نے کہا تم یہ ضرور جانتے ہو کہ یہ معجزے سارے آسمان و زمین کے پروردگار نے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ

نازل کیے (اور وہ بھی لوگوں کی) سوجھ کی باتیں ہیں اور اے فرعون میں تو خیال کرتا ہوں کہ تم پر شامت آئی ہے پھر

مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ

فرعون نے یہ ٹھان لیا کہ بنی اسرائیل کو سرزمین (مصر) سے نکال باہر کرے تو ہمنے فرعون اور جو لوگ اس کے ساتھ تھے

وَ مَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا ﴿۱۰۳﴾ وَّ قُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ

سبکو ڈوبا مارا اور اسکے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ (اب تم ہی) اس ملک میں (خوب آرام سے) رہو سہو پھر

اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ

جب آخرت کا وعدہ آپہنچے گا تو ہم تم سب کو سمیٹ کر لے آئیں گے۔ اور (اے

لَفِیْفًا ﴿۱۰۴﴾ وَ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ

رسول) ہم نے اس قرآن کو بالکل ٹھیک نازل کیا اور بالکل ٹھیک [1] نازل ہوا اور تم کو تو ہم نے (جنت کی) خوشخبری

اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ﴿۱۰۵﴾ وَ قُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَی

دینے والا اور (عذاب سے) ڈرانے والا (رسول بنا کر) بھیجا ہے۔ اور قرآن کو ہمنے تھوڑا تھوڑا کرکے اسلیے نازل کیا کہ تم لوگوں

النَّاسِ عَلٰی مُكْثٍ وَّ نَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا ﴿۱۰۶﴾ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ

کے سامنے (حسب ضرورت) مہلت دیکر اسکو پڑھ دیا کرو (اور اسی وجہ سے) ہمنے اسکو رفتہ رفتہ نازل کیا۔ تم کہہ دو کہ خواہ تم اس پر

اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا

ایمان لاؤ یا نہ لاؤ اسمیں شک نہیں کہ جن لوگوں کو اسکے قبل ہی (آسمانی کتابوں کا) علم عطا کیا گیا ہے۔ ان کے سامنے جب

یُتْلٰی عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ وَّ یَقُوْلُوْنَ

یہ پڑھا جاتا ہے تو ٹھڈیوں سے (منہ کے بل) سجدے میں گر پڑتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار

سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَ یَخِرُّوْنَ

(ہر عیب سے) پاک و پاکیزہ ہے بیشک ہمارے پروردگار کا وعدہ پورا ہونا ہی تھا۔ اور یہ لوگ (سجدے کے لیے منہ

لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَ یَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ ۩ قُلِ ادْعُوا

کے بل گر پڑتے ہیں اور روتے جاتے ہیں اور یہ قرآن انکی خاکساری کو بڑھاتا جاتا ہے۔ (اے رسول) تم ان سے کہہ دو کہ

اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ

(تم کو اختیار ہے) خواہ اسے اللہ (کہہ کر) پکارو یا رحمٰن (کہہ کر) پکارو اسکے تو سب نام اچھے (سے اچھے) ہیں۔ اور

الْحُسْنٰی ۚ وَ لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَ لَا تُخَافِتْ بِهَا وَ

(اے رسول) نہ تو اپنی نماز بہت چلّا کر پڑھو۔ اور نہ بالکل چپکے سے بلکہ اس کے درمیان ایک اوسط

ابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

طریقہ اختیار کرلو۔ اور کہو کہ ہر طرح کی تعریف اس خدا کو (سزاوار ہے) جو

[1] مطلب یہ ہے اس میں جتنی باتیں ہیں سب ٹھیک اور مطابق واقعہ ہیں۔ اور خدا ہی کا نازل کیا ہوا ہے اور جس طرح خدا نے نازل کیا، اسی طرح بلا کم و کاست رسول کے پاس پہنچا راہ میں کسی قسم کی کمی یا خرابی واقع نہیں ہوئی۔ ۱۲

لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَ

نہ تو کوئی اولاد رکھتا ہے اور نہ سارے جہان کی سلطنت میں اسکا کوئی ساجھے دار ہے اور نہ اُسے کسی طرح کی

لَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝ ۱۱۱

کمزوری ہے کہ کوئی اس کا سرپرست ہو۔ اور اسی کی بڑائی اچھی طرح کرتے رہا کرو۔

ع ۱۲

آیاتہا ۱۱۰ (۱۸) سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ (۶۹) رکوعاتہا ۱۲

سورۂ کہف[1] مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو دس آیتیں اور بارہ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جس نے اپنے بندے (محمدؐ) پر کتاب (قرآن) نازل کی اور اس میں کسی طرح

لَّهٗ عِوَجًا ۝ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَ

کی کجی (خرابی) نہ رکھی (بلکہ) ہر طرح سیدھی۔ تاکہ جو سخت عذاب خدا کی بارگاہ سے (کافروں پر نازل ہونیوالا) ہے اس

يُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ

سے (لوگوں کو) ڈرائے اور جن مومنین نے اچھے اچھے کام کیے ہیں انکو اس بات کی خوشخبری دے کہ ان کیلئے بہت اچھا

اَجْرًا حَسَنًا ۝ مّٰكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۝ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ

اجر (و ثواب) موجود ہے جس میں وہ ہمیشہ (باطمینان تمام) رہیں گے اور جو لوگ اسکے قائل ہیں کہ خدا اولاد رکھتا ہے انکو

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا

(عذاب سے) ڈرائے۔ نہ تو ان ہی کو اسکی کچھ خبر ہے۔ اور نہ ان کے باپ دادوں ہی کو تھی۔ (یہ) بڑی سخت بات

لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ

ہے۔ جو ان کے منہ سے نکلتی ہے۔ یہ لوگ جھوٹ کے سوا (کچھ اور)

يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ

بولتے ہی نہیں تو (اے رسولؐ) اگر یہ لوگ اس بات کو نہ مانیں تو

اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝ اِنَّا جَعَلْنَا مَا

شاید تم مارے افسوس کے ان کے پیچھے اپنی جان دے ڈالوگے۔ جو کچھ روئے زمین پر ہے

عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝

ہمنے اسے اس کی زینت (رونق) قرار دی تاکہ ہم لوگوں کا امتحان لیں کہ ان میں سے کون سب سے اچھے چلن کا ہے۔

وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ؕ ۝ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ

اور (پھر) ہم (ایک نہ ایک دن) جو کچھ بھی اس پر ہے (اسکو نابود کرکے) چٹیل میدان بنا دینگے۔ (اے رسولؐ) کیا تم خیال

اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝

کرتے ہو کہ[2] اصحاب کہف و رقیم (کھوہ اور تختی والے) ہماری (قدرت کی) نشانیوں میں سے ایک عجب نشانی تھے۔

[1] اس سورۃ کے بعض امور تمدنی و اخلاقی یہ ہیں۔ حمد۔ قرآن کا آسمانی کتاب ہونا، خدا کی کوئی اولاد نہیں، اصحاب کہف کا قصہ، ہر کام کے واسطے انشاء اللہ ضرور کہو۔ صبر کی تلقین، جنت و نار کی کیفیت، مومن و کافر کی تشبیہ، زندگانی دنیا کی مثال، نامۂ اعمال کا ذکر، کفار کی حسرت، حضرت آدم و ابلیس کا قصہ، ذوالقرنین کا قصہ، سدِ سکندری، قیامت کا تذکرہ، کلمات خدا کی انتہا نہیں وغیرہ ۱۲

[2] یہ چھ آدمی تھے۔ اور ان کے نام یہ تھے۔ تمسلینا، سارنیوس، تملیخا، مرطونس، نینونس، دبریونس، اور جس شہر میں یہ رہتے تھے نام اس کا نافسوس تھا اور انکا بادشاہ دقیانوس تھا اور لوگوں کو بتوں کی پرستش پر مجبور کرتا تھا، اور جو پرستش نہ کرتا مارا جاتا اور شہر کے دروازے پر بھی دربان معین تھے کہ جو شہر سے باہر نکلے پہلے بتوں کو سجدے کرے۔ اور یہ لوگ باایمان اور یکتا خدا کی عبادت کرنے والے تھے۔ جب ان لوگوں نے یہ کیفیت دیکھی اور اپنے کو ہر طرح مجبور پایا کہ یا جان دیں یا بتوں کو پوجیں تو آخر ایک دن شکار کے بہانے چپکے سے باہر نکلے جب آبادی سے دور ہوئے تو ایک چرواہے پر نظر پڑی جس کا نام کشو طینونس تھا۔ ان لوگوں نے اس کو ہدایت کرکے اپنا ساتھی بنانا چاہا مگر وہ انکے کہنے میں نہ آیا۔ غرض ان لوگوں نے اسے چھوڑا، اور آگے بڑھے، تو اس کا کتا جس کا نام قطمیر تھا ان کے ساتھ ہو لیا۔ ۱۲

قرآن منزل من اللہ ہے۔

خدا کی کوئی اولاد نہیں

اصحاب کہف کا قصہ

اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ
کہ اکبار گی کچھ جوان غار میں آپہنچے۔ اور دُعا کی کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں اپنی بارگاہ سے رحمت عطا فرما
لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝۱۰ فَضَرَبْنَا
اور ہمارے واسطے ہمارے کام میں کامیابی عنایت کر۔ تب ہمنے کئی
عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۝۱۱ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ
برس تک غار میں انکے کانوں پر پردے ڈال دیئے (انہیں سُلادیا) پھر ہم نے انہیں چونکایا
لِنَعْلَمَ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ۝۱۲ نَحْنُ
تاکہ ہم دیکھیں کہ دو گرہوں میں سے کسی کو (غار میں) ٹھہرنے کی مدت خوب لے یاد ہے۔ (اے رسولؐ)
نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ
(اب) ہم انکا حال تم سے بالکل ٹھیک تحقیقاً بیان کرتے ہیں۔ وہ چند جوان تھے کہ اپنے سچے پروردگار پر ایمان
وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ۝۱۳ وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا
لائے تھے اور ہمنے انکی سوجھ سمجھ اور زیادہ کردی۔ اور ہمنے انکے دلوں پر (صبر و استقلال) کی گرہ لگا دی کہ جب
فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ
دقیانوس بادشاہ نے کفر پر مجبور کیا) تو اُٹھ کھڑے ہوئے اور (بے تامل) کہنے لگے۔ ہمارا پروردگار تو بس سارے
دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ۝۱۴ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا
آسمان و زمین کا مالک ہے ہم تو اسکے سوا کسی معبود کی ہرگز عبادت نہ کرینگے۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہمنے عقل سے
مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ؕ
دُور بات کہی (افسوس ایک) یہ ہماری قوم کے لوگ ہیں کہ جنہوں نے خدا کو چھوڑ کر (دوسرے) معبود بنائے ہیں
فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ ۝۱۵ وَاِذِ
(پھر) یہ لوگ ان (کے معبود ہونے) کی کوئی صریحی دلیل کیوں نہیں پیش کرتے اور جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے اس
اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ
سے زیادہ ظالم اور کون ہوگا (پھر باہم کہنے لگے کہ) جب تمنے ان لوگوں سے اور خدا کے سوا جن معبودوں کی یہ لوگ
يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ
پرستش کرتے ہیں اُن سے کنارہ کشی کرلی تو چلو (فلاں) غار میں جا بیٹھو۔ تمہارا پروردگار اپنی رحمت تم پر وسیع کر دیگا اور تمہارے
مِّرْفَقًا ۝۱۶ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ
لیے آسانی کے سامان مہیا کریگا۔ (غرض یہ ٹھان کر غار میں جا پہنچے کہ) جب سورج نکلتا ہے تو تو دیکھے گا کہ وہ انکے غار سے
ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ
داہنی طرف جھک کے نکل جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو ان سے بائیں طرف کترا جاتا ہے اور وہ لوگ (مزے
وَهُمْ فِىْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ
غار کے اندر ایک وسیع جگہ میں (لیٹے) ہیں یہ خدا کی (قدرت) کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جسکو خدا ہدایت

ع ۲

ل۱ غرض جب یہ لوگ اس میدان کو طے کر چکے تو دقیانوس بادشاہ کو ان کے بھاگ جانے کی خبر اور وجہ معلوم ہوئی تو اس نے چند سواروں کے ساتھ انکا پیچھا کیا۔ جب ان لوگوں نے سواروں کو دیکھا۔ تو خوف کے مارے پہاڑ کے ایک کھوہ میں جا چھپے اور بے ساختہ ان کی زبان سے نکلا حسبنا اللہ ونعم الوکیل غرض انکا اس کھوہ میں جانا تھا کہ خدا نے ان پر نیند کو غالب کر دیا کہ سب کے سب سو گئے۔ اور کُتا غار کے باہر آگے کے دونوں پاؤں پھیلا کر بیٹھ رہا۔ چونکہ یہ لوگ کھوہ میں جا چھپے اسی وجہ سے انہیں اصحاب کہف کہتے ہیں آخر جب دقیانوس اس غار کے پاس پہنچا تو اپنے وزیر سے جسکا نام داریوس تھا اور باطن میں باایمان تھا، کہنے لگا تو غار کے اندر جا اور انکا حال دیکھ کہ کیا ہے۔ داریوس نے اندر جا کر ہر چند ان لوگوں کو پکارا مگر آواز نہ آئی۔ تو اسکو بھی چونکہ ان کی نجات مقصود تھی۔ کہنے لگا۔ وہ لوگ سب کے سب تیرے خوف سے مر گئے۔ یہ سن کر دقیانوس خوش ہوگیا اور حکم دیا کہ غار کے دروازے کو بند کر دو۔ داریوس نے ایک تختی پر ان لوگوں کے نام اور نسب اور بھاگنے کی تاریخ لکھ کر غار کے دروازے پر لٹکا دی۔ اسی وجہ سے ان کو اصحاب رقیم بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ رقیم کے معنی تختی کے ہیں۔ ۱۲

ل۲ غرض یہ لوگ غار میں سوئے تو سوئے اب کاہے کو اُٹھتے تین سو نو برس تک سوئے رہے۔ اسی اثناء میں دقیانوس کا زمانہ بھی ختم ہوگیا۔ وہ مرا اور اس کے بعد کئی بادشاہ ہوئے جب یہ لوگ اُٹھے تو دروازہ بند پایا اور متحیر ہوئے کہ کیونکر کھولیں تو ان میں سے ایک شخص نے بارگاہ خدا میں عرض کی کہ میں نے ایک روز مزدور کو ایک کام کے واسطے رکھا وہ آدھے دن کام کر کے چلا گیا۔ جب میں اس کو دن بھر کی مزدوری دینے لگا تو اس نے نہ لی اور خفا ہو کر چلا گیا تو میں نے اس کی مزدوری سے ایک گائے کا بچہ خرید کر گلہ میں چھوڑ دیا۔ اس کی نسل بڑھی اور خاصی ہوگئی۔ کچھ عرصہ کے بعد جب وہ مزدور پریشان اور تنگدست ہوا تو میرے پاس مزدوری لینے آیا تو میں نے اسکا ہاتھ پکڑ کر صحرا میں پہنچا۔ باقی ص ۳۵۳ پر

اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا

کرے وہی ہدایت یافتہ ہے۔ اور جس کو گمراہ کرے تو پھر تم اسکا کوئی سرپرست رہنما ہرگز نہ پاؤ

مُّرْشِدًا ۝ وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖ وَّنُقَلِّبُهُمْ

گے۔ اور آپ انکو سمجھیں گے کہ وہ جاگتے ہیں حالانکہ وہ (گہری نیند میں) سو رہے ہیں اور ہم کبھی داہنی طرف اور

ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ

کبھی بائیں طرف ان کی کروٹیں بدلوا دیتے ہیں اور انکا کتا اپنے آگے کے دونوں پاؤں پھیلائے چوکھٹ پر ڈٹا بیٹھا ہے

بِالْوَصِيْدِ ۭ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّ

(ان کی یہ حالت ہے کہ) اگر کہیں تو انکو جھانک کر دیکھے تو اُلٹے پاؤں ضرور بھاگ کھڑا ہو اور تیرے

لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ۝ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَاۗءَلُوْا

دل میں دہشت سما جائے۔ اور (جس طرح اپنی قدرت سے انکو سُلایا) اسی طرح (اپنی قدرت

بَيْنَهُمْ ۭ قَالَ قَاۗىِٕلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۭ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا

سے) انکو (جگا) اُٹھایا تاکہ آپسمیں کچھ پوچھ گچھ کریں (غرض) انمیں ایک بولنے والا بول اُٹھا کہ (بھئی آخر اس غار میں)

اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ۭ فَابْعَثُوْٓا

تم کتنی مدت ٹھہرے۔ کہنے لگے (اسے ٹھہرے کیا) بس ایک دن یا ایک دن سے بھی کم (اسکے بعد) کہنے لگے کہ

اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى

جتنی دیر تم غار میں ٹھہرے اسکو تمہارا پروردگار ہی (خوب) بہتر جانتا ہے (اچھا) تو اب اپنے میں سے کسی کو اپنا یہ روپیہ دیکر

طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ

شہر کیطرف بھیجو تو وہ (جاکر) دیکھ بھال لے کہ وہاں کونسا کھانا بہت اچھا ہے پھر اسمیں سے (بقدر ضرورت) کھانا تمہارے

بِكُمْ اَحَدًا ۝ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ

واسطے لے آئے اور اسے چاہیئے کہ وہ آہستہ چپکے سے آجائے اور کسی کو تمہاری خبر نہ ہونے دے۔ اسمیں شک نہیں

يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝ وَكَذٰلِكَ

کہ اگر ان لوگوں کو تمہاری اطلاع ہوگئی تو بس پھر تم کو سنگسار کر دیں گے۔ یا پھر تم کو اپنے دین کیطرف پھیر کر لے جائیں گے اور اگر

اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ

ایسا ہوا تو پھر تم کبھی کامیاب نہ ہو گے۔ اور یہی یوں انکی قوم کے لوگوں کو انکی حالت پر اطلاع کرائی تاکہ وہ لوگ دیکھ لیں کہ خدا

السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ

کا وعدہ یقیناً سچا ہے اور یہ بھی (سمجھ لیں) کہ قیامت (کے آنے) میں کچھ بھی شبہ نہیں اب (اطلاع ہونیکے بعد) انکے

فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۭ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ

بارے میں لوگ باہم جھگڑنے لگے تو کچھ لوگوں نے کہا کہ ان (کے غار) پر (بطور یادگار) کوئی عمارت بنا دو انکا پروردگار تو

غَلَبُوْا عَلٰٓي اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ۝ سَيَقُوْلُوْنَ

انکے حال سے خوب واقف ہے اور انکے بارے میں جن (مومنین) کی رائے غالب رہی انہوں نے کہا ہم تو ان (کے غار)



## تقیب صہ ۲۵۲

دیا۔ اور کہا کہ یہ گلہ تیرا مال ہے وہ بولا تم مجھ سے دل لگی کرتے ہو۔ آخر میں نے قسم کھائی اور پورا قصہ اس سے بیان کیا۔ تو اس نے اس پر قبضہ کیا بس خداوندا اگر یہ کام میں نے خاص تیری رضا کے واسطے کیا تھا تو اسکا دروازہ کھول دے۔ اس کہنے کے ساتھ ہی غار کا ایک تہائی دروازہ کھل گیا۔ جب تہائی دروازہ کھل گیا تو

دوسرے نے کہا کہ قحط کے زمانہ میں ایک خوبصورت عورت میرے پاس گیہوں لینے آئی۔ میں نے اس سے ناجائز مطلب حاصل کرنے کی خواہش کی۔ یہ سن کر واپس چلی گئی اور راضی نہ ہوئی۔ پھر دوبارہ آئی۔ میں نے وہی سوال کیا۔ وہ پھر واپس چلی گئی۔ غرض اسی طرح جب چوتھی بار آئی تو بہت بے قراری اور مجبوری سے راضی ہو گئی۔ جب میں نے ارادہ کیا تو وہ کانپنے لگی۔ میں نے سبب پوچھا تو بولی خدا سے ڈرتی ہوں۔ یہ سنتے ہی میں نے فوراً توبہ کی اور اس کو غلہ دے کر رخصت کیا۔ خداوندا اگر یہ میرا کام محض تیری خوشی کے لیے تھا تو تو اسکا دروازہ کھول دے۔ اس کے ساتھ دو تہائی دروازہ کھل گیا۔ تب

تیسرے نے کہا میرے والدین بوڑھے تھے۔ میں ایک شب ان کے واسطے دودھ لے گیا تو دیکھا وہ سو رہے ہیں میں نے تکلیف کے خیال سے ان کو نہ جگایا۔ اور صبح تک انتظار میں کھڑا رہا۔ اور اپنی گوسفندوں کی بربادی کا بھی کچھ خیال نہ کیا۔ خداوندا اگر یہ کام میرا فقط تیری خوشی کے واسطے تھا تو دروازہ کھول دے۔ اسی وقت پورا دروازہ کھل گیا۔ اور غار میں روشنی ہوئی۔ اس کے بعد باہم مشورہ ہوا کہ ایک شخص شہر میں جاکر کچھ کھانے کو لائے مگر اس طرح کہ کسی کو خبر نہ ہو۔ اور اس خیال میں تھے کہ یہ لوگ ایک دن یا اس سے بھی کم سوئے۔ غرض تملیخا دس درہم لے کر شہر میں آئے۔ شہر کو دیکھا، تو تعجب سے تکنے لگے اللہ ایک دن میں اس شہر کا حال اس قدر متغیر ہوگیا۔

ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ

پر ایک مسجد بنائیں گے۔ قریب ہے کہ لوگ (نصاریٰ نجران) کہیں گے کہ وہ تین آدمی تھے چوتھا انکا کتا (قطمیر) ہے

كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ

اور کچھ لوگ (عاقب وغیرہ) کہتے ہیں کہ پانچ آدمی تھے چھٹا انکا کتا ہے (یہ سب) غیب میں اٹکل لگاتے ہیں اور کچھ لوگ

كَلْبُهُمْ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۵ قف

کہتے ہیں کہ سات آدمی ہیں اور آٹھواں انکا کتا ہے (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ انکا شمار میرا پروردگار ہی خوب جانتا ہے۔

فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَاۗءً ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ

ان (کی گنتی) کو تھوڑے ہی لوگ جانتے ہیں تو (اے رسولؐ) تم (ان لوگوں سے) اصحاب کہف کے بارے

مِّنْهُمْ اَحَدًا ۝ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّىْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ

میں سرسری گفتگو کے سوا (زیادہ) نہ جھگڑو، اور انکے بارے میں ان لوگوں میں سے کسی سے کچھ پوچھو بھی نہیں اور کسی کام کی

غَدًا ۝ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ

نسبت نہ کہا کرو کہ میں اسکو کل کروں گا مگر انشاءاللہ کہہ کر اور اگر (انشاءاللہ کہنا) بھول جاؤ تو (جب یاد آئے) اپنے

وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا

پروردگار کو یاد کر لو (انشاءاللہ کہہ لو) اور کہو کہ امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے ایسی بات کی ہدایت فرمائے جو رہنمائی

رَشَدًا ۝ وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَ

میں اس سے بھی زیادہ قریب ہو۔ اور اصحاب کہف اپنے غار میں نو اوپر تین سو برس

ازْدَادُوْا تِسْعًا ۝ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ

رہے۔ (اے رسولؐ) اگر وہ لوگ اس پر نہ مانیں تو) تم کہہ دو کہ خدا ان کے ٹھہرنے کی مدت سے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ

بخوبی واقف ہے، سارے آسمان اور زمین کا غیب اسی کے واسطے خاص ہے (اللہ اکبر) وہ کیسا دیکھنے والا

دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ ۡ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ۝ وَ

اور کیا ہی سننے والا ہے اسکے سوا ان لوگوں کا کوئی سرپرست نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو اپنا دخیل نہیں بناتا اور

اتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ڝ لَا مُبَدِّلَ

(اے رسولؐ) جو کتاب تمہارے پروردگار کی طرف سے وحی کے ذریعے نازل ہوئی ہے اسکو پڑھا کرو۔ اس کی

لِكَلِمٰتِهٖ ڗ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝ وَاصْبِرْ

باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ اور تم اس کے سوا کوئی کہیں ہرگز پناہ کی جگہ (بھی) نہ پاؤ گے۔ اور (اے رسولؐ) جو

نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ

لوگ اپنے پروردگار کی صبح سویرے اور جھٹ پٹے وقت شام کو یاد کرتے ہیں۔ اور اسی کی خوشنودی کے خواہاں

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ

ہیں انکے ساتھ تم (خود بھی) اپنے نفس پر جبر کرو اور انکی طرف سے اپنی نظر (توجہ) نہ پھیرو کہ تم دنیا میں زندگی کی آرائش



لے تملیخا جب بازار میں آئے تو نہ یہ کسی کو پہچانتے تھے نہ انکو کوئی دوسرا۔ جب نانبائی کی دوکان پر پہنچے، اور اس کو دقیانوسی درم دیئے تو نانبائی نے کہا تم نے خزانہ کہاں سے پایا؟ وہ بولے کہیں نہیں۔ یہ سن کر کچھ لوگ جمع ہو گئے اور انکو قاضی کے پاس لے گئے جسکا نام نسطوس تھا۔ قاضی نے درہموں کا حال پوچھا تو یہ بولے میں اپنے باپ کے گھر سے فلاں روز لے گیا تھا۔ یہ سن کر وہ متحیر ہوا آخر لوگ انکو بادشاہ کے پاس لے چلے تو یہ رونے لگے کہ مجھے دقیانوس کے پاس نہ لے جاؤ وہ مجھے مار ڈالے گا۔ لوگوں نے پوچھا دقیانوس کون؟ کہنے لگے شہر کا بادشاہ۔ لوگوں نے کہا تو دیوانہ ہوا ہے۔ اسکو مدت ہوئی جہنم واصل ہوا، اب اسکا پتہ کہاں اب تو فلاں شخص بادشاہ ہے جو دیندار اور حضرت عیسیٰؑ کے دین کا پابند ہے۔ غرض اس کو بادشاہ کے پاس لے گئے وہاں انہوں نے اپنا پورا قصہ بیان کیا تو بادشاہ نے علماء کو بلایا اور تملیخا کے ساتھ غار کے پاس آیا تو تختی پر ان لوگوں کے نام دیکھے تملیخا اندر گئے اور اپنے ساتھیوں سے اپنا حال بیان کیا۔ ان لوگوں نے یہ سن کر سجدے میں یہ دعا کی کہ خداوندا پھر ہم پر نیند کو غالب کر، غرض وہ لوگ پھر سو رہے۔ بادشاہ کچھ دیر بعد خود اندر گیا تو ان کو سوتا پایا۔ بادشاہ کے ساتھیوں نے ان کی تعداد میں اختلاف کیا۔ جس نے جو دیکھا بیان کیا۔ الغرض وہ سوئے تو پھر ایک مرتبہ حضرت رسولؐ کے زمانہ میں چونکے اور پھر سو رہے تو اب رجعت کے وقت جب امام آخر الزمانؑ ظہور فرمائیں گے۔ اس وقت جاگیں گے اور حضرت کا ساتھ دیں گے واللہ اعلم۔ ۱۲

23/23

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ

چاہنے لگو اور جس کے دل کو ہم نے (گویا خود) اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش نفسانی کے

ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿٢٨﴾ وَ قُلِ الْحَقُّ

پیچھے پڑا ہے اور اسکا کام[1] سراسر زیادتی ہے اسکا کہنا ہرگز نہ ماننا۔ اور (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ سچی

مِنْ رَّبِّكُمْ ۟ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ

بات (کلمۂ توحید) تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہو چکی ہے۔ پس جو چاہے مانے اور جو چاہے نہ مانے (مگر)

اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؕ وَ اِنْ

ہم نے ظالموں کے لیے وہ آگ (دہکا کے) تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انھیں گھیر لیں گی اور اگر وہ لوگ دہائی دیں

يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ

گے تو انکی فریادرسی (کھولتے ہوئے) پانی سے کی جائیگی جو مثل پگھلے ہوئے تانبے کے ہوگا اور منہ کو بھون ڈالے گا

الشَّرَابُ ؕ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٢٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

کیا برا پانی ہے اور (جہنم بھی) کیا بری جگہ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا

الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿٣٠﴾ ۚ اُولٰٓئِكَ

اور اچھے اچھے کام کرتے رہے۔ تو ہم ہرگز اچھے کام والے کے اجر کو اکارت نہیں کرتے۔ یہ وہی لوگ

لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ

ہیں جن کے (رہنے سہنے) کے لیے سدابہار (بہشت کے) باغات ہیں ان کے (مکانات کے) نیچے نہریں جاری

فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا

ہوں گی، وہ ان باغات میں دمکتے ہوئے کندن کے کنگنوں سے[2] سنوارے جائیں گے اور انہیں باریک

مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ؕ

ریشم (کریب) اور دبیز ریشم (بافتی) کے دھانی جوڑے پہنائے جائیں گے اور تختوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہونگے

نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٣١﴾ ۧ وَ اضْرِبْ لَهُمْ

کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔ اور (بہشت بھی آسائش کی) کیسی اچھی جگہ ہے۔ اور (اے رسولؐ) ان لوگوں سے

مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ

ان دو شخصوں کی مثل بیان کرو کہ ان میں سے ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ دے رکھے ہیں اور ہم نے ان کے

وَّ حَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّ جَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿٣٢﴾ ؕ كِلْتَا

چوگرد خرمے کے درخت لگا رکھے ہیں اور ان دونوں باغوں کے درمیان کھیتی بھی لگائی ہے۔ وہ دونوں باغ خوب

الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَ لَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّ فَجَّرْنَا

پھل لائے اور پھل لانے میں کچھ کمی نہیں کی۔ اور ہم نے ان دونوں باغوں کے درمیان

خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿٣٣﴾ ۙ وَّ كَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَ هُوَ

نہر بھی جاری کر دی ہے۔ اور اُسے پھل ملا تو اپنے ساتھی سے جو اس سے باتیں کر رہا تھا

جہنم کا منظر

جنت کی کیفیت

کفار و مومنین کی تمثیل

[1] اصحاب رسولؐ تو عموماً پریشان ہی رہتے تھے۔ حضرت سلمان جو بڑے معزز اور مقرب بارگاہ صحابی تھے۔ ان کے پاس ایک اونی چادر تھی۔ اسی سے سب کام لیتے۔ ضرورت کے وقت اسی میں کھانا بھی باندھ لیتے اسی کو اوڑھتے بھی۔ ایک دن یہی چادر اوڑھے آپ کے پاس بیٹھے تھے۔ گرمی کے دن تھے۔ پسینہ سے چادر تر تھی۔ اتنے میں عیینہ بن حصین یہودی آپؐ سے ملنے آیا تو اسے حضرت سلمان رضؓ کی چادر کی بو بری معلوم ہوئی۔ بے ساختہ بول اٹھا جب میں آیا کروں تو ان لوگوں کو ہٹا دیا کیجیے۔ اسی بنا پر یہ آیۃ نازل ہوئی۔ ١٢

[2] جن شہروں میں طوق اور کنگن وغیرہ خاص عورتوں کے زیور شمار کیے جاتے ہیں وہاں کے لوگ کبھی ایسے مضامین پر تعجب کرتے ہیں۔ کہ مردوں کو طوق اور کنگن سے کیا واسطہ۔ حالانکہ تعجب صرف رسم و رواج کی وجہ سے ہے جس کو عقلاً کوئی اعتبار نہیں کیونکہ ایک شہر کا رواج دوسرے شہر میں بدل جاتا ہے پھر کیا ضرورت ہے کہ دنیا کا رواج آخرت میں باقی رہے۔ اس کے علاوہ اب بھی دنیا کے بادشاہ سونے یا جواہرات کے کڑے وغیرہ پہنتے ہیں بہرحال یہ اعتراض ہرگز قابل اعتبار نہیں ہے۔ ١٢

يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًا ۝ وَ دَخَلَ

بول اُٹھا کہ میں تم سے مال میں (بھی) زیادہ ہوں اور جتھے میں (بھی) بڑھ کر ہوں اور (ایسی شیخیوں سے) اپنے اوپر ظلم کرتا ہوا

جَنَّتَهٗ وَ هُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ

اپنے باغ میں جا پہنچا۔ حالانکہ اس کی حالت یہ تھی کہ (کفر کی وجہ سے) اپنے اوپر آپ

هٰذِهٖۤ اَبَدًا ۝ وَّ مَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّ لَئِنْ رُّدِدْتُّ

ظلم کر رہا تھا۔ (غرض) وہ کہنے لگا کہ مجھے تو اسکا گمان بھی نہیں ہوتا کہ کبھی یہ باغ اُجڑ جائے اور

اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ۝ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ

میں تو یہ بھی خیال نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہوگی اور (بالفرض ہوئی بھی تو) جب میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا جاؤنگا

وَ هُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ

تو یقیناً اس سے کہیں اچھی جگہ پاؤں گا۔ اسکا ساتھی جو اس سے باتیں کر رہا تھا کہنے لگا کہ کیا تو اس پروردگار کا

ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ۝ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ

منکر ہے جس نے (پہلے) تجھے مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے، پھر تجھے بالکل ٹھیک مرد (آدمی) بنایا۔ لیکن (میں تو یہ

رَبِّيْ وَ لَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ۝ وَ لَوْ لَاۤ اِذْ دَخَلْتَ

کہتے ہیں کہ) وہی خدا میرا پروردگار ہے اور میں تو اپنے پروردگار کا کسی کو شریک نہیں بناتا۔ اور جب تو اپنے باغ میں آیا

جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ

تو تُو نے کیوں نہ کہا یہ سب (ماشاء اللہ)[1] خدا ہی کے چاہنے سے ہوا ہے (میرا کچھ بھی نہیں) کیونکہ بغیر خدا (کی مدد) کے

تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا ۝ فَعَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ

(کسی میں) کچھ سکت نہیں۔ اگر مال اور اولاد کی رو سے تو مجھے کم سمجھتا ہے تو عنقریب ہی میرا پروردگار مجھے وہ

يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَ يُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا

باغ عطا فرمائیگا جو تیرے باغ سے کہیں بہتر ہوگا، اور تیرے باغ پر کوئی ایسی آفت آسمان سے نازل کرے گا

مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۝ اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا

کہ (خاک سیاہ ہو کر) چٹیل چکنا صفاچٹ میدان ہو جائے یا اسکا پانی نیچے (اُتر کے خشک) ہو جائے۔ پھر تو اس کو

غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ۝ وَ اُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ

کسی طرح طلب نہ کر سکے (چنانچہ عذاب نازل ہوا) اور اس کے (باغ کے) پھل (آفت

فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَاۤ اَنْفَقَ فِيْهَا وَ هِيَ

میں) گھیر لیے گئے۔ تو وہ اس مال پر جو باغ کی تیاری میں صرف کیا تھا (افسوس سے)

خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ

ہاتھ ملنے لگا۔ اور باغ کی یہ حالت تھی کہ اپنی ٹہنیوں پر اوندھا گرا ہوا پڑا تھا تو کہنے لگا کاش میں اپنے

بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ۝ وَ لَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ

پروردگار کا کسی کو شریک نہ بناتا۔ اور خدا کے سوا اس کا کوئی جتھا بھی نہ تھا کہ اسکی مدد کرتا اور نہ وہ بدلہ لے

[1] اسی بنا پر انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب بھی کو کوئی چیز بہت اچھی معلوم ہو اور ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کہہ دے، تو اس کو نظر نہیں لگتی۔ ۱۲

دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ۝ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ

سکتا تھا۔ اسی جگہ سے (ثابت ہوگیا کہ) سرپرستی خاص خدا ہی کے لیے ہے جو سچا ہے۔

الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ۝ وَاضْرِبْ لَهُمْ

وہی بہتر ثواب (دینے) والا ہے اور انجام کے خیال سے بھی وہی بہتر ہے۔ اور (اے رسولؐ) اُن سے دُنیا

مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ

کی زندگی کی مثل بھی بیان کر دو کہ اس کی حالت اس پانی کی سی ہے جسے ہم نے آسمان سے برسایا تو زمین

فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ

کی روئیدگی اس میں مل جل گئی اور (خوب پھلی پھولی پھر) آخر ریزہ ریزہ (بھوسہ) ہوگئی کہ اس کو

الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ اَلْمَالُ

ہوائیں اُڑائے پھرتی ہیں۔ اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ (اے رسولؐ) مال اور

وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ

اولاد (اس ذراسی) دُنیا کی زندگی کی زینت ہیں [1] اور باقی رہنے والی [2] نیکیاں تمہارے پروردگار کے نزدیک

خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ

ثواب میں اس سے کہیں زیادہ اچھی ہیں اور تمنا آرزو کی راہ سے بھی بہتر ہیں اور (اس دن سے ڈرو) جس دن ہم

الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ

پہاڑوں کو چلائیں گے اور تم زمین کو کھلا میدان (پہاڑوں سے خالی) دیکھو گے اور ہم ان سبھوں کو اکٹھا کرینگے تو ان

نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ

میں سے ایک کو نہ چھوڑیں گے۔ اور (سب کے سب) تمہارے پروردگار کے سامنے قطار قطار پیش کیے جائینگے

لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلْ زَعَمْتُمْ

اور (اسوقت ہم یاد دلائیں گے کہ) جس طرح ہمنے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا (اسی طرح) تم لوگوں کو (آخر) ہمارے پاس

اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ۝ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى

آنا پڑا۔ مگر تم تو یہ خیال کرتے تھے کہ ہم تمہارے دوبارہ پیدا کرنے کے لیے کوئی وقت ہی نہیں ٹھہرائیں گے اور

الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا

(لوگوں کے اعمال کی) کتاب سامنے رکھی جائے گی تو تم گنہ گاروں کو دیکھو گے کہ جو کچھ اس میں (لکھا) ہے دیکھ

مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ

دیکھ کر سہمے ہوئے ہیں۔ اور کہتے جاتے ہیں۔ ہائے ہماری شامت یہ کیسی کتاب ہے کہ نہ چھوٹے ہی گناہ کو

اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظْلِمُ

بے قلمبند کیے چھوڑتی ہے نہ بڑے گناہ کو اور جو کچھ ان لوگوں نے (دُنیا میں) کیا تھا وہ سب (لکھا ہوا) موجود پائینگے اور تیرا

رَبُّكَ اَحَدًا ۝ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

پروردگار کسی پر ذرہ برابر ظلم نہ کریگا۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو



زندگانی دُنیا کی تشبیہ

[1] ایک حدیث میں حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ میری اُمت کے لوگ تین قسم کے ہیں۔ ایک وہ جنہیں نہ تو مال کے حاصل کرنے کی پروا، نہ جمع کرنے کی رغبت ہے۔ بسدرمق کے برابر حاصل کرتے ہیں اور بس یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں خدا ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون فرماتا ہے دُوسرے وہ ہیں جو مال کو دوست رکھتے ہیں حلال طریقہ سے حاصل کرتے ہیں حکم شرع کے موافق خرچ کرتے، اور محتاجوں کو دیتے ہیں۔ ان کو اپنے کمانے اور خرچ کرنے کا حساب دینا ہوگا۔ پھر اگر مناقشہ کیا جائے تو عتاب ورنہ مُعاف کیا جائے تو بہشت ہے۔ تیسرے وہ ہیں جو مال کو دوست رکھتے ہیں۔ حلال حرام کی تمیز کیے بغیر جمع کرتے ہیں۔ واجبی حقوق ادا نہیں کرتے۔ ناجائز کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر مالِ دُنیا غالب ہوگیا ہے اور آخر نتیجہ انکا جہنم ہے۔ ۱۲

[2] جیسے نیک اولاد، راہِ راست دکھانے والی کتابیں، پُل، بخنوان، تالاب سڑک اور مہمان سرا وغیرہ۔ ۱۲

آدم و ابلیس کا قصہ

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ
ابلیسؔ کے سوا سب نے سجدہ کیا (یہ ابلیس) جنّات سے تھا تو اپنے پروردگار کے حکم سے نکل بھاگا تو
اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ ذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ
(لوگو) کیا مجھے چھوڑ کر اس کو اور اسکی اولاد کو اپنا دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے (قدیمی) دشمن ہیں ظالموں
وَ هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۝۵۰ مَآ
(نے خدا کے بدلے شیطان کو اپنا دوست بنایا یہ ان) کا کیا بُرا عوض ہے۔ میں نے نہ تو
اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَا خَلْقَ
آسمان و زمین کے پیدا کرنے کے وقت انکو (مدد کے لیے) بلایا تھا، اور نہ خود ان کے پیدا کرنے کے وقت
اَنْفُسِهِمْ ۪ وَ مَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ۝۵۱ وَ يَوْمَ
اور میں ایسا (گیا گزرا) نہ تھا کہ میں گمراہ کرنیوالوں کو مددگار بناتا۔ اور (اس دن سے ڈرو)
يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ
جسدن خدا فرمائے گا کہ اب تم جن لوگوں کو میرا شریک خیال کرتے تھے انکو (مدد کیلیے) پکارو تو وہ لوگ انکو پکاریں
فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَ جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ۝۵۲ وَ رَاَ
گے۔ مگر وہ لوگ ان کو کچھ جواب نہ دیں گے۔ اور ہم ان دونوں کے بیچ میں مہلک آڑ بنا دیں گے اور گنہگار
الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَ لَمْ يَجِدُوْا
(دوزخ کی) آگ دیکھ کر سمجھ جائیں گے کہ یہ اس میں جھونکے جائیں گے اور اس سے گریز
عَنْهَا مَصْرِفًا ۝۵۳ ع وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ
کی راہ نہ پائیں گے۔ اور ہم نے تو اس قرآن میں لوگوں (کے سمجھانے)
لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ
کے واسطے ہر طرح کی مثالیں پھیر بدل کر بیان کر دی ہیں مگر انسان تمام مخلوقات سے
جَدَلًا ۝۵۴ وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ
زیادہ جھگڑالو ہے۔ اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آچکی تو (پھر) ان کو ایمان لانے اور
الْهُدٰى وَ يَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ
اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا مانگنے سے اس کے سوا اور کون امر مانع ہے کہ اگلوں کی سی
الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝۵۵ وَ مَا نُرْسِلُ
رہیت رسم انکو بھی پیش آئی یا ہمارا عذاب انکے سامنے سے آ (موجود) ہو۔ اور ہم تو پیغمبروں کو صرف اسلئے
الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۚ وَ يُجَادِلُ الَّذِيْنَ
بھیجتے ہیں کہ (انکو نجات کی) خوشخبری سنائیں اور (بدوں کو عذاب سے) ڈرائیں اور جو لوگ کافر ہیں جھوٹی جھوٹی باتوں کا سہارا پکڑ
كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَ اتَّخَذُوْٓا
کے جھگڑا کرتے ہیں تاکہ اسکی بدولت حق کو (اسکی جگہ سے) الگھاڑ پھینکیں، اور ان لوگوں نے میری آیتوں کو اور جس (عذاب) سے



انسان بڑا جھگڑالو ہے

اٰيٰتِىْ وَمَاۤ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ

یہ لوگ ڈرانے گئے ہنسی ٹھٹھا بنا رکھا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر اور کون ظالم ہو گا جسکو خدا کی

بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِىَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ؕ

آیتیں یاد دلائی جائیں اور وہ ان سے رُوگردانی کرے۔ اور اپنے پہلے کرتوتوں کو جو اسکے ہاتھوں نے کیے ہیں

اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِىْۤ

بھول بیٹھے۔ گویا ہمنے خود انکے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ (حق بات کو) نہ سمجھ سکیں۔ اور (گویا) ان

اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ

کے کانوں میں گرانی پیدا کر دی ہے (کہ سُن نہ سکیں) اور اگر تم انکو راہ راست کی طرف بلاؤ تو یہ ہرگز

يَّهْتَدُوْۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾ وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ

کبھی رو براہ ہونے والے نہیں ہیں۔ اور (اے رسُولؐ) تمہارا پروردگار تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ بَلْ

اگر انکے کرتوتوں کی سزا میں وہ پکڑتا تو فوراً (دُنیا میں ہی) ان پر عذاب نازل کر دیتا مگر انکے

لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ﴿۵۸﴾ وَ

لیے تو ایک میعاد (مقرر) ہے جس سے خدا کے سوا کہیں پناہ کی جگہ نہ پائیں گے۔ اور یہ

تِلْكَ الْقُرٰۤى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا

بستیاں (جنہیں تم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہو) جب ان لوگوں نے سرکشی کی تو ہمنے انہیں ہلاک کر مارا۔ اور ہم نے انکی

لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾ ع وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَاۤ

ہلاکت کی میعاد مقرر کر دی تھی۔ اور (اے رسولؐ) وہ واقعہ یاد کرو جب موسیٰؑ ۱؎ خضر کی ملاقات کو چلے تو

اَبْرَحُ حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِىَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾

اپنے جوان (وصی یوشع) سے ۲؎ بولے کہ جبتک میں دونوں دریاؤں کے ملنے کی جگہ نہ پہنچ جاؤں (چلنے سے) باز نہ آؤنگا

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ

(خواہ اگر ملاقات نہ ہو تو) برسوں یونہی چلا جاؤنگا۔ پھر جب یہ دونوں دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے تو اپنی (بھُنی ہوئی)

سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ

مچھلی چھوڑ چلے تو اس نے دریا میں راستہ بنا کر اپنی راہ لی۔ پھر جب کچھ اور آگے بڑھ گئے تو موسیٰؑ نے اپنے جوان

اٰتِنَا غَدَآءَنَا ؗ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾

(وصی) سے کہا ابھی ہمارا ناشتہ تو ہمیں دے دو۔ ہمارے (آج) کے اس سفر سے تو ہم کو بڑی تھکن ہو گئی۔

قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَاۤ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّىْ نَسِيْتُ

(یوشع نے) کہا کیا آپ نے یہ دیکھا بھی کہ جب ہم لوگ (دریا کے کنارے) اس پتھر کے پاس ٹھہرے تھے تو

الْحُوْتَ ؗ وَمَاۤ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ

میں (اسی جگہ) مچھلی چھوڑ آیا اور مجھے آپ سے اسکا ذکر کرنا شیطان ہی نے بھلا دیا

۱؎ جب حضرت موسیٰؑ کو توراۃ عطا ہوئی اور خدا سے باتیں کرنے کا شرف حاصل ہوا اور اپنی قوم کے پاس واپس تشریف لائے اور بر سر منبر ان دونوں باتوں کو بھی بیان کیا۔ اس وقت آپ کے دل میں یہ خیال گذرا کہ خدا نے مجھ پر بڑا فضل کیا کہ مجھ سے بڑھ کر کسی کو عالم نہیں کیا۔ حضرت موسیٰؑ اگرچہ اولوالعزم پیغمبروں میں تھے۔ لیکن بندگی کی شان ہمیشہ تواضع و انکسار چاہتی ہے اگرچہ یہ خیال کچھ چنداں بُرا نہ تھا مگر پھر بھی تکبر کا شائبہ پایا جاتا تھا اور جن کے رتبے ہیں سوا انکو سوا مشکل ہے۔ خدا کے مقرب بندوں کی چھوٹی چھوٹی فروگذاشتیں بھی سخت سے سخت مواخذوں اور عتاب کے باعث ہوتی ہیں۔ اسی کو ترک اولیٰ کہتے ہیں۔ غرض یہ خیال آتے ہی جبرئیلؑ کو حکم ہوا جاؤ موسیٰؑ سے کہو کہ سفر کریں اور دریائے رُوم و فارس کے ملنے کی جگہ ہمارے ایک بندہ سے ملاقات کریں اور اس سے کچھ علم سیکھیں ان کو ایک پتہ یہ بھی دیا گیا تھا کہ جہاں تمہارے ناشتہ کی بھُونی ہوئی مچھلی زندہ ہو کر پانی میں چلی جائے۔ غرض حضرت موسیٰؑ اپنے وصی حضرت یوشعؑ کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے باقی قصہ قرآن میں دیکھو

۲؎ حضرت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف۔ ۱۲

وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ۝٦٣ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا

اور مچھلی نے عجیب طرح سے دریا میں اپنی راہ لی۔ موسیٰ نے کہا وہی تو وہ (جگہ) ہے۔

نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۝٦٤ فَوَجَدَا عَبْدًا

جسکی ہم جستجو میں تھے۔ پھر دونوں اپنے قدم کے نشانوں پر دیکھتے دیکھتے الٹے پاؤں پھرے تو (جہاں مچھلی چھوڑی تھی)

مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ

دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک (خاص) بندہ (خضرؑ)[1] کو پایا جس کو ہمنے اپنی بارگاہ سے رحمت (ولایت)

مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝٦٥ قَالَ لَهُ مُوسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ

کا حصہ عطا کیا تھا اور ہمنے اسے علم لدنی (اپنے خاص علم) میں سے کچھ سکھایا تھا۔ موسیٰؑ[2] نے ان (خضرؑ) سے کہا کیا آپ کی

عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝٦٦ قَالَ اِنَّكَ

اجازت ہے کہ) میں اس غرض سے آپکے ساتھ رہوں کہ جو رہنمائی کا علم آپکو (خدا کیطرف سے) سکھایا گیا ہے اس

لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝٦٧ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا

میں سے کچھ مجھے بھی سکھا دیجئے۔ خضر نے کہا میں سکھا تو دونگا مگر آپکو میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا۔ اور (سچ تو ہے) جو

لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۝٦٨ قَالَ سَتَجِدُنِيٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

چیز آپکے علمی احاطے سے باہر ہو اس پر آپ کیونکر صبر کر سکتے ہیں۔ موسیٰؑ نے کہا (آپ اطمینان رکھئے) اگر خدا نے چاہا تو آپ

صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ۝٦٩ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا

ضابط آدمی پائیں گے۔ اور میں آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرونگا۔ خضر نے کہا (اچھا) تو اگر آپ کو میرے ساتھ

تَسْــَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝٧٠

رہنا ہے تو جبتک میں خود آپ سے کسی بات کا ذکر نہ چھیڑوں آپ مجھ سے کسی چیز کے بارے میں نہ پوچھیے گا۔

فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا قَالَ

غرض یہ دونوں (مل کر) چل کھڑے ہوئے[3] یہانتک کہ (ایک دریا میں) جب دونوں کشتی میں سوار ہوئے تو خضر

اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْــًٔا اِمْرًا ۝٧١ قَالَ

نے کشتی میں چھید کر دیا۔ موسیٰؑ نے کہا (آپنے تو غضب کیا) کیا کشتی میں اس غرض سے سوراخ کیا ہے کہ لوگوں کو ڈبا دیجئے

اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝٧٢ قَالَ لَا

یہ تو آپنے بڑی عجیب بات کی ہے۔ خضر نے کہا میں نے آپ سے (پہلے ہی) نہ کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکینگے۔

تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ۝٧٣

موسیٰ نے کہا (اچھا جو ہوا سو ہوا) آپ میری فروگذاشت پر گرفت نہ کیجئے اور مجھ پر میرے اس معاملہ میں اتنی سختی نہ کیجئے۔

فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ قَالَ اَقَتَلْتَ

(خیر یہ ہو گیا) پھر دونو نکلے دونوں آگے چلے یہانتک کہ دونوں ایک لڑکے سے ملے تو اس بندۂ خدا نے اسے جان سے مار ڈالا۔

نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْــًٔا نُّكْرًا ۝٧٤

موسیٰؑ نے کہا اے معاذ اللہ کیا آپنے ایک معصوم شخص کو مار ڈالا اور وہ بھی کسی خون کے بدلے میں نہیں آپنے تو یقیناً ایک عجیب حرکت کی۔

[1] حضرت خضر علیہ السلام فریدوں بادشاہ کے زمانہ میں ایک بادشاہ کے بیٹے تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے خضر بن بلیا بن ملکا بن عامر بن ارفشد بن سام بن نوحؑ ۱۲۰

[2] جب یہ دونوں بزرگوار روانہ ہوئے تو حضرت یوشعؑ بھی ان کے پیچھے پیچھے ساتھ تھے۔

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝

خضرؑ نے کہا کیوں میں نے آپ سے (مکرر) نہ کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہیں صبر کر سکیں گے۔

قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ

موسیٰ نے کہا (خیر جو ہوا) اب اگر میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں کچھ پوچھوں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیئے گا

قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ۝ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰۤى اِذَاۤ

بیشک آپ میری طرف سے معذرت (کی حد کو) پہنچ گئے۔ غرض (یہ سب ہو ہوا کر پھر) دونوں کے

اَتَيَاۤ اَهْلَ قَرْيَةِ ۣاسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا

دونوں آگے چلے، یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس پہنچے تو وہاں کے لوگوں سے کچھ کھانے کو مانگا تو

فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ

ان لوگوں نے دونوں کو مہمان بنانے سے انکار کیا۔ پھر ان دونوں نے اسی گاؤں میں ایک دیوار کو دیکھا کہ گرا ہی چاہتی تھی

لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ۝ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ

(تو خضرؑ نے) اسے سیدھا کھڑا کر دیا (اس پر) موسیٰؑ نے کہا اگر آپ چاہتے تو (ان لوگوں سے) اس کی مزدوری لے سکتے تھے

بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ

(تاکہ کھانے کا سہارا ہوتا) خضرؑ نے کہا بس اب میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہے مگر جن باتوں پر آپ صبر نہ کر سکے میں ابھی آپ کو

عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

اصل حقیقت بتائے دیتا ہوں (لیجئے سنئے) وہ کشتی (جسمیں میں نے سوراخ کر دیا تھا) وہ چند غریبوں کی تھی جو دریا میں محنت کر کے

فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ

گزارا کرتے تھے میں نے چاہا کہ اسے عیبدار بنادوں (کیونکہ) انکے پیچھے پیچھے ایک (ظالم) بادشاہ (آ رہا) تھا۔ کہ تمام کشتیاں زبردستی

يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ۝ وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ

بیگار میں پکڑ لیتا تھا۔ اور وہ جو لڑکا تھا (جسکو میں نے مار ڈالا) تو اس کے ماں باپ

مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَاۤ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۝ فَاَرَدْنَاۤ

دونوں (دیکھے) ایماندار ہیں تو ہم کو یہ اندیشہ ہوا کہ (ایسا نہ ہو کہ بڑا ہو کر) انکو بھی اپنے سرکشی اور کفر میں پھنسا دے تو ہم نے چاہا

اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ۝

کہ (ہم انکو مار ڈالیں اور) انکا پروردگار اسکے بدلے میں (ایسا فرزند) عطا فرمائے جو اس سے پاک نفسی میں اور پاک قرابت میں بہتر ہو۔

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَ

اور وہ جو دیوار تھی (جسے میں نے کھڑا کر دیا) تو وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی۔ اور اسکے نیچے ان ہی دونوں لڑکوں کا خزانہ تھا

كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ

(گڑا ہوا) تھا۔ اور ان لڑکوں کا باپ ایک نیک آدمی تھا۔ تو تمہارے پروردگار نے چاہا کہ دونوں لڑکے

رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً

اپنی جوانی کو پہنچیں اور تمہارے پروردگار کی مہربانی سے اپنا خزانہ نکال لیں اور میں نے

حضرت موسیٰ و خضر کے سوال و جواب کا انجام

۱ حضرت موسیٰؑ اپنی ظاہری شریعت کے اس درجہ پابند تھے۔ اور اس قدر اس میں مستغرق رہتے کہ جب کوئی بات اس کے خلاف پاتے فوراً ٹوک دیتے۔ ۱۲

۲ کسی نے حضرت موسیٰؑ سے پوچھا کہ فرعون کے ظلم کے سوا دنیا کے امور میں کون سی بات آپ پر زیادہ شاق ہوئی؟ آپ نے فرمایا: حضرت خضر کا هٰذا فراق بيني وبينك کہنا۔ ۱۲

۳ اس میں اختلاف ہے کہ وہ خزانہ کیا تھا۔ بعض کا قول ہے کہ وہ سونے چاندی کی کتابیں تھیں۔ ابن عباس کا خیال ہے کہ وہ علوم کی کتابیں تھیں۔ ایک روایت میں ہے کہ اس پر لکھا ہوا تھا لا اله الا انا۔ جس کو موت کا یقین ہوگا وہ کبھی خنداں نہ ہوگا، اور جس کو حساب کا یقین ہوگا، اس کا دل کبھی خوش نہ ہوگا۔ اور جس کو قضا و قدر کا یقین ہوگا۔ وہ خدا کے سوا کبھی کسی سے خوف نہ کریگا۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

مِنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ

(جو کچھ کیا کچھ) اپنے اختیار سے نہیں کیا (بلکہ خدا کے حکم سے) یہ حقیقت ہے ان واقعات کی جن پر

مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ؕ ﴿٨٢﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي

آپ سے صبر نہ ہو سکا۔ (اور (اے رسولؐ) تم سے لوگ [1] ذوالقرنین کا حال (امتحاناً)

الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ؕ ﴿٨٣﴾ اِنَّا مَكَّنَّا

پوچھا کرتے ہیں۔ تم (انکے جواب میں) کہو کہ میں ابھی انہیں اسکا کچھ حال بتائے دیتا ہوں۔ (خدا فرماتا ہے کہ) بیشک ہمنے

لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۙ ﴿٨٤﴾ فَاَتْبَعَ

انکو روئے زمین پر قدرت (حکومت) عطا کی تھی اور ہمنے اسے ہر چیز کے ساز و سامان دے رکھے تھے۔ وہ ایک سامان

سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ

(سفر) کے پیچھے پڑا یہاں تک کہ جب (چلتے چلتے) آفتاب کے غروب ہونیکی جگہ پہنچا تو آفتاب انکو ایسا دکھائی دیا کہ (گویا) وہ کالی

فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ۬ قُلْنَا يٰذَا

کالی کیچڑ کے چشمہ میں ڈوب رہا ہے۔ اور اسی چشمہ کے قریب ایک قوم کو بھی [2] آباد پایا ہم نے کہا اے

الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ

ذوالقرنین (تم کو اختیار ہے) خواہ (ان کے کفر کی وجہ سے) ان کی سزا کرو (کہ ایمان لائیں) یا انکے ساتھ

حُسْنًا ﴿٨٦﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ

حسن سلوک کا شیوہ اختیار کرو۔ (کہ خود ایمان قبول کریں) ذوالقرنین نے عرض کی جو شخص سرکشی کریگا تو ہم اسکی سزا دینگے۔

اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ

(آخر) پھر تو وہ (قیامت میں) اپنے پروردگار کے سامنے لوٹا کر لایا ہی جائیگا۔ اور وہ بُری سے بُری سزا دیگا۔ اور جو شخص

وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨ الْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ

ایمان قبول کریگا اور اچھے اچھے کام کریگا، تو (ویسا ہی) اسکے لیئے اچھے سے اچھا بدلہ ہے اور ہم بہت جلد اسے اپنے

اَمْرِنَا يُسْرًا ؕ ﴿٨٨﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ

کاموں میں سے آسان کام (کرنے کو) کہیں گے۔ پھر اس نے ایک دُوسری راہ اختیار کی۔ یہانتک کہ جب (چلتے چلتے)

الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ

آفتاب کے طلوع ہونیکی جگہ پہنچا تو آفتاب اُسے ایسا ہی دکھائی دیا کہ (گویا) کچھ لوگوں (کے سر) پر اس طرح طلوع کر رہا ہے

دُوْنِهَا سِتْرًا ۙ ﴿٩٠﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾

جنکے لیے ہمنے آفتاب کے سامنے کوئی آڑ نہیں [3] بنایا تھا اور تھا بھی ایسا ہی اور ذوالقرنین کے پاس جو کچھ تھا ہمکو اسکی پوری واقفیت

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ

تھی۔ (الغرض) اُس نے پھر ایک (اور) راہ اختیار کی۔ یہانتک کہ جب (چلتے چلتے) روم میں ایک پہاڑ کے کنگروں کے

مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوْا

دیواروں کے بیچوں بیچ میں پہنچ گیا تو ان دونوں دیواروں کے اسطرف ایک [4] قوم کو آباد پایا جو بات چیت کچھ بھی نہیں سمجھ سکتی تھی



سکندر ذوالقرنین کا قصہ

[1] انکا نام عبداللہ یا عیاش تھا، اور ضحاک کے بیٹے تھے۔ ان ہی کو سکندر بھی کہتے ہیں۔ یہ روم کے شہنشاہ تھے۔ اس میں اختلاف ہے کہ یہ پیغمبر بھی تھے یا نہیں لیکن ان کے مقرب بارگاہ خداوندی ہونے میں کوئی شک نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے ایک بار ظاہر ہو کر اپنی قوم کی ہدایت کی۔ مگر قوم کے بعض شریروں نے آپ کے سر پر داہنی طرف ایک سخت وار کیا کہ آپ شہید ہوگئے اور پانسو برس تک مردہ رہے۔ پھر خدا نے زندہ کیا اور ہدایت میں مشغول ہوئے۔ اب کی دفعہ بائیں طرف ضرب لگی، اور پھر پانسو برس تک مُردہ رہے پھر زندہ ہو کے آئے اور دونوں زخموں کی جگہ گڑھے اور سینگوں کے مشابہ نشان ہوگئے تھے، اور شرق و غرب عالم کے بادشاہ ہوئے اور دو دفعہ زندہ ہوئے ان وجوہ سے آپکا نام ذوالقرنین ہوا۔ دُنیا کے چار شخص ساری زمین کے بادشاہ ہوئے دو مومن ایک حضرت سلیمانؑ دُوسرے سکندر اور دو کافر ایک نمرود اور ایک بخت نصر۔ ١٢

یاجوج ماجوج کا قصہ

[2] ان کو ناسک کہتے تھے۔ یہ لوگ بڑے قد آور سُرخ بال کرنجی آنکھ والے تھے۔ انکا لباس حیوانات کی کھال اور غذا جانوروں کا گوشت تھی۔ ١٢

[3] یعنی یہ لوگ اس قدر وحشی تھے کہ انھیں گھر بنانے کا سلیقہ بھی نہ تھا۔ دھوپ سے بچنے کا ان کے پاس کوئی سہارا نہ تھا۔ گھاس ان کی غذا تھی۔ جانوروں کی طرح بسر اوقات تھی۔ دھوپ کی شدت یا بارش کے وقت زمین کے نیچے غاروں میں جا چھپتے اس قوم کا نام منسک تھا۔ ١٢

[4] ایک روایت میں ہے کہ یاجوج و ماجوج حضرت یافث بن نوح کی اولاد سے دو گروہ ہیں۔ بعض ان کو ترک اور بعض پہاڑی کہتے ہیں۔ بہر حال یہ لوگ تین قسم کے تھے۔ ایک ایسے لمبے تڑنگے جن کے قد تاڑ برابر۔ دُوسرے ایسے چوڑے کہ ان کی لمبان چوڑان برابر تیسرے بڑکنے کہ انکا ایک کان

باقی صـ ٣٦٣ پر

يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي

ان لوگوں نے (مترجم کے ذریعہ سے) عرض کی اے ذوالقرنین (اسی گھاٹی کے ادھر) یاجوج ماجوج کی قوم ہے (جو)

الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا

ملک میں فساد پھیلایا کرتے ہیں تو اگر آپ کی اجازت ہو تو ہم لوگ اس غرض سے آپکے پاس چندہ جمع کریں کہ آپ ہمارے اور

وَ بَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ

انکے درمیان کوئی دیوار بنا دیں۔ (ذوالقرنین نے) کہا کہ میرے پروردگار نے خرچ کی جو قدرت مجھے دے رکھی ہے وہ تمہارے

بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ

چندہ سے) کہیں بہتر ہے (مال کی ضرورت نہیں) تم فقط مجھے قوت سے مدد دو تو میں تمہارے اور انکے درمیان ایک روک

حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰۤى

بنا دوں (اچھا تو) مجھے (کہیں سے) لوہے کی سلیں لا دو (چنانچہ وہ لوگ لائے اور ایک بڑی دیوار بنائی) یہانتک کہ جب

اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِيْۤ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾ فَمَا

دونوں پہاڑوں کے درمیان (دیوار کو بلند کرکے انکی) برابر کر دیا تو حکم دیا کہ (اسکے گرد آگ لگا کر) دھونکو یہانتک کہ جب اسکو

اسْطَاعُوْۤا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَ مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿٩٧﴾

(دھونکتے دھونکتے) لال انگارہ بنا دیا تو کہا کہ اب ہمکو تانبہ دو کہ اسکو پگھلا کر اس دیوار پر انڈیل دیں (غرض وہ ایسی اونچی مضبوط

قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ

دیوار بنی کہ) نہ تو یاجوج ماجوج اس پر چڑھ ہی سکتے تھے اور نہ اس میں نقب لگا سکتے تھے۔ ذوالقرنین نے (دیوار دیکھ کر کہا) یہ میرے

دَكَّآءَ ۚ وَ كَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ﴿٩٨﴾ وَ تَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ

پروردگار کی مہربانی ہے مگر جب میرے پروردگار کا وعدہ (قیامت) آئیگا تو اسے ڈھا کر ہموار کر دیگا[1] اور میرے پروردگار کا وعدہ سچا

يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿٩٩﴾ وَّ

ہے۔ اور ہم اسدن (انہیں انکی حالت پر) چھوڑ دینگے کہ ایک دوسرے میں ٹکرا کے دریا کی لہروں کی طرح گڈمڈ[2] ہو جائیں

عَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ﴿١٠٠﴾ الَّذِيْنَ

اور صور پھونکا جائیگا تو ہم سب کو اکٹھا کرینگے۔ اور اسی دن جہنم کو ہم ان کافروں کے سامنے کھلم کھلا پیش کرینگے۔ جن کی

كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَ كَانُوْا لَا

آنکھیں ہماری یاد سے پردے میں تھیں اور (رسول کی دشمنی کی وجہ سے سچی بات) کچھ بھی سن ہی نہ سکتے تھے۔ تو کیا

يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿١٠١﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ يَّتَّخِذُوْا

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اس خیال میں ہیں کہ ہم کو چھوڑ کر ہمارے بندوں کو اپنا

عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْۤ اَوْلِيَآءَ ۚ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ

سرپرست بنا لیں (اور کچھ پوچھ گچھ نہ ہوگی) اچھا سنو ہم نے کافروں کی مہمانداری کے لیے جہنم تیار کر

لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾

رکھی ہے۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ کیا ہم ان لوگوں کا پتہ بتا دیں جو لوگ اعمال کی حیثیت سے بہت گھاٹے میں ہیں



یاجوج ماجوج کا قصہ

[1] مقصود یہ ہے کہ اس وقت تو ہمارے اور یاجوج ماجوج کے درمیان سدِ سکندری حائل ہے کہ وہ لوگ کسی طرح ہم پر حملہ نہیں کر سکتے۔ مگر جب قیامت آئے گی۔ تو یہ دیوار وغیرہ گر پڑے گی۔ اور سب آپس میں گڈمڈ ہو جائیں گے۔ غرض یاجوج ماجوج کا خروج بھی قیامت کی علامت ہے۔ اسکی تفصیل دیکھو سورۃ انبیاء میں۔ ۱۲

قصہ ذوالقرنین کے نتائج

[2] اس قصہ کے اخلاقی و تمدنی نتیجے حسب ذیل ہیں۔ ۱: یہ نظیر ہے رجعت جناب امیرؑ کی۔ ۲: امام عصرؑ کی غیبت کی نظیر ہے۔ ۳: مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا۔ ۴: سیاست مدن کا خدا کی طرف سے عطا ہونا۔ ۵: دنیا دار اسباب ہے۔ ۶: حکمت ناموس کی مدد سے تمدن کی پختگی۔ ۷: سیاست کی عمدگی۔ ۸: ظلم کی برائی۔ ۹: مظلوم رعایا کی مدد بادشاہ حال پر واجب ہونا۔ ۱۰: بے طمع رعیت پروری کرنا۔ ۱۱: خلائق کا عجیب و غریب ہونا۔ ۱۲: سلطنت کی کارگزاری میں رعایا کا دخیل ہونا ۱۳: بادشاہ کو اپنے ارادہ میں پکا ہونا۔ ۱۴: اچھی بات ترغیب سے مدد ہونا۔ ۱۵: قیامت کے بیان کی تمہید وغیرہ۔ ۱۲

قیامت کا ذکر

بقیہ ص ۳۶۲

اوڑھنا اور دوسرا بچھونا بنتا۔ اور ان کی تعداد چار لاکھ تھی۔ اور ان میں سے کوئی نہ مرتا جب تک کہ اپنے نطفہ سے ہزار جوان لڑنے والے نہ دیکھ لیتا۔ یہ اس قدر قوی تھے کہ پہاڑ اور لوہے کی بھی ان کے سامنے کوئی ہستی نہ تھی۔ گھاس پتے آدمی جانور حرام حلال سب چیز کھا جاتے۔ جب وہ لوگ ان پر حملہ کرتے تو سب کا ناس کر دیتے۔ ۱۲

اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ

(یہ) وہ لوگ (ہیں) جن کی دنیاوی زندگی کی سعی و کوشش سب اکارت لہ ہو گئی۔ اور وہ اس خام خیال میں

اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ

ہیں کہ وہ یقیناً اچھے اچھے کام کر رہے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں سے

رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ

اور (قیامت کے دن) اسکے سامنے حاضر ہونے سے انکار کیا تو ان کا سب کیا کرایا اکارت ہوا تو ہم انکے

الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَ

لیے قیامت کے دن میزان حساب بھی قائم نہ کرینگے۔ (اور سیدھے جہنم میں جھونک دینگے) یہ جہنم ان (کی کرتوتوں) کا

اتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِىْ وَرُسُلِىْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

بدلہ ہے کہ انہوں نے کفر اختیار کیا، اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کو ہنسی ٹھٹھا بنا لیا۔ بیشک جن لہ لوگوں نے

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾

ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے ان کی مہمانداری کے لیے فردوس (بریں) کے باغات ہونگے جن میں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ

وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے کبھی ہٹنے کی خواہش نہ کرینگے (اے رسولؐ ان لوگوں سے) کہو

الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّىْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ

کہ اگر میرے پروردگار کی باتوں (کو لکھنے) کے واسطے سمندر (کا پانی) بھی سیاہی بن جائے تو قبل

تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّىْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ

اس کے کہ میرے پروردگار کی باتیں ختم ہوں سمندر ہی ختم ہو جائیگا۔ اگرچہ ہم ویسا ہی (ایک اور سمندر) اس کی مدد کو لائیں۔

اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَىَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ

(اے رسولؐ) کہہ دو کہ میں بھی تمہارا ایسا ہی (شکل و شباہت میں) ایک آدمی ہوں (فرق اتنا ہے کہ میری نوع جدا ہے

وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا

اور) میرے پاس یہ وحی آئی ہے کہ تمہارا معبود یکتا معبود ہے۔ تو جو شخص آرزو مند ہو اپنے پروردگار کے سامنے حاضر

صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

ہونے کا تو اسے اچھے کام کرنے چاہئیں اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک سہ نہ کرے۔

## اٰیاتها ۹۸ — (۱۹) سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ (۴۴) — رکوعاتها ۶

سورۃ کہ مریم مکہ میں نازل ہوا اور اس کی اٹھانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿۱﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿۲﴾ اِذْ

کہیعص یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی کا ذکر ہے جو (اس نے) اپنے خاص بندے زکریا کے ساتھ کی تھی کہ جب



خوارج کی مذمت

لہ ابوطفیل نے روایت کی ہے کہ ابن کوا نے جناب امیر سے پوچھا کہ اس آیت سے کون لوگ مراد ہیں۔ اس کے جواب میں آپ نے پہلے فرمایا خوارج اس کے بعد فرمایا تو اور تیرے اصحاب کیونکہ ابن کوا بھی خوارج سے تھا۔ ۱۲

ایمانداروں کی مدح

لہ ایک روایت میں ہے کہ اس آیت سے مراد حضرت ابوذرؓ، سلمانؓ مقدادؓ اور عمار یاسرؓ ہیں۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

ریا کی ممانعت

سہ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد ریا و نمائش ہے جو ایک قسم کا شرک ہے۔ اسی وجہ سے ریا کو شرکِ خفی کہتے ہیں۔ خدا اس سے بچائے۔ ۱۲

کہ اس سورۃ میں خداوند عالم نے اخلاقی و تمدنی امور حسب ذیل تعلیم فرمائے ہیں۔ ۱: حضرت زکریاؑ و یحییٰؑ کا قصہ اور ان کی فضیلت۔ ۲: حضرت مریمؑ و حضرت عیسیٰؑ کا قصہ اور مرتبہ اس کے اخلاقی و تمدنی نتیجے۔ ۳: حضرت ابراہیمؑ و موسیٰؑ و اسمٰعیلؑ و ادریسؑ کے تذکرے اور انکے فضائل۔ ۴: بہشت کا ذکر۔ ۵: ابی ابن خلف کا ذکر۔ ۶: ہر شخص جہنم پر ہو کر گزریگا۔ ۷: خدا کفار کو ڈھیل دیتا ہے۔ ۸: باقی رہ جانے والی نیکیاں ثواب و انجام میں بہت اچھی ہیں۔ ۹: عاص بن وائل کا خیال اور جواب۔ ۱۰: پرہیزگار، گنہگار کی تشبیہ۔ ۱۱: خدا کو کسی طرح اولاد نہیں ہو سکتی وغیرہ۔ ۱۲

نَادٰی رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِیًّا ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ

زکریاؑ نے اپنے پروردگار کو دھیمی ﴿۱﴾ آواز سے پکارا (اور) عرض کی اے میرے پالنے والے میری ہڈیاں کمزور ہو

مِنِّیْ وَ اشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّ لَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآىٕكَ رَبِّ

گئیں اور سر ہے کہ بڑھاپے (کی آگ) سے بھڑک اُٹھا (سفید ہوگیا) ہے اور اے میرے پالنے والے میں تیری بارگاہ میں

شَقِیًّا ۝ وَ اِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَ كَانَتِ

دُعا کر کے کبھی محروم نہیں رہا ہوں۔ اور میں (اپنے مرنے کے بعد) اپنے وارثوں سے سہما جاتا ہوں (کہ مبادا دین کو برباد

امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۝ یَّرِثُنِیْ وَ

کریں) اور میری بیوی (ام کلثوم بنت عمران) بانجھ ہے پس تو مجھ کو اپنی بارگاہ سے ایک جانشین (فرزند) عطا فرما جو میری

یَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ۖ وَ اجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ۝ یٰزَكَرِیَّاۤ

اور یعقوبؑ کی نسل کی میراث کا مالک ہو اور اے میرے پروردگار اسکو اپنا پسندیدہ بنا۔ (خدا نے فرمایا) ہم تمکو

اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨاسْمُهٗ یَحْیٰی ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ

ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جسکا نام یحییٰ ہوگا۔ اور ہم نے اس سے پہلے کسی کو اسکا ہمنام نہیں پیدا کیا ﴿۲﴾

مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ۝ قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ

زکریا نے عرض کی یا الٰہی (بھلا) مجھے لڑکا کیونکر ہوگا۔ اور حالت یہ ہے کہ میری بیوی

كَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّ قَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ

تو بانجھ ہے۔ اور میں خود حد سے زیادہ بڑھاپے کر پہنچ

عِتِیًّا ۝ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّ قَدْ

گیا ہوں۔ (خدا نے) فرمایا ایسا ہی ہوگا۔ تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ یہ بات ہم پر (کچھ دشوار نہیں)

خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَ لَمْ تَكُ شَیْـًٔا ۝ قَالَ رَبِّ

آسان ہے اور (تم اپنے کو تو خیال کرو کہ) اس سے پہلے تم کو پیدا کیا حالانکہ تم کچھ بھی نہ تھے۔ زکریا نے عرض کی الٰہی

اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةً ؕ قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ

میرے لیے کوئی علامت مقرر کر دے۔ حکم ہوا تمہاری پہچان یہ ہے کہ تم تین رات (دن) برابر لوگوں سے بات

لَیَالٍ سَوِیًّا ۝ فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤی

نہیں کر سکو گے۔ پھر زکریاؑ (اپنے عبادت) کے حجرے سے اپنی قوم کے پاس (ہدایت دینے کیلئے) نکلے تو

اِلَیْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّ عَشِیًّا ۝ یٰیَحْیٰی خُذِ

ان سے اشارہ کیا کہ تم لوگ صبح و شام (برابر) اسکی تسبیح (و تقدیس) کیا کرو۔ (غرض یحییٰ پیدا ہوئے اور ہم نے ان سے

الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَ اٰتَیْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِیًّا ۝ وَّ حَنَانًا

کہا) اے یحییٰ کتاب (توریت) مضبوطی کے ساتھ لو۔ اور ہم نے انہیں بچپن ہی میں اپنی بارگاہ سے

مِّنْ لَّدُنَّا وَ زَكٰوةً ؕ وَ كَانَ تَقِیًّا ۝ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَیْهِ

نبوت اور رحمدلی اور پاکیزگی عطا فرمائی۔ اور وہ (خود بھی) پرہیزگار ﴿۳﴾ اور اپنے ماں باپ کے حق میں سعادتمند تھے



حضرت زکریا و یحییٰ کا قصہ

﴿۱﴾ کیونکہ خود ننانوے برس کے بڈھے اور بیوی اٹھاسی برس کی بڑھیا اور اس پر بانجھ۔ اس وجہ سے بلند آواز سے دعا کرتے شرم معلوم ہوتی تھی۔ ۱۲

﴿۲﴾ یہ بھی خدا کی ایک خاص مہربانی تھی کہ اُس نے اس سن میں لڑکا عطا کیا۔ اور پھر نام بھی خود ہی تجویز فرما دیا۔ اور وہ بھی بہت اچھا اور پیارا نام جس کے معنی یہ ہوئے۔ جیتا جاگتا ذلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء ۱۲

﴿۳﴾ حضرت یحییٰؑ کا حال امام حسینؑ کے حال سے کس قدر اشبہ ہے مدت حمل کسی کا ہمنام نہ ہونا۔ آخر وقت یہ سب باتیں یکساں ہیں۔ اسی وجہ سے سفر کربلا میں آپ اکثر حضرت یحییٰؑ کو یاد فرماتے تھے حضرت یحییٰؑ خدا کے مخصوص بندوں میں بھی ایک خصوصیت رکھتے تھے۔ چار برس کے سن میں توریت حفظ کیا۔ دسویں برس تمام احکام سے واقف ہوئے۔ خدا کے خوف کی تو یہ حالت تھی کہ خشک روٹی کبھی کھا لیتے۔ ٹاٹ کے کپڑے پہنتے اور اس قدر روتے تھے کہ رخساروں کا گوشت گل کر دانت نمایاں ہو گئے تھے۔ اور شفقتِ مادری نے نمدے کے دو ٹکڑے رکھ دیئے تھے مگر وہ بھی رہنے نہ پاتے۔ حضرت زکریاؑ نے وعظ میں جہنم کا ذکر کرنا چھوڑ دیا تھا۔ ایک دفعہ اتفاقاً سن لیا تھا تو روتے پیٹتے آہ و نالہ کرتے صحرا میں نکل گئے تو ماں باپ بھی تلاش کو نکلے تو تین روز کے بعد ایک پہاڑی پر سجدہ میں بےہوش پایا اور وہاں کی مٹی آنسوؤں سے کیچڑ ہو گئی تھی۔ جب ماں نے چہرہ کو پاک کرنا شروع کیا تو سمجھے کہ عزرائیل ہے۔ فرمایا کہ میرے ماں باپ بوڑھے ہیں۔ بس اتنا ٹھہر جا کہ انکی ملاقات کر لوں۔ تب ماں نے رو کر کہا کہ بیٹا میں ہوں تیری ماں۔ یہ سن کر آنکھ کھولی اور پھر صحرا کی طرف بھاگنا چاہا مگر ماں باپ مجبور کر کے گھر لائے۔ عمر بھر شادی نہیں کی۔ آپ کی شہادت کا یہ سبب ہوا کہ اس زمانہ کے بادشاہ کے پاس ایک عورت تھی اس کے پہلے شوہر سے ایک لڑکی تھی۔ جب خود بوڑھی ہوئی اور بادشاہ کی توجہ اپنی طرف کم پائی۔ تو

باقی صـ ۳۷۶ پر

وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝١٤ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ

اور سرکش نافرمان نہ تھے۔ (اور ہماری طرف سے) ان پر برابر سلام ہے۔ جس دن [1] پیدا ہوئے اور جس دن مرینگے

وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝١٥ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ

اور جس دن (دوبارہ) زندہ اُٹھا کھڑے کیے جائیں گے۔ (اور اے رسُولؐ) قرآن میں مریم کا (بھی) [2] تذکرہ کرو

مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝١٦

کہ جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر پورب طرف والے مکان میں (غسل کے واسطے) جا بیٹھی۔

فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۪ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا

پھر اس نے ان لوگوں کے سامنے پردہ کر لیا۔ تو ہم نے اپنی رُوح (جبرئیل) کو انکے پاس بھیجا تو وہ اچھے

فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝١٧ قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ

خاصے آدمی کی صورت بن کر انکے سامنے آ کھڑا ہُوا۔ (وہ اسکو دیکھ کر گھبرائیں اور) کہنے لگیں اگر تو پرہیز گار ہے تو میں تجھ

مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝١٨ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ

سے خدا کی پناہ مانگتی ہُوں (میرے پاس سے ہٹ جا) جبرئیل نے کہا میں تو صاف تمہارے پروردگار کا پیغام بر

لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝١٩ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ

(فرشتہ) ہُوں تاکہ تم کو پاک و پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔ مریم نے کہا مجھے لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ کسی (مرد)

وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ۝٢٠ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ

آدمی نے مجھے چھُوا تک نہیں ہے اور نہ میں بدکار ہوں۔ (جبرئیل نے) کہا ایسا ہی ہو گا تمہارے

قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ

پروردگار نے فرمایا ہے کہ یہ بات (بے باپ کے لڑکا پیدا کرنا) مجھ پر آسان ہے تاکہ اس کو (پیدا کر کے) لوگوں کے

رَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝٢١ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ

واسطے اپنی (قدرت کی) نشانی قرار دیں اور خاص رحمت (کا ذریعہ) بنائیں اور یہ بات فیصل شدہ ہے۔ غرض لڑکے کے ساتھ

بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ۝٢٢ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ

وہ آپ ہی آپ حاملہ ہو گئیں۔ پھر اسکی وجہ سے لوگوں سے الگ ایک دُور کے مکان میں چلی گئیں (پھر جب جننے کا وقت قریب

النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا

آیا) تو دردِ زہ انہیں ایک کھجور کے (سوکھے) درخت کی جڑ میں لے آیا اور (بیکسی میں شرم سے) کہنے لگیں کاش میں اس سے پہلے مر

مَّنْسِيًّا ۝٢٣ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ

جاتی اور (نابید ہو کر) بالکل بھولی بسری [3] ہو جاتی۔ تب جبرئیل نے مریم کی پائین کی طرف سے آواز دی کہ تم کڑھو نہیں دیکھو تو

رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۝٢٤ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ

تمہارے پروردگار نے تمہارے (قریب ہی) نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔ اور خرمے کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ تم پر

تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝٢٥ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ

پکے پکے تازہ خرمے جھڑ پڑیں گے۔ پھر (شوق سے خرمے) کھاؤ اور (چشمہ کا پانی) پیو اور (لڑکے سے)



حضرت مریمؑ اور عیسیٰؑ کا قصہ

[1] یہی تین وقت انسان پر سخت ہیں ایک پیدائش دنیا کا طلسم دیکھنا دوسرے موت، آخرت کا کارخانہ دیکھنا، تیسرے قیامت، دنیا آخرت اور برزخ کے خلاف ایک نہایت خوفناک بندوبست دیکھنا۔ ١٢

[2] اس قصہ کے اخلاقی و ناموسی نتائج حسب ذیل ہیں۔ ١: اعتکاف و عبادت کی عمدگی۔ ٢: زنا کی بُرائی۔ ٣: عبادت کی وجہ سے دین و دنیا کی نعمتوں سے کامیاب ہونا۔ ٤: فرشتوں کو نیکوں کی مدد کرنا۔ ٥: معجزہ نبوت۔ ٦: حیا کی عمدگی۔ ٧: بے حیائی موت سے بدتر ہے۔ ٨: شیرخوار لڑکوں کی نبوت ٩: حضرت امیرؑ کے بچپن میں ایمان لانے کا ثبوت ہے۔ ١٠: چُپ کا روزہ۔ ١١: گناہوں کا باعث ملامتِ خلق ہونا۔ ١٢: سعادت مندی کی عمدگی۔ ١٣: افراط و تفریط کی بُرائی۔ ١٤: زنا کے ثبوت کا مشکل ہونا۔ ١٥: ظاہری شہادت پر ہر جگہ بھروسہ کرنا بے جا ہے وغیرہ۔ واللہ اعلم۔ ١٢

حضرت عیسیٰؑ کی ولادت

[3] یعنی اس وقت تو مجھ کو سب لوگ جانتے ہیں کہ میں انکے امام اور پیشوا کی بیٹی ہوں۔ زکریاؑ سے بزرگ محترم نے مجھ کو پالا ہے۔ میرا کسی سے نکاح ہوا نہیں پھر لڑکا ہُوا لوگ کیا کہیں گے اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب آپ کو دردِ زہ شروع ہُوا تو آپ بیت المقدس کے اندر چلی گئیں، مگر آوازِ غیب آئی اے مریم یہ جننے کی جگہ نہیں، عبادت کی جگہ ہے۔ آپ باہر نکلیں تو کسی درخت کا سہارا چاہتی ہے۔ پہلے کچھ لوگوں سے ملاقات ہُوئی جو کپڑا بُننے کا پیشہ کرتے تھے۔ ان لوگوں نے آپ سے مذاق کیا آپ نے انکے حق میں بددعا کی آگے بڑھیں تو کچھ تاجروں سے ملاقات کی ان لوگوں نے آپ کو پتہ بتایا۔ آپ نے دُعائے خیر دی جب آپ قریب پہنچیں تو وہ درخت بالکل خشک تھا۔ جب آپ اس کی جڑ پر تکیہ کر کے بیٹھیں تو فوراً ہرا ہو گیا شاخیں پھُوٹیں خوشے نکلے۔ اور آپ سے اس قدر قریب آ جھکے کہ آپ اس میں سے بے تکلف کھا سکتی تھیں، غرض حضرت عیسیٰؑ وہیں پیدا ہُوئے اور اس وقت آپ کا سن

باقی ص ٣٧٦ پر

عَيْنًا ۚ فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا ۙ فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ
اپنی آنکھ ٹھنڈی کرو۔ پھر اگر تم کسی آدمی کو دیکھو (اور وہ تم سے کچھ پوچھے) تو تم (اشارہ سے) کہہ دینا
لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا ۚ ﴿٢٦﴾ فَأَتَتْ
کہ میں نے خدا کے واسطے روزہ کی نذر کی تھی تو میں آج ہرگز کسی سے بات نہیں کروں گی۔ پھر مریم اس لڑکے
بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ ۖ قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا
کو اپنی گود میں لیے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں۔ وہ لوگ (دیکھ کر) کہنے لگے اے مریم تم نے تو یقیناً
فَرِيًّا ﴿٢٧﴾ يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَ
بہت بُرا کام کیا۔ اے ہارون کی بہن نہ تو تیرا باپ ہی بُرا آدمی تھا اور نہ تو تیری ماں ہی بدکار
مَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾ فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ ۖ قَالُوا كَيْفَ
تھی۔ (یہ تو نے کیا کیا) تو مریم نے اس لڑکے کی طرف اشارہ کیا (کہ جو کچھ پوچھنا
نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾ قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ
ہے اس سے پوچھ لو) وہ لوگ بولے (بھلا) ہم گود کے بچے سے کیونکر بات کریں۔ (اس پر وہ بچہ قدرت خدا سے) بول اٹھا کہ
آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ﴿٣٠﴾ وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ
میں بیشک خدا کا بندہ ہوں مجھ کو اسی نے کتاب (انجیل) عطا فرمائی ہے اور مجھ کو نبی بنایا۔ اور میں (جہاں) کہیں رہوں مجھ کو
مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ
مبارک بنایا اور مجھ کو جب تک زندہ رہوں نماز پڑھنے زکوٰۃ دینے کی تاکید کی ہے اور مجھ کو اپنی والدہ کا فرمانبردار
حَيًّا ﴿٣١﴾ وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿٣٢﴾
بنایا۔ اور (الحمدللہ کہ) مجھ کو سرکش نافرمان نہیں بنایا۔
وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ
اور (خدا کی طرف سے) جس دن میں پیدا ہوا ہوں، اور جس دن مروں گا مجھ پر سلام ہے اور
أُبْعَثُ حَيًّا ﴿٣٣﴾ ذَٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ
جس دن دوبارہ زندہ اٹھا کھڑا کیا جاؤں گا۔ یہ ہے مریم کے بیٹے عیسیٰ کا سچا سچا قصہ جس میں یہ لوگ
الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿٣٤﴾ مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ
(خواہ مخواہ) شک کیا کرتے ہیں لے خدا کے لیے یہ کسی طرح سزاوار نہیں کہ وہ (کسی کو)
وَلَدٍ ۖ سُبْحَانَهُ ۚ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ
بیٹا بنائے۔ وہ پاک و پاکیزہ ہے۔ جب وہ کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اس کو کہہ دیتا ہے کہ
فَيَكُونُ ﴿٣٥﴾ وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا
ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔ اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا ہی (میرا بھی) پروردگار ہے اور تمہارا (بھی) پروردگار ہے
صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿٣٦﴾ فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۖ
تو سب اسی کی عبادت کرو یہی (توحید) سیدھا راستہ ہے۔ اور یہی دین عیسیٰ لیکر آئے تھے پھر (کافروں کے) فرقوں نے

پنگھوڑے میں حضرت عیسیٰؑ کی گفتگو

لے کہ یہودی تو حضرت مریم کو بدنام کرتے ہیں اور یوسف نجار کا بیٹا کہتے ہیں اور نصاریٰ خدا کا بیٹا۔ حالانکہ یہ دونوں غلط ہیں۔ وہ نہ یوسف کے بیٹے تھے۔ نہ خدا کے بلکہ صرف مریم کے۔ ۱۲

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٣٧﴾ اَسْمِعْ
باہم اختلاف کیا۔ تو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کیلئے بڑے (سخت) دن (خدا کے حضور) حاضر ہونے سے خرابی ہے

بِهِمْ وَاَبْصِرْ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ
جس دن یہ لوگ ہمارے حضور میں حاضر ہونگے کیا کچھ سنتے دیکھتے ہوں گے۔ مگر آج تو نافرمان لوگ کھلم کھلا

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ
گمراہی میں ہیں۔ اور (اے رسولؐ) تم انکو حسرت (وافسوس) کے دن سے ڈراؤ جب قطعی فیصلہ کر دیا جائیگا

الْاَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّا
اور (اس وقت تو) یہ لوگ غفلت میں (پڑے) ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔ اس میں شک نہیں کہ

نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٤٠﴾ ع
(ایکدن) زمین اور جو کچھ اس پر ہے (اسکے) ہم ہی وارث ہونگے (اور سب نیست و نابود ہو جائینگے) اور سب کے سب ہماری طرف لوٹائے جائیں گے۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾
اور (اے رسولؐ) قرآن میں ابراہیمؑ کا (بھی) تذکرہ کرو اس میں شک نہیں کہ وہ بڑے سچے نبی تھے۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا
جب انہوں نے اپنے (چچا اور منہ بولے) باپ سے کہا تھا کہ اے ابا آپ کیوں ایسی چیز (بت) کی پرستش کرتے ہیں جو نہ سن سکتا

يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ﴿٤٢﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ
ہے نہ دیکھ سکتا ہے۔ اور نہ کچھ آپ کے کام ہی آسکتا ہے۔ اے میرے ابا یقیناً میرے پاس وہ

جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ
علم آچکا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا تو آپ میری پیروی کیجئے میں آپ کو (دین کی)

صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾ يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ
سیدھی راہ دکھا دوں گا۔ اے ابا آپ شیطان کی پرستش نہ کیجئے۔ (کیونکہ)

الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ
شیطان یقیناً خدا کا نافرمان (بندہ) ہے۔ اے ابا! میں یقیناً اس سے ڈرتا ہوں

اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ
کہ (مبادا) خدا کی طرف سے آپ پر کوئی عذاب نازل ہو تو (آخر) آپ شیطان کے ساتھی بن

وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ
جائیے۔ (آذر نے) کہا (کیوں) اے ابراہیمؑ! کیا تو میرے معبودوں کو نہیں مانتا ہے؟ اگر تو (ان باتوں

لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلٰمٌ
سے) کسی طرح باز نہ آئے گا۔ تو (یاد رہے) میں تجھے سنگسار کر دونگا اور تو میرے پاس سے ہمیشہ کیلئے دور ہو جا۔ ابراہیمؑ نے کہا

عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿٤٧﴾
(اچھا تو) میرا سلام لے لیجئے (مگر اس پر بھی) میں اپنے پروردگار سے آپ کی بخشش کی دعا کرونگا (کیونکہ) بیشک وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے۔

حضرت ابراہیم کا تذکرہ

لے یہ کہہ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام رخصت ہوئے اور بابل سے کوہستان فارس میں آکر سات برس تک وہیں بسر کی۔ اس کے بعد پھر بابل میں آئے اور بتوں کی مذمت شروع کی۔ اور آخر بتوں کو توڑا، اور نمرود نے آگ میں پھینکا اور وہ گلزار بنی اور جب اس دفعہ وہاں سے علیحدہ ہوئے تو حران میں پہنچکر حضرت سارہ سے نکاح کیا۔ اور مع سارہ انکے بھائی حضرت لوط کے شام کو روانہ ہوئے۔ اسی اخیر علیحدگی کو خدا فلما اعتزلهم سے بیان کرتا ہے۔ اس کی تفصیل سورۃ انبیاء میں آئیگی۔ ۱۲

وَاَعۡتَزِلُكُمۡ وَمَا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَاَدۡعُوۡا رَبِّیۡ
اور میں نے آپ کو (بھی) اور (ان بتوں کو بھی)، جنہیں آپ لوگ خدا کو چھوڑ کر پوجا کرتے ہیں (سبکو) چھوڑا اور اپنے پروردگار
عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوۡنَ بِدُعَآءِ رَبِّیۡ شَقِيًّا ﴿٤٨﴾ فَلَمَّا اعۡتَزَلَهُمۡ
ہی کی عبادت کروںگا۔ اُمید ہے کہ اپنے پروردگار کی عبادت سے محروم نہ رہوں گا۔ غرض جب ابراہیمؑ نے ان لوگوں کو
وَمَا يَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَ
اور جن کی یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر پرستش کیا کرتے تھے چھوڑا تو ہم نے انہیں اسحٰقؑ و یعقوبؑ (سی اولاد)
يَعۡقُوۡبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلۡنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾ وَوَهَبۡنَا لَهُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِنَا
عطا فرمائی، اور ہر ایک کو نبوت کے درجہ پر فائز کیا۔ اور ان سب کو اپنی رحمت سے کچھ عنایت فرمایا۔ [1]
وَجَعَلۡنَا لَهُمۡ لِسَانَ صِدۡقٍ عَلِيًّا ﴿٥٠﴾ وَاذۡكُرۡ فِی الۡكِتٰبِ
اور ہمنے ان کیلئے اعلیٰ درجہ کا ذکر خیر [2] (دُنیا میں بھی)، قرار دیا۔ اور (اے رسولؐ) قرآن میں (کچھ)
مُوۡسٰۤى ۚ اِنَّهٗ كَانَ مُخۡلَصًا وَّكَانَ رَسُوۡلًا نَّبِيًّا ﴿٥١﴾ وَ
موسیٰ کا (بھی) تذکرہ کرو، اس میں شک نہیں کہ وہ برگزیدہ (میرا بندہ) اور بھیجا ہوا (صاحب کتاب شریعت) نبی تھا۔ اور ہمنے انکو
نَادَيۡنٰهُ مِنۡ جَانِبِ الطُّوۡرِ الۡاَيۡمَنِ وَقَرَّبۡنٰهُ نَجِيًّا ﴿٥٢﴾
(کوہ) طور کی داہنی طرف سے آواز دی اور ہمنے انہیں رازو نیاز کی باتیں کرنے کے لیے اپنے قریب بلایا۔
وَوَهَبۡنَا لَهٗ مِنۡ رَّحۡمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوۡنَ نَبِيًّا ﴿٥٣﴾ وَاذۡكُرۡ
اور ہم نے انہیں اپنی خاص مہربانی سے انکے بھائی ہارونؑ کو [3] (انکا وزیر بنا کر) عنایت فرمایا۔ اور (اے رسولؐ)
فِی الۡكِتٰبِ اِسۡمٰعِيۡلَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الۡوَعۡدِ وَكَانَ
قرآن میں اسماعیلؑ کا تذکرہ کرو۔ اس میں شک نہیں کہ وہ وعدہ کے سچے [4] تھے اور
رَسُوۡلًا نَّبِيًّا ﴿٥٤﴾ وَكَانَ يَاۡمُرُ اَهۡلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۪
بھیجے ہوئے پیغمبر تھے۔ اور اپنے گھر کے لوگوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی تاکید کیا کرتے تھے۔
وَكَانَ عِنۡدَ رَبِّهٖ مَرۡضِيًّا ﴿٥٥﴾ وَاذۡكُرۡ فِی الۡكِتٰبِ اِدۡرِيۡسَ ۚ
اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پسندیدہ تھے۔ اور (اے رسولؐ) قرآن میں ادریس [5] کا بھی تذکرہ کرو
اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيۡقًا نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾ ۙ وَّرَفَعۡنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾
اس میں شک نہیں کہ وہ بڑے سچے (بندے) اور نبی تھے۔ اور ہمنے ان کو بہت اونچی جگہ (بہشت میں بلند کرکے) پہنچایا۔
اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنۡ
یہ انبیاء لوگ جنہیں خدا نے اپنی نعمت دی۔ آدم کی اولاد سے ہیں اور ان کی نسل سے جنہیں ہم
ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۖ وَمِمَّنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوۡحٍ ۙ وَّمِنۡ ذُرِّيَّةِ
نے (طوفان کے وقت) نوحؑ کے ساتھ (کشتی پر) سوار کر لیا تھا۔ اور ابراہیمؑ اور یعقوبؑ کی اولاد
اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡرَآءِيۡلَ ۙ وَمِمَّنۡ هَدَيۡنَا وَاجۡتَبَيۡنَا ؕ اِذَا
سے ہیں۔ اور ان لوگوں سے ہیں جن کی ہم نے ہدایت کی اور منتخب کیا۔ جب ان کے سامنے خدا کی

---

[1] وَوَهَبۡنَا لَهُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِنَا تفسیر قمی میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے مروی ہے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے ابراہیم و اسحٰق و یعقوب کو اپنی رحمت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات عطا کی اور ہم نے انکے لیے ذکر خیر امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو قرار دیا۔ (تفسیر قمی جزو ثانی طبع نجف اشرف) صاحب تفسیر برہان نے بھی اس آیت کے ذیل میں بعض روایات کو وارد کیا ہے جن کی دلالت اس مطلب پر ہوتی ہے کہ لسان صدق علیا سے مُراد حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہیں دیکھو تفسیر برہان جزو ثالث طبع ایران۔

سید ابن حسن آل باقر العلومؒ

[2] یہی وجہ ہے تمامی اہل کتاب یہود ہوں یا نصاریٰ مسلمان ہوں یا کوئی سب ایک زبان ہو کر آپ کے معترف اور آپ کے اتباع کے مدعی ہیں۔ ۱۲

[3] حضرت ہارون حضرت موسیٰ سے سن میں بڑے تھے۔ چونکہ حضرت موسیٰ نے دُعا کی تھی و اجعل لی وزیرا من اھلی۔ خدا نے یہ دُعا قبول فرمائی اور ہارون کو نبی مقرر فرما کر موسیٰ کا نائب بنایا۔

[4] آپ کے وعدہ کی سچائی کا یہ حال تھا کہ آپ نے ایک شخص سے وعدہ کیا تھا کہ تو جب تک نہ آئے گا، میں یہاں سے نہ جاؤں گا۔ اتفاقاً وہ شخص وہاں ایک برس تک نہ آیا اور آپ وہاں سے نہ ٹلے اور اس کے منتظر رہے۔ باوجودیکہ اس اثنا میں سخت سے سخت تکلیف اٹھائی حتیٰ کہ بعض اوقات درختوں کے چھلکے تک کھائے۔

[5] حضرت ادریسؑ حضرت آدمؑ کی پانچویں پشت میں ہیں۔ آپ حضرت نوحؑ کے پردادا تھے۔ سلسلہ نسب قصہ نوحؑ میں دیکھو۔ آپ پر بکثرت صحیفے نازل ہوئے۔ آپ ہی فن کتابت علم نجوم، حساب، ہیئت، فن خیاطت، ترازو، پیمانہ اور اوزار کے موجد ہیں۔ آپ ہی کا نام توریت میں اخنوخ ہے۔ آپ ہی کے زمانہ میں قوم کی شرارت سے بیس برس تک پانی نہ برسا تھا۔ اور جب قوم نے توبہ کی تو پھر آپ کی

باقی صہ ٣٧٢ پر

حضرت موسیٰؑ کا تذکرہ

حضرت اسمٰعیلؑ کا تذکرہ

حضرت ادریسؑ کا تذکرہ

تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِیًّا ۩ ۝٥٨ السجدة

(نازل کی ہوئی) آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو سجدہ میں زار و قطار روتے ہوئے گر پڑتے تھے۔ پھر انکے

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا

بعد کچھ ناخلف (انکے) جانشین ہوئے۔ جنہوں نے نمازیں کھوئیں۔ اور نفسانی خواہشوں کے چیلے بن بیٹھے

الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ۝٥٩ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ

عنقریب ہی یہ لوگ اپنی گمراہی (کے خمیازے) سے مل جائیں گے۔ مگر (ہاں) جس نے توبہ کر لی اور اچھے اچھے کام کیے

وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا یُظْلَمُوْنَ

تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے، اور ان پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔ (وہ) سدا بہار

شَیْــٴًـا ۝٦٠ جَنّٰتِ عَدْنِ ﹰالَّتِیْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ

باغات میں (رہیں گے) جن کا خدا نے اپنے بندوں سے غائبانہ وعدہ کر لیا ہے۔ بیشک

بِالْغَیْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِیًّا ۝٦١ لَا یَسْمَعُوْنَ

اس کا وعدہ آنے والا ہے۔ وہ لوگ وہاں سلام کے سوا کوئی بیہودہ

فِیْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَ لَهُمْ رِزْقُهُمْ فِیْهَا بُكْرَةً

بات سنیں گے ہی نہیں مگر (ہر طرف سے) سلام ہی سلام (کی آواز آئے گی) اور وہاں انکا کھانا صبح و شام (جو وقت

وَّ عَشِیًّا ۝٦٢ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ

چاہیں گے، ان کیلیے تیار) رہے گا۔ یہی وہ بہشت ہے کہ ہمارے بندوں میں سے جو پرہیزگار ہوگا۔ ہم اسے

كَانَ تَقِیًّا ۝٦٣ وَ مَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَیْنَ

اسکا وارث بنائیں گے۔ اور (اے رسولؐ) ہم لوگ [2] (فرشتے) آپکے پروردگار کے حکم بغیر (دنیا میں) نہیں نازل ہوتے جو

اَیْدِیْنَا وَ مَا خَلْفَنَا وَ مَا بَیْنَ ذٰلِكَ ۚ وَ مَا كَانَ رَبُّكَ

سامنے ہے اور جو کچھ ہمارے پیٹھ پیچھے ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (غرض سب کچھ) اسی کا ہے اور تمہارا

نَسِیًّا ۝٦٤ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ

پروردگار کچھ بھولکڑ نہیں ہے سارے آسمان و زمین کا مالک ہے اور ان چیزوں کا بھی جو دونوں کے درمیان میں ہے تو

وَ اصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِیًّا ۝٦٥ وَ یَقُوْلُ

تم اسی کی عبادت کرو اور اسی کی عبادت پر ثابت قدم رہو بھلا تمہارے علم میں اسکا کوئی ہمنام بھی ہے۔ اور (بعض) آدمی

الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَیًّا ۝٦٦ اَوَ لَا یَذْكُرُ

(ابی بن خلف [3]) تعجب سے کہا کرتے ہیں کہ کیا جب میں مرجاؤنگا تو جلدی سے جیتا جاگتا (قبر سے) نکالا جاؤنگا۔ کیا (وہ)

الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَ لَمْ یَكُ شَیْــٴًـا ۝٦٧

آدمی اس کو نہیں یاد کرتا کہ اس کو اس سے پہلے جب وہ کچھ بھی نہ تھا پیدا کیا تو وہ

فَوَ رَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَ الشَّیٰطِیْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ

(اے رسولؐ) تمہارے پروردگار کی (اپنی) قسم ہم انکو اور شیطانوں کو اکٹھا کریں گے پھر ان سب کو



**بہشت کا ذکر**

[1] ابن عباس کا قول ہے کہ اس سے مراد یہود ہیں۔ اور ایک روایت حضرت رسول سے ہے کہ یہ لوگ میرے بعد ہجرت کے ساٹھ برس بعد پیدا ہونگے اور جناب امیرؑ سے منقول ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے واسطے بڑی مضبوط عمارتیں بنائینگے اور نامی گھوڑوں پر سوار ہونگے اور شہرت کی غرض سے مشہور لباس پہنیں گے۔ ١٢

[2] جب کفار قریش نے حضرت رسول کریمؐ سے اصحاب کہف و ذوالقرنین و روح کا سوال کیا تھا۔ اور آپ نے وحی کے انتظار میں جواب نہ دیا دیر ہوئی۔ اس پر کفار تو لگے طعنہ زنی کرنے کہ خدا نے محمدؐ کو چھوڑ دیا۔ اس پر آپ دل تنگ ہوئے۔ اور جب حضرت جبرئیل وحی لے کر آئے تو آپ نے وجہ دیر کی پوچھی تو یہ جواب ملا۔ ١٢

**ابی ابن خلف کا قصہ**

[3] اس نے ایک بوسیدہ ہڈی لا کر حضرت کے سامنے ہاتھ سے مل دی۔ اور ہوا میں اڑا دی۔ اسی کا یہ بیان و جواب ہے۔ ١٢

حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ

جہنم کے گرداگرد گھٹنوں کے بل حاضر کریں گے۔ پھر ہر گروہ میں سے ایسے لوگوں کو الگ نکال لیں گے۔ جو (دنیا میں)

أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ۝ ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ

خدا سے اوروں کی نسبت اکڑتے پھرتے تھے۔ پھر جو لوگ جہنم میں جھونکے جانے کے زیادہ سزاوار ہیں ہم

هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ۝ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ

ان سے خوب واقف ہیں اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو جہنم پر سے ہو کر نہ گزرے (کیونکہ

عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا ۝ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَ

پل صراط اسی پر ہے) یہ تمہارے پروردگار پر حتمی اور لازمی (وعدہ) ہے۔ پھر ہم پرہیزگاروں کو بچا لیں گے اور نافرمانوں کو

نَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ۝ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا

گھٹنوں کے بل اسی میں چھوڑ دیں گے۔ اور جب ہماری واضح و روشن آیتیں ان کے

بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ

سامنے پڑھی جاتی ہیں تو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ایمانداروں سے پوچھتے ہیں (بھلا یہ تو بتاؤ کہ ہم تم) دونوں فریقوں میں سے

خَيْرٌ مَقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا ۝ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ

مرتبہ میں کون زیادہ بہتر ہے اور کس کی محفل زیادہ اچھی ہے۔ حالانکہ ہم نے ان سے پہلے بہت سی جماعتوں کو

مِنْ قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِئْيًا ۝ قُلْ مَنْ كَانَ

ہلاک کر چھوڑا۔ جو ان سے ساز و سامان اور ظاہری نمود میں کہیں بڑھ چڑھ کے تھیں۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ جو شخص

فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَٰنُ مَدًّا ۚ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا

گمراہی میں پڑا ہے تو خدا اس کو ڈھیل ہی دیتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس چیز کو (اپنی آنکھوں سے)

مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ ط فَسَيَعْلَمُونَ

دیکھ لیں گے۔ جسکا ان سے وعدہ کیا گیا ہے یا عذاب یا قیامت تو اس وقت انہیں معلوم ہو جائے گا۔

مَنْ هُوَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضْعَفُ جُنْدًا ۝ وَيَزِيدُ اللَّهُ

کہ مرتبہ میں کون بدتر ہے اور لشکر (جتھے) میں کون کمزور (بے کس) ہے اور جو لوگ راہ راست پر ہیں

الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ط وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ

خدا ان کی ہدایت اور زیادہ کرتا جاتا ہے۔ اور باقی رہ ۱ جانیوالی نیکیاں تمہارے پروردگار کے نزدیک ثواب کی

عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَرَدًّا ۝ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ

راہ سے بھی بہتر ہیں اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں۔ (اے رسولؐ) کیا تم نے اس شخص ۲ پر بھی نظر کی

بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ۝ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ

جسنے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور کہنے لگا کہ اگر (قیامت ہوئی تو بھی) مجھے مال اور اولاد ضرور ملے گی کیا اسے غیب کا حال

أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ۝ كَلَّا ط سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ

معلوم ہو گیا ہے یا اس نے خدا سے کوئی عہد (و پیمان) لے رکھا ہے ہرگز نہیں جو کچھ یہ بکتا ہے (سب) ہم ابھی سے لکھے

جہنم پر سے ہر شخص کو گزرنا ہوگا

کفار کو خدا ڈھیل دیتا ہے

باقی رہنے والی نیکیاں ثواب و انجام میں بہتر ہیں

عاص بن وائل کا جواب

۱ جیسے پل، سڑک، کنواں، مہمان سرائے، تالاب وغیرہ جس سے رفاہ عام ہوتا ہے۔ ۱۲

۲ جناب ابن الارت رضی اللہ عنہ کا قرض عاص بن وائل قرشی کافر کے ذمہ باقی تھا جب جناب نے تقاضا کیا تو عاص نے اسکے جواب میں کہا کیا تم گمان نہیں کرتے کہ بہشت میں سونا اور چاندی ریشمی پوشاکیں وغیرہ نعمتیں موجود ہیں وہ بولے بے شک ہیں۔ عاص نے کہا تو بس میرے تمہارے وعدہ کی جگہ بہشت ہی رہے وہاں مجھ سے لے لینا۔ واللہ! میں تم سے وہاں دنیا کی نسبت بہتر جگہ میں ہونگا اور مال و اولاد بھی زیادہ ہوگی۔ اسی کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿۷۹﴾ وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَ

لیتے ہیں اور اس کیلئے اور زیادہ عذاب بڑھاتے جاتے ہیں۔ اور جو (مال و اولاد کی نسبت) بک رہا ہے ہم ہی اس کے

يَاْتِيْنَا فَرْدًا ﴿۸۰﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا

مالک ہو بیٹھیں گے۔ اور یہ ہمارے پاس تنہا (بیک بینی و دوگوش) آئیگا۔ اور ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر

لَهُمْ عِزًّا ﴿۸۱﴾ كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ

دوسرے معبود بنا رکھے ہیں تاکہ وہ انکی عزت کے باعث ہوں۔ ہرگز نہیں (بلکہ) وہ معبود خود انکی عبادت سے انکار کرینگے اور اُلٹے انکے

ضِدًّا ﴿۸۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ

دشمن ہو جائیں گے۔ (اے رسولؐ) کیا تم نے اس بات کو نہیں دیکھا کہ ہم نے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے کہ وہ انہیں

تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿۸۳﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ

بہکاتے رہتے ہیں۔ تو (اے رسولؐ) تم ان کافروں پر (نزول عذاب) کی جلدی نہ کرو۔ ہم تو بس ان کے لیے (عذاب

عَدًّا ﴿۸۴﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ وَّ

کے دن) گن رہے ہیں۔ کہ جس دن پرہیزگاروں کو خدائے رحمٰن کے (اپنے) سامنے مہمانوں کی طرح جمع کریں گے اور

نَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ

گنہگاروں کو جہنم کی طرف پیاسے (جانوروں) کی طرح ہنکائیں گے۔ (اس دن) یہ لوگ سفارش پر (بھی)

الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾ وَ

قادر نہ ہونگے۔ مگر (ہاں) جس شخص نے خدا سے (سفارش کا) اقرار لے لیا ہو۔ اور

قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۸﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ﴿۸۹﴾

(یہودی) لوگ کہتے ہیں کہ خدا نے (عزیر) کو بیٹا بنا لیا ہے۔ (اے رسولؐ تم کہہ دو کہ) تم نے اتنی بڑی سخت بات (اپنی طرف

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ

سے گھڑ لی) ہے کہ قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں، اور زمین شگافتہ ہو جائے۔ اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر

الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾ وَمَا

گر پڑیں۔ اس بات سے کہ ان لوگوں نے خدا کے لیے بیٹا قرار دیا ہے۔ حالانکہ خدا

يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿۹۲﴾ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي

کے لیے یہ کسی طرح شایاں نہیں کہ وہ (کسی کو) اپنا بیٹا بنائے۔ سارے آسمان و زمین میں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿۹۳﴾ لَقَدْ

جتنی چیزیں ہیں سب کی سب خدا کے سامنے بندہ ہی بن کر آ موجود ہوتی ہیں۔ اس نے یقیناً ان

اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿۹۴﴾ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

سب کو اپنے (علم کے) احاطہ میں گھیر لیا ہے اور سب کو اچھی طرح گن لیا ہے۔ اور یہ سب کے سب اس کے

فَرْدًا ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ

سامنے قیامت کے دن اکیلے (اکیلے) حاضر ہوں گے۔ بیشک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے



لہ بعض احادیث میں ہے کہ عہد و پیمان سے مراد دوستی دوازدہ امامؑ کی ہے۔ وہی شخص ہی سفارش کر سکے گا جو آئمہ سے دوستی رکھتا ہو اور اسی کی مزید وہ روایت ہے جو حاشیہ ۳۷۳ میں بیان کی گئی ہے۔ ۱۲

بقیہ ص ۳۶۹

دعا سے بارش ہوئی۔ آپ ہمیشہ روزہ رکھتے اور اس قدر عبادت کرتے تھے کہ فرشتوں کو حیرت ہوتی۔ ایک مرتبہ ملک الموت باجازت خدا آپ کی زیارت کو آئے۔ تو آپ نے فرمایا تم میری رُوح قبض کرو تاکہ اس کی تلخی معلوم کروں۔ ملک الموت نے آپ کی رُوح قبض کی۔ پھر اسے داخل بدن کر دیا۔ اس وقت آپ نے فرمایا تم مجھ کو آسمان پر لے چلو اور دوزخ بہشت کی سیر کرا دو۔ غرض آسمان پر گئے، اور دوزخ پر سے ہوتے ہوئے بہشت میں پہنچے۔ جب سیر کر چکے تو ملک الموت نے کہا۔ اب چلیے میں آپ کو زمین پر پہنچا دوں اس پر خدا کا حکم ہوا۔ اے ملک الموت اب انہیں یہیں رہنے دو کیونکہ دنیا کی تکلیف موت کی سختی اُٹھا چکے۔ دوزخ پر سے گزر چکے۔ یہی مطلب ہے قول خدا ورفعنہ مکانا علیا کا۔ ۱۲

[illegible]

خدا کی اولاد کسی طرح ممکن نہیں ہو سکتی

لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ

عنقریب خدا انکی محبت لے لوگوں پر فرض کردیگا۔ بیشک ہم نے اس فرض محبت کو تمہاری زبان کے ذریعہ سے سہل کردیا ہے

الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ۝ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ

تاکہ تم اس کے ذریعے پرہیزگاروں کو جنت کی خوشخبری دو اور (عرب کی) جھگڑالو قوم کو عذاب خدا سے ڈراؤ اور ہم نے ان سے

قَرْنٍ ۭ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝ ع ۶

پہلے کتنی جماعتوں کو ہلاک کرڈالا۔ بھلا تم ان میں سے کسی کو کہیں دیکھتے ہو یا اس کی کچھ بھنک بھی سنتے ہو۔

## (۲۰) سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ (۴۵)

اٰیاتہا ۱۳۵ رکوعاتہا ۸

سورۂ طٰہٰ[3] مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو پینتیس آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

طٰهٰ ۝ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۝ اِلَّا تَذْكِرَةً

(اے طٰہٰ[4] (رسول اللہ) ہم نے تم پر قرآن اس لیے نازل نہیں کیا کہ تم اس قدر مشقت اٹھاؤ۔ مگر جو شخص (خدا سے)

لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ

ڈرتا ہے۔ اس کے لیے نصیحت (قرار دیا) ہے (یہ) اس ذات کی طرف سے نازل ہوا جس نے زمین اور اونچے اونچے

الْعُلٰى ۝ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

آسمانوں کو پیدا کیا۔ وہ رحمٰن ہے جو عرش پر (حکمرانی کے لیے) آمادہ و مستعد ہے۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو

وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝ وَ

کچھ زمین میں ہے۔ اور جو کچھ دونوں کے بیچ میں ہے اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے۔ غرض (سب کچھ اسی) کا ہے

اِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ۝ اَللّٰهُ لَآ

اور اگر تو پکار کر بات کرے (تو بھی آہستہ کرے تو بھی) وہ یقیناً بھید اور اس سے زیادہ پوشیدہ چیز کو جانتا ہے۔ اللہ وہ معبود

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۝ وَهَلْ اَتٰىكَ

ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اچھے (اچھے) اسی کے نام ہیں۔ اور (اے رسولؐ) کیا تم تک موسیٰؑ

حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا

کی خبر پہنچی ہے۔ کہ جب انہوں نے دور سے آگ دیکھی تو اپنے گھر[5] کے لوگوں

اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ

سے کہنے لگے کہ تم لوگ (ذرا یہیں ٹھہرو) میں نے آگ دیکھی ہے کیا عجب ہے کہ میں (وہاں جاکر) اس میں

عَلَى النَّارِ هُدًى ۝ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ۝ اِنِّىْٓ

سے ایک انگارا تمہارے پاس لے آؤں یا آگ کے پاس کسی راہ کا پتہ پا جاؤں پھر جب[6] موسیٰ آگ کے پاس آئے

اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ

تو انہیں آواز آئی کہ اے موسیٰ میں ہی تمہارا پروردگار ہوں تو تم اپنی دونوں جوتیاں اتار ڈالو کیونکہ تم (اس وقت) طویٰ (نامی)



رسول کو مشقت عبادت کی ممانعت ۔ خدا ہی کے نام اچھے ہیں ۔ حضرت موسیٰؑ کا قصہ

[1] ابن مردویہ اور دیلمی نے براء سے روایت کی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا کہ اے علی کہو خداوندا اپنی بارگاہ میں میرے لیے عہد و پیمان اور محبت قرار دے اور مومنین کے دل میں میری محبت قائم کر۔ اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اور ابن عباس اور خود حضرت علیؑ سے بھی یہ روایت منقول ہے۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۴ ص ۲۸۷ سطر ۱۱ مطبوعہ مصر اور مواہب لدنیہ صواعق محرقہ ص ۱۰۲ وغیرہ ۱۲

[2] بعض لوگوں نے یسرناہ میں (ہ) کا مرجع قرآن مجید کو قرار دیا ہے لیکن میں نے اسکا مرجع سیجعل کو قرار دے کر ترجمہ کیا ہے اور میرے اس ترجمہ کا مستمسک امام جعفر صادق علیہ السلام کی وہ حدیث ہے جو البرہان ص ۶۶۹ میں مرقوم ہے (ن۔ ح)

[3] اس سورۃ کے امور مذکورہ ہیں۔ حضرت رسولؐ کی فضیلت اور ان کو مشقت عبادت سے ممانعت حضرت موسیٰؑ کا تفصیلی قصہ اور اس سے نتائج۔ قرآن کی حقیقت قیامت کا حال۔ حضرت رسولؐ کی وحی میں جلدی اور اس کی فہمائش۔ حضرت آدمؑ کا قصہ جس نے خدا سے منہ پھیرا وہ قیامت میں اندھا محشور ہوگا۔ نماز پنجگانہ کے اوقات اپنے اہل کو نماز کا حکم اور مشرکین کا اعتراض و جواب وغیرہ ۱۲

[4] حضرت رسول کا نام ہے اور اس کے معنی طالب و ہادی حق کے ہیں بعض کہتے ہیں کہ طٰہٰ اس سورۃ کا نام ہے بعض کہتے ہیں۔ قرآن کا بعض خدا کا نام بتاتے ہیں اور بعض طا سے طیب اور ہا سے مکہ مراد لیتے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ طا کے ۹ اور ہا کے پانچ کل ۱۴ ہوئے اس سے چہاردہ معصومینؑ مراد ہیں اور واقعہ اس کا یہ ہے کہ حضرت رسولؐ ابتدائے اعلان رسالت میں علاوہ فرائض نبوت کے عبادت میں بھی بہت مشقت کرتے تھے۔ دس برس تک پنجوں کے بل کھڑے ہو کر رات رات بھر نماز پڑھی حتیٰ کہ آپ کے پاؤں سوج گئے اور رنگ زرد ہوگیا اس بنا پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور آپ کو

باقی صفحہ ۳۸۰ پر

حضرت موسیٰؑ کا پہلی دفعہ خدا سے ہمکلام ہونا

طُوًى ﴿١٢﴾ وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿١٣﴾ اِنَّنِيْٓ اَنَا

پاکیزہ چٹیل میدان میں ہو۔ اور میں نے تم کو (پیغمبری کے واسطے) منتخب کیا ہے تو جو کچھ تمہاری طرف وحی کی جاتی ہے اسے

اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴿١٤﴾

کان لگا کے سنو (ہمیں شک نہیں کہ) میں ہی وہ اللہ ہوں کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت کرو اور میری یاد کیلئے

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا

نماز (برابر) پڑھا کرو۔ (کیونکہ) قیامت ضرور آنیوالی ہے۔ اور میں اسے لامحالہ چھپائے رکھونگا تاکہ ہر شخص (اس کے خوف سے

تَسْعٰى ﴿١٥﴾ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَ

نیکی کرے، اور جیسی کوشش کی ہے اس کا اسے بدلہ دیا جائے تو دیکھیں، ایسا نہ ہو کہ جو شخص اسے دل سے نہیں مانتا

اتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿١٦﴾ وَ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿١٧﴾

اور اپنی نفسانی خواہش کے پیچھے پڑا ہے وہ تمہیں اس (فکر) سے روک دے تو تم تباہ ہو جاؤ گے اور اے موسیٰ یہ تمہارے

قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَ اَهُشُّ بِهَا عَلٰى

داہنے ہاتھ میں کیا چیز ہے۔ عرض کی یہ تو میری لاٹھی ہے میں اس پر سہارا کرتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر درختوں کی،

غَنَمِيْ وَ لِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿١٨﴾ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿١٩﴾

پتیاں جھاڑتا ہوں۔ اور اس میں میرے اور بھی مطلب ہیں۔ فرمایا اے موسیٰ اسکو ذرا زمین پر ڈال تو دو۔

فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿٢٠﴾ قَالَ خُذْهَا وَ لَا

موسیٰ نے اسے ڈال دیا تو فوراً وہ سانپ بن کر دوڑنے لگا۔ (یہ دیکھ کر موسیٰ بھاگے تو) فرمایا کہ تم اسے پکڑ لو

تَخَفْ ٚ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿٢١﴾ وَ اضْمُمْ يَدَكَ

اور ڈرو نہیں میں ابھی اسکی پہلی سی صورت پھر کیے دیتا ہوں۔ اور اپنے ہاتھ کو سمیٹ کر اپنے بغل

اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ﴿٢٢﴾

میں تو کر لو (پھر دیکھو کہ) وہ کسی بیماری کے بغیر سفید چمکتا دمکتا ہوا نکلے گا (یہ) دوسرا معجزہ ہے۔

لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿٢٣﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ

تاکہ ہم تم کو اپنی (قدرت کی) بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں۔ اب تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے بہت

حضرت موسیٰؑ کی طرح حضرت رسولؐ کی دعا

طَغٰى ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾ وَ يَسِّرْ لِيْٓ

سر اٹھایا ہے۔ موسیٰ نے عرض کی پروردگار (میں تو جاتا ہوں مگر) تو میرے لیے میرے سینہ کو کشادہ فرما (دلیر بنا)

اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾ وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾

اور میرا کام میرے لیے آسان کر دے اور میری زبان سے لکنت کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ لیں۔

وَ اجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهٖٓ

اور میرے کنبہ والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر (بوجھ بٹانے والا) بنا دے۔ اس کے ذریعہ سے

اَزْرِيْ ﴿٣١﴾ وَ اَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٣٢﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٣﴾

میری پشت مضبوط کر دے اور میرے کام میں اسکو میرا شریک بنا تاکہ ہم دونوں (ملکر) کثرت سے تیری تسبیح کریں۔

لہ ابن مردویہ خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے اسماء بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت رسولؐ کو ثبیر (مکہ میں ایک پہاڑ ہے) کے مقابلہ میں دیکھا کہ آپ فرما رہے تھے کہ خداوندا میں بھی تجھ سے وہی سوال کرتا ہوں جو میرے بھائی موسیٰؑ نے کیا تھا کہ میرے سینے کو کشادہ فرما اور میرا کام میرے لیے آسان کر اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھیں۔ اور میرے اہل بیت سے میرے بھائی علی کو میرا وزیر بنا اور اس کے ذریعہ سے میری پشت مضبوط کر اور میرے کام میں اس کو میرا شریک بنا تاکہ ہم دونوں کثرت سے تیری تسبیح کریں اور کثرت سے یاد کریں۔ تو تو ہماری حالت دیکھ ہی رہا ہے۔ دیکھو تفسیر در منثور جلد ۴ صفحہ ۲۹۵ سطر ۱۷ مطبوعہ مصر ۱۲

وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ۝٣٤ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ۝٣٥ قَالَ قَدْ
اور کثرت سے تیری یاد کریں۔ تو تو ہماری حالت دیکھ ہی رہا ہے۔ فرمایا اے موسیٰ
اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ۝٣٦ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً
تمہاری سب درخواستیں منظور کی گئیں۔ اور ہم تو تم پر ایک بار اور احسان کر
اُخْرٰٓى ۝٣٧ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ۝٣٨ اَنِ اقْذِفِيْهِ
چکے ہیں۔ جب ہم نے تمہاری ماں کو الہام کیا جو آپ تمہیں وحی کے ذریعہ سے بتایا جاتا ہے کہ تم اسے (موسیٰ کو)
فِى التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِى الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ
صندوق میں رکھ کر صندوق کو دریا میں ڈال دو پھر دریا اسے دھکیل کے کنارے ڈال دے گا کہ مرے لئے کو میرا
يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّىْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً
دشمن اور موسیٰ کا دشمن (فرعون) اُٹھا لے گا اور میں نے تم پر اپنی محبت کا (پرتو) ڈال دیا کہ جو
مِّنِّىْ ۚ۬ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِىْ ۝٣٩ اِذْ تَمْشِىْٓ اُخْتُكَ
دیکھتا پیار کرتا) تاکہ تم میری خاص نگرانی میں پالے پوسے جاؤ۔ (اسوقت) جب تمہاری بہن چلی (اور فرعون کے گھر میں آ کر)
فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى
کہنے لگی کہ کہو تو میں تمہیں ایک دایہ بتاؤں کہ جو اسے اچھی طرح پالے۔ تو (اس تدبیر سے) ہم نے پھر تم کو تمہاری ماں کے
اُمِّكَ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۬ؕ وَقَتَلْتَ نَفْسًا
پاس پہنچا دیا تاکہ انکی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور (تمہاری جدائی پر) کُڑھے نہیں۔ اور تم نے ایک شخص ١ (قبطی) کو مار
فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۬ؕ قف فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِىْٓ
ڈالا تھا اور سخت پریشان تھے) تو ہم نے تم کو اس غم سے نجات دی اور ہم نے تمہارا اچھی طرح امتحان لیا پھر تم کئی برس
اَهْلِ مَدْيَنَ ۬ۙ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ۝٤٠ وَ
تک مدین کے لوگوں میں جا کر رہے۔ (اے موسیٰ) پھر تم اس حد پر پہنچ گئے (جو تبلیغ رسالت کے لیے) مقدر تھی۔ اور
اصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِىْ ۝٤١ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِىْ
میں نے تم کو اپنی رسالت کے واسطے چُن لیا۔ تم اپنے بھائی سمیت ہمارے معجزے لے کر جاؤ اور دیکھو میری یاد
وَلَا تَنِيَا فِىْ ذِكْرِىْ ۝٤٢ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝٤٣
میں سستی نہ کرنا۔ تم دونوں فرعون کے پاس ٢ جاؤ بیشک وہ بہت سرکش ہو گیا ہے۔
فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۝٤٤ قَالَا
پھر اس سے (جاکر) نرمی سے باتیں کرو تاکہ وہ نصیحت مان لے یا ڈر جائے۔ دونوں نے عرض
رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ۝٤٥ قَالَ
کی۔ اے ہمارے پالنے والے ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ ہم پر زیادتی (نہ) کر بیٹھے یا اور زیادہ سرکشی کر بیٹھے۔ فرمایا تم ڈرو
لَا تَخَافَآ اِنَّنِىْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ۝٤٦ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ
نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں (اور سب کچھ) سنتا اور دیکھتا ہوں۔ غرض تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور

موسیٰ پر خدا کا احسان جتانا

١ اس کا قصہ یہ ہے، کہ حضرت موسیٰ کی سواری جا رہی تھی کہ دیکھا ایک قبطی فرعون کی قوم کا آدمی ایک بنی اسرائیل کو گرفتار کیے کھینچتے ہے اس نے موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کی۔ آپ نے سفارش کی۔ اس نے نہ مانا۔ آخر موسیٰ نے ایک گھونسہ مارا کہ وہ قبطی مرگیا۔ دوسرے دن موسیٰ جا رہے تھے۔ دیکھا وہی شخص دوسرے قبطی سے لڑ رہا ہے پھر اس نے فریاد کی وہ قبطی بولا کیا مجھے بھی مار ڈالوگے۔ اسی وقت یہ خبر معلوم ہوئی کہ فرعون انکے قتل کی فکر میں ہے تو آپ کو حکم خدا ہوا تم مدین کو ہجرت کر جاؤ۔ آپ چلے گئے۔ ہجرت کا قصہ سورت قصص میں بیان ہوگا۔ ١٢

٢ یہ حکم سنتے ہی اپنے عیال کی خبر بھی نہ لی اور مصر کو روانہ ہوئے۔ ادھر حضرت ہارون کو الہام ہوا یہ استقبال کو نکلے مصر سے باہر دونوں ملے اور پھر اپنے کام میں مشغول ہو گئے اُدھر ان کی بیوی وہاں دو روز تک ان کی منتظر رہیں۔ تیسرے دن مدین کے کچھ لوگ آئے اور انکو پہچان کر حضرت شعیب کے پاس پہنچا دیا۔ ١٢

حضرت موسیٰ کی نبوت

إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ۵ وَلَا

کہو کہ ہم آپکے پروردگار کے رسول ہیں تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے اور انہیں ستایئے نہیں ہم

تُعَذِّبْهُمْ ۖ قَدْ جِئْنَٰكَ بِـَٔايَةٍ مِّن رَّبِّكَ ۖ وَٱلسَّلَٰمُ عَلَىٰ

آپکے پاس آپ کے پروردگار کا معجزہ لے کر آئے ہیں اور جو راہ راست کی پیروی کرے اسی کے

مَنِ ٱتَّبَعَ ٱلْهُدَىٰٓ ۝۴۷ إِنَّا قَدْ أُوحِىَ إِلَيْنَآ أَنَّ ٱلْعَذَابَ

لیے سلامتی ہے۔ ہمارے پاس خدا کی طرف سے یہ وحی نازل ہوئی ہے کہ یقیناً عذاب اسی شخص پر ہے

عَلَىٰ مَن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝۴۸ قَالَ فَمَن رَّبُّكُمَا يَٰمُوسَىٰ ۝۴۹

جو (خدا کی آیتوں کو) جھٹلائے اور (اسکے حکم سے) منہ موڑے۔ (غرض گئے اور کہا) فرعون نے پوچھا اے موسیٰ آخر تم دونوں کا

قَالَ رَبُّنَا ٱلَّذِىٓ أَعْطَىٰ كُلَّ شَىْءٍ خَلْقَهُۥ ثُمَّ هَدَىٰ ۝۵۰

پروردگار کون ہے؟ موسیٰ نے کہا ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کیلئے (مناسب) صورت عطا فرمائی پھر اسی نے زندگی بسر

قَالَ فَمَا بَالُ ٱلْقُرُونِ ٱلْأُولَىٰ ۝۵۱ قَالَ عِلْمُهَا عِندَ

کرنے کے طریقے بتائے ہیں۔ فرعون نے پوچھا بھلا اگلے لوگوں کا حال (تو بتاؤ کہ) کیا ہوا؟ موسیٰ نے کہا ان باتوں کا علم

رَبِّى فِى كِتَٰبٍ ۖ لَّا يَضِلُّ رَبِّى وَلَا يَنسَى ۝۵۲ ٱلَّذِى

میرے پروردگار کے پاس ایک کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھا ہوا) ہے۔ میرا پروردگار نہ بھٹکتا ہے نہ بھولتا ہے۔ وہ وہی

جَعَلَ لَكُمُ ٱلْأَرْضَ مَهْدًا وَسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا

ہے جس نے تمہارے (فائدہ کے واسطے) زمین کو بچھونا بنایا اور تمہارے لیے اسمیں راہیں نکالیں اور اسی نے آسمان

وَأَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجْنَا بِهِۦٓ أَزْوَٰجًا مِّن

سے پانی برسایا۔ پھر (خدا فرماتا ہے) کہ ہم ہی نے اس پانی کے ذریعہ سے مختلف قسموں کی گھاسیں نکالیں (تاکہ)

نَّبَاتٍ شَتَّىٰ ۝۵۳ كُلُوا۟ وَٱرْعَوْا۟ أَنْعَٰمَكُمْ ۗ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ

تم خود بھی کھاؤ اور اپنے چارپایوں کو (بھی) چراؤ۔ کچھ شک نہیں کہ اس میں عقلمندوں کے واسطے

لَـَٔايَٰتٍ لِّأُو۟لِى ٱلنُّهَىٰ ۝۵۴ ع مِنْهَا خَلَقْنَٰكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ

(قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔ ہم نے اسی زمین سے تم کو پیدا کیا اور (مرنے کے بعد) اس میں لوٹا کر لائیں

وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ۝۵۵ وَلَقَدْ أَرَيْنَٰهُ ءَايَٰتِنَا

گے۔ اور اسی سے دوسری بار (قیامت کے دن) تم کو نکال کھڑا کرینگے۔ اور ہم نے فرعون کو اپنی ساری نشانیاں دکھا

كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَأَبَىٰ ۝۵۶ قَالَ أَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ أَرْضِنَا

دیں اس پر بھی اس نے سب کو جھٹلا دیا اور نہ مانا (اور) کہنے لگا۔ اے موسیٰ کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو

بِسِحْرِكَ يَٰمُوسَىٰ ۝۵۷ فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهِۦ فَٱجْعَلْ

کہ ہمکو ہمارے ملک (مصر) سے اپنے جادو کے زور سے نکال باہر کرو۔ اچھا تو (رہو) ہم بھی تمہارے سامنے ایسا ہی جادو پیش

بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهُۥ نَحْنُ وَلَآ أَنتَ

کرتے ہیں پھر تم اپنے اور ہمارے درمیان ایک وقت مقرر کرو کہ نہ ہم اسکے خلاف کریں اور نہ تم اور (مقام بد)



فرعون و موسیٰ کی باتیں

بقیہ صـ ٣٦٥

اسی لڑکی کے ذریعہ توجہ بڑھانی چاہی مگر جب بادشاہ نے حضرت یحییٰ سے رائے پوچھی تو آپ نے فرمایا وہ تجھ پر حرام ہے ایک دن وہ بادشاہ جب نشہ میں مست تھا تو اس کمبخت عورت نے اس لڑکی کو آراستہ کر کے اس کے سامنے پیش کیا جب بادشاہ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا تو اس نے کہا اسکا مہر یحییٰ کا سر ہے۔ بادشاہ نے آپکے قتل کا حکم دیا۔ جب علماء کو خبر ہوئی تو بادشاہ سے کہا اگر انکا خون زمین پر گرے گا تو کوئی دانہ نہ اُگے گا۔ اس نے کہا انکا سر طشت میں لاؤ اور خون کنوئیں میں گراؤ۔ غرض آپ اس طرح شہید ہوئے اور آپ کا سر لایا گیا۔ اور آپ کے خون ناحق نے کنوئیں میں جوش مارا اور لوگوں نے مٹی ڈالنا شروع کی یہاں تک کہ اونچا ٹیلہ ہو گیا مگر بند نہ ہوا۔ حتیٰ کہ بخت النصر بادشاہ ہوا اور ان لوگوں کو مع بادشاہ کے ستر ہزار آدمیوں کو قتل کیا۔ ١٢

بقیہ صـ ٣٦٦

دس گیارہ سال کا تھا۔ آپ نے خرمے بھی کھائے پانی بھی چشمہ کا پیا۔ غالباً شب کا وقت تھا حکم خدا ہوا کہ تم اس کے شکریہ میں روزہ رکھو۔ غرض آپ باطمینان حضرت عیسیٰ کو گلے لگائے اپنے محراب عبادت کی طرف چلیں اور لوگ آپ کے تجسس میں نکلے تھے۔ غرض چونکہ آپ روزہ سے تھیں بات کر نہیں سکتی تھیں۔ کیونکہ اس وقت کی شریعت کا یہی حکم تھا۔ آپ سیدھی اپنی محراب میں آئیں اور لوگوں نے مع حضرت زکریا آپکو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ ١٢

مَكَانًا سُوًى ۝ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّينَةِ وَأَنْ يُحْشَرَ

ایک صاف کھلے میدان میں ہو۔ موسیٰ نے کہا تمہاری (مقابلہ کی) میعاد زینت (عید) کا دن ہے۔ اور (اس روز)

النَّاسُ ضُحًى ۝ فَتَوَلَّىٰ فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهُ ثُمَّ

سب لوگ دن چڑھے لے جمع کیے جائیں گے۔ اس کے بعد فرعون (اپنی جگہ) لوٹ گیا۔ پھر اپنے چلتر (جادو کے سامان)

أَتَىٰ ۝ قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ

جمع کرنے لگا۔ پھر (مقابلہ کو) آموجود ہوا۔ موسیٰ نے (فرعونیوں سے) کہا تمہارا ناس ہو خدا پر جھوٹی جھوٹی افتراپردازیاں

كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ ۝

نہ کرو، ورنہ وہ عذاب (نازل کرکے اس) سے تمہارا ملیا میٹ کر چھوڑے گا اور (یاد رکھو کہ) جس نے افتراپردازی کی

فَتَنَازَعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَأَسَرُّوا النَّجْوَىٰ ۝ قَالُوا

وہ یقینا نامراد رہا۔ اس پر وہ لوگ اپنے کام میں باہم جھگڑے اور سرگوشیاں کرنے لگے۔ (آخر) وہ لوگ بول اٹھے

إِنْ هَٰذَانِ لَسَاحِرَانِ يُرِيدَانِ أَنْ يُخْرِجَاكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ

یہ دونوں یقینا جادوگر ہیں اور چاہتے ہیں کہ اپنے جادو (کے زور) سے تم لوگوں کو تمہارے ملک سے نکال باہر

بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَىٰ ۝ فَأَجْمِعُوا

کریں اور تمہارے اچھے خاصے مذہب کو مٹا چھوڑیں تو تم بھی خوب اپنے چلتر (جادو وغیرہ) درست کر لو پھر

كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا ۚ وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ

پرا باندھ کے (ان کے مقابلہ میں) آپڑو۔ اور جو آج ور رہا وہی فائزالمرام رہا۔ (غرض جادوگروں

اسْتَعْلَىٰ ۝ قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّا أَنْ

نے) کہا اے موسیٰ یا تو تم ہی (اپنے جادو) پھینکو، اور یا یہ کہ پہلے جو جادو پھینکے وہ ہم ہی ہوں۔ موسیٰ نے کہا (میں

نَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَىٰ ۝ قَالَ بَلْ أَلْقُوا ۖ فَإِذَا حِبَالُهُمْ

نہیں ڈالونگا) بلکہ تم ہی (پہلے) ڈالو۔ غرض انہوں نے اپنے کرتب دکھائے) تو بس موسیٰ کو انکے جادو (کے

وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ ۝

زور) سے ایسا معلوم ہوا کہ ان کی رسیاں اور ان کی چھڑیاں دوڑ رہی ہیں۔

فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُوسَىٰ ۝ قُلْنَا لَا تَخَفْ

تو موسیٰ نے اپنے دل میں کچھ دہشت سی پائی۔ ہم نے کہا (موسیٰ سے) ڈرو نہیں

إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَىٰ ۝ وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا

یقینا تم ہی (غالب) رہو گے۔ اور تمہارے داہنے ہاتھ میں جو (لاٹھی) ہے اسے ڈال تو دو

صَنَعُوا ۖ إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ ۖ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ

کہ جو کرتب ان لوگوں نے کیے ہے۔ اسے ہڑپ کر جائے۔ کیونکہ ان لوگوں نے جو کچھ کرتب کیا وہ ایک جادوگر

حَيْثُ أَتَىٰ ۝ فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ

کی کرتب ہے اور جادوگر جہاں جائے کامیاب نہیں ہو سکتا (غرض موسیٰ کی لاٹھی نے سب ہڑپ کر لیا) یہ دیکھتے ہی وہ سب



موسیٰ کے مقابلے میں جادوگر بلائے گئے

لے دن چڑھے کی قید اس واسطے تھی، کہ آرام طلب لوگ بھی آرام خاص سے فارغ ہوکر اٹھ لیں اور سب کے سب شریک ہو سکیں۔

موسیٰ اور جادوگروں کا مقابلہ

جادوگروں کا ایمان لانا

هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى ۝٧٠ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ

جادوگر سجدے میں گر پڑے (اور) کہنے لگے کہ ہم موسیٰ اور ہارون کے پروردگار پر ایمان لائے۔ فرعون نے (ان لوگوں سے)

لَكَبِیْرُكُمُ الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ

کہا (کہ ہائیں) اس سے پہلے کہ ہم تمکو اجازت دیں تم اس پر ایمان لے آئے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ تم سب کا بڑا (گرو)

وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِیْ جُذُوْعِ

ہے جس نے تمکو جادو سکھایا ہے تو میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ دوسری طرف کے پاؤں ضرور کاٹ ڈالونگا اور تمہیں

النَّخْلِ وَ لَتَعْلَمُنَّ اَیُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبْقٰى ۝٧١ قَالُوْا

یقیناً کھجوروں کی شاخوں پر سُولی چڑھا دونگا اور اسوقت تم کو (اچھی طرح) معلوم ہو جائیگا کہ ہم (دونوں فریقوں) سے عذاب میں

لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَ الَّذِیْ

زیادہ بڑھا ہوا کون ہے اور کس کو قیام زیادہ ہے۔ جادوگر بولے کہ ایسے واضح و روشن معجزات جو ہمارے سامنے آئے ان

فَطَرَنَا فَاقْضِ مَاۤ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ

پر اور جس (خدا) نے ہمکو پیدا کیا اس پر تو ہم تم کو کسی طرح ترجیح دے نہیں سکتے۔ تو جو تجھے کرنا ہو کر گزر۔ تو بس دُنیا کی

الدُّنْیَا ۝٧٢ اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِیَغْفِرَ لَنَا خَطٰیٰنَا وَ مَاۤ اَكْرَهْتَنَا

(اسی ذراسی) زندگی پر حکومت کر سکتا ہے۔ (اور کہا) ہم تو اپنے پروردگار پر اس لیے ایمان لائے ہیں تاکہ ہمارے واسطے

عَلَیْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَ اللّٰهُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى ۝٧٣ اِنَّهٗ مَنْ

ہمارے سارے گناہ معاف کر دے اور (خاصکر) جادو (کے گناہ) جسپر تو نے ہمیں مجبور کیا تھا اور خدا ہی سب سے بہتر ہے اور

یَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا

(اسی کو) سب سے زیادہ قیام ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ جو شخص مجرم ہو کر اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہوگا تو اسکے لیے یقیناً

وَ لَا یَحْیٰى ۝٧٤ وَ مَنْ یَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ

جہنم (دھرا ہُوا) ہے جس میں نہ تو وہ مرے ہی گا اور نہ زندہ ہی رہے گا (دسکتا رہے گا) اور جو شخص اسکے سامنے ایماندار ہو کر حاضر

فَاُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۝٧٥ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ

ہو گا۔ اور اس نے اچھے اچھے کام بھی کیے ہونگے تو ایسے ہی لوگ ہیں جنکے لیے بڑے بڑے بلند رُتبے ہیں۔ وہ سدا بہار

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ

باغات ہیں جنکے نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ لوگ اسمیں ہمیشہ رہیں گے۔ اور جو (گناہ سے) پاک و پاکیزہ رہے

تَزَكّٰى ۝٧٦ وَ لَقَدْ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى ۙ۬ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ

اسکا یہی صلہ ہے۔ اور ہم نے موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ میرے بندوں (بنی اسرائیل) کو (مصر سے) راتوں

فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ

رات نکال لے جاؤ پھر دریا میں (لاٹھی مارکر) ان کیلئے ایک سُوکھی راہ نکالو (اور) تم کو نہ پیچھا کرنے کا کوئی خوف

دَرَكًا وَّ لَا تَخْشٰى ۝٧٧ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ

رہے گا اور نہ (ڈوبنے کی) کوئی دہشت۔ غرض فرعون نے اپنے لشکر سمیت ان کا پیچھا کیا۔

فَغَشِيَهُم مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿٧٨﴾ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ

پھر دریا (کے پانی کا ریلا) جیسا کچھ ان پر چھا گیا وہ چھا گیا۔ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ (کر کے)

قَوْمَهُ وَمَا هَدَىٰ ﴿٧٩﴾ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ قَدْ أَنجَيْنَاكُم

ہلاک کر ڈالا اور ان کی ہدایت نہ کی۔ اے بنی اسرائیل ہم نے تم کو تمہارے دشمن (کے

مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوَاعَدْنَاكُمْ جَانِبَ الطُّورِ الْأَيْمَنَ وَ

پنجہ) سے چھڑایا اور تم سے (کوہ) طور کے داہنے طرف کا وعدہ کیا اور ہم ہی نے

نَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ ﴿٨٠﴾ كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ

تم پر من و سلویٰ نازل کیا۔ اور (فرمایا) کہ ہم نے جو پاک و پاکیزہ

مَا رَزَقْنَاكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي ۖ

روزیاں تمہیں دے رکھی ہیں ان میں سے کھاؤ (پیو) اور اس میں (کسی قسم کی) شرارت نہ کرو ورنہ تم پر

وَمَن يَحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَدْ هَوَىٰ ﴿٨١﴾ وَإِنِّي

میرا غضب نازل ہو جائیگا اور (یاد رکھو کہ) جس پر میرا غضب نازل ہوا تو وہ یقیناً گمراہ (ہلاک) ہوا۔ اور جو شخص

لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ

توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرے پھر ثابت قدم رہے تو ہم اس کو ضرور بخشنے

اهْتَدَىٰ ﴿٨٢﴾ وَمَا أَعْجَلَكَ عَن قَوْمِكَ يَا مُوسَىٰ ﴿٨٣﴾

والے ہیں۔ (پھر جب موسیٰ[1] ستر آدمیوں کو لے کر چلے اور خود بڑھ آئے تو ہم نے کہا کہ) اے موسیٰ تم نے اپنی قوم سے آگے

قَالَ هُمْ أُولَاءِ عَلَىٰ أَثَرِي وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ

چلے آنے میں جلدی کیوں کی؟ عرض کی وہ بھی تو میرے پیچھے ہی پیچھے چلے آ رہے ہیں اور الٰہی میں جلدی کر کے

لِتَرْضَىٰ ﴿٨٤﴾ قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِن بَعْدِكَ

تیرے پاس اس لیے آگے بڑھ آیا تاکہ تو (مجھ سے) خوش رہے۔ فرمایا تو ہم نے تمہارے (آنے کے) بعد تمہاری قوم کا

وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿٨٥﴾ فَرَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ

امتحان لیا اور[2] سامری نے ان کو گمراہ کر چھوڑا۔ پھر (تو) موسیٰ غصہ میں بھرے پچھتائے ہوئے اپنی

غَضْبَانَ أَسِفًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ

قوم کی طرف پلٹے اور (آ کر) کہنے لگے اے میری (کم بخت) قوم کیا تم سے تمہارے پروردگار نے

وَعْدًا حَسَنًا ۚ أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ أَمْ أَرَدتُّمْ

ایک اچھا وعدہ (توریت دینے کا) نہ کیا تھا۔ تو کیا تمہارے وعدے میں عرصہ لگ گیا یا تم

أَن يَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُم

نے یہ چاہا کہ تم پر تمہارے پروردگار کا غضب ٹوٹ پڑے۔ تم نے میرے وعدہ (خدا کی پرستش)

مَّوْعِدِي ﴿٨٦﴾ قَالُوا مَا أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا

کے خلاف کیا وہ لوگ کہنے لگے ہم نے آپ کے وعدہ کے خلاف نہیں کیا بلکہ (بات یہ ہوئی کہ فرعون کی) قوم



بنی اسرائیل کا مصر سے نکلنا

[1] عبداللہ ابن حجر عسقلانی نے صواعق محرقہ میں روایت کی ہے کہ ثابت البنانی نے کہا کہ اهتدی الی ولایۃ اهلبیتہ حضرت رسولؐ کے اہلبیت کی ولایت کی ہدایت پائے۔ دیکھو صواعق محرقہ قلمی آیت ۸ فضائل۔ ۱۲

[2] یہ بھی بنی اسرائیل میں تھا۔ اور جس وقت فرعون کے حکم سے لڑکے قتل کیے جاتے تھے۔ یہ بھی پیدا ہوا تھا اور اس کی ماں نے اس کو فوراً دریائے نیل کے کنارے ایک جزیرے میں ڈال دیا تھا۔ خدا نے حضرت جبرائیلؑ کو اس کی پرورش کا حکم دیا۔ اس وجہ سے وہ حضرت جبرائیلؑ کی ظاہری صورت کو پہچانتا تھا۔ اور چونکہ حضرت موسیٰؑ سے سن چکا تھا کہ مرکب حضرت جبرائیلؑ کے سم کے نیچے کی خاک جس چیز پر ڈال دو بولنے لگتی ہے۔ جس روز حضرت جبرائیلؑ فرعون کو غرق کرنے آئے تھے تھوڑی سی خاک اٹھا کر رکھ چھوڑی اور جب حضرت موسیٰؑ کوہ طور پر گئے تو اس نے حضرت ہارونؑ سے کہا کہ ہم لوگوں نے جو زیور قبطیوں سے لیا تھا اس میں سے کچھ باقی ہے اور اس میں تصرف جائز نہیں۔ اور بنی اسرائیل اس کو خرید و فروخت کرتے ہیں۔ آپ حکم دیجیے کہ سب کو جمع کر کے جلا ڈالیں۔ حسب الحکم سب زیور غار میں رکھ کر جلا ڈالے گئے اور سامری فن زرگری میں بہت مشاق تھا۔ ایک قالب بنا کر اس میں گلے ہوئے زیور ڈال دیئے۔ ایک بچھڑے کی صورت بن گئی۔ اس پر وہ خاک ڈال دی، وہ بولنے لگا۔ اس نے لوگوں کو دھوکا دیا اور گوسالہ پرستی شروع کرا دی۔ ۱۲

موسیٰؑ کا کوہ طور پر جانا

بنی اسرائیل کو سامری نے گمراہ کر دیا

وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا

کے زیور کے بوجھے جو (مصر سے نکلتے وقت) ہم پر لادے گئے تھے ان کو ہم لوگوں نے (سامری نے

فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ۝٨٧ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا

کہنے سے آگ میں) ڈالدیا پھر اسی طرح سامری نے بھی ڈالدیا۔ پھر (سامری) نے ان لوگوں کے لیے (اسی زیور سے)

جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۥ

ایک بچھڑے کی صورت بنائی جس کی آواز بھی بچھڑے کی سی تھی۔ اس پر بعض لوگ کہنے لگے یہی تمہارا (بھی)

فَنَسِيَ ۝٨٨ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۥ وَّلَا

معبود ہے اور موسیٰ کا معبود ہے۔ مگر وہ بھول گیا ہے۔ بھلا ان لوگوں کو اتنی بھی نہ سوجھی کہ یہ بچھڑا نہ تو ان لوگوں کو پلٹ کر ان

يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۝٨٩ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ

کی بات کا جواب دیتا ہے اور نہ انکا ضرر ہی اسکے ہاتھ ہے اور نہ نفع۔ اور ہارونؑ نے ان سے پہلے کہا بھی تھا کہ اے

مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ

میری قوم تمہارا صرف اس کے ذریعہ سے امتحان لیا جا رہا ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار بس (خدائے)

الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ۝٩٠ قَالُوْا لَنْ

رحمٰن ہے تو تم میری پیروی کرو اور میرا کہا مانو۔ وہ لوگ کہنے لگے جب تک موسیٰ ہمارے

نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ۝٩١

پاس پلٹ کر نہ آئیں ہم تو برابر اس کی پرستش پر ڈٹے بیٹھے رہیں گے۔ موسیٰ

قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۝٩٢ اَلَّا

نے (ہارونؑ کی طرف خطاب کرکے) کہا اے ہارون جب تم نے انکو دیکھ لیا تھا کہ گمراہ ہوگئے ہیں تو تمہیں

تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ۝٩٣ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ

میری پیروی (قتال) کرنے کو کس نے منع کیا۔ تو کیا تم نے میرے حکم کی نافرمانی کی؟ ہارونؑ نے کہا اے

بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ

میرے ماں جائے (بھائی) میری داڑھی نہ پکڑیئے اور نہ میرے سر کے بال، میں تو اس سے ڈرا کہ (کہیں) آپ

بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ۝٩٤ قَالَ فَمَا

(واپس آکر یہ نہ) کہیے کہ تم نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی اور میری بات کا بھی خیال نہ رکھا۔ (تب سامری سے)

خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ۝٩٥ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ

کہنے لگے کہ او سامری! تیرا کیا حال ہے (اس نے جواب میں) کہا مجھے وہ چیز دکھائی دی جو اوروں کو نہ سوجھی۔

فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ

(جبرئیل گھوڑے پر سوار جا رہے تھے) تو میں نے جبرئیل فرشتے (کے گھوڑے) کے نشان قدم کی ایک مٹھی (خاک کی) اٹھا

سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ۝٩٦ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ

لی پھر میں نے (بچھڑے کے قالب میں) ڈال دی تو وہ بولنے لگا اور اس وقت مجھے میرے نفس نے یہی سوجھائی۔ موسیٰ



بقیہ صفحہ ۳۷۳

اس قدر مشقت سے روکا گیا۔ ۱۲

ف یہ قصہ اس وقت کا ہے جب آپ اپنی شادی سے دس برس بعد اپنی بیوی صفورا بنت شعیب کو سسرال سے رخصت کرا کے اپنی ماں کے پاس لے چلے تھے، یہاں پہنچ کر لڑکا پیدا ہوا اندھیری رات شدت کی سردی راہ سے نابلد ریوڑ الگ تتر بتر ہوئے بیوی کا یہ حال اس حالت میں طور کی طرف آگ دیکھی تو اس کی طرف بڑھے۔ ۱۲

ف جب حضرت موسیٰ آگ کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ ایک درخت میں اوپر سے نیچے تک آگ روشن ہے، اور تسبیح کی آواز آتی ہے اور ایک نور آسمان تک بلند ہے، نہ آگ درخت کو جلاتی ہے نہ درخت کا ہرا پن ختم ہوتا ہے یہ دیکھ کر ڈرے اور بیہوش ہوگئے، خدا نے ان کے قلب کو مضبوط کر دیا جب ہوش آیا تو آواز آئی یا موسیٰ! آپ نے لبیک تو کہا مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ پکارنے والا کون ہے پھر خود کہنے لگے میں نے تیری آواز سنی مگر تیری جگہ نہیں دیکھی آواز آئی میں تیرے اوپر نیچے، دائیں بائیں، آگے پیچھے ہر طرف ہوں اور تیرے نفس سے زیادہ قریب ہوں۔ تب موسیٰ سمجھے یہ خدا کا کلام ہے متوجہ ہوئے۔ ۱۲

ف جوتیاں اتارنے کا حکم دینا تو اس وجہ سے تھا کہ وہ ایک متبرک جگہ اور گویا خداوندی دربار تھا۔ وہاں جوتیاں پہن کر جانا مناسب نہ تھا یا اس وجہ سے کہ جوتیوں سے مراد لڑکے بالوں کی محبت تھی اور اس سے دل کا خالی کرنا مقصود تھا۔ یہ بالکل غلط ہے کہ مردار کھال کی جوتیاں تھیں۔ ۱۲

اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۪ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ

نے کہا چل دُور ہو تیرے لیے (اس دُنیا کی زندگی میں تو) یہ سزا ہے کہ تو کہتا پھرے گا کہ مجھے ۱؎ نہ چھونا اور تیرے

وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ؕ

چڑھ آئیگا) اور (آخرت میں بھی) یقینی تیرے لیے (عذاب کا) وعدہ ہے کہ ہرگز تجھ سے خلاف نہ کیا جائیگا اور تو اپنے معبود

لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ۝٩٧ اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ

کو تو دیکھ جس کی (عبادت) پر تو ڈٹا بیٹھا تھا کہ ہم اسے یقیناً جلا کر راکھ کر ڈالیں گے پھر اسے ہم تتر بتر کرکے دریا میں

اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝٩٨

اُڑا دینگے۔ تمہارا معبود تو بس وہی خدا ہے جس کے سوا کوئی اور معبود برحق نہیں کہ اسکا علم ہر چیز پر چھا گیا ہے۔ (اے رسول

كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ

ہم تمہارے سامنے یوں واقعات بیان کرتے ہیں جو گزر چکے ہیں اور ہم نے تمہارے پاس اپنی بارگاہ سے قرآن عطا کیا جس نے اس سے منہ پھیرا وہ قیامت

اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ۝٩٩ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ

کیدن یقیناً اپنے بُرے اعمال کا بوجھ اٹھائیگا اور اسی حال میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور کیا ہی بُرا بوجھ ہے جو قیامت

يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ۝١٠٠ خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ؕ وَسَآءَ

کے دن یہ لوگ اٹھائے ہوں گے۔ جس دن صُور پھونکا جائے گا اور ہم

لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ۝١٠١ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَ

اسدن گنہ گاروں کو (ان کی) آنکھیں نیلی (اندھی) کرکے (اپنے سامنے) جمع

نَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۝١٠٢ يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ

کریں گے (اور) آپس میں چپکے چپکے کہتے ہوں گے کہ (دُنیا یا قبر میں)

اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ۝١٠٣ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ

ہم لوگ (بہت سے بہت) تو بس دس دن ٹھہرے ہونگے۔ جو کچھ یہ لوگ (اُس دن) کہیں گے ہم خوب جانتے

اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ۝١٠٤

ہیں کہ جو ان میں سب سے زیادہ ہوشیار ہو گا بول اُٹھے گا کہ تم تو بس (بہت سے بہت) ایک دن ٹھہرے ہو گے۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ۝١٠٥

اور (اے رسولؐ) تم سے لوگ پہاڑوں کے بارے میں پوچھا کرتے ہیں (کہ قیامت کے دن کیا ہونگے) تو تم کہہ دو کہ

فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝١٠٦ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ

میرا پروردگار بالکل ریزہ ریزہ کرکے اڑا دیگا۔ اور زمین کو ایک چٹیل میدان کر چھوڑے گا کہ (اے شخص) نہ تو

اَمْتًا ۝١٠٧ يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَ

تو اس میں موڑ دیکھے گا۔ اور نہ اونچ (نیچ) اس دن لوگ ایک پکارنے والے (اسرافیل کی آواز) کے پیچھے (اس طرح

خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ۝١٠٨

سیدھے) دوڑ پڑیں گے کہ اسمیں کچھ بھی کجی نہ ہو گی۔ اور آوازیں اُسدن خدا کے سامنے (اسطرح) گھگھیا جائینگی کہ تو گنگناہٹ



قرآن کی حقیقت

قیامت کا حال

۱؎ کیونکہ اسے حضرت موسیٰ کی بددُعا کی وجہ سے لوگوں کے بدن کی گرمی سے بخار چڑھ آتا تھا۔ اور اس وجہ سے وہ خود اچھوت بنا ہوا لوگوں سے بھاگتا۔ اپنی جان بچائے پھرتا تھا اور یہی حال اس کی اولاد کا بھی رہا اور شاید اب تک مصر و شام میں موجود ہیں جیسا کہ بعض علماء نے لکھا ہے۔ اگرچہ حضرت موسیٰؑ نے اُسے جان ہی سے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا مگر خود خدا نے سفارش کی کہ یہ سخی ہے اسے چھوڑ دو۔ ۱۲

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ

اس دن کسی کی سفارش کام نہ آئیگی مگر جسکو خدا نے اجازت دی ہو اور اس کا بولنا پسند کرے جو

وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا

کچھ ان لوگوں کے سامنے ہے۔ اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے (غرض سب کچھ) وہ جانتا ہے اور یہ لوگ

خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ﴿١١٠﴾ وَعَنَتِ الْوُجُوهُ

اپنے علم سے اس پر حاوی نہیں ہو سکتے۔ اور (قیامت میں) ساری (خدائی کے)

لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١١﴾ وَمَن

منہ زندہ پائندہ خدا کے سامنے جھک جائیں گے اور جس نے ظلم کا بوجھ (اپنے سر پر) اٹھایا وہ یقیناً ناکام رہا

يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا

اور جس نے اچھے اچھے کام کیے اور وہ مومن بھی ہے تو اس کو نہ کسی طرح کی بے انصافی کا ڈر ہے۔

وَلَا هَضْمًا ﴿١١٢﴾ وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَ

اور نہ کسی نقصان کا۔ ہم نے اس کو اسی طرح عربی زبان کا قرآن نازل فرمایا اور اس میں عذاب

صَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ

کے طرح طرح کے وعدے بیان کیے۔ تاکہ یہ لوگ پرہیزگار بنیں یا ان کے مزاج میں عبرت پیدا

يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٣﴾ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۗ وَلَا

کر دے پس (دو جہان کا) سچا بادشاہ خدا برتر و اعلیٰ ہے۔ اور (اے رسولؐ) قرآن (کے پڑھنے)

تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَىٰ إِلَيْكَ وَحْيُهُ ۖ

میں اس سے پہلے کہ تم پر اس کی وحی پوری کر دی جائے[1] جلدی نہ کرو اور دعا کرو کہ اے میرے

وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا ﴿١١٤﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ

پالنے والے میرے علم کو اور زیادہ فرما۔ اور ہم نے آدم سے پہلے ہی عہد لے لیا تھا کہ اس

مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا ﴿١١٥﴾ وَإِذْ قُلْنَا

درخت کے پاس نہ جانا) تو آدمؑ نے اسے ترک کر دیا اور ہم نے ان میں ثبات و استقلال نہ پایا۔ اور جب ہم نے

لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ ﴿١١٦﴾

فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر شیطان نے انکار کیا۔

فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا

تو ہم نے (آدمؑ سے) کہا اے آدم یہ یقینی تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے تو کہیں تم دونوں

يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَىٰ ﴿١١٧﴾ إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ

کو بہشت سے نکلوا نہ چھوڑے تو تم (دنیا کی) مصیبت میں پھنس جاؤ۔ کچھ شک نہیں کہ (بہشت میں)

فِيهَا وَلَا تَعْرَىٰ ﴿١١٨﴾ وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا

تمہیں یہ (آرام) ہے کہ نہ تو تم یہاں بھوکے رہوگے اور نہ ننگے اور نہ یہاں پیاسے رہوگے اور نہ



وحی میں جلدی نہ کرو

[1] جب حضرت رسولؐ پر وحی نازل ہوتی تو اس خیال سے کہ شاید وحی کا کوئی لفظ دھیان سے جاتا رہے بعض الفاظ کو جبرائیل کے ساتھ دہرانے لگتے۔ اور اس وجہ سے جبرئیل کو ادائے وحی میں اشتباہ ہوتا، اس بنا پر یہ آیت نازل ہوئی اور اسی سے ربط دے کر حضرت آدم کا قصہ شروع کر دیا جس سے مقصود یہ ہے کہ انسان فطرتاً جلد باز اور غیر مستقل ہے اور اسی کو دوسری جگہ یوں فرمایا ہے۔ خلق الانسان عجولا۔

حضرت آدمؑ کا قصہ

تَضْحٰى ۝١١٩ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰاٰدَمُ هَلْ

دھوپ کھاؤ گے لے تو شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا (اور) کہا اے آدمؑ کیا میں

اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَ مُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ۝١٢٠ فَاَكَلَا

تمہیں ہمیشگی (کی زندگی) کا درخت اور وہ سلطنت جو کبھی زائل نہ ہو بتا دوں۔ چنانچہ دونوں

مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا

میاں بیوی نے اسی میں سے کچھ کھایا تو ان کا آگا پیچھا ان پر ظاہر ہو گیا اور دونوں بہشت کے

مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؗ وَ عَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۝١٢١ ثُمَّ

(درخت کے) پتے اپنے آگے پیچھے پر چپکانے لگے اور آدمؑ نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی تو (وہ اپنے مطلوب سے) بے راہ ہو

اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَ هَدٰى ۝١٢٢ قَالَ اهْبِطَا

گئے) اس کے بعد ان کے پروردگار نے برگزیدہ کیا پھر انکی توبہ قبول کی اور انکی ہدایت کی۔ فرمایا کہ تم دونوں بہشت

مِنْهَا جَمِيْعًۢا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ

سے نیچے اتر لے جاؤ تم میں سے ایک کا ایک دشمن ہے پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو

مِّنِّيْ هُدًى ۙ۬ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَ لَا

(تم اس کی پیروی کرنا) کیونکہ جو شخص میری ہدایت پر چلے گا نہ تو وہ گمراہ ہو گا اور نہ مصیبت میں

يَشْقٰى ۝١٢٣ وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً

پھنسے گا۔ اور جس شخص نے میری یاد سے منہ پھیر لیا۔ تو اس کی زندگی بہت تنگی میں بسر ہو گی اور

ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝١٢٤ قَالَ رَبِّ

ہم اس کو قیامت کے دن اندھا (بنا کے) اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا الٰہی! میں

لِمَ حَشَرْتَنِيْۤ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۝١٢٥ قَالَ

(دُنیا میں) آنکھ والا تھا تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا۔ خدا فرمائے گا

كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ

ایسا ہی (ہونا چاہئیے) ہماری آیتیں بھی تیرے پاس آئی تھیں تو تو انہیں بھلا بیٹھا۔ اور اسی طرح آج

تُنْسٰى ۝١٢٦ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَ لَمْ يُؤْمِنْۢ

تو بھی بھلا دیا جائیگا۔ اور جس نے (حد سے) تجاوز کیا۔ اور اپنے پروردگار کی آیتوں پر ایمان نہ لایا

بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَ اَبْقٰى ۝١٢٧ اَفَلَمْ

اس کو ایسا ہی بدلہ دیں گے۔ اور آخرت کا عذاب تو یقینی بہت سخت اور بہت دیر پا ہے۔ تو کیا ان

يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ

(اہل مکہ) کو اس (خدا) نے یہ نہیں بتا دیا تھا کہ ہم نے انکے پہلے کتنے لوگوں کو ہلاک کر ڈالا جن

فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ۝١٢٨ ع

کے گھروں میں یہ لوگ چلتے پھرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اسمیں عقلمندوں کے لیے (قدرت خدا کی) یقینی بہت

چنانچہ جب بہشت سے علیحدہ ہوئے اور زمین پر آئے تو جبرئیل ایک سرخ رنگ کا بیل لے کر آئے۔ اور آپ کو زراعت کرنا بتایا گیا جب زمین جوتتے تھے اور پسینہ سر سے ٹپکتا تھا تو فرماتے تھے۔ آہ! یہ وہ رنج ومصیبت ہے جس کو خدا نے پہلے ہی فرما دیا تھا۔ ۱۲

لے اسکی پوری تفصیل سورۃ بقر پارۂ اول میں گزر چکی ہے۔ ۱۲

جس نے خدا سے منہ پھیرا وہ قیامت میں اندھا محشور ہوگا۔

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّ

سی نشانیاں ہیں۔ اور (اے رسولؐ) اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے پہلے ہی ایک وعدہ اور (عذاب کا)

أَجَلٌ مُّسَمًّى ۝١٢٩ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ

ایک وقت معین نہ ہوتا تو (انکی حرکتوں سے) فوراً عذاب کا آنا لازمی بات تھی۔ (اے رسولؐ) جو کچھ یہ کفار بکا

بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا ۖ

کرتے ہیں تم اس پر صبر کرو اور آفتاب[1] نکلنے کے قبل اور اس کے غروب ہونے کے قبل اپنے پروردگار

وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ

کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح کیا کرو اور کچھ رات کے وقتوں میں اور دن کے کناروں میں تسبیح کرو تاکہ تم

تَرْضَىٰ ۝١٣٠ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ

نہال ہو جاؤ۔ اور (اے رسولؐ) جو ان میں سے کچھ لوگوں کو دُنیا کی اس ذرا سی

أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ

زندگی کی رونق سے نہال کر دیا ہے تاکہ ہم انکو اس میں آزمائیں۔ تم اپنی نظریں اودھر[2] نہ بڑھاؤ اور

فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۝١٣١ وَأْمُرْ أَهْلَكَ

(اس سے) تمہارے پروردگار کی روزی (ثواب) کہیں بہتر اور زیادہ پائدار ہے۔ اور اپنے گھر والوں کو نماز

بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا ۖ نَّحْنُ

کا حکم دو[3] اور تم خود بھی اسکے پابند رہو۔ ہم تم سے روزی تو طلب نہیں کرتے (بلکہ

نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ ۝١٣٢ وَقَالُوا لَوْلَا يَأْتِينَا

ہم تو خود تم کو روزی دیتے ہیں اور پرہیزگاری کا تو انجام بخیر ہے۔ اور (اہل مکہ) کہتے ہیں کہ اپنے

بِآيَةٍ مِّن رَّبِّهِ ۚ أَوَلَمْ تَأْتِهِم بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ

پروردگار کی طرف سے ہمارے پاس کوئی معجزہ (ہماری مرضی کے موافق) کیوں نہیں لاتا تو کیا جو

الْأُولَىٰ ۝١٣٣ وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُم بِعَذَابٍ مِّن قَبْلِهِ

(پیشگوئیاں) اگلی کتابوں (توریت انجیل) میں (اسکی) گواہ ہیں (وہ بھی) انکے پاس نہیں پہنچیں۔ اور اگر ہم ان کو اس

لَقَالُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ

(رسولؐ) سے پہلے عذاب سے ہلاک کر ڈالتے تو ضرور کہتے کہ اے ہمارے پالنے والے تونے ہمارے پاس (اپنا)

آيَاتِكَ مِن قَبْلِ أَن نَّذِلَّ وَنَخْزَىٰ ۝١٣٤ قُلْ كُلٌّ

رسول کیوں نہ بھیجا تو ہم اپنے ذلیل و رسوا ہونے سے پہلے تیری آیتوں کی پیروی کرتے (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ

مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَابُ

ہر شخص (اپنے انجام کار کا) منتظر ہے تو تم بھی انتظار کرو۔ پھر تو تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائیگا کہ سیدھی راہ

الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدَىٰ ۝١٣٥

والے کون ہیں (اور کجی پر کون ہیں) اور ہدایت یافتہ کون ہیں (اور گمراہ کون ہیں)۔

**نماز پنجگانہ کی تصریح**

[1] یہ تو ظاہر ہے کہ قبل طلوع آفتاب سے نماز صبح معہ نافلہ اور قبل غروب سے نماز عصر اور اطراف شب سے مغرب و عشا اور نوافل شب اور دن کے اطراف سے نماز ظہر و نافلہ ظہرین مراد ہے اور یوں پانچوں وقتوں کی تصریح ہو جاتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر شخص کو قبل طلوع و غروب دس مرتبہ یہ تسبیح پڑھنا چاہیئے۔ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شئ قدیر۔

**اپنے اہل بیت کو نماز کا حکم دو**

[2] ایک مرتبہ آپ کے یہاں مہمان آیا گھر میں کچھ موجود نہ تھا۔ ایک یہودی کے یہاں سے رجب کے وعدہ پر کچھ آٹا قرض مانگا۔ اس نے کہا جب تک کوئی چیز گرو نہ ہو نہ دونگا۔ آپ کو کمال صدمہ ہوا۔ اسی پر آپ کی تشفی کے واسطے یہ آیت نازل ہوئی۔ آخر آپ نے اپنی زرہ گرو کی۔ ۱۲

**مشرکین کا اعتراض و جواب**

[3] ابن مردویہ ابن عساکر اور ابن نجار نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسولؐ اللہ مہینہ تک حضرت علیؑ کے دروازہ پر نماز صبح کے وقت آکر فرماتے تھے الصلوٰۃ رحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا: خدا تم پر رحم فرمائے نماز کے واسطے آمادہ ہو جاؤ۔ خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ اے اہلبیتؑ تم سے ہر بُرائی کو دُور رکھے اور جو حق پاک و پاکیزہ رکھنے کا ہے اسی طرح پاک و پاکیزہ رکھے۔ ۱۲

ایاتها ۱۱۲ — (۲۱) سُورَةُ الْاَنْبِيَاۗءِ مَكِّيَّةٌ (۷۳) — رکوعاتها ۷

اس کی ایک سو بارہ آیتیں ہیں۔ سورۂ انبیاء مکہ میں نازل ہوا اور سات رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ
لوگوں کے پاس ان کا حساب (کا وقت) آپہنچا اور وہ ہیں کہ غفلت میں پڑے منہ

مُّعْرِضُوْنَ ۝ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ
موڑے ہی جاتے ہیں۔ جب ان کے پروردگار کی طرف سے انکے پاس کوئی نیا حکم آتا

اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ
ہے تو اسے صرف کان لگا کر سن لیتے ہیں اور پھر (اسکا ہنسی کھیل اُڑاتے ہیں۔ انکے دل (آخرت سے

وَاَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا هَلْ هٰذَآ اِلَّا
خیال سے) بالکل بے خبر ہیں اور یہ ظالم چپکے چپکے کانا پھوسی کیا کرتے ہیں کہ یہ شخص (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ بھی نہیں)

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝
بس تمہارا ہی سا آدمی ہے۔ تو کیا تم دیدہ و دانستہ جادو میں پھنستے ہو۔

قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ وَ
(تو اس پر رسول نے کہا کہ میرا پروردگار جتنی باتیں آسمان اور زمین میں ہوتی ہیں خوب جانتا ہے (پھر کیا کانا

هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ
پھوسی کرتے ہو) اور وہ تو بڑا سننے والا واقف کار ہے) (اس پر بھی ان لوگوں نے اکتفا نہ کی) بلکہ کہنے لگے (یہ قرآن تو)

بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ
خواب ہائے پریشان کا مجموعہ ہے بلکہ اُسنے خود اپنے جی سے جھوٹ موٹ گڑھ لیا ہے بلکہ یہ شخص شاعر ہے (اور اگر حقیقتاً

كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝ مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ
رسول ہے تو) جس طرح اگلے پیغمبر (معجزوں کے ساتھ) بھیجے گئے تھے اسی طرح یہ بھی کوئی معجزہ (جیسا ہم کہیں) ہمارے پاس بھلا

قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنَا
لائے تو سہی۔ ان سے پہلے ہم نے جن بستیوں کو تباہ کر ڈالا (معجزہ دیکھ کر بھی تو) ایمان نہ لائے تو کیا یہ لوگ ایمان لائیں گے۔ اور (اے

قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ
رسول) ہم نے تم سے پہلے بھی آدمیوں ہی کو (رسول بنا کر) بھیجا تھا کہ انکے پاس وحی بھیجا کرتے تھے تو اگر تم لوگ خود نہیں

الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ
جانتے ہو تو عالموں سے پوچھ دیکھو اور ہم نے ان (پیغمبروں) کے

جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝
بدن ایسے نہیں بنائے تھے کہ وہ کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ (دنیا میں) ہمیشہ رہنے سہنے والے تھے۔

قرآن کا حدوث

ؔ اس سورۃ میں امور ذیل مذکور ہیں کفار کی حالت اور انکا جواب۔ قرآن کی حقیقت۔ اگلوں کا تذکرہ۔ فرشتوں کی مدح۔ توحید کا ثبوت۔ خدا کی کوئی اولاد نہیں۔ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہر چیز پانی سے زندہ ہے۔ آدمی جلد باز ہے قیامت میں ہر شخص کے اعمال تولے جائیں گے۔ توریت کی مدح۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ اور مناظرہ، حضرت لوطؑ و نوحؑ کا ذکر۔ حضرت داؤدؑ و سلیمانؑ کا ذکر و مرتبہ۔ حضرت یونسؑ کا قصہ اور فضیلت۔ حضرت زکریاؑ و یحییٰؑ اور مریمؑ کا قصہ۔ قیامت کا ذکر، دوزخیوں اور بہشتیوں کی حالت وغیرہ وغیرہ۔

ؔ اس سے صاف واضح ہوا کہ قرآن قدیم نہیں ہے بلکہ حادث ہے۔ ۱۲

ؔ علماء اہل سنت اس میں مختلف ہیں کہ اہل ذکر سے کون لوگ مراد ہیں۔ بعض قرآن کو بعض ہر زمانے کے علماء کو۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی خدا لگتی بات نہیں۔ کیونکہ اگر اہل کتاب کے علماء مقصود ہوں تو ان سے ہدایت کیا ہوگی وہ تو اپنی طرف کھینچیں گے اور قرآن و علماء بھی مراد نہیں ہو سکتے کیونکہ اگر یہی ہدایت میں کافی ہوتے تو اتنا اختلاف کیوں ہوتا۔ تو اس سے حضرات آئمہ کا مقصود ہونا منحصر ہوا اور یہی بعض احادیث کا مضمون ہے۔ چنانچہ جناب امیرؑ فرماتے ہیں کہ ہم اہل ذکر ہیں۔ (اصول کافی) ۱۲

ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَ مَنْ نَّشَآءُ وَ

پھر ہمنے انہیں (اپنا عذاب کا) وعدہ سچا کر دکھایا (اور جب عذاب آپہنچا تو) ہمنے ان پیغمبروں کو جس جس کو چاہا

اَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝٩ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا

چھٹکارا دیا اور حد سے بڑھ جانیوالوں کو ہلاک کر ڈالا ہم نے تو تم لوگوں کے پاس وہ کتاب (قرآن) نازل کی ہے

فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝١٠ ع وَ كَمْ قَصَمْنَا

جس میں تمہارا (بھی) ذکر (خیر) ہے۔ تو کیا تم لوگ (آتنا بھی) نہیں سمجھتے۔ اور ہم نے کتنی بستیوں کو جن کے

مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّ اَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا

رہنے والے سرکش تھے برباد کر دیا۔ اور ان کے بعد دوسرے لوگوں کو پیدا کیا تو جب

اٰخَرِيْنَ ۝١١ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا

ان لوگوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ سُنی تو ایکا ایکی بھاگنے لگے (ہم نے کہا)

يَرْكُضُوْنَ ۝١٢ لَا تَرْكُضُوْا وَ ارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ

بھاگو نہیں۔ اور ان ہی بستیوں اور گھروں میں لوٹ جاؤ جن میں

فِيْهِ وَ مَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ۝١٣ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ

تم چین کرتے تھے۔ تاکہ تم سے کچھ پوچھ گچھ کی جائے۔ وہ لوگ کہنے لگے ہائے ہماری

اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝١٤ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ

شامت بیشک ہم سرکش تو ضرور تھے۔ غرض وہ تو برابر یہی پڑے پکارا کیے یہانتک کہ ہم نے

حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۝١٥ وَ مَا خَلَقْنَا

انہیں کٹی ہوئی کھیتی کی طرح بجھا کے ٹھنڈا کر کے ڈھیر کر دیا اور ہم نے آسمان

السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝١٦ لَوْ

اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے بیکار لغو نہیں پیدا کیا۔ اگر ہم

اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ

کوئی کھیل بنانا چاہتے تو بیشک ہم اسے اپنی تجویز سے بنا لیتے لے اگر ہم کو کرنا ہوتا

اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝١٧ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى

(مگر ہمیں شایاں ہی نہ تھا۔) بلکہ ہم تو حق کو ناحق (کے سر) پر کھینچ مارتے ہیں، تو وہ

الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَ لَكُمُ

باطل کے سر کو کچل دیتا ہے۔ پھر وہ اسی وقت نیست و نابود ہو جاتا ہے اور تم پر افسوس

الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝١٨ وَ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

ہے کہ ایسی ایسی ناحق باتیں بنایا کرتے ہو۔ حالانکہ جو لوگ (فرشتے) آسمان اور زمین میں

وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ

ہیں (سب) اسی کے (بندے) ہیں۔ اور جو (فرشتے) اسکی سرکار میں ہیں نہ تو وہ اس کی عبادت کی

لے مقصود یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے ہر ہر ذرہ میں سینکڑوں ہزاروں مصلحتیں ہیں۔ ہر چیز کے لیے سبب کا ہونا ہر اچھے بُرے کا نتیجہ لازمی ہونا ہر کام کا حکمت و تدبیر سے ہونا وغیرہ ہرگز کھیل سے نہیں ہوسکتا اگر کھیل سے ہوتا تو اس کی وضع اور طرح کی ہوتی۔ ١٢

فرشتوں کی مدح

25
25

عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿١٩﴾ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَ

شی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں۔ رات اور دن اس کی تسبیح کیا

النَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ

کرتے ہیں (اور) کبھی کاہلی نہیں کرتے۔ ان لوگوں نے جو معبود زمین میں بنا رکھے ہیں

الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿٢١﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا

کیا وہی (لوگوں کو) زندہ کریں گے۔ اگر لے (بفرض محال) زمین و آسمان میں خدا کے

اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا

سوا چند معبود ہوتے تو دونوں کب کے برباد ہو گئے ہوتے۔ تو جو باتیں یہ لوگ اپنے جی سے (اسکے بارے

يَصِفُوْنَ ﴿٢٢﴾ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿٢٣﴾

میں) بنایا کرتے ہیں خدا جو عرش کا مالک ہے۔ ان تمام عیبوں سے پاک پاکیزہ ہے جو کچھ وہ کرتا ہے اسکی پوچھ کچھ نہیں ہو سکتی لے

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ

(ہاں) اور لوگوں سے بازپرس ہوگی۔ کیا ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر اور معبود بنا رکھے ہیں (اے رسول) تم کہو کہ (بھلا اپنی دلیل تو پیش کرو

هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ

جو میرے (زمانہ میں) ساتھ ہیں انکی کتاب (قرآن) اور جو لوگ مجھ سے پہلے تھے انکی کتابیں (تورات وغیرہ) یہ (موجود) ہیں

لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا

(ان میں خدا کا شریک بتا دو) بلکہ ان میں سے اکثر تو حق (بات کو) جانتے ہی نہیں۔ (تو جب حق کا ذکر آتا ہے) یہ لوگ

مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ

منہ پھیر لیتے ہیں۔ اور اے رسول ہم نے تم سے پہلے جب کبھی کوئی رسول بھیجا تو اسکے پاس ہم یہی وحی بھیجتے رہے کہ بس

اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿٢٥﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ

ہمارے سوا کوئی معبود قابل پرستش نہیں تو میری عبادت کیا کرو۔ (اور اہل مکہ) کہتے ہیں کہ خدا نے (فرشتوں کو) اپنی اولاد

وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ

(بیٹیاں) بنا رکھا ہے۔ (حالانکہ) وہ اس سے پاک و پاکیزہ ہے۔ بلکہ (وہ فرشتے خدا کے) معزز بندے ہیں وہ گفتگو میں اس سے

بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ

سبقت نہیں کر سکتے، اور وہ اسی کے حکم پر چلتے ہیں جو کچھ انکے سامنے ہے اور جو کچھ انکے پیچھے ہے۔ (غرض سب کچھ) وہ (خدا)

اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ

جانتا ہے۔ اور وہ اس شخص کے سوا جس سے خدا راضی ہو کسی کی سفارش بھی نہیں کرتے۔ اور وہ

ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَمَنْ

خود اس کے خوف سے (ہر وقت) ڈرتے رہتے ہیں۔ اور ان میں سے

يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ

جو کوئی یہ کہے کہ خدا نہیں (بلکہ) میں معبود ہوں تو وہ (مردود بارگاہ ہوا) ہم اس کو جہنم

لے یہ توحید کی نہایت مضبوط دلیل ہے۔ جسے دلیل تمانع کہتے ہیں۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر دو خدا ہوتے تو اگر ان میں سے ایک کسی کام کو چاہتا تو دوسرا اس کو روک سکتا یا نہیں۔ اگر روک سکتا ہے تو پہلا کمزور و عاجز۔ اور اگر نہیں روک سکتا ہے تو دوسرا کمزور و عاجز، پھر ان میں سے کوئی خدا بننے کے قابل نہ رہا۔

لے اگرچہ یہ بات بھی ہے کہ اس کا کوئی حاکم یا مدمقابل نہیں کہ اس سے پوچھے مگر سچ یہ ہے کہ اس کی کوئی بات حکمت و مصلحت سے خالی نہیں ہوتی کہ کوئی پوچھے تو کیا۔ ١٢

جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝۲۹ اَوَلَمْ يَرَ

کی سزا دیں گے۔ اور سرکشوں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔ جو لوگ کافر ہو بیٹھے کیا

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا

ان لوگوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ آسمان اور زمین دونوں بستہ (بند) تھے تو ہم نے دونوں کو

رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ

لہ شگفتہ کیا (کھول دیا) اور ہم ہی نے ہر جاندار چیز کو پانی سے پیدا کیا۔ تو کیا اس پر ٢ے

اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۳۰ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ

بھی یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے۔ اور ہم ہی نے زمین پر بھاری بوجھل پہاڑ بنائے تاکہ زمین ان لوگوں

تَمِيْدَ بِهِمْ ۪ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ

کو لے کر کسی طرف جھک نہ پڑے۔ اور ہم نے اس میں لمبے چوڑے راستے بنائے تاکہ یہ

يَهْتَدُوْنَ ۝۳۱ وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚۖ وَّ

لوگ اپنے اپنے منزل مقصود کو جا پہنچیں۔ اور ہم نے آسمان کو چھت بنایا جو ہر طرح محفوظ ہے۔ اور یہ لوگ اس کی آسمانی

هُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ۝۳۲ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ

نشانیوں سے منہ پھیر رہے ہیں۔ اور وہی وہ (قادرِ مطلق) ہے جس نے رات

الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِيْ

اور دن اور آفتاب اور ماہتاب کو پیدا کیا کہ سب کے سب ایک (ایک) آسمان کے ہیں پیر (کر چکر لگا)

فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝۳۳ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ

رہے ہیں۔ اور (اے رسولؐ) ہم نے تم سے پہلے بھی کسی فردِ بشر کو سدا زندگی

الْخُلْدَ ؕ اَفَا۟ئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝۳۴ كُلُّ

نہیں دی۔ تو کیا اگر تم مر جاؤ گے تو یہ لوگ ہمیشہ جیا ہی کریں گے۔ ہر نفس (ایک نہ

نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ

ایک دن) موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ اور ہم تمہیں مصیبت و راحت میں امتحان کی غرض سے

فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝۳۵ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ

آزماتے ہیں اور (آخر کار) ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور (اے رسولؐ) جب تمہیں کفار دیکھتے ہیں تو

كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ

بس تم سے مسخراپن کرتے ہیں کہ کیا یہی حضرت ہیں جو تمہارے معبودوں کو (بری طرح) یاد کیا

يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ

کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ لوگ خود خدا کی یاد سے انکار رکھتے ہیں (تو ان کی

كٰفِرُوْنَ ۝۳۶ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيْكُمْ

بیوقوفی پر ہنسنا چاہیئے) آدمی تو بڑا جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔ میں عنقریب ہی تمہیں اپنی (قدرت کی)

لہ ایک حدیث میں ہے کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آسمان زمین باہم ملے ہوئے تھے کہ ان کو جدا جدا کر دیا بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ یہ دونوں بستہ تھے۔ یعنی آسمان برستا نہ تھا۔ اور زمین اگاتی نہ تھی تو ہم نے انکو شگفتہ کر دیا۔ اور اسی وجہ سے ہم نے اور مترجمین سے الگ ترجمہ کیا ہے۔ ۱۲

٢ے ایک دوسری جگہ ارشادِ قدرت ہے۔ واللہ خلق کل دابۃ من ماء اور اللہ نے ہر چلنے والے کو پانی سے پیدا کیا ہے اس لیے کہ مادوں میں پانی سب سے زیادہ عظمت رکھتا ہے۔ اس جہت سے بھی اس کی ضرورت سب سے زیادہ ہے اور اس جہت سے بھی کہ اس سے نفع سب سے زیادہ ہے یا یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ ہم نے ہر شے کی زندگانی کا سبب پانی قرار دیا کہ بغیر اس کے کوئی چیز زندہ نہیں رہ سکتی۔ امام جعفر صادقؑ سے پانی کا مزہ دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ پانی کا مزہ زندگانی کا مزہ ہے۔ (اصول کافی)

٣ے کل فی فلک کو اگر الٹ کر پڑھو تب بھی یہی پڑھا جائے گا۔ اس میں ایک لطیف اشارہ اس بات کا ہے کہ ہر آسمان اپنے اوپر ایک جگہ رہ کر گردش کرتا ہے۔ اور یہی قدیم فلاسفہ کا قول ہے۔ واللہ اعلم ۱۲

ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ضرور ہے

آدمی جلد باز پیدا ہوا ہے

اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٣٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا

نشانیاں دکھاؤنگا تو تم مجھ سے (جلدی (کی دھوم) نہ مچاؤ۔ اور (الطف تو یہ ہے کہ) کہتے ہیں کہ اگر سچے ہو تو یہ

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣٨﴾ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ

(قیامت کا) وعدہ کب (پورا) ہو گا۔ اور جو لوگ کافر ہو بیٹھے کاش اسوقت

كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَ

کی حالت سے آگاہ ہوتے (کہ جہنم کی آگ میں کھڑے ہونگے) اور نہ اپنے چہروں پر سے آگ کو ہٹا سکیں گے اور نہ

لَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٣٩﴾ بَلْ تَاْتِيْهِمْ

اپنی پیٹھ سے۔ اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔ (قیامت کچھ جتا کر تو آنے سے رہی)

بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا

بلکہ وہ تو اچانک ان پر آ پڑے گی اور انہیں ہکا بکا کر دے گی۔ پھر اس وقت ان میں نہ اسکے ہٹانے کی مجال

هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ

ہوگی اور نہ انہیں مہلت ہی دی جائیگی۔ اور (اے رسولؐ کچھ تم ہی نہیں) تم سے پہلے پیغمبروں کے ساتھ مسخراپن کیا جا

قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا

چکا ہے تو ان پیغمبروں سے مسخراپن کرنے والوں کو اس سخت عذاب نے آ گھیرا جس

بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤١﴾ قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَ

کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے۔ (اے رسولؐ) تم ان سے پوچھو کہ خدا (کے عذاب) سے بچانے

النَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ

میں رات کو یا دن کو تمہارا کون پہرہ دے سکتا ہے (اس پر ڈرنا تو در کنار) بلکہ یہ لوگ اپنے پروردگار کی یاد

مُّعْرِضُوْنَ ﴿٤٢﴾ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ

سے منہ پھیرتے ہیں۔ کیا ہمارے سوا ان کے کچھ اور پروردگار ہیں کہ جو انکو (ہمارے عذاب سے) بچا

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا

سکتے ہیں (وہ کیا بچائیں گے) یہ لوگ خود اپنی آپ تو مدد کر ہی نہیں سکتے اور نہ ہمارے عذاب سے انہیں

يُصْحَبُوْنَ ﴿٤٣﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى

پناہ دی جائے گی۔ بلکہ ہم نے انکو اور ان کے بزرگوں کو آرام و چین دیا۔ یہاں تک کہ ان کی

طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ

عمریں بڑھ گئیں تو پھر کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو چاروں طرف سے قبضہ کرتے اور اس کو فتح

نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾ قُلْ اِنَّمَا

کرتے چلے آتے ہیں تو کیا (اب بھی) یہی لوگ (کفار مکہ) غالب اور زور ہیں۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ

اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ

میں تو بس تم لوگوں کو وحی کے مطابق (عذاب سے) ڈراتا ہوں (مگر تم لوگ گویا بہرے ہو) اور بہروں کو جب ڈرایا جاتا ہے تو



قیامت اچانک آ جائیگی

إِذَا مَا يُنذَرُونَ ۞ وَلَئِن مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ
پکارنے ہی کو نہیں ؂۱ سنتے (ڈریں کیا خاک) اور (اے رسولؐ) اگر کہیں انکو تمہارے پروردگار کے عذاب کی ذرا سی ہوا
عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۞
بھی لگ گئی تو بے ساختہ بول اُٹھے - ہائے افسوس واقعی ہم ہی ظالم تھے ۔
وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا
اور قیامت کے دن تو ہم (بندوں کے بھلے بُرے اعمال تولنے کیلئے) انصاف کی ترازوئیں ؂۲ کھڑی کردینگے
تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ۖ وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ
اور پھر تو کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائیگا - اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی (کسی کا عمل) ہوگا تو ہم
خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ ۞ وَلَقَدْ
اسے لا حاضر کریں گے - اور ہم حساب کرنے کے واسطے بہت کافی ہیں ۔ اور ہم ہی نے
آتَيْنَا مُوسَىٰ وَهَارُونَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاءً وَ
یقیناً موسیٰ اور ہارون کو (حق و باطل کی) جدا کرنے والی کتاب (توریت) اور پرہیزگاروں کے لیے ازسرتا پا
ذِكْرًا لِّلْمُتَّقِينَ ۞ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ
نور اور نصیحت عطا کی ۔ جو بے دیکھے اپنے پروردگار سے خوف کھاتے ہیں ؂۳ اور یہ لوگ
وَهُم مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ ۞ وَهَٰذَا ذِكْرٌ
روز قیامت سے بھی ڈرتے ہیں - اور یہ (قرآن بھی) ایک بابرکت
مُّبَارَكٌ أَنزَلْنَاهُ ۚ أَفَأَنتُمْ لَهُ مُنكِرُونَ ۞ وَلَقَدْ
تذکرہ ہے جس کو ہم نے اُتارا ہے - تو کیا تم لوگ اس کو نہیں مانتے ۔ اور اس میں بھی
آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِن قَبْلُ وَكُنَّا بِهِ عَالِمِينَ ۞
شک نہیں کہ ہم نے ابراہیم کو پہلے ہی سے فہم سلیم عطا کی تھی اور ہم ان (کی حالت) سے خوب واقف تھے ۔
إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي
جب انہوں نے اپنے (منہ بولے) باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیں ؂۴ جن کی تم لوگ مجاوری کرتے ہو -
أَنتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ ۞ قَالُوا وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا
آخر کیا (بلا) ہیں - وہ لوگ بولے (اور تو کچھ نہیں جانتے مگر) اپنے بڑے بوڑھوں کو
عَابِدِينَ ۞ قَالَ لَقَدْ كُنتُمْ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمْ
ان ہی کی پرستش کرتے دیکھا ہے - ابراہیم نے کہا یقیناً تم بھی اور تمہارے بزرگ بھی کھلی ہوئی گمراہی میں
فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۞ قَالُوا أَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ أَمْ أَنتَ
پڑے ہوئے تھے ۔ وہ لوگ کہنے لگے تو کیا تم ہمارے پاس حق بات لے کر آئے
مِنَ اللَّاعِبِينَ ۞ قَالَ بَل رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ
ہو یا تم (یوں ہی) دل لگی کرتے ہو - ابراہیم نے کہا مذاق نہیں ٹھیک کہتا ہوں کہ تمہارے معبود بت نہیں بلکہ تمہارا



حضرت موسیٰ و ہارون کا قصہ

حضرت ابراہیم کا قصہ

؂۱ یعنی جس طرح بہرہ کسی کی آواز نہیں سنتا۔ اسی طرح یہ کفار دل کے بہرے ہیں کہ انکو عذاب سے ڈرایا جاتا ہے مگر نہیں ڈرتے۔ ۱۲

؂۲ یہ میں بیان کرچکا ہوں کہ ترازو سے مُراد علم خدا اور اعمال کی سنگینی و سبکی سے کمی اور زیادتی مُراد ہے جیسا کہ ارشاد جناب امیرؑ سے ظاہر ہوتا ہے۔ ۱۲

؂۳ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ جو شخص توحید بہشت، دوزخ، قیامت، حساب، میزان کا اعتقاد رکھے۔ وہ خدا سے ڈرنے والا ہے۔ ۱۲

؂۴ یہ ایک حدیث میں ہے کہ یہی فقرہ ما هذه التماثيل التي انتم لها عاكفون ایک مرتبہ حضرت رسولؐ نے شطرنج کھیلنے والوں کی طرف خطاب کرکے فرمایا تھا۔ ۱۲

وَالْأَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ ۖ وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكُم مِّنَ

پروردگار آسمان وزمین کا مالک ہے جس نے انکو پیدا کیا۔ اور میں خود اس بات کا تمہارے

الشَّاهِدِينَ ﴿٥٦﴾ وَتَاللَّهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُم بَعْدَ

سامنے گواہ ہوں۔ اور (اپنے جی میں کہا) خدا کی قسم تمہارے پیٹھ پھیرنے کے بعد میں تمہارے

أَن تُوَلُّوا مُدْبِرِينَ ﴿٥٧﴾ فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا إِلَّا كَبِيرًا

بتوں کے ساتھ ایک چال چلوں گا۔ چنانچہ ابراہیمؑ نے ان بتوں کو (توڑ کر) چکنا چور کر ڈالا مگر انکے بڑے بت کو

لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ ﴿٥٨﴾ قَالُوا مَن فَعَلَ

(اس لیے رہنے دیا) تاکہ یہ لوگ (عید سے پلٹ کر) اسکی طرف رجوع کریں۔ (جب کفار کو معلوم ہوا تو) کہنے لگے

هَٰذَا بِآلِهَتِنَا إِنَّهُ لَمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٩﴾ قَالُوا سَمِعْنَا

جس نے[1] یہ گستاخی ہمارے معبودوں کے ساتھ کی ہے اُسنے یقینی بڑا ظلم کیا۔ (کچھ لوگ) کہنے لگے ہم نے

فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ ﴿٦٠﴾ قَالُوا فَأْتُوا

ایک نوجوان کو جس کو لوگ ابراہیم کہتے ہیں۔ ان بتوں کا (بُری طرح) ذکر کرتے سُنا تھا۔ لوگوں نے کہا تو اچھا اس کو

بِهِ عَلَىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُونَ ﴿٦١﴾ قَالُوا

سب لوگوں کے سامنے (گرفتار کرکے) لے آؤ تاکہ وہ (جو کچھ کہے) لوگ اس کے گواہ رہیں۔ (غرض ابراہیمؑ

أَأَنتَ فَعَلْتَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيمُ ﴿٦٢﴾ قَالَ بَلْ

آئے اور لوگوں نے اُن سے پوچھا) کیونکر ابراہیم کیا تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے؟ ابراہیم نے کہا بلکہ یہ حرکت

فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَٰذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِن كَانُوا

ان بتوں (خداؤں) کے بڑے (خدا) نے[2] کی ہے[3] تو اگر یہ بُت بول سکتے ہوں تو ان ہی سے

يَنطِقُونَ ﴿٦٣﴾ فَرَجَعُوا إِلَىٰ أَنفُسِهِمْ فَقَالُوا إِنَّكُمْ

پوچھو۔ اس پر ان لوگوں نے اپنے جی میں سوچا تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے بیشک تم ہی لوگ خود

أَنتُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٦٤﴾ ثُمَّ نُكِسُوا عَلَىٰ رُءُوسِهِمْ

برسر ناحق ہو۔ پھر ان لوگوں کے سَر (اسی گمراہی میں) جھکا دیئے گئے اور تو کچھ بن نہ پڑا مگر یہ

لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هَٰؤُلَاءِ يَنطِقُونَ ﴿٦٥﴾ قَالَ أَفَتَعْبُدُونَ

(کہ) تم کو تو اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ بُت بولا نہیں کرتے۔ (پھر ان سے کیا پوچھیں) ابراہیم نے کہا تو کیا تم لوگ

مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكُمْ شَيْئًا وَلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾

خدا کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہو جو نہ تمہیں کچھ نفع پہنچا سکتی ہیں اور نہ تمہارا کچھ نقصان ہی کر سکتی ہیں۔

أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ أَفَلَا

تف ہے تم پر اور اس چیز پر جسے تم خدا کے سوا پوجتے ہو تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں

تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِن

سمجھتے۔ (آخر) وہ لوگ (باہم) کہنے لگے کہ اگر تم کچھ کر سکتے ہو تو ابراہیمؑ کو آگ میں جلا



[1] مَنْ فَعَلَ هٰذَا مولانا فرمان علی صاحب مرحوم نے اس آیت کا جو ترجمہ فرمایا ہے وہ اس بناء پر ہے کہ یہاں مَنْ کو مَنْ موصولہ قرار دیا جائے۔ لیکن اگر مَن کو استفہامیہ قرار دیا جائے تو اس تقدیر پر ترجمہ یہ ہوگا کہ کس نے یہ گستاخی ہمارے معبودوں کے ساتھ کی ہے یقیناً وہ ظالموں میں سے (اح)

[2] بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ کبیر کے لفظ سے مراد بڑا بُت ہے جیسا کہ آیت ۵۸ میں الا کبیرا لھم کا جملہ اس بات کا قرینہ ہے۔ اب رہا جناب ابراہیمؑ کا بڑے بُت کی طرف اپنے فعل کی نسبت دینا تو یہ قضیہ شرطیہ کے عنوان سے ہے یعنی آپ نے اس نسبت کو معلق کیا ہے بتوں کے بولنے پر، اور چونکہ بت بول نہیں سکتے۔ لہٰذا بڑا بُت بھی ایسا کہنے پر قدرت نہیں رکھتا۔ اس میں تنبیہ ہے اس بات پر کہ جن بُتوں کو تم معبود قرار دیتے ہو، وہ کسی بات پر بھی قدرت نہیں رکھتے اور اس طرح کے کلام میں کسی قسم کا کذب لازم نہیں آتا۔ اس مطلب کی تائید روایت سے بھی ہوتی ہے جو عیون اخبار الرضا میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے۔ چنانچہ حضرتؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ جناب ابراہیمؑ کے قول کا مطلب یہ ہے اگر یہ بُت بولتے ہوں تو ان کے بڑے بُت نے ایسا کیا۔ اور اگر نہ بولتے ہوں تو انکے بڑے بُت نے کچھ نہیں کیا۔ بس نہ وہ بت بولے اور نہ حضرت ابراہیمؑ نے جھوٹ کہا۔ (اح)

[3] اس مقام پر اکثر لوگوں کو شبہ ہوتا ہے کہ معاذاللہ حضرت ابراہیمؑ جھوٹ بولے حالانکہ اس غلطی میں کلام اللہ کے الفاظ میں غور نہ کرنے اور صحیح ترجمہ نہ دیکھنے کی وجہ سے پڑتے ہیں۔ خیال کرنے کی بات ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا گیا کہ کیا تم نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے تو آپ نے نہیں نہ فرمایا تھا کہ جھوٹ کی نسبت آپ کی طرف دی جائے بلکہ آپ نے اپنے فعل کی نسبت حقیقۃً خدا کی طرف دی تھی کیونکہ فرمایا تھا فعلہ کبیرھم ھذا یہ کام ان خداؤں کے بڑے نے کیا ہے، اور اس میں کچھ جھوٹ نہیں کیونکہ انبیاء کے

باقی صـ ٣٩٥ پر

كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۞ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى

دو سلہ اور اپنے خداؤں کی مدد کرو۔ (غرض ان لوگوں نے ابراہیمؑ کو آگ میں ڈال دیا تو) ہمنے فرمایا اے آگ تو ابراہیمؑ پر بالکل

اِبْرٰهِيْمَ ۞ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ

ٹھنڈی اور سلامتی کا باعث ہوجا (کہ انکو کوئی تکلیف نہ پہنچے) اور ان لوگوں نے ابراہیمؑ کے ساتھ چالبازی کرنی چاہی تھی

الْاَخْسَرِيْنَ ۞ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ

تو ہم نے ان سب کو ناکام کر دیا۔ اور ہم ہی نے ابراہیمؑ اور لوطؑ کو (سرکشوں سے) صحیح و سالم نکال کر اسی (سرزمین)

بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۞ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ۭ وَ

شام (بیت المقدس) میں جا پہنچایا جس میں ہمنے سارے جہان کیلئے طرح طرح کی برکت عطا کی تھی۔ اور ہمنے ابراہیمؑ کو

يَعْقُوْبَ نَافِلَةً ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ۞ وَجَعَلْنٰهُمْ

انعام میں اسحاقؑ (جیسا بیٹا) اور یعقوبؑ (جیسا پوتا) عنایت فرمایا اور ہمنے سب کو نیک بخت بنایا۔ اور ان سبکو (لوگوں کا) پیشوا

اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ

بنایا کہ ہمارے حکم سے (ان کی) ہدایت کرتے تھے۔ اور ہم نے ان کے پاس نیک کام

الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا

کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی بھیجی تھی اور یہ سب کے سب

لَنَا عٰبِدِيْنَ ۞ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّ

ہماری ہی عبادت کیا کرتے تھے۔ اور لوطؑ کو بھی ہم ہی نے فہم سلیم اور نبوت عطا کی اور ہم ہی نے

نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰۗىِٕثَ ۭ

ان کو اس بستی سے جہاں کے لوگ بدکاریاں کرتے تھے نجات دی۔ اس میں شک

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۞ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ

نہیں کہ وہ لوگ بڑے بدکار آدمی تھے۔ اور ہم نے لوطؑ کو اپنی رحمت

رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۞ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى

میں داخل کر لیا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ نیکوکار بندوں میں سے تھے۔ اور (اے رسولؐ لوطؑ سے بھی پہلے

مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ

ہم نے) نوحؑ (کو نبوت پر فائز کیا) جب انھوں نے ہمکو آواز دی تو ہمنے ان کی (دعا) سن لی پھر ان کو اور انکے

الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۞ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ

ساتھیوں کو (طوفان کی) بڑی سخت مصیبت سے نجات دی۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا۔ ان کے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ

مقابلہ میں ان کی مدد کی۔ بے شک یہ لوگ (بھی) بہت برے لوگ تھے۔ تو ہم نے ان سب کو

اَجْمَعِيْنَ ۞ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي

ڈبا مارا۔ اور (اے رسولؐ) انکو داؤدؑ اور سلیمانؑ (کا واقعہ یاد دلاؤ) جب یہ دونوں ایک کھیتی کے بارے

سلہ سب سے پہلے جس شخص کی زبان سے یہ جملہ نکلا تھا۔ وہ فارس کا رہنے والا تھا جس کا نام ہیون تھا۔ اور اس کے بولنے کے ساتھ ہی زمین میں دھنس گیا تھا غرض کہ حکم نمرود سے ایک ٹیلہ پر جو ساٹھ گز اونچا تھا ایک مہینہ تک لکڑیاں جمع کی گئیں اس کے بعد اس پر خوب تیل چھڑکا گیا اور اس میں آگ سلگائی گئی جب آگ کے شعلے بلند ہوئے تو کسی کی مجال نہ تھی کہ اس کے قریب جا سکے۔ حتیٰ کہ اس کے سامنے چڑیاں اڑ نہ سکتی تھیں پھر حضرت ابراہیمؑ کو اس میں ڈالنے کے لیے یہ لوگ متردد تھے کہ آخر شیطان ایک بڈھے آدمی کی صورت میں آیا۔ اور یہ مشورہ دیا کہ ابراہیمؑ کو ایک بڑی فلاخن (گوپھن یا ڈھلوانس) میں رکھ کر پھینکا جائے چنانچہ یہی کیا گیا۔ مگر جب حضرتؑ اس کے قریب پہنچے تو فرشتوں میں ایک ہلچل مچ گئی، اور باجازت خداہشت سے فرشتے آپ کے پاس آپ کی مدد کو آئے مگر آپ نے قبول نہ کیا اور خدا ہی سے جو کچھ عرض کرنا تھا کہا۔ آخر یہ حکم محکم آگ کو پہنچا اور فقط ٹھنڈی نہیں ایک باغ بن گئی۔ اور آپ کے گرد پھلوں کے درخت تھے چشمہ جاری تھا جب نمرود نے اپنے محل پر چڑھ کر یہ حال آپ کا دیکھا تو بے ساختہ بول اٹھا کہ اگر کوئی خدا کو پسند کرے تو مثل خدائے ابراہیمؑ کے۔ اس کے بعد بولا اے ابراہیمؑ میں سمجھا کہ تیرا پروردگار بڑا قادر ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کے نام کی قربانی کروں۔ آپ نے فرمایا جب تک تو اپنے مذہب میں ہے تیری قربانی قبول نہیں غرض اسکے بعد نمرود نے آپ کی ایذا رسانی چھوڑ دی۔ اس وقت آپ کی عمر شریف سولہ برس کی تھی۔ ١٢

الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَ كُنَّا

ہیں جس میں رات کے وقت کچھ لوگوں کی بکریاں (گھس کر) چر گئی تھیں فیصلہ کرنے بیٹھے اور ہم ان لوگوں

لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ۝٧٨ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَ كُلًّا

کے قصہ کو دیکھ رہے تھے (کہ باہم اختلاف ہوا) تو ہم نے سلیمانؑ کو (اس کا) صحیح[1] فیصلہ سمجھا

اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّ عِلْمًا ۫ وَّ سَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ

دیا اور (یوں تو) سب کو ہم ہی نے فہم سلیم اور علم عطا کیا اور ہم ہی نے پہاڑوں کو داؤدؑ کا تابع بنا دیا تھا

يُسَبِّحْنَ وَ الطَّيْرَ ؕ وَ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝٧٩ وَ عَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ

کہ انکے ساتھ (خدا کی) تسبیح کیا کرتے تھے اور پرندوں کو (بھی تابع کر دیا تھا) اور ہم ہی (یہ عجائب) کیا کرتے

لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ

تھے اور ہم ہی نے ان کو تمہاری جنگی پوشش (زرہ) کا بنانا سکھا دیا تاکہ تمہیں (ایک دوسرے کے) وار سے

شٰكِرُوْنَ ۝٨٠ وَ لِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ

بچائے تو کیا تم (اب بھی) شکرگزار نہ بنو گے۔ اور (ہم ہی نے) بڑے زوروں کی ہوا کو سلیمانؑ[2] کا (تابع) کر دیا تھا کہ وہ ان

بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَ كُنَّا بِكُلِّ

کے حکم سے اس سرزمین (بیت المقدس) کی طرف چلا کرتی تھی جس میں ہمنے طرح طرح کی برکتیں عطا کی تھیں

شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ۝٨١ وَ مِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ

اور ہم تو ہر چیز سے خوب واقف (تھے اور) ہیں۔ اور جنات میں سے جو لوگ (سمندر میں) غوطہ لگا کر (جواہرات)

وَ يَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَ كُنَّا لَهُمْ

نکالنے والے تھے اور اس کے علاوہ اور کام بھی کرتے تھے (سلیمانؑ کا تابع کر دیا تھا) اور ہم ہی ان کے

حٰفِظِيْنَ ۝٨٢ وَ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ

نگہبان تھے (کہ بھاگ نہ جائیں)۔ اور (اے رسولؐ) ایوبؑ کے (کا قصہ یاد کرو) جب انہوں نے اپنے پروردگار

الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝٨٣ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ

سے دعا کی کہ (خداوندا) بیماری تو میرے پیچھے لگ گئی ہے اور تو تو سب رحم کرنیوالوں سے کہیں بڑھ کے ہے (مجھ

فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ اٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ

پر ترس کھا)، تو ہم نے انکا جو کچھ دکھ درد تھا دفع کر دیا اور انہیں انکے لڑکے بالے بلکہ ان کے ساتھ اتنے ہی

مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ ذِكْرٰى

اور بھی محض اپنی خاص مہربانی سے اور عبادت کرنے والوں کی عبرت کے

لِلْعٰبِدِيْنَ ۝٨٤ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِدْرِيْسَ وَ ذَا الْكِفْلِ ؕ

واسطے عطا کیے۔ اور (اے رسولؐ) اسمٰعیلؑ اور ادریسؑ اور ذوالکفل (کے واقعات یاد کرو)، کہ

كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝٨٥ وَ اَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ

یہ سب صابر بندے تھے۔ اور ہم نے ان سب کو اپنی (خاص) رحمت میں داخل کر لیا۔

[1] قصہ یہ تھا کہ یوحنا جب رات کو سو رہا تھا اس کی بکریوں نے ایلیا کے کھیت کو کچھ روند اکچھ کھایا۔ صبح کو ایلیا نے حضرت داؤدؑ کی عدالت میں نالش کر دی۔ یوحنا طلب ہوا اور اس نے اپنی نیند کا عذر کیا۔ آپ نے جو ایلیا کے کھیت کا اندازہ کیا تو یوحنا کی بکریوں کی قیمت کے برابر تھا آخر آپ نے فیصلہ کر دیا کہ یوحنا اپنی بکریاں ایلیا کو دے دے جب دونوں باہر نکلے۔ تو حضرت سلیمانؑ سے ملاقات ہوئی۔ آپ ان دونوں کو ساتھ لیے حضرت داؤد کے پاس پہنچے۔ اور عرض کی کہ اگر فیصلہ دُوسرا ہوتا تو اچھا تھا پوچھا تو بولے کہ جب تک یوحنا کھیت کی خدمت کرے اس وقت تک اس کی بکریاں ایلیا کے پاس رہیں۔ اور ایلیا ان کے دودھ اُون وغیرہ سے نفع اُٹھائے اس کے بعد جب اس کا کھیت ویسا ہی آباد ہو جائے تو بکریاں واپس کر دے یہ فیصلہ حضرت داؤد کو بھی پسند آیا اور اپنا حکم کاٹ کر یہی حکم دیا۔ اس سے گویا رکھ کی نصیحت مقصود تھی جو کہا کرتے تھے کہ ہم اپنے بزرگوں کے طریقہ پر ہیں۔ کیونکہ اگر بڑا غلطی کرے تو چھوٹے کو اس کی تقلید نہ کرنی چاہیئے۔ اور اگر چھوٹا ٹھیک کہے تو بڑے کو اپنی بات پر اڑنا نہ چاہیئے ۱۲

[2] حضرت سلیمانؑ کی سی سلطنت نہ دُنیا میں کسی نے کی ہے نہ کرے گا۔ آپ نے سات سو برس اور چھ مہینے سلطنت کی اور آدمی جنات چوپائے، پرند، درخت، ہوا غرض دنیا پر آپ کی حکومت تھی۔ آپ نے لکڑیوں پر شیشوں کے ایک ہزار عالی شان محل بنوائے تھے۔ آپکا لشکر سو کوس طول سو کوس عرض میں پھیل جاتا تھا۔ آپ نے ایک تخت بنوایا جو بہت لمبا چوڑا تھا اس کے بیچ میں آپ کا منبر ہوتا اور اس کے گرد چھ سو کرسیاں سونے چاندی کی رکھی جاتیں ان پر آپ کے مخصوصین بیٹھتے، انکے پیچھے اور لوگ کھڑے ہوتے اور ان کے پیچھے جن ہوتے اور ان سب پر پرندے صف باندھ کر پروں کا سایہ کرتے، اور ان سب کو ہوا ایک مقام سے دُوسرے مقام پر لے جاتی۔ اس پر پہلے کچھ لوگوں کو تعجب ہوتا تھا لیکن اب جب کہ ہوائی جہاز نکل آیا جو بہت سے آدمیوں کو

إِنَّهُمْ مِنَ الصَّالِحِينَ ۞ وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا
بیشک یہ لوگ نیک بندے تھے۔ اور ذوالنون (یونسؑ کو یاد کرو) جبکہ غصے میں آکر چلے
فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ
اور یہ خیال کیا کہ ہم ان پر روزی تنگ نہ کریں گے (تو ہمنے انہیں مچھلی کے پیٹ میں پہنچا دیا) تو گھٹا ٹوپ
لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۞
اندھیرے میں (گھبرا کر) چلا اٹھا کہ (پروردگارا) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو (ہر عیب سے) پاک و پاکیزہ ہے بیشک میں قصوروار تھا
فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ ۚ وَكَذَٰلِكَ
تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور انہیں رنج سے نجات دلائی اور ہم تو ایمانداروں کو یونہی نجات
نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ۞ وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ رَبِّ
دیا کرتے ہیں۔ اور زکریاؑ (کو یاد کرو) جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی
لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ۞ فَاسْتَجَبْنَا
اے میرے پالنے والے مجھے تنہا (بے اولاد) نہ چھوڑ اور تو تو سب وارثوں سے بہتر ہے۔ تو ہمنے ان کی دعائیں
لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَىٰ وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ ۚ إِنَّهُمْ
لی اور انہیں یحییٰؑ سا بیٹا عطا کیا۔ اور ہم نے ان کے لیے ان کی بیوی کو اچھی بنا دیا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ سب
كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا
لوگ نیک کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہم کو بڑی رغبت اور خوف کے ساتھ پکارا کرتے تھے اور
وَرَهَبًا ۖ وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ ۞ وَالَّتِي أَحْصَنَتْ
ہمارے آگے گڑگڑایا کرتے تھے۔ اور (اے رسولؐ) اس بی بی (مریمؑ) کو (یاد کرو)
فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهَا مِنْ رُوحِنَا وَجَعَلْنَاهَا وَابْنَهَا
جس نے اپنی عفت کی حفاظت کی تو ہمنے ان (کے پیٹ) میں اپنی طرف سے روح پھونک دی اور انکو اور انکے
آيَةً لِلْعَالَمِينَ ۞ إِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً
بیٹے (عیسیٰؑ) کو سارے جہان کے واسطے (اپنی قدرت کی) نشانی بنائی۔ بیشک یہ تمہارا دین (اسلام) ایک ہی دین ہے۔
وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ۞ وَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ
اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی عبادت کرو۔ اور لوگوں نے باہم (اختلاف کر کے) اپنے دین کو ٹکڑے
كُلٌّ إِلَيْنَا رَاجِعُونَ ۞ فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ
ٹکڑے کر ڈالا (حالانکہ) وہ سب کے سب پھر پھر کے ہمارے ہی پاس آنے والے ہیں (اس وقت فیصلہ ہو جائیگا) کہ جو
وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ وَإِنَّا لَهُ
شخص اچھے اچھے کام کرے گا۔ اور وہ ایماندار بھی ہو تو اس کی کوشش اکارت نہ جانے گی اور ہم اسکے
كَاتِبُونَ ۞ وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا
اعمال لکھتے جاتے ہیں۔ اور جس بستی کو ہمنے تباہ کر ڈالا ہے ممکن نہیں کہ وہ لوگ (قیامت کے دن پھر کے ہمارے پاس)



**حضرت یونسؑ کا قصہ**

۱؎ حضرت یونسؑ کے دریا تک آنے کا قصہ پارہ ۱۱ سورۂ یونس میں مذکور ہو چکا ہے۔ غرض جب آپ کشتی میں سوار ہوئے اور ہوا چلی تو تھوڑی دیر میں تلاطم ہوا اور کشتی لگی ڈوبنے۔ ناخدا بولا ہو نہ ہو اس میں کوئی غلام اپنے مالک سے بھاگ کر جاتا ہوا سوار ہوا ہے۔ اسی وجہ سے کشتی کا یہ حال ہوا حضرت یونسؑ بولے وہ میں ہوں ان لوگوں نے آپ کی حالت دیکھ کر انکار کیا۔ لیکن جب قرعہ ڈالا گیا تو آپ ہی کا نام نکلا۔ پھر لوگوں نے نہ مانا۔ آخر تین مرتبہ قرعہ ڈالا گیا اور ہر مرتبہ آپ ہی کا نام نکلا آپ وہاں سے اٹھے۔ اور کشتی کے کنارے پہنچکر دریا میں پھاند پڑے۔ ایک مچھلی منہ کھولے کھڑی تھی۔ آپ گرے اور اس کے پیٹ میں پہنچے کئی روز تک اس کے پیٹ میں رہے۔ اس کے بعد زمین پر ڈال دیئے گئے۔ آپ کا لقب اسی وجہ سے "ذوالنون" (مچھلی والا) مقرر ہوا

**حضرت یحییٰؑ کی ولادت زکریاؑ کی دعا سے**

۲؎ وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا
اس آیت کے معنی میں بین المفسرین اختلاف ہے۔ ایک قول کی بنا پر آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ جس بستی کے لوگوں کو ہم نے ہلاک کیا ہے۔ ان پر حرام ہے کہ وہ اس دار دنیا میں رجعت کے موقع پر زندہ ہو کر لوٹیں۔ اس مطلب کی تائید احادیث معصومین علیہم السلام سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ تفسیر قمی میں حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام محمد باقر علیہما السلام سے مروی ہے کہ ہر اس بستی کے لوگ جن کو خداوند عالم نے عذاب نازل فرما کر ہلاک کیا ہے۔ رجعت کے موقع پر (زندہ ہو کر) نہ لوٹیں گے۔
(دیکھو تفسیر قمی جلد ثانی ص۷۶ طبع نجف اشرف (ا ح)

**حضرت عیسیٰؑ و مریمؑ کا تذکرہ**

يَرْجِعُوْنَ ۝٩٥ حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَ مَاْجُوْجُ وَ

نہ لوٹیں۔ بس اتنا (توقف تو ضرور ہوگا) کہ جب یاجوج ماجوج (سدِ سکندری کی قید سے) کھول دیئے جائیں

هُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ۝٩٦ وَ اقْتَرَبَ الْوَعْدُ

اور یہ لوگ (زمین کی) ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے نکل پڑیں۔ اور (قیامت کا) سچا وعدہ نزدیک

الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ

آجائے پھر تو کافروں کی آنکھیں ایک دم سے پتھرا ہی جائیں (اور کہنے لگیں) ہائے ہماری شامت کہ ہم تو

يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا

اس (دن) سے غفلت ہی میں (پڑے) رہے بلکہ (سچ تو یوں ہے کہ اپنے اوپر) ہم آپ ظالم

ظٰلِمِيْنَ ۝٩٧ اِنَّكُمْ وَ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

تھے۔ (اس دن کہا جائیگا کہ اے کفار!) تم اور جس چیز کی تم خدا کے سوا پرستش کرتے تھے۔ یقیناً جہنم

حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ۝٩٨ لَوْ كَانَ

کا ایندھن (جلاون) ہوگے (اور) تم سب کو اس میں اُترنا پڑے گا۔ اگر یہ (سچے) معبود ہوتے

هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَ كُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٩٩

تو انھیں دوزخ میں نہ جانا پڑتا۔ اور (اب تو) سب کے سب اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔

لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّ هُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ۝١٠٠ اِنَّ

ان لوگوں کی دوزخ میں چیخ و چنگھاڑ ہوگی اور یہ لوگ (شور و غل میں) کسی کی بات بھی نہ سنیں گے۔ ہاں البتہ

الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا

جن لوگوں کے واسطے ہماری طرف سے پہلے ہی سے بھلائی (تقدیر میں لکھی جا چکی) ہے وہ لوگ

مُبْعَدُوْنَ ۝١٠١ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَ هُمْ فِيْ

دوزخ سے دُور ہی دُور رکھے جائیں گے (یہاں تک کہ یہ لوگ اسکی بھنک بھی نہ سنیں گے اور یہ لوگ ہمیشہ اپنی من مانگی

مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۝١٠٢ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ

مرادوں میں (چین سے) رہیں گے۔ اور انکو (قیامت کا) بڑے سے بڑا خوف دہشت میں

الْاَكْبَرُ وَ تَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ

نہ لائے گا اور فرشتے ان سے (خوشی خوشی) ملاقات کرینگے (اور یہ خوشخبری دینگے) کہ یہی وہ تمہارا (خوشی کا)

كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝١٠٣ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ

دن ہے جس کا (دُنیا میں) تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ (یہ) وہ دن (ہوگا) جب ہم آسمان کو اس طرح پیٹیں گے

السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا

جس طرح خطوں کا طومار لپیٹا جاتا ہے۔ جس طرح ہمنے (مخلوقات کو) پہلی بار پیدا کیا تھا (اسی طرح) دوبارہ (پیدا) کر

عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝١٠٤ وَ لَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ

چھوڑیں گے (یہ وہ) وعدہ (ہے جسکا کرنا) ہم پر (لازم) ہے۔ اور ہم اسے ضرور کرکے رہیں گے۔ اور ہمنے تو نصیحت (توریت)



لے ابن ابی حاتم، ابن عدی اور ابن مردویہ نے نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؓ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ انا منہم میں ان ہی لوگوں میں ہوں۔ (دیکھو تفسیر دُرِ منثور جلد ۴ صـ ۳۳۹ مطبوعہ مصر و تفسیر کشاف جلد ۲ صـ ۲۶۲ مطبوعہ مصر ۱۲

بقیہ صـ ۳۹۱

کام وہ بھی ایسے کام گویا خُدا ہی کے ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے خدا نے ہجرت کے واقعہ میں رسولؐ کے خاک پھینکنے کو اپنی طرف نسبت دی ہے اور فرمایا و ما رمیت اذ رمیت ولکن اللّٰہ رمٰی خلاصہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے فعل کی نسبت اگر خدا کی طرف دی تو ہرگز جھوٹ نہیں تھا۔ اگرچہ سُننے والوں نے بڑے بت کو سمجھا۔ حالانکہ حضرت ابراہیمؑ کا یہ مقصد ہرگز نہ تھا۔ بلکہ آپ کا مطلب یہ تھا، کہ جن لوگوں کی طرف خدا کی نسبت دی جاتی ہے۔ ان میں سب سے بڑے یعنی خدا نے یہ کام کیا ہے۔ کیونکہ ہم کی ضمیر الٰہہ کی طرف پھرتی ہے۔ واللّٰہ اعلم ۱۲

بقیہ صـ ۳۹۲

لے کر سینکڑوں کوس جانے کی ہمت رکھتا ہے لوگوں کا تعجب ختم ہوگیا۔
۲ے حضرت ایوبؑ ایک نبی تھے۔ اللہ نے دُنیا کی ہر نعمت عطا کی تھی۔ پانچ جوڑے بیل کے، بکریاں، اونٹ گھوڑے خچر بھی بکثرت تھے۔ چار سو چرواہے غلام اور سائیس وغیرہ تھے۔ ہزاروں بیگھہ کاشت اور باغات تھے۔ ان کی اہلیہ حضرت یوسفؑ کی پوتی افراہیم کی بیٹی رحیمہ تھیں ان سے سات بیٹے سات بیٹیاں تھیں ایک عرصہ تک اسی حالت عیش و آرام میں رہے۔ اس پر بھی ہر وقت عبادت و شکر گزاری میں مشغول رہتے۔ اس کے بعد خدا کی طرف سے امتحان ہوا اور یہ سب چیزیں برباد ہوگئیں۔ اولادیں بھی مرگئیں مگر آپ برابر شکر ادا کرتے رہے۔ پھر خود بیمار ہوئے مگر کوئی مرض ایسا نہ تھا جو کہ خلق کی نفرت کا باعث ہو اس پر بھی آپ شکر کرتے رہے۔ پھر جب امتحان کا زمانہ گزر گیا، تو خدا نے دوبارہ سب چیزیں عطا کیں، اولاد بھی ہوئی شفا بھی ملی ۱۲۔

بَعۡدِ الذِّكۡرِ اَنَّ الۡاَرۡضَ يَرِثُهَا عِبَادِىَ الصّٰلِحُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾

کے بعد یقیناً زبور میں لکھ ہی دیا تھا کہ روئے زمین کے سلہ وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے۔

اِنَّ فِىۡ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوۡمٍ عٰبِدِيۡنَ ﴿۱۰۶﴾ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ

اس میں شک نہیں کہ اس میں عبادت کرنیوالوں کے لیے (احکام خدا کی) تبلیغ ہے۔ اور (اے رسول) ہمنے تو تم کو

اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلۡ اِنَّمَا يُوۡحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ

سارے جہان کے لوگوں کے حق میں از سرتاپا رحمت بنا کر بھیجا۔ تم کہہ دو کہ میرے پاس تو بس یہی وحی آئی ہے کہ تم لوگوں کا

اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ‌ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۰۸﴾ فَاِنۡ

معبود بس یکتا خدا ہے تو کیا تم (اس کے فرمانبردار بندے بنتے ہو! اس پر بھی منہ پھیریں

تَوَلَّوۡا فَقُلۡ اٰذَنۡتُكُمۡ عَلٰى سَوَآءٍ‌ ؕ وَاِنۡ اَدۡرِىۡۤ اَقَرِيۡبٌ

تو تم کہہ دو کہ میں نے تم کو یکساں خبر کر دی ہے۔ اور میں نہیں جانتا کہ جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے

اَمۡ بَعِيۡدٌ مَّا تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۱۰۹﴾ اِنَّهٗ يَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ مِنَ

قریب آپہنچا یا (ابھی) دور ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ اس بات کو بھی جانتا ہے جو

الۡقَوۡلِ وَيَعۡلَمُ مَا تَكۡتُمُوۡنَ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنۡ اَدۡرِىۡ لَعَلَّهٗ

پکار کر کہی جاتی ہے، اور جسے تم لوگ چھپاتے ہو اس سے بھی خوب واقف ہے۔ اور میں یہ بھی نہیں جانتا سلہ کہ شاید

فِتۡنَةٌ لَّكُمۡ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ رَبِّ احۡكُمۡ

یہ (تاخیر عذاب) تمہارے واسطے امتحان ہو اور ایک معین مدت تک (تمہارے لیے) چین ہو۔ (آخر رسول نے) دعا کی کہ اے میرے پالنے والے تو ٹھیک ٹھیک

بِالۡحَقِّ‌ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحۡمٰنُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾

(میرے اور کافروں کے) درمیان فیصلہ کر دے اور ہمارا پروردگار بڑا مہربان ہے کہ اسی سے ان باتوں میں سلہ مدد مانگی جاتی ہے جو تم لوگ بیان کرتے ہو۔

## ایاتها ۷۸ — (۲۲) سُوۡرَةُ الۡحَجِّ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۳) — رکوعاتها ۱۰

اس کی اٹھتر آیتیں ہیں سورہ سلہ حج مدینہ سلہ میں نازل ہوا اور دس رکوع ہیں۔

## بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمۡ‌ ۚ اِنَّ زَلۡزَلَةَ السَّاعَةِ

اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرتے رہو (کیونکہ) قیامت کا زلزلہ (کوئی معمولی نہیں) ایک بڑی (سخت)

شَىۡءٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱﴾ يَوۡمَ تَرَوۡنَهَا تَذۡهَلُ كُلُّ مُرۡضِعَةٍ

چیز ہے۔ جس دن تم اسے دیکھ لوگے تو ہر دودھ پلانے والی (ڈر کے مارے) اپنے دودھ پیتے

عَمَّاۤ اَرۡضَعَتۡ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمۡلٍ حَمۡلَهَا وَ

(بچے) کو بھول جائے گی اور ساری حاملہ عورتیں اپنے اپنے حمل (دہشت سے) گرا دیں گی، اور

تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمۡ بِسُكٰرٰى وَلٰـكِنَّ

(گھبراہٹ میں) لوگ تجھے متوالے معلوم ہوں گے۔ حالانکہ وہ متوالے نہیں ہیں بلکہ



سلہ یعنی زبور میں یہ خوشخبری مندرج ہے کہ جو لوگ خدا کی عبادت کریں اور نیک کردار بنیں وہ سمجھیں کہ نیک کرداری کا صلہ نہ صرف آخرت پر موقوف ہے بلکہ دنیا میں بھی خدا ایسے لوگوں کو حکومت و سلطنت عطا کرتا ہے۔ لیکن بظاہر یہ حکم اسی وقت کے واسطے مخصوص تھا تفسیر مجمع البیان میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ وہ نیک بندے مہدی آخر الزمان کے اصحاب ہیں۔ صاحب مجمع البیان کہتے ہیں کہ اس مطلب پر آنحضرت صلعم کی وہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے جس کو فریقین نے اس طرح روایت کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر عمر دنیا سے ایک دن بھی باقی رہ جائیگا تو خدا تعالیٰ اسی دن کو طولانی کر دیگا کہ میرے اہلبیت میں سے ایک ایسے شخص کو مبعوث کرے کہ جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر گئی ہو۔ ۱۲

سلہ ابن ابی شیبہ اور ابن عساکر نے ربیع بن انس سے روایت کی ہے، کہ جب شب معراج حضرت رسول نے فلاں یعنی بعض بنی امیہ کو اپنے منبر پر خطبہ پڑھتے دیکھا تو آپ کو بہت شاق گزرا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

سلہ اس سورۃ میں خدا نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے۔ قیامت کی سختی۔ شیطان کا دوست گمراہ ہر انسان کی حالت۔ ایک یہودی کی بیوقوفی خدا پر غصہ کرنا حماقت ہے۔ ہر چیز خدا کو سجدہ کرتی ہے، جسے خدا ذلیل کرے اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا۔ قیامت میں مومن و کافر کا فرق بہشتیوں کا حال۔ حج و قربانی کے احکام خدا کے خاص بندوں کی مدح۔ پہلی بار جہاد کا حکم، اگلوں کا تذکرہ۔ قیامت کا ایک دن ہزار برس کے برابر ہے۔ جب کوئی نبی آیا تو شیطان نے اس کے کام میں خلل ڈالا، مشرکین مکہ کی حالت مہاجرین کی مدح۔ کفار کا اعتراض و جواب بتوں کی ایک مثل۔ کفار نے خدا کی قدر نہ کی۔ آخر زمانہ میں جہاد کا حکم۔ خود خدا نے ہمارا نام مسلمان رکھا ہے وغیرہ ۱۲

سلہ ابن عباس اور عطا کے نزدیک

باقی صفحہ ۳۹۷ پر

عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۞ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ
خدا کا عذاب بہت سخت ہے (کہ لوگ بدحواس ہو رہے ہیں) اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو بغیر جانے خدا کے بارے
فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۞ كُتِبَ
میں (خواہ مخواہ) جھگڑتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں جس (کی پیشانی) کے اوپر (خط تقدیر سے)
عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى
لکھا جا چکا ہے کہ جس نے اس سے دوستی کی تو یہ یقیناً اسے گمراہ کر کے چھوڑے گا اور دوزخ کے
عَذَابِ السَّعِيْرِ ۞ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ
عذاب تک پہنچا دے گا. لوگو اگر تم کو (مرنے کے بعد) دوبارہ جی اٹھنے میں کسی طرح کا شک ہے تو
مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ
اس میں شک نہیں کہ ہم نے تمہیں (شروع شروع) مٹی سے لے اس کے بعد نطفہ سے اس کے بعد جمے
نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّ
خون سے پھر اس لوتھڑے سے جو پورا (سڈول) یا ادھورا ہو پیدا کیا تاکہ تم پر (اپنی قدرت) ظاہر کریں.
غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ؕ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا
(پھر تمہارا دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے) اور ہم عورتوں کے پیٹ میں جس (نطفہ) کو چاہتے ہیں. ایک
نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ
مدت معین تک ٹھہرا رکھتے ہیں پھر تم کو بچہ بنا کر نکالتے ہیں پھر (تمہیں پالتے ہیں) تاکہ تم اپنی
لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ
جوانی کو پہنچو۔ اور تم میں سے کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو (قبل بڑھاپے کے) مر جاتے ہیں اور تم میں سے کچھ
مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ
لوگ ایسے ہیں جو ناکارہ زندگی (بڑھاپے) تک پھیر لائے جاتے ہیں تاکہ سمجھنے کے بعد
عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا
سٹھیا کے کچھ بھی (خاک) نہ سمجھ سکے۔ اور تو زمین کو مردہ (بیکار افتادہ) دیکھ رہا ہے پھر جب ہم اس پر
عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ
پانی برسا دیتے ہیں تو لہلہانے اور ابھرنے لگتی ہے۔ اور ہر طرح کی خوش نما چیزیں
زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۞ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ
اگاتی ہے۔ تو یہ (قدرت کے تماشے) اس لیے (دکھاتے ہیں تاکہ تم جانو) کہ بیشک
يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞ وَّ
خدا برحق ہے اور (یہ بھی) کہ بیشک وہی مردوں کو جلاتا ہے۔ اور وہ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔ اور
اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ
قیامت یقیناً آنے والی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں اور بیشک جو لوگ قبروں میں ہیں۔ ان کو خدا

جس نے شیطان سے دوستی کی وہ گمراہ ہوگیا

لے مٹی سے پیدا کرنے کا اشارہ اس طرف ہے کہ سب سے پہلے تمہارے ماں باپ آدم و حوا کو مٹی سے پیدا کیا اور اس کے بعد پھر جب توالد و تناسل کا سلسلہ شروع ہوا تو عورت و مرد کی منی رحم میں جمع ہوئی۔ پھر اس سے خون بنا پھر اس کے بعد گوشت کا لوتھڑا بنا پھر کسی کو پورا کسی کو ناقص پیٹ سے باہر نکالا۔ یہ باتیں اس واسطے بیان کی ہیں تاکہ انسان کو قیامت اور اپنے دوبارہ زندہ ہونے کا یقین ہو کیونکہ جو ہستی مٹی وغیرہ سے پیدا کرنے پر قادر ہے۔ اسے دوبارہ پیدا کرنا کیا دشوار ہے۔ ۱۲

انسان کی حالت

لے انسان پیدا ہونے کے وقت بہت کمزور اور ہر طرح مجبور رہتا ہے پھر رفتہ رفتہ تیس برس تک ترقی کرتا رہتا ہے پھر تیس سے چالیس تک ٹھہرا رہتا ہے پھر مجبوری اور کمزوری کی طرف آنا شروع ہوتا ہے حتیٰ کہ آخر عمر میں پھر وہی حالت انسان کی بعینہ ہو جاتی ہے۔ جو بچپنے میں تھی اسی وجہ سے یہ مثل مشہور ہے کہ بڈھا اور بالا برابر ہوتا ہے۔ ۱۲

بقیہ صفحہ ۳۹۶

یہ سورۃ مکہ میں نازل ہوا چند چند آیتوں کے اور حسن کے نزدیک یہ سورۃ مدینہ میں نازل ہوا۔ سوائے ان آیات کے جو حالت سفر میں نازل ہوئیں۔ اور بعض کے نزدیک سوائے چھ آیتوں کے باقی سورۃ مدنیہ ہے اور بعض نے چار آیتوں کا استثناء کیا ہے۔ (تفسیر مجمع البیان ۱ ج)

مَنْ فِي الْقُبُورِ ۝٧ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي
دوبارہ زندہ کرے گا۔ اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں۔جو بے جانے بوجھے بے ہدایت

اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝٨
پانے بغیر روشن کتاب کے (جو اسے راہ بتانے) (خدا کی آیتوں سے) منہ موڑے

ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَهٗ فِي
(خواہ مخواہ) خدا کے بارے میں لڑنے (مرنے) پر تیار ہیں تاکہ (لوگوں کو) خدا کی راہ سے بہکا

الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ
دے۔ایسے (نابکار) کے لیے دُنیا میں (بھی) رُسوائی ہے۔اور قیامت کے دن (بھی) ہم اسے

الْحَرِيْقِ ۝٩ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ
جہنم کے عذاب (کا مزہ) چکھائیں گے۔اور (اس وقت اس سے کہا جائیگا) کہ یہ ان اعمال کی سزا ہے جو تیرے ہاتھوں نے

لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝١٠ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ
پہلے سے کیے ہیں اور بیشک خدا بندوں پر ہرگز ظلم نہیں کرتا۔ اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو ایک

اللّٰهَ عَلٰي حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ۨ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ
کنارے پر (کھڑا ہو کر) خدا کی عبادت کرتا ہے۔ تو اگر اسکو کوئی فائدہ پہنچ گیا تو اسکی وجہ سے مطمئن ہو گیا۔ اور اگر

وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨ انْقَلَبَ عَلٰي وَجْهِهٖ ڗ خَسِرَ
(کہیں) اسکو کوئی تکلیف (چھو بھی گئی تو (فوراً) منہ پھیر کے (کفر کی طرف) پلٹ پڑا

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝١١
اس نے دنیا اور آخرت (دونوں) کا گھاٹا اٹھایا۔یہی تو صریحی گھاٹا ہے۔

يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا
خدا کو چھوڑ کر ان چیزوں کو (حاجت کے وقت) بلاتا ہے جو نہ اس کو نقصان ہی پہنچا

يَنْفَعُهٗ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝١٢ يَدْعُوْا لَمَنْ
سکتے ہیں۔اور نہ کچھ نفع ہی پہنچا سکتے۔ یہی تو پرلے درجے کی گمراہی ہے۔ اور اس کو اپنی حاجت

ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۭ لَبِئْسَ الْمَوْلٰي وَلَبِئْسَ
روائی کے لیے) پکارتا ہے جسکا نقصان اس کے نفع سے زیادہ قریب ہے بیشک ایسا مالک

الْعَشِيْرُ ۝١٣ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
بھی بُرا اور ایسا رفیق بھی بُرا۔ بے شک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے (انکو) خدا

الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ
(بہشت کے) ان (ہرے بھرے) باغات میں لے جا کر داخل کریگا۔جن کے نیچے نہریں

اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝١٤ مَنْ كَانَ يَظُنُّ
جاری ہوں گی۔ بے شک خدا جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔ جو شخص (غصہ میں) یہ بدگمانی کرتا ہے



## ایک صوفی کی بیوقوفی

سے حافظ محمد بن محمد موسیٰ شیرازی نے تفسیر اثنا عشر میں انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ حضرت رسولؐ کے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص کا ذکر خیر کر رہے تھے۔ کہ وہ بڑا نمازی روزہ دار ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں اُسے نہیں پہچانتا۔ اسی اثنا میں وہ آدمی سامنے آیا۔ اور ہم نے آپ سے عرض کی یہ وہی ہے یہ سنتا تھا کہ آپ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا میری تلوار لو۔ اور اسکا سر کاٹ لاؤ۔ یہ شیطان کے گروہ کا پہلا شخص ہے۔ غرض حضرت ابوبکر تلوار لیے مسجد میں آئے تو دیکھا کہ وہ رکوع میں ہے۔ حضرت ابوبکر یہ سوچ کر کہ رسول اللہ نے نمازیوں کے قتل سے منع فرمایا ہے۔ واپس آئے اور عرض کی میں نے اُسے نماز پڑھتے دیکھا اور آپ نے نمازی کے قتل کو منع کیا ہے۔ آپ نے فرمایا تم بیٹھو تم اس قابل نہیں ہو، اور حضرت عمرؓ کو حکم دیا کہ تم مسجد میں جاؤ اور اسکا سر کاٹ لاؤ۔ حضرت عمرؓ تلوار لیے آئے تو اسے سجدہ میں دیکھا تو آپ بھی واپس ہوئے اور کیفیت عرض کی۔ آپ نے فرمایا تم بھی اس قابل نہیں ہو بیٹھ جاؤ پھر فرمایا اے علیؑ! تم اٹھو، اور میں جانتا ہوں کہ تم اس کو پاؤ گے تو تم ہی قتل کرو گے اور اگر تم نے اسکو قتل کیا تو پھر میری اُمت میں کبھی اختلاف نہ ہوگا۔ غرض حضرت علیؑ گئے اور آپ نے اسے نہ پایا، اور

## خدا پر غصہ کرنا سنت صحابیت

کیفیت آکر عرض کی۔ اس وقت حضرت رسولؐ نے فرمایا علیؑ اُمت موسیٰ کے اکہتر فرقے ہوئے ایک ناجی باقی ناری اُمت عیسیٰ کے بہتر فرقے ہوئے۔ ایک ناجی باقی ناری۔ اور میری اُمت کے تہتر فرقے ہوں گے۔ ایک ناجی باقی ناری حضرت علیؑ نے پوچھا ناجی کون ہوگا۔ آپ نے فرمایا جو تمہارے اور تمہارے اصحاب کے طریقہ پر چلے۔ اس وقت اس مرد کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ابن عباسؓ کہتے ہیں واللہ اس آدمی کو حضرت علیؑ ہی نے جنگ صفین میں قتل کیا اور اس روایت کو علامہ ابن حجر نے فتح الباری میں اور حافظ ابونعیم نے حلیہ میں اور انکے علاوہ اور علماء

باقی ص ٣٩٩ پر

اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ

کہ دنیا اور آخرت میں خدا اس کی ہرگز مدد نہ کرے گا تو اُسے چاہیے کہ آسمان

بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ

تک ایک رسّی تانے (اور اپنے گلے میں پھانسی ڈال دے) پھر کاٹ دے (تاکہ گھٹ کر مرجائے) پھر

كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿۱۵﴾ وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ

دیکھے کہ جو چیز اسے غصہ میں لا رہی تھی۔ اسے اسکی تدبیر دُور دفع کر دیتی ہے (یا نہیں) اور ہم نے اس (قرآن) کو

وَّ اَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

یونہی واضح و روشن نشانیاں (بناکر) نازل کیا اور بیشک خدا جس کی چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔ اس میں شک

وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِئِيْنَ وَ النَّصٰرٰى وَ الْمَجُوْسَ

نہیں کہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا (مسلمان) اور یہودی اور لامذہب لوگ اور نصاریٰ اور مجوسی (آتش پرست)

وَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ

اور مشرکین (کفار) خدا ان لوگوں کے درمیان قیامت کے دن (ٹھیک ٹھیک) فیصلہ کر دے گا۔ بیشک

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾

شک نہیں کہ خدا ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

کیا تم نے اس کو بھی نہیں دیکھا کہ جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور

مَنْ فِي الْاَرْضِ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَ النُّجُوْمُ

جو لوگ زمین میں ہیں اور آفتاب اور ماہتاب اور ستارے اور پہاڑ اور

وَ الْجِبَالُ وَ الشَّجَرُ وَ الدَّوَآبُّ وَ كَثِيْرٌ مِّنَ

درخت اور چوپائے (غرض کل مخلوقات) اور آدمیوں میں سے بہت سے لوگ سب خدا ہی کو سجدہ

النَّاسِ ؕ وَ كَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَ مَنْ

کرتے ہیں۔ اور بہتیرے ایسے بھی ہیں جن پر (نافرمانی کی وجہ سے) عذاب (کا آنا) لازم ہو چکا ہے

يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ

اور جسکو خدا ذلیل کرے پھر اسکا کوئی عزت دینے والا نہیں۔ کچھ شک نہیں کہ خدا جو

مَا يَشَآءُ ؕ ۩ ﴿۱۸﴾ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ؗ

چاہتا ہے کرتا ہے۔ یہ دونوں (مومن کافر) دو فریق ہیں[1] آپس میں اپنے پروردگار کے بارے

فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ

میں لڑتے ہیں۔ غرض جو لوگ کافر ہو بیٹھے انکے لیے آگ کے کپڑے قطع کیے گئے ہیں (وہ انہیں

يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾ يُصْهَرُ

پہنائے جائیں گے اور) انکے سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا۔ جس (کی گرمی) سے



ہر چیز خدا کو سجدہ کرتی ہے

جسے خدا ذلیل کرے اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا

[1] بخاری نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے میں خدا کے سامنے استغاثہ کے لیے کھڑا ہوں گا قیس نے کہا ہے کہ ان ہی لوگوں کے بارے میں آیت نازل ہوئی ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو جنگ بدر میں جہاد کو نکلے یعنی حضرت علیؓ حمزہؓ، عبیدہؓ، شیبہ عتبہ اور ولید۔ ۱۲

بقیہ ص ۳۹۸

اہل سُنّت نے بھی نقل کیا ہے۔

[2] ایک یہودی ایمان لایا اس کے بعد اسکی آنکھیں دُکھنے لگیں یہاں تک کہ بینائی جاتی رہی اس کے علاوہ اور بھی بہت سی بلاؤں میں مُبتلا ہُوا۔ پھر آنحضرت رسولؐ کے پاس آیا کہ اسلام کو توڑ دیجئے۔ آپ نے فرمایا اسلام ٹوٹ نہیں سکتا۔ آخر وہ مُرتد ہوگیا اور یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

[3] کیونکہ موت سر پر کھڑی ہے مرنے کے ساتھ بتوں کی پوجا کرنے اور خُدا کا شریک بنانے کا مزا چکھ لے گا اگرچہ زندگی میں تو یہ بُت نہ نفع ہی پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان۔ ۱۲

[4] جب بتوں پر یہ اعتراض کیا گیا کہ وہ نقصان نہیں پہنچا سکتے تو کفار بھی خدا پر اعتراض کرنے لگے کیونکہ دُنیا کے سارے کام آدمی کی مرضی کے مطابق نہیں ہوا کرتے اسکا جواب خدا نے یُوں دیا کہ بُت مجبور ہیں ہم جو چاہیں کریں گے مگر تمہاری مرضی کے پابند نہیں ہیں جس کام میں ہماری مصلحت ہوگی ہوگا ورنہ نہیں اس میں چاہے تم خوش رہو یا غصہ میں مرجاؤ۔ ۱۲

بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَ الْجُلُوْدُ ۝۲۰ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ

جو کچھ انکے پیٹ میں ہے (آنتیں وغیرہ) اور کھالیں سب گل جائیں گی۔ اور انکے (مارنے کے) لیے

مِنْ حَدِيْدٍ ۝۲۱ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا

لوہے کے گرز ہوں گے۔ کہ جب صدمے کے سبب چاہیں گے کہ دوزخ سے نکل بھاگیں تو (گرز مار کے)

مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۚ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝۲۲

پھر اسی کے اندر دھکیل دیئے جائیں گے۔ اور (اُن سے کہا جائیگا) کہ جلانے والے عذاب کے مزے چکھو۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے اچھے کام کیے انکو خدا (بہشت کے ایسے ہرے بھرے)

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا

باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی انہیں وہاں سونے کے

مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا

کنگن اور موتی (کے ہار) سے سنوارا جائے گا اور ان کا لباس وہاں

حَرِيْرٌ ۝۲۳ وَ هُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ښ وَهُدُوْٓا

ریشمی ہو گا۔ اور (یہ اس وجہ سے کہ دُنیا میں) انہیں اچھی بات (کلمۂ توحید) کی ہدایت کی گئی

اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ۝۲۴ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ يَصُدُّوْنَ

اور انہیں سزاوار حمد (خدا) کا راستہ دکھایا گیا۔ بے شک جو لوگ کافر ہو بیٹھے اور خدا کی راہ

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ

سے اور مسجد محترم (خانۂ کعبہ) سے جسے ہم نے سب لوگوں کے لیے (معبد) بنایا ہے

لِلنَّاسِ سَوَاۗءَ ۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَ الْبَادِ ۭ وَ مَنْ يُّرِدْ

(اور) اس میں شہری اور بیرونی سب کا حق برابر ہے۔ (لوگوں کو) روکتے ہیں (انکو) اور جو شخص

فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۲۵

اس میں شرارت سے گمراہی کرے اس کو ہم دردناک عذاب کا مزا چکھا دیں گے۔

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ

اور (اے رسولؐ) (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے (ابر کے ذریعہ سے) ابراہیمؑ کے واسطے خانہ کعبہ کی جگہ ظاہر

بِيْ شَيْــــًٔا وَّ طَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَ الْقَاۗىِٕمِيْنَ

کر دی، اور ان سے کہا کہ میرا کسی چیز کو شریک نہ بنانا، اور میرے گھر کو طواف اور قیام اور رکوع سجود کرنے

وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝۲۶ وَ اَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ

والوں کے واسطے صاف ستھرا رکھنا۔ اور لوگوں کو حج کی خبر کر دو کہ لوگ تمہارے پاس (جوق در

يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰي كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ

جوق) پیادہ اور ہر طرح کی (دُبلی) سواریوں پر جو راہ دُور دراز طے کر کے آئی ہوں گی۔



قیامت میں مومن و کافر کا فرق

بہشتیوں کا حال

ل ایک روایت میں ہے کہ پہلے خانہ کعبہ یاقوت کا تھا۔ جب طوفان نوحؑ آیا تو خدا نے اسے اٹھالیا اور زمین خالی رہ گئی۔ پھر جب حضرت ابراہیمؑ کو اس کی درستی و تعمیر کا حکم ہوا تو برواتیے ہوا نے اور بروایتے ابر نے اور بروایتے حضرت جبرئیل نے خط کھینچ کر وہ جگہ بتادی اور آپ نے ٹھیک اسی جگہ پر خانہ کعبہ کو دوبارہ بنایا جہاں وہ پہلے تھا۔ ۱۲

ل۲ حج کی رسم اسلام سے قبل بھی تھی مگر اس میں بہت سی خرابیاں اور بیہودگیاں بھی تھیں۔ اسلام نے ان چیزوں سے پاک کر کے اچھا خاصا عبادت کا رنگ پیدا کیا۔ ایام معلومات سے یا ذی الحجہ کا پہلا عشرہ مراد ہے یا ایام تشریق۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ذی الحجہ اور بعضوں نے دسویں کو بھی شامل کیا ہے۔ ذکر نام خدا سے یا تو لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک مراد ہے یا ذکر خدا جس طرح بھی ہو یا ذبح کے وقت خدا کا نام لینا یا وہ تکبیریں جو صفحہ ۱۳۴ حاشیہ میں مذکور ہیں۔ ۱۲

حج و قربانی کے احکام

كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ﴿٢٧﴾ لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا 26

چڑھ چڑھ کے) آ پہنچیں گے تاکہ اپنے (دنیا و آخرت کے) فائدوں پر فائز ہوں اور خدا نے جو جانور

اسْمَ اللّٰهِ فِيٓ أَيَّامٍ مَّعْلُومٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُم

چارپائے انہیں عطا فرمائے۔ ان پر (ذبح کے وقت) چند معین دنوں میں خدا کا نام لیں تو تم لوگ

مِّنۢ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۖ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا

(قربانی کے گوشت) خود بھی کھاؤ اور بھوکے محتاج کو

الْبَآئِسَ الْفَقِيرَ ﴿٢٨﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا

بھی کھلاؤ۔ پھر لوگوں کو چاہیے کہ اپنی اپنی (بدن کی) کثافت دور کریں اور اپنی

نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ ۖ

نذریں پوری کریں اور قدیم (عبادت) خانہ (کعبہ) کا طواف کریں۔ یہی (حکم) ہے۔ اور (اسکے علاوہ)

وَمَن يُعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُۥ عِندَ

جو شخص خدا کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم کریگا تو یہ اس کے پروردگار کے یہاں اس کے حق میں

رَبِّهِۦ ۗ وَأُحِلَّتْ لَكُمُ الْأَنْعَامُ إِلَّا مَا يُتْلٰى

بہتر ہے۔ اور ان جانوروں کے علاوہ جو تم سے بیان کیے جائیں گے کل چارپائے تمہارے

عَلَيْكُمْ ۖ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا

واسطے حلال کئے گئے تو تم ناپاک بتوں سے بچتے رہو اور لغو باتیں[1] گانے وغیرہ

قَوْلَ الزُّورِ ﴿٣٠﴾ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِۦ ۚ وَمَن

سے بچتے رہو۔ نرے کھرے اللہ کے ہو کر (رہو) اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ اور جس شخص

يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ

نے (کسی کو) خدا کا شریک بنایا تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا پھر اس کو (یا تو درمیان ہی سے) کوئی

الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ﴿٣١﴾

پرندہ اُچک لے گیا یا اسے ہوا کے جھونکے نے بہت دور جا پھینکا۔

ذٰلِكَ ۖ وَمَن يُعَظِّمْ شَعٰٓئِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى

یہ (یاد رکھو) اور جس شخص نے خدا کی نشانیوں کی تعظیم کی تو کچھ شک نہیں کہ یہ بھی دلوں کی پرہیزگاری سے

الْقُلُوبِ ﴿٣٢﴾ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلٰىٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى

حاصل ہوتی ہے۔ اور ان چارپایوں میں ایک معین مدت تک تمہارے لیے بہت سے فائدے ہیں

ثُمَّ مَحِلُّهَآ إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٣٣﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ

پھر انکے ذبح ہونے کی جگہ قدیم (عبادت) خانہ (کعبہ) ہے۔ اور ہم نے ہر امت کے واسطے

جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُم

قربانی کا طریق مقرر کر دیا ہے تاکہ جو مویشی چارپائے خدا نے انہیں عطا کیے ہیں ان پر (ذبح کے وقت) خدا

[1] اگرچہ اردو محاورات میں زور کے معنی مکاری کے ہیں مگر عربی یعنی جس زبان کا یہ لفظ ہے اس میں اس کے چند معانی ہیں۔ جھوٹ شرک گانا وغیرہ، اور اس مقام پر ہر ایک معنی مراد لے سکتے ہیں۔ اسی بناء پر میں نے ایسا ترجمہ کیا جو سب کو شامل ہو۔ ۱۲

مِّنۢ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۗ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ

کا نام لیں غرض تم لوگوں کا معبود (وہی) یکتا خدا ہے۔ اور اسی کے فرمانبردار بن جاؤ۔ اور (اے رسول) ہمارے

أَسْلِمُوا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ۝۳۴ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ

گڑگڑانے [۱] والے بندوں کو (بہشت کی) خوشخبری دے دو۔ یہ وہ ہیں کہ جب (انکے سامنے) خدا کا نام لیا

وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ

جاتا ہے تو انکے دل سہم جاتے ہیں اور جب ان پر کوئی مصیبت آپڑے تو صبر کرتے ہیں اور نماز پابندی

وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝۳۵

سے ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے۔ اس میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں۔

وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ

اور قربانی کے (موٹے گدبدے) اونٹ انکو بھی ہمنے تمہارے واسطے خدا کی نشانیوں میں سے قرار دیا ہے ان میں

فِيهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ ۖ

تمہارے لیے بہت سی بھلائیاں [۲] ہیں پھر انکا تانتے کا تانتا باندھ کر (نحر کرو اور اس وقت) ان پر خدا کا نام لو

فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا

پھر جب انکے دست و بازو (کٹ کر) گر پڑیں، تو ان میں سے تم خود بھی کھاؤ اور قناعت پیشہ فقیروں اور مانگنے

الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ

والے محتاجوں (دونوں) کو بھی کھلاؤ۔ ہمنے یوں ان جانوروں کو تمہارا تابع بنا دیا۔ تاکہ تم

تَشْكُرُونَ ۝۳۶ لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا

شکر گزار بنو۔ خدا تک نہ تو ہرگز انکے گوشت ہی پہنچیں گے، اور نہ ان کے خون مگر

وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا

(ہاں) اس تک تمہاری پرہیزگاری البتہ پہنچے گی۔ خدا نے ان جانوروں کو (اس لیے) یوں تمہارے

لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ ۗ وَبَشِّرِ

قابو میں کر دیا ہے تاکہ جس طرح خدا نے تمہیں بتایا ہے اسی طرح تم اسکی بڑائی کرو [۳] اور اے رسول نیکی

الْمُحْسِنِينَ ۝۳۷ إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا ۗ

کرنیوالوں کو (بہشت کی) خوشخبری دے دو۔ اس میں شک نہیں کہ خدا ایمانداروں سے (کفار کو) دور دفع کرتا رہتا ہے

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ۝۳۸ أُذِنَ لِلَّذِينَ

خدا کسی بددیانت ناشکرے کو ہرگز دوست نہیں رکھتا۔ جن (مسلمانوں) سے

يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ

(کفار) لڑا کرتے تھے چونکہ وہ (بہت) ستائے گئے۔ اس وجہ سے انہیں [۴] بھی (جہاد کی) اجازت دے دی گئی اور

لَقَدِيرٌ ۝۳۹ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ

خدا تو ان لوگوں کی مدد پر یقیناً قادر (و توانا) ہے۔ یہ وہ (مظلوم) ہیں جو (بیچارے) صرف اتنی بات کہنے پر کہ ہمارا پروردگار خدا



**خدا کے خاص بندوں کی صفت**

[۱] اس آیت میں جو صفتیں بیان کی گئی ہیں۔ اگرچہ وہ عام ہیں اور جس شخص میں یہ صفات پائے جائیں وہ اس خوشخبری کا مستحق ہو سکتا ہے مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ یہ صفات بجز آئمہ اور چند مخصوص لوگوں کے دوسروں میں نہیں پائی گئیں اسی وجہ سے ایک حدیث ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ اس سے مراد علیؑ و سلمانؓ ہیں واللہ اعلم۔ ۱۲

**قربانی کا حکم**

[۲] اگرچہ عموماً ہر جانور میں فائدے ہیں مگر جتنے اونٹ میں ہیں اور کسی جانور میں کم ہونگے۔ اس کی اون کھال گوشت ہڈی سب کام آتی ہیں اس کے دودھ سے گھی، دہی مکھن وغیرہ سب چیزیں بنتی ہیں یہ خود سواری کا الگ کام دیتا ہے۔ جتنا بوجھ یہ اٹھائے دوسرا انہیں اٹھا سکتا۔ زمین اس سے جوتی جائے بھاری بوجھل گاڑیاں یہ کھینچے ازیں قبل اور بہتیرے فائدے ہیں اور اس پر طرہ یہ کہ کوئی جانور نہ پوچھے ببول اور نیم کی پتی۔ ۱۲

**مسلمانوں کو جہاد کا حکم**

[۳] فاذکروا اسم اللہ علیہا صواف یہ حکم نحر کا بیان ہے مطلب یہ ہے کہ جب اونٹ کو نحر کرو تو اس پر اللہ کا نام لو اور اسطرح کہ وہ قیام کی حالت میں ہو۔ واضح ہو کہ چوپاؤں میں ابل (اونٹ) کے تزکیہ کے لیے اسکا نحر کرنا ضروری ہے ذبح کرنا کافی نہیں ہے جیسا کہ اونٹ کے علاوہ باقی چوپاؤں کے تزکیہ کے لیے انکا ذبح کرنا ضروری ہے نحر کافی نہیں ہے۔ اور اونٹ کے نحر کرنے میں سنت یہ ہے کہ اس کو کھڑا کر کے نحر کیا جائے جیسا کہ صواف کا لفظ اس مطلب پر دلالت کرتا ہے۔ تفسیر قمی میں ہے کہ اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کیا جائے گا۔ نیز

باقی ص ۴۰۷ پر

حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ

بے ناحق (ناحق) اپنے اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے لے اور اگر خدا لوگوں کو ایک دوسرے سے دور دفع

النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ

نہ کرتا رہتا تو گرجے اور یہودیوں کے عبادت خانے اور مجوس کے عبادت خانے اور مسجدیں جن میں

بِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ

کثرت سے خدا کا نام لیا جاتا ہے کب کے کب ڈھا دیئے گئے ہوتے۔ اور جو شخص خدا کی مدد

اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ

کرے گا خدا بھی البتہ اس کی مدد ضرور کرے گا۔ بیشک

اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي

خدا ضرور زبردست غالب ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں روئے زمین پر قابو

الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا

؎ دے دیں تو (بھی) یہ لوگ پابندی سے نماز ادا کریں گے اور زکوٰۃ دینگے۔ اور اچھے اچھے کام کا حکم

بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ

کرینگے اور بری باتوں سے (لوگوں کو) روکیں گے۔ اور (یوں تو) سب کاموں کا انجام خدا ہی

الْاُمُوْرِ ۝ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ

کے اختیار میں ہے۔ اور (اے رسولؐ) اگر یہ (کفار) تمکو جھٹلاتے ہیں تو (کوئی تعجب کی بات نہیں) ان سے

قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ۝ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ

پہلے نوحؑ کی قوم اور (قوم) عاد، ثمود اور ابراہیمؑ کی قوم اور لوطؑ کی قوم اور مدین کے رہنے والے

وَقَوْمُ لُوْطٍ ۝ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ

(اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکے ہیں اور موسیٰ (بھی) جھٹلائے جا چکے

مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ

ہیں تو میں نے کافروں کو چندے ڈھیل دے دی پھر (آخر) انہیں لے ڈالا۔ تو تم نے دیکھا میرا

كَانَ نَكِيْرِ ۝ فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَ

عذاب کیسا تھا۔ غرض کتنی بستیاں ہیں کہ ہم نے انہیں برباد کر دیا وہ سرکش تھیں پس وہ

هِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ

اپنی چھتوں ؎ پر ڈھی پڑی ہیں اور (کتنے) بے کار اجڑے کنویں اور (کتنے) مضبوط بڑے

بِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ۝ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا

بڑے اونچے محل (ویران ہو گئے) کیا یہ لوگ روئے زمین پر

فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ

چلے پھرے نہیں تاکہ ان کے ایسے دل ہوتے جن سے (حق باتوں کو) سمجھتے۔ یا ان

لے کافی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ آیت جناب رسولِ خدا جناب علی مرتضیٰؑ حضرت امیر حمزہ اور حضرت جعفر طیار کی شان میں نازل ہوئی۔ پھر اس کا حکم جناب امام حسین علیہ السلام کے بارے میں جاری ہوا۔ تفسیر قمی میں ہے کہ اس آیت میں مراد جناب امام حسین علیہ السلام ہیں جب کہ یزید نے ان کی گرفتاری کے لیے آدمی بھیجے کہ انکو پکڑ کر شام میں لے آئیں اور وہ حضرت وہاں سے کوفہ کی طرف روانہ ہوئے اور میدان طف میں شہید کیے گئے۔

؎ مناقب میں امام موسیٰ کاظمؑ اور جناب امام حسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ آیت مخصوص ہم اہلبیت سے ہے تفسیر قمی میں امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ پوری آیت آلِ محمدؐ کی شان میں ہے اور مہدی آخر الزمانؑ اور انکے اصحاب کو خدا زمین کے مشرق و مغرب کا مالک کردیگا۔

؎ چونکہ قاعدہ ہے کہ جب مکانات خراب ہوتے ہیں تو پہلے چھتیں گرتی ہیں اور خالی دیواریں کھڑی رہتی ہیں اس کے بعد دیواریں گرتی ہیں تو چھتیں نیچے پڑجاتی ہیں اور دیواریں اوپر۔ اسی وجہ سے خدا نے ایسا فرمایا۔ ۱۲

اَوْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ
نے ایسے کان ہوتے جن کے ذریعہ سے (اچھی باتوں) کو سنتے۔ کیونکہ آنکھیں اندھی نہیں ہوا
وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ ﴿٤٦﴾ وَ
کرتیں بلکہ جو دل سینے میں ہیں وہ اندھے ہو جایا کرتے ہیں۔
یَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ
اور (اے رسولؐ) تم سے یہ لوگ عذاب کے جلد آنے کی تمنا رکھتے ہیں اور خدا تو ہرگز اپنے وعدہ کے خلاف
وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿٤٧﴾
نہیں کریگا۔ اور بیشک (قیامت کا) ایک دن تمہارے پروردگار کے نزدیک تمہاری گنتی کے حساب سے ایکہزار برس کے برابر ہے
وَكَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَمْلَیْتُ لَهَا وَهِیَ ظَالِمَةٌ
اور کتنی بستیاں ہیں کہ میں نے انہیں (چندے) مہلت دی۔ حالانکہ وہ سرکش تھیں۔ پھر آخر میں نے
ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَیَّ الْمَصِیْرُ ﴿٤٨﴾ قُلْ یٰۤاَیُّهَا
انہیں لے ڈالا۔ اور (سب کو) میری ہی طرف لوٹنا ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ لوگو میں تو
النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿٤٩﴾ فَالَّذِیْنَ
صرف تم کو کھلم کھلا (عذاب سے) ڈرانے والا ہوں۔ پس جن لوگوں نے
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ
ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے (آخرت میں) ان کے لیے بخشش ہے اور (بہشت کی) بہت
رِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿٥٠﴾ وَالَّذِیْنَ سَعَوْا فِیْۤ اٰیٰتِنَا
عمدہ روزی۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں (کے جھٹلانے) میں (ہمارے)
مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿٥١﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا
عاجز کرنے کے واسطے کوشش کی یہی لوگ تو جہنمی ہیں۔ اور (اے رسولؐ) ہم
مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤى
نے تو آپ سے پہلے جب کبھی کوئی رسول اور نبی بھیجا تو یہ ضرور ہوا کہ جوقت اُسنے (تبلیغ احکام کی)
اَلْقَى الشَّیْطٰنُ فِیْۤ اُمْنِیَّتِهٖ ۚ فَیَنْسَخُ اللّٰهُ مَا
آرزو کی تو شیطان نے اس کی آرزو میں (لوگوں کو بہکا کر) خلل[1] ڈال دیا۔ پھر جو وسوسہ
یُلْقِی الشَّیْطٰنُ ثُمَّ یُحْكِمُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ
شیطان ڈالتا ہے خدا اُسے مٹا دیتا ہے۔ پھر اپنے احکام کو مضبوط کرتا ہے۔ اور خدا تو بڑا
عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿٥٢﴾ لِّیَجْعَلَ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ
واقف کار اور دانا ہے۔ اور شیطان جو (وسوسہ) ڈالتا (بھی) ہے تو اسلئے تاکہ خدا اسے
فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِیَةِ
ان لوگوں کی آزمائش (کا ذریعہ) قرار دے جنکے دلوں میں (کفر کا) مرض ہے اور جنکے دل سخت ہیں

قیامت کا ایک دن ہزار برس کے برابر ہے

[1] اس آیت کا مطلب بہت صاف ہے کہ ان انبیاء و مرسلین کی آرزو و تمنا تھی کہ سارا جہان ایمان لے آئے، اور اسی کی کوشش کرتے تھے، اور یہی حالت حضرت رسولؐ کی بھی تھی۔ مگر شیطان یہ چاہتا تھا کہ سارا جہان میرا ساتھی گمراہ اور جہنمی بن جائے۔ اسی بنا پر جب کوئی نبی آیا اور اس نے ایمان کی طرف بلانے کی کوشش کی تو شیطان نے اس کی آرزو میں خلل ڈالا۔ اور لوگوں کو گمراہ کیا۔ قرآن کا یہ مطلب بہت واضح ہے۔ کسی تاویل کی ضرورت نہیں اور نہ کسی قصہ کی۔ اور نہ رسولؐ کی غیب دانی وغیرہ سے بحث ہے۔ صرف رسول کی فہمائش کے لیے یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ مگر اگلے مفسروں نے خدا جانے اس مقام پر کیا لغو باتیں کہی ہیں اور خواہ مخواہ رسول پر الزام لگایا ہے اور اس زمانہ کے مترجمین نے بھی اوندھے سیدھے الکو مان کر بیجا اور بیہودہ تاویلیں کی ہیں۔ ۱۲

جب کوئی نبی تمنا کرتا تو شیطان نے اس کی آرزو میں خلل ڈالا

قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَفِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ۟ۙ ۵۳

اور بیشک (یہ) ظالم (مشرکین) پرلے درجہ کی مخالفت میں (پڑے) ہیں۔

وَّ لِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ

(اس لیے) بھی تاکہ جن لوگوں کو (کتب سماوی کا) علم عطا ہُوا ہے وہ جان لیں کہ یہ (وحی) بیشک تمہارے پروردگار

رَّبِّكَ فَیُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اِنَّ

کی طرف سے ٹھیک ٹھیک (نازل) ہُوئی ہے پھر (یہ خیال کرکے) اس پر وہ لوگ ایمان لائیں پھر انکے دل خدا کے

اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۟ ۵۴

سامنے عاجزی کریں۔ اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا ان کو خدا سیدھی راہ تک پہنچا دیتا ہے

وَ لَا یَزَالُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْهُ حَتّٰی

اور جو لوگ کافر ہو بیٹھے تو وہ قرآن کی طرف سے ہمیشہ شک ہی میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت

تَاْتِیَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ یَاْتِیَهُمْ عَذَابُ یَوْمٍ

یکایک ان کے سر پر آموجود ہو یا (یوں کہو کہ) ان پر ایک سخت منحوس ^1 دن کا

عَقِیْمٍ ۟ ۵۵ اَلْمُلْكُ یَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ ؕ یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ ؕ

عذاب نازل ہو۔ اسدن کی حکومت تو خاص خدا ہی کی ہوگی۔ وہ لوگوں (کے باہمی اختلاف) کا فیصلہ

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیْ جَنّٰتِ

کردے گا۔ تو جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے ہیں وہ نعمتوں کے (بھرے ہُوئے) باغات

النَّعِیْمِ ۟ ۵۶ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا

بہشت میں رہیں گے۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو یہی وہ (کمبخت) لوگ

فَاُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۟۠ ۵۷ وَ الَّذِیْنَ هَاجَرُوْا

ہیں جن کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔ اور جن لوگوں نے خدا کی راہ میں

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْۤا اَوْ مَاتُوْا لَیَرْزُقَنَّهُمُ

اپنے دیس چھوڑے۔ پھر شہید کیے گئے یا (آپ اپنی موت سے) مرگئے خدا انہیں (آخرت میں) ضرور

اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۟ ۵۸

عمدہ روزی عطا فرمائے گا۔ اور بے شک تمام روزی دینے والوں میں خدا ہی سب سے بہتر ہے۔

لَیُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا یَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ

وہ ضرور انہیں ایسی جگہ (بہشت میں) پہنچا دے گا جس سے وہ نہال ہوجائیں گے۔ اور خدا تو بیشک بڑا

لَعَلِیْمٌ حَلِیْمٌ ۟ ۵۹ ذٰلِكَ ۚ وَ مَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا

واقفکار بُردبار ہے۔ یہی (ٹھیک) ہے اور جو ^2 شخص (اپنے دشمن کو) اتنا ہی ستائے جتنا

عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِیَ عَلَیْهِ لَیَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ

یہ انکے ہاتھوں سے ستایا گیا تھا۔ اسکے بعد پھر (دوبارہ دشمن کی طرف سے) اس پر زیادتی کیجائے تو خدا اس (مظلوم) کی ضرور مدد کریگا۔



مشرکین مکہ کی حالت

مہاجرین کی مدح

کفار کی شرارت کی وجہ سے مسلمانوں کو جہاد کی ضرورت ہوئی

^1 اصل معنی عقیم کے بانجھ کے ہیں اور چونکہ بانجھ ہونا ایک قسم کی نحوست ہے اسی وجہ سے عقیم اس دن کو بھی کہتے ہیں جس میں بہت سے بُرے واقعات پیش آئیں۔ بہرحال یا تو مُراد اس سے روزِ قیامت ہے کہ اس دن نسلیں منقطع ہوجائیں گی یا روزِ بدر ہے، کہ باوجود مسلمانوں کی کمزوری اور کفار کی تیاری کے کفار پر وہ بہت سخت دن تھا۔ اور بہت سے لوگوں کی نسلیں منقطع ہوگئیں یا وہ زمانہ مکہ کا مُراد ہے جب حضرتؐ کی بددعا سے وہاں قحط پڑا تھا۔

^2 مطلب یہ ہے کہ کفار نے پہلے مسلمانوں کو ستایا۔ اس پر جب مسلمانوں کو فتح ہُوئی۔ تو انھوں نے اس کی کسر لی اس پر اگر کفار سکوت کرتے تو پھر ان کی سزا نہ ہوتی۔ مگر چونکہ ان لوگوں نے بھی مسلمانوں کو ستایا تو خدا نے بھی مسلمانوں کی مدد کی اور انکو غلبہ عطا کیا۔ ١٢

اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ

بڑا معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے۔ یہ (مدد) اس وجہ سے (دی جائے گی) کہ خدا بڑا قادر ہے وہی تو

فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ

رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور اس میں بھی شک نہیں کہ خدا

سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ

(سب کچھ) سنتا دیکھتا ہے۔ (اور) اس وجہ سے بھی کہ یقیناً خدا ہی برحق ہے اور اسکے سوا

مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ

جن کو لوگ (وقت مصیبت) پکارا کرتے ہیں (سب کے سب) باطل ہیں اور (یہ بھی) یقینی (ہے) کہ خدا ہی (سب

هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ

سے) بلند رتبہ بزرگ ہے۔ (ارے) کیا تو نے اتنا بھی نہیں دیکھا کہ خدا ہی

السَّمَآءِ مَآءًؗ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ

آسمان سے پانی برساتا ہے۔ تو زمین سرسبز (وشاداب) ہوجاتی ہے۔ بیشک خدا (بندوں کے حال پر) بڑا

اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا

مہربان واقف کار ہے۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ)

فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ اَلَمْ

اسی کا ہے اور کچھ شک ہی نہیں کہ خدا (سب سے) بے پروا (اور) سزاوار حمد ہے۔ کیا تو نے اس

تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ

پر نظر نہ ڈالی کہ جو کچھ روئے زمین میں ہے سب کو خدا ہی نے تمہارے قابو میں کر دیا ہے اور کشتی کو (بھی)

تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ

جو اسی کے حکم سے دریا میں چلتی ہے اور وہی تو آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ زمین پر نہ گر پڑے

تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ

مگر (جب) اس کا حکم ہوگا (گر پڑے گا) اس میں شک نہیں کہ خدا لوگوں پر بڑا

لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ؗ ثُمَّ

مہربان رحم والا ہے۔ اور وہی تو قادرِ مطلق ہے جس نے تم کو (پہلی بار ماں کے پیٹ

يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ۝ ٦٦

میں) جلا اٹھایا پھر وہی تمکو مار ڈالے گا۔ پھر وہی تمکو (دوبارہ) زندہ کریگا۔ اسمیں شک نہیں کہ انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا

(اے رسول) ہمنے ہر امت کے واسطے ایک طریقہ[1] مقرر کر دیا کہ وہ اس پر چلتے ہیں۔ پھر تو انہیں اس دین

يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى

(اسلام) میں آپ سے جھگڑا نہ کرنا چاہیئے۔ اور آپ (لوگوں کو) اپنے پروردگار کی طرف بلاتے جائیں۔

[1] بدیل بن ورقا اور بشیر بن سفیان نے جو قبیلہ خزاعہ سے تھا مسلمانوں پر یہ اعتراض کیا کہ تمہاری بھی عجیب حالت ہے۔ جس جانور کو اپنے ہاتھ سے مارتے ہو اسکو تو کھاؤ، اور جس کو خدا اسنے مارا ہو اس کو نہ کھاؤ۔ اسی کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ مطلب یہ ہے کہ جسکا جو طریقہ ہے اس پر عمل کرنے باقی رہی اسکی مصلحت، تو ہر شخص اس قابل نہیں کہ اسکو کنہ اور حقیقت سمجھائی جائے۔ کیونکہ ذبح کے وقت خدا کا نام لیا جاتا ہے۔ اور مردار میں یہ بات نہیں۔ اس کے علاوہ مردار کے کھانے میں طبعاً بہت سے نقصانات ہیں مگر وہ عرب کے جاہل گنوار ہرگز اس قابل نہ تھے کہ ان مصالح پر واقف ہوتے اور سمجھتے۔ اس وجہ سے ایسا جواب دیا گیا۔ ١٢

هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ۞ وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ
بیشک آپ سیدھے راستے پر ہیں۔ اور اگر (اس پر بھی) لوگ آپ سے جھگڑا کریں تو آپ کہہ دیں کہ جو کچھ تم کر

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۞ اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
رہے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے۔ جن باتوں میں تم باہم جھگڑا کرتے ہو۔ قیامت کے دن خدا

فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۞ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ
تم لوگوں کے درمیان (ٹھیک ٹھیک) فیصلہ کر دے گا۔ (اے رسولؐ) کیا تم نہیں جانتے کہ

اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ
جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے۔ خدا یقیناً جانتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ سب (باتیں) کتاب

كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۞ وَيَعْبُدُوْنَ
(لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی موجود) ہیں۔ بیشک یہ (سب کچھ) خدا پر آسان ہے۔ اور یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر ان

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا
چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن کے لیے نہ تو خدا ہی نے کوئی سند نازل کی ہے اور نہ اس (کے حق ہونے) کا خود

لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۞
انہیں علم ہے۔ اور قیامت میں تو ظالموں کا کوئی مددگار بھی نہیں ہو گا۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ
اور (اے رسولؐ) جب ہماری واضح و روشن آیتیں انکے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو تم (ان) کافروں کے چہروں

الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ
پر ناخوشی (کے آثار) دیکھتے ہو (یہاں تک) کہ قریب ہوتا ہے کہ جو لوگ انکو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں

يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ
ان پر یہ لوگ حملہ کر بیٹھیں (اے رسولؐ) تم کہہ دو (کہ) تو کیا میں تمہیں اس سے بھی

ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَ
کہیں بدتر چیز بتا دوں۔ (اچھا تو سن لو) وہ جہنم ہے جس (میں جھونکنے) کا وعدہ خدا نے کافروں سے کیا ہے

بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۞ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ
اور وہ (کیا) برا ٹھکانا ہے۔ اے لوگو ایک مثل بیان کی جاتی ہے تو اسے کان لگا

فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ
کے سنو کہ خدا کو چھوڑ کر جن لوگوں کو تم پکارتے ہو وہ لوگ اگرچہ سب کے

اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ
سب اس کام کے لیے اکٹھے بھی ہو جائیں تو بھی ایک مکھی تک پیدا نہیں کر سکتے۔

يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ
اور اگر کہیں مکھی کچھ ان سے چھین لے جائے تو اس سے اس کو چھڑا نہیں سکتے۔ (عجب



---

**کفار کا اعتراض و جواب**

لے خانہ کعبہ کے دروازے کے سامنے یغوث بت تھا اور داہنی جانب یعوق اور بائیں جانب نسر۔ جب کفار اندر جاتے تو پہلے یغوث کے سامنے سجدہ کرتے۔ اس کے بعد اور بتوں کے پاس۔ اس کے بعد تلبیہ کرتے اور بتوں کو مشک و عنبر اور شہد ان پہ ملتے اور مکھیاں چاٹ جاتی تھیں اس پر خدا نے کفار کی تحمیق کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی۔ ۱۲

**بقیہ ص ۴۰۲**

سنت ہے کہ اونٹ کو نحر کرتے وقت اس کے اگلے پاؤں کو نیچے سے گھٹنے تک باندھ دیا جائے چنانچہ کتاب کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے فاذکروا اسم اللہ علیھا صواف کے ذیل میں مروی ہے کہ یہ اس وقت کے لیے ہے کہ جب اونٹ کو نحر کے لیے کھڑا کیا جائے اس وقت اس کے اگلے پاؤں نیچے سے گھٹنے تک باندھ دیئے جائیں (تفسیر صافی بحوالہ کافی) اور فاذا وجبت جنوبھا کا مطلب یہ ہے کہ جب اونٹ نحر ہونے کے بعد بے جان ہو کر گر جائے تو اس کا گوشت کھا سکتے ہو (ا ح)

**قیامت میں ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا**

کے ایک حدیث میں ہے کہ اس سے وہ تکبیرات مراد ہیں جو منٰی میں رہنے والوں پر پندرہ نمازوں کے بعد دسویں کی ظہر سے تیرھویں کی صبح تک اور دوسری جگہ رہنے والوں پر دس نمازوں کے دسویں کی ظہر سے بارھویں کی صبح تک پڑھنی چاہیئے وہ یہ ہیں۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔ الحمد للہ علی ما ھدانا ولہ الشکر علی ما رزقنا من بھیمۃ الانعام والحمد للہ علی ما اولنا بعض علماء اس کے وجوب کے قائل ہیں ۱۲

**بتوں کی مجبوری کی ایک عمدہ مثل**

ھے یہ پہلی آیت ہے جو جہاد کے بارے میں نازل ہوئی ہے مشرکین اہل مسلمانوں کو اذیتیں پہنچاتے مگر آپ صبر ہی کا حکم دیتے مگر جب آپ نے مکہ چھوڑ کر مدینہ میں رہنا اختیار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت جبرئیل کے بابرکت ہاتھوں نے آپکے پہلو میں تلوار لٹکائی

ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الْمَطْلُوْبُ ﴿۷۳﴾ مَا قَدَرُوا

لطف ہے کہ) مانگنے والا (عابد) اور جس سے مانگا گیا (معبود، دونوں) کمزور ہیں۔ خدا کی جیسی قدر کرنی

اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۷۴﴾

چاہیئے ان لوگوں نے نہ کی۔ اس میں شک نہیں کہ خدا تو بڑا زبردست غالب ہے۔

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ

خدا فرشتوں میں سے بعض کو اپنے احکام پہنچانے کے لیے منتخب کرلیتا ہے اور (اسی طرح)

النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۷۵﴾ يَعْلَمُ مَا

آدمیوں میں بھی۔ بے شک خدا (سب کی) سنتا دیکھتا ہے۔ جو کچھ انکے سامنے

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ

ہے۔ اور جو کچھ انکے پیچھے (ہوچکا) ہے (خدا سب کچھ) جانتا ہے۔ اور تمام امور کی رجوع

الْاُمُوْرُ ﴿۷۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَ

خدا ہی کی طرف ہوتی ہے۔ اے ایماندارو رکوع کرو اور سجدے کرو اور اپنے

اسْجُدُوْا وَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوا الْخَيْرَ

پروردگار کی عبادت کرو اور نیکی کرو تاکہ تم

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۷۷﴾ السجدة وَ جَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ

کامیاب ہو۔ اور جو حق جہاد کرنے کا ہے خدا کی راہ

جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي

میں جہاد کرو[1] اسی نے تم کو برگزیدہ کیا اور امور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی

الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ

نہیں کی تمہارے باپ ابراہیم کے مذہب کو (تمہارا مذہب بنا دیا ہے) اسی (خدا)

سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ۬ مِنْ قَبْلُ وَ فِيْ هٰذَا

نے تمہارا پہلے ہی سے مسلمان (فرمانبردار بندے) نام رکھا اور اس قرآن میں (بھی) تو (جہاد کرو) تاکہ رسول

لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا

تمہارے مقابلہ میں گواہ بنیں اور تم تمام لوگوں کے مقابلہ میں گواہ بنو[2] اور تم

شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚۖ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا

پابندی سے نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور خدا ہی

الزَّكٰوةَ وَ اعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ

(کے احکام) کو مضبوط پکڑو وہی تمہارا سرپرست ہے۔ تو کیا اچھا

فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۷۸﴾

سرپرست ہے اور کیا اچھا مددگار ہے۔

کفار نے خدا کی قدر نہ کی

آخر زمانہ میں جہاد کا حکم

خدا نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے

[1] ابن مردویہ نے عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا ہم قرآن میں یہ آیت (جس طرح تم نے شروع میں جہاد کیا اسی طرح آخر زمانہ میں جو حق جہاد کرنے کا ہے خدا کی راہ میں جہاد کرو) نہ پڑھتے تھے میں نے کہا بیشک پڑھتے تھے۔ لیکن وہ زمانہ آخر کب ہوگا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ جس زمانہ میں بنو امیہ حاکم ہونگے اور مغیرہ کی اولاد وزیر ہوگی۔ اور بیہقی نے بھی اس روایت کو ذکر کیا ہے دیکھو درمنثور جلد ۴ صفحہ ۳۷۱ مطبوعہ مصر۔ اور یہ ظاہر ہے کہ مغیرہ کی اولاد یزید کے زمانہ میں وزارت پر فائز تھی کیونکہ سب سے پہلے جس شخص نے معاویہ سے بیعت یزید کی تحریک کی اور لوگوں سے بیعت کرائی وہ مغیرہ کوفہ کا گورنر تھا جس نے کوفہ کے چالیس آدمیوں کو اپنے بیٹے کے ساتھ معاویہ کے پاس یزید کی بیعت کے واسطے بھیجا تھا اور جب وہ لوگ بیعت کر چکے تو معاویہ نے انکے بیٹے سے تنہائی میں پوچھا بکم اشتری ابوك دینهم تیرے باپ نے ان لوگوں کا دین وایمان کتنے میں خریدکیا۔ وہ بولا چار سو دینار میں۔ معاویہ نے کہا پھر بھی بہت ارزاں ہے۔ اللہ اکبر! معاویہ کو بھی اپنی بے ایمانی اور مخالفت حق کا اس درجہ یقین تھا۔ بہرحال یہ زمانہ جس کو خدا فرماتا ہے امام حسینؑ کے جہاد کا زمانہ اور آپ کے جہادِ عظیم کا ذکر ہے اور خدا آپ کے ساتھ دینے کا حکم فرماتا ہے۔ ۱۲

[2] الاکمال اور کافی میں جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اس آیت میں خاص کر تیرہ آدمی مراد لیے گئے ہیں، عام اُمت نہیں پھر فرمایا وہ میں ہوں اور میرا بھائی اور گیارہ بیٹے۔

اٰیاتها ۱۱۸ (۲۳) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ (۷۴) رکوعاتها ۶

اس میں ایک سو اٹھارہ آیتیں ہیں۔ سورۃ ؂ مومنون مکہ میں نازل ہوا اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ

البتہ وہ ایمان لانے والے رستگار ہوئے ؂ جو اپنی نمازوں میں (خدا کے سامنے)

خٰشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝

گڑگڑاتے ہیں اور جو بیہودہ باتوں سے منہ پھیرے رہتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ

اور جو زکوٰۃ ادا کیا کرتے ہیں۔ اور جو (اپنی) شرمگاہوں کو

لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ

(حرام سے) بچاتے ہیں۔ مگر اپنی بیویوں سے یا اپنی زرخرید

مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ

لونڈیوں سے کہ ان پر ہرگز الزام نہیں ہو سکتا۔ پس جو شخص

ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَ

اس کے سوا (کسی اور طریقہ سے شہوت پرستی کی) تمنا کرے تو ایسے ہی لوگ حد سے بڑھ جانے والے ہیں

الَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَ

اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا لحاظ رکھتے ہیں۔ اور

الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ

جو اپنی نمازوں کی پابندی کیا کرتے ہیں (آدمؑ کی اولاد میں) یہی لوگ سچے

الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا

وارث ؃ ہیں۔ جو بہشت بریں کا حصہ لیں گے (اور) یہی لوگ اس میں

خٰلِدُوْنَ ۝ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ

ہمیشہ (زندہ) رہیں گے۔ اور ہم نے آدمی کو گیلی مٹی کے جوہر سے

طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ ثُمَّ

پیدا کیا۔ پھر ہمنے اس کو ایک جگہ (عورت کے رحم) میں نطفہ بنا کر رکھا۔ پھر

خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً

ہم ہی نے نطفہ کو جما ہوا خون بنایا۔ پھر ہم ہی نے منجمد خون کو گوشت کا لوتھڑا بنایا پھر

فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ

ہم ہی نے لوتھڑے کی ہڈیاں بنائیں پھر ہم ہی نے ہڈیوں پر گوشت چڑھایا پھر ہم ہی نے اسکو (روح ڈال کر) ایک

خاص مومنین کے صفات

؂ اس سورۃ میں خدا نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے۔ سچے مومنوں کی مدح اور شناخت، انسان کی خلقت، خدا غافل نہیں ہے۔ جانوروں سے تحصیل عبرت۔ حضرت نوحؑ کا قصہ۔ حضرت صالحؑ کا قصہ۔ حضرت موسیٰؑ و عیسیٰؑ کا تذکرہ، جو جس کے پاس ہے وہ اس میں خوش ہے۔ مومنین کی مدح۔ جب لوگوں پر عذاب آجائے گا تب جانیں گے خدا ہی کو ہر قسم کا اختیار ہے۔ برائی کا جواب بھی اچھا دو۔ قیامت میں کفار کی تمنا۔ خدا کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں وغیرہ۔ ۱۲

؂ محمد بن محمود قزوینی شافعی نے لکھا ہے کہ جب حضرت علیؑ پیدا ہوئے، اور حضرت رسولؐ دیکھنے آئے تو رسول کو دیکھتے ہی ہنسے اور عرض کی السلام علیك یا رسول الله ورحمة الله وبركاته اور آپؐ کی طرف متوجہ ہو کر قرآن پڑھنا شروع کیا۔ حالانکہ اس وقت تک قرآن نازل ہونا شروع بھی نہیں ہوا تھا اور سورۃ مومنون کو شروع سے خالدون تک پڑھا۔ تو حضرتؐ نے فرمایا۔ اے علیؑ تمہاری وجہ سے ان تمام مومنوں نے رستگاری پائی۔ ۱۲

أنشأناه خلقا آخر ۚ فتبارك الله أحسن الخالقين ﴿۱۴﴾

دوسری صورت میں پیدا کیا۔ تو (سبحان اللہ) خدا بابرکت ہے جو سب بنانے والوں سے بہتر ہے۔

ثم إنكم بعد ذلك لميتون ﴿۱۵﴾ ثم إنكم يوم

پھر اس کے بعد یقیناً تم سب لوگوں کو (ایک ایک دن) مرنا ہے اس کے بعد قیامت کے دن تم سب

القيامة تبعثون ﴿۱۶﴾ ولقد خلقنا فوقكم سبع

کے سب قبروں سے اُٹھائے جاؤ گے۔ اور ہم ہی نے تمہارے اوپر تہ بہ تہ آسمان

طرائق ۖ وما كنا عن الخلق غافلين ﴿۱۷﴾ وأنزلنا

بنائے اور ہم مخلوقات سے بے خبر نہیں ہیں۔ اور ہم ہی نے

من السماء ماء بقدر فأسكناه في الأرض ۖ و

آسمان سے ایک اندازے کے ساتھ پانی برسایا پھر اس کو زمین میں (حسب مصلحت) ٹھہرائے

إنا على ذهاب به لقادرون ﴿۱۸﴾ فأنشأنا لكم به

رکھا۔ اور ہم تو یقیناً اس کے غائب کر دینے پر قابو رکھتے ہیں۔ پھر ہم نے اس پانی سے تمہارے

جنات من نخيل وأعناب لكم فيها فواكه

واسطے کھجوروں اور انگوروں کے باغات بنائے کہ ان میں تمہارے واسطے (طرح طرح)

كثيرة ومنها تأكلون ﴿۱۹﴾ وشجرة تخرج من طور

کے بہتیرے میوے (پیدا ہوتے) ہیں ان میں سے بعض کو تم لوگ کھاتے ہو اور (ہم ہی نے زیتون) کا درخت

سيناء تنبت بالدهن وصبغ للآكلين ﴿۲۰﴾ وإن

(پیدا کیا) جو طور سینا[1] پہاڑ میں (کثرت سے) پیدا ہوتا ہے جس سے تیل بھی نکلتا ہے اور کھانیوالوں کے لیے

لكم في الأنعام لعبرة ۖ نسقيكم مما في بطونها

سالن[2] بھی ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ تمہارے واسطے چوپایوں میں بھی عبرت ہے۔ اور (خاک بلا)

ولكم فيها منافع كثيرة ومنها تأكلون ﴿۲۱﴾ و

جو کچھ انکے پیٹ میں ہے اس سے ہم تم کو دودھ پلاتے ہیں اور جانوروں میں تو تمہارے اور بھی بہت سے فائدے ہیں

عليها وعلى الفلك تحملون ﴿۲۲﴾ ولقد أرسلنا

اور انہی میں سے بعض کو تم کھاتے ہو اور انہی جانوروں اور کشتیوں پر چڑھے پھرتے بھی ہو۔ اور ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کے پاس پیغمبر بنا

نوحا إلى قومه فقال يا قوم اعبدوا الله ما لكم

کر بھیجا تو (نوحؑ نے ان سے) کہا، اے میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو۔ اسکے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں

من إله غيره ۖ أفلا تتقون ﴿۲۳﴾ فقال الملأ الذين

تو کیا تم (اس سے) ڈرتے نہیں ہو۔ تو ان کی قوم کے سرداروں نے جو کافر تھے

كفروا من قومه ما هذا إلا بشر مثلكم يريد

کہا کہ یہ بھی تو بس (آخر) تمہارا ہی سا آدمی ہے۔ [3] (مگر) اس کی تمنا یہ ہے کہ تم پر بزرگی حاصل کرے۔

[1] طور سینا کی تخصیص یا تو اس وجہ سے ہے کہ وہاں زیتون بہت کثرت سے ہوتا ہے۔ یا اس وجہ سے کہ سب سے پہلے یہ درخت وہیں اُگا تھا۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ طوفان نوحؑ کے بعد جو درخت سب سے پہلے اُگا تھا۔ وہ زیتون ہی کا تھا۔ ۱۲

[2] روغن زیتون جلانے میں بھی کام آتا ہے۔ اور سالن میں بھی اور روٹی کے ساتھ بھی کھاتے ہیں۔ ۱۲

[3] چونکہ حضرت ادریسؑ اور حضرت نوحؑ میں ایک زمانہ دراز گزر چکا تھا اور ان لوگوں نے کسی آدمی سے یہ سنا ہی نہ تھا کہ آدمی بھی خدا کے پیغمبر ہوتے ہیں اور خدا کے سوا کسی کی پرستش نہ کرنی چاہیے اس وجہ سے حضرت نوحؑ کی اُمت نے ایسا سوال کیا۔ ۱۲ منہ

حضرت نوحؑ کا قصہ

أَنْ يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚۖ
اور اگر خدا (پیغمبر ہی بھیجنا) چاہتا تو فرشتوں کو نازل کرتا۔ ہم نے تو (کبھی) ایسی بات اپنے
مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ
باپ داداؤں میں (کبھی ہوتی) نہیں سُنی ہو نہ ہو بس ایک آدمی ہے جسے
بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ
جنون ہو گیا ہے۔ غرض تم لوگ ایک (خاص) وقت تک (اسکے انجام کا) انتظار کرو۔ نوحؑ نے یہ باتیں سُن کر
انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ
دعا کی۔ اے میرے پالنے والے میری مدد کر اس وجہ سے کہ ان لوگوں نے مجھے جھٹلا دیا تو ہم نے نوحؑ کے پاس وحی
الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ
بھیجی کہ تم ہمارے سامنے ہمارے حکم کے مطابق کشتی بنانا شروع کرو پھر جب ہمارا عذاب آجائے اور تنور (سے پانی)
فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا
اُبلنے لگے تو تم اس میں ہر قسم (کے جانوروں میں) سے (نر و مادہ) دو دو کے جوڑا اور اپنے لڑکے بالوں کو بٹھا لو مگر ان میں
مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي
سے جس کی نسبت (غرق ہونے کا) پہلے سے ہمارا حکم ہو چکا ہے۔ (انھیں چھوڑ دو) اور جن لوگوں نے (ہمارے حکم سے) سرکشی کی
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ
ہے انکے بارے میں مجھ سے کچھ کہنا (سننا) نہیں کیونکہ یہ لوگ یقیناً ڈوبنے والے ہیں۔ غرض جب تم اپنے ہمراہیوں کے ساتھ کشتی
وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
پر درست ہو بیٹھو تو کہو تمام حمد و ثنا کا سزاوار خدا ہی ہے جس نے ہم کو ظالم لوگوں سے
نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۸﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ
نجات دی۔ اور دعا کرو کہ اے میرے پالنے والے تو مجھ کو
مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
(درخت اور پانی کی) بابرکت جگہ میں اتارنا اور تو سب اتارنے[1] والوں سے بہتر ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس میں
لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ
(ہماری قدرت کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور ہمکو تو بس انکا امتحان لینا منظور تھا۔ پھر ہمنے اسکے بعد ایک اور قوم (ثمود)
قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۳۱﴾ ۚ فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا
کو پیدا کیا۔ اور ہمنے ان ہی میں سے (ایک آدمی صالحؑ کو) رسول بنا کر ان لوگوں میں بھیجا (اور انھوں نے اپنی قوم سے کہا)
اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ ع وَقَالَ الْمَلَاُ
کہ خدا کی عبادت کرو۔ اسکے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں تو کیا تم (اس سے) ڈرتے نہیں ہو۔ اور ان کی قوم کے
مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ
چند سرداروں نے جو کافر تھے۔ اور روزِ آخرت کی حاضری کو بھی جھٹلاتے تھے اور دُنیا کی (چند روزہ) زندگی میں ہمنے

[1] اتارنے سے میزبانی مقصود ہے۔ حضرت نوحؑ کا مطلب یہ تھا کہ جب ہم اتریں گے تو تیرے مہمان ہوں گے کیونکہ زمین تیری، درخت تیرے تمام کھانے پینے کی چیزیں تیری تو تو اچھی طرح میزبانی کرنا اور روزی عطا فرمانا۔ اسی بنا پر ایک حدیث میں ہے کہ حضرت رسولؐ نے جناب امیرؑ سے نصیحت کے طور پر فرمایا تھا کہ جب تم کسی مقام پر پہنچو تو کہو: رب انزلنی منزلا مبارکا و انت خیر المنزلین کہ خدا برکت عطا فرمادے۔ ۱۲

حضرت صالحؑ کا قصہ

وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ

انھیں ثروت بھی دے رکھی تھی۔ آپس میں کہنے لگے (ارے) یہ تو بس تمہارا ہی سا آدمی ہے جو چیزیں تم

يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝۳۳

کھاتے ہو وہی یہ بھی کھاتا ہے، اور جو چیزیں تم پیتے ہو ان ہی میں سے یہ بھی پیتا ہے۔

وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝۳۴

اور اگر کہیں تم لوگوں نے اپنے ہی سے آدمی کی اطاعت کر لی تو تم ضرور گھاٹے میں رہو گے۔

اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا

کیا یہ شخص تم سے وعدے کرتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے۔ اور (مرکر) صرف مٹی اور ہڈیاں (ہوکر) رہ

اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝۳۵ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۝۳۶

جاؤ گے تو تم (دوبارہ زندہ کر کے قبروں سے) نکالے جاؤ گے (بہت بعید اور) بہت (بعید ہے) جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ

بالکل (عقل سے) دور اور (قیاس سے) بعید ہے (دوبارہ زندہ ہونا کیسا) بس یہی دنیا کی زندگی ہے کہ ہم مرتے بھی

بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝۳۷ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ۨ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا

ہیں اور جیتے بھی ہیں اور ہم پھر (دوبارہ) اٹھائے نہیں جائیں گے۔ یہ تو ایک ایسا آدمی ہے جس نے خدا پر

وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۳۸ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا

جھوٹ بہتان باندھا ہے اور ہم تو اس پر ایمان لانے والے نہیں۔ (یہ حالت دیکھ کر) صالح نے دعا کی اے میرے

كَذَّبُوْنِ ۝۳۹ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ۝۴۰

پالنے والے چونکہ ان لوگوں نے مجھے جھٹلا دیا تو میری مدد کر۔ خدا نے فرمایا (ایک ذرا ٹھہر جاؤ) عنقریب یہ لوگ نادم و پشیمان

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا

ہو جائیں گے۔ غرض ان کو (وعدہ) برحق کے مطابق بڑے زور کی آواز نے آ پکڑا تو ہم نے ان کو کوڑا کرکٹ (کا ڈھیر) بنا چھوڑا

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۴۱ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا

پس ظالموں پر (خدا کی) لعنت ہے۔ پھر ہم نے انکے بعد دوسری قوموں کو پیدا کیا

اٰخَرِيْنَ ۝۴۲ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝۴۳

کوئی امت اپنے وقت مقرر سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے نہ (اس سے) پیچھے ہٹ سکتی ہے۔

ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۭ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ

پھر ہم نے لگاتار بہت سے پیغمبر بھیجے (مگر) جب کبھی کسی امت کا پیغمبر ان کے پاس آتا تو یہ لوگ

فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا

اسکو جھٹلاتے تھے تو ہم بھی (آگے پیچھے) ایک کو دوسرے کے بعد (ہلاک) کرتے گئے۔ اور ہم نے انھیں

لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝۴۴ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ

(نیست و نابود) کر کے افسانہ بنا دیا۔ تو ایمان نہ لانے والے پر (بھی) خدا کی لعنت ہے پھر ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی



لہ ایک ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں سچے وعدے کے مطابق چنگھاڑ نے گرفتار کیا یا گھیر لیا۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ان کو واجبی طور پر باستحقاق گرفتار کیا۔ ۱۲

مُوالانِ سلف کی حالت

هٰرُوْنَ ۬ۙ بِاٰيٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝٤٥ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ

ہارون لے کو اپنی نشانیوں اور واضح وروشن دلیل کے ساتھ فرعون اور اُس کے دربار کے اُمراء کے

مَلَا۠ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ۝٤٦ فَقَالُوْۤا

پاس (رسول بناکر) بھیجا تو ان لوگوں نے شیخی کی اور وہ تھے ہی بڑے سرکش۔ لوگ آپس میں

اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَ قَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ۝٤٧

کہنے لگے کیا ہم اپنے ہی ایسے دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں۔ حالانکہ ان دونوں کی (قوم کی) قوم ہماری خدمتگاری کرتی ہے

فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ۝٤٨ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا

غرض ان لوگوں نے ان دونوں کو جھٹلایا تو آخر یہ سب کے سب ہلاک کر ڈالے گئے۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب (توریت)

مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝٤٩ وَ جَعَلْنَا ابْنَ

اس لیے عطا کی تھی کہ یہ لوگ ہدایت پائیں۔ اور ہم نے مریم کے بیٹے (عیسیٰ)

مَرْيَمَ وَ اُمَّهٗۤ اٰيَةً وَّ اٰوَيْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ

اور ان کی ماں کو (اپنی قدرت کی) نشانی بنائی تھی اور ان دونوں کو ہم نے ایک اونچی ہموار ٹھہرنے کے قابل چشمہ والی

قَرَارٍ وَّ مَعِيْنٍ ۝٥٠ يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ

زمین پر (رہنے کی) جگہ دی (اور حکم عام تھا) کہ اے (میرے) پیغمبرو (پاک و) پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے اچھے

وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝٥١ وَ اِنَّ

کام کرو (کیونکہ) تم جو کچھ بھی کرتے ہو میں اس سے بخوبی واقف ہوں۔ (لوگو) یہ (دین اسلام)

هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ اَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝٥٢

تم سب کا مذہب ایک ہی مذہب ہے اور میں تم لوگوں کا پروردگار ہوں تو بس مجھ سے ہی ڈرتے رہو۔

فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا

پھر لوگوں نے اپنے کام (میں اختلاف کر کے اس) کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ ہر گروہ ٹے جو کچھ اس کے پاس

لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝٥٣ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝٥٤

ہے۔ اسی میں نہال نہال ہے۔ تو (اے رسول) تم ان لوگوں کو ان کی غفلت میں ایک خاص وقت تک پڑا چھوڑ دو

اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّ بَنِيْنَ ۝٥٥

کیا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جو انہیں مال و اولاد میں ترقی دے رہے ہیں تو ہم ان کے

نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝٥٦

ساتھ بھلائیاں کرنے میں جلدی کر رہے ہیں (ایسا نہیں) بلکہ یہ لوگ سمجھتے نہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝٥٧

اس میں شک نہیں کہ جو لوگ اپنے پروردگار کی دہشت سے لرز رہے ہیں۔

وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝٥٨ وَ الَّذِيْنَ

اور جو لوگ اپنے پروردگار کی (قدرت کی) نشانیوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنے

حضرت موسیٰ و ہارون کا ذکر

لے جس طرح حضرت موسیٰ کی پیدائش کے قبل لوگوں نے پیشین گوئیاں کی تھیں اور فرعون دشمن ہو گیا تھا۔ اسی طرح ہیرودوس جو بیت المقدس وغیرہ کا بادشاہ تھا حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے قبل نجومیوں نے خبر دی تھی کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہونے والا تھا۔ اسی بناء پر حضرت مریم ہیرودوس کے خوف سے اپنے چچازاد بھائی یوسف بن ناتان اور دیگر متعلقین کے ساتھ ملک شام کو چھوڑ کر چلی گئی تھیں اور بارہ برس تک وہیں مقیم رہیں اور جب وہ ہیرودوس مر گیا تب واپس آئیں۔ یہ واقعہ غالباً حضرت زکریا کی وفات کے بعد کا ہے۔ اس میں اختلاف ہے کہ یہ کہاں ہجرت کر کے گئی تھیں۔ بعض رملہ علاقہ مصر بعض دمشق بعض فلسطین، بعض نجف و فرات، اور بعض کوفہ و نہر فرات کو کہتے ہیں۔ اتنے عرصہ دراز تک حضرت مریم سوت کاتتی تھیں، اور اسی سے ماں بیٹے کی بسر اوقات ہوتی تھی۔ ۱۲

حضرت عیسیٰ کا تذکرہ

ٹے ایک ایسا مسلمہ اور ہر فطرت کے مطابق اور مضبوط اصول ہے کہ کسی جگہ اسکے خلاف نہیں ہو سکتا اور چیزوں سے قطع نظر کر کے صرف انسان ہی کے امور تمدن، معاش، معاد، مذہبی خیالات، عادات، افعال، حرکات، لباس اور کھانے پینے کی چیزوں میں غور کرو تو کہیں یہ اصول اپنی جگہ سے ذرا بھی نہیں کھسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ آیت اب عرب کی مثل ہو گئی ہے۔ ۱۲

طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا

هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ۝٥٩ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَآ

پروردگار کا کسی کو شریک نہیں بناتے۔ اور جو لوگ (خدا کی راہ میں) جو کچھ بن پڑتا ہے

اٰتَوْا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُونَ ۝٦٠

دیتے ہیں۔ اور پھر انکے دل کو اس بات کا کھٹکا لگا ہوا ہے کہ انہیں اپنے پروردگار کے سامنے لوٹ کر جانا ہے۔

أُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُونَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُونَ ۝٦١

(دیکھئے کیا ہوتا ہے) یہی لوگ (البتہ) نیکیوں میں جلدی کرتے ہیں اور بھلائیوں کی طرف (دوسروں سے) لپک کے آگے بڑھ جاتے

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ

ہیں اور ہم تو کسی شخص کو اس کی قوت سے بڑھکر تکلیف دیتے ہی نہیں، اور ہمارے پاس تو (لوگوں کے اعمال کی)

يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝٦٢ بَلْ قُلُوبُهُمْ

کتاب ہے۔ جو ٹھیک ٹھیک حال بتاتی ہے۔ اور ان لوگوں کی (ذرہ برابر) حق تلفی نہیں کی جائیگی۔ بلکہ انکے دل

فِي غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ أَعْمٰلٌ مِّنْ دُونِ

اس کی طرف سے غفلت میں پڑے ہیں اور اسکے علاوہ انکے بہت سے اعمال ہیں جنہیں یہ (برابر) کیے

ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُونَ ۝٦٣ حَتّٰٓى إِذَآ أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِمْ

جاتے ہیں (اور باز نہیں آتے) یہانتک کہ جب ہم انکے مالداروں کو عذاب[1] میں

بِالْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَجْئَرُونَ ۝٦٤ لَا تَجْئَرُوا الْيَوْمَ

گرفتار کریں گے تو یہ لوگ واویلا کرنے لگیں گے۔ (اس وقت کہا جائیگا) آج واویلا مت کرو

إِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُونَ ۝٦٥ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِي تُتْلٰى

تمکو اب ہماری طرف سے مدد نہیں مل سکتی۔ جب ہماری آیتیں تمہارے سامنے پڑھی جاتی تھیں تو تم

عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى أَعْقٰبِكُمْ تَنْكِصُونَ ۝٦٦ مُسْتَكْبِرِينَ

اکڑتے (قصہ کہتے) بکتے ہوئے ان سے اُلٹے پاؤں پھر جاتے تھے۔ تو کیا ان لوگوں نے

بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُونَ ۝٦٧ أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ أَمْ

(ہماری) بات (قرآن) پر غور نہیں کیا۔ یا ان کے پاس کوئی ایسی نئی چیز آئی جو ان کے

جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَأْتِ اٰبَآءَهُمُ الْأَوَّلِينَ ۝٦٨ أَمْ لَمْ

اگلے باپ دادوں کے پاس نہیں آئی تھیں۔ یا ان لوگوں

يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُونَ ۝٦٩ أَمْ يَقُولُونَ

نے اپنے رسول ہی کو نہیں پہچانا تو اس وجہ سے انکار کر بیٹھے۔ یا کہتے ہیں کہ اس کو

بِهٖ جِنَّةٌ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَأَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ

جنون ہو گیا ہے (ہرگز اسے جنون نہیں) بلکہ وہ تو انکے پاس حق بات لے کر آیا ہے۔ اور ان میں سے

كٰرِهُونَ ۝٧٠ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ

اکثر حق بات سے نفرت رکھتے ہیں۔ اور اگر کہیں حق انکی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرتا تو

[1] اس کی تفصیل دیکھو پارہ نمبر ۳۰ سورۃ تطفیف میں۔

[2] اس سے یا جنگ بدر کی سختی یا حضرت رسولؐ کی بد دعا سے مکہ کا قحط، یا قیامت مراد ہے۔ ۱۲

السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ
سارے آسمان اور زمین اور جو لوگ ان میں ہیں (سب کے سب) برباد[1] ہو جاتے بلکہ ہم تو انھی
بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۷۱ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ
کے تذکرے (جبرئیل کے واسطے سے) انکے پاس لے کر آئے تو یہ لوگ اپنے ہی تذکروں[2] سے منہ موڑتے ہیں
خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝۷۲ وَ
(اے رسولؐ) کیا تم ان سے (اپنی رسالت) کی کچھ اُجرت مانگتے ہو تو تمہارے پروردگار کی اُجرت کہیں اس سے بہتر
اِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۷۳ وَاِنَّ الَّذِيْنَ
ہے اور وہ تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ اور تم یقیناً انکو سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہو۔ اور اس میں شک
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ۝۷۴ وَ
نہیں کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ وہ سیدھی راہ سے ہٹے ہوئے ہیں۔ اور اگر ہم ان
لَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ
پر ترس کھائیں۔ اور جو تکلیفیں انکو (کفر کی وجہ سے) پہنچ رہی ہیں۔ ان کو دفع کر دیں تو یقیناً یہ لوگ (اور بھی)
طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝۷۵ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا
اپنی سرکشی پر اڑ جائیں اور بھٹکتے پھریں۔ اور ہم نے انکو عذاب میں گرفتار کیا تو بھی یہ لوگ نہ تو اپنے
اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ۝۷۶ حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا
پروردگار کے سامنے جھکے اور نہ گڑگڑائے۔ یہانتک کہ جب ہم نے ان کے
عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝۷۷ ع
سامنے ایک سخت عذاب کا دروازہ کھول دیا تو اس وقت فوراً یہ لوگ بے آس ہو کر بیٹھ رہے۔
وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ
[3] حالانکہ وہی وہ (مہربان خدا) ہے جس نے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل پیدا کیے (مگر) تم
قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۷۸ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي
ہو ہی بہت کم شکر کرنیوالے۔ اور وہی وہ (خدا) ہے جس نے تم کو روئے زمین میں
الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۷۹ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَ
(ہر طرف) پھیلا دیا۔ اور (پھر ایک دن) تم سب اسی کے سامنے اکٹھے کیے جاؤ گے۔ اور وہی وہ (خدا) ہے
يُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۸۰
جو جلاتا ہے اور مارتا ہے۔ اور رات دن کا پھیر بدل بھی اسی کے اختیار میں ہے۔ تو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔
بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ۝۸۱ قَالُوْۤا ءَاِذَا مِتْنَا
(ان باتوں کو سمجھے خاک نہیں) بلکہ جو اگلے لوگ کہتے آئے ویسی ہی بات یہ بھی کہنے لگے کہ جب ہم مر جائیں گے۔
وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝۸۲ لَقَدْ
اور (مر کر) مٹی (کا ڈھیر) اور ہڈیاں ہو جائینگے تو کیا ہم پھر دوبارہ (قبروں سے زندہ کر کے) نکالے جائیں گے۔ اسکا وعدہ تو

---

[1] یہ تو کھلی بات ہے کہ جتنے جی اتنی خواہشیں۔ اس کے علاوہ ہر شخص کی خواہشیں بھی غیر محدود۔ پھر ہر ایک کی مطابقت محال عقلی۔ اسی بنا پر اگر قانون شرعی خواہشوں کو محدود اور آزادی کو مقید نہ کرے، تو ایک ہی دن سب کے سب کٹ مریں اور کب کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ ۱۲۔

[2] اسلام کے قبل عرب کا تمدن جس درجہ خراب تھا بعض مقامات پر تصریحاً مذکور ہو چکا ہے حتیٰ کہ ان کے حالات پر غور کر کے انہیں کوئی انسان نہیں کہہ سکتا۔ قاعدے کی بات ہے کہ سچی بات بُری لگتی ہے اور انسان اپنا عیب سن کر خوش نہیں ہوا کرتا۔ رسول اللہؐ نے جب انکے عیوب ان پر ظاہر کر کے اُن کی اصلاح کرنی چاہی تو بہتیرے بگڑ کھڑے ہوئے، اور اصلاح کے بدلے اُلٹے ضد میں فساد کرنے لگے اس آیت میں انھی کا ذکر ہے۔ ۱۲

[3] یہ کفار و مشرکین مکہ کی حالت ہے کہ اسلام نہ قبول کرنے پر خدا نے ہر چند ان پر سختیاں کیں مگر یہ اپنی ہٹ سے جو ہٹتے تھے نہ ہٹے بلکہ لطف یہ تھا کہ اگر ہلکا عذاب آتا تو اور اڑ جاتے اور اگر سخت عذاب ہوا تو مایوسی اور نا اُمیدی کی حالت طاری ہو جاتی۔ غرض کسی طرح وہ ڈھب پر نہ آئے اور کافر کے کافر رہے۔ ان هم الا كالانعام بل هم اضل سبيلا۔ ۱۲

کفار مکہ کی حالت

وُعِدْنَا نَحْنُ وَ اٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ
ہم سے اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا سے بھی (بارہا) کیا جا چکا ہے یہ تو بس صرف اگلے لوگوں
اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨٣﴾ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِيْهَآ
کے ڈھکوسلے ہیں۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ بھلا اگر تم لوگ کچھ جانتے ہو تو (بتاؤ) یہ زمین اور جو
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٤﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا
لوگ اس میں ہیں کس کے ہیں؟ وہ فوراً جواب دینگے کہ خدا کے تم کہہ دو کہ تو کیا تم اب بھی غور
تَذَكَّرُوْنَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ
نہ کرو گے (اے رسولؐ) تم (ان سے) پوچھو تو کہ ساتوں آسمانوں کا مالک اور (اتنے) بڑے عرش کا
الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٨٦﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٨٧﴾
مالک کون ہے۔ تو فوراً جواب دینگے کہ (سب کچھ) خدا ہی کا ہے۔ اب تم کہو تو کیا تم اب بھی (اس سے)
قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُوَ يُجِيْرُ وَ
نہیں ڈرو گے۔ (اے رسولؐ) تم (ان سے) پوچھو کہ بھلا اگر تم کچھ جانتے ہو تو (بتاؤ کہ) وہ کون شخص ہے جسکے اختیار
لَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٨﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ
میں ہر چیز کی بادشاہت ہے وہ (جسے چاہتا ہے) پناہ دیتا ہے۔ اور اس (کے عذاب) سے پناہ نہیں دی جا سکتی۔
قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿٨٩﴾ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَ اِنَّهُمْ
تو یہ لوگ فوراً بول اٹھیں گے کہ (سب اختیار) خدا ہی کو ہے۔ اب تم کہہ دو کہ تم پر جادو کہاں چلا جاتا ہے۔ بات یہ ہے کہ ہم
لَكٰذِبُوْنَ ﴿٩٠﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّ مَا كَانَ
نے انکے پاس حق بات پہنچا دی اور یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں۔ نہ تو اللہ نے کسی کو اپنا بیٹا بنایا ہے اور نہ اسکے ساتھ کوئی
مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَ
اور خدا ہے۔ (اگر ایسا ہوتا تو) اس وقت ہر خدا اپنی اپنی مخلوق کو لیے لیے [1] پھرتا اور یقیناً ایک
لَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا
دوسرے پر [2] چڑھائی کرتا (اور خوب جنگ ہوتی) جو جو باتیں یہ لوگ (خدا کی نسبت) بیان کرتے ہیں اس سے
يَصِفُوْنَ ﴿٩١﴾ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا
خدا پاک و پاکیزہ ہے۔ وہ پوشیدہ اور حاضر (سب) سے خوب واقف ہے۔ غرض وہ ان کے شرک سے
يُشْرِكُوْنَ ﴿٩٢﴾ قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿٩٣﴾
(بالکل پاک اور) بالاتر ہے۔ (اے رسولؐ) تم دعا کرو کہ اے میرے پالنے والے جس (عذاب) کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے
رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَ اِنَّا عَلٰٓى
اگر شاید تو مجھے دکھائے تو پروردگارا مجھے ان ظالم لوگوں کے ہمراہ نہ کرنا۔ اور (اے رسولؐ) ہم
اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿٩٥﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ
یقیناً اس پر قادر ہیں کہ جس عذاب کا ہم انسے وعدہ کرتے ہیں تمہیں دکھا دیں اور بری بات کے

[1] کم سے کم اس کی مخلوقات میں نشانیاں ہوتیں جن سے باہم تمیز ہو جاتی کہ یہ فلاں کی ہے ورنہ چند خداؤں کا ہونا لغو ہے۔ ۱۲

[2] یہ بالکل کھلی ہوئی بات ہے کہ اگر بفرضِ محال چند خدا ہوتے تو ہر ایک کو دعوائے خدائی حکومت ہوتا اور اس صورت میں ہر ایک دوسرے پر غلبہ کا خواستگار ہوتا۔ ۱۲

خدا کی قدرت کے دلائل

توحید کی دلیل

توحید کی دوسری دلیل

هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ۝۹۶ وَ
جواب لے میں ایسی بات کہو جو نہایت اچھی ہو جو کچھ یہ لوگ (تمہاری نسبت) بیان کرتے ہیں اس سے ہم خوب
قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝۹۷ وَ اَعُوْذُ
واقف ہیں۔ اور (وہ بھی) دعا کرو کہ اے میرے پالنے والے میں شیطان کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے
بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝۹۸ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ
میرے پروردگار اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ شیاطین میرے پاس آئیں (اور کفار تو مانیں گے نہیں) یہانتک کہ
الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝۹۹ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا
جب ان میں سے کسی کی موت آئی تو کہنے لگے پروردگارا تو مجھے (ایک بار) اس مقام (دنیا) میں جسے میں چھوڑ آیا ہوں۔
فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ
پھر واپس لے کر دے تاکہ میں اب کی دفعہ اچھے اچھے کام کروں (جواب دیا جائیگا) ہرگز نہیں۔ یہ ایک لغو بات ہے۔ جسے وہ
وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝۱۰۰ فَاِذَا نُفِخَ فِي
بک رہا ہے اور انکے (مرنے کے) بعد (عالم) برزخ ہے (جہاں) اسدن تک کہ دوبارہ قبروں سے اٹھائے جائینگے (رہنا ہوگا) پھر
الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ۝۱۰۱
جسوقت صور پھونکا جائیگا تو اسدن نہ لوگوں میں قرابتداریاں سے رہیں گی اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھیں گے۔
فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۱۰۲ وَ
پھر جن (کے نیکیوں) کے پلے بھاری ہونگے تو یہی لوگ کامیاب ہوں گے۔ اور جن (کے نیکیوں)
مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
کے پلے ہلکے ہونگے تو یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنا آپ نقصان کیا کہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے جہنم
فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝۱۰۳ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا
کی آگ انکے منہ جھلس دے گی۔ اور وہ لوگ منہ بنائے ہوئے ہونگے (اس وقت ہم پوچھیں
كٰلِحُوْنَ ۝۱۰۴ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا
گے) کیا تمہارے سامنے میری آیتیں نہ پڑھی گئی تھیں (ضرور پڑھی گئی تھیں) تو تم انہیں
تُكَذِّبُوْنَ ۝۱۰۵ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا
جھٹلایا کرتے تھے۔ وہ جواب دیں گے۔ اے ہمارے پروردگار ہمکو ہماری کم بختی نے آ دبایا اور ہم
قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ۝۱۰۶ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا
گمراہ لوگ تھے۔ پروردگارا ہمکو (اب کی دفعہ) کسی طرح اس جہنم سے نکال دے۔ پھر
ظٰلِمُوْنَ ۝۱۰۷ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ۝۱۰۸ اِنَّهٗ
اگر دوبارہ ہم ایسا کریں تو البتہ ہم قصوروار ہیں۔ خدا فرمائیگا۔ دور ہو اسی میں (تمکو رہنا ہوگا) اور (بس) مجھ سے بات نہ کرو
كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ
میرے بندوں میں سے ایک گروہ سے ایسا بھی تھا جو (برابر) یہ دعا کرتا تھا کہ ہمارے پالنے والے ہم ایمان لائے

لے اس آیت میں خدا نے حضرت کو کفار کے ساتھ اخلاق اور نرمی کا برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور یہ ظاہر بھی ہے کہ بُرائی کا جواب بُرائی اور گالی کا گالی دینے سے اور فسادات بڑھ جاتے ہیں مگر اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ بُروں کو بُرا سمجھنا اور اصلاح کے واسطے ان کی بُرائی بیان کرنا بھی منع ہے۔ ورنہ حضرت رسولؐ کے کفارِ مکہ دشمن نہ ہوتے کیونکہ ان کے ساتھ دشمنی تو صرف بتوں کی مذمت کرنے سے ہوئی تھی۔ اور وہ لوگ محض اس کے متمنی تھے کہ بتوں کو بُرا کہنا چھوڑ دیں اس کے علاوہ تبرا و لعنت جس کو عوام الناس اور جاہل لوگ گالی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اس سے کوئی مذہب خالی نہیں خود خدا نے بھی قرآن مجید میں جا بجا مختلف لوگوں پر لعنت کی ہے۔ پھر اگر یہ بُرا کام ہوتا تو ہرگز خداوند عالم اس کا مرتکب نہ ہوتا ورنہ معاذ اللہ از خویشتن گم است کار رہبری کند کا مصداق ہوگا اور یہ خلاف عقل ہے ۱۲

لے یہ کفار کی حالت ہے۔ گو آخر وقت جب فرشتے مومنین سے پوچھتے ہیں تو وُہ دنیا کی طرف پلٹنے کو نفرت خیز نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ۱۲

لے اسی بناء پر حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن میرے حسب نسب کے سوا سب حسب و نسب منقطع ہو جائیں گے یعنی ایک دوسرے سے کوئی سروکار نہ ہوگا۔ اور نہ کسی کی کوئی خبر لے گا مگر حضرت رسولؐ کے خاندان کا وہاں بھی لحاظ ضرور کیا جائے گا یہ بات اگرچہ سادات کے فخر کے واسطے کافی ہے مگر ایک دوسری حدیث ہے کہ بہشت پرہیزگار کے لیے ہے اگرچہ حبشی غلام ہو اور گنہگار کے لیے جہنم ہے اگرچہ سید قریشی ہو۔ دل ہلا دیتی ہے، اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ خدا رحم کرے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ سادات بھی اگر گناہ کریں گے تو ان کی سزا ضرور ہوگی۔ اگرچہ آخر حضرت رسولؐ کی خاطر بہشت میں جائیں گے

لے اگرچہ اس کا ظاہر تعمیم ہے مگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد اصحاب صفہ بلال، عمار اور صہیب وغیرہ ہیں ۱۲

لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِينَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ

(تو تو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو تمام رحم کرنیوالوں سے بہتر ہے۔ تو تم لوگوں نے انہیں

سِخْرِيًّا حَتّٰى أَنْسَوْكُمْ ذِكْرِي وَكُنْتُمْ مِنْهُمْ

مسخرا بنا لیا۔ یہانتک کہ (گویا) ان لوگوں نے تم سے میری یاد بھلادی اور تم ان سے (برابر) ہنستے

تَضْحَكُونَ ﴿۱۱۰﴾ إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ

رہے۔ میں نے آج انکو انکے صبر کا اچھا بدلہ دیا کہ یہی لوگ اپنی (خاطرخواہ)

هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ

مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ (پھر ان سے خدا) پوچھے گا کہ (آخر) تم زمین پر کتنے برس رہے

سِنِينَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ

وہ کہیں گے (برس کیسا) ہم تو بس پورا ایک دن[1] رہے یا ایک دن سے بھی کم تو تو شمار کرنیوالوں

الْعَادِّينَ ﴿۱۱۳﴾ قٰلَ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا لَوْ أَنَّكُمْ

سے پوچھ لے۔ خدا فرمائیگا۔ بیشک تم (زمین میں) بہت ہی کم ٹھہرے کاش تم (اتنی بات بھی)

كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۱۴﴾ أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا

(دنیا میں) سمجھے ہوتے۔ تو کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو (یونہی) بیکار پیدا کیا اور

وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ

یہ کہ تم ہمارے حضور میں لوٹا کر نہ لائے جاؤ گے۔ تو خدا جو سچا بادشاہ (ہر چیز سے) برتر اعلیٰ

الْحَقُّ ۚ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ﴿۱۱۶﴾ وَ

ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش بزرگ کا مالک ہے اور

مَنْ يَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ

جو شخص خدا کے ساتھ دوسرے معبود کی بھی پرستش کریگا۔ اسکے پاس اس شرک کی کوئی دلیل تو ہے نہیں

فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُونَ ﴿۱۱۷﴾

تو بس اسکا حساب (کتاب) اسکے پروردگار ہی کے پاس ہوگا (مگر یاد رہے کہ) کفار ہرگز فلاح پانیوالے نہیں۔

وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِينَ ﴿۱۱۸﴾

اور (اے رسولؐ) تم کہو پروردگار تو (میری اُمت کو) بخشدے اور ترس کھا۔ اور تو سب رحم کرنیوالوں سے بہتر ہے۔

## آیاتہا ۶۴ (۲۴) سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۲) رکوعاتہا ۹

اس کی چونسٹھ آیتیں ہیں سورۂ نور[2] مدینہ میں نازل ہوا اور نو (۹) رکوع ہیں۔

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سُورَةٌ أَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَأَنْزَلْنَا فِيهَا آيٰتٍ بَيِّنٰتٍ

(یہ) ایک سورۃ ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے اور اس (کے احکام) کو فرض کر دیا اور اسمیں ہم نے واضح و روشن آیتیں نازل کیں۔

[1] بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس دن کی مصیبت اتنی سخت ہوگی کہ دنیا کی زندگی جو وہاں کے مقابلہ میں گویا جنت تھی، بہت کم محسوس ہوگی۔ اور یہ سچ بھی ہے کہ آرام کی گھڑیاں بہت جلد گزر جاتی ہیں اور بہت کم معلوم ہوتی ہیں۔ یا یہ مطلب ہے کہ قیامت کے بعد کی غیر متناہی مدت کے مقابلہ میں وہ گویا ایک دن بھی نہیں۔ ۱۲

[2] اس سورۃ میں قرآن کی فضیلت، زنا کی تہمت، زنا کی سزا، لعان کا حکم اور طریقہ، افک کا قصہ، بغیر اجازت کسی کے گھر میں نہ جاؤ نا معلوم کی طرف نظر کی ممانعت، پردے کا حکم، بے شوہر عورتوں کے نکاح کا حکم، مکاتبت کا حکم، اپنی لونڈیوں سے ناجائز خرچی نہ کمواؤ۔ نورِ خدا کی تشبیہ کس گھر میں خدا کا نور ہے۔ کفار کی کارستانیوں کی تشبیہ، ہر جاندار پانی سے پیدا ہوا ہے آیۂ استخلاف، خاص اوقات میں لڑکوں سے بھی پردہ کرو، بہت بوڑھی عورت ننگے سر رہ سکتی ہے کھانے کی تہذیب، آپس میں پکارنے کی طرح رسولؐ کو نہ پکارو وغیرہ کا ذکر ہے

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۱ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ

تاکہ تم (غور کرکے) نصیحت حاصل کرو۔ زنا کرنیوالی عورت اور زنا کرنے والے مرد ان دونوں میں سے

وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ

ہر ایک کو سو (سو) کوڑے[۱] مارو اور اگر تم خدا اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو حکم خدا

فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ

کے نافذ کرنے میں تم کو انکے بارے میں کسی طرح کا ترس کا لحاظ نہ ہونے پائے اور ان دونوں

وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲ اَلزَّانِيْ

کی سزا کے وقت مومنین کی ایک جماعت کو موجود رہنا چاہیئے۔ زنا کرنے والا مرد

لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ

تو زنا کرنیوالی ہی عورت یا مشرکہ سے نکاح[۲] کریگا۔ اور زنا کرنیوالی عورت بھی بس زنا کرنے

اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۳ وَ

والے مرد ہی یا مشرک سے نکاح کرے گی اور سچے ایمانداروں پر تو اس قسم کے[۳] تعلقات حرام ہیں۔ اور

الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ

جو لوگ پاکدامن عورتوں پر (زنا کی) تہمت لگائیں۔ پھر (اپنے دعوے پر) چار گواہ پیش نہ کریں تو انہیں

فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً

اسی کوڑے مارو اور (پھر آئندہ) کبھی انکی گواہی قبول نہ کرو اور (یاد رکھو کہ)

اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۴ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ

یہ لوگ خود بدکار ہیں۔ مگر ہاں جن لوگوں نے اس

بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵ وَ

کے بعد توبہ کرلی اور اپنی اصلاح کی تو بےشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور

الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ

جو لوگ اپنی بیویوں پر (زنا کا) عیب[۴] لگائیں اور (اسکے ثبوت میں) اپنے سوا انکا کوئی گواہ نہ ہو تو ایسے

اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ

لوگوں میں سے ایک کی گواہی چار مرتبہ (اس طرح) ہوگی کہ وہ (ہر مرتبہ) خدا کی قسم کھا کر بیان کرے کہ وہ (اپنے

لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۶ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ

دعوے میں) ضرور سچا ہے۔ اور پانچویں مرتبہ یوں (کہے گا) کہ اگر وہ جھوٹ بولتا ہو

اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝۷ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ

تو اس پر خدا کی لعنت۔ اور عورت (کے سر) سے اس طرح سزا ٹل سکتی ہے

تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝۸ وَ

کہ وہ چار مرتبہ خدا کی قسم کھا کر بیان کردے کہ یہ شخص (اسکا شوہر اپنے دعوٰی میں) ضرور جھوٹا ہے۔ اور



زنا کی سزا

[۱] یہ حکم اسی وقت کیلئے ہے جب زنا ثابت ہو جائے۔ اور خود زنا کرنے والے کے چار عادلوں کے سامنے مختلف مقامات پر اقرار کرنے یا چار عادل مردوں کو اس فعل کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور گواہی دینے سے ثابت ہوتا ہے۔ ۱۲

[۲] یہ حکم نہیں ہے بلکہ ان کی حالت کا بیان ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کیونکہ اچھا آدمی بُروں سے ملنے ہی کیوں لگا کہ ارتباط اور نکاح کی نوبت پہنچے۔ ۱۲

تہمت زنا کی سزا

[۳] یہ حکم یا تو اسی زمانہ کی مخصوص عورتوں کا ہے جو مدینہ میں تھیں یا یہ آیت منسوخ ہے اور اسکا حکم آیۂ وانکحوا الایامٰی سے اٹھ گیا یا نہی تحریمی نہ ہو بلکہ تنزیہی تب اسکا ترجمہ یہ ہوگا کہ خالص مومنین کو اس قسم کے تعلقات مناسب نہیں۔ تب یہ حکم اس وقت کے واسطے بھی ہو جائے گا۔

[۴] ناحق تہمت کی بُرائی کو مبالغہ کے ساتھ ظاہر کرنے کے واسطے اس قسم کا حکم دیا جاتا ہے تاکہ اس سے لوگ پرہیز کریں اور ڈرتے رہیں۔ ۱۲

لعان کا حکم اور طریقہ

اَلْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ
پانچویں مرتبہ بیان کرے گی کہ اگر یہ شخص (اپنے دعوٰی میں) سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب
الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ
پڑے۔ اور اگر تم پر خدا کا فضل (وکرم) اور اسکی مہربانی نہ ہوتی (تو دیکھتے کہ تہمت لگانیوالوں کا کیا حال ہوتا)
اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝۱۰ ع اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ
اور اسمیں تو شک ہی نہیں کہ خدا بڑا توبہ قبول کرنیوالا حکیم ہے۔ بیشک جن لوگوں نے جھوٹی تہمت لگائی وہ تمہیں
مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ
میں سے ایک گروہ ہے۔ تم اپنے حق میں اس تہمت کو بُرا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ انمیں سے
امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى
جس شخص نے جتنا گناہ سمیٹا وہ اس (کی سزا) کو خود بھگتے گا۔ اور ان میں سے جس شخص نے اس تہمت کا بڑا حصہ
كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ
لیا۔ اس کے لیے بڑی (سخت) سزا ہو گی۔ اور جب تم لوگوں نے اس کو سنا
ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا
تو اسی وقت ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں نے اپنے لوگوں پر بھلائی کا گمان کیوں نہ کیا اور یہ کیوں نہ
هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۲ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ
بول اُٹھے کہ یہ تو کھلا ہوا بہتان ہے۔ اور جن لوگوں نے تہمت لگائی تھی اپنے دعوے کے ثبوت میں چار
فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝۱۳
گواہ کیوں نہ پیش کیے۔ پھر جب ان لوگوں نے گواہ نہ پیش کیے تو خدا کے نزدیک یہی لوگ جھوٹے ہیں [1]
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
اور اگر تم لوگوں پر دُنیا اور آخرت میں خدا کا فضل (وکرم) اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو جس بات کا تم لوگوں
لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۱۴ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ
نے چرچا کیا تھا اس کی وجہ سے تم پر کوئی بڑا (سخت) عذاب آ پہنچتا کہ تم اپنی زبانوں سے
بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ
اس کو ایک دُوسرے سے بیان کرنے لگے اور اپنے مُنہ سے ایسی بات کہتے تھے جسکا تمہیں علم ویقین نہ تھا
وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ۝ وَلَوْلَآ
اور (لطف تو یہ ہے کہ) تم نے اس کو ایک آسان بات سمجھی تھی حالانکہ وہ خدا کے نزدیک بڑی (سخت بات) تھی
اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ
اور جب تم نے ایسی بات سنی تھی تو تم نے لوگوں سے یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ ہم کو ایسی بات مُنہ سے نکالنی مناسب نہیں۔
سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ۝۱۶ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ
سبحان اللہ یہ بڑا بھاری بہتان ہے۔ خدا تمہاری نصیحت کرتا ہے اگر تم



واقعۂ افک

[1] علماء اہل سنت نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ کا یہ قاعدہ تھا کہ جب آپ کسی جنگ میں تشریف لے جاتے تو بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے اور جسکا نام نکلتا اسکو ساتھ لے جاتے۔ چنانچہ جنگ بنی مصطلق میں میرے نام قرعہ نکلا اور میں گئی۔ اُدھر سے واپسی میں مدینہ کے قریب ایک منزل میں شب کے وقت میں ایک عورت کے ساتھ رفع حاجت کو گئی جب اپنی جگہ پر آئی تو اپنے گلے کا ہار نہ پایا۔ اور قافلہ کوچ پر تیار تھا پھر اسی عورت کو ساتھ لے کر ہار ڈھونڈنے گئی۔ اور وہ مل بھی گیا مگر جب اپنی جگہ پر آئی تو قافلہ کوچ کر چکا تھا اور میرے اونٹ والے نے بھی میرے ہودج کو یہ خیال کر کے کہ میں اس کے اندر موجود ہوں۔ اونٹ پر رکھ کر کوچ کیا ناچار میں وہیں بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد میں سو گئی۔ صفوان بن خنظلہ جو پیچھے رہ گیا تھا۔ جب اس جگہ پہنچا تو مجھے اپنے اونٹ پر سوار کیا۔ اور خود مہار کھینچتے ہوئے قافلہ میں پہنچے تو عبداللہ بن ابی وغیرہ مجھے صفوان کے ہمراہ دیکھ کر مجھ پر منہ آئے اور بہت سے لوگ اس کے ہم رائے ہو گئے اور مجھ پر تہمت لگائی یہاں تک کہ مدینہ پہنچی تو حضرتؐ کی توجہ میری طرف باقی نہ رہی حتٰی کہ میں ایک مہینہ تک بیمار رہی۔ مگر آپ مجھے دیکھنے نہ آئے اور اندر آتے بھی تو دوسروں سے میرا حال پوچھ لیتے اور میں اسکی وجہ بالکل نہ سمجھی۔ آخر چند دن کے بعد میں پھر ایک دن مسطح کی ماں کے ساتھ رات کو رفع ضرورت کے لیے نکلی اور جب اتفاق اسکا پاؤں پھسلا تو مسطح کو بُرا بھلا کہا۔ میں نے منع کیا تو بولی تم کیا جانو اس نے تم پر ایسی تہمت لگائی ہے مجھے یہ سن کر سخت رنج ہوا اور اس وقت حضرت کی بے توجہی کی وجہ سمجھ میں آئی غرض میں ایک روز حضرت سے اجازت حاصل کر کے اپنے باپ کے گھر آئی اور اپنی نسبت لوگوں کے خیالات دریافت کیے تو معلوم ہوا کہ لوگ مجھے ایسا ویسا کہتے ہیں۔ پھر تو مجھے سوائے رونے کے کچھ کام نہ تھا۔ کھانا پینا ترک ہو گیا اور حضرتؐ نے اسامہ اور علیؑ سے مشورہ کیا تو اسامہ نے کہا میں بھلائی کے سوا

باقی صہ ۴۲۱ پر

تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۷ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ
پھر کبھی ایسا نہ کرنا۔ ایماندار ہو تو خبردار اور خدا تم سے (اپنے)
لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۱۸ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ
احکام صاف صاف بیان کرتا ہے۔ اور خدا تو بڑا واقفکار حکیم ہے۔ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمانداروں
اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ
میں بدکاری کا چرچا پھیل جائے۔ بے شک انکے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب
اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا
ہے۔ اور خدا (اصل حال کو) خوب جانتا ہے۔ اور تم لوگ نہیں
تَعْلَمُوْنَ ۝۱۹ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ
جانتے ہو۔ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم پر خدا کا فضل (وکرم) اور اسکی رحمت ہے اور یہ کہ خدا
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ
(اپنے بندوں پر) بڑا شفیق و مہربان ہے۔ (تو تم دیکھتے کہ کیا ہوتا) اے ایماندارو شیطان کے قدم بقدم نہ چلو اور جو شخص
الشَّيْطٰنِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ
شیطان کے قدم بقدم چلے گا تو وہ یقیناً اُسے بدکاری اور بُری بات (کرنے) کا حکم دے گا۔ اور اگر تم پر
بِالْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ
خدا کا فضل (وکرم) اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی کبھی پاک و صاف
مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ
نہ ہوتا مگر خدا تو جسے چاہتا ہے پاک و صاف کر دیتا ہے۔ اور خدا بڑا سُننے
يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۱ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ
والا واقف کار ہے۔ اور تم میں سے[1] جو لوگ زیادہ دولت
مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ
اور مقدور والے ہیں۔ قرابتداروں اور محتاجوں اور خدا کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ دینے (لینے) سے
وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ښ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۭ اَلَا
قسم نہ کھا بیٹھیں۔ بلکہ انہیں چاہیئے کہ (انکی خطا) معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ نہیں
تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۲
چاہتے ہو کہ خدا تمہاری خطا معاف کرے۔ اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔
اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا
بے شک جو لوگ پاکدامن، بے خبر اور ایماندار عورتوں پر (زنا کی) تہمت لگاتے ہیں۔ ان پر
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۲۳ۙ يَّوْمَ
دنیا اور آخرت میں (خدا کی) لعنت ہے اور ان پر بڑا سخت عذاب ہو گا۔ جسدن ان کے



---

تہمت زنا کی سزا

[1] اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ جو کسی کے گناہ کو مشہور کرے وہ ایسا ہے کہ گویا وہ خود اس کا مرتکب ہوا ۱۲

[2] حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ چونکہ مسطح (حضرت ابوبکر کے خالہ زاد بھائی) نے مجھ پر زنا کی تہمت لگائی تھی، اس وجہ سے میرے باپ نے قسم کھائی تھی کہ کبھی مسطح کے ساتھ اچھا سلوک نہ کروں گا۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

بقیہ صفحہ ۴۲۰

کچھ نہیں جانتا علی نے کہا آپ رنج نہ کریں۔ آپ کے واسطے ان کے سوا بہتیری عورتیں ہیں اور اگر اس عورت کے جو ساتھ تھی۔ دریافت کریں آپ کو تصدیق ہو جائے گی غرض آپ نے بریرہ سے دریافت کیا اور اس نے میری پاکدامنی کی گواہی دی۔ اور میں نے حضرت کے سامنے قسم کھائی کہ میں اس تہمت سے بری ہوں۔ اس کے بعد خدا نے میری عفت پر یہ آیتیں نازل کیں۔ تب حضرت رسول کو اطمینان ہوا بعض روایات میں ہے کہ یہ آیات ماریہ قبطیہ والدہ ابراہیم بن محمد مصطفٰے صلعم کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔ انہیں بعض ازواج نبی نے جریح قبطی سے سوتاپے کی وجہ سے متہم کر دیا تھا تفصیل کے لیے دیکھو (تفسیر قمی، برہان، صافی)

[3] اسی بناء پر حسب روایات اہل سُنّت حضرت رسولؐ نے مسطح پر تہمت زنا کی حد جاری کی۔ حالانکہ مسطح حضرت رسولؐ کے بدری صحابی تھے اسی سے الصحابۃ کلھم عدول صحابہ کُل کے کُل عادل ہیں" کا موضوع اور غلط ہونا واضح ہو گیا۔ ۱۲

تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا

خلاف انکی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کی کارستانیوں کی گواہی

يَعْمَلُونَ ۝٢٤ يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَ

دیں گے۔ اس دن خدا ان کو ٹھیک ان کا پُورا پُورا بدلا دے گا اور جان

يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ۝٢٥ الْخَبِيثَاتُ

جائیں گے کہ خدا بالکل برحق اور حق کا ظاہر کرنے والا ہے۔ گندی [1] عورتیں گندے

لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ ۖ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ

مردوں کے لیے (مناسب) ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کےلیے۔ اور پاک عورتیں پاک مردوں

وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ۖ

کے لیے (موزوں) ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کیلئے۔ لوگ جو کچھ انکی نسبت بکا کرتے ہیں اس سے یہ لوگ بری الذمہ ہیں

لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝٢٦ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا

ان ہی (پاک لوگوں) کیلئے (آخرت میں) بخشش ہے اور عزت کی روزی۔ اے ایماندارو اپنے گھروں کے سوا دوسرے [2]

تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا

گھروں میں (دراتہ) نہ چلے جاؤ یہانتک کہ ان سے اجازت لے لو، اور ان گھروں کے رہنے والوں سے

عَلَىٰ أَهْلِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝٢٧ فَإِن

صاحب سلامت کرو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے (یہ نصیحت اسلئے ہے) تاکہ تم یاد رکھو۔ پس اگر تم ان گھروں

لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ ۖ وَ

میں کسی کو نہ پاؤ تو تاوقتیکہ تم کو (خاص طور پر) اجازت نہ حاصل ہو جائے۔ ان میں نہ جاؤ۔ اور اگر تم سے کہا جائے کہ

إِن قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا ۖ هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ

پھر جاؤ تو تم (بے تامل واپس) پھر جاؤ یہی تمہارے واسطے زیادہ صفائی کی بات ہے۔ اور تم جو کچھ بھی کرتے

بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝٢٨ لَّيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَدْخُلُوا

ہو خدا اس سے خوب واقف ہے۔ اس میں البتہ تم پر کوئی الزام نہیں کہ غیر آباد مکانات [3] میں جس میں

بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا

تمہارا کوئی اسباب ہو (بلے اجازت) چلے جاؤ اور جو کچھ کھلم کھلا کرتے ہو اور جو کچھ چھپا کر کرتے ہو

تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ۝٢٩ قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ

خدا (سب کچھ) جانتا ہے۔ (اے رسولؐ) ایمانداروں سے کہہ دو کہ اپنی نظروں کو نیچی

أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ

رکھیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہی انکے واسطے زیادہ صفائی کی بات ہے۔ یہ لوگ جو کچھ

اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝٣٠ وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ

کرتے ہیں خدا اس سے یقیناً خوب واقف ہے۔ اور (اے رسولؐ) ایماندار عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی



[1] یہ بھی حکم نہیں ہے بلکہ اظہار واقعہ اور بیانِ فطرت ہے مطلب یہ ہے کہ اچھا اچھے ہی کو پسند کریگا اور بُرا بُرے کو بیج ہے سے

کند ہمجنس با ہمجنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

مگر اس سے عصمت و غیر عصمت سے کوئی سروکار نہیں۔ بلکہ یہاں تو زنا کا ذکر تھا۔ اور گندگی سے بھی زنا کی گندگی مراد ہے۔ [2] علامہ حافظ فرمان علی صاحب نے اس آیت کا یہ ترجمہ کیا ہے۔ گندی عورتیں گندے مردوں کے لیے (مناسب) ہیں اور گندے مرد۔ گندی عورتوں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے (موزوں) ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے الخ۔ اس آیت کا یہی ترجمہ باختلاف الفاظ مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی مولانا نذیر احمد دہلوی شیخ الہند مولانا محمود حسن بجنوری دیوبندی۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی۔ مولانا اشرف علی تھانوی نے بھی کیا ہے۔ لیکن یہ ترجمہ مشاہدہ تاریخ اور قرآن مجید کی بعض آیت کے مقصد و مفہوم کے خلاف ہے مقصد یہ ہے کہ اس آیت میں ان لوگوں کے ترجمے کے مطابق یہ کہا گیا ہے کہ بُری عورتیں بُرے مردوں کے لیے ہیں اور بُرے مرد بُری عورتوں کے لیے اور اچھی عورتیں اچھے مردوں کے لیے اور اچھے مرد اچھی عورتوں کے لیے یعنی ان کی باہمی مناکحت ان کی باہمی جنسی و غیر جنسی تعلقات و روابط ایک دوسرے سے ہوں گے یعنی ایسا نہ ہوگا کہ مرد اچھا ہو اور اس کی عورت بُری یا عورت اچھی ہو اور اس کا مرد بُرا ہو لیکن روزمرہ کا مشاہدہ بتاتا ہے کہ یہ بات ایسی نہیں ہے اکثر دیکھا گیا ہے شوہر اچھا ہے لیکن اس کی بیوی بدذات اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بیوی اچھی، نیک طینت اور شریف ہے لیکن مرد یعنی شوہر اسکا کمینہ اور بدذات ہے۔ اس کی شہادت تاریخ بھی دے رہی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ حضرت نوحؑ جیسے نبی کی بیوی واعلہ بدذات اور کمینی تھی اور حضرت لوطؑ کی بیوی واعلہ انتہائی بد اور بُری تھی۔ اور جناب آسیہؑ بنت مزاحم جیسی شریف اور لائق نیک طینت بی بی فرعون مصر جیسے ظالم، بدکار اور کافر کے

ص ۴۲۶ ،

نامحرم عورتوں کی طرف نظر کی ممانعت

بغیر اجازت کسی کے گھر میں نہ جاؤ

مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ

نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنے بناؤ سنگار کے مقامات کو (کسی پر) ظاہر

زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى

نہ ہونے دیں۔ مگر جو خود بخود ظاہر ہو جاتا ہے (چھپ نہ سکتا ہو) اسکا گناہ نہیں اور اپنی اوڑھنیوں کو (گھونگھٹ

جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ

مار کے) اپنے گریبانوں (سینوں) پر ڈالے رہیں اور اپنے شوہروں یا اپنے باپ داداؤں یا اپنے شوہر

اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ

کے باپ داداؤں یا اپنے بیٹوں یا اپنے شوہر کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھتیجوں

اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ

یا اپنے بھانجوں یا اپنے (قسم کی) عورتوں یا اپنی لونڈیوں یا (گھر) کے وہ نوکر چاکر جو مرد صورت ہیں

اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ

مگر (بہت بوڑھے ہونے کی وجہ سے) عورتوں سے کچھ مطلب نہیں رکھتے یا وہ کم سن لڑکے جو عورتوں

اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ

کے پردے کی بات سے آگاہ نہیں ہیں انکے سوا (کسی پر) اپنا بناؤ سنگار ظاہر نہ ہونے دیا کریں۔

يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ

اور چلنے میں اپنے پاؤں زمین پر اس طرح نہ رکھیں کہ لوگوں کو ان کے پوشیدہ بناؤ سنگار

لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا

(جھنکار وغیرہ) کی خبر ہو جائے۔ اور (اے ایمان دارو) تم سب کے سب خدا کی بارگاہ

اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۳۱ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى

میں توبہ کرو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور اپنی (قوم کی) بے شوہر عورتوں

مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ۚ اِنْ

اور لے اپنے نیک بخت غلاموں اور لونڈیوں کا بھی نکاح کر دیا کرو۔ اگر یہ لوگ محتاج ہوں گے۔

يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

تو خدا اپنے فضل (وکرم) سے انہیں مالدار بنا دے گا۔ اور خدا تو بڑی گنجائش والا واقف کار

عَلِيْمٌ ۝۳۲ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا

ہے۔ اور جو لوگ نکاح کرنے کا مقدور نہیں رکھتے ان کو چاہیئے کہ پاکدامنی اختیار کریں

حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۗ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ

یہاں تک کہ خدا انکو اپنے فضل وکرم سے مالدار بنا دے اور تمہاری لونڈی غلاموں میں سے

الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ

جو مکاتب لے ہونے (کچھ روپے کی شرط پر آزادی کا سرخط لینے) کی خواہش کریں تو تم اگر



لے علامہ حافظ فرمان علی نے اس آیت کا جو ترجمہ کیا ہے وہی ترجمہ باختلاف الفاظ مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی، مولانا نذیر احمد دہلوی مولانا محمود حسن بجنوری نے بھی کیا ہے۔ ان حضرات نے لفظ ایامیٰ کا ترجمہ بیوہ (رانڈ) کیا ہے۔ اور صالحین سے نیک غلام اور نیک لونڈی مُراد لیا ہے۔ لیکن لغات عرب اور تفاسیر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے بمطلب یہ ہے، کہ مذکورہ ترجمہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بیوہ کا نکاح کرانا چاہیئے، اور ان لونڈیوں اور غلاموں کا جو اچھے ہوں نیک بخت ہوں یعنی اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ جو عورتیں بیوہ نہیں ہیں لیکن ان کی شادیاں نہیں ہوئیں وہ چاہے باکرہ ہوں یا مطلقہ ان کا بھی نکاح کرانا چاہیئے۔ اسی طرح وہ مرد جنہوں نے شادیاں کی تھیں لیکن ان کی بیویاں مر گئی ہیں ان کی شادیاں بھی ہونی چاہیئے۔ نیز وہ غلام اور لونڈیاں جو کسی کے قبضے میں ہیں لیکن بظاہر اچھے اور نیک نہیں ہیں مگر امکان ہے کہ اگر ان کی شادیاں کرا دی جائیں تو وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔ ایسی شادیوں کا بھی کوئی اشارہ ظاہر نہیں ہوتا نیز یہ بات بھی ظاہر نہیں ہوتی کہ اگر کوئی لونڈی یا غلام نیک ہونے کے باوجود شادی کی صلاحیت سے محروم ہو تو آیا اس کا نکاح کرانا چاہیے یا نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ قرآن مجید جو بلاغت کے درجہ کمال پر فائز ہے۔ اس کی نہ صرف ہر آیت بلکہ اس کا ہر لفظ کثیر معانی، مفاہیم اور مطالب پر مشتمل ہے۔ زیر بحث آیت کا تعلق نکاح سے ہے کہ جب قرآن مجید میں ہر طرح کے لوگوں کے نکاح کی تفصیل نہیں ہے تو ہمیں مذکورہ آیت کی بلاغت پر بلیغ نظر ڈالنا ہو گی تا کہ ایک لفظ ایامیٰ سے ہر قسم کے انسانوں کی شادیوں کا فیصلہ ظاہر ہو جائے۔ ہم نے جب اس مقصد کے لیے لغات پر نظر کی، تو ہمیں معلوم ہوا کہ لفظ (ایامیٰ) جو ایم کی جمع ہے اس کے معنی زن بے شوہر اور مرد بے زوجہ کے ہیں۔ ابن سکیت کے

باقی ص ۴۲۸ پر

فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَّ اٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ

ان میں کچھ صلاحیت دیکھو تو انکو مکاتب کر دو اور خدا کے مال سے جو اس نے تمہیں عطا کیا۔

وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا

ہے۔ ان کو بھی دو اور تمہاری لونڈیاں جو پاکدامن رہنا چاہتی ہیں۔ان کو دُنیاوی زندگی کے فائدے

لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ

حاصل کرنے کی غرض سے حرامکاری پر مجبور [1] نہ کرو [2] اور جو شخص ان کو مجبور کرے

اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ

گا تو اس میں شک نہیں کہ خدا ان کی بےبسی کے بعد بڑا بخشنے والا مہربان ہے [3] اور (ایماندار) ہم نے تو

اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّ مَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ

تمہارے پاس (اپنی) واضح و روشن آیتیں اور جو لوگ تم سے پہلے گزر چکے ہیں ان کی حالتیں

قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۞ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ

اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت (کی باتیں) نازل کیں۔ خدا تو سارے آسمان اور زمین کا نور ہے

الْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ

اسکے نور کی مثل ایسی ہے جیسے ایک طاق [4] (سینہ) ہے۔ جسمیں ایک روشن چراغ (علم شریعت) ہو اور

فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ

چراغ ایک شیشے کی قندیل (دل) میں ہو (اور) قندیل (اپنی تڑپ میں) گویا ایک جگمگاتا ہوا روشن ستارہ

شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ

(وہ چراغ) زیتون کے ایسے مبارک درخت (کے تیل) سے روشن کیا جائے جو نہ پورب کی طرف ہو اور نہ پچھم کی طرف

زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ

(بلکہ بیچ و بیچ) میدان میں اسکا تیل (ایسا شفاف ہو کہ) اگرچہ آگ اُسے چھوئے بھی نہیں تاہم ایسا معلوم ہو کہ آپ

يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ

ہی آپ روشن ہو جائے گا (غرض ایک نور نہیں بلکہ) نور علیٰ نور (نور کی نور پر چھوٹ پڑ رہی ہے) خدا اپنے نور کی طرف

لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۞ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ

جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور خدا لوگوں (کے سمجھانے) کے واسطے مثلیں بیان کرتا ہے۔ اور خدا تو ہر چیز سے خوب

اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا

واقف ہے۔ اور وہ (قندیل) ان گھروں میں روشن ہے جنکی نسبت خدا نے حکم دیا ہے کہ انکی تعظیم کی جائے اور ان میں

بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۞ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا

اسکا نام لیا جائے جسمیں صبح و شام وہ لوگ اسکی تسبیح کیا کرتے ہیں۔ ایسے لوگ جن [5] کو خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا

بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ

کرنے سے نہ تو تجارت ہی غافل کر سکتی ہے اور نہ (خرید و فروخت) کا معاملہ (کیونکہ) وہ لوگ اس دن سے ڈرتے ہیں جسمیں



اپنی لونڈیوں سے ناجائز خرچی نہ کماؤ

[1] اس مقام پر یہ شبہ نہ ہو کہ جو لونڈی پاکدامن رہنا نہیں چاہتی۔ اسکا مجبور کرنا جائز ہوگا کیونکہ جو پاکدامن رہنا نہیں چاہتی بلکہ زنا پر آمادہ ہے اسکو مجبور کرنا کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اپنی لونڈیوں سے ناجائز طریقہ خرچی نہ کماؤ اور بس۔ ۱۲۔

[2] ولا تکرھوا فتیٰتکم علی البغاء۔ نزول آیت کے سلسلہ میں ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن ابی کے بارے میں نازل ہوئی ہے جس کی چھ لونڈیاں تھیں جنکو وہ زنا پر مجبور کرتا تھا۔ پس جب آیت تحریم زنا نازل ہوا تو ان لونڈیوں نے آنحضرتؐ کی خدمت میں آکر شکوہ کیا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (تفسیر مجمع البیان طبع ایران) اور تفسیر قمی میں ہے کہ عرب و قریش لونڈیاں خریدا کرتے تھے۔ اور ان کو حکم دیتے تھے کہ جاکر زنا کرو اور کمائی حاصل کرو۔ پس خداوند تعالیٰ نے ان لوگوں کو اس آیت کے ذریعہ سے منع فرمایا (تفسیر قمی جلد ۲ طبع نجف اشرف) واضح ہو کہ اس آیت کا مورد اگرچہ خاص ہے جیسا کہ شان نزول سے ظاہر ہے لیکن حرمت اکراہ علی الزنا کا حکم عام ہے جو لونڈیوں اور آزاد عورتوں دونوں میں ثابت ہے یعنی نہ تو لونڈیوں کو زنا پر مجبور کرنا جائز ہے اور نہ آزاد عورتوں کو (قلائد الدرر جلد ۲ ص ۲۱۸ طبع نجف اشرف) (ا ح)

نور خدا کی تشبیہ

[3] ومن یکرھھن فان اللہ من بعد اکراھھن غفور رحیم یعنی اگر کوئی شخص اپنی لونڈیوں (یا آزاد عورتوں) کو حرامکاری پر مجبور کرے تو یقیناً خداوند عالم ان مجبور لونڈیوں (اور آزاد عورتوں) کے حق میں بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے نہ کہ مجبور کرنے والے کے حق میں۔ چنانچہ ابن عباس اور سعید بن جبیر نے اس آیت کو اس طرح پڑھا ہے فان اللہ من بعد اکراھھن لھن غفور رحیم یعنی ان لونڈیوں (یا آزاد عورتوں) کے مجبور کیے جانے کے بعد خداوند عالم اُنکے حق میں غفور و رحیم ہے۔ اور یہی حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے (تفسیر مجمع البیان) (ا ح)

گھروں میں خدا کا نور ہے

[4] حسن بصری اور ابوالحسن مغازلی شافعی سے روایت ہے کہ مشکوٰۃ سے مراد حضرۃ

باقی صفحہ ۴۲۵ پر

يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ۝۳۷

خوف کے مارے دل اور آنکھیں اُلٹ جائیں گی (اس کی عبادت اسلیے کرتے ہیں) تاکہ خدا انھیں

لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۗ

ان کے اعمال کا بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرمائے اور اپنے فضل (وکرم) سے کچھ اور زیادہ بھی دے اور

وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۳۸ وَالَّذِينَ

خدا تو جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر

كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً

اختیار کیا ان کی کارستانیاں (ایسی ہیں) جیسے ایک چٹیل میدان کا چمکتا ہُوا بالو کہ پیاسا اسکو دُور سے تو پانی خیال کرتا

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللَّهَ عِنْدَهُ

ہے یہانتک کہ جب اسکے پاس آیا تو اس کو کچھ بھی نہ پایا (اور پیاس سے تڑپ کر مرگیا) اور خدا کو

فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ ۗ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝۳۹ أَوْ كَظُلُمَاتٍ

اپنے پاس موجود پایا تو اس نے اسکا حساب (کتاب) پورا پورا چکا دیا۔ اور خدا تو بہت جلد حساب کرنیوالا ہے

فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ

یا (کافروں کے اعمال کی مثال) اس بڑے گہرے دریا کی سی ہے۔ جیسے ایک لہر اس کے اوپر دوسری لہر اس کے اوپر ابر

سَحَابٌ ۚ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ

(تہ بتہ) ڈھانکے ہُوئے ہو (غرض) تاریکیاں ہیں کہ ایک کے اوپر ایک (اُمنڈی چلی آتی ہیں اس طرح سے کہ) اگر کوئی

لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا ۗ وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ

شخص اپنا ہاتھ نکالے تو (شدت تاریکی سے) اُسے دیکھ نہ سکے اور جسے خود خدا ہی نے (ہدایت کی) روشنی نہ دی ہو

مِنْ نُورٍ ۝۴۰ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ

تو (سمجھ لو کہ) اس کیلیے کہیں کوئی روشنی نہیں ہے (اے شخص) کیا تو نے اتنا بھی نہیں دیکھا کہ جتنی مخلوقات سارے

وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ ۖ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَ

آسمانوں اور زمین میں ہے اور پرندے پر پھیلائے (غرض سب) اسی کی تسبیح کیا کرتے ہیں سب کے سب اپنی نماز اور اپنی تسبیح

تَسْبِيحَهُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ۝۴۱ وَلِلَّهِ مُلْكُ

کا طریقہ خوب جانتے ہیں اور جو کچھ یہ کیا کرتے ہیں خدا اس سے خوب واقف ہے۔ اور سارے آسمان و زمین

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ۝۴۲ أَلَمْ تَرَ أَنَّ

کی سلطنت خاص خدا ہی کی ہے۔ اور خُدا ہی کی طرف (سبکو) لوٹ کر جانا ہے۔ کیا تو نے اس پر بھی

اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا

نہیں نظر کی کہ یقیناً خدا ہی ابر کو چلاتا ہے پھر وہی باہم اُسے جوڑتا ہے۔ پھر وہی اُسے

فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ

تہ بتہ رکھتا ہے۔ تب تو بارش اس کے درمیان سے نکلتی ہُوئی دیکھتا ہے اور آسمان میں جو (جمے ہُوئے بادلوں)

**کفار کی کارستانیوں کی تشبیہ**

لے جس طرح خدا کے نور کی تشبیہ اس سے بہتر نہیں ہوسکتی۔ اسی طرح کفر کی تاریکی کی تشبیہ اس سے بہتر نہیں ممکن ہے ایک تو اندھیری رات، اس پر گہرا ابر اور پھر دریا کی تہ میں ایک شخص ہو اور دریا میں طوفان ہو کہ لہروں پر لہریں آرہی ہوں۔ بھلا اس شخص کی تاریکی کی کوئی حد ہوسکتی ہے۔

بقیہ صہ ۴۲۴

فاطمہ اور مصباح سے حسنین اور شجرہ مبارکہ سے حضرت ابراہیم شرقی وغربی نہ ہونے سے حضرت فاطمہ کا یہودی و نصرانی نہ ہونا یکاد زیتھا سے انکا کثرت علم اور نور علیٰ نور سے ایک امام کے بعد دوسرا امام اور یہدی اللہ لنورہ سے ان کی اولاد و محبت مُراد ہے۔ اور اسی کی موید وہ روایت ہے جس کو علامہ جلال الدین نے ذکر کیا ہے کہ انس بن مالک اور بریدہ سے ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت رسُولؐ نے اس کے بعد والی آیت فی بیوت اذن اللہ کی تلاوت فرمائی تو ایک شخص نے عرض کیا یا حضرت اس سے کون سے گھر مُراد ہیں۔ آپؐ نے فرمایا انبیاء کے گھر۔ یہ سُن کر حضرت ابوبکر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور حضرت علیؑ اور فاطمہؑ کے گھر کی طرف اشارہ کر کے عرض کی یارسول اللہ کیا یہ گھر بھی انھی گھروں میں ہے آپ نے فرمایا ہاں بلکہ ان میں یہی سب سے بہتر و افضل ہے۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۵ صہ ۵۰ سطر ۳۰ مطبوعہ مصر۔ اور اس روایت کو ثعلبی نے بھی ذکر کیا ہے۔ ۱۲

ثہ خدا کے نور کا اصل مشبہ تو حسن بصری کے قول سے گزشتہ صفحہ میں ہوچکا۔ اب ظاہری تشبیہ بھی قابل غور ہے۔ سچ تو یوں ہے کہ خدا کے نور کی تشبیہ کسی چیز سے ہو نہیں سکتی۔ مگر پھر بھی سمجھانے کے واسطے کوئی نور ماننا پڑے گا۔ تو نور کی تشبیہ چراغ سے ہے اور وہ بھی طاق میں رکھا ہُوا جس کی روشنی منتشر نہ ہو پھر اس پر صاف شفاف شیشہ رکھا ہُوا اور تیل بھی ہو تو زیتون کا جس کی روشنی تمام دنیا کے تیلوں سے زیادہ صاف ہوتی ہے۔ اس پر لطف یہ کہ جلتے

باقی صہ ۴۲۵ پر

مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَ

کے) پہاڑ ہیں۔ان میں سے وُہی اُسے برساتا ہے پھر انہیں جس (کے سر) پر چاہتا ہے پہنچا دیتا ہے اور جس

يَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ

(کے سر) سے چاہتا ہے ٹال دیتا ہے۔ قریب ہے کہ اس کی بجلی کی کوندآنکھوں کی روشنی

بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اُچکے لیے جاتی ہے۔ خُدا ہی رات اور دن کو پھیر بدل کرتا رہتا ہے۔بے شک اس میں

لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ وَ اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ

آنکھ والوں کے لیے بڑی عبرت ہے۔ اور خدا ہی نے تمام زمین پر چلنے والے (جانوروں)

مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ

کو پانی ؎ سے پیدا کیا۔ ان میں سے بعض تو ایسے ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض ان میں ایسے

عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰۤى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ

ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور بعض ان میں سے ایسے ہیں جو چار پاؤں پر چلتے ہیں۔خدا جو چاہتا ہے پیدا

اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ

کرتا ہے۔اس میں شک نہیں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے ہم ہی نے یقیناً

اَنْزَلْنَاۤ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَ اللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى

واضح و روشن آیتیں نازل کیں اور خدا ہی جس کو چاہتا ہے سیدھی

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالرَّسُوْلِ

راہ کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ اور (کچھ لوگ ایسے بھی ہیں) جو کہتے ہیں کہ ہم خدا پر اور رسُولؐ پر ایمان لائے

وَ اَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَ

اور ہم نے اطاعت قبول کی پھر اس کے بعد ان میں سے کچھ لوگ (خُدا کے حکم سے) منہ پھیر لیتے ہیں اور

مَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ

(سچ یُوں ہے) کہ یہ لوگ ایماندار تھے ہی نہیں۔ اور جب وہ لوگ خدا اور اس کے رسُولؐ کی طرف بُلائے

لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِنْ يَّكُنْ

جاتے ہیں تاکہ رسُولؐ انکے آپس کے جھگڑے کا فیصلہ کر دیں تو ان میں کا ایک فریق روگردانی کرتا ہے۔ اور اصل یہ

لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْۤا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

ہے کہ، اگر حق ان کی طرف ہوتا تو گردن جھکائے (چپکے) رسولؐ کے پاس دوڑے ہوئے آتے۔کیا انکے دل میں (کفر کا)

اَمِ ارْتَابُوْۤا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ

مرض (باقی) ہے یا شک میں پڑے ہیں یا اس بات سے ڈرتے ہیں کہ (مبادا) خدا اور اس کا

رَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ

رسُولؐ ان پر ظلم کر بیٹھے گا (یہ سب کچھ نہیں) بلکہ یہی لوگ ظالم ہیں۔ ایمانداروں کا قول تو بس یہ ہے کہ



ہر جانور پانی سے پیدا ہوا

؎ بعض مفسرین نے پانی سے نطفہ مُراد لیا ہے مگر اس صورت میں دابہ سے صرف انسان اور چارپائے وغیرہ مُراد ہو سکتے ہیں۔کیوں کہ بہتیرے حشرات الارض مٹی وغیرہ سے پیدا ہوتے ہیں مگر سچ یہ ہے کہ سارے عالم کی بنیاد پانی ہی ہے۔ کیونکہ سب سے پہلے خدا نے پانی کو پیدا کیا اس میں تموج ہُوا اور پھین نکل کر منجمد ہُوا جس سے بنی زمین اس کے بعد اور چیزیں اس کی تفصیل دیکھیے نہج البلاغۃ مجموعہ خطبات امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ میں ۔ ۱۲

بقیہ صفحہ ۴۲۵

مصارف اس کے ہیں اور کسی کے نہیں۔کھانے میں یہ کام آئے، جلنے میں یہ جلانے میں یہ، اور وہ بھی جو درخت بیچ باغ میں ہو، نہ پچھم کنارے نہ پورب بلکہ اور درختوں کے بیچ میں

اور جتنا بھی ہے تو ایسے گھر میں جہاں کے لوگ خدا کی عبادت کے سوا کوئی کام ہی نہیں کرتے۔

بقیہ صفحہ ۴۲۲

بیوی تھیں۔قرآن مجید کے پارہ نمبر ۲۸ رکوع ۲۰ سورت تحریم آیت نمبر ۱۰ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے جس میں حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی بیویوں کا کردار بتایا گیا ہے، اور حضرت آسیہ اور فرعون کا تذکرہ فرمایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی ثابت ہے کہ حضرت رسول کریمؐ جیسے نبی آخرالزماں کی سب بیویاں پاک طینت نہ تھیں جیسا کہ کتب تواریخ و احادیث سے قطع نظر خود قرآن مجید کے پارہ نمبر ۲۸ رکوع ۱۹ سورت تحریم آیت ۴ سے واضح ہے ارشاد ہوتا ہے۔ فقد صغت قلوبکما تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہیں الخ اس کے علاوہ یہ کہ تفسیر قمی جلد ۲ صفحہ ۱۰۱ تفسیر صافی صفحہ ۳۱۴ تفسیر مجمع البیان تفسیر بیضاوی صفحہ ۲۹۳ حاشیہ بیضاوی سہائی صفحہ ۲۹۴ تفسیر عمدۃ البیان جلد ۲ صفحہ ۳۳ تفسیر کشف الحقائق

باقی صفحہ ۴۲۷ پر

الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ
جب ان کو خدا اور اسکے رسول کے پاس بُلایا جاتا ہے تاکہ ان کے باہمی جھگڑوں کا فیصلہ
أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝۵۱
کر دیں تو کہتے ہیں کہ ہمنے (حکم) سُنا اور (دل سے) مان لیا اور یہی لوگ (آخرت) میں کامیاب ہونے والے ہیں۔
وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ
اور جو شخص خدا اور اسکے رسولؐ کا حکم مانے اور خدا سے ڈرے اور اس (کی نافرمانی) سے بچتا رہے گا۔ تو
هُمُ الْفَائِزُونَ ۝۵۲ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ
ایسے ہی لوگ اپنی [۱] مراد کو پہنچیں گے۔ اور (اے رسولؐ) ان منافقین نے تمہاری اطاعت کی (خدا کی سخت
أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُل لَّا تُقْسِمُوا ۖ طَاعَةٌ مَّعْرُوفَةٌ ۚ إِنَّ
سے سخت قسمیں [۲] کھائی ہیں کہ اگر تم انھیں حکم دو تو بلا عذر (گھر بار چھوڑ کر) نکل کھڑے ہوں۔ تم کہہ دو کہ قسمیں نہ
اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝۵۳ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا
کھاؤ دستور کے موافق اطاعت اس سے بہتر ہے اور بیشک تم جو کچھ کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ خدا کی
الرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُم مَّا
اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو۔ اس پر بھی اگر تم سرتابی کروگے تو بس رسولؐ پر اتنا ہی (تبلیغ) واجب ہے جس کے
حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ
وہ ذمہ دار کیے گئے۔ اور جس کے ذمہ دار تم بنائے گئے ہو تم پر واجب ہے اور اگر تم اس کی اطاعت کروگے تو ہدایت
إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝۵۴ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَ
پاؤگے اور رسولؐ پر تو صرف صاف طور پر (احکام کا) پہنچانا فرض ہے (اے ایماندارو) تم میں سے جن لوگوں نے ایمان قبول
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ
کیا اور اچھے اچھے کام کیے ان سے خدا نے وعدہ کیا ہے [۳] کہ وہ انکو (ایک نہ ایک دن) رُوئے زمین پر ضرور (اپنا)
الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ
نائب مقرر کرے گی جس طرح ان لوگوں کو نائب بنایا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور جس دین کو اس نے انکے لیے
لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي
پسند فرمایا ہے۔ (اسلام) اس پر انہیں ضرور ضرور پوری قدرت دے گا۔ اور انکے خائف ہونے کے بعد (انکے ہراس کو)
لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ
امن سے ضرور بدل دیگا کہ وہ (اطمینان سے) میری ہی عبادت کریں گے۔ اور کسی کو ہمارا شریک نہ بنائینگے اور جو شخص اس
هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝۵۵ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَ
کے بعد بھی ناشکری کرے تو ایسے ہی لوگ بدکار ہیں۔ اور (اے ایماندارو) نماز پابندی سے پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور
أَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝۵۶ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ
(دل سے) رسولؐ کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (اور (اے رسولؐ) تم یہ خیال کرو کہ کفار

[۱] اگرچہ اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ اس سے اشارہ اس جھگڑے کی طرف ہے۔ جو بشر منافق اور ایک یہودی میں تھا۔ اور یہودی حضرت رسولؐ کے حق فیصلہ کرنے اور اپنے حق ہونے کی وجہ سے آپ کو حکم قرار دینا چاہتا تھا۔ اور بشر کعب بن اشرف یہودی کو مگر صاحب کشاف و بیضاوی نے تصریح کی ہے کہ یہ قصہ علی بن ابی طالبؑ اور مغیرہ بن وائل کا ہے اور مغیرہ نے حضرت کو حکم قرار دینے سے انکار کیا تھا۔ اور خواہ مخواہ ظلم کا الزام لگایا تھا۔ اور بلخی نے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان نے حضرت علیؑ سے ایک زمین خرید کی تھی۔ اور اس میں پتھر نکل آنے کی وجہ سے واپس کرنا چاہا۔ حضرت علیؑ نے انکار کیا اور اپنا حکم حضرت رسولؐ کو قرار دیا اس پر حکم بن ابی العاص نے حضرت عثمان سے کہا کہ تم اس کو نہ مانو۔ کیونکہ رسول اللہ اپنے چچازاد بھائی کے خلاف ہرگز نہ کریں گے۔ اسی وجہ سے یہ آیۃ نازل ہوئی۔ ۱۲

[۲] یہ بھی ان ہی لوگوں کا ذکر ہے جنہوں نے حضرت رسولؐ کے دربار میں جانے سے انکار کیا تھا۔ ۱۲

آیت استخلاف

[۳] وعد اللہ الذین آمنوا منکم کتاب کافی میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے ......بارے میں سوال کیا گیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس آیت سے آئمہ علیہم السلام مُراد ہیں۔ (تفسیر صافی بحوالہ کافی) اور تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت قائم آل محمدؐ کی شان میں نازل ہوئی اور صاحب تفسیر مجمع البیان اس آیت کے سلسلہ میں مختلف اقوال لکھنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ اہل بیت علیہم السلام سے یہ مروی ہے کہ یہ آیت مہدی آلِ محمدؐ کے بارے میں نازل ہوئی ہے (اح)

بقیہ صہ ۴۲۶

جلد ا صہ ۲۲۳ وغیرہ میں موجود ہے الخبیثات والطیبات من الاقوال والکلام یعنی الخبیثات والطیبات سے یہاں بُری اور اچھی باتیں مُراد ہیں۔ مجمع البحرین صہ ۱۵۰ میں ہے الخبیثات للخبیثین ای الخبیثات من الکلام للخبیثین من الناس یعنی بُری باتیں بُرے لوگوں کے

باقی صہ ۴۲۸ پر

كَفَرُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ج وَ مَأْوٰىهُمُ النَّارُ ط وَ
(ادھر ادھر) زمین میں (پھیل کر ہمیں) عاجز کر دینگے (یہ خود عاجز ہو جائیں گے) اور انکا ٹھکانا تو جہنم ہے اور کیا برا
لَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ
ٹھکانا ہے۔ اے ایماندارو تمہاری لونڈی، غلام اور وہ لڑکے جو ابھی تک
الَّذِينَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَ الَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ
بلوغ کی حد تک نہیں پہنچے ہیں انکو بھی چاہیے کہ (دن رات میں) تین مرتبہ (تمہارے پاس
مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ط مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ حِيْنَ
آنے کی) تم سے اجازت لے لیا کریں (تب آئیں) ایک نماز صبح سے پہلے اور (دوسرے) جب تم
تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ
(گرمی سے) دوپہر کو (سونے کے لیے معمولی کپڑے آتار دیا کرتے ہو۔ اور (تیسرے) نماز عشا کے بعد
الْعِشَآءِ قف ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ط لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَ لَا عَلَيْهِمْ
(یہ) تین (وقت) تمہارے پردے کے ہیں۔ ان اوقات کے علاوہ (بے اذن آنے میں) نہ تو تم
جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ط طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى
پر کوئی الزام ہے نہ ان پر (کیونکہ) ان اوقات کے علاوہ میں (بضرورت یا بے ضرورت) لوگ ایک
بَعْضٍ ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ط وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ
دوسرے کے پاس چکر لگایا کرتے ہیں۔ یوں خدا (اپنے) احکام تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے۔ اور خدا تو
حَكِيْمٌ ۝ وَ اِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوْا
بڑا واقفکار حکیم ہے۔ اور (اے ایماندارو) جب تمہارے لڑکے حد بلوغ کو پہنچیں تو جس طرح انکے قبل (بڑی
كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ
عمر) والے (گھر میں آنے کی) اجازت لے لیا کرتے تھے۔ اسی طرح یہ لوگ بھی اجازت لے لیا کریں۔ یوں خدا
لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ط وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَ الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ
اپنے احکام تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے۔ اور خدا تو بڑا واقفکار حکیم ہے۔ اور بڑی بوڑھی عورتیں جو (بڑھاپے کی وجہ
الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ
سے) نکاح کی خواہش نہیں رکھتیں، وہ اگر اپنے کپڑے (دوپٹہ وغیرہ) آتار (کر سر ننگا کر) ڈالیں تو اس میں ان پر
ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ط وَ اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ
کوئی گناہ نہیں ہے، بشرطیکہ انکو اپنا بناؤ سنگار دکھانا منظور نہ ہو۔ اور (اس سے بھی) بچیں تو ان کے لیے
لَّهُنَّ ط وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ
اور بہتر ہے۔ اور خدا تو (سب کی سب کچھ) سنتا جانتا ہے۔ اس بات میں نہ تو اندھے آدمی کے لیے
وَّ لَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ
مضائقہ ہے اور نہ لنگڑے آدمی پر کچھ الزام ہے۔ اور نہ بیمار پر کوئی گناہ ہے۔



بقیہ ص ۴۲۷

لیے ہیں۔ شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی مجنوری نے اپنے ترجمے قرآن مجید میں مذکورہ غلط ترجمہ لکھنے کے بعد حاشیہ پر لکھا ہے کہ بعض مفسرین سلف سے یہ منقول ہے کہ الخبیثات والطیبات سے یہاں عورتیں مراد نہیں ہیں، بلکہ اقوال و کلمات مراد ہیں۔ یعنی گندی باتیں گندوں کے لائق ہیں اور ستھری باتیں ستھرے آدمیوں کے۔ پاکباز اور ستھرے مرد و عورت ایسی گندی تہمتوں سے بری ہوتے ہیں جیسا کہ آگے اولئٹ مبرؤن مما یقولون سے ظاہر ہے۔ یا یوں کہا جائے کہ گندی باتیں گندوں کی زبان سے نکلا کرتی ہیں تو جنہوں نے کسی پاکباز کی نسبت گندی بات کہی۔ سمجھ لو کہ وہ خود گندے ہیں (صفحہ ۴۲۵) اس کی بہترین مثال معاویہ کا تبرا کرنا اور حضرت علیؑ و امام حسنؑ کی صبر آزما خاموشی ہے درین صورت اس آیت کا ترجمہ میرے نزدیک یہ صحیح ہے۔ بری بری باتیں برے لوگوں کے لیے (زیبا) ہیں اور برے لوگ بری باتوں کے لیے موزوں ہیں اور اچھی اچھی باتیں اچھے لوگوں کے لیے مناسب ہیں اور اچھے لوگ اچھی اچھی باتوں کے لیے (سزاوار) ہیں۔ یہ اچھے لوگ ان باتوں سے جو برے لوگ اکتھتے ہیں بری ہیں ان ح

لہ اس سے متصور کوئی خاص گھر نہیں بلکہ ہر گھر حتی کہ ماں بہن کا بھی کیونکہ اکثر اوقات لوگ ایسی حالت میں بھی رہتے ہیں کہ اس وقت کسی کا حتی کہ بیٹے کا سامنا بھی مناسب نہیں۔ ۱۲

۲ے جیسے کارواں سرا وغیرہ۔ ۱۲

۳ے اسی وجہ سے حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے کہ جو مومن چھ باتوں کا ذمہ دار ہے میں اس کے لیے بہشت کا ضامن ہوں ۱: سچ بولنا۔ ۲: وعدہ کو پورا کرنا۔ ۳: اپنی شرمگاہ کو حرام سے بچانا۔ ۴: اپنی نظر کو نامحرم کی طرف دیکھنے سے باز رکھنا۔ ۵: حرام لقمہ سے ہاتھ کو آلودہ نہ کرنا۔ ۶: امانت میں خیانت نہ کرنا۔

بقیہ ص ۴۲۳

بیان کے مطابق اس کی اصل ایامم تھی حسب قاعدہ نحویہ میم کو موضع ہمزہ پر لائے پھر ہمزہ کو الف سے بدل دیا۔ پھر میم کو مفتوح کر دیا اور ایامی ہو گیا۔ جمع

باقی ص ۴۲۹ پر

خاص اوقات میں لڑکوں کو بھی آنے سے روکو

بہت بوڑھی عورتیں بغیر بنے ٹھنے سر کھلی رکھ سکتی ہیں

| | |
|---|---|
| لہ خداوند عالم نے یہ بھی ایک نہایت عمدہ طریقہ مسلمانوں میں اتحاد قائم کرنے اور تکبر کے کم کرنے کا ارشاد فرمایا ہے اور واقعی اگر اہلِ اسلام ان قواعد کو برتیں اور باہم بے تکلفی سے ایک دوسرے کے ہاں کھا لیا کریں تو یقیناً اتحادِ اعلیٰ درجہ کا ہو جائے پھر رئیس غریب کے ساتھ اور تندرست اندھے لنگڑے بیمار کے ساتھ کھائے تو انکسار کی اچھی خاصی شان پیدا ہو جائے۔ اسی طرح زمانہ کا دستور ہے کہ جب کوئی شخص کسی تقریب میں جانے لگا تو اپنے عزیز یا احباب میں سے جس پر اسے وثوق ہو کنجی اپنے مکان کی دے جاتا ہے۔ اور اس کا مقصود یہی ہوتا ہے کہ تمہیں جس چیز کی ضرورت ہو بے تامل لے لینا۔ اور اگر وہ شخص اتفاقی کچھ لے لیتا ہے تو مکان والا خوش ہو جاتا ہے۔ چنانچہ فتح موصلی کی حکایت مشہور ہے کہ اس نے اپنے ایک دوست کی کنیز سے تھیلی منگوا کر دو درہم نکال لیے تھے۔ جب اسکا دوست آیا اور یہ ماجرا سُنا تو خوشی کے مارے کنیز کو آزاد کر دیا سچ ہے۔ | وَلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ |
| | اور نہ خود تم لوگوں پر کہ اپنے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنے باپ دادا نانا وغیرہ کے گھروں |
| | اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ |
| | سے یا اپنی ماں دادی نانی وغیرہ کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں |
| | بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ |
| | کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں |
| | اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ |
| | کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا اس گھر سے جس کی کنجیاں تمہارے ہاتھ میں ہیں لہ |
| | مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ |
| | یا اپنے دوستوں (کے گھروں) سے اس میں بھی تم پر کوئی الزام نہیں کہ سب کے سب مل کر کھاؤ |
| | تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا |
| | یا الگ الگ۔ پھر جب تم گھروالوں میں جانے لگو (اور وہاں کسی کو نہ پاؤ) تو خود اپنے ہی |
| | عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ |
| | اوپر سلام کر لیا کرو جو خدا کی طرف سے ایک مبارک و پاکیزہ تحفہ ہے۔ |
| سہ یاراں بحال مضائقہ باہم نمی کنند<br>آخر کجے بمال جُدائی چرا کنند<br>مگر افسوس اس زمانہ کے لوگ قرآن کی تعلیم کے بالکل خلاف عملدرآمد کرتے ہیں اور اسی کی بدولت تنزل کی تہ تک پہنچ گئے ہیں۔ ۱۲ | كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۟ ع |
| | خدا یوں (اپنے) احکام تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھو۔ |
| | اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا |
| | سچے ایماندار تو صرف وہ لوگ ہیں جو خدا اور اسکے رسولؐ پر ایمان لائے اور جب کسی ایسے کام |
| | كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى |
| لہ جنگ اُحد کے ایک روز قبل خنظلہ بن عباس نے حضرت سے اجازت لے کر عقد کیا، اور دوسرے دن لڑائی میں شریک ہو کر شہید ہوئے ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ | کے لیے جس میں لوگوں کے جمع ہونے کی ضرورت ہے رسولؐ کے پاس ہوتے ہیں تو جب تک اس |
| | يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ |
| | سے اجازت نہ لے لی نہ گئے (اے رسولؐ) جو لوگ تم سے (ہر بات میں) اجازت لے لیتے ہیں وہی لوگ |
| بقیہ صـ ۴۲۸ | يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ |
| الجحرین صـ ۵۴۴ میں ہے الایامی الذین لا ازواج لھم من الرجال والنساء ایامیٰ کے معنی وہ عورت جس کے شوہر نہ ہو۔ اور وہ مرد جس کے زوجہ نہ ہو اہل زبان کہتے ہیں رجل ایم وامراۃ ایم یعنی وہ مرد جس کے بیوی نہ ہو۔ اور وہ عورت جس کا شوہر نہ ہو۔ چاہے بیوہ ہو یا باکرہ یہی کچھ علامہ صدوق المتوفی ۳۸۱ھ کی کتاب معانی اخبار کے حاشیہ صـ ۲۴۳ ولغات الحدیث وحید الزمان ج ۱ صـ ۹۲ میں بھی ہے۔ منتہی الارب ج ۱ صـ ۹۷ میں ہے باقی صـ ۴۳۰ پر | (دل سے) خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے ہیں تو جب یہ لوگ اپنے کسی کام کے لیے تم سے اجازت |
| | شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ |
| | مانگیں تو تم ان میں سے جس کو لہ (مناسب خیال کرکے) چاہو اجازت دے دیا کرو اور خدا سے |
| | اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۟ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ |
| | اس کی بخشش کی دعا بھی کرو بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (اے ایماندارو) جس طرح تم میں سے |
| | الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ |
| | ایک دوسرے کو نام لے کر بلایا کرتا ہے۔ اس طرح آپس میں رسولؐ کو نہ بلایا کرو۔ خدا ان لوگوں کو خوب جانتا |

کھانے کی تہذیب

آپس میں پکارنے کی طرح رسول کو نہ پکارو

يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ

ہے جو تم میں سے آنکھ بچا کے (پیغمبر کے پاس سے) کھسک جاتے ہیں تو جو لوگ اس کے حکم

الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ

کی مخالفت کرتے ہیں ان کو اس بات سے ڈرتے رہنا چاہیئے کہ (مبادا) ان پر کوئی مصیبت آپڑے

اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۞ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی

یا ان پر کوئی دردناک عذاب نازل ہو۔ خبردار! جو کچھ سارے آسمان و زمین میں ہے (سب)

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ۭ

یقیناً خدا ہی کا ہے۔ جس حالت پر تم ہو خدا خوب جانتا ہے اور جس دن اس کے پاس یہ لوگ لوٹا کر

وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ

لائے جائیں گے۔ تو جو کچھ ان لوگوں نے کیا کرایا ہے بتا دے گا۔

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۞

اور خدا تو ہر چیز سے خوب واقف ہے۔

## آیاتہا ۷۷ — (۲۵) سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ (۴۲) — رکوعاتہا ۶

اس کی ستتر آیتیں ہیں۔ سورۂ [1] فرقان مکہ میں نازل ہوا اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰي عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ

(خدا) بہت بابرکت ہے جس نے اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر قرآن نازل کیا تاکہ سارے

لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۞ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

جہان کے لیے (خدا کے عذاب سے) ڈرانے والا ہو۔ وہ خدا کہ سارے آسمان و زمین کی بادشاہت اسی کی ہے۔

وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ

اور اس نے (کسی کو) نہ (اپنا) لڑکا بنایا اور نہ سلطنت میں اس کا کوئی شریک ہے۔ اور ہر چیز

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ۞ وَاتَّخَذُوْا مِنْ

کو اسی نے پیدا کیا ہے پھر اسے (اندازے سے [2]) درست کیا۔ اور لوگوں نے اس کے سوا

دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـــًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَ

دوسرے دوسرے معبود بنا رکھے ہیں اور جو کچھ بھی نہیں پیدا کر سکتے بلکہ وہ خود دوسرے کے

لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ

پیدا کیے ہوئے ہیں اور وہ خود اپنے لیے بھی نہ نقصان پر قابو رکھتے ہیں نہ نفع پر اور نہ موت ہی پر

مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۞ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

اختیار رکھتے ہیں اور نہ زندگی پر اور نہ مرنے کے بعد جی اٹھنے پر۔ اور جو لوگ کافر ہو گئے۔ بول اٹھے کہ

[1] اس سورۃ میں خدا نے حضرت کی رسالت، اپنا بے اولاد ہونا، ہر چیز کا خالق خدا ہی ہے۔ کفارِ مکہ کی شرارت، جہنم والوں کی حالت، دنیا ہر شخص کے امتحان کی جگہ ہے۔ قیامت کا تذکرہ اور کفار کی حسرت، قیامت میں رسولؐ کا استغاثہ حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ کا تذکرہ، عاد و ثمود کا قصہ۔ کفار کے رسولؐ پر اعتراضات شب و روز کی تقسیم، آسمان و زمین وغیرہ چھ دن میں پیدا ہوئے۔ خاص بندوں کی صفت وغیرہ کا ذکر ہے۔ ۱۲

[2] جس طرح انسان کے پیٹ میں رہنے، دودھ پینے بالغ ہونے نشوونما پانے عقل کی ترقی کرنے بڑھاپا آنے پر مرنے کا ایک اندازہ ہے۔ اسی طرح تمام موجوداتِ عالم میں ہر ایک کی حد بندی ہوتی ہے۔ ۱۲

بقیہ صفحہ ۴۲۹

کہ ایامیٰ ایّم کی جمع ہے جو کتیس کے وزن پر ہے۔ اس کے معنی زن بے شوہر بکر باشد یا ثیبہ و مرد بے زن کے ہیں یعنی وہ عورت جس کے شوہر نہ ہو وہ چاہے باکرہ ہو یا ثیبہ اور مرد جس کے بیوی نہ ہو الصراح صفحہ ۲۷۳ میں ہے کہ جس کے بیوی نہ ہو وہ چاہے مر چکی ہو یا شادی ہی نہ ہوئی ہو۔ اسی طرح وہ عورت جو بیوہ ہو یا باکرہ ہو۔ سب پر ایامیٰ کے معنی حاوی ہیں۔ نہایۃ اللغت ابن اثیر صفحہ ۱۹ میں ہے کہ ایّم کے معنی ہیں وہ عورت جس کے شوہر نہ ہو، چاہے باکرہ ہو یا مطلقہ ہو یا بیوہ ہو۔ اسی طرح وہ مرد جس کی شادی نہ ہوئی ہو، یا اس کی بیوی نے طلاق لے لی ہو یا مر گئی ہو۔ یہی کچھ لغت المصباح المنیر الفیومی جلد ا صفحہ ۳۵ میں بھی ہے۔ اس کے علاوہ فریقین کی تفاسیر میں یہی معنی بتائے گئے ہیں۔ تفسیر صافی صفحہ ۳۱۵ میں ہے۔ الایامیٰ هی مقلوب ایایم جمع ایم هو العزب ذکرا کان او انثیٰ بکرا کان او ثیبا ایامیٰ ایایم کا مقلوب ہے جو ایّم کی جمع ہے اس کے معنی غیر شادی شدہ کے ہیں، وہ چاہے مرد ہو یا عورت باکرہ ہو یا غیر باکرہ یہی کچھ تفسیر مجمع البیان جلد ۲ طبع ایران تفسیر صافی صفحہ ۲۹۴ تفسیر حسینی برحاشیہ قرآن مجید مترجمہ محدث دہلوی صفحہ ۵۶۹ و تفسیر ابن عباس التوفی سنہ ۶۸ جلد ۲ صفحہ ۲۲۵ و تفسیر

ایامیٰ کے معنی اولاد غیر شادی شدہ

کشف الحقائق جلد ۲ صفحہ ۲۲۳ تفسیر غرائب ... باقی صفحہ ۴۳۱ پر

إِنْ هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرَاهُ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ ۛ

یہ (قرآن) تو نرا جھوٹ ہے۔ جسے اس شخص (رسولؐ) نے اپنے جی سے گھڑ لیا اور کچھ اور لوگوں نے

فَقَدْ جَاءُوا ظُلْمًا وَزُورًا ۝٤ وَقَالُوا أَسَاطِيرُ

اس افترا پردازی میں اسکی مدد بھی کی ہے تو یقیناً خود ان ہی لوگوں نے ظلم و فریب کیا ہے۔ اور (یہ بھی) کہا کہ (یہ تو)

الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلَىٰ عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝٥

اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں جسے اس نے کسی سے لکھوا لیا ہے پس وہی صبح و شام اسکے سامنے پڑھا جاتا ہے۔

قُلْ أَنزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

(اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ اس کو اس نے نازل کیا ہے جو سارے آسمان و زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا

إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝٦ وَقَالُوا مَالِ هَٰذَا الرَّسُولِ

ہے۔ بیشک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور ان لوگوں نے (یہ بھی) کہا کہ یہ کیسا رسول ہے جو

يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ ۙ لَوْلَا أُنزِلَ

کھانا کھاتا ہے اور بازاروں لے میں چلتا پھرتا ہے۔ اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں نازل ہوا تاکہ

إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيرًا ۝٧ أَوْ يُلْقَىٰ إِلَيْهِ كَنزٌ

وہ بھی اس کے ساتھ (خدا کے عذاب سے) ڈرانے والا ہوتا۔ یا (کم سے کم) اس کے پاس خزانہ ہی

أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا ۚ وَقَالَ الظَّالِمُونَ

(آسمان سے) گرا دیا جاتا یا (اور نہیں تو) اس کے پاس کوئی باغ ہی ہوتا کہ اس سے کھاتا پیتا۔ اور یہ ظالم (کفار

إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا ۝٨ انظُرْ كَيْفَ

مومنوں سے) کہتے ہیں کہ تم لوگ تو بس ایسے آدمی کی پیروی کرتے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے۔ (اے رسولؐ) ذرا دیکھو تو ان

ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ

لوگوں نے تمہارے واسطے کیسی کیسی پھبتیاں گھڑی ہیں اور گمراہ ہو گئے تو اب یہ لوگ کسی طرح راہ

سَبِيلًا ۝٩ تَبَارَكَ الَّذِي إِن شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّن

پر آ ہی نہیں سکتے۔ خدا تو ایسا بابرکت ہے کہ اگر چاہے تو (ایک باغ کیا چیز ہے) اس سے بہتر

ذَٰلِكَ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَيَجْعَل

بہتیرے ایسے باغات پیدا کر دے جنکے نیچے نہریں جاری ہوں اور (باغات کے علاوہ ان میں) تمہارے

لَّكَ قُصُورًا ۝١٠ بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ ۖ وَأَعْتَدْنَا لِمَن

واسطے محل بنا دے۔ (یہ سب کچھ نہیں) بلکہ (سچ یہ ہے) ان لوگوں نے قیامت ہی کو جھوٹ سمجھا ہے اور جس شخص نے

كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا ۝١١ إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ

قیامت کو جھوٹ سمجھا اسکے لیے ہم نے جہنم کو (دہکا کے) تیار کر رکھا ہے۔ کہ جب جہنم ان لوگوں کو دور سے دیکھے گی تو (جوش کھائیگی

سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا ۝١٢ وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا

اور) یہ لوگ اسکے جوش و خروش کی آواز سنیں گے۔ اور جب یہ لوگ زنجیروں سے جکڑ کر اسکی کسی تنگ جگہ میں



لے اس زمانہ کی حالت تو اس سے بھی بدتر ہے کہ معمولی علماء جن کو حضرت رسولؐ کے خاک سے بھی کوئی نسبت نہیں بازار میں جانا اور کوئی سودا لانا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں بلکہ اس سے بالاتر امور میں مبتلا ہیں۔ پیدل چلنا۔ بلند آواز سے بولنا۔ بقدر قوت کا کوئی کام کرنا۔ خلاف نزاکت باتیں شان عالمیت کے خلاف سمجھی جاتی ہیں خدا رحم کرے۔

لے اسی کی موید ایک روایت ہے کہ جب رضوان خازن جنت دنیا کے خزانوں کی کنجیاں لے کر آئے اور عرض کی خدا نے عطا کی ہیں اور فرمایا ہے کہ میں تمہارے رتبہ میں کسی طرح کمی نہ کرونگا۔ تو آپ نے مشورہ طلب نگاہوں سے حضرت جبرئیلؑ کی طرف دیکھا۔ جبرائیلؑ نے زمین یعنی خاکساری کی طرف اشارہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا اے رضوان مجھے اس کی ضرورت نہیں میں فقیری کو زیادہ دوست رکھتا ہوں تاکہ اس کا بندہ صابر و شاکر رہوں۔ ۱۲۔

بقیہ صفحہ ۴۳۰

القرآن علامہ حسن ابن محمد القمی النیشاپوری ومفردات امام راغب اصفہانی صفحہ ۴۳۷ طبع پشاور وتفسیر عمدۃ البیان جلد ۲ صفحہ ۴۳۵ میں بھی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ لفظ ایامٰی کا ترجمہ بیوہ نہیں ہے بلکہ یہ لفظ بیوہ مطلقہ باکرہ عورتوں اور ان مردوں کو شامل ہے جن کی بیویاں مر چکی ہوں یا طلاق لے کر چلی گئی ہوں یا سرے سے غیر شادی شدہ ہوں اب رہ گیا "والصالحین من عبادکم" کا ترجمہ تو اس کے متعلق عرض کرنا ہے، کہ لفظ صالحین صلاح اور صلاحیت دونوں کے اسم فاعل کی جمع سالم ہے اس کا ترجمہ نیک بھی ہو سکتا ہے اور صلاحیت والے بھی اگر نیک ترجمہ کیا جائے تو نرے بد اور ایسے بد جن کی شادی ہو جانے سے اچھے بن جانے کی توقع ہو دونوں حکم نکاح سے بری نہیں۔ اور اگر صلاحیت والے ترجمہ کیا جائے تو اس میں سب آ جاتے ہیں۔ دریں صورت آیت کا ترجمہ یہ ہوگا تم میں جو عورتیں بے شوہر اور جو مرد بے زوجہ ہوں انکا نکاح کر دیا کرو اور اپنے ان غلاموں اور لونڈیوں کا بھی جو صلاحیت رکھتے ہوں یعنی حقوق و لوازم نکاح کے

باقی صفحہ ۴۳۲ پر

ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿١٣﴾ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ
جھونک دیئے جائیں گے تو اس وقت موت کو پکاریں گے (اس وقت ان سے کہا جائیگا) آج ایک ہی موت کو نہ
ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّ ادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿١٤﴾ قُلْ اَذٰلِكَ
پکارو بلکہ بہتیری موتوں کو پکارو (مگر اس سے کچھ ہونیوالا نہیں۔ اے رسولؐ) تم پوچھو تو کہ یہ جہنم
خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ
بہتر ہے یا ہمیشہ رہنے کا باغ (بہشت) جسکا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے کہ وہ اُن (کے اعمال) کا صلہ
لَهُمْ جَزَآءً وَّ مَصِيْرًا ﴿١٥﴾ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ
ہوگا اور آخری ٹھکانا جس کی وہ خواہش کرینگے۔ انکے لیے وہاں موجود ہوگی (اور) وہ ہمیشہ (اسی حال میں
خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُوْلًا ﴿١٦﴾ وَ يَوْمَ
رہیں گے) یہ تمہارے پروردگار پر (ایک لازمی اور) مانگا ہوا وعدہ ہے۔ اور جس دن خدا
يَحْشُرُهُمْ وَ مَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ
ان لوگوں کو اور جن کی یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر پرستش کیا کرتے ہیں (اس کو) جمع کرے گا اور پوچھے گا کیا تم
اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ﴿١٧﴾
ہی نے ہمارے ان بندوں کو گمراہ کر دیا تھا یا لوگ خود راہ راست سے بھٹک گئے تھے (انکے معبود)
قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ
عرض کرینگے سبحان اللہ (ہم تو خود تیرے بندے تھے) ہمیں یہ کسی طرح زیبا نہ تھا کہ ہم تجھے چھوڑ کر
دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَ لٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى
دوسروں کو اپنا سرپرست بناتے (پھر اپنے کو کیونکر معبود بناتے) مگر بات تو یہ ہے کہ تو ہی نے انکو اور انکے باپ
نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَ كَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿١٨﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ
داداؤں کو چین دیا۔ یہاں تک کہ ان لوگوں نے (تیری) یاد بھلا دی۔ اور یہ خود ہلاک ہونیوالے لوگ تھے تب (کافروں
بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّ لَا نَصْرًا ۚ وَ
سے کہا جائیگا کہ) تم جو کچھ کہہ رہے ہو اسمیں تو (تمہارے معبودوں نے) تمہیں جھٹلا دیا تو اب تم نہ (ہمارے عذاب کے) ٹال دینے
مَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿١٩﴾ وَ مَآ
کی سکت رکھتے ہو نہ کسی سے مدد لے سکتے ہو اور (یاد رکھو) تم میں سے جو ظلم کریگا ہم اسکو بڑے (سخت) عذاب (کا مزہ)
اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ
چکھائیں گے اور (اے رسولؐ) ہمنے تمسے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے وہ سب کے سب یقیناً بلاشک کھانا کھاتے تھے، اور
الطَّعَامَ وَ يَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ وَ جَعَلْنَا بَعْضَكُمْ
بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔ اور ہم نے تم میں سے ایک کو ایک کا (ذریعہ) آزمائش [1] بنایا۔ (مسلمانوں) کیا تم اب
لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَ كَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿٢٠﴾ ع
بھی صبر کرتے ہو (یا نہیں) اور پروردگار تمہارا (سب کی) دیکھ بھال کر رہا ہے۔



## جہنم والوں کی حالت

[1] جس طرح دُنیا کے لوگوں کی مختلف حالتیں (کسی کا غریب ہونا کسی کا امیر، کوئی کافر کوئی مومن امتحان کی غرض سے ہیں۔ اسی طرح انبیاء اور خاصانِ خدا کا امتحان اُمت کی ایذا بھی اور تبلیغ احکام کی زحمت پر صبر بھی امتحان ہے۔ اسی طرح اُمت کا احکام رسولؐ کو ماننا بھی امتحان ہے ١٢۔

بقیہ صفحہ ٤٣١

ادائیگی کے قابل ہوں جیسا کہ تفسیر صافی صفحہ ٣٦٥ تفسیر بیضاوی صفحہ ٢٩٤ تفسیر ابن عباس جلد ٢ صفحہ ٣٢٥ تفسیر عمدۃ البیان جلد ٢ صفحہ ٣٢٥ سے واضح ہے۔ (ن ح)

[2] اگر زیادتی شہوت کی وجہ سے حرام کا خوف ہو تو نکاح واجب ہے ورنہ سُنّت مؤکدہ ١٢۔

[3] مکاتبت کے معنی یہ ہیں کہ غلام اور مالک میں باہم یہ اقرار ہو جائے کہ اتنا روپیہ ادا کر دینے پر غلام آزاد ہو جائیگا۔ اس کی دو حالتیں ہیں ایک یہ کہ جتنا ادا کرتا جائے اتنا آزاد ہوتا جائے۔ اس کو مکاتب مطلق کہتے ہیں۔ دوسری یہ کہ جب تک کل ادا نہ کرے کچھ بھی آزاد نہ ہوگا۔ اس کو مکاتب مشروط کہتے ہیں چونکہ غلامی ایک قسم کا عذاب ہے۔ اس وجہ سے مسلمانوں کو اس سے چھٹکارا دینے کا حکم دیا گیا مگر اس میں شرط بھی ہے کہ اس میں صلاحیت دیکھے یعنی چھوڑا اور آوارہ نہ ہو۔ ١٢

وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ أُنْزِلَ

اور جو لوگ (قیامت میں) ہماری حضوری کی اُمید نہیں رکھتے کہا کرتے ہیں کہ آخر فرشتے ہمارے پاس کیوں نہیں

عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ أَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ

نازل کیے گیے یا ہم اپنے پروردگار کو (کیوں نہیں) دیکھتے۔ ان لوگوں نے اپنے جی میں اپنے کو (بہت)

وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ۝٢١ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى

بڑا سمجھ لیا ہے۔ اور بڑی سرکشی کی ہے۔ جسدن یہ لوگ فرشتوں کو دیکھیں گے۔ اُس دن گنہگاروں کو کچھ خوشی نہ ہوگی

يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝٢٢ وَقَدِمْنَآ

اور فرشتوں کو دیکھکر لے کہیں گے دُور دفان۔ ان لوگوں نے (دنیا میں) جو کچھ نیک کام کیے ہیں ہم اس کی طرف

إِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝٢٣

توجہ کرینگے تو ہم اسکو (گویا) اُڑتی ٢ ہوئی خاک بنا (کر برباد کر) دیں گے۔

أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّأَحْسَنُ

اُس دن جنت والوں کا ٹھکانا بھی بہتر سے بہتر ہوگا۔ اور آرام گاہ بھی اچھی سے

مَقِيْلًا ۝٢٤ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ

اچھی۔ اور جسدن آسمان بدلی کے سبب پھٹ جائیگا۔ اور فرشتے کثرت سے جوق در جوق نازل

تَنْزِيْلًا ۝٢٥ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِنِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ

کیے جائیں گے۔ اس دن کی سلطنت خاص خدا ہی کے لیے ہوگی۔ اور وہ دن کافروں پر بڑا سخت

يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ۝٢٦ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ

ہو گا۔ اور جس دن ظلم کرنے والا اپنے ہاتھ (مارے افسوس)

عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ

کے کاٹ کاٹ لے گا اور کہے گا۔ کاش رسولؐ کے ساتھ میں بھی (دین کا سیدھا) رستہ

سَبِيْلًا ۝٢٧ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝٢٨

پکڑتا۔ ہائے افسوس کاش میں فلاں شخص کو (اپنا) دوست نہ بناتا۔

لَقَدْ أَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَكَانَ

بیشک یقیناً اُس نے ہمارے پاس نصیحت آنے کے بعد مجھے بہکایا اور شیطان تو

الشَّيْطٰنُ لِلْإِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝٢٩ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ

آدمی کا رسوا کرنے والا ہی ہے۔ اور (اسوقت) رسولؐ (بارگاہ خداوندی میں)

إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝٣٠ وَكَذٰلِكَ

عرض کرینگے کہ اے میرے پروردگار میری قوم نے تو اس قرآن کو بیکار بنا دیا۔ اور ہم نے (گویا خود)

جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى

گنہگاروں میں سے ہر نبی کے دشمن بنا دیئے ہیں اور تمہارا پروردگار ہدایت

**قیامت کا تذکرہ اور کفار کی حسرت**

لے اگر یقولون کی ضمیر سے فرشتے مُراد لیے جائیں تو یہ مطلب ہوگا کہ خدا نے تم پر بہشت کو حرام کر دیا ہے تو تم دفان ہو جاؤ۔ حجرا محجورا دشمن کی ملاقات یا بلا کے نازل ہونے کے وقت بولا جاتا ہے۔ ١٢

٢ جب روشن دان ہو کر آفتاب کی شعاع مکان کے اندر آئے اس میں جو چھوٹے چھوٹے ذرے دکھائی دیتے ہیں، انکا ہی نام ھباء منثورا ہے۔ ١٢

٣ عقبہ بن ابی معیط سفر سے آتا تو اشراف قوم کی دعوت کرتا اور حضرت رسولؐ کی خدمت میں اکثر حاضر رہتا ایک مرتبہ حسب دستور دعوت کی اور حضرتؐ کو بھی مدعو کیا۔ آپؐ گئے اور فرمایا کہ جب تک تو ایمان نہ لائے گا میں کھانا نہ کھاؤنگا۔ اس نے کلمۂ شہادت پڑھا تو آپؐ نے نوش کیا۔ یہ خبر ابی بن خلف کو معلوم ہوئی جو عقبہ کا گہرا دوست تھا تو عقبہ کی سخت لے دے کی اور کہا تو نے اپنے آبائی مذہب کو ترک کیا عقبہ بولا میں نے محض مہمان کی خاطر سے کہہ دیا ورنہ میں اپنے مذہب پہ باقی ہوں ابی نے کہا اگر تو سچا ہے تو ان کے منہ پر تھوک دے تو جانوں غرض عقبہ کمبخت نے حضرتؐ پر نماز پڑھنے کی حالت میں تھوکا مگر خدا کی شان اسکا تھوک اس کے منہ پر پڑا اور شعلہ بن کر اس کے چہرے کو جلا گیا، اور عمر بھر اس کی سیاہی نہ گئی۔ اور عقبہ اور ابی دونوں جنگ بدر میں داخل جہنم ہوئے غرض یہ آیت ان ہی دونوں روسیاہوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ ١٢

**قیامت میں رسولؐ کی درخواست**

بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّ نَصِيرًا ۝۳۱ وَ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ لَا
اور مددگاری کے لیے کافی ہے اور کفار کہنے لگے کہ ان کے اوپر (آخر) قرآن کل
نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ
کا کل (ایک ہی دفعہ) کیوں نہیں نازل کیا گیا (ہم نے) اس طرح اس لیے (نازل کیا) تاکہ تمہارے دل
بِهٖ فُؤَادَكَ وَ رَتَّلْنٰهُ تَرْتِيلًا ۝۳۲ وَ لَا يَاْتُونَكَ بِمَثَلٍ
کو اس سے تسکین دیتے رہیں۔ اور ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر نازل کیا۔ اور یہ (کفار) جاہے کیسی
اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اَحْسَنَ تَفْسِيرًا ۝۳۳ اَلَّذِينَ
ہی (انوکھی) مثل بیان کریں مگر ہم تمہارے پاس (اسکا) بالکل ٹھیک اور نہایت عمدہ (جواب) بیان کر دینگے
يُحْشَرُونَ عَلٰى وُجُوهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ
جو لوگ (قیامت کے دن) اپنے اپنے مونہوں کے بل جہنم میں ہنکائے جائیں گے وہی لوگ
مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ سَبِيلًا ۝۳۴ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ
بدتر جگہ میں ہونگے اور سب سے زیادہ راہ راست سے بھٹکنے والے۔ اور البتہ ہم نے موسیٰ کو کتاب (توریت) عطا کی اور ان کے
وَ جَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُونَ وَزِيرًا ۝۳۵ فَقُلْنَا اذْهَبَآ
ساتھ ان کے بھائی ہارونؑ کو (ان کا) وزیر بنایا۔ تو ہم نے کہا تم دونوں ان لوگوں
اِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيرًا ۝۳۶
کے پاس جو ہماری (قدرت کی) نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں، جاؤ (اور سمجھاؤ۔ جب نہ مانا) تو ہم نے انہیں خوب
وَ قَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَ جَعَلْنٰهُمْ
برباد کر ڈالا۔ اور نوح کی قوم کو جب ان لوگوں نے (ہمارے) پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ڈوبا دیا اور ہم نے ان کو لوگوں
لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِينَ عَذَابًا اَلِيمًا ۝۳۷ وَّ
(کی عبرت) کی نشانی بنایا اور ہم نے ظالموں کے واسطے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور
عَادًا وَّ ثَمُودَاۡ وَ اَصْحٰبَ الرَّسِّ وَ قُرُونًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ
(اسی طرح) عاد اور ثمود اور نہر والوں اور انکے درمیان میں بہت سی جماعتوں کو ہم نے ہلاک کر ڈالا۔
كَثِيرًا ۝۳۸ وَ كُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۫ وَ كُلًّا تَبَّرْنَا
اور ہم نے ہر ایک سے مثلیں بیان کر دی تھیں اور (خوب سمجھایا مگر نہ مانے) ہم نے انکو
تَتْبِيرًا ۝۳۹ وَ لَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ
خوب ستیاناس کر چھوڑا۔ اور یہ لوگ (کفار مکہ) اس بستی پر (ہو) آئے ہیں جس پر (پتھروں کی) بری
السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ
بارش برسائی گئی۔ تو کیا ان لوگوں نے انکو دیکھا نہ ہوگا مگر (بات یہ ہے کہ) یہ لوگ مرنے کے بعد جی
نُشُورًا ۝۴۰ وَ اِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُونَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ
اٹھنے کی امید نہیں رکھتے۔ (پھر کیوں ایمان لائیں) اور (اے رسولؐ) یہ لوگ تمہیں جب دیکھتے ہیں تو تم سے مسخراپن ہی

**حضرت موسیٰ و ہارونؑ کا قصہ**

**اصحاب رس**

[1] رس کے معنی میں اختلاف ہے۔ کوئی کنواں کہتا ہے۔ کوئی گاؤں، کوئی نہر، کوئی بن۔ اسی طرح اصحاب رس میں بھی اختلاف ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ لوگ صنوبر کے درخت کی پرستش کرتے تھے۔ اور ان کے بارہ شہر ایک نہر کے کنارے جسکا نام رس تھا آباد تھے اور ان شہروں کے وہی نام تھے جو فارسی مہینوں کے ہیں۔ ہر شہر میں ایک صنوبر کا درخت تھا اس تک اسی نہر کی ایک شاخ دوڑائی تھی۔ اور اس میں سے کسی کو پانی استعمال نہ کرنے دیتے۔ ہر مہینہ میں ایک شہر میں جمع ہوتے۔ اور اس درخت پر قربانی چڑھاتے سجدہ کرتے۔ اور سال بھر میں ایک مرتبہ نوروز کے دن سب سے بڑے شہر میں جو دار السلطنت اور اسفند یار نام کا تھا، وہیں صنوبر کا اصل درخت تھا۔ جسے یافث بن نوح نے لگایا تھا۔ اور اسی کے بیج سے ہر شہر میں ایک درخت لگایا گیا تھا۔ سب کے سب جمع ہوتے اور خاص پرستش کرتے۔ آخر انکے سمجھانے کے واسطے یہودا ابن یعقوب کی نسل سے ایک پیغمبر آئے۔ اور انکو ہدایت کی مگر ان لوگوں نے نہ مانا بلکہ انکو اسی نہر کے اندر ایک کنواں کھود کر بند کر دیا، اور اوپر سے ایک پتھر رکھ دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ تو خدا کی رحمت میں داخل ہوئے اور ان لوگوں کو ایک سیاہ ابر نے گھیر لیا، اور پھر اس میں سے ایک بجلی چمکی اور انگارے برسے جس نے انہیں جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ ۱۲

28/28

اَهٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿۴۱﴾ اِنْ كَادَ لَیُضِلُّنَا
کرنے لگتے ہیں کہ کیا یہی وہ (حضرت) ہیں جنہیں اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے (معاذ اللہ) اگر ہم بتوں کی پرستش پر ثابت
عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْ لَاۤ اَنْ صَبَرْنَا عَلَیْهَا ؕ وَ سَوْفَ یَعْلَمُوْنَ
قدم نہ رہتے تو اس شخص نے ہمکو ہمارے معبودوں سے بہکا ہی دیا تھا اور بہت جلد (قیامت میں) جب یہ
حِیْنَ یَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿۴۲﴾ اَرَءَیْتَ
لوگ عذاب کو دیکھیں گے تو انہیں معلوم ہو جائیگا کہ راہ راست سے کون زیادہ بھٹکا ہوا تھا۔ اور کیا تم نے اس شخص
مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَیْهِ وَكِیْلًا ﴿۴۳﴾
کو بھی دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے تو کیا تم اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہو۔
اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ یَسْمَعُوْنَ اَوْ یَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ
(کہ وہ گمراہ نہ ہو) کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ ان (کفار) میں اکثر (بات) سنتے یا سمجھتے ہیں (انہیں) یہ تو بس بالکل
اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿۴۴﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلٰى
مثل جانوروں کے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ راہ (راست) سے بھٹکے ہوئے۔ (اے رسولؐ) کیا تم نے اپنے پروردگار
رَبِّكَ كَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَ لَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ
کی قدرت کی طرف نظر نہیں کی کہ اس نے کیونکر سایہ کو پھیلا دیا[1] اگر وہ چاہتا تو اسے (ایک ہی جگہ) ٹھہرا
جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَیْهِ دَلِیْلًا ﴿۴۵﴾ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَیْنَا
ہوا کر دیتا پھر ہمنے آفتاب کو (اسکی شناخت کے واسطے) اسکا رہنما بنا دیا۔ پھر ہم نے اسکو تھوڑا تھوڑا کرکے اپنی
قَبْضًا یَّسِیْرًا ﴿۴۶﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا
طرف کھینچ لیا۔ اور وہی تو وہ (خدا) ہے۔ جس نے تمہارے واسطے رات کو پردہ بنایا
وَّ النَّوْمَ سُبَاتًا وَّ جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿۴۷﴾ وَ هُوَ الَّذِیْۤ
اور نیند کو راحت اور دن کو (کاروبار کے لیے) اٹھ کھڑے ہونیکا وقت بنایا۔ اور وہی تو وہ (خدا) ہے
اَرْسَلَ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ
جس نے اپنی رحمت (بارش) کے آگے آگے ہواؤں کو خوشخبری دینے کے لیے (پیش خیمہ بنا کے) بھیجا۔ اور ہم ہی
السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿۴۸﴾ لِّنُحْیِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا وَّ نُسْقِیَهٗ
نے آسمان سے بہت پاک اور ستھرا ہوا پانی برسایا۔ تاکہ ہم اسکے ذریعہ سے مردہ (ویران) شہر کو زندہ (آباد) کریں اور
مِمَّا خَلَقْنَاۤ اَنْعَامًا وَّ اَنَاسِیَّ كَثِیْرًا ﴿۴۹﴾ وَ لَقَدْ صَرَّفْنٰهُ
اپنی مخلوقات میں سے چوپایوں اور بہت سے آدمیوں کو اس سے سیراب کریں۔ اور ہم نے پانی کو انکے درمیان
بَیْنَهُمْ لِیَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾ وَ
(طرح طرح) سے تقسیم کیا تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں مگر اکثر لوگوں نے ناشکری کے سوا کچھ نہ مانا۔ اور اگر ہم چاہتے
لَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِیْ كُلِّ قَرْیَةٍ نَّذِیْرًا ﴿۵۱﴾ فَلَا تُطِعِ
تو ہر بستی میں ضرور ایک (عذاب خدا سے) ڈرانے والا (پیغمبر) بھیجتے تو (اے رسولؐ) تم کافروں کی اطاعت نہ کرنا اور

[1] بعض مفسروں کا خیال ہے کہ سایہ کے پھیلانے سے حضرت عیسیٰ اور حضرت رسولؐ کے درمیانی زمانہ کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت کوئی پیغمبر نہ تھا اور وہ زمانہ تاریکی وجہالت کا تھا۔ اور آفتاب سے مراد نور اسلام ہے۔ تو مطلب یہ ہوا کہ اگر نور محمدیؐ سے یہ عالم روشن نہ ہوتا تو سارا جہان کفر کی تاریکی میں پڑا رہتا ۱۲۔

کفار نے رسولؐ پر اعتراضات

شب و روز کی تقسیم

الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿٥٢﴾ وَهُوَ الَّذِيْ

ان سے قرآن کے (دلائل سے) خوب لڑو۔ اور وُہی تو وہ (خدا) ہے۔ جس نے دو دریاؤں کو آپس میں ملا دیا اور

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ

(باوجودیکہ) یہ خالص مزیدار میٹھا ہے اور یہ بالکل کھاری کڑوا (مگر دونوں کو ملایا) اور دونوں کے درمیان ایک

وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٥٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ

آڑ اور مضبوط اوٹ بنا دی ہے (کہ گڑبڑ نہ ہو) اور وہی تو وہ خدا ہے

خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ

جس نے پانی (منی) سے آدمی کو پیدا کیا پھر اس کو خاندان[1] اور سسرال والا بنایا۔ اور (اے رسولؐ) تمہارا

رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿٥٤﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا

پروردگار ہر چیز پر قادر ہے۔ اور لوگ (کفارِ مکہ) خدا کو چھوڑ کر اس چیز کی پرستش کرتے ہیں جو نہ انھیں

يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ

نفع ہی دے سکتی ہے اور نہ نقصان ہی پہنچا سکتی ہے۔ اور کافر (ابوجہل) تو ہر وقت اپنے پروردگار کی مخالفت

ظَهِيْرًا ﴿٥٥﴾ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٥٦﴾ قُلْ

پر زور لگائے ہوئے ہے۔ اور (اے رسولؐ) ہم نے تو تم کو بس (نیکوں کو جنت کی) خوشخبری دینے والا اور بُروں کو عذاب سے

مَا اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ

ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے (اے رسولؐ) تم ان سے کہہ دو کہ میں اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کچھ

اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٥٧﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ

(نہیں مانگتا ہوں سوائے اسکے کہ جو چاہے اپنے پروردگار تک پہنچنے والی راہ (مستقیم) اختیار کرے اور (اے رسولؐ) تم

وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ﴿٥٨﴾

اس (خدا) پر بھروسہ رکھو جو ایسا زندہ ہے کہ کبھی نہیں مریگا۔ اور اسکی حمد وثنا کی تسبیح پڑھو اور اپنے بندوں کے گناہوں کی واقفکاری میں

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ

کافی ہے (وہ خود سمجھ لے گا) جس نے سارے آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے چھ دن میں پیدا کیا۔ پھر عرش

سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚۛ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ

(کے بنانے) پر آمادہ ہوا اور وہ بڑا مہربان ہے تو تم اس کا حال کسی باخبر ہی

بِهٖ خَبِيْرًا ﴿٥٩﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا

سے پوچھنا۔ اور جب ان کافروں سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن[2] (خدا) کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں

وَمَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿٦٠﴾ السجدة

کہ رحمٰن کیا چیز ہے کیا تم جس کے لیے کہتے ہو ہم اسی کو سجدہ کرنے لگیں اور (اس سے) انکی نفرت اور بڑھ جاتی ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا

بہت بابرکت ہے وہ خدا جس نے آسمان میں برج بنائے اور ان برجوں میں (آفتاب کا) چراغ



آسمان و زمین چھ روز میں پیدا ہوئے

[1] فصول مہمہ میں محمد بن سیرین سے اس آیت کے بارے میں روایت ہے کہ یہ حضرت رسولؐ اور جناب امیرؑ کے بارے میں نازل ہوئی جو رسولؐ کے چچازاد بھائی اور انکی بیٹی حضرت فاطمہؑ کے شوہر تھے تو جناب امیرؑ حضرت رسولؐ کے صاحب نسب وصہر دونوں ہوئے۔ ۱۲

[2] یہ ایسے تکبر کے نقیر تھے، کہ اللہ کو تو مانیں اور جب کہا جائے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو بدکیں۔ سچ ہے جب کسی کی بربادی کے دن آتے ہیں تو ایسی ہی بے ڈھنگی باتیں سوجھتی ہیں۔ ۱۲

سِرٰجًا وَّ قَمَرًا مُّنِيْرًا ۝61 وَ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَ

اور چمکتا چاند بنایا اور وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے رات اور دن (ایک)

النَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ۝62

کو (ایک کا) جانشین بنایا۔ یہ اس کے (سمجھنے کے) لیے ہے جو نصیحت حاصل کرنا چاہے یا شکرگزاری کا ارادہ کرے۔

وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا

اور (خدائے) رحمٰن کے خاص بندے تو وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں۔ اور جب جاہل ان

وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝63 وَ الَّذِيْنَ

سے (جہالت کی) بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ[1] سلام (تم سلامت رہو) اور وہ لوگ جو اپنے

يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا ۝64 وَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ

پروردگار کے واسطے سجدہ اور قیام میں رات کاٹ دیتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو دعا کرتے ہیں کہ

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ

پروردگارا ہم سے جہنم کا عذاب پھیرے رہ کیونکہ اس کا عذاب بہت (سخت) اور پائیدار

غَرَامًا ۝65 اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ۝66 وَ الَّذِيْنَ

ہو گا۔ بے شک وہ بُرا ٹھکانہ اور بُرا مقام ہے۔ اور وہ لوگ کہ

اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَ لَمْ يَقْتُرُوْا وَ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ

جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی[2] کرتے ہیں۔ اور ان کا خرچ اس کے

قَوَامًا ۝67 وَ الَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ

درمیان اوسط درجہ کا رہتا ہے۔ اور وہ لوگ جو خدا کے ساتھ دوسرے معبود کی پرستش نہیں کرتے

لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا

اور جس جان کے مارنے کو خدا نے حرام کر دیا ہے اُسے ناحق قتل نہیں کرتے اور نہ زنا کرتے ہیں۔

يَزْنُوْنَ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝68 يُّضٰعَفْ لَهُ

اور جو شخص ایسا کریگا۔ وہ آپ اپنے گناہ کی سزا بھگتے گا۔ کہ قیامت کے دن

الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ يَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا ۝69 اِلَّا

اُس کے لیے عذاب دونا کر دیا جائے گا اور اس میں ہمیشہ ذلیل وخوار رہے گا۔ مگر (ہاں)

مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ

جس شخص نے توبہ کی اور ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے تو (البتہ) ان لوگوں کی بُرائیوں کو خدا

اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝70 وَ

نیکیوں سے بدل دے گا۔ اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور

مَنْ تَابَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝71

جس شخص نے توبہ کر لی۔ اور اچھے اچھے کام کیے تو بے شک اُس نے خدا کی طرف (سچے دل سے) حقیقۃً رجوع کی۔



خاص بندوں کی صفت

[1] ایک بدزبان حضرۃ زین العابدین کو بُرا کہتا ہوا آپ کے سامنے آیا۔ آپ نے اس کے جواب میں فرمایا اگر میں اس قابل ہوں تو خدا مجھے بخشے اور اگر تو جھوٹا ہے، تو خدا تجھے بخشے۔ یہ سُن کر وہ بہت نادم ہوا۔ اور آپ کے دوستوں میں داخل ہوا۔ ١٢

[2] ایک روایت میں ہے کہ جو گناہ میں خرچ ہو وہ اسراف ہے اور جو واجبی حقوق کو نہ ادا کرے وہ بخیلی ہے۔ اور جو خدا کے حکم کے مطابق خرچ ہو، وہ اعتدال ہے۔ ١٢

نیک بندوں کی صفت

وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ
اور وہ لوگ جو فریب ؎۱ کے پاس ہی نہیں کھڑے ہوتے اور وہ لوگ جب کسی بیہودہ کام کے پاس گزرتے
مَرُّوْا كِرَامًا ۝ وَالَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ
ہیں تو بزرگانہ انداز سے گزر جاتے ہیں ؎۲ اور وہ لوگ کہ جب انہیں انکے پروردگار کی آیتیں یاد دلائی جاتی
یَخِرُّوْا عَلَیْهَا صُمًّا وَّعُمْیَانًا ۝ وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا
ہیں تو بہرے اندھے ہوکر گر نہیں پڑتے (بلکہ جی لگا کر سنتے ہیں) اور وہ لوگ جو (ہم سے) عرض کیا کرتے
هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا
ہیں کہ پروردگارا ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمکو پرہیزگاروں کا
لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۝ اُولٰٓئِكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا
پیشوا بنا ؎۳ یہ لوگ وہ ہیں جنہیں انکی جزا میں (بہشت کے) بالاخانے عطا کیے جائینگے
وَیُلَقَّوْنَ فِیْهَا تَحِیَّةً وَّسَلٰمًا ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۭ حَسُنَتْ
اور وہاں انہیں تعظیم اور (سلام) (کا ہدیہ) پیش کش کیا جائیگا۔ اور یہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور وہ
مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّیْ لَوْلَا
رہنے اور ٹھہرنے کی کیا اچھی جگہ ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ اگر تم دعا نہیں کرتے تو میرا پروردگار بھی
دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ یَكُوْنُ لِزَامًا ۝
تمہاری کچھ پرواہ نہیں کرتا تمنے تو (اسکے رسولؐ) کو جھٹلایا تو عنقریب ہی (اسکا وبال) تمہارے سر پڑیگا۔

## (۲۶) سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّیَّةٌ (۴۷)

آیاتہا ۲۲۷ — رکوعاتہا ۱۱

سورۂ شعراء ؎۴ مکہ میں نازل ہوا۔ اسکی دوسو ستائیس آیتیں ہیں اور گیارہ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

طٰسٓمّٓ ۝ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ
طسم یہ واضح و روشن کتاب کی آیتیں ہیں۔ (اے رسولؐ) شاید تم (اس
نَّفْسَكَ اَلَّا یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَیْهِمْ
فکر میں) اپنی جان ہلاک کر ڈالوگے کہ یہ (کفار) مومن کیوں نہیں ہو جاتے۔ اگر ہم چاہیں تو ان لوگوں پر آسمان سے
مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِیْنَ ۝ وَ
کوئی ایسا معجزہ نازل کریں کہ ان لوگوں کی گردنیں اس کے سامنے جھک جائیں ؎۵ اور
مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا
(لوگوں کا قاعدہ ہے کہ) جب ان کے پاس کوئی نئی نصیحت کی بات خدا کی طرف سے آئی تو یہ لوگ اس
عَنْهُ مُعْرِضِیْنَ ۝ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَیَاْتِیْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا
سے منہ پھیرے بغیر نہیں رہے۔ ان لوگوں نے جھٹلایا ضرور تو عنقریب ہی (انہیں) اس (عذاب) کی حقیقت



؎۱ وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ۔ کتاب کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ زُور سے مراد غنا (گانا) ہے۔ اور تفسیر قمی میں ہے کہ زُور سے مراد غنا اور مجالس لہو و لعب ہیں۔ (تفسیر صافی بحوالہ کافی و قمی) (اح)

؎۲ اسی بناء پر جناب امیرؑ فرماتے ہیں کہ جب کسی آدمی کے سامنے سے گزرتا ہوں جو مجھے گالیاں دے رہا ہے تو میں گزر جاتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ اس کا مقصود میں نہ ہونگا۔ ۱۲

؎۳ واجعلنا للمتقین اماما تفسیر قمی میں ابان بن تغلب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے اس قول والذین یقولون ربنا الخ کے بارے میں سوال کیا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اس سے ہم اہل بیت مراد ہیں۔ (تفسیر قمی جلد ۲ طبع نجف) اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ یہ آیت خاص آل محمد علیہم السلام کے بارے میں ہے۔ (تفسیر برہان جلد ۳ طبع ایران) (اح)

؎۴ اس سورۃ میں قرآن و رسولؐ کی حقیقت، الٰہی قدرت، حضرت موسیٰؑ کا پورا قصہ، حضرت ابراہیمؑ کا تذکرہ، اور انکی دعائیں، جہنم میں گمراہ اور ان کے پیشواؤں کی بحث، حضرت نوحؑ کا ذکر، حضرت ہودؑ کا قصہ، حضرت صالحؑ کی حکایت، حضرت لوطؑ کا واقعہ، حضرت شعیبؑ کی کہانی، قرآن کی حقیقت، حضرت رسولؐ کی فہمائش، تواضع و انکسار کا سبق، شعراء کی مذمت وغیرہ کو خدا نے ذکر کیا ہے۔ ۱۲

؎۵ ان نشا ننزل علیہم من السماء آیۃ ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ آیۃ ہمارے اور بنی امیہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ پس عنقریب (آخر زمانہ میں) ہماری ان پر حکومت ہوگی اور انکی گردنیں سرکشی کے بعد ہمارے سامنے جھک جائیں گی (تفسیر مجمع البیان ص ۱۸۴ جلد ۷ طبع ایران) اور کتاب کافی میں حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ قائم آل محمدؐ اس وقت تک ظہور نہیں فرمائیں

(باقی صفحہ ۲۲۰ پر)

كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٦ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ

معلوم ہو جائے گی جس کی یہ لوگ ہنسی اُڑاتے تھے۔ کیا ان لوگوں نے زمین کی طرف بھی (غور سے) نہیں

اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝٧ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

دیکھا کہ ہم نے ہر رنگ کی عمدہ عمدہ چیزیں اس میں کس کثرت سے اگائی ہیں۔ یقیناً اس میں بھی (قدرت خدائی)

لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٨ وَاِنَّ رَبَّكَ

ایک بڑی نشانی ہے۔ مگر ان میں سے اکثر ایمان لانے والے ہی نہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ

لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٩ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ

تیرا پروردگار یقیناً (ہر چیز پر) غالب [1] اور مہربان ہے۔ (اے رسولؐ) وہ وقت یاد کرو) جب تمہارے پروردگار

ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝١١

نے موسیٰؑ کو آواز دی کہ (ان ظالم لوگوں فرعون کی قوم کے پاس جاؤ (ہدایت کرو) کیا یہ لوگ (میرے غضب سے) ڈرتے نہیں۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝١٢ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ

موسیٰؑ نے عرض کی پروردگارا میں ڈرتا ہوں کہ (مبادا) وہ لوگ مجھے جھٹلا دیں۔ اور (انکے جھٹلانے سے) میرا دم رک

وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۝١٣ وَلَهُمْ

جائے اور میری زبان (اچھی طرح) نہ چلے تو تو ہارون کے پاس پیغام بھیج دے (کہ میرا ساتھ دیں) اور (اس کے علاوہ)

عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝١٤ ۚ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا

انکا میرے سر ایک (دعوائے) جرم بھی ہے (کہ میں نے ایک شخص کو مار ڈالا تھا) تو میں ڈرتا ہوں کہ (شاید) مجھے یہ لوگ

بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۝١٥ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ

مار ڈالیں (خدا نے) فرمایا ہرگز نہیں اچھا تم دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور (ساری گفتگو) اچھی

اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٦ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ

طرح سنتے ہیں غرض تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم سارے جہان کے پروردگار کے رسول ہیں (اور یہ پیغام لائے ہیں)

اِسْرَآءِيْلَ ۝١٧ ؕ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ

کہ آپ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے۔ (چنانچہ موسیٰ گئے اور کہا فرعون) بولا (موسیٰ) کیا ہم نے تمہیں یہاں رکھ کر

فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۝١٨ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ

بچپنے میں تمہاری پرورش نہیں کی۔ اور تم اپنی عمر سے برسوں ہم میں رہ سہ چکے ہو اور تم اپنا وہ کام (خون قبطی) کر گئے جو

فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝١٩ قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا

کر گئے۔ اور تم (بڑے) ناشکرے ہو موسیٰؑ نے کہا (ہاں) میں نے اس کام کو کیا جب میں حالت غفلت میں

مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝٢٠ ؕ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ

تھا [2] پھر جب میں آپ لوگوں سے ڈرا تو بھاگ کھڑا ہوا۔ پھر (کچھ عرصہ کے بعد) میرے پروردگار نے

رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٢١ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ

مجھے نبوت عطا کی۔ اور مجھے بھی ایک پیغمبر بنایا۔ اور یہ بھی کوئی [3] احسان ہے جسے آپ مجھ پر

---

حضرت موسیٰؑ کا قصہ

[1] اگر چاہے تو فوراً سزا دے دے مگر رحیم بھی ہے کہ کفار کو اپنی نعمتوں سے مالامال کیے ہوئے ہے اور ابھی سزا نہیں دیتا۔ ۱۲

[2] وانا من الضالین بعیون اخبار الرضا میں ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے اس آیتہ کے بارے میں سوال کیا گیا کہ انبیاء علیہم السلام تو معصوم ہوتے ہیں (پھر جناب موسیٰ نے انا من الضالین کیسے فرمایا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جناب موسیٰؑ کا مطلب یہ تھا کہ میں راستہ بھول کر تمہارے شہروں میں سے ایک شہر میں آ گیا تھا (تفسیر صافی بحوالہ عیون اخبار الرضا) اس روایت کے نقل کرنے کے بعد صاحب تفسیر صافی تحریر فرماتے ہیں کہ شاید مراد معصومؑ یہ ہو کہ جناب موسیٰؑ نے فرعون کے سامنے توریت سے کام لیتے ہوئے اپنے کلام میں راستہ بھول جانیکا قصد کیا۔ اور فرعون نے انکے اس قول سے حق سے جہالت (گمراہی کو سمجھا چونکہ راستہ بھول جانا قتل کے معاملہ میں عذر نہیں بن سکتا۔ (اح)

[3] جب فرعون نے حضرت موسیٰؑ پر پرورش کا احسان جتایا تو آپ نے جواب دیا کہ اگر تیرا احسان بہ نیت خالص ہوتا تو البتہ احسان اور شکرگزاری کے قابل تھا۔ اور میری پرورش تو تیرے ہی ظلم کا ایک شعبہ تھی کیونکہ نہ تو بنی اسرائیل کو مقید کرتا نہ ہمارے ماں باپ یہاں رہتے۔ اور پھر نہ تو اپنی سلطنت کے خوف سے عورتوں مردوں میں جدائی اور بچوں کے ناحق قتل اور قطع نسل کا مرتکب ہوتا نہ میں اس طرح صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈالا جاتا۔ نہ تیرے یہاں پرورش ہوتی۔ غرض یہ احسان نہیں کہ شکریہ ادا کیا جائے بلکہ ظلم ہے۔ ۱۲

تَمُنُّهَا عَلَیَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۝۲۲ قَالَ فِرْعَوْنُ

جتا رہے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے۔ فرعون نے پوچھا (اچھا یہ تو بتاؤ)

وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۲۳ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

رب العالمین کیا چیز ہے۔ موسیٰؑ نے کہا سارے آسمان و زمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے

وَمَا بَیْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ۝۲۴ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا

درمیان میں ہے اس سب کا، مالک اگر آپ لوگ یقین کیجئے (تو کافی ہے) فرعون نے ان لوگوں سے جو اس کے

تَسْتَمِعُوْنَ ۝۲۵ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ۝۲۶ قَالَ

اردگرد (بیٹھے) تھے کہا کیا تم لوگ نہیں سنتے ہو۔ موسیٰ نے کہا (وہ خدا کہ) تمہارا پروردگار اور تمہارے باپ داداؤں کا

اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِیْٓ اُرْسِلَ اِلَیْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ۝۲۷ قَالَ رَبُّ

پروردگار ہے۔ فرعون نے کہا (لوگو) یہ رسول جو تمہارے پاس بھیجا گیا ہے ہو نہ ہو دیوانہ ہے۔ موسیٰؑ نے کہا (وہ خدا جو)

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَیْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۲۸

پورب پچھم اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے اس سب کا، مالک ہے اگر تم سمجھتے ہو (تو یہی کافی ہے)

قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَیْرِیْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ

فرعون نے کہا اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو (اپنا) خدا بنایا ہے تو میں ضرور تمہیں اپنا قیدی بناؤں گا۔

الْمَسْجُوْنِیْنَ ۝۲۹ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَیْءٍ مُّبِیْنٍ ۝۳۰ قَالَ

موسیٰؑ نے کہا اگرچہ میں آپ کو ایک واضح و روشن معجزہ بھی دکھاؤں (تو بھی) فرعون نے کہا

فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝۳۱ فَاَلْقٰی عَصَاهُ

(اچھا) تو تم اگر (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو (لا دکھاؤ) بس (سنتے ہی) موسیٰؑ نے اپنی

فَاِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ۝۳۲ وَّنَزَعَ یَدَهٗ فَاِذَا هِیَ بَیْضَآءُ

چھڑی (زمین پر) ڈال دی پھر تو یکایک وہ ایک صریحی اژدہا بن گئی۔ اور (جیب سے) اپنا ہاتھ باہر نکالا تو یکایک دیکھنے

لِلنّٰظِرِیْنَ ۝۳۳ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ ۝۳۴

والوں کے واسطے بہت سفید چمکدار تھا (اس پر) فرعون اپنے درباریوں سے جو اسکے گرد (بیٹھے) تھے کہنے لگا کہ یہ تو

یُّرِیْدُ اَنْ یُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝۳۵

یقینی بڑا کھلاڑی جادوگر ہے یہ تو چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہارے ملک سے نکال باہر کرے، تو

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ ۝۳۶

تم لوگ کیا حکم لگاتے ہو۔ درباریوں نے کہا ابھی اسکو اور اسکے بھائی کو (چندے) مہلت دے دو اور تمام شہروں میں

یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِیْمٍ ۝۳۷ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِیْقَاتِ یَوْمٍ

جادوگروں کے جمع کرنے کو ہرکارے روانہ کیجئے۔ کہ وہ لوگ تمام بڑے بڑے کھلاڑی جادوگروں کو آپ کے

مَّعْلُوْمٍ ۝۳۸ وَّقِیْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ۝۳۹ لَعَلَّنَا

سامنے لا حاضر کریں۔ غرض وقت مقرر ہوا اور سب جادوگر اس مقرر دن کے وعدہ پر جمع کیے گئے اور لوگوں میں منادی کرا دی گئی کہ تم



بقیہ صفحہ ۴۳۸

گے جب تک کہ آسمان سے منادی ندا نہ دے گا جسکو پردہ نشین عورتیں بھی سنیں گی۔ اور تمام اہل مشرق و مغرب سنیں گے۔ اور اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے (تفسیر صافی بحوالہ کافی) اور تفسیر قمی میں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرمایا یعنی بنی امیہ کی گردنیں جھک جائیں گی اور وہ آسمان کی جانب سے ایک صیحہ ہو گا جسکے ذریعہ سے صاحب العصرؑ کا نام پکارا جائیگا۔ (تفسیر قمی صفحہ ۱۱۸ جلد ۲ طبع نجف) اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ یہ آیت قائم آل محمد کے بارے میں نازل ہوئی جنکا نام لے کر آسمان سے ندا دی جائے گی (تفسیر برہان صفحہ ۱۸۰ جلد ۳ طبع ایران) (ا ح)

نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ۝٤٠ فَلَمَّا جَآءَ

لوگ اب بھی جمع ہو نگے (یا نہیں) تاکہ اگر جادوگر لوگ غالب و رہیں تو ہملوگ انکی پیروی کریں۔ الغرض جب سب جادوگر

السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ

آگئے تو جادوگروں نے فرعون سے کہا کہ اگر ہم غالب آگئے تو کیا ہمکو یقیناً کچھ انعام (سرکار سے) ملے گا۔ فرعون

الْغٰلِبِيْنَ ۝٤١ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝٤٢

نے کہا ہاں (ضرور ملے گا) اور (انعام کیا چیز ہے) تم اس وقت (میرے) مقربین (بارگاہ) سے ہوگے۔

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝٤٣ فَاَلْقَوْا

موسیٰ نے جادوگروں سے کہا (منتر وتنتر) جو کچھ تمہیں پھینکنا ہو پھینکو۔ اس پر جادوگروں نے

حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ

اپنی رسیاں اور چھڑیاں (میدان میں) ڈال دیں اور کہنے لگے فرعون کے جلال کی قسم ہم ہی غالب رہیں گے۔

الْغٰلِبُوْنَ ۝٤٤ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا

تب موسیٰ نے اپنی چھڑی ڈال دی تو جادوگروں نے جو کچھ (شعبدے) بنائے تھے اسکو وہ نگلنے

يَاْفِكُوْنَ ۝٤٥ فَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝٤٦ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ

لگی۔ یہ دیکھتے ہی جادوگر لوگ سجدے میں (موسیٰ کے سامنے) گر پڑے۔ اور کہنے لگے ہم سارے جہان

الْعٰلَمِيْنَ ۝٤٧ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝٤٨ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ

کے پروردگار پر ایمان لائے (جو) موسیٰ اور ہارون کا پروردگار ہے۔ فرعون نے کہا (ہائیں) قبل اس کے

قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِىْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ

کہ میں تمہیں اجازت دوں تم اس پر ایمان لے آئے۔ بیشک یہ تمہارا بڑا (گرو) ہے جس نے تم سب کو جادو

فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۭ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ

سکھایا ہے تو (خیر) ابھی تم لوگوں کو (اس کا نتیجہ) معلوم ہو جائیگا کہ ہم یقیناً تمہارے ایک طرف کے[1] ہاتھ اور

خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٤٩ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۡ اِنَّآ

دوسری طرف کے پاؤں کاٹ ڈالیں گے۔ اور تم سب کو سولی دے دینگے۔ وہ بولے کچھ پرواہ نہیں ہم کو تو بہر حال

اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝٥٠ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا

اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ہم چونکہ سب سے پہلے ایمان لائے ہیں اس لیے یہ امید رکھتے ہیں کہ ہمارا

خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٥١ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى

پروردگار ہماری خطائیں معاف کر دے گا اور ہم نے موسیٰ کے پاس وحی بھیجی[2] کہ میرے بندوں کو لے کر راتوں

مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِىْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝٥٢ فَاَرْسَلَ

رات نکل جاؤ کیونکہ تمہارا پیچھا کیا جائیگا۔ تب فرعون نے (لشکر جمع کرنے کے خیال سے)

فِرْعَوْنُ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝٥٣ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ

تمام شہروں میں (دھڑا دھڑ) ہرکارے روانہ کیے۔ (اور کہا) کہ یہ لوگ (موسیٰ کے ساتھ بنی اسرائیل)

[1] دنیا میں اس قسم کی سزا کا سب سے پہلے فرعون ہی مرتکب ہوا۔ ۱۲

[2] اس میدان مقابلہ کے بعد حضرت موسیٰ مدتوں مصر میں رہے اور فرعونیوں کی ہدایت و فہمائش کرتے رہے۔ مگر جب ان لوگوں کا عناد و فساد زیادہ ہی ہوتا گیا۔ اسوقت باہر جانے کا حکم ہوا۔ ۱۲

قَلِيلُونَ ﴿٥٤﴾ وَإِنَّهُمْ لَنَا لَغَائِظُونَ ﴿٥٥﴾ وَإِنَّا لَجَمِيعٌ حَاذِرُونَ ﴿٥٦﴾

تھوڑی سی (مٹھی بھر کی) جماعت ہیں۔ اور ان لوگوں نے ہمیں سخت غصہ دلایا ہے۔

فَأَخْرَجْنَاهُمْ مِنْ جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٧﴾ وَكُنُوزٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿٥٨﴾

اور ہم سب کے سب باساز وسامان ہیں (تم بھی آجاؤ کہ سب مل کر تعاقب کریں) غرض ہمنے ان لوگوں کو (مصر کے)

كَذَٰلِكَ وَأَوْرَثْنَاهَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٥٩﴾ فَأَتْبَعُوهُمْ

باغوں اور چشموں اور خزانوں اور عزت کی جگہ سے (یوں) نکال باہر کیا (اور جو نافرمانی کرے) اسی طرح (سزا ہوگی)

مُشْرِقِينَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا تَرَاءَى الْجَمْعَانِ قَالَ أَصْحَابُ مُوسَىٰ

اور آخر ہمنے انہی چیزوں کا مالک بنی اسرائیل کو بنایا۔ غرض (موسیٰ تورات ہی کو چلے گئے اور) ان لوگوں نے سورج نکلتے

إِنَّا لَمُدْرَكُونَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّا ۖ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿٦٢﴾

نکلتے انکا پیچھا کیا تو جب دونوں جماعتیں (اتنی قریب ہوئیں کہ) ایکدوسرے کو دیکھنے لگیں تو موسیٰ کے ساتھی (ہراساں

فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنِ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْبَحْرَ ۖ

ہو کر کہنے لگے کہ اب تو ہم پکڑے گئے۔ موسیٰ نے کہا ہرگز نہیں کیونکہ میرے ساتھ میرا پروردگار ہے وہ فوراً مجھے کوئی

فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ﴿٦٣﴾ وَأَزْلَفْنَا

(مخلصی کا) رستہ بتا دیگا تو ہمنے موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ اپنی چھڑی دریا پر مارو (مارنا تھا کہ) فوراً دریا پھٹ کر ٹکڑے

ثَمَّ الْآخَرِينَ ﴿٦٤﴾ وَأَنْجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَنْ مَعَهُ

ٹکڑے ہوگیا گویا ہر ٹکڑا (ایک) بڑا (اونچا) پہاڑ تھا۔ اور ہمنے اسی جگہ دوسرے فریق (فرعون اور اسکے ساتھیوں کو) قریب کر دیا

أَجْمَعِينَ ﴿٦٥﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ﴿٦٦﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ

اور موسیٰ اور انکے ساتھیوں کو سبکو ہمنے (ڈوبنے سے) بچا لیا۔ پھر دوسرے فریق (فرعون اور اسکے ساتھیوں کو) ڈبو کر ہلاک کر دیا

وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٦٧﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ

بیشک اسمیں یقیناً ایک بڑی عبرت ہے اور ان میں اکثر ایمان لانیوالے ہی نہ تھے۔ اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار

الرَّحِيمُ ﴿٦٨﴾ ع وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ ﴿٦٩﴾ إِذْ قَالَ

یقیناً (سب پر) غالب اور بڑا مہربان ہے اور (اے رسول) ان لوگوں کے سامنے ابراہیم کا قصہ بیان کرو۔ جب انہوں نے

لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا

اپنے (منہ بولے) باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ کس کی عبادت کرتے ہو۔ وہ بولے ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور

فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ ﴿٧١﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ

انہی کے مجاور بن جاتے ہیں۔ ابراہیم نے کہا بھلا جب تم لوگ انہیں پکارتے ہو تو وہ تمہاری کچھ سنتے ہیں یا کچھ نہیں

تَدْعُونَ ﴿٧٢﴾ أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ﴿٧٣﴾ قَالُوا بَلْ

نفع یا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ کہنے لگے (یہ سب کچھ تو) نہیں (بلکہ) ہمنے اپنے باپ داداؤں کو ایسا ہی [2] کرتے

وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٧٤﴾ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ مَا

پایا ہے۔ ابراہیم نے کہا کیا تم نے دیکھا بھی کہ جن



[1] بنی اسرائیل کی تعداد باوجودیکہ تین لاکھ تھی۔ اس پر بھی فرعون نے انکو بہت قلیل سمجھا اور یہ کہا۔ پھر معلوم نہیں اسکا لشکر کتنا تھا جس کو وہ کثیر کہتا تھا ایک روایت میں اس کی تعداد دس لاکھ بتائی گئی ہے۔ ۱۲

[2] ہمارے زمانہ اور ملک کے ہندو بھی ان ہی وجوہ سے مشرک اور کافر ہیں۔ اگرچہ انکا زبانی دعوےٰ ہے کہ ہم ان بتوں کی پرستش نہیں کرتے۔ بلکہ جن کی یہ صورتیں ہیں۔ حالانکہ یہ محض غلط ہے کیونکہ وہ ان کو جان دار سمجھتے ہیں۔ ان کو سلاتے ہیں جگاتے ہیں۔ انکے سامنے کھانا رکھتے ہیں انہیں طرح طرح کے کپڑے پہناتے ہیں۔ انکے سامنے ہاتھ جوڑتے اور سجدہ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ پانی درخت آگ اور سورج وغیرہ کی بھی پرستش کرتے ہیں۔ ۱۲

حضرت ابراہیم کا قصہ

كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۵﴾ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاِنَّهُمْ

چیزوں کی تم پرستش کرتے ہو یا تمہارے اگلے باپ دادا (کرتے تھے) یہ سب میرے یقینی

عَدُوٌّ لِّیْۤ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۷﴾ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ

دشمن ہیں مگر سارے جہان کا پالنے والا جسنے مجھے پیدا کیا (وہی میرا دوست) پھر وہی میری ہدایت

یَهْدِیْنِ ﴿۷۸﴾ وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ ﴿۷۹﴾ وَاِذَا

کرتا ہے۔ اور وہی وہ ہے جو مجھے (کھانا) کھلاتا ہے۔ اور مجھے (پانی) پلاتا ہے۔ اور جب بیمار پڑتا

مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ﴿۸۰﴾ وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ ﴿۸۱﴾

ہوں تو وہی مجھے شفا عنایت فرماتا ہے۔ اور وہی وہ ہے جو مجھے مار ڈالے گا اسکے بعد (پھر) مجھے زندہ

وَالَّذِیْۤ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ﴿۸۲﴾

کریگا۔ اور وہی وہ ہے جس سے میں اُمید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میری خطاؤں کو بخشدے گا۔

رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۸۳﴾ وَاجْعَلْ

پروردگارا مجھے علم و فہم عطا فرما اور مجھے نیکوں کے ساتھ شامل کر اور آئندہ آنے والی نسلوں میں میرا ذکر

لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۸۴﴾ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ

خیر قائم [1] رکھ اور مجھے بھی نعمت کے باغ (بہشت) کے وارثوں میں سے بنا اور میرے

جَنَّةِ النَّعِیْمِ ﴿۸۵﴾ وَاغْفِرْ لِاَبِیْۤ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۸۶﴾

(منہ بولے) باپ (چچا آذر) کو بخشدے کیونکہ وہ گمراہوں میں سے ہے۔

وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ﴿۸۷﴾ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا

اور جسدن لوگ قبروں سے اُٹھائے جائیں گے۔ مجھے رسوا نہ کرنا جس دن نہ تو مال ہی کچھ کام آئے

بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاُزْلِفَتِ

گا اور نہ لڑکے بالے مگر جو شخص خدا کے سامنے گناہوں سے پاک [2] دل لیے ہوئے حاضر ہوگا (وہ فائدہ میں رہیگا)

الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۹۰﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِلْغٰوِیْنَ ﴿۹۱﴾ وَقِیْلَ

اور بہشت پرہیزگاروں کے قریب کردیجائیگی اور دوزخ گمراہوں کے سامنے ظاہر کردیجائے گی۔ اور ان لوگوں

لَهُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۹۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ هَلْ

(اہل جہنم) سے پوچھا جائیگا کہ خدا کو چھوڑ کر جنکی تم پرستش کرتے تھے (آج وہ کہاں ہیں کیا وہ تمہاری کچھ مدد کر

یَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ یَنْتَصِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَكُبْكِبُوْا فِیْهَا هُمْ وَ

سکتے ہیں یا وہ خود اپنی آپ باہم مدد کرسکتے ہیں۔ پھر وہ (معبود) اور گمراہ لوگ اور شیطان کا لشکر (غرض سبکے

الْغَاوٗنَ ﴿۹۴﴾ وَجُنُوْدُ اِبْلِیْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿۹۵﴾ قَالُوْا وَهُمْ فِیْهَا

سب) جہنم میں اوندھے منہ دھکیل دیئے جائینگے اور یہ لوگ جہنم میں باہم جھگڑا کرینگے اور (گمراہ اپنے معبودوں سے) کہیں

یَخْتَصِمُوْنَ ﴿۹۶﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۹۷﴾ اِذْ

گے۔ خدا کی قسم ہم لوگ تو یقیناً صریحی گمراہی میں تھے کہ ہم تم کو سارے جہان کے پالنے والے (خدا) کے برابر

حضرت ابراہیمؑ کی دعائیں

[1] یہ دعا کیسے سچے دل سے نکلی تھی اور کیسی مقبول ہوئی کہ آج تک اہل کتاب سے ہر شخص آپ کی طرف نسبت کرنے کو اپنا فخر سمجھتا ہے۔ اور آپ کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتا ہے۔ اور علامہ ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ لسان صدق سے مراد حضرت علیؑ ہیں کہ جب آپ کی ولایت حضرت ابراہیمؑ کے سامنے پیش کی گئی تو حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا اللھم اجعل من ذریتی۔ خدایا اس شخص کو میری اولاد سے قرار دے اور خدا نے یہ دُعا قبول فرمائی تو گویا حضرت کی مُراد یہ ہوئی۔ اللھم اجعل من ذریتی صادقا۔ ۱۲

[2] قلب سلیم کی تفسیر یوں مراد ہوتی ہے کہ جس دل میں خدا کے سوا اور کوئی چیز نہ ہو۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ وہ محبت دنیا سے بچا رہے۔

جہنم میں گمراہ اور انکے پیشواؤں کا مناظرہ

نُسَوِّيكُم بِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝٩٨ وَمَآ أَضَلَّنَآ إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ۝٩٩

سمجھتے رہے اور ہمکو بس (ان) گنہ گاروں نے (جو مجھ سے پہلے ہوئے) گمراہ کیا۔ تو اب نہ کوئی (صاحب)

فَمَا لَنَا مِن شٰفِعِينَ ۝١٠٠ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ۝١٠١ فَلَوْ أَنَّ

میری سفارش کرنے والے ہیں اور نہ کوئی دل بند دوست ہے۔ تو کاش ہمیں اب دنیا میں

لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝١٠٢ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَءَايَةً ۚ

دوبارہ جانے کا موقع ملتا تو ہم (ضرور) ایمانداروں سے ہوتے۔ (ابراہیم کے) اس قصہ میں بھی یقیناً ایک

وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ۝١٠٣ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ

بڑی عبرت ہے۔ اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے تھے بھی نہیں۔ اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا

الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝١٠٤ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ۝١٠٥ إِذْ

پروردگار (سب پر) غالب اور بڑا مہربان ہے۔ (یوں ہی) نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔ کہ جب ان

قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝١٠٦ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ

سے انکے بھائی نوح نے کہا تم لوگ (خدا سے) کیوں نہیں ڈرتے۔ میں تو تمہارا یقینی امانتدار پیغمبر

أَمِينٌ ۝١٠٧ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ۝١٠٨ وَمَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ

ہوں۔ تم خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور میں اس (تبلیغ رسالت) پر کچھ اجرت

مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝١٠٩ فَاتَّقُوا

تو مانگتا نہیں میری اجرت تو بس سارے جہان کے پالنے والے (خدا) پر ہے۔ تو خدا سے ڈرو

اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ۝١١٠ قَالُوٓا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ

اور میری اطاعت کرو۔ وہ لوگ بولے جب کمینوں (مزدوروں وغیرہ) نے (لالچ سے) تمہاری پیروی

الْأَرْذَلُونَ ۝١١١ قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝١١٢

کر لی ہے تو ہم تم پر کیا ایمان لائیں۔ نوح نے کہا یہ لوگ جو کچھ کرتے تھے مجھے کیا خبر (اور کیا غرض)

إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلٰى رَبِّي ۖ لَوْ تَشْعُرُونَ ۝١١٣ وَمَآ أَنَا

ان لوگوں کا حساب تو میرے پروردگار کے ذمہ ہے کاش تم (اتنی) سمجھ رکھتے۔ اور میں تو ایمانداروں کو

بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ۝١١٤ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝١١٥ قَالُوا

اپنے پاس سے نکالنے والا نہیں۔ میں تو صرف (عذاب خدا سے) صاف صاف ڈرانیوالا ہوں۔ وہ لوگ

لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يٰنُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ۝١١٦

کہنے لگے اے نوح اگر تم اپنی حرکت سے باز نہ آؤ گے تو تم ضرور سنگسار کر دیئے جاؤ گے۔

قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ۝١١٧ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ

(آخر) نوح نے عرض کی پروردگارا میری قوم نے یقیناً مجھے جھٹلایا۔ تو اب تو میرے اور ان لوگوں کے درمیان

فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَن مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝١١٨ فَأَنجَيْنٰهُ

ایک قطعی فیصلہ کر دے۔ اور مجھے اور جو مومنین میرے ساتھ ہیں۔ ان کو نجات دے۔ غرض ہم نے



حضرت نوح کا قصہ

لے مگر محمد و آل محمد کی دوستی اسی دن کام آئے گی - ١٢

وَمَنْ مَّعَهٗ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ
نوح اور ان کے ساتھیوں کو جو بھری ہوئی کشتی میں تھے نجات دی۔ پھر اس کے بعد جتنے باقی لوگوں کو غرق کر
الْبٰقِیْنَ ﴿١٢٠﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ
دیا۔ بےشک اس میں بھی یقیناً ایک بڑی عبرت ہے۔ اور ان میں سے بہتیرے ایمان لانیوالے ہی
مُّؤْمِنِیْنَ ﴿١٢١﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿١٢٢﴾ كَذَّبَتْ
نہ تھے۔ اور اس میں شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار (سب پر) غالب اور بڑا مہربان ہے۔ اسی طرح
عَادُ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا
(قوم) عاد نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔ جب انکے بھائی ہود نے ان سے کہا تم خدا سے کیوں نہیں ڈرتے۔
تَتَّقُوْنَ ﴿١٢٤﴾ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿١٢٥﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ
میں تو تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں۔ تو تم خدا سے ڈرو اور میری
اَطِیْعُوْنِ ﴿١٢٦﴾ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ
اطاعت کرو۔ اور میں تو تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر کچھ مزدوری بھی نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو بس
اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿١٢٧﴾ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِیْعٍ اٰیَةً
ساری خدائی کے پالنے والے (خدا) پر ہے۔ تم کیا ہر اونچی جگہ پر بیکار یادگاریں[1] بناتے
تَعْبَثُوْنَ ﴿١٢٨﴾ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿١٢٩﴾ وَ
پھرتے ہو۔ اور بڑے بڑے محل تعمیر کرتے ہو گویا تم ہمیشہ (یہیں) رہو گے۔ اور
اِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ ﴿١٣٠﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿١٣١﴾
جب تم (کسی پر) ہاتھ ڈالتے ہو تو سرکشی سے ہاتھ ڈالتے ہو۔ تم خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔
وَاتَّقُوا الَّذِیْۤ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ
اور اس (خدا) سے ڈرو جسنے تمہاری ان چیزوں سے مدد کی جنہیں تم خوب جانتے ہو (اچھا سنو) اس نے
وَّبَنِیْنَ ﴿١٣٣﴾ وَجَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿١٣٤﴾ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ
تمہاری چارپایوں اور لڑکے بالوں اور باغوں اور چشموں سے مدد کی ہے۔ تو یقیناً تم پر ایک بڑے (سخت) روز
عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿١٣٥﴾ قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَیْنَاۤ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ
کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ وہ لوگ کہنے لگے خواہ تم نصیحت کرو یا نہ نصیحت کرو
تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِیْنَ ﴿١٣٦﴾ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿١٣٧﴾
ہمارے واسطے (سب) برابر ہے۔ (یہ ڈراوا) تو بس اگلے لوگوں کی عادت ہے۔ حالانکہ ہم پر
وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿١٣٨﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؕ اِنَّ فِیْ
عذاب (وغیرہ اب) کیا نہیں جائیگا۔ غرض ان لوگوں نے ہود کو جھٹلایا تو ہم نے بھی انکو ہلاک کر ڈالا۔
ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿١٣٩﴾ وَاِنَّ
بیشک اس واقعہ میں یقینی ایک بڑی عبرت ہے اور انمیں سے بہتیرے ایمان لانیوالے بھی نہ تھے۔ اور اس میں

حضرت ہود کا قصہ

[1] یہ لوگ تھے بڑے قوی، اور سنگ تراشی کے اعلیٰ استاد حتیٰ کہ پہاڑوں کو کاٹ کر قلعے اور مکانات بناتے گویا وہ ہمیشہ دُنیا ہی میں رہیں گے یہی اس زمانہ کا بھی دستور ہے کہ جب کوئی بڑا آدمی مرجاتا ہے تو اس کی یادگار یا اس کا پتھر کا بُت بنایا جاتا ہے، یا شاندار روضہ یا کوئی اور چیز بنائی جاتی ہے۔ گویا یہ لوگ "كل من عليها فان" کے مضبوط کلیہ کو توڑنا چاہتے ہیں۔ ساری دُنیا کے مالک بادشاہوں کا آج کوئی نام ونشان بھی نہیں جانتا لاکھوں روپیہ کی لاگت کے مزار اور گنبد اور مکانات موجود ہیں اور ڈھئے جاتے ہیں مگر انکے بنانے والوں کو کوئی نہیں جانتا۔ اہرام مصر ہی کو دیکھو کہ تمام عالم میں ویسی عمدہ عمارت پائی نہیں جاتی اور باوجودیکہ اس پر کچھ لکھا ہوا بھی ہے مگر اصل بانی کی حالت کچھ تحقیق نہیں رہے نام اللہ کا۔ یہی للمی خیال ہے اور دُنیا کی ہوس کی تو کوئی انتہا نہیں ١٢

رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٤٠﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٤١﴾

شک نہیں کہ تمہارا پروردگار یقیناً (سب پر) غالب اور بڑا مہربان ہے (اسی طرح قوم) ثمود نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٤٢﴾ إِنِّي لَكُمْ

جب انکے بھائی صالحؑ نے ان سے کہا کہ تم (خدا سے) کیوں نہیں ڈرتے۔ میں تو یقیناً تمہارا

رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٤٣﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٤٤﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ

امانتدار پیغمبر ہوں۔ تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تو تم سے اس

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٤٥﴾

(تبلیغ رسالت) پر کچھ مزدوری بھی نہیں مانگتا میری مزدوری تو بس ساری خدائی کے پالنے والے (خدا) پر ہے۔

أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هَاهُنَا آمِنِينَ ﴿١٤٦﴾ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿١٤٧﴾

کیا جو چیزیں یہاں (دُنیا میں موجود) ہیں باغ اور چشمے اور کھیتیاں کھجوریں کے درخت جن کی کلیاں

وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ﴿١٤٨﴾ وَتَنْحِتُونَ مِنَ

لطیف و نازک ہوتی ہیں۔ ان ہی میں تم لوگ اطمینان سے (ہمیشہ کے لیے) چھوڑ دیئے جاؤ گے۔ اور (اسی وجہ سے)

الْجِبَالِ بُيُوتًا فَارِهِينَ ﴿١٤٩﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٥٠﴾

پوری مہارت اور تکلیف کے ساتھ پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر گھر بناتے ہو، تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ﴿١٥١﴾ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي

اور زیادتی کرنے والوں کا کہنا نہ مانو جو زمین پر فساد پھیلایا کرتے ہیں اور (خرابیوں کی)

الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿١٥٢﴾ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ

اصلاح نہیں کرتے۔ وہ لوگ بولے کہ تم پر تو بس جادو کر دیا گیا ہے

الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٥٣﴾ مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا فَأْتِ بِآيَةٍ إِنْ

(کہ ایسی باتیں کرتے ہو) تم بھی تو آخر ہمارے ہی ایسے آدمی ہو پس اگر تم سچے ہو تو کوئی معجزہ

كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٥٤﴾ قَالَ هَٰذِهِ نَاقَةٌ لَهَا شِرْبٌ

ہمارے پاس لا (دکھاؤ) صالح نے کہا یہی اونٹنی معجزہ ہے ایک باری اسکے پانی [1] پینے

وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ﴿١٥٥﴾ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ

کی ہے۔ اور ایک مقررہ دن تمہارے پانی پینے کا ہے۔ اور اسکو کوئی تکلیف نہ پہنچانا ورنہ ایک بڑے

فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥٦﴾ فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا

سخت) روز کا عذاب تمہیں لے ڈالے گا۔ اس پر بھی ان لوگوں نے اسکے پاؤں [2] کاٹ

نَادِمِينَ ﴿١٥٧﴾ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ

ڈالے (اور اسکو مار ڈالا) پھر خود پشیمان ہوئے۔ پھر انہیں عذاب نے لے ڈالا۔ بیشک اس میں یقیناً

وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٥٨﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ

ایک بڑی عبرت ہے۔ اور ان میں کے بہتیرے ایمان لانیوالے بھی نہ تھے۔ اور اس میں تو شک



حضرت صالحؑ کا قصہ

[1] سب سے پہلا چشمہ جو دُنیا میں زمین پر جاری ہوا۔ وہ یہی تھا۔ جو حضرت صالحؑ کے واسطے نکلا، اور اسی چشمہ میں ناقہ اور قوم صالح کے پانی پینے کی باری مقرر ہوتی تھی۔ ۱۲

[2] پاؤں کے پیچھے ایڑی کے قریب جو پٹھے تنے ہوتے ہیں ان کے کاٹ دینے کا نام کونچیں کاٹنا ہے۔ اور اسی کو عربی میں عقر کہتے ہیں اس کے کاٹنے سے جانور چلنے پھرنے سے مجبور ہو جاتا ہے۔ اور پڑے پڑے مر جاتا ہے۔ مگر میں نے حاصل معنی کا ترجمہ کیا ہے۔ ۱۲

الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۵۹﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۶۰﴾ إِذْ

ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار (سب پر) غالب (اور) بڑا مہربان ہے۔ (اسی طرح) لوط کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔

قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۶۱﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ

جب انکے بھائی لوط نے ان سے کہا کہ تم (خدا سے) کیوں نہیں ڈرتے۔ میں تو یقیناً تمہارا امانتدار پیغمبر

أَمِينٌ ﴿۱۶۲﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ

ہوں۔ تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تو تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر کچھ

مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۶۴﴾ أَتَأْتُونَ

مزدوری بھی نہیں مانگتا۔ میری مزدوری تو بس ساری خدائی کے پالنے والے (خدا) پر ہے۔ کیا تم لوگ (شہوت

الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿۱۶۵﴾ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ

پرستی کے لیے) سارے جہان کے لوگوں میں مردوں ہی کے پاس جاتے ہو اور تمہارے واسطے جو بیبیاں

رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ﴿۱۶۶﴾

تمہارے پروردگار نے پیدا کی ہیں انھیں چھوڑے دیتے ہو (یہ کچھ نہیں) بلکہ تم لوگ حد سے گزر جانے والے آدمی ہو۔

قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿۱۶۷﴾

ان لوگوں نے کہا۔ اے لوط اگر تم باز نہ آؤگے تو تم ضرور نکال باہر کر دیئے جاؤگے۔ لوطؑ نے کہا

قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِينَ ﴿۱۶۸﴾ رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي

میں یقیناً تمہاری (ناشائستہ) حرکت سے بیزار ہوں۔ (اور دعا کی) پروردگارا جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں اس

مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿۱۶۹﴾ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿۱۷۰﴾ إِلَّا

سے مجھے اور میرے لڑکے بالوں کو نجات دے۔ تو ہم نے انکو اور انکے سب لڑکے بالوں کو نجات دی۔ مگر

عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿۱۷۱﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿۱۷۲﴾ وَ

(لوطؑ کی) بوڑھی عورت کہ وہ پیچھے رہ گئی (اور ہلاک ہوئی) پھر ہمنے ان لوگوں کو ہلاک کر ڈالا۔ اور ان پر

أَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿۱۷۳﴾ إِنَّ

ہم نے (پتھروں کا) مینہ برسایا۔ تو جن لوگوں کو (عذاب خدا سے) ڈرایا گیا تھا ان پر کیا بری بارش ہوئی۔

فِي ذَلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۷۴﴾ وَ

بے شک اس واقعہ میں بھی ایک بڑی عبرت ہے اور انمیں کے بہتیرے ایمان لانیوالے ہی نہ تھے۔ اور

إِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۷۵﴾ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ

اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار یقیناً (سب پر) غالب اور بڑا مہربان ہے۔ اسی طرح جنگل کے رہنے

الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۷۶﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۷۷﴾ إِنِّي لَكُمْ

والوں نے (میرے) پیغمبروں کو جھٹلایا۔ جب شعیب[ل] نے ان سے کہا کہ تم (خدا سے) کیوں نہیں ڈرتے

رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۷۸﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۷۹﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ

میں تو بلاشبہ تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں۔ تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تو تم سے اس

ل حضرت شعیبؑ ان کے خاندان کے نہ تھے۔ اسی وجہ سے اور پیغمبروں کی طرح آپ کو جنگل والوں کا بھائی کہہ کر نہیں فرمایا ہاں آپ مدین والوں کے ہم خاندان تھے اسی وجہ سے خدا نے دوسری جگہ فرمایا ہے۔ والی مدین اخاھم شعیبا - ۱۲

حضرت شعیبؑ کا قصہ

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ ١٨٠

(تبلیغ رسالت) پر تم سے کچھ مزدوری بھی نہیں مانگتا میری مزدوری تو بس ساری خدائی کے پالنے والے (خدا) کے ذمہ ہے۔

اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ۞ ١٨١ وَزِنُوْا

تم (جب کوئی چیز ناپ کر دو تو) پورا پیمانہ دیا کرو اور نقصان (کم دینے والے) نہ بنو۔ اور تم (جب تولو تو)

بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۞ ١٨٢ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ

ٹھیک ترازو سے (ڈنڈی سیدھی رکھ کر) تولو اور لوگوں کو ان کی چیزیں (جو خریدیں) کم نہ دیا کرو

وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۞ ١٨٣ وَاتَّقُوا الَّذِىْ

اور روئے زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ اور اس (خدا) سے ڈرو جس نے

خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ۞ ١٨٤ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ

تمہیں اور اگلی خلقت کو پیدا کیا۔ وہ لوگ کہنے لگے تم پر تو بس جادو

الْمُسَحَّرِيْنَ ۞ ١٨٥ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ

کر دیا گیا ہے۔ (کہ ایسی باتیں کرتے ہو) اور تم تو ہمارے ہی ایسے ایک آدمی ہو اور ہم لوگ تو تم

لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۞ ١٨٦ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ

کو جھوٹا ہی سمجھتے ہیں۔ تو اگر تم سچے ہو تو ہم پر آسمان کا ایک

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۞ ١٨٧ قَالَ رَبِّىْٓ اَعْلَمُ بِمَا

ٹکڑا گرا دو۔ شعیبؑ نے کہا جو کچھ تم لوگ کرتے ہو میرا

تَعْمَلُوْنَ ۞ ١٨٨ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ

پروردگار خوب جانتا ہے۔ غرض ان لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا تو انہیں سائبان لے (ابر) کے عذاب نے

اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۞ ١٨٩ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ

لے ڈالا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ (بھی) ایک بڑے (سخت) دن کا عذاب تھا۔ اس میں بھی شک نہیں کہ اسمیں

مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۞ ١٩٠ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ

(سمجھداروں کے لیے) ایک بڑی عبرت ہے اور انہیں کے بہتیرے ایمان لانیوالے ہی نہ تھے۔ اور بیشک تمہارا پروردگار یقیناً

الرَّحِيْمُ ۞ ١٩١ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ ١٩٢ نَزَلَ بِهِ

(سب پر) غالب (اور) بڑا مہربان ہے۔ اور (اے رسولؐ) بیشک یہ (قرآن) ساری خدائی کے پالنے والے (خدا) کا اتارا

الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۞ ١٩٣ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۞ ١٩٤

ہوا ہے جسے روح الامین (جبرئیل) صاف عربی زبان میں لے کر تمہارے دل پر نازل ہوئے ہیں تاکہ تم بھی (اور

بِلِسَانٍ عَرَبِىٍّ مُّبِيْنٍ ۞ ١٩٥ وَاِنَّهٗ لَفِىْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ۞ ١٩٦

پیغمبروں کی طرح لوگوں کو عذاب خدا سے ڈراؤ۔ اور بیشک اسکی خبر اگلے پیغمبروں کی کتابوں میں (بھی موجود) ہے۔

اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِىْٓ

کیا انکے لیے یہ کوئی (کافی) نشانی نہیں ہے کہ اس کو علماء



لے سائبان کی طرح بادل ان پر چھا گیا۔ اور پھر اس میں سے آگ اور بجلی نکلی اور اس نے سب کو جلا کر خاک کر دیا۔ ١٢

قرآن کی حقیقت

اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۹۷﴾ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿۱۹۸﴾

لے بنی اسرائیل جانتے ہیں۔ اور اگر ہم اس قرآن کو کسی دوسری زبان والے پر نازل کرتے۔ اور وہ

فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ

ان عربوں کے سامنے اسکو پڑھتا تو بھی یہ لوگ اس پر ایمان لانے والے نہ تھے۔ اسی طرح ہم نے (گویا خود)

فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۰۰﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا

اس انکار کو گنہگاروں کے دلوں میں راہ دی۔ کہ یہ لوگ جب تک دردناک عذاب کو نہ دیکھ لیں گے

الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۲۰۱﴾ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾

اس پر ایمان نہ لائیں گے۔ کہ وہ یکایک اس حالت میں ان پر آپڑے گا کہ انہیں خبر بھی نہ ہوگی۔

فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۲۰۴﴾

(مگر جب عذاب نازل ہوگا) تو وہ لوگ کہیں گے کہ (اس وقت کچھ) مہلت مل سکتی ہے۔

اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا

تو کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کی جلدی کر رہے ہیں۔ تو کیا تم نے غور کیا کہ اگر ہم انکو سالہا سال چین کرنے دیں

يُوْعَدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿۲۰۷﴾ وَمَآ

اسکے بعد جس (عذاب) کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے انکے پاس آپہنچے تو جن چیزوں سے یہ لوگ چین کیا کرتے تھے کچھ

اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿۲۰۸﴾ ذِكْرٰى

بھی کام نہ آئے گی۔ اور ہم نے کسی بستی کو بغیر اسکے ہلاک نہیں کیا کہ اسکے سمجھانے کو (پہلے سے) ڈرانے والے (پیغمبر بھیج

وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۰۹﴾ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۱۰﴾

دیئے) تھے اور ہم ظالم نہیں ہیں۔ اور اس قرآن کو شیاطین لے کر نہیں نازل ہوئے۔

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۲۱۱﴾ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ

اور یہ کام نہ تو ان کے لیے مناسب تھا اور نہ وہ کر سکتے تھے۔ بلکہ وہ تو (وحی کے) سننے سے

لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿۲۱۲﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ

محروم ہیں۔ تو (اے رسولؐ) تم خدا کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہ کرو ورنہ تم بھی مبتلائے

الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿۲۱۳﴾ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿۲۱۴﴾ وَ

عذاب کیے جاؤ گے۔ اور (اے رسولؐ) تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو (عذاب خدا سے)[2] ڈراؤ۔ اور جو

اخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۱۵﴾

مومنین تمہارے پیرو ہو گئے ہیں ان کے سامنے اپنا بازو جھکاؤ (تواضع کرو) پس اگر لوگ تمہاری نافرمانی کریں۔

فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ وَتَوَكَّلْ

تو تم (صاف صاف) کہہ دو کہ میں تمہارے کرتوتوں سے بری الذمہ ہوں۔ اور تم اس (خدا) پر

عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۲۱۷﴾ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۲۱۸﴾

جو سب پر غالب (اور) بڑا مہربان ہے۔ بھروسہ رکھو جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم (نماز تہجد میں) کھڑے ہوتے ہو اور



۹ ع

## حضرت رسولؐ کی فہمائش

لے یہ عبد اللہ بن سلام وغیرہ ہیں کہ آپ کے اوصاف توریت وغیرہ میں دیکھ کر مسلمان ہو گئے تھے حضرت ابن عباسؓ نے اس آیت کے نزول کا یہ سبب بیان کیا ہے کہ مشرکین مکہ نے مدینہ کے یہودیوں سے پچھوا بھیجا تھا کہ محمدؐ نے نبوۃ کا دعوے کیا ہے۔ ان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم نے ان کے اوصاف توریت میں پڑھے ہیں اور یہی ان کے پیغمبر ہونے کا زمانہ ہے ۱۲

ٹے صاحب تفسیر معالم التنزیل نے اس آیت کی شان نزول میں یہ روایت ابن عباسؓ سے ذکر کی ہے۔ وہ کہتے ہیں مجھ سے حضرت علیؑ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت نے مجھ سے فرمایا خدا کا ایسا حکم ہے مگر چونکہ میں جانتا تھا کہ ان لوگوں کو اس حکم کے سنانے سے رنج کے سوا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اس وجہ سے میں ساکت تھا مگر پھر دوبارہ با عتاب حکم آیا ہے۔ اب کوئی چارہ نہیں تو تم کچھ روٹی بکرے کی ایک ران اور تھوڑے دودھ کا سامان کر رکھو۔ جب شام ہوئی تو آپ نے قریش میں عباس، حمزہ، ابولہب، ابوطالب ایسے چالیس آدمیوں کو بلا بھیجا۔ اور وہ کھانا ان کے سامنے رکھا گیا۔ آپ نے پہلے اپنا ہاتھ لگا دیا۔ اس کے بعد ان سے کھانے کو فرمایا سب کے سب کھا کر سیر ہو گئے۔ حالانکہ وہ کھانا بظاہر ایک آدمی سے زیادہ کے کھانے کا نہ تھا۔ اب آپ نے چاہا کہ کچھ بات کریں کہ ابولہب مردود نے بات کاٹ کر کہا کہ تمہارے صاحب نے بڑا سخت جادو کیا ہے۔ یہ سننا تھا کہ سب کے سب چل دیئے۔ دوسرے دن پھر حضرتؐ نے اسی سامان کا حکم دیا، اور کھانے کے بعد آپ نے فرمایا اے فرزندان عبد مناف میں تمہارے پاس دنیا و آخرت کی نیکی لے کر آیا ہوں اور ایسی اچھی خبر لایا ہوں کہ اس کے قبل کوئی تمہارے پاس نہیں لایا۔ اور مجھے خدا نے تمہیں اس کی طرف دعوت کا حکم دیا تو تم میں سے کون ایسا ہے جو میرا وزیر بنے اور میرے کام میں میری مدد

باقی صفحہ ۴۵۰ پر

وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿۲۱۹﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۲۰﴾

سجدہ کرنیوالوں کی (جماعت) میں تمہارا پھرنا (اٹھنا بیٹھنا سجدہ رکوع وغیرہ سب) دیکھتا ہے۔ بیشک وہ بڑا سننے

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۲۱﴾ تَنَزَّلُ

والا واقفکار ہے۔ کیا میں لے تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کن لوگوں پر نازل ہوا کرتے ہیں۔ (لوسنو) یہ لوگ ہر

عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۲۲﴾ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ

جھوٹے بدکردار پر نازل ہوا کرتے ہیں۔ جو (فرشتوں کی باتوں پر) کان لگائے رہتے ہیں (کہ کچھ سن پائیں)

كٰذِبُوْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ

حالانکہ ان میں کے اکثر تو (بالکل) جھوٹے ہیں۔ اور شاعروں کی پیروی تو گمراہ لوگ کیا کرتے ہیں ٢ے کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہ

فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا

لوگ جنگل جنگل سرگرداں مارے پھرتے ہیں۔ اور یہ لوگ ایسی باتیں کہتے ہیں جو کبھی

يَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ

کرتے نہیں مگر (ہاں) جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے اور کثرت سے خدا

ذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا وَ

کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ اور جب ان پر ظلم کیا جا چکا۔ اس کے بعد انہوں نے بدلہ لیا۔ اور جن لوگوں نے

سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾

ظلم کیا ہے انہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائیگا کہ وہ کس جگہ لوٹائے جائیں گے۔

## اٰيَاتُهَا ۹۳ (۲۷) سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ (۴۸) رُكُوْعَاتُهَا ۷

اس کی ترانوے آیتیں ہیں سورۃ ٣ے نمل مکہ میں نازل ہوا اور سات رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

طٰسٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾ هُدًى وَّ

طٰسٓ یہ قرآن اور واضح و روشن کتاب کی آیتیں ہیں۔ (یہ) ان ایمانداروں کے لیے

بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ

(از سرتاپا) ہدایت اور (جنت کی) خوشخبری ہے۔ جو نماز کو پابندی سے ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیا کرتے

يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ

ہیں۔ اور یہی لوگ آخرت (قیامت) کا بھی یقین رکھتے ہیں۔ اس میں شک

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ

نہیں کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے (گویا) ہمنے خود انکی کارستانیوں کو (انکی نظر میں) اچھا کر

يَعْمَهُوْنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ

دکھایا ہے۔ تو یہ لوگ بھٹکے پھرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنکے لیے (قیامت میں) بُرا عذاب ہے۔ اور یہی لوگ



لے مشرکین مکہ حضرت پر یہ بھی الزام لگاتے تھے کہ شیطان انکے تابع ہے۔ اور انھیں غیب کی خبریں بتایا کرتا ہے۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی مطلب یہ ہے کہ جن کو شیطان تعلیم دیتا ہے۔ وہ تو جھوٹ سچ الکل پچو کی باتیں کیا کرتے ہیں۔ اور رسولؐ تو سچ کے سوا بولتا ہی نہیں۔ ۱۲

٢ے اس سے مراد وہی شعراء ہیں، جو مخرب الاخلاق باتیں نظم کرتے ہیں اور بیہودہ خیالات پھیلاتے ہیں ورنہ حکیمانہ خیالات کا نظم کرنا حمد و نعت و مدح آئمہ میں شعر کہنا تو نہایت ممدوح اور موجب ثواب ہے۔ ۱۲

٣ے اس سورۃ میں قرآن کی حقیقت، مومنین کی مدح، کفار کی مذمت حضرت موسیٰؑ کا تذکرہ، حضرت داؤدؑ و سلیمانؑ کا قصہ، چیونٹی کی کہانی، بلقیس کا افسانہ حضرت صالحؑ کا ذکر، حضرت لوطؑ کی حکایت، خدا کی قدرت، قرآن کا آسمانی کتاب ہونا، حضرت کی رسالت اور خدا کی عبادت وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

بقیہ صـ ۴۴۹

کرے تاکہ وہ میرا بھائی میرا وصی اور میرا خلیفہ تمہارے درمیان ہو کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ مگر حضرت علیؑ نے عرض کی "میں یا رسول اللہ" اسی طرح حضرت نے تین مرتبہ فرمایا۔ اور بجز حضرت علیؑ کسی نے جواب نہ دیا تب آپ نے فرمایا تو ہی میرا وزیر میرا وصی میرا بھائی میرا خلیفہ ہے۔ اور یہ روایت باختلاف الفاظ تفسیر درمنثور مسند احمد بن حنبل ریاض النضرہ وغیرہ کتب اہل سنت میں بھی مذکور ہے ۱۲۔

شعراء کی مذمت

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ

فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ
آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں۔ اور (اے رسولؐ) تم کو تو قرآن ایک بڑے
مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ۝ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖۤ اِنِّيْۤ
دانشمند حکیم کی بارگاہ سے عطا کیا جاتا ہے۔ (وہ واقعہ یاد دلاؤ) جب موسیٰؑ نے اپنے لڑکے بالوں
اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ
سے کہا کہ میں نے (اپنی بائیں طرف) آگ دیکھی ہے (اگر ذرا ٹھہرو تو) میں وہاں سے (رستے کی)
قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ
خبر لاؤں یا تمہیں ایک سلگتا ہوا آگ کا انگارا لا دوں۔ تاکہ تم تاپو۔ غرض جب موسیٰؑ اس آگ کے پاس آئے
بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ
تو ان کو آواز آئی کہ مبارک ہے۔ وہ جو آگ میں (تجلی دکھاتا) ہے اور جو اس کے گرد ہے۔ اور وہ خدا جو
الْعٰلَمِيْنَ ۝ يٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَ
سارے جہان کا پالنے والا ہے۔ (ہر عیب سے) پاک و پاکیزہ ہے۔ اے موسیٰ اس میں شک نہیں کہ میں زبردست حکمت والا خدا
اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا
ہوں اور (ہاں) اپنی چھڑی تو (زمین پر) ڈال دو تو جب موسیٰؑ نے اسکو دیکھا کہ وہ اس طرح لہرا رہی ہے گویا وہ زندہ
وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ
اژدہا ہے تو پیچھے پاؤں بھاگ چلے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا (ہم نے کہا) اے موسیٰ ڈرو نہیں ہمارے پاس تو
الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ
پیغمبر لوگ ڈرا نہیں کرتے[1] (مطمئن ہو جاتے ہیں) مگر جو شخص گناہ کرے پھر گناہ کے بعد اسے نیکی (توبہ) سے بدل
سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ
دے تو البتہ میں بڑا بخشنے والا مہربان ہوں۔ (ہاں) اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں تو ڈالو کہ وہ
تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ
سفید براق ہو کر بے عیب نکل آئے گا۔ (یہ دو معجزے) منجملہ نو معجزات کے ہیں (جو تم کو ملیں گے تم) فرعون اور
وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ
اسکی قوم کے پاس (جاؤ) کیونکہ وہ بدکار لوگ ہیں۔ تو جب ان کے پاس ہمارے آنکھیں کھول دینے
اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَجَحَدُوْا بِهَا
والے معجزات آئے تو کہنے لگے یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔ اور باوجودیکہ ان کے دل کو
وَاسْتَيْقَنَتْهَاۤ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ
ان معجزات کا یقین تھا۔ مگر پھر بھی ان لوگوں نے سرکشی اور تکبر سے انکو نہ مانا تو (اے رسولؐ) دیکھو کہ (آخر)
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَ
مفسدوں کا انجام کیا ہوا۔ اور اس میں شک نہیں کہ ہم نے داؤدؑ اور سلیمانؑ کو علم

[1] انبیاء ابتدائے عمر سے آخر تک معصوم ہوتے ہیں۔ کوئی گناہ ان سے عمداً یا سہواً صغیرہ یا کبیرہ سرزد نہیں ہوتا۔ ہاں بعض پیغمبروں سے ترک اولیٰ ضرور ہوا ہے۔ جسے گناہ تو کیا مکروہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ اور توبہ و استغفار نبوت اور عبودیت کی شان ہے۔ جنکے رتبہ ہیں سوا انکو سوا مشکل ہے۔ ۱۲

سُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى
عطا کیا اور دونوں نے (خوش ہو کر) کہا خدا کا شکر ہے جس نے ہم کو اپنے بہتیرے ایماندار بندوں پر
كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٥ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ
فضیلت دی۔ اور (علم و حکمت جائداد منقولہ غیر منقولہ سب میں) سلیمانؑ داؤد کے وارث ١ ہوئے
وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا
اور کہا لوگو ہم کو (خدا کے فضل سے) پرندوں کی بولی بھی سکھائی گئی ہے اور ہمیں (دنیا کی) ہر چیز عطا
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ۝١٦ وَحُشِرَ
کی گئی ہے اس میں شک نہیں کہ یہ یقینی (خدا کا) صریحی فضل و کرم ہے۔ اور سلیمانؑ کے
لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ
سامنے انکے لشکر ٢ جنات اور آدمی اور پرند سب جمع کیے جاتے (تو وہ سب کے سب (مثل مثل) کھڑے
يُوْزَعُوْنَ ۝١٧ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ
کیے جاتے تھے۔ (غرض اس طرح لشکر چلتا) یہاں تک کہ جب (ایک دن) چیونٹیوں کے میدان میں آ نکلے
نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ
تو ایک چیونٹی بولی ٣ اے چیونٹیو اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمانؑ اور ان کا
سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝١٨ فَتَبَسَّمَ
لشکر تمہیں روند ڈالے اور انہیں اس کی خبر بھی نہ ہو۔ تو سلیمان اسکی اس بات پر
ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ
مسکرا کر ہنس پڑے اور عرض کی پروردگارا مجھے توفیق عطا فرما کہ جیسی جیسی نعمتیں تو نے مجھ پر اور میرے
نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ
والدین پر نازل فرمائی ہیں میں (انکا) شکریہ ادا کروں۔ اور میں ایسے نیک کام کروں جسے تو پسند فرمائے
صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ۝١٩
اور تو اپنی خاص مہربانی سے مجھے اپنے نیکوکار بندوں میں داخل فرما۔
وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ ۡ ۖ اَمْ
اور سلیمانؑ نے پرندوں (کے لشکر) کی حاضری لی تو کہنے لگے کہ کیا بات ہے کہ میں ہُدہُد کو (اس کی
كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ۝٢٠ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ
جگہ پر) نہیں دیکھتا یا (واقع میں) وہ کہیں غائب ہے۔ (اگر ایسا ہے تو) میں اسے سخت سے سخت
لَاَاذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝٢١ فَمَكَثَ غَيْرَ
سزا دونگا یا (نہیں تو) اسے ذبح ہی کر ڈالوں گا یا وہ (اپنی بے گناہی کی) کوئی صاف دلیل میرے پاس
بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ
پیش کرے۔ غرض سلیمان نے تھوڑی ہی دیر توقف کیا تھا کہ ہُدہُد آ گیا۔ تو اس نے عرض کی مجھے وہ بات

## حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کا تذکرہ

١ حضرت داؤدؑ کے انیس ١٩ بیٹے تھے اور ان میں سے ہر ایک تخت و سلطنت کا دعویدار تھا۔ آخر جب حضرت داؤدؑ کی وفات کا زمانہ قریب آیا تو ایک نامہ سربمہر حضرت داؤدؑ کے پاس آسمان سے نازل ہوا جس میں چند سوالات تھے۔ اور حکم یہ تھا کہ جو انکا جواب دے وہی تمہارا جانشین ہوگا۔ غرض تمام ارکین سلطنت و امراء شہر جمع ہوئے، اور سب بیٹوں سے وہ سوالات کیے گئے۔ اور حضرت سلیمانؑ کے سوا کوئی جواب نہ دے سکا۔ آخر سب لوگ آپ کی فضیلت کے مقر ہوئے اور آپ ہی جانشین و بادشاہ قرار پائے اور دوسرے روز حضرت داؤدؑ نے انتقال فرمایا اور حضرت سلیمانؑ نے سات سو برس چھ مہینے سلطنت کی ١٢

٢ حضرت سلیمانؑ کے لشکر کی تعداد تو معلوم نہیں مگر ایک روایت میں اتنا دیکھا گیا ہے کہ آپ کا لشکر سو کوس میں رہتا تھا پچیس کوس میں آدمی پچیس کوس میں جنات پچیس کوس میں پرند پچیس کوس میں چوپائے جل جلالہ ١٢

٣ یہ خیال کہ چیونٹی کی آواز ہی نہیں ہوتی۔ پھر بولنا کیسا محض لغو ہے۔ کیونکہ ہمارا کسی آواز کو نہ سننا۔ اس کے نہ ہونے کی ہرگز دلیل نہیں ہو سکتی۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ اس کی ایسی خفیف آواز ہوتی ہو جس کی ہوا کا تموج ہمارے کان تک نہ پہنچتا ہو اس کے علاوہ جب خدا درخت سے آواز کو پیدا کرتا ہے تو چیونٹی سے جو جاندار چیز ہے آواز کا پیدا کرنا کیا دشوار ہے۔ پھر سرسید کا کہنا کہ چیونٹی سے شہزادی مراد ہے کس قدر عقل و قیاس سے دور اور خواہ مخواہ کی تاویل ہے۔ افسوس انہوں نے اتنا بھی خیال نہ کیا کہ اس آواز پر حضرت سلیمانؑ کا ہنسنا جو تعجب کی وجہ سے فطرتاً ہوا کرتا ہے۔ اگر شہزادی بولتی تو بے محل تھا۔ کیونکہ شہزادی کا بولنا تعجب خیز بات نہیں۔ اور پھر آپکا شکر کرنا اور اس تاویل کے زیادہ خلاف ہے۔ ١٢

سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿٢٢﴾ اِنِّىْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَ
معلوم ہوئی جو اب تک حضور کو بھی معلوم نہیں ہے۔ اور میں آپکے پاس شہر سبا سے ایک تحقیقی خبر لے کر آیا ہوں میں
اُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَجَدْتُّهَا
نے ایک عورت کو دیکھا جو وہاں کے لوگوں پر سلطنت کرتی ہے اور اسے (دُنیا کی) ہر چیز عطا کی گئی ہے اور اسکا
وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ
ایک بہت بڑا تخت ہے میں نے خود ملکہ کو اور اسکی قوم کو دیکھا کہ وہ لوگ خدا کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ کرتے
الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا
ہیں اور شیطان نے انکی کرتوتوں کو (انکی نظر میں) اچھا کر دکھایا ہے۔ اور ان کو راہ راست سے روک رکھا ہے۔
يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِىْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ
تو انہیں (اتنی سی بات بھی) نہیں سوجھتی کہ وہ لوگ خدا ہی کا سجدہ کیوں نہیں کرتے جو آسمان اور زمین
فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا
کی پوشیدہ باتوں کو ظاہر کر دیتا ہے اور تم لوگ جو کچھ چھپا کر یا ظاہر کر کے کرتے ہو سب جانتا
تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٦﴾ السجدة
ہے۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی (اتنے) بڑے عرش کا مالک ہے۔
قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾
(غرض) سلیمان نے کہا ہم ابھی دیکھتے ہیں کہ تو نے سچ کہا یا تو جھوٹا ہے۔
اِذْهَبْ بِّكِتٰبِىْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ
(اچھا) ہمارا یہ خط لے کر جا اور اس کو ان لوگوں کے سامنے ڈال دے پھر ان کے پاس سے
مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّىْۤ اُلْقِىَ اِلَىَّ
ہٹ جا اور پھر دیکھتے رہنا کہ وہ لوگ آخر کیا جواب دیتے ہیں (غرض ہُدہُد نے خط ملکہ کے پاس پہنچا دیا) تو ملکہ بولی اے
كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ
(میرے دربار کے) سردارو یہ ایک واجب الاحترام خط میرے پاس ڈال دیا گیا ہے یہ سلیمان کی طرف سے ہے
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَىَّ وَاْتُوْنِىْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾
یہ (اسکا سرنامہ ہے) بسم اللہ الرحمن الرحیم (اور مضمون یہ ہے) کہ مجھ سے سرکشی نہ کرو اور میرے سامنے فرمانبردار بن کر حاضر ہو۔
قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِىْ فِىْۤ اَمْرِىْ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً
تب ملکہ (بلقیس) بولی اے میرے دربار کے سردارو تم میرے اس معاملہ میں مجھے رائے دو (کیونکہ میرا تو یہ قاعدہ
اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿٣٢﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا
ہے کہ جب تک تم لوگ میرے سامنے موجود نہ ہو (مشورہ نہ دے دو) میں کسی امر میں قطعی فیصلہ نہیں کیا کرتی۔ ان لوگوں
بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِىْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿٣٣﴾
نے عرض کی ہم بڑے زور آور اور بڑے لڑنے والے ہیں اور آئندہ ہر امر کا آپکو اختیار ہے تو جو آپ حکم دیں خود اچھی طرح (اس

بلقیس کا قصہ

لے یہ شہر سبا کی شہزادی تھیں، اور انہیں کا بلقیس نام تھا اور یہ شراحیل بن مالک بن ریان کی بیٹی تھیں۔۱۲

لے یہ تخت طول وعرض اور اونچائی میں تیس تیس گز تھا، اور چاندی سونے سے بنایا گیا تھا۔ جابجا قیمتی جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ اس کے اُوپر کے حصے میں سات خانے تھے جن میں بڑے بڑے موتی لٹکتے تھے۔ اس کے چاروں پائے یاقوت، زمرد پکھراج اور موتی کے تھے۔۱۲

لے اسی خط کی شان سے بلقیس نے سمجھا کہ یہ کسی عظیم الشان بادشاہ کا خط ہے کیونکہ اسکی عظمت اس سے ظاہر تھی کہ پرندے تک اس کے تابع فرمان ہیں اور اس سے اس کے دل پر رعب بیٹھ گیا۔۱۲

قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا

کے انجام پر) غور کرلیں۔ ملکہ نے کہا بادشاہوں کا قاعدہ ہے کہ جب کسی بستی میں (بزور فتح) داخل ہوتے ہیں تو اسکو

أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً ۖ وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ۝٣٤ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ

اُجاڑ دیتے ہیں اور وہاں کے معزز لوگوں کو ذلیل و رسوا کر دیتے ہیں اور یہ لوگ بھی ایسا ہی کرینگے۔ اور میں ان

إِلَيْهِم بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ ۝٣٥

کے پاس (ایلچیوں کی معرفت) کچھ تحفہ[1] بھیج کر دیکھتی ہوں کہ ایلچی لوگ کیا جواب لاتے ہیں۔ غرض جب

فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتَانِيَ

(بلقیس کا) ایلچی (تحفہ لے کر) سلیمان کے پاس آیا تو سلیمان نے کہا کہ تم لوگ مجھے مال کی مدد دیتے ہو تو

اللَّهُ خَيْرٌ مِّمَّا آتَاكُم بَلْ أَنتُم بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ۝٣٦

خدا نے جو (مال و دُنیا) مجھے عطا کیا ہے وہ (مال) اس سے جو تمہیں بخشا ہے کہیں بہتر ہے (میں تو نہیں) بلکہ

ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُم بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ لَهُم بِهَا وَ

تمہیں لوگ اپنے تحفے تحائف سے خوش ہوا کرو (پھر تحفہ لانیوالے سے کہا) تو انہی لوگوں کے پاس جا۔ ہم ان پر یقیناً

لَنُخْرِجَنَّهُم مِّنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ ۝٣٧ قَالَ يَا أَيُّهَا

ایسے لشکر سے ان پر چڑھائی کریں گے جسکا اس سے مقابلہ نہ ہو سکے گا۔ اور ہم ضرور انہیں وہاں سے ذلیل و خوار

الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي

کر کے نکال باہر کرینگے۔ وہ رسوا[2] ہونگے۔ (جب وہ جا چکا) تو سلیمانؑ نے (اپنے اہل دربار سے) کہا اے میرے

مُسْلِمِينَ ۝٣٨ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ

دربار کے سردارو تم میں سے کون ایسا ہے کہ قبل اسکے کہ وہ لوگ میرے سامنے فرمانبردار بن کر آویں ملکہ کا تخت میرے پاس لے

بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ ۖ وَإِنِّي عَلَيْهِ

آئے (اس پر) جنوں میں سے ایک دیو بول اٹھا کہ قبل اسکے حضور (دربار برخاست کر کے) اپنی جگہ سے اٹھیں میں تخت

لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ۝٣٩ قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ

آپکے پاس لے آؤنگا اور میں یقیناً اسپر قابو رکھتا ہوں اور ذمہ دار ہوں (اس پر ابھی سلیمانؑ کچھ کہنے نہ پائے تھے کہ) وہ شخص[3]

الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ

(آصف بن برخیا) جسکے پاس کتاب (خدا) کا کسی قدر علم تھا بولا کہ میں آپکی پلک جھپکنے سے بھی پہلے تخت کو آپکے پاس

طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِندَهُ قَالَ هَٰذَا مِن

حاضر کیے دیتا ہوں (بس اتنے ہی میں وہ آ گیا) تو جب سلیمان نے اسے پاس موجود پایا تو کہنے لگے یہ تو محض میرے پروردگار

فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ ۖ وَمَن شَكَرَ

کا فضل و کرم ہے تاکہ وہ میرا امتحان لے کہ میں اسکا شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں۔ اور جو کوئی شکر کرتا ہے تو وہ اپنی ہی

فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ

بھلائی کے لیے شکر کرتا ہے اور جو شخص ناشکری کرتا ہے تو (یاد رکھے) میرا پروردگار یقیناً بے پروا



[1] اس تحفہ میں پانچسو غلام زنانہ لباس اور زیورات طلائی اور جواہرات سے آراستہ اور پانچسو لونڈیاں مردانہ لباس اور سنہری جڑاؤ زین کے گھوڑوں پر سوار سونے چاندی کی ایک ایک ہزار اینٹیں، ایک ہزار عربی گھوڑے جڑاؤ زین کے ساتھ ایک جڑاؤ تاج اور مشک وعنبر اور ناسفتہ موتیوں کے ڈبے تھے۔ کہ سب سامان منذر بن عمرو کے ساتھ روانہ کر دیا۔ اور امتحان یہ تھا کہ اگر دُنیاوی بادشاہ ہیں تو لے لیں گے ورنہ واپس کر دیں گے اور یہ بھی پہچان لیں گے کہ لونڈی کون ہے اور غلام کون اور ناسفتہ موتیوں میں سے ایسی چیز سے سُوراخ کراوینگے جو نہ آدمی ہو نہ جن۔ غرض جب ہُدہُد نے آکر خبر دی۔ تو آپ نے بھی اپنے دربار کی آراستگی کا حکم دیا اور یُوں مرتب ہُوا کہ سات کوس کے طولانی میدان میں سونے چاندی کی اینٹیں بچھیں اس پر موتی اور یاقوت کا جڑاؤ فرش بچھا تھا۔ دریائی گھوڑے مختلف رنگوں کے جڑاؤ زین سے سجے ہُوئے منگائے گئے جو منذر کے آنے کا دن تھا۔ اس دن بیچ میں تخت شاہی رکھا گیا۔ اس پر چار ہزار طلائی و نقرئی کرسیاں بچھائی گئیں، وزراء علماء ان پر بٹھائے گئے۔ سب سے آگے آدمیوں اس کے بعد دیوؤں پھر درندوں پھر چوپاؤں کے لشکر صف بستہ کھڑے ہُوئے۔ پھر پرندوں نے اپنے پروں کا سایہ کیا۔ غرض اس سامان سے حضرت سلیمانؑ جلوہ فرما ہوئے۔ جب منذر آیا تو یہ سامان دیکھ کر اپنے ہدیہ پر سخت نادم ہُوا۔ پھر آپ نے سب سوالوں کے جوابات دیئے۔ دیمک سے موتی میں سُوراخ کرایا۔ لونڈیوں غلاموں کو پہچانا۔ اور پھر سب ہدیے واپس کیے۔ ١٢

[2] غرض بلقیس نے اطاعت قبول کی اور اپنا قاصد روانہ کیا۔ اور خود بارہ ہزار امیروں اور پورے لشکر کے ساتھ روانہ ہُوئی۔ اور اپنے تخت کو سات کوٹھڑیوں کے اندر بند کیا اور ان پر نگہبان مقرر کر دیئے۔ ١٢

[3] یہ حضرت سلیمانؑ کے بھانجے وزیر خلیفہ اور ولی عہد آصف بن برخیا تھے جنہیں حضرت سلیمانؑ نے اسم اعظم تعلیم کیا تھا اور اسی کی بدولت طرفۃ العین میں بیٹھے بیٹھے سینکڑوں کوس سے تخت بلقیس کو منگوا دیا۔

كَرِيمٌ ۝٤٠ قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ

اور سخی ہے۔ (اسکے بعد) سلیمانؑ نے کہا کہ اسکے تخت میں (اسکی عقل کے امتحان کیلئے) تغیر تبدیل کردو تاکہ ہم دیکھیں کہ

تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ۝٤١ فَلَمَّا جَاءَتْ

پھر بھی سمجھ رکھتی ہے یا ان لوگوں میں ہے جو سمجھ نہیں رکھتے (چنانچہ ایسا ہی کیا گیا) پھر جب بلقیس (سلیمان کے پاس) آئی تو

قِيلَ أَهَٰكَذَا عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ ۚ وَأُوتِينَا

پوچھا گیا کہ تمہارا تخت بھی ایسا ہی ہے۔ وہ بولی گویا یہ وہی ہے۔ (پھر کہنے لگی) کہ ہمکو تو اس سے پہلے ہی

الْعِلْمَ مِن قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ۝٤٢ وَصَدَّهَا مَا

(آپ کی نبوت) معلوم ہو گئی تھی اور ہم تو آپکے فرمانبردار تھے ہی۔ اور خدا کے سوا جسے وہ پوجتی تھی سلیمانؑ

كَانَت تَّعْبُدُ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ إِنَّهَا كَانَتْ مِن قَوْمٍ

نے اس سے اس کو روک دیا۔ کیونکہ وہ کافر قوم کی تھی۔ اور آفتاب کو پوجتی تھی۔ پھر اس سے کہا گیا کہ آپ

كَافِرِينَ ۝٤٣ قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۖ فَلَمَّا رَأَتْهُ

اب محل میں چلیے تو جب اس نے محل (میں شیشے کے فرش) کو دیکھا تو اس کو گہرا پانی

حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَن سَاقَيْهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ

سمجھی (اور گزرنے کے لیے اس طرح اپنے پائنچے اٹھائے کر) اپنی لے دونوں پنڈلیاں کھول دیں۔

صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّن قَوَارِيرَ ۗ قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ

سلیمانؑ نے کہا (تم ڈرو نہیں) یہ (پانی نہیں ہے) محل ہے جو شیشوں سے منڈھا ہوا ہے (اس وقت متنبہ

ع نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝٤٤

ہوئی اور) عرض کی پروردگار میں نے (آفتاب کو پوجکر) یقیناً اپنے اوپر ظلم کیا اور اب میں سلیمانؑ کے ساتھ سارے جہان

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنِ اعْبُدُوا

کے پالنے والے پر ایمان لاتی ہوں ؁ اور ہم ہی نے قوم ثمود کے پاس ان کے بھائی صالحؑ کو پیغمبر بنا کر بھیجا کہ تم

اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ ۝٤٥ قَالَ يَا قَوْمِ لِمَ

لوگ خدا کی عبادت کرو تو وہ صالح کے آتے ہی (مومن و کافر) دو فریق بن کر باہم جھگڑنے لگے۔ صالح نے کہا اے

تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۖ لَوْلَا

میری قوم (آخر) تم لوگ بھلائی سے پہلے برائی کے واسطے کیوں جلدی کر رہے ہو۔ تم لوگ خدا کی بارگاہ

تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝٤٦ قَالُوا اطَّيَّرْنَا

میں توبہ استغفار کیوں نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ وہ لوگ بولے ہم نے تو تم سے

بِكَ وَبِمَن مَّعَكَ ۚ قَالَ طَائِرُكُمْ عِندَ اللَّهِ ۖ بَلْ أَنتُمْ

اور تمہارے ساتھیوں سے برا شگون پایا۔ صالح نے کہا تمہاری بدقسمتی خدا کے پاس ہے (یہ سب کچھ

قَوْمٌ تُفْتَنُونَ ۝٤٧ وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ

نہیں) بلکہ تم لوگوں کی آزمائش کی جا رہی ہیں اور شہر میں نو آدمی تھے جو ملک کے بانی فساد تھے اور اصلاح

---

ل یعنی اگر اس پر بھی وہ پہچان لے گی تو سمجھا جائیگا کہ عقل رکھتی ہے جس سے اس کے رو براہ ہونے کی امید کی جا سکتی ہے۔ ۱۲

ل چونکہ دیوؤں نے اس خیال سے کہ مبادا حضرت اس پر عاشق ہو جائیں یہ نکتہ چینی کی تھی کہ اس کے پاؤں گدھے کے سے ہیں۔ اور انگلیاں بھی ندارد ہیں۔ اس وجہ سے آپ نے نہایت عاقل و دانا پاکر اس کی پنڈلیوں کو دیکھنا چاہا اور ایک شیشے کا محل بنوایا، اور اسکا صحن بھی اور صحن میں شیشے کے نیچے پانی بھروا دیا اور اس میں مچھلیاں چھوڑ وا دیں اور اس پر ہوکر چلنے کا حکم دیا، وہ سمجھی کہ پانی ہے اور پائنچے اٹھائے اور آپ نے پنڈلیوں میں بال دیکھے تو جنوں کے مشورہ سے حمام بنا اور ہڑتال اور چونے سے نورہ کی ایجاد ہوئی۔ ۱۲

ل اس کے بعد حضرت سلیمانؑ نے ان سے نکاح کیا اور ان کو اپنے گھر واپس کیا اور ملک بھی بخش دیا اور ہر مہینہ میں خود بھی جایا کرتے تھے۔ اور ان سے کئی اولادیں بھی پیدا ہوئیں۔ ۱۲

حضرت صالحؑ کا قصہ

يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝۴۸ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا
(کی فکر) نہ کرتے تھے۔ ان لوگوں نے (آپس میں) کہا کہ باہم خدا کی قسم کھاتے جاؤ کہ ہم لوگ صالحؑ اور اس کے
بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا
لڑکے بالوں پر شب خون کریں اس کے بعد اس کے والی وارث سے کہہ دینگے کہ ہم لوگ
مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝۴۹ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّ
انکے گھر والوں کے ہلاک ہوتے وقت موجود ہی نہ تھے اور ہم لوگ تو یقیناً سچے ہیں۔ اور ان لوگوں نے ایک تدبیر کی اور
مَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۵۰ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
ہم نے بھی ایک تدبیر کی[1] اور (ہماری تدبیر کی) انکو خبر بھی نہ ہوئی۔ تو (اے رسولؐ) تم دیکھو ان کی تدبیر کا کیا
عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۵۱ فَتِلْكَ
(برا) انجام ہوا کہ ہم نے انکو اور ان کی ساری قوم کو ہلاک کر ڈالا۔ یہ بس ان کے گھر ہیں کہ انکی نافرمانیوں کی وجہ سے
بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ
خالی ویران پڑے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اس واقعہ میں واقف کار لوگوں کے لیے بڑی عبرت
يَّعْلَمُوْنَ ۝۵۲ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝۵۳
ہے۔ اور ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لانے تھے اور پرہیزگار تھے بچا لیا (اور اے رسولؐ)
وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ
لوطؑ کو (یاد کرو) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم دیکھ بھال کر (سمجھ بوجھ کر) ایسی بے حیائی
تُبْصِرُوْنَ ۝۵۴ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ
کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت سے مردوں کے پاس آتے ہو (یہ تم اچھا نہیں کرتے
کرتے ہو۔
دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝۵۵ فَمَا كَانَ
بلکہ تم لوگ بڑی جاہل قوم ہو۔ تو لوطؑ کی قوم کا اس کے سوا
جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ
کچھ جواب نہ تھا کہ وہ لوگ بول اٹھے کہ لوطؑ کے خاندان کو اپنی بستی (سدوم) سے نکال باہر کرو۔
قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝۵۶ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا
یہ لوگ بڑے پاک صاف بننا چاہتے ہیں۔ غرض ہم نے لوطؑ اور ان کے خاندان کو بچا لیا مگر ان
امْرَاَتَهٗ ؗ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝۵۷ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ
کی بیوی کو ہم نے اس کی تقدیر میں پیچھے رہ جانیوالوں میں لکھ دیا تھا۔ اور پھر تو ہم نے ان لوگوں پر (پتھر کا) مینہ
مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝۵۸ ع قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ
برسایا تو جو لوگ ڈرائے جا چکے تھے ان پر کیا برا مینہ برسا۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو (انکے ہلاک ہونے پر) خدا
عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۵۹
کا شکر اور اسکے برگزیدہ بندوں پر سلام۔ بھلا خدا بہتر ہے یا وہ چیز جسے یہ لوگ شریک خدا کہتے ہیں۔

قصہ حضرت لوطؑ

[1] حضرت صالحؑ نے پہاڑ کے ایک غار میں مسجد بنائی تھی اور شب و روز وہیں عبادت میں بسر کرتے، اور نو آدمیوں نے باہم مشورہ کیا کہ اب صالحؑ کے وعدۂ عذاب میں تین روز باقی ہیں۔ آؤ اس بلا کے نازل ہونے سے پہلے ہم لوگ صالحؑ ہی کا کام تمام کر دیں۔ یہ صلاح کر کے گھات میں جا بیٹھے۔ خدا کی شان فرشتوں نے سب کے سروں پر بڑے بڑے پتھر ڈال دیئے کہ سب کے سب دب کر مر گئے۔ ۱۲

# اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ

بھلا وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ اور تمہارے واسطے آسمان سے

مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ

پانی برسایا۔ پھر ہم ہی نے پانی سے دلچسپ وخوشنما باغ اگائے تمہارے تو یہ بس کی بات

مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ

نہ تھی کہ تم ان کے درختوں کو اگا سکتے۔ تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے۔

بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝٦٠ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ

(ہرگز نہیں) بلکہ یہ لوگ خود اپنے جی سے گھڑ کے بتوں کو) اس کے برابر بناتے ہیں۔ بھلا وہ کون ہے

قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ

جس نے زمین کو (لوگوں کے) ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور اس کے درمیان جابجا نہریں دوڑائیں اور اس

وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ

(کی مضبوطی) کے واسطے پہاڑ بنائے اور (میٹھے کھاری) دو دریاؤں کے درمیان حد فاصل بنایا۔ تو کیا خدا کے

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٦١ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ

ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) بلکہ ان میں کے اکثر (کچھ) جانتے ہی نہیں۔ بھلا وہ کون ہے کہ جب

اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْۗءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاۗءَ

مضطر اُسے پکارے تو دُعا قبول کرتا ہے اور مصیبت کو دُور کرتا ہے اور تم لوگوں کو زمین میں (اپنا)

الْاَرْضِ ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝٦٢

نائب بنایا ہے۔ تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں اس پر بھی تم لوگ بہت کم عبرت ونصیحت

اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ

حاصل کرتے ہو۔ بھلا وہ کون ہے جو تم لوگوں کو خشکی اور تری کی تاریکیوں میں راہ دکھاتا ہے۔

يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ

اور کون اپنی رحمت (بارش) کے آگے آگے ہواؤں کو خوشخبری دینے کے لیے (پیش خیمہ بنا کے) بھیجتا ہے۔

اللّٰهِ ۭ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٦٣ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا

کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) یہ لوگ جن چیزوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں خدا اس سے

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ

بالاتر ہے۔ بھلا وہ کون ہے جو خلقت کو نئے سرے سے پیدا کرتا ہے۔ پھر اُسے دوبارہ (مرنے کے بعد)

وَالْاَرْضِ ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ

پیدا کریگا۔ اور کون ہے جو تم لوگوں کو آسمان وزمین سے رزق دیتا ہے۔ تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٦٤ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي

ہے (ہرگز نہیں۔ اے رسولؐ تم (ان مشرکین سے) کہہ دو کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو (اے رسول ان سے)

**خدا کے کچھ آثارِ قدرت**

**غیب کا علم خدا ہی کو ہے**

ل ایک حدیث میں ہے کہ یہ آیت امام مہدی آخر الزمانؑ کے حق میں نازل ہوئی کہ جب وہ مضطر وبیچارہ مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھیں گے۔ اور خدا کو اپنی مدد کے لیے پکاریں گے تو خدا جواب دے دیگا۔ اور انکی پریشانی دُور کریگا۔ اور زمین میں ان کو اپنا نائب قرار دیگا۔ اور خلیفہ کے معنی جانشین کے لیے جائیں تو معنی یوں کیے جائیں گے۔ "اور تم لوگوں کو زمین میں (اگلوں کا) جانشین بنایا۔" واللہ اعلم

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَ مَا یَشْعُرُوْنَ

کہہ دو کہ جتنے لوگ آسمان اور زمین میں ہیں ان میں سے کوئی بھی غیب کی بات خدا

اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ۝۶۵ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ ۫ قف

کے سوا نہیں[1] جانتا اور وہ یہ بھی تو نہیں سمجھتے کہ قبر سے دوبارہ کب زندہ اُٹھا کھڑے کیے جائیں گے بلکہ[2]

بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ۝۶۶ ع

(اصل یہ ہے کہ) آخرت کے بارے میں انکے علم کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ بلکہ اس کی طرف سے شک میں پڑے ہیں بلکہ

وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّ اٰبَآؤُنَاۤ

(سچ یہ ہے کہ) اس سے یہ لوگ اندھے ہوئے ہیں۔ اور کفار کہنے لگے کہ کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا (سڑگل کر)

اَىِٕنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ۝۶۷ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَ

مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر نکالے جائیں گے۔ اس کا تو پہلے بھی ہم سے اور ہمارے باپ داداؤں سے وعدہ کیا گیا

اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝۶۸

تھا (کہاں کا اُٹھنا اور کیسی قیامت) یہ تو ہو نہ ہو اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں۔

قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ

(اے رسول) لوگوں سے کہہ دو کہ روئے زمین پر ذرا چل پھر کر تو دیکھو کہ گنہ گاروں کا انجام

عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ ۝۶۹ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ وَ لَا

کیا بُرا ہوا اور (اے رسول) تم ان کے حال پر کچھ افسوس نہ کرو اور

تَكُنْ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْكُرُوْنَ ۝۷۰ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى

جو چالیں یہ لوگ (تمہارے خلاف) چل رہے ہیں اس سے تنگدل نہ ہو۔ اور یہ (کفار مسلمانوں سے)

هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝۷۱ قُلْ عَسٰۤى اَنْ

پوچھتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (آخر) یہ (قیامت یا عذاب کا) وعدہ کب پورا ہو گا (اے رسول) تم کہہ دو کہ جس

یَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝۷۲ وَ

(عذاب) کی تم لوگ جلدی کر رہے ہو کیا عجب ہے اس میں سے کچھ قریب آ گیا ہو۔ اور

اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار لوگوں پر بڑا فضل و کرم کرنے والا ہے مگر

لَا یَشْكُرُوْنَ ۝۷۳ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَیَعْلَمُ مَا تُكِنُّ

بہتیرے لوگ (اسکا) شکر نہیں کرتے۔ اور اس میں بھی شک نہیں کہ جو باتیں ان کے دلوں میں

صُدُوْرُهُمْ وَ مَا یُعْلِنُوْنَ ۝۷۴ وَ مَا مِنْ غَآىِٕبَةٍ

پوشیدہ ہیں۔ اور جو کچھ یہ علانیہ کرتے ہیں تمہارا پروردگار یقینی جانتا ہے۔ اور آسمان اور زمین میں کوئی

فِی السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝۷۵

ایسی بات پوشیدہ نہیں جو واضح[3] و روشن کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھی) موجود نہ ہو۔

### قیامت ضرور ہوگی

[1] یہ بالکل سچ ہے کہ غیب کی باتیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا حتیٰ کہ پیغمبروں یا فرشتوں کو بھی ذاتی طور پر امورِ غیب کا علم نہیں مگر انبیاء اور انکے اوصیاء کو جو باتیں وحی یا الہام یا خواب یا صحیفہ یا اور کسی طریقہ سے تعلیم فرما دیتا ہے۔ اُن باتوں کو یہ لوگ ضرور جانتے ہیں۔ بلکہ ان حضرات کے واسطے سے خدا کے اور خاص بندوں کو بھی ایسی باتوں کا علم ہو جاتا ہے اور اس کے مؤیدِ انبیاء اوصیاء اور ان کے مخصوصین کے سینکڑوں واقعات گزر چکے ہیں۔ ۱۲

[2] بعض مفسرین نے بل کو ھل استفہامیہ منفیہ کے معنی میں لیا ہے اس صورت میں معنی یوں کیے جائیں گے: قیامت کے بارے میں ان کا علم کامل نہیں ہوا ہے۔ ۱۲ واللہ اعلم

### تفسیر کتاب مبین

[3] اردو محاورات میں کتاب مبین کا پورا ترجمہ کسی ایک دو لفظ میں ثبت دشوار ہے کہ میں نے اگرچہ واضح و روشن اسکا ترجمہ کیا ہے مگر اس کا دوسرا مطلب بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی موٹے جلی حرفوں میں لکھی ہوئی کتاب حالانکہ کتاب مبین سے وہ کتاب مراد ہے جس میں تمام واقعات جزئی و کلی نہایت تفصیل و شرح بسیط سے لکھے ہوئے ہوں اور اس سے لوح محفوظ مراد ہے خواہ اسے علم الٰہی سمجھو یا وہ تختی مانو جس میں تمام واقعات مندرج ہیں اور محفوظ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس میں کوئی تصرف نہیں کر سکتا۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ

اس میں بھی شک نہیں کہ یہ قرآن بنی اسرائیل پر ان کی اکثر باتوں کو جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں[1]

الَّذِیْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٧٦﴾ وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ

ظاہر کر دیتا ہے۔ اور اس میں بھی شک نہیں کہ یہ قرآن ایمانداروں کے واسطے از سرتا پا ہدایت و

لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِیْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ

رحمت ہے۔ (اے رسولؐ) بیشک تمہارا پروردگار اپنے حکم سے انکے آپس (کے جھگڑوں)

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٨﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ

کا فیصلہ کر دیگا اور وہ (سب پر) غالب اور واقفکار ہے۔ تو (اے رسولؐ) تم خدا پر بھروسہ رکھو

عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿٧٩﴾ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا

بیشک تم یقینی صریحی حق پر ہو۔ بے شک نہ تو تم مردوں کو[2] (اپنی بات) سنا سکتے ہو اور

تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٨٠﴾ وَ

نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہو (خاصکر) جب وہ پیٹھ پھیر کر جاگ کھڑے ہوں۔ اور نہ تم اندھوں کو

مَآ اَنْتَ بِهٰدِی الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ

ان کی گمراہی سے راہ پر لا سکتے ہو تم تو بس انہی لوگوں کو (اپنی بات) سنا سکتے ہو جو ہماری

اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾ وَاِذَا

آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ پھر وہی لوگ تو ماننے والے بھی ہیں۔ اور جب

وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ

ان لوگوں پر (قیامت کا) وعدہ پورا ہو گا تو ہم ان کے واسطے زمین سے ایک چلنے والا[3]

الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا

نکال کھڑا کریں گے۔ جو ان سے یہ باتیں کریگا۔ کہ (فلاں فلاں) لوگ ہماری آیتوں کا یقین

يُوْقِنُوْنَ ﴿٨٢﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ

نہیں رکھتے تھے۔ اور (اس دن کو یاد کرو) جسدن ہم ہر امت سے ایک ایسے گروہ[4] کو جو ہماری

يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿٨٣﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ

آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے (زندہ کرکے) جمع کرینگے پھر ان کی ٹولیاں علیحدہ علیحدہ کریں گے۔ یہانتک کہ جب وہ

قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِیْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا

سب (خدا کے سامنے) آئیں گے۔ اور خدا ان سے کہے گا کیا تم نے ہماری آیتوں کو بے اچھی طرح سمجھے بوجھے

ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا

جھٹلایا بھلا تم کیا کیا کرتے تھے۔ اور چونکہ یہ لوگ ظلم کیا کرتے تھے۔ ان پر (عذاب کا) وعدہ پورا

ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٨٥﴾ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا

ہو گیا۔ پھر یہ لوگ کچھ بول بھی تو نہ سکیں گے۔ کیا ان لوگوں نے یہ بھی نہ دیکھا کہ ہم نے رات کو

[1] جیسے قیامت کا جسمانی یا روحانی ہونا بہشت و دوزخ کے صفات حضرت عزیرؑ و عیسیٰؑ کے قصے وغیرہ ۱۲

[2] یہاں مُردوں، بہروں اور اندھوں سے کفار مُراد ہیں مطلب یہ ہے کہ جس طرح مُردے باتیں سُننے کی قابلیت نہیں رکھتے۔ اسی طرح یہ کافر بھی حق بات نہیں سُنتے۔ اور جس طرح اندھے دیکھ نہیں سکتے اسی طرح ان کفار کو راہِ حق دکھائی نہیں دیتی۔ ۱۲

[3] اسی مطلب کی آیت اس سے قبل گزر چکی جس کی فی الجملہ تصریح پارہ ۸ آیت ۱۵۵ میں گزر چکی ہے۔ خلاصہ دابۃ من الارض سے مُراد اس آیت میں بھی حضرت علیؑ ہیں جنکے ہاتھ میں حضرت موسیٰؑ کا عصا اور حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی ہو گی۔ ۱۲

[4] اس آیت سے رجعت کا ثبوت واضح طور پر نکلتا ہے۔ جس کا ذکر احادیث میں مجملاً یوں ہے کہ امام آخر الزمانؑ کے ظہور کے بعد قیامت کے قبل خدا کچھ لوگوں کو جو ان کے سچے دوست یا پکے دشمن تھے زندہ کرے گا۔ تاکہ وہ لوگ ثواب و عذاب اُخروی کے علاوہ اپنی اپنی کارگزاریوں یا کارستانیوں کا عوض دُنیا میں بھی دیکھ لیں۔ اور یہ مطلب اس آیت سے بالکل واضح ہے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے ہم ایک گروہ کو جمع کرینگے۔ اور یہ بات قیامت میں نہ ہو گی۔ بلکہ اس وقت تو تمام لوگ زندہ و جمع کیے جائیں گے۔ چنانچہ خداوند عالم دوسری جگہ قیامت کے بارے میں فرماتا ہے۔ "حشرناهم فلم نغادر منهم احدا" ہم ان سب کو جمع کریں گے۔ اور ان میں سے کسی ایک کو نہ چھوڑیں گے۔

رجعت کا ذکر

الَّيْلَ لِيَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

اس لیے بنایا کہ یہ لوگ اس میں چین کریں اور دن کو روشن (بنایا) تاکہ دیکھے بھال کریں) بیشک اس میں ایمان لانیوالوں

لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ وَيَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ

کے لیے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور (اس دن کو یاد کرو) جس دن صور پھونکا جائیگا تو جتنے لوگ

فَفَزِعَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا

آسمانوں میں ہیں اور جتنے لوگ زمین میں ہیں (غرض سب کے سب) دہل جائیں گے مگر جس شخص کو خدا چاہے (وہ

مَن شَاءَ اللَّهُ ۚ وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ ۝ وَتَرَى

البتہ مطمئن رہے گا) اور سب لوگ اسکی بارگاہ میں ذلت و عاجزی کی حالت میں حاضر ہونگے۔ اور تم پہاڑوں کو دیکھ کر

الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۚ

انہیں مضبوط جمے ہوئے سمجھتے ہو[1] حالانکہ یہ (قیامت کے دن) بادل کی طرح اُڑے اُڑے پھریں گے۔

صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا

(یہ بھی) خدا کی کاریگری ہے کہ جس نے ہر چیز کو خوب مضبوط بنایا ہے بیشک جو کچھ تم لوگ کرتے ہو اس

تَفْعَلُونَ ۝ مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا

سے وہ خوب واقف ہے۔ جو شخص نیک کام کریگا۔ اس کے لیے اسکی جزا کہیں اس سے بہتر ہے۔

وَهُم مِّن فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ ۝ وَمَن جَاءَ

اور یہ لوگ اس دن خوف وخطر سے محفوظ رہیں گے۔ اور جو لوگ بُرا کام کرینگے

بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ

وہ مُنہ کے بل جہنم میں جھونک دیئے جائیں گے (اور ان سے کہا جائیگا کہ) جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے تھے

تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ إِنَّمَا أُمِرْتُ

بس اس کی جزا تمہیں دی جائے گی۔ (اے رسُولؐ ان سے کہہ دو کہ) مجھے تو

أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا

بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر (مکہ) کے مالک کی عبادت کروں جس نے اسے عزت و حرمت دی ہے

وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ

اور ہر چیز اسی کی ہے۔ اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ میں (اس کے) فرمانبردار بندوں میں سے

الْمُسْلِمِينَ ۝ وَأَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ

ہوں۔ اور یہ کہ میں قرآن پڑھا کروں۔ پھر جو شخص راہ پر آیا تو اپنی ذات

فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا

کے نفع کے واسطے راہ پر آیا۔ اور جو گمراہ ہوا تو تم کہہ دو کہ میں بھی بس ایک

أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سَيُرِيكُمْ

ڈرانے والا ہوں اور تم کہہ دو کہ الحمد للہ وہ عنقریب تمہیں اپنی (قدرت کی) نشانیاں

**قیامت کا ذکر**

[1] اس آیت کا ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے۔ کہ تم پہاڑوں کو قیامت کے دن دیکھ کر خیال کرو گے کہ جمے ہوئے ہیں۔ حالانکہ وہ حقیقتاً بادلوں کی طرح اُڑتے ہونگے۔ اس میں توہم یہ ہوتا ہے کہ وقتِ واحد میں اتنی بڑی چیز اُڑتی بھی ہو اور جمی ہوئی بھی دکھائی دے کیونکر ممکن ہے اسکا جواب فلاسفروں کے اس قول سے اچھی طرح ہو جاتا ہے کہ جب لمبی چوڑی چیز حرکت کرے تو اس کے اجزاء کی حرکت محسوس نہیں ہوا کرتی جیسے بادل جو سارے آسمان میں چھایا ہوا چلتا ہوا معلوم نہیں ہوا کرتا۔ ۱۲

ایٰتِهٖ فَتَعۡرِفُوۡنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۝

لے دکھا دیگا تو تم انہیں پہچان لوگے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو تمہارا پروردگار اس سے غافل نہیں ہے۔

## آیاتہا ۸۸ (۲۸) سُوۡرَةُ الۡقَصَصِ مَكِّيَّةٌ (۴۹) رکوعاتہا ۹

اس کی اٹھاسی آیتیں ہیں۔ سورۃ لے قصص مکہ میں نازل ہوا، اور (نو) رکوع ہیں۔

## بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

طٰسٓمّٓ ۝ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ۝ نَتۡلُوۡا
طٰسٓمّٓ (اے رسولؐ) یہ واضح و روشن کتاب کی آیتیں ہیں (جن میں) ہم تمہارے سامنے
عَلَيۡكَ مِنۡ نَّبَاِ مُوۡسٰى وَفِرۡعَوۡنَ بِالۡحَقِّ لِقَوۡمٍ
موسیٰ اور فرعون کا واقعہ ایماندار لوگوں کے نفع کے واسطے ٹھیک ٹھیک بیان
يُّؤۡمِنُوۡنَ ۝ اِنَّ فِرۡعَوۡنَ عَلَا فِى الۡاَرۡضِ وَجَعَلَ
کرتے ہیں۔ بے شک فرعون نے (مصر کی) سرزمین میں بہت سر اٹھایا تھا اور
اَهۡلَهَا شِيَعًا يَّسۡتَضۡعِفُ طَآئِفَةً مِّنۡهُمۡ يُذَبِّحُ
اس نے وہاں کے رہنے والوں کو کئی گروہ کر دیا تھا۔ ان میں سے ایک گروہ
اَبۡنَآءَهُمۡ وَيَسۡتَحۡىٖ نِسَآءَهُمۡ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ
(بنی اسرائیل) کو عاجز کر رکھا تھا کہ انکے بیٹوں کو ذبح کرا دیتا تھا۔ اور ان کی عورتوں (بیٹیوں) کو زندہ چھوڑ
الۡمُفۡسِدِيۡنَ ۝ وَنُرِيۡدُ اَنۡ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيۡنَ
دیتا تھا بیشک وہ بھی مفسدوں میں تھا۔ اور ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ روئے زمین میں کمزور کر دیئے گئے
اسۡتُضۡعِفُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَنَجۡعَلَهُمۡ اَئِمَّةً وَّنَجۡعَلَهُمُ
ان پر احسان کریں ے اور ان ہی کو (لوگوں کا) پیشوا بنائیں اور ان ہی کو اس (سرزمین) کا مالک
الۡوٰرِثِيۡنَ ۝ وَنُمَكِّنَ لَهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ وَنُرِىَ
بنائیں اور انہی کو روئے زمین پر پوری قدرت عطا کریں۔ اور فرعون اور ہامان اور دونوں کے
فِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوۡدَهُمَا مِنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا
لشکروں کو ان ہی کمزوروں کے ہاتھ سے وہ چیزیں دکھائیں جس سے یہ لوگ ڈرتے تھے۔
يَحۡذَرُوۡنَ ۝ وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰٓى اُمِّ مُوۡسٰٓى اَنۡ اَرۡضِعِيۡهِ ۚ
اور ہم نے موسیٰؑ کی ماں کے پاس یہ وحی بھیجی کہ تم اس کو دودھ پلا لو۔ پھر
فَاِذَا خِفۡتِ عَلَيۡهِ فَاَلۡقِيۡهِ فِى الۡيَمِّ وَلَا تَخَافِىۡ
جب اس کی نسبت تم کو کوئی خوف ہو تو اس کو (ایک صندوق میں رکھ کر) دریا میں ڈال دو اور
وَلَا تَحۡزَنِىۡ ۚ اِنَّا رَآدُّوۡهُ اِلَيۡكِ وَجَاعِلُوۡهُ مِنَ
(اس پر) تم کچھ نہ ڈرنا اور نہ کڑھنا (تم اطمینان رکھو) ہم اس کو پھر تمہارے پاس پہنچا دیں گے۔



حضرت موسیٰؑ و فرعون کا قصہ

۱ دنیا میں بدر کا معرکہ اور قحط ہونا آخرت میں دوزخ کا جلنا۔

۲ اس سورۃ میں خداوند عالم نے حضرت موسیٰؑ و فرعون کا تفصیلی قصہ، حضرت رسولؐ کی نبوت کے دلائل، ایماندار نصرانیوں کی مدح، حضرت رسولؐ کی فہمائش، مکہ کی مدح، اگلوں کے عبرتناک تذکرے، خدا بغیر ہدایت کئے عذاب نہیں کرتا، آخرت کی فضیلت قیامت کا ذکر، خدا ہی جسے چاہے منتخب کرتا ہے، خدا کی قدرت قارون کا قصہ، اور اس کے نتائج حضرت رسولؐ کی نبوت وغیرہ کو ذکر فرمایا ہے ۱۲

۳ ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض، کتاب الغیبۃ میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ اس آیت کا مصداق آل محمد صلوات اللہ علیہم ہیں جن کے شدائد و آلام کے بعد خداوند عالم ان کے مہدی کو بھیجے گا پس ان کو قوت و طاقت عطا فرمائیگا۔ اور انکے دشمنوں کو ذلیل وخوار کریگا (تفسیر صافی بحوالہ کتاب الغیبۃ) مذکورہ روایت کے علاوہ بکثرت احادیث و اخبار موجود ہیں جن کی دلالت اس مطلب پر ہوتی ہے کہ یہ آیت آل محمد کے بارے میں ہے (تفصیل کے لیے دیکھو تفسیر برہان مجمع البیان تفسیر قمی) (ا-ح)

۴ چونکہ نجومیوں نے یہ کہہ دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص پیدا ہونے والا ہے جو ان کو تیری حکومت سے آزاد کر دے گا۔ اور تیری سلطنت کو تباہ کر دے گا۔ فرعون نے اس کی روک تھام کی اور ہزاروں بچے ذبح کر دیئے گئے مگر خدا کے ارادہ کو کون روک سکتا ہے۔ جو ہونا تھا ہو کر رہا۔ اور اس کی سلطنت حضرت موسیٰؑ کے ہاتھوں تباہ ہوئی۔ اور ضرور ہوئی۔ ۱۲

۵ حضرت موسیٰؑ کی ماں کو ایک تو خوف انکے رونے کا تھا کہ مبادا کوئی آواز سن لے۔ دوسرا خوف ان کے ڈوب جانے کا تھا۔ غرض اس الہام کے بعد مادر موسیٰؑ نے حزقیل بن صبور سے جو فرعون کا چچا زاد بھائی اور بڑھئی کا کام کرتا تھا۔ پانچ بالشت کا ایک صندوق بنوایا مگر اس کے اسرار پر اپنی غرض بھی بیان

باقی ص ۴۶۲ پر

الْمُرْسَلِيْنَ ۝ فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ

اور اسکو (اپنا) رسول بنائیں گے۔ (غرض موسیٰ کی ماں نے دریا میں ڈال دیا، وہ صندوق بہتے بہتے فرعون

عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا

کے محل کے پاس آنکلا تو) فرعون کے لوگوں نے اسے اٹھا لیا تاکہ (ایک دن یہی) انکا دشمن اور انکے رنج

كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۝٨ وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ

کا باعث بنے اسمیں شک نہیں کہ فرعون اور ہامان ان دونوں کے لشکر غلطی پر تھے (اور جب موسیٰ محل

عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ

میں لائے گئے) تو فرعون کی بیوی (آسیہ اپنے شوہر سے) بولی کہ یہ میری اور تمہاری (دونوں کی) آنکھوں کی ٹھنڈک

نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝٩ وَاَصْبَحَ فُؤَادُ

ہے تو تم لوگ اسے قتل نہ کرو کیا عجب ہے کہ ہم کو یہ نفع پہنچائے یا ہم اسے بیٹا ہی بنالیں۔ اور انہیں (اسی کے

اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَآ

ہاتھ سے برباد ہونے کی) خبر نہ تھی (ادھر تو یہ ہو رہا تھا) اور (اُدھر) موسیٰ کی ماں کا دل ایسا بے چین ہوگیا کہ اگر ہم اسکے

اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٠

دل کو مضبوط نہ کر دیتے تو قریب تھا کہ موسیٰ کا حال ظاہر کر دیتی (اور ہم نے اسلئے ڈھارس دی) تاکہ وہ (ہمارے وعدہ کا) یقین رکھے۔

وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ۫ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ

اور موسیٰ کی ماں نے (دریا میں ڈالتے وقت انکی بہن (کلثوم) سے کہا کہ تم اس کے پیچھے پیچھے (الگ) چلی جاؤ تو وہ

وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝١١ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ

موسیٰ کو دور سے دیکھتی رہی اور ان لوگوں کو اسکی خبر بھی نہ ہوئی۔ اور ہم نے موسیٰ پر پہلے ہی سے اور دائیوں (کے دودھ)

مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ

کو حرام کر دیا تھا (کہ کسی کی چھاتی سے منہ نہ لگایا) تب موسیٰ کی بہن بولی بھلا میں تمہیں ایک گھرانے کا پتہ

يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۝١٢ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى

بتاؤں کہ وہ تمہاری خاطر سے اس بچے کی پرورش کر دینگے۔ اور وہ یقینی اسکے خیر خواہ ہونگے لہ غرض (اس ترکیب

اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ

سے) ہم نے موسیٰ کو انکی ماں تک پھر پہنچا دیا تاکہ انکی آنکھ ٹھنڈی ہو جائے۔ اور رنج نہ کرے اور تاکہ سمجھ

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝١٣ ع وَ

لے کہ خدا کا وعدہ بالکل ٹھیک ہے مگر ان میں اکثر نہیں جانتے۔ اور

لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ

جب موسیٰ اپنی جوانی کو پہنچے اور (ہاتھ پاؤں نکال کے) درست ہو گئے تو ہم نے انکو حکمت اور

وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝١٤ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ

علم عطا کیا۔ اور نیکی کرنیوالوں کو ہم یوں جزائے خیر دیتے ہیں۔ اور ایک دن اتفاقاً موسیٰ شہر میں



صندوق اور مومن آل فرعون

لہ جب حضرت موسیٰ کی ماں کو ان کی بہن بلا لائیں تو یہ فرعون کی گود میں تھے، اور کسی دائی کا نہ دودھ پیتے تھے نہ چپ ہوتے بلکہ دائی کی طرف سے منہ پھیر لیتے۔ مگر جب ماں نے گود میں لپیٹنا چاہا۔ تو ان کی بو سونگھ کر بڑھے اور دودھ پینا چاہا۔ فرعون نے پوچھا تو کون ہے اس بچے نے تیری طرف کیوں رغبت کی وہ بولیں میں ایک خوشبو پاکیزہ خو اور پسندیدہ تن عورت ہوں اور میرا دودھ بہت شیریں ہے۔ اور اسی وجہ سے جس بچہ کو میرے پاس لاؤ فوراً دودھ پینے لگتا ہے۔ غرض فرعون نے ان کی تنخواہ مقرر کر دی اور کہا تم اسے اپنے گھر لے جاؤ اور ہر ہفتے لے آیا کرنا۔ ١٢

بقیہ صـ ۴۶۱

حضرت موسیٰ کی ابتدائی پرورش

کر دی۔ حزقیل نے مکان پر نشان دیکر فرعون کے موکلوں کو خبر دینی چاہی۔ خدا کی شان اس کی زبان گونگی ہوگئی اور اشارہ کو لوگوں نے سمجھا نہیں۔ آخر یہ نکال دیا گیا جب دکان پر آیا تو زبان کھل گئی۔ اس نے افشائے راز کا قصد کیا تو زبان پھر بند ہوگئی اور اندھا بھی ہوگیا۔ آخر پھر دوبارہ مار کر نکالا گیا تب اس نے سچے دل سے عہد کیا کہ اگر اب کی دفعہ اچھا ہو جاؤنگا تو اس پر ایمان لاؤنگا غرض وہ اچھا ہوگیا۔ اور سب سے پہلے حضرت موسیٰ پر ایمان لایا اور واپس آکر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اپنا قصہ بیان کیا انکا نام ہی مومن آل فرعون ہے۔ ١٢

عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ

ایسے وقت آئے کہ وہاں کے لوگ (نیند کی) غفلت میں پڑے ہوئے تھے تو دیکھا کہ وہاں دو آدمی آپس

يَقْتَتِلٰنِ ۬ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ

میں لڑ رہے ہیں۔ یہ (ایک) تو انکی قوم (بنی اسرائیل) میں کا ہے اور وہ (دوسرا) انکے دشمن کی قوم

فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ

(قبطی) کا ہے۔ تو جو شخص ان کی قوم کا تھا۔ اس نے اس شخص پر جو ان کے دشمنوں میں تھا (غلبہ حاصل کرنے

عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۬ قَالَ هٰذَا

کے لیے) موسیٰؑ سے مدد مانگی یہ سنتے ہی موسیٰ نے ایک ہی گھونسا مارا تھا کہ اسکا کام تمام ہو گیا۔

مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾

موسیٰؑ نے (اس وقت) کہا کہ یہ (اتفاقاً لڑنا جھگڑنا) شیطانی کام تھا۔ اسمیں شک نہیں کہ وہ دشمن اور کھلم کھلا گمراہ کرنیوالا ہے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ

(پھر بارگاہِ خدا میں) عرض کی پروردگار! بیشک میں نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا (کہ اس شہر میں آیا) تو تو مجھے (دشمنوں سے)

لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶﴾ قَالَ رَبِّ بِمَا

پوشیدہ رکھ۔ غرض خدا نے انہیں پوشیدہ رکھا اسمیں تو شک ہی نہیں کہ وہ بڑا پوشیدہ رکھنے والا مہربان ہے۔ موسیٰ

اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۷﴾

نے عرض کی پروردگار! چونکہ تو نے مجھ پر احسان کیا ہے میں بھی کبھی آئندہ گنہگاروں کا ہرگز مددگار نہ بنوں گا۔

فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي

غرض (رات جوں توں گزری) صبح کو امید و بیم کی حالت میں موسیٰؑ شہر میں گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہی شخص

اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ؕ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى

جس نے کل ان سے مدد مانگی تھی۔ ان سے (پھر) فریاد کر رہا ہے۔ موسیٰؑ نے اس سے کہا بیشک تو یقینی

اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ

کھلم کھلا گمراہ ہے۔ غرض جب موسیٰ نے چاہا کہ اس شخص پر جو دونوں کا

بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ

دشمن تھا (چھڑانے کے لیے) ہاتھ بڑھائیں تو قبطی کہنے لگا اے موسیٰؑ جس طرح تم نے

تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ تُرِيْدُ

کل ایک آدمی کو مار ڈالا (اسی طرح) مجھے بھی مار ڈالنا چاہتے ہو تم تو بس یہ چاہتے ہو کہ

اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ

روئے زمین میں سرکش بن کر رہو اور مصلح (قوم)

اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ

بن کر رہنا نہیں چاہتے۔ ؎ اور ایک شخص شہر کے اس کنارے سے

قبطی اور اسرائیلی کا جھگڑا

؎ مغفرت کے ظاہری معنے بخشنے کے ہیں مگر لغت عرب میں پوشیدہ رکھنے کے معنی بھی ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰؑ کا ایک گھونسا مارنا اور وہ بھی ایک مومن کی حمایت میں اور وہ بھی کافر کو ہرگز گناہ نہیں ہو سکتا۔ تا کہ اس کے بخشنے کی ضرورت ہو کیونکہ ایک گھونسے سے آدمی مرا نہیں کرتا۔ اور نہ اس قصد سے مارا تھا بلکہ جھگڑا چھڑانے اور اس کے مغلوب کرنے کی غرض سے اور اس کا مرجانا ایک اتفاقی بات تھی جو ہرگز جرم نہیں پھر حضرت موسیٰؑ کا اپنی طرف ظلم کی نسبت دینا اس فعل خاص کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اس خیال سے کہ اس شہر میں آنے کی وجہ سے یہ فعل مجھ سے ہوا اور اسی کی وجہ سے لوگ میرے دشمن ہو گئے اور جان کے خواہاں ہیں تو گویا اس شہر میں آنا اور لوگوں کا دشمن ہو جانا ہی اپنے اوپر ظلم ہوا۔ ۱۲

؎ یہ سن کر حضرت موسیٰؑ نے ہاتھ کھینچا اس کمبخت نے جو رہائی پائی تو اسے یقین ہو گیا کہ انہوں ہی نے کل بھی مارا تھا اور فوراً آپ کی خبر فرعون تک پہنچ دی۔ اور وہاں یہ ٹھہر پائی کہ موسیٰؑ کو مار ڈالنا چاہیے۔ یہ واقعہ مومن آل فرعون حزقیل کو معلوم ہوا۔ اور حضرت موسیٰؑ کے پاس دوڑے ہوئے آئے اور بیان کر دیا۔

أَقْصَا الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ ۚ قَالَ يَٰمُوسَىٰٓ إِنَّ الْمَلَأَ

دوڑتا ہوا آیا اور (موسٰیؑ سے) کہنے لگا۔ اے موسٰیؑ (تم یہ یقین جانو کہ شہر کے) بڑے بڑے آدمی تمہارے

يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ

بارے میں مشورہ کر رہے ہیں کہ تم کو قتل کر ڈالیں تو تم (شہر سے) نکل جاؤ میں تمہارا

النَّٰصِحِينَ ﴿٢٠﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَتَرَقَّبُ ۖ قَالَ

خیر خواہانہ کہتا ہوں۔ غرض موسٰیؑ وہاں سے اُمید و بیم کی حالت میں نکل کھڑے ہوئے اور (بارگاہ

رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّٰلِمِينَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا تَوَجَّهَ

خدا میں) عرض کی پروردگار! مجھے ظالم لوگوں کے ہاتھ سے نجات دے۔ اور جب مدین کی طرف رُخ کیا

تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ رَبِّيٓ أَن يَهْدِيَنِي

(اور راستہ معلوم نہ تھا) تو آپ ہی آپ بولے مجھے اُمید ہے کہ میرا پروردگار مجھے سیدھا راستہ دکھا

سَوَآءَ السَّبِيلِ ﴿٢٢﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ

دے اور (آٹھ دن فاقہ کرتے چلے) جب شہر مدین کے کنویں پر (جو شہر کے باہر تھا) پہنچے تو کنویں پر لوگوں

عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِن

کی بھیڑ دیکھی کہ وہ (اپنے جانوروں کو) پانی پلا رہے ہیں۔ اور ان سب کے پیچھے دو عورتیں

دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ ۖ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۖ

(حضرت شعیبؑ کی بیٹیاں) کو دیکھا کہ وہ (اپنی بکریوں کو) روکے کھڑی ہیں۔ موسٰیؑ نے پوچھا کہ تمہارا کیا

قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ۖ وَأَبُونَا

مطلب ہے۔ وہ بولیں جب تک سب چرواہے (اپنے جانوروں کو) نہ لے جائیں ہم پانی نہیں پلا سکتے اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں۔ تب موسٰیؑ نے ان کے لیے (پانی کھینچ کر) پلا دیا پھر وہاں

شَيْخٌ كَبِيرٌ ﴿٢٣﴾ فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰٓ إِلَى الظِّلِّ

ہم نہیں پلا سکتے اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں۔ تب موسٰیؑ نے ان کے لیے (پانی کھینچ کر) پلا دیا پھر وہاں

فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَآ أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ﴿٢٤﴾

سے ہٹ کر چھاؤں میں جا بیٹھے تو (چونکہ بہت بھوکے تھے) عرض کی پروردگار! (اس وقت) جو نعمت تو میرے پاس بھیجے

فَجَآءَتْهُ إِحْدَىٰهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَآءٍ قَالَتْ

میں اس کا سخت حاجت مند ہوں۔ اتنے میں انہی دو میں سے ایک عورت شرمیلی چال سے آئی (اور موسٰیؑ سے)

إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۚ

کہنے لگی میرے والد تم کو بلاتے ہیں تاکہ تم نے جو (ہماری بکریوں کو) پانی پلایا ہے تمہیں اس کی مزدوری دیں۔

فَلَمَّا جَآءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا

غرض جب موسٰیؑ ان کے پاس آئے اور ان سے اپنے قصے کو بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ اب تم کچھ اندیشہ نہ کرو۔ تم

تَخَفْ ۖ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّٰلِمِينَ ﴿٢٥﴾ قَالَتْ

نے ظالم لوگوں کے ہاتھ سے نجات پائی (اسی اثنا میں) ان دونوں میں سے

حضرت موسیٰؑ کا مدین پہنچنا

۱؎ انکا مطلب یہ تھا کہ ہمارے گھر میں کوئی مرد صورت نہیں ہے۔ ایک باپ ہیں۔ سو بوڑھے اس ضرورت سے ہم لوگوں کو خود بکریوں کو پانی پلانے آنا پڑتا ہے۔ ۱۲

۲؎ بے کسوں کی حالت زار پر رحم کھانا اور باوجود شدت احتیاج و مجبوری کے خدا کے سوا کسی سے مدد نہ مانگنا اور محض خدا ہی پر بھروسہ رکھنا صاف بتاتا ہے کہ حضرت موسٰےؑ کی طبیعت ہی ایک خاص بندہ ہونے اور پیغمبری کے واسطے مخلوق ہوئی تھی۔ کیونکہ اس وقت فاقہ کرتے اور درختوں کی پتیاں کھاتے کھاتے بدن کا تمام گوشت گھل گیا تھا۔ اور صرف پوست و استخوان رہ گئے تھے، اور کھال بھی اس قدر پتلی ہو گئی تھی۔ کہ اوپر سے پتوں کی سبزی دکھائی دیتی تھی۔ اور اس وقت بھی شدت سے بھوکے تھے۔ باوجود اس کے کسی سے کچھ نہ مانگنا بعلو ہمت و غیرت اور تائید غیبی نہیں تو اور کیا ہے۔ ۱۲

۳؎ کیونکہ یہ شہر فرعون کے دخل میں نہ تھا۔ اس کے بعد حضرت شعیبؑ نے کھانا طلب کیا مگر حضرت موسٰےؑ نے انکار کیا اور کہا کہ میں آخرت کو دُنیا کے بدلے نہیں بیچتا۔ میں نے آپ کی دُنبیوں کو محض خدا کی خوشنودی کے واسطے پانی پلایا۔ میں اس کی اُجرت لینا نہیں چاہتا۔ حضرت شعیبؑ نے فرمایا۔ میں بھی محض مہمان سمجھ کر کھانا کھلاتا ہوں۔ اُجرت کا خیال نہیں۔ تب حضرت موسیٰؑ نے کھانا کھایا۔ ۱۲

اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۡ اِنَّ خَيْرَ مَنِ

ایک لڑکی نے کہا اے ابا انکو نوکر رکھ لیجئے کیونکہ آپ جس کو بھی نوکر رکھیں سب میں بہتر وہ ہے

اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ۲۶ قَالَ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ

جو مضبوط اور ایماندار ہو (اور ان میں دونوں باتیں پائی جاتی ہیں تب شعیبؑ نے کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان

اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِيْ

دونوں لڑکیوں میں سے ایک کے ساتھ تمہارا اس (مہر) پر نکاح کر دوں کہ تم آٹھ برس تک میری نوکری کرو

ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَ

اور اگر تم دس برس پورے کرو تو تمہارا احسان ہیں تم پر محنت شاق بھی ڈالنا نہیں

مَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

چاہتا۔ اور تم مجھے انشاء اللہ نیکو کار آدمی

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۲۷ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا

پاؤ گے۔ موسیٰؑ نے کہا یہ میرے اور آپ کے درمیان (معاہدہ) ہے

الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى

دونوں مدتوں میں سے میں جو بھی پوری کروں (مجھے اختیار ہے) مجھ پر جبر و زیادتی کرنے کا آپکو حق

مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ۲۸ ع فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَ

نہیں۔ اور ہم آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں (اسکا) خدا گواہ ہے۔ (غرض موسیٰ کا چھوٹی لڑکی سے نکاح ہوگیا اور رہنے

سَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ

لگے۔ پھر جب موسیٰؑ نے اپنی (دس برس کی) مدت پوری کی اور بیوی کو لے کر چلے تو اندھیری رات جاڑوں

لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا

کے دن راہ بھول گئے۔ اور بیوی صفورا کو درد زہ شروع ہوا اتنے میں کوہ طور کی طرف سے آگ دکھائی دی

بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۲۹ فَلَمَّاۤ

تو اپنے لڑکے بالوں سے کہا تم لوگ ٹھہرو میں نے یقیناً آگ دیکھی ہے (میں وہاں جاتا ہوں) کیا عجب ہے میں

اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ

وہاں سے (رستہ کی) کچھ خبر لاؤں یا آگ کی کوئی چنگاری (لیتا آؤں) تاکہ تم لوگ تاپو۔ غرض جب موسیٰؑ آگ کے

الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰۤى اِنِّيْۤ اَنَا اللّٰهُ

پاس آئے تو میدان کے داہنے کنارے سے اس مبارک جگہ میں ایک درخت سے انہیں آواز آئی کہ اے موسیٰ

رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۳۰ وَ اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا

اس میں شک نہیں کہ میں ہی اللہ سارے جہان کا پالنے والا ہوں۔ اور یہ (بھی آواز آئی) کہ تم اپنی چھڑی زمین پر ڈال دو، پھر

تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّ لَمْ يُعَقِّبْ ؕ

جب ڈال دیا تو) دیکھا کہ وہ اس طرح بل کھا رہی ہے کہ گویا وہ (زندہ) اژدہا ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پیچھے مڑ کر

حضرت موسیٰؑ کا نکاح اور رخصتی

ل حضرت موسیٰؑ نے کہا جب آپ نے دُنبیوں کے چرانے کی خدمت میرے متعلق کی ہے، تو ایک چھڑی بھی دیجئے کہ ان کے ہنکانے میں موذی جانوروں کے دفع کرنے میں کام آئے۔ حضرت شعیبؑ نے اپنی صاحبزادی سے کہا جاؤ، اور فلاں عصا اُٹھا لاؤ، وہ گئیں اور ایک عصا لے آئیں۔ آپ نے فرمایا یہ نہیں دُوسرا تو پھر گئیں اور وہی لے آئیں۔ اور واپسی کا حکم ہوا۔ حتیٰ کہ جب کئی مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ تو بولیں میں کیا کروں دُوسرا عصا لانا چاہتی ہوں مگر یہی میرے ہاتھ میں آجاتا اور دُوسرا ہٹ جاتا ہے۔ تب آپ نے فرمایا، اچھا یہی دے دو۔ موسیٰؑ ہی اسکے مستحق ہیں یہ وہی عصا تھا۔ جو حضرت آدم علیہ السلام بہشت سے لائے تھے۔ اور سلسلہ وار حضرت شعیبؑ تک پہنچا تھا۔ ۱۲

حضرت موسیٰؑ کی نبوت

يٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ وَ لَا تَخَفْ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ۝٣١
بھی نہ دیکھا (تو ہم نے فرمایا) اے موسیٰ آگے آؤ اور ڈرو نہیں۔ تم ہر طرح امن و امان میں ہو۔
اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ
(اچھا اور لو) اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو (اور نکال لو) تو سفید براق ہو کر بے عیب نکل آیا اور خوف (کی وجہ)
سُوْٓءٍ ؗ وَّ اضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ
سے اپنے بازو اپنی طرف سمیٹ لے لو (تاکہ خوف جاتا رہے) غرض یہ دونوں (عصا و ید بیضا)
بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ
تمہارے پروردگار کی طرف سے (تمہاری نبوت کی) دو دلیلیں فرعون اور اسکے دربار کے سرداروں کے واسطے
كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝٣٢ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ
ہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ وہ بدکار لوگ تھے۔ موسیٰ نے عرض کی پروردگارا میں نے ان میں سے ایک شخص
نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝٣٣ وَ اَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ
کو مار ڈالا تھا تو میں ڈرتا ہوں کہیں (اسکے بدلہ) مجھے نہ مار ڈالیں۔ اور میرا بھائی ہارون وہ مجھ سے زبان میں
اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْۤ ؗ
زیادہ فصیح ہے تو تُو اُسے میرے ساتھ میرا مددگار بنا کر بھیج کہ وہ میری تصدیق کرے کیونکہ یقیناً میں اس بات
اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝٣٤ قَالَ سَنَشُدُّ
سے ڈرتا ہوں کہ مجھے وہ لوگ جھٹلا دینگے۔ (تو انکے جواب کے لیے گویائی کی ضرورت ہے) فرمایا اچھا ہم
عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَ نَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا
عنقریب تمہارے بھائی کی وجہ سے تمہارے بازو قوی کر دینگے۔ اور تم دونوں کو ایسا غلبہ عطا کرینگے، کہ
يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚۛ بِاٰيٰتِنَاۤ ۚۛ اَنْتُمَا وَ مَنِ اتَّبَعَكُمَا
فرعونی لوگ تم دونوں تک ہمارے معجزے کی وجہ سے پہنچ بھی نہ سکیں گے (لو جاؤ) تم دونوں اور تمہارے
الْغٰلِبُوْنَ ۝٣٥ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ
پیرو غالب رہیں گے غرض جب موسیٰ ہمارے واضح و روشن معجزے لے کر انکے پاس آئے تو
قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّ مَا سَمِعْنَا
وہ لوگ کہنے لگے کہ یہ تو بس اپنے دل کا گھڑا ہوا جادو ہے۔ اور ہم نے تو اپنے
بِهٰذَا فِيْۤ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝٣٦ وَ قَالَ مُوْسٰى رَبِّيْۤ
اگلے باپ داداؤں (کے زمانہ) میں ایسی بات سنی بھی نہیں۔ اور موسے نے کہا میرا پروردگار اس
اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَ مَنْ
شخص سے خوب واقف ہے جو اس کی بارگاہ سے ہدایت لے کر آیا ہے۔ اور اس شخص
تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٣٧
سے بھی جس کے لیے آخرت کا گھر ہے۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ ظالم لوگ کامیاب نہیں ہوتے۔

حضرت ہارون کی وزارت

لے ایک تو سردی کا موسم۔ اس پر خوف۔ ایسی حالت میں ہاتھوں کو بغلوں میں کر لینے سے عموماً سردی لرزہ اور خوف کم ہو جاتا ہے۔ ۱۲

فرعون کا دربار اور موسیٰ

فرعون کا محل اور تیر بازی

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ
اور (یہ سنکر) فرعون نے کہا اے میرے دربار کے سردارو مجھ کو تو اپنے سوا تمہارا کوئی پروردگار معلوم
اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ
نہیں ہوتا (اور موسٰے دوسرے کو خدا بتاتا ہے) تو اے ہامان (وزیر فرعون) تم میرے واسطے مٹی (کی
فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَ
اینٹوں) کا (بھٹہ) سلگاؤ۔ پھر میرے واسطے ایک پختہ محل لے تیار کراؤ تاکہ میں (اس پر چڑھ کر)
اِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٣٨﴾ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَ
موسٰے کے خدا کو دیکھوں اور میں تو یقیناً موسٰی کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔ اور فرعون اور اس کے لشکر نے
جُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ
روئے زمین میں ناحق سر اٹھایا۔ اور ان لوگوں نے سمجھ لیا تھا کہ ہماری بارگاہ میں وہ
اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٣٩﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ
کبھی پلٹ کر نہیں آئیں گے۔ تو ہم نے اس کو اور اس کے لشکر کو لے ڈالا پھر ان سبکو
فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَ
دریا میں ڈال دیا۔ تو (اے رسولؐ) ذرا دیکھو تو کہ ظالموں کا کیسا برا انجام ہوا۔ اور
جَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ
ہم نے ان کو (گمراہوں کا) پیشوا بنایا کہ (لوگوں کو) جہنم کی طرف بلاتے ہیں۔ اور قیامت
لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿٤١﴾ وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ
کے دن (ایسے بیکس ہونگے کہ) انکو (کسی طرح کی) مدد نہ دیجائیگی۔ اور ہمنے دنیا میں بھی تو لعنت انکے پیچھے لگا دی ہے
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا
اور قیامت کے دن اُن کے چہرے بگاڑ دیئے جائیں گے۔ اور ہم نے بہتیری اگلی امتوں کو ہلاک
مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ
کر ڈالا اس کے بعد موسٰی کو کتاب (توریت) عطا کی جو لوگوں کے لیے از سرتاپا بصیرت اور
الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ
ہدایت اور رحمت تھی تاکہ وہ لوگ عبرت و نصیحت
يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ
حاصل کریں۔ اور (اے رسولؐ) جس وقت ہم نے موسٰی کے پاس اپنا حکم بھیجا تھا۔ تو تم
اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَ
(طور کے) مغربی جانب موجود نہ تھے اور نہ تم ان واقعات کو بچشم دید دیکھنے والوں میں سے تھے۔ مگر
لٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا
ہمنے (موسٰی کے بعد) بہتیری امتیں پیدا کیں پھر ان پر ایک زمانۂ دراز گزر گیا۔ اور نہ تم مدین کے

لے اس محل میں مزدوروں کے علاوہ پچاس ہزار معمار کام کرتے تھے اور اتنا بلند بنایا گیا تھا کہ اس کے قبل اس سے بلند دوسرا کوئی مکان نہ بنا تھا فرعون اس کی چھت پر گیا اور پہلے یہ سمجھا تھا کہ آسمان اس کے قریب ہوگا مگر جب دیکھا تو اتنا ہی دور معلوم ہوا جتنا زمین سے تو بہت نادم ہوا اور ایک تیر آسمان کی طرف پھینکا۔ اور جب وہ تیر خون آلود گرا تو بولا میں نے موسٰے کے خدا کو مار ڈالا حضرت جبرئیلؑ نے بحکم خدا اپنے پر سے اس پر مارا کہ وہ محل تین ٹکڑے ہو کر زمین پر گر پڑا اور اس کے گرنے سے بہت سے لوگ ضائع ہوئے۔ ١٢

كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا

لوگوں میں رہے تھے کہ انکے سامنے ہماری آیتیں پڑھتے (اور تم کو ان سے حالات معلوم ہوتے)

وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ

مگر ہم تو (تم کو) پیغمبر بنا کر بھیجنے والے تھے۔ اور نہ تم طور کی کسی جانب اس وقت موجود تھے لے

اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ

جب ہم نے (موسیٰ کو) آواز دی تھی (تا کہ تم دیکھتے) مگر یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی ہے تا کہ تم ان

قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ

لوگوں کو جنکے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا آیا ہی نہیں ٢ ڈراؤ تا کہ یہ لوگ نصیحت و عبرت

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ بِمَا

حاصل کریں۔ اور اگر یہ نہ ہوتا کہ جب ان پر ان کی اگلی کرتوتوں کی بدولت کوئی مصیبت

قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا

پڑتی تو بے ساختہ کہہ بیٹھتے کہ پروردگارا تو نے ہمارے پاس کوئی پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیرے حکموں

رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٧﴾

پر چلتے اور ایمانداروں میں ہوتے (تو ہم تم کو نہ بھیجتے مگر) پھر جب

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ

ہماری بارگاہ سے (دین) حق اُنکے پاس پہنچا تو کہنے لگے جیسے (معجزے) موسیٰ کو

مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ؕ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى

عطا ہوئے تھے ویسے ہی اس رسول (محمد) کو کیوں نہیں دیئے گئے کیا جو معجزے اس سے

مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۚ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ

پہلے موسیٰ کو عطا ہوئے تھے ان لوگوں نے انکار نہ کیا تھا۔ کفار تو یہ بھی کہہ گزرے کہ یہ دونوں کے

كٰفِرُوْنَ ﴿٤٨﴾ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ

دونوں (توریت و قرآن) جادو ہیں کہ باہم ایک دوسرے کے مددگار ٣ ہو گئے ہیں اور یہ بھی کہہ چکے

اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٩﴾ فَاِنْ

کہ سب کے منکر ہیں (اے رسولؐ) تم (ان لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم سچے ہو تو خدا کی طرف سے ایک ایسی کتاب

لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ

جو ان دونوں سے ہدایت میں بہتر ہو لے آؤ کہ میں بھی اس پر چلوں پھر اگر یہ لوگ (اس پر بھی) نہ مانیں تو

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ

سمجھ لو کہ یہ لوگ بس اپنی ہوا و ہوس کی پیروی کرتے ہیں۔ اور جو شخص خدا کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی ہوا و ہوس

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ

کی پیروی کرے۔ اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا بیشک خدا سرکش لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔ اور



حضرت رسولؐ کی نبوت کے دلائل

لے ان تمام آیات سے حضرت رسولؐ کی نبوت و رسالت کا اثبات مقصود ہے۔ اور حضرت کی طرف خطاب کر کے لوگوں کے سمجھانے کے لیے یوں فرماتا ہے کہ باوجودیکہ تم موسیٰ پر جتنے واقعات گزرے کبھی موجود نہ تھے اور نہ تم نے دیکھا۔ اور نہ کسی کتاب میں پڑھا نہ اور لوگوں سے سنا تھا مگر پھر بھی تم صاف صاف بیان کر دیتے ہو آخر اگر تم پیغمبر نہ ہوتے تو تمہارے پاس وحی نہ آتی تو تمہارے پاس ان واقعات کے جاننے کا کیا ذریعہ تھا۔ سچ ہے سے

یتیمے کہ ناکردہ قرآن درست
کتب خانہ چند ملت بشست

٢ اس سے مقصود زمانہ فترت یعنی حضرت عیسیٰؑ اور حضرت رسولؐ کا درمیانی زمانہ ہے۔ جو ساڑھے پانچسو یا چھ سو برس ہوتے ہیں یا حضرت اسماعیلؑ کے بعد سے حضرت رسولؐ تک کا زمانہ مراد ہے کیونکہ عرب میں حضرت اسمٰعیلؑ کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آیا۔ اور حضرت عیسیٰؑ و موسیٰؑ تو صرف بنی اسرائیل کی ہدایت کے واسطے آئے تھے۔ ١٢

٣ یعنی دونوں کی حالت ملتی جلتی ہے کہ جو مطالب ایک میں بیان ہوئے ہیں۔ وہی دوسرے میں تو گویا ایک دوسرے کی تائید کرتا ہے۔ ١٢

ایماندار نصاریٰ کی مدح

وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ
ہم یقیناً لگاتار (اپنے احکام بھیجکر) انکی نصیحت کرتے رہے تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ جن[1] لوگوں کو
اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَ
ہم نے اس سے پہلے کتاب عطا کی ہے وہ اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جب ان
اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ
کے سامنے یہ پڑھا جاتا ہے تو بول اُٹھتے ہیں کہ ہم تو اس پر ایمان لا چکے بیشک یہ ٹھیک ہے (اور
رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ
ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے ہم تو اس کے پہلے ہی مانتے تھے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں (انکے
اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ
اعمال خیر کی) دوہری جزا دی جائے گی چونکہ ان لوگوں نے صبر کیا اور بدی کا دفعیہ نیکی سے کرتے ہیں اور
السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَاِذَا سَمِعُوا
جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ اور جب کسی سے کوئی
اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ
بری بات سنی تو اس سے کنارہ کش رہے اور صاف کہہ دیا کہ ہمارے واسطے ہماری کارگزاریاں ہیں اور
اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝ اِنَّكَ
تمہارے واسطے تمہاری کارستانیاں (بس دُور ہی سے) تمہیں سلام ہے ہم جاہلوں (کی صحبت) کے خواہاں نہیں۔
لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ
(اے رسولؐ) بیشک[2] تم جسے چاہو منزل مقصود تک نہیں پہنچا سکتے مگر ہاں خدا جسے چاہے منزل مقصود تک
يَّشَآءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ
پہنچائے اور وہی ہدایت یافتہ لوگوں سے خوب واقف ہے۔ (اے رسولؐ) کفار (مکہ) تم سے کہتے ہیں[3] کہ
الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ۭ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ
ہم تمہارے ساتھ دین حق کی پیروی کریں تو ہم اپنے ملک سے اچک لیے جائیں (یہ کیا بکتے ہیں) کیا ہم نے
لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا
انہیں حرم مکہ میں جہاں ہر طرح کا امن ہے جگہ نہیں دی جہاں ہر قسم کے پھل روزی کے واسطے ہماری بارگاہ
مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَكَمْ
سے کھچے چلے جاتے ہیں مگر بہتیرے لوگ نہیں جانتے۔ اور ہم نے تو بہتیری
اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ
بستیاں برباد کر دیں جو اپنی معیشت میں بہت اتراہٹ سے (زندگی) بسر کیا کرتی تھیں۔ تو (دیکھو)
مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۭ وَكُنَّا
یہ انہی کے (اُجڑے ہوئے) گھر ہیں جو ان کے بعد پھر آباد نہیں ہوئے مگر بہت کم۔ اور (آخر) ہم ہی ان کے

## حضرت ابوطالبؑ کا ایمان

[1] یہ اور اس کے بعد کی آیتیں ان نصرانیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں، جو حضرت رسولؐ پر ایمان لائے تھے۔ ان میں سے ۳۲ تو حضرت جعفر طیار کے ساتھ حبشہ سے آئے تھے۔ اور آٹھ شام سے اور بحیرا، ابرہہ، اشرف، عامر، ایمن، ادریس، نافع اور تمیم بھی انہی لوگوں میں سے ہیں۔۱۲

[2] بعض مفسرین کا خیال ہے کہ یہ آیۃ حضرت ابوطالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ چونکہ آپ نے حضرت رسولؐ کو پرورش کیا تھا۔ اور حضرت عبد المطلب کی وفات کے بعد آپ کے ہر طرح کے نگران و محافظ تھے۔ اس وجہ سے آپ کی تمنا تھی، کہ حضرت ابوطالب ایمان لائیں مگر وہ ایمان نہ لائے لیکن یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ حضرت رسولؐ کی تمنا اور خواہش خدا کی مرضی کے خلاف ہو۔ حالانکہ حضرت ابوطالبؑ کا ایمان لانا ثابت و واضح ہے چنانچہ جامع الاصول میں ہے۔ اھل البیت یقولون ان ابا طالب کان مسلما و مات مسلما اہل بیت کا اس پر اتفاق ہے کہ ابوطالبؑ مسلمان تھے اور مسلمان ہی مرے اور عبد الحق محدث دہلوی بھی اس کے قائل ہیں اور آپ کا نقش نگین یہ تھا کہ رضیت باللہ ربا و بابن اخی نبیا و بابنی علی وصیا (میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار اور اپنے بھتیجے کے نبی اور اپنے بیٹے علیؑ کے وصی ہونے پر راضی اور خوش ہوں) اور آپ کے اشعار آپ کے ایمان کی واضح دلیل ہیں تفصیل کے لیے ارجح المطالب اور ابوطالب مومن قریش ملاحظہ فرمائیں۔۱۲

[3] حارث بن نوفل نے حضرت رسولؐ سے آکر بیان کیا کہ تمہاری بات سچی ہے اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو یقینی ہماری فلاح کا باعث ہے مگر عرب کی مخالفت سے ڈرتا ہوں۔ مبادا یہ لوگ ہم کو اس زمین سے نکال باہر کریں اور ہم انکا مقابلہ نہ کر سکیں اس بنا پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ۝٥٨ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى
(مال واسباب کے) وارث ہوئے۔ اور تمہارا پروردگار جب تک ان گاؤں کے صدر[1] مقام پر اپنا پیغمبر نہ
حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ
بھیج لے۔ اور وہ ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھ دے۔ اس وقت تک بستیوں کو برباد نہیں کر دیا کرتا۔
وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ۝٥٩
اور ہم تو بستیوں کو برباد کرتے ہی نہیں جب تک وہاں کے لوگ ظالم نہ ہوں۔
وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
اور تم لوگوں کو جو کچھ عطا ہوا ہے تو دنیا کی (ذرا سی) زندگی کا فائدہ اور اسی کی آرائش ہے۔ اور جو کچھ خدا
وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا
کے پاس ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے اور پائدار ہے تو کیا تم اتنا بھی نہیں
تَعْقِلُوْنَ ۝٦٠ اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ
سمجھتے۔ تو کیا وہ شخص[2] جس سے ہم نے (بہشت کا) اچھا وعدہ کیا ہے۔ اور وہ
لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ
اُسے پا کر رہے گا۔ اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جسے ہم نے دنیاوی زندگی کے (چندروزہ) فائدے عطا
هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝٦١ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ
کیے ہیں۔ اور پھر قیامت کے دن (جوابدہی کیواسطے ہمارے سامنے) حاضر کیا جائیگا۔ اور جسدن خدا ان کفار
فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝٦٢
کو پکاریگا اور پوچھے گا کہ جنکو تم ہمارا شریک خیال کرتے تھے وہ (آج) کہاں ہیں؟ (غرض وہ شرکا بھی بلائے جائینگے)
قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ
وہ لوگ جو ہمارے عذاب کے مستوجب ہو چکے ہیں کہہ دیں گے کہ پروردگار یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ہمنے
اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۡ مَا
گمراہ کیا تھا جسطرح ہم خود گمراہ ہوئے۔ اسی طرح ہمنے انکو گمراہ کیا۔ اب ہم تیری بارگاہ میں (ان سے) دستبردار
كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ۝٦٣ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَاۗءَكُمْ
ہوتے ہیں یہ لوگ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔ اور کہا جائیگا کہ (اپنے) ان شریکوں کو (جنہیں تم خدا
فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ
سمجھتے تھے) بلاؤ تو وہ لوگ انہیں بلائیں گے تو وہ انہیں جواب تک نہ دے سکینگے (اور اپنی آنکھوں سے)
اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ۝٦٤ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَا
عذاب کو دیکھیں گے۔ کاش یہ لوگ (دنیا میں) راہ پر آئے ہوتے۔ اور (اس) دن یاد کرو) جسدن خدا لوگوں کو پکار کر
ذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٦٥ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَاۗءُ يَوْمَىِٕذٍ
پوچھے گا کہ تم لوگوں نے پیغمبروں کو (انکے سمجھانے پر) کیا جواب دیا تو وہ اسدن انہیں باتیں نہ سوجھ پڑیں گی (اور) پھر باہم

[1] اگرچہ لغت میں ام کے معنی ماں کے ہیں۔ مگر عربی محاورات کے موافق چند چیزوں میں جو چیز سب کی جڑ یا بزرگ یا صدر ہو اسے بھی ام کہتے ہیں جس طرح ام الامراض (تمام بیماریوں کی جڑ) کھانسی ام الخبائث (تمام برائیوں کا سبب) شراب کو کہتے ہیں۔ اسی طرح ام القریٰ (سب گاؤں سے بڑا) مکہ کو کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کے اطراف کی سب بستیاں چھوٹی چھوٹی ہیں۔ اسی وجہ سے میں نے اسکا ترجمہ صدر مقام کیا ہے ۱۲۔

[2] یہ آیت حضرت عمار یاسر اور ولید بن مغیرہ کی گفتگو پر نازل ہوئی تھی مطلب یہ ہے کہ اگرچہ بہشت ادھار ہے اور دنیاوی کامیابی نقد مگر یہ فانی ہے اور وہ ابدی پائیدار۔ تو ایسا ادھار ایسے نقد سے کہیں برتر و اعلیٰ ہے ۱۲۔

حضرت عمار کی مدح اور ولید کی مذمت

فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ

ایک دوسرے سے پوچھ بھی نہ سکیں گے۔ مگر ہاں جس شخص نے توبہ کرلی اور ایمان لایا اور اچھے اچھے

صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ۝ وَرَبُّكَ

کام کیے تو قریب ہے کہ یہ لوگ اپنی مرادیں پانے والوں سے ہوں گے۔ اور تمہارا پروردگار

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ

جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور (جسے چاہتا ہے) منتخب لے کرتا ہے اور یہ انتخاب لوگوں کے اختیار

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ

میں نہیں ہے۔ اور جس چیز کو یہ لوگ خدا کا شریک بناتے ہیں اس سے خدا پاک اور (کہیں) برتر ہے۔ اور (اے

مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ

رسولؐ) یہ لوگ جو باتیں اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اور وہی خدا

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ز وَلَهُ

ہے اس کے سوا کوئی قابلِ پرستش نہیں۔ دُنیا اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے اور اسی کی حکومت ہے

الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ

اور تم لوگ (مرنے کے بعد) اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (اے رسولؐ) ان لوگوں سے کہو کہ بھلا تم نے دیکھا کہ اگر

اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ

خدا ہمیشہ کے لیے قیامت تک تمہارے سروں پر رات کو چھائے رہتا تو اللہ کے سوا کون خدا ہے جو

اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝

تمہارے پاس روشنی لے آتا تو کیا تم سنتے نہیں ہو۔ (اے رسول ان سے)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا

کہہ دو کہ بھلا تم نے دیکھا کہ اگر خدا قیامت تک برابر تمہارے سروں پر دن کیے رہتا تو اللہ کے سوا کون

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ

ہے جو تمہارے لیے رات کو لے آتا کہ تم لوگ اس میں رات کو آرام کرو تو کیا

تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ

تم لوگ (اتنا بھی) نہیں دیکھتے۔ اور اس نے اپنی مہربانی

جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا

سے تمہارے واسطے رات اور دن کو بنایا تاکہ تم رات میں آرام اور (دن میں)

مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَيَوْمَ

اس کے فضل و کرم (روزی) کی تلاش کرو اور تاکہ تم لوگ شکر کرو۔ اور (اُس دن کو یاد کرو)

يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ

جس دن وہ انہیں پکار کر پوچھے گا کہ جن کو تم لوگ میرا شریک خیال کرتے تھے وہ (آج) کہاں ہیں



لے یہ آیت انبیاء اور اولیاء کے منصوص من اللہ ہونے پر روشن دلیل ہے اس سے بالکل واضح ہے کہ دینی حکمران کا منصب خدا ہی کی طرف سے ہوگا۔ اس میں اجماع، استخلاف، شوریٰ اور غلبہ کو کوئی دخل نہیں ہے۔ امام یا خلیفہ بنانے کا حق صرف خدا کو ہے۔ یہ کام نہ صرف امت بلکہ انبیاء و رسل کے بھی دسترس سے بالاتر ہے۔ علامہ قاضی بیضاوی تحریر فرماتے ہیں: وظاهر نفی الاختیار عنهم راسا والامر كذلك عند التحقيق۔ (آیۂ کریمہ ما کان لھم الخیرة) کا ظاہری مطلب یہ ہے کہ خداوند عالم لوگوں کے مطلقاً اختیار و انتخاب کی نفی کر رہا ہے۔ یعنی امت کو اختیار اور انتخاب کا بالکل ہی حق نہیں ہے اور یہی تحقیق ہے۔ (تفسیر بیضاوی ص۳۲۵) علامہ شبیر احمد عثمانی قرآن مجید مترجمہ شیخ الہند علامہ محمود حسن دیوبندی کے حاشیہ ص۵۰۹ کے نشان ۴ پر لکھتے ہیں یعنی ہر چیز کا پیدا کرنا بھی اس کی مشیت اور اختیار سے ہے اور کسی چیز کو پسند کرنے یا چھانٹ کر منتخب کر لینے کا حق بھی اسی کو حاصل ہے جو اسکی مرضی پر احکام بھیجے جس شخص کو مناسب جانے کسی خاص منصب و مرتبہ پر فائز کرے جس کسی میں استعداد دیکھے راہ ہدایت پر چلا کر کامیاب فرما دے۔ اور مخلوقات کی ہر جنس میں سے جس نوع کو یا نوع میں سے جس فرد کو چاہے اپنی حکمت کے موافق دوسرے انواع و افراد سے ممتاز بنا دے۔ اس کے سوا کسی کو اس طرح کے اختیار و انتخاب کا حق حاصل نہیں۔ حافظ ابن القیم نے زاد المعاد کے اوائل میں اس مضمون کو بہت بسط سے لکھا ہے فلیراجع (یعنی تخلیق و تشریع اور اختیار مذکور میں حق تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں لوگوں نے اپنی تجویز و انتخاب سے جو شرکاء ٹھہرائے ہیں سب باطل و بے سند ہیں (انتہیٰ) میں کہتا ہوں کہ علامہ موصوف نے (حق بر زبان جاری) بہت صحیح بات فرمائی ہے۔ اور پوری تحقیق سے کام لے کر یہ بھی فرما دیا ہے کہ اس مقصد میں خدا کا کوئی شریک نہیں اور جس نے ایسا کر دیا گویا وہ خدا کا شریک بن گیا۔ وہی صحیح ترت انتخاب باطل و بے سند ہوگا۔ شمس العلماء نذیر احمد دہلوی لکھتے ہیں۔ خدا نے

تَزْعُمُونَ ۝ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا

اور ہم ہر ایک اُمت سے ایک گواہ لہ (پیغمبر) نکالیں (سامنے بلائیں) گے۔ پھر (اس دن

فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَ

مشرکین سے) کہیں گے کہ اپنی (برأت کی) دلیل پیش کرو۔ تب انہیں معلوم ہو جائے گا کہ حق خدا ہی

ضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ إِنَّ قَارُونَ كَانَ

کی طرف ہے۔ اور جو افتراپردازیاں یہ لوگ کیا کرتے تھے۔ سب ان سے غائب ہو جائیں گی

مِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ ۖ وَآتَيْنَاهُ مِنَ

(ناشکری کا ایک قصہ سنو) موسیٰ کی قوم سے ایک شخص قارون ۲ (نامی) تھا تو اس نے ان پر سرکشی

الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي

شروع کی اور ہم نے اس کو اس قدر خزانے عطا کیے تھے کہ ان کی کنجیاں ایک سکندار ۳ جماعت (کی جماعت)

الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ

کو اُٹھانا۔ دوبھر ہوتا تھا۔ جب (ایک بار) اس کی قوم نے اس سے کہا کہ (اپنی دولت پر) اترا مت کیونکہ خدا

الْفَرِحِينَ ۝ وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ

اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور جو کچھ خدا نے تجھے دے رکھا ہے اس میں آخرت کے گھر کی بھی جستجو

وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا ۖ وَأَحْسِنْ كَمَا

کر اور دُنیا سے جس قدر تیرا حصّہ ہے مت بھول ۴ جا اور جس طرح خدا نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے

أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ۖ

تو بھی اوروں کے ساتھ احسان کر اور رُوئے زمین میں فساد کا خواہاں نہ ہو۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ۝ قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ

اس میں شک نہیں کہ خدا فساد کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا۔ تو قارون کہنے لگا کہ یہ (مال و دولت)

عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي ۚ أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ

تو مجھے اپنے علم ۵ (کیمیا) کی وجہ سے حاصل ہُوا ہے۔ کیا قارون نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ اللہ اس

أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ

کے پہلے ان لوگوں کو ہلاک کر چکا ہے۔ جو اس سے قوت اور جمعیت میں کہیں بڑھ چڑھ کے تھے

مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ جَمْعًا ۚ وَلَا يُسْأَلُ عَنْ

اور گنہ گاروں سے (ان کی سزا کے وقت) ان کے گناہوں کی پوچھ گچھ ۶ نہیں ہُوا کرتی۔ غرض

ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ ۝ فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ فِي

(ایک دن قارون) اپنی قوم کے سامنے بڑی آرائش کے اور

زِينَتِهِ ۖ قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا يَا لَيْتَ

ٹھاٹھ کے ساتھ نکلا تو جو لوگ دُنیا کی (چند روزہ) زندگی کے طالب تھے (اس شان سے دیکھ کر)



ہر نبی و امام گواہ ہوگا

قارون کا قصہ

قارون کا غرور

لہ مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن ہر امت کے مستحق عذاب لوگوں کے قائل کرنے کے واسطے ان کے نبی بُلائے جائیں گے۔ اور ان ہی کی نافرمانیوں کی گواہی دینگے۔ اسی طرح ہر زمانہ کے اوصیاؑ اور آئمہؑ بھی آکر اپنے زمانہ کے نافرمانوں کے خلاف اظہار کرینگے اسی وجہ سے حضرت رسولؐ سے منقول اور تمام فرق اسلام میں متفق علیہ ہے۔ من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاھلیۃ) جو شخص اپنے امام زمانہ کو پہچانے بغیر گیا وہ کفر کی موت مرا۔ ۱۲

۲ قارون حضرت موسیٰؑ کا خالہ زاد بھائی تھا اور اس درجہ حسین تھا کہ لوگ اسے منور کہا کرتے تھے۔ ستر آدمی جو حضرت موسیٰؑ پر ایمان لائے۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھا اور بنی اسرائیل میں توریت کو سب سے اچھی طرح پڑھا کرتا تھا۔ اور فقیری کے زمانہ میں بہت منکسر اور خلیق تھا لیکن چونکہ ظاہری طور پر ایمان لایا تھا۔ اس وجہ سے خدا نے دولت دے کر اسکا امتحان کیا تو آخر پکا کافر نکلا۔ ۱۲

۳ بعض روایات میں اس سے چالیس آدمی مُراد لیے گئے ہیں۔

۴ مطلب یہ ہے کہ دنیاوی ساز و سامان میں سے صاحب مال کا حصّہ وہی ہے جو اپنے ساتھ زادِ آخرت بنا کر لے جائے تو گویا ترجمہ یہ ہُوا کہ زادِ آخرت جمع کر تا رہ۔ ۱۲

۵ حضرت موسیٰؑ علم کیمیا جانتے تھے اور اس میں سے بعض چیزیں آپ نے حضرت یوشع بن نون کو تعلیم فرمائی تھیں اور بعض کالب بن یوحنا کو اور بعض قارون کو یعنی کامل علم کسی کے پاس نہ تھا قارون نے ان دونوں سے بھی سیکھ لیا اور کامل بن گیا اور بڑی دولت حاصل کی۔ ۱۲

۶ قارون کو جب کوئی سمجھاتا تو وہ خواہ مخواہ کٹ حجتی کرنے لگتا تو خدا کے آگے یہ کٹ حجتیاں پیش نہیں کی جاتیں نہ مجرموں کو ایسی کٹ حجتی کا موقع دیا جاتا ہے۔ بس یہی مطلب ہُوا کہ گنہ گاروں سے انکے گناہوں کی بابت نہیں پوچھا جایا کرتا۔ ۱۲

باقی صفحہ ۴۷۵ پر

لَنَا مِثْلَ مَآ أُوتِيَ قَٰرُونُ إِنَّهُۥ لَذُو حَظٍّ
کہنے لگے جو مال و دولت قارون کو عطا ہوئی ہے۔ کاش میرے لیے (بھی) ہوتی اس میں شک نہیں کہ
عَظِيمٍ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ
قارون بڑا نصیب ور ہے۔ اور جن لوگوں کو (ہماری بارگاہ) سے علم ہوا تھا کہنے لگے تمہارا ناس ہو جائے۔
ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِّمَنْ ءَامَنَ وَعَمِلَ صَٰلِحًا ۚ وَ
(ارے) جو شخص ایمان لائے اور اچھے کام کرے اس کے لیے تو خدا کا ثواب اس سے کہیں
لَا يُلَقَّىٰهَآ إِلَّا الصَّٰبِرُونَ ۝ فَخَسَفْنَا بِهِۦ وَبِدَارِهِ
بہتر ہے اور وہ ثواب صبر کرنیوالوں کے سوا دوسرے نہیں پا سکتے۔ اور ہم نے قارون اور اس کے گھر بار کو
الْأَرْضَ قف فَمَا كَانَ لَهُۥ مِن فِئَةٍ يَنصُرُونَهُۥ مِن
زمین میں دھنسا دیا، پھر تو خدا کے سوا کوئی جماعت ایسی نہ تھی کہ اس کی مدد
دُونِ اللَّهِ ق وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنتَصِرِينَ ۝ وَأَصْبَحَ
کرتی اور نہ خود آپ اپنی مدد کر سکا۔ اور جن لوگوں نے
الَّذِينَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُۥ بِالْأَمْسِ يَقُولُونَ وَيْكَأَنَّ
کل اس کے جاہ و مرتبہ کی تمنا کی تھی۔ وہ (آج یہ تماشا دیکھ کر) کہنے لگے ارے معاذ اللہ
اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ وَ
یہ تو خدا ہی اپنے بندوں سے جس کی روزی چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے۔ اور جس
يَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ أَن مَّنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ط
کی روزی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اگر (کہیں) خدا ہم پر مہربانی نہ کرتا (اور اتنا مال دے دیتا)
وَيْكَأَنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ الْكَٰفِرُونَ ۝ تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ
تو اسی طرح ہم کو بھی ضرور دھنسا دیتا۔ ارے معاذ اللہ (سچ ہے) ہرگز کفار اپنی مرادیں نہ پائیں گے یہ آخرت کا گھر تو
نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا
ہم انہی لوگوں کے لیے خاص کر دیں گے جو روئے زمین پر نہ سرکشی کرنا چاہتے ہیں اور نہ فساد اور پھر سچ
فَسَادًا ط وَالْعَٰقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝ ٨٣ مَن جَآءَ بِالْحَسَنَةِ
بھی یوں ہے کہ) پھر انجام تو پرہیزگاروں ہی کا ہے۔ جو شخص نیکی کریگا تو اس کیلئے اس
فَلَهُۥ خَيْرٌ مِّنْهَا ۖ وَمَن جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى
سے کہیں بہتر بدلہ ہے۔ اور جو بُرے کام کریگا، تو وہ یاد رکھے کہ جن لوگوں نے بُرائیاں کی
الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّـَٔاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ٨٤
ہیں۔ ان کا وہی بدلہ ہے جو دُنیا میں کرتے رہے ہیں۔
إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْءَانَ لَرَآدُّكَ إِلَىٰ
(اے رسولؐ) خدا جس نے تم پر قرآن نازل کیا ضرور تمہیں ٹھکانے تک پہنچا دیگا۔ (اے رسولؐ)

## قارون کی تباہی

لے قبطیوں کی تباہی کے بعد حضرت موسیٰؑ حکومت حضرت ہارونؑ کے سپرد کر دی تھی۔ اور قربانی بھی جو کوئی کرتا، تو حضرت ہارونؑ ہی کے ہاتھ سے ذبح کی جگہ پر رکھی جاتی۔ اور اسے ازغیبی آگ اُٹھا لے جاتی۔ اور اس پر قارون کو حسد پیدا ہوا اور حضرت موسےٰؑ سے گستاخانہ کہنے لگا۔ آپ نے سب کچھ ہارونؑ ہی کو دے دیا اور ہم کو کچھ بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا یہ تو میرے اختیار کی بات نہیں خدا جسے چاہے دے۔ اس دن سے وہ حضرت موسیٰؑ کے درپے آزار ہوا حضرت نے ایک دفعہ صحرا میں رہنے کے زمانہ میں جب بنی اسرائیل کے ساتھ توبہ کرنے کو فرمایا تو اس نے آپ کے حکم کو بے حقیقت سمجھا جب زکوٰۃ کا حکم آیا تو کہنے لگا یہ تو بہت مال ہوا۔ میں تو نہ دونگا حتیٰ کہ حضرت موسیٰؑ نے ہزار دینار سے ایک دینار مقرر کیا تو بھی راضی نہ ہوا اور کہنے لگا موسیٰؑ نے جو کچھ کہا مان لیا اب ہمیں فقیر بنانا چاہتا ہے۔ ایک دفعہ ایک بدکار عورت کو اشرفیوں کی دو تھیلیاں دیکر اس کو آمادہ کیا کہ مجمع عام میں حضرتؑ پر زنا کی تہمت لگائے دوسرے دن جب حضرت موسیٰؑ وعظ کہہ رہے تھے اور زنا کی مذمت پر آئے تو اُٹھ کر کہنے لگا آپکو بھی لوگ ایسا ہی جانتے ہیں اور عورت کو گواہی میں پیش کیا مگر خدا کی شان اس کو خدا کا خوف پیدا ہوا اور سچا واقعہ بیان کر دیا اور قارون کی مُہر کی ہوئی تھیلیاں دکھلا دیں تو قارون مجمع عام میں ذلیل ہوا۔ اور ان حرکتوں سے حضرت موسیٰؑ کو جلال آیا۔ بنی اسرائیل سے فرمایا جسکا جی چاہے میرا ساتھ دے یا قارون کا۔ اس کے بعد آپ نے بددعا کی اور دو آدمی کے سوا سب بنی اسرائیل اس سے الگ ہو گئے خدا کا حکم ہوا زمین کو تمہارے اختیار میں دیا، اور آپ نے فرمایا اے زمین اسے نگل جا وہ فوراً مع گھر بار کے گھٹنوں تک دھنس گیا۔ اُس نے امان چاہی۔ آپ نے پھر دوبارہ اس کے نگل جانے کا حکم دیا تو کمر تک دھنس گیا۔ اور اس نے زاری شروع کی۔ غرض آپ کہتے گئے، اور وہ ڈوبتا گیا۔ اور اُس نے ہرچند تضرع و زاری کی آپ نے کچھ نہ سنا وہ اپنی دولت و

باقی صفحہ ٤٧٦ پر

مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ

پڑا رہا اس سے میرا پروردگار خوب واقف ہے۔ تم کہہ دو کہ کون راہ پر آیا اور کون صریحی گمراہی میں

هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۸۵ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ

اور تم کو تو یہ امید نہ تھی کہ تمہارے

يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا

پاس (خدا کی طرف سے) کتاب نازل کی جائے گی۔ مگر تمہارے پروردگار کی مہربانی سے نازل

تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝۸۶ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ

ہوئی تو تم ہرگز کافروں کے پشت پناہ نہ بننا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ احکام خداوندی نازل ہونے کے

اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا

بعد تم کو یہ لوگ انکی تبلیغ سے روک دیں۔ اور تم اپنے پروردگار کی طرف (لوگوں کو) بلاتے چلے جاؤ اور

تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۸۷ ۚ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا

خبردار مشرکین سے ہرگز نہ ہونا۔ اور خدا کے سوا کسی اور معبود کی پرستش نہ کرنا

اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۣ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ

اسکے سوا کوئی قابل پرستش نہیں۔ اس کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ اسی کی حکومت

لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۸۸ ع

ہے اور تم لوگ اسی کی طرف (مرنے کے بعد) لوٹائے جاؤ گے۔

## (۲۹) سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ (۸۵)

اٰيَاتُهَا ۶۹ ۔۔۔ رُكُوْعَاتُهَا ۷

اس کی انہتر آیتیں ہیں۔ سورۂ[1] عنکبوت مکہ میں نازل ہوا اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ۝۱ ۚ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا

الٓمّٓ کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ (صرف) اتنا کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لائے چھوڑ دیئے جائیں گے اور

اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝۲ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ

انکا امتحان نہ لیا جائیگا[2] (ضرور لیا جائے گا) اور ہمنے تو ان لوگوں کا بھی امتحان لیا جو ان سے

مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ

پہلے گزر گئے۔ غرض خدا ان لوگوں کو جو سچے (دل سے ایمان لائے) ہیں یقیناً علیحدہ دیکھے گا اور جھوٹوں کو بھی (علیحدہ)

لَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝۳ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

ضرور دیکھے گا۔ کیا جو لوگ بُرے بُرے کام کرتے ہیں انہوں نے یہ سمجھ لیا

السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝۴

ہے کہ وہ ہم سے (بچکر) نکل جائیں گے۔ (اگر ایسا ہے تو) یہ لوگ کیا ہی بُرے حکم لگاتے ہیں۔

فتح مکہ کی پیشین گوئی

خدا تعالیٰ کے سوا سب فنا ہوں گے

سب لوگوں کا امتحان ہوگا

[1] اس سورہ میں خدا نے امور ذیل وغیرہ کو بیان فرمایا ہے۔ لوگوں کا ضرور امتحان ہوگا۔ خدا کی نافرمانی کے سوا ماں باپ کی اطاعت کرو۔ منافقین کی حالت۔ ابوسفیان وغیرہ کی شرارت۔ حضرت نوحؑ کا ذکر۔ حضرت ابراہیمؑ کا تذکرہ، لوگوں کی لغو رسم اور محبت۔ حضرت لوطؑ کا قصہ۔ حضرت شعیبؑ کا قصہ۔ کفار کی مثل مکڑی کی ہے۔ نماز کا حکم اور فائدہ، مناظرہ کا طریقہ۔ رسولؐ اعلان نبوت کے قبل لکھتے پڑھتے نہ تھے۔ آپ کی رسالت خدا عالم ہے۔ جہنم کی حالت۔ ہر شخص کے لیے موت ہے۔ خدا ہی سب کا رازق ہے۔ دُنیا صرف کھیل تماشہ ہے۔ انسان کی حالت۔ مکہ کی فضیلت۔ مجاہدوں کی مدح۔ ۱۲

[2] کشف الحق و نہج الصدق میں مروی ہے کہ جناب امیرؑ نے حضرت رسولؐ سے عرض کی کہ یہ آزمائش کیا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا اے علیؑ تم سے آزمائش کی جائے گی۔ اور تمہارا مقابلہ کیا جائیگا تو تم مقابلہ کے لیے تیار رہو۔ اسکا مطلب واضح طور پر یہ ہوا کہ تکلیف الٰہی جسے ایمان کہتے ہیں بغیر علی بن ابی طالبؑ کی ولایت کے پوری نہیں ہو سکتی اور ان ہی کی ولایت کا امتحان لیا جائیگا۔ ۱۲

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ
جو شخص خدا سے ملنے (قیامت کے آنے) کی اُمید رکھتا ہو تو (سمجھ رکھے کہ) خدا کی مقرر کی ہوئی میعاد
لَاٰتٍ ؕ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۵ وَ مَنْ جَاهَدَ
ضرور آنے والی ہے۔ اور وہ (سب کی) سُنتا اور جانتا ہے۔ اور جو شخص (عبادت میں) کوشش کرتا
فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنِ
ہے تو بس اپنے ہی واسطے کوشش کرتا ہے۔ (کیونکہ) اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا سارے جہان (کی
الْعٰلَمِيْنَ ۝۶ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
عبادت) سے بے نیاز ہے۔ اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے ہم یقیناً انکے گناہوں
لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ
کا ان کی طرف سے کفارہ قرار دیں گے اور یہ (دُنیا میں) جو اعمال کرتے تھے ہم ان کے اعمال کی انہیں
الَّذِیْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۷ وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ
اچھی سے اچھی جزا عطا کریں گے۔ اور ہم نے ؂ انسان کو اپنے ماں باپ سے اچھا برتاؤ کرنیکا
حُسْنًا ؕ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِیْ مَا لَيْسَ لَكَ
حکم دیا ہے۔ اور (یہ بھی کہ) اگر تجھے تیرے ماں باپ اس بات پر مجبور کریں کہ ایسی چیز کو میرا شریک بنا
بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ
جس کے شریک ہونے) کا تجھے علم تک نہیں تو انکا کہنا نہ ماننا۔ تم سب کو (آخر ایک دن) میری طرف
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا
لوٹ کر آنا ہے۔ میں جو کچھ تم لوگ (دُنیا میں) کرتے تھے بتا دونگا۔ اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے
الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِی الصّٰلِحِيْنَ ۝۹ وَ مِنَ
اچھے کام کیے ہم انہیں (قیامت کے دن) ضرور نیکوکاروں میں داخل کریں گے۔ اور کچھ لوگ
النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَاۤ اُوْذِیَ فِی
ایسے بھی ہیں (جو زبان سے تو) کہہ دیتے ہیں کہ ہم خدا پر ایمان لائے پھر جب انکو خدا کے بارے میں
اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَ لَئِنْ
کچھ تکلیف پہنچی تو وہ لوگوں کی تکلیف دہی کو عذاب کے برابر ٹھہراتے ہیں۔ اور (اے رسُولؐ) اگر (تمہارے
جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ
پاس) تمہارے پروردگار کی مدد آپہنچی (اور تمہیں فتح ہوئی) تو یہی لوگ کہنے لگتے ہیں کہ ہم بھی
اَوَ لَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِیْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰
تو تمہارے ساتھ ہی تھے۔ بھلا جو کچھ سارے جہان کے دلوں میں ہے کیا خدا بخوبی واقف نہیں۔ (ضرور ہے)
وَ لَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝۱۱
اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا خدا انکو یقیناً جانتا ہے اور منافقین کو بھی ضرور جانتا ہے۔

خدا کی نافرمانی کے ہو تو ماں باپ کی اطاعت نہ کرو

؂ سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ میں اپنی ماں کی بہت خدمت کرتا تھا جب مسلمان ہوا تو میری ماں نے کہا تو نے یہ کونسا دین اختیار کیا ہے اس کو چھوڑ دے ورنہ میں کھانا پینا ترک کر دوں گی یہانتک کہ مرجاؤں گی۔ اور لوگ تجھے ملامت کرینگے کہ ماں کا قاتل ہے میں نے کہا یہ ممکن نہیں۔ آخر اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا۔ جب دو وقت گزر گئے تو میں نے کہا اے اماں اگر تیری سو جانیں ہوں اور ایک ایک تجھ سے جُدا ہو اور میں دیکھتا رہوں تو بھی میں اپنا دین ترک نہیں کر سکتا تو کھا پی ورنہ تجھے اختیار ہے تب اُس نے کھایا پیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

بقیہ ص ۶۷۲

؎ خود تو ایک سفید گھوڑے پر سوار تھا جس کی زین طلائی تھی اور اسکا لباس سُرخ۔ تین سو غلام داہنی جانب اور تین سو لونڈیاں بائیں جانب پُرتکلف لباس سے آراستہ اور چار ہزار آدمی جلو میں تھے۔ ۱۲

منافقین کی حالت

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا
اور کفار ایمانداروں سے کہنے لگے کہ ہمارے طریقہ پر چلو اور (قیامت میں) تمہارے گناہوں
سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ
(کے بوجھ) کو ہم (اپنے سر) لے لیں گے۔ حالانکہ یہ لوگ ذرا بھی تو ان کے گناہ اٹھانے
مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۲ وَ
والے نہیں۔ یہ لوگ یقینی جھوٹے ہیں۔ اور
لَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ز وَ
(ہاں) یہ لوگ اپنے (گناہ کے) بوجھے تو یقینی اٹھائیں گے ہی اور اپنے بوجھوں کے ساتھ (جنہیں گمراہ
لَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۱۳ ع وَ
کیا انکے) بوجھے بھی اٹھائیں گے۔ اور جو جو افتراپردازیاں یہ لوگ کرتے رہتے ہیں قیامت کیدن انسے ضرور انکی بازپرس
لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ
ہوگی۔ اور ہم نے نوح کو انکی قوم کے پاس (پیغمبر بناکر) بھیجا تو وہ ان میں پچاس کم ہزار برس ؎۲ رہے
سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ
(اور ہدایت کیا کیے اور جب نہ مانا) تو آخر طوفان نے انہیں لے ڈالا اور وہ اس وقت بھی
وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝۱۴ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ
سرکش ہی تھے۔ پھر ہم نے نوح اور کشتی میں رہنے والوں کو بچالیا اور ہم نے اس واقعہ کو
وَجَعَلْنٰهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۱۵ وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ
ساری خدائی کے واسطے (اپنی قدرت کی) نشانی قرار دی۔ اور ابراہیم کو (یاد کرو) جب انہوں نے کہا کہ
لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
(بھائیو) خدا کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اگر تم سمجھتے بوجھتے ہو تو یہی
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۱۶ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
تمہارے حق میں بہتر ہے۔ (مگر) تم لوگ تو خدا کو چھوڑ کر صرف بتوں کی پرستش کرتے ہو
اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ
اور جھوٹی باتیں (اپنے دل سے) گھڑتے ہو۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا کو چھوڑ کر جن
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا
کی تم پرستش کرتے ہو وہ تمہاری روزی کا اختیار نہیں رکھتے۔ بس خدا ہی سے
عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ
روزی بھی مانگو اور اسی کی عبادت بھی کرو۔ اور اسی کا شکر کرو (کیونکہ) تم
اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۷ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ
لوگ (ایک دن) اسی کی طرف لوٹائے جاؤگے۔ اور (اے اہل مکہ) اگر تم



ابوسفیان وغیرہ کی شرارت

؎۱ ایک مرتبہ ابوسفیان اور امیہ بن خلف نے حضرت رسولؐ سے کہا کہ اگر تم اپنے گھڑے ہوئے دین سے پھر جاؤ، اور ہمارے قدیم دین کو اختیار کرو تو اس بارے میں قیامت کے دن اگر تم پر عذاب ہوگا تو ہم لوگ تم کو گرفتار عذاب چھوڑ نہ دیں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

حضرت نوحؑ کا ذکر

؎۲ یہ مدت حضرت نوحؑ کے وعظ و پند کی ہے۔ آپ کی عمر اتنی ہی نہ تھی۔ آپ نے چالیس برس کی عمر میں اعلان پیغمبری کیا۔ نوسو پچاس برس ہدایت کی طوفان کے بعد پندرہ سو دس برس زندہ رہے یہانتک کہ لوگ آپ کی نسل سے کثرت سے پیدا ہوئے تو آپ کی پوری عمر ڈھائی ہزار برس کی ہوئی۔ ۱۲

حضرت ابراہیمؑ کا تذکرہ

بقیہ ص ۴۷۳

حشمت سمیت غائب ہوگیا۔ ۱۲

؎۲ جب قارون اپنی کرتوتوں کی بدولت زمین میں دھنس گیا تب لوگوں کو یقین ہوا کہ روزی کا گھٹنا بڑھنا اگر اپنے ہاتھ میں ہوتا تو آج قارون کا یہ نتیجہ نہ ہوتا۔ ۱۲

؎۳ اسی بناء پر حضرت امیرؑ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص چاہے کہ میری جوتی کا تسمہ میرے دوست کی جوتی کے تسمہ سے اچھا ہو وہ اس آیت میں داخل ہے۔ معاذاللہ خدا بچائے اور خلوص عطا فرمائے۔

؎۴ اس میں اختلاف ہے کہ راد سے کیا مراد ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ فتح مکہ کی پیشین گوئی ہے چنانچہ منقول ہے کہ جب حضرت رسولؐ مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ کی سمت راہی ہوئے اور منزل جحفہ پر جو رابغ کے پاس ہے پہنچے تو آپ کو حرم کعبہ کا شوق اور مولد کی تمنا ہوئی اس پر جبرئیل آئے اور فتح مکہ کی خوشخبری سنائی بعض کہتے ہیں کہ اس سے حضرت رسولؐ کے عالی درجات مقصود ہیں۔ اسی بناء

أُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ۗ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ
نے لے (میرے رسولؐ) کو جھٹلایا تو (کچھ پرواہ نہیں) تم سے پہلے بھی تو بہتیری امتیں (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا
الْمُبِيْنُ ۝١٨ اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ
چکی ہیں - اور رسولؐ کے ذمہ تو صرف (احکام کا) پہنچا دینا ہے بس- کیا ان لوگوں نے اسپر غور نہیں کیا کہ
ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝١٩ قُلْ
خدا کس طرح مخلوقات کو پہلے پہل پیدا کرتا ہے اور پھر اسکو دوبارہ پیدا کریگا- یہ تو خدا کے نزدیک بہت
سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ
آسان بات ہے (اے رسولؐ ان لوگوں سے) تم کہہ دو کہ ذرا روئے زمین پر چل پھر کر دیکھو تو کہ خدا نے کس
اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ
طرح پہلے پہل مخلوق کو پیدا کیا- پھر (اسی طرح) وہی خدا (قیامت کے دن) آخری پیدائش کریگا- بیشک خدا ہر
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢٠ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْحَمُ مَنْ
چیز پر قادر ہے۔ جس پر چاہے عذاب کرے جس پر چاہے رحم کرے (یہ لوگ سب کے سب)
يَّشَاۗءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ۝٢١ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ
اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور نہ تو تم زمین میں خدا کو زیر کر سکتے
فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۡ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ
ہو اور نہ آسمان میں اور خدا کے سوا نہ تو تمہارا کوئی
اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝٢٢ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ
سرپرست ہے اور نہ مددگار۔ اور جن لوگوں نے خدا کی آیتوں اور (قیامت
اللّٰهِ وَلِقَاۗىِٕهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰۗىِٕكَ
کے دن) اس کے سامنے حاضر ہونے سے انکار کیا- میری رحمت سے مایوس ہو گئے ہیں اور انہی لوگوں کے
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٢٣ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ
واسطے دردناک عذاب ہے۔ غرض ابراہیمؑ کی قوم کے پاس (ان باتوں کا) اس کے سوا اور
اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ
کوئی جواب نہ تھا کہ باہم کہنے لگے اسکو مار ڈالو یا جلا (کر خاک کر) ڈالو (آخر وہ کر گزرے) تو خدا نے
النَّارِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝٢٤ وَ
ان کو آگ سے بچا لیا- اس میں شک نہیں کہ دیندار لوگوں کے واسطے اس واقعہ میں (قدرت خدا کی) بہت سی
قَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ
نشانیاں ہیں- اور (ابراہیمؑ نے اپنی قوم سے) کہا کہ تم لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر بتوں کو صرف دنیاوی زندگی میں
بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
باہم محبت کرنے کی وجہ سے (خدا) بنا رکھا ہے- پھر قیامت کے دن تم میں سے ایک

لے یہاں سے عذاب الیم تک ممکن ہے کہ حضرت رسولؐ کے بارے میں ہو اور ممکن ہے کہ حضرت ابراہیمؑ ہی کے متعلق ہو- میں نے پہلے احتمال کی بناء پر یہ ترجمہ کیا ہے- اور اسی وجہ سے اہل مکہ کو مخاطب بنایا ہے ۱۲-

لے اب بھی زمانہ کا یہی رنگ ہے کہ حق بات کی تحقیق اور اپنی غلطی معلوم ہو جانے کے بعد بھی انسان کچھ شرم اور رشتے ناتے کے لحاظ سے غلط ہی پر جما رہتا ہے- اور حق کا اظہار نہیں کرتا اور یہ بھی ہوتا ہے کہ اپنے بڑوں کو غلط طریقہ پر پایا اور انکی محبت کی وجہ سے ان کے قدم بہ قدم پیروی کرتا چلا گیا ۱۲-

لوگوں کی لوگوں سے شرم اور محبت

يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ز
کا ایک انکار کریگا اور ایک دوسرے پر لعنت کریگا اور (آخر) تم لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور (اس وقت)
وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ ۲۵
تمہارا کوئی بھی مددگار نہ ہو گا۔
فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ط
تب صرف لوطؑ ابراہیمؑ پر ایمان لے لائے۔ اور ابراہیمؑ نے کہا کہ میں تو دیس چھوڑ کر اپنے پروردگار
اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ۲۶ وَوَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ
کی طرف (جہاں اسکو منظور ہو) نکل جاؤنگا۔ اسمیں شک نہیں کہ وہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔ اور ہم نے ابراہیمؑ کو
وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَ
اسحٰق (سا بیٹا) اور یعقوبؑ (سا پوتا) عطا کیا اور ان کی نسل میں
الْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ج وَاِنَّهٗ فِي
پیغمبری[1] اور کتاب قرار دی اور ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں بھی اسکا بدلہ عطا کیا اور وہ
الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ۲۷ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ
تو آخرت میں بھی یقیناً نیکوکاروں سے ہیں۔ (اور اے رسولؐ) لوطؑ کو (یاد کرو) جب انہوں
لِقَوْمِهٖ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ز مَا سَبَقَكُمْ
نے اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ عجب بے حیائی کا کام کرتے ہو کہ تم سے پہلے ساری خدائی کے لوگوں
بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۲۸ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ
میں سے کسی نے نہیں کیا۔ کیا تم لوگ (عورتوں کو چھوڑ کر قضائے
الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۵ لا وَتَاْتُوْنَ فِيْ
شہوت کے لیے) مردوں کی طرف گرتے ہو اور (مسافروں کی) رہزنی کرتے ہو[3] اور تم لوگ اپنی
نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ط فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖ اِلَّا اَنْ
محفلوں میں بری بری[4] حرکتیں کرتے ہو تو (ان سب باتوں کا) لوطؑ کی قوم کے پاس اس کے سوا
قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ ۲۹
کوئی جواب نہ تھا کہ وہ لوگ کہنے لگے کہ بھلا اگر تم سچے ہو تو ہم پر خدا کا عذاب تو لے آؤ۔
قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ ۳۰ ع وَ
(تب) لوطؑ نے دعا کی پروردگار! ان مفسد لوگوں کے مقابلہ میں میری مدد کر (اسوقت عذاب کی تیاری
لَمَّا جَاۗءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى لا قَالُوْٓا
ہوئی) اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیمؑ کے پاس (بڑھاپے میں بیٹے کی)
اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ج اِنَّ اَهْلَهَا
خوشخبری لے کر آئے تو (ابراہیمؑ سے) بولے ہم لوگ عنقریب اس گاؤں کے رہنے والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں



[1] یعنی حضرت ابراہیمؑ کی تصدیق کی۔ (ا ح)

[2] اللہ اکبر یہ کیا شرف ہے کہ اس کے بعد پھر کوئی پیغمبر یا امام آپ کی نسل کے سوا دوسرے ہوا ہی نہیں اور وہ بھی یوں کہ ہر شخص آپ کی طرف منسوب ہونے کو اپنا فخر سمجھتا رہا۔ ۱۲

[3] تقطعون السبیل کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ تم لوگ توالد و تناسل کی راہ مارتے ہو۔ اور اس صورت میں تاتون الرجال اور تقطعون السبیل دونوں ایک جرم قرار پائیگا۔ اور میرے ترجمہ کے مطابق دو جرم اور تفاسیر سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ اس بے حیائی کے علاوہ ڈاکے بھی مارا کرتے تھے۔ ۱۲

[4] تفاسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی بے حیائی اس حد تک ترقی کر گئی تھی کہ وہ اس خلاف فطرت فعل کے ایک دوسرے کے سامنے محفلوں میں مرتکب ہوتے تھے۔ اور کچھ اسی پر انحصار نہ تھا دشنام وہی فحش بکنا۔ لوگوں کو بنانا۔ سیٹی بجانا، راہ گیروں کو غلیل سے مارنا انکے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ ۱۲

قصہ حضرت لوطؑ

كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا
(کیونکہ) اس بستی کے رہنے والے یقینی (بڑے) سرکش ہیں۔ (یہ سنکر) ابراہیمؑ نے کہا کہ اس بستی میں تو لوطؑ بھی ہیں
نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۫ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا
وہ فرشتے بولے جو لوگ اس بستی میں ہیں ہم لوگ ان سے خوب واقف ہیں۔ ہم تو ان کو اور انکے لڑکے بالوں
امْرَاَتَهٗ ۫ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَ لَمَّاۤ اَنْ جَآءَتْ
کو یقینی بچالیں گے مگر ان کی بیوی کو وہ (البتہ) پیچھے رہ جانے والوں میں ہوگی اور جب ہمارے بھیجے ہوئے
رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ
فرشتے لوطؑ کے پاس آئے لوطؑ ان کے آنے سے غمگین ہوئے۔ اور ان (کی مہمانی) سے دل تنگ ہوئے
قَالُوْا لَا تَخَفْ وَ لَا تَحْزَنْ ۫ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَ اَهْلَكَ
(کیونکہ وہ نوجوان خوبصورت مردوں کی صورت میں آئے تھے)، فرشتوں نے کہا آپ خوف نہ کریں اور کڑھیں
اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ
نہیں۔ ہم آپکو اور آپکے لڑکے بالوں کو بچالیں گے مگر آپ کی بیوی (کیونکہ) وہ تو پیچھے رہ جانے والوں سے ہوگی۔ ہم یقیناً
عَلٰۤى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا
اس بستی کے رہنے والوں پر چونکہ یہ بدکاریاں کرتے ہیں۔ ایک آسمانی عذاب نازل
كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ لَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَاۤ اٰیَةًۢ بَیِّنَةً
کرنے والے ہیں۔ اور ہم نے یقینی اس (الٹی ہوئی بستی) میں سے سمجھدار لوگوں کے
لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ اِلٰى مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ۙ
واسطے (عبرت) کی ایک واضح و روشن نشانی باقی رکھی ہے۔ اور (ہم نے) مدین کے رہنے والوں کے پاس انکے بھائی
فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ ارْجُوا الْیَوْمَ
شعیبؑ (کو پیغمبر بنا کر بھیجا)، تو انہوں نے (اپنی قوم سے) کہا اے میری قوم خدا کی عبادت کرو،
الْاٰخِرَ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۳۶﴾
اور روزِ آخرت کی اُمید رکھو اور رُوئے زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔
فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ
تو ان لوگوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا۔ پس زلزلہ (بھونچال) نے انہیں لے ڈالا تو وہ لوگ اپنے گھروں
دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۳۷﴾ وَ عَادًا وَّ ثَمُوْدَاۡ وَ قَدْ تَّبَیَّنَ
میں اوندھے زانو کے بل پڑے کے پڑے رہ گئے۔ اور قوم عاد اور ثمود کو (بھی ہلاک کر ڈالا) اور
لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ
(اے اہل مکہ، تم کو تو ان کے (اُجڑے ہوئے) گھر بھی (راستہ آتے جاتے) معلوم ہو چکے اور شیطان نے
اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ وَ كَانُوْا
انکی نظر میں انکے کاموں کو اچھا کر دکھایا تھا اور انھیں (سیدھی) راہ پر (چلنے) سے روک دیا تھا۔

لہ ایسی عبارت قرآن مجید میں کئی جگہ ہے مطلب یہ ہے کہ عذاب نے انکو اتنی بھی مہلت نہ دی کہ کہیں نکل بھاگتے یا اپنی جگہ سے ٹل جاتے جو جس حال میں جہاں تھا مر کر رہ گیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ ۱۲

مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ

حالانکہ وہ بڑے ہوشیار تھے۔ اور (ہم ہی نے) قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی (ہلاک کر ڈالا)

وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا

حالانکہ ان لوگوں کے پاس موسیٰؑ واضح و روشن معجزے لے کر آئے۔ پھر بھی یہ لوگ

فِي الْاَرْضِ وَ مَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ فَكُلًّا

روئے زمین میں سرکشی کرتے پھرے۔ اور ہم سے (نکل کر) کہیں آگے نہ بڑھ سکے۔ تو ہم نے سب کو

اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ

ان کے گناہ کی سزا میں لے ڈالا۔ چنانچہ ان میں سے بعض تو وہ تھے جن پر ہم نے پتھر والی

حَاصِبًا ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَ مِنْهُمْ

آندھی بھیجی۔ اور بعض ان میں سے وہ تھے جن کو ایک سخت چنگھاڑ نے لے ڈالا اور بعض

مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ

ان میں سے وہ تھے جن کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا۔ اور بعض ان میں سے وہ تھے جنہیں ہم نے ڈبا

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ

مارا اور یہ بات نہیں کہ خدا نے ان پر ظلم کیا ہو۔ بلکہ سچ یوں ہے کہ) یہ لوگ خود خدا کی نافرمانی کرکے

يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ

آپ اپنے اوپر ظلم کرتے رہے۔ جن لوگوں نے خدا کے سوا دوسرے کارساز بنا رکھے ہیں۔ انکی مثل اس

اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۖۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ؕ وَ

مکڑی سی ہے۔ جس نے (اپنے خیال ناقص میں) ایک گھر بنایا۔ اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمام

اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا

گھروں سے بودا گھر مکڑی کا ہوتا ہے۔ اگر یہ لوگ (اتنا بھی) جانتے

يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ

ہوں۔ خدا کو چھوڑ کر یہ لوگ جس چیز کو پکارتے ہیں۔ اس سے خدا یقینی

دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴۲﴾ وَ

واقف ہے۔ اور وہ تو (سب پر) غالب اور حکمت والا ہے۔ اور

تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَ مَا يَعْقِلُهَاۤ

ہم یہ مثالیں لوگوں (کے سمجھانے) کے واسطے بیان کرتے ہیں اور انکو بس علماء[1]

اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ

ہی سمجھتے ہیں۔ خدا نے سارے آسمان اور زمین کو بالکل ٹھیک پیدا کیا۔ اس

بِالْحَقِّ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ ع

میں شک نہیں کہ اس میں ایمانداروں کے واسطے (قدرت خدا کی) یقینی بڑی نشانی ہے۔

[1] اگرچہ جابر بن عبداللہ انصاری نے روایت کی ہے کہ عالم وہ ہے، جو سمجھے کہ یہ خدا کا حکم ہے اور اس کی اطاعت پر عمل کرے اور ناراضی سے پرہیز کرے مگر دوسری تفسیروں میں ہے کہ اس سے آل محمد مراد ہیں اور پہلی تفسیر کے مطابق بھی اہل بیت کے سوا ان صفات کا جامع دنیا میں کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ
(اے رسولؐ) جو کتاب تمہارے پاس نازل کی گئی ہے اس کی تلاوت کرو اور
الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ
پابندی سے نماز پڑھو۔ بےشک نماز بےحیائی اور بُرے کاموں سے باز رکھتی ہے [1]
اَكْبَرُ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝۴۵ وَ لَا تُجَادِلُوْۤا اَهْلَ
اور خدا کی یاد یقینی بڑا مرتبہ رکھتی ہے اور تم لوگ جو کچھ کرتے ہو خدا اس سے واقف ہے۔ اور (اے ایماندارو)
الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۖۗ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا
اہل کتاب سے مناظرہ نہ کیا کرو مگر عمدہ اور شائستہ الفاظ وعنوان سے لیکن ان میں سے جن لوگوں نے
مِنْهُمْ وَ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ
تم پر ظلم کیا (ان کے ساتھ رعایت نہ کرو) اور صاف صاف کہہ دو (کتاب) جو ہم پر نازل ہوئی اور جو کتاب
وَ اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝۴۶ وَ
تم پر نازل ہوئی ہے۔ ہم تو سب پر ایمان لا چکے اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار
كَذٰلِكَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ
ہیں۔ اور (اے رسولؐ جس طرح اگلے پیغمبروں پر کتابیں اتاریں) اسی طرح ہم نے تمہارے پاس کتاب نازل کی تو
یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَ مِنْ هٰۤؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَ مَا
جن لوگوں کو ہم نے (پہلے) کتاب عطا کی ہے وہ اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور ان (عربوں) میں سے بعض وہ
یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ۝۴۷ وَ مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ
ہیں جو اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ہماری آیتوں کے تو [2] بس پکے کافر ہی منکر ہیں۔ اور (اے رسولؐ) قرآن سے
قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ
پہلے نہ تو تم کوئی کتاب ہی پڑھتے تھے۔ اور نہ اپنے ہاتھ سے تم لکھا کرتے تھے ایسا ہوتا تو یہ جھوٹے ضرور
الْمُبْطِلُوْنَ ۝۴۸ بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ
(تمہاری نبوت) میں شک کرتے مگر جن لوگوں [3] کو (خدا کی طرف) سے علم عطا ہوا ہے۔ انکے دل میں یہ (قرآن)
اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۹ وَ
واضح و روشن آیتیں ہیں اور سرکشوں کے سوا ہماری آیتوں سے کوئی انکار نہیں کرتا۔ اور (کفار
قَالُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا
عرب) کہتے ہیں کہ اس (رسولؐ) پر اس کے پروردگار کی طرف سے معجزے کیوں نہیں نازل ہوتے۔
الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝۵۰ اَوَ لَمْ
(اے رسولؐ) کہہ دو کہ معجزے تو بس خدا ہی کے پاس ہیں۔ اور میں تو صرف صاف صاف (عذاب خدا سے) ڈرانے
یَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ یُتْلٰى عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ
والا ہوں۔ کیا ان کے لیے یہ کافی نہیں [4] کہ ہم نے تم پر قرآن نازل کیا جو انکے سامنے پڑھا جاتا ہے۔ اسمیں شک نہیں

---

نماز برائی سے روکتی ہے

مناظرہ شائستہ عنوان سے کرو

قرآن نازل ہونے سے قبل [illegible]

قرآن کی حقیقت

[1] لوگوں نے اس کی مختلف توجیہیں کی ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ جب تک انسان نماز میں مشغول رہتا ہے۔ بُرے کاموں سے محفوظ رہتا ہے مگر یہ توجیہ معقول نہیں۔ کیونکہ یہ تو ہر کام میں حاصل ہے۔ نماز ہی کی خصوصیت کیا ہے اور اہلبیت کے اقوال پر نظر ڈالنے سے میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ یہ اسی نماز کا خاصہ ہے۔ جو خدا کو پسند آجائے اور یہ مفاد انما یتقبل اللہ من المتقین خدا کو جب ہی پسند آتی ہے کہ تقا کا درجہ حاصل ہو جائے۔ اور جب تقا کا درجہ حاصل ہوا تو بُرا کام ہی کیوں کرنے لگا۔ اگرچہ اس میں شک نہیں کہ جو بھی شخص معمولی طریقہ سے بھی نماز پڑھتا ہے۔ ۔ بھی تر اثر ہی خواہ مخواہ کچھ نہ کچھ بُرے کاموں سے ضرور بچتا ہے واللہ اعلم ۱۲

[2] بعض احادیث میں آیات کے اصلی معنی نشانی مُراد لیے گئے ہیں اور خدا کی نشانیاں انبیاء یا آئمہؑ کے سوا اور کون ہو سکتا ہے۔ ۱۲

[3] اگرچہ اکثر مفسرین نے ان لوگوں کی تصریح نہیں کی ہے کہ اس سے کون لوگ مُراد ہیں مگر بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان سے آئمہ معصومینؑ مراد ہیں۔ اور انصاف و دیانت کا بھی یہی حکم ہے۔ کیونکہ خدا کی بارگاہ سے ان حضرات کے سوا اور کس کو علم عطا ہوا ہے۔ ۱۲

[4] یہ بھی خدا کی ایک خاص مہربانی تھی۔ کہ اس نے اپنی مرضی کے مطابق جو معجزہ چاہا اپنے رسولؐ کو عطا فرما دیا ورنہ اگر کہیں ان وحشی عربوں کی فرمائش کے مطابق معجزہ آتا تو پھر دنیا کا ہی وارا نیارا تھا۔ کیونکہ خدا کی یہ عادت مستمرہ واقع ہوئی ہے کہ جب فرمائش معجزہ کے بعد ایمان نہ لائے تو تباہ کر دیئے گئے۔ اور قرآن تو ایسا معجزہ ہے کہ کسی دوسرے نبیؐ کو ملا ہی نہیں اور قیامت تک باقی رہنے والا پائندار۔ ۱۲

فِیْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰی لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ
کہ ایماندار لوگوں کے لیے اس میں (خدا کی) بڑی مہربانی اور (اچھی خاصی) نصیحت ہے۔ تم کہہ دو کہ میرے اور
كَفٰی بِاللّٰهِ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ شَهِیْدًا ۚ یَعْلَمُ مَا فِی
تمہارے درمیان گواہی کے واسطے خدا کافی ہے جو سارے آسمان و زمین کی چیزوں کو
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَ كَفَرُوْا
جانتا ہے۔ اور جن لوگوں نے باطل کو مانا اور خدا سے انکار کیا وہی لوگ
بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ یَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ
بڑے گھاٹے میں رہیں گے۔ اور (اے رسولؐ) تم سے لوگ عذاب کے نازل ہونے
وَ لَوْ لَاۤ اَجَلٌ مُّسَمًّی لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَ لَیَاْتِیَنَّهُمْ
کی جلدی کرتے ہیں، اور اگر (عذاب کا) وقت معین نہ ہوتا تو یقیناً انکے پاس اب تک عذاب آجاتا۔ اور (آخر ایک
بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾ یَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ
دن) ان پر اچانک ضرور آپڑے گا اور انکو خبر بھی نہ ہوگی۔ یہ لوگ تم سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں اور یہ یقینی
وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِیْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۴﴾ یَوْمَ یَغْشٰهُمُ
بات ہے کہ دوزخ کافروں کو (اس طرح) گھیر کر رہے گی (کہ رک نہ سکیں گے)۔ جس دن عذاب ان کے سر کے اوپر
الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَ یَقُوْلُ
سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے انکو ڈھانکے ہوگا اور خدا (ان سے) فرمائے گا کہ جو جو کارستانیاں تم (دنیا میں)
ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا
کرتے تھے اب انکا مزہ چکھو۔ اے میرے ایماندار بندو میری زمین تو
اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفْسٍ
یقیناً کشادہ ہے اور تم میری ہی عبادت کرو۔ ہر نفس (ایک نہ ایک دن)
ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۫ ثُمَّ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
موت کا مزا چکھنے والا ہے۔ پھر تم سب آخر ہماری ہی طرف [1] لوٹائے جاؤ گے۔ اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا
وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا
اور اچھے اچھے کام کیے انکو ہم بہشت کے جھروکوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں جاری
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ
ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے (اچھے) چلن والوں کی بھی کیا خوب کھری
الْعٰمِلِیْنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾
مزدوری ہے۔ جنہوں نے (دنیا میں مصیبتوں) پر صبر کیا اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں،
وَ كَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ یَرْزُقُهَا
اور زمین پر چلنے والوں میں سے بہتیرے ایسے ہیں جو اپنی روزی اپنے اوپر لادے نہیں [2] پھرتے

ہجرت میں خدا کی گواہی کافی ہے

[1] یہ ان مسلمانوں کی طرف خطاب ہے جو حضرت رسولؐ کی ہجرت کے بعد مکہ میں اپنی معاش کے خوف سے کفار کے نرغہ میں گھرے ہوئے تھے۔ اور وہ لوگ انکو خدا کی عبادت سے مانع ہوتے مطلب یہ ہے کہ روزی اور جان کا خوف نہ کرو۔ یہ سب اسی کے ہاتھ میں ہے۔ جس کو چاہے جتنا دے اور جب تک چاہے باقی رکھے۔ ملک خدا تنگ نیست پائے گدا لنگ نیست۔ اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ اگر تم ایسی سرزمین میں ہو جہاں کے لوگ نافرمانی کرتے ہوں تو اس کو چھوڑ کر چلے جاؤ۔ ۱۲

مہاجرین کی معاش

[2] ایک ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے، کہ اپنی روزی دوسرے دن کے لیے اٹھا نہیں رکھتے یعنی جمع نہیں کرتے یہ خاصہ تو صرف تین حیوانوں کا ہے۔ آدمی چوہا چیونٹی۔ باقی کل حیوانات اس سے بری ہیں۔ اسی بنا پر عبداللہ بن محمد سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں حضرت رسولؐ کے ساتھ انصار کے نخلستان میں گیا تو آپ نے خرمے نوش کیے اور فرمایا کہ یہ چوتھی صبح ہے کہ میں نے کھانا نہیں کھایا۔ حالانکہ اگر میں چاہتا تو خدا مجھے ملک کسریٰ عطا فرماتا۔ اے ابن عمر تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جب تو ایسے لوگوں کے ہمراہ ہوگا جو سال بھر کا کھانا پوشیدہ جمع رکھیں گے۔ یہ ان کے یقین کی کمزوری کا باعث ہے۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ میں وہاں سے سرکا نہ تھا کہ یہ آیۃ نازل ہوئی۔ ۱۲

وَ اِيَّاكُمْ ۖ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٦٠ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ

خدا ہی انکو بھی روزی دیتا ہے اور تمکو بھی اور وہ بڑا سننے والا واقفکار ہے۔ اور (اے رسول) اگر تم ان سے

مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ

پوچھو کہ (بھلا) کس نے سارے آسمان و زمین کو پیدا کیا۔ اور چاند اور سورج کو کام میں لگایا تو وہ ضرور

وَ الْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝٦١ اَللّٰهُ

یہی کہیں گے کہ اللہ نے۔ پھر وہ کہاں بہکے چلے جا رہے ہیں۔ خدا ہی اپنے بندوں میں سے

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ يَقْدِرُ لَهٗ ؕ

جس کی روزی چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے۔ اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ اس میں شک

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٦٢ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ

نہیں کہ خدا ہی ہر چیز سے واقف ہے۔ اور (اے رسولؐ) اگر تم ان سے پوچھو کہ کس

نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ

نے آسمان سے پانی برسایا۔ پھر اس کے ذریعہ سے زمین کو اس کے مرنے (پڑتی ہونے) کے بعد زندہ

بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ

(آباد) کیا تو وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ نے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو الحمدللہ۔ مگر ان میں سے

اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝٦٣ وَ مَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ

بہتیرے (اتنا بھی) نہیں سمجھتے۔ اور یہ دُنیاوی زندگی تو کھیل تماشے کے سوا کچھ نہیں

اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ ؕ وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ

اور اگر یہ لوگ سمجھیں بوجھیں تو اس میں شک نہیں کہ ابدی زندگی (کی جگہ) تو بس آخرت کا گھر

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝٦٤ فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ

ہے (باقی لغو) پھر جب یہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو نہایت خلوص سے اسکی عبادت

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ۬ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ

کرنے والے بن کر خدا سے دُعا کرتے ہیں۔ پھر جب انہیں خشکی میں (پہنچا کر) نجات دیتا ہے تو فوراً شرک

يُشْرِكُوْنَ ۝٦٥ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚۙ وَ لِيَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ

کرنے لگتے ہیں۔ تاکہ جو نعمتیں ہمنے انہیں عطا کی ہیں انکا انکار کر بیٹھیں اور تاکہ (دُنیا میں) خوب چین

يَعْلَمُوْنَ ۝٦٦ اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ يُتَخَطَّفُ

کرلیں۔ تو عنقریب ہی (اسکا نتیجہ) انہیں معلوم ہو جائیگا۔ کیا ان لوگوں نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ ہمنے حرم

النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَ بِنِعْمَةِ

(مکہ) کو امن و اطمینان کی جگہ بنایا حالانکہ انکے گرد و نواح سے لوگ اچک لے لیے جاتے ہیں تو کیا یہ لوگ جھوٹے

اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ۝٦٧ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى

معبودوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور خدا کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں۔ اور جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا

خدا کی قدرتیں

حرم امن کی جگہ ہے

لہ مطلب یہ ہے کہ اسلام سے قبل جب عرب میں لوٹ مار زد و کھسوٹ کا بازار گرم تھا اور مار کاٹ کا بازار ٹھنڈا ہوا تھا۔ اس وقت بھی مکہ خانہ کعبہ کی وجہ سے محفوظ تھا۔ اور وہاں کے لوگ امن و اطمینان کی زندگی بسر کرتے۔ اور اطراف کے لوگ پریشانی و اضطراب میں رہا کرتے۔

اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِىْ

جب اُس کے پاس کوئی سچی بات آئے تو جھٹلا دے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا۔ کیا (ان) کا فروں کا ٹھکانا جہنم میں

جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا

نہیں ہے (ضرور ہے) اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں جہاد کیا۔ انہیں ہم ضرور اپنی راہ کی

لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

ل ہدایت کریں گے۔ اور اس میں شک نہیں کہ خدا نیکو کاروں کا ساتھی ہے۔

## اٰیاتہا ۶۰ (۳۰) سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ (۸۴) رکوعاتہا ۶

اس کی ساٹھ آیتیں سورۃ روم ؎ مکہ میں نازل ہوئی اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝ فِىْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ

الٓمٓ (اہل) روم (یعنی نصاریٰ)، اہل فارس (آتش پرستوں سے) ہار گئے (یہاں سے) بہت قریب کے ملک میں

مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۝ فِىْ بِضْعِ سِنِيْنَ ؕ

مگر یہ لوگ عنقریب ہی اپنے ہار جانے کے بعد چند سالوں میں پھر (اہل فارس پر) غالب ؎ آجائیں گے۔

لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ

کیونکہ (اس سے) پہلے اور بعد (غرض ہر زمانہ میں) ہر امر کا اختیار خدا ہی کو ہے۔ اور اس دن ایماندار لوگ

الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ

خدا کی مدد سے خوش ہو جائیں گے۔ وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہ (سب پر) غالب اور

الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ

رحم کرنے والا ہے (یہ) خدا کا وعدہ (ہے) خدا اپنے وعدے کے خلاف نہیں کیا

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا

کرتا مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔ یہ لوگ بس دنیاوی زندگی کی

مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ

ظاہری حالت کو جانتے ہیں اور یہ لوگ آخرت سے بالکل

غٰفِلُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ ۗ مَا خَلَقَ

غافل ہیں۔ کیا ان لوگوں نے اپنے دل میں (اتنا بھی) غور نہیں کیا کہ خدا نے سارے

اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ

آسمان اور زمین کو اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان میں ہیں بس بالکل ٹھیک اور ایک مقرر میعاد

اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ

کے واسطے پیدا کیا ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ بہتیرے لوگ تو اپنے پروردگار (کی بارگاہ) کے حضور

روم کے غلبے کی پیشین گوئی

ل یعنی اپنی خوشنودی اور مرضی کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائینگے۔
؎ اس صورت میں روم کے غلبہ کی قطعی پیشین گوئی۔ اگلوں کا تذکرہ قیامت کا ذکر۔ نماز پنجگانہ، زبان اور رنگ کا اختلاف بھی اس کی قدرت سے ہے۔ خدا کی قدرتیں، اس کا کوئی شریک نہیں خدا کی بناوٹ میں تبدیلی نہیں۔ نماز کا حکم انسانی فطرت، فدک کا قصہ، سود کی مذمت بندوں ہی کی شرارت سے تباہی آتی ہے قیامت میں کفار و مومنین کا سوال وجواب خدا کا وعدہ سچا ہے۔ نضر بن حارث کا قصہ وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲
؎ حضرت رسولؐ کی بعثت کے نویں برس جب روم نصاریٰ کے قبضہ میں تھا اور فارس پر آتش پرستوں کی حکومت تھی اتفاقاً دونوں میں فلسطین پر لڑائی ٹھنی، تو مسلمان رومیوں کے اہل کتاب ہونے کی وجہ سے فتح کے خواہاں تھے اور مشرکین مکہ ایرانیوں کے بت پرست ہونے کی وجہ سے انکی خیر مناتے تھے۔ خدا کی شان ایرانیوں کو فتح ہوئی تو مشرکین خوش ہوئے اور اپنی فال نیک سمجھے اور لگے مسلمانوں پر آوازے کسنے کہ جس طرح ان کی اہل کتاب پر جیت ہوئی ہم بھی تم پر غالب آئیں گے مسلمان یہ سن کر بہت غمگین ہوئے تو خدا نے انکی تشفی کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی اور یہ بتا دیا کہ چند ہی دنوں میں رومیوں کی فتح ہوگی مسلمان اس سے خوش ہوئے اور حضرت ابوبکر نے اسی بنا پر ابی بن کعب سے تین برس کی دس دس اونٹوں پر شرط کی۔ جب حضرت رسولؐ نے سنا تو فرمایا مدت اور تعداد بڑھاؤ کیونکہ بضع سنین تین برس سے نو برس تک کو کہتے ہیں۔ غرض سو اونٹوں پر نو برس کی شرط ہوئی اور جنگ اُحد کے وقت رومیوں نے ایرانیوں پر فتح پائی۔ اور حضرت ابوبکر نے ابی بن کعب کے وارثوں سے سو اونٹ وصول کیے شرط لگانی اس وقت حرام نہیں ہوئی تھی۔ یہ قطعی پیشین گوئی قرآن کے کتاب خدا ہونے کی قطعی دلیل ہے۔

لَكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا

(قیامت) ہی کو کسی طرح نہیں مانتے۔ کیا یہ لوگ رُوئے زمین پر چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے کہ جو لوگ

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَشَدَّ

ان سے پہلے گزر گئے۔ انکا انجام کیسا (بُرا) ہُوا حالانکہ وہ لوگ ان سے قوت میں بھی کہیں زیادہ تھے

مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ اَثَارُوا الْاَرْضَ وَ عَمَرُوْهَاۤ اَكْثَرَ مِمَّا

اور جس قدر زمین ان لوگوں نے آباد کی ہے۔ اس سے کہیں زیادہ (زمین کی) ان لوگوں نے کاشت

عَمَرُوْهَا وَ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ

بھی کی تھی۔ اور اس کو آباد بھی کیا تھا۔ اور ان کے پاس بھی انکے پیغمبر واضح و روشن معجزے لے کر آ

اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ؕ ﴿۹﴾ ثُمَّ

چکے تھے (مگر ان لوگوں نے نہ مانا) تو خدا نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا مگر وہ لوگ (کفر و سرکشی سے) آپ اپنے

كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰۤى اَنْ كَذَّبُوْا

اوپر ظلم کرتے تھے۔ پھر جن لوگوں نے بُرائی کی تھی۔ انکا انجام بُرا ہی ہُوا۔ کیونکہ ان لوگوں نے خدا کی آیتوں کو

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع اَللّٰهُ يَبْدَؤُا

جُھٹلایا تھا، اور ان کے ساتھ مسخراپن کیا کیے۔ خدا ہی نے مخلوقات کو

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ يَوْمَ

پہلی بار پیدا کیا۔ پھر وہی دوبارہ (پیدا) کرے گا۔ پھر تم سب لوگ اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور

تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ

جس دن قیامت برپا ہوگی (اسدن) گنہگار لوگ ناامید ہو کر رہ جائیں گے۔ اور ان کے (بنائے ہوئے خدا

مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَ كَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾

کے) شریکوں میں سے کوئی انکا سفارشی نہ ہوگا۔ اور یہ لوگ خود بھی اپنے شریکوں سے انکار کر جائیں گے۔

وَ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا

اور جسدن قیامت برپا ہوگی۔ اُس دن (مومنوں سے) کفار جُدا ہو جائیں گے۔ پھر جن لوگوں نے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ

ایمان قبول کیا۔ اور اچھے اچھے عمل کیے تو وہ باغ بہشت میں نہال کر دیے

يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

جائیں گے۔ مگر جن لوگوں نے کفر اختیار کیا۔ اور ہماری آیتوں اور آخرت کی

وَ لِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

حضوری کو جُھٹلایا تو یہ لوگ عذاب میں گرفتار کیے جائیں گے۔

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾

پھر جس [1] وقت تم لوگوں کی شام ہو اور جس وقت تمہاری صبح ہو خدا کی پاکیزگی ظاہر کرو۔

[1] حمد و تسبیح سے اگرچہ مطلق ذکر خدا مُراد ہو سکتی ہے مگر اس سے نماز پنجگانہ بھی مُراد لے سکتے ہیں۔ اس بنا پر تُمْسُوْنَ سے نماز مغرب و عشا، مُراد ہو گی اور تُصْبِحُوْنَ سے نماز صبح اور عَشِيًّا سے عصر اور تُظْهِرُوْنَ سے نماز ظہر ۱۲

قیامت کا ذکر

نماز پنجگانہ

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ
اور سارے آسمان و زمین میں تیسرے پہر کو اور جس وقت تم لوگوں کی دوپہر ہو جاوے وہی
تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ
قابل تعریف ہے۔ وہی زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے [1] اور وہی مردہ کو زندہ سے پیدا کرتا ہے
مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ
اور زمین کو مرنے (پڑتی ہونے) کے بعد زندہ (آباد) کرتا ہے۔ اور اسی طرح تم لوگ بھی (مرنے کے بعد)
تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ
نکالے جاؤ گے۔ اور اس (کی قدرت) کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے
ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ
پیدا کیا۔ پھر یکایک تم آدمی بن کر (زمین پر) چلنے پھرنے لگے۔ اور اسی (کی قدرت) کی نشانیوں میں ایک
خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا
یہ (بھی) ہے کہ اس نے تمہارے واسطے تمہاری ہی جنس کی بیبیاں پیدا کیں تاکہ تم ان کے ساتھ
وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
رہ کر چین کرو۔ اور تم لوگوں کے درمیان پیار اور [2] الفت پیدا کر دی۔ اس میں شک نہیں کہ
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ
اس میں غور کرنے والوں کے واسطے (قدرت خدا کی) یقینی بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور اس (کی قدرت) کی نشانیوں
الْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
میں آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف بھی ہے یقیناً اس میں واقفکاروں
لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَ
کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور رات اور دن کو تمہارا سونا اور اس کے فضل و کرم (روزی) کی
النَّهَارِ وَابْتِغَاۗؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
تلاش کرنا بھی اسکی (قدرت) کی نشانیوں سے ہے۔ بے شک جو لوگ سنتے ہیں انکے لیے اس میں (قدرت
لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا
خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ تم
وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ
کو ڈرانے اور امید دلانے کے واسطے بجلی [3] دکھاتا ہے اور آسمان سے پانی برساتا ہے اور اسکے ذریعے سے
بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾
زمین کو اس کے پڑتی ہونے کے بعد آباد کرتا ہے بیشک عقلمندوں کے واسطے اس میں (قدرت خدا کی) بہت سی دلیلیں ہیں۔
وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَاۗءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ۭ ثُمَّ
اور اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں ایک یہ بھی ہے کہ آسمان اور زمین اسکے حکم سے قائم ہیں۔ پھر



[1] جس طرح نطفہ انسان سے اور نطفہ سے انسان۔ ۱۲۔ اور تفسیر مجمع البیان میں حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے مروی ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ مومن کو کافر کے صلب سے اور کافر کو مومن کے صلب سے پیدا کرتا ہے اور تفسیر قمی میں بھی یہی معنی بیان کیے گئے ہیں۔ (دیکھو تفسیر مجمع البیان و تفسیر قمی) (ا ح)

[2] سچ ہے اور بالکل سچ ہے۔ خدا کی شان کہاں کی عورت کہاں کا مرد اور پھر دونوں کا نکاح ہوتے ہی ایسی محبت ہو جاتی ہے کہ ماں باپ، اعزہ و اقرباء ایک طرف اور وہ ایک طرف۔ ۱۲

[3] بجلی ڈرنے کی چیز بھی ہے، اور امید کی بھی۔ کیونکہ جہاں گرتی ہے جلا کر خاک کر دیتی ہے۔ اور جب چمکتی ہے پانی برسنے کی امید رہتی ہے۔ ۱۲

زبان اور رنگ کا اختلاف بھی اسکی قدرت سے ہے

إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْأَرْضِ ۖ إِذَا أَنتُمْ تَخْرُجُونَ ٢٥

(مرنے کے بعد) جس وقت تم کو ایک بار بلائے گا۔ تو سب کے سب زمین سے (زندہ ہو کر) نکل پڑو گے۔

وَلَهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ كُلٌّ لَّهُ قَانِتُونَ ٢٦

اور جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ سب اسی کے ہیں۔ اور سب اسی کے تابع فرمان ہیں۔

وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ

اور وہ ایسا (قادر مطلق) ہے۔ جو مخلوقات کو پہلی بار پیدا کرتا ہے۔ پھر دوبارہ (قیامت کے دن)

عَلَيْهِ ۚ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

پیدا کریگا۔ اور یہ اس پر بہت آسان ہے اور ساری آسمان و زمین میں سب سے بالاتر اسی کی شان ہے۔

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ٢٧ ضَرَبَ لَكُم مَّثَلًا مِّنْ

اور وہی (سب پر) غالب حکمت والا ہے۔ اور ہم نے (تمہارے سمجھانے کے واسطے) تمہاری ہی ایک

أَنفُسِكُمْ ۖ هَل لَّكُم مِّن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن

مثل بیان کی ہے۔ ہم نے جو کچھ تمہیں عطا کیا ہے کیا اس میں تمہارے لونڈی غلاموں میں سے کوئی (بھی)

شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ

تمہارا شریک ہے کہ (وہ اور) تم اس میں برابر ہو جاؤ (اور کیا) تم ان سے ایسا ہی لے خوف رکھتے

كَخِيفَتِكُمْ أَنفُسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ

ہو جتنا تمہیں اپنے لوگوں کا (حق حصہ نہ دینے میں خوف ہوتا ہے (پھر بندوں کو خدا کا شریک کیوں بناتے

يَعْقِلُونَ ٢٨ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُم بِغَيْرِ

ہو) عقلمندوں کے واسطے ہم یوں اپنی آیتوں کو تفصیلوار بیان کرتے ہیں۔ مگر سرکشوں نے تو بغیر سمجھے بوجھے

عِلْمٍ ۖ فَمَن يَهْدِي مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۖ وَمَا لَهُم مِّن

اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کر لی (اور خدا کا شریک ٹھہرا دیا) غرض خدا جسے گمراہی میں چھوڑ دے (پھر) اسے

نَّاصِرِينَ ٢٩ فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ

کون راہ راست پر لا سکتا ہے۔ اور انکا کوئی مددگار (بھی) نہیں۔ تو (اے رسول) تم باطل سے کترا کے اپنا رخ دین

اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ

کی طرف کیے رہو۔ یہی خدا کی بناوٹ ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے خدا کی (درست کی ہوئی) بناوٹ

ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا

میں (تغیر) تبدل نہیں ہو سکتا۔ یہی مضبوط (اور بالکل سیدھا) دین ہے مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے

يَعْلَمُونَ ٣٠ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا

ہیں۔ اسی کی طرف رجوع ہو کر (خدا کی عبادت کرو) اور اسی سے ڈرتے رہو اور

الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ٣١ مِنَ الَّذِينَ

پابندی سے نماز پڑھو اور مشرکین سے نہ ہو جانا۔ جنھوں نے اپنے (اصلی) دین

لے مطلب یہ ہے کہ ذات کی حیثیت سے جیسے تم ویسے تمہارے غلام۔ وہ تم سے مختلف صرف اس بات میں ہیں کہ تم نے انکو مول لیا ہے ورنہ ان میں تم میں کوئی فرق نہیں۔ مگر باوجود اس کے تم انکو نہ اپنا شریک سمجھتے ہو نہ برابر۔ پھر خدا کی مخلوق کو اس کے برابر کیوں کرتے ہو۔ ١٢

اس کا کوئی شریک نہیں

خدا کی بناوٹ میں تبدیلی نہیں

نماز کا حکم

فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ

میں تفرقہ پردازی کی، اور مختلف فرقے بن گئے۔ جو (دین) جس فرقے کے پاس ہے۔ اسی میں ١

فَرِحُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ

نہال نہال ہے۔ اور جب لوگوں کو کوئی مصیبت چھو بھی گئی تو اسی کی طرف رجوع ہو کر اپنے پروردگار

مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا

کو پکارنے لگتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنی رحمت کی لذت چکھا دیتا ہے تو انھی میں سے کچھ لوگ اپنے

فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ

پروردگار کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں تاکہ جو (نعمت) ہم نے انہیں دی ہے، اس کی ناشکری کریں۔ خیر (دُنیا میں

فَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٤﴾ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا

چند روز) چین کر لو پھر تو بہت جلد (اپنے کیے کا مزا) تمہیں معلوم ہی ہو گا۔ کیا ہم نے ان لوگوں پر کوئی دلیل نازل

فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَاِذَآ اَذَقْنَا

کی ہے جو (اس کے حق ہونے) کو بیان کرتی ہے، جس سے (یہ لوگ خدا کا) شریک ٹھہراتے ہیں۔ (ہرگز نہیں)

النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا

اور جب ہم نے لوگوں کو اپنی رحمت (کی لذت) چکھا دی تو وہ اس سے خوش ہو گئے۔ اور جب انہیں اپنے

قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿٣٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا

ہاتھوں کی اگلی کارستانیوں کی بدولت کوئی مصیبت پہنچی تو یکبارگی مایوس ہو کر بیٹھ رہتے ہیں۔ کیا ان لوگوں

اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ

نے (اتنا بھی) غور نہیں کیا کہ خدا ہی جس کی روزی چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور (جس کی چاہتا ہے)

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٣٧﴾ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى

تنگ کر دیتا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ اس میں ایماندار لوگوں کے واسطے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔ تو

حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ

(اے رسولؐ) اپنے) قرابتدار ٢ (فاطمہ زہراؑ) کا حق (فدک) دے دو اور محتاج پردیسی کا (بھی)۔ جو لوگ خدا کی خوشنودی

لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٣٨﴾

کے خواہاں ہیں، انکے حق میں سب سے یہی بہتر ہے۔ اور ایسے ہی لوگ (آخرت میں) اپنی دلی مرادیں پائیں گے۔

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۠ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا

اور تم لوگ جو سود ٣ دیتے ہو تاکہ لوگوں کے مال (و دولت) میں ترقی ہو تو (یاد رہے کہ ایسا مال) خدا کے

يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ

ہاں پھولتا پھلتا نہیں۔ اور تم لوگ جو خدا کی خوشنودی کے ارادہ سے زکوٰۃ دیتے ٤ ہو تو ایسے ہی لوگ (خدا

وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿٣٩﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ

کی بارگاہ سے) دونا دون لینے والے ہیں۔ خدا وہ (قادر و توانا) ہے۔ جس نے تم کو پیدا کیا



**انسانی فطرت**

١ یہ انسانی فطرت کا تقاضا اور بیان واقعہ ور اس قدر سچائی میں ڈوبا ہوا ہے کہ اب عرب کی بلکہ ہمارے ملک کی بھی مثل ہو گئی ہے اور ہر کہ ومہ کی زبان پر جاری ہے۔ ایسے ہی اصول مسلمہ اور قواعد کلیہ خدائی کتاب کے لیے زیبا ہیں۔ ١٢۔

**فدک کا قصہ**

٢ مدینہ سے کچھ فاصلہ پر فدک ایک گاؤں تھا جس میں خیبر کا ایک مضبوط اور اعلیٰ درجہ کا قلعہ بھی تھا۔ یہودی اس میں آباد تھے جب خیبر کا قموص قلعہ فتح ہو گیا اور حضرت رسولؐ مظفر و منصور واپس ہوئے تو جناب امیرؑ کو فدک والوں کے پاس بھیجا۔ اور اونچ نیچ سمجھا دیا غرض آپ گئے۔ اور یہودیوں سے اس بات پر مصالحت ہوئی کہ باغات کل حضرت رسولؐ کی ملک قرار پائے اور زمین میں نصف انکا اور نصف حضرت رسولؐ کا اسی نصف زمین کی قیمت باغات کے علاوہ جب خلیفہ دوم کے زمانے میں یہودی جلاوطن ہوئے تھے تو بیت المال سے پانچہزار درہم ادا کی گئی تھی غرض جب یہ صلح مکمل ہو چکی تو حضرت جبرئیلؑ یہ آیت (اپنے قرابتدار کا حق دے دو) لے کر نازل ہوئے۔ آپ نے پوچھا وہ قرابت دار کون ہے اور اسکا حق کیا ہے۔ حکم ہوا فدک کے باغات اور جو چیزیں خدا اور رسولؐ کی ملک ہیں فاطمہؑ کو دے دو۔ آپ نے فوراً حضرت فاطمہؑ کو بلا کر ایک دستاویز لکھ کر دے دی یہ وہی وثیقہ تھا جو جناب فاطمہؑ نے رسول اللہ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر کے سامنے پیش کیا تھا اور فرمایا تھا کہ یہ رسول اللہ کا نوشتہ ہے جو حضرت نے میرے اور حسنؑ و حسینؑ کے واسطے لکھ کر دیا تھا دیکھو تاریخ روضۃ الصفا جلد ٢ صـ ٣٧ سطر ٧ تا ١٠ مطبوعہ نول کشور۔ ١٢

**سود کی مذمت**

٣ وما اٰتیتم من ربا لیربوا فی اموال الناس الخ ابن بابویہ قمی نے کتاب من لایحضرہ الفقیہ میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے اس آیت کے ذیل میں روایت کی ہے کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اس سے مراد وہ تمہارا ہدیہ ہے جسے تم کسی شخص کو پیش کرو۔ اس غرض سے کہ اس سے بہتر و افضل اس شخص کی

باقی صـ ٤٨٩ پر

خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۖ هَلْ
پھر اسی نے روزی دی - پھر وہی تم کو مار ڈالے گا - پھر وہی تم کو (دوبارہ) زندہ کریگا - بھلا تمہارے (بنائے
مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذَٰلِكُمْ مِنْ شَيْءٍ ۚ
ہوئے خدا کے) شریکوں میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکے جسے یہ لوگ (اسکا)
سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۴۰﴾ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ
شریک بناتے ہیں وہ اس سے پاک و پاکیزہ اور برتر ہے۔ خود لوگوں ہی کے اپنے ہاتھوں کی
وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ
کارستانیوں کی بدولت خشک و تر میں فساد پھیل گیا تاکہ جو کچھ یہ لوگ کر چکے ہیں۔ خدا ان کو ان میں سے
الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿۴۱﴾ قُلْ سِيرُوا فِي
بعض کرتوتوں کا مزہ چکھا دے گا تاکہ یہ لوگ (اب بھی) باز آئیں۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ ذرا روئے زمین
الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ
پر چل پھر کر دیکھو تو کہ جو لوگ اس کے قبل گزر گئے۔ ان (کے افعال) کا انجام کیا ہوا - ان میں
قَبْلُ ۚ كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ ﴿۴۲﴾ فَأَقِمْ وَجْهَكَ
سے بہتیرے تو مشرک ہی ہیں تو (اے رسولؐ) تم اس دن کے آنے
لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ
سے پہلے جو خدا کی طرف سے آکر رہے گا (اور) کوئی اسے روک نہیں سکتا، اپنا رُخ مضبوط (اور
مِنَ اللَّهِ ۖ يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ ﴿۴۳﴾ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ
سیدھے) دین کی طرف کیے رہو۔ اس دن لوگ (پریشان ہوکر) الگ الگ ہو جائیں گے۔ جو کافر بن بیٹھا۔ اس پر اسکے
كُفْرُهُ ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ ﴿۴۴﴾
کفر کا وبال ہے اور جنھوں نے اچھے کام کیے وہ اپنے ہی لیے آسائش کا سامان کر رہے ہیں تاکہ جو لوگ ایمان
لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ ۚ
لائے۔ اور اچھے اچھے کام کیے۔ ان کو خدا اپنے فضل (و کرم) سے اچھی جزاء عطا
إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ﴿۴۵﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يُرْسِلَ
کرے گا وہ یقیناً کفار سے اُلفت نہیں رکھتا۔ اسی (کی قدرت) کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی
الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ وَلِيُذِيقَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ
ہے کہ وہ ہواؤں کو (بارش کی) خوشخبری کے واسطے (قبل سے) بھیج لہ دیا کرتا ہے اور تاکہ تمہیں اپنی رحمت کی
الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ
لذت چکھائے اور اس لیے بھی کہ (اسکی بدولت) کشتیاں اسکے حکم سے چل کھڑی ہوں اور تاکہ تم اس کے فضل و
تَشْكُرُونَ ﴿۴۶﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَىٰ
کرم) سے (اپنی روزی) کی تلاش کرو اور اس لیے بھی تاکہ تم شکر کرو۔ اور (اے رسولؐ) ہمنے تم سے پہلے اور بھی بہت سے



بندوں کی شرارت سے تباہی آتی ہے

لہ یہ ایک معمولی بات ہے، کہ بارش سے پہلے ہوا چلتی ہے اور ہوا کا چلنا گویا بارش کی تمہید ہے اسی بناء پر ہوا کی نسبت خوش خبری دینے کو فرمایا - ۱۲

بقیہ صـــ ۴۸۸

جانب سے تمہیں اسکا بدلہ ملے اور یہ ربا وہ ہے جو حلال ہے (کتاب من لا یحضرہ الفقیہ) اور کتاب کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ربا کی دو قسمیں ہیں ایک ربا وہ ہے جسکا کھانا جائز ہے اور ایک قسم ربا کی وہ ہے جسکا کھانا حرام ہے بس وہ ربا جس کا کھانا حلال ہے وہ ہتا را ہدیہ ہے۔ جسے تم کسی شخص کو پیش کرو۔ اس غرض سے کہ اس سے بہتر تمہیں اسکا عوض اس شخص کی جانب سے ملے پس یہ وہ ربا (سُود) ہے جسکا کھانا جائز ہے
——— جسکا ذکر خداوند عالم نے اس آیت میں فرمایا ہے۔ وما اتیتم من ربا لیربوا فی اموال الناس فلا یربوا عند اللہ اور وہ ربا جسکا کھانا حرام ہے تو وہ قسم ربا کی وہ ہے جس کے متعلق خداوند عالم نے (دوسرے مقام پر) ممانعت فرمائی ہے اور اس کے بارے میں آتش جہنم سے ڈرایا ہے (تفسیر صافی بحوالہ کتاب صافی) اور تفسیر مجمع البیان میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ اس آیت میں ربا سے مُراد وہ ہدیہ اور تحفہ ہے جو کوئی شخص کسی دوسرے کو دے اس غرض سے کہ اس سے بہتر اس کا عوض پائے تو اس ربا میں نہ کوئی ثواب ہے نہ عذاب (تفسیر مجمع البیان جلد ۸ صـــ۳۰۲ طبع ایران) اور تفسیر قمی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ربا کی دو قسموں کے بارے میں جو روایت نقل کی گئی ہے۔ اس کی دلالت بھی اس امر پر ہوتی ہے کہ اس آیت میں ربا سے مُراد حلال و جائز قسم ہے (تفسیر قمی جلد ۲ طبع نجف اشرف) پس مذکورہ احادیث کی روشنی میں آیت کا مطلب یہ ہوگا، کہ تم لوگ جو سود (ہدیہ و تحفہ یا قرض وغیرہ) دیتے ہو۔ اس غرض سے کہ تمہارا دیا ہوا مال لوگوں کے اموال میں پھلے پھولے یعنی اس سے بہتر تمہیں اسکا عوض ملے تو یاد رہے کہ ایسا مال جو اس طمع میں دیا

باقی صـــ ۴۹۰ پر

بندوں پر خدا کے احسانات اور اسکی قدرت

قَوۡمِهِمۡ فَجَآءُوۡهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَانۡتَقَمۡنَا مِنَ الَّذِيۡنَ

قوموں کے پاس بھیجے تو وہ پیغمبر واضح و روشن معجزے لے کر آئے (مگر ان لوگوں نے نہ مانا) تو ان مجرموں سے

اَجۡرَمُوۡا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَيۡنَا نَصۡرُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝ اَللّٰهُ

ہمنے (خوب) بدلہ لیا اور ہم پر تو مومنین کی مدد کرنا لازم تھا ہی۔ خدا ہی وہ (قادر و توانا) ہے۔ جو ہواؤں

الَّذِىۡ يُرۡسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيۡرُ سَحَابًا فَيَبۡسُطُهٗ فِى

کو بھیجتا ہے۔ تو وہ بادلوں کو اڑائے اڑائے پھرتی ہیں۔ پھر وہی خدا بادل کو جس طرح

السَّمَآءِ كَيۡفَ يَشَآءُ وَيَجۡعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الۡوَدۡقَ

چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا ہے۔ اور (کبھی) اس کو ٹکڑے (ٹکڑے) کر دیتا ہے۔ پھر تم دیکھتے

يَخۡرُجُ مِنۡ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَاۤ اَصَابَ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ

ہو کہ بوندیاں اس کے درمیان سے نکل پڑتی ہیں۔ پھر جب خدا انہیں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا

عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمۡ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ۝ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلِ

ہے برسا دیتا ہے تو وہ لوگ خوشیاں منانے لگتے ہیں۔ اگرچہ یہ لوگ ان پر (باران رحمت)

اَنۡ يُّنَزَّلَ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ قَبۡلِهٖ لَمُبۡلِسِيۡنَ ۝ فَانۡظُرۡ

نازل ہونے سے پہلے (بارش سے) شروع ہی سے بالکل مایوس (اور مجبور تھے) غرض خدا کی رحمت

اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحۡمَتِ اللّٰهِ كَيۡفَ يُحۡىِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ

کے آثار کی طرف دیکھو تو کہ وہ کیونکر زمین کو اس کی پڑتی ہونے[1] کے بعد آباد کرتا ہے۔ بیشک

مَوۡتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحۡىِ الۡمَوۡتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ

یقینی وہی مردوں کو زندہ کرنے والا اور وہی ہر چیز پر قادر

قَدِيۡرٌ ۝ وَلَئِنۡ اَرۡسَلۡنَا رِيۡحًا فَرَاَوۡهُ مُصۡفَرًّا لَّظَلُّوۡا

ہے۔ اور اگر ہم (کھیتی کی نقصان دہ) ہوا بھیجیں پھر لوگ کھیتی کو (اسی ہوا کی وجہ سے) زرد (پژمردہ)

مِنۡۢ بَعۡدِهٖ يَكۡفُرُوۡنَ ۝ فَاِنَّكَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰى وَلَا

دیکھیں تو وہ لوگ اسکے بعد (فوراً) ناشکری کرنے لگیں۔ (اے رسولؐ تم تو (اپنی) آواز نہ مُردوں ہی کو سُنا سکتے ہو اور

تُسۡمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِيۡنَ ۝ وَمَاۤ اَنۡتَ

نہ بہروں کو سُنا سکتے ہو (خصوصاً) جب وہ پیٹھ پھیر کر چلے جائیں۔ اور نہ تم اندھوں کو

بِهٰدِ الۡعُمۡىِ عَنۡ ضَلٰلَتِهِمۡ ؕ اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ يُّؤۡمِنُ

انکی گمراہی سے (پھیر کر) راہ پر لا سکتے ہو۔ تم تو بس انہی لوگوں کو سُنا (سمجھا) سکتے ہو جو ہماری

بِاٰيٰتِنَا فَهُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ۝ اَللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ

آیتوں کو دل سے مانیں پھر یہی لوگ اسلام لانے والے ہیں۔ خدا ہی تو ہے جس نے تمہیں ایک (انتہائیت)

ضُعۡفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ ضُعۡفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ

کمزور چیز (نطفہ) سے پیدا کیا۔ پھر اسی نے (تم میں بچپنے کی) کمزوری کے بعد (شباب کی) قوت عطا کی۔ پھر اسی نے



[1] یہ کیسا خوبصورت استعارہ ہے کہ زمین کو جب پڑتی پڑی ہو، اور نباتات میں سے کوئی چیز اس میں نہ اُگے تو مردہ ہے۔ اور جب جوتی بوئی گئی۔ اور اس میں نباتات نکلے۔ اور لگے لہلہانے تو زمین زندہ ہو گئی۔ جل الخالق سبحانہ وتعالیٰ عما یصفون۔ ۱۲

بقیہ صفحہ ۴۸۹

جائے۔ اللہ کے یہاں یعنی اللہ کے نزدیک اسکا کوئی اجر نہیں ہے۔ اجر اس صورت میں ہے۔ کہ جب اللہ کی خوشنودی کے لیے دیا جائے (ا ح)

[2] اس سے معلوم ہوا کہ خالصاً لوجہ اللہ دینا ثواب کا باعث ہے۔ ورنہ نیوتہ سلامی بھاجی یا دکھلاوے کی خیرات اس سے علیحدہ ہے اور ہرگز اس میں ثواب کی امید نہ رکھنی چاہیئے۔ ۱۲

حضرت رسول کی فرمائش

مِنۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَّشَيْبَةً ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَ

(تم میں جوانی کی) قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا پیدا کر دیا۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اور وہی

هُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ ۝ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ

بڑا واقفکار اور (ہر چیز پر) قابو رکھتا ہے۔ اور جس دن قیامت برپا ہوگی تو گنہگار لوگ قسمیں کھائیں

الْمُجْرِمُونَ ۙ مَا لَبِثُوا غَيْرَ سَاعَةٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَانُوا

گے کہ وہ (دنیا میں) گھڑی[1] بھر سے زیادہ نہیں ٹھہرے یونہی لوگ (دنیا میں بھی) افترا پردازیاں

يُؤْفَكُونَ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ

کرتے رہے۔ اور جن لوگوں کو (خدا کی بارگاہ سے) علم اور ایمان دیا گیا ہے جواب دینگے کہ (ہائیں)

لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْبَعْثِ ۖ فَهَٰذَا

تم تو خدا کی کتاب کے مطابق روز قیامت تک (برابر) ٹھہرے رہے۔ پھر یہ تو قیامت ہی کا

يَوْمُ الْبَعْثِ وَلَٰكِنَّكُمْ كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ فَيَوْمَئِذٍ

دن ہے مگر تم لوگ تو اس کا یقین ہی نہ رکھتے تھے۔ تو اس دن سرکش

لَّا يَنفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ۝

لوگوں کو نہ ان کی عذر معذرت کچھ کام آئے گی اور نہ ان کی شنوائی ہوگی۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ

اور ہم نے تو اس قرآن میں (لوگوں کے سمجھانے کو) ہر طرح کی مثل بیان کر دی۔ اور اگر تم ان کے

مَثَلٍ ۚ وَلَئِن جِئْتَهُم بِآيَةٍ لَّيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

پاس کوئی سا معجزہ لے آؤ تو بھی یقیناً کفار بول اٹھیں گے کہ تم لوگ نرے

إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ ۝ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ

دغاباز ہو۔ جو لوگ سمجھ (اور علم) نہیں رکھتے ان کے دلوں پر

قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ

(نظر کرکے) خدا یوں تصدیق کرتا ہے (کہ یہ ایمان نہ لائیں گے) تو (اے رسولؐ) تم صبر کرو۔ بیشک خدا کا

اللَّهِ حَقٌّ ۖ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ ۝

وعدہ سچا ہے۔ اور (کہیں) ایسا نہ ہو کہ جو لوگ (تمہاری) تصدیق نہیں کرتے تمہیں (بہکا کر) خفیف کر دیں۔

## آیاتها ۳۴ سُورَةُ لُقْمَٰنَ مَكِّيَّةٌ (۳۱) (۵۷) رکوعاتها ۴

اس کی چونتیس آیتیں ہیں۔ سورۂ لقمان مکہ میں نازل ہوا اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمٓ ۝ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ۝ هُدًى وَرَحْمَةً

الٓمٓ یہ (سورۃ) حکمت سے بھری ہوئی کتاب کی آیتیں ہیں جو (از سرتاپا) نیکوکار لوگوں کے لیے



قیامت میں کفار و مومنین کا سوال و جواب

[1] دنیا کے قیام کو گھڑی بھر اس وجہ سے کہیں گے کہ آخرت کی زندگی خواہ اچھی ہو یا بری ہمیشہ اور باقی ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں دنیاوی زندگی گھڑی بھر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔

[2] اس سورت میں قرآن کی فضیلت حضرت لقمانؑ کا ذکر، ان کے نصائح والدین کی تعظیم، نماز و صبر کا حکم۔ غرور کی مذمت، خدا کی باتوں کی حد نہیں، خدا کی قدرت۔ کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ کل کیا کریگا۔ اور کہاں مرے گا وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲۔

خدا کا وعدہ سچا ہے

لِلْمُحْسِنِيْنَ ۳ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ

ہدایت و رحمت ہے۔ جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہی

الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۴ اُولٰٓئِكَ عَلٰى

لوگ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے پروردگار

هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۵ وَمِنَ

کی ہدایت پر عامل ہیں۔ اور یہی لوگ (قیامت میں) اپنی دلی مرادیں پائیں گے۔ اور لوگوں میں

النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ

بعض (نضر بن الحرث) ایسا ہے جو بیہودہ[1] قصے (کہانیاں) خریدتا ہے تاکہ بغیر سمجھے بوجھے

سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ

(لوگوں کو) خدا کی (سیدھی) راہ سے بھٹکا دے۔ اور آیات خدا سے استہزاء کرے۔ ایسے ہی

لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۶ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى

لوگوں کے لیے بڑا رسوا کرنے والا عذاب ہے۔ اور جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو

مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ

شیخی کے مارے منہ پھیر کر (اس طرح) چل دیتا ہے۔ گویا اس نے ان آیتوں کو سنا ہی نہیں۔ جیسے اسکے دونوں

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۷ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

کانوں میں ٹھیٹھی ہے تو (اے رسولؐ) تم اس کو دردناک عذاب کی (ابھی سے) خوشخبری دے دو۔ بیشک جو لوگ ایمان

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۸ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ

لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے انکے لیے نعمت کے (بھرے بھرے) بہشتی باغ ہیں کہ وہ ان میں ہمیشہ رہیں

اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۹ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

گے۔ یہ خدا کا پکا وعدہ ہے اور وہ تو سب پر غالب حکمت والا ہے۔ اس نے آسمانوں کو بغیر ایسے ستونوں کے

بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ

پیدا کیا جن کو تم دیکھ سکو۔ اور اسی نے زمین پر (بھاری بھاری) پہاڑوں کے لنگر ڈال دیئے کہ (مبادا) تمہیں لے

اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا

کر کسی طرف جنبش کرے۔ اور اسی نے ہر طرح چل پھر کرنے والے (جانور) زمین میں پھیلائے اور ہم نے

مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۱۰

آسمان سے پانی برسایا اور (اس کے ذریعہ سے) زمین میں ہر رنگ کے نفیس جوڑے پیدا کیے۔

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ

(اے رسولؐ) ان سے کہہ دو کہ یہ تو خدا کی خلقت ہے۔ پھر (بھلا) تم لوگ مجھے دکھاؤ تو کہ جو (معبود) خدا کے

دُوْنِهٖ ۭ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۱۱ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا

سوا تم نے بنا رکھے ہیں انہوں نے کیا پیدا کیا۔ بلکہ سرکش لوگ (کفار) صریحی گمراہی میں (پڑے) ہیں اور یقیناً[2]



## نضر بن حارث کا قصہ

[1] نضر بن حارث تجارت کے لیے شام گیا اور وہاں سے رستم و اسفندیار کے قصے خرید لایا۔ اور لوگوں کو سنا کر کہتا کہ اگر محمدؐ عاد و ثمود و ملک سلیمان کے حالات بیان کرتے ہیں تو میں رستم و اسفندیار کے قصے سناتا ہوں۔ اور اس کی باتوں میں بعض لوگ آجاتے۔ اسی کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بعض مفسرین نے لھو الحدیث گانا بجانا مراد لیا ہے اور اس آیت کا تعلق ان لوگوں کے بارے میں بتاتے ہیں، جو تازہ مسلمانوں کو دین اسلام سے پھیرنے کے واسطے لونڈیاں خریدتے اور انکے گانے بجانے اور بیہودہ افعال پر فریفتہ کرکے اسلام سے روکتے۔ ۱۲

[2] حضرت لقمان بن باعور حضرت ابراہیم کے بھائی ناحور ابن تارخ کے پوتے تھے۔ اور حضرت ایوبؑ کے بھانجے، حضرت داؤدؑ کے زمانے سے حضرت یونسؑ کے زمانہ تک (ایک ہزار برس تک) زندہ رہے۔ پہلے یہ بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ یہ خدا کے مطیع دوست، نیک اعتقاد اور پرہیزگار بندے تھے، اکثر چپ رہا کرتے۔ اور زیادہ غور و فکر کرتے۔ اور بہت تیز نظر تھے۔ نہ دن کو کبھی سوتے تھے۔ اور نہ مجلس میں تکیہ لگاتے اور نہ تھوکتے۔ آپ کو کسی نے نہ پیشاب پاخانے جاتے دیکھا نہ غسل کرتے اور کسی چیز سے کھیلتے۔ گناہ کے خوف سے کبھی ہنسے نہیں۔ نہ کسی پر غصہ کیا۔ اور نہ کسی سے مذاق۔ نہ کبھی کوئی چیز ملنے پر خوش ہوئے نہ تلف ہونے سے غمگین۔ بہت سے نکاح کیے اور بہت سی اولادیں بھی ہوئیں مگر کسی کے مرنے پر روئے نہیں۔ اگر کہیں جھگڑا ہو جاتا تو صلح کرا دیتے۔ اچھی بات سنتے تو اس کی تفسیر اور کہنے والے کو پوچھتے فقہاء، حکماء کی ہمنشینی اور حکام کے حال کی تفتیش انکی عادت تھی۔ غرض انہی باتوں کی وجہ سے خدا نے انہیں حکمت عطا فرمائی۔ ایک دن دوپہر کو قیلولہ کے واسطے لیٹے تھے کہ کچھ فرشتے آپ کے پاس آئے۔ اور پکار کر کہا (مگر آپ نے فرشتوں کو دیکھا نہیں) کہ اے لقمان تم چاہتے ہو کہ خدا تم کو زمین میں بادشاہ اور خلیفہ بنائے۔ آپ نے فرمایا اگر خدا

باقی صفحہ ۴۹۳ پر

لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا
ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی (اور حکم دیا تھا) کہ تم خدا کا شکر کرو۔ اور جو خدا کا شکر کرے گا، وہ اپنے ہی فائدہ
يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۱۲
کے لیے شکر کرتا ہے۔ اور جس نے ناشکری کی تو (اپنا بگاڑا کیونکہ) خدا تو (بہرحال) بے پروا (اور) قابل حمد و ثنا ہے۔
وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا
اور (وہ وقت یاد کرو) جب لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے اس کی نصیحت کرتے ہوئے کہا۔ اے بیٹا (خبردار
تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ڼ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝۱۳ وَوَصَّيْنَا
کبھی کسی کو) خدا کا شریک نہ بنانا (کیونکہ) شرک یقینی بڑا سخت گناہ ہے۔ (جس کی بخشش نہیں) اور ہمنے
الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰي وَهْنٍ وَّ
انسان کو جسے اس کی ماں نے دکھ پر دکھ سہہ کے پیٹ میں رکھا (اس کے علاوہ) دو برس میں (جا کے)
فِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ
اس کی دودھ بڑھائی کی (اپنے اور) اسکے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی کہ میرا بھی شکریہ ۱؎ ادا کرو۔
الْمَصِيْرُ ۝۱۴ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓي اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا
اور اپنے والدین کا بھی اور آخر سبکو) میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور اگر تیرے ماں باپ ۲؎ تجھے اس بات پر مجبور
لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي
کریں کہ تو میرا شریک ایسی چیز کو قرار دے جس کا تجھے کچھ علم بھی نہیں تو تو (اس میں) انکی اطاعت نہ کر (ہاں تکلیف نہ پہنچا)
الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۡ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ
اور دنیا (کے کاموں میں) انکا اچھی طرح ساتھ دے اور ان لوگوں کے طریقہ پر چل جو (ہر بات میں) میری (ہی) طرف رجوع
اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۵ يٰبُنَيَّ
لائے پھر تو (آخر) تم سبکی رجوع میری ہی طرف ہے تب (دنیا میں) جو کچھ تم کرتے تھے (اسوقت) اسکا انجام بتا دوں گا۔ اے بیٹا اس میں
اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ
شک نہیں کہ وہ عمل (اچھا ہو یا برا) اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو اور پھر وہ کسی سخت پتھر کے اندر یا
صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ
آسمانوں میں یا زمین میں (چھپا ہوا) ہو تو بھی خدا اُسے (قیامت کے دن) حاضر کر دے گا۔ بیشک
اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝۱۶ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ
خدا بڑا باریک بین واقف کار ہے۔ اے بیٹا نماز پابندی سے پڑھا کرو اور (لوگوں سے) اچھا
بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰي مَآ اَصَابَكَ ۭ
کام کرنے کو کہو، اور بُرے کام سے روکو اور جو مصیبت تم پر پڑے اس پر صبر کرو۔
اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝۱۷ ۚ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ
(کیونکہ) بیشک یہ (بڑی) ہمت کا کام ہے۔ اور لوگوں کے سامنے (غرور سے)

نصائح لقمان

۱؎ اپنے شکریہ کے ساتھ ماں باپ کے شکریہ کا ذکر بھی اس وجہ سے کیا کہ وہ تو پیدا کرنے والا اور یہ پیدا اور پرورش کرنے کے واسطے ہیں۔ اور پھر چونکہ ماں کے حقوق اسکی زیادہ زحمتوں کی وجہ سے ہیں۔ اسی وجہ سے اسکا بالخصوص علیحدہ ذکر فرمایا۔ اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ اگر ماں باپ دونوں ایک ہی وقت میں کسی کام کو کہیں تو ماں کے حکم کو مقدم سمجھے۔ ۱۲

۲؎ مطلب یہ ہے کہ ماں باپ اگرچہ ناحق پر ہوں پھر بھی ان کے ساتھ نیکی اور نرمی کرنی چاہیے۔ اور اسی سے حقوق کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے حتی کہ اگر ماں باپ اہل و مال کے ترک کا حکم کریں تو چھوڑ دینا چاہیے۔ ۱۲

خدا بڑا باریک بین ہے

بقیہ ص ۴۹۲

نے مجھے حکم دیا ہے اور اس کو یہی منظور ہے تو مجھے عذر نہیں۔ بسر و چشم قبول اور اگر اس نے پوچھا ہے تو میں معافی چاہتا ہوں کیونکہ یہ نہایت سخت امر ہے اور میں اس بار کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد خدا نے انہیں حکمت عطا فرمائی کہ آپ کا سینہ علم و حکمت سے مملو ہو گیا۔ آپ جس راہ سے گذرتے تو بوٹیاں وغیرہ خود پکار کر کہتیں کہ مجھ میں یہ فائدہ اور یہ نقصان ہے۔

نماز اور اچھے کام کا حکم کرو

غرور کی مذمت

لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا

اپنا منہ نہ پھلانا اور زمین پر اکڑ کر نہ چلنا۔ کیونکہ خدا کسی اکڑنے والے اور اترانے والے کو

یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَ

دوست نہیں رکھتا۔ اور اپنی چال (ڈھال) میں میانہ روی اختیار کرو

اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ

اور (دوسرے سے بولنے میں) اپنی آواز دھیمی رکھو۔ کیونکہ آوازوں میں سے تو سب سے بُری آواز

الْحَمِیْرِ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ

(چیخنے کی وجہ سے) گدھوں کی ہے۔ کیا تم لوگوں نے اس پر غور نہیں کیا کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ

زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی نے یقینی تمہارا تابع کر دیا[1] ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی[2]

بَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ

نعمتیں پوری کر دیں اور لوگ (نضر بن حارث) وغیرہ ایسے بھی ہیں جو (خواہ مخواہ) خدا کے بارے میں جھگڑتے

عِلْمٍ وَّلَا هُدًی وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ

ہیں (حالانکہ انکے پاس) نہ علم ہے اور نہ ہدایت ہے اور نہ کوئی روشن کتاب ہے اور جب ان سے کہا جاتا ہے

اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا

کہ جو (کتاب) خدا نے نازل کی ہے۔ اس کی پیروی کرو تو (چھوٹتے ہی) کہتے ہیں کہ نہیں ہم تو اسی (طریقہ) پر چلیں

عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّیْطٰنُ یَدْعُوْهُمْ اِلٰی

گے۔ جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ بھلا اگرچہ شیطان انکے باپ دادا کو جہنم کے عذاب کی طرف

عَذَابِ السَّعِیْرِ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ یُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَی اللّٰهِ وَ

بلاتا رہا ہو تو بھی انہی کی پیروی کریں گے) اور جو شخص خدا کے آگے اپنا سر[3] (تسلیم) خم کرے اور وہ

هُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ؕ وَاِلَی اللّٰهِ

نیکوکار (بھی) ہو تو بیشک اس نے (ایمان کی) مضبوط رسی پکڑ لی اور (آخر تو) سب کاموں کا انجام

عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا یَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَیْنَا

خدا ہی کی طرف ہے۔ اور (اے رسولؐ) جو کافر بن بیٹھے تو تم اس کے کفر سے کڑھو نہیں۔ ان

مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ

سب کو تو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے تو جو کچھ ان لوگوں نے کیا ہے (اسکا نتیجہ) ہم بتا دینگے۔ بیشک خدا دلوں

الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِیْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰی عَذَابٍ

کے راز سے (بھی) خوب واقف ہے۔ ہم انہیں چند دنوں تک چین کرنے دینگے پھر انہیں مجبور کر کے سخت عذاب کی

غَلِیْظٍ ﴿۲۴﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

طرف کھینچ لائیں گے اور (اے رسولؐ) تم اگر ان سے پوچھو کہ سارے آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو ضرور کہہ دیں گے اللہ



میانہ روی کی چال چلو — چیخ کر نہ بولو — ساری دنیا کو انسان کا تابع کر دیا ہے — نضر بن حارث کی شرارت

[1] کیونکہ اگرچہ چاند سورج کے نکلنے دن رات کے بدلنے چیزوں کے پیدا ہونے میں انسان کو کوئی دخل نہیں اور نہ کچھ کر سکتا ہے۔ مگر چونکہ یہ سب سامان انسان کے لیے ہیں۔ اس وجہ سے یہ فرمایا ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری

ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار
شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری

[2] ظاہری اور باطنی نعمت کی توضیح میں شدید اختلاف ہے۔

۱: محسوس اور غیر محسوس۔
۲: رسول کی نصرت اعضا اور دل سے۔
۳: اسلام اور بُرے کاموں کا اخفاء۔
۴: اعضاء اور عقل۔
۵: شرع اور شفاعت۔
۶: دنیا اور آخرت۔
۷: خوبصورتی اور خدا کی معرفت۔
۸: قرآن اور اس کی تاویل۔
۹: قرآن کے ظاہری معنی اور نظری۔
۱۰: ظاہر و باطن
۱۱: زبان اور دل سے خدا کا ذکر۔
۱۲: رسولؐ اور ان کے اہل بیت سے دوستی۔
۱۳: امام ظاہر و غائب اور تمام توجیہیں درست ہو سکتی ہیں اور سب مراد ہوں یہ بھی ممکن ہے۔ ۱۲

[3] وجہ کے معنی منہ کے ہیں مگر ہمارے محاورہ میں فرمانبرداری کے ظاہر کرنے کو سر جھکانا بولتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ ترجمہ کیا گیا۔ ۱۲

لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۲۵

(اے رسولؐ) اس پر تم کہہ دو الحمد للہ مگر ان میں سے اکثر (اتنا بھی) نہیں جانتے ہیں۔

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ

جو کچھ سارے آسمان و زمین میں ہے (سب) خدا ہی کا ہے۔ بیشک خدا (ہر چیز سے) بے پروا (اور

الْحَمِيْدُ ۝۲۶ وَ لَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ

ہر حال) قابل حمد و ثنا ہے۔ اور جتنے درخت زمین میں ہیں سب کے سب قلم بن جائیں اور سمندر اسکی سیاہی

الْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ

بنیں، اور اسکے (ختم ہونے کے) بعد (اور) سات سمندر (سیاہی ہو جائیں اور خدا کا علم اور اسکی باتیں لکھی جائیں) تو بھی

كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۲۷ مَا خَلْقُكُمْ وَ لَا

خدا کی[1] باتیں ختم نہ ہوں گی بیشک خدا (سب پر) غالب (اور) دانا (بینا) ہے۔ تم سب کا پیدا کرنا اور پھر

بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝۲۸

(مرنے کے بعد) جلا اٹھانا ایک شخص کے (پیدا کرنے اور جلا اٹھانے کے) برابر ہے۔ بیشک خدا تم سب کی سنتا اور

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ

سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ کیا تو نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ خدا ہی رات کو (بڑھا کے) دن میں داخل کر دیتا ہے (تو رات بڑھ

فِي الَّيْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؗ كُلٌّ يَّجْرِيْۤ اِلٰۤى

جاتی ہے) اور دن کو بڑھا کے رات میں داخل کر دیتا ہے (تو دن بڑھ جاتا ہے) اور اسی نے آفتاب و ماہتاب کو (گویا)

اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۲۹ ذٰلِكَ

تمہارا تابع بنا دیا ہے کہ ہر ایک مقرر میعاد تک (یونہی) چلتا رہیگا اور کیا تو نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس

بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ

سے خوب واقف ہے (یہ سب باتیں) اس سبب سے ہیں کہ خدا ہی یقینی برحق (معبود) ہے اور اسکے سوا جسکو لوگ پکارتے

الْبَاطِلُ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝۳۰ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ

ہیں یقینی بالکل باطل اور اس میں شک نہیں کہ خدا ہی عالیشان اور بڑا رتبے والا ہے۔ کیا تو نے اس پر بھی غور

الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ

نہیں کیا کہ خدا ہی کے فضل سے کشتی دریا میں بہتی چلتی رہتی ہے تاکہ (لکڑی میں یہ قوت دے کر) تم لوگوں کو

اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۳۱ وَ

اپنی (قدرت کی) بعض نشانیاں دکھاوے بیشک اسمیں بھی تمام صبر و شکر کرنیوالے (بندوں) کیلئے (قدرت خدا کی)

اِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ

بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور جب انہیں موج (اونچی ہو کر) سائبانوں کی طرح (اوپر سے) ڈھانک لیتی ہے تو نرا کھرا اسی

لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ

کا عقیدہ رکھ کر خدا کو پکارنے لگتے ہیں پھر جب خدا انکو نجات دیکر خشکی تک پہنچا دیتا ہے تو ان میں سے بعض تو کچھ



خدا کی باتیں ختم نہیں ہو سکتیں

خدا کی قدرتیں

[1] خدا کی باتوں سے اسکا علم یا قدرت یا حکم یا مخلوقات مراد ہیں۔ یہ تو میرا خیال ہے۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ اس کی باتیں کچھ وہی خوب جانتا ہے کہ کیا ہیں معصوم فرماتے ہیں نحن کلمٰت اللہ۔

وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ۳۲ يٰٓاَيُّهَا

اعتدال پر رہتے ہیں اور بعض بچے کافر اور ہماری (قدرت کی) نشانیوں سے انکار تو بس بدعہد اور ناشکرے لوگ ہی کرتے ہیں

النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ

لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو اور اس دن کا خوف رکھو جب نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کام آئے گا۔ اور نہ کوئی

عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ۭ

بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آسکے گا۔ خدا کا (قیامت کا) وعدہ بالکل سچا ہے تو (تمہیں) تم لوگوں کو

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَ

دُنیا کی (چندروزہ) زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ کہیں تمہیں فریب دینے والا (شیطان)

لَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۳۳ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ

کچھ فریب ۱ دے۔ بیشک خدا ہی کے پاس قیامت (کے آنے) کا علم

السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۭ

ہے۔ اور وہی (جب موقع مناسب دیکھتا ہے۔) پانی برساتا ہے۔ اور جو کچھ عورتوں کے پیٹ میں (نر یا

وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۭ وَمَا تَدْرِيْ

مادہ) ہے جانتا ہے۔ اور کوئی شخص (اتنا بھی تو) نہیں جانتا کہ وہ خود کل کیا کرے گا۔ اور کوئی شخص

نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۳۴ ع

(یہ بھی) نہیں جانتا ہے کہ وہ کس سرزمین پر مرے (گا کہ سے) گا بیشک خدا (سب باتوں سے) آگاہ (اور) خبردار ہے

## (۳۲) سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ (۷۵)

اٰیاتها ۳۰ — رکوعاتها ۳

اس کی تیس آیتیں ہیں۔ سورة ۲ سجدہ مکہ میں نازل ہُوا۔ اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان (اور) نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ۱ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ

الٓمٓ۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ کتاب (قرآن) کا نازل کرنا سارے جہان ۳ کے پروردگار کی طرف

الْعٰلَمِيْنَ ۲ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ

سے ہے۔ کیا یہ لوگ (یہ) کہتے ہیں کہ اس کو اس شخص (رسول) نے اپنے جی سے گھڑ لیا ہے نہیں

مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ

یہ بالکل تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق ہے تاکہ تم ان لوگوں (خدا کے عذاب) ڈراؤ جن کے پاس

قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۳ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ

تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا آیا ہی نہیں تاکہ یہ لوگ راہ پر آئیں۔ خدا ہی تو ہے جس نے سارے آسمان اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ

زمین اور جتنی چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں چھ دن میں پیدا کیں۔ پھر عرش کے بنانے پر آمادہ ہُوا



ل اس کے فریب کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ خدا کی بخشش کی امید پر گناہ کرنے پر دلیر ہو جاؤ اور توبہ کے بھروسے گناہ کرنے لگو۔ اور پھر زندگی کی موہوم امید پر توبہ بھی فوراً نہ کرو۔ اور اسکا فریب ہونا بالکل واضح ہے۔ کیونکہ یہ قول جناب امیرؑ کا ہے کہ آدمی کے تین دن ہیں کل جو گزر گیا وہ تو نکل گیا پھر ہاتھ نہیں آسکتا۔ اور کل جو آئے گا اس کے ملنے کا یقین نہیں۔ کیونکہ موت ہر وقت موجود ہے۔ اب تیسرا دن آج کا ہے۔ اسی میں جو ہو سکے اور جو چاہے کرے۔ ۱۲

۲ قیامت کب ہوگی۔ مینہ کب برسے گا۔ بچہ نر ہوگا یا مادہ۔ انسان کل کیا کریگا اور وہ کہاں مرے گا۔ ان پانچ باتوں کو خدا کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ اور انبیاء یا آئمہ اسی کی تعلیم سے اور ایسی ہی باتوں کی طرف اشارہ عندہ مفاتیح الغیب سے ہے۔ ۱۲

۳ اس سورة میں خدا نے قرآن کی حقیقت آسمان زمین وغیرہ کی چھ روز میں خلقت۔ انسان کی پیدائش قیامت کا ذکر اور کفار کی مذمت۔ مومنین کے صفات۔ ایماندار اور بدکار برابر نہیں ہو سکتے۔ بنی اسرائیل کی طرح اس اُمت کے آئمہ ہیں۔ خدا کی قدرت وغیرہ کا ذکر فرمایا ہے۔ اسی میں سجدہ واجب ہے

۴ اسی سے دنیاوی حاکموں نے سیکھا ہے کہ اپنے احکام یا پروانوں کے سرے پر باجلاس یا بحکم فلاں لکھا کرتے ہیں۔ اس آیت کا بھی وہی مطلب ہے یعنی بارگاہ رب العالمین سے یہ فرمان صادر ہوا ہے۔ ۱۲

قیامت میں نہ بیٹا باپ کے کام آئیگا نہ باپ بیٹے کے

کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کریگا اور کہاں مریگا

آسمان زمین وغیرہ چھ دن میں پیدا ہوئے

ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ

اس کے سوا نہ کوئی تمہارا سرپرست ہے نہ کوئی سفارشی۔ تو کیا تم (اس سے بھی) نصیحت و

وَّلِیٍّ وَّ لَا شَفِیْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝٤ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ

عبرت حاصل نہیں کرتے۔ آسمان سے زمین تک کے

مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ

ہر امر کا وہی مدبر (و منتظم) لہ ہے۔ پھر یہ بندوبست اس دن جس کی مقدار تمہارے شمار سے

كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝٥ ذٰلِكَ

ہزار برس ہوگی۔ اسی کی بارگاہ میں پیش ہو گا۔ وہی (مدبر) پوشیدہ

عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝٦ الَّذِیْۤ

اور ظاہر کا جاننے والا (سب پر) غالب مہربان ہے۔ وہ (قادر) جس

اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَ بَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ

نے جو چیز بنائی (نکھ سکھ) سے خوب (درست) بنائی اور انسان کی ابتدائی خلقت مٹی

مِنْ طِیْنٍ ۝٧ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ

سے کی۔ پھر اس کی نسل (انسانی جسم کے) خلاصہ یعنی (نطفہ جیسے) ذلیل پانی

مَّهِیْنٍ ۝٨ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَ نَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَ جَعَلَ

سے بنائی۔ پھر اس (کے پتلے) کو درست کیا، اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونکی اور

لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا

تم لوگوں کے (سننے کے) لیے کان اور (دیکھنے کیلیے) آنکھیں اور (سمجھنے کیلئے) دل بنائے۔ (اس پر بھی)

تَشْكُرُوْنَ ۝٩ وَ قَالُوْۤا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا

تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم زمین میں نلمسید ہوجائیں گے تو کیا ہم پھر

لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ؕ۬ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝١٠

نئی جنم لیں گے (قیامت سے نہیں) بلکہ یہ لوگ اپنے پروردگار کے (سامنے) حضوری ہی سے انکار ٢ رکھتے ہیں

قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ

(اے رسول) تم کہہ دو کہ ملک الموت جو تمہارے اوپر تعینات ہے۔ وہی تمہاری روحیں قبض کریگا۔ اسکے بعد تم

اِلٰی رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝١١ وَ لَوْ تَرٰۤی اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ

سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤگے۔ اور (اے رسول تم کو بہت افسوس ہوگا) اگر تم مجرموں کو دیکھو گے کہ

نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَاۤ اَبْصَرْنَا وَ سَمِعْنَا

وہ (حساب کے وقت) اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اپنے سر جھکائے کھڑے ہیں اور (عرض کر رہے ہیں) پروردگارا

فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝١٢ وَ لَوْ شِئْنَا

ہم نے (اچھی طرح) دیکھ لیا اور سن لیا تو ہمیں (دنیا میں ایک دفعہ) پھر لوٹا دے کہ ہم نیک کام کریں۔ اب تو ہم کو



انسان کی خلقت

لہ ایک ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے وہی ہر کام کا مدبر ہے (اور اس کے احکام) آسمان سے زمین کی طرف (نازل کرتا ہے)، اور دونوں کا مطلب واضح ہے دوسرے ترجمہ سے صرف اتنا زیادہ سمجھ میں آتا ہے کہ اگرچہ وہ خود لامکان اور ہر جگہ موجود ہے مگر اس کے کارکن اور منتظمین قضا و قدر کا صدر مقام اور اس کے احکام کا سر رشتہ دفتر آسمان ہے اور وہیں سے احکام صادر ہوتے ہیں اور اسی سے مرتبط اس سے بعد والی آیت بھی ہے کہ تمام جہان کے اعمال اچھے برے قیامت کے دن اس کی بارگاہ میں پیش ہونگے۔ اور یوں بعیج کا فی الجملہ مطلب ادا ہو جاتا ہے۔ مگر بعض کا خیال ہے کہ اس روز سے ہماری دنیا کے روز مراد ہیں اور چونکہ آمد و رفت میں فرشتے ایک ہزار برس کی راہ ایک دن میں طے کرتے ہیں اس وجہ سے اس طرح فرمایا مطلب یہ ہے کہ روزانہ لوگوں کے اعمال بارگاہ ایزدی میں پیش ہوتے ہیں۔ اس مطلب کے فی نفسہ صحیح ہونے میں تو کوئی شک نہیں بلکہ پیش ہونے کے سنت قبل سے جانتا ہے مگر اس مقام پر کچھ پہلا ہی معنی زیادہ چسپاں معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ ١٢

قیامت میں گنہگاروں کی حالت

ٹے مطلب یہ ہے کہ لوگ قیامت کا انکار اس وجہ سے نہیں کرتے کہ مرنے کے بعد جی اٹھنا خلاف عقل ہے بلکہ اعمال کی جواب دہی اور اپنی کرتوتوں کی سزا سے بھاگتے ہیں، اور اس وجہ سے انکار کر جاتے ہیں۔ ١٢

لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ

(قیامت کا) پورا پورا یقین ہے اور (خدا فرمائے گا کہ) اگر ہم چاہتے تو (دنیا ہی میں) ہر شخص کو (مجبور کرکے)

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٣﴾

راہ راست پر لے آتے مگر میری طرف سے (روز ازل) یہ بات قرار پا چکی ہے کہ میں جہنم کو جنات اور آدمیوں سے

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ

بھر دونگا تو چونکہ تم آج کے دن کی حضوری کو بھلا بیٹھے تھے تو اب اسکا مزا چکھو ہم نے تمکو قصداً بھلا دیا[1]

وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ اِنَّمَا

اور جیسی جیسی تمہاری کرتوتیں تھیں (انکے بدلہ) اب ہمیشہ کے عذاب کے مزے چکھو۔ ہماری آیتوں پر ایمان بس وہی

يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا

لوگ لاتے ہیں[2] کہ جس وقت انہیں وہ آیتیں یاد دلائی گئیں تو فوراً سجدے میں گر پڑے

وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿١٥﴾ السجدة تَتَجَافٰى

اور اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کی تسبیح پڑھنے لگے اور یہ لوگ تکبر نہیں کرتے۔ (رات کے وقت) ان

جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ

کے پہلو بستروں سے آشنا نہیں ہوتے اور (عذاب کے) خوف اور (رحمت کی) اُمید پر اپنے پروردگار

طَمَعًا ۡ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿١٦﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ

کی عبادت کرتے ہیں اور ہم نے جو کچھ عطا کیا ہے۔ ان میں سے (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی

مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا

کارگزاریوں کے بدلے میں کیسی کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک انکے لیے ڈھکی چھپی رکھی ہے۔ اسکو تو کوئی شخص جانتا

يَعْمَلُوْنَ ﴿١٧﴾ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا

ہی نہیں۔ تو کیا جو[3] شخص ایماندار ہے اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو بدکار ہے (ہرگز نہیں یہ

يَسْتَوٗنَ ﴿١٨﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

دونوں کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے اچھے کام کیے۔ ان کیلئے تو رہنے

فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۡ نُزُلًاۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَ

(سہنے) کے لیے بہشت کے باغات ہیں۔ یہ سامان ضیافت ان کارگزاریوں کا بدلہ ہے جو وہ (دنیا میں) کر چکے تھے

اَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ

اور جن لوگوں نے بدکاری کی انکا ٹھکانا تو (بس) جہنم ہے۔ وہ جب اس میں سے نکل جانے کا ارادہ کرینگے تو

يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ

اسی میں پھر دھکیل دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائیگا کہ دوزخ کے جس عذاب کو تم

النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ

جھٹلاتے تھے اب اس (کے مزے) کو چکھو اور ہم یقینی (قیامت کے) بڑے

**مومنین کے صفات**

**ایماندار اور بدکار برابر نہیں ہوسکتے**

[1] خدا کی شان بھولنے سے کہیں ارفع و اعلیٰ ہے یہاں اس کے معنے ترک کرنے اور چھوڑ دینے کے ہیں۔ مگر جسطرح اردو میں بھی بولنے کا یونہی محاورہ ہے کہ تم نے ہم کو بھلا دیا تو ہم بھی تم کو بھول گئے حالانکہ بھول جانا کسی کا اختیاری فعل نہیں، بلکہ مطلب یہ ہے کہ چونکہ تم نے ہمارا خیال نہ کیا تو ہم نے بھی تمہارا لحاظ نہ کیا۔ اسیطرح عرب میں بھی۔ اب اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ تم لوگوں نے ہمارے احکام کو نہ مانا۔ اس وجہ سے ہم بھی تم کو دائمی عذاب میں چھوڑتے ہیں اور ان سب جھگڑوں سے الگ رہنے کے واسطے یوں ترجمہ کرو کہ ہم نے بھی تم کو چھوڑ دیا۔ ١٢

[2] یہ آیت بھی اگرچہ ظاہر میں عام ہے مگر ان صفات کا سچا مصداق حضرات آئمہ معصومینؑ کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہوسکتا ہے۔ ١٢

[3] ایک دفعہ ولید بن عقبہ بن معیط حضرت علیؑ کے فضائل و مراتب سے جل کر کہنے لگا۔ یا علیؑ! تم ابھی بچے ہو اور میں جوان ہوں۔ تم سے قوت میں زیادہ زبان آوری میں بہتر نیزہ بازی میں تیز اور لشکر میں ثابت قدم ہوں آپ نے اس کے جواب میں فرمایا۔ تیری بھی یہ مجال ہے کہ میرے مقابلہ میں گفتگو کرے اور مجھ پر فخر کرے کہیں مومن اور بدکار برابر ہوسکتے ہیں۔ خدا نے بھی آپکی تائید کی۔ اور یہ آیت نازل کی یہ مضمون اہل سنت کے بھی اکثر کتب میں مذکور ہے۔ دیکھو کتاب الاغانی اور واحدی اور اس کو ابن مردویہ خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے بھی ابن عباس کی سند سے بیان کیا ہے۔ ان ہی حضرت ولید کو حضرت عثمان نے اپنی خلافت کے زمانہ میں کوفہ کا گورنر بنا کر بھیجا تھا تو ایک دن نشہ میں صبح کی نماز چار رکعتیں پڑھائی تھیں۔ اور پھر ماموین سے کہا تھا میں اس وقت خوش ہوں اگر کہو تو اور زیادہ کروں۔ جب یہ خبر حضرت عثمان تک پہنچی اور لوگوں کی شہادت گزری۔ اور جناب امیرؑ سے مشورہ لیا تو آپ نے اسی کوڑے مارنے کی رائے دی تھی۔ اور اسی وجہ سے ولید نے حضرت علیؑ سے آپ کی خلافت ظاہری کے بعد بھی بیعت نہ کی تھی۔ ١٢

الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ

عذاب سے پہلے دنیا کے (معمولی) عذاب کا مزا چکھائیں گے۔ جو عنقریب ہوگا، تاکہ لوگ اب بھی (میری

يَرْجِعُونَ ۝ ۲۱ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ

طرف) رجوع کریں۔ اور جس شخص کو اسکے پروردگار کی آیتیں یاد دلائی جائیں، اور وہ ان سے منہ پھیرے، اس

أَعْرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ ۝ ۲۲ وَ

سے بڑھ کر اور ظالم کون ہوگا۔ ہم گنہگاروں سے انتقام لیں گے اور ضرور لیں گے۔ اور

لَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ

(اے رسولؐ) جیسے تم موسیٰؑ کو بھی (آسمانی) کتاب (توریت) عطا کی تھی تو تم بھی اس کتاب (قرآن) کے (منجانب اللہ)

لِقَائِهِ ۖ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ ۲۳ وَ

ملنے سے شک میں نہ (پڑے) رہو ؎ اور جیسے اس (توریت) کو بنی اسرائیل کے لیے رہنما قرار دیا تھا۔ اور

جَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَ

انہی (بنی اسرائیل) میں سے جیسے کچھ لوگوں ؎ کو چونکہ انہوں نے (مصیبتوں) پر صبر کیا تھا پیشوا بنایا جو ہمارے

كَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ۝ ۲۴ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ

حکم سے (لوگوں کی) ہدایت کرتے تھے۔ اور (اس کے علاوہ) ہماری آیتوں کا دل سے یقین رکھتے تھے۔ (اے رسولؐ)

يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ ۲۵ أَوَلَمْ يَهْدِ

اس میں شک نہیں کہ جن باتوں میں لوگ (دنیا میں) باہم جھگڑتے رہتے ہیں قیامت کے دن تمہارا پروردگار قطعی فیصلہ کر

لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ

دیگا۔ کیا ان کی ہدایت نہیں کی۔ اس بات نے کہ ہم نے پہلے کتنی اُمتوں کو ہلاک کر ڈالا جن کے گھروں میں یہ

فِي مَسَاكِنِهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ ۖ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ۝ ۲۶

لوگ چل پھر رہے ہیں۔ بیشک اس میں (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔ تو کیا یہ لوگ سنتے نہیں ہیں۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ

کیا ان لوگوں نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ ہم چٹیل میدان (افتادہ) زمین کی طرف پانی کو جاری کرتے ہیں ؎

بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ ۖ أَفَلَا

پھر اسکے ذریعے سے ہم گھاس پات اگاتے ہیں جسے انکے جانور اور یہ خود بھی کھاتے ہیں۔ تو کیا یہ لوگ اتنا بھی

يُبْصِرُونَ ۝ ۲۷ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِنْ

نہیں دیکھتے۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر تم لوگ سچے ہو (کہ قیامت آئیگی) تو (آخر) یہ فیصلہ کب

كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ ۲۸ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ

ہوگا۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ فیصلہ کے دن کفار کو ان کا ایمان لانا کچھ کام

الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۝ ۲۹

نہ آئے گا۔ اور نہ ان کو (اس کی) مہلت دی جائے گی۔



بنی اسرائیل کی طرح اس اُمت کے ائمہ

؎ اس سے یا تو اس قحط کی طرف اشارہ ہے جو حضرت رسولؐ کے زمانہ میں سات برس تک ہوا تھا یا جنگ بدر مراد ہے جس میں قریش کے بڑے بڑے سردار کام آئے تھے یا دنیا کی معمولی مصیبتیں مگر زیادہ قرینہ عذاب رجعت کے مراد ہونے پر ہے۔ واللہ اعلم

؎ فلا تکن فی مریۃ من لقائہ یعنی اے رسول تم موسیٰ کی (شب معراج) ملاقات کے بارے میں شک نہ کرنا یہ معنی ابن عباس سے مروی ہیں اور بعض نے اسکا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ تم موسیٰ کی آخرت میں ملاقات کے بارے میں شک نہ کرنا۔ اور زجاج کے نزدیک اسکا مطلب یہ ہے کہ تم موسیٰؑ کو کتاب (توریت) ملنے کے بارے میں شک نہ کرنا (تفسیر مجمع البیان صفحہ ۳۳۲ جلد ۸ طبع ایران) (ا ح)

؎ حضرت موسیٰؑ اور حضرت رسولؐ کے اکثر حالات ملتے جلتے ہیں۔ انکو توریت عطا ہوئی آپکو قرآن۔ انکو بھی جہاد کا حکم ہوا تھا آپؐ کو بھی۔ انہوں نے خدا سے درخواست کر کے حضرت ہارونؑ کو اپنا وزیر و خلیفہ بنایا تھا آپ نے حضرت علیؑ کو ان کے ذریعہ سے پر فتح ہوئی۔ آپ کو کفار قریش وغیرہ پر ان کی بیوی صفورا حضرت یوشع بن نون سے لڑیں۔ آپ کی بیوی حضرت عائشہ جناب امیر سے۔ ان کے بعد ان کے بارہ اوصیاء نے توریت کے مطابق ہدایت کی چنانچہ خدا نے اسے دو طرح ذکر فرمایا ہے وقطعنا ھم اثنتی عشرۃ اسباطا امما وبعثنا منھم اثنی عشر نقیبا۔ اسی طرح حضرت رسولؐ کے لیے بارہ خلفاء اور آئمہ ہیں۔ جو قرآن کے مطابق ہدایت کرتے رہے اور قیامت تک کرتے رہیں گے۔ اسی مطلب کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے چنانچہ علامہ زمخشری اپنی تفسیر کشاف میں اس مقام پر لکھتے ہیں۔ وکذالک لنجعلن الکتاب المنزل الیک ھدی و نورا ولنجعلن من امتک ائمۃ یھدون مثل تلک الھدایۃ۔ اسی طرح ہم تمہاری آسمانی کتاب کو از سر تا پا ہدایت و نور بنائیں گے اور تمہاری اُمت سے ویسے ہی آئمہ بنائیں گے۔ جو اسی طرح ہدایت کریں گے۔ ۱۲۔ باقی صفحہ ۵۰۲ پر

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ۝

تو (اے محمد) تم انکی باتوں کا خیال چھوڑ دو اور تم منتظر رہو (آخر) وہ لوگ بھی تو انتظار کر رہے ہیں۔

## اٰیاتھا ۷۳ (۳۳) سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ (۹۰) رکوعاتھا ۹

اس کی تہتر آیتیں ہیں سورۃ[1] احزاب مدینہ میں نازل ہوا اور نو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ

اے نبی خدا ہی سے ڈرتے رہو اور کافروں اور منافقوں کی بات نہ ماننا۔ اس

الْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَّاتَّبِعْ مَا

میں شک نہیں کہ خدا بڑا واقف کار ہے۔ اور تمہارے پروردگار کی

يُوْحٰۤى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

طرف سے تمہارے پاس جو وحی کی جاتی ہے۔ (اس) اسی کی پیروی کرو تم لوگ جو کچھ کر رہے ہو خدا اس سے

خَبِيْرًا ۝ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

یقینی اچھی طرح آگاہ ہے۔ اور خدا ہی پر بھروسہ رکھو اور خدا ہی کارسازی کے لیے کافی ہے۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ

خدا نے کسی آدمی کے سینے میں دو[2] دل نہیں پیدا کیے (کہ ایک ہی وقت دو ارادے کر سکے) اور نہ

اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ

اس نے تمہاری بیویوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو تمہاری[3] مائیں بنا دی ہیں۔ اور نہ اس نے تمہارے

اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ

لے پالکوں کو تمہارے[4] بیٹے بنا دیے۔ یہ تو فقط تمہاری منہ بولی بات (اور زبانی جمع خرچ) ہے۔ اور

يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ

(چاہے کسی کو بری لگے یا اچھی) خدا تو سچی کہتا ہے اور (سیدھی) راہ دکھاتا ہے۔ لے پالکوں کو ان کے

هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ

(اصلی) باپوں کے نام سے پکارا کرو۔ یہی خدا کے نزدیک بہت ٹھیک ہے۔ ہاں اگر تم لوگ ان کے (اصلی)

فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

باپوں کو نہ جانتے ہو تو تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں (انہیں بھائی دوست کہہ کر پکارا کرو) اور ہاں اس میں

فِيْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ

بھول چوک جاؤ تو البتہ اس کا تم پر کوئی الزام نہیں مگر جب تم دل سے جان بوجھ کر کرو (تو ضرور گناہ ہے) اور خدا تو بڑا

اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ

بخشنے والا مہربان ہے۔ نبی تو مومنین سے خود ان کی جانوں سے بھی بڑھ کر حق رکھتے ہیں (کیونکہ وہ گویا

[1] اس سورۃ میں حضرت رسولؐ کی فہمائش، ایک آدمی کے دو دل نہیں ہوتے نہ بیوی ظہار سے ماں ہوتی ہے اور نہ لے پالک بیٹا ہوتا ہے، مومنین کی جان سے نبی زیادہ حقدار ہیں۔ ترکہ کے حقدار قرابت دار ہیں۔ جنگ خندق کا قصہ۔ بنی قریظہ کی تاراجی ازواج نبی کی طرف خطاب باعتاب، انکو پرہیزگاری، نیکوکاری اور گھر میں رہنے وغیرہ کا حکم اہل بیتؑ کی مدح وثنا۔ ایمانداروں کے صفات ودرجات، زید اور ان کی بیوی کا قصہ، رسول اللہ کسی مرد کے باپ نہیں، حضرت کی رسالت، خدا اور فرشتے مومنین پر درود بھیجتے ہیں، رسولؐ کی مدح، طلاق کا حکم، حلال عورتیں اور انکا حکم۔ محرم مردوں کا ذکر، رسول اور ان کی آل پر درود وسلام کا حکم۔ قیامت کا علم صرف خدا کو ہے۔ جب کہو تو پکی بات، خدا کی امانت کا بار انسان کے سوا، کوئی نہ اٹھا سکا، مومنین کے علاوہ خدا سب کی سزا کرے گا۔ وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

[2] چونکہ حضرت رسولؐ کو بہت سی باتوں کا علم تھا۔ اور بہتیرے امور محفوظ تھے اس وجہ سے منافقین کہا کرتے تھے کہ محمدؐ کے سینے میں دو دل ہیں۔ ایک دل اپنے اصحاب کی طرف رکھتا ہے، اور دوسرا دل ہماری طرف ہے۔ اسی کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ۱۲

[3] اس کی تفصیل پارہ ۲۸ سورۃ مجادلہ میں ہے۔

[4] زید بن حارثہ حضرت رسولؐ کے لے پالک تھے۔ آپ نے انکا نکاح اپنی پھوپھی زاد بہن زینب سے کر دیا تھا تھوڑی مدت کے بعد دونوں میں ان بن ہوگئی۔ اور آخر طلاق کی نوبت پہنچی اور زینب پریشان ہوئیں، تو کچھ عرصہ کے بعد آپ نے خود ان سے نکاح کیا۔ اس پر کفار ومنافقین لگے طعنہ کرنے کہ رسولؐ نے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا چونکہ عقلاً یہ طعنہ اور اعتراض غلط تھا اور یہ نکاح بھی رسم متبنٰی کے توڑنے کی غرض اور خدا کے حکم سے کیا تھا۔ اس وجہ سے خود خدا نے اعتراض کرنے والوں کا ان آیات میں جواب دیا۔ اس کی تفصیل اسی سورۃ کے آخر پارہ ۲۲ پ ر ۴

مومنین کی جان سے نبی کو زیادہ تصرف ہے لے پالک بیٹا نہیں ہے ظہار سے بیوی ماں نہیں ہو جاتی

اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ

اُمت کے مہربان باپ ہیں) اور ان کی بیویاں (گویا) انکی مائیں ہیں۔ اور مومنین و مہاجرین میں سے (جو لوگ باہم)

اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ

قرابتدار ہیں ۱؎ کتاب خدا کی رُو سے دوسروں کی نسبت) ایک دُوسرے کے (ترکے کے) زیادہ حقدار ہیں

اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِیٰٓىِٕكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی

مگر (جب تم اپنے دوستوں کے ساتھ سلوک کرنا چاہو (تو دوسری بات ہے) یہ تو کتاب (خدا) میں لکھا ہُوا

الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ

(موجود) ہے۔ اور (اے رسُولؐ وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے (اور) پیغمبروں سے اور

وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِیْسَى ابْنِ

خاص تم سے اور نوحؑ اور ابراہیمؑ و موسٰیؑ اور مریمؑ کے بیٹے عیسٰیؑ سے عہد و پیمان لیا اور

مَرْیَمَ ۪ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۝ لِّیَسْـَٔلَ

ان لوگوں سے ہم نے سخت عہد لیا تھا۔ تاکہ (قیامت کے دن) سچوں (پیغمبروں) سے ان کی سچائی (تبلیغ

الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا

رسالت) کا حال دریافت کرے۔ اور کافروں کے واسطے تو اس نے دردناک عذاب تیار ہی کر

اَلِیْمًا ۝۸ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ

رکھا ہے۔ اے ایماندارو خدا کی ان نعمتوں کو ۲؎ یاد کرو جو اس نے تم پر نازل کی ہیں (جنگ خندق)

اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّ جُنُوْدًا

میں) جب تم پر (کافروں کا) لشکر (امنڈ کے) آپڑا تو ہم نے (تمہاری مدد کو) ان پر آندھی بھیجی اور (ا سکے

لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ۝ اِذْ

علاوہ) فرشتوں کا ایسا لشکر (بھیجا) جسکو تم نے دیکھا تک نہیں اور تم جو کچھ کر رہے ہو خدا اسے خوب دیکھ رہا ہے۔ جس

جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَ مِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَ اِذْ زَاغَتِ

وقت وہ لوگ تم پر تمہارے اُوپر سے آپڑے۔ اور تمہارے نیچے کی طرف سے بھی چل گئے اور جس وقت (انکی

الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ

کثرت سے) تمہاری آنکھیں خیرہ ہو گئی تھیں۔ اور (خوف سے) کلیجے منہ کو آ گئے تھے۔ اور خدا پر طرح

الظُّنُوْنَا ۝۱۰ هُنَالِكَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا

طرح کے (بُرے) خیال کرنے لگے تھے۔ یہاں پر مومنوں کا امتحان لیا گیا تھا۔ اور خوب اچھی طرح جھنجھوڑے

شَدِیْدًا ۝۱۱ وَ اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ

گئے تھے۔ اور جس وقت منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (کفر کا) مرض تھا کہنے لگے تھے۔

مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ۝۱۲ وَ اِذْ

کہ خدا نے اور اس کے رسولؐ نے جو ہم سے وعدے کیے تھے وہ بس بالکل دھوکے کی ٹٹی تھی۔ اور جب



ترکہ کے حقدار قرابتدار ہیں

۱؎ ابتدائے اسلام میں جب آپؐ ہجرت کرکے مدینہ میں آئے اور مہاجرین غربت اور مسافرت کی وجہ سے پریشان تھے۔ تو آپؐ نے مہاجرین و انصار میں جو جس کے میل کا تھا۔ آپس میں بھائی چارہ قرار دے دیا تھا۔ اور اس وقت ایک دُوسرے کا وارث بھی ہوتا تھا مگر جب اسلام کو ترقی ہُوئی اور فتوحات ہُوئے تو یہ حکم منسوخ کر دیا گیا اور قرابت داروں میں باہم توارث جاری ہوا اس مطلب کی ایک آیت سورۃ انفال پ۱۰ میں بھی گزر چکی ہے۔ دیکھو ص۲۹۶ آیت ۷۵

جنگ خندق

۲؎ بنی نضیر یہود جن کی جلاوطنی کا قصہ پارہ ۲۸ سورۃ حشر میں مذکور ہے جب شام پہنچے تو یہودیوں کے دل بھر آئے اور ان کے سردار ابن ابی الحقیق حی ابن اخطب اور کنانہ بن ربیع بنی نضیر کی ایک جماعت کو ساتھ لے کر مکہ میں آئے۔ اور ابوسفیان وغیرہ سرداران قریش سے مل کر حضرت رسُولؐ سے جنگ کرنے پر آمادہ کیا۔ قریش نے کہا تم اہل کتاب ہو خوب تحقیق کی ہوگی بھلا یہ بتاؤ ہمارا دین بہتر ہے یا محمدؐ کا۔ وہ اپنی غرض کے مارے کہنے لگے تمہارا۔ غرض یہود ان سے مطمئن ہو کر قبیلہ غطفان کے پاس پہنچے اور ان کو بھی آمادہ کیا۔ اس کے بعد اور قبائل کو بھی آمادہ کیا۔ غرض دس ہزار کا لشکر تیار ہُوا۔ اور اس شان سے یہ لشکر مدینہ کی جانب چلا کہ قریش کا سردار ابوسفیان تھا اور غطفان کا عتبہ بن حصین اور بنی مرہ کا حارث بن عوف اشجع کا مسعر بن دجلہ بنی اسد کا طلحہ بنی سلم کا ابی اعور اور ہوازن کا عامر بن طفیل جب رسُولؐ کو یہ خبر معلوم ہُوئی تو ایک ہزار یا سات سو آدمیوں کو ساتھ لے کر مدینہ سے باہر نکلے۔ اور جبل سلع کے سامنے قیام کیا مگر دشمن کی تعداد کا حال سُن کر ان لوگوں کے حواس جاتے رہے۔ اگرچہ حضرت رسُولؐ نے فتح کا بھی وعدہ کیا مگر انکو قرار نہ تھا۔ آخر اصحاب سے اپنی حفاظت کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت سلمان نے اپنے گرد خندق کھودنے کی رائے دی غرض سب نے مل کر خندق کھودی مگر حضرت رسُولؐ نے اوروں کی نسبت دوگنی کھودی تھی۔ اس کے آٹھ دروازے تھے جن پر

باقی ص۵۰۳ پر

قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ

ان میں کا ایک گروہ کہنے لگا تھا کہ اے مدینہ والو اب (دشمن کے مقابلہ میں) تمہارا کہیں ٹھکانا نہیں تو بہتر ہے

فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ

کہ اب بھی پلٹ چلو اور ان میں سے کچھ لوگ رسولؐ سے (گھر لوٹ جانے کی) اجازت مانگنے لگے تھے، اور

اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ

کہتے تھے کہ ہمارے گھر (مردوں سے) بالکل خالی (غیر محفوظ) پڑے ہوئے ہیں، حالانکہ وہ (غیر محفوظ) نہ تھے (بلکہ

اِلَّا فِرَارًا ۞ (۱۳) وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا

وہ لوگ تو (اسی بہانہ سے) بس بھاگنا چاہتے ہیں۔ اور اگر (ایسا ہی لشکر) ان لوگوں پر مدینہ کے اطراف سے آ

ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا

پڑے [1] اور ان سے فساد (خانہ جنگی) کرنے کی درخواست کی جائے تو یہ لوگ اس کے لیے فوراً آموجود ہوں اور

يَسِيْرًا ۞ (۱۴) وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا

(اسوقت) اپنے گھروں میں بھی بہت کم توقف کرینگے۔ (مگر یہ تو جہاد ہے) حالانکہ ان لوگوں نے پہلے ہی سے

يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا ۞ (۱۵) قُلْ

خدا سے عہد کیا تھا کہ ہم (دشمن کے مقابلہ میں) اپنی پیٹھ نہ پھیریں گے۔ اور خدا کے عہد کی پوچھ گچھ تو (ایک نہ ایک دن)

لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ

ہو کر رہے گی۔ (اے رسولؐ ان سے) کہہ دو کہ اگر تم موت یا قتل کے خوف سے بھاگے بھی تو یہ بھاگنا تمہیں ہرگز کچھ

الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۞ (۱۶) قُلْ مَنْ

بھی مفید نہ ہوگا اور (اگر تم بھاگ کر بچ بھی گئے تو) بس یہی نہ کہ (دنیا میں) چند روز اور چین کر لو۔ (اے رسولؐ) تم ان سے

ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا

کہہ دو کہ خدا تمہارے ساتھ برائی کا ارادہ کر بیٹھے تو تمہیں اس (کے عذاب) سے کون ایسا ہے جو بچا لے یا بھلائی

اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۭ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ

ہی کرنا چاہے (تو کون روک سکتا ہے) اور یہ لوگ خدا کے سوا نہ تو کسی کو اپنا سرپرست پائیں گے اور

اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۞ (۱۷) قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ

نہ مددگار۔ تم میں سے جو لوگ (دوسروں کو جہاد سے) روکتے ہیں خدا ان کو

مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ

خوب جانتا ہے اور (ان کو بھی خوب جانتا ہے) جو اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس

الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ۞ (۱۸) اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ

چلے بھی آؤ اور خود بھی (فقط پیچھا چھڑانے کو) لڑائی (کے کھیت) میں بس ایک ذرا سا آ کر تم سے اپنی جان چرائی

رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى

(اور چل دیئے) اور جب (ان پر) کوئی خوف (کا موقع) آ پڑا تو تم دیکھتے ہو کہ (یاس سے) تمہاری طرف

[1] ولو دخلت علیہم من اقطارھا اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر لشکر کفار ان منافقین کے گھروں میں (یا مدینہ میں) ان منافقین پر آ پڑے۔ پھر ان سے فتنہ اختیار کرنے کی درخواست کی جائے یعنی کفار ان منافقین کو فتنہ یعنی شرک اختیار کرنے (اور مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے) کی دعوت دیں تو یہ لوگ ضرور فتنہ کریں۔ پس فتنہ سے مراد اس آیت میں شرک ہے۔ یہ ابن عباس سے مروی ہے اور وما تلبثوا بہا الا یسیرا کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ فتنہ نہ اختیار کرتے مگر تھوڑے زمانے تک۔ اور بعض نے اس کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ یہ لوگ مدینہ میں قیام نہ کرتے مگر تھوڑے عرصے تک یہاں تک کہ خداوند عالم بہت جلد ان کو مبتلائے عذاب کرتا۔ یہ حسن اور فراء کا قول ہے۔ (تفسیر مجمع البیان صفحہ ۳۴۷ جلد ۸ طبع ایران) (ا ح)

بقیہ صفحہ ۴۹۹

[2] اولم یروا انا نسوق الماء الی الارض الجرز۔ اس آیت کے سلسلہ میں تفسیر قمی میں ہے کہ ارض جرز سے مراد ارض خراب ہے اور یہ ایک مثل ہے جس کو خداوند عالم نے رجعت اور قائم آل محمدؐ کے بارے میں بیان فرمایا ہے پس جب منکروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے رجعت کے بارے میں خبر دی تو وہ لوگ کہنے لگے متی ھذا الفتح ان کنتم صادقین (اگر تم سچے ہو تو بتاؤ یہ فتح کب ہوگی) اور یہ قول معطوف ہے خداوند عالم کے اس قول پر ولنذیقنھم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر۔ (تفسیر قمی صفحہ ۵۱۴ جلد طبع نجف اشرف) (ا ح)

عَلَيۡهِ مِنَ الۡمَوۡتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الۡخَوۡفُ سَلَقُوۡكُمۡ

دیکھتے ہیں اور ان کی آنکھیں اس طرح گھومتی ہیں۔ جیسے کسی شخص پر موت کی بیہوشی چھا جائے۔ پھر جب

بِاَلۡسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الۡخَيۡرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمۡ

خوف (کا موقع) جاتا رہا (اور ایمانداروں کی فتح ہوئی) تو مال (غنیمت) پر گرتے پڑتے فوراً تم پر اپنی تیز زبانوں سے

يُؤۡمِنُوۡا فَاَحۡبَطَ اللّٰهُ اَعۡمَالَهُمۡ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

طعن کرنے لگے۔ یہ لوگ (شروع سے) ایمان ہی نہیں لائے۔ (فقط زبانی جمع خرچ تھا) تو خدا نے بھی ان کا

يَسِيۡرًا ۱۹ يَحۡسَبُوۡنَ الۡاَحۡزَابَ لَمۡ يَذۡهَبُوۡا ۚ وَاِنۡ يَّاۡتِ

کیا کرایا سب اکارت کر دیا۔ اور یہ تو خدا کے واسطے ایک (نہایت) آسان بات تھی (مدینہ کا محاصرہ کرنے

الۡاَحۡزَابُ يَوَدُّوۡا لَوۡ اَنَّهُمۡ بَادُوۡنَ فِى الۡاَعۡرَابِ

والے چل بھی دیئے مگر) یہ لوگ ابھی یہی سمجھ رہے ہیں کہ (کافروں کے) لشکر ابھی نہیں گئے۔ اور اگر کہیں (کفار کا)

يَسۡاَلُوۡنَ عَنۡ اَنۡۢبَآئِكُمۡ ؕ وَلَوۡ كَانُوۡا فِيۡكُمۡ مَّا قٰتَلُوۡٓا

لشکر پھر آ پہنچے تو یہ لوگ چاہیں گے کہ کاش وہ جنگلوں میں گنواروں میں جا بستے اور وہیں سے بیٹھے بیٹھے (تمہارے

اِلَّا قَلِيۡلًا ۲۰ لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِىۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُسۡوَةٌ

حالات دریافت کرتے رہتے۔ اور اگر انکو تم لوگوں میں رہنا پڑتا تو فقط (جھگڑا چھڑانے کو) ذرا ظہور (کہیں) لڑتے (مسلمانو)

حَسَنَةٌ لِّمَنۡ كَانَ يَرۡجُوا اللّٰهَ وَالۡيَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَ

تمہارے واسطے تو خود رسول اللہ کا (خندق میں بیٹھنا) ایک اچھا نمونہ تھا لیکن مگر ہاں یہ) اس شخص کے واسطے ہے جو

ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيۡرًا ۲۱ وَلَمَّا رَاَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الۡاَحۡزَابَ ۙ

خدا اور روز آخرت کی امید رکھتا ہو اور خدا کی یاد بکثرت کرتا ہو۔ اور جب سچے ایمانداروں نے (کفار کے) جمگھٹوں کو دیکھا

قَالُوۡا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ وَصَدَقَ

تو (بے تکلف) کہنے لگے کہ یہ وہی چیز تو ہے جس کا ہم سے خدا نے اور اس کے رسولؐ نے وعدہ کیا تھا اور

اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ ۚ وَمَا زَادَهُمۡ اِلَّاۤ اِيۡمَانًا وَّتَسۡلِيۡمًا ؕ ۲۲

کی پرواہ کیا ہے، اور خدا نے اور اسکے رسولؐ نے بالکل ٹھیک کہا تھا۔ اور اسکے دیکھنے سے انکا ایمان اور انکی اطاعت

مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ رِجَالٌ صَدَقُوۡا مَا عَاهَدُوا

اور بھی زیادہ ہو گئی۔ ایمانداروں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ خدا سے انہوں نے (جاں نثاری کا) جو عہد کیا تھا

اللّٰهَ عَلَيۡهِ ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰى نَحۡبَهٗ وَمِنۡهُمۡ

اسے پورا کر دکھایا[۱] غرض ان میں سے بعض وہ ہیں جو (مر کر) اپنا وقت پورا کر گئے۔ اور ان میں بعض (حکم خدا

مَّنۡ يَّنۡتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِيۡلًا ۲۳ لِّيَجۡزِىَ اللّٰهُ

کے) منتظر بیٹھے ہیں۔ اور ان لوگوں نے (اپنی بات) ذرا بھی نہیں بدلی (یہ امتحان اس لیے تھا) تاکہ خدا سچے

الصّٰدِقِيۡنَ بِصِدۡقِهِمۡ وَيُعَذِّبَ الۡمُنٰفِقِيۡنَ اِنۡ

(ایمانداروں) کو ان کی سچائی کی جزائے خیر دے اور اگر چاہے تو منافقین کی سزا کرے یا (اگر وہ لوگ



---

[۱] لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ یعنی بے شک تمہارے لیے رسول اللہ کی ذات اقتدا کرنے کے لیے اچھا نمونہ ہے۔ (ا ح)

[۲] من المومنین رجال صدقوا خصال شیخ صدوقؒ میں بروایت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام جناب امیر المومنین علیہ السلام سے اس گفتگو کے ذیل میں منقول ہے جو آپ نے ایک[۳] دی سے فرمائی کہ میں نے اور چچا حمزہؓ اور میرے بھائی اور چچیرے بھائی عبیدہ نے خدا اس کے رسول سے ایک امر کا عہد کیا تھا جس کو پورا کیا پس میرے وہ ساتھی تو آگے بڑھ گئے۔ اور میں ان کے پیچھے رہا اللہ کی مرضی کے بموجب پس خداوند عالم نے ہمارے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی (خصال شیخ صدوق صفحہ ۱۲۷ جلد ۲ طبع ایران) اور تفسیر مجمع البیان میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی۔ اور خدا کی قسم وہ منتظر میں ۳

بقیہ صفحہ ۵۰۱

سختی سے پہرے بٹھا دیئے گئے تھے۔ اس اثنا میں حی بن اخطب بنی قریظہ کے پاس پہنچا اور باوجودیکہ ان سے اور مسلمانوں سے کفار کی مدد نہ کرنے کا معاہدہ تھا مگر حی بن اخطب کے فقرہ میں آ گئے اور کفار کے ساتھی بن گئے۔ خندق کے تیار ہونے کے تین روز بعد کفار کا لشکر بھی آ گیا اور مسلمانوں کے رہے سہے حواس جاتے رہے۔ کفار کا لشکر مدینہ سے پچھم میدان میں خیمہ زن ہوا۔ مسلمان تو خندق کے قلعے میں تھے۔ اور کفار محاصرہ کیے ہوئے یہاں تک کہ ستائیس روز گزر گئے اور فریقین سے پتھراؤ اور تیر چلتے رہے۔ اور مرقعہ پاکر شبخون بھی ہوتے اور حضرت انکا دفعیہ کرتے مگر جب سختی انتہا کو پہنچی اور مسلمانوں کی حالت وہ تھی جس کو خدا نے خود بیان فرما دیا ہے تو آپ نے سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ سے مشورہ کیا کہ آیا ان لوگوں کو کچھ دے لے کر واپس کر دوں۔ دونوں نے نہایت دلیری اور جوش کے ساتھ جواب دیا کہ اگر اس بارے میں وحی آئی ہو تو جانے دو ورنہ ہم ہرگز اس کو پسند نہیں کرتے۔ ان کو

باقی صفحہ ۵۲۲ پر

[۳] ہوں اور میں نے اللہ سے کیے ہوئے عہد میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی تفسیر مجمع البیان صفحہ ۳۵۱ جلد ۸ طبع ایران (ا ح)

شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا

تو بخشیں تو خدا) ان کی توبہ قبول فرمائے۔ اس میں شک نہیں کہ خدا بڑا بخشنے والا مہربان

رَّحِيْمًا ۝۲۴ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ

ہے۔ اور خدا نے (اپنی قدرت سے) کافروں کو مدینہ سے پھیر دیا۔ (اور وہ لوگ) اپنی جھنجھلاہٹ

يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَكَانَ

میں (پھر گئے)، اور انہیں کچھ فائدہ بھی نہ ہُوا۔ اور خُدا نے (اپنی مہربانی سے) مومنین کو لڑنے کی نوبت نہ

اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۝۲۵ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ

آنے دی۔ اور خدا تو (بڑا) زبردست (اور) غالب ہے۔ اور اہل کتاب میں سے جن لوگوں (بنی قریظہ) نے ان

مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ

(کفار) کی مدد کی تھی۔ خدا انکو انکے قلعوں سے (بے دخل) کرکے) نیچے اتار لیا [1] اور ان کے دلوں میں

قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۝۲۶

(تمہارا) ایسا رُعب بٹھا دیا کہ تم ان کے کچھ لوگوں کو قتل کرنے لگے اور کچھ لوگوں کو قیدی (اور غلام) بنانے۔

وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا

اور تم ہی لوگوں کو ان کی زمین اور ان کے گھر اور ان کے مال اور اس زمین (خیبر) کا خدا نے مالک بنا دیا

ع لَّمْ تَطَئُوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝۲۷

جس میں تم نے قدم تک نہیں رکھا تھا۔ اور خدا تو ہر چیز پر قادر (و توانا) ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ

اے رسول [2] اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم فقط دُنیاوی زندگی اور اس کی آرائش و زینت کی خواہاں

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ

ہو تو ادھر آؤ میں تم لوگوں کو کچھ ساز و سامان دے دوں اور عنوان شائستہ

اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝۲۸ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ

سے رخصت کر دُوں۔ اور اگر تم لوگ خدا اور اس کے

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ

رسولؐ اور آخرت کے گھر کی خواہاں ہو تو (اچھی طرح خیال رکھو) کہ تم لوگوں میں

لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۲۹ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ

سے نیکوکار عورتوں کے لیے خُدا نے یقیناً بڑا (بڑا) اجر و ثواب مہیا کر رکھا ہے۔ اے پیغمبرؐ کی بیویو!

مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا

تم میں سے جو کوئی کسی صریحی ناشائستہ حرکت کی مرتکب ہوئی تو (یاد رہے کہ) اس کا

الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝۳۰

عذاب بھی دُگنا بڑھا دیا جائے گا۔ اور خدا کے واسطے یہ (نہایت) آسان ہے۔



بنی قریظہ کی تباہی

[1] جب تمام کفار بھاگ گئے اور مسلمان باطمینان مدینہ میں آئے تو ابھی حضرت رسولؐ ہتھیار کھول کر ہاتھ پاؤں دھوئے تھے کہ حضرت جبرئیلؑ بنی قریظہ پر چڑھائی کا تاکیدی حکم لائے۔ غرض فوراً منادی کرادی گئی کہ ہر شخص نماز عصر وہیں پڑھے غرض انکا محاصرہ کیا گیا۔ چند روزوں میں وہ لوگ گھبرا گئے۔ اور آخر یحییٰ بن اخطب نے ان سے کہا یا تم لوگ مسلمان ہو جاؤ یا اپنے لڑکوں اور عورتوں کو قتل کرکے مقابلہ کرو۔ آج شب شنبہ ہے محمدؐ ہم سے مطمئن ہے کہ آج ہماری عبادت کا دن ہے جنگ نہ کریں گے ان پر شب خون مارو مگر ان لوگوں نے ایک نہ مانا آپؐ نے کہلا بھیجا کہ تم لوگ اپنے قلعہ سے باہر نکلو تو تمہارے واسطے مناسب حکم دیا جائے گا مگر وہ نہ اترے یہانتک کہ جب پچیس روز ہو گئے اور تکلیف کی انتہا ہو گئی خود اترے اور بہت کچھ معذرت و زاری کی۔ آپؐ نے فرمایا تم لوگوں نے معاہدہ توڑ اکفار کا ساتھ دیا میری تباہی پر کمریں باندھیں، اور پھر میرے حکم کو نہ مانا۔ اب تم اپنے واسطے پنچ مقرر کرو جو وہ حکم دے اسکو مانو۔ غرض سعد بن معاذ پنچ مقرر ہوئے اور انھوں نے یہ فیصلہ سنایا کہ اگر یہ ایمان نہ لائیں تو ان کے مرد قتل کیے جائیں اور عورتیں، بچے لونڈی غلام بنائے جائیں اور مال اسباب غنیمت شمار کیا جائے غرض اس کی تعمیل کی گئی اور یوں انکا خاتمہ ہوا۔

ازواج نبی کی طرف خطاب

[2] جب حضرت رسولؐ فتح خیبر سے واپس آئے تو حضرتؐ کی بعض بیویوں نے کہا کہ جو کچھ آپؐ کو ملا ہے ہم لوگوں کو دیجئے، آپؐ نے فرمایا میں نے تو اسے مسلمانوں پر حکم خدا کے مطابق تقسیم کر دیا۔ اس پر وہ غصہ سے بولیں کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اگر ہم کو طلاق دو گے تو ہم کو کوئی دُوسرا شوہر نہ ملے گا۔ اس کا حضرتؐ کو بہت رنج ہوا، حتیٰ کہ آپؐ کنارہ کش ہو کر انیس روز تک مشربہ ابراہیم میں رہے۔ یہانتک کہ حضرتؐ کی بیویوں کو حیض ہوا اور یہ آیتہ ان کے بارے میں نازل ہوئی۔ ۱۲

**وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا**

اور تم میں سے جو (بی بی) خدا اور اس کے رسولؐ کی تابعداری اور اچھے (اچھے) کام کرے گی ۔اس کو ہم

نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ۝۳۱

اس کا ثواب بھی دوہرا عطا کریں گے اور ہم نے اس کیلئے (جنت میں) عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ

اے نبیؐ کی بیبیو تم اور معمولی عورتوں کی سی تو ہو نہیں (پس) اگر تم کو پرہیزگاری منظور ہے تو (اجنبی آدمی)

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ

سے بات کرنے میں نرم نرم (لگی لپٹی) بات نہ کرو تاکہ جس کے دل میں (شہوت زنا کا) مرض ہے

وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۳۲ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ

وہ (کچھ) اور آرزو (نہ) کرے اور (صاف صاف) عنوان شائستہ سے بات کیا کرو۔ اور اپنے گھروں میں نچلی ۱

لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ

بیٹھی رہو۔ اور اگلے زمانۂ جاہلیت کی طرح اپنا بناؤ سنگار نہ دکھاتی پھرو اور پابندی سے نماز پڑھا کرو

وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ

اور (برابر) زکوٰۃ دیا کرو اور خدا اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو۔ اے (پیغمبر کے) اہلبیت ۲

اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ

خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم کو (ہر طرح کی) برائی سے دور رکھے اور جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے

يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝۳۳ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ

ویسا پاک و پاکیزہ رکھے۔ اور (اے نبی کی بیویو) تمہارے گھروں میں جو خدا کی آیتیں اور

بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

(عقل و) حکمت (کی باتیں) پڑھی جاتی ہیں انکو یاد رکھو۔ بے شک خدا بڑا باریک بین

كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۝۳۴ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ

واقف کار ہے۔ (دل لگا کے سنو) مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں

وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَ

اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور

الصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ

راستباز مرد اور راستباز عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی

وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ

عورتیں اور فروتنی کرنے والے مرد اور فروتنی کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات

وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ

کرنے والی عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد

ازواج نبی کا حکم

۱۔ اس حکم کی تمام ازواج نہایت سختی سے عمر بھر پابند رہیں حتیٰ کہ بی بی سودہؓ کے بارے میں لکھا ہے کہ ان سے کچھ لوگوں نے کہا آپ حج وعمرہ کے لیے کیوں نہیں جاتیں تو فرمایا ایک بار مجھ پر واجب تھا۔ وہ میں کر چکی۔ اس کے بعد میرا حج یہی ہے کہ میں حکم خدا کے مطابق اپنے گھر سے نہ نکلوں اور جس حجرہ میں مجھے رسول اللہؐ بٹھا گئے ہیں، اس میں بیٹھی رہوں۔ چنانچہ وہ عمر بھر اپنے حجرہ سے باہر نہ نکلیں بلکہ مرنے کے بعد انکی لاش نکلی سبحان اللہ کیا پاکباز بیبیاں تھیں مگر حضرت عائشہ نے صرف گھر سے قدم باہر نہ نکالا بلکہ منزلوں مدینہ سے مکہ گئیں۔ اور پھر واپس آئیں اور طلحہ وزبیر کے بہکانے سے مدینہ سے بصرہ آئیں اور لاکھوں کے مجمع میں اونٹ پر سوار ہو کر حضرت علیؑ کے مقابل لڑیں اور پھر ہزاروں مسلمانوں کا خون کرا دیا۔ اسی وجہ سے خود حضرت عائشہ جب اس آیت کو پڑھتی تھیں تو جنگ جمل کو یاد کر کے اس قدر روتی تھیں کہ آنسوؤں سے چادر تر ہو جاتی تھی۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۱۹۶ سطر ۲۹ مطبوعہ مصر ۱۲ سے

اہل بیت کی مدح وثنا

۲۔ اس پر تو تمام علماء کا اتفاق ہے۔ اور سنیوں اور شیعوں میں سے کوئی اسکا مخالف نہیں کہ اہل بیت رسولؐ حضرت علیؑ جناب فاطمہ زہراؑ امام حسنؑ اور امام حسینؑ ہیں۔ اور اس میں بھی شک نہیں کہ یہ آیت انہی بزرگواروں کے بارے میں نازل ہوئی مگر بعض حضرات اہل سنت کا خیال ہے، کہ اس میں ازواج بھی شامل ہیں اور مدح و ثنا اور اہل بیت میں داخل ہیں لیکن یہ خیال چند وجوہ سے بالکل غلط ہے۔ ۱: اگر ازواج مقصود ہوتیں تو جس طرح ماقبل ومابعد کی آیت میں ضمیر جمع مونث حاضر تھی۔ اس میں بھی باقی رہتی بلکہ اگر (۲) اس آیت کو درمیان سے نکال لو اور قبل و مابعد کو ملا کر پڑھو تو کوئی خرابی نہیں ہوتی بلکہ اور ربط بڑھ جاتا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت اس مقام کی نہیں بلکہ خواہ مخواہ کسی خاص غرض سے داخل کی گئی ہے۔ ۳: اگر ازواج نبی بھی شامل ہوتیں۔ (باقی بر صفحہ ۵۵۰)

وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ

اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور خدا کی بکثرت یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں۔

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝۳۵ وَ مَا

بیشک ان سب لوگوں کے واسطے خدا نے مغفرت اور بڑا (بڑا) ثواب مُہیّا کر رکھا ہے۔ اور نہ کسی

كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ

ایماندار مرد کو یہ مناسب ہے۔ اور نہ کسی ایماندار عورت کو کہ جب خدا اور اس کا رسُول کسی کام

اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَ مَنْ

کا حکم دیں تو ان کو اپنے اس کام (کے کرنے نہ کرنے) کا اختیار ہو اور (یاد رہے کہ) جس شخص

یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ؕ ۝۳۶

نے خدا اور اسکے رسُول کی نافرمانی کی وہ یقیناً کھلم کھلا گمراہی میں مبتلا ہو چکا۔

وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِ

اور (اے رسول وہ وقت یاد کرو) جب تم اس شخص لے (زید) سے کہہ رہے تھے۔ جس پر خدا

اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَ اتَّقِ اللّٰهَ وَ تُخْفِیْ فِیْ

نے احسان (الگ) کیا تھا اور تم نے اس پر (الگ) احسان کیا تھا کہ اپنی بیوی (زینب) کو اپنی

نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ ۚ وَ اللّٰهُ

زوجیت میں رہنے دے۔ اور خدا سے ڈر اور تم اس بات کو اپنے دل میں چھپاتے تھے جس کو (آخرکار)

اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا

خدا ظاہر کرنے والا تھا اور تم لوگوں سے ڈرتے تھے حالانکہ خدا اسکا زیادہ حقدار تھا کہ تم اس سے ڈرو

زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ

غرض جب زید اپنی حاجت پوری کر چکا (طلاق دے دی)، تو ہمنے (حکم دے کر) اس عورت (زینب) کا نکاح

فِیْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَ

لے تم سے کر دیا تاکہ عام مومنین کو اپنے لے پالک لڑکوں کی بیبیوں (سے نکاح کرنے) میں جب وہ اپنا مطلب

كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝۳۷ مَا كَانَ عَلَى النَّبِیِّ مِنْ

ان عورتوں سے پورا کر چکیں (طلاق دے دیں) کسی طرح کی تنگی نہ رہے۔ اور خدا کا حکم تو کیا کرایا ہوا (قطعی) ہوتا ہے

حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ

جو حکم خدا نے پیغمبر پر فرض کر دیا اس (کے کرنے) میں اس پر کوئی مضائقہ نہیں۔ جو لوگ (ان سے) پہلے گزر چکے

خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۝۳۸

ہیں۔ انکے بارے میں بھی خدا کا (یہی) دستور (جاری) رہا ہے (کہ نکاح میں تنگی نہ کی)، اور خدا کا حکم تو ٹھیک اندازے سے مقرر ہوا

الَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَ یَخْشَوْنَهٗ وَ لَا یَخْشَوْنَ

ہوا ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو خدا کے پیغاموں کو (لوگوں تک جوں کا توں) پہنچاتے تھے اور اس سے ڈرتے تھے اور خدا کے سوا کسی سے



زید اور زینب کا قصہ

لے جب حضرت رسولؐ نے حضرت خدیجہ سے نکاح کیا تھا۔ تو ان کے مال سے تجارت کیا کرتے تھے۔ ایک دن یہ بازار عکاظ میں تشریف لائے تو دیکھا کہ زید بن حارثہ جو ایک کمسن لڑکا تھا فروخت ہو رہا ہے آپؐ نے زید کے قیافہ سے سمجھدار خیال کر کے اس کو خرید لیا۔ اور جب آپؐ نے اعلانِ نبوت فرمایا تو وہ بھی مسلمان ہو گیا۔ جب اس کے باپ حارثہ کو جو ایک بڑا آدمی تھا خبر ہوئی کہ وہ حضرت کی غلامی میں ہے تو مکہ میں آیا اور حضرت ابوطالب سے سفارش کرائی کہ حضرت رسولؐ یا اسکو میرے ہاتھ بیچ ڈالیں یا فدیہ لیں یا آزاد کر دیں۔ جب آپؐ نے سنا تو فوراً اسکو آزاد کر دیا اور اختیار دیا جہاں چاہے جائے حارثہ نے زید کا ہاتھ پکڑا، اور ہر چند اس سے اصرار کیا اور اپنے گھر لے جانا چاہا مگر وہ کہنے لگا میں رسُول خدا کو چھوڑ کر ہرگز نہ جاؤنگا۔ تب حارثہ نے جھلا کر کہا لوگو گواہ رہنا یہ میرا بیٹا نہیں میں اس سے بیزار ہوں یہ میرا وارث نہ ہوگا۔ زید نے کہا بلا سے۔ اس وقت حضرت رسولؐ نے فرمایا زید میرا بیٹا ہے۔ اس روز سے لوگ زید کو غلام کے بدلے ابن محمدؐ کہنے لگے۔ اور حضرت بھی بہت مانتے تھے جب آپؐ نے ہجرت کی تو آپؐ نے اپنی پھوپھی امیمہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی زینب بنت جحش سے انکا بیاہ کر دیا۔

زینب سے حضرتؐ کا نکاح

۲ اگرچہ زینب زید کی غلامی کے دھبّہ کی وجہ سے کچھ پسند نہ کرتی تھیں مگر حضرت کی خاطر سے قبول کر لیا اور خوشی سے نکاح ہو گیا مگر عرفِ عام کے رسم و رواج کے مطابق عورتوں میں زینب کی آنکھ نیچی ہونے لگی۔ اور اس وجہ سے زید سے پورا میل ابتدا ہی سے نہ ہوا۔ کیونکہ زینب ایک تو حسین تھیں۔ دوسرے اتنے بڑے عالی خاندان کی بیٹی اور رسُول کی بہن اور اس پر زید ایک تو معمولی صورت کا آدمی دوسرے غلام آزاد اس پر عورتوں کے طعنے طرہ مزید غرض یہ کھٹک زینب کے دل میں رہا کرتی۔ اور جب ان کو پوری محبت نہ تھی تو زید کو بھی ان کی طرف پوری توجہ نہ ہوتی اور فطرتاً ہونا بھی نہیں چاہیے تھا۔ غرض دونوں میں اَن بن ہوتی اور زید طلاق دینے پر آمادہ ہوا حضرت رسولؐ نے ہر چند کوشش کی کہ میل جول کر دیں اور زید کو بہت کچھ سمجھایا مگر دونوں میں نہ بننا تھی نہ بنی اور

باقی صفحہ ۶۱۰ پر

اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۞ ۳۹ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ

نہیں ڈرتے تھے (پھر تم کیوں ڈرتے ہو) اور حساب لینے کے واسطے تو خدا کافی ہے۔ لوگو! محمد تمہارے مردوں

اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ

میں سے (حقیقتاً) کسی کے باپ نہیں ہیں (پھر زید کی بی بی کیوں حرام ہونے لگی) بلکہ اللہ کے رسولؐ اور

النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ۞ ۴۰ يٰۤاَيُّهَا

نبیوں کی مہر (یعنی ختم کرنے والے ہیں، اور خدا تو ہر چیز سے خوب واقف ہے۔ اے ایماندارو!

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۞ ۴۱ وَّ سَبِّحُوْهُ

بکثرت خدا کی یاد کیا کرو۔ اور صبح و شام اسکی تسبیح کرتے رہو۔ وہ وہی ہے جو

بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ۞ ۴۲ هُوَ الَّذِیْ يُصَلِّیْ عَلَيْكُمْ وَ مَلٰٓئِكَتُهٗ

خود تم پر درود[1] (رحمت) بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے (بھی) تاکہ تم کو

لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ

(کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لے جائے۔ اور خدا تو ایمانداروں پر بڑا

رَحِيْمًا ۞ ۴۳ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۖۚ وَ اَعَدَّ لَهُمْ

مہربان ہے۔ جسدن اس کی بارگاہ میں حاضر ہونگے۔ (اس دن) ان کی مدارات (اس کی طرف سے ہر قسم کی)

اَجْرًا كَرِيْمًا ۞ ۴۴ يٰۤاَيُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا

سلامتی ہوگی اور خدا نے تو ان کے واسطے بہت اچھا بدلہ (بہشت) تیار کر رکھا ہے۔ اے نبیؐ ہمنے تمکو (لوگوں کا)

وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۞ ۴۵ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ

گواہ اور (نیکوں کو بہشت کی) خوشخبری دینے والا اور (بدوں کو) عذاب سے ڈرانے والا اور خدا کی طرف اسی کے حکم سے

سِرَاجًا مُّنِيْرًا ۞ ۴۶ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ

بلانیوالا اور (ایمان و ہدایت کا) روشن چراغ بنا کر بھیجا۔ اور تم مومنین کو خوشخبری دے دو کہ انکے لیے خدا کی طرف

اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۞ ۴۷ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ

سے بہت بڑی (مہربانی) اور بخشش ہے۔ اور (اے رسولؐ تم (کہیں) کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرنا

وَ دَعْ اَذٰىهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۞ ۴۸

اور ان کی ایذارسانی کا خیال چھوڑ دو اور خدا پر بھروسا رکھو۔ اور کارسازی میں خدا کافی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ

اے ایماندارو جب تم مومنہ عورتوں سے (بغیر مہر مقرر کیے) نکاح کرو اور اس کے بعد انہیں اپنے

طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ

ہاتھ لگانے[2] سے پہلے ہی طلاق دے دو تو پھر تم کو ان پر کوئی حق نہیں کہ (ان سے) عدت پورا کراؤ

عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَ سَرِّحُوْهُنَّ

ان کو تو کچھ (کپڑے روپے وغیرہ) دے کر عنوان شائستہ سے رخصت



[1] صلوٰۃ کے معنے طلب رحمت اور دعا کے ہیں مگر جب خدا کی طرف نسبت دی جائے تو اس کے معنی صرف رحمت کے ہوتے ہیں کیونکہ وہ کس سے طلب کریگا۔ تو اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ خدا مومنین پر رحمت نازل کرتا ہے اور فرشتے اسے لے کر نازل ہوتے ہیں اور خود بھی طلب رحمت کرتے ہیں۔ اس مقام پر علامہ زمخشری کی ایک بات دیکھنے اور ہنسنے کے قابل ہے وہ اپنی تفسیر کشاف ان اللہ وملئکتہ یصلون کے تحت میں لکھتے ہیں کہ اس قسم کی آیۃ الذی یصلی وغیرہ سے اگرچہ عام مومنین پر صلوٰۃ بھیجنے کا جواز نکلتا ہے لیکن ہم لوگ اسکو اس وجہ سے پسند نہیں کرتے کہ شیعوں نے اپنے آئمہ پر صلوٰۃ بھیجنا اپنا شعار قرار دے لیا ہے تو ایسا نہ ہو ہم بھی رفض سے متہم ہوجائیں انتہی۔ معاذ اللہ تعصب کی بھی حد ہوگئی۔ ۱۲

[2] تمسوھن مس سے مراد اس آیت میں جماع ہے یعنی دخول کرنے سے قبل اگر تم عورتوں کو طلاق دے دو تو ان پر عدت نہیں ہے (۱ ح)

نماز کا حکم

مومنین پر بھیجتے ہیں خدا اور فرشتے درود و صلوٰۃ

حضرتؐ کی رسالت اور مدح

طلاق کا حکم

سَرَاحًا جَمِيلًا ۞ يَٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّآ أَحْلَلْنَا لَكَ

کردو۔ اے نبی ہم نے تمہارے واسطے تمہاری ان بیبیوں کو حلال کر دیا ہے جن کو تم مہر

أَزْوَاجَكَ الَّٰتِيٓ ءَاتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ

دے چکے ہو اور تمہاری ان لونڈیوں کو (بھی) جو خدا نے تم کو (بغیر لڑے بھڑے) مال غنیمت میں عطا

يَمِينُكَ مِمَّآ أَفَآءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَ

کی ہیں۔ اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تمہارے ماموں کی بیٹیاں

بَنَاتِ عَمَّٰتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَٰلَٰتِكَ الَّٰتِي

اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں جو تمہارے ساتھ ہجرت کر کے آئی ہیں (حلال کر دیں)

هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِن وَهَبَتْ

اور ہر ایماندار عورت کو (بھی حلال کر دی) اگر وہ اپنے کو (بغیر مہر) نبی کو دے دے

نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَن يَسْتَنكِحَهَا

اور نبی بھی اس سے نکاح کرنا چاہتے ہوں مگر (اے رسولؐ) یہ حکم صرف تمہارے واسطے خاص ہے

خَالِصَةً لَّكَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۗ قَدْ عَلِمْنَا

اور مومنین کے لیے نہیں۔ اور ہم نے جو کچھ (مہر یا قیمت) عام مومنین پر ان کی بیبیوں اور ان کی لونڈیوں

مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيٓ أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ

کے بارے میں مقرر کر دیا ہے ہم خوب جانتے ہیں۔ اور (تمہاری رعایت اس لیے ہے) تاکہ تم کو

أَيْمَٰنُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللَّهُ

(بیبیوں کی طرف سے) کوئی دقت نہ ہو۔ اور خدا تو بڑا

غَفُورًا رَّحِيمًا ۞ تُرْجِي مَن تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيٓ

بخشنے والا مہربان ہے۔ ان میں سے جس کو (جب) چاہو الگ کرو اور جس کو (جب تک)

إِلَيْكَ مَن تَشَآءُ ۗ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ

چاہو اپنے پاس رکھو۔ اور جن عورتوں کو تم نے الگ کر دیا تھا اگر پھر تم ان کے خواہاں ہو تو بھی تم پر کوئی مضائقہ

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ

نہیں ہے۔ یہ (اختیار جو تم کو دیا گیا ہے) ضرور اس قابل ہے کہ تمہاری بیبیوں کی آنکھیں ٹھنڈی

وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ ءَاتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۚ وَاللَّهُ

رہیں اور آزردہ خاطر نہ ہوں۔ اور جو کچھ انہیں دے دو سب کی سب اس پر راضی رہیں۔ اور جو

يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا ﴿۵۱﴾

کچھ تمہارے دلوں میں ہے۔ خدا اس کو خوب جانتا ہے۔ اور خدا تو بڑا واقف کار بردبار ہے۔

لَّا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنۢ بَعْدُ وَلَآ أَن تَبَدَّلَ

(اے رسولؐ) اب ان (نو) کے بعد (اور) عورتیں تمہارے واسطے حلال نہیں اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے بدلے



حلال عورتیں

حضرت کے لئے خاص حکم

لے ماہ رمضان ۳ھ میں قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت جس کا نام ام شریک بنت جابر تھا۔ نفیس جوڑا پہنے اپنے کو ہر قسم کی زینت سے آراستہ کر کے جب آنحضرتؐ حفصہ کے گھر میں تھے آپ کے پاس آکر کہنے لگی میں ایک کنواری عورت ہوں کہ کسی مرد نے مجھے ہاتھ نہیں لگایا۔ اگر آپ مجھے قبول فرمائیں تو میں اپنے نفس کو بخشتی ہوں۔ حضرتؐ نے اسے دعا دی اور فرمایا۔ اے انصار کی بہن خدا تجھے جزائے خیر دے تمہارے مردوں نے میری نصرت کی اور عورتوں نے رغبت کی میں ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا جو خدا کا حکم ہوگا وہ تیرے پاس پہنچے گا۔ حفصہ نے کہا اے عورت تو کس قدر بے حیا و دلیر ہے کہ مردوں پر گری پڑتی ہے حضرتؐ نے اس کے جواب میں حفصہ سے فرمایا یہ تجھ سے بہتر ہے کہ اس نے خدا کے رسولؐ کی رغبت کی اور تو اس سے بدتر ہے کہ تو اس کو ملامت کرتی ہے اور اس عورت سے فرمایا۔ خدا نے اس رغبت کی وجہ سے بہشت تجھ پر واجب کر دی۔ غرض اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ اور آپ نے اسے قبول فرمایا اور بے چاری چند مہینے زندہ رہ کر راہی جنت ہوئی۔ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد حضرت عائشہ بولیں کہ خدا آپ کی خواہش کے مطابق بہت جلدی کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تم بھی خدا کی فرمانبرداری کرو تو تمہاری خواہش کے موافق بھی جلدی کرے۔ ۱۲

بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا
(ان میں سے کسی کو چھوڑ کر) اور بیویاں کر لو۔ اگرچہ تم کو ان کا حسن کیسا ہی بھلا (کیوں نہ) معلوم ہو مگر
مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
تمہاری لونڈیاں (اس کے بعد بھی جائز ہیں) اور خدا تو ہر چیز کا نگران
رَّقِيْبًا ۵۲ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ
ہے۔ اے ایماندارو! تم لوگ پیغمبرؐ کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر جب تم کو کھانے
النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ
کے واسطے (اندر آنے کی) اجازت دی جائے (لیکن) اس کے پکنے کا انتظار (نبیؐ کے گھر
نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا
بیٹھ کر) نہ کرو مگر جب تم کو بلایا جائے تو (ٹھیک وقت پر) جاؤ پھر جب کھا چکو تو (فوراً)
طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ
اپنی اپنی جگہ) چلے [1] جایا کرو اور باتوں میں نہ لگ جایا کرو۔ کیونکہ اس سے پیغمبرؐ کو اذیت
ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ؗ وَاللّٰهُ
ہوتی ہے تو وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں اور خدا تو ٹھیک (ٹھیک کہنے) سے جھینپتا نہیں اور جب
لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا
[2] پیغمبر کی بیویوں سے کچھ مانگنا ہو تو پردہ کے باہر سے مانگا کرو۔ یہی تمہارے دلوں اور ان
فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ
کے دلوں کے واسطے بہت صفائی کی بات ہے۔ اور تمہارے واسطے یہ جائز نہیں
وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ
کہ رسول اللہؐ کو (کسی طرح) اذیت دو اور نہ یہ جائز
اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ
ہے [3] کہ تم اس کے بعد کبھی ان کی بیویوں سے نکاح کرو بے شک یہ
اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۵۳ اِنْ تُبْدُوْا
خدا کے نزدیک بڑا (گناہ) ہے۔ تم چاہے کسی چیز
شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۵۴
کو ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ خدا تو (بہرحال) ہر چیز سے یقینی خوب آگاہ ہے۔
لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْۤ اٰبَآئِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآئِهِنَّ وَ
عورتوں پر نہ اپنے باپ داداؤں (کے سامنے ہونے) میں کچھ گناہ ہے اور نہ اپنے بیٹوں کے
لَاۤ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ
اور نہ اپنے بھائیوں کے اور نہ بھتیجوں کے اور نہ اپنے بھانجوں کے اور نہ اپنی (قسم کی)



---

[1] زینب سے نکاح کے وقت حضرت نے بہت سے لوگوں کی دعوت ولیمہ کی جب سب لوگ کھا کر چلے گئے تو تین آدمی لگے آپس میں باتیں کرنے۔ آپ اس انتظار میں تھے کہ جب یہ لوگ اٹھیں تو جاؤں۔ مگر تہذیب حضرت کو صاف کہہ دینے سے مانع تھی۔ جب بہت دیر ہوئی تو آپ اٹھ کر ٹہلتے ہوئے ازواج کے حجروں کی طرف چلے گئے اب جو واپس آئے پھر ان لوگوں کو گپ کرتے دیکھا۔ غرض آپ پھر پلٹے تو خدا خدا کر کے ان لوگوں نے جگہ خالی کی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

[2] مجاہد سے روایت ہے کہ آنحضرت ایک دفعہ حضرت عائشہ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ حضرت عمرؓ آ گئے۔ آپ نے کھانے کو پوچھا تو بیٹھ گئے۔ اتفاقاً کھانے میں حضرت عمر کی انگلی حضرت عائشہ کی انگلی سے لگ گئی تو آپ کو ناگوار گزرا اور اسی وقت یہ آیت حجاب نازل ہوئی دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۱۳ سطر ۲۳-۱۲

[3] ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آیت حجاب نازل ہونے کے بعد ایک دفعہ حضرت طلحہ نے فرمایا کہ اب تو اندھیر ہے کہ ہم لوگ اپنی چچا زادوں (پیغمبر کی بیبیوں) سے بھی پردہ کے باہر سے بات کریں۔ اگر رسول مرے تو میں عائشہ سے نکاح کرونگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور عام مسلمانوں پر پیغمبر کی بیویاں حرام کر دی گئیں۔ تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۱۴ سطر ۳۲-۱۲

پیغمبر کے گھروں میں بغیر اذن کے نہ جایا کرو

پردہ کا حکم

پیغمبر کی بیبیاں دوسروں پر حرام ہیں

محرم مرد

اَخَوٰتِهِنَّ وَ لَا نِسَآئِهِنَّ وَ لَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ج

عورتوں کے اور نہ اپنی لونڈیوں کے (سامنے ہونے میں کچھ گناہ ہے۔ اے پیغمبرؐ کی بیبیو)

وَ اتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

تم لوگ خدا سے ڈرتی رہو۔ اس میں شک نہیں کہ خدا (تمہارے اعمال میں) ہر چیز سے

شَهِيْدًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ

واقف ہے۔ اس میں بھی شک نہیں کہ خدا اور اس کے فرشتے پیغمبرؐ اور انکی آل [1] پر درود

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝٥٦

بھیجتے رہیں۔ تو اے ایماندارو! تم بھی درود بھیجتے رہو اور برابر سلام کرتے رہو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ

بے شک جو لوگ خدا اور اس کے رسولؐ کو اذیت دیتے ہیں۔ ان پر خدا نے دنیا اور آخرت

فِی الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝٥٧

(دونوں) میں لعنت کی ہے۔ اور ان کے لیے رسوائی کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ

اور جو لوگ ایماندار مرد اور عورتوں کو بغیر کچھ کیے دھرے (تہمت دے کر) اذیت دیتے ہیں تو وہ

مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝٥٨ ع

ایک بہتان اور صریحی گناہ (کا بوجھ اپنی گردن پر) اٹھاتے ہیں [2]

يٰٓاَيُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ

اے نبیؐ اپنی بیویوں اور اپنی لڑکیوں اور مومنین کی عورتوں سے

الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ

کہہ دو کہ (باہر نکلتے وقت) اپنے (چہروں اور گردنوں) پر اپنی چادروں [3] کا

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

گھونگھٹ لٹکا لیا کرو۔ یہ ان کی (شرافت کی) پہچان کے واسطے بہت مناسب ہے تو انہیں کوئی چھیڑیگا

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ

نہیں اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (اے رسولؐ) منافقین اور وہ لوگ [4] جنکے دلوں میں (کفر کا)

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْمُرْجِفُوْنَ فِی الْمَدِيْنَةِ

مرض ہے۔ اور جو لوگ مدینہ میں بری خبریں اڑایا کرتے ہیں۔ اگر یہ لوگ (اپنی شرارتوں سے) باز

لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا

نہ آئیں گے تو ہم تم ہی کو (ایک نہ ایک دن) ان پر مسلط کر دیں گے۔ پھر وہ تمہارے پڑوس میں

قَلِيْلًا ۝ مَّلْعُوْنِيْنَ ۛ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَ قُتِّلُوْا

چند روزوں کے سوا ٹھہرنے (بھی) نہ پائیں گے۔ لعنت کے مارے جہاں کہیں ہتھے چڑھے پکڑے گئے اور پھر

[1] میں نے ترجمہ میں لفظ آل بڑھا دیا ہے اس میں چند وجہیں ہیں۔ ۱: امام رازی نے اس کا اقرار کیا ہے کہ حضرتؐ کے اہل بیتؑ پانچ چیزوں میں آپؐ کے برابر ہیں منجملہ ان کے تشہد میں درود بھیجنا (۲) ایک روایت میں ہے کہ شجر اسلام کی شادابی کے قبل ملائکہ نے حضرت علیؑ پر سدتوں درود بھیجا۔ ۳: مناقب مرتضوی میں انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسولؐ سے سنکر آپؐ فرماتے تھے مجھ پر اور علیؑ پر ملائکہ نے سات بار درود بھیجا۔ ۴: سنن ابی داؤد میں ابن ابی شیبہ سے روایت ہے اور اس کی تصحیح ترمذی حاکم ابو الحاکم ابن خزیمہ اور ابن مسعود بدری نے کی ہے کہ لوگوں نے حضرت رسولؐ سے پوچھا آپؐ کو سلام کرنا تو ہم جانتے ہیں مگر ہم آپؐ پر درود کیونکر بھیجیں آپؐ نے فرمایا یوں کہو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم۔ ۵: مواہب لدنیہ میں ہے کہ حضرت رسولؐ نماز میں یوں فرماتے تھے اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراہیم ۶: صواعق محرقہ میں ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا: لا تصلوا علی الصلوٰۃ البترا اور مجھ پر ناقص درود نہ بھیجا کرو لوگوں نے عرض کی ناقص درود کیا ہے فرمایا اللھم صل علی محمد کہہ کر رہ جاؤ۔ یہ ناقص ہے بلکہ یوں کہو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد ۷: ان سب سے قطع نظر کر کے خود قرآن میں سلامٌ علیٰ آل یٰسین موجود ہے اور یہ واضح ہے کہ یٰسین حضرت رسولؐ کا خطاب ہے تو جیسے آل یٰسین ویسے آل محمدؐ۔ ۸: بنا د آیہ گزشتہ اور حسب قول علامہ زمخشری۔ جب عام مومنین پر درود بھیجنا چاہیے تو حضرات اہل بیت ان سے زیادہ اولیٰ ہیں۔ ۹: امام شافعی نے کیا خوب فرمایا ہے۔ یا اہل بیت رسول اللہ حبکم، فرض من اللہ فی القرآن انزلہ کفا کم من عظیم القدر انکم، من لم یصل علیکم لا صلوٰۃ لہ۔ اے اہل بیت رسولؐ! خدا نے تمہاری محبت قرآن میں

باقی صفحہ ۵۱۱ پر

تَقْتِيلًا ۝ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلُ ۚ

بڑی طرح مار ڈالے گئے۔ جو لوگ پہلے گزر گئے ان کے بارے میں (بھی) خدا کی (یہی) عادت (جاری

وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا ۝۶۲ يَسْأَلُكَ النَّاسُ

رہی۔ اور تم خدا کی عادت میں ہرگز تغیر تبدل نہ پاؤ گے۔ (اے رسولؐ) لوگ تم سے قیامت

عَنِ السَّاعَةِ ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللّٰهِ ۚ وَمَا

کے بارے میں پوچھا کرتے ہیں۔ تم (ان سے) کہہ دو کہ اس کا علم تو بس خدا کو ہے اور

يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ۝۶۳ إِنَّ اللّٰهَ

تم کیا جانو شاید قیامت قریب ہی ہو خدا نے تو کافروں پر یقیناً لعنت

لَعَنَ الْكٰفِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ۝۶۴ خٰلِدِينَ

کی ہے۔ اور ان کے لیے جہنم کو تیار کر رکھا ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ

فِيهَا أَبَدًا ۖ لَّا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝۶۵ يَوْمَ

ابدالآباد رہیں گے۔ اور نہ کسی کو اپنا سرپرست پائیں گے نہ مددگار۔ جس دن

تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يٰلَيْتَنَا أَطَعْنَا

ان کے منہ جہنم میں اُلٹے پلٹے جائیں گے تو (اس دن افسوسناک لہجہ میں) کہیں گے۔ اے

اللّٰهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ۝۶۶ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا

کاش ہمنے خدا کی اطاعت کی ہوتی اور رسولؐ کا کہنا مانا ہوتا اور کہیں گے کہ پروردگار ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے

سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ۝۶۷ رَبَّنَا آتِهِمْ

بڑوں کا کہنا مانا تو انھوں ہی نے ہمیں گمراہ کر دیا۔ پروردگارا (ہم پر تو عذاب

ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ۝۶۸ ع

ہی ہے مگر) ان لوگوں پر دوہرا عذاب نازل کر اور ان پر بڑی سے بڑی لعنت کر۔

يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسٰى

اے ایمان والو (خبردار کہیں) تم لوگ بھی ان کے لے سے نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰؑ کو

فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا ۚ وَكَانَ عِندَ اللّٰهِ وَجِيهًا ۝۶۹

تکلیف دی تو خدا نے ان کی تہمتوں سے موسیٰؑ کو بری کر دیا۔ اور موسیٰؑ خدا کے نزدیک ایک رودار

يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝۷۰

(پیغمبر) تھے۔ اے ایمان والو خدا سے ڈرتے رہو اور (جب کہو تو) درست بات کہا کرو۔

يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن

تو خدا تمہاری کارگزاریوں کو درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جس شخص نے خدا

يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝۷۱

اور اس کے رسولؐ کی وہ تو اپنی مراد کو خوب اچھی طرح پہنچ گیا۔

قیامت کا ذکر

رسولؐ کو اذیت مت دو

جب کہو تو ٹھیک کہو

لہ یہ غالباً اس قصہ کی طرف اشارہ ہے جو قارون نے حضرت موسیٰ پر زنا کی تہمت لگانے کی جرأت کی تھی جس کا تفصیلی قصہ سورۂ قصص صہ ۶۳۰ میں مذکور ہے اور حضرت رسولؐ کی اذیت سے غالباً حضرتؐ کے زینب سے نکاح کرنے کے متعلق ہے جو کمبخت لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھ کر بدگوئیاں کیا کرتے۔ اور حضرت رسولؐ کو تکلیف ہوتی۔ ۱۲۔

بقیہ صہ ۵۱۰

فرض کر دی ہے۔ تمہارے مرتبہ کی بزرگی میں اسی قدر کافی ہے کہ نماز میں جو شخص تم پر درود نہ بھیجے اس کی نماز ہی صحیح نہیں۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۵ صہ ۲۱۶ مطبوعہ مصر وغیرہ۔ ۱۲

۲ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو حضرت علیؑ کو برا بھلا کہتے تھے۔ دیکھو تفسیر کشاف علامہ زمخشری جلد ۲ صہ ۴۳۹ سطر ۲۶۔ ۱۲

۳ حضرت رسولؐ ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے تھے تو مدینہ ایک بڑے دیہات کی صورت میں تھا اور زمانۂ جاہلیت کے عادات و اطوار بھی جاری تھے۔ جس طرح ہندوستان کے اکثر دیہاتوں میں گھروں میں پاخانے نہیں ہوتے اور عورتیں اکثر رات کو یا تڑکے صبح کو باہر نکل کر رفع حاجت کر لیتی ہیں یہی حالت مدینہ کی تھی، تو عورتیں جب رفع ضروریات یا نماز وغیرہ کے واسطے رات کو باہر نکلتیں تو کچھ بدوضع لوگ تاک میں بیٹھے رہتے اور خواہ مخواہ انھیں چھیڑتے۔ جب اس پر بازپرس ہوتی تو کہہ دیتے کہ ہم نے انھیں لونڈی سمجھا تھا۔ اس وقت یہ آیۃ نازل ہوئی جس کا مطلب یہ ہے کہ شریف زادیاں اپنی زمانہ جاہلیت کے لاابالی پن کو چھوڑیں اور اپنے منہ ہاتھ لپیٹ کر سارا بدن چھپا کر باہر نکلا کریں تاکہ ان بدمعاش لوگوں کا یہ عذر بھی جاتا رہے اور پھر ان کی قرار واقعی سزا کی جائے۔ ۱۲۔

۴ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو مختلف طریقوں سے مومنین کو ستاتے۔ مثلاً کبھی مسلمانوں کا لشکر جہاد کو نکلا تو ان لوگوں نے ان کے رشتہ داروں کو صدمہ پہنچانے کی غرض سے جھوٹ موٹ اڑا دیا کہ فلاں مارا گیا فلاں مقید ہو گیا۔ ۱۲۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

بیشک ہم نے (روزازل) اپنی امانت (اطاعت عبادت) کو سارے آسمان اور لے زمین اور

وَ الْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا

پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اس کے (بار) اُٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے

وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝

اور آدمی نے اسے (بے تامل) اُٹھالیا۔ بیشک انسان (اپنے حق میں) بڑا ظالم (اور) نادان ہے۔

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ

(اسکا) نتیجہ یہ ہوا کہ خدا منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں

وَ الْمُشْرِكٰتِ وَ يَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ

کو (انکے کیے کی) سزا دے گا۔ اور ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کی (تقصیر امانت کی) توبہ

وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

خدا قبول فرمائے گا۔ اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

## (۳۴) سُوْرَةُ سَبَاٍ مَّكِّيَّةٌ (۵۸)

اٰیاتها ۵۴ — رکوعاتها ۶

سورۂ سبا ۲ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ

ہر قسم کی تعریف اسی خدا کے لیے (دنیا میں بھی) سزاوار ہے کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین

وَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ وَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝

میں ہے (غرض سب کچھ) اسی کا ہے اور آخرت میں (بھی ہر طرف) اسی کی تعریف ہے اور وہی واقفکار حکیم ہے

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَ مَا

جو (جو چیز (بیج وغیرہ) زمین میں داخل ہوتی ہے۔ اور جو چیز (درخت وغیرہ) اس میں سے نکلتی ہے

يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَ هُوَ الرَّحِيْمُ

اور جو چیز (پانی وغیرہ) آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ اور جو چیز (بخارات فرشتے) وغیرہ اس پر چڑھتی ہے (سب)

الْغَفُوْرُ ۝ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ

جانتا ہے اور وہی بڑا بخشنے والا ہے۔ اور کفار کہنے لگے کہ ہم پر تو قیامت آئے ہی گی نہیں (اے رسولؐ) تم کہہ دو

قُلْ بَلٰى وَ رَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ

ہاں (ہاں) مجھ کو اپنے اس عالم الغیب پروردگار کی قسم ہے۔ جس سے ذرہ برابر (کوئی چیز) نہ آسمان میں

عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ وَ

چھپی ہوئی ہے اور نہ زمین میں کہ قیامت ضرور ضرور آئے گی اور ذرہ سے چھوٹی چیز اور ذرہ سے



انسان ظلوم وجہول ہے

لے ممکن ہے کہ اس سے اہل آسمان و زمین مراد ہوں ظاہری مطلب یہ ہے کہ اگرچہ انسان کے علاوہ اور مخلوقات میں بھی اپنی اپنی فطرت اور خلقت کے مطابق مختلف خواہشیں ہیں۔ مگر جتنی خواہشیں اور اور تمنائیں حضرت انسان کو ہیں اور کسی کو نہیں بقول شخصے سے

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

مگر جس کثرت سے خواہشیں اُسی کثرت سے ذمہ داریاں اور مختلف حقوق خدا کے والدین کے، اقربا کے اولاد کے احباب کے۔ میاں بیوی کے ہمسایہ کے، حاکم کے، رعایا کے، خادم کے، قوم کے اہل معاملہ کے، اور دنیا بھر کے۔ اگر ذمہ داریوں کی طرف غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان ایک ایسے سخت شکنجے میں کسا ہوا ہے کہ ہس نہیں سکتا۔ (ہم نے ان ذمہ داریوں میں مذہبی ذمہ داریوں کا عمداً ذکر نہیں کیا تاکہ آزادی کی ہانک لگانے والوں کو کھٹک نہ ہو۔ مگر ان ذمہ داریوں اور پابندیوں کی مضبوط زنجیریں ہمیں کیوں جکڑے ہوئے ہیں۔ صرف حضرت دل اور عقل کی بدولت اور اسی وجہ سے وہ سمجھتا ہے کہ اس کو کیا کرنا چاہیئے اور کیا نہ کرنا چاہیئے اور پھر کرنے نہ کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہے تو اب یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ انسان نے ان ذمہ داریوں کا بار اپنے سر خوشی سے لیا ہے ورنہ انسان کے علاوہ اور حیوانات کو دیکھو نہ ان کی اتنی خواہشیں ہیں نہ مختلف تقاضے نہ وہ فاعل مختار نہ اتنی ذمہ داریاں اسی بناء پر کہہ سکتے ہیں کہ ہماری بہ نسبت وہ بہت آرام میں ہیں اور جب ہم نے خود اپنی مرضی سے یہ سب بار اپنی گردن پر لیے تو نادانی بھی کی اور اپنا نقصان بھی کیا پھر ظالم و جاہل ہونے میں کیا شک باقی رہا حافظ شیرازی نے کیا خوب کہا ہے سے

آسماں بار امانت نتوانست کشید
قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند ۱۲

مے ۲ اس سورۃ میں خدا نے اپنی حمد اپنا علم، قرآن کی حقیقت، کفار کی تنبیہ حضرت داؤد کا ذکر، حضرت سلیمانؑ کا قصہ، شکر گزار بندوں کی قلت بشہر سبا کا قصہ، اپنی ہیبت و شان، کفار کی ہٹ

دھرمی، قیامت میں کفار کی حالت اور مومنوں کی جزا، اپنی قدرت وغیرہ کا ذکر فرمایا ہے ۱۲

لَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۙ

بڑی (غرض جتنی چیزیں ہیں سب) واضح وروشن کتاب (لوح محفوظ) میں محفوظ ہیں۔

لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ

تاکہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا۔ اور اچھے (اچھے) کام کئے انکو خدا جزائے خیر دے یہی وہ لوگ ہیں جنکے

مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا

لیے (گناہوں کی) مغفرت اور (بہشت کی) عزت کی روزی ہے۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں (کے توڑ)

مُعٰجِزِيْنَ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝

میں مقابلہ کی دوڑ دھوپ کی ان ہی کے لیے دردناک عذاب کی سزا ہوگی۔

وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ

اور (اے رسولؐ) جن لوگوں کو (ہماری بارگاہ سے) علم عطا کیا گیا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ جو قرآن

رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝

تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے۔ بالکل ٹھیک ہے اور سزاوار حمد (و ثنا) غالب (خدا) کی راہ دکھاتا

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰي رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ

ہے۔ اور کفار (مسخراپن سے باہم) کہتے ہیں کہ کہو تو ہم تمہیں ایسا آدمی (محمدؐ) بتا دیں جو تم سے بیان کریگا

اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝

کہ جب تم (مر کر سڑ گل جاؤ گے اور) بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے۔ تم یقیناً ایک نئے جنم میں آؤ گے۔

اَفْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلِ الَّذِيْنَ

کیا اس شخص (محمدؐ) نے خدا پر جھوٹ طوفان باندھا ہے یا اسے جنون (ہو گیا) ہے (نہ محمدؐ جھوٹا

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ۝

ہے نہ اسے جنون ہے) بلکہ خود وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے عذاب اور پرلے درجہ کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں

اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ

تو کیا ان لوگوں نے آسمان اور زمین کی طرف بھی جو ان کے آگے اور ان کے پیچھے (سب طرف سے

السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ

گھیرے) ہیں غور نہیں کیا کہ اگر ہم چاہیں تو ان لوگوں کو زمین میں دھنسا دیں۔

اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

یا ان پر آسمان کا کوئی ٹکڑا ہی گرا دیںگے۔ اس میں شک نہیں کہ اس

لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا

میں ہر رجوع کرنے والے بندہ کے لیے یقیناً بڑی عبرت ہے۔ اور ہم نے یقیناً داؤدؑ کو ٢ اپنی بارگاہ سے

فَضْلًا ۭ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ

بزرگی عنایت کی تھی (اور پہاڑوں کو حکم دیا) کہ اے پہاڑو تسبیح کرنے میں انکا ساتھ دو اور پرندوں کو (تابع کر دیا)



١ یہ وہی لوگ ہیں جنہیں علم لدنی عطا ہوا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ایسے لوگ انبیاء اور آئمہ معصومینؑ کے سوا اور کہاں ہیں۔ ١٢

٢ حضرت داؤدؑ کو نبوت، علم حکمت اور زبور کے علاوہ خوش الحانی بھی عطا ہوئی۔ اور جب آپ ذکر الٰہی میں سوز و گداز سے مشغول ہوتے تو تمام پرند، جنگلوں پہاڑوں سے جوش میں نکل آتے۔ اور آپ کے ساتھ اپنی اپنی بولیوں میں ذکر خدا کے چہچہے لگاتے اور بعض بیہوش ہو جاتے۔ اسی طرح پہاڑوں سے بھی آواز پیدا ہوتی جس طرح حضرت موسیٰؑ کے واسطے درخت سے آواز آئی۔ آپکو سلطنت ملنے کا قصہ تفصیلاً سورۂ بقرہ کے حاشیہ پر مذکور ہو چکا ہے۔ آپ شب کو لباس بدل کر رعایا کا حال پوچھتے، اور پھر انتظام کرتے۔ اور دن کو اپنی صورت بدل کر باہر نکل جاتے۔ اور لوگوں سے خود اپنا حال پوچھتے کہ وہ کیسا آدمی ہے تو لوگ تعریف کرتے۔ ایک دن خدا کے حکم سے ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں ملا۔ اس سے بھی یہی سوال کیا تو بولا اگر ان میں یہ عیب نہ ہوتا کہ وہ اپنے اور اپنے اہل وعیال کے مصارف بیت المال سے لیتے ہیں تو بہت اچھے آدمی تھے۔ اسی دن سے آپ نے اپنے خرچ کو خزانہ سے لینا چھوڑ دیا اور زرہ بنانی شروع کی اور ایک زرہ چار ہزار میں بیچتے تھے کیونکہ اس کی ایجاد آپ نے ہی کی تھی اور کوئی بنا نہیں سکتا تھا۔ غرض اسی سے اپنی بسر کرتے بلکہ اس میں سے خیرات بھی کرتے۔ خدا نے آپ کی اس میں تائید کی کہ لوہے کو موم کی طرح نرم کر دیا کہ آپ بغیر آگ اور ہتھوڑی کے اس کے تار بناتے اور موڑ لیتے۔ ١٢

حضرت داؤدؑ کا ذکر

الْحَدِيدَ ﴿۱۰﴾ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّ قَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَ

اور انکے واسطے لوہے کو (موم کی طرح) نرم کر دیا تھا کہ فراخ و کشادہ زرہیں بناؤ اور (کڑیوں کے جوڑنے میں

اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱﴾ وَ لِسُلَيْمٰنَ

اندازہ کا خیال رکھو اور تم سب کے سب اچھے (اچھے) کام کرو جو کچھ تم لوگ کرتے ہو میں یقیناً دیکھ رہا ہوں۔ اور ہوا کو [1]

الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّ رَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَ اَسَلْنَا لَهٗ

سلیمانؑ کا (تابعدار بنا دیا تھا) کہ اس کی صبح کی رفتار ایک مہینہ (مسافت) کی تھی اور (اسی طرح) اس کی

عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَ مِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ

شام کی رفتار ایک مہینہ (کی مسافت) کی تھی۔ اور ہم نے انکے لیے تانبے (کو پگھلا کر اس) کا چشمہ جاری کر دیا

بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَ مَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ

تھا۔ اور جنات (کو انکا تابع کر دیا تھا کہ ان) میں کچھ لوگ انکے پروردگار کے حکم سے انکے سامنے کام (کرتے تھے اور

مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۱۲﴾ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ

ان میں سے جس نے ہمارے حکم سے انحراف کیا اسے ہم (قیامت میں) جہنم کے عذاب کا مزا چکھائیں گے غرض سلیمانؑ کو جو بنوانا

مَّحَارِيْبَ وَ تَمَاثِيْلَ وَ جِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَ قُدُوْرٍ

منظور ہوتا یہ جنات ان کے لیے بناتے تھے۔ جیسے مسجدیں [2] محل قلعے اور (فرشتے انبیاء کی) تصویریں [3]

رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَ قَلِيْلٌ مِّنْ

اور حوضوں کے برابر پیالے اور (ایک جگہ) گڑی ہوئی (بڑی بڑی) دیگیں (کہ ایک ہزار آدمی کا کھانا پک سکے) اے

عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا

داؤد کی اولاد شکر کرتے رہو۔ اور میرے بندوں میں سے شکر کرنے والے (بندے) تھوڑے سے ہیں پھر جب ہم نے سلیمانؑ پر

دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ

موت کا حکم جاری کیا تو (مر گئے مگر لکڑی کے سہارے کھڑے تھے اور) جنات کو کسی نے انکے مرنے کا پتہ نہ بتایا مگر زمین

فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ

کی دیمک نے کہ وہ سلیمانؑ کے عصا کو کھا رہی تھی پھر (جب عصا کھوکھلا ہو کر ٹوٹ گیا اور) سلیمانؑ (کی لاش) گری

مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ

تو جنات نے جانا کہ اگر وہ لوگ غیبدان ہوتے تو (اس) ذلیل کرنیوالی (کام کرنیکی) مصیبت میں نہ مبتلا رہتے اور (قوم) سبا

مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّ شِمَالٍ ؕ كُلُوْا

کے لیے تو یقیناً خود انہی کے گھروں میں (قدرت خدا کی) ایک بڑی نشانی تھی (کہ انکے شہر کے دونوں طرف) داہنے بائیں

مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّ

(ہرے بھرے) باغات تھے۔ (اور انکو حکم تھا کہ) اپنے پروردگار کی دی ہوئی روزی کھاؤ (پیو) اور اسکا شکر ادا کرو (دنیا میں)

رَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ

ایسا پاکیزہ شہر اور (آخرت میں) پروردگار سا بخشنے والا۔ اس پر بھی ان لوگوں نے منہ پھیر لیا اور پیغمبروں کا کہنا نہ مانا تو



حضرت سلیمان کا لشکر

[1] آپ کی سلطنت کی کچھ تفصیلی کیفیت سورۂ نمل آیت ۱۵ میں مذکور ہو چکی ہے۔ منجملہ اسباب سلطنت کے آپکا ایک تخت تھا جسے بساط سلیمان بھی کہتے ہیں۔ اس پر آپ نے وزراء ارکین اور علماء کے علاوہ آپ کا لشکر بھی سوار ہوتا تھا۔ اور اس کو ہوا لے جاتی، اور وہ بھی اس تیزی سے کہ صبح کو مرو سے چلتے جو شام میں تھا اور دوپہر کو شیراز میں تھوڑی دیر آرام کرتے اور شب کو کابل میں رہتے۔ کبھی صبح کو عراق سے چلتے اور مرو میں پہنچتے اور ظہر کی نماز بلخ میں پڑھتے اور پھر ترکستان میں آتے۔ اور وہاں سے چین اور کرمان اور فارس ہوتے ہوئے دوسری صبح کو مرو میں پہنچتے۔ اس ہوائی تخت اور اس کی تیز رفتاری پر اکثر جدید تعلیم یافتہ منہ آتے تھے۔ اور اعتراض کرتے تھے مگر ان کے تمام وسوسوں کو ہمارے زمانہ کی جدید ایجاد ہوائی جہاز نے نیست و نابود کر دیا

شکر زینت گھر میں

[2] وتماثیل کافی اور تفسیر مجمع البیان میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ مردوں اور عورتوں کی مورتیں نہ تھیں بلکہ درخت وغیرہ کی تصویریں تھیں۔ تفسیر صافی بحوالہ کافی و مجمع البیان صفحہ ۳۸۲ جزو ۲۲ طبع تہران۔ (ح)

حضرت سلیمان کی موت

[3] منجملہ ان عمارات کے جو حضرت سلیمانؑ نے جنات کے ہاتھوں بنوائی تھیں بیت المقدس کی مسجد بھی تھی۔ اس کی ابتداء تو حضرت داؤدؑ نے کی تھی مگر جب قد آدم تک دیواریں آ گئیں تھیں تو حکم خدا ہوا کہ بس تم اسے چھوڑ دو۔ اس وقت حضرت داؤدؑ کا سن ۱۲۷ برس کا تھا۔ اور ۱۴۰ برس کے سن میں وفات پائی تھی۔ اور حضرت سلیمانؑ کا سن تیرہ برس کا تھا۔ جو آپ کو اس کی تعمیر کا حکم ہوا تو قیمتی پتھروں کو ترشوا کر مسجد بنائی۔ چنانچہ یاقوت، زمرد، سونے چاندی کی تختیوں سے دیوار بنی۔ اس میں اعلیٰ درجہ کے موتی لگائے گئے۔ فیروزہ کا فرش تھا۔ اور یاقوت زبرجد کے ستون، جواہرات کی جڑاؤ چھت ان کی اس قدر چمک اور روشنی تھی کہ رات کو بھی روشنی کرنے کی ضرورت نہ رہتی تھی غرض یہ سب اس کے سامان تھے جسے بخت نصر اجاڑ کر عراق لے گیا۔ اور اس کا کچھ نشان ہی باقی نہ رہا اور یہ عمارت جواب

باقی ص ۵۱۷ پر

33/33

وَ بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ

ہم نے (ایک ہی بند توڑ کر) ان پر بڑے زوروں کا سیلاب بھیجدیا اور (انکو تباہ کرکے) انکے دونوں باغوں کے بدلے ایسے

اَثْلٍ وَّ شَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ۝١٦ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا

دو باغ دیئے۔ جن کے پھل بدمزہ تھے اور ان میں جھاؤ تھا۔ اور کچھ تھوڑی سی بیریاں تھیں۔ یہ ہم نے ان کی ناشکری کی سزا دی اور

كَفَرُوْا ۭ وَ هَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ۝١٧ وَ جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ

ہم تو بڑے ناشکروں ہی کی سزا کیا کرتے ہیں۔ اور ہم نے اہل سبا کے اور (شام کی) ان بستیوں کے درمیان جن میں ہمنے

وَ بَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّ

برکت عطا کی تھی اور چند بستیاں (سر راہ) آباد کی تھیں جو باہم نمایاں تھیں [2] اور ہم نے ان میں آمد و رفت

قَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ۭ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَ اَيَّامًا

(کی راہ) مقرر کی تھی۔ کہ ان میں راتوں کو دنوں کو (جب جی چاہے) بے کھٹکے چلو

اٰمِنِيْنَ ۝١٨ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَ ظَلَمُوْٓا

پھرو۔ تو وہ لوگ خود کہنے لگے پروردگارا (قریب کے سفر میں لطف نہیں) تو ہمارے سفروں میں دوری پیدا کر

اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَ مَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۭ

دے اور ان لوگوں نے خود اپنے اوپر [3] ظلم کیا تو ہم نے بھی انکو (تباہ کرکے انکے) افسانے بنا دیئے۔ اور ان کی

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝١٩ وَ لَقَدْ

دھجیاں اڑا کے انکو تتر بتر کردیا۔ بیشک اس میں ہر صبر و شکر کرنیوالے کے واسطے بڑی عبرتیں ہیں۔ اور شیطان نے

صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا

اپنے خیال کو (جو ان کے بارے میں کیا تھا) سچ کر دکھایا۔ تو ان لوگوں نے اس کی پیروی کی مگر ایمانداروں کا ایک

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٢٠ وَ مَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ

گروہ (نہ بھٹکا) شیطان کا ان لوگوں پر کچھ قابو تو تھا نہیں مگر یہ (مطلب تھا) کہ

اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ

ہم ان لوگوں کو جو آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔ ان لوگوں سے الگ دیکھ لیں۔ جو اسکے بارے میں شک

شَكٍّ ۭ وَ رَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝٢١ قُلِ ادْعُوا

میں (پڑے) ہیں۔ اور تمہارا پروردگار تو ہر چیز کا نگہبان ہے۔ (اے رسول ان سے) کہہ

الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ

دو کہ جن لوگوں کو تم خود خدا کے سوا (معبود) سمجھتے ہو پکارو (تو معلوم ہو جائیگا کہ) وہ لوگ ذرہ برابر نہ آسمانوں

ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ وَ مَا لَهُمْ فِيْهِمَا

میں کچھ اختیار رکھتے ہیں اور نہ زمین میں اور نہ ان کی دونوں میں شرکت ہے۔ اور نہ ان میں سے کوئی

مِنْ شِرْكٍ وَّ مَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ۝٢٢ وَ لَا تَنْفَعُ

خدا کا (کسی چیز میں) مددگار ہے۔ اور جس شخص کے لیے وہ خود اجازت عطا فرمائے۔ اس کے سوا کسی کی سفارش

[1] یہ وہی شہر سبا ہے جہاں کی ملکہ بلقیس تھیں اور انکا قصہ سورۂ نمل ص ۶۰۴ میں مذکور ہو چکا ہے۔ یہ شہر یمن میں تھا اور نہایت شاداب آباد دو پہاڑوں کے درمیان واقع تھا۔ شہر کے دونوں طرف دس روز کی مسافت تک ایسے گنجان باغ تھے مگر ان کے اندر کوئی جائے تو نہیں دھوپ نہ دیکھتا۔ کسی دریا سے پانی آتا تھا اس کے دہانے کو ملکہ بلقیس نے اس خوبصورتی سے بندھوا دیا تھا کہ یہ لوگ اپنی ضرورت بھر پانی لے لیتے۔ اور پھر چین سے بسر کرتے۔ غرض ایک عرصہ دراز کے بعد ان پر شامت آئی اور خدا کے پیغمبروں کو جھٹلایا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بند ٹوٹ گیا۔ اور سارا شہر اور باغات تباہ ہو کر خاک سیاہ ہو گئے اور بہت سے لوگ ڈوب مرے۔ اور باقی متفرق و پریشان ہو گئے۔ ۱۲

[2] یعنی وہ دیہات علاوہ پاس پاس ہونے کے اس طرح آباد کیے گئے تھے کہ جیسے جگہ جگہ مناسب فاصلوں پر پڑاؤ ہوتے ہیں کہ مسافر ایک بستی میں آرام کرتا۔ دوسری میں شب باش ہوتا، اور اس طرح آسانی سے ملک شام پہنچ جاتا۔

[3] کہ ان کی آبادیاں ویران ہو گئیں، اور دیہات صحرا بن گئے۔ ۱۲

[4] الا لنعلم۔ یعنی شیطان کو لوگوں کے اغوا۔ اور وسوسہ پر قدرت دینے کی غرض یہ تھی۔ کہ ہم ان لوگوں کو جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ ان لوگوں سے جدا کر دیں جو اس کے بارے میں شک میں پڑے ہیں۔ (ا ح)

شہر سبا کا قصہ

الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ

اس کی بارگاہ میں کام نہ آئے گی (اس کے دربار کی ہیبت) یہاں تک ہے کہ جب شفاعت کا حکم ہوتا ہے

عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَ

تو شفاعت کرنے والے بیہوش ہو جاتے ہیں۔ پھر جب ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو پوچھتے

هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝۲۳ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ

ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا تو (مقرب فرشتے) کہتے ہیں کہ حق (دیا تھا) اور وہی بلند مرتبہ بزرگ ہے (اے رسولؐ) تم

وَ الْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَ اِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى

ان سے پوچھو تو کہ بھلا تمکو سارے آسمان اور زمین سے کون روزی دیتا ہے۔ (وہ کیا کہیں گے) تم خود کہہ دو کہ خدا اور میں یا

اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۲۴ قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا

تم لے (دونوں میں سے ایک تو) ضرور راہ راست پر ہے (اور دوسرا گمراہ) یا وہ صریح گمراہی میں پڑا ہے (اور دوسرا راہ راست

وَ لَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝۲۵ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ

پر) اے رسولؐ تم (ان سے) کہہ دو نہ ہمارے گناہوں کی تم سے پوچھ گچھ ہو گی۔ اور نہ تمہاری کارستانیوں کی ہم سے باز پرس

يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَ هُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ۝۲۶ قُلْ اَرُوْنِيَ

(اے رسولؐ) تم (ان سے) کہہ دو کہ ہمارا پروردگار (قیامت میں) ہم سبکو اکٹھا کریگا پھر ہمارے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ

الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ

کر دیگا اور وہ تو بڑا ٹھیک ٹھیک فیصلہ کرنیوالا واقفکار ہے (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ جن کو تم نے (خدا کا شریک بنا کر) خدا کے ساتھ ملایا

الْحَكِيْمُ ۝۲۷ وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ

ہے ذرا انہیں مجھے بھی تو دکھا دو ہرگز (کوئی اسکا شریک) نہیں۔ بلکہ وہی خدا غالب حکمت والا ہے۔ (اے رسولؐ) ہم نے تمکو تمام (دنیا

نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۲۸ وَ يَقُوْلُوْنَ

کے) لوگوں کے لیے (نیکوں کو بہشت کی) خوشخبری دینے والا اور (بدوں کو عذاب سے) ڈرانیوالا (پیغمبر) بنا کر بھیجا مگر بہتیرے لوگ (اتنا بھی

مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۲۹ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ

نہیں جانتے۔ اور (الٹے) کہتے ہیں کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو (آخر) یہ (قیامت کا) وعدہ کب (پورا) ہو گا (اے

يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّ لَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ۝۳۰ ع

رسولؐ) تم ان سے کہہ دو کہ تم لوگوں کے واسطے ایک خاص دن کی میعاد مقرر ہے کہ نہ تم اس سے ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہو اور نہ

وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ لَا

آگے ہی بڑھ سکتے ہو۔ اور جو لوگ کافر سے ہو بیٹھے کہتے ہیں کہ ہم تو نہ اس قرآن پر ہرگز ایمان لائیں گے اور نہ اس (کتاب) پر جو اس

بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَ لَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ

سے پہلے نازل ہو چکی۔ اور اے رسولؐ تم کو بہت تعجب ہو) اگر تم دیکھو کہ جب یہ ظالم (قیامت کے دن) اپنے پروردگار

عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚۖ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ۣ الْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ

کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے (اور) ان میں کا ایک دوسرے کی طرف (اپنی) بات کو پھیرتا ہو گا کہ کمزور (ادنیٰ درجہ



لے مطلب یہ ہے کہ میں تم سے معقول باتیں کہتا ہوں۔ اور تم سے انکا جواب دیتے بن نہیں پڑتا۔ تو پھر تم ہی سمجھو کہ ہم دونوں میں کون ہدایت یافتہ ہے اور کون گمراہ کیونکہ نفی و اثبات کے تقابل میں نہ تو دونوں حق پر ہو سکتے ہیں نہ دونوں باطل پر بلکہ ایک حق پر دوسرا باطل پر تو وہ آخر کون ہے۔ اس زمانہ میں بھی اکثر لوگ اس قسم کے ہیں کہ دل سے سمجھ جاتے ہیں کہ حق کیا ہے مگر خواہ مخواہ ہٹ دھرمی سے اپنی بات پر اڑے رہتے ہیں۔ یہی حالت اس وقت کے کفار کی حالت کی بھی تھی۔ ۱۲

کفار کی ہٹ دھرمی

۲ چونکہ وہ لوگ ظاہر میں تو پوچھتے تھے کہ قیامت کب ہو گی مگر دل میں یہ تھا کہ قیامت تو ہو گی نہیں۔ اسی وجہ سے خدا نے بھی وقت تو بتایا نہیں مگر یہ کہہ دیا کہ قیامت ضرور ہو گی۔ ۱۲

۳ کفار مکہ نے یہودیوں سے پوچھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) جو کہتے ہیں کہ قیامت ضرور ہو گی۔ کیا یہ سچ ہے؟ تو وہ کہنے لگے ہماری کتابوں میں تو ان کی تعریف لکھی ہوئی ہے کہ وہ سچے پیغمبر ہیں۔ تو ابوجہل نے کہا۔ ہم تمہاری کتابوں ہی کو کب مانتے ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

آنحضرتؐ کی رسالت

قیامت میں کفار کی حالت

الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ
(کے) لوگ بڑے (سرکش) لوگوں سے کہتے ہونگے کہ اگر تم (ہمیں) (نہ بہکاتے) ہوتے تو ہم ضرور ایماندار ہوتے (اور اس
لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ۝٣١ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ
مصیبت میں نہ پڑتے۔ تو سرکش لوگ کمزوروں سے (مخاطب ہوکر) کہیں گے کہ جب تمہارے پاس
اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ
(خدا کی طرف سے) ہدایت آئی تھی۔ تو کیا اس کے آنے کے بعد ہم نے تم کو (زبردستی عمل کرنے سے) روکا تھا۔
جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ۝٣٢ وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا
(ہرگز نہیں) بلکہ تم تو خود مجرم تھے۔ اور کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے اگر زبردستی تو نہیں کی۔ مگر ہم خود بھی
لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ
گمراہ نہیں ہوئے) بلکہ (تمہاری) رات دن کی فریب دہی نے (گمراہ کیا کہ) تم لوگ ہم کو خدا کے
اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ
نہ ماننے اور اسکا شریک ٹھہرانے کا برابر حکم دیتے رہتے (تو ہم کیا کرتے) اور جب یہ لوگ عذاب کو (اپنی آنکھوں سے)
لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۭ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ
دیکھ لیں گے تو دل ہی دل میں پچھتائیں گے۔ اور جو لوگ کافر ہو بیٹھے ہم ان کی گردنوں میں طوق ڈلوادیں گے۔ جو جو
كَفَرُوْا ۭ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٣٣ وَمَآ
کارستانیاں یہ لوگ (دنیا میں) کرتے تھے۔ اسی کے موافق تو سزا دی جائے گی۔ اور ہم نے کسی بستی میں کوئی
اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا
ڈرانے والا (پیغمبر) نہیں بھیجا مگر وہاں کے بڑے لوگ یہ ضرور بول اٹھے کہ جو احکام دے کر تم بھیجے گئے
بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝٣٤ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا
ہو ہم ان کو نہیں مانتے۔ اور (یہ بھی) کہنے لگے کہ ہم تو (ایمانداروں سے) مال اور اولاد میں
وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝٣٥ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ
کہیں زیادہ ہیں اور ہم پر (آخرت میں) عذاب بھی نہیں کیا جائیگا (اے رسول) تم کہہ دو کہ میرا پروردگار جس
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
کے لیے چاہتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے۔ اور (جس کے لیے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے مگر بہتیرے لوگ
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٣٦ وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ
نہیں جانتے۔ اور (یاد رکھو) تمہارے مال اور تمہاری اولاد میں یہ صلاحیت نہیں کہ تم کو ہماری بارگاہ میں
تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۡ
مقرب بنا دیں مگر (ہاں) جس نے ایمان قبول کیا۔ اور اچھے (اچھے) کام کیے۔ ان لوگوں کے لیے تو ان
فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ جَزَاۗءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي
کی کارگزاریوں کی دوہری جزا ہے۔ اور وہ لوگ (بہشت کے) جھروکوں میں اطمینان سے

بقیہ ص ٥١٤

باقی ہے نسبت بعد کی بنوائی ہوئی ہے۱۲
۳ مسجد بیت المقدس کی تعمیر ابھی ناتمام تھی کہ حضرت سلیمانؑ نے اپنے ارکین سے فرمایا باوجودیکہ خدا نے مجھے اتنی بڑی سلطنت عطا فرمائی مگر میں ایک دن بھی آرام سے نہ بیٹھا۔ میں آج فلاں محل میں جاتا ہوں میرے پاس کوئی نہ آنے پائے۔ غرض آپ محل کے بالاخانے پر گئے۔ اور اطراف وجوانب کا نظارہ کر رہے تھے اور چھڑی پر سہارا دیئے کھڑے تھے کہ ایک خوبصورت جوان کو آتے دیکھا تو فرمایا تو یہاں کیونکر آیا وہ بولا پروردگار کے حکم سے آپ نے فرمایا۔ بے شک پروردگار مجھ سے زیادہ حق رکھتا ہے مگر تو کون ہے وہ بولا ملک الموت ہوں۔ اور آپ کی قبض روح کو آیا ہوں۔ غرض اسی حالت میں آپ کی روح قبض ہوئی۔ اور آپ اسی طرح کھڑے رہے اور جنات اس خیال سے کہ آپ زندہ اور کھڑے دیکھ رہے ہیں کام میں مشغول رہے جب اس کو ایک مدت گزر گئی اور مسجد مکمل ہوچکی۔ تو دیمک نے چھڑی کو کھا کر کھوکھلا کر دیا۔ اور آپ کی لاش گری تو جنات چل چپت ہوئے ۱۲۔

الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ۝۳۷ وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا

رہیں گے۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں (کی توڑ) میں متابلہ کی نوعیت سے دوڑ دھوپ کرتے ہیں۔ وہی

مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝۳۸ قُلْ اِنَّ

لوگ (جہنم کے) عذاب میں جھونک دیئے جائیں گے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ میرا پروردگار

رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ

اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ

لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ

کر دیتا ہے اور جو کچھ بھی تم لوگ (اس کی راہ میں) خرچ کرتے ہو وہ اسکا عوض دے گا اور وہ سب سے بہتر

الرّٰزِقِيْنَ ۝۳۹ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰۗئِكَةِ

روزی دینے والا ہے۔ اور (وہ دن یاد کرو) جس دن سب لوگوں کو اکٹھا کرے گا۔ پھر فرشتوں سے پوچھے گا کہ

اَهٰٓؤُلَاۗءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝۴۰ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ

کیا یہ لوگ تمہاری پرستش کرتے تھے۔ فرشتے عرض کرینگے۔ (بارِ الہا) تو ہر عیب سے، پاک و پاکیزہ ہے تو ہی ہمارا

وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ

مالک ہے نہ یہ لوگ (یہ لوگ ہماری نہیں) بلکہ جنات (خبائث بھوت [1] پریت) کی پرستش کرتے تھے کہ ان میں

بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ۝۴۱ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

کے اکثر لوگ انہی پر ایمان رکھتے تھے۔ تب (خدا فرمائیگا) آج تو تم میں سے کوئی نہ دوسرے کے فائدہ ہی پہنچانے کا اختیار

نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا

رکھتا ہے۔ اور نہ ضرر کا اور ہم سرکشوں سے کہیں گے کہ (آج) اس عذاب کے مزے چکھو جسے تم (دنیا میں) جھٹلایا

عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝۴۲ وَاِذَا تُتْلٰى

کرتے تھے۔ اور جب ان کے سامنے ہماری واضح و روشن آیتیں پڑھی جاتی تھیں۔

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ

تو باہم کہتے تھے کہ یہ (رسولؐ) بھی تو بس (ہمارا ہی سا) ایک آدمی ہے یہ چاہتا ہے کہ جن چیزوں کو تمہارے باپ دادا

اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا

پوجتے تھے۔ ان (کی پرستش) سے تمکو روک دے اور کہنے لگے کہ یہ (قرآن) تو بس نرا جھوٹ اور اپنے جی کا گھڑا

هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ

ہوا ہے اور جو لوگ کافر ہو بیٹھے۔ جب ان کے پاس حق کی بات آئی تو اس کے بارے میں کہنے لگے

لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۴۳ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ

کہ یہ تو بس کھلا ہوا جادو ہے۔ اور (اے رسولؐ) ہم نے تو ان لوگوں کو نہ (آسمانی) کتابیں

مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ

عطا کی تھیں جنہیں یہ لوگ پڑھتے اور نہ تم سے پہلے ان لوگوں کے پاس کوئی ڈرانے والا



جنات خبیث کی پرستش کی مذمت

[1] بھوت پریت چڑیل وغیرہ کوئی چیز نہیں۔ نہ انکا کہیں وجود ہے بلکہ محض خیالی باتیں اور بے ہودہ وسوسے، اور بیجا توہمات ہیں۔ جن مقامات پر انسان کو پہلے سے کچھ ان چیزوں کا خیال رہتا ہے۔ وہیں بڑھتے بڑھتے قوتِ واہمہ کسی شکل کو پیدا کر لیتی ہے۔ اور پھر اس سے خوف کے مارے جو کچھ نہ ہو جائے تھوڑا ہے جنات کا وجود البتہ ضرور ہی ہے، اور ان میں بھی آدمیوں کی طرح اچھے برے سب ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ اور جو برے ہیں، وہی شرارتیں کرتے۔ لوگوں کو ستاتے ہیں اگر ان ہی کے مردوں کا نام دیو، بھوت پریت، اور عورتوں کا پری، چڑیل، بھتنی رکھ جائے، تو البتہ صحیح ہو سکتا ہے ورنہ یہ خیال کہ فلاں مر کر بھوت یا چڑیل ہو گئی بالکل لغو ہے کیا اتنا بھی خیال نہیں ہوتا کہ ایمانداروں کو تو مرنے کے بعد اپنے اعمال کی بدولت فرصت نہیں ملتی اور کفار اتنے آزاد کر دیے جاتے ہیں کہ جو چاہیں کریں۔ یہ بھلا عقل کی باتیں ہیں یا مجنون کی بکواس ہے۔ ۱۲

مِنْ نَّذِيرٍ ۴۴ وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوا

(پیغمبر) بھیجا۔ (اس پر بھی انہوں نے قدر نہ کی) اور جو ان سے پہلے گذر گئے۔ انہوں نے بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا۔

مِعْشَارَ مَا آتَيْنَاهُمْ فَكَذَّبُوا رُسُلِي ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۴۵

حالانکہ ہم نے جتنا ان لوگوں کو دیا تھا یہ لوگ (ابھی) اس کے دسویں حصہ کو (ابھی) نہیں پہنچے [۱] اس پر ان لوگوں نے میرے

قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۖ أَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَ

پیغمبروں کو جھٹلایا تو (تم نے دیکھا کہ) میرا عذاب [۲] (ان پر) کیسا سخت ہوا۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ میں تم سے

فُرَادَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا ۚ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِنْ جِنَّةٍ ۚ إِنْ

نصیحت کی بس ایک [۳] بات کہتا ہوں (وہ یہ ہے) کہ تم لوگ محض خدا کے واسطے ایک ایک اور دو دو اٹھ کھڑے

هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ۴۶

ہو اور اچھی طرح غور کرو تو (دیکھ لو گے) کہ تمہارے رفیق (محمدؐ) کو کسی طرح کا جنون نہیں ہے۔ وہ تو بس تمہیں ایک سخت عذاب (قیامت)

قُلْ مَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا

کے سامنے (آنے) سے ڈرانیوالا ہے۔ (اے رسولؐ) تم (یہ بھی) کہہ دو کہ (تبلیغ رسالت کی) میں نے تم سے کچھ اُجرت [۴]

عَلَى اللَّهِ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۴۷ قُلْ إِنَّ

مانگی ہو تو وہ تمہی کو (مبارک) ہو میری اجرت تو بس خدا پر ہے۔ اور وہی (تمہارے اعمال و افعال) ہر چیز سے خوب واقف ہے۔

رَبِّي يَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۴۸ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ

(اے رسولؐ) تم (ان سے) کہہ دو کہ میرا بڑا غیبدان پروردگار (میرے دل میں) دین حق کو برابر اوپر سے اتارتا ہے۔ (اب ان سے)

وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ۴۹ قُلْ إِنْ ضَلَلْتُ

کہہ دو دین حق آگیا۔ اور (اتنا بھی تو سمجھو کہ) باطل (معبود) نہ شروع شروع [۵] کچھ پیدا کر سکتا ہے نہ (مرنے کے بعد) دوبارہ زندہ کر

فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي ۖ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا

سکتا ہے (اے رسولؐ) تم (یہ بھی) کہہ دو کہ اگر میں گمراہ ہو گیا ہوں تو اپنی ہی جان پر میری گمراہی (کا وبال) ہے اور اگر میں راہ راست

يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ۵۰ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ

پر ہوں تو اس وحی کے طفیل سے جو میرا پروردگار میری طرف بھیجتا ہے بیشک وہ سننے والا (اور بہت) قریب ہے۔ اور [۶]

فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ ۵۱ وَ

(اے رسولؐ) کاش تم دیکھتے (تو سخت تعجب کرتے) جب یہ کفار (میدان حشر میں) گھبرائے گھبرائے پھرتے رہیں گے تو بھی چھٹکارا نہ

قَالُوا آمَنَّا بِهِ وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَكَانٍ

ہو گا۔ اور اس ہی پاس سے (بآسانی) گرفتار کر لیے جائیں گے۔ اور (اسوقت بے بسی میں) کہینگے کہ اب ہم رسولؐ پر ایمان لائے

بَعِيدٍ ۵۲ وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ ۖ وَيَقْذِفُونَ

اور اتنی دور دراز جگہ سے (ایمان پر) انکا دسترس کہاں ممکن ہے حالانکہ یہ لوگ اس سے پہلے ہی (جب انکا دسترس تھا) انکار

بِالْغَيْبِ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ ۵۳ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَ

کر چکے اور (دنیا میں تمام عمر) بے دیکھے بھالے (اٹکل کے) تکّے بڑی بڑی دُور سے چلاتے رہے۔ اور اب تو انکے اور انکی تمناؤں کے



اگلوں کی عمریں

[۱] اگلوں کی عمریں ہزار برس کی ہوتی تھیں۔ اور اب ستر اسّی بھی نہیں ہوتی ان کے قد تیس گز اور بعض کے اور بھی زیادہ ہوتے تھے۔ ہم اب دو گز بھی نہیں ہوتے۔ ہم اپنے بچپنے میں سنا کرتے تھے کہ کسی زمانہ میں سوا بالشتی لوگ پیدا ہونگے۔ اب جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ لوگ بھی گزر گئے ہم تو اگلوں کی ایک بالشت کے برابر بھی نہیں۔ ح

ہر کے روز بہی مے طلبد از ایام
مشکل انیست کہ ہر روز بتر می بینم

[۲] نکیر کے معنی ناراض و خفگی کے ہیں مگر چونکہ خدا کی ناراضی کا نتیجہ عذاب ہی ہے اس وجہ سے حاصل معنی کا ترجمہ کیا گیا۔ ۱۲

[۳] کتاب کافی و تفسیر قمی میں حضرت امام باقرؑ سے انما اعظکم بواحدۃ کے سلسلہ میں منقول ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ تم سے بس ولایت علیؑ کے بارے میں نصیحت کرتا ہوں۔ پس یہی (ولایت) وہ ایک بات ہے جس کا ذکر خداوند عالم نے فرمایا ہے (ا ح)

[۴] تفسیر قمی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے کہ یہ اس لحاظ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی امت سے اس کا سوال کیا تھا کہ وہ آپکے قرابتداروں کی محبت اختیار کریں اور ان کو اذیت نہ دیں۔ اور خداوند عالم کے اس قول فھو لکم کا مطلب یہ ہے کہ اجر رسالت یعنی مودّت کا ثواب تمہارے ہی لیے ہے۔ تفسیر قمی ص ۲۰۴ جلد ۲ طبع نجف اور کتاب کافی میں حضرت امام باقرؑ سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے کہ اجر مودّت جس کے علاوہ میں نے کسی اجر کا تم سے سوال نہیں کیا وہ تمہارے ہی لیے ہے جس کے ذریعہ سے تم ہدایت پا سکتے ہو، اور قیامت کے عذاب سے نجات حاصل کر سکتے ہیں (تفسیر صافی بحوالہ کافی) ا ح

[۵] اسی کی تفسیر میں امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ فتح مکہ ہوا تو حضرت رسولؐ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور اس کے گرد تین سو ساٹھ بُت رکھے ہوئے تھے ان کو لکڑی سے گراتے تھے اور فرماتے

باقی ص ۵۲۰ پر

آخرت میں کفار کی حالت

بَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ

درمیان (اسی طرح) پردہ ڈال دیا گیا ہے جس طرح اُن سے پہلے اُنکے ہمرنگ لوگوں کے ساتھ (یہی برتاؤ) کیا جا چکا

قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۞ ۵۴

اس میں شک نہیں کہ وہ لوگ بڑے بے چین کرنیوالے شک میں پڑے ہوئے تھے۔

## (۳۵) سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَّكِّيَّةٌ (۴۳)

اٰیاتہا ۴۵ — رکوعاتہا ۵

اس کی پینتالیس آیتیں سورۃ فاطر[1] مکہ میں نازل ہوا اور پانچ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کے لیے مخصوص ہے جو سارے آسمان اور زمین کا پیدا کرنیوالا فرشتوں کو (اپنا) قاصد بنانیوالا

رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِي

جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر ہوتے ہیں۔ (مخلوقات) کی پیدائش میں جو (مناسب) چاہتا ہے

الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞ مَا

بڑھا دیتا ہے۔ بے شک خدا ہر چیز پر قادر (و توانا) ہے۔ لوگوں کے واسطے

يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا

جب (اپنی) رحمت (کے دروازے) کھول دے تو کوئی اسے روک نہیں سکتا۔ اور جس چیز کو

يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

روک لے اس کے بعد اسے کوئی جاری نہیں کر سکتا۔ اور وہی (ہر چیز پر) غالب (اور) دانا (و بینا)

الْحَكِيْمُ ۞ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ

حکیم ہے۔ لوگو خدا کے احسانات کو جو اس نے تم پر کیے ہیں یاد کرو۔ کیا خدا کے سوا کوئی اور

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ

خالق ہے جو آسمان اور زمین سے تمہاری روزی پہنچاتا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود قابل

الْاَرْضِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۞ وَاِنْ

پرستش نہیں۔ پھر تم کدھر بہکے چلے جا رہے ہو۔ اور (اے رسولؐ)

يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى

اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلائیں تو (کڑھو نہیں) تم سے پہلے بہتیرے پیغمبر (لوگوں کے ہاتھوں) جھٹلائے جا چکے

اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۞ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ

ہیں اور (آخر) کل امور کی رجوع تو خدا ہی کی طرف ہے۔ لوگو! خدا کا (قیامت کا) وعدہ یقینی بالکل سچا ہے تو کہیں

حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۫ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ

تمہیں دنیا کی (چند روزہ) زندگی فریب میں نہ لائے (ایسا نہ ہو کہ شیطان) تمہیں خدا کے بارے



**فرشتوں کے متعدد پر ہوتے ہیں**

**حضرت رسولؐ کی فہمائش**

[1] اس سورۃ میں خدا کی حمد، فرشتوں کا پروار ہونا۔ خدا کی قدرت، حضرت رسولؐ کی فہمائش، کفار و مومنین کا عدم مساوات، ساری عزت کا خدا ہی کے لیے ہونا، اچھی باتوں کا خدا تک پہنچنا، انسان کی خلقت، ایمان و کفر کی تشبیہ ہر شخص کو خدا کی احتیاج کوئی کسی کا بوجھ اٹھا نہیں سکتا۔ ہر امت کے لیے پیغمبر کا ضرور ہونا، خدا سے علماء ہی ڈرتے ہیں۔ قرآن کے وارث، امت کی تین قسمیں، مشرکین عرب کی حالت قیامت کا ذکر وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

بقیہ ص ۵۱۹

تھے جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا وما یبدی الباطل وما یعید مطلب یہ ہے کہ بتوں سے اس وقت کچھ کشود کار نہ ہوا نہ آئندہ ہوگا ۱۲

[6] بعض مفسرین نے اس کو رجعت کے بارہ میں لکھا ہے یعنی جب امام آخر الزماں ظہور فرمائیں گے اور حذیفہ بن الیمان نے جو روایت حضرت رسولؐ سے بیان کی ہے وہ بھی اسی کی مؤید ہے۔ ۱۲

[7] یعنی جب ان کو ایمان حاصل کرنے کا اچھا موقع تھا۔ اس وقت تو اس سے منہ پھیرے رہے۔ اب ایمان کہاں دھرا ہے جس کو لپک کے لے لیں گے۔ ۱۲

بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ
میں دھوکہ دے۔ بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے اپنا دشمن بنائے رہو وہ تو اپنے
عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ
گروہ کو بس اس لیے بلاتا ہے کہ وہ لوگ (سب کے سب) جہنمی بن
السَّعِيْرِ ۝ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَالَّذِيْنَ
جائیں۔ جن لوگوں نے (دنیا میں) کفر اختیار کیا ان کے لیے (آخرت میں) سخت عذاب ہے
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝
اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے (گناہوں کی) مغفرت اور نہایت اچھا بدلہ (بہشت) ہے
اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ
تو بھلا وہ شخص جسے اسکا برا کام (شیطانی اغوا سے) اچھا کر دکھایا گیا ہے اور وہ اسے اچھا سمجھنے لگا ہے (کبھی مومن
يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ
نیکوکار کے برابر ہو سکتا ہے ہرگز نہیں) تو یقینی (بات) یہ ہے کہ خدا جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور
نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا
جسے چاہتا ہے راہ راست پر آنے کی (توفیق) دیتا ہے تو (اے رسول) کہیں ان (بدبختوں) پر افسوس کر کے تمہارا دم نہ نکل
يَصْنَعُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا
جائے جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں خدا اس سے خوب واقف ہے۔ اور خدا ہی وہ (قادر و توانا) ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تو ہوائیں
فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ
بادلوں کو اڑائے اڑائے پھرتی ہیں۔ پھر ہم اس بادل کو مردہ (افتادہ) شہر کی طرف ہنکا دیتے ہیں پھر ہم اسکے ذریعے سے زمین
مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ
کو اسکے مر جانے کے بعد شاداب کر دیتے ہیں۔ یونہی (مردوں کو قیامت میں) جی اٹھنا ہوگا۔ جو شخص عزت کا خواہاں ہو تو خدا
الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ
سے مانگے کیونکہ) ساری عزت تو خدا ہی کی ہے ۱ اسکی بارگاہ تک اچھی باتیں (بلند ہو کر) پہنچتی ہیں ۲ اچھے کام کو
الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ
وہ خود بلند فرماتا ہے ۳ اور جو لوگ (تمہارے خلاف) بری بری تدبیریں کرتے رہتے ہیں انکے لیے قیامت میں
عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝ وَاللّٰهُ
سخت عذاب ہے۔ اور (آخر) ان لوگوں کی تدبیر ملیامیٹ ہو جائے گی۔ اور خدا ہی نے تم
خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ
لوگوں کو (پہلے پہل) مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر تم کو جوڑا (نر و مادہ) بنایا۔ اور بغیر اس کے
وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا
علم (اور اجازت) کے نہ کوئی عورت حاملہ ہوتی ہے اور نہ جنتی ہے۔ اور نہ کسی شخص

---

ساری عزت خدا ہی کیلئے ہے

اچھی باتیں خدا کو پسند ہیں

انسان کی خلقت

---

۱ اسی بنا پر ایک حدیث قدسی میں ہے کہ میں نے پانچ چیزیں پانچ جگہیں رکھی ہیں اور لوگ ان کو دوسری جگہ ڈھونڈتے ہیں۔ پھر کیونکر ملے۔ میں نے عزت اپنی فرماں برداری میں رکھی ہے اور لوگ اس کو بادشاہوں کے دروازوں پر ڈھونڈتے ہیں پھر کیونکر پائیں گے۔ علم و حکمت کو میں نے بھوک میں رکھا ہے اور لوگ اس کو سیری میں تلاش کرتے ہیں۔ پھر کیونکر حاصل ہوگی، راحت آرام کو میں نے بہشت میں رکھا ہے اور لوگ اس کی دنیا میں تلاش کرتے ہیں پھر کس طرح ہاتھ آئے۔ تونگری کو میں نے قناعت میں رکھا ہے اور لوگ اس کو دولت میں تلاش کرتے ہیں پھر کیونکر ملے۔ اپنی خوشنودی میں نے مخالفت نفس میں رکھی ہے اور اس کو موافقت نفس میں چاہتے ہیں پھر کیونکر پائیں گے۔ ۱۲

۲ یعنی خدا کی بارگاہ میں قبول اور پسند ہونے کے قابل ہیں ورنہ خدا تک تو سب اچھی بری باتیں پہنچتی ہیں بلکہ اس کو نوبت قبل سے معلوم ہیں۔ ۱۲

۳ یہ ترجمہ اس بنا پر ہے کہ یرفعہ کا فاعل خدا ہو اور ضمیر مفعول عمل صالح کی طرف راجع ہو۔ ابن عباس نے اس کی تفسیر یوں بیان کی ہے کہ فقط باتیں خدا کی بارگاہ میں پسند نہیں ہوتیں۔ بلکہ جب تک انھی کے مطابق اچھے کام نہ کرے وہ باتیں بھی کام کی نہیں۔ اور جب اچھے کام بھی کر چکتا ہے تو وہ باتیں بھی درجۂ قبول تک پہنچتی ہیں۔ اس صورت میں ضمیر فاعل عمل صالح کی طرف راجع ہوگی، اور ضمیر مفعول کلم کی طرف اور بعض نے اسکا برعکس لیا ہے تو ترجمہ یوں ہوگا، اچھی ہی باتیں اچھے کام کو بلند کرتی ہیں یعنی کفار کے اعمال مقبول نہیں ہونگے۔ اب اچھی بات سے بعض نے لا الٰہ الا اللہ مراد لیا ہے بعض نے ہر ذکر خدا، نماز، تکبیر، تسبیح و تہلیل، قرآن کا پڑھنا، دعا، استغفار وغیرہ سب کو مراد لیا ہے۔ اور بعض نے تسبیحات اربعہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کو مراد لیا ہے۔ ۱۲

يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ
کی عمر میں زیادتی ہوتی ہے اور نہ کسی کی عمر سے کمی کی جاتی ہے مگر وہ کتاب (لوح محفوظ) میں (ضرور) ہے
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿11﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖۗ
بیشک یہ بات خدا پر بہت ہی آسان ہے۔ (اس کی قدرت دیکھو) دو سمندر ل (باوجود مل جانے کے)
هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ
یکساں نہیں ہو جاتے۔ یہ (ایک تو) میٹھا خوش ذائقہ کہ اس کا پینا سوارت ہے اور یہ (دوسرا) کھاری کڑوا
وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً
ہے۔ اور اس (اختلاف) پر بھی تم لوگ دونوں سے (مچھلی کا) تروتازہ گوشت (یکساں) کھاتے ہو اور (اپنے پہننے کے) زیورات
تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ
(موتی وغیرہ) نکالتے ہو جنہیں تم پہنتے ہو اور تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں دریا میں (پانی) کو پھاڑتی چلی جاتی ہیں تاکہ اس کے
فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿12﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ
فضل (وکرم) تجارت کی تلاش کرو تاکہ تم لوگ شکر کرو۔ وہ رات کو (بڑھا کے) دن میں داخل کرتا ہے (تو رات
يُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖؗ
بڑھ جاتی ہے) اور وہی دن کو (بڑھا کے) رات میں داخل کر دیتا ہے (تو دن بڑھ جاتا ہے اور) اسی نے سورج اور چاند
كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ
کو اپنا مطیع بنا رکھا ہے کہ ہر ایک اپنے (اپنے) معین وقت پر چلا کرتا ہے۔ وہی تمہارا پروردگار ہے اسی کی سلطنت
الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ
ہے۔ اور اسے چھوڑ کر جن معبودوں کو تم پکارتے ہو وہ چھوہارے کی گٹھلی کی جھلی کے برابر
مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿13﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ
بھی تو اختیار نہیں رکھتے۔ اگر تم انکو پکارو تو وہ تمہاری پکار کو سنتے نہیں اور اگر (بفرض محال) سنیں بھی تو تمہاری
سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ
دعائیں نہیں قبول کر سکتے۔ اور قیامت کے دن تمہارے شرک سے انکار کر بیٹھیں گے۔ اور واقف کار ۲ے
بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿14﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ
(شخص) کی طرح کوئی (دوسرا ان کی پوری حالت) تمہیں بتا نہیں سکتا۔ لوگو تم سب کے سب خدا کے
اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿15﴾
(ہر وقت) محتاج ہو اور (صرف) خدا ہی (سب سے) بے پرواہ سزاوار حمد (وثنا) ہے)
اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿16﴾ ۚ وَمَا
اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو (عدم کے پردہ میں) لے جائے اور ایک نئی خلقت لا بسائے۔ اور یہ کچھ خدا
ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿17﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ
کے واسطے دشوار نہیں اور (یاد رہے کہ) کوئی شخص کسی دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

ل عجب نہیں میٹھے کھاری سمندر کی مثال سے ایمان کی طرف اشارہ ہو اور مچھلی کے گوشت وغیرہ سے دنیاوی منافع کی طرف جن سے کفار مومنین سب یکساں منتفع ہوتے ہیں۔ ۱۲

۲ے لا ینبئك مثل خبیر: یہ جملہ بھی اس قدر مقبول خاص و عام ہو گیا ہے کہ اب عرب کی مثل ہو گئی ہے اور اس مقام پر بولی جاتی ہے کہ ایک شخص نے کوئی ایسی بات بیان کی جس کا جاننے والا اس سے بہتر دوسرا نہ ہو تو اپنی بات کے اخیر میں یہ فقرہ کہتا ہے۔ ۱۲

**خدا کی قدرت**

**ہر شخص خدا کا محتاج ہے**

بقیہ ص ٥٠٢

تلوار کے ساتھ اور کچھ نہ دیں گے۔ اس وقت آپکو بھی ان کی طرف سے اطمینان ہوا۔ اب ادھر کا حال سنئے عمرو بن عبدود نے اپنے ساتھیوں سے کہا ہم کہاں تک محاصرہ کیے رہیں گے۔ ہم میں اب تاب ضبط باقی نہیں چلو خندق پھاند کر حملہ کریں۔ غرض چند آدمیوں کو لے کر اچانک ایک دروازے سے اس پار پہنچا۔ اور اپنا نیزہ گاڑ کر جوش شجاعت میں گھوڑا کدانے لگا۔ اور مقابل طلب کیا حضرت نے اپنے اصحاب سے پوچھا سب نے اپنے اپنے سر جھکا لیے۔ مگر حضرت علی اُٹھ کھڑے ہوئے۔ آپ نے فرمایا تم بیٹھ جاؤ۔ اور دوبارہ آواز دی پھر سب کے سب چپ ہو رہے۔ بلکہ حضرت عمر نے عرض کی یا حضرت کس کو اپنی جان دوبھر ہے کہ اس کے مقابلہ کو جائے میں ایک دفعہ اس کے ساتھ سفر میں تھا اور یہ خالی ہاتھ تھا کہ ایک ہزار آدمیوں نے ہم پر حملہ کیا تو اس نے اپنے اونٹ کی سپر بنائی اور ایک کھجور کے درخت کا حربہ بنا کر ان پر حملہ آور ہوا۔ اور سب کو مار بھگایا۔ اور ان کو لوٹ بھی لیا۔ یہ سن کر اصحاب پر جو اثر پڑا وہ ظاہر ہے۔ غرض سوائے حضرت علی کے اور کوئی تیار نہ ہوا۔ آپ نے فرمایا اے علی یہ عمرو ہے۔ عرض کی اگر وہ عمرو ہے تو میں بھی علی ہوں غرض تین دفعہ پوچھنے کے بعد اپنی زرہ حضرت علی کو پہنائی اپنا عمامہ باندھا اور اپنی تلوار

باقی ص ٥٢٣ پر

وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ

اور اگر کوئی (اپنے گناہوں کا) بھاری بوجھ والا اپنا بوجھ (اٹھانے) کے واسطے (کسی کو) بلائیگا تو اسکے بار میں سے کچھ بھی نہ

وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۗ إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ

اٹھایا جائیگا۔ اگرچہ (کوئی کسی کا) قرابتدار ہی (کیوں نہ ہو) اے رسولؐ تم تو بس انہی لوگوں کو ڈرا سکتے ہو جو بے دیکھے بھالے

رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَمَن تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا

اپنے پروردگار کا خوف رکھتے۔ اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اور (یاد رکھو) کہ جو شخص پاک صاف رہتا ہے وہ اپنے

يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿١٨﴾ وَمَا يَسْتَوِي

ہی فائدہ کے واسطے پاک صاف رہتا ہے اور (آخر کار سب کو ہیر پھر کے) خدا ہی کی طرف جانا ہے۔ اور اندھا (کافر)

الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ﴿١٩﴾ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ ﴿٢٠﴾ وَ

اور آنکھوں والا (مومن کسی طرح) برابر نہیں ہو سکتے۔ اور نہ اندھیرا (کفر) اور اجالا (ایمان) برابر ہیں اور نہ چھاؤں (بہشت) اور

لَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ﴿٢١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَ

دھوپ (دوزخ برابر ہیں) اور نہ زندے (مومنین) اور نہ مردے (کافر) برابر ہو سکتے ہیں۔ اور خدا جسے چاہتا

لَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنتَ

ہے اچھی طرح سنا (سمجھا) دیتا ہے۔ اور (اے رسولؐ) جو (کفار مردوں کی طرح) قبروں میں ہیں انہیں تم (اپنی باتیں)

بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ﴿٢٢﴾ إِنْ أَنتَ إِلَّا نَذِيرٌ ﴿٢٣﴾ إِنَّا

نہیں سنا (سمجھا) سکتے ہو۔ تم تو بس (ایک خدا سے) ڈرانے والے ہو۔ ہم ہی نے یقیناً تم کو قرآن

أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ

کے ساتھ خوش خبری دینے والا اور ڈرانیوالا (پیغمبر) بنا کر بھیجا۔ اور کوئی امت (دنیا میں) ایسی نہیں گزری

إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿٢٤﴾ وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ

کہ اس کے پاس (ہمارا) ڈرانیوالا (پیغمبر) نہ آیا ہو۔ اور اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلائیں تو کچھ پروا نہ کرو کیونکہ) ان کے

الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ

اگلوں نے بھی اپنے (پیغمبروں کو) جھٹلایا ہے۔ (حالانکہ) ان کے پیغمبر واضح و روشن معجزے اور

وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ أَخَذْتُ الَّذِينَ

صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے۔ پھر ہم نے ان لوگوں کو جو کافر ہو بیٹھے لے ڈالا تو تم نے

كَفَرُوا ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٢٦﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ

دیکھا کہ میرا عذاب ان پر کیسا (سخت) ہوا (ہیں)، کیا تم نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ یقیناً خدا ہی نے

مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا ۚ

آسمان سے پانی برسایا۔ پھر ہم (خدا) نے اس (کے ذریعہ) سے طرح طرح کی رنگتوں کے پھل پیدا کیے

وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا

اور پہاڑوں میں قطعات (ٹکڑے راستے) ہیں جن کے رنگ مختلف ہیں کچھ تو سفید (براق) اور کچھ لال (لال)



دی۔ اور رخصت کرکے دعا کی۔ خداوندا تو اس کا ہر طرف سے نگہبان رہنا۔ خدایا میرے تین مددگار تھے۔ عبیدہؓ کو تو نے جنگ بدر میں اٹھا لیا۔ اور حمزہؓ کو اُحد میں اب یہی ایک باقی رہ گیا ہے تو ہی اسکا محافظ ہے۔ غرض جناب امیرؑ اس کے پاس پہنچے تو پہلے اس نے آپ کے مقابلہ سے انکار کیا۔ بعد اصرار وہ مقابل ہوا تو دونوں میں حملے پہ حملے ہوتے رہے۔ اور اس قدر غبار بلند ہوا کہ دونوں چھپ گئے۔ آخر اس نے ایک وار کیا جو آپ نے سپر پر لیا۔ مگر اس پر بھی کچھ سر زخمی ہوگیا۔ پھر آپ نے زخم باندھ کر ایک وار کیا تو اسکا پاؤں کٹا اور گرا آپ نے فوراً اس کے سینہ پر سوار ہو کر اسکا سر کاٹا اور نعرہ تکبیر بلند کیا اور اس کا سر لیے حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اسی حملہ کے بارے میں رسالت مآبؐ نے فرمایا تھا۔ ضربة علی یوم الخندق افضل من عبادة الثقلین الی یوم القیامة۔ خندق کے روز علیؑ کی ضربت جن وانس کی عبادت سے قیامت تک افضل ہے۔ عمر بن عبدود کے قتل ہونے کے بعد اس کے ساتھی تتر بتر ہوگئے۔ نوفل بن عبداللہ خندق میں گرا۔ اور اس پر مسلمانوں نے پتھر کا مینہ برسا دیا۔ مگر جناب امیرؑ خندق ہی میں پہنچے، اور لوگوں کو ہٹا کر اس سے لڑے۔ اور اس کو دو ٹکڑے کیا۔ باقی لوگ بھاگ گئے اب کفار کے لشکر میں پھوٹ پڑنے لگی۔ ناکام واپس جانے کا سبب یہ ہوا، کہ ان لوگوں کے آنے کے تین روز قبل نعیم بن مسعود اشجعی حضرتؐ کے پاس آکر ایمان لایا اور عرض کی اگر مجھے نصرت کا حکم ہو تو اس کے لیے حاضر ہوں آپؐ نے دوسری صورت کی اجازت دی اس نے عرض کی مگر ممکن ہے کہ آپ کی شان میں کچھ نازیبا کلمات میری زبان سے نکلیں۔ آپ نے فرمایا تجھے اختیار ہے۔ غرض وہ پہلے ابوسفیان کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ خدا تجھے دشمن پر فتح دے تجھے کچھ خبر بھی ہے۔ بنی قریظہ اپنی بدعہدی پر جو انہوں نے محمدؐ کے ساتھ کی ہے، بہت نادم ہیں اور محمدؐ سے یہ کہلا بھیجا ہے کہ ہم عرب کے لوگوں میں سے

باقی صفحہ ۵۲۶ پر

کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائیگا

ہر امت کے لئے ایک پیغمبر ضرور تھا

وَ غَرَابِيبُ سُودٌ ۝۲۷ وَ مِنَ النَّاسِ وَ الدَّوَآبِّ وَ الْاَنْعَامِ
اور کچھ بالکل کالے سیاہ ۔ اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چارپایوں کی بھی رنگتیں طرح طرح
مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ
کی ہیں۔ اس کے بندوں میں خدا کا خوف کرنے والے تو بس علماء[1] ہیں۔ بے شک
عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ۝۲۸ اِنَّ الَّذِينَ
خدا (سب سے) غالب (اور) بخشنے والا ہے۔ بیشک جو لوگ خدا کی کتاب
يَتْلُونَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوا مِمَّا
پڑھا کرتے ہیں اور نماز پابندی سے پڑھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے چھپا
رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً يَّرْجُونَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُورَ ۝۲۹
کے اور دکھلا کے (خدا کی راہ میں) دیتے ہیں وہ یقیناً ایسے بیوپار کا آسرا رکھتے ہیں۔
لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُورَهُمْ وَ يَزِيدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ
جسکا ٹاٹ نہ اُلٹے گا تاکہ خدا انہیں انکی مزدوریاں بھرپور عطا کرے بلکہ اپنے (فضل و کرم) سے کچھ اور بڑھا
غَفُورٌ شَكُورٌ ۝۳۰ وَ الَّذِيٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ
دیگا بیشک وہ بڑا بخشنے والا (اور بڑا) قدردان ہے۔ اور ہم نے جو کتاب تمہارے پاس وحی کے ذریعہ سے بھیجی وہ
هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
بالکل ٹھیک ہے۔ اور جو کتابیں اس سے پہلے کی، اسکے سامنے (موجود) ہیں۔ انکی تصدیق بھی کرتی ہے۔ بیشک خدا
بِعِبَادِهٖ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ۝۳۱ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِينَ
اپنے بندوں (کے حالات) سے خوب واقف ہے (اور) دیکھ رہا ہے۔ پھر ہم نے اپنے بندوں[2] میں سے خاص انکو
اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَ
قرآن کا وارث بنایا جنہیں (اہل سمجھ کر) منتخب کیا۔ کیونکہ بندوں میں سے کچھ تو (نافرمانی کرکے) اپنی جان پر ستم ڈھاتے
مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ
ہیں۔ اور کچھ ان میں سے (نیکی بدی کے) درمیان ہیں اور انہیں سے کچھ لوگ خدا کے اختیار سے نیکیوں میں (اوروں سے)
اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۝۳۲ جَنّٰتُ عَدْنٍ
گویا سبقت لے گئے ہیں یہی (انتخاب و سبقت) تو خدا کا بڑا فضل ہے۔ (اور اسکا صلہ بہشت کے) سدابہار
يَّدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ
باغات ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے۔ اور انہیں وہاں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور
وَّ لُؤْلُؤًا ۚ وَ لِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ۝۳۳ وَ قَالُوا الْحَمْدُ
وہاں انکی (معمولی) پوشاک خالص ریشمی ہو گی۔ اور یہ لوگ (خوشی کے لہجہ میں) کہیں گے
لِلّٰهِ الَّذِيٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ
خدا کا شکر جس نے ہم سے (ہر قسم کا) رنج و غم[3] دور کر دیا۔ بیشک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا (اور)



خدا سے صرف علماء ہی ڈرتے ہیں

[1] یہ بالکل واضح ہے کیونکہ جب تک کوئی شخص خدا کی شان اس کی ہیبت اس کے احکام کو جانے ہی گا نہیں پھر اس سے ڈرے گا کیا۔ اور علماء سے بھی وہ لوگ مراد ہیں جن کا قول ان کے فعل کے مطابق ہو ورنہ وہ حقیقتاً عالم نہیں بلکہ اس کی مثال تو ابر بے بارش کی ہے مگر سچ یوں ہے کہ ان علماء کا جن کی خدا نے مدح کی ہے آئمہ کے سوا دوسرا کوئی مصداق نہیں ہو سکتا۔ ۱۲

قرآن کے وارث

[2] اس آیت کی تفسیر میں علامہ زمخشری اپنی تفسیر کشاف کی جلد ۲ صـ۴۶۲ سطرہ مطبوعہ مصر میں لکھتے ہیں ان بندوں سے آپؐ کی اُمت کے وہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین مُراد ہیں جو قیامت میں کتاب خدا کے سچے وارث اور اس کے مطابق ہادی ہونگے جنکو خدا نے أمة وسطا لتكونوا شهداء على الناس فرمایا ہے اور میں اس آیۃ کی تفسیر میں بحوالہ شواہد التنزیل حاکم ابوالقاسم ۳۳ میں بیان کر چکا ہوں کہ خدا کی حجت، اور خلق خدا کے گواہ حضرت علیؑ اور ان کی اولاد ہیں تو بس حسب اصول موضوعہ کتاب خدا کے وارث بھی یہی حضرات آئمہ معصومینؑ قرار پائے اور عجب نہیں زمخشری کا بھی یہی مقصود ہو کیونکہ حضرت رسولؐ کے بعد قیامت تک صحابہ، تابعین و تبع تابعین میں ان حضرات کے سوا اور کون ہادی رہ سکتا ہے۔ اسی کی تائید حافظ ابوبکر ابن مردویہ نے بھی کی ہے چنانچہ صاف لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ بقول علامہ ابن حجر صاحب صواعق محرقہ تمام صحابہ میں جناب امیرؑ کے سوا کسی نے سلونی قبل ان تفقدونی (میری موت کے قبل مجھ سے جو چاہو پوچھ لو) کا دعوے نہیں کیا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ اگر آپ کتاب خدا کے وارث نہ ہوتے تو ایسا دعوے نہ کرتے۔ اسی بناء پر تو آپ فرمایا کرتے تھے خدا کی قسم کوئی آیت نازل نہیں ہوئی مگر میں جانتا ہوں کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی اور کس پر نازل ہوئی اور رات کو نازل ہوئی یا دن کو آبادی میں نازل ہوئی یا پہاڑ پر انہی حضرات کی مدح

امت میں تین قسم کے لوگ ہیں

امت کی تیسری قسم سابق بالخیرات

باقی صـ۵۲۵ پر

شَكُورٌ ۝۳۴ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ
قدردان ہے۔ جس نے ہم کو اپنے فضل (وکرم) سے ہمیشگی کے گھر (بہشت) میں اتارا (مہمان کیا) جہاں ہمیں کوئی
لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ۝۳۵
تکلیف چھوئے گی بھی تو نہیں اور نہ کوئی تکان ہی پہنچے گا
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ
اور جو لوگ کافر ہی ہو بیٹھے۔ ان کے لیے جہنم کی آگ ہے نہ ان کی قضا ہی آئے گی کہ وہ مر جائیں
فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۭ كَذٰلِكَ
(اور تکلیف سے نجات ملے) اور نہ ان سے انکے عذاب ہی میں تخفیف کی جائے گی۔ ہم ہر ناشکرے کی
نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۝۳۶ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ
سزا یوں ہی کیا کرتے ہیں۔ اور یہ لوگ دوزخ میں (پڑے) چلایا کریں گے کہ پروردگار اب ہم کو
اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ اَوَلَمْ
(یہاں سے) نکال دے تو جو کچھ ہم کرتے تھے اسے چھوڑ کر نیک کام کرینگے (تو خدا جواب دے گا کہ) کیا ہم نے تمہیں
نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ
اتنی عمریں نہ دی تھیں کہ جن میں جسکو جو کچھ سوچنا سمجھنا (منظور) ہو سوچ سمجھ لے اور (اسکے علاوہ) تمہارے پاس (ہمارا)
النَّذِيْرُ ۭ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝۳۷ اِنَّ
ڈرانیوالا (پیغمبر بھی) پہنچ گیا تھا تو (اپنے کیے کا مزا) چکھو کیونکہ سرکش لوگوں کا کوئی مددگار نہیں۔ بیشک خدا
اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ
سارے آسمان و زمین کی پوشیدہ باتوں سے خوب واقف ہے۔ وہ یقینی دلوں کے پوشیدہ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۳۸ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ
راز سے باخبر ہے۔ وہ وہی (خدا) ہے جس نے روئے زمین میں تم لوگوں کو (اگلوں کا)
فِي الْاَرْضِ ۭ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۭ وَلَا يَزِيْدُ
جانشین بنایا پھر جو شخص کافر ہوگا۔ تو اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اور کافروں کو ان کا کفر ان کے
الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ
پروردگار کی بارگاہ میں غضب کے سوا کچھ بڑھائے گا نہیں۔ اور کفار کو انکا کفر گھاٹے کے سوا کچھ
الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۝۳۹ قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ
نفع نہ دے گا۔ (اے رسول) تم (ان سے) پوچھو تو کہ خدا کے سوا اپنے
الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا
جن شریکوں کی تم عبادت کرتے ہو کیا تم نے انہیں (کچھ) دیکھا بھی مجھے بھی ذرا دکھاؤ تو کہ انہوں نے زمین
مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ
(کی چیزوں) سے کون سی چیز پیدا کی یا آسمانوں میں کچھ انکا آدھا ساجھا ہے یا ہم نے خود انہیں کوئی

بقیہ ص ۵۲۴

الآیۃ سے فرمائی ہے۔ ۱۲

۲ یہ انہی حضرات کی مدح ہے جو خدا کی کتاب کے وارث اور سابق بالخیرات ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ جب یہ حضرات بہشت میں داخل ہونگے تو غلمان بہشتی کچھ فرشتوں کے ساتھ استقبال کو بڑھیں گے اور خدا کی طرف سے پانچ انگوٹھیاں تحفۃً پیش کریں گے کہ ایک پر سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین اور دوسری پر ادخلوھا بسلام اٰمنین اور تیسری پر سلام علیکم بما صبرتم اور چوتھی پر انی جزیتھم الیوم بما صبروا انھم ھم الفائزون اور پانچویں پر اولٰئک الذین انعم اللہ علیھم لکھا ہوگا۔ اور جب یہ حضرات بہشت میں داخل ہو جائیں گے۔ اور اپنی جگہ پر پہنچیں گے تو بے ساختہ کہیں گے۔ الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن۔ ۱۲

اٰتَیۡنٰهُمۡ كِتٰبًا فَهُمۡ عَلٰی بَیِّنَتٍ مِّنۡهُ ۚ بَلۡ اِنۡ

کتاب دی ہے کہ وہ اس کی دلیل رکھتے ہیں (یہ تو سب کچھ نہیں) بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے سے

یَّعِدُ الظّٰلِمُوۡنَ بَعۡضُهُمۡ بَعۡضًا اِلَّا غُرُوۡرًا ۝۴۰ اِنَّ

دھوکے اور) فریب ہی کا[1] وعدہ کرتے ہیں۔ بے شک خدا ہی

اللّٰهَ یُمۡسِكُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ اَنۡ تَزُوۡلَا ۚ۬ وَ

سارے آسمان اور زمین اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے روکے ہوئے ہے۔ اور اگر (فرض

لَئِنۡ زَالَتَاۤ اِنۡ اَمۡسَكَهُمَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِهٖ ؕ

کرو کہ) یہ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں تو پھر اس کے سوا انہیں کوئی روک نہیں سکتا۔ بیشک وہ بڑا

اِنَّهٗ كَانَ حَلِیۡمًا غَفُوۡرًا ۝۴۱ وَ اَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ جَهۡدَ

بردبار (اور) بڑا بخشنے والا ہے۔ اور یہ لوگ تو خدا کی بڑی بڑی سخت قسمیں کھاکر کہتے

اَیۡمَانِهِمۡ لَئِنۡ جَآءَهُمۡ نَذِیۡرٌ لَّیَكُوۡنُنَّ اَهۡدٰی

تھے۔ کہ بیشک اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) آنے گا[2] تو وہ ضرور ہر ایک اُمت سے زیادہ

مِنۡ اِحۡدَی الۡاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمۡ نَذِیۡرٌ مَّا

رُوبراہ ہونگے۔ پھر جب ان کے پاس ڈرانیوالا (رسولؐ) آپہنچا تو (ان لوگوں کو) رُوئے زمین میں

زَادَهُمۡ اِلَّا نُفُوۡرَا ۝۴۲ اسۡتِكۡبَارًا فِی الۡاَرۡضِ وَ مَكۡرَ

سرکشی اور بری بُری تدبیریں کرنے کی وجہ سے (اس کے آنے سے) ان کی نفرت کو ترقی ہی ہوتی گئی

السَّیِّیِٴ ؕ وَ لَا یَحِیۡقُ الۡمَكۡرُ السَّیِّیُٴ اِلَّا بِاَهۡلِهٖ ؕ

اور بُری تدبیر (کی بُرائی) تو بُری تدبیر کرنیوالے ہی پر پڑتی ہے۔ تو (ہونہ ہو) یہ لوگ بس

فَهَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا سُنَّتَ الۡاَوَّلِیۡنَ ۚ فَلَنۡ تَجِدَ

اگلے ہی لوگوں کے برتاؤ کے منتظر ہیں تو (بہتر) تم خدا کے دستور

لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبۡدِیۡلًا ۚ۬ وَ لَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ

میں کبھی تبدیلی نہ پاؤگے۔ اور خدا کی عادت میں ہرگز کوئی تغیّر

تَحۡوِیۡلًا ۝۴۳ اَوَ لَمۡ یَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَیَنۡظُرُوۡا

نہ پاؤ گے۔ تو کیا ان لوگوں نے رُوئے زمین پر چل پھر کر نہیں دیکھا کہ جو لوگ انکے پہلے تھے اور ان

كَیۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ وَ كَانُوۡۤا

سے زور و قوت میں بھی کہیں بڑھ چڑھ کے تھے پھر ان کا (نافرمانی کی وجہ سے) کیسا (خراب) انجام ہوا

اَشَدَّ مِنۡهُمۡ قُوَّةً ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعۡجِزَهٗ مِنۡ

اور خدا ایسا (گیا گزرا) نہیں ہے کہ اسے کوئی چیز عاجز کرسکے (نہ اتنے)، آسمانوں میں اور

شَیۡءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

نہ زمین میں بے شک وہ بڑا خبردار (اور) بڑی (قدرت والا ہے)



[1] وعدوں سے وہ امیدیں مُراد ہیں۔ جو مشرکین باہم ایک دوسرے کو نجات شفاعت، تقرب اور دُنیاوی کامیابیوں کی تمنا میں دلایا کرتے تھے۔ حالانکہ یہ سب دھوکے کی ٹٹیاں تھیں۔ کیونکہ جن بتوں کو یہ لوگ خدا کا شریک کہتے تھے وہ خود اپنا آپ اختیار تو رکھتے نہ تھے دُوسرے کو کیا دیتے۔ ۱۲

[2] عرب کے مشرکوں کے پاس کوئی نبی تو آیا نہ تھا۔ مگر جب اگلی اُمتوں کے افسانے سنتے تو جوش میں کہتے کہ اگر ہمارے پاس کوئی خدا کا پیغمبر آتا تو ہم اس کی سب سے زیادہ فرمانبرداری کرتے مگر جب معجزات ہدایت اور حجت کے لیے حضرت رسولؐ آئے تو انہی لوگوں کی طرح لگے یہ بھی شرارت کرنے حتیٰ کہ رسول اللہؐ کی ایذادہی کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا۔ ۱۲

بقیہ صـ ۵۲۳

کچھ اشراف کو تیرے پاس رہن کیے دیتے ہیں کہ تو انکو قتل کرے۔ اور پھر ہم تیرے ساتھ ہوکر ان سب کو شہر سے نکال دیں تو ایسا نہ ہو تم دھوکے میں آجاؤ۔ بلکہ تم ان کے کچھ لوگ رہن کرکے مکہ بھیجدو۔ تاکہ اطمینان ہو ابوسفیان یہ سُن کر خوش ہُوا اور نعیم کو دُعائیں دیں۔ اس کے بعد نعیم بنی قریظہ کے پاس آیا۔ اور کعب سے کہا کچھے کچھ خبر بھی ہے۔ ابوسفیان یہ کہتا ہے کہ ہم ان یہودیوں کی محمدؐ سے قربانی کرادیں گے اور انھی کو آگے کردیں گے۔ اگر فتح ہُوئی تو ہمارا نام ہُوا تو ہمارا نام ہُوئی تو وہ مارے گئے تو دیکھو جب تک تم انکے کچھ لوگ رہن نہ کرلو انکو اپنے لشکر میں شامل نہ کرنا، ورنہ دھوکا کھاؤ گے۔ اسی طرح بنی غطفان سے بھی کہہ دیا غرض ہر قبیلہ دُوسرے سے غیر مطمئن ہوگیا، اور باہم پھوٹ پڑگئی۔ یہ خیالات تو دماغ چکر کھا ہی رہے تھے۔ اب جو ابوسفیان نے بنی قریظہ کو بُلایا تو وہی دس آدمیوں کے رہن کی شرط پیش ہُوئی تو ابوسفیان برافروختہ ہُوا اور نعیم کی سچائی کا یقین ہوگیا اور دوستی و اتفاق مخالفت ونفاق سے بدل گیا۔ یہ باتیں تھیں ہی کہ خدا نے ایک آندھی

باقی صـ ۵۲۷ پر

عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝٤٤ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا

قدرت والا ہے۔ اور اگر (کہیں) خدا لوگوں کی کرتوتوں کی گرفت کرتا تو (جیسی ان کی کرنی ہے)

مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ

روئے زمین پر کسی جانور کو باقی نہ چھوڑتا مگر وہ تو ایک مقرر میعاد تک لوگوں کو مہلت دیتا ہے (کہ جو

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ

کرنا ہو کر لو) پھر جب انکا (وہ) وقت آجائے گا تو خدا یقینی اپنے بندوں (کے حال) کو دیکھ رہا ہے۔

بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۝٤٥

(جو جیسا کرے گا ویسا پائیگا)

اٰيَاتُهَا ٨٣ — سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ (٣٦) (٤١) — رُكُوْعَاتُهَا ٥

سورۂ یٰسین سِ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ الْاٰيَة کے سوا پورا سورۃ) مکہ میں نازل ہوا اور اس کی تراسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰسٓ ۝١ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝٢ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٣

یٰسٓ [1] (اس) پُر از حکمت قرآن کی قسم (اے رسولؐ) تم بلا شک یقینی پیغمبروں میں سے ہو (اور دین کے) بالکل

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٤ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝٥

سیدھے راستے پر (ثابت قدم) ہو۔ جو بڑے مہربان (اور) غالب (خدا) کا نازل کیا ہوا ہے تاکہ تم ان لوگوں کو

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝٦

(عذاب خدا سے) ڈراؤ جن کے باپ دادا (تم سے پہلے کسی پیغمبر سے) ڈرائے نہیں گئے تو (وہ دین سے) بالکل

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٧

بے خبر ہیں۔ ان میں اکثر پر تو (عذاب کی) باتیں یقیناً بالکل ٹھیک پوری اتریں یہ لوگ تو ایمان لائیں گے نہیں۔

اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ

ہم نے [3] ان کی گردنوں میں (بھاری لوہے کے) طوق ڈال دیئے ہیں اور وہ ٹھڈیوں تک پہنچے ہوئے ہیں

فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝٨ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ

کہ وہ گردنیں اٹھائے ہوئے ہیں (سر جھکا نہیں سکتے) ہم نے ایک دیوار ان کے آگے بنا دی ہے اور

سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا

ایک دیوار ان کے پیچھے پھر اوپر سے ان کو ڈھانک دیا ہے تو وہ کچھ دیکھ نہیں

يُبْصِرُوْنَ ۝٩ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ

سکتے۔ اور (اے رسولؐ) ان کے لیے برابر ہے خواہ تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ یہ (کبھی) ایمان

تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٠ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ

لانے والے نہیں ہیں۔ تم تو بس اسی شخص کو ڈرا سکتے ہو جو نصیحت مانے اور بے دیکھے بھالے خدا کا



---

[1] اس سورۃ میں حضرتؐ کی رسالت کفار کی تشبیہ۔ جناب امیرؑ کی مدح، اہل انطاکیہ کا قصہ، حبیب نجار مومن، آل یٰسین کا تذکرہ بندوں کی افسوسناک حالت، خدا کی قدرت، قیامت اچانک آجائے گی۔ بہشت کی کیفیت، کفار کی مذمت حضرت کی مدح، قیامت کا ثبوت وغیرہ مذکور ہے۔

[2] حضرت رسولؐ کے اسماء میں سے چند نام خدا نے قرآن میں بھی ذکر فرمائے ہیں۔ محمد، احمد، عبداللہ، یٰسین، ان یٰسین کے معنی یا انسان کے ہیں اور اس کی اصل "یا انیسین" تھی۔ کثرت استعمال سے یٰسین رہ گیا۔ ۱۲

[3] راہِ حق کے نہ سوجھنے کی یہ دو (۲) مثالیں ہیں کہ ۱: گردن طوق میں پھنسی ہے۔ اور سر ہے کہ پیچھے پھرا جاتا ہے پھر سوجھے کیا خاک۔ ۲: آگے دیوار پیچھے دیوار اوپر سے پٹی ہوئی چھت۔ پھر آخر سوجھے کیا اور کدھر؟ مطلب یہ ہے کہ کفار کی گردن شیخی سے اکڑی ہوئی ہے اور ناحق کی ضد کی دیواریں آگے پیچھے اوپر سے حائل ہیں۔ پھر ہدایت کیونکر پائیں۔ ۱۲

بقیہ ص ۵۲۶

بیبیں جو بہت سرد اور سخت تھی جس سے سب خیمے اکھڑ گئے۔ طنابیں ٹوٹ گئیں دیگیں اوندھی ہو گئیں، گھوڑے بھاگ گئے آنکھوں میں کوڑے پڑ گئے اور آگ بجھ گئی فرشتوں کی تکبیروں کی ہر طرف سے آواز آنے لگی۔ کفار کے دل خوف سے دہل گئے۔ آخر سب کے قدم اکھڑ گئے ابوسفیان اپنے اونٹ پر بدحواسی میں سوار ہوا اور اس کے ساتھ سب کے سب چلتے ہوئے۔ اور یوں مسلمانوں کو کامیابی ہوئی۔ ۱۲

الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ

خوف رکھے تو تم اس کو (گناہوں کی) معافی اور ایک باعزت (و آبرو) اجر کی خوش خبری

وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝١١ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ

دے دو ہم ہی یقیناً مُردوں کو زندہ کرتے ہیں۔ اور جو کچھ لوگ پہلے کر چکے ہیں (ان

مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ

کو) اور ان کی (اچھی یا بُری باقی ماندہ) نشانیوں کو لکھتے جاتے ہیں۔ اور ہم نے ہر چیز کو ایک صریح و روشن [1]

اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝١٢ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ

پیشوا میں گھیر دیا ہے۔ اور (اے رسولؐ) تم (ان سے) مثال کے طور پر ایک گاؤں (انطاکیہ) والوں کا قصہ

اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝١٣ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ

بیان کرو کہ جب وہاں (ہمارے) پیغمبر آئے۔ اس طرح کہ جب ہم نے ان کے پاس دو (پیغمبر یوحنا و یونس) بھیجے تو ان

فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ

لوگوں نے (اہل انطاکیہ) [2] دونوں کو جھٹلایا تب ہم نے ایک تیسرے (پیغمبر شمعون) سے (ان دونوں کو) مدد

مُّرْسَلُوْنَ ۝١٤ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ

دی۔ تو ان تینوں نے کہا کہ ہم تمہارے پاس (خدا کے) بھیجے ہوئے (آئے) ہیں وہ لوگ کہنے لگے کہ تم

اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ۝١٥

لوگ بھی تو بس ہمارے ہی سے آدمی ہو اور خدا نے کچھ نازل (وازل) نہیں کیا ہے تم سب کے سب بس بالکل جھوٹے ہو۔

قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ۝١٦ وَمَا عَلَيْنَآ

تب ان پیغمبروں نے کہا ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم یقیناً اسی کے بھیجے ہوئے (آئے) ہیں۔ اور (تم مانو یا نہ مانو) ہم

اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝١٧ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَىِٕنْ

پر تو بس کھلم کھلا (احکام خدا کا) پہنچا دینا فرض ہے۔ وہ بولے ہم نے تم لوگوں کو بہت نحس قدم پایا کہ (تمہارے آتے

لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ

ہی قحط میں مبتلا ہوئے) تو اگر تم (اپنی باتوں سے) باز نہ آؤ گے تو ہم لوگ تمہیں ضرور سنگسار کر دیں گے۔ اور تم کو یقینی ہمارا

اَلِيْمٌ ۝١٨ قَالُوْا طَاۗىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ

دردناک عذاب پہنچے گا۔ پیغمبروں نے کہا کہ تمہاری بدشگونی (تمہاری کرنی سے) تمہارے ساتھ ہے کیا جب تمہیں

اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝١٩ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ

نصیحت کی جاتی ہے (تو تم اسے بدفالی کہتے ہو نہیں) بلکہ تم خود (اپنی) حد سے بڑھ گئے ہو اور (اتنے میں)

رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۝٢٠

شہر کے اس سرے سے ایک شخص (حبیب نجار) دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم (ان) پیغمبروں کا کہنا مانو ایسے لوگوں

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔــلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝٢١

کا (ضرور) کہنا مانو جو تم سے (تبلیغ رسالت) کی کچھ مزدوری نہیں مانگتے اور وہ لوگ ہدایت یافتہ بھی ہیں۔



## امام مبین کیا ہے؟

[1] ایک روایت میں ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر و عمر آپ کے پاس کھڑے ہوئے دونوں صاحبوں نے پوچھا کہ کیا امام مبین توریت ہے فرمایا نہیں پھر پوچھا کیا انجیل ہے فرمایا نہیں پھر پوچھا کیا قرآن ہے فرمایا نہیں اتنے میں حضرت علیؑ سامنے سے نمودار ہوئے تو فرمایا یہ امام مبین ہے۔ اسی کی مؤید وہ روایت ہے جو علامہ جلال الدین سیوطی نے بیان کی ہے کہ عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے قتادہ سے اس آیت کے بارہ میں روایت کی ہے کہ ہر چیز ایک پیشوا میں خدا کے نزدیک محفوظ ہے۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۶۱ سطر ۲

[2] جب انطاکیہ والوں کی گمراہی حد سے بڑھ گئی تو حضرت عیسٰیؑ نے حضرت یحییٰؑ اور یونسؑ کو اپنے دین کے موافق ان کی ہدایت کو بھیجا۔ جب یہ دونوں شہر کے قریب پہنچے تو ایک بڈھے آدمی حبیب نجار کو دیکھا تو سلام کیا اس نے جواب سلام دے کر پوچھا۔ تم لوگ کہاں جاتے ہو کہا ہم شہر والوں کو خدا کی عبادت کی طرف متوجہ کرنے اور بتوں کی پرستش کرنے سے روکنے جاتے ہیں۔ وہ بولا تمہارے پاس کوئی دلیل بھی ہے فرمایا ہم لوگ دعا کر کے بیماروں کو شفا دیتے ہیں۔ اس نے کہا میرے لڑکے کو جو عرصہ سے بیمار ہے۔ اور تمام اطبا اس کے علاج سے عاجز آچکے ہیں اچھا کر دو تو جانیں۔ غرض وہ دوڑا ہوا گیا اور اپنے لڑکے کو لے آیا۔ غرض وہ اچھا ہو گیا، تو فوراً ایمان لائے۔ اس کے بعد یہ لوگ شہر میں داخل ہوئے اور بادشاہ کے پاس پہنچے۔ اس سے بھی اس قسم کی باتیں ہوئیں تو اس نے کہا ابھی تم لوگ ٹھہرو میں اس میں غور کروں گا تو یہ حضرات اور لوگوں کی ہدایت میں مشغول ہوئے ایک دن بادشاہ کی سواری جا رہی تھی کہ ان حضرات نے تکبیر کی آواز بلند کی۔ اس کو بُرا معلوم ہوا۔ اور اس نے ان دونوں کو بت خانہ میں مقید کر دیا جب یہ خبر حضرت عیسٰیؑ کو معلوم ہوئی تو آپ نے حضرت شمعون کو جو آپ کے خلیفہ اور تمام حواریین کے سردار تھے انطاکیہ

باقی صفحہ ۵۲۹ پر

وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ
اور مجھے کیا ہوگیا ہے کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ اس کی عبادت نہ کروں، حالانکہ تم سب کے سب (آخر) اسی کی
تُرْجَعُونَ ۝٢٢ ءَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِ آلِهَةً إِن يُرِدْنِ
طرف لوٹ کر جاؤ گے۔ کیا میں اسے چھوڑ کر دوسروں کو معبود بنالوں۔ اگر خدا مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو نہ
الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا
ان کی سفارش ہی میرے کچھ کام آئے گی۔ اور نہ یہ لوگ مجھے (اس مصیبت سے) چھڑا ہی سکیں
يُنقِذُونِ ۝٢٣ إِنِّي إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝٢٤ إِنِّي آمَنتُ
گے (اگر ایسا کروں تو) اس وقت میں یقینی صریحی گمراہی میں ہوں۔ میں تو تمہارے پروردگار
بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ ۝٢٥ قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۖ قَالَ يَا لَيْتَ
پر ایمان لا چکا تو میری بات سنو لے (اور مانو مگر ان لوگوں نے اسے سنگسار کر ڈالا) تب (اسے خدا کا) حکم ہوا کہ جا
قَوْمِي يَعْلَمُونَ ۝٢٦ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ
بہشت میں (اسوقت بھی اس کو قوم کا خیال آیا تو کہا) میرے پروردگار نے جو مجھے بخشدیا اور مجھے بزرگ لوگوں میں
الْمُكْرَمِينَ ۝٢٧ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِ مِن بَعْدِهِ مِن
شامل کر لیا۔ (کاش اسکو میری قوم (کے لوگ) جان لیتے (اور ایمان لاتے) اور ہمنے اس کے مرنے کے بعد اس
جُندٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنزِلِينَ ۝٢٨ إِن كَانَتْ إِلَّا
کی قوم پر (انکی تباہی کے لیے) نہ تو کوئی آسمان سے لشکر اتارا اور نہ ہم کبھی (اتنی ہی بات کے واسطے) لشکر اتارنے
صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ۝٢٩ يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ
والے تھے۔ وہ تو صرف ایک چنگھاڑ تھی (جو کر دیگئی بس) پھر تو وہ فوراً (چراغ سحری کی طرح) بجھ کے رہ گئے۔ ہائے
مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝٣٠
افسوس بندوں کے حال پر کہ کبھی انکے پاس کوئی رسول نہیں آیا مگر ان لوگوں نے اس کے ساتھ مسخراپن ضرور کیا۔
أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ
کیا ان لوگوں نے (اتنا بھی) غور نہیں کیا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی امتوں کو ہلاک کر ڈالا اور وہ لوگ ان کے
إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝٣١ وَإِن كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا
پاس ہرگز پلٹ کر نہیں آسکتے۔ (ہاں) البتہ سب کے سب اکٹھا ہو کر ہماری بارگاہ میں حاضر
مُحْضَرُونَ ۝٣٢ وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا
کیے جائیں گے۔ اور ان کے (سمجھنے کے) لیے (میری قدرت کی) ایک نشانی مُردہ (پڑتی) زمین ہے کہ ہم نے
وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ۝٣٣ وَجَعَلْنَا فِيهَا
اس کو (پانی) سے زندہ کر دیا۔ اور ہم ہی نے اس سے دانہ نکالا تو اسے یہ لوگ کھایا کرتے ہیں۔ اور ہم ہی نے زمین میں
جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ
چھوہاروں اور انگوروں کے باغ لگائے اور ہم ہی نے اس میں (پانی کے) چشمے جاری

ل یہ انہی حبیب نجار کا قصہ ہے جن کا خطاب مومن آل یٰسین ہے۔ ان کے ایمان کی یہ حالت تھی کہ لوگ ان کو پتھر مارتے تھے، اور یہ نصیحت کرتے جاتے تھے۔ حتیٰ کہ شہادت پائی۔ اور داخل جنت ہوئے۔ ان کا مرنا تھا کہ خدا کا قہر نازل ہوا۔ پہلے ان پر قحط کی مار پڑی اس کے بعد ایک چنگھاڑ کی آواز آئی اور بجلی گری کہ ساری بستی کی بستی مسمار و تباہ ہوگئی۔ ۱۲

بقیہ صفحہ ۵۲۸

روانہ کیا جب یہ پہنچے تو شہر کے دروازے پر کہنے لگے میں اس واسطے یہاں آیا ہوں کہ بادشاہ کے خدا کی پرستش کروں غرض یہ بہت اعزاز و اکرام کے ساتھ بادشاہ کے پاس پہنچے۔ اور اس نے ان کو عبادت کرنے کے واسطے اسی بُت خانے میں جانے کی اجازت دی تو دونوں سے ملاقات ہوئی اور یہ کہہ دیا کہ میں تم دونوں کو بلواؤں گا مگر میری شناسائی کا اظہار نہ کرنا۔ اس کے بعد یہ برابر بادشاہ کے پاس آتے جاتے تھے حتیٰ کہ بادشاہ کو ان سے ایک خاص خلوص ہوگیا۔ اور اکثر امور میں مشورہ کرنے لگا تو ایک دن موقع پاکر کہنے لگے، کہ اس بُت خانے میں دو اجنبی آدمی کون ہیں بادشاہ نے کہا وہ دونوں ایک نئے دین کا پیغام لے کر آئے تھے اس وجہ سے میں نے انھیں مقید کر دیا ہے آپ نے کہا ان کو بلا کر پوچھنا چاہیے آخر وہ کہتے کیا ہیں۔ غرض وہ بلائے گئے، اور بادشاہ کے سامنے حالات دریافت کر کے پہلے ایک شخص کو بلایا جس کے آنکھوں کے نشان بھی نہ تھے حضرت شمعون کی فرمائش سے ان دونوں نے دُعا کی تو شگاف ہوگیا، پھر وہ ڈھیلے مٹی کے رکھ دیئے تو آنکھیں ہوگئیں۔ تب حضرت شمعون نے پوچھا کہ تمہارے خدا میں اور کیا قدرت ہے؟ وہ بولے مُردے کو زندہ کر سکتا ہے۔ شمعون نے کہا بھلا بادشاہ کے بیٹے کو جسے مرے ہوئے عرصہ ہوا زندہ کر سکتے ہو۔ انھوں نے کہا ہاں۔ غرض وہ دونوں اس کی قبر پر گئے اور دُعا کی وہ زندہ ہوگیا۔ اور اس نے خود یہ بیان کیا کہ فلاں فلاں صورت کے لوگوں

باقی صفحہ ۵۳۰ پر۔

الْعُيُونِ ﴿٣٤﴾ لِيَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ ۖ

کر دیئے۔ تاکہ لوگ ان کے پھل کھائیں اور کچھ ان کے ہاتھوں نے اسے نہیں بنایا (بلکہ خدا نے)

أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٥﴾ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا

تو کیا یہ لوگ (اس پر بھی) شکر نہیں کرتے۔ وہ (ہر عیب سے) پاک صاف ہے۔ جس نے زمین سے اُگنے والی چیزوں

مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾

اور خود ان لوگوں کے اور ان چیزوں کے جن کی انہیں خبر نہیں سب کے جوڑے پیدا کیے۔

وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُم

اور اُن کے لیے (میری قدرت کی) ایک نشانی رات ہے جس سے ہم دن کو کھینچ کر نکال لیتے (زائل کر دیتے)

مُّظْلِمُونَ ﴿٣٧﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذَٰلِكَ

ہیں تو اس وقت یہ لوگ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔ اور (ایک نشانی) آفتاب ہے جو اپنے ایک ٹھکانے پر چل رہا ہے یہ (سب)

تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ

غالب واقفکار (خدا) کا باندھا ہوا اندازہ ہے۔ اور ہم نے چاند کے لیے منزلیں مقرر کر دی ہیں یہانتک کہ پھر

عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا

کے (آخر ماہ میں) کھجور کی پرانی ٹہنی کا سا (پتلا ٹیڑھا) ہو جاتا ہے۔ نہ تو آفتاب ہی سے یہ بن پڑتا ہے کہ وہ ماہتاب

أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي

کو جالے [1] اور نہ ہی رات ہی [2] دن سے آگے بڑھ سکتی ہے۔ (چاند سورج ستارے) ہر ایک (اپنے

فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٤٠﴾ وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ

اپنے) آسمان (مدار) میں چکر لگا رہے ہیں۔ اور ان کے لیے (میری قدرت کی) ایک نشانی یہ ہے کہ ان کے

فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿٤١﴾ وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ

بزرگوں کو (نوح) کی بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا۔ اور اُس کشتی کے مثل ان لوگوں کے واسطے بھی وہ چیزیں

مَا يَرْكَبُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ

(کشتیاں جہاز) پیدا کر دیں جن پر یہ لوگ خود سوار ہوا کرتے ہیں اور اگر ہم چاہیں تو ان سب لوگوں کو ڈبو ماریں پھر نہ کوئی ان کا

لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنقَذُونَ ﴿٤٣﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا

فریاد رس ہوگا اور نہ وہ لوگ چھٹکارا ہی پا سکتے ہیں۔ مگر ہماری مہربانی سے اور چونکہ ایک (خاص) وقت تک (انکو)

إِلَىٰ حِينٍ ﴿٤٤﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ

چین کرنے دینا (منظور) ہے۔ اور جب ان کفار سے کہا جاتا ہے کہ اس (عذاب سے) ڈرو جو ہر وقت تمہارے ساتھ

وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ

ساتھ تمہارے سامنے تمہارے پیچھے (موجود) ہے تاکہ تم پر رحم کیا جائے (تو پرواہ نہیں کرتے) اور ان کی حالت یہ ہے کہ

آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤٦﴾

جب ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ان کے پاس آئی تو یہ لوگ منہ موڑے بغیر کبھی نہیں رہے۔



[1] کیونکہ پاسکتا ہے ماہتاب تو ایک ہی مہینے میں بارہ برجوں کو طے کرتا ہے۔ اور آفتاب سال بھر میں۔ ١٢

[2] یعنی یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ رات کے بعد دن نہ ہو پھر رات ہی آجائے۔ ١٢

بقیہ صـ ٥٢٩

کی دعا سے میں زندہ ہوا ہوں پھر اس نے ان دونوں کو پہچان بھی لیا۔ اس وقت وہ دونوں نہایت معزز نگاہوں سے دیکھے جانے لگے اور بروایتے بادشاہ بھی ایمان لے آیا مگر اور لوگوں نے ان کی ہدایت پر عمل نہ کیا۔ اور اپنے کفر پر اڑے رہے یہانتک کہ تھوڑے دنوں کے بعد۔ لوگوں نے ان حضرات کو ستانا شروع کیا تو حبیب نجار نے آکر سفارش کی اور محض اس سفارش پر لوگوں نے اس بیچارے کو اتنا مارا کہ وہ بیچارہ اسی وقت راہی جنت ہو گیا۔ ١٢

خدا کی قدرتیں

گفتگو کفار مکہ اور ایمانداروں کا سوال و جواب

قیامت کا ذکر

بہشتیوں کی حالت

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ

اور جب ان (کفار) سے کہا جاتا ہے کہ (مال و دولت) جو خدا نے تمہیں دیا ہے۔ اس میں سے کچھ (خدا کی راہ میں بھی)

كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ

خرچ کرو تو (یہ کفار ایمانداروں سے کہتے ہیں کہ بھلا ہم اس شخص کو کھلائیں جسے (تمہارے خیال کے موافق) خدا چاہتا

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى

تو اس کو خود کھلاتا۔ تم لوگ تو بس صریحی گمراہی میں (پڑے ہوئے ہو) اور کہتے ہیں کہ (بھلا) اگر تم (اپنے دعوے

هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا

میں) سچے ہو تو آخر یہ (قیامت) کا وعدہ کب پورا ہو گا۔ (اے رسولؐ) یہ لوگ ایک سخت چنگھاڑ

صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا

(صور) کے منتظر ہیں جو انہیں (اس وقت) لے ڈالے گی جب یہ لوگ باہم جھگڑ رہے ہوں گے۔ پھر نہ تو یہ

يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

لوگ وصیت ہی کرنے پائیں گے اور نہ اپنے لڑکے بالوں ہی کی طرف لوٹ کر جا سکیں گے۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ

اور پھر (جب دوبارہ) صور پھونکا جائیگا تو اسی دم یہ سب لوگ (اپنی اپنی قبروں سے (نکل نکل) کے اپنے پروردگار (کی

يَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ

بارگاہ) کی طرف چل کھڑے ہوں گے۔ اور (حیران ہو کر) کہیں گے۔ ہائے افسوس (ہم تو پہلے سو رہے تھے) ہمیں ہماری

هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾ اِنْ

خوابگاہ سے کس نے اٹھایا (جواب آئیگا کہ) یہ وہی (قیامت کا) دن ہے جسکا خدا نے (بھی) وعدہ کیا تھا۔ اور پیغمبروں

كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا

نے بھی سچ کہا تھا (قیامت تو) بس ایک سخت چنگھاڑ ہو گی۔ پھر ایکا ایکی یہ لوگ سب کے سب ہمارے حضور میں حاضر

مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا

کیے جائیں گے۔ پھر آج (قیامت کے دن) کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا اور تم لوگوں کو تو اسی کا بدلہ دیا جائیگا

تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ

جو تم لوگ (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔ بہشت کے رہنے والے آج (روز قیامت)

الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ ع هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ

ایک نہ ایک مشغلہ میں جی بہلا رہے ہیں۔ وہ اپنی بیویوں کے ساتھ (ٹھنڈی) چھاؤں

ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ

میں تکیے لگائے تختوں پر (چین سے) بیٹھے ہوئے ہیں۔ بہشت میں ان کے لیے (تازہ) میوے

وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ ج سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾

(تیار) ہیں اور جو وہ چاہیں انکے لیے (حاضر) ہے۔ مہربان پروردگار کی طرف سے سلام کا پیغام آئے گا۔

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝٥٩ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ

اور (ایک آواز آئے گی کہ) اے گنہ گارو تم لوگ (ان سے) الگ ہو جاؤ۔ اے آدم کی اولاد کیا میں نے

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ

تمہارے پاس یہ حکم نہیں بھیجا تھا کہ (خبردار) شیطان کی پرستش نہ کرنا۔ وہ یقینی تمہارا کھلم کھلا دشمن

مُّبِيْنٌ ۝٦٠ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝٦١

ہے۔ اور یہ کہ (دیکھو) صرف میری عبادت کرنا یہی (نجات کی) سیدھی راہ ہے۔

وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا

اور (باوجود اس کے) اس نے تم میں سے بہتیروں کو گمراہ کر چھوڑا تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں

تَعْقِلُوْنَ ۝٦٢ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝٦٣

سمجھتے تھے۔ یہ وہی جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝٦٤ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓي

تو اب چونکہ تم کفر کرتے تھے۔ اس وجہ سے آج اس میں (چپکے سے) چلے جاؤ۔ آج ہم ان کے مونہوں پر

اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا

مہر لگا دیں گے اور جو (جو) کارستانیاں یہ لوگ (دنیا میں) کر رہے تھے خود ان کے ہاتھ ہم کو بتا دیں گے۔

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝٦٥ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓي اَعْيُنِهِمْ

اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں پر جھاڑو پھیر دیں تو یہ لوگ

فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ۝٦٦ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَمَسَخْنٰهُمْ

راہ کو بڑے چکر لگاتے ڈھونڈتے پھریں مگر کہاں دیکھ پائیں گے۔ اور اگر ہم چاہیں تو جہاں یہ ہیں (وہیں)

عَلٰي مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ۝٦٧

ان کی صورتیں بدل (کر کے پتھر مٹی بنا) دیں۔ پھر نہ تو ان میں آگے جانے کا قابو رہے اور نہ (گھر) لوٹ سکیں۔

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ۝٦٨ وَ

اور ہم جس شخص کو (بہت) زیادہ عمر دیتے ہیں تو اسے خلقت میں الٹ دیکر پھر بچوں کی طرح مجبور کر دیتے ہیں۔ تو کیا وہ لوگ

مَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ

نہیں سمجھتے۔ اور ہم نے نہ اس (پیغمبر) کو شعر کی تعلیم دی ہے اور نہ شاعری اس کی شان کے لائق ہے۔ یہ (کتاب) تو

قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝٦٩ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ

(نری) نصیحت اور صاف صاف قرآن ہے۔ تاکہ جو زندہ (دل عاقل) ہو اسے (عذاب سے) ڈرائے اور کافروں پر

عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ۝٧٠ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ

(عذاب کا) قول ثابت ہو جائے (اور حجت باقی نہ رہے) کیا ان لوگوں نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ ہم نے ان کے فائدے

اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝٧١ وَذَلَّلْنٰهَا

کیلئے چارپائے اس چیز سے پیدا کیے جسے ہماری ہی قدرت نے بنایا۔ پس یہ لوگ (ہمارے فضل و کرم کی بدولت) انکے مالک



ضعیفوں کی حالت

لہ یہ ظاہر ہے کہ انسان اپنے بچپنے میں ہر طرح مجبور، اور اپنی پرورش وغیرہ تمام ضروریات میں دوسرے کا محتاج رہتا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر جب بڑھاپا آتا ہے تو رفتہ رفتہ ایسا مجبور ہو جاتا ہے کہ وہی حالت جو اس کے بچپنے میں تھی۔ آخر میں ہو جاتی ہے حتی کہ وہ بے عقلی کی اور بھولی بھولی باتیں بھی کرنے لگتا ہے اور جس طرح بچے کو ابتدا میں ایک لطیف غذا دودھ کی ضرورت تھی۔ اس کو بھی ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

رسول اللہ شاعر نہیں

بڑھاپا بچپن کی طرح ہے

لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيهَا

ہیں اور ہم ہی نے چارپایوں کو انکا مطیع بنا دیا تو بعض انکی سواریاں ہیں اور بعض کو کھاتے ہیں۔ اور چارپایوں میں ان کے

مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۚ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوا مِنْ

(اور) بہت سے فائدے ہیں اور پینے کی چیز (دودھ) تو کیا یہ لوگ (اس پر بھی) شکر نہیں کرتے۔ اور لوگوں نے خدا کو

دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَعَلَّهُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيعُونَ

چھوڑ کر (فرضی) معبود بنائے ہیں تاکہ انہیں ان سے کچھ مدد ملے۔ حالانکہ وہ لوگ ان کی کسی طرح

نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُحْضَرُونَ ﴿٧٥﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ

مدد کر ہی نہیں سکتے۔ اور یہ کفار ان معبودوں کے لشکر ہیں (اور قیامت میں) ان سب کی حاضری لی جائے گی تو

قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَمْ

(اے رسولؐ) تم ان کی باتوں سے آزردہ خاطر نہ ہو جو کچھ یہ لوگ چھپا کر کرتے ہیں اور جو کچھ کھلم کھلا کرتے ہیں ہم سب کو

يَرَ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ

یقینی جانتے ہیں۔ کیا آدمی [1] نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ ہم ہی نے اسکو ایک (ذلیل) نطفہ سے پیدا کیا پھر وہ

خَصِيمٌ مُبِينٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ

یکایک (ہمارا ہی) کھلم کھلا مقابل (بنا) ہے۔ اور ہماری نسبت باتیں بنانے لگا۔ اور اپنی خلقت (کی حالت) بھول گیا

قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيهَا

(اور) کہنے لگا کہ بھلا جب یہ ہڈیاں (سڑ گل کر) خاک ہو جائیں گی تو (پھر) کون (دوبارہ) زندہ کر سکتا ہے۔ (اے رسولؐ)

الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾

تم کہہ دو کہ اس کو وہی زندہ کریگا جس نے ان کو (جب یہ کچھ نہ تھے) پہلی مرتبہ زندہ کر دکھایا وہ ہر طرح کی پیدائش سے واقف ہے

الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا

جس نے تمہارے واسطے (مرخ اور عفار) کے ہرے [2] درخت سے آگ پیدا کر دی۔ پھر تم اس سے (اور)

أَنْتُمْ مِنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٨٠﴾ أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ

آگ سلگا لیتے ہو (بھلا) جس (خدا) نے سارے آسمان اور زمین پیدا کیے کیا وہ اس پر قابو نہیں رکھتا کہ ان کے مثل

وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۚ بَلَىٰ وَ

(دوبارہ) پیدا کر دے ہاں (ضرور قابو رکھتا ہے) اور وہ تو پیدا کرنے والا

هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿٨١﴾ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا

واقف کار ہے۔ اس کی شان تو یہ ہے کہ جب کسی چیز کو (پیدا کرنا) چاہتا

أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٨٢﴾ فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ

ہے۔ تو وہ کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو (فوراً) ہو جاتی ہے۔ تو وہ خدا (ہر نقص سے) پاک صاف ہے جس کے

مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾

قبضۂ قدرت میں ہر چیز کی حکومت ہے۔ اور تم لوگ اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔



کفار بتوں کے لشکر ہیں

[1] یہ ابی ابن خلف کا قصہ ہے جو ایک بوسیدہ ہڈی ہاتھ میں لیے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت قریش کے بڑے بڑے لوگ جمع بیٹھے ہوئے تھے۔ غرض اس نے ہڈی کو ہاتھ سے چور چور کر کے ہوا میں اڑا دیا۔ اور گستاخانہ کہنے لگا بھلا وہ کون ہے۔ جو ان ریزوں کو جمع کر کے دوبارہ زندہ کریگا۔ آپؐ نے فرمایا۔ خدا جمع کریگا۔ اور زندہ کر کے اس کو اور تجھ کو جہنم واصل کرے گا۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی جو نہایت خوبصورتی سے قیامت کو ثابت کرتی ہے اور انکار کا موقع نہیں رہتا۔ ١٢

[2] عرب کے جنگلوں میں مرخ و عفار دو درخت ہوتے ہیں کہ ان کی ہری ٹہنیاں ایک دوسری پر رگڑنے سے آگ پیدا ہوتی ہے۔ ١٢

قیامت کا یقین ہونا

خدا کے ہو جا کہنے سے چیز ہو جاتی ہے

## آیاتہا ١٨٢ — (٣٧) سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ مَكِّيَّةٌ (٥٦) — رکوعاتہا ٥

سورۂ صافات سلہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو بیاسی آیتیں اور پانچ (٥) رکوع ہیں

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿١﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿٢﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿٣﴾

(عبادت میں یا جہاد میں) پرا باندھنے والوں کی (قسم) پھر (دیوں کو برائی سے) جھڑک کر ڈانٹنے والوں کی (قسم) پھر قرآن

اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا

کے پڑھنے والوں کی قسم ہے کہ تمہارا معبود یقینی ایک ہی ہے۔ جو سارے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں

بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿٥﴾ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا

کے درمیان ہے (سب کا) پروردگار ہے۔ اور (چاند، سورج، تارے کے) طلوع (وغروب) کے مقامات کا بھی

بِزِيْنَةِ ۨالْكَوَاكِبِ ﴿٦﴾ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿٧﴾

مالک ہے۔ ہم ہی نے نیچے والے آسمان کو تاروں کی آرائش (جگمگاہٹ) سے آراستہ کیا اور (تاروں کو) ہر سرکش شیطان سے

لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ

حفاظت کے واسطے (بھی پیدا کیا)، کہ اب شیطان عالم بالا کی طرف کان بھی نہیں لگا سکتے اور (جہاں سن گن لینا چاہا تو) ہر طرف

جَانِبٍ ﴿٨﴾ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿٩﴾ اِلَّا مَنْ

سے کھدیڑنے کیلئے شہاب پھینکے جاتے ہیں اور انکے لیے پائدار عذاب ہے مگر جو (شیطان شاذ و نادر (فرشتوں کی) کوئی بات

خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿١٠﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ

اچک سلہ لے بھاگتا ہے تو آگ کا دہکتا ہوا تیر اسکا پیچھا کرتا ہے تو اے رسول تم ان سے پوچھو تو کہ انکا پیدا کرنا زیادہ

اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ

دشوار ہے یا ان (مذکورہ چیزوں) کا جن کو ہم نے پیدا کیا ہم نے تو ان لوگوں کو لیس دار مٹی

طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿١١﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ﴿١٢﴾ وَاِذَا ذُكِّرُوْا

سے سلہ پیدا کیا۔ بلکہ تم تو (ان کفار کے انکار پر) تعجب کرتے ہو اور وہ لوگ (تم سے) مسخراپن کرتے ہیں اور جب انہیں

لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿١٤﴾ وَقَالُوْٓا

سمجھایا جاتا ہے تو وہ سمجھتے نہیں ہیں اور جب کسی معجزہ کو دیکھتے ہیں تو (اس سے) مسخراپن کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو

اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّ

بس کھلا ہوا جادو ہے۔ بھلا جب ہم مر جائیں گے، اور خاک اور ہڈیاں رہ جائینگے

عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿١٦﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿١٧﴾ قُلْ

تو کیا ہم یا ہمارے اگلے باپ دادا (پھر دوبارہ قبروں سے) اٹھا کھڑے کیے جائیں گے۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ ہاں

نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ﴿١٨﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ

(ضرور اٹھائے جاؤ گے) اور تم ذلیل ہو گے۔ اور وہ (قیامت) تو ایک للکار ہو گی پھر تو وہ لوگ



قیامت کا ثبوت

سلہ اس سورۃ میں توحید قدرت قیامت کا ثبوت، اہل بیت کی ولایت کا سوال رسول خدا شاعر یا مجنون نہ تھے بہشت کی کیفیت، جہنم کی حالت، جنتی جہنمی کا قصہ حضرت نوحؑ کا ذکر، حضرت ابراہیمؑ کا حال، حضرت اسماعیلؑ کا واقعہ، ذبح عظیم حضرت موسیٰؑ و ہارون علیہم السلام کا تذکرہ حضرت الیاس علیہ السلام کا قصہ، آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام حضرت لوط علیہ السلام کا ذکر حضرت یونسؑ کا قصہ، خدا پر فرشتوں کی بیٹیاں سمجھنے کا الزام اور جواب، فرشتوں کی شہادت انبیاء کی مدد اور انکا غلبہ، خدا کی حمد وغیرہ مذکور ہے۔

سلہ اس کی تفصیل پہلے گزر گئی ہے دیکھو پارہ ١٤ سورۃ حجر

سلہ عرب کے مشرکین خاص کر رکانہ بن زید حشر و قیامت کے انکار پر لاف زنی اور خدا جانے کیا کیا چہ میگوئیاں کرتے تھے، اور اب بھی بہت سے لوگوں کو یہ خیال ہوتا ہے کہ آدمی تو توالد و تناسل کے قاعدہ سے پیدا ہوتا ہے پھر بھلا مرنے کے بعد دوبارہ مٹی سے پیدا ہونا کیسا یہ تو بالکل نیچر اور قیاس کے خلاف ہے۔ اسی کا خود خدا نے جواب دے دیا ہے، کہ آدمی شروع شروع بھی تو آخر مٹی ہی سے پیدا ہوا تھا پھر اس کو دوبارہ مٹی سے نکال کھڑا کرنا کون سی بڑی بات ہے۔ جیسا وہ آسان تھا ویسا یہ بھی تمہاری بہ نسبت تو آسمان، تارے فرشتے وغیرہ کا پیدا کرنا زیادہ دشوار تھا، مگر جب خدا کے واسطے وہ آسان تھا تو تمہاری کیا اصل و حقیقت ہے۔ ١٢

فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿١٩﴾ وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿٢٠﴾

فوراً ہی (آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے) دیکھنے لگیں گے۔ اور کہیں گے ہائے افسوس یہ تو قیامت کا دن ہے۔

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢١﴾ اُحْشُرُوا

(جواب آئیگا کہ) یہ وہی فیصلہ کا دن ہے جس کو تم لوگ (دُنیا میں) جھوٹ سمجھتے تھے۔ (اور فرشتوں کو

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿٢٢﴾ مِنْ

حکم ہوگا کہ) جو لوگ (دُنیا میں) سرکشی کرتے تھے، ان کو اور انکے ساتھیوں کو اور خدا کو چھوڑ کر جن کی پرستش کرتے ہیں، ان

دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿٢٣﴾ وَقِفُوْهُمْ

(سب) کو اکٹھا کرو پھر انھیں جہنم کی راہ دکھاؤ اور (ہاں ذرا) انہیں ٹھہراؤ تو ان سے کچھ

اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿٢٤﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿٢٥﴾ بَلْ هُمُ

پوچھنا [1] ہے۔ (ارے کم بختو) اب تمہیں کیا ہوگیا کہ ایک دُوسرے کی مدد نہیں کرتے (جواب کیا دیں)

الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

بلکہ وہ تو آج گردن جھکائے ہوئے ہیں۔ اور ایک دُوسرے کی طرف متوجہ ہو کر باہم پوچھ گچھ کریں گے۔

يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿٢٨﴾

(اور انسان شیاطین سے) کہیں گے کہ تم ہی تو ہماری داہنی طرف سے (ہمیں بہکانے کو) چڑھ آتے تھے [2]

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَمَا كَانَ لَنَا

وہ جواب دیں گے (ہم کیا جانیں) تم تو خود ایمان لانے والے نہ تھے۔ اور (صاف تو یہ ہے کہ) ہماری تم پر

عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَحَقَّ

کچھ حکومت تو تھی نہیں بلکہ تم خود سرکش لوگ تھے۔ پھر اب تو ہم لوگوں پر

عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآىِٕقُوْنَ ﴿٣١﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا

ہمارے پروردگار کا (عذاب کا) قول پورا ہوگیا کہ اب ہم سب یقیناً (عذاب کا مزا) چکھیں گے۔ ہم خود گمراہ تھے تو تم کو بھی

كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿٣٢﴾ فَاِنَّهُمْ يَوْمَىِٕذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾

گمراہ کیا۔ غرض یہ لوگ سب کے سب اس دن عذاب میں شریک ہوں گے۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٤﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ

اور ہم تو گنہ گاروں کے ساتھ یوں ہی کیا کرتے ہیں۔ یہ لوگ ایسے (شریر) تھے کہ جب ان

لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اَىِٕنَّا

سے کہا جاتا تھا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو اکڑا کرتے تھے۔ اور یہ لوگ کہتے تھے کہ ایک پاگل

لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿٣٦﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ

شاعر کے لیے ہم اپنے معبودوں کو چھوڑ بیٹھیں (ارے کمبختو یہ شاعر یا پاگل نہیں) بلکہ یہ تو حق بات لے کر آیا ہے اور

وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٧﴾ اِنَّكُمْ لَذَآىِٕقُوا الْعَذَابِ

(اگلے) پیغمبروں کی تصدیق کرتا ہے۔ تم لوگ (اگر نہ مانو گے تو) ضرور دردناک عذاب کا مزہ چکھو



اہلبیتؑ کی ولایت کا بھی سوال کیا جائیگا

[1] علامہ ابن حجر عسقلانی صواعق محرقہ میں اس آیت کے تحت میں لکھتے ہیں کہ ابن عباس نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کا اہل محشر سے سوال کیا جائیگا۔ اور یہ واضح ہے کہ وہ امر اہم جو مثل الوہیت اور نبوت کے پوچھا جائیگا۔ فقط محبت نہیں ہو سکتی بلکہ وہ تو امامت ہے اور اسی کی طرف حدیث ثقلین وغیرہ میں اشارہ ہے۔ اور اسی کی مؤید علامہ واحدی کی وہ عبارت ہے، جو اس آیت کے تحت میں لکھتے ہیں روایت ہے کہ حضرت علیؑ اور اہل بیتؑ کے بارے میں سوال کیا جائیگا۔ کیونکہ خدا نے اپنے رسولؐ کو یہ حکم دیا تھا کہ خلق خدا کو جتلا دیں کہ اپنی رسالت کی کوئی مزدوری اپنے اہل بیتؑ کی مودت کے سوا نہیں چاہتے۔ اسکا مطلب یہی ہے کہ ان سے قیامت میں پوچھا جائیگا کہ تم لوگوں نے نبی کی وصیت کے مطابق ان کی ولایت کو مانا یا یوں ہی معطل چھوڑ دیا۔ اگر چھوڑ دیا تو ان پر مواخذہ کیا جائیگا۔ انتہٰی ۱۲

رسول اللہ شاعر یا مجنون نہ تھے

[2] تاتوننا عن الیمین بعض نے اس کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ کفار شیاطین سے کہیں گے کہ تم نصیحت اور یمن و برکت کی راہ سے ہمیں بہکانے آتے تھے۔ اور بعض نے یہ معنی بیان کیے ہیں کہ تم دین اور حق کی راہ سے بہکانے آتے تھے۔ اور بعض کے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ تم قوت و قدرت کی راہ سے آکر موثر اور قوی تر طریقے سے بہکاتے تھے (تفسیر مجمع البیان صفحہ ۴۴۱ طبع ایران) (ع ا)

الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا

اور تمہیں تو اسی کا بدلہ دیا جائیگا جو (دنیا میں) کرتے رہے مگر خدا کے برگزیدہ بندے ان کے گے ۔

عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾

واسطے (بہشت میں) ایک مقرر روزی ہوگی۔ (اور وہ بھی ایسی ویسی نہیں) ہر قسم کے میوے اور

فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾ عَلٰى

وہ لوگ بڑی عزت سے نعمت کے (لدے ہوئے) باغوں میں تختوں پر (چین سے) آمنے سامنے (بیٹھے) ہونگے

سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾

ان میں صاف سفید براق شراب کے جام کا دور چل رہا ہو گا۔

بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ

جو پینے والوں کو بڑا مزا دے گی (اور پھر) نہ اس شراب میں (خمار کی وجہ سے) دردِ سر ہوگا اور نہ وہ اس

عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾

(کے پینے) سے متوالے ہونگے۔ اور انکے پہلو میں (شرم سے) نیچی نگاہ کرنیوالی بڑی بڑی آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی۔

كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى

(انکی گوری گوری رنگتوں میں ہلکی سی سرخی ایسی جھلکتی ہوگی) گویا وہ انڈے ہیں جو چھپائے ہوئے رکھے ہوں۔ پھر

بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ

ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر باہم بات چیت کرتے کرتے ان میں سے ایک کہنے والا بول

قَرِيْنٌ ﴿۵۱﴾ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا

اٹھے گا کہ (دنیا میں) میرا ایک دوست تھا (اور مجھ سے) کہا کرتا تھا کیا تم بھی (قیامت کی) تصدیق کرنیوالوں میں

وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلْ

ہو۔ بھلا جب ہم مرجائیں گے اور (سڑ گل کر) مٹی اور ہڈی ہوکر رہ جائیں گے تو کیا ہم کو (دوبارہ زندہ کرکے ہمارے

اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾

اعمال کا) بدلہ دیا جائیگا (پھر اپنے بہشت کے ساتھیوں سے کہیگا) تو کیا تم لوگ بھی (میرے ساتھ) اسے جھانک کر دیکھو گے۔

قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۶﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ

غرض جھانکا تو اسے بیچ جہنم میں (پڑا ہوا) دیکھا۔ (یہ دیکھ کر بےساختہ بول اٹھے گا کہ) خدا کی قسم تم تو مجھے بھی تباہ کرنے ہی

لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا

کو تھے۔ اور اگر میرے پروردگار کا احسان نہ ہوتا تو میں بھی (اسوقت تیرے ساتھ جہنم میں) گرفتار کیا گیا ہوتا۔ (اب بتاؤ) کیا

مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ هٰذَا

(یہ نہیں ہے کہ) ہم (آگے کبھی) مریں گے نہیں سوا ہماری پہلی موت کے اور نہ ہم کو عذاب ہوگا (تو تمہیں یقین

(یہی تم سے نہ کہتا تھا کہ) ہمکو اسی پہلی موت کے سوا پھر مرنا نہیں ہے اور نہ ہم پر (آخرت میں) عذاب ہوگا (تو تمہیں یقین

لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

نہ ہوتا تھا۔ یہ یقینی بہت بڑی کامیابی ہے۔ ایسی (ہی کامیابی) کے واسطے کام کرنیوالوں کو کارگزاری کرنی چاہیئے۔



بہشت کی کیفیت

جنتی جہنمی کا قصہ

اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا

بھلا مہمانی کے واسطے یہ (سامان) بہتر ہے یا تھوہر کا درخت (جو جہنمیوں کے واسطے ہوگا) جسے ہم نے یقیناً ظالموں کی

فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۳﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ

آزمائش[1] کیلئے بنایا ہے۔ یہ وہ درخت (جو جہنم کی تہ میں اُگتا ہے۔ اس کے پھل ایسے (بدنما) ہیں۔ گویا

الْجَحِيْمِ ﴿۶۴﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۶۵﴾ فَاِنَّهُمْ

(ہوبہو) سانپ کے پھن (جسے چھوتے دل ڈرے۔ پھر یہ (جہنمی لوگ)

لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ

یقیناً اسی میں سے کھائیں گے۔ پھر اسی سے اپنے پیٹ بھریں گے۔ پھر اس کے اوپر سے ان کو

عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى

خوب کھولتا ہوا پانی (پیپ وغیرہ میں) ملا ملا کر (پینے کو) دیا جائیگا۔ پھر (کھانی کر) انکو جہنم ہی کی طرف یقیناً لوٹ جانا

الْجَحِيْمِ ﴿۶۸﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿۶۹﴾ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ

ہوگا۔ اور ان لوگوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا تھا تو یہ لوگ بھی انکے پیچھے پیچھے دوڑے چلے جا رہے

يُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَ

ہیں۔ اور ان کے قبل اگلوں میں سے بہتیرے گمراہ ہو چکے۔ حالانکہ

لَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ

ہم نے ان لوگوں کو ڈرانے والے (پیغمبر بھی) بھیجے تھے۔ ذرا دیکھو تو کہ جو لوگ ڈرائے جا چکے تھے

عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۷۴﴾

ان کا کیسا بُرا انجام ہوا۔ مگر (ہاں) خدا کے نرے کھرے بندے (محفوظ رہے)

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَ

اور نوح[2] نے (اپنی قوم سے مایوس ہو کر) ہم کو ضرور پکارا تھا تو (دیکھو ہم) کیا خوب جواب دینے والے تھے اور

اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ

ہم نے اس کو اور انکے بالوں کو بڑی (سخت) مصیبت سے نجات دی اور ہم نے (ان میں وہ برکت دی کہ) انہی کی اولاد کو

الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰى

(دنیا میں) برقرار رکھا۔ اور بعد کے آنے والے لوگوں میں انکا اچھا چرچا باقی رکھا کہ ساری خدائی میں (ہر طرف سے)

نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾

نوح پر سلام (ہی سلام) ہے۔ ہم نیکی کرنے والوں کو یوں جزائے خیر عطا فرماتے ہیں۔

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾

اس میں شک نہیں کہ نوح ہمارے خالص ایماندار بندوں سے تھے۔ پھر ہم نے باقی لوگوں کو ڈبو دیا۔

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ

اور یقیناً ان ہی[3] کے طریقہ پر چلنے والوں میں ابراہیمؑ بھی ضرور تھے۔ جب وہ اپنے پروردگار (کی عبادت) کی طرف

---

جہنم کی حالت

حضرت نوحؑ کا ذکر

[1] اس میں آزمائش کا مطلب یہ ہے کہ جہنم میں درخت اُگنے کو مسلمان تو ٹھنڈے دل سے مان لیتے ہیں مگر کفار اس میں بھی بات کا بتنگڑ بناتے ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتے کہ گرم سے گرم ملک میں بھی درخت پیدا ہوتے ہیں اور سرد سے سرد ملک حتیٰ کہ برفستان میں بھی درخت اُگتے ہیں۔ پھر سرد ملک والے کو گرم ملک والے پر کسی چیز کے ہونے یا نہ ہونے میں اعتراض کا کوئی حق نہیں۔ ان چیزوں کو بھی چھوڑ دو ہمارے ملک کے آتشبازوں کو دیکھو وہ کیسے کیسے درخت پھلجھڑیاں پھول بیلیں نام وغیرہ آگ سے پیدا کرتے ہیں پھر معلوم نہیں خدا کا آگ سے درخت کا پیدا کرنا کیوں بعید سمجھا جاتا ہے کیا اس کی قدرت اتنی بھی نہیں سبحانہ وتعالیٰ عما یصفون!!

[2] آپ کا کچھ تفصیلی قصہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ دیکھو پارہ ۸ سورۂ اعراف۔

[3] وان من شیعتہ لابراھیمؑ تفسیر قمی وتفسیر مجمع البیان میں ابوبصیر کے واسطے سے روایت ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں یہ اسم مبارک ہو ابوبصیر کہتے ہیں میں نے عرض کیا وہ کون سا اسم میری جان آپ پر فدا ہو حضرت نے فرمایا شیعہ میں نے عرض کیا دکھا گیا خ د، لوگ تو اس نام سے عیب لگاتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم نے خداوند عالم کا یہ قول نہیں سنا۔ وان من شیعتہ لابراھیم اور خداوند عالم کا یہ قول فاستغاثہ الذی من شیعتہ علی الذی من عدوہ۔ تفسیر قمی ص ۲۲۳ جلد ۲ طبع نجف وتفسیر مجمع البیان ص ۴۴۹ جلد ۸ طبع ایران اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے ذیل میں مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا یعنی جناب ابراہیمؑ شیعہ علی علیہ السلام تھے۔ اس مطلب کی تائید دیگر روایات سے بھی ہوتی ہے تفصیل کے لیے دیکھو تفسیر برہان ص ۲۰ جلد ۴ طبع ایران (ا۔ ح)

سَلِيمٍ ۝٨٤ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَاذَا تَعْبُدُونَ ۝٨٥

(پہلو میں) ایسا دل لیے ہوئے بڑے جو دہر عیب سے پاک تھا جب انھوں نے اپنے (منہ بولے) باپ اور اپنی قوم سے کہا

أَئِفْكًا آلِهَةً دُونَ اللَّهِ تُرِيدُونَ ۝٨٦ فَمَا ظَنُّكُمْ

کہ تم لوگ کس چیز کی پرستش کرتے ہو کیا خدا کو چھوڑ کر دل سے گھڑے ہوئے معبودوں کی تمنا رکھتے ہو۔ پھر ساری خدائی کے

بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝٨٧ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ۝٨٨ فَقَالَ إِنِّي

پالنے والے کے ساتھ تمہارا کیا خیال ہے۔ (پھر ایک عید میں ان لوگوں نے چلنے کو کہا) تو ابراہیمؑ نے ستاروں کی

سَقِيمٌ ۝٨٩ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ۝٩٠ فَرَاغَ إِلَىٰ آلِهَتِهِمْ

طرف ایک نظر دیکھا اور کہا کہ میں (عنقریب) ۱ بیمار پڑنے والا ہوں تو وہ لوگ ابراہیم کے پاس سے پیٹھ پھیر کر

فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ۝٩١ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ ۝٩٢ فَرَاغَ

ہٹ گئے (بس) پھر تو ابراہیمؑ چپکے سے انکے بتوں کی طرف متوجہ ہوئے اور (طعن سے) کہا (تمہارے سامنے اتنے چڑھاوے

عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ۝٩٣ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزِفُّونَ ۝٩٤

رکھے ہیں) آخر تم کھاتے کیوں نہیں (ارے) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم بولتے (تک) نہیں پھر تو ابراہیمؑ داہنے ہاتھ سے

قَالَ أَتَعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ ۝٩٥ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا

مارتے ہوئے ان پر پل پڑے (اور توڑ پھوڑ کر ایک بڑے بت کے گلے میں کلہاڑی ڈال دی جب ان لوگوں کو خبر ہوئی)

تَعْمَلُونَ ۝٩٦ قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا فَأَلْقُوهُ فِي الْجَحِيمِ ۝٩٧

تو ابراہیمؑ کے پاس دوڑتے ہوئے پہنچے ابراہیمؑ نے کہا (افسوس) تم لوگ اسکی پرستش کرتے ہو جسے تم لوگ خود تراش کر بناتے ہو حالانکہ تم کو

فَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْفَلِينَ ۝٩٨ وَقَالَ إِنِّي

اور جسکو تم لوگ بناتے ہو (سب کو) خدا ہی نے پیدا کیا ہے (یہ سنکر) وہ لوگ (آپس میں) کہنے لگے اس کیلئے (بھٹی کی سی) ایک عمارت

ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ ۝٩٩ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ

بناؤ (اور اس میں آگ سلگا کر اسی) دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دو پھر ان لوگوں نے ابراہیمؑ کے ساتھ مکاری کرنی چاہی تو ہمنے

الصَّالِحِينَ ۝١٠٠ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ۝١٠١ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ

(آگ کو سرد گلزار کر کے) انہیں نیچا دکھا دیا (اور جب آگ نے ابراہیمؑ کو نکالدیا) تو بولے میں اپنے پروردگار کیطرف جاتا ہوں وہ عنقریب ہی مجھے راہ

السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ

کر دیگا (پھر عرض کی) پروردگارا مجھے ایک نیکوکار (فرزند) عنایت فرما تو ہمنے انکو ایک بڑے نرم دل لڑکے (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دی پھر جب

فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ

اسمٰعیل اپنے باپ کے ساتھ دوڑ دھوپ کرنے لگا تو (ایک دفعہ) ابراہیمؑ نے کہا بیٹا! میں خواب ۲ میں (وحی کے ذریعہ کیا) دیکھتا ہوں کہ میں خود تمہیں ذبح کر

سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ۝١٠٢ فَلَمَّا

رہا ہوں تو تم بھی غور کرو تمہاری کیا رائے ہے اسمٰعیل نے کہا ابا جان جو آپکو حکم ہوا ہے اسکو (بے تامل) کیجئے اگر خدا نے چاہا تو مجھے آپ صبر

أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ۝١٠٣ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ ۝١٠٤

کرنیوالوں میں سے پائیے گا پھر جب ان دونوں نے یہ ٹھان لی اور باپ نے بیٹے کو ذبح کیلئے ماتھے کے بل لٹایا اور ہمنے (آمادہ دیکھکر) آواز دی اے ابراہیمؑ ہمنے



قصہ حضرت ابراہیمؑ

۱ آپ کا قصہ تفصیلاً کئی جگہ بیان ہو چکا ہے۔ اس مقام پر آپ کا اپنے کو ستارہ دیکھ کر بیمار کہنے کا یہ مطلب ہے کہ آپ کو باری سے تپ ولرزہ آتا تھا اس وقت گھڑی تو تھی نہیں اوقات کو تاروں ہی کی حرکت سے پہچانتے تھے۔ آپ نے جب آسمان کی طرف دیکھا تو لرزہ کا وقت قریب آچکا تھا۔ اس نے آپ نے یہ فرمایا مگر آپ کی قوم نے اپنے خیال کے مطابق یہ سمجھا کہ آپ نے علم نجوم سے کام لیا اور دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں تمہارے کفر سے دل تنگ ہوں اور کوفت و رنج بھی ایک بیماری ہے۔ ۱۲

حضرت اسمٰعیلؑ اور انکا ذبح

۲ انبیاء کو خدائی احکام چند طرح سے پہنچتے ہیں کبھی الہام سے کبھی وحی سے کبھی آواز غیبی سے کبھی خواب سے حضرت ابراہیمؑ کو بھی بیٹے کے ذبح کرنے کا حکم خواب ہی میں ہوا تھا۔ اور اگرچہ حضرت اسمٰعیلؑ کا سن اس وقت تیرہ ہی برس کا تھا مگر وہ صبر و استقلال دکھلایا کہ ملائکہ کو بھی حیرت ہو گئی۔ غرض جب حضرت ابراہیمؑ نے چھری پھیری، اور حضرت جبرئیل نے خدا کے حکم سے پلٹ دی اور تین مرتبہ ایسا ہی ہوا تو یہ آواز آئی کہ تم اپنے امتحان میں پورے اترے اس وقت تو اس بہشتی دنبہ کو قربانی دے دو، اور ہم نے اس کا فدیہ ایک بڑی قربانی قرار دی ہے۔ ۱۲

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٠٥﴾

(اپنے خواب کو خوب سچ کر دکھایا (اب تم دونو کو بڑے مرتبے ملیں گے) ہم نیکی کرنیوالونکو یوں جزائے خیر دیتے ہیں۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿١٠٦﴾ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ

اس میں شک نہیں کہ یہ یقینی بڑا (سخت اور) صریحی امتحان تھا۔ اور ہمنے اسماعیلؑ کا فدیہ ایک لے ذبح عظیم (بڑی قربانی)

عَظِيْمٍ ﴿١٠٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى

قرار دیا۔ اور ہمنے انکا اچھا چرچا بعد کو آنیوالوں میں باقی رکھا کہ (ساری خدائی میں) ابراہیمؑ پر سلام (ہی سلام)

اِبْرٰهِيْمَ ﴿١٠٩﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١١٠﴾ اِنَّهٗ مِنْ

ہے۔ ہم یوں نیکی کرنے والوں کو جزائے خیر دیتے ہیں۔ بیشک ابراہیمؑ ہمارے (خاص)

عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١١﴾ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ

ایماندار بندوں میں تھے۔ اور ہم نے ابراہیمؑ کو اسحٰقؑ (کے پیدا ہونے) کی (بھی) خوشخبری دی تھی جو

الصّٰلِحِيْنَ ﴿١١٢﴾ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ

ایک نیکوکار نبی تھے۔ اور ہم نے خود ابراہیمؑ پر اور اسحاقؑ پر اپنی برکت نازل کی اور ان دونوں کی نسل

ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿١١٣﴾ وَلَقَدْ

میں بعض تو نیکو کار اور بعض (نافرمانی کر کے) اپنی جان پر صریحی ستم ڈھانے والا ہے۔ اور ہم نے موسیٰؑ اور

مَنَنَّا عَلٰي مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١١٤﴾ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا

لے ہارونؑ پر (بہت سے) احسانات کیے۔ اور خود ان دونوں کو اور ان کی قوم کو

مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿١١٥﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ

بڑی (سخت) مصیبت سے نجات دی۔ اور (فرعون کے مقابلہ) میں ہم نے ان کی مدد کی تو (آخر) یہی لوگ

الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٦﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿١١٧﴾ وَهَدَيْنٰهُمَا

غالب رہے۔ اور ہم نے ان دونوں کو ایک واضح المطالب کتاب (توریت) عطا کی۔ اور دونوں کو سیدھی

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿١١٨﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١١٩﴾

راہ کی ہدایت فرمائی۔ اور بعد کو آنے والوں میں ان کا ذکر خیر باقی رکھا۔

سَلٰمٌ عَلٰي مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٠﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢١﴾

کہ (ہر جگہ) موسیٰؑ اور ہارونؑ پر سلام (ہی سلام) ہے۔ ہم نیکی کرنیوالوں کو یوں جزائے خیر عطا فرماتے ہیں۔

اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٢٢﴾ وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ

بیشک یہ دونوں ہمارے (خالص) ایماندار بندوں سے تھے۔ اور اس میں بھی شک نہیں کہ الیاسؑ سے یقیناً

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٢٣﴾ ۭ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٢٤﴾ اَتَدْعُوْنَ

پیغمبروں سے تھے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ (خدا سے) کیوں نہیں ڈرتے۔ کیا تم لوگ

بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخٰلِقِيْنَ ﴿١٢٥﴾ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَ

بعل (بت) کی پرستش کرتے ہو اور خدا کو چھوڑے بیٹھے ہو جو سب سے بہتر پیدا کرنیوالا ہے اور جو) تمہارا پروردگار اور تمہارے



ذبح عظیم

لے اگرچہ مفسرین نے ذبح عظیم سے بہشتی موٹا تازہ دنبہ مراد لیا ہے مگر یہ بالکل عقل کے خلاف ہے۔ کیونکہ اگرچہ وہ دنبہ بہشت کا ہو، اور کیسا ہی موٹا تازہ ہو مگر انبیاء کی بہ نسبت اس کا عظیم ہونا بالکل محال ہے۔ میرے ذہن میں تو ذبح عظیم سے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے سوا دوسری چیز مراد نہیں معلوم ہوتی۔ اسی وجہ سے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ حسین منی وانا من الحسین۔

لے آپکا تفصیلی قصہ نویں پارہ سورہ اعراف میں گزر چکا ہے۔ ۱۲

حضرت الیاسؑ کا قصہ

لے حضرت الیاسؑ بن یاسین بن عیشا ابن فنحاخ بن العزار بن ہارون اور حضرت خضر۔ یہ دونوں پیغمبر زندہ ہیں اور جو احکام خدا کے ان کے متعلق ہوتے ہیں، ان کو پورا کرتے ہیں مگر لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں حضرت خضرؑ تو دریاؤں پر تعینات ہیں اور حضرت الیاسؑ جنگلوں اور پہاڑوں پر۔ یہ دونوں حضرات موسم حج میں ضرور آتے ہیں اور باہم ملاقات بھی ہوتی ہے۔ حضرت حزقیل کی وفات کے بعد جب بنی اسرائیل کی شرارتیں حد سے گزر گئیں تو حضرت الیاسؑ ان کی ہدایت کے لیے بھیجے گئے۔ اس وقت کا بادشاہ اجنب پہلے تو ایماندار تھا مگر اپنی عورت ازبیل کے بہکانے سے کافر ہو گیا۔ اور اس کی پیروی میں رعایا بھی بت پرستی کرنے لگی۔ آپ نے ہر چند فہمائش کی مگر اثر نہ ہوا، اسی اثنا میں ازبیل کی ایک عابد کے باغ پر جس سے بسر اوقات اس کی ہوتی تھی نظر لگی اور آخر اس بیچارے کو قتل کروا کے اس پر متصرف ہوئی اس پر اور خدا کا غضب زیادہ ہو گیا اور پُر عتاب خطاب ہوا کہ میں اس ناحق خون کا بدلہ ضرور لونگا۔ اور اسی باغ میں تو اور تیری عورت مارے جائیں گے۔ اور کوئی تیرا دفن کرنیوالا بھی نہ ہو گا۔ اس کے بعد پھر حضرت الیاسؑ نے سمجھایا تو وہ مردود آپ کے بھی درپے آزار ہوا اور گرفتاری کا حکم دیا مگر آپ کی بددعا سے اس کا بیٹا بیمار ہوا اور وہ اس کی فکر میں مستغرق

باقی صفحہ ٥٤٦ پر

رَبَّ اٰبَآئِكُمُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوۡهُ فَاِنَّهُمۡ لَمُحۡضَرُوۡنَ ﴿۱۲۷﴾

اگلے باپ داداؤں کا (بھی) پروردگار ہے۔ تو اُن لوگوں نے جھٹلا دیا تو یہ لوگ یقیناً (جہنم میں) گرفتار کیے جائینگے۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِيۡنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكۡنَا عَلَيۡهِ فِى الۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۱۲۹﴾

مگر خدا کے نرے کھرے بندے (محفوظ رہیں گے)۔ اور ہم نے انکا ذکر خیر بعد کو آنیوالوں میں باقی رکھا۔

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلۡ يَاسِيۡنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۳۱﴾

کہ (ہر طرف سے) آل یاسین [1] پر سلام (ہی سلام) ہے۔ ہم یقیناً نیکی کرنیوالوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

اِنَّهٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۳۲﴾ وَاِنَّ لُوۡطًا لَّمِنَ

بیشک وہ ہمارے (خالص) ایماندار بندوں میں تھے۔ اور اس میں بھی شک نہیں کہ لوطؑ یقینی

الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذۡ نَجَّيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗۤ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا عَجُوۡزًا

پیغمبروں سے ہے۔ جب ہم نے ان کو اور ان کے لڑکے بالوں سب کو نجات دی۔ مگر ایک (ان کی)

فِى الۡغٰبِرِيۡنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرۡنَا الۡاٰخَرِيۡنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاِنَّكُمۡ لَتَمُرُّوۡنَ

بوڑھی بیوی جو پیچھے رہ جانے والوں ہی میں تھی۔ پھر ہمنے باقی لوگوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور اے اہل مکہ تم لوگ بھی ان پر

عَلَيۡهِمۡ مُّصۡبِحِيۡنَ ﴿۱۳۷﴾ وَبِالَّيۡلِ‌ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۳۸﴾ وَاِنَّ

سے (کبھی) صبح کو اور (کبھی) شام کو (آتے جاتے) گزرتے ہو تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے۔ اور اس میں شک

يُوۡنُسَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذۡ اَبَقَ اِلَى الۡفُلۡكِ الۡمَشۡحُوۡنِ ﴿۱۴۰﴾

نہیں کہ یونسؑ (بھی) پیغمبروں سے تھے۔ (وہ وقت یاد کرو) جب یونسؑ بھاگ کر ایک بھری ہوئی کشتی کے پاس

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الۡمُدۡحَضِيۡنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالۡتَقَمَهُ الۡحُوۡتُ

پہنچے تو (اہل کشتی نے) قرعہ ڈالا تو (انہی کا نام نکلا اور) یونسؑ نے زک اٹھائی (اور دریا میں گر پڑے) تو انکو ایک مچھلی نگل

وَهُوَ مُلِيۡمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوۡلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الۡمُسَبِّحِيۡنَ ﴿۱۴۳﴾

گئی۔ اور یونسؑ خود (اپنی) ملامت کر رہے تھے۔ پھر اگر یونسؑ (خدا کی) تسبیح (اور ذکر) نہ کرتے تو روز قیامت تک مچھلی ہی

لَلَبِثَ فِىۡ بَطۡنِهٖۤ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذۡنٰهُ بِالۡعَرَآءِ

کے پیٹ میں رہتے۔ پھر ہم نے انکو (مچھلی کے پیٹ سے نکال کر) ایک کھلے میدان میں ڈال دیا اور (وہ

وَهُوَ سَقِيۡمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَاَنۡۢبَتۡنَا عَلَيۡهِ شَجَرَةً مِّنۡ يَّقۡطِيۡنٍ ﴿۱۴۶﴾

تھوڑی ہی دیر میں) بیمار نڈھال ہو گئے تھے۔ اور ہمنے ان پر (سایہ کیلئے) ایک کدو [2] کا درخت اگا دیا اور (اسکے بعد)

وَاَرۡسَلۡنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلۡفٍ اَوۡ يَزِيۡدُوۡنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوۡا

ہمنے ایک لاکھ بلکہ (ایک حساب سے) زیادہ آدمیوں [3] کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا۔ تو وہ لوگ ان پر ایمان لائے پھر ہمنے (بھی) ایک خاص

فَمَتَّعۡنٰهُمۡ اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسۡتَفۡتِهِمۡ اَلِرَبِّكَ الۡبَنَاتُ

وقت تک انکو چین سے رکھا۔ تو (اے رسولؐ) ان کفار سے پوچھو کہ کیا تمہارے پروردگار کے لیے بیٹیاں ہیں اور ان کے لیے

وَلَهُمُ الۡبَنُوۡنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمۡ خَلَقۡنَا الۡمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمۡ

بیٹے یا (کیا واقعی) ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا ہے۔ اور یہ لوگ (اس وقت) موجود تھے

آلِ محمدؐ کا ذکر

[1] اس آیت کی طرف میں نے آیت تطہیر کی بحث میں اشارہ کیا تھا۔ اس کو امام رازی نے بھی مان لیا ہے اور کلبی اور فضل بن روزبہان نے بھی کہ اس سے آل محمد مراد ہیں۔ کیونکہ یٰسین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی ہے۔ اور قراء سبعہ میں سے ابن عامر نافع و یعقوب کی قرأت بھی آل یٰسین ہے اور اسی کی مؤید وہ روایت ہے جسے ابن ابی حاتم طبرانی اور ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آل یٰسین آل محمدؐ ہیں۔ دیکھو تفسیر دُرِّ منثور جلد ۵ صفحہ ۲۸۶ سطر ۲۶ مطبوعہ مصر۔ ۱۲

حضرت یونسؑ کا قصہ

[2] کدو کا سایہ بھی گھنا ہوتا ہے۔ اور اسکا خاصہ ہے کہ اس کے سایہ میں مکھی نہیں بیٹھتی۔ اور آپ کی جلد بدن مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے اس قدر نازک ہو گئی تھی کہ مکھی بیٹھتی یا دھوپ لگتی تو زخم ہو جاتا۔ پہاڑی بکری کا دودھ غذا تھی۔ جب آپ کی جلد درست ہو گئی تو آپ کسی ضرورت سے گئے۔ واپس آئے تو دیکھا درخت خشک ہو گیا۔ اس سے بہت دل تنگ ہوئے خطاب ہوا اے یونسؑ تم کو ایک درخت کا خشک ہونا ناگوار گزرا۔ اور اپنی اُمت کے لاکھوں آدمیوں کا ضائع ہونا ناگوار نہ ہوا کہ عذاب کی درخواست کی تم اب اپنی قوم میں جاؤ وہ سب ایمان لے آئے ہیں اور تمہارے دیدار کے آرزومند ہیں۔ ۱۲

خدا پر مشرکوں کا بہتان کہ ملائکہ اس کی بیٹیاں ہیں اور اسکا جواب

[3] اگر صرف بالغ عاقل لیے جائیں، تو ایک لاکھ تھے۔ اور بچے بھی شمار کیے جائیں تو زیادہ۔ ۱۲

شٰهِدُوْنَ ۝۱۵۰ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ۝۱۵۱ وَلَدَ

خبردار (یاد رکھو کہ) لوگ یقینی اپنے دل سے گڑھ گڑھ کے کہتے ہیں۔ کہ خدا اولاد

اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۵۲ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ۝۱۵۳

والا ہے اور یہ لوگ یقینی جھوٹے ہیں کیا خدا نے (اپنے لیے) بیٹیوں کو بیٹوں پر ترجیح دی ہے

مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝۱۵۴ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝۱۵۵ اَمْ

(ارے کمبختو) تمہیں کیا جنون ہوگیا ہے تم (لوگ بیٹھے بیٹھے) کیسا فیصلہ کرتے ہو۔ تو کیا تم (اتنا بھی) غور نہیں کرتے۔ یا تمہارے

لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۵۶ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

پاس (اسکی) کوئی واضح و روشن دلیل ہے تو اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو اپنی کتاب

صٰدِقِيْنَ ۝۱۵۷ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ط

پیش کرو۔ اور ان لوگوں نے خدا اور جنات کے درمیان رشتہ ناتا مقرر کیا ہے۔

وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝۱۵۸ سُبْحٰنَ اللّٰهِ

حالانکہ جنات بخوبی [1] جانتے ہیں کہ وہ (لوگ یقینی (قیامت میں بندوں کیطرح) حاضر کیے جائینگے۔ یہ لوگ جو باتیں بنایا کرتے

عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۱۵۹ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝۱۶۰ فَاِنَّكُمْ

ہیں ان سے خدا پاک صاف ہے۔ مگر خدا کے نرے کھرے بندے (ایسا نہیں کہتے) غرض تم لوگ خود

وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۝۱۶۱ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ۝۱۶۲ اِلَّا مَنْ

اور تمہارے معبود اسکے خلاف (کسی کو) بہکا نہیں سکتے مگر اسکو جو جہنم میں جھونکا جانے والا ہے۔ اور (فرشتے یا آئمہ تو یہ

هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ۝۱۶۳ وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۝۱۶۴

کہتے ہیں کہ) ہم میں سے [2] ہر ایک کا درجہ مقرر ہے اور ہم تو یقینا (اس کی عبادت

وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۝۱۶۵ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝۱۶۶

کے لیے صف باندھے کھڑے رہتے ہیں۔ اور ہم تو یقینی (اسکی) تسبیح پڑھا کرتے ہیں۔

وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ۝۱۶۷ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ

اگرچہ یہ کفار (اسلام کے قبل) کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس بھی اگلے لوگوں کا تذکرہ (کسی کتاب خدا میں) ہوتا

الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۶۸ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝۱۶۹ فَكَفَرُوْا

تو ہم بھی خدا کے نرے کھرے بندے ضرور ہو جاتے (مگر جب کتاب آئی تو) ان لوگوں نے اس سے

بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝۱۷۰ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا

انکار کر دیا۔ خیر عنقریب (اسکا نتیجہ) انہیں معلوم ہو جائیگا۔ اور اپنے خاص بندوں پیغمبروں سے ہماری بات پکی ہو

الْمُرْسَلِيْنَ ۝۱۷۱ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۝۱۷۲ وَاِنَّ جُنْدَنَا

چکی ہے۔ کہ ان لوگوں کی (ہماری بارگاہ سے) یقینی مدد کی جائے گی۔ اور ہمارا لشکر تو یقینا غالب

لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝۱۷۳ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝۱۷۴ وَّاَبْصِرْهُمْ

رہے گا۔ تو (اے رسولؐ) تم ان سے ایک خاص وقت تک منہ پھیرے رہو اور ان کو دیکھتے رہو تو



جنات بھی خدا کے بندے ہیں

[1] اس سے عرب کے بعض قبیلہ بنی خزاع وغیرہ کی بھی رد ہوتی ہے جو اس کے قائل تھے کہ العیاذ باللہ خدا نے جنات کی شریف زادیوں سے صحبت کی اور ان سے فرشتے پیدا ہوئے اور مجوس کی رد بھی مقصود ہے، جو اس کے قائل ہیں کہ خدا اور شیطان معاذ اللہ دونوں بھائی ہیں۔ خدا تو نور اور خیر کا خالق ہے اور شیطان، تاریکی، بدی اور نقصانات دہ حیوانات کا۔ ۱۲

فرشتوں اور آئمہ کا اقرارِ عبودیت

[2] احادیث اہل بیت میں ہے کہ یہ آیت آئمہ معصومینؑ کی شان میں نازل ہوئی۔ اس بناء پر نصیریوں کی بھی رد ہو جائے گی جو جناب امیرؑ کی خدائی کے قائل ہیں۔ اور یہی بیان زیادہ مرتبط ہے، اور اسی کی مؤید وہ روایت ہے جو تفسیر در منثور جلد ۵ صفحہ ۲۹۳ سطر ۲۸ مطبوعہ مصر میں مذکور ہے کہ مسلم نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ ہم کو لوگوں پر تین باتوں میں فضیلت دی گئی۔ ہماری صفیں فرشتوں کی سی ہوتی ہیں۔ زمین ہماری سجدہ گاہ ہے۔ اور جب پانی نہ ملے تو خاک مطہر ہے ۱۲۔ اور یہ ظاہر ہے کہ آپ کا بصیغہ جمع فرمانا اہل بیتؑ کو شامل کرنے کی غرض سے ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ فرشتوں کی سی عبادت آپ یا آپ کے اوصیاء معصومین کے سوا کسی نے نہیں کی۔ ۱۲

فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ فَاِذَا

یہ لوگ خود عنقریب ہی (اپنا نتیجہ) دیکھ لیں گے۔ تو کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کی جلدی کر رہے ہیں۔ پھر جب

نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾ وَتَوَلَّ

(عذاب) انکی انگنائی میں اُتر پڑیگا تو جو لوگ ڈرائے جا چکے ہیں انکی بھی کیا بُری [۱] صبح ہوگی۔ اور ان لوگوں سے

عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

ایک خاص وقت تک منہ پھیرے رہو اور دیکھتے رہو۔ یہ لوگ تو خود عنقریب ہی (اپنا انجام) دیکھ لیں گے۔

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ

یہ لوگ جو باتیں خدا کے بارے میں بنایا کرتے ہیں ان سے تمہارا پروردگار عزت کا مالک پاک صاف ہے۔ اور

عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

پیغمبروں پر (درود) سلام ہو۔ اور کل تعریفیں خدا ہی کے لیے سزاوار ہیں جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔

## اٰیَاتُهَا ۸۸ (۳۸) سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ (۳۸) رُکُوْعَاتُهَا ۵

اور اس کی اٹھاسی آیتیں ہیں سورۃ صٓ [۲] مکہ میں نازل ہوا اور پانچ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِى الذِّكْرِ ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ

صٓ نصیحت والے قرآن کی قسم (آپ برحق نبی ہیں) مگر یہ کفار (خواہ مخواہ) تکبر اور عداوت میں

عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ﴿۲﴾ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ

(پڑے اندھے ہو رہے) ہیں۔ ہم نے ان سے پہلے کتنے گروہ ہلاک کر ڈالے تو (عذاب کے

فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ

وقت) یہ لوگ چیخ اُٹھے مگر چھٹکارے کا وقت ہی نہ رہا تھا۔ اور ان لوگوں نے اس بات سے تعجب کیا

مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۴﴾

کہ انہی میں کا (عذاب خدا سے) ایک ڈرانیوالا (پیغمبر) انکے پاس آیا اور کافر لوگ کہنے لگے کہ یہ تو بڑا (کھلاڑی) جادوگر اور پکا جھوٹا ہے۔

اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عُجَابٌ ﴿۵﴾

بھلا (دیکھو تو) اس نے تمام معبودوں کو (ملیا میٹ کر کے بس) ایک ہی معبود [۳] قائم رکھا۔ یہ تو یقینی بڑی تعجب خیز بات ہے۔

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ

اور ان میں سے چند رودار لوگ (مجلس وعظ سے) یہ (کہہ کر) چل کھڑے ہوئے کہ (یہاں سے) چل دو اور اپنے معبودوں (کی

اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ يُّرَادُ ﴿۶﴾ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِى الْمِلَّةِ

عبادت) پر جمے رہو یقیناً اس میں (انکی کچھ ذاتی) غرض ہے۔ ہم لوگوں نے تو یہ بات پچھلے دین میں کبھی سنی نہیں ہو نہ ہو یہ

الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ﴿۷﴾ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ

اس کی من گھڑت ہے کیا ہم سب لوگوں میں بس (محمدؐ ہی قابل تھا کہ) اس پر قرآن نازل ہوا نہیں بات



**حضرت رسول اکرمؐ کی تشفی**

[۱] چونکہ عرب میں عموماً لوٹ مار اور غارت کا وقت صبح ہی کا ہے اور عذاب بھی اکثر صبح ہی کو آیا کیا۔ کیونکہ یہی غفلت کا وقت ہے کہ مومنین کے سوا لوگ عموماً پڑے سویا کرتے ہیں۔ اس وجہ سے صبح کی تخصیص کی گئی۔ ۱۲

[۲] اس سورۃ میں حضرت کی نبوت اگلوں کا تذکرہ، کفار قریش کی باتیں، اور جواب، قیامت کا ذکر، حضرت داؤدؑ کا قصہ، کفار کی سرزنش، حضرت سلیمانؑ کا حال حضرت ایوبؑ کا واقعہ اور الیسعؑ اور ذوالکفلؑ کا ذکر۔ جہنم کا جھگڑا۔ حضرت آدمؑ و شیطان کا قصہ وغیرہ مذکور ہے ۱۲

**قریش کی باتیں اور جواب**

[۳] جب حضرت حمزہؓ ایمان لائے تو قریش میں ایک ہلچل مچ گئی اور ولید ابوجہل، عتبہ، شیبہ، ہشام اور عاص وغیرہ پچیس آدمی گھبرائے ہوئے حضرت ابوطالب کے پاس آئے اور عرض کی اے ہمارے سردار ہم آپ کے پاس فریادی آئے ہیں۔ آپ کے بھتیجے محمدؐ نے غضب کیا کہ ہمارے بتوں کو بُرا کہتا ہے۔ ہماری عقلوں کو واہی بتاتا ہے۔ ہمارے بیوقوفوں کو بہکا کر اپنے دین میں لیے جاتا ہے۔ ہمارے درمیان تفرقہ ڈالتا ہے۔ آپ ان کو سمجھائیے کہ ان باتوں سے باز آئیں۔ آپ نے حضرت رسولؐ کو بُلایا۔ اور ان کی شکایت بیان کی حضرت نے آنکھوں میں آنسو بھر کر فرمایا: چچا جان! میں بھی تو ان سے ایک ہی بات میں مدد مانگتا ہوں اور پھر ان سے عرب و عجم کی سلطنت کا وعدہ کرتا ہوں کہ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیں۔ اور اگر یہ لوگ آفتاب کو میرے داہنے ہاتھ پر اور ماہتاب کو میرے بائیں ہاتھ پر رکھیں۔ تو بھی میں بتوں کو بُرا کہنے سے باز نہ آؤں گا یہاں تک کہ میں اس کو جاری کر دوں یا قتل کیا جاؤں حضرت ابوطالب نے فرمایا بیٹا تم بہ اطمینان اپنا کام کرو اور میں تمہاری مدد کو ہر طرح تیار ہوں غرض یہ سُن کر ابوجہل بولا اے لو اس نے تو سب خداؤں کو ملیا میٹ کر کے ایک ہی خدا کو قائم رکھا۔ اسی واقعہ کو خدا نے بیان فرمایا ہے۔ ۱۲

مِنْۢ بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا
یہ ہے کہ ان کو دسرے سے) میرے کلام ہی میں شک ہے (کہ میرا ہے یا نہیں) بلکہ اصل یہ ہے کہ ان لوگوں نے
يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝۸ۭ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَاۗىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ
ابھی تک میرے عذاب کے مزے نہیں چکھے (اسوجہ سے یہ شرارت ہے) یا (اے رسولؐ) تمہارے زبردست فیاض پروردگار کی
الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۝۹ۚ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
رحمت کے خزانے ان کے پاس ہیں۔ یا سارے آسمان و زمین اور دونوں کے درمیان کی سلطنت انہی کی خاص ہے
وَمَا بَيْنَهُمَا ۣ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ۝۱۰ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ
تب انکو چاہیئے کہ رسے یا سیڑھیاں لگا کر (آسمان پر) چڑھ جائیں اور انتظام کریں۔ اے رسولؐ (ان پیغمبروں کے ساتھ
مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝۱۱ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ
جھگڑنے والے) گروہوں میں سے یہاں تمہارے مقابلہ میں بھی ایک لشکر ہے جو شکست کھائیگا۔ ان سے پہلے نوحؑ کی قوم اور
عَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۝۱۲ۙ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّ
عادؑ اور فرعون میخوں والا اور ثمود اور لوطؑ کی قوم اور جنگل کے رہنے والے (قوم شعیب) یہ دستے پیغمبروں کو جھٹلا چکی ہیں
اَصْحٰبُ لْــــَٔيْكَةِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الْاَحْزَابُ ۝۱۳ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ
یہی وہ گروہ ہیں (جو شکست کھا چکے) سب ہی نے تو پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہمارا
الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝۱۴ۧ وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَاۗءِ اِلَّا صَيْحَةً
عذاب ٹھیک آ نازل ہوا۔ اور یہ (کافر) لوگ بس ایک چنگھاڑ (صور) کے منتظر ہیں جو
وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝۱۵ وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا
(پھر انہیں) چشم زدن[۲] کی مہلت نہ دے گی۔ اور یہ لوگ (مذاق سے) کہتے ہیں کہ پروردگارا
قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝۱۶ اِصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ وَ
حساب کے دن قیامت کے قبل ہی (جو) ہماری قسمت کا لکھا (ہو) ہمیں جلدی سے دے دے۔ (اے رسولؐ) جیسی جیسی
اذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝۱۷ اِنَّا سَخَّرْنَا
باتیں یہ لوگ کرتے ہیں۔ ان پر صبر کرو اور ہمارے بندے داؤدؑ کو یاد کرو جو بڑے قوت والے تھے (مگر صبر کیا) بیشک وہ (ہماری
الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝۱۸ۙ وَالطَّيْرَ
بارگاہ میں) بڑے رجوع کرنے والے تھے ہمنے پہاڑوں کو بھی تابعدار بنا دیا تھا کہ انکے ساتھ صبح و شام خدا کی تسبیح کرتے
مَحْشُوْرَةً ۭ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝۱۹ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ
تھے۔ اور پرندے بھی (یادِ خدا کے وقت) سمٹ آتے (اور) سب انکے فرمانبردار تھے۔ اور ہمنے انکی سلطنت کو مضبوط[۳] کر
الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝۲۰ وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ
دیا۔ اور ہم نے انکو حکمت اور بحث[۴] کے فیصلہ کی قوت عطا کی تھی۔ (اے رسولؐ) کیا تم تک ان دعویداروں کی بھی
اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۝۲۱ۙ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰي دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ
خبر پہنچی ہے کہ جب وہ حجرہ (عبادت) کی دیوار پھاند پڑے (اور) جب داؤد کے پاس آ کھڑے ہوئے تو وہ ان سے ڈر گئے

حضرت داؤدؑ کی حکومت

[۱] اسباب کی لفظ ہر قسم کے وسائل و ذرائع کو شامل ہے (اح)

[۲] فواق عرب کے محاورات میں اس قلیل زمانہ کو کہتے ہیں جو بچہ کے دو دفعہ دودھ پینے اور دوہنے والے کے دو دفعہ دوہنے کے درمیان گزرتا ہے اور یہاں یہ مقصود ہے کہ اتنا قلیل زمانہ بھی صور کے پھونکنے اور مخلوقات کے فنا ہونے کے درمیان نہ گزرے گا۔ اسی وجہ سے میں نے "چشم زدن" کے ساتھ ترجمہ کیا ہے ۱۲

[۳] ایک دفعہ ایک شخص نے دوسرے پر گائے چرا لینے کا حضرت داؤدؑ کے اجلاس میں دعوے کیا تو آپ نے مدعی سے گواہ طلب کیا اور دوسرے دن فیصلہ کا وعدہ کیا۔ شب کو مدعا علیہ کے قتل کا خواب میں حکم ہوا مگر آپ کو سبب قتل معلوم نہ ہونے کی وجہ سے تامل تو دوسرے تیسرے دن پھر ویسا ہی خواب دیکھا تو آمادہ ہوئے مگر جب مدعا علیہ نے سبب پوچھا تو آپ نے حکم خدا بیان کیا تب اس نے خود بیان کیا کہ میں نے اس کے باپ کو قتل کر کے گائے پر قبضہ کیا ہے۔ اس کے بعد وہ قتل کیا گیا اسی دن سے آپ کا رعب و دبدبہ تمام رعایا پر بیٹھ گیا۔ ۱۲

[۴] بحث سے وہ بحث مراد ہے جو مقدمہ کے فریق آپس میں ایک دوسرے کو یا حاکم کو خطاب کر کے کہتے ہیں ۱۲

حضرت داؤدؑ کا امتحان

قَالُوا لَا تَخَفْ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ

ان لوگوں نے کہا کہ آپ ڈریں نہیں۔ (ہم دونوں) ایک مقدمہ کے فریقین ہیں کہ ہم میں سے ایک نے دُوسرے پر زیادتی

بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلٰى سَوَاءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾

کی ہے تو آپ ہمارے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیجئے اور انصاف سے نہ گزر دیجئے اور ہمیں سیدھی راہ دکھا دیجئے۔

إِنَّ هٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَّتِسْعُونَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ

(روئیداد یہ ہے کہ) یہ (شخص) میرا بھائی لہ ہے اور اسکے پاس ننانوے دُنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دُنبی

وَّاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾ قَالَ

ہے اس پر بھی یہ مجھ سے کہتا ہے کہ یہ دُنبی بھی مجھی کو دے دے اور بات چیت میں مجھ پر سختی کرتا ہے۔ داؤدؑ نے

لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلٰى نِعَاجِهِ ۖ وَإِنَّ

دنبیاں اسکے کہ مدعا علیہ سے کچھ پوچھیں) کہہ دیا کہ یہ جو تیری دُنبی مانگ کر اپنی دنبیوں میں ملانا چاہتا ہے تو یہ تجھ پر ظلم کرتا

كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

ہے اور اکثر شرکاء (کی یقیناً یہ حالت ہے کہ) ایک دُوسرے پر ظلم کیا کرتے ہیں مگر جن لوگوں نے

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ۗ

(سچے دل سے) ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کیے (وہ ایسا نہیں کرتے) اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں (یہ)

وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّ

سُنکر دونوں چل دیئے) اور اب داؤدؑ نے سمجھا کہ ہم نے اُنکا امتحان لیا (اور وہ ناکامیاب رہے) پھر تو اپنے پروردگار

أَنَابَ ۩ ﴿۲۴﴾ فَغَفَرْنَا لَهُ ذٰلِكَ ۖ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ

سے بخشش کی دعا مانگنے لگے اور سجدہ میں گر پڑے اور (میری طرف) رجوع کی، تو ہم نے انکی وہ لغزش معاف کر دی اور اسمیں شک

حُسْنَ مَآبٍ ﴿۲۵﴾ يٰدَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ

نہیں کہ ہماری بارگاہ میں انکا اچھا تقرب اور اچھا انجام ہے۔ (ہم نے فرمایا) اے داؤدؑ ہم نے تمکو زمین میں (اپنا) نائب

فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ

قرار دیا تو تم لوگوں کے درمیان بالکل ٹھیک فیصلہ کیا کرو، اور نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو ورنہ یہ پیروی تمہیں خدا کی

عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ

راہ سے بہکا دے گی۔ اس میں شک نہیں کہ جو لوگ خدا کی راہ سے بھٹکتے ہیں ان کی بڑی سخت

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ وَمَا

سزا ہو گی۔ کیونکہ ان لوگوں نے حساب کے دن (قیامت) کو بھلا دیا۔ اور ہمنے

خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ ذٰلِكَ

آسمان اور زمین کو اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں بیکار نہیں پیدا کیا۔ یہ ان لوگوں کا

ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾

خیال ہے جو کافر ہو بیٹھے۔ پس جو لوگ کافر ہو گئے ان کے لیے جہنم کی ویل ہے۔

لہ حضرت داؤدؑ کے سامنے جب حضرت ابراہیمؑ وغیرہ کا فرشتے ذکر کرتے تو بہت ادب و تعظیم اور القاب و آداب کے ساتھ۔ ایک دفعہ حضرت داؤدؑ نے سبب پوچھا تو معلوم ہوا کہ چونکہ ان حضرات کا خدا نے بڑی بڑی بلاؤں کا سامنا کرا کے امتحان لیا اور یہ حضرات امتحان میں پورے اُترے اس وجہ سے خدا نے یہ عزت دی ہے اس پر آپ نے بھی امتحان کی تمنا کی تاکہ اُونچے درجوں پر فائز ہوں تو خدا نے منظور کیا۔ آپ کا یہ قاعدہ تھا کہ ایک روز مقدمات کے فیصلے کرتے اور ایک روز اپنے ضروری کام دیکھتے اور ایک روز عبادت کرتے ——— اور عبادت کے روز مکان کے دروازے بند کر کے کوٹھے پر بیٹھتے اور کسی کو جانے کی اجازت نہ ہوتی۔ آپ عبادت ہی میں مشغول تھے کہ آدمی کی صورت میں دو فرشتے کھڑکی سے پھاند کر آپ کے پاس ایک فرضی مقدمہ امتحان لینے کی غرض سے لائے آپ نے مدعا علیہ کا بیان بھی نہ لیا، اور مدعی سے گواہ بھی طلب نہ کیے اور فیصلہ کر دیا۔ بس یہی امر خدا کو ناگوار گزرا اور حضرت داؤدؑ بھی سمجھے کہ وہ امتحان میں ناکام رہے اسی پر گریہ وزاری شروع کی یہاں تک کہ نماز کے سوا چالیس روز تک سجدے سے سر نہ اٹھایا اور اتنا روئے کہ آنسوؤں سے زمین تر ہو گئی۔ اور گھاس اگ آئی تو خدا نے معاف کر دیا۔ یہ اتنا واقعہ ہے مگر بعض مفسرین نے زوجہ اوریا کا مصنوعی قصہ گھڑ کے حضرت داؤدؑ پر ایسا الزام لگایا جو نبی تو بڑا مرتبہ رکھتے ہیں۔ ایک شریف آدمی کے واسطے بھی زیبا نہیں۔ اسی بنا پر جناب امیرؑ نے فرمایا ہے کہ جو شخص حضرت داؤدؑ کا قصہ، قصہ خوانوں کی طرح بیان کریگا اس پر ایک سو ساٹھ دُرّے لگاؤں گا غرض اوریا کی بیوی کا قصہ محض افترا اور ایک نبی پر بہتان عظیم ہے۔ خدا بچائے۔

أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ
کیا جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کیے انکو ہم ان لوگوں کے برابر کر دیں جو روئے زمین میں فساد
فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ ﴿٢٨﴾ كِتَابٌ
پھیلایا کرتے ہیں یا ہم پرہیز گاروں کو مثل بدکاروں کے بنا دیں۔ (اے رسول) کتاب (قرآن)
أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو
جو ہم نے تمہارے پاس نازل کی ہے (بڑی) برکت والی ہے تاکہ لوگ اسکی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ عقل والے
الْأَلْبَابِ ﴿٢٩﴾ وَوَهَبْنَا لِدَاوُودَ سُلَيْمَانَ ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ
نصیحت حاصل کریں۔ اور ہم نے داؤدؑ کو سلیمانؑ (سا بیٹا) عطا کیا (سلیمانؑ بھی) کیا اچھے بندے تھے بیشک وہ
أَوَّابٌ ﴿٣٠﴾ إِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ ﴿٣١﴾
(ہماری طرف) رجوع کرنیوالے تھے۔ (اتفاقاً) ایک دفعہ تیسرے پہر کو خاصے کے اصیل [1] گھوڑے انکے سامنے پیش کیے گئے تو دیکھنے
فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي حَتَّىٰ
میں اُلجھے کر نوافل میں دیر ہو گئی جب یاد آیا تو کہنے لگے کہ میں نے اپنے پروردگار کی یاد پر مال کی الفت کو ترجیح دی یہاں تک کہ آفتاب (مغرب کے)
تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿٣٢﴾ رُدُّوهَا عَلَيَّ ۖ فَطَفِقَ مَسْحًا
پردہ میں چھپ گیا (تو بولے اچھا) ان گھوڑوں کو میرے پاس واپس لاؤ (جب آگئے) تو دیر کے کفارہ میں) گھوڑوں کی ٹانگوں اور
بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا
گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے (کاٹنے) لگے۔ اور ہم نے سلیمانؑ کا امتحان لیا۔ اور ان کے تخت پر ایک بے جان دھڑ
عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ﴿٣٤﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي
[3] لاکر گرا دیا۔ پھر (سلیمانؑ نے میری طرف) رجوع کی (اور) کہا پروردگارا مجھے بخش دے اور مجھے وہ ملک عطا
وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي ۖ إِنَّكَ
فرما جو میرے بعد کسی کے واسطے شایان نہ ہو اس میں تو شک ہی نہیں کہ تو بڑا بخشنے والا
أَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٣٥﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ
ہے۔ تو ہم نے ہوا کو ان کا تابع کر دیا کہ جہاں وہ پہنچنا چاہتے تھے۔ ان کے حکم کے
رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ﴿٣٦﴾ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَ
مطابق دھیمی چال چلتی تھی۔ اور (اسی طرح) جتنے شیاطین (دیو) عمارت بنانیوالے اور
غَوَّاصٍ ﴿٣٧﴾ وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿٣٨﴾ هَٰذَا
غوطہ لگانے والے تھے سب کو (تابع کر دیا۔ اور اس کے علاوہ) دوسرے دیوؤں کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے
عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٩﴾ وَإِنَّ لَهُ
تھے۔ (اے سلیمانؑ) یہ ہماری بے حساب عطا ہے پس (اسے لوگوں کو دے کر) احسان کرو یا (سب) اپنے ہی پاس
عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ﴿٤٠﴾ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ
رکھو۔ اور اس میں شک نہیں کہ سلیمانؑ کی ہماری بارگاہ میں قرب و منزلت اور عمدہ جگہ ہے۔ اور (اے رسولؐ) ہمارے

حضرت سلیمانؑ کا قصہ

[1] جیاد کے معنے عمدہ گھوڑوں کے ہیں مگر چونکہ شاہی سواری کے عمدہ گھوڑے خاصے کے گھوڑے کہلاتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ ترجمہ کیا گیا اور صافنات ان گھوڑوں کو کہتے ہیں جو بندھے رہنے کی حالت میں تین پاؤں پہ کھڑے ہوں، اور ایک سُم کا صرف سرا زمین سے لگا ہو مگر چونکہ یہ عرب کے اصیل گھوڑوں کی علامت ہے۔ اس وجہ سے یہ ترجمہ کیا گیا۔ ١٢

[2] حضرت سلیمانؑ اگرچہ ایک بڑے عظیم الشان بادشاہ تھے مگر پھر بھی نبی تھے دمشق اور نصیبین کے کنار پر چڑھائی اور جہاد کا ارادہ تھا اور اس کی تیاری میں عمدہ گھوڑے اپنے سامنے طلب کیے جو کسی نے تحفۃً بھیجے تھے۔ اور آپ ان کے دیکھنے میں ایسے منہمک ہوئے کہ آخر وقت جو دُعائیں یا وظائف پڑھتے تھے ترک ہو گئے۔ اور آفتاب غروب ہو گیا اسکا آپ کو ایسا صدمہ ہوا کہ باوجودیکہ یہ بھی ایک امر خیر تھا کہ جہاد کی غرض سے گھوڑے چنے جاتے تھے مگر چونکہ اپنے ذاتی شوق کی چیز تھی۔ اس وجہ سے ان مستحبی وظائف کے ترک ہو جانے کے کفارہ میں آپ نے انہی گھوڑوں کی خدا کی راہ میں قربانی کر دی اور فقراء و مساکین کو تقسیم کر دیا۔ اس قصہ کے متعلق مفسرین کے اور اقوال لغو اور باطل ہیں۔ یہ ایک پیغمبر خدا پر خواہ مخواہ کا الزام ہے جو کسی طرح عقل سلیم قبول نہیں کرتی۔ ١٢

[3] حضرت سلیمانؑ کے لشکر میں اگرچہ آدمی بھی تھے مگر جنات کچھ زیادہ کام کرتے تھے۔ اور ان کو خواہ مخواہ اس پر ناز بھی تھا۔ اور آپکو ان کی دل جوئی کرنی پڑتی۔ ایک دفعہ ان کے بے جا ناز پر یہ فرما دیا کہ میری ستر بیویاں ہیں سب کے پاس جاؤں تو ستر بیٹے پیدا ہوں۔ مگر آپ نے اس وقت ان شاء اللہ نہیں کہا تھا۔ پیغمبر کی اتنی بات بھی شان نبوت سے گری ہوئی تھی۔ خدا کو ناگوار گزری۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگرچہ آپ نے سب بیویوں سے صحبت کی مگر صرف ایک بیوی کے لڑکا ہوا اور وہ بھی مُردہ بے جان لوگوں نے اس کو آپ کے تخت پر لا کر ڈال دیا

باقی ص ٥٤٩ پر

إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥٓ أَنِّى مَسَّنِىَ ٱلشَّيْطَٰنُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ۝٤١

(خاص) بندے ایوبؑ [1] کو یاد کرو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے فریاد کی کہ مجھ کو شیطان نے بہت ایذا اور

ٱرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هَٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ۝٤٢ وَوَهَبْنَا

تکلیف پہنچا رکھی ہے (تو ہم نے کہا کہ) اپنے پاؤں سے (زمین کو) ٹھکرا دو۔ (دیکھو) یہ (چشمہ نکل آیا) نہانے کو ٹھنڈا اور پینے کو (شیریں) (اور چشمہ نکلا تو ہم نے کہا اے ایوبؑ) تمہارے

لَهُۥٓ أَهْلَهُۥ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُو۟لِى

نہانے اور پینے کے واسطے یہ ٹھنڈا پانی (حاضر) ہے۔ اور ہم نے ان کو اہل و عیال اور انکے ساتھ ہی اتنے اور اپنی

ٱلْأَلْبَٰبِ ۝٤٣ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَٱضْرِب بِّهِۦ وَلَا تَحْنَثْ ۗ

خاص مہربانی سے عطا کیے اور عقلمندوں کیلئے عبرت و نصیحت (قرار دی) اور (ہم نے کہا) اے ایوب تم اپنے ہاتھ میں سینکوں کا مٹھا

إِنَّا وَجَدْنَٰهُ صَابِرًا ۚ نِّعْمَ ٱلْعَبْدُ ۖ إِنَّهُۥٓ أَوَّابٌ ۝٤٤ وَٱذْكُرْ

لو اور اس سے (اپنی بیوی کو) مارو۔ اپنی قسم میں جھوٹے نہ ہو۔ ہم نے ایوب کو یقیناً صابر پایا وہ کیا اچھے بندے تھے۔

عِبَٰدَنَآ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ أُو۟لِى ٱلْأَيْدِى وَ

بیشک وہ (ہماری بارگاہ) میں بڑے جھکنے والے تھے۔ اور (اے رسولؐ) ہمارے بندوں میں ابراہیمؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ

ٱلْأَبْصَٰرِ ۝٤٥ إِنَّآ أَخْلَصْنَٰهُم بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى ٱلدَّارِ ۝٤٦ وَ

کو یاد کرو جو قوت اور بصیرت والے تھے۔ ہم نے ان لوگوں کو ایک خاص صفت (آخرت کے گھر) کی یاد سے ممتاز کیا تھا۔ اور

إِنَّهُمْ عِندَنَا لَمِنَ ٱلْمُصْطَفَيْنَ ٱلْأَخْيَارِ ۝٤٧ وَٱذْكُرْ

اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ ہماری بارگاہ میں برگزیدہ اور نیک لوگوں میں ہیں۔ اور (اے رسولؐ)

إِسْمَٰعِيلَ وَٱلْيَسَعَ وَذَا ٱلْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ ٱلْأَخْيَارِ ۝٤٨ هَٰذَا

اسمٰعیلؑ اور الیسعؑ اور ذوالکفلؑ کو (بھی) یاد کرو [2] اور یہ سب نیک بندوں میں ہیں یہ ایک نصیحت ہے

ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَـَٔابٍ ۝٤٩ جَنَّٰتِ عَدْنٍ

اور اس میں شک نہیں کہ پرہیزگاروں کے لیے (آخرت میں) یقیناً اچھی آرامگاہ ہے۔ (یعنی) ہمیشہ رہنے کے (بہشت

مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ ٱلْأَبْوَٰبُ ۝٥٠ مُتَّكِـِٔينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا

کے) سدا بہار باغات جن کے دروازے ان کے لیے (برابر) کھلے ہونگے۔ اور یہ لوگ وہاں تکیے لگائے ہوئے

بِفَٰكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ۝٥١ ۞ وَعِندَهُمْ قَٰصِرَٰتُ ٱلطَّرْفِ

(چین سے) بیٹھے ہونگے۔ وہاں (خدام بہشت سے) کثرت سے میوے اور شراب منگوائیں گے اور انکے پہلو میں

أَتْرَابٌ ۝٥٢ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ ٱلْحِسَابِ ۝٥٣ إِنَّ هَٰذَا

نیچی نظروں والی (شرمیلی) ہم سن بیویاں ہونگی (مومنو) یہ وہ چیزیں ہیں جنکا حساب کے دن (قیامت) کیلئے تم سے وعدہ کیا جاتا ہے

لَرِزْقُنَا مَا لَهُۥ مِن نَّفَادٍ ۝٥٤ هَٰذَا ۚ وَإِنَّ لِلطَّٰغِينَ لَشَرَّ

بیشک یہ ہماری (دی ہوئی) روزی ہے جو کبھی تمام نہ ہوگی۔ یہ (پرہیزگاروں کا انجام ہے) اور سرکشوں کا یقیناً برا ٹھکانا ہے جہنم جسمیں انکو

مَـَٔابٍ ۝٥٥ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ ٱلْمِهَادُ ۝٥٦ هَٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ

جانا پڑیگا۔ تو وہ کیا برا ٹھکانا ہے۔ یہ کھولتا ہوا پانی اور پیپ اور اسی طرح انواع و اقسام کی



[1] اللہ اللہ خدا کے خاص بندوں کی بھی عجیب وغریب حالت ہے کبھی تو انکا خوش حالی و راحت سے امتحان لیا جاتا ہے۔ اور کبھی تکلیف و رنج سے اور اس کی لذت کو بھی کچھ وہی لوگ خوب سمجھتے ہیں۔ حضرت ایوبؑ بن عیص حضرت یوسفؑ کے داماد تھے۔ اور آپ کی بیوی کا نام رحیمہ تھا۔ جو زلیخا کے بطن سے تھیں اور بعضوں نے آپ کی بیوی کا نام لیا بنت یعقوبؑ لکھا ہے۔ آپ شروع ہی سے بڑے دولت مند تھے۔ اور خدا نے لڑکے بالے بھی کثرت سے عطا فرمائے تھے۔ اور آپ ہمیشہ خدا کی عبادت اور شکریہ میں بسر کرتے تھے۔ اسی برس تک تو یوں گزری کہ دولت اور اولاد دیکر امتحان ہوا اب دوسری طرح امتحان شروع

باقی صفحہ ۵۴۷ پر

بقیہ صفحہ ۵۳۹

ہوا تو آپ وہاں سے نکل کر ایک پہاڑ پر عبادت میں مشغول ہوئے۔ بادشاہ نے کچھ لوگوں کو شام کے بتوں کے سامنے دعائے صحت کے لیے بھیجا تو آپ سے ملاقات ہوئی، پھر آپ نے فرمایا اپنے بادشاہ سے کہو کہ ایمان لانے تو اسے صحت ہوگی۔ جب اس کو آپ کی جگہ معلوم ہوگئی تو اس نے کئی دفعہ بہت بہت سے لوگوں کو آپ کی گرفتاری کو بھیجا مگر سب کے سب آپ کی بددعا سے فی النار ہوئے۔ آخر اس نے اپنے وزیر کو، جو ایماندار تھا بھیجا۔ تو وہ وہیں رہ گیا اور واپس نہ آیا۔ غرض انکا بیٹا بھی مرگیا اور ان لوگوں میں سخت قحط آیا جب ایک مدت گزر چکی تو آپ پھر آئے اور انکو سمجھایا کہ تم لوگ بتوں کے سامنے دعا کرو۔ اگر بارش ہو جائے تو اپنے مذہب پر باقی رہو۔ ورنہ میں خدا سے دعا کروں اور بارش ہو جائے تو ایمان لاؤ۔ ان لوگوں نے اقرار بھی کیا مگر بتوں سے بھلا کیا ہوتا۔ آخر آپ نے دعا کی تو خوب پانی برسا مگر یہ لوگ اپنی ہٹ سے باز نہ آئے۔ آخر آپ خدا کے حکم سے حضرت الیسع کو اپنا خلیفہ مقرر کر کے وہاں سے ٹل گئے اور نظروں سے غائب ہو گئے۔ اور خدا نے ان لوگوں پر ایک دوسرے بادشاہ کو مسلط کر دیا

قصہ حضرت ایوبؑ

قصہ حضرت یسعؑ و ذوالکفلؑ

جس نے ان لوگوں سے خوب سختی کی اور بادشاہ اور اس کی عورت کو قتل کر کے اسی باغ میں ڈال دیا اور ان کا گوشت درندوں نے کھایا۔ ۱۲

حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ۝٥٧ وَآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ۝٥٨ هَٰذَا
دوسری چیزیں ہیں تو یہ لوگ انہیں پڑے چکھا کریں۔ (کچھ لوگوں کے بارے میں انکے سرداروں) سے کہا جائیگا۔ یہ تمہاری
فَوْجٌ مُقْتَحِمٌ مَعَكُمْ ۖ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ صَالُو النَّارِ ۝٥٩
(چیلوں کی) فوج بھی تمہارے ساتھ ہی ٹھونسی جائے گی انکا بھلا نہ ہو لے یہ سب بھی دوزخ کے جانیوالے ہیں ٢ے
قَالُوا بَلْ أَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۖ أَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۖ
(تو چیلے) کہیں گے (ہم کیوں) بلکہ تم (جہنمی ہو) تمہارا ہی بھلا نہ ہو۔ تم ہی لوگوں نے تو اس بلا سے ہمارا سامنا کرا دیا تو جہنم
فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝٦٠ قَالُوا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هَٰذَا فَزِدْهُ
بھی کیا بری جگہ ہے۔ (پھر وہ) عرض کریں گے پروردگارا جس شخص نے ہمارا اس (بلا) سے سامنا کرا دیا تو تو اس پر
عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝٦١ وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَىٰ رِجَالًا
ہم سے بڑھ کر دوگنا عذاب کر اور (پھر) خود بھی کہیں گے ہمیں کیا ہو گیا کہ ہم جن ٣ے لوگوں کو دُنیا میں شریر شمار کرتے
كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِنَ الْأَشْرَارِ ۝٦٢ أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ
تھے۔ ہم ان کو (یہاں دوزخ میں) نہیں دیکھتے۔ کیا ہم ان سے (ناحق) مسخراپن کرتے تھے یا ان کی طرف
عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ ۝٦٣ إِنَّ ذَٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ۝٦٤
سے (ہماری) آنکھیں پلٹ گئی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ جہنمیوں کا باہم جھگڑنا یہ بالکل یقینی ٹھیک ہے۔
قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ
(اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ میں تو بس (عذاب خدا سے) ڈرانے والا ہوں۔ اور یکتا قہار خدا کے سوا کوئی معبود قابل پرستش
الْقَهَّارُ ۝٦٥ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ
نہیں۔ سارے آسمان اور زمین کا اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں (سب کا) پروردگار غالب بڑا بخشنے
الْغَفَّارُ ۝٦٦ قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ ۝٦٧ أَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ۝٦٨ مَا
والا ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ یہ (قیامت) ایک بہت بڑا واقعہ ہے جس سے تم لوگ (خواہ مخواہ) منہ پھیرتے ہو عالم بالا
كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ۝٦٩ إِنْ يُوحَىٰ
کے رہنے والے (فرشتے) جب باہم بحث کرتے تھے اس کی مجھے بھی خبر نہ تھی۔ میرے پاس تو بس ٤ے وحی کی
إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝٧٠ إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ
گئی ہے کہ میں (خدا کے عذاب سے) صاف صاف ڈرانیوالا ہوں۔ (وہ بحث یہ تھی کہ) جب تمہارے پروردگار
إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ طِينٍ ۝٧١ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ
نے فرشتوں سے کہا کہ میں گیلی مٹی سے ایک آدمی بنانے والا ہوں۔ تو جب میں اس کو درست کر لوں اور اس میں اپنی
مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ۝٧٢ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ
(پیدا کی ہوئی) روح پھونک دوں تو تم سب اسکے سامنے سجدہ میں گر پڑنا۔ تو سب کے سب کل فرشتوں نے
أَجْمَعُونَ ۝٧٣ إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝٧٤ قَالَ
سجدہ کیا۔ مگر (ایک) ابلیس نے کہ وہ شیخی میں آگیا اور کافروں میں ہو گیا۔ خدا نے



اہل جہنم کا جھگڑا

لے لا مرحبا بھم کے اصلی معنی ان کو کشادگی اور فراخی نہ ہو۔ میں نے محاورہ کے مطابق اس سے کچھ عام لفظ میں ترجمہ کیا ہے۔ کیونکہ اردو میں ایسے محل پر یہی بولا جاتا ہے۔

٢ے یعنی چیلوں کے سردار یہ کہیں گے کہ ان کے لیے کشادگی اور فراخی نہ ہو یہ بھی جہنم میں داخل ہونے والے ہیں پس ان کے جواب میں ان کے پیرو کہیں گے بل انتم لا مرحبا بکم یعنی بلکہ تمہارے ہی لیے فراخی نہ ہو (ا ح)

٣ے یہ مومنین کی طرف اشارہ ہے جن کو یہ لوگ بدکار سمجھتے تھے۔ اور یہ خیال کرتے تھے کہ ہمارے ہی ساتھ وہ بھی جہنم میں ہوں گے۔ ١٢

٤ے یعنی ملائکہ کی بحث کا علم مجھے بذریعہ وحی ہوا اور میں تو بس (خدا کے عذاب سے) صاف صاف ڈرانے والا ہوں ١٢

بقیہ صفحہ ٥٤٦

حضرت ایوب کا قصہ

ہوا۔ سب اولادیں مر گئیں۔ دولت تباہ ہو گئی۔ جانور ہلاک ہو گئے۔ کھیتیاں برباد ہو گئیں۔ خود طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوئے فاقے پر فاقے ہونے لگے غرض ہر طرح مجبور ہو گئے مگر شکر کے سوا اُف تک نہ کیا ایک بیوی تھیں کہ ہر طرح ساتھ اور خدمتیں کرتی تھیں سات برس انہی تکلیفوں میں گذرے تو شیطان کے بہکانے سے لوگوں نے آپ کو طعنے دینے شروع کیے کہ آخر تم نے کون سا گناہ کیا ہے جس سے تم پر یہ مصیبت آئی بلکہ خود شیطان نے ان سے کہا، کہ تمہارا مرض اتنا طولانی ہو گیا مگر تمہارا خدا تم پر رحم نہیں کرتا۔ اب حضرت کو تاب ضبط نہ رہی اور خدا سے دُعا کی تو ایک قدرتی نہر جاری ہو گئی۔ اسی میں آپ نہائے اسی کا پانی پیا اور صحت ہو گئی اور پھر خدا نے جتنی اولادیں اور دولت دی تھی اس سے زیادہ دوبارہ عطا فرمائی۔ اسی بیماری کے زمانے میں شیطان ان کی بیوی کے سامنے ایک طبیب کی صورت میں آیا یہ فرط محبت اور آپ کی زحمت و تکلیف کا خیال کر کے علاج کی تمنا کرنے لگیں وہ بولا کہ میں اس شرط سے علاج کرتا ہوں کہ وہ صحت کے بعد کہہ دیں کہ تو نے مجھے صحت دی ہے یہ بیماری

باقی صفحہ ٥٤٩ پر

يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ط

(ابلیس سے) فرمایا کہ اے ابلیس جس چیز کو میں نے اپنی خاص قدرت سے پیدا کیا (بھلا) اسکو سجدہ کرنے سے تجھے کس نے

أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ ۝۷۵ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ ط

روکا کیا تو نے تکبر کیا یا کیا واقعی تو بڑے[1] درجے والوں میں ہے۔ ابلیس بول اٹھا کہ میں اس سے بہتر ہوں

خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ۝۷۶ قَالَ فَاخْرُجْ

تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا۔ اور اس کو تو نے گیلی مٹی سے پیدا کیا۔ (کہاں آگ کہاں مٹی) خدا نے فرمایا تو یہاں سے

مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ۝۷۷ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ

نکل (دور ہو) تو تو یقینی مردود ہے۔ اور تجھ پر روز جزا (قیامت) تک میری پھٹکار پڑا کرے

الدِّينِ ۝۷۸ قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝۷۹ قَالَ

گی۔ شیطان نے عرض کی۔ پروردگار تو مجھے اس دن تک کی[2] مہلت عطا کر جس میں سب لوگ (دوبارہ) اٹھا کھڑے

فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۝۸۰ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ۝۸۱ قَالَ

کیے جائیں گے۔ فرمایا تجھے ایک وقت معین کے دن تک کی مہلت دی گئی۔ وہ بولا تیرے

فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝۸۲ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ

ہی عزت (و جلال) کی قسم ان میں سے تیرے خاص بندوں کے سوا سب کے سب کو گمراہ

الْمُخْلَصِينَ ۝۸۳ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ۝۸۴ لَأَمْلَأَنَّ

کروں گا۔ خدا نے فرمایا تو (ہم بھی) حق بات کہے دیتے ہیں، اور میں تو حق ہی کہا کرتا ہوں کہ

جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ۝۸۵ قُلْ مَا

میں تجھ سے اور جو لوگ تیری تابعداری کرینگے ان سب سے جہنم کو ضرور بھر دوں گا۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ

أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ۝۸۶ إِنْ

میں تو تم سے نہ اس (تبلیغ رسالت) کی مزدوری مانگتا ہوں اور نہ میں (جھوٹ موٹ) بناوٹ کرنیوالا ہوں۔ یہ (قرآن) تو

هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۝۸۷ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ۝۸۸ ع

بس سارے جہاں کے لیے نصیحت ہے۔ اور کچھ دنوں بعد تم کو اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔[3]

## آیاتھا ۷۵ (۳۹) سُورَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ (۵۹) رکوعاتھا ۸

سورۂ زمر[4] مکہ میں نازل ہوا اور اس کی پچھتر آیتیں اور آٹھ (۸) رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝۱ إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ

(اس) کتاب (قرآن) کا نازل کرنا اس خدا کی بارگاہ سے ہے جو (سب پر) غالب حکمت والا ہے۔ (اے رسول)

الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ۝۲ أَلَا لِلَّهِ

ہم نے کتاب (قرآن) کو بالکل ٹھیک ٹھیک نازل کیا ہے تو تم عبادت کو اسی کیلئے نرا کھرا کر کے خدا کی بندگی کیا کرو۔ آگاہ ہو کر عبادت تو



شیطان کا قصہ

[1] تفسیر برہان میں ابو سعید خدری کی حدیث میں منقول ہے کہ ہم جناب رسول خدا کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس آیت کا مطلب دریافت کیا کہ یا رسول اللہ عالین سے مراد کون لوگ ہیں، آنحضرت نے فرمایا کہ میں علیؑ فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ ہم خلقتِ آدم سے پہلے سرادق عرش میں تسبیح خدا کرتے تھے۔

[2] کتاب کافی میں حضرت امیر المومنینؑ سے اس آیت کے ذیل میں مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس وقت قائم آل محمد علیہ السلام ظہور فرمائیں گے (اسوقت تمہیں اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی) (تفسیر صافی بحوالہ کافی) (اح)

[3] اس سورۃ میں قرآن کا خدائی کتاب ہونا، خدا کی کوئی اولاد نہیں، خدا کفر و ناشکری کو پسند نہیں کرتا۔ انسان کی حالت سچے مومنوں کی تعریف، اعمال بدوں کے درجے، حضرت ابوذر اور سلمان کی مدح۔ اولالب کی مذمت، قرآن کی توصیف موحد و مشرک کی مثال حضرت علیؑ کی مدح خدا کے بندوں کے لیے کفایت رسول لوگوں کے ذمہ دار نہیں۔ خدا ہی کا سارا جہان ہے۔ خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ قیامت میں کفار کی حسرت، خدا کی قدر جیسی چاہیے نہیں ہوتی قیامت کا ذکر، اہل جہنم و جنت کی حالت وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا

خالص خدا ہی کے لیے ہے۔ اور جن لوگوں نے خدا کے سوا (اوروں کو) اپنا سرپرست بنا رکھا ہے (اور کہتے ہیں کہ

نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ

ہم تو ان کی پرستش صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں ہمارا تقرب بڑھا دیں گے اس میں شک نہیں کہ جس

بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۬ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ

بات میں یہ لوگ جھگڑتے ہیں (قیامت کے دن) خدا ان کے درمیان اس میں فیصلہ کر دیگا۔ بیشک خدا جھوٹے

مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا

ناشکرے کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔ اگر خدا کسی کو (اپنا) بیٹا بنانا چاہتا تو اپنے مخلوقات میں سے جسے

لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ

چاہتا منتخب کر لیتا (مگر)، وہ تو اس سے پاک و پاکیزہ ہے وہ تو یکتا بڑا زبردست اللہ

الْقَهَّارُ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى

ہے۔ اسی نے سارے آسمان اور زمین کو بجا (درست) پیدا کیا۔ وہی رات کو دن پر

النَّهَارِ وَ يُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ

اوپر تلے لپیٹتا ہے۔ اور وہی دن کو رات پر تہ بتہ لپیٹتا ہے۔ اور اسی نے آفتاب اور ماہتاب کو

الْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝

اپنے بس میں کر لیا ہے کہ یہ سب کے سب اپنے (اپنے) مقررہ وقت پر چلتے رہیں گے آگاہ رہو کہ وہی غالب بڑا بخشنے والا ہے

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ

اُسی نے تم سب کو ایک ہی شخص سے پیدا کیا۔ پھر اس (کی باقی مٹی) سے اس کی بیوی (حوا) کو پیدا

اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ

کیا۔ اور اسی نے تمہارے لیے آٹھ قسم کے چارپائے لے پیدا کیے۔ وہ تم کو تمہاری ماؤں کے

بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ

پیٹ میں ایک قسم کی پیدائش کے بعد دوسری قسم (نطفہ جما ہوا خون لوتھڑا) کی پیدائش سے تہرے تہرے اندھیروں (پیٹ

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝

رحم اور جھلی) میں پیدا کرتا ہے۔ وہی اللہ تمہارا پروردگار ہے۔ اسی کی بادشاہی ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں تو تم لوگ کہاں بھٹکے جاتے ہو

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۟ وَ لَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ

اگر تم نے اس کی ناشکری کی تو (یاد رکھو کہ) خدا تم سے بالکل بے پرواہ ہے اور اپنے بندوں سے لے کفر اور ناشکری

الْكُفْرَ ۚ وَ اِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ

کو پسند نہیں کرتا۔ اور اگر تم شکر کرو گے تو وہ اس کو تمہارے واسطے پسند کرتا ہے اور قیامت کے دن کوئی کسی کا (گناہ) کا

اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ

بوجھ (اپنی گردن پر) نہیں اٹھائیگا پھر تمکو اپنے پروردگار کی طرف لوٹنا ہے تو (دنیا میں) تم جو کچھ (بھلا یا برا) کرتے تھے



---

خدا کی کوئی اولاد نہیں

لے بھیڑ نر و مادہ، اونٹ نر و مادہ گائے مادہ اور نر۔ بکری مادہ اور نر یہ آٹھ ہوئے ۱۲

ل۲ اس سے ان لوگوں کو تنبیہ حاصل کرنی چاہیئے۔ جو کہتے ہیں کہ نیک و بد خیر و شر سب کچھ خدا ہی کی طرف سے ہے۔ اور وہی فعل شر کا بھی خالق ہے بھلا جب وہ خود کفر و ناشکری کو پسند نہیں کرتا تو اس کو کس نے مجبور کر کے اس سے پیدا کرایا معاذاللہ ۔۱۲

بقیہ صفحہ ۵۴۵

کہ بیٹے یہی وارث تخت و تاج ہے۔ اب آپ کو انشاءاللہ نہ کہنے کا خیال آیا اور درگاہ باری میں توبہ و گریہ و زاری میں مشغول ہوئے تو خدا نے اس سے درگزر فرمائی (معاذاللہ) یہ ہے جن کے ترجمے ہیں سوا انکو سو استشکل ہے۔ اس واقعہ کے متعلق بھی لوگوں نے بہت سے مہمل قصے گڑھے ہیں جو قابل توجہ نہیں ہیں ۔۱۲

بقیہ صفحہ ۵۴۷

اگرچہ نبی زادی تھیں مگر شوہر کی محبت تو بڑی چیز ہے۔ اس فقرہ میں آگئیں اور حضرت ایوب سے جا کر بیان کیا۔ آپ کو سخت صدمہ پہنچا۔ اور مرض کی جھلاہٹ اور اپنے صبر و شکر کے خلاف شیطان کی مکاری کے غصے میں قسم کھائی کہ اگر میں اچھا ہوا تو تم کو سو قمچیاں ماروں گا جب صحت ہوئی تو خدا نے قسم پوری کرنے کی ترکیب بتائی کہ سو سینکوں کا مٹھا لے کر ایک دفعہ مار دو۔

ل۲ حضرت اسماعیل کا حال تو سن چکے کہ حضرت ابراہیم کے بڑے پیارے چھوٹے صاحبزادے ہیں اور سارے عرب کے لوگ آپ ہی کی نسل سے ہیں۔ حضرت الیسع جن کے یسع اور یسیع نام بھی ہیں۔ ان کا بھی میں حضرت الیاسؑ کے قصہ میں ذکر کر چکا ہوں کہ آپ اخطوب کے بیٹے اور حضرت الیاسؑ کے خلیفہ ہیں پھر آخر میں پیغمبر ہوئے۔ ذوالکفل کے معنی ہیں کفالت کرنے والا۔ حضرت ذوالکفل کے زمانہ میں جب بنی اسرائیل نے پیغمبروں کے قتل کرنے کا بازار گرم کر رکھا تھا آپ نے سو پیغمبروں کی جان بچائی تھی اور خود ایسے عابد تھے کہ سو آدمیوں کے برابر نماز پڑھتے تھے۔ آپ کا نام نامی بروایتے بشر تھا۔ اور آپ حضرت ایوبؑ کے صاحبزادے تھے۔ ۱۲

إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۞ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ
وہ تمہیں سنا دے گا۔ وہ تو یقیناً دلوں کے راز (تک) سے خوب
دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا
واقف ہے اور آدمی ؎۱ کی حالت (تو یہ ہے کہ) جب اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو
كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ
اسی کی طرف رجوع کرکے اپنے پروردگار سے دعا کرتا ہے (مگر) پھر جب خدا
عَن سَبِيلِهِ ۚ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا ۖ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ
اپنی طرف سے اسے نعمت عطا فرما دیتا ہے۔ تو جس کام کے لیے پہلے اس سے دعا کرتا تھا۔ اسے بھلا دیتا ہے اور (بلکہ) خدا کا
النَّارِ ۞ أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ
شریک بنانے لگتا ہے۔ تاکہ (اس کے ذریعہ سے اور لوگوں کو بھی) اس کی راہ سے گمراہ کردے۔ (اے رسول ایسے شخص سے) کہہ دو کہ
الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ ۗ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ
تھوڑے دنوں اور اپنے کفر (کی حالت) میں چین کرلو (آخر) تو یقینی جہنمیوں میں ہوگا۔ کیا جو شخص ؎۲ رات کے اوقات میں سجدہ کرکے
يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو
اور کھڑے کھڑے (خدا کی) عبادت کرتا ہو۔ اور آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے پروردگار کی رحمت کا امیدوار (ناشکرے کافر
الْأَلْبَابِ ۞ قُلْ يَا عِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ لِلَّذِينَ
کے) برابر ہو سکتا ہے (اے رسول) تم پوچھو تو کہ بھلا کہیں جاننے والے اور نہ جاننے والے لوگ برابر ہو سکتے ہیں؟ مگر نصیحت
أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ ۗ
عبرت تو بس عقلمند ہی لوگ مانتے ہیں۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ اے میرے ایماندار بندو اپنے پروردگار (ہی) سے ڈرتے رہو
إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ ۞ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ
(کیونکہ) جن لوگوں نے اس دنیا میں نیکی کی انہی کیلئے آخرت میں بھلائی ہے۔ اور خدا کی زمین تو کشادہ ہے (جہاں عبادت
أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ۞ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ
نہ کرسکو اسے چھوڑ دو) صبر کرنے والوں ہی کو تو ان کا بھرپور بے حساب بدلہ دیا جائیگا۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں
أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ۞ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي
عبادت کو اسی کیلئے خاص کرکے خدا ہی کی بندگی کروں اور مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلمان ہوں
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۞ قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِينِي ۞
(اے رسول) تم کہہ دو کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے (سخت) دن (قیامت) کے عذاب سے ڈرتا ہوں
فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُم مِّن دُونِهِ ۗ قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ
(اے رسول) تم کہہ دو کہ میں اپنی عبادت کو اسی کے واسطے خالص کرکے خدا ہی کی بندگی کرتا ہوں۔ (اب رہے) تم تو اس کے سوا جس کو
خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ
چاہو پوجو (اے رسول) تم کہہ دو کہ فی الحقیقت گھاٹے میں وہی لوگ ہیں جنہوں ؎۳ نے اپنا اور اپنے لڑکے بالوں کا قیامت کے دن



؎۱ یہ آیت اگرچہ ابو الفضیل کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جب اس کو کوئی تکلیف پہنچتی تو خدا کی طرف رجوع اور حضرت رسولؐ کی تصدیق کرتا۔ اور توبہ و زاری میں مشغول ہوتا اور جب اس کو راحت ملتی تو توبہ کو بھول جاتا۔ اور حضرت کو جادوگر کہنے لگتا مگر یہ خدا کے خاص بندوں کے سوا عموماً ہر انسان کی حالت ہے کہ تکلیف میں تو خدا یاد آتا ہے۔ اور پھر کچھ نہیں۔ ۱۲

؎۲ یہ بھی خدا کے خاص بندوں کی صفت ہے۔ جو راتوں کو شب بیداری خدا کے خوف، گریہ و زاری اور نماز تہجد وغیرہ میں مشغول رہ کر بسر کرتے ہیں، اور اس سے جو لوگ مقصود ہو سکتے ہیں اور سچے مصداق ہیں، وہ ظاہر ہے کہ آئمہؑ کے سوا کون ہو سکتا ہے۔ اسی بناء پر تو جناب امیرؑ فرماتے تھے کہ تیرے خوف کی یہ حد ہونی چاہیئے کہ تو اسکا خیال رکھ کہ اگر میں تمامی مخلوقات کی نیکیاں لے کر جاؤنگا تو بھی قبول نہ کرے گا۔ اور امید کی یہ حد ہو کہ اگر میں تمام دنیا کے گناہ کرونگا تو بھی بخش دے گا۔ ۱۲

؎۳ کیونکہ یہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں، انکے لڑکے بالے بھی دیکھ کر وہی کرنے لگتے ہیں اور آخر پکے ہو جاتے ہیں۔ ۱۲

بقیہ صـ ۵۰۵

تو ان کی تعداد نو تھی۔ اور ان حضرات کی چار ان میں بھی ایک عورت ہی ہیں پس مجموعاً تیرہ ہوئے۔ دس عورتیں تین مرد پھر بھی غلبہ عورتوں ہی کا رہا۔ اس حالت میں بھی ضمیر و صیغہ مونث ہی لانا ضروری تھا نہ مذکر (۴) زید بن ارقم کا قول ہے کہ ازواج اہلبیت نہیں ہیں کیونکہ یہ تو آج ہیں کل طلاق دی الگ ہوئیں بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جن پر خدا نے صدقہ حرام کیا ہے۔ (۵) اگر ازواج بھی شامل ہوتیں تو جس وقت حضرت ام سلمہؓ نے جن کے گھر میں یہ آیت نازل ہوئی اور وہ خود نہایت ممدوح اور پکی ایماندار بیوی تھیں جب چادر کا کونہ اٹھا کر ان میں داخل ہونا چاہا تو حضرت رسولؐ نے کونہ ہاتھ سے کھینچ لیا اور صاف صاف کہہ دیا کہ تم نیکی پر ہو مگر اہلبیت میں شامل نہیں بلکہ ازواج میں ہو اس مطلب کی تقریباً تیس حدیثیں مختلف اسناد سے موجود ہیں جن کو مختلف علماء اہل سنت نے مثل امام احمد

باقی صـ ۵۶۰ پر

صابرین کو بے حساب اجر دیا

الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝۱۵ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ
گھاٹا کیا۔ آگاہ رہو کہ صریحی (کھلم کھلا) گھاٹا یہی ہے۔ کہ انکے لیے انکے اوپر لے سے آگ ہی کے اوڑھنے ہوں گے اور انکے

وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ
نیچے بھی (آگ ہی کے) بچھونے۔ یہ وہ عذاب ہے جس سے خدا اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ تو اے میرے بندو! مجھی

فَاتَّقُوْنِ ۝۱۶ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَ
سے ڈرتے رہو۔ اور جو لوگ بتوں سے ان کے پوجنے سے بچے رہے۔ اور خدا ہی کی طرف رجوع کی انکے

اَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝۱۷ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ
لیے (جنت کی) خوشخبری ہے۔ تو (اے رسولؐ) تم میرے (خالص بندوں کو خوشخبری دے دو) جو بات کو جی لگا کر سنتے ہیں اور

الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ
پھر اس میں سے اچھی بات پر عمل کرتے ہیں۔ یہی لوگ وہ ہیں جن کی خدا نے ہدایت کی

وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۱۸ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ
اور یہی لوگ عقلمند ہیں۔ تو (اے رسولؐ) بھلا جس شخص پر عذاب کا وعدہ پورا ہو

الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِى النَّارِ ۝۱۹ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا
تو کیا تم اس شخص کو خلاصی دے سکتے ہو۔ جو آگ میں (پڑا) ہو مگر جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے

رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِىْ مِنْ
رہے ان کے اونچے اونچے محل ہیں (اور بالاخانوں) پر بالاخانے بنے ہوئے ہیں۔ جن کے نیچے نہریں جاری

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝۲۰ اَلَمْ تَرَ
ہیں (یہ) خدا کا وعدہ ہے (اور) خدا وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا۔ کیا تم نے اس پر

اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِى الْاَرْضِ
غور نہیں کیا کہ خدا ہی نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس کو زمین میں چشمے بنا کر جاری کیا

ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ
پھر اس کے ذریعہ سے رنگ برنگ کے (کے غلہ) کی کھیتی اگاتا ہے۔ پھر (پکنے کے بعد) سوکھ جاتی ہے۔

مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِى
تو تم کو وہ زرد دکھائی دیتی ہے پھر خدا اسے چور چور (بھوسا) کر دیتا ہے بیشک اس میں عقلمندوں کے لیے بڑی

الْاَلْبَابِ ۝۲۱ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ
عبرت و نصیحت ہے۔ تو کیا وہ شخص جس کے سینہ کو خدا نے (قبول) اسلام کیلئے کشادہ کر دیا ہے تو وہ اپنے

عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ
پروردگار (کی ہدایت) کی روشنی پر (چلتا) ہے (گمراہوں کے برابر ہو سکتا ہے) افسوس تو ان لوگوں پر ہے۔

اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۲۲ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ
جن کے دل خدا کی یاد سے (غافل ہو کر) سخت ہو گئے ہیں۔ یہ لوگ صریحی گمراہی میں (پڑے) ہیں، خدا نے

ابوذر و سلمانؓ کی مدح

قرآن کی توصیف

لہ ظُلل کے اصل معنی کے لحاظ سے ایک خوبصورت ترجمہ اسطرح یوں بھی ہو سکتا ہے۔ انکے اوپر سے آگ کی چھتوں کی چھتیں ہوں گی اور انکے نیچے سے تہوں کی تہیں۔ واللہ اعلم۔

ؔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے زید بن اسلم سے روایت کی ہے۔ کہ یہ اور اس کے بعد والی دونوں آیتیں تین شخصوں کی شان میں نازل ہوئی ہیں زید بن عمرو بن نفیل۔ ابوذر غفاری اور سلمان فارسی اور ابن مردویہ نے بروایت ابن عمر زید بن عمرو کی جگہ سعید بن زید کو لکھا ہے۔ کیونکہ یہ حضرت رسالت مآبؐ کی بعثت کے قبل بھی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے مقر اور بتوں کے پوجنے سے متنفر تھے۔ دیکھو تفسیر در منثور جلد ۵ صفحہ ۳۲۵ مطبوعہ مصر ۱۲

ۃ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ یہ آیت ابولہب کے بارے میں نازل ہوئی جو آپکا سوتیلا چچا تھا۔ ۱۲

ؔ جیسے ماش، مونگ، ارہر گیہوں جو اور چاول وغیرہ کہ سب رنگ میں جداگانہ ہیں۔ ۱۲

ؔ ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت حضرت علیؑ اور حضرت حمزہؓ اور دوسری روایت کے مطابق حضرت علیؑ و عمارؓ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور اسکے بعد کی آیت ابولہب کے حق میں ہے۔

الْحَدِيثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ

بہت ہی اچھا کلام (یعنی یہ) کتاب نازل فرمائی (جس کی آیتیں) (ایک دوسرے سے) ملتی جلتی [1] ہیں اور (ایک بات کئی کئی بار)

الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ

دُہرائی گئی ہے۔ اس کے سُننے سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں [2] پھر انکے

إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ

جسم نرم ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے دل خدا کی یاد کی طرف باطمینان متوجہ ہو جاتے ہیں۔ یہ خدا کی ہدایت ہے اسی

وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝٢٣ أَفَمَنْ يَتَّقِي

سے جس کی چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور جس کو گمراہی میں چھوڑ دے تو اسکا کوئی راہ پر لانے والا نہیں بھلا جو شخص

بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ

قیامت کے دن اپنے منہ کو بُرے عذاب کی سپر بنائیگا (ناجی [3] کے برابر ہوسکتا ہے) اور ظالموں سے کہا جائیگا۔

ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ۝٢٤ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

کہ تم (دنیا میں) جیسا کچھ کرتے تھے اب اسکے مزے چکھو۔ جو لوگ ان سے پہلے گزر گئے انہوں نے بھی (پیغمبروں کو)

فَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۝٢٥ فَأَذَاقَهُمُ

جھٹلایا تو ان پر عذاب اس طرح آپہنچا کہ انہیں خبر بھی نہ ہوئی۔ تو خدا نے انہیں

اللَّهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ

(اسی) دُنیا کی زندگی میں رُسوائی (کی لذت) چکھا دی۔ اور آخرت کا عذاب تو یقینی

أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝٢٦ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي

اس سے کہیں بڑھ کر ہے کاش یہ لوگ (یہ بات) جانتے۔ اور ہم نے تو اس قرآن میں لوگوں کے (سمجھانے

هَٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝٢٧

کے) واسطے ہر طرح کی مثل بیان کر دی تاکہ یہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔

قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝٢٨ ضَرَبَ

(یہ) قرآن عربی (ہے) جس میں کوئی عیب (اور اختلاف) نہیں تاکہ وہ ڈر مانیں۔ (ہم نے تو صاف اور سلیس، ایک عربی قرآن (نازل کیا) جس میں ذرا بھی کجی (پیچیدگی) نہیں تاکہ یہ لوگ (سمجھ کر) خدا

اللَّهُ مَثَلًا رَجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا

سے ڈریں۔ خدا نے ایک مثل بیان کی ہے کہ ایک شخص (غلام) ہے جس میں کئی جھگڑالو ساجھی ہیں اور ایک غلام ہے

سَلَمًا لِرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ

کہ پورا ایک شخص کا ہے [4] کیا ان دونوں کی حالت یکساں ہو سکتی ہے (ہرگز نہیں) الحمد للہ! مگر ان میں کے

أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝٢٩ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ۝٣٠

اکثر اتنا بھی نہیں جانتے۔ (اے رسولؐ) بیشک تم بھی مرنے والے ہو اور یہ لوگ بھی یقیناً مرنے والے ہیں۔

ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝٣١

پھر تم لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کی بارگاہ میں باہم جھگڑو گے۔

قرآن کا آسان ہونا

مشرک و موحد کی مثال

[1] قرآن مجید ایک دفعہ تو نازل ہوا نہیں بلکہ تئیس برس میں وقتاً فوقتاً ضرورت کے موافق نازل ہوتا رہا۔ مگر باوجود اس کے کیا ممکن کہ کہیں اختلاف یا تناقض پایا جاتا ہو۔ اگر ضرورت کی وجہ سے ایک ہی مطلب کی آیتیں کئی کئی دفعہ نازل ہوئیں تو بھی خیالات ایک، تعلیم ایک، یہ بھی قرآن مجید کے کلام خدا ہونے کی ایک بڑی دلیل ہے۔ کیونکہ انسان کے بچپنے سے بڑھاپے تک کے خیالات میں آسمان و زمین کا فرق ہو جاتا ہے۔ آج اگر ایک چیز کو اچھا سمجھتا ہے تو دو برس کے بعد اسی کو بُرا، ایک وقت ایک چیز کو پسند کرتا ہے۔ اور دوسرے وقت اس کے خلاف کی چیز کو۔ مگر قرآن کی تعلیم جس طرح شروع ہوئی۔ اسی وضع پر آخر تک رہی۔ ۱۲

[2] اسی بنا پر جناب امام حسن علیہ السلام اپنے زمانے میں سب سے زیادہ عابد و زاہد تھے۔ حج کو مدینہ سے مکہ پیدل جاتے جب آپ کے سامنے موت یا قیامت یا صراط کا ذکر ہوتا تو رونے لگتے تھے، اور جب خدا کے سامنے حاضر ہونے کا ذکر ہوتا تو اس شدت سے روتے کہ سانس اُلٹ جاتی اور بے ہوش ہو جاتے تھے جب نماز کو کھڑے ہوتے تو کانپتے تھے اور جب بہشت و دوزخ کا ذکر ہوتا، تو مارگزیدہ کی طرح بیقرار ہو جاتے تھے۔ ۱۲

[3] منہ انسان کو اس قدر عزیز ہوتا ہے کہ وہ تمام اعضا کو منہ کی سپر بناتا ہے اور جب منہ کو کوئی سپر بنائے تو سمجھو کہ انتہا کا عذاب ہے۔ دوزخی کے تمام ہاتھ پاؤں تو ہونگے جکڑے پھر وہ کمبخت منہ کو نہ سپر بنائے تو کیا کرے۔ ۱۲

[4] یہ موحد اور مشرک کی مثال ہے۔ کہ موحد تو ایک خدا کا بندہ ہے اور مشرک چند خداؤں کا۔ ۱۲

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ (طوفان) باندھے اور جب اس کے پاس سچی

بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِیْنَ ۝

بات آئے تو اس کو جھٹلا دے کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں ہے (ضرور ہے)

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ

اور یاد رکھو کہ جو شخص (رسولؐ) سچی بات لے کر آیا وہ اور جس نے اس کی تصدیق[2] کی - یہی لوگ تو

الْمُتَّقُوْنَ ۝ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ

پرہیزگار ہیں - یہ لوگ جو چاہیں گے ان کے پروردگار کے پاس (موجود) ہے۔ یہ نیکی کرنے

جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِیْنَ ۝ لِیُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ

والوں کی جزائے خیر ہے۔ تاکہ خدا ان لوگوں کی بُرائیوں کو جو انہوں نے کی ہیں

عَمِلُوْا وَیَجْزِیَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ كَانُوْا

دور کر دے۔ اور ان کے اچھے کاموں کے عوض جو وہ کر چکے تھے انکا اجر (و ثواب) عطا

یَعْمَلُوْنَ ۝ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَیُخَوِّفُوْنَكَ

فرمائے۔ کیا خدا اپنے بندوں (کی مدد) کے لیے کافی نہیں ہے (ضرور ہے) اور (اے رسولؐ)

بِالَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ

تم کو لوگ خدا کے سوا دُوسرے (معبودوں) سے ڈراتے ہیں۔ اور خدا جسے گمراہی میں چھوڑ دے تو اسکا کوئی راہ پر

هَادٍ ۝ وَمَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَیْسَ

لانے والا نہیں ہے۔ اور جس شخص کی خدا ہدایت کرے تو اسکا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ کیا خدا زبردست

اللّٰهُ بِعَزِیْزٍ ذِی انْتِقَامٍ ۝ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ

اور بدلہ لینے والا نہیں ہے۔ (ضرور ہے) اور (اے رسولؐ) اگر تم ان سے پوچھو کہ سارے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَیْتُمْ

آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا تو یہ لوگ یقیناً کہیں گے کہ خدا نے تم کہہ دو کہ تو کیا تم نے غور کیا

مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ بِضُرٍّ

ہے کہ خدا کو چھوڑ کر جن لوگوں کی تم عبادت کرتے ہو اگر خدا مجھے کوئی تکلیف پہنچانی چاہے تو کیا وہ

هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ

لوگ اس کے نقصان کو (مجھ سے) دُور کر سکتے ہیں یا اگر خدا مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو کیا وہ لوگ اس کی

مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ؕ عَلَیْهِ یَتَوَكَّلُ

مہربانی کو روک سکتے ہیں[3] (اے رسولؐ) تم کہو کہ خدا میرے لیے کافی ہے۔ اسی پر بھروسہ کرنے والے بھروسا

الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ

کرتے ہیں۔ اے رسولؐ تم کہہ دو کہ اے میری قوم تم اپنی جگہ (جو چاہو) عمل کیے جاؤ میں بھی (اپنی

---

حضرت علیؑ کی مدح

[1] اگرچہ اور مفسّرین نے توحید اور قرآن وغیرہ کو اس سے مُراد لیا ہے اور کچھ بے جا بھی نہیں ہے۔ تو اس سے ہر منکر توحید وغیرہ مُراد ہوگا۔ مگر اہلِ سُنّت کے ایک زبردست عالم حافظ ابنِ مردویہ نے لکھا ہے کہ جو شخص رسالت مآبؐ کو علیؑ کے بارے میں جھٹلائے وہ مُراد ہے تو اب صدق سے حضرت علیؑ کے بارے میں رسُولؐ کا فرمانا مُراد ہُوا۔ اس کے علاوہ بعد والی آیت سے یقینی طور پر حضرت علیؑ ہی مُراد ہیں۔ اور آپ ہی کی فضیلت کا بیان ہے۔ اسی بناء پر تقابل بھی اسی کا متقضی ہے کہ اس آیت میں آپ کی فضیلت کا منکر مُراد ہو۔ ۱۲

[2] اس پر ہر شخص کا اتفاق ہے اور فریقین کے علماء اس کے قائل ہیں کہ حضرت رسُولؐ پر سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت علیؑ ہی ہیں انھی کی مدح میں یہ آیت نازل ہُوئی ہے۔ چنانچہ حافظ ابن مردویہ نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے۔ کہ حضرت رسُولؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے تصدیق کی ہے علیؑ ابن ابی طالب مُراد ہیں۔ دیکھو تفسیر درِ منثور جلد ۵ صفحہ ۳۲۸ سطر ۲۴ مطبوعہ مصر اور ایک دُوسری حدیث میں حضرت رسُولؐ سے مروی ہے کہ صدّیق تین شخص ہیں۔ حزقیل مومن آلِ فرعون۔ حبیب نجار مومن آلِ یٰسین اور علیؑ ابن ابی طالب صدیق اکبر اسی بناء پر خود جناب امیرؑ اپنی ظاہری خلافت کے زمانہ میں فرماتے تھے میں صدیقِ اکبر ہُوں۔ ۱۲

[3] مطلب یہ ہے جب غیر لوگ بُت یا جنات خدا کی بارگاہ میں کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔ تو ان کی پرستش کرنی کس قدر بیوقوفی کی بات ہے۔ ۱۲

عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿۳۹﴾ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ
جگہ) کچھ کر رہا ہوں۔ پھر عنقریب ہی تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ کس پر وہ آفت آتی ہے۔ جو اس کو (دُنیا میں) رُسوا کر
وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُقِيمٌ ﴿۴۰﴾ إِنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ
دے گی۔ اور (آخرت میں) اس پر دائمی عذاب (بھی) نازل ہو گا۔ (اے رسولؐ) ہم نے تمہارے پاس (یہ) کتاب
الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَلِنَفْسِهِ ۖ وَ
(قرآن) سچائی کے ساتھ لوگوں (کی ہدایت) کے واسطے نازل کی ہے۔ پس جو راہ پر آیا تو اپنے ہی (بھلے کے) لیے
مَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ
اور جو گمراہ ہُوا تو اس کی گمراہی کا وبال بھی اسی پر ہے۔ اور تم پھر کچھ ان کے ذمہ دار تو ہو
بِوَكِيلٍ ﴿۴۱﴾ اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي
نہیں ہے خدا ہی لوگوں کے مرنے کے وقت ان کی رُوحیں (اپنی طرف) کھینچ بلاتا ہے اور جو لوگ
لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا ۖ فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا
نہیں مرے (ان کی رُوحیں) ان کی نیند میں ہے کھینچ لی جاتی ہیں۔ بس جن کے بارے میں خدا موت کا حکم دے
الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ۚ إِنَّ
چکا ہے۔ ان کی روحوں کو روک رکھتا ہے۔ اور باقی (سونے والوں کی روحوں کو) پھر ایک مقرر وقت تک
فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۴۲﴾ أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ
کے واسطے بھیج دیتا ہے۔ جو لوگ غور و فکر کرتے ہیں۔ ان کے لیے (قدرت خدا کی) یقینی بہت سی
دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ ۚ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ
نشانیاں ہیں۔ کیا ان لوگوں نے خدا کے سوا (دُوسرے) سفارشی بنا رکھے ہیں۔ (اے رسولؐ) تم کہہ تو دو
شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ﴿۴۳﴾ قُلْ لِلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ۖ لَهُ
کہ اگرچہ وہ لوگ نہ کچھ اختیار رکھتے ہوں گے اور نہ کچھ سمجھتے بوجھتے ہوں (تو بھی سفارشی بناؤ گے) تم کہہ دو کہ ساری سفارش
مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۴۴﴾ وَ
تو خدا کیلئے خاص ہے سارے آسمان و زمین کی حکومت اسی کیلئے خاص ہے پھر تم لوگوں کو اسی کیطرف لوٹ کر جانا ہے۔ اور
إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا
جب صرف اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ ان کے دل متنفر
يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ
ہو جاتے ہیں۔ اور جب خدا کے سوا (اور معبودوں کا) ذکر کیا جاتا ہے
إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ
تو بس انکی باچھیں کھل جاتی ہیں۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ اے خدا (اے) سارے آسمان
وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ
زمین کے پیدا کرنے والے ظاہر و باطن کے جاننے والے جن باتوں میں تیرے بندے آپس میں



رسولؐ کسی کے ذمہ دار نہیں

نیند بھی ایک قسم کی موت ہے

بت سفارش بھی نہیں کرسکتے

۱؎ کہ زبردستی لوگوں کو خدا کی راہ پر لاؤ۔ تمہارا کام تو صرف پیغام خدا کا پہنچا دینا ہے اور بس۔ ۱۲

۲؎ اس کی توضیح میں حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ آدمی کے بدن میں ایک تو نفس ہے جو عقل و تمیز کی کنجی ہے یہی سوتے وقت، بدن سے جدا ہو جاتا ہے۔ اور دُوسری رُوح ہے جس سے انتظام بدن متعلق ہے یہ سونے کے وقت بھی بدن میں باقی رہتی ہے۔ اور اسی وقت باہر ہوتی ہے جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے ساتھ نفس بھی تشریف لے جاتا ہے۔ ۱۲

۳؎ کفار جب توحید اور نبوت کے دلائل سُن کر چپ ہو جاتے ہیں اور ان سے کچھ جواب بن نہ پڑتا تو عاجز ہو کر آخر یہ کہتے کہ ہم بتوں کی پرستش صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں ہماری سفارش کریں گے۔ اس آیت میں ان کی یہ بیوقوفی بھی ظاہر کر دی گئی ہے کہ بھلا جو شخص نہ کچھ اختیار رکھتا ہو اور نہ سمجھ بوجھ ہی رکھتا ہو وہ کسی کی سفارش کیا کرے گا۔ ۱۲

بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ وَلَوْ
جھگڑ رہے ہیں تو ہی ان کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔ اور اگر نافرمانوں کے
أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ
پاس رُوئے زمین کی ساری کائنات بل جائے بلکہ اس کے ساتھ اتنی ہی اور بھی ہو
مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ مِنْ سُوءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ
تو قیامت کے دن یہ لوگ یقیناً سخت عذاب کا فدیہ دے نکلیں (اور اپنا چھٹکارا کرانا چاہیں)
وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ۝
اور (اس وقت) انکے سامنے خدا کی طرف سے وہ بات پیش آئے گی جسکا انہیں وہم وگمان بھی نہ تھا۔
وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا
اور جو بدکرداریاں ان لوگوں نے کی تھیں (وہ سب) ان کے سامنے کھل جائیں گی۔ اور جس (عذاب)
كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ فَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ
پر یہ لوگ قہقہے لگاتے تھے۔ وہ انہیں گھیر لے گا۔ انسان کو تو جب کوئی بُرائی چھو بھی گئی تو لگا ہمسے دُعائیں
دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ
مانگنے پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا کرتے ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ یہ تو صرف (میرے) علم کے زور
عَلَىٰ عِلْمٍ ۚ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝
سے مجھے دیا گیا ہے (یہ غلطی ہے) یہ تو ایک آزمائش ہے[1] مگر ان میں کے اکثر نہیں جانتے ہیں۔
قَدْ قَالَهَا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ
جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی ایسی باتیں بکا کرتے تھے پھر (جب ہمارا عذاب آیا) تو ان کی کارستانیاں ان کے کچھ
مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۚ
بھی کام نہ آئیں۔ غرض ان کے اعمال کے بُرے نتیجے انھیں بھگتنے پڑے۔
وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَٰؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ
اور ان (کفار مکہ) میں سے جن لوگوں نے نافرمانیاں کی ہیں انھیں بھی اپنے اعمال کی سزائیں بھگتنی
مَا كَسَبُوا وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ۝ أَوَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ
پڑیں گی اور یہ لوگ (خدا کو) عاجز نہیں کر سکتے۔ کیا ان لوگوں کو اتنی بات بھی معلوم نہیں کہ خدا ہی
اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي
جس کیلئے چاہتا ہے روزی فراخ کرتا ہے اور (جس کیلئے چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ
ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ ع قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ
اس میں ایماندار لوگوں کے لیے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ اے میرے (ایماندار)
أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ۚ
بندو جنہوں نے (گناہ کرکے) اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں، تم لوگ خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہونا[2]

عذاب کے وقت کفار کی حالت

انسان کی حالت

روزی خدا ہی کے ہاتھ ہے

[1] آزمائش یوں ہے کہ نعمت پاکر آرام اور چین کی حالت میں بھی انسان خدا کو یاد کرتا ہے۔ اسکا شکریہ بجا لاتا ہے۔ یا نعمت کے دینے والے خدا کو بھول کر اس کی ناشکری کرتا ہے۔ ۱۲

[2] بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ آیت خاص حضرت حمزہؓ کے قاتل وحشی کے بارے میں نازل ہوئی ہے مگر یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا کیونکہ یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی اور وہ اس آیت کے نازل ہونے کے برسوں بعد ایمان لایا تھا بلکہ یہ تمام گنہگار مومنین کے واسطے ہے۔ ۱۲

إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ

بیشک خدا (تمہارے) کُل گناہوں کو بخش دے گا۔ وہ بے شک بڑا بخشنے والا مہربان

الرَّحِيمُ ﴿۵۳﴾ وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِنْ

ہے۔ اور اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو۔ اور اسی کے فرمانبردار بن جاؤ (مگر) اس وقت کے

قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ ﴿۵۴﴾

قبل ہی کہ تم پر عذاب آنازل ہو (اور) پھر تمہاری مدد نہ کی جا سکے گی۔

وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ

اور جو جو اچھی اچھی باتیں تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوتی ہیں ان پر چلو (مگر) اس کے قبل

قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنْتُمْ لَا

کہ تم پر اکبارگی عذاب نازل ہو۔ اور تم کو (اس کی) کوئی خبر بھی نہ ہو

تَشْعُرُونَ ﴿۵۵﴾ أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَىٰ عَلَىٰ مَا فَرَّطْتُ

(کہیں ایسا نہ ہو) کہ (تم میں سے) کوئی شخص کہنے لگے کہ ہائے افسوس میری اس کوتاہی پر

فِي جَنْبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ ﴿۵۶﴾ أَوْ

جو میں نے (خدا کی بارگاہ کا) تقرب[1] حاصل کرنے میں کی اور میں تو بس ان باتوں پر ہنستا ہی رہا یا یہ کہنے

تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴿۵۷﴾

لگے کہ اگر خدا میری ہدایت کرتا تو میں ضرور پرہیزگاروں سے ہوتا۔

أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ

یا جب عذاب کو (آتے) دیکھے تو کہنے لگے کہ کاش مجھے (دُنیا میں) پھر دوبارہ جانا ملے تو میں نیکوکاروں

مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۵۸﴾ بَلَىٰ قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ

سے ہو جاؤں۔ (اس وقت خدا فرمائیگا) ہاں ہاں تیرے پاس میری آیتیں پہنچیں تو تو نے انھیں

بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿۵۹﴾ وَيَوْمَ

جھٹلا دیا اور شیخی کر بیٹھا۔ اور تو بھی کافروں میں سے تھا۔ (اب تیری ایک نہ سُنی جائے گی) اور جن لوگوں

الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُمْ

نے خدا پر جھوٹے بہتان باندھے تم قیامت کے دن دیکھو گے کہ ان کے چہرے سیاہ ہونگے

مُسْوَدَّةٌ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْمُتَكَبِّرِينَ ﴿۶۰﴾

کیا غرور[2] کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں ہے۔ (ضرور ہے)

وَيُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ

اور جو لوگ پرہیزگار ہیں۔ خدا انھیں انکی کامیابی (اور سعادت) کے سبب نجات دیگا کہ انھیں تکلیف چھوئے

السُّوءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۶۱﴾ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ

گی بھی نہیں۔ اور نہ یہ لوگ (کسی طرح) رنجیدہ دل ہونگے۔ خدا ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے

**گنہگار رحمت خدا سے ناامید نہ ہوں**

[1] ایک حدیث میں ہے کہ جنب اللہ حضرت علیؑ کا خطاب ہے۔ تب اس کا ترجمہ یوں ہو گا کہ ہائے ہم نے اہل بیت رسولؐ کی پیروی کرنے میں کوتاہی کی۔ اور اس صورت میں حدیث ثقلین اس آیت کی تفسیر واقع ہوگی۔ ۱۲

[2] ایک حدیث میں ہے کہ اس سے وہ لوگ مُراد ہیں جن کو خدا نے امامت کے عہدہ پر فائز نہیں کیا اور باوجود اس کے مدعی امامت ہیں۔

**قیامت کا منظر**

وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝٦٢ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ

اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے۔ سارے آسمان و زمین کی کنجیاں اسی کے

وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ

پاس ہیں۔ اور جو لوگ اس کی آیتوں سے انکار کر بیٹھے وہی گھاٹے میں

الْخٰسِرُوْنَ ۝٦٣ ع قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا

رہیں گے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ نادانو بھلا تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ میں خدا کے سوا (کسی دوسرے)

الْجٰهِلُوْنَ ۝٦٤ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ

کی عبادت کروں۔ اور (اے رسولؐ) تمہاری طرف اور ان (پیغمبروں) کی طرف جو تم سے پہلے ہو

قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ

چکے ہیں۔ یقیناً یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر (کہیں) شرک کیا تو یقیناً تمہارے سارے عمل اکارت ہو جائیں

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٦٥ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ

گے اور تم ضرور گھاٹے میں آ جاؤگے۔ بلکہ تم خدا کی عبادت کرو اور شکر گزاروں

الشّٰكِرِيْنَ ۝٦٦ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَ

میں ہو جاؤ۔ اور ان لوگوں نے خدا کی جیسی قدر کرنی چاہیئے تھی اس کی (کچھ بھی) قدر نہ کی۔ حالانکہ وہ

الْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ

(ایسا قادر ہے کہ) قیامت کے دن ساری زمین (گویا) اس کی مٹھی میں ہوگی اور سارے آسمان (گویا) اس کے داہنے

مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٦٧

ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہیں [١] جسے یہ لوگ اسکا شریک بناتے ہیں وہ اس سے پاکیزہ اور برتر ہے۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ

اور (جب پہلی بار) صور پھونکا جائیگا تو جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو لوگ زمین میں ہیں

فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى

(موت سے) بیہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر (ہاں) جس کو خدا چاہے (وہ البتہ بچ جائیگا۔) پھر (جب) دوبارہ [٢] صور پھونکا

فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝٦٨ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ

جائیگا تو فوراً سب کے سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔ اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اُٹھے گی

رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ

اور (اعمال کی) کتاب (لوگوں کے سامنے) رکھ دی جائیگی۔ اور پیغمبر اور گواہ لا حاضر کیے جائیں گے اور ان میں انصاف

وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝٦٩ وَوُفِّيَتْ

کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائیگا۔ اور ان پر (ذرہ برابر) ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اور جس شخص نے

كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝٧٠ ع

جیسا کیا ہے اُسے اسکا پُورا پُورا بدلہ مل جائیگا۔ اور جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں۔ وہ اس سے خوب واقف ہے۔

[١] اسکا مطلب یہ نہیں ہے، کہ معاذ اللہ سچ مچ خدا کی مٹھی اور اسکے ہاتھ ہیں، بلکہ اپنی قدرت کا اظہار مقصود ہے۔ یعنی جس طرح کوئی شخص چھوٹی سی چیز کو اپنی مٹھی میں لے لیتا ہے۔ اور اس کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتا اسی طرح زمین اگرچہ بہت بڑی وسیع ہے مگر اس کی قدرت کے آگے کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ اور آسمان کی بھی اس کی قدرت کے سامنے بس یہ حیثیت ہے جیسے کوئی ایک چھوٹے کاغذ کے پُرزے کو بے تکلف اپنے ہاتھ سے لپیٹ لیتا ہے۔ اسی طرح خدا کی قدرت آسمان کے واسطے ۱۲۔

[٢] ایک روایت میں قتادہ سے منقول ہے کہ دونوں صور کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوگا۔ ۱۲

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا

اور جو لوگ کافر تھے۔ ان کے غول کے غول جہنم کی طرف ہنکائے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب جہنم کے

جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ

پاس پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کے داروغہ ان سے پوچھیں گے کہ کیا تم ہی

يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ

لوگوں میں سے پیغمبر تمہارے پاس نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے پروردگار کی آیتیں پڑھ کر سناتے

وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ

اور تم کو اس روز (بد) کے پیش آنے سے ڈراتے۔ وہ لوگ جواب دیں گے کہ ہاں (آئے تو تھے) مگر (ہم نے نہ

حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ قِيلَ

مانا اور) عذاب کا حکم کافروں کے بارے میں پورا ہو کر رہا (تب ان سے) کہا جائے گا

ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ

کہ جہنم کے دروازوں میں دھنسو اور ہمیشہ اسی میں رہو۔ غرض تکبر کرنے والوں کا (بھی) کیا برا ٹھکانہ

مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝ وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ

ہے۔ اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے تھے وہ گروہ گروہ بہشت کی طرف (اعزاز و اکرام

إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ

سے) بلائے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچیں گے اور بہشت کے دروازے کھول

أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ

دیئے جائیں گے اور اس کے نگہبان ان سے کہیں گے سلام علیکم تم اچھے رہے تم بہشت میں ہمیشہ کے

فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

لیے داخل ہو جاؤ۔ اور یہ لوگ کہیں گے خدا کا شکر جس نے اپنا وعدہ ہم کو سچا کر

صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ

دکھایا۔ اور ہمیں (بہشت کی) سرزمین کا مالک بنایا کہ ہم بہشت میں جہاں چاہیں رہیں تو نیک چلن

الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ۝ وَتَرَى

والوں کی بھی کیا خوب (کھری) مزدوری ہے۔ اور (اس دن) فرشتوں کو دیکھو

الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ

گے کہ عرش کے گرداگرد گھیرے ہوئے ڈٹے[1] ہونگے اور اپنے پروردگار کی تعریف (کی تسبیح)

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ

کر رہے ہیں۔ اور لوگوں کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائیگا۔ اور (ہر طرف سے) یہی صدا

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

بلند ہوگی۔ الحمد للہ رب العالمین۔

جنت کی بہار

[1] اس آیت کی تفسیر میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا۔ جب میں نے شب معراج عرش کے نیچے نگاہ کی تو یکایک میری نظر علیؑ ابن ابی طالب پر پڑی کہ وہ میرے سامنے عرش کے نیچے خدا کی تسبیح و تقدیس میں مشغول تھے۔ میں نے متحیر ہو کر جبرئیلؑ سے پوچھا کہ کیا علیؑ مجھ سے قبل یہاں آ گئے۔ جبرئیلؑ نے کہا یہ بات نہیں۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ چونکہ خداوند عالم عرش پر اکثر علیؑ ابن ابی طالب کا ذکر خیر اور ثنا و صفت کرتا تھا۔ اس وجہ سے عرش کے اٹھانے والے فرشتوں نے علیؑ کی زیارت کا اشتیاق ظاہر کیا تو خداوند عالم نے ان کی خاطر سے اس فرشتہ کو علیؑ کی صورت میں پیدا کیا۔ اور اس فرشتہ کی تسبیح و تقدیس و عبادت کا ثواب خدا نے آپ کے اہل بیتؑ کے شیعوں کے واسطے مخصوص کیا ہے۔ (دیکھو تاویل الآیات)

## اٰیَاتُهَا ۸۵ (۴۰) سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ (۶۰) رُكُوْعَاتُهَا ۹

اس کی ۸۵ آیتیں سورہ مومن لے مکہ میں نازل ہوا۔ اور نو ۹ رکوع ہیں

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝

حٰمٓ (اس) کتاب (قرآن) کا نازل کرنا (خاص بارگاہ) خدا سے ہے جو (سب پر) غالب بڑا واقفکار

غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي

گناہوں کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا صاحب فضل وکرم ہے۔ اس

الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ مَا يُجَادِلُ

کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے۔ خدا کی آیتوں ۲ے میں بس وہی لوگ جھگڑے

فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ

پیدا کرتے ہیں جو کافر ہیں تو (اے رسولؐ) ان لوگوں کا شہروں (شہروں) گھومنا پھرنا (اور مال حاصل کرنا)

تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ

تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے (کہ ان پر عذاب نہ ہوگا) ان کے پہلے نوحؑ کی قوم نے اور ان کے بعد اور امتوں نے

الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۠ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ

(اپنے پیغمبروں کو) جھٹلایا اور ہر امت نے اپنے پیغمبر کے بارے میں یہی ٹھان لیا کہ انہیں گرفتار (کرکے قتل) کر ڈالیں

لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ

اور بیہودہ باتوں کی آڑ پکڑ کے لڑنے لگے تاکہ اس کے ذریعہ سے حق بات کو اکھاڑ پھینکیں تو میں نے انہیں گرفتار

فَاَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ

کیا پھر (دیکھا ان پر) میرا عذاب کیسا (سخت) ہوا۔ اور اسی طرح تمہارے پروردگار کا (عذاب کا)

كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ

حکم (ان) کافروں پر پورا ہو چکا ہے کہ یہ لوگ یقینی جہنمی ہیں۔ جو (فرشتے)

النَّارِ ۝ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ

عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں ۳ے اور جو اس کے گرداگرد (تعینات) ہیں (سب) اپنے پروردگار کی

يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ

تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔ اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کے لیے بخشش کی دعائیں مانگا

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا

کرتے ہیں کہ پروردگار تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ تو جن لوگوں نے (سچے) دل

فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ

سے توبہ کر لی۔ اور تیرے راستہ پر چلے ان کو بخش دے اور ان کو جہنم کے عذاب سے بچا لے۔

لے اس سورۃ میں قرآن کی حقیقت حضرۃ رسولؐ کی تشفی، فرشتوں کی مدح، رجعت کا ثبوت۔ کفار کی حالت، قیامت میں ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا۔ خدا کے علم کی وسعت حضرت موسیٰؑ کا قصہ، حزقیل مومن آل فرعون کا تقیہ، اور ان کے نصائح اور انکا انجام بخیر، کفار اور داروغہ جہنم کی گفتگو عبادت کا حکم، قیامت کا آنا ضرور ہے دعا کا حکم، رات اور دن کے فوائد، انسان کی خلقت جہنم کی حالت، اور چارپایوں کے فائدے، اگلوں کا تذکرہ وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

۲ے خدا کی آیتوں سے یا تو قرآن کی آیتیں مراد ہیں تب ان میں جھگڑے نکالنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ کفار ان کو نہیں مانتے۔ اور خدا کا کلام ہونے سے منکر ہیں۔ اور اگر آیتوں کے معنی دلیلوں کے لیے جائیں تب جھگڑنے کا مطلب یہ ہے کہ کفار کو تحقیق حق تو مقصود نہیں۔ صرف کٹ حجتی کرتے اور خواہ مخواہ کی چھیڑ کرتے اور سچی دلیلوں کا بھی عداوت سے دفعیہ کرتے ہیں ۱۲

۳ے تفسیر قمی میں ہے کہ الذین یحملون العرش سے مراد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آپ کے بعد آپ کے اوصیاءؑ ہیں۔ اس لیے کہ یہی حضرات حاملان علم خدا ہیں اور من حولہ سے مراد ملائکہ ہیں اور للذین امنوا سے مراد شیعہ آل محمدؐ ہیں آیات کی مفصل تشریح تفسیر قمی ص۲۵۵ جلد ۲ (طبع نجف اشرف میں دیکھو۔ (ا ح)

شیعوں ورسولوں کی تعریف

الْجَحِيمِ ۝ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي

اے ہمارے پالنے والے ان کو سدا بہار باغوں میں جنکا تونے ان سے وعدہ کیا ہے داخل فرما

وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ

اور ان کے باپ داداؤں اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو لوگ نیک ہوں۔ ان کو (بھی

وَذُرِّيَّاتِهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ وَقِهِمُ

بخشدے) بے شک تو ہی زبردست (اور) حکمت والا ہے۔ اور ان کو ہر قسم کی برائیوں

السَّيِّئَاتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ ۚ

سے محفوظ رکھ۔ اور جس کو تونے اس دن (قیامت) کے عذابوں سے بچا لیا۔ اس پر تونے بڑا

وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

رحم کیا۔ اور یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ (ہاں) جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان سے پکار کر کہہ دیا جائیگا

يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْ مَقْتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ

کہ جتنا تم (آج) اپنی جان سے بیزار ہو اس سے بڑھ کر خدا تم سے بیزار تھا۔ جب تم ایمان کی

إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ۝۱۰ قَالُوا رَبَّنَا

طرف بلائے گئے تو کفر کرتے تھے۔ وہ لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار تو ہمکو دوبار

أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا

[1] مار چکا۔ اور دوبار زندہ کر چکا تو اب ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں تو کیا

بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِنْ سَبِيلٍ ۝۱۱ ذَٰلِكُمْ

(یہاں سے) نکلنے کی بھی کوئی سبیل ہے۔ یہ (عذاب) اس لیے ہے کہ جب تنہا خدا پکارا جاتا تھا

بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ ۖ وَإِنْ يُشْرَكْ بِهِ

تو تم انکار کرتے تھے۔ اور اگر اس کے ساتھ شرک کیا جاتا تھا۔ تو تم مان لیتے تھے تو (آج) خدا ہی

تُؤْمِنُوا ۚ فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ۝۱۲ هُوَ الَّذِي

کی حکومت ہے جو عالیشان (اور) بزرگ ہے۔ وہی تو ہے جو تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں

يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا

دکھاتا ہے۔ اور تمہارے لیے آسمان سے روزی نازل کرتا ہے۔ اور نصیحت تو بس وہی حاصل

يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَنْ يُنِيبُ ۝۱۳ فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ

کرتا ہے۔ جو (اس کی طرف) رجوع کرتا ہے۔ پس تم لوگ خدا کی عبادت کو خالص کرکے اسی کو

الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝۱۴ رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ

پکارو اگرچہ کفار برا مانیں۔ خدا تو عالی مرتبہ عرش کا مالک ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے

ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ

جس پر چاہتا ہے۔ اپنے حکم سے وحی نازل کرتا ہے۔ تاکہ وہ (بندہ لوگوں کو) ملاقات (قیامت)



ازواج میں ہو۔ اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اس کے بعد مدتوں ہر نماز کے وقت حضرت رسولؐ حضرت علیؑ کے مکان کے پاس آتے تو

حقیقت موت و حیات

کفار کی ندامت

[1] مفسرین میں اختلاف ہے کہ کفار کا قیامت میں دوبارہ زندہ کرنے اور دوبارہ مارنے کی شکایت سے کیا مراد ہے۔ قتادہ ضحاک اور ابن عباس کا خیال ہے کہ پہلی موت نطفہ کی حالت دوسری موت دنیاوی زندگی کے بعد کی اور پہلی دفعہ زندہ کرنا پیدا کرنا اور دوسری دفعہ قیامت میں زندہ کرنا اور یہی مطلب کیف تکفرون باللہ الآیۃ کا بھی ہے اور سدی و بلخی کا خیال ہے کہ پہلی موت دنیا کی قیامت کے قبل قبر کی اور پہلی زندگی قبر میں سوال جواب کی اور دوسری قیامت میں اور جبائی کا خیال ہے کہ پہلی زندگی دنیا میں اور دوسری قبر میں اور پہلی موت دنیا میں اور دوسری قبر میں۔ یہ تینوں اقوال ہیں مگر سمجھنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ ان میں کوئی حالت قابل قبول نہیں۔ کیونکہ نہ نطفہ کی حالت کو کوئی مارنا کہہ سکتا ہے اور نہ پیدائش کو زندہ کرنا۔ اسی طرح قبر کی قلیل زندگی کو نہ کوئی زندگی کہہ سکتا ہے اور نہ اس مرنے کو مرنا جس طرح افاقۃ الموت کو نہ کوئی صحت کہہ سکتا ہے اور نہ سونے کے بعد جاگ اٹھنے اور ہوش میں آجانے کو زندہ ہونا۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ پہلی موت سے دنیاوی زندگی کے بعد کی موت مراد ہے اور دوسری موت سے رجعت کے بعد کی اور پہلی دفعہ زندہ کرنے سے رجعت کا زندہ کرنا۔ اور دوسری دفعہ زندہ کرنے سے قیامت میں زندہ کرنا اور ان دونوں موتوں اور حیاتوں کے مردہ اور زندہ کرنے کے مصداق واقعی ہونے میں کوئی شک نہیں کر سکتا۔ اس کی تفصیل دینیات کی کتابوں میں دیکھئے۔

بقیہ ص ۵۵۰

بن حنبل ابن مردویہ ثعلبی سیوطی وغیرہ نے نقل کیا ہے اور میں نے ان سب کو اپنے رسالہ المناظرہ میں جمع کر دیا ہے انکا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت رسولؐ ام سلمہؓ کے گھر میں آئے اور حضرت علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کو بلا کر اپنے پاس بٹھایا۔ اور پھر اپنے سمیت سب پر ایک بڑی چادر اوڑھا دی اور دعا کی۔ خداوندا یہی میرے اہل بیتؑ ہیں انکو ہر برائی سے دور رکھ اور اچھی طرح پاک و پاکیزہ رکھ۔ یہ سن کر حضرت ام سلمہؓ نے اس میں داخل ہونا چاہا تو روک دی گئیں اور حکم ہوا تم اہلبیت میں نہیں ہو

[2] السلام علیکم یا اہل البیت دیکھو تفسیر درمنثور علامہ جلال الدین سیوطی جلد ۵ صفحہ ۱۹۸، ۱۹۹، ۱۲

مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ هُمْ

بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی بھیجتا ہے) تاکہ (لوگوں کو) ملاقات کے دن سے ڈرائے۔ جس دن وہ لوگ (قبروں سے) نکل پڑیں گے۔ (اور) ان کی کوئی چیز خدا سے

بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ؕ لِمَنِ

پوشیدہ نہیں رہے گی (اور ندا آئے گی) آج کس کی بادشاہت ہے (پھر خدا خود کہے گا) خاص

الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى

خدا کی جو اکیلا (اور) غالب ہے۔ آج ہر شخص کو اس کے کیے کا بدلہ دیا

كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ

جائیگا۔ آج کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائیگا۔ بے شک خدا بہت جلد حساب لے[1] لینے

الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ

والا ہے۔ اور (اے رسولؐ) تم ان لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ جو عنقریب آنیوالا ہے جب لوگوں

لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۚ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ

کے کلیجے گھٹ گھٹ[2] کے (مارے ڈر کے) منہ کو آجائیں گے۔ (اس وقت) نہ تو سرکشوں کا کوئی سچا دوست

وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿۱۸﴾ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا

ہوگا اور نہ کوئی ایسا سفارشی جس کی بات مان لی جائے۔ خدا تو آنکھوں کی دزدیدہ[3] نگاہ کو بھی جانتا ہے اور ان

تُخْفِى الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ

باتوں کو بھی جو لوگوں کے سینوں میں پوشیدہ ہیں۔ اور خدا ٹھیک ٹھیک حکم دیتا ہے اور اس کے سوا جن

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کی یہ لوگ عبادت کرتے ہیں وہ تو کچھ بھی حکم نہیں دے سکتے۔ اس میں شک نہیں کہ خدا سننے والا

هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ

دیکھنے والا ہے۔ کیا ان لوگوں نے روئے زمین پر چل پھر کر نہیں دیکھا کہ جو لوگ

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ

ان سے پہلے تھے۔ انکا انجام کیا ہوا (حالانکہ) وہ لوگ قوت (شان اور عمر سب) میں اور زمین پر اپنی

قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا

نشانیاں (یادگار، عمارتیں، چھوڑ جانے میں بھی ان سے کہیں بڑھ چڑھ کے تھے تو

فِى الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا

خدا نے ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کی لے دے کی اور خدا (کے غضب) سے ان کا بچانے

كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

والا کوئی بھی نہ تھا۔ یہ اس سبب سے کہ ان کے پیغمبر ان کے

كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا

پاس واضح و روشن معجزے لے کر آئے اس پر بھی ان لوگوں نے نہ مانا تو خدا نے انہیں لے ڈالا اس

[1] کسی نے جناب امیرؑ سے پوچھا کہ خدا اتنے لوگوں کا حساب ایک دفعہ کیوں کرے گا۔ آپ نے فرمایا جس طرح سب کو ایک ہی دفعہ روزی دیتا ہے۔ اسی وجہ سے خدا نے بہت بے تکلف فرما دیا۔ کہ قیامت میں کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔ کیونکہ مقدمہ کے فیصل کرنے میں ضرورت سے زیادہ تاخیر بھی ایک قسم کا ظلم ہے مگر خدا کی بارگاہ میں یہ ظلم بھی نہ ہوگا۔ ۱۲

[2] اصلی ترجمہ یوں ہوگا کہ غم کو ضبط کرتے کرتے دل گلوں کے پاس آ جائیں گے مگر ہمارے محاورے میں ایسے ہی محل پر یونہی بولا جاتا ہے اس وجہ سے یوں ترجمہ کیا گیا۔ ۱۲

[3] دزدیدہ نگاہ کے ہمارے محاورہ میں یہ معنی ہیں کہ کسی شخص یا چیز کو اس طرح دیکھنا کہ دوسرے لوگ اس کے دیکھنے کو نہ دیکھیں، اور یہی مطلب خائنۃ الاعین کا ہے۔ ۱۲

قیامت میں کسی پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا

دزدیدہ نگاہ کو بھی خدا جانتا ہے

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿٢٢﴾ وَ لَقَدْ
میں شک ہی نہیں کہ وہ قوی (اور) سخت عذاب والا ہے۔ اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں
اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿٢٣﴾ اِلٰی فِرْعَوْنَ
لے اور روشن دلیلیں دے کر فرعون اور ہامان اور قارون کے پاس بھیجا تو وہ لوگ کہنے لگے کہ (یہ
وَ هَامٰنَ وَ قَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٢٤﴾
تو) ایک بڑا جھوٹا (اور) جادوگر ہے۔
فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْۤا
غرض جب موسیٰؑ ان کے پاس ہماری طرف سے سچا دین لے کر آئے تو وہ بولے کہ جو لوگ
اَبْنَآءَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَ اسْتَحْیُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَ
انکے ساتھ ایمان لائے ہیں ان کے بیٹوں کو تو مار ڈالو، اور ان کی عورتوں کو (لونڈیاں بنانے
مَا كَیْدُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ﴿٢٥﴾ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ
کے لیے) زندہ رہنے دو اور کافروں کی تدبیریں تو بے ٹھکانے ہوتی ہی ہیں۔ اور فرعون کہنے لگا۔ مجھے
ذَرُوْنِیْۤ اَقْتُلْ مُوْسٰی وَ لْیَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ
چھوڑ دو کہ میں موسیٰ کو قتل کر ڈالوں اور وہ اپنے پروردگار کو (مدد کے لیے بلاتا ہے تو) بلائے
اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَكُمْ اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿٢٦﴾
(بجائیو) مجھے اندیشہ ہے کہ (مبادا) تمہارے دین کو الٹ پلٹ کر ڈالے یا ملک میں فساد پیدا کرے۔
وَ قَالَ مُوْسٰۤی اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ
اور موسیٰؑ نے کہا کہ میں تو ہر متکبر سے جو حساب کے دن (قیامت) پر ایمان نہیں لاتا۔ اپنے
مُتَكَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾ وَ قَالَ رَجُلٌ
اور تمہارے پروردگار کی پناہ لے چکا ہوں۔ اور فرعون کے لوگوں میں ایک
مُّؤْمِنٌ ۖۗ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَكْتُمُ اِیْمَانَهٗۤ اَتَقْتُلُوْنَ
ایماندار شخص (حزقیل ؂) نے جو اپنے ایمان کو چھپائے رہتا تھا۔ (لوگوں سے) کہا کیا تم لوگ ایسے شخص کے
رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَ قَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ
قتل کے درپے ہو جو (صرف) یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے۔ حالانکہ وہ تمہارے پروردگار کی
مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ اِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَ
طرف سے تمہارے پاس معجزے لے کر آیا ہے۔ اور اگر (بالفرض) یہ شخص جھوٹا ہے تو اس
اِنْ یَّكُ صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ ؕ
کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑیگا۔ اور اگر یہ کہیں سچا ہوا ؂ تو جس (عذاب) کی تمہیں یہ دھمکی دیتا ہے اسمیں
اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾
سے کچھ تو تم لوگوں پر ضرور واقع ہو کر رہیگا۔ بیشک خدا اس شخص کی ہدایت نہیں کرتا جو حد سے گزرنیوالا اور جھوٹا ہے۔



فرعون کا دربار اور حضرت موسیٰ

؂ جیسے عصا کا اژدہا بننا۔ ید بیضا وغیرہ۔ ١٢

؂ یہ اصل میں قبطی تھے۔ اور فرعون کے ماموں زاد یا چچا زاد بھائی بھی۔ انہی کا خطاب مومن آل فرعون ہے جو لوگ تقیہ پر منہ آتے ہیں۔ وہ اس آیت کو دیکھ کر شرمائیں۔ او رمتنبہ ہو جائیں خدا نے اگرچہ اسی کی تصریح کر دی ہے۔ کہ وہ ایمان کو چھپائے رہتے تھے۔ مگر احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے پانچ یا چھ سو برس تک تقیہ کیا تھا۔ یہاں گھنٹہ دو گھنٹہ کے تقیہ کو بھی موجب طعن قرار دیا جاتا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار۔ ١٢

مومن آل فرعون کا قصہ

؂ حزقیل چونکہ تقیہ میں تھے۔ اس وجہ سے لوگوں کو عقل کی باتیں سمجھاتے تو مگر اس طرح کہ موسیٰ کی جنبہ داری بھی ثابت نہ ہو۔ اور اپنا فرض بھی ادا ہو جائے اور شاید کام بھی نکل جائے اسی وجہ سے جو باتیں سمجھائیں۔ وہ ایسی ہیں کہ ظاہر میں فرعون اور موسیٰؑ دونوں کی طرف رجوع ہو سکتی ہے لیکن باطن میں انکا مقصود یہی تھا کہ موسیٰؑ ضرور سچا ہے۔ اور تم لوگ حد سے گزرے ہوئے ہو کہ ظلم کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو اس کی تکذیب سے تمہارا بھی وہی حال ہو جو اگلی اُمتوں کا ہوا۔ ١٢

حزقیل مومن آل فرعون کی نصیحتیں

يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫
اے میری قوم آج تو د بیشک) تمہاری بادشاہت ہے (اور) ملک میں تمہارا ہی بول بالا ہے (لیکن کل)
فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ
اگر خدا کا عذاب ہم پر آجائے تو ہماری کون مدد کرے گا۔ فرعون نے کہا میں تو وہی بات سمجھاتا
فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ
ہوں۔ اور وہی راہ دکھاتا ہوں جس میں بھلائی ہے تو جو شخص (درپردہ) ایمان لا
اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝٢٩ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ
چکا تھا۔ کہنے لگا۔ بھائیو مجھے تو تمہاری نسبت بھی اور امتوں کی طرح روز (بد)
اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝٣٠ مِثْلَ
کا اندیشہ ہے (کہیں تمہارا بھی وہی حال نہ ہو) جیسا نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ان
دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ
کے بعد والے لوگوں کا حال ہوا۔ اور خدا تو بندوں پر
بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝٣١ وَيٰقَوْمِ
ظلم کرنا چاہتا ہی نہیں۔ اور اے میری قوم
اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝٣٢ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ
مجھے تو تمہاری نسبت قیامت ۱ کے دن کا اندیشہ ہے۔ جس دن تم پیٹھ پھیر کر (جہنم کی طرف)
مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ
چل کھڑے ہو گے۔ تو خدا (کے عذاب) سے تمہارا کوئی بچانے والا نہ ہوگا۔ اور جس کو خدا
يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝٣٣ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ
گمراہی میں چھوڑ دے تو اسکا کوئی رہ راہ کرنیوالا نہیں۔ اور (اس سے) پہلے یوسفؑ ۲ بھی
يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ
تمہارے پاس معجزے لے کر آئے تھے تو جو وہ لائے تھے۔ تو تم لوگ اس میں برابر شک ہی کرتے
مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ
رہے۔ یہاں تک کہ جب انہوں نے وفات پائی تو تم کہنے لگے کہ ان کے بعد خدا ہرگز کوئی رسول نہیں
اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ
بھیجے گا۔ جو حد سے گزر جانیوالا اور شک کرنے والا ہو خدا اسے یونہی گمراہی میں چھوڑ
هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۝٣٤ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ
دیتا ہے۔ جو لوگ بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی دلیل آئی ہو خدا کی آیتوں میں
اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ
(خواہ مخواہ) جھگڑے کیا کرتے ہیں۔ وہ خدا کے نزدیک اور ایمانداروں کے نزدیک سخت

۱ یوم التناد بھی قیامت کا ایک نام ہے۔ تناد کی اصل تنادی ہے اس کے معنی باہم پکارنے کے ہیں اور چونکہ قیامت میں جہنمی لوگ آہ و واویلا کر کے لوگوں کو پکاریں گے، اور اہل جنت سے کہیں گے کہ ہمیں کچھ تھوڑا سا پانی ہی دے دو۔ اور اہل جنت جہنمیوں سے پکار کر کہیں گے کہ ہم سے تو جو خدا اور رسول نے وعدہ کیا تھا پورا کر دیا بھلا تم کو بھی ان کی سچائی کا حال معلوم ہوا یا نہیں۔ غرض اس قسم کی باتیں باہم پکار کر بہت سی ہوں گی۔ اس وجہ سے قیامت کا نام یوم التناد رکھا گیا ہے۔ ۱۲

۲ یہ بھی حزقیل ہی کا قول ہے۔ اب انہوں نے فرعون کے درباریوں کو دوسری طرح سمجھانا شروع کیا۔ یعنی پہلے جو باتیں کہیں وہ تو سُنی سُنائی تھیں۔ اب گویا اپنی آنکھوں سے دیکھی۔ بات پر غور کرو کہ تم لوگ جب حضرت یوسفؑ حیات تھے تو ان کی نبوت کے بھی قائل نہ ہوئے اور ان کے معجزے دیکھنے کے بعد بھی ان کو معمولی دنیا کا بادشاہ سمجھتے رہے مگر جب وہ چل بسے اور جو انتظامات وہ کر گئے تھے۔ ان کا شیرازہ کھل گیا۔ اور کسی کے سنبھالے نہ سنبھلا اور سلطنت میں بدنظمیاں پھیل گئیں تو یوسفؑ کی قدر ہوئی۔ اور سمجھے کہ واقعی نبی تھے اور کہنے لگے کہ اب ان کا سا کوئی نبی نہ ہوگا غرض یہ ہے کہ اب بھی سمجھو ورنہ پھر پچھتاؤ گے۔ بنی اسرائیل کے مصر میں آنے کا حال سورۂ یوسف میں بتفصیل مذکور ہو چکا ہے۔ یہ فرعون ولید بن مصعب بن ریان ہے یعنی حضرت یوسفؑ کے زمانہ کے فرعون ریان کا پوتا۔ ۱۲

وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ

نفرت خیز ہیں۔ یوں خدا ہر متکبر سرکش کے دل پر علامت مقرر کر دیتا ہے۔ اور

قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ

فرعون نے کہا۔ اے ہامان ہمارے لیے ایک محل بنوا دو تاکہ اس پر

صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ

چڑھ کر) رستوں پر پہنچ جاؤں۔ (یعنی) آسمان کے رستوں پر پھر موسیٰ کے

فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَ

خدا کو جھانک (کر دیکھ) لوں اور میں تو اسے یقینی جھوٹا [۱] سمجھتا ہوں اور اسی

كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ

طرح فرعون کی بدکرداریاں اس کو بھلی کر کے دکھا دی گئی تھیں۔ اور وہ راہ راست سے روک

السَّبِيْلِ ؕ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ

دیا گیا تھا۔ اور فرعون کی تدبیر تو بس بالکل غارت غلا ہی تھی۔ اور جو شخص (دربردہ)

الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾

ایماندار تھا۔ کہنے لگا بھائیو! میرا کہنا مانو میں تمہیں ہدایت کے رستے دکھا دوں گا۔

يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ؗ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ

بھائیو! یہ دنیاوی زندگی تو بس (چند روزہ) فائدہ ہے اور آخرت ہی ہمیشہ رہنے کا

هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا

گھر ہے۔ جو برا کام کرے گا تو اسے بدلہ بھی ویسا ہی ملے گا

مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ

اور جو نیک کام کریگا۔ مرد ہو یا عورت مگر ایماندار ہو تو ایسے لوگ

مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا

بہشت میں داخل ہوں گے وہاں انہیں بے حساب روزی

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾ وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ

ملے گی۔ اور اے میری قوم مجھے کیا ہوا کہ میں تم کو نجات کی طرف

وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ ؕ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ

بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو۔ تم مجھے بلاتے ہو کہ میں خدا کے ساتھ کفر کروں

وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؗ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ

اور اس چیز کو اسکا شریک بناؤں جس کا مجھے علم نہیں ہے۔ اور میں تمہیں غالب (اور)

اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ

بڑے بخشنے والے خدا کی طرف بلاتا ہوں۔ بیشک تم جس چیز کی طرف مجھے بلاتے ہو وہ نہ تو

[۱] یعنی میں جانتا ہوں کہ موسیٰ جھوٹا ہے اور میں خدا کا قائل نہیں۔ مگر موسیٰ کے خیال کے موافق یہ بھی کر دیکھوں۔ فرعون کے محل بنوانے اور اس پر چڑھنے اور محل کے منہدم ہونے کی کیفیت سورۃ قصص میں مذکور ہے۔ ۱۲

القصص

إِلَيْهِ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ

دنیا ہی میں پکارے جانے کے قابل ہے اور نہ آخرت میں اور آخر میں ہم سب کو خدا ہی کی

وَأَنَّ مَرَدَّنَا إِلَى اللَّهِ وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ

طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ حد سے بڑھ جانے والے

أَصْحَابُ النَّارِ ۝٤٣ فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ ۚ وَ

جہنمی ہیں۔ تو جو میں تم سے کہتا ہوں عنقریب ہی اسے یاد کرو گے۔ اور میں تو

أُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝٤٤

اپنا کام خدا ہی کو سونپے دیتا ہوں۔ کچھ شک نہیں کہ خدا بندوں کے حال کو خوب دیکھ رہا ہے [1]

فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا ۖ وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ

تو خدا نے اسے ان کی تدبیروں کی برائی سے محفوظ رکھا اور فرعونیوں کو برے عذاب نے (ہر طرف سے)

سُوءُ الْعَذَابِ ۝٤٥ النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا ۖ

گھیر لیا۔ (اور اب تو قبر میں دوزخ کی) آگ ہے کہ وہ لوگ (ہر) صبح و شام اس کے

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ

سامنے لا کھڑے کیے جاتے ہیں۔ اور جس دن قیامت برپا ہوگی (حکم ہوگا کہ) فرعون کے لوگوں کو

الْعَذَابِ ۝٤٦ وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ

سخت سے سخت عذاب میں جھونک دو۔ اور یہ لوگ جس وقت جہنم میں باہم جھگڑیں گے تو کم حیثیت لوگ

الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا

بڑے آدمیوں سے کہیں گے کہ ہم تمہارے تابع تھے تو کیا تم اس وقت (دوزخ کی)

فَهَلْ أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِنَ النَّارِ ۝٤٧

آگ کا کچھ حصہ ہم سے ہٹا سکتے ہو۔

قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ

تو بڑے لوگ کہیں گے کہ (اب تو) ہم (اور تم) سب کے سب آگ میں (پڑے) ہیں خدا (کو) تو

حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۝٤٨ وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ

بندوں کے بارے میں (جو کچھ فیصلہ کرنا تھا) کر چکا۔ اور جو لوگ آگ میں (جل رہے) ہوں گے جہنم کے

لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا

داروغاؤں سے درخواست کریں گے کہ اپنے پروردگار سے عرض کرو کہ ایک دن تو ہمارے عذاب میں

مِنَ الْعَذَابِ ۝٤٩ قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ

تخفیف کر دے۔ وہ جواب دیں گے۔ کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر صاف و روشن معجزے لے کر

بِالْبَيِّنَاتِ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۚ قَالُوا فَادْعُوا ۗ وَمَا دُعَاءُ

نہیں آئے تھے۔ وہ کہیں گے ہاں (آئے تو تھے) تب فرشتے کہیں گے۔ تو پھر تم خود ہی (کیوں نہ) دعا کرو حالانکہ



حزقیل کی نجات

[1] یہاں تک تو حزقیل مومن آل فرعون نے گول گول باتیں کہیں اور ان کی فہمائش کرتے رہے مگر کہتے کہتے آخر تاب ضبط نہ رہی اور یہ جملہ کہہ گذرے۔ اس سے ان کا ایمان ظاہر ہو گیا اور لوگ انکے دشمن ہو گئے۔ اور فرعون سے جا کر شکایت کی اور یہ بھی کہہ دیا کہ وہ تیری خدائی کا قائل نہیں بلکہ موسیٰ کے خدا کو مانتا ہے اور موسیٰ ہی کی سی باتیں کرتا ہے۔ فرعون یہ سن کر بولا۔ اگرچہ وہ میرا چچا زاد بھائی خلیفہ اور ولی عہد ہے۔ لیکن یہ باتیں اگر اس نے کی ہیں تو ضرور قابل سزا ہے۔ اور اگر تم لوگ اس پر تہمت رکھتے ہو تو تمہاری سزا کی جائے گی غرض حزقیل بلائے گئے۔ اور فرعون نے پوچھا کہ تم میری خدائی کا انکار اور میری نعمتوں کی ناشکری کرتے ہو وہ بولے بادشاہ بھلا کبھی تو نے مجھے جھوٹ بولتے دیکھا ہے۔ اس نے کہا نہیں بس اب یہ فوراً ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا تمہارا پروردگار کون ہے، وہ بولے فرعون پھر پوچھا تمہارا رازق کون ہے وہ بولے۔ فرعون تب حزقیل نے کہا کہ اے بادشاہ میں تجھے اور تمام حاضرین کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ جو انکا پروردگار ہے، وہ میرا اور جو انکا خالق ہے وہ میرا اور جو ان کا رزاق ہے وہ میرا اور جو ان کا پروردگار خالق اور رازق نہیں ہے۔ میں اس سے بیزار ہوں۔ یہ سن کر فرعون خوش ہو گیا، اور ان کو گھر جانے کی اجازت دی۔ اور جن لوگوں نے شکایت کی تھی۔ ان سے فرعون نے کہا تم لوگ بڑے خانہ خراب ہو تم ہمارے اور ہمارے ولی عہد کے درمیان لڑانا چاہتے تھے۔ اور ملک میں فساد پھیلانے کا ارادہ تھا غرض وہ سب کے سب بری طرح مارے گئے۔ اس کے بعد والی آیت میں اس قصہ کی طرف اشارہ ہے۔ اس کے متعلق اور قصے بھی لوگوں نے لکھے مگر جو روایت میں نے لکھی ہے وہ زیادہ قابل اعتبار ہے۔ واللہ اعلم بمرادہ۔ ۱۲

الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ

کافروں کی دعا تو بس بیکار ہی ہے۔ ہم اپنے پیغمبروں کی اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں

اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾

ضرور مدد کریں گے۔ اور جس دن گواہ (یعنی فرشتے گواہی کو) اٹھ کھڑے ہونگے (اس دن بھی)

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ

جس دن ظالموں کو ان کی معذرت کچھ بھی فائدہ نہ دے گی۔ اور ان پر پھٹکار (برستی) ہوگی اور

اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى

ان کے لیے بہت برا گھر (جہنم) ہے۔ اور ہم ہی نے موسیٰؑ کو ہدایت (کی کتاب تورات)

الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾

دی اور بنی اسرائیل کو (اس) کتاب کا وارث بنایا۔

هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ

جو عقلمندوں کے لیے (سرتاپا) ہدایت و نصیحت ہے۔ تو (اے رسولؐ) تم (ان کی

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ

شرارت پر) صبر کرو بےشک خدا کا وعدہ سچا ہے اور اپنے (امت کے) گناہوں کی معافی [2] مانگو

بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور صبح و شام اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح کرتے رہو۔ جن لوگوں کے پاس (خدا کی طرف سے)

يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ

کوئی دلیل تو آئی نہیں۔ اور (پھر) وہ خدا کی آیتوں میں (خواہ مخواہ) جھگڑتے ہیں ان کے دل

اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ

میں برائی (کی بے جا ہوس) کے سوا کچھ نہیں۔ حالانکہ وہ لوگ اس تک کبھی پہنچنے والے

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ

نہیں تو تم بس خدا کی پناہ مانگتے رہو۔ بےشک وہ بڑا سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے۔ سارے آسمان و

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَ

زمین کا پیدا کرنا لوگوں کے پیدا کرنے کی بہ نسبت یقینی [3] بڑا (کام) ہے مگر اکثر لوگ

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا يَسْتَوِي

(اتنا بھی) نہیں جانتے۔ اور اندھا اور آنکھ والا (دونوں) برابر نہیں

الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

ہو سکتے اور نہ مومنین جنہوں نے اچھے کام کیے اور بدکار (ہی) برابر ہو سکتے

وَلَا الْمُسِيْٓءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ

ہیں۔ بات یہ ہے کہ تم لوگ بہت کم غور کرتے ہو۔ قیامت تو ضرور آنے والی ہے۔



خدا پیغمبروں اور مومنوں کی ضرور مدد کریگا

[1] ایک حدیث میں ہے کہ اس سے رجعت یعنی ظہور امام آخر الزماںؑ کا زمانہ مراد ہے۔ اور یہی زیادہ قرین قیاس ہے کیونکہ زمانہ سابق میں اس کثرت سے انبیاء اور مومنین قتل ہوئے جس کی کوئی حد نہیں اور باوجود اس کے ان کی کوئی نصرت نہیں کی گئی۔ اسی لحاظ سے میں نے ننصر کا ترجمہ (مدد کرینگے) کیا ہے۔ اور اگر صیغہ حال لیا جائے۔ اور مدد کرتے ہیں۔ اسکا ترجمہ کیا جائے تب اسکا مطلب یہ ہوگا کہ خداوند عالم ہمیشہ اپنے پیغمبروں اور مومنین کی مدد کرتا رہا۔ لیکن مدد کئی طرح سے ہوتی ہے کبھی تقویت قلب سے کبھی دلائل میں مخالف پر غالب آنے سے کبھی ان کے خون کا دشمنوں سے انتقام لینے سے کبھی دشمنوں کو ہلاک اور تباہ کر دینے سے کبھی قحط اور مثل اس کے بلاؤں میں مبتلا کر دینے سے، اور ان اقسام میں سے کوئی نہ کوئی مدد ہر پیغمبر اور ہر مومن کے ساتھ اور خدا کی طرف سے ضرور ہوئی واللہ اعلم بمرادہ

[2] یہ تو ظاہر ہے کہ انبیاء سے کوئی گناہ کبیرہ یا صغیرہ عمر بھر نہیں ہوتا۔ پھر استغفار کی فرمائش محض تعلیم کی غرض سے ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے ان کے درجات بلند ہوں۔ کیونکہ خدا کا مقصود تو یہ ہے کہ بندوں سے بندگی کی شان ادا ہو اور جو اس کے خاص بندے ہیں۔ ان سے اور زیادہ ہو اور بندگی کی شان یہی ہے کہ اپنے کو ہمیشہ اس کے سامنے قاصر فرض کرکے اپنا سر جھکائے اور گڑگڑاتا رہے۔

بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش
عذر بہ درگاہ خدا آورد

یا دوسرا مطلب لیا جائے کہ اپنی امت کے گناہوں کی معافی مانگے۔ اسی لحاظ سے میں نے یہ ترجمہ کیا ہے۔ ۱۲

[3] یہ ان لوگوں کے قائل کرنے کے واسطے ہے جو قیامت اور حشر و نشر کو نہیں مانتے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ اتنا نہیں سمجھتے کہ آسمان و زمین کا پیدا کرنا تو زیادہ دشوار کام ہے مگر خدا نے یہ کر دکھایا تو انسان کا دوبارہ پیدا کرنا کون سا مشکل کام ہے۔ ۱۲

## قیامت کا ثبوت

لَاٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا

اس میں کسی طرح کا شک نہیں۔ مگر اکثر لوگ (اس پر بھی) ایمان نہیں

یُؤْمِنُوْنَ ۝ وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ

رکھتے۔ اور تمہارا پروردگار ارشاد فرماتا ہے کہ تم مجھ سے [1] دعائیں مانگو میں

اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ

تمہاری دعا قبول کروں گا۔ جو لوگ ہماری عبادت سے اکڑتے ہیں وہ عنقریب ہی ذلیل وخوار ہو کر

جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ۝ اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ

یقیناً جہنم واصل ہوں گے۔ خدا ہی تو ہے جس نے تمہارے واسطے رات بنائی تاکہ تم اس

لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَ النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ

میں آرام کرو اور دن کو روشن (بنایا تاکہ کام کرو) بے شک خدا لوگوں پر بڑا فضل و

فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا

کرم کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ (اسکا) شکر نہیں

یَشْكُرُوْنَ ۝ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ۘ

کرتے۔ یہی خدا تمہارا پروردگار ہے جو ہر چیز کا خالق ہے۔ اس کے سوا کوئی

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ كَذٰلِكَ یُؤْفَكُ

معبود نہیں۔ پھر تم کہاں بہکے جا رہے ہو۔ جو لوگ خدا کی آیتوں سے انکار

الَّذِیْنَ كَانُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ۝ اَللّٰهُ الَّذِیْ

رکھتے تھے وہ اسی طرح بھٹک رہے تھے۔ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّ

واسطے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا اور اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں تو اچھی صورتیں

صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ

بنائیں اور اسی نے تمہیں صاف ستھری چیزیں کھانے کو دیں۔ یہی اللہ تو تمہارا پروردگار ہے تو خدا

الطَّیِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ

بہت ہی متبرک ہے۔ جو سارے جہان کا پالنے والا ہے

الْعٰلَمِیْنَ ۝ هُوَ الْحَیُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ

وہی (ہمیشہ) زندہ ہے۔ اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو نری کھری اسی کی عبادت کرکے

مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

اس سے دعا مانگو سب تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ

(اے رسول) تم کہہ دو کہ جب میرے پاس میرے پروردگار کی بارگاہ سے کھلے ہوئے معجزے آچکے تو

[1] اس میں بھی وہی بندگی کی شان کا اظہار مقصود ہے دعا میں بھی کیا یہ فائدہ کم ہے کہ یہ ایک عمدہ عبادت ہے اور خدا اسے پسند کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں تواضع عاجزی اور فروتنی کی اعلیٰ شان نمایاں ہو کر پائی جائے۔ اگر ظاہر میں ہمارا مطلب پورا نہ ہوا تو کم سے کم ثواب تو ہوا یہی اپنی دعا کی مقبولیت سمجھو فرض کرو کہ ایک شخص کے دو لڑکے ہوں ایک تو اکڑا رہے اور دوسرا اپنے باپ کے سامنے سر جھکائے اپنے اغراض کو نکتا رہے تو اگرچہ یہ ضرور نہیں کہ مہربان باپ اپنے پیارے بچے کی ہر خواہش اور تمنا کو پورا کرے کیونکہ بچہ تو اپنی ناسمجھی کی وجہ سے بہت سی ایسی چیزیں بھی مانگتا ہے جو اس کے لیے فقط نامناسب نہیں بلکہ مضر ہیں۔ پھر باپ کیونکر پورا کرے مگر باوجود اس کے ایک ایک شفیق باپ اس بچہ سے زیادہ خوش رہے گا۔ اور اس اکڑے ہوئے سے ناخوش۔ یہی مثال اپنی اور خدا کی اور دعا کی سمجھو۔ اگر ہوش است ہمیں قدر بس است۔ ۱۲

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ وَ

مجھے اس بات کی مناہی کر دی گئی ہے کہ خدا کو چھوڑ کر جنکو تم پوجتے ہو۔ میں ان کی پرستش کروں

اُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ هُوَ الَّذِيْ

اور مجھے تو یہ حکم ہو چکا ہے کہ میں سارے جہان کے پالنے والا فرمانبردار ہوں۔ وہی وہ (خدا) ہے

خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ

جس نے تمکو (پہلے پہل) مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفہ سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر تم کو بچہ بنا کر

عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ

(ماں کے پیٹ سے) نکالتا ہے تاکہ (بڑھو) پھر (زندہ رکھتا ہے) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو پھر (اور زندہ رکھتا

لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ

ہے) تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے۔ جو (اس سے) پہلے ہی مر جاتا ہے

وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۞ هُوَ

غرض (تمکو اس وقت تک زندہ رکھتا ہے کہ تم (موت کے) مقرر وقت تک پہنچ جاؤ اور تاکہ تم (اسکی قدرت

الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ

کو) سمجھو۔ وہ وہی (خدا) ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے۔ پھر جب وہ کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اس

لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۞ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ

سے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتا ہے۔ (اے رسولؐ) کیا تم نے ان لوگوں (کی حالت) پر غور نہیں کیا جو خدا کی

اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ۞ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ

آیتوں میں جھگڑے نکالا کرتے ہیں یہ کہاں بھٹکے چلے جا رہے ہیں۔ جن لوگوں نے کتاب (خدا) اور ان باتوں

وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۫ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۞

کو جو ہمنے پیغمبروں کو دے کر بھیجا تھا جھٹلایا تو بہت جلد (اسکا نتیجہ) انہیں معلوم ہو جائے گا۔

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۭ يُسْحَبُوْنَ ۞

جب (بھاری بھاری) طوق اور زنجیریں ان کی گردنوں میں ہوں گی (اور پہلے) کھولتے ہوئے پانی میں

فِي الْحَمِيْمِ ڏ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۞ ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ

گھسیٹے جائیں۔ پھر (جہنم) کی آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔ پھر ان سے پوچھا جائیگا۔

اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۞ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ

کہ خدا کے سوا جنکو (اسکا) شریک بناتے تھے (اس وقت) کہاں ہیں۔ وہ کہیں گے اب تو وہ ہم سے جاتے

قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ

رہے بلکہ (سچ یوں ہے کہ) ہم تو پہلے ہی سے (خدا کے سوا) کسی چیز کی پرستش نہ کرتے تھے یوں خدا کافروں

شَيْـــًٔا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ۞ ذٰلِكُمْ بِمَا

کو بوکھلا دے گا (کہ کچھ سمجھ میں نہ آئے گا)۔ یہ اس کی سزا ہے کہ تم دُنیا میں ناحق

خدا کی قدرت

قیامت میں کفار کی حالت

كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ

(بات پر) نہال نہال تھے اور اس کی سزا ہے۔ کہ تم اترایا کرتے

تَمْرَحُوْنَ ۝۷۵ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ

تھے۔ اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ (اور) ہمیشہ اسی میں (پڑے) رہو۔ غرض تکبر

فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝۷۶ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ

کرنے والوں کا بھی (کیا) بُرا ٹھکانہ ہے۔ تو (اے رسولؐ) تم صبر کرو خدا کا وعدہ یقینی

حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ

سچا ہے۔ تو جس (عذاب) کی ہم انھیں دھمکی دیتے ہیں۔ اگر ہم تمکو اس میں سے کچھ دکھا دیں یا تم ہی

نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝۷۷ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا

کو (اس سے قبل دنیا سے) اٹھا لیں تو (آخر پھر) ان کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور تم سے پہلے بھی ہمنے

مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَ مِنْهُمْ

بہت سے پیغمبر بھیجے۔ ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جنکے حالات ہمنے تم سے بیان کر دیے اور کچھ ایسے ہیں جن

مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ

کے حالات تم سے نہیں دہرائے۔ اور کسی پیغمبر کی یہ مجال نہ تھی کہ خدا کے اختیار دیے بغیر کوئی معجزہ دکھا

يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ

سکے۔ پھر جب خدا کا حکم (عذاب) آپہنچا تو ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا گیا۔ اور اہل باطل

قُضِيَ بِالْحَقِّ وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝۷۸ اَللّٰهُ

اس وقت گھاٹے میں رہے۔ خدا ہی تو وہ ہے جس نے تمہارے

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَ مِنْهَا

واسطے چارپائے پیدا کیے تاکہ تم ان میں سے کسی پر سوار ہوتے اور کسی

تَاْكُلُوْنَ ۝۷۹ وَ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً

کو کھاتے ہو اور تمہارے لیے ان میں (اور بھی) فائدے ہیں۔ اور تاکہ تم ان پر (چڑھ کر) اپنی دلی

فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَ عَلَيْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝۸۰ ط

مقصد تک لے پہنچو اور ان پر اور (نیز) کشتیوں پر سوار پھرتے ہو اور وہ تم

وَ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ۝۸۱ اَفَلَمْ

کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتا ہے تو تم خدا کی کن کن نشانیوں کو نہ مانو گے۔ تو کیا یہ لوگ

يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

روئے زمین پر چلے پھرے نہیں تو دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ

آخر کیا ہوا جو ان سے (تعداد میں) کہیں زیادہ تھے۔ اور قوت اور زمین

خدا کا وعدہ سچا ہے

لے ان پر اسباب لاد کر تجارت کرو خود سوار ہو کر حج و زیارت تجارت تحصیل علم اور دیگر معاملات کے لیے قریب یا دور سفر کرو۔ ۱۲

وَ اَشَدَّ قُوَّةً وَّ اٰثَارًا فِی الْاَرْضِ فَمَاۤ اَغْنٰی عَنْهُمْ

پر (اپنی) نشانیاں (یادگاریں) چھوڑنے میں بھی کہیں بڑھ چڑھ کر تھے۔ تو جو کچھ ان لوگوں نے کیا کرایا تھا

مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝٨٢ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

ان کے کچھ کام بھی نہ آیا۔ پھر جب ان کے پیغمبر ان کے پاس واضح و روشن

بِالْبَیِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَ حَاقَ

معجزے لے کر آئے تو جو علم[1] (اپنے خیال میں) ان کے پاس تھا اس پر نازاں ہوئے اور جس

بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٨٣ فَلَمَّا رَاَوْا

(عذاب) کی یہ لوگ ہنسی اڑاتے تھے۔ اسی نے ان کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ تو

بَاْسَنَا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَ كَفَرْنَا بِمَا

جب ان لوگوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تو کہنے لگے ہم یکتا خدا پر ایمان لائے اور جس چیز کو

كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِیْنَ ۝٨٤ فَلَمْ یَكُ یَنْفَعُهُمْ اِیْمَانُهُمْ

ہم اسکا شریک بناتے تھے اب ہم اس کو نہیں مانتے۔ تو جب ان لوگوں نے ہمارا عذاب (آتے) دیکھ لیا تو اب

لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ

انکا ایمان لانا کچھ بھی فائدہ مند نہیں ہو سکتا[2] (یہ) خدا کی عادت ہے جو اپنے بندوں کے بارے میں

عِبَادِهٖ ۚ وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝٨٥

(سدا سے) چلی آتی ہیں۔ اور کافر لوگ اس وقت گھاٹے میں[3] رہ گئے۔

## آیاتها ٥٤ (٤١) سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّیَّةٌ (٦١) رکوعاتها ٦

اس کی چون آیتیں سورۂ حٰمٓ[4] مکہ میں نازل ہوا اور چھ (٦) رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ۝١ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝٢ كِتٰبٌ

حٰمٓ (یہ کتاب) رحمٰن و رحیم خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ یہ (وہ) کتاب عربی قرآن

فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝٣

ہے جس کی آیتیں سمجھ دار لوگوں کے واسطے تفصیل کے ساتھ بیان کر دی گئی ہیں۔

بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا

(نیکو کاروں کو) خوشخبری دینے والی اور (بدکاروں کو) ڈرانے والی ہے اس پر بھی ان میں سے اکثر نے

یَسْمَعُوْنَ ۝٤ وَ قَالُوْا قُلُوْبُنَا فِیْۤ اَكِنَّةٍ مِّمَّا

منہ پھیر لیا۔ اور وہ سنتے ہی نہیں۔ اور کہنے لگے کہ جس چیز کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو۔ اس سے تو ہمارے

تَدْعُوْنَاۤ اِلَیْهِ وَ فِیْۤ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّ مِنْۢ بَیْنِنَا وَ

دل پردوں میں ہیں (کہ دل کو نہیں لگتی) اور ہمارے کانوں میں گرانی (بہرہ پن) ہے اور کچھ سنائی



علم فلسفہ وغیرہ پر نازاں ہونا

عذاب کے وقت ایمان بیکار ہے

[1] اس سے یا تو ان کے باطل اعتقادات مراد ہیں یا علم معاش تجارت وغیرہ یا علم فلاسفہ مقصود ہے کہ یہ لوگ اس بیہودہ خیال میں تھے۔ کہ ہم لوگ اپنے زور علم سے انبیاء کو مناظرہ میں دبالیں گے جس طرح حکمائے یونان اپنے علم فلسفہ پر اس قدر نازاں تھے کہ جب انبیاء کی وحی وغیرہ کا حال سنتے تو اسے بے قدر اور ذلیل سمجھتے۔ اور اپنے علم کی بہ نسبت اس کو جہل کہتے۔ چنانچہ جب حضرت موسےٰ پیغمبر ہو کر آئے تو لوگوں نے سقراط حکیم سے کہا تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس علم دین سیکھنے کیوں نہیں جاتے تو کہنے لگا۔ ہم علم اخلاق سے آراستہ ہیں۔ ہم کو کسی اور علم کی ضرورت نہیں ۱۲

[2] کیونکہ عذاب کے دیکھنے کے وقت تکلیف شرعی باقی نہیں رہتی۔ اسی وجہ سے حضرت طلحہ جو حضرت عائشہ کے اصلی ابھارنے والے تھے۔ جب جنگ جمل میں زخمی اور اپنی زندگی سے مایوس ہوئے تو حضرت علیؑ سے کہلا بھیجا۔ میں بیعت کے توڑنے سے توبہ کرتا ہوں۔ آپ معاف کیجئے تو آپؑ نے فرمایا کہ یاس کی توبہ قبول نہیں ہوا کرتی۔ غرض وہ اسی حالت میں رخصت ہوئے اور حقیقۃً وہ مروان کے تیر سے مارے گئے جو حضرت عثمان کے وزیر تھے۔ اور قاتل و مقتول دونوں حضرت عائشہ کے طرف دار تھے۔

[3] ان دونوں آیتوں کے متعلق ایک دل چسپ حکایت سنیئے۔ کسی نصرانی نے ایک مسلمان عورت سے زنا محصنہ کی اور جب متوکل کے پاس گرفتار ہو کر آیا تو سزا کے خوف سے مسلمان ہو گیا۔ اب علماء میں اختلاف ہوا کہ وہ حد کا مستحق باقی رہا یا نہیں اور ہے تو کتنے حد کا۔ غرض متوکل نے امام علی نقی علیہ السلام سے لکھ کر پوچھا۔ آپ نے تحریر فرمایا کہ وہ اتنا مارا جائے کہ مر جائے جب یہ جواب متوکل کے پاس پہنچا تو دربار کے علماء نے انکار کیا کہ یہ قرآن یا حدیث رسولؐ میں نہیں ہے۔ پھر متوکل نے پوچھا آپ نے یہی دونوں آیتیں لکھ کر بھیج دیں تو وہ علماء اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔ اور وہ مارا گیا۔ ۱۲

[4] اس سورہ میں قرآن کا آسمانی کتاب

باقی ص ٥٧٢ پر

بَيۡنِكَ حِجَابٌ فَاعۡمَلۡ اِنَّنَا عٰمِلُوۡنَ ۝ قُلۡ اِنَّمَاۤ
نہیں دیتا) اور ہمارے تمہارے درمیان ایک پردہ (حائل) ہے تو تم اپنا کام کرو ہم (اپنا) کام کرتے ہیں لہ اے

اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ يُوۡحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ
رسولؐ، تم کہہ دو کہ میں بھی (شکل وشباہت میں) بس تمہارا ہی سا آدمی ہوں۔ (مگر فرق یہ ہے کہ) مجھ پر وحی آتی

وَّاحِدٌ فَاسۡتَقِيۡمُوۡۤا اِلَيۡهِ وَاسۡتَغۡفِرُوۡهُ ؕ وَوَيۡلٌ
ہے کہ تمہارا معبود بس (وہی) یکتا خدا ہے تو سیدھے اسی کی طرف متوجہ رہو اور اسی سے بخشش کی دعا مانگو اور

لِّلۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَهُمۡ
مشرکوں پر افسوس ہے۔ جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے بھی قائل

بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ كٰفِرُوۡنَ ۝ اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا
نہیں۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرتے

الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ۝ قُلۡ اَئِنَّكُمۡ
رہے۔ ان کیلئے وہ ثواب ہے۔ جو کبھی ختم ہونے لہ والا نہیں۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ کیا تم اس

لَتَكۡفُرُوۡنَ بِالَّذِىۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ فِىۡ يَوۡمَيۡنِ وَ
(خدا) سے انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا اور تم (اوروں) کو اس کا ہمسر بناتے ہو

تَجۡعَلُوۡنَ لَهٗۤ اَنۡدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝ وَجَعَلَ
یہی تو سارے جہان کا سرپرست ہے۔ اور اسی نے زمین میں اس کے

فِيۡهَا رَوَاسِىَ مِنۡ فَوۡقِهَا وَبٰرَكَ فِيۡهَا وَقَدَّرَ
اوپر سے پہاڑ پیدا کیے اور اسی نے اس میں برکت عطا کی۔ اور اسی نے ایک مناسب

فِيۡهَاۤ اَقۡوَاتَهَا فِىۡۤ اَرۡبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيۡنَ ۝
انداز پر اس میں سامان معیشت کا بندوبست کیا (یہ سب کچھ) چار لہ دن میں (اور تمام) سہ طلبگاروں

ثُمَّ اسۡتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا
کے لیے برابر۔ پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا۔ اور وہ (اس وقت) دھواں (کا سا) تھا تو اس نے اس سے

وَلِلۡاَرۡضِ ائۡتِيَا طَوۡعًا اَوۡ كَرۡهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَيۡنَا
اور زمین سے فرمایا کہ تم دونوں آؤ خوشی سے خواہ کراہت سے۔ دونوں نے عرض کی لہ ہم

طَآئِعِيۡنَ ۝ فَقَضٰهُنَّ سَبۡعَ سَمٰوَاتٍ فِىۡ يَوۡمَيۡنِ
خوش خوش حاضر ہیں۔ (اور حکم کے پابند ہیں) پھر اس نے دو دن میں اس (دھوئیں) کے سات

وَاَوۡحٰى فِىۡ كُلِّ سَمَآءٍ اَمۡرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ
آسمان شہ بنائے اور ہر آسمان میں اس (کے انتظام) کا حکم (کارکنان قضا وقدر کے پاس) بھیجدیا اور

الدُّنۡيَا بِمَصَابِيۡحَ ۖ وَحِفۡظًا ؕ ذٰلِكَ تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ
ہم نے نیچے والے آسمان کو (ستاروں کے) چراغوں سے مزین کیا اور (شیطانوں سے) محفوظ لہ رکھا۔ یہ



لہ ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ یہ ایک ایسا عطیہ ہوگا۔ جس پر احسان نہیں جتایا جائے گا تاکہ یہ کبھی چھینیں نہیں۔ ۱۲

لہ یہ چار دن پہلے دو دن سے الگ نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ زمین اور جتنی چیزیں دریا، پہاڑ، درخت اور سامان معیشت زمین ہیں سب چار دن میں پیدا ہوئے۔ اور آسمان، ستارے چاند اور سورج وغیرہ دو دن میں۔ اسی بنا پر دوسری جگہ فرمایا ہے کہ چھ آسمان، زمین، اور ان دونوں کے درمیان کی چیزیں چھ دن میں پیدا کیں۔ ۱۲

سہ طلبگاروں سے حاجت مند مراد ہیں خواہ مانگیں یا نہ مانگیں۔ جو کچھ جس کو درکار ہے دیتا ہے۔ س

ادیم زمین سفرہ عام اوست
برین خوان یغما چہ دشمن چہ دوست۔

لہ بظاہر اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ واقعی خدا نے فرمایا۔ اور آسمان وزمین نے جواب دیا بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان دونوں کی شان اور حالت یہ تھی کہ اگر ان میں زبان ہوتی تو یہی جواب دیتے جیسے ہمارے اردو محاورات میں بولتے ہیں کہ فلاں چیز زبان حال سے کہہ رہی تھی اور خدا کی قدرت سے بعید بھی نہیں کہ انکی سے آواز آئی ہو اور طائعین اس وجہ سے فرمایا کہ فقط آسمان وزمین ہی کی طرف سے یہ جواب نہ تھا بلکہ جو لوگ صاحبان عقل ان میں ہیں۔ ان کی طرف سے بھی ۱۲

شہ علم ہیئت کی تحقیقات سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے صرف پانی ہی پانی تھا۔ اس میں خدا کی قدرت سے حرارت پیدا ہوئی۔ اسی سے جھاگ (پھین) نکلی۔ پھر اس سے بخارات بلند ہوئے اور ان بخارات سے آسمان بنایا گیا۔ اور جھاگ جو جم کر رہ گئی وہ زمین ہوئی۔ اسی مطلب کی تفصیل توریت میں بھی ہے۔ اور جناب امیرؑ نے بھی بہت تفصیل سے اسکو فرمایا ہے دیکھو نہج البلاغہ

لہ کہ وہ وحی اور فرشتوں کی باتیں نہیں سُن سکتے۔ ۱۲

آسمان اور زمین وغیرہ کی پیدائش

الْعَلِيْمِ ﴿١٢﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً

واقفکار غالب (خدا) کے (مقرر کیے ہوئے) اندازے ہیں۔ پھر اگر اس پر بھی یہ کفار منہ پھیریں تو کہہ دو کہ میں تمکو ایسی

مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ﴿١٣﴾ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ

بجلی گرنے لے (کے عذاب) سے ڈراتا ہوں جیسی قوم عاد و ثمود کی بجلی کی کڑک۔ کہ جب انکے پاس انکے آگے

مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا

سے اور پیچھے سے پیغمبر (یہ خبر لے کر) آئے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو تو کہنے لگے کہ اگر ہمارا پروردگار

اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً

چاہتا تو فرشتے نازل کرتا۔ اور جو (باتیں) دے کر تم لوگ بھیجے گئے ہو ہم تو اسے

فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿١٤﴾ فَاَمَّا عَادٌ

نہیں مانتے۔ تو عاد ناحق رُوئے زمین میں غرور کرنے لگے

فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ قَالُوْا مَنْ

اور کہنے لگے کہ ہم سے بڑھ کر قوت میں کون ہے۔ کیا ان

اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ

لوگوں نے اتنا بھی غور نہ کیا کہ خدا جس نے ان کو پیدا کیا ہے وہ ان

خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا

سے قوت میں کہیں بڑھ کر ہے۔ غرض وہ لوگ ہماری آیتوں سے انکار ہی

يَجْحَدُوْنَ ﴿١٥﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا

کرتے رہے۔ تو ہم نے بھی (انکے) نحوست کے دنوں میں ان پر بڑی زور وں کی

فِىْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْىِ فِى

آندھی چلائی۔ تاکہ دُنیا کی زندگی میں بھی ان کو رُسوائی کے عذاب کا مزہ چکھا دیں

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَ هُمْ لَا

اور آخرت کا عذاب تو اور زیادہ رُسوا کرنے والا ہی ہوگا۔ اور (پھر) ان کو کہیں سے بھی مدد

يُنْصَرُوْنَ ﴿١٦﴾ وَ اَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا

نہ ملے گی۔ اور رہے ثمود تو ہم نے ان کو سیدھا رستہ دکھا دیا مگر ان لوگوں نے ہدایت

الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ

کے مقابلہ میں گمراہی کو پسند کیا۔ تو ان کی کرتوتوں کی بدولت ذلت کے عذاب

الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٧﴾ وَ نَجَّيْنَا الَّذِيْنَ

کی بجلی نے ان کو لے ڈالا۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور پرہیز گاری

اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿١٨﴾ ع وَ يَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ

کرتے تھے۔ انکو ہم نے (اس مصیبت سے) بچا لیا۔ اور جس دن خدا کے دشمن دوزخ کی طرف



لے صاعقہ کے اصلی معنی ہلاک اور تباہ کرنیوالی چیز کے ہیں۔ اور چونکہ بجلی بھی آگ کی صورت میں جس پر گرتی ہے اس کو تباہ کر دیتی ہے۔ اس وجہ سے عرف عرب میں اسی کو صاعقہ کہتے ہیں اور اسی بناء پر میں نے بھی صرف بجلی کے ساتھ ترجمہ کیا ہے۔ ١٢

## بقیہ ص ٥٧٠

ہونا، حضرتؐ کی رسالت، آسمان زمین کی پیدائش، قوم عاد کا قصہ، قیامت میں ہمارے اعضا بھی ہمارے خلاف گواہی دیں گے۔ تخاطب کی شرارت، مومن کی موت، برائی کا بدلہ بھی بھلائی سے دو، سورج چاند وغیرہ بھی اس کی مخلوق ہیں۔ قرآن کے قریب بھی باطل کا گزر نہیں، قرآن کی حقیقت کا ثبوت، انسان کی حالت، خدا کے وجود وغیرہ کی دلیل وغیرہ مذکور ہے۔ ١٢

اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا مَا
ہنکائے جائیں گے۔ تو یہ لوگ ترتیب وار کھڑے کیے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب سب کے
جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَ اَبْصَارُهُمْ
سب جہنم کے پاس جائیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے (گوشت) پوست
وَ جُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ قَالُوْا
انکے خلاف ان کے مقابلہ میں ان کی کارستانیوں کی گواہی [1] دینگے۔ اور یہ لوگ اپنے اعضاء
لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا
سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی۔ تو وہ جواب دیں گے۔ کہ جس خدا نے ہر چیز کو
اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّ هُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ
گویا کیا اسی نے ہم کو (اپنی قدرت سے) گویا کیا اور اسی نے تمکو پہلی بار پیدا کیا تھا اور (آخر)
مَرَّةٍ وَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ
اسی کی طرف تم لوگ لوٹائے جاؤ گے۔ اور (تمہاری تو حالت تھی کہ) تم لوگ اس خیال سے (اپنے
اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَ لَآ اَبْصَارُكُمْ وَ لَا
گناہوں کی) پردہ داری بھی تو نہیں کرتے تھے کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے اعضاء تمہارے
جُلُوْدُكُمْ وَ لٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا
برخلاف گواہی دیں گے بلکہ تم تو اس خیال میں (بھولے ہوئے) تھے کہ خدا کو تمہارے بہت سے
مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ ذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ
کاموں کی خبر ہی نہیں [2] اور تمہاری اس بدخیالی نے جو تم اپنے پروردگار کے بارے میں
بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾
رکھتے تھے۔ تمہیں تباہ کر چھوڑا۔ آخر تم گھاٹے میں رہے۔
فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَ اِنْ
پھر اگر یہ لوگ صبر بھی کریں تو بھی ان کا ٹھکانہ دوزخ ہی ہے۔ اور اگر توبہ کریں تو ان کی
يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَ قَيَّضْنَا
توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ اور ہم نے (گویا خود شیطانوں کو) ان کا
لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ
ہم نشین مقرر کر دیا تھا تو انہوں نے اگلے پچھلے تمام امور ان کی نظروں میں بھلے کر دکھائے تو جنات
مَا خَلْفَهُمْ وَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ
اور انسانوں کی اُمتیں جو ان سے پہلے گذر چکی تھیں۔ انہی کے شمول میں (عذاب کا) وعدہ ان کے
خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ
حق میں بھی پورا ہو کر رہا۔ بے شک یہ لوگ اپنے گھاٹے کے درپے

ہمارے اعضا بھی ہمارے خلاف گواہی دینگے

[1] یہ اسوقت ہوگا کہ جب مجرم سامنے کھڑے کیے جائیں گے۔ اور اپنے گناہوں سے انکار کرینگے تو جو فرشتے ان کی کارستانیاں لکھتے تھے۔ ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ اس وقت یہ لوگ وہی کہیں گے۔ جو غالبؔ مرحوم نے ان کے خیال کو اس شعر میں ادا کیا ہے ؎
پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق
آدمی کوئی ہمارا دمِ تحریر بھی تھا
یہ تو تیرے فرشتے ہیں تیری سی کہیں گے اس وقت ان کے اعضا ان کے خلاف گواہی دینگے۔ ۱۲

[2] ابن عباسؓ کہتے ہیں میں نے ایک دفعہ اپنے کو خانہ کعبہ میں پردہ میں چھپا لیا اسی اثناء میں تین آدمی صفوان امیہ اور عبد اللہ ثقفی آئے اور باہم یہ باتیں کرنے لگے کہ کیا خدا ہماری پوشیدہ باتوں کو بھی جانتا ہے۔ میں نے آنحضرتؐ سے یہ بیان کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

کفار مکہ کی شرارت

كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ۝٢٥ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا

تھے۔ اور کفار کہنے لگے لے کہ اس قرآن کو سنو ہی نہیں اور جب پڑھیں

لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ الْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝٢٦

(تو) اس (کے بیچ) میں غل مچا دیا کرو تاکہ (اس ترکیب سے) تم غالب آ جاؤ۔

فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّ لَنَجْزِيَنَّهُمْ

تو ہم بھی کافروں کو سخت عذاب کے مزے چکھائیں گے۔ اور ان کی

اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٢٧ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ

کارستانیوں کی بہت بری سزا دینگے۔ یہ دوزخ ہی خدا کے دشمنوں کا بدلہ ہے

اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا

ان کے لیے اس میں ہمیشہ (رہنے) کا گھر ہے اس (جرم) کی سزا میں کہ وہ ہماری آیتوں

بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝٢٨ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَاۤ اَرِنَا

کا انکار کرتے تھے۔ اور (قیامت کے دن کفار کہیں گے۔ اے ہمارے پروردگار

الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا

جنوں اور انسانوں میں سے جن لوگوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا (ایک نظر) ان کو ہمیں دکھا دے کہ ہم ان

تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ۝٢٩ اِنَّ

کو اپنے پاؤں تلے (روند) ڈالیں تاکہ وہ خوب ذلیل ہوں۔ اور جن لوگوں نے (سچے

الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ

دل سے) کہا کہ ہمارا پروردگار تو (بس) خدا ہے۔ پھر وہ اسی پر قائم رہے۔ ان پر (موت کے وقت

الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا

رحمت کے) فرشتے نازل ہوں گے (اور کہیں گے) کہ کچھ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور جس بہشت کا

بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝٣٠ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ

تم سے وعدہ کیا گیا تھا اس کی خوشیاں مناؤ۔ ہم دُنیا کی زندگی میں بھی تمہارے

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا

دوست تھے۔ اور آخرت میں بھی (رفیق) ہیں۔ اور جس چیز کو تمہارے جی چاہیں بہشت میں

تَشْتَهِيْۤ اَنْفُسُكُمْ وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝٣١ ؕ

تمہارے واسطے موجود ہے اور جو چیز طلب کرو گے وہاں تمہارے لیے (حاضر) ہوگی۔

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝٣٢ وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا

(یہ) بخشنے والے مہربان (خدا) کی طرف سے (تمہاری) مہمانی ہے۔ اور بات میں اس سے بہتر کون ہو

مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِيْ

سکتا ہے۔ جو (لوگوں کو) خدا کی طرف بلائے ۲ اور اچھے اچھے کام کرے اور کہے کہ میں بھی یقیناً (خدا کے)

لے ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مکہ کے بڑے بڑے کفار قرآن کے مقابلہ سے عاجز ہوئے تو ان کو خوف پیدا ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اطراف و جوانب کے صحرائی عرب آ کر قرآن کو سن لیں۔ اور ایمان لے آئیں۔ غرض ان لوگوں نے باہم یہ مشورہ کیا کہ جب حضرت رسولؐ قرآن سنانے لگیں۔ تو لوگ کھڑے ہو کر غل مچائیں، بے ہودہ باتیں کریں، تالیاں لگائیں، سیٹیاں بجائیں۔ اور وہ لوگ یہ ناشائستہ حرکتیں کرنے لگے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

۲ بعض مفسرین نے اس کے ظاہری الفاظ کا خیال کر کے عام موذنوں یا بلال کی فضیلت میں اس آیت کو لکھا ہے مگر اس کے معانی کا خیال کیا جائے تو اس کا مطلب کچھ اور نکلتا ہے اور سچ یوں ہے کہ اس کے مصداق ہادیان دین کے سوا دوسرے لوگ نہیں ہو سکتے اور سچے ہادی آئمہ معصومینؑ کے سوا کون ہیں اسی بنا پر بعض احادیث میں ہے کہ یہ آیۃ آئمہ ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

مومن کی موت

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۳۳ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ

فرمانبردار بندوں میں ہوں۔ اور ¹ بھلائی برائی (کبھی) برابر نہیں ہو سکتی تو (سخت کلامی کا)

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَ

ایسے طریقہ سے جواب دو جو نہایت اچھا ہو (ایسا کرو گے) تو (تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی

بَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝۳۴ وَمَا يُلَقّٰىهَآ

گویا وہ تمہارا دل سوز دوست ہے۔ یہ بات بس ان ہی لوگوں کو

اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ

حاصل ہوتی ہے جو صبر کرنے والے ہیں اور انہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو بڑے نصیب ور

عَظِيْمٍ ۝۳۵ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ

ہیں۔ اور اگر تمہیں شیطان کی طرف سے وسوسہ پیدا ہو تو خدا کی پناہ مانگ لیا کرو

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۳۶ وَ

بے شک وہ (سب کی) سنتا جانتا ہے۔ اور

مِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ

اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں (تو)

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ

تم لوگ نہ سورج کو سجدہ کرنا اور نہ چاند کو اور اگر تم کو خدا ہی کی عبادت کرنی منظور ہے

الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝۳۷ فَاِنِ

تو بس اسی کو سجدہ کرو جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ پس اگر یہ لوگ

اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ

سرکشی کریں تو (خدا کو بھی ان کی پرواہ نہیں) جو لوگ (فرشتے) تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں ہیں وہ

وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْــَٔمُوْنَ ۝۳۸ السجدة وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ

رات دن اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور وہ لوگ اکتاتے بھی نہیں اسکی (قدرت کی) نشانیوں میں سے

تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ

ایک یہ بھی ہے کہ تم زمین کو خشک و بے گیاہ دیکھتے ہو پھر جب اس پر ہم پانی برسا دیتے ہیں تو لہلہانے

اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ

لگتی ہیں اور پھول جاتی ہے۔ جس (خدا) نے (مردہ) زمین کو زندہ کیا۔ وہ یقیناً مردوں کو بھی جلائے گا

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۳۹ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا

بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو لوگ ہماری آیتوں میں ² ہیر پھیر پیدا کرتے ہیں وہ ہرگز ہم

لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ

سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ بھلا جو شخص دوزخ میں ڈالا جائیگا، وہ بہتر ہے یا وہ شخص جو قیامت کے

برائی کا بدلہ بھلائی سے کرو

سورج چاند وغیرہ بھی اسکی مخلوق ہیں

¹ ایک روایت میں ہے کہ بھلائی سے اہل بیت رسولؐ کی دوستی اور برائی سے ان کی دشمنی مراد ہے دیکھو تبیان اور عین المعانی اور اس کی تفسیر حدیث ثقلین سے بخوبی ہو جاتی ہے۔ ۱۲

² ہیر پھیر کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ خدا کا مطلب کچھ اور ہے، اور اپنی خواہش کے مطابق کچھ اور گھڑ لے یہ بھی ایک قسم کی تحریف ہے۔ ۱۲

يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا

دن بے خوف وخطر آئیگا (خیر) جو چاہو سو کرو (مگر) جو کچھ تم کرتے ہو وہ (خدا) اس کو

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ (٤٠) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا

دیکھ رہا ہے۔ جن لوگوں نے نصیحت کو جب وہ انکے پاس آئی نہ مانا (وہ اپنا

جَاۗءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝ (٤١) لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ

نتیجہ دیکھ لیں گے) اور یہ قرآن تو یقینی ایک عالی رتبہ کتاب ہے۔ کہ جھوٹ نہ تو اس کے آگے ہی پھٹک

بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ

سکتا ہے نہ اس کے پیچھے سے لے اور خوبیوں والے دانا (خدا کی) بارگاہ سے نازل ہوئی

حَمِيْدٍ ۝ (٤٢) مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ

ہے۔ (اے رسول) تم سے بھی بس وہی باتیں کہی جاتی ہیں جو تم سے پہلے اور رسولوں سے کہی جا

مِنْ قَبْلِكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ

چکی ہیں۔ بیشک تمہارا پروردگار بخشنے والا بھی ہے اور دردناک عذاب (دینے) والا بھی

اَلِيْمٍ ۝ (٤٣) وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا

ہے۔ اور اگر ہم اس قرآن کو عربی زبان کے سوا دوسری زبان میں نازل کرتے تو یہ لوگ ضرور کہہ نہ بیٹھتے کہ اس

فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ۭ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ۭ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ

کی آیتیں (ہماری زبان میں) تفصیل وار کیوں بیان نہیں کی گئیں۔ کیا (خوب قرآن تو) عجمی اور (مخاطب) عربی والے

اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاۗءٌ ۭ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

رسول) تم کہہ دو کہ ایمانداروں کے لیے تو یہ (قرآن از سرتاپا) ہدایت اور (ہر مرض کی) شفا ہے۔ اور جو لوگ ایمان

فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۭ اُولٰۗىِٕكَ

نہیں رکھتے۔ ان کے کانوں (کے حق) میں گرانی (بہرا پن) ہے۔ اور وہ (قرآن) انکے حق میں نابینائی

يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝ (٤٤) وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى

(کا سبب) ہے تو (گرانی کی وجہ سے گویا) وہ لوگ بڑی دور کی جگہ سے پکارے جاتے ہیں (اور نہیں سنتے) اور ہم

الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

ہی نے موسیٰ کو بھی کتاب (توریت) عطا کی تھی۔ تو اس میں بھی اختلاف کیا گیا۔ اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے

مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ

ایک بات پہلے نہ ہو چکی ہوتی تو ان میں کب کا فیصلہ کر دیا گیا ہوتا۔ اور یہ لوگ ایسے شک میں پڑے ہوئے ہیں

مُرِيْبٍ ۝ (٤٥) مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ

جس نے انہیں بے چین کر دیا ہے۔ جس نے اچھے اچھے کام کیے تو اپنے نفع کے لیے اور جو برا کام کرے اسکا وبال

اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ (٤٦)

بھی اسی پر ہے اور تمہارا پروردگار تو بندوں پر (کبھی) ظلم کرنے والا نہیں۔

قرآن کے خلاف کوئی بات باطل نکال نہیں

لے مطلب یہ ہے کہ باطل کا اس کے قریب گذر ہی نہیں ہو سکتا، اور نہ اس کے قبل ہی کوئی ایسی کتاب آئی ہے جو اس کو باطل کر سکے۔ ۱۲

قرآن کی حقیقت کا ثبوت

حضرت موسیٰ کا ذکر

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ

قیامت کے علم کا حوالہ اسی کی طرف ہے (یعنی وہی جانتا ہے) اور بغیر اس کے علم (و ارادہ) نے نہ تو

ثَمَرَٰتٍ مِّنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا

پھل اپنے بوروں سے نکلتے ہیں اور نہ کسی عورت کو حمل رہتا ہے اور نہ وہ بچہ جنتی ہے اور جبدن (خدا) ان

تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِۦ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَآءِى قَالُوٓا۟

(مشرکین) کو پکارے گا (اور پوچھے گا) کہ میرے شریک کہاں ہیں وہ کہیں گے ہم تو تجھ سے عرض کر چکے

ءَاذَنَّٰكَ مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ ﴿٤٧﴾ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟

کہ ہم میں سے کوئی (ان سے) واقف ہی نہیں۔ اور اس سے پہلے جن معبودوں کی یہ لوگ

يَدْعُونَ مِن قَبْلُ ۖ وَظَنُّوا۟ مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ﴿٤٨﴾

پرستش کرتے تھے۔ وہ غائب (غلا) ہو گئے اور یہ لوگ سمجھ جائیں گے کہ اب ان کے لیے مخلصی نہیں۔

لَّا يَسْـَٔمُ ٱلْإِنسَٰنُ مِن دُعَآءِ ٱلْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ

انسان [1] بھلائی کی دُعائیں مانگنے سے تو کبھی اکتاتا نہیں اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچ جائے تو فوراً

ٱلشَّرُّ فَيَـُٔوسٌ قَنُوطٌ ﴿٤٩﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا

ناامید اور بے آس ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچ جانے کے بعد ہم اس کو اپنی

مِنۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِى وَمَآ

رحمت کا مزا چکھائیں تو یقینی کہنے لگتا ہے کہ یہ تو میرے ہی لیے ہے اور میں نہیں خیال کرتا کہ کبھی قیامت

أَظُنُّ ٱلسَّاعَةَ قَآئِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّىٓ إِنَّ

برپا ہوگی۔ اور اگر (قیامت ہو بھی اور) میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا بھی جاؤں تو بھی میرے لیے

لِى عِندَهُۥ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِمَا

یقیناً اس کے یہاں بھلائی ہی تو ہے [2] پس جن لوگوں نے کفر اختیار کیا تو جو کچھ وہ کرتے رہے ہم ان کو (قیامت میں)

عَمِلُوا۟ وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٥٠﴾ وَإِذَآ

ضرور بتا دیں گے اور ان کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے (وہ آگ)۔ اور جب ہم انسان پر

أَنْعَمْنَا عَلَى ٱلْإِنسَٰنِ أَعْرَضَ وَنَـَٔا بِجَانِبِهِۦ وَإِذَا

احسان کرتے ہیں تو (ہماری طرف سے) منہ پھیر لیتا ہے اور پہلو بدل کر چل دیتا ہے اور جب اسے

مَسَّهُ ٱلشَّرُّ فَذُو دُعَآءٍ عَرِيضٍ ﴿٥١﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِن

تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی دُعائیں کرنے لگتا ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی کہ

كَانَ مِنْ عِندِ ٱللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِۦ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ

اگر یہ (قرآن) خدا کی بارگاہ سے (آیا) ہو (اور) پھر تم اس سے انکار کرو تو جو (ایسے) بڑے درجے کی

هُوَ فِى شِقَاقٍۭ بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾ سَنُرِيهِمْ ءَايَٰتِنَا فِى ٱلْـَٔافَاقِ وَ

مخالفت میں (پڑا) ہو اس سے بڑھ کر اور کون گمراہ ہو سکتا ہے۔ ہم عنقریب ہی اپنی (قدرت کی) نشانیاں اطراف

انسان کی حالت

[1] کلبی نے لکھا ہے کہ انسان سے مراد کافر ہے۔ جو بھلائی یعنی مال و دولت اور صحت اولاد غرض دُنیا کے سارے سامان کی دُعائیں کرتا رہتا ہے۔ ورنہ خدا کے خاص بندے تو ان چیزوں کی طرف نظر بھی نہیں کرتے۔ ۱۲

[2] یعنی وہ تو سمجھتے ہیں کہ ہم دُنیا میں چین کرتے ہیں۔ اور آخرت میں چین ہے مگر اسکا عکس انہیں بتا دینگے۔ ۱۲

خدا کے وجود کی دلیل

فِيٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَلَمْ يَكْفِ

(عالم) میں اور خود ان میں بھی دکھا دینگے یہانتک کہ ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ وہی یقیناً حق ہے کیا تمہارا پروردگار

بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ

اس کے لیے کافی نہیں کہ وہ ہر چیز پر قابو رکھتا ہے۔ دیکھو یہ لوگ اپنے پروردگار کے رو برو حاضر ہونے

مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿۵۴﴾

سے شک میں (پڑے) ہیں۔ سن رکھو وہ یقیناً ہر چیز پر حاوی ہے۔

## اٰیاتہا ۵۳ ۔ سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ (۴۲) (۶۲) ۔ رکوعاتہا ۵

سورۃ[1] شوریٰ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ترپن آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ﴿۱﴾ عٓسٓقٓ ﴿۲﴾ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ

حٰمٓ۔ عٓسٓقٓ[2] (اے رسولؐ) غالب و دانا خدا تمہاری طرف اور جو (پیغمبر) تم سے پہلے گذرے

مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

ان کی طرف یوں ہی وحی بھیجتا رہتا ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں

وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۴﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ

ہے۔ (غرض سب کچھ) اسی کا ہے اور وہ تو (بڑا) عالی شان (اور) بزرگ ہے۔ (ان کی باتوں سے)

يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ

قریب ہے کہ سارے آسمان (انکی ہیبت کے مارے) اپنے اوپر وار سے پھٹ[3] پڑیں اور فرشتے تو

رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ

اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔ اور جو لوگ زمین ہیں انکے لیے (اگنا ہوں کی) معافی

هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ

مانگا کرتے ہیں[4] سن رکھو کہ خدا ہی یقیناً بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جن لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر (اور) اور

اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶﴾

اپنے سرپرست بنا رکھے ہیں۔ خدا انکی نگرانی کر رہا ہے۔ اور (اے رسولؐ) تم انکے نگہبان نہیں ہو۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ

اور ہم نے تمہارے پاس عربی قرآن یوں بھیجا تاکہ تم مکہ والوں کو اور جو لوگ اس کے ارد گرد رہتے ہیں ان کو

الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ

ڈراؤ اور (ان کو) قیامت کے دن سے بھی ڈراؤ جس (کے آنے) میں کچھ بھی شک نہیں۔ (اس دن) ایک

فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ﴿۷﴾ وَلَوْ

فریق (ماننے والا) جنت میں ہوگا۔ اور فریق (ثانی) دوزخ میں۔ اور اگر خدا چاہتا تو



---

[1] اس سورۃ میں حضرت علیؑ کی فضیلت خدا کا کوئی مثل نہیں۔ دوام و قائم دین لوگوں کی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کرو۔ اپنے اعمال کا دنیا میں بدلہ۔ آخرت میں اہلِ بیتؑ کی محبت اگر سب لوگ امیر ہوتے تو فساد پھیل جاتا۔ مصیبت اپنے ہاتھوں پڑتی ہے۔ مشورہ کی تعریف۔ برائی کا بدلہ ویسی برائی ہے۔ قصور معاف کرنے کی مدح رسولؐ نگہبان نہیں۔ انسان بڑا ناشکرا ہے۔ قرآن کا وحی و نور ہونا وغیرہ مذکور ہے ۱۲

[2] علامہ واحدی نے فواتح میں لکھا ہے کہ جب حٰمٓ عٓسٓقٓ نازل ہوئے تو حضرت رسولؐ بہت غمگین ہوئے کچھ لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا جو آیت نازل ہوئی۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ میری اُمت مختلف بلاؤں میں مثل زمین میں دھنس جانے یا مسخ ہو جانے یا دیگر مصائب میں مبتلا ہو گی۔ اور ابن عباسؓ جب اس آیت کو پڑھتے تو کہتے کہ حضرت علیؑ صرف ان دو لفظوں سے تمام فسادات جو آئندہ ہونے والے ہیں جانتے ہیں اور قریب قریب یہی مضمون تفسیر ثعلبی میں بھی ہے۔ اور صحیح مسلم میں اس سے بالاتر ہے کہ حضرت علیؑ جتنی جماعتیں یا بستیاں روئے زمین میں ہو چکی ہیں یا آئندہ ہوں گی۔ ان سب کو جانتے تھے۔ ۱۲

[3] یعنی کفار کے اس کہنے سے کہ خدا کو بھی اولاد ہے یا اور مثل انکے مقالات سے۔

[4] تفسیر قمی میں ہے کہ خاص کر توبہ و استغفار کرنے والے مومنین شیعہ کے لیے ملائکہ طلب مغفرت کرتے ہیں (اور یہ آیت اگرچہ عام ہے لیکن اس کے معنی خاص ہیں۔ تفسیر قمی ۵۹۷ جلد ۲ طبع نجف اشرف (ا ح)

شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ

ان سب کو ایک ہی گروہ بنا دیتا مگر وہ تو جس کو چاہتا ہے (ہدایت) کر کے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا

يَّشَآءُ فِىْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِىٍّ وَّلَا

ہے۔ اور ظالموں کا تو (اس دن) نہ کوئی یار ہے اور نہ

نَصِيْرٍ ﴿۸﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ

مددگار۔ کیا ان لوگوں نے خدا کے سوا (دوسرے) کارساز بنائے ہیں تو کارساز بس خدا ہی

الْوَلِىُّ وَهُوَ يُحْىِ الْمَوْتٰى ز وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۹﴾ ع ۲

ہے۔ اور وہی مُردوں کو زندہ کریگا۔ اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَىْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ

اور تم لوگ جس چیز میں باہم اختلاف رکھتے ہو اسکا فیصلہ خدا ہی کے حوالہ ہے۔ وہی خدا تو میرا

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّىْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖۗ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۱۰﴾

پروردگار ہے میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ

سارے آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا (وہی) ہے۔ اسی نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس کے جوڑے

اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ

بنائے اور چارپاؤں کے جوڑے بھی (اسی نے بنائے) اس (انداز) میں تم کو پھیلاتا رہتا ہے۔ کوئی چیز اس

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَىْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۱۱﴾ لَهٗ

کی مثل نہیں اور وہ ہر چیز کو سنتا دیکھتا ہے۔ سارے آسمان و زمین کی

مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ

کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔ جس کے لیے چاہتا ہے روزی کو فراخ کر دیتا ہے۔

يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾ شَرَعَ لَكُمْ

اور (جس کے لیے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ بیشک وہ ہر چیز سے خوب واقف ہے۔ اس نے[1] تمہارے

مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِىْۤ اَوْحَيْنَاۤ

لیے دین کا وہی رستہ مقرر کیا جس (پر چلنے) کا نوحؑ کو حکم دیا تھا اور (اے رسولؐ) اسی کی ہم نے

اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰۤى اَنْ

تمہارے پاس وحی بھیجی ہے اور اسی کا ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو بھی حکم دیا تھا (وہ) یہ (ہے)

اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ

کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا۔ جس دین کی طرف تم مشرکین کو بلاتے ہو وہ ان پر بہت شاق

مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِىْۤ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَ

گزرتا ہے۔ خدا جس کو چاہتا ہے اپنی بارگاہ کا برگزیدہ کر لیتا ہے۔ اور جو اس کی طرف رجوع

اس کا کوئی مثل نہیں

دائم و قائم دین

[1] یہاں سے آیت ۱۴ تک کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت نوحؑ سے جو آدمؑ ثانی ہیں لے کر پیغمبر آخرالزماںؐ تک جتنے انبیاء گزرے سب کے سب وہی ایک دین اسلام لے کر آئے۔ پیغمبروں میں باہم اختلاف نہیں۔ اصل دین خدا کی پرستش سب کا مقصدِ اعلیٰ تھا مگر ان کی امتوں نے دین خدا کے نازل ہونے کے بعد بھی تفرقہ ڈالا۔ اور یہ لوگ اگرچہ کتاب خدا کے وارث ہوئے۔ مگر شیخی یا ضد یا طمع دُنیا کی وجہ سے اصل دین میں شک پیدا کر دیئے۔ اسی دین کی طرف مشرکین عرب کو بلایا جاتا ہے اور یہ اس سے بھڑکتے ہیں۔ ۱۲

يَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝۱۳ وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ

کرے۔ اپنی طرف (پہنچنے) کا رستہ دکھا دیتا ہے۔ اور یہ لوگ متفرق ہوئے بھی تو علم (حق) آ چکنے کے

مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

بعد اور (وہ بھی) محض آپس کی ضد سے اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک وقت مقرر تک کے لیے

مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ

(قیامت کا وعدہ نہ ہو چکا ہوتا، تو ان میں کب کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ اور جو لوگ ان کے بعد (خدا کی) کتاب کے

الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ

وارث ہوئے۔ وہ اس کی طرف سے بہت سخت شبہ میں (پڑے ہوئے) ہیں۔ تو

مُرِيْبٍ ۝۱۴ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا

(اے رسول، تم (لوگوں کو) ¹ اسی (دین) کی طرف بلاتے رہو۔ اور جیسا کہ تم کو حکم ہوا ہے (اس

تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ

پر) قائم رہو اور ان کی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کرو اور (صاف صاف) کہہ دو کہ جو کتاب خدا نے نازل کی

كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۭ لَنَآ

ہے۔ اس پر میں ایمان رکھتا ہوں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمہارے (اختلافات کے) درمیان انصاف (سے

اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۭ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ

فیصلہ) کروں۔ خدا ہی ہمارا بھی پروردگار اور (وہی) تمہارا بھی پروردگار ہے۔ ہماری کارگزاریاں ہمارے ہی لیے ہیں (اور

يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝۱۵ وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ

تمہاری کارستانیاں تمہارے واسطے۔ ہم میں اور تم میں تو کچھ حجت (و تکرار) کی ضرورت (نہیں)، خدا ہی ہم سب (قیامت

فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ

میں) اکٹھا کریگا۔ اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور جو لوگ اس کے مان لیے جانے کے بعد ² خدا کے بارے میں

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝۱۶

(خواہ مخواہ) جھگڑا کرتے ہیں۔ انکے پروردگار کے نزدیک ان کی دلیل لغو باطل ہے اور ان پر (خدا کا) غضب اور ان کیلئے سخت

اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ۭ وَمَا

عذاب ہے۔ خدا ہی تو ہے جس نے سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی اور عدل ³ و انصاف بھی نازل کیا اور تمکو کیا ⁴

يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ۝۱۷ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ

معلوم شاید قیامت قریب ہی ہو (پھر یہ غفلت کیسی) اور جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے وہ اس کیلئے

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَ

جلدی کر رہے ہیں۔ اور جو مومن ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ قیامت یقینی

يَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ۭ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي

برحق ہے۔ آگاہ رہو کہ جو لوگ قیامت کے بارے میں شک کیا کرتے ہیں

---

لوگوں کی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کرو

¹ ولید بن مغیرہ نے حضرت رسول سے یہ کہا تھا کہ اگر تم اپنے دین سے پھر جاؤ، تو میں اپنی ساری دولت دیئے دیتا ہوں اور شیبہ بن عتبہ نے کہا تھا کہ میں اپنی بیٹی تمہیں بیاہ دوں۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

² یعنی پہلے تو یہ نصاریٰ یہود خدا کی پرستش کا حکم اور حضرت رسول کی آمد کی خبر دیتے تھے مگر جب آپ آئے تو دنیاوی نفع کی طمع میں خدا ہی کے بارے میں جھگڑنے لگے۔ ۱۲

³ میزان کے مشہور معنی تو ترازو کے ہیں مگر عباس قتادہ مجاہد اور مقاتل نے اس کی عدل ہی سے تفسیر بیان کی ہے اسی بنا پر یہ ترجمہ کیا گیا ہے۔

⁴ یہ ہمارے علم کے متعلق ارشاد ہے۔ نہ اپنے متعلق۔ وہ تو یقینی طور پر جانتا ہے کہ قیامت کب ہوگی مطلب یہ ہے کہ تم غفلت نہ کرو جو کرنا ہو کر لو شاید تم کو موقع نہ ملے۔ اور قیامت آ جائے۔ کیونکہ یہ حکم تو قیامت تک کے واسطے ہے۔ ۱۲

السَّاعَةِ لَفِي ضَلَٰلٍ بَعِيدٍ ۝١٨ اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ

وہ بڑے پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں۔ خدا اپنے بندوں (کے حال) پر بڑا مہربان ہے۔

يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۝١٩ مَن كَانَ

جس کو (جتنی) روزی چاہتا ہے دیتا ہے۔ وہ زور والا زبردست ہے۔ جو شخص (اپنے) آخرت کی کھیتی

يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ۖ وَمَن كَانَ

کا طالب ہو ہم اس کے لیے اس کی کھیتی میں افزائش کریں گے۔ اور جو دُنیا کی کھیتی کا خواستگار ہو تو ہم

يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ

اس کو اسی میں سے دیں گے مگر آخرت میں پھر اس کا کچھ حصّہ

مِن نَّصِيبٍ ۝٢٠ أَمْ لَهُمْ شُرَكَٰٓؤُا شَرَعُوا لَهُم مِّنَ

نہ ہو گا۔ کیا ان لوگوں کے (بنائے ہوئے) ایسے شریک ہیں جنھوں نے ان

الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ

کے لیے ایسا دین مقرر کیا ہے جس کی خدا نے اجازت نہیں دی اور اگر فیصلہ (کے دن) کا وعدہ نہ ہوتا

لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ الظَّٰلِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝٢١

تو ان میں یقینی اب تک فیصلہ ہو چکا ہوتا اور ظالموں کے واسطے ضرور دردناک عذاب ہے۔

تَرَى الظَّٰلِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ وَاقِعٌ

(قیامت کے دن) دیکھو گے کہ ظالم لوگ اپنے اعمال (کے وبال) سے ڈر رہے ہونگے اور وہ ان پر

بِهِمْ ۗ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحَٰتِ فِي رَوْضَٰتِ

پڑ کر رہے گا۔ اور جنھوں نے ایمان قبول کیا اور (اچھے اچھے) کام کیے وہ بہشت کے باغوں میں ہوں

الْجَنَّٰتِ ۖ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ

گے۔ اور جو کچھ چاہیں گے۔ ان کے لیے ان کی پروردگار کی بارگاہ میں (موجود) ہے یہی تو (خدا کا)

الْكَبِيرُ ۝٢٢ ذَٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا

بڑا فضل ہے۔ یہی وہ (انعام) ہے جس کی خدا اپنے ان بندوں کو خوشخبری دیتا ہے۔ جو ایمان لائے اور نیک کام

وَعَمِلُوا الصَّٰلِحَٰتِ ۗ قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا

کرتے رہے (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ میں اس (تبلیغ رسالت) کا اپنے قرابتداروں (اہل بیتؑ) کی محبت [2]

الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ ۗ وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ

کے سوا تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ اور جو شخص نیکی حاصل کرے [3] گا ہم اس کے لیے اس کی خوبی میں اضافہ

فِيهَا حُسْنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ ۝٢٣ أَمْ يَقُولُونَ

کر دیں گے۔ بے شک خدا بڑا بخشنے والا قدردان ہے۔ کیا یہ لوگ (آپ کی نسبت)

افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۖ فَإِن يَشَإِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ

کہتے [4] ہیں۔ کہ اس (رسولؐ) نے خدا پر جھوٹ بہتان باندھا ہے تو اگر ایسا ہوتا تو خدا چاہتا تو تمہارے دل



**اپنے اعمال کا دنیا میں بدلہ اور آخرت میں**

[1] ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت جہاد کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ منافقین تو محض مال غنیمت کی لالچ سے شریک جہاد ہوتے تو انکو فقط دُنیا کا مال ملتا اور مومنین ثواب کی غرض سے تو ان کو مال بھی ملتا اور ثواب بھی۔ ١٢

[2] انصار اپنے ایک بڑے جلسے میں اپنا فخر و مباہات بیان کر رہے تھے کہ ہم نے یہ کیا، اور وہ کیا۔ جب ان کی باتیں ناز کی حد سے بھی گزریں تو حضرت عباسؓ یا ابن عباس سے نہ رہا گیا۔ اور بے ساختہ بول اٹھے کہ تم لوگوں کو فضیلت سہی مگر ہم لوگوں پر ترجیح نہیں ہو سکتی۔ اس مناظرہ کی خبر حضرت رسولؐ کو پہنچی۔ تو آپ خود انکے مجمع میں تشریف لائے اور فرمایا۔ اے گروہ انصار کیا تم ذلیل نہ تھے۔ تو خدا نے ہماری بدولت تمہیں معزز کیا۔ سب نے عرض کی۔ بیشک پھر فرمایا کیا تم لوگ گمراہ نہ تھے۔ تو خدا نے میری وجہ سے تمہاری ہدایت کی۔ عرض کی یقینا، پھر فرمایا کیا تم لوگ یہ نہیں کہتے ہو کہ تمہاری قوم نے تم کو نکال باہر کیا۔ تو ہم نے پناہ دی تمہاری قوم نے جھٹلایا تو ہم نے تصدیق کی۔ غرض اسی قسم کی باتیں فرماتے جاتے تھے یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے زانوں کے بل بیٹھے اور عاجزی سے عرض کی ہمارے مال اور جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ سب خدا اور رسول کا ہے۔ یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ جو شخص آل محمدؐ کی دوستی پر مر جائے وہ شہید مرتا ہے۔ سنو جو آل محمدؐ کی دوستی پر مرے۔ وہ مغفور ہے۔ سنو جو آل محمدؐ کی دوستی پر مرے۔ وہ کامل الایمان مرا۔ سنو جو آل محمدؐ کی دوستی پر مرا اس کو ملک الموت اور منکر نکیر بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں سنو جو آل محمدؐ کی دوستی پر مرا وہ بہشت میں اس طرح رکھا جائیگا جیسے دلہن شوہر کے گھر۔ سنو جو آل محمدؐ کی دوستی پر مرا۔ اس کی قبر کو خدا رحمت کے فرشتوں کی زیارتگاہ بناتا ہے۔ سنو جو آل محمدؐ کی دوستی پر مرا وہ سنت و جماعت کے طریقہ پر مرا۔ سنو جو آل محمدؐ کی دوستی پر نہ مرا ہو۔ قیامت میں اس کی پیشانی پر لکھا ہو گا کہ یہ خدا کی رحمت سے مایوس ہے۔ یاد رکھو کہ جو آل محمدؐ کی دشمنی پر مرا وہ کافر ہے۔ سُن رکھو جو آل محمدؐ کی دشمنی

باقی صـ ٥٨٢ پر

**اہل بیت کی محبت**

قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ۗ
پر مہر لگا دیتا (کہ تم بات ہی نہ کر سکتے) اور خدا تو جھوٹ کو نیست و نابود اور اپنی باتوں سے حق کو ثابت کرتا ہے۔
اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۲۴ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ
وہ یقینی دلوں کے راز سے بھی خوب واقف ہے۔ اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ[1] قبول
التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ
کرتا ہے۔ اور گناہوں کو معاف کرتا ہے اور تم لوگ جو کچھ بھی کرتے ہو وہ جانتا ہے اور جو لوگ
مَا تَفْعَلُوْنَ ۝۲۵ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
ایمان لائے اور اچھے (اچھے) کام کرتے رہے ان کی (دعا) قبول
الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ
کرتا ہے اور اپنے فضل (و کرم) سے ان کو بڑھ کر دیتا ہے اور کافروں کے لیے
عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝۲۶ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ
سخت عذاب ہے۔ اور اگر خدا اپنے بندوں کی روزی میں فراخی[2] کر دے تو وہ
لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاۗءُ ۭ
لوگ ضرور (روئے) زمین میں سرکشی کرنے لگیں مگر وہ تو بقدر مناسب جس کی روزی (جتنی) چاہتا ہے
اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝۲۷ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ
نازل کرتا ہے وہ بیشک اپنے بندوں سے خبردار (اور انکو) دیکھتا ہے۔ اور وہ وہی تو ہے جو لوگوں کے ناامید
الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ۭ وَهُوَ
ہو جانے کے بعد مینہ برساتا ہے۔ اور اپنی رحمت (بارش کی برکتوں) کو پھیلا دیتا ہے۔ اور وہی کارساز
الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۲۸ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ
(اور) حمد و ثنا کے لائق ہے۔ اور اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سارے آسمان و زمین کا پیدا کرنا
الْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ ۭ وَهُوَ عَلٰي
اور ان جانداروں کا بھی جو اس نے آسمان و زمین میں پھیلا رکھے ہیں اور وہ جب چاہے ان کے
جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَاۗءُ قَدِيْرٌ ۝۲۹ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ
جمع کر لینے پر (بھی) قادر ہے۔ اور جو مصیبت تم پر پڑتی ہے وہ تمہارے اپنے ہی
فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝۳۰ ۭ وَمَآ
ہاتھوں[3] کی کرتوت سے اور (اس پر بھی) وہ بہت کچھ معاف کر دیتا ہے۔ اور تم لوگ زمین میں
اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ښ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ
(رہ کر تو خدا کو) کسی طرح ہرا نہیں سکتے۔ اور خدا کے سوا تو تمہارا نہ کوئی دوست
اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝۳۱ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي
ہے اور نہ مددگار اور اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے



[1] اسی تفسیر میں ابن عباسؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ جب آیۂ ام یقولون الآیۃ نازل ہوا تو لوگوں نے حضرتؐ کی تصدیق کی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ گویا حضرتؐ کو یہ حکم ہوا کہ ان کی معذرت قبول کر لو۔ ۱۲

[2] جب بنی قریظہ بنی نضیر اور بنی قینقاع یہودیوں کے مال غنیمت میں آئے تو بعض تنگ دست صحابہ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کیا خوب ہوتا اگر ہم تونگر ہو جاتے تو فقر و فاقہ سے نجات اور لوگوں پر بھی احسان کرتے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور فقیری اور تونگری کی مصلحت واضح کر دی گئی۔ ۱۲

[3] یہ حکم مخصوص گنہ گاروں کے لیے ہے۔ ورنہ انبیاء آئمہ معصومینؑ اور مومنین کے بچوں کو جو تکلیفیں پہنچتی ہیں وہ انکے درجات کے عالی ہونے اور خدا کے تقرب کی زیادتی کا باعث ہوتی ہیں۔

بقیہ صفحہ ۵۸۱

پر مراد وہ بہشت کی بو بھی نہ سونگھے گا۔ پھر اسی وقت کسی نے پوچھا یا حضرتؐ جن کی محبت کو خدا نے ہم پر واجب کیا وہ کون ہیں فرمایا علیؑ فاطمہؑ اور ان کے بیٹے حسن و حسین علیہم الصلوٰۃ و السلام پھر فرمایا جو شخص میرے اہل بیتؑ پر ظلم کرے اور مجھے میری عترت کے بارے میں اذیت دے۔ اس پر بہشت حرام ہے وہکذا دیکھو تفسیر کشاف علامہ زمخشری جلد ۲ صفحہ ۶۷ مطبوعہ مصر صحیح بخاری شریف و مسند احمد بن حنبل، در منثور سیوطی وغیرہ۔ ۱۲

[2] تفسیر ثعلبی میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نیکی سے آل محمدؐ کی دوستی مراد ہے اور علامہ زمخشری نے سدی سے بھی یہ روایت کی ہے۔ دیکھو تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ ۶۹ مطبوعہ مصر۔ ۱۲

[3] ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب آیۂ مودۃ نازل ہوا تو کچھ لوگوں کے دل میں یہ وسوسہ ہوا کہ رسول اللہؐ نے معاذ اللہ اپنی طرف سے کہہ دیا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ تفسیر ثعلبی و بغوی ۱۲

مصیبت انسان کی اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے۔ اگر سب پر مؤاخذہ ہو تو فوراً ہلاک ہو جاتا

الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝۳۲ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ

سمندر میں (چلنے والے بادبانی) جہاز ہیں جو گویا پہاڑ ہیں۔ اگر خدا چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے تو جہاز بھی سمندر کی

رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ

سطح پر کھڑے (کے کھڑے) رہ جائیں۔ بیشک تمام صبر اور شکر کرنیوالوں کے واسطے ان (باتوں) میں (قدرت خدا

شَكُوْرٍ ۝۳۳ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ۝۳۴

کی) بہت سی نشانیاں ہیں یا (چاہے تو) کشتیوں کو ان (لوگوں) کے اعمال (بد) کے سبب تباہ کر دے اور وہ بہت کچھ معاف

وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ

کرتا ہے۔ اور جو لوگ ہماری نشانیوں میں (خواہ مخواہ) [1] جھگڑا کرتے ہیں۔ وہ اچھی طرح سمجھ لیں کہ ان کو کسی طرح (عذاب

مَّحِيْصٍ ۝۳۵ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ

سے) چھٹکارا نہیں۔ (لوگو) تم کو جو کچھ (مال و متاع) دیا گیا ہے۔ وہ دُنیا کی زندگی کا (چند روزہ) ساز و سامان ہے اور

وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى

جو کچھ خدا کے ہاں ہے وہ بہتر ہے اور پائیدار ہے (مگر یہ) خاص انہی لوگوں کے لیے ہے جو

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۳۶ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ

ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور جو لوگ بڑے بڑے [2] گناہوں اور بے حیائی کی باتوں

وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝۳۷ وَالَّذِيْنَ

سے بچے رہتے ہیں۔ اور جب غصہ آجاتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔ اور جو اپنے پروردگار

اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى

کا حکم مانتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ اور ان کے کل کام آپس کے مشورہ سے ہوتے ہیں۔

بَيْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳۸ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ

اور جو کچھ ہمنے انہیں عطا کیا ہے۔ اس میں سے (راہِ خدا میں) خرچ کرتے ہیں۔ اور (وہ ایسے ہیں کہ) جب ان پر

الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝۳۹ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ

(کسی قسم کی) زیادتی ہوتی ہے تو وہ بس واجبی بدلہ لے لیتے ہیں۔ اور برائی کا بدلہ تو ویسی ہی برائی ہے۔ اس پر بھی

مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا

جو شخص [3] معاف کر دے اور (معاملہ کی) اصلاح کر دے تو اس کا ثواب خدا کے ذمہ ہے۔ بیشک

يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝۴۰ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ

وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جس پر ظلم ہوا ہو اگر وہ اس کے بعد انتقام لے تو ایسے لوگوں کو

مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝۴۱ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ

کوئی الزام [4] نہیں۔ الزام تو بس ان ہی لوگوں پر ہو گا۔ جو لوگوں پر ظلم کرتے

يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ

ہیں۔ اور ملک میں ناحق زیادتیاں کرتے پھرتے ہیں۔ ان ہی لوگوں کے لیے



[1] جھگڑا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ خواہ مخواہ ہر کام کو اپنے ہی تدبیر اور عقل کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اگر جہاز تباہی میں پڑے۔ اور کوئی تدبیر نہ بن پڑے تو سمجھیں کہ ہم سے کچھ نہیں ہو سکتا سب خدا ہی کے اختیار میں ہے۔ ۱۲

[2] کبیرہ گناہوں کی تفصیل دینیات کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔

[3] اس سے معلوم ہوا کہ مومنین دو طرح کے ہیں۔ ایک تو جو لوگوں کے ظلم و زیادتی سے درگزر کرتے ہیں۔ اور دوسرے وہ ہیں جو بدلہ لے لیتے ہیں مگر ان کو یہ حکم ہے کہ جتنی تم کو پہنچائی گئی ہے اس سے زیادتی نہ کرو۔ مثلاً اگر کوئی کہے خدا تجھے ذلیل کرے۔ تو تم بھی بس اتنا ہی کہہ سکتے ہو۔ آگے نہ بڑھو اور گالی دینا تو کسی طرح جائز ہی نہیں چاہے کسی کو ہو اور اگر چوٹ یا زخم لگا ہے تو تم بھی اتنا ہی مار سکتے ہو۔ لیکن بہرحال عوض لینے سے درگزر کرنا خدا کو زیادہ پسند ہے۔ ۱۲

[4] سبیل کے معنی تو ہیں راہ کے مگر عرب کے محاورات میں ایسے مقامات پر جہاں الزام یا تکلیف یا شکایت مقصود ہو استعمال یا بحذف مضاف بولا جاتا ہے۔ اسی بناء پر میں نے بھی ترجمہ کیا ہے۔ ۱۲

مشورہ کی مدح

برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۴۲ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ

دردناک عذاب ہے۔ اور جو صبر کرے اور قصور معاف کر دے

اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝۴۳ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ

تو بے شک یہ بڑے حوصلہ کے کام ہیں۔ اور جس کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے

فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا

تو اس کے بعد اس کا کوئی سرپرست نہیں اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب (دوزخ کا)

رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝۴۴

عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے کہ بھلا (دنیا میں) پھر لوٹ جانے کی کوئی سبیل ہے۔

وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ

اور تم ان کو دیکھو گے کہ دوزخ کے سامنے لائے گئے ہیں (اور) ذلت کے مارے کٹے جاتے ہیں

يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

(اور) انکھیوں سے دیکھتے جاتے ہیں۔ اور مومنین کہیں گے کہ حقیقت میں وہی بڑے گھاٹے میں ہیں

اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ

جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو خسارے میں ڈالا۔ دیکھو ظلم

الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ۝۴۵ وَ

کرنے والے دائمی عذاب میں رہیں گے۔ اور

مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَاۗءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ

خدا کے سوا نہ ان کے سرپرست ہی ہونگے جو ان کی مدد کو آئیں اور جس کو خدا گمراہ کرے

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ۝۴۶ۭ اِسْتَجِيْبُوْا

چھوڑ دے تو اس کے لیے (ہدایت کی) کوئی راہ نہیں۔ (لوگو) اس دن کے پہلے جو خدا کی

لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۭ

طرف سے آئے گا۔ اور کسی طرح (ٹالے) نہ ٹلے گا۔ اپنے پروردگار کا حکم مان لو (کیونکہ) اس

مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَىِٕذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ۝۴۷

دن نہ تو تم کو کہیں پناہ کی جگہ ملے گی اور نہ تو تم سے (گناہ کا) انکار ہی بن پڑے گا۔

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۭ اِنْ

پھر اگر منہ پھیر لیں تو (اے رسولؐ) ہم نے تم کو انکا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ تمہارا کام تو صرف (احکام کا)

عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا

پہنچا دینا ہے۔ اور جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس سے خوش

رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ

ہو جاتا ہے۔ اور اگر ان کو انہی کے ہاتھوں کی کرتوتوں کی بدولت کوئی تکلیف پہنچی



قصور معاف کرنے کی مدح

برے لوگ اپنے لڑکے بالوں کا بھی گھاٹا کرتے ہیں

رسول اللہ نگہبان نہیں ہیں

انسان بڑا ناشکرا ہے

قرآن وحی اور نور ہے

اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ (٤٨) لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ

تو (سب احسان بھول گئے) بیشک انسان بڑا ناشکرا ہے۔ سارے آسمان و زمین کی حکومت خاص خدا ہی کی

الْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا

ہے۔ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے (اور) جسے چاہتا ہے (فقط) بیٹیاں دیتا ہے۔ [۱]

وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ (٤٩) اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا

اور جسے چاہتا ہے (محض) بیٹے عطا کرتا ہے۔ یا ان کو بیٹے بیٹیاں (اولاد کی) دونوں قسمیں

وَّ اِنَاثًا ۚ وَ يَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ

عنایت فرماتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے۔ بیشک وہ بڑا واقفکار

قَدِيْرٌ (٥٠) وَ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ

قادر ہے۔ اور کسی آدمی کے لیے یہ ممکن نہیں کہ خدا اس سے بات کرے مگر وحی کے ذریعہ سے

مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ

(جیسے داؤدؑ) یا پردہ کے پیچھے سے (جیسے موسیٰؑ) یا کوئی فرشتہ بھیج دے (جیسے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)

مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ (٥١) وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ

غرض وہ اپنے اختیار سے جو چاہتا ہے پیغام بھیجتا ہے۔ بیشک وہ عالی شان حکمت والا ہے۔ اور اسی طرح ہم

اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ

نے اپنے حکم کی روح [۲] (قرآن) تمہاری طرف وحی کے ذریعہ بھیجا۔ تم تو نہ کتاب ہی کو جانتے تھے کہ کیا ہے

وَ لَا الْاِيْمَانُ وَ لٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ

اور نہ ایمان کو مگر اس (قرآن) کو ایک نور بنایا ہے کہ اس سے ہم اپنے بندوں میں سے جس کی

نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ

چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ تم (اے رسولؐ) سیدھا ہی

مُّسْتَقِيْمٍ (٥٢) صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ

رستہ دکھاتے ہو (یعنی) اس خدا کا رستہ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ)

مَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ (٥٣)

اسی کا ہے۔ سن رکھو سب کام خدا ہی کی طرف رجوع ہونگے اور وہی فیصلہ کریگا۔

## (٤٣) سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ (٦٣)

اٰيَاتُهَا ٨٩ — رُكُوْعَاتُهَا ٧

اس کی ٨٩ آیتیں سورۂ زخرف مکہ میں نازل ہوا اور سات رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ (١) وَ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ (٢) اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا

حٰمٓ روشن کتاب (قرآن) کی قسم کہ ہم نے اس کتاب کو عربی قرآن ضرور بنایا ہے۔ تاکہ

[۱] چونکہ لوگ عموماً پہلے کے بھی اور اب بھی بیٹیوں کو مختلف وجوہ سے ناپسند کرتے ہیں۔ اور یہی وجہ تھی کہ کفار نے خدا کی طرف بیٹیوں کو نسبت دی اور اپنی طرف بیٹوں کی۔ تو مومنین کو جو فطرتاً بیٹی ہونے سے رنج ہوتا ہے تو خدا وند عالم اسکا صلہ عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ حضرت رسولؐ فرماتے ہیں وہ عورت بہت بابرکت ہے جو پہلے بیٹی جنے۔ کیونکہ خدا نے بھی پہلے بیٹیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ پھر فرمایا بیٹی رحمت ہے اور بیٹا نعمت دوسری جگہ فرمایا ہے کہ بیٹی محنت ہے، اور بیٹا نعمت۔ یہ بالکل بیان واقعہ ہے اور اسی وجہ سے لوگوں کو شاق بھی ہوتا ہے مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ نعمت کے حاصل ہونے پر ثواب نہیں ملتا بلکہ محنت کرنے پر۔

[۲] روح کے معنی تو ظاہر ہیں مگر اس سے مراد لینے میں اختلاف ہے قرآن روح القدس پھر روح القدس بعض توجبرئیل کو کہتے ہیں۔ اور بعض کا قول ہے کہ وہ ایک فرشتہ ہے جو جبرئیل و میکائیل سے بھی زیادہ بزرگ ہے۔ اور ہمیشہ انبیاء اور اوصیاء کے ساتھ رہا کیا۔ اور اب بھی رسولؐ اللہ کے بعد وصی امام آخر الزمانؑ کے ساتھ ہے۔ اور اسی کی تصریح سورۂ قدر میں تنزل الملئکة والروح سے کی گئی ہے۔ بہرحال اگر روح القدس مراد لیا جائے تو اوحینا کے معنی ارسلنا کے ہونگے اور نور اسندی میں تخصیص رہے گی۔ یعنی روح القدس سے ہر شخص تو ہدایت پا نہیں سکتا۔ اس سے تو خدا کے خاص بندے ہی منتفع ہوں گے اور قرآن مراد لینے میں تعمیم بھی رہے گی اور اوحینا کے معنی بھی اپنی حالت پر، شاید اسی وجہ سے یہ قول زیادہ لوگوں کا ہے یہ بحث تو روح کے متعلق تھی باقی رہا اس کا کوئی ایسا ترجمہ جو جامع اور مختصر ہو اسکا پورا مطلب ادا ہو جائے۔ ہماری زبان میں نہیں ہے اس وجہ سے مجبوراً ہم نے "حکم" ترجمہ کیا ہے ورنہ اسکا ترجمہ ایسا ہونا چاہیئے تھا جو شان بات وغیرہ سے بھی عام ہو اب روح میں من امرنا کی ترکیب میں جو لطافت ہے وہ بیان ہی نہیں ہو سکتی۔ اس لیے کہ ہماری محدود زبان میں الفاظ ہی نہیں مگر بعض حضرات کا من کے معنی (سے) لینا اور دین کو بڑھا کر اپنے حکم سے دین کی جان

باقی صفحہ ٥٨٦ پر

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٣﴾ وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا

تم سمجھو۔ اور بیشک یہ (قرآن) اصل کتاب (لوح محفوظ) میں (بھی جو) ہمارے پاس (سے لکھی

لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ ﴿٤﴾ أَفَنَضْرِبُ عَنكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا أَن

ہوئی) ہے اور یقیناً بڑے رتبہ کی (اور) پُراز حکمت ہے۔ بھلا اس وجہ سے کہ تم زیادتی کرنے والے لوگ ہو ہم تمکو

كُنتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِينَ ﴿٥﴾ وَكَمْ أَرْسَلْنَا مِن نَّبِيٍّ فِي

نصیحت کرنے سے منہ موڑیں گے (ہرگز نہیں)۔ اور ہم نے اگلے لوگوں میں بہت سے پیغمبر

الْأَوَّلِينَ ﴿٦﴾ وَمَا يَأْتِيهِم مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ

بھیجے تھے۔ اور کوئی پیغمبر ان کے پاس ایسا نہیں آیا جس سے ان لوگوں نے ٹھٹھے

يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٧﴾ فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُم بَطْشًا وَمَضَىٰ

نہیں کیے ہوں۔ تو ان میں سے جو زیادہ زور آور تھے۔ ان کو ہم نے ہلاک کر مارا، اور

مَثَلُ الْأَوَّلِينَ ﴿٨﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ

(دُنیا میں) اگلوں کے افسانے جاری ہو گئے ؎۲ اور (اے رسولؐ) اگر تم ان سے پوچھو کہ سارے آسمان و زمین

وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ﴿٩﴾ الَّذِي

کو کس نے پیدا کیا تو وہ ضرور کہہ دیں گے ؎۳ کہ ان کو بڑے واقفکار زبردست (خدا) نے پیدا کیا ہے۔ جس

جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا

نے تم لوگوں کے واسطے زمین کا بچھونا بنایا اور (پھر) اس میں تمہارے نفع کے لیے راستے بنائے

لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٠﴾ وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

تاکہ تم راہ معلوم کرو اور جس نے ایک (مناسب) انداز کے ساتھ آسمان سے پانی

بِقَدَرٍ فَأَنشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿١١﴾

برسایا۔ پھر ہم ہی نے اس کے (ذریعے) سے مردہ (پڑتی) شہر کو زندہ (آباد) کیا

وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْفُلْكِ

اسی طرح تم بھی (قیامت کے دن قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔ اور جس نے ہر قسم کی چیزیں پیدا کیں۔

وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ﴿١٢﴾ لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ

اور تمہارے لیے کشتیاں بنائیں اور چار پائے (پیدا کیے) جن پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم اس کی پیٹھ پر چڑھو

تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا

اور جب ان پر (اچھی طرح) سیدھے ہو بیٹھو تو اپنے پروردگار کا احسان یاد کرو اور کہو وہ (خدا ہر عیب سے)

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ﴿١٣﴾

پاک ہے جس نے اس کو ہمارا تابعدار بنایا، حالانکہ ہم تو ایسے (طاقتور) نہ تھے کہ اس پر قابو پاتے۔

وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ ﴿١٤﴾ وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ

اور ہمکو تو یقیناً اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ؎۴ ہے۔ اور ان لوگوں نے اس کے بندوں میں سے



؎۱ معانی الاخبار میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے اس آیت کے ذیل میں مروی ہے کہ وہ امیر المومنینؑ ہیں جن کا ذکر ام الکتاب یعنی سورۃ فاتحہ میں موجود ہے چونکہ اس سورۃ میں آپکا ذکر خداوند عالم کے اس قول اھدنا الصراط المستقیم کے ضمن میں درج ہے اور صراط مستقیم سے حضرت امیر المومنینؑ اور ان کی معرفت مُراد ہے۔ اور تفسیر قمی میں بھی اسی کے ہم معنی درج ہے (تفسیر صافی بحوالہ معانی الاخبار) نیز دیگر روایات کی دلالت بھی اسی مطلب پر ہوتی ہے تفصیل کے لیے دیکھو تفسیر برہان ص ۱۳۴، ۱۳۵ جلد ۴ طبع ایران ۱۲

؎۲ یعنی لوگ انکا تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔ اچھوں کا بھلائی کے ساتھ اور بروں کا بُرائی سے۔ ۱۲

؎۳ اس سے مقصود یہ ہے کہ خدا کے منکرین کو بھی اگر یہ چیزیں یاد دلائی جائیں جو انسان کی قوت و قدرت سے باہر ہیں تو خواہ مخواہ انھیں بھی انکے موجد کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔ ۱۲

؎۴ کیونکہ ہماری آخری سواری جنازہ ہے اور اس سے کسی بشر کو یارہ نہیں ہے ۱۲

بقیہ ص ۵۸۵

ترجمہ کرنا خدا کے مقصود سے کوسوں دُور ہے، اور ترجمہ بھی نہیں ہے (اقول امیر نزدیک انکا یہ ترجمہ مناسب ہے۔ اور اسی طرح ہم نے تمہاری طرف اپنی رُوح امری کی وحی (یعنی تم کو روح امری اعطا کی اس سے پہلے تم نہ جانتے تھے کہ وہ کتاب کیا ہے۔ (جو تم پر نازل ہو گی) اور نہ یہ جانتے تھے کہ (وہ) ایمان کیا ہے (جسے عالم پر پیش کرو گے۔) کیونکہ یہ باتیں عالم بالا کی ہیں جب کہ حضورؐ عالم نور میں تھے اور وجود کی پہلی منزل میں تھے۔ یہ ظاہر ہے کہ حضورؐ کو قرآن کی تعلیم وہیں دی گئی تھی اور وہ اس دُنیا میں عالم بالقرآن تشریف لائے تھے جیسا کہ الرحمٰن علم القرآن خلق الانسان سے واضح ہے مطلب یہ ہے کہ عطائے رُوح امری اور تعلیم القرآن سے قبل وہ ان چیزوں سے واقف نہ تھے۔ ۱۲ ینابیع المودۃ بحوالہ ترمذی ص ۱۰۔ ۱۲

؎۵ اس سورۃ میں قرآن کی حقیقت، خدا کی صفتیں، سب کو خدا کی طرف لوٹنا ہے، عورتوں کی فطرت، حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اولاد کی مدح، دُنیا کی بے وقعتی

سب کو خدا کی طرف لوٹنا ہے

فرعون کا قصہ، بنی اسرائیل کا ذکر وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۵ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا

اس کے لیے اولاد قرار دی ہے۔ اس میں شک نہیں انسان کھلم کھلا بڑا ہی ناشکرا ہے۔ کیا اس نے اپنی مخلوقات میں

يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ۝۱۶ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ

سے خود تو بیٹیاں لی ہیں اور تم کو چن کر بیٹے دیئے ہیں۔ حالانکہ جب ان میں کسی شخص کو اس

بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ

چیز (بیٹی) کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ جس کی مثل اس نے خدا کے لیے بیان کی ہے تو اس کا چہرہ غصہ

كَظِيْمٌ ۝۱۷ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ

کے مارے سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور تاؤ پیچ کھانے لگتا ہے۔ کیا وہ (عورت) جو زیوروں میں پالی پوسی جائے، اور

غَيْرُ مُبِيْنٍ ۝۱۸ وَجَعَلُوا الْمَلٰۗىِٕكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ

اور جھگڑے میں (اچھی طرح) بات تک نہ کر سکے (خدا کی بیٹی ہو سکتی ہے) اور ان لوگوں نے فرشتوں کو کہ وہ بھی خدا

الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ

کے بندے ہیں (خدا کی) بیٹیاں قرار دیا ہے۔ کیا یہ لوگ فرشتوں کی پیدائش کے وقت کھڑے دیکھ رہے

وَيُسْــَٔلُوْنَ ۝۱۹ وَقَالُوْا لَوْ شَاۗءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ۭ

تھے۔ ابھی ان کی شہادت قلمبند کر لی جاتی ہے۔ اور (قیامت میں) ان سے باز پرس کی جائے گی۔ اور

مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۤ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝۲۰ ۭ

کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو ہم ان کی پرستش نہ کرتے ان کو اس کی کچھ خبر ہی نہیں

اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ۝۲۱

یہ لوگ تو بس اٹکل پچو باتیں کیا کرتے ہیں۔ یا ہم نے ان کو اس سے پہلے کوئی کتاب دی تھی کہ یہ لوگ اسے مضبوط تھامے ہوئے ہیں

بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَاۗءَنَا عَلٰٓي اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓي

بلکہ یہ لوگ تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ داداؤں کو ایک طریقہ پر پایا۔ اور ہم ان کے قدم بقدم

اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝۲۲ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

ٹھیک رستے پر چلے جا رہے ہیں۔ اور (اے رسولؐ) اسی طرح ہم نے تم سے پہلے کسی بستی میں کوئی ڈرانے

فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ

والا (پیغمبر) نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ داداؤں کو ایک طریقہ پر پایا

اٰبَاۗءَنَا عَلٰٓي اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓي اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۝۲۳ قٰلَ

اور ہم یقینی ان کے قدم بہ قدم چلے جا رہے ہیں۔ (اس پر) ان کے

اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَاۗءَكُمْ ۭ

پیغمبر نے کہا بھی کہ جس طریقہ پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا اگرچہ میں تمہارے پاس اس سے کہیں بہتر راہ راست پر

قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝۲۴ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ

لانے والا دین، لے کر آیا ہوں (تو بھی نہ مانو گے) وہ بولے (کچھ ہو مگر) ہم تو اس دین کو جو تم دے کر بھیجے گئے ہو ماننے والے نہیں تو ہم نے

عورتوں کی فطرت

لہ عورتوں کو عموماً خدا نے ایسا ضعیف القلب اور اعضاء میں بھی کمزور پیدا کیا ہے کہ وہ مردوں کے برابر کوئی کام نہیں کر سکتیں۔ اسی وجہ سے خدا نے ان کے تمام مصارف زندگی کا بار شوہروں کے ذمہ قرار دیا ہے۔ اس زمانہ میں بھی باوجودیکہ عورتوں نے بڑی بڑی ترقیاں کی ہیں علم کے اعلیٰ درجے پر فائز ہونے لگیں، اور انگریزوں کی دیکھا دیکھی بیبیوں کو باہر بھی نکالنے لگے ہیں مگر پھر بھی عام اجتماعات میں ہماری ملکی بہنیں تو در کنار انگریزوں کی عورتیں بھی جب خوشامد میں ان سے کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے تو شکریہ کا جواب بھی ان سے بن نہیں پڑتا۔ اور ان کے شوہر ہی ان کی طرف سے جواب دے لیتے ہیں۔ ۱۲ (مترجم مرحوم نے کئی برس پہلے یہ بات لکھی تھی لیکن اب تو زمانہ کہیں اور زیادہ بے حجابی و بے حیائی کی طرف مائل ہو چکا ہے۔)

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ (۲۵) وَ اِذْ قَالَ
ان سے (کس طرح) بدلہ لیا (تو ذرا) دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ (اور وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیمؑ
اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَ قَوْمِهٖۤ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۝ (۲۶)
نے اپنے (منہ بولے) باپ (آذر) اور اپنی قوم سے کہا کہ جن چیزوں کو تم لوگ پوجتے ہو میں یقیناً اس سے بیزار ہوں۔
اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ۝ (۲۷) وَ جَعَلَهَا كَلِمَةًۢ
مگر (اس کی عبادت کرتا ہوں) جس نے مجھے پیدا کیا تو وہی بہت جلد میری ہدایت کریگا۔ اور اسی (ایمان) کو ابراہیمؑ
بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ (۲۸) بَلْ مَتَّعْتُ هٰۤؤُلَآءِ
اپنی اولاد میں ہمیشہ باقی رہنے والی بات چھوڑ گئے تاکہ وہ (خدا کی طرف) رجوع کریں۔ بلکہ میں انکو اور انکے باپ دادوں
وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝ (۲۹) وَ
کو فائدہ پہنچاتا رہا۔ یہاں تک کہ انکے پاس (دین) حق اور صاف صاف بیان کرنیوالا رسولؐ آپہنچا۔ اور
لَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّ اِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ (۳۰) وَ
جب ان کے پاس (دین) حق آ ہی گیا تو کہنے لگے یہ تو جادو ہے اور ہم تو ہرگز اسکے ماننے والے نہیں۔ اور
قَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ
کہنے لگے کہ یہ قرآن ان دو بستیوں (مکہ طائف) [1] میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل
عَظِيْمٍ ۝ (۳۱) اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا
کیا گیا۔ کیا یہ لوگ تمہارے پروردگار کی رحمت کو (اپنے طور پر) بانٹتے ہیں۔ ہم نے تو ان کے درمیان ان
بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ رَفَعْنَا بَعْضَهُمْ
کی روزی دُنیاوی زندگی میں بانٹ ہی دی ہے اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند کیے تاکہ ان میں کا ایک
فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَ
دوسرے سے خدمت لے اور جو (مال متاع) یہ لوگ جمع کرتے پھرتے ہیں۔ خدا کی رحمت
رَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ (۳۲) وَ لَوْ لَاۤ اَنْ يَّكُوْنَ
(پیغمبر) اس سے کہیں بہتر ہے۔ اور اگر [2] یہ بات نہ ہوتی کہ (آخر) سب لوگ ایک
النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ
ہی طریقہ کے ہو جائیں گے تو ہم ان کے لیے جو خدا سے انکار کرتے ہیں۔ ان کے گھروں کی چھتیں اور وہ
لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ مَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۝ (۳۳)
سیڑھیاں جن پر وہ چڑھتے (اُترتے) ہیں ان کے گھروں کے دروازے اور وہ تخت جن
وَ لِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ۝ (۳۴) وَ زُخْرُفًا ؕ
پر تکیہ لگاتے ہیں۔ چاندی اور سونے کے بنا دیتے۔ یہ سب (ساز و سامان) تو بس دُنیاوی زندگی
وَ اِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ الْاٰخِرَةُ
کے (چند روزہ) ساز و سامان ہیں (جو مٹ جائیں گے) اور آخرت (کا سامان) تو تمہارے

حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اولاد کی مدح

[1] حجاز میں حضرت رسولؐ کی بعثت کے وقت بھی دو ہی بڑے شہر تھے اور یہیں کے باشندے معزز و ممتاز اور ہر بات میں لائق و فائق سمجھے جاتے تھے، اور اب بھی شہر والے اپنے کو ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ اور دیہاتیوں پر فخر کرتے ہیں حالانکہ واقعہ بالکل اس کے خلاف ہے اور یہ کفار کے قول کی حکایت ہے۔ ۱۲

دنیا کی بے قدری اور امیری و فقیری کی مصلحت

[2] اس آیت سے دُنیاوی ساز و سامان کے بے حقیقی کا اظہار مقصود ہے کہ اگر خدا چاہتا تو کافروں یعنی اپنے دشمنوں کو چاندی سونے سے منڈھ دیتا ہے اور ان کا اوڑھنا بچھونا بنا دیتا ہے۔ مگر اس مصلحت سے کہ مبادا وہ لوگ فارغ البالی کو خدا کی خوشنودی سمجھنے لگیں۔ ایسا نہیں کیا اس کے علاوہ ہر شخص امیر ہوتا تو دنیا کا انتظام کیونکر ہوتا۔ دُنیاوی سامان کی وقعت تو ان احمقوں کی نظر میں ہے جو عاقبت کی فکر سے غافل ہیں۔ ورنہ اگر اس کی کچھ وقعت ہوتی تو خدا اپنے انبیاء اور خاص بندوں کو سب سے زیادہ دیتا۔ ۱۲

عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿۳۵﴾ وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ

پروردگار کے ہاں خاص پرہیزگاروں کے لیے ہے۔ اور جو شخص خدا کی یاد سے اندھا بنتا ہے۔ ہم (گویا خود) اس

الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِينٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمْ

کے واسطے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو وہی اسکا (ہر دم کا ساتھی) ہے۔ اور وہ (شیاطین) ان لوگوں کو

لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾

(خدائی) راہ سے روکتے رہتے ہیں باوجود اس کے وہ اسی خیال میں ہیں کہ وہ یقینی راہِ راست پر ہیں۔

حَتّٰى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ

یہاں تک کہ جب (قیامت میں) ہمارے پاس آئیگا تو (اپنے ساتھی شیطان سے) کہے گا کاش مجھ میں اور

الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ

تجھ میں پورب پچھم کا فاصلہ ہوتا۔ غرض (شیطان بھی) کیا ہی بُرا رفیق ہے اور جب تم نافرمانیاں

اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ

کر چکے تو (شیاطین کے ساتھ) تمہارا عذاب میں شریک ہونا[۲] بھی آج تمکو (عذاب کی کمی میں) کوئی فائدہ

الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ﴿۴۰﴾

نہیں پہنچا سکتا۔ تو (اے رسول) کیا تم بہروں کو سُنا سکتے ہو یا اندھے کو اور اس شخص کو جو صریحی گمراہی میں پڑا ہو راستہ دکھا سکتے

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِيَنَّكَ

ہو۔ (ہرگز نہیں) تو اگر ہم تمکو دُنیا سے لے بھی جائیں تو بھی ان سے بدلہ لینا[۳] ضرور ہے یا (تمہاری زندگی ہی میں)

الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَاسْتَمْسِكْ

جس عذاب کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے تم کو دکھا دیں ہم تو ان پر ہر طرح قابو رکھتے ہیں۔ تو تمہارے پاس[۴]

بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾

جو وحی بھیجی گئی ہے تم اسے مضبوط پکڑے رہو۔ اس میں شک ہی نہیں کہ تم سیدھی راہ پر ہو۔

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾

اور یہ (قرآن) تمہارے لیے اور تمہاری قوم کے لیے نصیحت ہے اور عنقریب ہی تم لوگوں سے (اسکی) بازپرس کی جائے گی۔

وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا

اور[۵] ہم نے تم سے پہلے اپنے جتنے پیغمبر بھیجے ہیں۔ ان سب سے دریافت کر دیکھو کیا ہم نے خدا کے سوا

مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

اور معبود بنائے تھے کہ ان کی عبادت کی جائے۔ اور ہم ہی نے یقیناً موسیٰؑ کو اپنی

مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ

نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا تھا تو موسیٰؑ نے کہا کہ میں سارے

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا

جہان کے پالنے والے (خدا) کا رسول ہوں۔ تو موسیٰؑ جب ان لوگوں کے پاس ہمارے معجزے لے کر آئے تو وہ



جہنم کے عذاب میں ساتھی

حضرت علیؑ کی فضیلت

حضرت موسیٰؑ اور فرعون کا قصہ

[۱] اسی وجہ سے جناب امیرؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص گناہ کے پیچھے پڑ جاتا ہے۔ وہ خدا کی یاد سے اندھا ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص خدا کے مقرر کردہ حاکم کی پیروی سے منہ موڑتا ہے تو شیطان اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔ ۱۲

[۲] یہ انسانی فطرت کا مقتضا ہے۔ کہ جب بہت سے لوگ ایک مصیبت میں مبتلا ہوں تو وہ مصیبت مصیبت نہیں معلوم ہوتی۔ اس کو کہتے ہیں مرگِ انبوہ جشنے دارد یعنی ایک کی حالت دوسرے کو دیکھ کر تسکین ہو جاتی ہے مگر قیامت میں کفار کا باہم عذاب میں مشترک ہونا بھی تسکین کا باعث نہ ہوگا۔ یعنے ایسی سخت مصیبت کا سامنا ہوگا کہ خود بدحواس رہیں گے۔ دوسروں کو کیا دیکھیں۔ ۱۲

[۳] علامہ ابن مردویہ نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا یہ آیت علیؑ ابن ابی طالب کی شان میں نازل ہوئی۔ کیونکہ وہ میرے بعد ناکثین اور قاسطین سے انتقام لیں گے۔ دیکھو درمنثور جلد ۶ صفحہ ۱۸ سطر ۲۱ مطبوعہ مصر تفسیر نیشاپوری جلد ۳ صفحہ ۳۲۹ مطبوعہ تہران۔

[۴] جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت رسولؐ حجۃ الوداع سے واپسی کے وقت اپنے بعد کے حالات پر لوگوں کی سرزنش کر رہے تھے کہ پہلے یہ آیت نازل ہوئی فاما نذھبن الآیۃ اسکے بعد قل رب اما تریـنی الآیۃ نازل ہوئی پھر فاستمسک بالذی اوحی الیک فی امر علی انک علی صراط مستقیم الآیۃ وسوف تسئلون عن علی بن ابی طالب نازل ہوئی۔ ترجمہ علیؑ کے بارے میں جو وحی تمہارے پاس بھیجی گئی ہے تم اسے مضبوط پکڑے رہو، اس پر عمل کرو، اور عنقریب تم لوگوں سے علی بن ابی طالب کے بارے میں بازپرس کی جائے گی۔ دیکھو مناقب ابن مغازلی فقیہ شافعی۔ ۱۲

[۵] ابن عباسؓ اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ شب معراج میرے پاس ایک فرشتہ آیا۔ اور اس نے کہا کہ اپنے قبل کے انبیاء سے پوچھئے۔ کہ وہ لوگ کس

باقی صفحہ ۵۹۲ پر

يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ

لوگ ان معجزوں کی ہنسی اڑانے لگے۔ اور ہم جو معجزہ ان کو دکھاتے تھے، وہ دوسرے سے بڑھ کر ہوتا

اُخْتِهَا ۫ وَ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ

تھا۔ اور آخر ہم نے ان کو عذاب میں گرفتار کیا تاکہ یہ لوگ باز آئیں۔ اور (جب عذاب میں گرفتار

قَالُوْا يٰۤاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ

ہوئے تو موسےٰ سے) کہنے لگے۔ اے جادوگر اس عہد کے مطابق جو تمہارے پروردگار نے تم سے کیا ہے

اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ

ہمارے واسطے دعا کرو (اگر اب کی چھوٹے تو) ہم ضرور راہ پر آجائیں گے۔ پھر جب ہم نے ان سے عذاب کو ہٹا دیا تو وہ

يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ نَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ

فوراً (اپنا) عہد توڑ بیٹھے [1] اور فرعون نے اپنے لوگوں میں پکار کر کہا [2] اے میری قوم کیا

لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَ هٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا

(یہ) ملک مصر ہمارا نہیں اور کیا یہ نہریں جو ہمارے (شاہی محل کے) نیچے بہہ رہی ہیں (ہماری نہیں) تو کیا تم

تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ۵

کو اتنا بھی نہیں سوجھتا۔ یا (سوجھتا ہے کہ) میں اس شخص (موسےٰ) سے جو ایک ذلیل آدمی ہے اور (ہکلے پن کی وجہ)

وَّ لَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْلَاۤ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ

صاف گفتگو بھی نہیں کرسکتا کہیں بہت بہتر ہوں (اگر یہ بہتر) ہے تو اس کے لیے سونے کے کنگن (خدا کے ہاں سے)

ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ فَاسْتَخَفَّ

کیوں نہیں اتارے گئے یا اس کے ساتھ فرشتے جمع ہوکر آتے [3] غرض فرعون نے (باتیں بنا کر)

قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّاۤ

اپنی قوم کی عقل مار دی اور وہ لوگ اسکے تابعدار بن گئے بیشک وہ لوگ بدکار تھے ہی۔ غرض جب ان

اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۵﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ

لوگوں نے ہم کو جھنجھلا دیا تو ہم نے بھی ان سے بدلہ لیا تو ہم نے ان سب (کے سب) کو ڈبو دیا۔ پھر ہم نے ان کو گیا

سَلَفًا وَّ مَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَ لَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا

گزرا اور پچھلوں کے واسطے عبرت بنا دیا۔ اور (اے رسولؐ) جب مریمؑ کے بیٹے (عیسیٰؑ) کی مثال [4]

اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ قَالُوْۤا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ

بیان کی گئی تو اس سے تمہاری قوم کے لوگ کھلکھلا کر ہنسنے لگے۔ اور بول اٹھے کہ بھلا ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ

هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾

(عیسیٰؑ) ان لوگوں نے جو (عیسیٰؑ کی) مثال تم سے بیان کی ہے تو صرف جھگڑنے کو بلکہ (حق تو یہ ہے کہ) یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو۔

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَ جَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْۤ

عیسیٰؑ تو بس ہمارے ایک بندے تھے جن پر ہم نے احسان کیا (نبی بنایا اور معجزے دیئے) اور انکو ہم نے بنی اسرائیل کے لیے



[1] اس کی تفصیل سورۃ اعراف میں مذکور ہو چکی ہے۔ ۱۲

[2] جب فرعون نے دیکھا کہ موسےٰؑ کی دعا سے عذاب ٹل گیا تو اسے خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہیں یہ لوگ ہم سے بدگمان ہو کر پھر جائیں اور موسےٰؑ کے طرفدار ہو جائیں تو ایک ٹیلہ پر چڑھا اور تمام قبیلوں کو جمع کر کے بآواز بلند یہ کہنا شروع کیا۔ ۱۲

[3] چونکہ حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ بالوں کا جبہ پہنے ہاتھ میں چھڑی لیے فقیری بھیس میں فرعون کے دربار میں آئے اور اپنی پیغمبری کا دعوے کیا اور فرعون سے کہا کہ اگر تو ایمان لائیگا تو تیری سلطنت باقی رہے گی۔ اتنا بڑا دعوے اور ظاہری سامان کچھ بھی نہیں کیونکہ اس وقت اور اب بھی سلاطین کا قاعدہ ہے کہ سونے اور قیمتی جواہرات کو برابر استعمال کرتے ہیں۔ اس وجہ سے فرعون نے حیرت کے لہجہ میں یہ کہا تھا۔ ۱۲

[4] اگرچہ حضرت رسولؐ بتوں کی مذمت کیا کرتے تھے مگر جب آیت انکم وما تعبدون من دون الله حصب جهنم (تم اور جن چیزوں کی تم لوگ خدا کے سوا پرستش کرتے ہو جہنم کے ایندھن ہونگے) نازل ہوا تو کفار کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اور غصہ میں عبداللہ بن زبیر زبعری کو حضرتؐ کے مقابلہ میں لائے وہ کہنے لگا کہ اس سے تو فرشتوں عیسیٰؑ اور عزیرؑ کا بھی جہنمی ہونا لازمی آیا کیونکہ ان کو بھی تو لوگ پوجتے ہیں۔ یہ سن کر آپ اس کی نادانی پر چپ ہو رہے۔ تو وہ بولا میں جیت گیا۔ اور اس کے ساتھی قہقہہ لگانے لگے۔ حالانکہ اس کمبخت کے یہ بھی سمجھ میں نہ آیا کہ خدا نے لفظ ما استعمال کیا ہے۔ جو عقل والوں پر نہیں بولا جاتا اس میں صرف بت داخل ہے۔ ہاں اگر ما کی جگہ من ہوتا تو البتہ حضرت عیسیٰؑ وغیرہ بھی داخل ہوتے۔ غرض وہ لوگ تو ہنستے رہے۔ اور حضرتؐ نے جناب امیرؑ کی طرف خطاب کر کے فرمایا۔ یا علیؑ تمہاری مثال بھی عیسیٰؑ کی ہے کہ کچھ لوگ تو ان کی دوستی میں گمراہ ہو گئے۔ اور کچھ ان کی دشمنی میں یہ سن کر منافقین بولے کہ آپ کو عیسیٰؑ کے علاوہ اور کوئی

۵۹۲

عبداللہ بن زبعری کا قصہ

اِسۡرَآءِیۡلَ ﴿۵۹﴾ وَ لَوۡ نَشَآءُ لَجَعَلۡنَا مِنۡکُمۡ مَّلٰٓئِکَۃً فِی الۡاَرۡضِ

(اپنی قدرت کا) نمونہ بنایا۔ اور اگر ہم چاہتے تو تم ہی لوگوں میں سے (کسی کو) فرشتے بنا دیتے جو تمہاری جگہ زمین

یَخۡلُفُوۡنَ ﴿۶۰﴾ وَ اِنَّہٗ لَعِلۡمٌ لِّلسَّاعَۃِ فَلَا تَمۡتَرُنَّ بِہَا وَ

میں رہتے۔ اور وہ تو یقیناً قیامت کی ایک روشن دلیل [1] ہے، تم لوگ اس میں ہرگز شک نہ کرو

اتَّبِعُوۡنِ ؕ ہٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ﴿۶۱﴾ وَ لَا یَصُدَّنَّکُمُ الشَّیۡطٰنُ ۚ

اور میری پیروی کرو یہی سیدھا رستہ ہے۔ اور (کہیں) شیطان تم لوگوں کو اس سے روک نہ

اِنَّہٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۶۲﴾ وَ لَمَّا جَآءَ عِیۡسٰی بِالۡبَیِّنٰتِ

دے وہ یقیناً تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔ اور جب عیسیٰؑ واضح و روشن معجزے لے کر آئے تو (لوگوں سے)

قَالَ قَدۡ جِئۡتُکُمۡ بِالۡحِکۡمَۃِ وَ لِاُبَیِّنَ لَکُمۡ بَعۡضَ الَّذِیۡ

کہا میں تمہارے پاس دانائی (کی کتاب) لے کر آیا ہوں۔ اور تاکہ بعض باتیں جن میں تم اختلاف کرتے تھے تم کو

تَخۡتَلِفُوۡنَ فِیۡہِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ

صاف صاف بتا دوں۔ تو تم لوگ خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ بے شک خدا ہی میرا اور تمہارا

رَبِّیۡ وَ رَبُّکُمۡ فَاعۡبُدُوۡہُ ؕ ہٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ﴿۶۴﴾

پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَیۡنِہِمۡ ۚ فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا

تو ان میں سے کئی فرقے (ان سے) اختلاف کرنے لگے، تو جن لوگوں نے ظلم کیا ان پر دردناک

مِنۡ عَذَابِ یَوۡمٍ اَلِیۡمٍ ﴿۶۵﴾ ہَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا السَّاعَۃَ

دن کے عذاب سے افسوس ہے۔ کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر بیٹھے ہیں کہ اچانک

اَنۡ تَاۡتِیَہُمۡ بَغۡتَۃً وَّ ہُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۶۶﴾ اَلۡاَخِلَّآءُ

ہی ان پر آجائے اور ان کو خبر تک نہ ہو۔ (دلی) دوست اس دن

یَوۡمَئِذٍۭ بَعۡضُہُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۶۷﴾ؕ یٰعِبَادِ

(باہم ایک دوسرے کے) دشمن ہونگے مگر پرہیزگار [2] کہ وہ دوست ہی رہیں گے اور خدا ان سے کہے گا، اے

لَا خَوۡفٌ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۸﴾ۚ اَلَّذِیۡنَ

میرے بندو! آج نہ تو تم کو کوئی خوف ہے اور نہ تم غمگین ہوگے۔ (یہ) وہ لوگ ہونگے جو

اٰمَنُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَ کَانُوۡا مُسۡلِمِیۡنَ ﴿۶۹﴾ۚ اُدۡخُلُوا الۡجَنَّۃَ اَنۡتُمۡ وَ

ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور (ہمارے) فرمانبردار تھے۔ تو تم اپنی بیبیوں سمیت اعزاز و اکرام سے

اَزۡوَاجُکُمۡ تُحۡبَرُوۡنَ ﴿۷۰﴾ یُطَافُ عَلَیۡہِمۡ بِصِحَافٍ مِّنۡ

بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ ان پر سونے کی رکابیوں اور پیالوں کا دور چلے گا اور

ذَہَبٍ وَّ اَکۡوَابٍ ۚ وَ فِیۡہَا مَا تَشۡتَہِیۡہِ الۡاَنۡفُسُ وَ تَلَذُّ

وہاں جس چیز کو جی چاہے اور جس سے آنکھیں لذت اٹھائیں (سب) موجود ہیں،

امام عصرؑ کی دلیل

حضرت عیسیٰؑ کی حکایت

قیامت میں مومنین کی حالت

[1] ابن مغازلی فقیہ شافعی نے مناقب میں اپنے اسناد کے ساتھ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے۔ کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی وان علیا لعلم للساعۃ (بے شک علیؑ قیامت کی ایک روشن دلیل ہے۔ اور علامہ ابن حجر نے صواعق محرقہ میں اور صبانی نے فصول المہمہ میں اور سیوطی نے درمنثور میں روایت کی ہے۔ یہ آیت امام آخر الزمانؑ کے بارے میں نازل ہوئی۔ ۱۲

[2] کیونکہ ان کی دوستی تو ایمان کی وجہ سے تھی۔ وہ زائل ہونے والی چیز نہیں اور کفار کی دوستی تو دنیا کے اسباب سے تھی، پھر اب کہاں اور کیوں کر باقی رہے۔ ۱۲

الْاَعْيُنُ ۚ وَ اَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۚ﴿۷۱﴾ وَ تِلْكَ الْجَنَّةُ

ہیں) اور تم اس میں ہمیشہ رہوگے۔ اور یہ جنت جس کے تم وارث لے

الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا

(حصہ دار) کر دیئے گئے ہو تمہاری کارگزاریوں کا صلہ ہے۔ وہاں تمہارے واسطے بہت

فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ

سے میوے ہیں جن کو تم کھاؤ گے۔ گنہگار (کفار) تو یقیناً جہنم کے عذاب

عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۚ﴿۷۴﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَ هُمْ فِيْهِ

میں ہمیشہ رہیں گے۔ جو ان سے کبھی ناغہ نہ کیا جائیگا۔ اور وہ اسی عذاب میں

مُبْلِسُوْنَ ۚ﴿۷۵﴾ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۶﴾

ناامید ہو کر رہیں گے۔ اور ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ وہ لوگ خود اپنے اوپر ظلم کرتے رہے۔

وَ نَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾

اور (جہنمی) پکاریں گے کہ اے مالک (داروغہ جہنم کوئی ترکیب کرو) تمہارا پروردگار ہمیں موت ہی دیدے وہ جواب دیگا کہ تمکو اسی

لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾

حال میں رہنا ہے (اے کفار مکہ) ہم تو تمہارے پاس حق لے کر آئے ہیں مگر تم میں سے بہتیرے حق (بات) سے چڑتے ہیں

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۚ﴿۷۹﴾ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا

کیا ان لوگوں نے کوئی بات ٹھان لی ہے ہمنے بھی کچھ ٹھان لیا ہے۔ کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کے بھید اور

نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ نَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَ رُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾

ان کی سرگوشیوں کو نہیں سنتے۔ ہاں (ضرور سنتے ہیں) اور ہمارے فرشتے انکے پاس ہیں اور انکی سب باتیں لکھتے جاتے ہیں

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۱﴾

(اے رسول) تم کہہ دو اگر خدا کی کوئی اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلے (اس کی) عبادت کو تیار ہوں۔

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا

یہ لوگ جو کچھ بیان کرتے ہیں سارے آسمان وزمین کا مالک عرش کا مالک (خدا) اس سے پاک پاکیزہ

يَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَ يَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا

ہے۔ اور تم انھیں چھوڑ دو کہ پڑے بک بک کرتے اور کھیلتے رہیں۔ یہانتک کہ جس

يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ

دن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ان کے سامنے آموجود ہو۔ اور آسمان میں بھی اسی کی عبادت کی جاتی

اِلٰهٌ وَّ فِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۴﴾ وَ

ہے۔ اور (وہی) زمین میں بھی معبود ہے۔ اور وہی واقفکار حکمت والا ہے۔ اور

تَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا

(وہی) بہت بابرکت ہے جس کے لیے سارے آسمان وزمین اور ان دونوں کے



دوزخیوں کی سختی

لے وارث کے معنی تو مالک کے ہیں مگر خدا نے وارث شاید اس وجہ سے کہا ہو کہ ہمارے پہلے باپ حضرت آدمؑ کا اصلی گھر تو بہشت ہی تھا تو اب ان کی اولاد جب بہشت میں گئی تو گویا اپنے باپ کے گھر میں داخل ہوئی۔ اور اپنے بزرگ کے ترکے پر قابض۔ اسی کو حافظ شیرازی نے کیا خوب ادا کیا ہے۔

من ملک بودم و فردوس بریں جائم بود
آدمم آورد دریں دیر خرابات مرا

بقیہ صـ ۵۸۹

بات پر پیغمبر بنا کر بھیجے گئے تھے آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ جب میں نے ان پیغمبروں سے پوچھا تو ان لوگوں نے جواب دیا کہ کہ آپ کی رسالت اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت پر بھیجے گئے دیکھو تفسیر نیشاپوری جلد ۳ صـ ۳۲۹ مطبوعہ تہران

بقیہ صـ ۵۹۰

مثال نہیں ملتی۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اس کی موید وہ روایت ہے جس کو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں آٹھ طریقوں سے اور علامہ ابن حجر نے بھی صواعق محرقہ میں بیان کیا ہے۔

خدا کی نفی

بَیْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٨٥

درمیان کی حکومت ہے۔ اور قیامت کی خبر بھی اسی کو ہے۔ اور تم لوگ اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

وَلَا یَمْلِكُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا

اور خدا کے سوا جن کی یہ لوگ عبادت کرتے ہیں وہ تو سفارش کا بھی اختیار نہیں رکھتے مگر (ہاں) جو

مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝٨٦ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ

لوگ سمجھ بوجھ کر حق بات (توحید) کی گواہی دیں۔ (تو خیر) اور اگر تم ان سے پوچھو گے کہ ان کو

مَّنْ خَلَقَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰی یُؤْفَكُوْنَ ۝٨٧ وَقِیْلِهٖ

کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے پھر (باوجود اس کے) یہ کہاں بہکے جا رہے ہیں۔ اور (اسی کو)

یٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ۝٨٨ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ

رسول کے اس قول کا بھی علم ہے کہ پروردگار! یہ لوگ ہرگز ایمان نہ لائیں گے تو تم ان سے منہ پھیر لو اور کہہ دو

وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ۝٨٩

(کہ تم کو) سلام تو انہیں عنقریب ہی (شرارت کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا۔

## اٰیاتها ٥٩ (٤٤) سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّیَّةٌ (٦٤) رکوعاتها ٣

اس کی انسٹھ آیتیں سورۂ [1] دخان مکہ میں نازل ہوا اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ۝١ وَالْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝٢ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ

حٰم واضح و روشن کتاب (قرآن) کی قسم ہم نے اس کو مبارک [2] رات (شب قدر) میں نازل

اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ ۝٣ فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ ۝٤

کیا بیشک ہم (عذاب سے) ڈرانے والے تھے۔ اسی رات کو تمام دنیا کے حکمت و مصلحت کے (سال بھر کے) کام

اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ ۝٥ رَحْمَةً مِّنْ

فیصل کیے جاتے ہیں۔ یعنی ہمارے ہاں سے حکم ہو کر۔ بیشک ہم ہی (پیغمبروں کو) بھیجنے والے ہیں۔ یہ تمہارے

رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝٦ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ

پروردگار کی مہربانی ہے وہ بیشک بڑا سننے والا واقف کار ہے۔ سارے آسمان اور زمین اور جو کچھ

الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ۝٧ لَاۤ اِلٰهَ

ان دونوں کے درمیان ہے۔ سب کا مالک۔ اگر تم میں یقین کرنے کی صلاحیت ہے (تو کرو) اس کے سوا

اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ۝٨

کوئی معبود نہیں وہی جلاتا اور مارتا ہے۔ تمہارا مالک اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی مالک ہے۔

بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ یَّلْعَبُوْنَ ۝٩ فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ

لیکن یہ لوگ تو شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۔ تو تم اس دن کا انتظار کرو کہ آسمان سے ظاہر نظاہر [3]

[1] اس سورۃ میں قرآن کی حقیقت شب قدر کا ذکر، قیامت کے آثار، حضرت موسیٰ کا تذکرہ، آسمان و زمین کے رونے کی حالت۔ تبع کا قصہ، جہنم کی حالت، بہشت کی کیفیت وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

[2] اس کے معنی احادیث میں منقول ہیں ایک تو یہ کہ سارا قرآن لوح محفوظ سے بیت معمور کے فرشتوں کے حوالے شب قدر میں ہو گیا۔ اور پھر وقتاً فوقتاً حسب ضرورت آنحضرتؐ پر نازل ہوتا رہا۔ دوسرے یہ کہ پہلی مرتبہ جو وحی کے ذریعہ قرآن نازل ہوا تو شب قدر تھی اس میں بھی اختلاف ہے کہ شب قدر کون سی شب ہے مگر قوی اور مشہور قول یہی ہے کہ وہ ماہ مبارک رمضان کی تئیسویں شب ہے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

[3] یہ قیامت کی پہلی علامت ہے کہ عدن میں آگ ظاہر ہو گی۔ اور اسکا دھواں تمام عالم میں پھیل جائیگا۔ اور چالیس روز تک کفار تو سخت تکلیف میں رہیں گے کہ ان کی آنکھ اور کان اور تمام اعضاء سے دھواں نکلے گا اور ان کے سر بھنے ہوئے معلوم ہونگے مگر مومنین کو ایک زکام کی کیفیت سے زیادہ تکلیف نہ ہو گی۔ ۱۲

شب قدر کا ذکر

قیامت کے آثار

بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ﴿١٠﴾ يَغْشَى النَّاسَ ۖ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١١﴾

دھواں نکلے گا (اور) لوگوں کو ڈھانک لے گا۔ یہ دردناک عذاب ہے۔

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ﴿١٢﴾ أَنَّىٰ لَهُمُ

(کہ کفار بھی گھبرا کر کہیں گے کہ) پروردگار! ہم سے عذاب کو دُور دفع کر دے ہم ابھی ایمان لاتے ہیں۔ (اس وقت)

الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿١٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ

بھلا کیا انکو نصیحت ہوگی جب انکے پاس پیغمبر آچکے جو صاف صاف بیان کردیتے تھے۔ اس پر بھی ان لوگوں نے

وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ ﴿١٤﴾ إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا

اس سے منہ پھیرا اور کہنے لگے یہ تو (سکھایا) پڑھایا ہوا دیوانہ ہے۔ (اچھا خیر) ہم تھوڑے دن کے لیے عذاب کو ٹال

إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ﴿١٥﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا

دیتے ہیں مگر (ہم جانتے ہیں) تم ضرور پھر کفر کرو گے۔ ہم بیشک (ان سے) پورا بدلہ تو بس اس دن لیں گے

مُنتَقِمُونَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَ

جس دن سخت پکڑ پکڑیں گے۔ اور ان سے پہلے ہم نے قوم فرعون کی آزمائش کی اور ان کے پاس ایک عالی قدر

جَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿١٧﴾ أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ ۖ إِنِّي

پیغمبر (موسیٰ) آئے (اور کہا) کہ خدا کے بندوں (بنی اسرائیل) کو میرے حوالے کردو میں (خدا کی طرف سے)

لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٨﴾ وَأَن لَّا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي

تمہارا ایک امانتدار پیغمبر ہوں۔ اور خدا کے سامنے سرکشی نہ کرو میں تمہارے پاس ایک واضح و

آتِيكُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿١٩﴾ وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ

روشن دلیل لے کر آیا ہوں اور اس بات سے کہ تم مجھے سنگسار کرو گے میں اپنے اور تمہارے پروردگار (خدا)

أَن تَرْجُمُونِ ﴿٢٠﴾ وَإِن لَّمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ﴿٢١﴾

کی پناہ مانگتا ہوں۔ اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے الگ ہو جاؤ۔

فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُونَ ﴿٢٢﴾ فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا

(مگر وہ ستانے لگے) تب موسیٰ نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ یہ بڑے شریر لوگ ہیں تو خدا نے حکم دیا

إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ﴿٢٣﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ جُندٌ

کہ تم میرے بندوں (بنی اسرائیل) کو راتوں رات لے کر چلے جاؤ اور تمہارا پیچھا بھی ضرور کیا جائیگا۔ اور دریا کو اپنی حالت

مُّغْرَقُونَ ﴿٢٤﴾ كَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٢٥﴾ وَزُرُوعٍ

پر ٹھہرا ہوا چھوڑ کر (پار ہو) جاؤ (تمہارے بعد) ان کا سارا لشکر ڈبو دیا جائیگا۔ وہ لوگ (خدا جانے) کتنے باغ اور چشمے اور کھیتیاں

وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿٢٦﴾ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ ﴿٢٧﴾

اور نفیس مکانات اور آرام کی چیزیں جس میں وہ عیش اور چین کیا کرتے تھے چھوڑ گئے۔

كَذَٰلِكَ ۖ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ ﴿٢٨﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ

یوں ہی ہوا۔ اور ہم نے ان تمام چیزوں کا دوسرے لوگوں کو مالک بنایا۔ تو ان لوگوں پر آسمان و زمین کو



ل یعنی خدا کا جو حکم میرے پاس آتا ہے۔ میں اس کو بلا کم و کاست تم لوگوں تک پہنچا دیتا ہوں۔١٢

السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ ﴿٢٩﴾ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا

بھی رونا نہ آیا اور نہ انھیں مہلت ہی دی گئی۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے

بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿٣٠﴾ مِن فِرْعَوْنَ

عذاب سے فرعون (کے پنجہ) سے نجات دی۔ وہ بے شک سرکش اور حد

إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ

سے باہر نکل گیا تھا۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمجھ بوجھ

عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٣٢﴾ وَآتَيْنَاهُم مِّنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ

کر سارے جہان سے برگزیدہ کیا تھا۔ اور ہم نے ان کو ایسی نشانیاں دی تھیں۔ جن میں ان کی صریحی

بَلَاءٌ مُّبِينٌ ﴿٣٣﴾ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ ﴿٣٤﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا

آزمائش تھی۔ یہ کفارِ مکہ مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ ہمیں تو صرف ایک بار مرنا ہے اور پھر ہم

مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ﴿٣٥﴾ فَأْتُوا بِآبَائِنَا

دوبارہ (زندہ کر کے) اٹھائے نہ جائیں گے۔ تو اگر تم سچے ہو تو ہمارے

إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٦﴾ أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَ

باپ داداؤں کو (زندہ کر کے) لے تو آؤ۔ بھلا یہ لوگ (قوت میں) اچھے ہیں یا تبع [2] کی قوم اور وہ

الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ أَهْلَكْنَاهُمْ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٣٧﴾

لوگ جو ان سے پہلے ہو چکے ہم نے ان سب کو ہلاک کر دیا (کیونکہ) وہ ضرور گنہ گار تھے۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ ﴿٣٨﴾

اور ہم نے سارے آسمان و زمین اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان میں ہیں انکو کھیلتے ہوئے نہیں بنایا۔ ان

مَا خَلَقْنَاهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّ

دونوں کو ہم نے بس ٹھیک (مصلحت سے) پیدا کیا۔ مگر ان میں کے بہتیرے لوگ نہیں جانتے۔ بیشک

يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٠﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى

فیصلہ (قیامت) کا دن ان سب (کے دوبارہ زندہ ہونے) کا مقرر وقت ہے۔ جس دن کوئی دوست کسی دوست کے

عَن مَّوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٤١﴾ إِلَّا مَن رَّحِمَ

کچھ کام نہ آئے گا۔ اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔ مگر جس پر خدا رحم فرمائے بیشک

اللَّهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٤٢﴾ إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ﴿٤٣﴾

وہ (خدا) سب پر غالب بڑا رحم والا ہے۔ آخرت میں) تھوہر کا درخت ضرور گنہ گار کا کھانا ہو گا۔

طَعَامُ الْأَثِيمِ ﴿٤٤﴾ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿٤٥﴾ كَغَلْيِ

جیسے پگھلا ہوا تانبا۔ وہ پیٹوں میں اس طرح ابال کھائے گا جیسے کھولتا ہوا پانی ابال کھاتا

الْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ صُبُّوا

ہے۔ (فرشتوں کو حکم ہو گا) اس کو پکڑو اور گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ میں لے جاؤ پھر



[1] اس آیت کی تفسیر میں صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو اس مصیبت پر آسمان بھی رویا اور آسمان کا رونا اسکا سرخ ہو جانا ہے اس کی موئد وہ روایت ہے جسے علامہ ابن حجر عسقلانی نے صواعق محرقہ میں ذکر کیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کا ایک دفعہ کربلا سے گزر ہوا جب قبر حسینؑ کی جگہ پہنچے، تو فرمایا یہی ہمارے اونٹوں کے بٹھانے کی اور اسباب رکھنے کی جگہ ہے۔ رسولؐ کے اہل بیتؑ میں سے کچھ لوگ اسی میدان میں قتل کیے جائیں گے۔ جن پر آسمان بھی روئے گا اور زمین بھی ۱۲

[2] یہ حضرت رسولؐ کی بعثت کے ایک ہزار چالیس برس قبل یمن کا بادشاہ تھا۔ اس کا نام اسعد بن عکا تھا۔ اور کنیت ابو الیب تھی اور چونکہ اس کے پاس بہت کثرت سے غلام اور خدام تھے۔ اسی وجہ سے اس کو تبع حمیری کہتے تھے۔ اسی نے سمرقند کو برباد کر کے دوبارہ آباد کیا تھا۔ یہ پہلے آتش پرست تھا۔ مگر جب لوگوں نے کسی وجہ سے اس کی بیٹی کو قتل کر ڈالا تو اس نے مدینہ پر چڑھائی کی۔ لیکن بنو قریظہ کے دو آدمی کعب و اسد نے یہ خبر سن کر اس کو سمجھایا کہ یہ پیغمبر آخر الزماںؐ کی ہجرت کی جگہ ہے۔ اور حضرتؐ کی بہت تعریف کی تو وہ ایمان لایا اور پلٹ گیا۔ راستہ ہی میں کچھ لوگوں نے اس کو خانۂ کعبہ کی ویرانی پر آمادہ کیا کہ اس کے نیچے جواہرات وغیرہ بہت ہیں۔ مگر علماء نے بہت مدح و ثنا کی اور اس کو اس ارادہ سے باز رکھا پھر تو اس قدر خوش اعتقاد ہوا کہ سب سے پہلی دفعہ خانۂ کعبہ پر اسی نے پوشش چڑھائی اور چھ ہزار جانور قربانی کیے اس نے ایک عریضہ شامول یہودی کے پاس حضرت رسولؐ کے نام لکھ کر رکھ دیا تھا کہ اگر تجھ سے ملاقات ہو تو خود ورنہ اپنی اولاد کو وصیت کرتے رہنا کہ جس سے ملاقات ہو پہنچا دے۔ اسی خط کو ابو ایوب انصاریؓ نے جو شامول کے اکیسویں پشت میں تھے پیش کیا تھا۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِیْمِ ؕ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ

اس کے سر پر کھولتے ہوئے پانی کا عذاب ڈالو (پھر اس سے طعنہ کہا جائیگا)۔ اب مزا چکھ بیشک تو تو

الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ ۝ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ۝ ٥٠

بڑی عزت والا سردار ہے۔ یہ وہی (دوزخ) تو ہے جس میں تم لوگ شک کیا کرتے تھے

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ۝ ٥١ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ۝ ٥٢

بیشک پرہیزگار لوگ امن کی جگہ (یعنی) باغوں اور چشموں میں ہونگے۔ ریشم کی (کبھی) باریک اور کبھی

یَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۝ ٥٣ كَذٰلِكَ

دبیز پوشاکیں پہنے ہوئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ ایسا ہی ہوگا اور ہم

وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ۝ ٥٤ یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ

بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان کی تزویج کردیں گے۔ وہاں اطمینان سے ہر قسم کے میوے (کھانے کیلئے)

اٰمِنِیْنَ ۝ ٥٥ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ

منگوائیں گے۔ وہاں پہلی دفعہ کی موت کے سوا ان کو موت کی تلخی چکھنی ہی نہ پڑے گی اور خدا انکو

وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۝ ٥٦ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ

دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔ یہ تمہارے پروردگار کا فضل ہے یہی تو بڑی

الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ ٥٧ فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ

کامیابی ہے۔ تو ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں (اس لیے) آسان کردیا ہے تاکہ یہ لوگ

یَتَذَكَّرُوْنَ ۝ ٥٨ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۝ ٥٩

نصیحت پکڑیں تو (نتیجہ کے) تم بھی منتظر رہو یہ لوگ بھی منتظر ہیں

## اٰیَاتُهَا ٣٧ (٤٥) سُوْرَةُ الْجَاثِیَةِ مَكِّیَّةٌ (٦٥) رُكُوْعَاتُهَا ٤

اس کی سینتیس آیتیں سورہ[1] جاثیہ مکہ میں نازل ہوا۔ اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۝ ١ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ۝ ٢ اِنَّ

حٰمٓ یہ کتاب (قرآن) خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے جو غالب (اور) دانا ہے۔ بیشک

فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ ٣ وَفِیْ

آسمان اور زمین میں ایمان والوں کے لیے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور تمہاری پیدائش

خَلْقِكُمْ وَمَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ۝ ٤

میں (بھی) اور جن جانوروں کو وہ (زمین پر) پھیلاتا رہتا ہے (ان میں بھی) یقین کرنے والوں کے واسطے بہت سی نشانیاں ہیں

وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ

اور رات اور دن کے آنے جانے میں اور خدا نے آسمان سے جو (ذریعہ) رزق (یعنی پانی) نازل فرمایا پھر



[1] اس سورۃ میں قرآن کا آسمانی کتاب ہونا۔ خدا کی قدرتیں، کفار سے قطع نظر کرو، بنی اسرائیل کی حالت، حضرت کی رسالت، دہریوں کا خیال اور اس کی رد، قیامت کا منظر، جہنم میں گنہگاروں کی حالت وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

قرآن آسمانی کتاب

مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ تَصْرِيْفِ
اس سے زمین کو اس کے مرجانے کے بعد زندہ کیا (اس میں) اور ہواؤں کے پھیر بدل میں عقلمند لوگوں کے
الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝٥ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا
لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔ یہ خدا کی آیتیں ہیں جن کو ہم ٹھیک (ٹھیک)
عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ
تمہارے سامنے پڑھتے ہیں۔ تو خدا اور اس کی آیتوں کے بعد کون سی بات ہوگی جس پر یہ
يُؤْمِنُوْنَ ۝٦ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝٧ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ
لوگ ایمان لائیں گے۔ ہر جھوٹے گنہگار پر افسوس ہے کہ خدا کی آیتیں اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں
اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ
اور وہ سنتا بھی ہے۔ پھر غرور سے (کفر پر) اڑا رہتا ہے گویا اس نے
فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٨ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا
ان آیتوں کو سنا ہی نہیں تو (اے رسولؐ) تم اسے دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو۔ اور جب ہماری آیتوں میں
اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ؕ ۝٩ مِنْ
سے کسی آیت پر واقف ہو جاتا ہے۔ تو اس کی ہنسی اڑاتا ہے ایسے ہی لوگوں کیواسطے ذلیل کرنیوالا عذاب ہے جہنم
وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّ لَا
تو ان کے پیچھے ہی پیچھے ہے۔ اور جو کچھ وہ اعمال کرتے رہے۔ نہ تو وہی ان کے کام آئیں گے اور نہ
مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ
وہ جن کو انہوں نے خدا کو چھوڑ کر (اپنے) سرپرست بنائے تھے اور ان کے لیے بڑا (سخت)
عَظِيْمٌ ؕ ۝١٠ هٰذَا هُدًى ۚ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ
عذاب ہے۔ یہ (قرآن) ہدایت ہے اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں سے انکار کیا ان
لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝١١ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ
کے لیے سخت قسم کا دردناک عذاب ہوگا۔ خدا ہی تو ہے جس نے دریا کو تمہارے قابو میں
الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ
کر دیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ اس کے فضل (وکرم) سے (معاش کی) تلاش کرو
فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝١٢ وَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي
اور تاکہ تم شکر کرو۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں
السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
ہے سب کو اپنے (حکم) سے تمہارے کام میں لگا دیا ہے۔ جو لوگ غور کرتے ہیں انکے لیے اس میں
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝١٣ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا
(قدرت خدا) کی بہت سی نشانیاں ہیں۔ (اے رسولؐ) مومنوں سے کہہ دو کہ جو لوگ خدا کے دنوں کی

بنی اسرائیل کی فضیلت

لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰہِ لِیَجْزِیَ قَوْمًۢا بِمَا کَانُوْا
(جو سزا کے لیے مقرر ہیں) توقع نہیں رکھتے۔ ان سے درگزر کریں تاکہ وہ لوگوں کے اعمال کا بدلہ
یَکْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ
دے۔ جو شخص نیک کام کرتا ہے تو خاص اپنے لیے اور برا کام کرے گا تو اس کا وبال اسی
فَعَلَیْہَا ۫ ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿١٥﴾ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا بَنِیْۤ
پر ہوگا۔ پھر (آخر) تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب (تورات)
اِسْرَآءِیْلَ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّۃَ وَرَزَقْنٰہُمْ مِّنَ
اور حکومت اور نبوت عطا کی اور انہیں عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو دیں اور ان کو سارے جہان
الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰہُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ﴿١٦﴾ وَاٰتَیْنٰہُمْ بَیِّنٰتٍ
پر فضیلت[1] دی۔ اور ان کو دین کی کھلی ہوئی دلیلیں
مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَہُمُ الْعِلْمُ ۙ
عنایت کیں تو ان لوگوں نے علم آچکنے کے بعد بس آپس کی ضد میں ایک دوسرے سے
بَغْیًۢا بَیْنَہُمْ ؕ اِنَّ رَبَّکَ یَقْضِیْ بَیْنَہُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْمَا
اختلاف کیا۔ یہ لوگ جن باتوں میں اختلاف کر رہے ہیں قیامت کے دن تمہارا پروردگار
کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٧﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰکَ عَلٰی شَرِیْعَۃٍ مِّنَ
ان میں فیصلہ کر دے گا۔ پھر (اے رسول) ہم نے تم کو دین کے کھلے رستے پر قائم
الْاَمْرِ فَاتَّبِعْہَا وَلَا تَتَّبِعْ اَہْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿١٨﴾
کر دیا ہے تو اسی رستہ پر چلے جاؤ اور نادانوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو۔
اِنَّہُمْ لَنْ یُّغْنُوْا عَنْکَ مِنَ اللّٰہِ شَیْـًٔا ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ
یہ لوگ خدا کے سامنے تمہارے کچھ بھی کام نہ آئیں گے۔ اور ظالم لوگ ایک دوسرے کے
بَعْضُہُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿١٩﴾ ہٰذَا
مددگار ہیں اور خدا تو پرہیزگاروں کا مددگار ہے۔ یہ (قرآن) لوگوں
بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَہُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ﴿٢٠﴾
کی ہدایت) کے لیے دلیلوں کا مجموعہ ہے اور یقین کرنے والے لوگوں کے لیے (ازسرتاپا) ہدایت و رحمت ہے۔
اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَہُمْ
جو لوگ برے کام کیا کرتے ہیں کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کے برابر کر دیں گے جو ایمان لائے
کَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْیَاہُمْ وَ
اور اچھے اچھے کام بھی کرتے رہے اور ان سب کا جینا مرنا یکساں ہوگا یہ لوگ (کیا)
مَمَاتُہُمْ ؕ سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَخَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ
برے حکم لگاتے ہیں۔ اور خدا نے سارے آسمان و زمین کو حکمت و

ع ٢

[1] عالمین عالم کی جمع ہے۔ اور خدا کے سوا ہر چیز کو عالم کہتے ہیں۔ اور چونکہ وہ چیزیں بہت سی قسموں کی ہیں۔ اس بنا پر اس کی جمع بنائی گئی ہیں۔ اب ہر ایک زمانہ کی تمام چیزوں کو عالم اور عالمین دونوں کہہ سکتے ہیں۔ اس مقام پر بنی اسرائیل کی فضیلت کا بھی یہی مطلب ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے تمام جہان سے افضل تھے۔ یہ نہیں کہ ابتداء عالم سے قیامت تک سب سے افضل ہیں۔ ١٢

وَ الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ وَ لِتُجۡزٰی کُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا کَسَبَتۡ وَ
مصلحت سے پیدا کیا اور تاکہ ہر شخص کو اس کے کیے کا بدلہ دیا جائے اور ان پر کسی طرح کا ظلم نہیں
هُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ ۝۲۲ اَفَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ
کیا جائے گا بھلا تم نے اس شخص کو بھی دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہش کو اپنا معبود
وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی عِلۡمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰی سَمۡعِهٖ وَ قَلۡبِهٖ وَ جَعَلَ
لے بنا رکھا ہے۔ اور (اس کی حالت) سمجھ بوجھ کر خدا نے اسے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اور اس کے کان
عَلٰی بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنۡ یَّهۡدِیۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اللّٰهِ ؕ
اور دل پر علامت مقرر کر دی ہے (کہ یہ ایمان نہ لائے گا) اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے پھر خدا کے بعد اس
اَفَلَا تَذَکَّرُوۡنَ ۝۲۳ وَ قَالُوۡا مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنۡیَا
کی ہدایت کون کر سکتا ہے۔ تو کیا تم لوگ (اتنا بھی) غور نہیں کرتے۔ اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری زندگی تو بس دنیا
نَمُوۡتُ وَ نَحۡیَا وَ مَا یُهۡلِکُنَاۤ اِلَّا الدَّهۡرُ ۚ وَ مَا لَهُمۡ
ہی کی ہے۔ (یہیں) مرتے ہیں اور (یہیں) جیتے ہیں۔ اور ہم کو بس زمانہ (ہی) (جلاتا) مارتا ہے۔ اور ان کو اس
بِذٰلِکَ مِنۡ عِلۡمٍ ۚ اِنۡ هُمۡ اِلَّا یَظُنُّوۡنَ ۝۲۴ وَ اِذَا تُتۡلٰی
کی کچھ خبر تو ہے نہیں یہ لوگ تو بس اٹکل کی باتیں کرتے ہیں۔ اور جب ان کے سامنے
عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ مَّا کَانَ حُجَّتَهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا
ہماری کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کی کٹ حجتی بس یہی ہوتی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے
ائۡتُوۡا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ۝۲۵ قُلِ اللّٰهُ یُحۡیِیۡکُمۡ
باپ داداؤں کو (جلا کر) تو لے آؤ۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ خدا ہی تم کو
ثُمَّ یُمِیۡتُکُمۡ ثُمَّ یَجۡمَعُکُمۡ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ لَا رَیۡبَ
زندہ (پیدا) کرتا ہے اور وہی تم کو مارتا ہے۔ پھر وہی تم کو قیامت کے دن جس (کے ہونے) میں کسی
فِیۡهِ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ۝۲۶ؑ وَ لِلّٰهِ مُلۡکُ
طرح کا شک نہیں جمع کرے گا۔ مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور سارے آسمان و زمین کی
السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ یَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ یَوۡمَئِذٍ
بادشاہت خاص خدا ہی کی ہے۔ اور جس روز قیامت برپا ہوگی اس روز اہل باطل بڑے
یَّخۡسَرُ الۡمُبۡطِلُوۡنَ ۝۲۷ وَ تَرٰی کُلَّ اُمَّةٍ جَاثِیَةً ۟ قف کُلُّ
گھاٹے میں رہیں گے۔ اور (اے رسول) تم ہر امت کو دیکھو گے کہ (فیصلہ کی منتظر ادب سے)
اُمَّةٍ تُدۡعٰۤی اِلٰی کِتٰبِهَا ؕ اَلۡیَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ مَا کُنۡتُمۡ
گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوگی۔ اور ہر امت اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلائی جائے گی۔ جو کچھ تم لوگ کرتے تھے آج
تَعۡمَلُوۡنَ ۝۲۸ هٰذَا کِتٰبُنَا یَنۡطِقُ عَلَیۡکُمۡ بِالۡحَقِّ ؕ اِنَّا
تم کو اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ یہ ہماری کتاب (جس میں اعمال لکھے ہیں) تمہارے مقابلہ میں ٹھیک ٹھیک بول رہی

دہریوں کا اعتقاد اور اس کا رد

لے کفار مکہ کی تو یہ حالت تھی کہ وہ پتھر کے ایک بت کو پوجتے اور جب اس سے زیادہ خوبصورت کوئی دوسرا بت نظر پڑا تو پہلے کو چھوڑ اس کو پوجنے لگے۔ اسی کو خدا نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ بتوں کو بھی نہیں پوجتے، بلکہ اپنی نفسانی خواہش کے چیلے ہیں ۱۲۔

قیامت کا منظر

كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٩﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا

ہے۔ جو کچھ بھی تم کرتے تھے۔ ہم لکھواتے جاتے تھے۔ غرض جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ

(اچھے) کام کیے تو ان کو اُنکا پروردگار اپنی رحمت (سے بہشت) میں داخل کرے گا۔ یہی تو صریح

الْفَوْزُ الْمُبِينُ ﴿٣٠﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا أَفَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي

کامیابی ہے۔ اور جنہوں نے کفر اختیار کیا (ان سے کہا جائیگا) تو کیا تمہارے سامنے ہماری

تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُجْرِمِينَ ﴿٣١﴾

آیتیں نہیں پڑھی جاتی تھیں (ضرور) تو تم نے تکبر کیا اور تم لوگ تو گنہگار تھے ہی۔

وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ

اور جب (تم سے) کہا جاتا تھا کہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور قیامت (کے آنے) میں کچھ شبہ نہیں تو تم

فِيهَا قُلْتُمْ مَا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ إِنْ نَظُنُّ إِلَّا

کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا چیز ہے ہم تو بس (اسے) ایک خیالی بات سمجھتے ہیں اور ہم

ظَنًّا وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ ﴿٣٢﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ

تو اسکا یقین نہیں رکھتے۔ اور ان کی کرتوتوں کی برائیاں ان پر ظاہر

مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٣٣﴾

ہو جائیں گی اور جس (عذاب) کی یہ ہنسی اڑایا کرتے تھے اسنہیں (ہرطرف سے) گھیر لے گا۔

وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنْسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ

اور (ان سے) کہا جائے گا کہ جس طرح تم نے اپنے اس دن کے آنے کو بھلا دیا تھا۔ اسی طرح آج ہم بھی تمکو

هَٰذَا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ﴿٣٤﴾

(اپنی رحمت سے عمداً) بھلا دیں گے[1] اور تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہے اور کوئی تمہارا مددگار نہیں۔

ذَٰلِكُمْ بِأَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَغَرَّتْكُمُ

یہ اس سبب سے کہ تم لوگوں نے خدا کی آیتوں کو ہنسی ٹھٹھا بنا رکھا تھا۔ اور دُنیاوی زندگی نے تم کو

الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ

دھوکے میں ڈال دیا تھا۔ غرض یہ لوگ نہ تو اس سے نکالے جائیں گے اور نہ ان کو اسکا موقع دیا جائے گا

يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٣٥﴾ فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَرَبِّ

(کہ توبہ کرکے خدا کو راضی کرلیں) پس سب تعریف خدا ہی کے لیے سزاوار ہے جو سارے آسمان اور زمین کا مالک

الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٦﴾ وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي

(غرض) سارے جہان کا مالک ہے۔ اور سارے آسمان و زمین میں اس کیلئے بڑائی ہے

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٣٧﴾ ع ٤

اور وُہی (سب پر) غالب حکمت والا ہے۔

[1] ہم اسکا مطلب اس کے قبل تفصیلاً بیان کرچکے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ خدا کے بھلا دینے سے یہ مراد ہے کہ خدا ان کی طرف توجہ نہ کرے گا، اور ان کی حالت پر چھوڑ دے گا۔ ١٢

ایاتها ۳۵ (۴۶) سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ (۶۶) رکوعاتها ۴

سورۃ الاحقاف[1] قل ارءیتم ان کان ... فاصبر ... ووصینا الانسان تین آیتوں کے سوا مکہ میں نازل ہوا اور اسکی ۳۵ آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ۚ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۲

حٰمٓ (یہ) کتاب غالب (و) حکیم خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ

ہم نے تو سارے آسمان وزمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے حکمت ہی سے ایک خاص

اَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۳

وقت تک کے لیے پیدا کیا ہے۔ اور کفار جن چیزوں سے ڈرائے جاتے ہیں ان سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا

(اے رسول) تم پوچھو تو کہ خدا کو چھوڑ کر جن کی تم عبادت کرتے ہو کیا تم نے ان کو دیکھا ہے مجھے بھی تو دکھاؤ کہ ان

خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِى السَّمٰوٰتِ ۭ اِيْتُوْنِيْ

لوگوں نے زمین میں کیا چیز پیدا کی ہے[2] یا آسمانوں (کے بنانے) میں ان کی شرکت ہے تو اگر تم سچے ہو

بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ

تو اس سے پہلے کوئی کتاب یا (اگلوں کے) علم کا بقیہ ہو تو میرے سامنے پیش

صٰدِقِيْنَ ۴ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

کرو۔ اور اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جو خدا کے سوا ایسے شخص کو

مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ

پکارے جو اسے قیامت تک جواب ہی نہ دے[3] اور ان کو انکے پکارنے کی خبر تک

دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۵ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً

نہ ہو۔ اور جب لوگ (قیامت میں) جمع کیے جائیں گے تو وہ (معبود) انکے دشمن ہو

وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۶ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا

جائیں گے[4] اور ان کی پرستش سے انکار کریں گے۔ اور جب ہماری کھلی کھلی آیتیں ان کے سامنے پڑھی

بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ

جاتی ہیں تو جو لوگ کافر ہیں حق کے بارے میں جب ان کے پاس آ چکا تو کہتے ہیں یہ تو

مُّبِيْنٌ ۷ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا

صریحی جادو ہے۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے اس کو خود گھڑ لیا ہے؟ تو (اے رسول) تم کہہ دو کہ اگر میں

تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْــًٔا ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ

اس کو (اپنے جی سے) گھڑ لیتا تو تم خدا کے سامنے میرے کچھ کام نہ آؤ گے[5] جو جو باتیں تم لوگ اسکے بارے

---

[1] اس سورۃ میں قرآن کا آسمانی کتاب ہونا، بتوں اور مصنوعی معبودوں کی مذمت، رسالت کا استدلال، عبداللہ بن سلام کا ایمان، کفار عرب کی گفتگو، امام حسین علیہ السلام کی مدح، ایک کافر کی مذمت، عاق ہونے کا حکم، قوم عاد کا قصہ، پیغمبران اولوالعزم اور صبر وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

[2] یعنی تم خوب اچھی طرح غور کرو کہ بتوں میں کسی چیز کے پیدا کرنے کی بھی قدرت ہے اگر نہیں ہے تو پھر ان کی پرستش کیوں کرتے ہو۔ ۱۲

[3] کیونکہ وہ تو پتھر ہیں۔ ان میں جواب دینے کی صلاحیت ہی نہیں ہے۔ وہ کیا جواب دیں۔ ۱۲

[4] یہ بتوں کے واسطے نہیں ہے بلکہ خدا کے سوا جن چیزوں کی لوگ پرستش کرتے ہیں جیسے جنات پری بھوت وغیرہ اور چونکہ ان چیزوں کو عقل ہونے کی وجہ سے غلبہ ہے۔ اس وجہ سے کل پر حکم کر دیا گیا یا یہ بھی ممکن ہے کہ خداوند عالم بتوں میں بھی گویائی کی قوت بروز قیامت عطا فرمائے۔ اور وہ بھی اعضاء کی طرح انکے خلاف گواہی دیں۔ ۱۲

[5] یعنی اگر بالفرض میں نے اپنے جی سے گھڑ لیا ہے۔ اور پھر خدائی کلام ہونے کا مدعی ہوں تو اس اقرار کا وبال مجھ پر پڑے گا۔ اور تم بچا نہیں سکتے۔ اور اگر خدا کی طرف سے نازل ہوا جیسا کہ واقع میں ہے تو تم اپنی فکر کرو۔ میرے پیچھے کیا پڑے ہو۔ ۱۲

فِيهِ ۭ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ ۭ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ

میں کرتے رہتے ہو وہ خوب جانتا ہے۔ میرے اور تمہارے درمیان وہی گواہی کو کافی ہے۔ اور وہی بڑا بخشنے والا

الرَّحِيْمُ ۝۸ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَ مَاۤ اَدْرِيْ

مہربان ہے (اے رسول) تم کہہ دو کہ میں کوئی نیا رسول [1] تو آیا نہیں اور میں [2] کچھ نہیں جانتا کہ ؓ

مَا يُفْعَلُ بِيْ وَ لَا بِكُمْ ۭ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ وَ

میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ اور نہ (یہ کہ) تمہارے ساتھ (کیا کیا جائیگا۔) میں تو بس اسی کا پابند ہوں جو میرے پاس

مَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۹ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ

وحی آتی ہے۔ اور میں تو بس علانیہ ڈرانے والا ہوں۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ بھلا دیکھو تو کہ اگر یہ (قرآن) خدا کی

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ كَفَرْتُمْ بِهٖ وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ

طرف سے ہے۔ اور تم اس سے انکار کر بیٹھے۔ حالانکہ بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ

بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَ اسْتَكْبَرْتُمْ ۭ اِنَّ

[3] اس کے مثل کی گواہی بھی دے چکا۔ اور ایمان بھی [4] لے آیا اور تم نے سرکشی کی (تو تمہارے ظالم ہونے

ع ۱ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۰ وَ قَالَ الَّذِيْنَ

میں کیا شک ہے) بیشک خدا ظالم لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا۔ اور کافر لوگ [5] مومنوں کے

كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَاۤ اِلَيْهِ ۭ

بارے میں کہتے ہیں کہ اگر یہ (دین) بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے پہلے نہ دوڑ پڑتے اور جب

وَ اِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَاۤ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝۱۱

قرآن کے ذریعہ سے ان کی ہدایت نہ ہوتی تو اب بھی کہیں گے یہ تو ایک قدیمی جھوٹ ہے۔

وَ مِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّ رَحْمَةً ۭ وَ هٰذَا

اور اس کے قبل موسٰیؑ کی کتاب پیشوا اور (سراسر) رحمت تھی اور یہ (قرآن) وہ کتاب ہے جو عربی

كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ

زبان میں اس کی تصدیق کرتی ہے تاکہ (اس کے ذریعہ سے) ظالموں کو ڈرائے اور نیکو کاروں کے لیے

وَ بُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۲ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ

(از سرتاپا) خوشخبری ہے۔ بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ اس پر

ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۱۳

قائم رہے تو (قیامت میں) ان کو نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا

یہی تو اہل جنت ہیں کہ ہمیشہ اس میں رہیں گے (یہ) اس کا صلہ ہے جو یہ لوگ (دنیا میں) کیا

يَعْمَلُوْنَ ۝۱۴ وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ

کرتے تھے۔ اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا (کیونکہ)

## رسالت کا استدلال

[1] مجھ سے قبل بھی تو بہت سے رسول آ چکے۔ آخر جس چیز کی طرف وہ بلاتے تھے میں بھی اسی کی طرف دعوت دیتا ہوں یعنی توحید سے پھر کیوں انکار کرتے ہو۔

[2] کفارِ مکہ کی شرارتیں جب حد سے سوا ہوئیں تو آپ نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ہجرت کر کے ایک ایسی زمین پر پہنچا ہوں جہاں پانی اور درخت کثرت سے ہیں تو آپ نے اپنے اصحاب سے اس کا ذکر کر دیا تھا، اور وہ لوگ خوش تھے کہ اب کفار کے ہاتھوں سے نجات ملے گی چنانچہ جب اصحاب جلدی کرنے لگے اور ہجرت کا تقاضا شروع ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

## عبداللہ بن سلام کا ایمان

[3] یہ اشارہ عبداللہ بن سلام کی طرف ہے جن کا قصہ مذکور ہو چکا ہے۔ ۱۲

[4] یہ عبداللہ بن سلام کا ذکر ہے۔ ان کے ایمان لانے کی کیفیت یوں منقول ہے کہ یہ اپنے مذہب کے بہت بڑے عالم تھے۔ اور یہودیوں کے پیر و سرتاج اور حضرتؐ کی نبوت کی پیشین گوئیاں توریت میں دیکھے ہوئے جب آپؐ کی خبر معلوم ہوئی تو آ کر کہنے لگے میں آپؐ سے تین سوال کرتا ہوں۔ اگر آپ نے درست جوابات دیئے تو آپ سچے پیغمبر ہیں۔ (۱) قیامت کے آنے کی پہلی علامت کیا ہے آپ نے فرمایا مشرق کی طرف سے ایک آگ پیدا ہوگی جو تمام خلقت کو مغرب کی طرف لے جائے گی (۲) بہشت میں سب سے پہلے کیا چیز کھانے کو ملے گی۔ آپؐ نے فرمایا مچھلی کی کلیجی۔ (۳) لڑکے بعض ماں سے بعض باپ سے کیوں مشابہ ہوتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اگر مرد کی منی پہلے نکلی تو باپ کے اور اگر عورت کی تو ماں کے مشابہ بچہ ہو گا یہ سن کر وہ فوراً ایمان لائے مگر ان کے ایمان لانے پر یہود خود انکو بھی برا بھلا کہنے لگے ایمان کیا لاتے۔ ۱۲

## کفارِ عرب کی گفتگو

[5] یہ بنو عامر، غطفان، اسد اور اشجع عرب کے قبیلوں کے قول کی حکایت ہے جو جہینہ، اسلم، مزینہ اور غفار قبیلوں کے ایمان لانے کے وقت بولے تھے۔

حَمَلَتۡهُ اُمُّهٗ كُرۡهًا وَّ وَضَعَتۡهُ كُرۡهًا ؕ وَحَمۡلُهٗ وَفِصٰلُهٗ

اس کی ماں نے رنج ہی کی حالت میں اس کو پیٹ میں رکھا۔ اور رنج ہی سے اس کو جنا۔ اور اسکا پیٹ میں

ثَلٰثُوۡنَ شَهۡرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرۡبَعِيۡنَ

رہنا۔ اور اس کی دودھ بڑھائی کے تیس[1] مہینے ہوئے یہانتک کہ جب اپنی پوری جوانی کو پہنچتا، اور چالیس برس

سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوۡزِعۡنِىۡۤ اَنۡ اَشۡكُرَ نِعۡمَتَكَ الَّتِىۡۤ

(کے سن) کو پہنچتا ہے تو خدا سے، عرض کرتا ہے پروردگارا تو مجھے توفیق عطا فرما کہ تو نے جو احسانات مجھ پر اور

اَنۡعَمۡتَ عَلَىَّ وَعَلٰى وَالِدَىَّ وَاَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰٮهُ

میرے والدین پر کیے ہیں میں ان احسانوں کا شکریہ ادا کروں اور یہ (بھی توفیق دے) کہ میں ایسا نیک کام کروں

وَاَصۡلِحۡ لِىۡ فِىۡ ذُرِّيَّتِىۡ ؕۚ اِنِّىۡ تُبۡتُ اِلَيۡكَ وَاِنِّىۡ مِنَ

جسے تو پسند کرے اور میرے لیے میری اولاد میں صلاح و تقویٰ پیدا فرما میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں یقیناً فرمانبرداروں

الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۝ اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ نَتَقَبَّلُ عَنۡهُمۡ اَحۡسَنَ

میں ہوں۔[2] یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک عمل ہم قبول فرمائیں گے۔ اور بہشت (کے جانے)

مَا عَمِلُوۡا وَنَتَجَاوَزُ عَنۡ سَيِّاٰتِهِمۡ فِىۡۤ اَصۡحٰبِ الۡجَـنَّةِ ؕ

والوں میں ہم ان کے گناہوں سے درگذر کریں گے (یہ وہ) سچا وعدہ ہے جو

وَعۡدَ الصِّدۡقِ الَّذِىۡ كَانُوۡا يُوۡعَدُوۡنَ ۝ وَالَّذِىۡ قَالَ

ان سے کیا جاتا تھا۔ اور جس نے اپنے ماں باپ

لِوَالِدَيۡهِ اُفٍّ لَّـكُمَاۤ اَتَعِدٰنِنِىۡۤ اَنۡ اُخۡرَجَ وَقَدۡ خَلَتِ

سے کہا کہ تمہارا برا ہو تم کیا مجھے دھمکی دیتے ہو کہ میں دوبارہ (قبر سے) نکالا جاؤنگا۔ حالانکہ بہت سے لوگ مجھ سے

الۡقُرُوۡنُ مِنۡ قَبۡلِىۡ ۚ وَهُمَا يَسۡتَغِيۡثٰنِ اللّٰهَ وَيۡلَكَ اٰمِنۡ ۖ

پہلے گذر چکے (اور کوئی نہ زندہ ہوا) اور دونوں فریاد کر رہے تھے کہ تجھ پر وائے ہو ایمان لے آ۔

اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۖۚ فَيَقُوۡلُ مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيۡرُ

خدا کا وعدہ ضرور سچا ہے۔ تو وہ بول اٹھا کہ یہ تو بس اگلے لوگوں کے افسانے

الۡاَوَّلِيۡنَ ۝ اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ حَقَّ عَلَيۡهِمُ الۡقَوۡلُ فِىۡۤ اُمَمٍ

ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں کہ جنات اور آدمیوں کی (دوسری) اُمتیں جو ان سے پہلے گذر چکی ہیں

قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ مِّنَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ ؕ اِنَّهُمۡ

ان ہی کے شمول میں ان پر بھی عذاب کا وعدہ متحقق ہو چکا ہے۔ یہ لوگ بے شک گھاٹا اٹھانے

كَانُوۡا خٰسِرِيۡنَ ۝۱۸ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوۡا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمۡ

والے تھے۔ اور لوگوں نے جیسے کام کیے ہوں گے۔ اسی کے مطابق سب کے درجے ہونگے اور یہ

اَعۡمَالَهُمۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ۝۱۹ وَيَوۡمَ يُعۡرَضُ الَّذِيۡنَ

اس لیے کہ خدا ان کے اعمال کا ان کو پورا پورا بدلہ دے گا۔ اور ان پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائیگا۔ اور جس دن جہنم کے



امام حسینؑ کی مدح

ایک کافر کی مذمت

[1] اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ کم سے کم حمل کی مدت چھ مہینے ہے۔ کیونکہ خدا دوسری جگہ فرماتا ہے۔ والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین (مائیں اپنے بچوں کو دو برس کامل دودھ پلاتی رہیں) مگر تاریخ کے جاننے والے جانتے ہیں کہ چھ مہینے میں پیدا ہونیوالا بچہ حضرت یحییٰؑ اور امام حسین علیہ السلام کے سوا کوئی دوسرا زندہ نہیں رہا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کم سے کم اکیس مہینے بچوں کو دودھ پلانا چاہیے۔ کیونکہ تیس میں سے نو مہینے حمل کے نکال کر اکیس باقی بچتے ہیں۔

[2] اگرچہ مفسرین اہل سنت میں سے کسی کی تصریح نظر قاصر سے نہیں گزری مگر تفسیر اہل بیتؑ میں اس کی تصریح موجود ہے کہ یہ آیت ووصینا سے مسلمین تک جناب امام حسین علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی۔ اور واقعی جو حالات ابتدائے حمل سے آخر عمر تک امام حسینؑ کے تھے۔ ان سے پوری مطابقت بھی ہوتی ہے۔ اور آیات خدا میں غور کرنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ ان صفات کا مستحق حضرتؑ کے سوا کوئی دوسرا نظر نہیں آتا۔

كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا

سامنے لائے جائیں گے (تو ان سے کہا جائیگا) کہ تم تو اپنی دُنیا کی زندگی میں اپنے مزے اُڑا چکے اور اس

وَ اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا

میں خوب چین کر چکے تو آج تم پر ذلت کا عذاب کیا جائیگا۔ اس لیے کہ تم اپنی

كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ

زمین میں ناحق اکڑا کرتے تھے۔ اور اس لیے کہ تم بدکاریاں

تَفْسُقُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَ اذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ

کرتے تھے۔ اور (اے رسول) تم عاد کے بھائی (ہود) کو یاد کرو۔ جب انھوں نے اپنی قوم کو

وَ قَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖۤ

(سرزمین) احقاف [1] میں ڈرایا۔ اور ان کے پہلے اور ان کے بعد بہت سے ڈرانیوالے پیغمبر گذر چکے تھے

اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ

اور ہودؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ کیونکہ تمہارے بارے میں ایک بڑے سخت دن کے

عَظِيْمٍ ﴿٢١﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا

عذاب سے ڈرتا ہوں۔ وہ بولے کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیر دو تو اگر

تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٢﴾ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ

تم سچے ہو تو جس عذاب کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو لے آؤ۔ ہودؑ نے کہا (اس کا) علم تو بس خدا

عِنْدَ اللّٰهِ ۖؗ وَ اُبَلِّغُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ لٰكِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا

کے پاس ہے۔ اور میں جو (احکام) دے کر بھیجا گیا ہوں وہ تمہیں پہنچا رہا ہوں مگر میں تم کو دیکھتا ہوں کہ

تَجْهَلُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ

تم جاہل لوگ ہو۔ تو جب ان لوگوں نے اس (عذاب) کو دیکھا کہ بادل کی طرح ان کے میدانوں کی طرف امڈا آ رہا

قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ

ہے تو کہنے لگے یہ تو بادل ہے جو ہم پر برس کر رہے گا (نہیں) بلکہ وہ یہ (عذاب) ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے

رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٤﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۭ بِاَمْرِ رَبِّهَا

(یہ) وہ آندھی ہے جس میں دردناک عذاب (بھرا) ہے جو اپنے پروردگار کے حکم سے ہر چیز کو تباہ و برباد

فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ

کر دے گی تو وہ ایسے (تباہ) ہو گئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نظر ہی نہ آتا تھا۔ ہم گنہگار لوگوں کو یونہی سزا

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَ لَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَاۤ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَ

کیا کرتے ہیں۔ اور ہم نے ان کو ایسے مقدور دیئے تھے جو تمہیں (کچھ بھی) مقدور

جَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّ اَبْصَارًا وَّ اَفْـِٕدَةً ۖؗ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ

نہیں دیا۔ اور انھیں کان اور آنکھ اور دل (سب کچھ) دیئے تھے۔ تو چونکہ وہ لوگ خدا کی آیتوں سے



قصۂ قوم عاد

[1] احقاف حقف کی جمع ہے اور اس کے معنی اونچے ریگستان کے ہیں۔ یہ ریگستان جہاں حضرت ہود علیہ السلام کی قوم عاد رہتی تھی۔ ملک یمن میں حضرموت کے قریب دریائے عمان کے کنارے تھا اور اس بستی کا نام شجر تھا۔ یہاں کے اکثر لوگ خیموں میں رہتے تھے۔ حضرت ہودؑ نے ہر چند ان کی فہمائش کی مگر کچھ اثر نہ ہوا۔ مرثد جو انکار نہیں تھا اور ایمان لایا تھا اس نے بھی قوم کی فہمائش کی۔ مگر بے سود ہوا۔ آخر قحط ہوا۔ اور تین یا سات برس تک پانی نہ برسا۔ اس پر بھی جب ان لوگوں نے نہ مانا تو پہلے ابر کی صورت میں آندھی آئی۔ یہ لوگ خوش ہو کر بارش کی امید میں اس کے نیچے جمع ہو گئے۔ پھر اس میں سے آگ کی چنگاریاں برسنے لگیں۔ اور ان کو اور ان کے خیموں اور ان کے جانوروں کو آسمان و زمین کے درمیان اس طرح اُڑاتی پھری، جیسے تنکے اُڑتے ہیں۔ یونہی سات شبانہ روز یہ آندھی چلتی رہی اور یہ سب کے سب ریت کے نیچے دب کر مر گئے اور حضرت ہودؑ مومنین کو لے کر پہلے ہی باہر چلے گئے تھے۔ ۱۲

سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَیْءٍ اِذْ

انکار کرنے لگے تو نہ ان کے کان ہی کچھ کام آئے اور نہ آنکھیں اور نہ ان کے دل اور جس (عذاب) کی یہ

كَانُوْا یَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

لوگ ہنسی اڑایا کرتے تھے۔ اس نے ان کو ہر طرف سے گھیر

یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰی

لیا۔ اور (اے اہل مکہ) ہم نے تمہارے اردگرد کی بستیوں [1] کو ہلاک

وَصَرَّفْنَا الْاٰیٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ

کر مارا اور (اپنی قدرت کی) بہت سی نشانیاں طرح طرح سے دکھا دیں تاکہ یہ لوگ باز آئیں۔ (مگر کون سنتا ہے)

الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ

تو خدا کے سوا جن کو ان لوگوں نے تقرب (خدا) کے لیے معبود بنا رکھا تھا انہوں نے (عذاب کے وقت) ان کی

ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿٢٨﴾

کیوں نہ مدد کی بلکہ وہ تو ان سے غائب ہو گئے۔ اور ان کے جھوٹ اور ان کی افترا پردازیوں کی یہ حقیقت تھی۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ

اور جب ہم نے جنوں [2] میں سے کئی شخصوں کو تمہاری طرف متوجہ کیا کہ دل لگا کر قرآن سنیں تو جب اس کے پاس حاضر

فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰی

ہوئے تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے خاموش بیٹھے (سنتے) رہو۔ پھر جب (پڑھنا) تمام ہوا تو اپنی قوم کی طرف

قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ﴿٢٩﴾ قَالُوْا یٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا

واپس گئے کہ (ان کو عذاب سے) ڈرائیں۔ تو ان سے کہنا شروع کیا کہ اے بھائیو ہم ایک کتاب سن آئے ہیں

اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰی مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ

جو موسیٰؑ کے بعد نازل ہوئی ہے (اور) جو (کتابیں) پہلے (نازل ہوئی) ہیں ان کی تصدیق کرتی ہے سچے (دین)

یَهْدِیْٓ اِلَی الْحَقِّ وَاِلٰی طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿٣٠﴾ یٰقَوْمَنَآ

اور سیدھے راستے کی ہدایت کرتی ہے۔ اے ہماری قوم خدا کی

اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ

طرف بلانے والے کی بات مانو اور خدا پر ایمان لاؤ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور (قیامت میں)

وَیُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿٣١﴾ وَمَنْ لَّا یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰهِ

تمہیں دردناک عذاب سے پناہ میں رکھے گا۔ اور جو شخص خدا کی طرف بلانے والے کی

فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ فِی الْاَرْضِ وَلَیْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ

بات نہ مانے (تو یاد رہے کہ) وہ (خدا کو) روئے زمین میں عاجز نہیں کر سکتا اور نہ اس کے سوا اس کا کوئی

اَوْلِیَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿٣٢﴾ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ

سرپرست ہوگا۔ یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔ کیا ان لوگوں نے غور نہیں کیا کہ جس خدا نے

جنات کا قصہ

[1] جیسے حجر، ثمود اور سدوم وغیرہ جن میں حضرت لوطؑ کی قوم کے لوگ رہتے ہیں۔ ۱۲

[2] حضرت ابوطالب کی وفات کے بعد جب رسول اللہ بالکل بے یار و مددگار رہ گئے۔ تو اس خیال سے کہ شاید کوئی یار و مددگار نکل آئے۔ طائف تشریف لے گئے وہاں کے کم بختوں نے مدارات کے بدلے سخت تکلیفیں پہنچائیں۔ آخر یہ نوبت پہنچی کہ بازاری لونڈوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا کہ وہ کمبختی کے مارے مجنون سمجھ کر ڈھیلے اور پتھر مارنے لگے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں لہولہان ہو گئے (افوہ معاذ اللہ روحی لک الفداء یا رسول اللہ) غرض حضرت وہاں سے باحال پریشان مکہ واپس چلے راہ میں کھجوروں کے ایک باغ میں تن تنہا شب کو قیام کیا۔ نصف شب کے بعد جب نماز تہجد کو اٹھے تو نصیبین اور نینوا کے رہنے والے سات جنات شاصر، ناصر، فرش، مس، ارزابیان، اعقم اور فزعیہ کا ادھر سے گذر ہوا۔ آپ کو قرآن پڑھتے دیکھ کر ٹھہر گئے۔ جب آپ نماز سحر فارغ ہوئے تو وہ لوگ بھی ساتھ ہو لیے اور ایمان لائے اور پھر اپنے اپنے مقام پر جا کر دین اسلام کو جاری کیا۔ ۱۲

اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ لَمْ یَعْیَ
آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے ذرا بھی تھکا نہیں وہ اس بات پر قادر ہے
بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنْ یُّحْیَِ الْمَوْتٰی ؕ بَلٰۤی اِنَّهٗ عَلٰی
کہ مُردوں کو زندہ کرے گا (ضرور) وہ یقیناً ہر چیز پر
كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝٣٣ وَ یَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
قادر ہے۔ اور جس دن کفار (جہنم کی) آگ کے سامنے پیش کیے جائیں گے
عَلَی النَّارِ ؕ اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰی وَ رَبِّنَا ؕ قَالَ
(تو ان سے پوچھا جائیگا) کیا اب بھی یہ برحق نہیں ہے۔ وہ لوگ کہیں گے اپنے پروردگار کی قسم (حق ہے، خدا فرمائیگا
فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝٣٤ فَاصْبِرْ كَمَا
تو لو اب اپنے انکار اور کفر کے بدلے عذاب کے مزے چکھو۔ تو (اے رسول) پیغمبروں میں سے
صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَ لَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ
جس طرح اولوالعزم [1] (عالی ہمت) صبر کرتے رہے تم بھی صبر کرو، اور ان کے لیے (عذاب کی) تعجیل کی خواہش نہ کرو
كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً
جسدن یہ لوگ اس (قیامت) کو دیکھیں گے جسکا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو (ان کو معلوم ہوگا کہ) گویا یہ لوگ (دنیا میں)
مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ یُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝٣٥ ع
بہت رہے ہونگے تو سارے دن میں سے ایک گھڑی بھر۔ یہ پہنچا دینا ہے تو بس وہی لوگ ہلاک ہونگے جو بدکار تھے۔

## آیاتها ٣٨ — (٤٧) سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ (٩٥) — رکوعاتها ٤

سورہ [2] محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ین من قریتہ کے سوا مدینہ میں نازل ہوا اور اسمیں اڑتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ
جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور (لوگوں کو) خدا کے رستہ سے روکا۔ خدا نے ان کے اعمال اکارت
اَعْمَالَهُمْ ۝١ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوْا
کر دیئے۔ اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے) کام کیے اور جو (کتاب) محمد (صلی
بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ
اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ اور وہ برحق ہے اس پر ایمان لائے
عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ اَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝٢ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِیْنَ
تو خدا نے ان کے گناہ ان سے دور کر دیئے۔ اور ان کی حالت سنوار دی۔ یہ اس وجہ سے کہ کافروں نے جھوٹی
كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَ اَنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ
بات کی پیروی کی اور ایمان والوں نے اپنے پروردگار کا سچا دین اختیار کیا۔

---

**پیغمبران اولوالعزم**

[1] پنجملہ سب انبیا کے پانچ اولوالعزم پیغمبر کہلاتے ہیں۔ حضرت نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکہ یہی حضرات صاحب دین و شریعت اور اپنے سابق ادیان کے ناسخ اور اپنے مابعد کے متبوع تھے۔ ان ہی کو سادات انبیاء کہتے ہیں۔

[2] اس سورۃ میں حضرتؐ کی رسالت خدا کا حکم، خدا ایمانداروں کا سرپرست ہے ہدایت یافتہ اور گمراہ برابر نہیں ہو سکتے۔ بہشت و دوزخ، منافقین کی حالت، مرتد کی حالت، حضرت علیؑ کی فضیلت، دنیا کھیل تماشا ہے۔ انسان کا بخل وغیرہ مذکور ہے۔

مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝۳

یوں خدا لوگوں کے سمجھانے کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے۔

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ

تو جب تم کافروں سے بھڑو تو (ان کی) گردنیں مارو یہانتک کہ جب تم انھیں زخموں سے چُور کر ڈالو

اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّاۢ بَعْدُ وَ اِمَّا

تو ان کی مشکیں کس لو پھر اس کے بعد یا تو احسان رکھ (کر چھوڑ دے)نا، یا معاوضہ لے کر (رہا کرنا) یہانتک

فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛ۟ ذٰلِكَ ؕ وَ لَوْ يَشَآءُ

کہ (دشمن) لڑائی کے ہتھیار[1] رکھ دیں۔ یہ (یاد رکھو) اور اگر خدا چاہتا تو (اور طرح) ان سے بدلے لیتا

اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَ لٰكِنْ لِّيَبْلُوَاۡ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ

مگر اس نے چاہا کہ تمہاری آزمائش[2] ایک دوسرے سے (لڑوا کر) کرے اور جو لوگ خدا کی راہ میں شہید

وَ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۴

کیے گئے۔ ان کی کارگزاریوں کو خدا ہرگز اکارت نہ کرے گا۔

سَيَهْدِيْهِمْ وَ يُصْلِحُ بَالَهُمْ ۚ۝۵ وَ يُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ

انھیں عنقریب منزل مقصود تک پہنچائے گا۔ اور انکی حالت سنوار دیگا۔ اور ان کو اس بہشت میں داخل کریگا۔ جس کا

عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝۶ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ

انھیں (پہلے سے) شناسا کر رکھا ہے۔ اے ایماندارو اگر تم خدا (کے دین) کی مدد کروگے تو وہ بھی تمہاری مدد کریگا۔

يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝۷ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا

اور تمہیں ثابت قدم[3] رکھے گا۔ اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لیے تو ڈگمگاہٹ[4] ہے

لَّهُمْ وَ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۸ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ

ہے اور خدا ان کے اعمال کو برباد کر دے گا۔ یہ اس لیے کہ خدا نے جو چیز نازل فرمائی انہوں نے اس کو ناپسند

اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝۹ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

کیا تو خدا نے انکی کارستانیوں کو اکارت کر دیا۔ تو کیا یہ لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں تو دیکھتے کہ

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ

جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا (خراب) ہُوا کہ خدا نے ان پر تباہی ڈال دی اور اسی طرح (ان)

اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝۱۰ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

کافروں کو بھی (سزا ملے گی) یہ اس وجہ سے کہ ایمانداروں کا خدا

مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ اَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝۱۱ ع

سرپرست ہے۔ اور کافروں کا ہرگز کوئی سرپرست نہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ

خدا ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرتے رہے ضرور (بہشت کے) ان باغوں



---

[1] لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے مگر اردو محاورات میں لڑائی کا ہتھیار ڈالنا بولتے نہیں ہیں اور عربی میں بھی مضاف یہاں سے محذوف ہے۔ اس وجہ سے یوں ترجمہ کیا گیا۔ ایسے وقت میں شریعت اسلام کے دو حکم ہیں (۱) اگر لڑائی ختم نہ ہو اور دشمن نے ہتھیار نہ ڈالے ہوں اور زخموں سے چُور بھی نہ ہوئے ہوں تو اسیروں کا فدیہ لینا یا یونہی چھوڑ دینا جائز نہیں بلکہ انکو قتل کرنا یا اُلٹے ہاتھ پاؤں کاٹنا واجب ہے۔ (۲) اگر دشمن زخموں سے چُور ہوں اور ہتھیار ڈال دیں تو اسیروں کے بارے میں اختیار ہے کہ فدیہ لے کر چھوڑ دیں یا یونہی ۱۲

[2] مومنین کو کفار سے کہ جہاد کریں اور ثواب پائیں۔ اور کفار کو مومنین سے کہ جان کے خوف سے کفر سے توبہ کریں یا صرف مومنین کی آزمائش مقصود ہو کہ کون ایسے وقت خدا اور رسول کی اطاعت کرتا ہے۔ اور کون نافرمانی۔ ۱۲

[3] اس سے وہ لوگ خارج ہیں جو محض مال غنیمت کی لالچ سے جہاد میں شریک ہوتے تھے اور جب سختی پیش آئی تو رسول اللہ کو بھی تنہا چھوڑ کر میدان سے چل دیتے۔ کیونکہ خدا پہلے کہہ چکا ہے کہ تم خدا کی مدد کروگے تو خدا بھی تمہاری مدد کریگا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔ ۱۲

[4] تعس کے معنی یا تو لغزش کے ہیں جس کو ترجمہ میں ڈگمگاہٹ لکھا ہے، یا تباہی و بربادی کے ہیں جس کو اردو میں تہس نہس ہو جانا کہتے ہیں عجب نہیں تہس ہی کا تعس بنا ہو۔ ۱۲

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یَتَمَتَّعُوْنَ وَ

میں جا پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ اور جو کافر ہیں وہ (دنیا میں) چین کرتے ہیں اور اسطرح

یَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَ النَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝١٢ وَ

(بے فکری سے) کھاتے (پیتے) ہیں جیسے چارپائے کھاتے (پیتے) ہیں اور (آخر) انکا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور

كَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ هِیَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْیَتِكَ الَّتِیْۤ

جس بستی سے تم کو لوگوں نے نکال دیا[1] اس سے زور میں کہیں بڑھ چڑھ کے بہت سی بستیاں تھیں جن کو

اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝١٣ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰی

ہم نے تباہ و برباد کر دیا تو انکا کوئی مددگار بھی نہ ہوا۔ تو کیا جو شخص اپنے پروردگار

بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَ اتَّبَعُوْۤا

کی طرف سے روشن دلیل پر ہو اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے۔ جس کی بدکاریاں اسے بھلی کر دکھائی گئی

اَهْوَآءَهُمْ ۝١٤ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِیْهَاۤ

ہوں اور وہ اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے ہوں۔ جس بہشت کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کی صفت یہ

اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ

ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جن میں ذرا بو نہیں اور دودھ کی نہریں ہیں جنکا مزا نہیں بدلا اور شراب

یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۚ۬ وَ اَنْهٰرٌ

(پاک) کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لیے (سراسر) لذت ہیں اور صاف شفاف شہد کی نہریں ہیں اور وہاں

مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی ؕ وَ لَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ

ان کے لیے ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے پروردگار کی طرف سے بخشش ہے (بھلا یہ لوگ) ان کے برابر

مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِی النَّارِ وَ سُقُوْا

ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ اور ان کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔ تو وہ

مَآءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ۝١٥ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُ

انتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا۔ اور (اے رسولؐ) ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو

اِلَیْكَ ۚ حَتّٰۤی اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ اُوْتُوا

تمہاری طرف کان لگائے رہتے ہیں یہاں تک کہ سب سن سنا کر جب تمہارے پاس سے نکلتے ہیں تو جن لوگوں

الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۫ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰی

کو علم (قرآن) دیا گیا ہے۔ ان سے کہتے ہیں (کیوں بھئی) ابھی اس شخص نے کیا کہا تھا۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کے دلوں

قُلُوْبِهِمْ وَ اتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ۝١٦ وَ الَّذِیْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ

پر خدا نے (کفر) کی علامت مقرر کر دی ہے اور یہ اپنی نفسانی خواہشوں پر چل رہے ہیں۔ اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں انکو

هُدًی وَّ اٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ۝١٧ فَهَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ

خدا (قرآن کے ذریعہ سے) مزید ہدایت کرتا ہے۔ اور انکو پرہیزگاری عطا فرماتا ہے تو کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ

جنت و دوزخ

ہدایت یافتہ اور گمراہ برابر نہیں

منافقین کی حالت

[1] مکّہ سے آپؐ کو اس قدر محبت تھی کہ جب آپؐ ہجرت کے ارادہ سے نکلے تھے تو حسرت کی نظر سے مڑکر دیکھا اور فرمایا کہ اے مکّہ تو مجھے سب شہروں سے زیادہ پسند تھا۔ اگر کفار مجھے نہ ستاتے تو میں ہرگز تجھے نہ چھوڑتا۔ ۱۲

أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ أَشْرَاطُهَا ۚ فَأَنّٰى لَهُمْ

ان پر اک بارگی آجائے تو اس کی نشانیاں ¹ تو آ ہی چکی ہیں تو جس وقت قیامت ان کے سر پر آ پہنچے گی، پھر انھیں

إِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿١٨﴾ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

نصیحت کہاں مفید ہو سکتی ہے۔ تو سمجھ لو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور (ہم سے) اپنے

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۗ وَاللّٰهُ

² اور ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگتے رہو۔ اور خدا تمہارے چلنے پھرنے اور

يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿١٩﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ٹھہرنے سے (خوب) واقف ہے۔ اور مومنین کہتے ہیں کہ (جہاد کے بارے میں) کوئی سورۃ

لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَإِذَآ أُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ

کیوں نہیں نازل ہوتا۔ لیکن جب کوئی صاف صریح معنوں کا سورۃ نازل ہو اور اس میں جہاد کا بیان ہو

وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَأَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

تو جن لوگوں کے دل میں (نفاق کا) مرض ہے تم ان کو دیکھو گے کہ تمہاری طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے

يَّنْظُرُوْنَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ

کسی پر موت کی بے ہوشی (چھائی) ہو (کہ اس کی آنکھیں پتھرا جائیں) تو ان پر

فَأَوْلٰى لَهُمْ ﴿٢٠﴾ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۫ فَإِذَا عَزَمَ

واے ہو۔ (ان کے لیے اچھا کام تو) فرمانبرداری اور پسندیدہ بات ہے۔ پھر جب لڑائی ٹھن جائے تو

الْأَمْرُ ۫ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿٢١﴾ فَهَلْ

تو اگر یہ لوگ خدا سے سچے رہیں تو ان کے حق میں بہت بہتر ہے۔ (اے منافقو) کیا تم سے کچھ

عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا

دور ہے کہ اگر تم حاکم بنو تو روئے زمین میں فساد پھیلانے اور اپنے رشتے ناطوں کو توڑنے لگو۔

أَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَ

یہ وہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور (گویا خود اس نے) ان (کے کانوں)

أَعْمٰٓى أَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾ أَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ أَمْ عَلٰى

کو بہرہ اور ان (کی آنکھوں) کو اندھا کر دیا ہے۔ تو کیا یہ لوگ قرآن میں (ذرا بھی) غور نہیں کرتے یا (ان کے)

قُلُوْبٍ أَقْفَالُهَا ﴿٢٤﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى أَدْبَارِهِمْ

دلوں پر تالے (لگے ہوئے) ہیں۔ بے شک جو لوگ راہ ہدایت صاف صاف معلوم ہونے کے بعد بھی الٹے

مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ

پاؤں (کفر کی طرف) پھر گئے شیطان نے انہیں (یہ کام) مزین کر دکھایا اور ان (کی تمناؤں)

لَهُمْ ۗ وَأَمْلٰى لَهُمْ ﴿٢٥﴾ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ

کی رسیاں دراز کر دی ہیں۔ یہ اس لیے کہ جو لوگ خدا کی نازل کی ہوئی (کتاب) سے بیزار ہیں



**قیامت کی علامت**

¹ قیامت کے قریب ہونے کی ایک بڑی علامت تو خود حضرت رسولؐ ہی ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی چیزیں ہیں جو ایک طولانی حدیث میں ابن عباس سے منقول ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب لوگ نفسانی خواہشوں کی پیروی کریں گے۔ مالداروں کی تعظیم کرینگے۔ جب دین کو دنیا سے بیچ دینگے۔ جب مومن بدی کو دیکھے گا۔ اور اس کے دور کرنے کی قوت نہ ہوگی تو اس کا دل اس طرح پگھلے گا جیسے پانی میں نمک۔ ظلم حکام اور بدکار وزیر پیدا ہونگے۔ اچھی بات بری ہو جانے گی اور بری اچھی، خائن امین مقرر ہوگا، اور امین خائن سمجھا جائے گا۔ جھوٹے تو سچے بن جائیں گے، اور سچے لوگ جھوٹے سمجھے جائیں گے۔ عورتیں حکومت کریں گی لونڈیوں سے مشورہ کیا جائیگا، لڑکے منبروں پر بیٹھیں گے۔ جھوٹ، ظرافت شغل مقبل ہوگا۔ زکوٰۃ تاوان سمجھا جائیگا۔ والدین پر ظلم ہوگا۔ عورتیں زیادہ ہونگی، دوستی ظاہر ہوگا۔ دوست بیزار ہوں گے۔ زنا کا بازار گرم ہوگا۔ عورتیں تجارت میں شوہروں کی باہم شریک ہوں گی بارش کم ہوگی۔ تنگدست ذلیل ہوگا۔ عورتیں مردوں کی طرح گھوڑوں پر سوار ہوں گی گانے والیاں کثرت سے ہونگی۔ صفیں بہت سی ہوں گی۔ مگر دل میں بغض ہوگا۔ سود کی ترقی ہوگی۔ دولت مند سیر و تماشہ کی غرض سے متوسط تجارت کے لیے اور فقرا دکھانے کے لیے حج کرینگے۔ پردہ داری دور ہو جائے گی۔ جھگڑا بہت ہوگا۔ ازیں قبیل اور بہت سی باتیں ہیں جو کل کی کل اس وقت پائی جاتی ہیں۔ ۱۲

**مومن ومنافق کی حالت**

**استغفار کا حکم**

² یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت رسولؐ تمام گناہوں سے پاک اور معصوم تھے باوجود اس کے استغفار کا حکم یا تو اس وجہ سے ہے کہ نفس کو انکسار اور تواضع کی عادت رہے، یا اس وجہ سے ہے کہ امت کے لوگ اس عادت کو سیکھیں اور تمہاری پیروی کریں یا یہ مقصود ہے کہ طلب عصمت کرو کہ آئندہ بھی گناہوں سے محفوظ رہو، یا یہ مطلب ہے کہ سب سے قطع نظر کر کے خدا ہی کی طرف متوجہ ہو جاؤ یا یہ کہ مستحبات بھی اگر ترک ہو گئے ہوں تو اس کی معافی مانگو۔ اسی وجہ سے یہ جملہ مشہور ہے سیئات الابرار حسنات المقربین یعنی جو باتیں

باقی صفحہ ٦١٠ پر

كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ
یہ ان سے کہتے ہیں کہ بعض کاموں میں ہم تمہاری ہی بات مانیں گے اور خدا ان کے پوشیدہ مشوروں
يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ﴿۲٦﴾ فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
سے واقف ہے۔ تو جب فرشتے ان کی جانیں نکالیں گے اس وقت انکا کیا حال ہوگا
يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا
کہ انکے چہروں پر اور ان کی پشت پر مارتے جائیں گے۔ یہ اس سبب سے کہ جس چیز سے خدا ناخوش
مَآ أَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿۲۸﴾ أَمْ
ہے۔ اس کی تو یہ لوگ پیروی کرتے ہیں اور جس لئے میں خدا کی خوشی ہے اس سے بیزار ہیں تو خدا نے بھی
حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَنْ لَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ
ان کی کارستانیوں کو اکارت کر دیا۔ کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے یہ خیال کرتے ہیں کہ خدا دل
أَضْغَانَهُمْ ﴿۲۹﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَأَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيمٰهُمْ ۚ
کے کینوں کو کبھی ظاہر نہ کرے گا۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہم تمہیں ان لوگوں کو دکھا دیتے تو تم ان کی پیشانی ہی سے
وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾
ان کو پہچان لیتے۔ اور تم انھیں انکے انداز گفتگو ہی سے ضرور پہچان لوگے اور خدا تمہارے اعمال سے واقف ہے۔
وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِينَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِينَ ۙ
اور ہم تم لوگوں کو ضرور آزمائیں گے۔ تاکہ تم میں جو لوگ جہاد کرنے والے اور (تکلیف) جھیلنے والے ہیں ان کو دیکھ لیں
وَنَبْلُوَا أَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ
اور تمہارے حالات جانچ لیں۔ بے شک جن لوگوں پر (دین کی) سیدھی راہ صاف ظاہر ہو گئی اسکے بعد
سَبِيلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ
انکار کر بیٹھے اور (لوگوں کو) خدا کی راہ سے روکا اور پیغمبر کی مخالفت کی تو وہ خدا کا کچھ بھی نہیں بگاڑ
الْهُدٰى ۙ لَنْ يَضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾
سکیں گے۔ اور وہ انکا سب کیا کرایا اکارت کر دے گا۔
يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوٓا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ
اے ایماندارو خدا کا حکم مانو اور رسولؐ کی فرمانبرداری کرو اور اپنے
لَا تُبْطِلُوٓا أَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا
اعمال کو ضائع نہ کرو۔ بے شک جو لوگ کافر ہو گئے اور لوگوں کو خدا
عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَغْفِرَ
کی راہ سے روکا پھر کافر ہی مر گئے تو خدا ان کو ہرگز نہیں
اللّٰهُ لَهُمْ ﴿۳۴﴾ فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوٓا إِلَى السَّلْمِ ۖ وَأَنْتُمُ
بخشے گا۔ تو تم ہمت نہ ہارو اور (دشمنوں کو) صلح کی دعوت نہ دو تم غالب ہو



جہاد میں مومنین اور منافقین کی حالت

۱؎ ابن مردویہ اور ابن عساکر نے ابوسعید خدری سے اس آیت کے بارے میں روایت کی ہے کہ تم علیؑ کے بغض سے ان لوگوں کو پہچان لوگے۔ اور پھر ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ رسالتمآب کے زمانہ میں منافقین کو صرف علیؑ کی دشمنی سے پہچانتے تھے۔ دیکھو تفسیر در منثور جلد ٦ صفحہ ٦٦ سطر ٦ ۳ مطبوعہ مصر ۱۲

۲؎ حافظ ابوبکر بن مردویہ نے روایت کی ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ جو حضرت علیؑ کی خلافت کے بارے میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی مخالفت کرتے تھے اور اسی کی مؤید وہ دونوں روایتیں ہیں، جو گزشتہ صفحہ میں مذکور ہو چکیں۔ ۱۲

بقیہ صفحہ ٦۰۹

گنہگاروں کے حق میں بُری نہیں سمجھی جاتی ہیں وہ بھی نیکوں کے لیے بُری ہیں سچ ہے جن کے رُتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے۔ ۱۲

۳؎ اسی بنا پر صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ میں ایک حدیث رسولؐ سے منقول ہے کہ قیامت میں میں اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو دیکھوں گا کہ جہنم کی طرف کھینچے جاتے ہیں میں اسوقت فرشتوں سے کہونگا۔ ہائیں یہ تو میرے اصحاب ہیں اس کے جواب میں خدا کا حکم ہوگا تم نہیں جانتے ہو کہ ان لوگوں نے تمہارے بعد کیا کیا۔ اور جب تم نے وفات پائی تو اسی وقت مرتد ہو گئے۔ ۱۲

حضرت علیؑ کی فضیلت

بقیہ صفحہ ٥۰٦

زید نے طلاق دے ہی دی۔ ۱۲

۲؎ جب زید نے زینب کو طلاق دے دی تو انکو ایک غلام سے نکاح ہونے کا صدمہ تھا ہی اب طلاق ہونے کا دھبہ اور دل تڑپانے لگا۔ اور دن رات کو وقت رنج اور گریہ زاری میں بسر کرتیں۔ ان کی حالت حضرت رسولؐ دیکھ رہے تھے اور انکے غم و رنج کے دفعیہ کی تدبیریں سوچ کرتے تھے۔ اسی زمانے میں وہ آیت نازل ہوئی لے پالکوں کو اپنا بیٹا نہ سمجھو حالانکہ اس وقت عرب میں یہ رسم جاری تھی کہ لے پالکوں کو اپنا بیٹا سمجھتے اور وارث بناتے اور تمام برتاؤ صلبی بیٹوں کے سے برتے جاتے حتیٰ کہ صلبی بیٹے ترکہ سے محروم ہو جائیں تو ہو جائیں مگر لے پالک نہیں

باقی صفحہ ٦۲٦ پر

الْاَعْلَوْنَ ۖۗ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝۳۵

ہی اور خدا تو تمہارے ساتھ ہے، اور ہرگز تمہارے اعمال (کے ثواب) کو کم نہ کرے گا۔

اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا

دنیاوی زندگی تو بس کھیل تماشا ہے۔ اور اگر تم (خدا پر) ایمان رکھو گے اور پرہیزگاری کرو گے تو وہ تم کو

يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْــَٔـلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۝۳۶ اِنْ

تمہارے اجر عنایت فرمائے گا۔ اور تم سے تمہارے مال نہیں طلب کرے گا۔ اور اگر وہ تم سے مال طلب

يَّسْــَٔـلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ۝۳۷

کرے اور تم سے اصرار کرکے مانگے بھی تو تم (ضرور) بخل کرنے لگو اور خدا تو تمہارے کینے ضرور ظاہر کرکے رہے گا۔

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ

دیکھو تم لوگ وہی تو ہو کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے بلائے جاتے ہو تو بعض تم میں ایسے بھی ہیں جو بخل

مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ

کرتے ہیں اور (یاد رہے کہ) جو بخل کرتا ہے تو خود اپنے ہی سے بخل کرتا ہے۔ اور خدا تو بے نیاز ہے۔

وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ

اور تم (اس کے) محتاج ہو۔ اور اگر تم (خدا کے حکم سے) منہ پھیرو گے تو خدا (تمہارے

قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝۳۸

سوا) دوسروں کو بدل دے گا۔ اور وہ تمہارے ایسے (بخیل) نہ ہوں گے۔

## اٰیاتها ۲۹ (۴۸) سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ (۱۱۱) رکوعاتها ۴

سورۃ لے فتح مدینہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝۱ۙ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ

(اے رسولؐ یہ حدیبیہ کی صلح نہیں بلکہ) ہم نے حقیقتاً تم کو کھلم کھلا فتح عطا کی تاکہ خدا تمہاری اُمّت کے اگلے اور

مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ

پچھلے گناہ معاف لے کر دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے اور تمہیں سیدھی

يَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝۲ۙ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا

راہ پر ثابت قدم رکھے۔ اور خدا تمہاری زبردست سے مدد

عَزِيْزًا ۝۳ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ

کرے۔ وہ وہی (خدا) تو ہے جس نے مومنین کے دلوں میں تسلّی نازل فرمائی تاکہ اپنے

الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ

(پہلے) ایمان کے ساتھ اور ایمان کو بڑھائیں۔ اور سارے آسمانوں اور زمین



لے اس سورۃ میں صلح حدیبیہ، فتح خیبر، فتح مکہ، کفار پر غضب، بیعت کا حکم، اور منافقین کی حالت، جہاد سے پسپائی کی مذمت، مومنین پر خدا کے احسانات، بیعت رضوان، حضرتؑ کے اہلِ بیتؑ کی مدح وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

لے اس کی توجیہیں ص ۹۱۳ میں مذکور ہو چکی ہیں۔ ۱۲

لے ہجرت کے چھٹے سال حضرت رسولؐ نے خواب دیکھا کہ میں خدا کے حکم سے چند اصحاب کے ساتھ مکہ گیا۔ خانہ کعبہ کا طواف کیا اور عمرہ بجا لایا۔ آپؐ نے یہ خواب مسلمانوں سے بیان کیا۔ اصحاب یہ سمجھے کہ اس کی تعبیر اسی سال ظاہر ہوگی غرض آپؐ پہلی ذیقعدہ کو سات آدمیوں کے ساتھ عمرہ کے قصد سے روانہ ہو گئے اور قربانی کے اونٹ بھی لے لیے جب مکہ کے قریب ذوالحلیفہ پر پہنچے، اور احرام باندھا تو جاسوسوں کے ذریعہ سے آپکو معلوم ہوا کہ کفار مکہ نے آپؐ کی آمد کی خبر سن کر جنگ کا ارادہ کیا ہے اور خالد بن ولید وغیرہ دو سو سواروں کے ساتھ مکہ سے باہر نکل کر بلدح مکہ کے میدان پر ٹھہرے ہیں۔ اور روسائے قریش متفق اللفظ آپ کی عداوت پر کمربستہ اور جنگ پر آمادہ ہیں۔ اسی اثنا میں آپؐ حدیبیہ پر پہنچے تو آپکا اونٹ چلتے چلتے رک گیا اور پھر نہ چلا۔ تب آپؐ نے وہیں قیام کیا۔ حدیبیہ ایک خشک شدہ کنواں تھا۔ اصحاب نے اسے کھودا مگر پانی نہ نکلا۔ آخر جب آپؐ نے وضو کرکے ایک کلی اس میں ڈالی اور دعا کی تو چشمہ پھوٹا۔ غرض جب یہ خبریں متواتر آپ تک پہنچیں تو آپؐ نے اصحاب سے مشورہ کیا کہ تم لوگ ان سے جنگ کرو گے یا جب وہ لوگ تم پر حملہ کریں گے تب ان کا صرف جواب دو گے۔ اصحاب بولے ہم لوگ تو زیارت کعبہ کو آئے ہیں۔ دوسری ہی صورت اچھی ہے۔ جب آپ نے ان لوگوں کو پست ہمت پایا تو صلح کا خیال دل میں پیدا ہوا۔ حضرت عمرؓ سے کہا تم مکہ میں جاؤ اور کفار سے کہو کہ ہم جنگ کرنے نہیں آئے ہیں۔ صرف اعمال عمرہ بجا لاکر چلے جائیں گے مگر حضرت عمرؓ نے عذر کیا کہ اب خاندان عدی و کعب میں کوئی باقی نہیں جو میری مدد کو اٹھ

باقی صفحہ ۶۱۲ پر

دنیا کھیل تماشا ہے

السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۝

کے لشکر تو خدا ہی کے ہیں اور خدا بڑا واقف کار حکیم ہے۔

لِّيُدۡخِلَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ

تاکہ مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو (بہشت کے) باغوں میں جا پہنچائے۔ جن کے نیچے

تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا وَ يُكَفِّرَ عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ ؕ

نہروں جاری ہیں۔ اور یہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان کے گناہوں کو ان سے دور کر دے اور

وَ كَانَ ذٰلِكَ عِنۡدَ اللّٰهِ فَوۡزًا عَظِيۡمًا ۝ وَّ يُعَذِّبَ

یہ خدا کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔ اور منافق مرد اور منافق

الۡمُنٰفِقِيۡنَ وَ الۡمُنٰفِقٰتِ وَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ وَ الۡمُشۡرِكٰتِ الظَّآنِّيۡنَ

عورتیں اور مشرک مرد اور مشرک عورتوں پر جو خدا کے حق میں برے برے

بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوۡءِ ؕ عَلَيۡهِمۡ دَآئِرَةُ السَّوۡءِ ۚ وَ غَضِبَ اللّٰهُ

خیال رکھتے ہیں عذاب نازل کرے۔ ان پر (مصیبت کی) بڑی گردش ہے اور خدا ان پر غضب ناک

عَلَيۡهِمۡ وَ لَعَنَهُمۡ وَ اَعَدَّ لَهُمۡ جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتۡ مَصِيۡرًا ۝

ہے اور اس نے ان پر لعنت کی ہے۔ اور ان کے لیے جہنم کو تیار کر رکھا ہے۔

وَ لِلّٰهِ جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا

اور وہ کیا بری جگہ ہے اور سارے آسمان و زمین کے لشکر خدا ہی کے ہیں اور خدا تو بڑا واقف کار (اور)

حَكِيۡمًا ۝ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيۡرًا ۝

غالب ہے۔ (اے رسولؐ) ہم نے تم کو (تمام عالم کا) گواہ اور خوشخبری دینے والا اور دھمکی دینے والا (پیغمبر بنا کر) بھیجا

لِّتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ وَ تُعَزِّرُوۡهُ وَ تُوَقِّرُوۡهُ ؕ وَ

تاکہ (مسلمانو) تم لوگ خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ، اور اس کی مدد کرو اور اس کو بزرگ سمجھو اور صبح و شام

تُسَبِّحُوۡهُ بُكۡرَةً وَّ اَصِيۡلًا ۝ اِنَّ الَّذِيۡنَ يُبَايِعُوۡنَكَ اِنَّمَا

اس کی تسبیح کرو۔ بے شک جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا ہی سے

يُبَايِعُوۡنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوۡقَ اَيۡدِيۡهِمۡ ۚ فَمَنۡ نَّكَثَ

بیعت کرتے ہیں۔ خدا کی قوت و قدرت تو سب کی قوت پر غالب ہے۔ تو جو عہد کو توڑے گا تو اپنے نقصان

فَاِنَّمَا يَنۡكُثُ عَلٰى نَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ اَوۡفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيۡهُ

کے لیے عہد توڑتا ہے۔ اور جس نے اس بات کو جس کا اس نے خدا سے عہد کیا ہے پورا کیا تو اس کو

اللّٰهَ فَسَيُؤۡتِيۡهِ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ۝ سَيَقُوۡلُ لَكَ الۡمُخَلَّفُوۡنَ ع ۱

عنقریب ہی اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ جو گنوار لے دیہاتی (حدیبیہ سے) پیچھے رہ گئے اب

مِنَ الۡاَعۡرَابِ شَغَلَتۡنَاۤ اَمۡوَالُنَا وَ اَهۡلُوۡنَا فَاسۡتَغۡفِرۡ لَنَا ۚ

وہ تم سے کہیں گے کہ ہم کو ہمارے مال اور لڑکے بالوں نے روک رکھا تو آپ ہمارے واسطے (خدا سے)



لہ یہاں منافقین کا ذکر ہے جو مدینہ یا اس کے اطراف میں رہتے تھے۔ اور اس خیال سے کہ اب کی دفعہ مسلمان مکہ سے بچ کر واپس آئیں گے نہیں۔ حدیبیہ کے سفر سے منہ موڑا تھا مگر جب آپ خیبر کو جانے لگے تو ان لوگوں نے مال کے لالچ سے ساتھ جانا چاہا مگر آپؐ نے ان لوگوں کو اجازت نہ دی۔ اور اسی وجہ سے خیبر کی غنیمت کا صرف انہی لوگوں نے پایا۔ جو حدیبیہ میں شریک تھے۔ ان آیات میں انہی لوگوں کا تذکرہ ہے۔ ۱۲

بقیہ صفحہ ۶۱۱

کھڑا ہو گا۔ مجھے لوگ مار ڈالیں گے۔ آپ عثمان کو بھیجئے۔ ان کے بہت سے اعزا موجود ہیں۔ غرض حضرت عثمانؓ یہ پیغام دے کر بھیجے گئے۔ راستہ میں قبیلہ ہوازن کے ابان بن سعید سے ملاقات ہو گئی۔ اس نے ان کی بہت خاطر کی اور اپنے گھوڑے پر آگے بٹھا لیا جب مکہ میں پہنچے۔ اور پیغام پہنچایا تو وہ لوگ جہالت پر اڑ گئے۔ اور کہنے لگے کہ ہم محمدؐ کو مکہ کے اندر نہ آنے دیں گے اگر تیرا جی چاہے تو طواف کر لے جب یہ جواب لے کر پلٹنے لگے تو ان کو مقید کر دیا اور یہاں اصحاب میں یہ خبر مشہور ہو گئی کہ وہ مار ڈالے گئے اس وقت آپؐ نے اصحاب کو ایک درخت کے نیچے جمع کیا اور ان سے اس بات پر بیعت لی کہ لڑائی سے کبھی نہ بھاگیں گے کفار سے لڑیں گے یہاں تک کہ مارے جائیں گے یا فتح ہو جب آپؐ اس سے فارغ ہوئے طرفین سے صلح کی گفتگو ہوئی۔ کئی آدمی اس میں آئے اور گئے۔ آخر بڑی تو تو میں میں کے بعد جناب امیر حضرت کے حکم سے صلح نامہ لکھنے لگے، تو ایک ایک لفظ پر وہ وہ حجتیں نکلیں کہ صلح کا ہونا مشکل ہو گیا۔ جناب امیرؑ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا تو کفار بولے۔ ہم رحمٰن و رحیم کو نہیں جانتے۔ وہی بسمک اللّٰھم لکھو۔ غرض یہ طے ہوا کہ تو حضرت علیؑ نے ہذا ما قضیٰ علیہ محمد رسول اللہ لکھا تو اس پر کفار اس قدر برافروختہ ہوئے کہ آپ نے فرمایا اسکو کاٹ دو۔ حضرت علیؑ نے عرض کی۔ میں تو اپنے ہاتھ سے اسکو نہیں کاٹ سکتا۔ تو آپ نے خود اس کو کاٹ کر محمد بن عبد اللہ لکھا۔ غرض بعد خرابی بسیار یہ صلح ہوئی کہ دس برس تک دونوں فریق میں جنگ موقوف ہے

باقی صفحہ ۶۱۳ پر

کفار پر غضب

بیعت کا حکم

صلح حدیبیہ میں شریک نہ ہونے والے اعراب کا ذکر

يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَن

منغفرت کی دُعا مانگیے۔ یہ لوگ اپنی زبان سے ایسی باتیں کہتے ہیں، جو ان کے دل میں نہیں۔ (اے رسُولؐ) تم

يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ

کہہ دو کہ اگر خُدا تم لوگوں کو نقصان پہنچانا چاہے یا تمہیں فائدہ پہنچانے کا ارادہ کرے تو خُدا کے مُقابلہ میں

أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿۱۱﴾

تمہارے لیے کس کا بس چل سکتا ہے، بلکہ جو کچھ تم کرتے ہو خُدا اس سے خوب واقف ہے۔

بَلْ ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَنقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ

(یہ فقط تمہارے حیلے ہیں)، بات یہ ہے کہ تم یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ رسُولؐ اور مومنین ہرگز کبھی اپنے لڑکے بالوں میں

أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنتُمْ

پلٹ کر آنے ہی کے نہیں (اور سب مار ڈالے جائیں گے) اور یہی بات تمہارے دلوں میں کھپ گئی تھی

ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنتُمْ قَوْمًا بُورًا ﴿۱۲﴾ وَمَن لَّمْ يُؤْمِن

اور (اسی وجہ سے) تم طرح طرح کی بدگمانیاں کرنے لگے تھے اور (آخر کار) تم لوگ آپ برباد ہوئے۔ اور جو شخص

بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ﴿۱۳﴾

خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان نہ لائے تو ہم نے (ایسے) کافروں کے لیے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے۔

وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ

اور سارے آسمان و زمین کی بادشاہت خدا ہی کی ہے جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے

وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿۱۴﴾

سزا دے اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ

(مسلمانو) اب جو تم (خیبر کی) غنیمتوں کے لینے کو جانے لگو گے تو جو لوگ (حدیبیہ سے) پیچھے رہ گئے

لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ۖ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا

تھے تم سے کہیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ چلنے دو۔ یہ چاہتے ہیں کہ خدا کے قول کو بدل دیں۔

كَلَامَ اللَّهِ ۚ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِن

تم (صاف) کہہ دو کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چلنے پاؤ گے۔ خُدا نے پہلے ہی سے ایسا فرما دیا ہے تو یہ لوگ

قَبْلُ ۖ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ

کہیں گے کہ تم لوگ تو ہم سے حسد رکھتے ہو (خدا ایسا کیا کہے گا)، بات یہ ہے کہ یہ لوگ بہت ہی کم

إِلَّا قَلِيلًا ﴿۱۵﴾ قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ

سمجھتے ہیں۔ جو گنوار پیچھے رہ گئے ہیں۔ ان سے کہہ دو کہ عنقریب ہی تم ایک سخت جنگجو قوم کے ساتھ لڑنے کے لیے

إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ

بلائے جاؤ گے کہ تم (یا تو) ان سے لڑتے ہی رہو گے یا وہ مسلمان ہی ہو جائیں گے۔ پس اگر تم (خدا کا)



ل اگرچہ اس میں اختلاف ہے کہ ان سے کون لوگ مراد ہیں مگر صحیح یوں ہے کہ ان سے جنگ حنین موتہ اور تبوک والے لوگ مراد ہیں، اور حضرت رسولؐ کے بعد کی لڑائیوں کا اس سے مراد لینا بالکل بے معنی ہے۔ ۱۲۔

## بقیہ ص ۶۱۲

اس سال حضرت رسولؐ بے عمرہ کیے واپس جائیں۔ اور اس وقت مکہ میں تو نہیں مگر جہاں تک کفار جانے دیں اور اونٹوں کو لے جا کر سر منڈوائیں اور قربانی کریں، اور واپس چلے جائیں۔ آئندہ سال کفار تین روز کے لیے مکہ کو خالی کر دیں۔ مگر کوئی مسلمان مکہ میں تین روز سے زیادہ نہ رہے اور نہ اس تین دن کے اندر اپنی تلوار میان سے نکالے۔ دوران صلح میں اگر کوئی کافر مسلمانوں سے جا ملے تو واپس کر دیا جائے لیکن اگر کوئی مسلمان کفار سے جا ملے تو واپس نہ کیا جائے۔ اگر کوئی مسلمان یا کافر مکہ یا مدینہ میں کسی ضرورت سے جائے تو جان و مال سے محفوظ رہے۔ غرض یہ صلحنامہ جوں توں کر کے لکھا گیا مگر اس قدر دب کر صلح کرنے میں مسلمانوں کی بڑی دل شکنی ہوئی۔ اور طرح طرح کے وسوسے اور خیالات دلوں میں پیدا ہونے لگے۔ حتیٰ کہ حضرت عمرؓ خود فرماتے ہیں۔ اس دن جیسا گھر اشک مجھے حضرتؐ کی نبوت میں ہوا جب سے مسلمان ہوا کبھی نہ ہوا تھا۔ اس پر بھی اکتفا نہ کی حضرت رسولؐ سے وعظ و گفتگو بھی کی اور اس پر بھی وہ شک زائل نہ ہوا تو حضرت ابوبکرؓ سے اسی قسم کی باتیں ہوئیں۔ غرض آپ نے اس کے بعد تمام مسلمانوں کو کفار کے محدود مقام پر سر منڈوانے اور قربانی کا حکم دیا مگر لوگوں نے حکم کے پر بھی نہ کیا تو آپ رنجیدہ ہو کے حضرت ام سلمہؓ کے خیمے میں چلے گئے۔ اور لوگوں کی حالت بیان کی۔ حضرت ام سلمہ نے عرض کی۔ آپ اپنے اونٹ قربان کر دیں اور سر منڈوالیں اور ان لوگوں سے کچھ نہ کہیے۔ غرض آپ نے ایسا ہی کیا تب مسلمانوں نے قربانی کی۔ صلح حدیبیہ اگرچہ بظاہر بہت دب کر ہوئی مگر حقیقتہً اس میں مسلمانوں کی بڑی جیت ہوئی۔ اسی وجہ سے خدا نے اس صلح کو فتح مبین فرما دیا۔ کیونکہ ایک تو ابتدائے اسلام میں آئے دن کی لڑائی سے مسلمان

باقی ص ۶۱۴ پر

فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا

حکم مانوگے تو خدا تم کو اچھا بدلہ دے گا۔ اور اگر تم نے جس طرح پہلی دفعہ سرتابی کی تھی۔ اب بھی

كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾ لَيْسَ

سرتابی کروگے تو وہ تم کو دردناک عذاب کی سزا دے گا۔ (جہاد سے پیچھے

عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى

رہ جانے کا) نہ تو اندھے ہی پر کچھ گناہ ہے اور نہ لنگڑے پر گناہ ہے اور نہ بیمار پر گناہ ہے۔ اور جو

الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ

شخص خدا اور اس کے رسولؐ کا حکم مانے گا تو وہ اس کو (بہشت کے) ان سدابہار باغوں میں داخل

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ

کرے گا۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ اور جو سرتابی کرے گا۔ وہ اس کو دردناک عذاب

عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ

کی سزا دے گا۔ جس وقت مومنین تم سے درخت کے نیچے (لڑنے مرنے) کی بیعت کر رہے

يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ

تھے تو خدا ان سے (اس بات پر) ضرور خوش ہوا[1] جو کچھ ان کے دلوں میں تھا۔ خدا نے اسے دیکھ لیا پھر

السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً

ان پر تسلی نازل فرمائی اور انھیں اس کے عوض میں بہت جلد فتح عنایت کی۔ اور (اسکے علاوہ) بہت سی

يَّاْخُذُوْنَهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ

غنیمتیں (بھی) جو انھوں نے حاصل کیں (عطا فرمائیں) اور خدا تو غالب (اور) حکمت والا ہے۔ خدا نے تم سے

مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ

بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا تھا کہ تم ان پر قابض ہوگے تو اس نے تمہیں یہ (خیبر کی غنیمت)

اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَ

جلدی سے دلوا دی اور (حدیبیہ سے) لوگوں کی دست درازی[2] کو تم سے روک دیا اور غرض یہ تھی کہ یہ مومنین

يَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲۰﴾ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا

کے لیے (قدرت کا) نمونہ[3] ہو اور خدا تمکو سیدھی راہ پر لے چلے اور دوسری[4] (غنیمتیں بھی دیں) جن پر

عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

تم قدرت نہیں رکھتے تھے (اور) خدا ہی ان پر حاوی تھا۔ اور خدا تو ہر چیز پر قادر

قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ

ہے۔ اور اگر کفار تم سے لڑتے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے پھر وہ نہ (اپنا) کسی کو

لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ

سرپرست ہی پاتے اور نہ مددگار۔ یہی خدا کی عادت ہے جو پہلے ہی سے



بیعت رضوان

[1] اس بیعت کی کیفیت گذشتہ صفحات میں لکھ چکا ہوں۔ اس سے یہ شبہ نہ ہو کہ ان تمام بیعت کرنیوالوں سے خدا ہمیشہ کے لیے راضی ہوگیا۔ اور یہ لوگ جنتی بن گئے۔ کیونکہ اول تو خدا نے تمام بیعت کرنے والوں سے خوشنودی کا اظہار کیا نہیں بلکہ صرف مومنین سے اور وہ بھی ہمیشہ کے لیے نہیں بلکہ وہ اس وقت خوش ہوا جس وقت ان لوگوں نے بیعت کی۔ اب رہی آئندہ کی حالت تو جیسی کرنی ویسی بھرنی تو خلاصہ مطلب اس آیت کا یہ ہوا کہ خدا سچے ایمانداروں کے اس فعل سے ضرور خوش ہوا۔ ۱۲۔

[2] جب مسلمان خیبر کے محاصرہ میں مشغول تھے تو قبیلہ بنی اسد نے ارادہ کیا کہ مدینہ میں مسلمانوں کے گھر لوٹ لیں اور ان کی عورتوں بچوں کو قیدی بنائیں مگر خدا نے مسلمانوں کا ایسا رعب ان کے دل میں ڈالا کہ یہ لوگ اپنی جگہ سے نہ ہلے انہی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔ ۱۲۔

[3] خیبر کے حالات تواریخ میں تفصیلاً مذکور ہیں اور میں بھی اسکو اجمالاً اس سے پہلے ذکر کر چکا ہوں تو چونکہ خدا نے بھی اس کے قصہ کی تصریح نہیں فرمائی اس وجہ میں بھی یہاں ترک کرتا ہوں۔ ۱۲۔

[4] اس سے حنین وغیرہ کی غنیمت کا اشارہ ہے۔ ۱۲۔

بقیہ ص ۶۱۳

جیتنے نہ پاتے تھے۔ دس برس کا اطمینان ہوگیا۔ کہ اتنی لمبی چوڑی مدت میں مسلمان اچھی طرح اپنے سامان درست کرسکتے تھے دوسرے یہ معلوم تھا کہ کفار کی طرف سے ضرور بدعہدی ہوگی۔ اور ہوئی۔ کہ بنی خزاعہ اور بنی بکر عرب کے دو قبیلے تھے۔ بنی خزاعہ مسلمانوں کے طرفدار تھے۔ اور بنی بکر کفار کے۔ اور یہ دونوں صلح کے شرائط میں داخل بھی تھے مگر چند ہی دنوں میں جنگ ہوگئی۔ اور کفار نے درپردہ بنی بکر کی مدد کی۔ صلح ٹوٹ گئی تو مسلمانوں کو حجت ہاتھ آئی اور دوسرے سال مکہ پر چڑھ دوڑے اور خدا کا کرنا کہ بے لڑے بھڑے فقط مسلمانوں کے رعب سے فتح ہوگیا۔ تیسرے جب حضرت رسولؐ صلح حدیبیہ سے فارغ ہوکر خیبر کی طرف متوجہ ہوئے کیونکہ وہاں کے یہودی بھی مسلمانوں کو پریشان

باقی ص ۶۱۵ پر

مِنْ قَبْلُ ۚۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَهُوَ

چلی آتی ہے اور تم خدا کی عادت کو بدلتے نہ دیکھو گے۔ اور وہ وہی

الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ

تو ہے جس نے تم کو ان کفار پر فتح دینے کے بعد مکہ کی سرحد میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے

مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا

ہاتھ ان سے روک دیئے۔ اور تم لوگ جو کچھ بھی کرتے تھے۔ خدا اسے دیکھ رہا

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ

تھا۔ یہ وہی لوگ تو ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد الحرام (میں جانے) سے

عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ

روکا اور قربانی کے جانوروں کو بھی (نہ آنے دیا) کہ وہ (اپنی) مقرر جگہ میں پہنچنے سے رُکے رہے

مَحِلَّهٗ ۭ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَاۗءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ

اور اگر[۲] کچھ ایسے ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں نہ ہوتیں جن سے تم واقف نہ تھے کہ تم ان کو (لڑائی میں

تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَــــُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ

کفار کے ساتھ) پامال کر ڈالتے۔ پس تم کو ان کی طرف سے بے خبری میں نقصان پہنچ جاتا (تو اسی وقت تم کو

عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا

فتح ہوتی۔ مگر تاخیر اس لیے ہوئی کہ خدا جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے اور اگر وہ (ایماندار کفار سے)

لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِـيْمًا ﴿۲۵﴾ اِذْ جَعَلَ

الگ ہو جاتے تو ان میں سے جو لوگ کافر تھے ہم انھیں دردناک عذاب کی ضرور سزا دیتے۔ (یہ وہ وقت تھا)

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ

جب کافروں نے اپنے دلوں میں ضد ٹھان لی تھی۔ اور ضد بھی جاہلیت کی سی تو خدا نے اپنے

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَعَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ

رسولؐ اور مومنین (کے دلوں) پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی، اور ان کو

وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۭ

پرہیزگاری کی بات پر قائم رکھا اور یہ لوگ اسی کے سزاوار اور اہل بھی تھے۔

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۲۶﴾ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ

اور خدا تو ہر چیز سے خبردار ہے۔ بیشک خدا نے اپنے رسولؐ کو

الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاۗءَ

سچا مطابق واقع خواب دکھایا تھا کہ تم لوگ انشاءاللہ مسجد الحرام میں اپنے سر منڈوا کر اور اپنے تھوڑے

اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا

سے بال کتروا کر بہت امن و اطمینان سے داخل ہو گے (اور) کسی طرح کا خوف نہ کرو گے۔

---

[۱] یہ وہی فتح ہے جو صلح حدیبیہ کے وقت مسلمانوں کو نصیب ہوئی۔ عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں کہ جناب امیر ابھی صلح نامہ لکھ ہی رہے تھے کہ کفار قریش کے ستر اسی آدمی مسلمانوں پر چھاپہ مارنے کے ارادہ سے جبل تنعیم کی راہ سے چپکے سے اُتر آئے مسلمانوں کو جوش تھا ہی حضرت رسولؐ نے بددعا کی۔ معمولی کوشش میں سب گرفتار ہو گئے۔ مگر آپ نے بمصلحت ان سب کو چھوڑ دیا، ورنہ خاص مکہ ہی میں تلوار چل جاتی اور صلح ہوتی بھی تو نہ ہوتی۔ ۱۲

[۲] مطلب یہ ہے کہ مکہ میں اس وقت چونکہ کفار کا غلبہ تھا۔ اس وجہ سے بہت سے لوگ مسلمان تو تھے مگر بالکل اس طرح دبے چھپے کہ خود مسلمانوں کو بھی انکا کچھ حال معلوم نہ تھا۔ تو اگر کفار کے ساتھ لڑائی ہوتی تو گھُن کی طرح گیہوں کے ساتھ یہ بے چارے بھی کفار کے ساتھ پس جاتے۔ اور چونکہ یہ واقعی مسلمان تھے تو انکو دیت بھی دینی چاہیے۔ اس بنا پر انکا نقصان ہوتا۔ ۱۲

### بقیہ صفحہ ۶۱۴

کیے رہتے تھے۔ اور پھر خدا کی شان تھوڑی مدت میں خدا کا فضل اور حضرت علیؑ کے قوت بازو سے خیبر بھی فتح ہو گیا اور مسلمانوں کو بہت کچھ مال غنیمت ہاتھ آیا۔ چوتھے اسی زمانہ میں رومیوں نے اہل فارس پر فتح پائی جس کی پیشین گوئی اور شرط کا قصہ سورۂ روم میں گزر چکا۔ یہ بھی گویا مسلمانوں ہی کی فتح تھی کیونکہ کفار اس کے بعد بہت شکستہ دل ہو گئے تھے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے مصالح تھے۔ غرض یوں حضرت کا خواب سچا ہو کر رہا اور شک کرنے والے یونہی رہ گئے۔ دیکھو تفسیر دُرِّ منثور جلد ۶ صفحہ ۶۹ تا ۷۴ مطبوعہ مصر۔ ۱۲

تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ

تو جو بات تم نہیں جانتے تھے اس کو معلوم تھی تو اس نے فتح مکہ سے پہلے ہی بہت

فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ

جلد فتح (خیبر) عطا کی۔ وہ وہی تو ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور سچا دین دے

دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ

کر بھیجا تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب[1] رکھے اور گواہی کے لیے تو بس خدا

شَهِيْدًا ۝ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ

کافی ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) خدا کے رسول ہیں اور جو لوگ[2] ان کے ساتھ ہیں

عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا

کافروں پر بڑے سخت اور آپس میں بڑے رحمدل ہیں تو ان کو دیکھے گا کہ (خدا کے سامنے) جھکے سر

يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ

بسجود ہیں۔ خدا کے فضل اور اس کی خوشنودی کے خواستگار ہیں کثرت سجود (کے اثر) سے ان کی پیشانیوں میں

وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛ

گھٹے پڑے ہوئے ہیں یہی اوصاف ان کے توریت میں بھی ہیں اور یہی حالات انجیل میں (بھی مذکور) ہیں

وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۛ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ

وہ گویا ایک کھیتی ہیں جس نے (پہلے زمین سے) اپنی سوئی نکالی اور پھر (اجزاء زمین کو غذا بنا کر)

فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ

اسی سوئی کو مضبوط کیا تو وہ موٹی ہوئی پھر اپنی جڑ پر سیدھی کھڑی ہو گئی، اور اپنی تازگی سے کسانوں کو

لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

خوش کرنے لگی۔ (اور اتنی جلد ترقی اس لیے دی) تاکہ ان کے ذریعہ کافروں کا جی جلائے جو لوگ[3] ایمان

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ع

لائے اور اچھے (اچھے) کام کرتے رہے خدا نے ان سے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔

## اٰيَاتُهَا ۱۸ — (۴۹) سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۶) — رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۂ حجرات جو مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی اٹھارہ آیتیں اور دو (۲) رکوع ہیں۔

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ

اے ایماندارو خدا اور اس کے رسولؐ کے سامنے کسی بات میں آگے نہ بڑھ جایا کرو اور خدا

رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

سے ڈرتے رہو۔ بیشک خدا بڑا سننے والا واقفکار ہے۔ اے ایماندارو (بولتے



[1] تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے مراد وہ امام ہے جسے خداوند عالم تمام ادیان پر غالب قرار دے گا۔
پس وہ تمام زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح پُر کر دے گا کہ جیسے وہ ظلم و جور سے پُر ہو گئی ہو گی۔ اور یہ آیت منجملہ انکے ہیں جن کی تاویل تنزیل کے بعد ہے۔ (تفسیر قمی ص۳۱۶ جلد ۲ طبع نجف اشرف) ۱۲ م

[2] اس آیت کی تفسیر میں اختلاف ہے کہ اس سے کون لوگ مراد ہیں بعض نے تو خواہ مخواہ کی یہ اینچ کی ہے کہ اَلَّذِیْنَ مَعَہٗ سے فلاں اور اَشِدَّآءُ سے فلاں اسی طرح ہر لفظ سے ایک خاص شخص مراد لیا ہے مگر یہ بھی نہ سوچی کہ اس سورۃ میں قرآن کی عبارت حد اعجاز تو بڑی چیز ہے معمولی بھی نہیں رہے گی بلکہ بالکل غلط ہو جائے گی۔ کیونکہ اَلَّذِیْنَ مَعَہٗ مبتدا ہے اَشِدَّآءُ وغیرہ اس کی خبر ہے وہ اس صورت میں معلوم نہیں۔ یہ لوگ مبتدا کس کو بنائیں گے۔ غضب خدا کا ان لوگوں نے اتنا بھی غور نہ کیا اور اوندھے سیدھے جو منہ میں آیا کہہ گئے اور پھر اسکو روایت بھی بنا ڈالا، اور ابن عباس وغیرہ کی طرف منسوب بھی کر دیا خدا تعصب کا بُرا کرے وہ انسان کو عقل سے بھی دُور پھینک دیتا ہے۔ بہر حال ان مفسروں کے اقوال تو ہرگز قابل توجہ نہیں خود قرآن کے الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ یہ کس کی مدح ہے۔ یہ بالکل واضح ہے کہ یہ رسولؐ کے ان اصحاب کی مدح ہے جن میں یہ تمام صفات پائے جائیں اب غور کر لو کہ یہ تمام صفتیں جس میں پائی جاتی ہیں وہی اسکا مستحق ہے لیکن چونکہ بقول رسولؐ اس کے بعد کی آیت علی ابن ابی طالبؑ کی شان میں ہے۔ لہٰذا قرینہ یہ کہتا ہے کہ یہ بھی انہی کے یا ان کے مثل جو ان تمام صفات سے متصف ہوں انکی شان میں ہے۔ اللہ بس باقی ہوس ۱۲ ح

[3] ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے پر کچھ لوگوں نے حضرت رسولؐ سے پوچھا کہ یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا، قیامت کے دن نور کا ایک علم (لواء احمد) تیار ہو گا۔ اور ایک منادی آواز دے گا کہ سید المؤمنینؑ اور مومنین کھڑے

باقی صفحہ ۶۲۰ پر

امَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا

ہیں (تم اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی[1] نہ کیا کرو اور جس طرح تم آپس میں ایک

تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ

دوسرے سے زور (زور) سے بولا کرتے ہو۔ ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو (ایسا نہ ہو) کہ

اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ

تمہارا کیا کرایا سب اکارت ہو جائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔ بیشک جو لوگ رسول خدا کے سامنے

اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ

اپنی آوازیں دھیمی کر لیا کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو خدا نے پرہیزگاری کے لیے جانچ

قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ اِنَّ

لیا ہے۔ ان کے لیے (آخرت میں) بخشش اور بڑا اجر ہے۔ (اے رسولؐ)

الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا

جو لوگ تم کو حجروں کے باہر سے آواز دیتے ہیں۔ ان میں سے اکثر

يَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ

بے عقل ہیں۔ اور اگر یہ لوگ اتنا تامل کرتے کہ تم خود نکل کر ان کے پاس آجاتے (تب بات

لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

کرتے) تو یہ ان کیلئے بہتر تھا اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان[2] ہے۔ اے ایماندارو اگر کوئی بدکردار

اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا

تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا[3] کرو (ایسا نہ ہو کہ) تم کسی قوم کو نادانی

قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝

سے نقصان پہنچاؤ پھر اپنے کیے پر نادم ہو۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ

اور جان رکھو کہ تم میں خدا کے پیغمبر (موجود) ہیں۔ بہتیری باتیں ایسی ہیں کہ اگر رسولؐ ان میں

مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ

تمہارا کہا مان لیا کریں تو (الٹے) تم ہی مشکل میں پڑ جاؤ لیکن خدا نے تو تمہیں ایمان کی محبت دے دی

وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ

ہے۔ اور اس کو تمہارے دلوں میں عمدہ کر دکھایا ہے۔ اور کفر اور بدکاری اور نافرمانی سے تم کو بیزار کر

وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ فَضْلًا مِّنَ

دیا ہے یہی لوگ خدا کے فضل و کرم سے راہ ہدایت پر ہیں۔ اور خدا تو

اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ

بڑا واقف کار حکمت والا ہے۔ اور اگر مومنین میں



رسول اللہؐ سے بات کرنے کی تہذیب

[1] بخاری نے ابن منذر ابن مردویہ عبداللہ ابن زبیر سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ حضرت رسولؐ کے پاس بنی تمیم کے کچھ لوگ آئے تو حضرت ابوبکر بول اٹھے کہ ان لوگوں کا حاکم قعقاع ابن معبد کو بنایئے۔ اس پر حضرت عمر کہنے لگے۔ نہیں یہ ٹھیک نہیں۔ اقرع بن حابس کو انکا امیر بنایئے۔ اس پر حضرت ابوبکر بولے۔ ہاں تم میری مخالفت کرتے ہو۔ اس پر حضرت عمر نے کہا مجھے تمہاری مخالفت منظور نہیں ہے۔ غرض اس قسم کی باتیں ہوتے ہوتے دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں تو خدا نے ان کی تنبیہ کے لیے یہ آیت نازل کی دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۸۳ مطبوعہ مصر ۱۲

[2] ان تمام آیات کے شان نزول میں اختلافات ہیں مگر احکامات کی حیثیت سے عام ہیں۔

بے تحقیق کسی کے کہنے پر کچھ نہ کر بیٹھو

[3] ولید بن عقبہ جو حضرت عثمان کے مادری بھائی بھی تھے۔ اور ان کی خلافت کے زمانہ میں سعد بن ابی وقاص کے بعد کوفہ کے گورنر بھی تھے۔ اور انھی نے ایک دن لوگوں کو صبح کی چار رکعت نماز پڑھائی تھی اور پھر یہ بھی پوچھا تھا کہ اگر کہو تو اور زیادہ کر دوں اور حضرت عثمان نے یہ خبر سن کر ان کو الگ کر دیا تھا۔ غرض انھی کو حضرت رسولؐ نے بنی مصطلق سے زکوٰۃ وصول کرنے کو بھیجا اور ان دونوں میں پہلے ہی کچھ خلش تھی۔ جب یہ قریب پہنچے تو وہ لوگ ان کے استقبال کو نکلے۔ آپ یہ سمجھے کہ لوگ ہمیں مارنے آتے ہیں۔ بس پھر کیا تھا آپ وہیں سے پھرے اور مدینہ میں آکے دم لیا۔ اور حضرت سے گڑھ کے یہ کہہ دیا کہ وہ لوگ مرتد ہو گئے۔ اور زکوٰۃ نہیں دیتے۔ یہ سن کر حضرت کو رنج ہوا اور ان سے جہاد کا قصد ہوا یہ خبر ان بے چاروں تک پہنچی تو وہ دوڑے ہوئے حضرتؐ کے پاس آئے۔ اور عرض کی کہ یہ ہم لوگوں پر بالکل افترا و بہتان ہے ہم لوگ خدا رسولؐ کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں مگر آپ کو ان لوگوں کا وثوق نہ ہوا اور فرمایا تم لوگ توبہ کرو۔ ورنہ میں ایسے شخص کو تمہارے پاس بھیجونگا جو بمنزلہ میری جان کے ہے جو تم سے جہاد کرے گا اور تمہاری عورتوں اور بچوں کو اسیر کرے گا۔ یہ کہہ کر حضرت علیؑ کے شانہ پر ہاتھ مارا کہ

باقی صفحہ ۶۲۲ پر

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ

لے سے دو فرقے آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں میں صلح کرا دو۔ پھر اگر ان میں سے ایک

اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى

(فریق) دوسرے پر زیادتی کرے تو جو فرقہ زیادتی کرے تم (بھی) اس سے لڑو یہاں

تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا

تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع کرے پھر جب رجوع کرے تو فریقین میں

بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

مساوات کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف سے کام لو۔ بیشک خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَ

مومنین تو آپس میں ؎ بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں میل جول کرا دیا کرو

اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اے ایماندارو (تم میں سے) کسی قوم (کا) کوئی مرد

لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا

(دوسری قوم کے) مردوں کی ہنسی ؎ نہ اڑائے ممکن ہے کہ وہ لوگ (خدا کے نزدیک) اچھے ہوں

مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا

اور نہ عورتیں ؎ عورتوں سے (تمسخر کریں) کیا عجب ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں۔ اور تم آپس

مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ

میں ایک دوسرے کو طعنے نہ دو نہ ایک دوسرے کا برا نام دھرو۔ ایمان لانے

بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ

کے بعد بدکاری (کا) نام ہی برا ہے۔ اور جو لوگ باز نہ آئیں

فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا

تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔ اے ایماندارو بہت سے گمان (بد) سے بچتے رہو

كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا

کیونکہ بعض بدگمانی گناہ ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے حال کی ٹوہ میں نہ رہا کرو

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ

اور نہ تم میں سے ایک دوسرے کی غیبت ؎ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند

يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ

کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تم تو ضرور اس سے نفرت کرو گے۔ اور خدا سے ڈرو

اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ

بیشک خدا بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ لوگو ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا



**دو گروہ آپس میں لڑیں تو صلح کرادو**

لے اس کے ماقبل کی آیت کے متعلق ولید بن عقبہ کے بیان پر اصحاب کے دو گروہ ہو گئے۔ کچھ لوگ تو حضرت کو بنی مصطلق کی سزا کے لیے لشکر بھیجنے کی رائے دیتے تھے، اور کچھ اس کے خلاف تھے انھی دونوں گروہوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

**مؤمنین آپس میں بھائی بھائی ہیں**

۲ے ایک روز حضرت رسولؐ ایک خچر پر سوار ہو کر انصار کے مجمع میں پہنچے، اور وہاں کچھ ٹھہر گئے تو خچر نے پیشاب کیا اس پر عبداللہ بن سلول نے اپنی ناک پر ہاتھ رکھ لیا اور گستاخانہ بولا اس خچر کو ہٹاؤ۔ اس کی بدبو نے دماغ خراب کر دیا۔ عبداللہ بن رواحہ کو یہ بات ناگوار گزری، اور بولے اس کی بو تو تجھ سے اچھی ہے۔ حضرت رسولؐ تو وہاں سے چلے گئے مگر پھر دونوں میں بات بڑھی۔ اور آخر زبان سے ہاتھ پاؤں تک نوبت پہنچی۔ اور پھر دونوں کے قبیلے اوس و خزرج جن کی لڑائیاں مشہور ہیں چڑھ دوڑے۔ اور خوب مار پیٹ ہونے لگی۔ جب یہ خبر حضرتؐ کو پہنچی تو آپ پھر تشریف لائے۔ ان دونوں میں صلح کرا دی انھی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

**تمسخر کی مناہی**

۳ے ثابت بن قیس چونکہ بہرا تھا۔ اس وجہ سے لوگ اسکو حضرتؐ کی باتیں سننے کے خیال سے قریب بٹھاتے۔ ایک دن صبح کی نماز میں آیا تو ایک رکعت نماز ہو چکی تھی۔ بعد نماز کے لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ جب یہ فارغ ہوا تو پھاندتا ہوا حضرتؐ کے پاس پہنچا۔ اور ایک شخص سے جگہ خالی کرنے کو کہا مگر وہ نہ ہٹا۔ تو یہ غصہ میں بیٹھ گیا۔ جب دن نکلا تو ثابت نے اس سے پوچھا تو کون ہے۔ اس نے اپنا نام بتایا تو ثابت نے کہا اب معلوم ہوا تو فلاں عورت کا بیٹا ہے اور اس کی ماں کو برے الفاظ سے یاد کیا۔ یہ اس کو سخت ناگوار گزرا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

**طعنہ زنی نہ کرو**

۴ے حضرت عائشہ و حفصہ حضرت صفیہ کو اکثر طعنہ دیا کرتیں کہ تو یہودی کی بیٹی ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

**بدگمانی کرنے ٹوہ لینے اور غیبت کی ممانعت**

۵ے ایک دفعہ سفر میں حضرت رسولؐ کے ساتھ حضرت ابوبکر و عمر بھی تھے۔ ان دونوں نے حضرت سلمان وغیرہ کی غیبت کی۔ اس کے بعد کھانے کے وقت کسی آدمی کو سالن کے لیے حضرت کے پاس بھیجا تو آپ نے جواب دیا، وہ دونوں تو گوشت سے

باقی ص ۶۱۹ پر

مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ

اور ہم ہی نے تمہارے قبیلے اور برادریاں بنائیں تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرے اس میں شک نہیں کہ

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝١٣

خدا کے نزدیک تم سب میں بڑا عزت دار وہی ہے جو بڑا پرہیزگار ہو۔ بیشک خدا بڑا واقف کار خبردار ہے۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰكِنْ قُوْلُوْۤا

عرب کے دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے (اے رسولؐ) کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ (یوں) کہو کہ ہم اسلام

اَسْلَمْنَا وَ لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اِنْ

لائے۔ حالانکہ ایمان کا تو ابھی تک[1] تمہارے دلوں میں گزر ہوا ہی نہیں۔ اور اگر تم خدا کی اور

تُطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَا یَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ

اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری کرو گے تو خدا تمہارے اعمال میں سے کچھ کم نہیں کریگا۔ بے شک

شَیْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝١٤ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ

خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (سچے) مومن تو بس وہی ہیں جو خدا اور

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَ جٰهَدُوْا

اس کے رسولؐ پر ایمان لائے۔ پھر انہوں نے اس میں کسی طرح کا شک شبہ نہ کیا اور اپنے مال

بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ

سے اور اپنی جانوں سے خدا کی راہ میں جہاد کیا۔ یہی لوگ (دعوائے ایمان میں)

هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝١٥ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِیْنِكُمْ ؕ

سچے ہیں۔ (اے رسولؐ ان سے) پوچھو تو کیا تم خدا کو اپنی دینداری جتاتے ہو۔

وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ

اور خدا تو جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) جانتا ہے۔ اور

اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝١٦ یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ

خدا ہر چیز سے خبردار ہے۔ (اے رسولؐ) تم پر یہ لوگ اسلام لانے کا احسان

قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ

جتاتے ہیں (تم صاف) کہہ دو کہ تم اپنے اسلام کا مجھ پر احسان نہ جتاؤ بلکہ اگر تم (دعوائے ایمان میں)

عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ

سچے ہو تو (سمجھو کہ) خدا نے تم پر احسان[2] کیا کہ اس نے تم کو ایمان کا راستہ دکھایا

صٰدِقِیْنَ ۝١٧ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ

بے شک خدا تو سارے آسمان و زمین کی چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے

وَ اللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝١٨ ع

اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اسے دیکھ رہا ہے۔



---

بزرگی پرہیزگاری پر موقوف ہے

ایمان و اسلام میں ایک فرق

[1] یہ قبیلہ بنی اسد کا حال ہے جو قحط کے زمانہ میں فاقہ کرتے کرتے گھبرا کر مدینہ میں آ گئے تھے۔ اور حضرت رسولؐ سے اسلام کا اقرار کیا تھا۔ وہ بھی محض اس وجہ سے کہ ان کو کھانے کو کچھ ملے۔ ورنہ دل میں ایمان سے کچھ بحث نہ تھی خیر یہ تو ایک واقعہ تھا مگر سچ یوں ہے کہ خدا نے اس آیت میں ایمان و اسلام کا فرق بھی بتا دیا ہے۔ ظاہری فرق ایک تو یہی ہے کہ اسلام صرف زبان سے اقرار کا نام ہے۔ اور ایمان دل سے ماننے کا۔ دوسرا فرق یہ بھی ہے کہ اسلام صرف تقلیدی طور پر مان لینے کا نام ہے۔ اور ایمان، دلائل سے اعتقادات درست کر لینے کو کہتے ہیں۔ اور شاید اسی وجہ سے نماز میت میں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وارد ہے اور مقصود مسلمین و مسلمات سے بھی مومنین ہی ہیں۔ یعنی وہ مومنین جو جہالت کی وجہ سے دلائل کو نہیں جانتے صرف اہل علم سے سن کر دل سے سچے اعتقادات کو مانتے ہیں دوسرے لوگ مراد نہیں۔ تیسرا فرق یہ بھی ہے کہ جو لوگ صرف توحید، نبوۃ، قیامت کا اقرار کرتے ہیں وہ مسلم ہیں۔ اور جو ان چیزوں کے ساتھ عدل و امامت کے بھی قائل ہیں وہ مومن ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے فرق علماء نے بیان کیے ہیں۔ دیکھو کتب کلامیہ۔ ١٢

[2] اسی مطلب کو سعدی نے دوسرے لفظوں میں کیا خوب ادا کیا ہے۔ ؎

منت منہ کہ خدمت سلطاں ہمی کنی
منت شناس ازو کہ بخدمت گذاشتت

ہدایت کرکے خدا نے احسان فرمایا

بقیہ ص ٦١٨

خوب پیٹ بھر چکے۔ اب سالن کیا ہوگا۔ اس نے جا کر ان دونوں صاحبوں سے بیان کیا تو انکو بڑی حیرت ہوئی اور دوڑتے ہوئے حضرت کے پاس پہنچے اور کہنے لگے یا حضرت ہم لوگوں نے تو ایک عرصے سے گوشت دیکھا تک نہیں کھانا کیسا آپ نے فرمایا اب تک تم دونوں کے دانتوں میں وہ گوشت بھرا ہوا ہے کیا تم دونوں نے فلاں کی غیبت کر کے اس کا گوشت نہیں کھایا۔ اس پر وہ لوگ شرمائے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ تفسیر دُرِّ منثور جلد ٦ صفحہ ٩٥ مطبوعہ مصر ١٢

آیاتہا ۴۵ (۵۰) سُوْرَۃُ قٓ مَکِّیَّۃٌ (۳۴) رکوعاتہا ۳

سورۂ[1] ق مکہ میں نازل ہوا اور اس کی پینتالیس آیتیں اور تین ۳ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قٓ ۚ وَ الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ

ق قرآن مجید کی قسم (محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیغمبر ہیں) لیکن ان (کافروں) کو تعجب ہے کہ انہی میں

مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ ءَاِذَا مِتْنَا

ایک (عذاب سے) ڈرانے والا (پیغمبر) ان کے پاس آگیا۔ تو کافر کہنے لگے یہ تو ایک عجیب بات ہے۔ بھلا جب ہم

وَ كُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ

مرجائیں گے اور (سڑ گل کر) مٹی ہو جائیں گے تو پھر یہ دوبارہ زندہ ہونا (عقل سے) بعید (بات) ہے انکے جسموں سے

الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَ عِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝ بَلْ كَذَّبُوْا

زمین جس چیز کو (کھا کھا کر) کم کرتی ہے وہ ہمکو معلوم ہے اور ہمارے پاس تو تحریری یادداشت کتاب (لوح محفوظ موجود) ہے

بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا

مگر جب انکے پاس (دین) حق آپہنچا تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو وہ لوگ ایک ایسی بات میں (الجھے ہوئے) ہیں جسے قرار

اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَ زَيَّنّٰهَا وَ مَا لَهَا مِنْ

نہیں۔ تو کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نظر نہیں کی کہ ہم نے اسکو کیونکر بنایا اور اس کو کیسی زینت دی اور

فُرُوْجٍ ۝ وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَ

اس میں کہیں شگاف تک نہیں۔ اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس پر بوجھل پہاڑ رکھ دیئے

اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝ تَبْصِرَةً وَّ ذِكْرٰى لِكُلِّ

اور اس میں ہر طرح کی خوشنما چیزیں اگائیں۔ تاکہ تمام رجوع لانے والے (بندے)

عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝ وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا

ہدایت اور عبرت حاصل کریں۔ اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی برسایا تو اس سے باغ (کے درخت)

بِهٖ جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الْحَصِيْدِ ۝ وَ النَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ

اگائے اور کھیتی کا اناج اور لمبی لمبی کھجوریں۔ جس کا بور باہم گتھا ہوا ہوتا

نَّضِيْدٌ ۝ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَ اَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ

ہے۔ (یہ سب کچھ) بندوں کی روزی دینے کے لیے (پیدا کیا) اور پانی ہی سے ہم نے مردہ شہر (افتادہ زمین) کو زندہ کیا

كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ اَصْحٰبُ

اسی طرح (قیامت میں مردوں کو) نکلنا ہوگا۔ ان سے پہلے نوحؑ کی قوم اور خندق والوں[2] اور قوم ثمود نے اپنے اپنے

الرَّسِّ وَ ثَمُوْدُ ۝ وَ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ وَ اِخْوَانُ لُوْطٍ ۝

پیغمبر کو جھٹلایا۔ اور (قوم) عاد اور فرعون اور لوط کی قوم اور بن کے رہنے والوں



حضرت کی رسالت

لوح محفوظ

خدا کی قدرتیں

احسان... مومنوں

[1] اس سورۃ میں حضرتؐ کی رسالت، لوح محفوظ، خدا کی قدرتیں، خدا بندوں کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ کراماً کاتبین کا ذکر، حضرت رسولؐ و حضرت علیؑ کے مدارج، نماز پنجگانہ قیامت کا تذکرہ وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

[2] ان سب کے قصے تفصیل مذکور ہو چکے ہیں۔ ۱۲

بقیہ ص ۶۱۶

ہو جائیں۔ یہ سن کر علی ابن ابی طالب کھڑے ہو جائیں گے تو انکے ہاتھ میں وہ علم دیا جائے گا۔ اور اس کے نیچے مہاجرین اور انصار میں سے وہ مومنین جو سابقین اولین ہیں سب کے سب جمع ہو جائیں گے۔ اور ان میں انکے سوا اور کوئی نہ ہوگا۔ پھر علی ایک نور کے منبر پر بیٹھیں گے۔ اور ایک ایک کر کے سب لوگ ان کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔ اور یہ ایک کو اس کا اجر اور نور عطا کریں گے۔ جب آخر شخص کی نوبت آئے گی تو ان لوگوں سے کہا جائیگا تم لوگوں نے اپنے اپنے مقام منزلت کو جنت میں دیکھا۔ تمہارے پروردگار نے تم سے یہ کہہ دیا تھا کہ میری بارگاہ میں تمہارے لیے مغفرت اور اجر عظیم یعنی بہشت ہے پھر علی اٹھیں گے۔ اور یہ سب مومنین ان کے علم کے نیچے ہونگے۔ پھر ان سب کو جنت میں جا پہنچائیں گے پھر اپنے منبر کی طرف پلٹیں گے۔ اور برابر مومنین ان کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔ اور ان کے ہاتھ سے بہشت کا اپنا اپنا حصہ لیں گے۔ اس کے بعد کچھ لوگوں کو جہنم میں ڈلوا دیں گے۔ یہی مطلب ہے خدا کے قول الذین آمنوا الآیۃ اور الذین کفروا و کذبوا بآیاتنا اولئک اصحاب الجحیم کا یعنی علی کے حق کی ولایت کی وجہ سے لوگ جنت جہنم کے مستحق ہونگے۔ اور ان کا حق سارے جہان پر واجب ہے۔ دیکھو شواہد التنزیل حاکم ابوالقاسم حسکانی۔ ۱۲

[3] اس سورۃ میں رسولؐ سے بات کرنے کی تہذیب، ہر واقعہ کو تحقیق کر کے اس پر عمل کرنا۔ دو گروہ آپس میں لڑیں تو صلح کرا دو۔ مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تمسخر کی مناہی، طعنہ زنی، بدگمانی، غیبت کی ممانعت، پرہیزگاروں کا درجہ، ایمان و اسلام میں فرق، ہدایت کر کے خدا نے

وَ اَصۡحٰبُ الۡاَیۡکَۃِ وَ قَوۡمُ تُبَّعٍ ؕ کُلٌّ کَذَّبَ الرُّسُلَ

(قومِ شعیبؑ) اور تبع کی قوم (ان) سب نے (اپنے اپنے) پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہمارا (عذاب کا) وعدہ

فَحَقَّ وَعِیۡدِ ۝١٤ اَفَعَیِیۡنَا بِالۡخَلۡقِ الۡاَوَّلِ ؕ بَلۡ ہُمۡ فِیۡ

پورا ہو کر رہا۔ تو کیا ہم پہلی بار پیدا کرکے تھک گئے ہیں (ہرگز نہیں) مگر یہ

لَبۡسٍ مِّنۡ خَلۡقٍ جَدِیۡدٍ ۝١٥ ع وَ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ وَ

لوگ ازسرِنو (دوبارہ) پیدا کرنے کی نسبت شک میں (پڑے) ہیں۔ اور بیشک ہم نے انسان کو پیدا کیا اور جو

نَعۡلَمُ مَا تُوَسۡوِسُ بِہٖ نَفۡسُہٗ ۚۖ وَ نَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡہِ مِنۡ

خیالات اس کے دل میں گزرتے ہم انکو جانتے ہیں۔ اور ہم تو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب

حَبۡلِ الۡوَرِیۡدِ ۝١٦ اِذۡ یَتَلَقَّی الۡمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الۡیَمِیۡنِ وَ

ہیں۔ جب وہ کوئی کام کرتا ہے تو دو لکھنے والے (کراماً کاتبین) جو اس کے داہنے بائیں بیٹھے ہیں

عَنِ الشِّمَالِ قَعِیۡدٌ ۝١٧ مَا یَلۡفِظُ مِنۡ قَوۡلٍ اِلَّا لَدَیۡہِ

لکھ لیتے ہیں۔ کوئی بات اس کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان اس کے پاس

رَقِیۡبٌ عَتِیۡدٌ ۝١٨ وَ جَآءَتۡ سَکۡرَۃُ الۡمَوۡتِ بِالۡحَقِّ ؕ

تیار رہتا ہے۔ موت کی بے ہوشی یقیناً طاری ہوگی (تو ہم بتا دیں گے کہ) یہی وہ

ذٰلِکَ مَا کُنۡتَ مِنۡہُ تَحِیۡدُ ۝١٩ وَ نُفِخَ فِی الصُّوۡرِ ؕ ذٰلِکَ

(حالت) ہے جس سے تو بھاگا کرتا تھا اور صور پھونکا جائے گا یہی (عذاب کے)

یَوۡمُ الۡوَعِیۡدِ ۝٢٠ وَ جَآءَتۡ کُلُّ نَفۡسٍ مَّعَہَا سَآئِقٌ وَّ

وعدہ کا دن ہے۔ اور ہر شخص (ہمارے سامنے) حاضر ہوگا کہ اس کے ساتھ ایک (فرشتہ)

شَہِیۡدٌ ۝٢١ لَقَدۡ کُنۡتَ فِیۡ غَفۡلَۃٍ مِّنۡ ہٰذَا فَکَشَفۡنَا عَنۡکَ

ہنکانے والا ہوگا اور ایک (اعمال کا) گواہ (اس سے کہا جائیگا کہ اس (دن) سے تو غفلت میں پڑا تھا تو اب

غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الۡیَوۡمَ حَدِیۡدٌ ۝٢٢ وَ قَالَ قَرِیۡنُہٗ ہٰذَا

ہم نے تیرے سامنے سے پردے کو ہٹا دیا تو آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے اور اسکا ساتھی (فرشتہ) کہے گا یہ (اسکا عمل)

مَا لَدَیَّ عَتِیۡدٌ ۝٢٣ ؕ اَلۡقِیَا فِیۡ جَہَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ

جو میرے پاس حاضر ہے (تب حکم ہوگا) کہ تم دونوں لے ہر سرکش ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو

عَنِیۡدٍ ۝٢٤ مَّنَّاعٍ لِّلۡخَیۡرِ مُعۡتَدٍ مُّرِیۡبِۣ ۝٢٥ الَّذِیۡ جَعَلَ

جو (واجب حقوق سے) مال میں بخل کرنے والا حد سے بڑھنے والا (دین میں) شک کرنے والا تھا

مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ فَاَلۡقِیٰہُ فِی الۡعَذَابِ الشَّدِیۡدِ ۝٢٦

جس نے خدا کے ساتھ دوسرے معبود بنا رکھے تھے تو اب تم دونوں اسکو سخت عذاب میں ڈال دو۔

قَالَ قَرِیۡنُہٗ رَبَّنَا مَاۤ اَطۡغَیۡتُہٗ وَ لٰکِنۡ کَانَ فِیۡ ضَلٰلٍۭ

اس وقت اس کا ساتھی (شیطان) کہے گا پروردگار! میں نے اسکو گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ تو خود سخت گمراہی



ؔ شہابؒ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ کہ ہم لوگ ایک دفعہ محمد اعمش کے مرض الموت میں عیادت کو گئے تھے کہ حضرت ابوحنیفہ اور ابن ابی لیلیٰ اور ابن شیرویہ بھی آ گئے۔ تو ابوحنیفہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور نصیحتاً ان سے کہا اے ابومحمد خدا سے ڈرو تمہارے لیے آخرت کا پہلا دن اور دنیا کا آخر دن ہے۔ اور تم بہت سی حدیثیں ایسی علی ابن ابی طالبؑ کے بارے میں بیان کیا کرتے تھے کہ اگر تم سکوت کرتے تو اچھا تھا یہ سن کر اعمش کو غصہ آ گیا اور کہنے لگے کیا میرے سے آدمی کو ایسی بات کہی جا سکتی ہے مجھے ذرا تکیہ سے لگا کر بٹھا دو۔ اس کے بعد کہنے لگے مجھ سے ابوالمتوکل نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو مجھ سے اور علیؑ سے کہا جائیگا کہ اپنے دشمنوں کو جہنم واصل کرو۔ اور یہی مطلب ہے کہ خدا کے قول والقیا فی جہنم کل کفار عنید دیکھو مسند امام احمد بن حنبل۔ حضرت ابن عباسؓ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن نور کا ایک علم (لواء احمد) مرتب کیا جائیگا۔ اور ایک منادی آواز دے گا کہ سید المومنین اور جملہ مومنین کھڑے ہو جائیں۔ یہ سن کر حضرت علیؑ ابن ابی طالب کھڑے ہو جائیں گے۔ اور ان کے ہاتھ میں وہ علم دے دیا جائیگا اور اس کے نیچے مہاجرین و انصار میں سے وہ مومنین جو سابقین اولین ہیں سب کے سب جمع ہو جائیں گے اور ان میں ان لوگوں کے سوا اور کوئی نہ ہوگا۔ پھر علیؑ نور کے ایک منبر پر بیٹھیں گے۔ اور ایک ایک سب لوگ ان کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔ اور وہ انھیں جنت کی بشارت دیں گے۔ اور انھیں خود جنت میں لے جا کر داخل کریں گے۔ پھر اپنے منبر پر جلوہ افروز ہونگے ملاحظہ ہو (شواہد التنزیل امام حاکم ابوالقاسم حسکانی) علامہ محسن فیضؒ تحریر فرماتے ہیں کہ رسولِ کریمؐ نے علیؑ ابن ابی طالب سے فرمایا کہ اے علیؑ یہ آیت میرے اور تمہارے بارے میں نازل ہوئی ہے (تفسیر صافی صہ ۴۲۸) علامہ شیخ سلیمان قندوزی بلخی جو کہ سلطان

باقی صہ ۶۲۲ پر

خدا شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے

کراماً کاتبین

بَعِيْدٍ ﴿٢٧﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ
میں بتلا تھا۔ (اس پر) خدا فرمائیگا ہمارے سامنے جھگڑے نہ کرو میں تو تم لوگوں کو پہلے ہی (عذاب سے)
بِالْوَعِيْدِ ﴿٢٨﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ
ڈرا چکا تھا۔ میرے یہاں بات بدلا نہیں کرتی اور نہ میں بندوں پر (ذرہ برابر) ظلم کرنے
لِّلْعَبِيْدِ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ
والا ہوں۔ اس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کہ تو بھر چکی اور وہ کہے گی
هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿٣٠﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ
کیا کچھ اور بھی ہے۔ اور بہشت پرہیز گاروں کے بالکل قریب کردی جائیگی۔ یہی تو وہ بہشت ہے جس
بَعِيْدٍ ﴿٣١﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿٣٢﴾
کا تم میں سے ہر ایک (خدا کی طرف) رجوع کرنے والے (حدود کی) حفاظت کرنیوالے سے وعدہ کیا جاتا ہے۔
مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ﴿٣٣﴾
تو جو شخص خدا سے بے دیکھے ڈرتا رہا اور (خدا کی طرف) رجوع کرنیوالا دل لے کر آیا (انکو حکم ہوگا) کہ اس
ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿٣٤﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ
میں صحیح وسلامت داخل ہو جاؤ۔ یہی تو ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔ اس میں یہ لوگ جو چاہیں گے انکے
فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ
لیے حاضر ہے اور ہمارے ہاں تو (اس سے بھی) زیادہ ہے۔ اور ہم نے ان سے پہلے کتنی اُمتیں ہلاک کر ڈالیں۔
هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ هَلْ مِنْ
جو ان سے قوت میں کہیں بڑھ کر تھیں تو ان لوگوں نے (موت کے خوف سے) تمام شہروں کو چھان مارا کہ بھلا
مَّحِيْصٍ ﴿٣٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ
کہیں بھی بھاگنے کا ٹھکانہ ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ جو شخص (آگاہ) دل رکھتا ہے یا کان لگا کر حضور قلب
قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا
سے سنتا ہے۔ اس کے لیے اس میں (کافی) نصیحت ہے۔ اور ہم ہی نے یقیناً سارے آسمان
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا
و زمین اور جو کچھ ان دونوں کے بیچ میں ہے چھ دن میں پیدا کیے۔ اور تکان تو ہم کو
مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿٣٨﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ
چھو بھی نہیں گئی۔ تو (اے رسولؐ) جو کچھ یہ (کافر لوگ) بکا کرتے ہیں اس پر تم صبر کرو
بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿٣٩﴾
اور آفتاب [1] کے نکلنے سے پہلے اور (اس کے) غروب سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کیا کرو۔
وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿٤٠﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ
اور تھوڑی دیر رات کو بھی اور نماز کے بعد بھی اسکی تسبیح [2] کرو۔ اور کان لگا کر سن رکھو کہ



[1] اس آیت سے ممکن ہے کہ نماز پنجگانہ مراد ہو۔ قبل طلوع سے نماز صبح اور قبل غروب سے ظہر و عصر اور لیل سے نماز مغرب و عشاء اور بعض نے نماز تہجد مراد لی ہے۔ ۱۲

[2] ایک حدیث میں ہے کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ ہر صبح و شام دس دس مرتبہ اس تسبیح کو پڑھو لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شئ قدیر۔ ۱۲

بقیہ صـ ٦١٧

اسکو بھیجو نگا۔ اس کے بعد آپ نے خالد بن ولید کو تحقیقات کے واسطے بھیجا تو ان کو ارکان اسلام بجالاتے پایا اور پلٹ آئے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ دیکھو تفسیر کشاف جلد ۴ صـ ۱۲۱ مطبوعہ مصر۔ ۱۲

بقیہ صـ ٦٢١

ترک کے پیرتھے تحریر فرماتے ہیں قال اذا کان یوم القیامۃ وقفت محمد و علی علی الصراط وینادی منادیا یا محمد یا علی القیا فی جہنم کل کفار بنبوتک یا محمد و عنید بولایتک یا علی حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جب روز قیامت ہوگا تو حضرت رسول کریمؐ اور علی بن ابی طالبؑ صراط پر ٹھہریں گے اور ایک منادی ندا دے گا کہ اے محمدؐ و علیؑ تم دونوں منکر نبوت وولایت کو جہنم میں جھونک دو۔ ۱۲ (ینابیع المودت باب ٦ صفحہ ٨٥) (ن ح)

قیامت کا تذکرہ

يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ

جس دن پکارنے والا (اسرافیل) نزدیک ہی کی جگہ سے آواز دے گا۔ (کر اٹھو) جس دن لوگ ایک سخت

الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝ اِنَّا نَحْنُ

چیخ کو بخوبی سن لیں گے۔ وہی دن (لوگوں کے قبروں سے) نکلنے کا ہوگا۔ بیشک ہم ہی (لوگوں کو) زندہ

نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۝ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ

کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف پھر کر آنا ہے۔ جس دن زمین (ان کے اوپر سے) پھٹ جائے

عَنْهُمْ سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ۝ نَحْنُ

گی اور جھٹ پٹ نکل کھڑے ہوں گے۔ یہ جمع کرنا (اٹھانا اور جمع کرنا) ہم پر بہت آسان ہے۔ (اے رسول!)

اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۫

یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں ہم اسے خوب جانتے ہیں۔ اور تم ان پر جبر تو کرتے نہیں

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝ ع

ہو تو جو ہمارے (عذاب کی) وعدے سے ڈرے اس کو تم قرآن کے ذریعہ نصیحت کرتے ہو۔

اٰیاتہا ٦٠ (٥١) سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ (٦٧) رکوعاتہا ٣

سورۃ[2] ذاریات مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی ساٹھ آیتیں اور تین (٣) رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝ فَالْجٰرِيٰتِ

ان (ہواؤں) کی قسم جو (بادلوں کو) اڑا کر تتر بتر کر دیتی ہیں۔ پھر (پانی کا) بوجھ اٹھاتی ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ چلتی

يُسْرًا ۝ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝ وَّ

ہیں۔ پھر ایک ضروری چیز (بارش) کو تقسیم کرتی ہیں کہ تم سے جو وعدہ کیا جاتا ہے ضرور بالکل سچا ہے اور

اِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ؕ ۝ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝ اِنَّكُمْ

(اعمال کی) جزا (سزا) ضرور ہوگی۔ اور آسمان کی قسم جس میں رستے ہیں کہ (اے اہل مکہ) تم لوگ ایک

لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ؕ ۝

ایسی مختلف[3] بے جوڑ بات میں پڑے ہو کہ اس سے وہی پھرا جائے گا (گمراہ ہوگا) جو (خدا کے علم میں) پھیرا

قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝

جا چکا ہے۔ اٹکل دوڑانے والے ہلاک ہوں جو غفلت میں بھولے ہوئے (پڑے) ہیں۔ پوچھتے ہیں کہ

يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ؕ ۝ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ

جزا کا دن کب ہوگا۔ اس دن (ہوگا) جب ان کو آگ میں عذاب دیا

يُفْتَنُوْنَ ۝ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ

جائے گا۔ (اور ان سے کہا جائیگا) اپنے عذاب کا مزہ چکھو۔ یہ وہی ہے جس کی تم

[1] مطلب یہ ہے کہ اس کی آواز ایسی ہوگی کہ ہر شخص یہ سمجھے گا کہ قریب ہی سے کسی نے پکارا ہے۔ ١٢

[2] اس سورۃ میں حضرت ﷺ کی رسالت، پرہیزگاروں کی مدح، حضرت ابراہیمؑ کے مہمان، حضرت لوطؑ کی قوم، حضرت موسیٰؑ کا تذکرہ، قوم ثمود کا ذکر، جن و انس کو عبادت کا حکم، کفار کی مذمت وغیرہ مذکور ہے۔ ١٢

[3] مطلب یہ ہے کہ تم لوگ بالکل بے ٹھکانے باتیں کرتے ہو۔ کبھی کہتے ہو کہ یہ ایک قسم کا جادو ہے۔ کبھی کہتے ہو کہ محض خیالی باتیں اور شعر ہے۔ کبھی کہتے ہو کہ محمدؐ کے جی کا گھڑا ہوا ہے۔ کبھی کہتے ہو کہ اس کو دوسرا بنا کر دیتا ہے۔ کبھی کہتے ہو دیوانہ کی بڑ اس سے ہے۔ کبھی کہتے ہو یہ اگلوں کا افسانہ ہے۔ غرض تمہاری ان بے جوڑ باتوں سے تو وہی بہکتا ہے جو گمراہ ازلی ہے۔ ١٢

پرہیزگاروں کی صفت

تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۱۵﴾

جلدی مچایا کرتے تھے۔ بے شک پرہیزگار لوگ (بہشت کے) باغوں اور چشموں میں (عیش کرتے) ہوں گے۔

اٰخِذِيْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ

جو ان کا پروردگار انھیں عطا کرتا ہے، یہ (خوش خوش) لے رہے ہیں۔ یہ لوگ اس سے پہلے (دُنیا میں)

مُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ

نیکوکار تھے۔ (عبادت کی وجہ سے) رات کو بہت ہی کم سوتے تھے۔ اور

بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ فِيْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ

پچھلے پہر کو اپنی مغفرت کی دُعائیں کرتے تھے۔ اور ان کے مال میں مانگنے والے اور نہ

لِّلسَّآئِلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ وَ فِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿۲۰﴾

مانگنے والے محروم (دونوں) کا حصّہ تھا۔ اور یقین کرنے والوں کے لیے زمین میں (قدرتِ خدا کی بہت سی) نشانیاں

وَ فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ فِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ

ہیں۔ اور خود تم میں بھی ہیں تو تم کیا دیکھتے نہیں۔ اور تمہاری روزی اور جس چیز کا تم سے

وَ مَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَوَ رَبِّ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِنَّهٗ

وعدہ کیا جاتا ہے۔ آسمان [1] میں ہے تو آسمان اور زمین کے مالک کی قسم یہ (قرآن)

لَحَقٌّ مِّثْلَ مَاۤ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ

بالکل ٹھیک ہے۔ جس طرح تم باتیں کرتے ہو۔ کیا تمہارے پاس ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں

حضرت ابراہیمؑ کے مہمان

ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا

(فرشتوں) کی بھی خبر پہنچی ہے۔ کہ جب وہ لوگ ان کے پاس آئے تو کہنے لگے

سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ

سلام (علیکم)، تو ابراہیمؑ نے بھی (علیکم) سلام کہا۔ دیکھا تو) ایسے لوگ جن سے جان نہ پہچان۔ پھر اپنے گھر جا کر

فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗۤ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا

جلدی سے (بھنا ہُوا) ایک موٹا تازہ بچھڑا لے آئے اور اُسے انکے آگے رکھ دیا (پھر) کہنے لگے آپ لوگ

تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ

تناول کیوں نہیں کرتے۔ (اس پر بھی نہ کھایا، تو ابراہیمؑ ان سے جی ہی جی میں ڈرے وہ لوگ بولے آپ اندیشہ نہ کریں

وَ بَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ

اور ان کو ایک دانشمند لڑکے کی خوشخبری دی تو یہ سنتے ہی ابراہیمؑ کی بیوی (سارہؑ) چلاتی ہُوئی ان کے

فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَ قَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا

سامنے آئی اور اپنا مُنہ پیٹ لیا کہنے لگی (اے ہے) ایک تو بڑھیا (اس پر) بانجھ، لڑکا کیونکر ہوگا۔ فرشتے

كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾

بولے تمہارے پروردگار نے یونہی فرمایا ہے۔ وہ بے شک حکمت والا واقف کار ہے۔

[1] روزی کے آسمان میں ہونے کا یہ مطلب ہے کہ آسمان ہی سے پانی برستا ہے، آفتاب، ماہتاب، اور ستاروں کا اثر جو نباتات پر پڑتا ہے وہ بھی آسمان ہی میں ہیں۔ اور جسکا وعدہ لیا جاتا ہے یعنی بہشت دوزخ، ثواب اور عذاب وغیرہ۔ ۱۲

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٣١﴾ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا

(تب ابراہیمؑ نے) پوچھا کہ اے (خدا کے) بھیجے ہوئے (فرشتو) آخر تمہیں کیا مہم درپیش ہے۔ وہ بولے ہم تو

إِلَىٰ قَوْمٍ مُجْرِمِينَ ﴿٣٢﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ طِينٍ ﴿٣٣﴾

گنہگاروں (قوم لوطؑ) کی طرف بھیجے گئے ہیں تاکہ ان پر مٹی کے پتھر کھنگر برسائیں جن پر حد سے بڑھ جانے والوں

مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ﴿٣٤﴾ فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ

کے لیے تمہارے پروردگار کی طرف سے نشان[1] لگا دیئے گئے ہیں۔ غرض وہاں جتنے لوگ مومنین سے تھے

فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٣٥﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ

ان کو ہم نے نکال دیا۔ اور وہاں تو ہم نے ایک کے[2] سوا مسلمانوں کا کوئی گھر

الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٦﴾ وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِلَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ

پایا بھی نہیں۔ اور جو لوگ دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے وہاں

الْأَلِيمَ ﴿٣٧﴾ وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ

(عبرت کی) نشانی چھوڑ دی۔ اور موسیٰؑ (کے حال) میں بھی (نشانی ہے) جب ہم نے ان کو فرعون کے پاس کھلا

مُبِينٍ ﴿٣٨﴾ فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿٣٩﴾ فَأَخَذْنَاهُ

ہوا معجزہ دے کر بھیجا۔ تو اس نے اپنے لشکر کے برتے پر منہ موڑ لیا اور کہنے لگا یہ تو جادوگر یا سودائی ہے تو ہم نے

وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿٤٠﴾ وَفِي عَادٍ إِذْ

اس کو اور اس کے لشکر کو پکڑ لیا اور ان سب کو دریا میں پھینک دیا اور وہ تو قابل ملامت کام کرتا ہی تھا۔ اور عاد کی قوم کے

أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ﴿٤١﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ

حال میں بھی نشانی ہے جب ہم نے ان پر ایک بے برکت[3] آندھی چلائی کہ جس چیز پر چلتی اس کو بوسیدہ ہڈی

عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ ﴿٤٢﴾ وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ

کی طرح ریزہ ریزہ کیے بغیر نہ چھوڑتی۔ اور ثمود کے حال میں بھی (قدرت کی) نشانی ہے۔ جب

تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ ﴿٤٣﴾ فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ

ان سے کہا گیا کہ ایک خاص وقت تک خوب چین کرلو۔ تو انھوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی تو انھیں

الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُونَ ﴿٤٤﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوا مِنْ قِيَامٍ وَمَا

ایک روز بجلی کی کڑک نے آ ڈالا اور وہ دیکھتے ہی رہ گئے۔ پھر نہ وہ اٹھنے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ بدلہ

كَانُوا مُنْتَصِرِينَ ﴿٤٥﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ مِنْ قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا

ہی لے سکتے تھے۔ اور (ان سے) پہلے (ہم) نوحؑ کی قوم کو (ہلاک کر چکے تھے) بے شک وہ

فَاسِقِينَ ﴿٤٦﴾ وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ﴿٤٧﴾

بدکار لوگ تھے۔ اور ہم نے آسمانوں کو اپنے بل بوتے سے بنایا اور بےشک ہم میں سب قدرت ہے۔

وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ

اور زمین کو بھی ہم نے ہی بچھایا تو ہم کیسے اچھے بچھانے والے ہیں۔ اور ہم ہی نے ہر چیز کی دو دو

حضرت لوطؑ کا ذکر

حضرت موسیٰؑ کا تذکرہ

قوم عاد کا قصہ

حضرت نوحؑ کا ذکر

[1] بعض تفاسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کافر پر جو کھنگر پڑنے والا تھا۔ اس پر اس کا نام تک لکھا ہوا تھا۔ اور صرف وہیں پر اکتفا نہیں ہوئی ہے۔ وہ کفار جہاں جہاں تھے سب پر یہ پتھر برسے۔ ۱۲

[2] اللہ اکبر بیس برس کی مدت اور حضرت لوطؑ کی متواتر ہدایت اور صرف ایک گھر کا ایمان لانا معاذ اللہ۔ ۱۲

[3] ریح عقیم اس تیز ہوا کو کہتے ہیں جس سے درختوں میں بور اور بادلوں میں بارش نہ ہو۔ خلاصہ جس میں نقصان کے سوا کوئی فائدہ نہ ہو۔ اس وجہ سے میں نے بے برکت ترجمہ کیا۔ ۱۲

خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۞ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّىْ

قسمیں [1] بنائیں تاکہ تم لوگ نصیحت حاصل کرو۔ تو خدا ہی کی طرف بھاگو میں تم کو

لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۚ۞ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ

یقیناً اس کی طرف سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔ اور خدا کے ساتھ دوسرا معبود نہ بناؤ۔ میں تم کو یقیناً اس

اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۚ۞ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ

کی طرف سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔ اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس جو

قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۚ۞ اَتَوَاصَوْا

پیغمبر آتا تو وہ اس کو جادوگر کہتے یا سڑی دیوانہ (بتاتے)۔ کیا یہ لوگ ایک دوسرے کو اس

بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۚ۞ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ

بات کی وصیت کرتے آتے ہیں (نہیں) بلکہ یہ لوگ ہیں ہی سرکش۔ تو (اے رسول) تم ان سے منہ پھیر لو تم پر کچھ

بِمَلُوْمٍ ۞ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۞ وَمَا

الزام نہیں ہے۔ اور نصیحت [2] کیے جاؤ کیونکہ نصیحت مومنین کو تو فائدہ دیتی ہے۔ اور میں نے

خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۞ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ

جنوں اور آدمیوں کو اسی غرض سے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں [3] نہ تو میں ان سے روزی کا

مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۞ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ

طالب ہوں اور نہ چاہتا ہوں کہ مجھے کھانا کھلائیں۔ خدا خود بڑا روزی دینے والا

ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۞ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ

زور آور (اور) زبردست ہے۔ تو (ان) ظالموں کے واسطے بھی عذاب کا کچھ حصہ ہے۔ جس طرح

ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ۞ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ

ان کے ساتھیوں کے لیے حصہ تھا تو ان کو ہم سے جلدی نہ کرنا چاہیے۔ تو جس دن کا ان کافروں سے

كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِىْ يُوْعَدُوْنَ ۞

وعدہ کیا جاتا ہے اس سے ان کے لیے خرابی ہے۔

## آیاتہا ۴۹ (۵۲) سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ (۷۶) رکوعاتہا ۲

سورۂ طور [4] مکہ میں نازل ہوا، اور اس کی انچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالطُّوْرِ ۙ۞ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ۞ فِىْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ۞ وَّالْبَيْتِ

(کوہ) طور کی قسم اور اس کی کتاب (لوح محفوظ) کی جو کشادہ اوراق میں لکھی ہوئی ہے۔ اور بیت معمور کی (جو

الْمَعْمُوْرِ ۙ۞ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ۞ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ۞

کعبہ کے سامنے فرشتوں کا قبلہ ہے۔) اور اونچی چھت (آسمان) کی اور جوش و خروش والے سمندر کی۔



نصیحت و فکر کی باتیں

[1] جیسے عورت، مرد، دن رات روشنی تاریکی، خشک و تر، آسمان و زمین جن و انسان، بُردباری قہر، صحت بیماری امیری فقیری، رونا ہنسی، غم خوشی وغیرہ [2] نصیحت کرنیوالوں کو دس چیزیں ضرور بیان کرنی چاہئیں تاکہ اس کا اثر ہو خدا کی نعمت تکلیف و بلا کا ثواب گناہوں کا عذاب، شیطانی وسوسے۔ دُنیا کا زوال اور بے اعتباری سورت، قیامت دوزخ کا عذاب بہشت کا چین اور خوف و رجا۔ ۱۲

[3] ابن عباسؓ سے اس کی تفسیر میں منقول ہے کہ لوگ اس کی عبودیت اور بندگی کا اقرار کریں اور اس کو صفات ثبوتیہ اور سلبیہ کے ساتھ پہچانیں۔ ۱۲

[4] اس سورۃ میں قیامت کی حقیقت اہل جہنم اور اہل بہشت کا ذکر ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گرو ہے نصیحت کیے جاؤ، کفار کی حماقت، قیامت کا ذکر وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

جن و انس عبادت ہی کے لیے پیدا کیے گئے

بقیہ صفحہ ۶۱۰

محروم ہوتے تھے، حضرت کو خدا کے حکم کے مطابق اس قبیح رسم کو توڑنا بہت ضروری تھا اور یہ زمانہ کا قاعدہ بھی ہے کہ جب کوئی شخص کسی گروہ کی صداقت و اصلاح کرنی چاہتا ہو تو تاوقتیکہ ان امور کو خود کر کے نہ دکھلا دے اور نمونہ نہ بنے لوگوں پر خالی زبانی کہنے کا اثر کم ہوتا ہے غرض حضرتؐ کو ایک تو زینب کے صدمات اور ذلت کا خیال کیونکہ آپ ہی نے زید سے ان کو بیاہا تھا۔ ان کی دلجوئی ضروری تھی۔ دوسرے اس بُری رسم کو توڑنا اس پر خدا کا حکم، ان وجوہ سے حضرتؐ نے خود زینب سے نکاح کر لیا۔ اس سے لے پالکوں کے بیٹا ہونے کی رسم بھی ٹوٹی کیونکہ اگر وہ واقعی بیٹا بن جاتا تو اس کی مطلقہ بیوی سے نکاح کیوں کرتے اور زینب کی یہ ذلت کہ ایک غلام کی بیوی تھیں۔ اور پھر اس نے طلاق بھی دے دی۔ اس عزت سے بدلی کہ وہ رسول خدا کی بیوی بنیں۔ اور ان کے صدمات بھی جاتے رہے۔ اسی وجہ سے زینب اور بیبیوں پر فخر کیا کرتی تھیں کہ ایک تو وہ رسول خدا کی ہم خاندان اور ایک داواکی دونوں اولاد دُوسرے خود خدا نے انکا نکاح کیا، خلاصہ جب یہ نکاح ہو گیا، تو زینب کو چھوڑ کر کفار حضرت رسولؐ پر طعن کرنے لگے۔ ان کے جواب میں خدا نے یہ آیات نازل کیں۔ اور انکا دندان شکن جواب دے دیا۔ اور یہ بھی بتا دیا کہ محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ رسول اللہ اور خاتم النبیین ہیں۔ ۱۲

إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ مَّا لَهُ مِن دَافِعٍ ﴿٨﴾ يَوْمَ تَمُورُ

کہ تمہارے پروردگار کا عذاب بیشک لے واقع ہو کر رہے گا (اور) اسکا کوئی روکنے والا نہیں۔ جس دن آسمان چکر

السَّمَاءُ مَوْرًا ﴿٩﴾ وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ﴿١٠﴾ فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ

کھانے لگے گا۔ اور پہاڑ اُڑنے لگیں گے۔ تو اس دن جھٹلانے والوں کی

لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿١١﴾ الَّذِينَ هُمْ فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ ﴿١٢﴾ يَوْمَ

خرابی ہے۔ جو لوگ باطل میں پڑے کھیل رہے ہیں۔ جس دن جہنم کی

يُدَعُّونَ إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿١٣﴾ هَٰذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنتُم

آگ کی طرف ان کو دھکیل کر لے جائیں گے۔ (اور ان سے کہا جائیگا) یہی وہ جہنم ہے جسے تم

بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿١٤﴾ أَفَسِحْرٌ هَٰذَا أَمْ أَنتُمْ لَا تُبْصِرُونَ ﴿١٥﴾

جھٹلایا کرتے تھے۔ تو کیا یہ جادو ہے یا تم کو نظر نہیں آتا۔

اصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ ۖ إِنَّمَا

اسی میں گھسو پھر صبر کرو یا بے صبری کرو (دونوں) تمہارے لیے یکساں ہے۔ تمہیں تو

تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ

بس انہیں کاموں کا بدلہ ملے گا جو تم کیا کرتے تھے۔ بیشک پرہیزگار لوگ باغوں اور نعمتوں میں

وَنَعِيمٍ ﴿١٧﴾ فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ

ہونگے۔ جو (جو نعمتیں) ان کے پروردگار نے انہیں دی ہیں، ان کے مزے لے رہے ہیں اور انکا

عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿١٨﴾ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ

پروردگار انہیں دوزخ کے عذاب سے بچائیگا۔ جو جو کارگزاریاں تم کر چکے ہو ان کے صلہ میں (آرام سے) تختوں

تَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ ۖ وَزَوَّجْنَاهُم

پر جو برابر بچھے ہوئے ہیں تکیہ لگا کر خوب مزے سے کھاؤ پیو، اور ہم بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان

بِحُورٍ عِينٍ ﴿٢٠﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ

کا بیاہ رچائیں گے۔ اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا ساتھ دیا تو

أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ ۚ

ہم ان کی اولاد کو بھی ان کے درجے تک پہنچا دیں گے۔ اور ہم ان کی کارگزاریوں میں سے کچھ بھی کم نہ کرینگے

كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ﴿٢١﴾ وَأَمْدَدْنَاهُم بِفَاكِهَةٍ

ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گرو ہے ٢ے اور جس قسم کے میوے اور گوشت

وَلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢٢﴾ يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ

کو انکا جی چاہے گا ہم انہیں اور بڑھا کر عطا کرینگے۔ وہاں ایک دوسرے سے شراب کا جام لے لیا کرینگے،

فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ﴿٢٣﴾ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ

جس میں نہ کوئی بیہودگی ہے اور نہ گناہ (اور خدمت کیلئے) نوجوان لڑکے ان کے آس پاس پھرا کرینگے۔ وہ

قیامت کے آثار

اہلِ بہشت

ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گروی ہے

لے جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ بدر کے بارے میں حضرتؐ سے کچھ عرض معروض کرنے گیا تھا جب مسجد میں پہنچا، تو آپؐ نماز میں مشغول تھے اور سورہ طور کی تلاوت فرما رہے تھے۔ جب اس آیت پر پہنچے تو قریب تھا کہ خوف کی شدت سے میرا کلیجہ پھٹ جائے۔ اور میں نے اس خوف سے کہ کہیں اس وقت نہ عذاب آ جائے فوراً اسلام قبول کیا۔١٢

٢ے گرو ہونے کا مطلب یہ ہے، کہ جب نیک اعمال کرے تو نجات پائے۔

كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ۝٢٤ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ

وہ (حسن و جمال میں گویا) احتیاط سے رکھے ہوئے موتی ہیں۔ [1] اور ایک دوسرے کی طرف رُخ کر کے (لطف کی)

يَتَسَاءَلُونَ ۝٢٥ قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ۝٢٦

باتیں کریں گے۔ (ان میں سے کچھ) کہیں گے کہ ہم اس سے پہلے اپنے گھر میں (خدا سے بہت) ڈرا کرتے تھے۔

فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ ۝٢٧ إِنَّا كُنَّا

تو خدا نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہمکو (جہنم کی) لُو کے عذاب سے بچا لیا۔ (اس کے) قبل ہم

مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ۝٢٨ فَذَكِّرْ ع

اس سے دُعائیں کیا کرتے تھے بیشک وہ احسان کرنے والا مہربان ہے۔ تو (اے رسُولؐ) تم

فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ۝٢٩ أَمْ

نصیحت کیے جاؤ تم تو اپنے پروردگار کے فضل سے نہ کاہن ہو اور نہ مجنوں۔ کیا (تم کو)

يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ ۝٣٠ قُلْ

یہ لوگ کہتے ہیں کہ (یہ) شاعر ہے (اور) ہم تو اسکے بارے میں زمانے کے حوادث کا انتظار کر رہے ہیں۔ تم کہہ دو

تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ۝٣١ أَمْ تَأْمُرُهُمْ

کہ (اچھا) تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں۔ کیا ان کی عقلیں [2] انھیں

أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا ۚ أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ۝٣٢ أَمْ يَقُولُونَ

یہ (باتیں) بتاتی ہیں یا یہ لوگ ہیں ہی سرکش۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس

تَقَوَّلَهُ ۚ بَل لَّا يُؤْمِنُونَ ۝٣٣ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ

نے قرآن کو خود گھڑ لیا ہے بات یہ ہے کہ یہ لوگ ایمان ہی نہیں رکھتے۔ تو اگر یہ لوگ سچے ہیں تو ایسا

إِن كَانُوا صَادِقِينَ ۝٣٤ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ

ہی کلام بنا تو لائیں۔ کیا یہ لوگ کسی کے (پیدا کیے) بغیر ہی پیدا ہو گئے ہیں یا یہی لوگ

هُمُ الْخَالِقُونَ ۝٣٥ أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۚ بَل

(مخلوقات کے) پیدا کرنے والے ہیں یا انہوں ہی نے سارے آسمان و زمین پیدا کیے ہیں۔

لَّا يُوقِنُونَ ۝٣٦ أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ

(نہیں) بلکہ یہ لوگ یقین نہیں رکھتے۔ کیا تمہارے پروردگار کے خزانے انھی کے پاس ہیں یا یہی لوگ حاکم ہیں

الْمُصَيْطِرُونَ ۝٣٧ أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهِ ۖ فَلْيَأْتِ

یا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے۔ جس پر (چڑھ کر آسمان سے) سُن آتے ہیں جو سُن آیا کرتا ہو تو وہ کوئی

مُسْتَمِعُهُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝٣٨ أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ

صریحی دلیل پیش کرے۔ کیا خدا کے لیے بیٹیاں ہیں [3] اور تم لوگوں کے

الْبَنُونَ ۝٣٩ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ۝٤٠

لیے بیٹے۔ یا تم (ان سے تبلیغ رسالت کی) اُجرت مانگتے ہو کہ یہ لوگ قرض کے بوجھ سے دبے جاتے ہیں۔

نصیحت کرتے جاؤ

[1] کسی نے حضرت رسُولؐ سے پوچھا کہ جب خادم ایسے ہیں تو مخدوم کیسے ہونگے۔ جیسے ستاروں میں چودھویں رات کا چاند۔

[2] ان کی بے عقلی اس سے بالکل ظاہر ہے کیونکہ کاہن کے لیے عقل فہم اور ذہن کی تیزی ضروری ہے اور مجنوں عقل سے خالی ہوتا ہے۔ ایک شخص میں یہ دونوں باتیں کیونکر جمع ہو سکتی ہیں۔ ١٢

[3] یہ کفار کی حماقت کا اظہار ہے، کہ اپنے خالق اور سارے جہان کے مالک کے واسطے تو کم رتبہ چیز تجویز کی۔ تو میں اور اپنے واسطے اعلیٰ درجہ کی چیز پسند کرتے ہیں۔

أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ۝٤١ أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا ۖ
یا ان لوگوں کے پاس غیب (کا علم) ہے کہ وہ لکھ لیتے ہیں۔ یا یہ لوگ کچھ داؤں چلنا چاہتے ہیں تو
فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ الْمَكِيدُونَ ۝٤٢ أَمْ لَهُمْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ ۚ
جو لوگ کافر ہیں وہ خود داؤں میں (پھنسے) ہیں۔ یا خدا کے سوا انکا کوئی دوسرا معبود ہے جن
سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝٤٣ وَإِنْ يَرَوْا كِسْفًا مِنَ السَّمَاءِ
چیزوں کو یہ لوگ (خدا کا) شریک بناتے ہیں وہ اس سے پاک و پاکیزہ ہے۔ اور اگر یہ لوگ آسمان سے کوئی (عذاب کا)
سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ مَرْكُومٌ ۝٤٤ فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا
ٹکڑا گرتے ہوئے دیکھیں تو بول اٹھیں گے یہ تو دلدار بادل ہے۔ تو (اے رسولؐ) تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑ
يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ۝٤٥ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ
دو۔ یہاں تک کہ وہ دن جس میں یہ بے ہوش ہو جائیں گے انکے سامنے آجائے۔ جس دن نہ ان کی مکاری ہی کچھ
كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝٤٦ وَإِنَّ لِلَّذِينَ
کام آئے گی اور نہ ان کی مدد ہی کی جائے گی۔ اور اس میں شک نہیں کہ ظالموں
ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝٤٧
کے لیے اس کے علاوہ اور بھی عذاب ہے مگر ان میں بہتیرے نہیں جانتے ہیں۔
وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ۖ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
اور (اے رسولؐ) تم اپنے پروردگار کے حکم سے انتظار میں صبر کیے رہو تم تو بالکل ہماری نگہداشت میں ہو تو
حِينَ تَقُومُ ۝٤٨ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ۝٤٩
جب تم اٹھا کرو تو[۱] اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کیا کرو اور کچھ رات کو بھی اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی تسبیح کیا کرو۔

## آیاتها ۶۲ — (۵۳) سُورَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ (۲۳) — رکوعاتها ۳

سورۂ نجم[۳] مکہ میں نازل ہوا، اور اس کی باسٹھ آیتیں اور تین (۳) رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ۝١ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ۝٢
تارے[۴] کی قسم جب ٹوٹا کہ تمہارے رفیق (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ گمراہ ہوئے اور نہ بہکے۔
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝٣ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝٤
اور وہ تو اپنی نفسانی خواہش سے کچھ بولتے ہی نہیں۔ یہ تو بس وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے انکو نہایت طاقتور فرشتہ
عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ۝٥ ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ ۝٦ وَهُوَ
جبرئیلؑ نے تعلیم[۵] دی ہے۔ جو بڑا زبردست ہے اور جب یہ (آسمان کے اونچے (شرقی) کنارے پر تھا
بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ۝٧ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ۝٨ فَكَانَ قَابَ
تو وہ (اپنی اصلی صورت میں) سیدھا کھڑا ہوا پھر قریب ہوا اور آگے بڑھا (پھر جبرئیلؑ و محمدؐ میں) دو کمان کا فاصلہ

---

حضرت علیؑ کی وصایت

[۱] یہ چونکہ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کسی شخص کو کسی بات پر پورا وثوق ہوتا ہے تو لکھ دیتا ہے جس طرح حضرت رسولؐ نے روم کی فتح کی پیشین گوئی کو وحی آسمانی کے وثوق پر لکھوا دیا تھا اسی وجہ سے کفار سے یہ کہا گیا کہ کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے کہ لکھ لیا کرتے ہیں۔ ۱۲

[۲] اگرچہ اس میں روایات مختلف ہیں مگر نبی پر علوم ہوتا ہے کہ اس سے شب کے نوافل مراد ہیں حین تقوم سے نماز تہجد اور من اللیل سے نافلۂ مغرب عشاء اور ادبار النجوم سے نافلۂ صبح واللہ اعلم۔

[۳] اس سورۃ میں حضرت علیؑ کی وصایت حضرت رسولؐ کا قرب منزلت اور علم لدنی معراج، بتوں کی مذمت، صغیرہ گناہوں کی بخشش، حضرت عثمان کا ذکر، اگلے صحیفوں کی باتیں اگلوں کا ذکر وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

[۴] ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک دفعہ بنی ہاشم کے کچھ لوگوں کے ساتھ حضرت رسولؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتفاق ایک ستارہ ٹوٹا۔ یہ دیکھتے ہی آپؐ نے فرمایا کہ یہ ستارہ جس کے گھر میں اترے گا وہی میرے بعد میرا وصی ہوگا۔ یہ سن کر لوگ اس کے دیکھنے کے واسطے اٹھے تو دیکھا وہ علیؑ ابن ابی طالب کے گھر میں اترا تو لوگ گستاخانہ کہنے لگے۔ یا رسول اللہؐ آپ علیؑ کی محبت میں (معاذ اللہ) گمراہ ہو گئے ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ دیکھو مناقب ملا ابو الحسن بن مغازلی شافعی اور شرف المصطفےٰ ابو حامد شافعی۔ اور اس کے علاوہ ایک روایت ابن مردویہ نے ابو الحمراء اور حبۃ العرنی سے بیان کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے علیؑ ابن ابی طالب کے سوا جتنے دروازے مسجد میں تھے سب کے بند کر دینے کا حکم دیا تو یہ لوگوں پر گراں گذرا حبۃ کہتے ہیں میں دیکھ رہا تھا کہ حمزہ بن عبد المطلب سرخ چادر اوڑھے ہوئے لیٹے تھے۔ اور ان کی آنکھیں کھلی تھیں اور کہہ رہے تھے کہ تم نے اپنے چچا کو اور ابوبکر و عمر اور عباس کو تو نکالا مگر اپنے چچازاد بھائی علیؑ کو جگہ دی۔ اس پر ایک آدمی بول اٹھا کہ اگر رسولؐ نے اپنے چچازاد بھائی کا درجہ بلند کیا تو لوگوں نے اس کی پرواہ نہیں کی یہ خبر حضرت رسولؐ

قَوۡسَيۡنِ اَوۡ اَدۡنٰى ﴿۹﴾ فَاَوۡحٰۤى اِلٰى عَبۡدِهٖ مَاۤ اَوۡحٰى ﴿۱۰﴾ مَا

رہ گیا بلکہ اس سے بھی قریب تھا۔ خدا نے اپنے بندے کی طرف جو وحی بھیجی سو بھیجی۔ تو جو کچھ انہوں

كَذَبَ الۡفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾ اَفَتُمٰرُوۡنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿۱۲﴾ وَ

نے دیکھا ان کے دل نے جھوٹ نہ جانا۔ تو کیا وہ (رسولؐ) جو کچھ دیکھتا ہے تم لوگ اس میں اس سے

لَقَدۡ رَاٰهُ نَزۡلَةً اُخۡرٰى ﴿۱۳﴾ عِنۡدَ سِدۡرَةِ الۡمُنۡتَهٰى ﴿۱۴﴾ عِنۡدَهَا

جھگڑتے ہو اور انہوں نے تو اس (جبریلؑ) کو ایک بار (شب معراج) اور دیکھا ہے سدرۃ المنتہیٰ [1] کے نزدیک

جَنَّةُ الۡمَاۡوٰى ﴿۱۵﴾ اِذۡ يَغۡشَى السِّدۡرَةَ مَا يَغۡشٰى ﴿۱۶﴾ مَا زَاغَ

اسی کے پاس تو رہنے کی بہشت ہے۔ جب چھا رہا تھا سدرہ پر جو چھا رہا تھا۔ (اسوقت بھی) ان کی آنکھ نہ تو

الۡبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿۱۷﴾ لَقَدۡ رَاٰى مِنۡ اٰيٰتِ رَبِّهِ الۡكُبۡرٰى ﴿۱۸﴾

اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے آگے بڑھی انہوں نے یقیناً اپنے پروردگار (کی قدرت) کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔

اَفَرَءَيۡتُمُ اللّٰتَ وَالۡعُزّٰى ﴿۱۹﴾ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الۡاُخۡرٰى ﴿۲۰﴾ اَلَـكُمُ

تو بھلا تم لوگوں نے لات و عزّیٰ اور تیسرے پچھلے منات کو دیکھا (بھلا یہ خدا ہو سکتے ہیں) کیا تمہارے

الذَّكَرُ وَلَهُ الۡاُنۡثٰى ﴿۲۱﴾ تِلۡكَ اِذًا قِسۡمَةٌ ضِيۡزٰى ﴿۲۲﴾ اِنۡ

تو بیٹے ہیں اور اس کے لیے بیٹیاں۔ یہ تو بہت بے انصافی کی تقسیم ہے یہ تو بس صرف نام ہی نام

هِىَ اِلَّاۤ اَسۡمَآءٌ سَمَّيۡتُمُوۡهَاۤ اَنۡتُمۡ وَاٰبَآؤُكُمۡ مَّاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ

ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے گھڑ لیے ہیں۔ خدا نے تو اس کی کوئی سند نازل نہیں کی۔ یہ لوگ

بِهَا مِنۡ سُلۡطٰنٍ ؕ اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهۡوَى

تو بس اٹکل اور اپنی نفسانی خواہش کے پیچھے چل رہے ہیں۔ حالانکہ ان کے پاس

الۡاَنۡفُسُ ۚ وَلَقَدۡ جَآءَهُمۡ مِّنۡ رَّبِّهِمُ الۡهُدٰى ﴿۲۳﴾ اَمۡ لِلۡاِنۡسَانِ

ان کے پروردگار کی طرف سے ہدایت بھی آ چکی۔ کیا جس چیز کی انسان تمنا

مَا تَمَنّٰى ﴿۲۴﴾ فَلِلّٰهِ الۡاٰخِرَةُ وَالۡاُوۡلٰى ﴿۲۵﴾ ع ۱ وَكَمۡ مِّنۡ مَّلَكٍ فِى

کرے وہ اُسے ضرور ملتی ہے۔ آخرت اور دُنیا تو خاص خدا ہی کے اختیار میں ہے۔ اور آسمانوں میں بہت سے

السَّمٰوٰتِ لَا تُغۡنِىۡ شَفَاعَتُهُمۡ شَيۡـًٔا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ اَنۡ

فرشتے ہیں جن کی سفارش بھی کچھ کام نہیں آتی مگر خدا جسکے لیے چاہے اجازت دے اور پسند

يَّاۡذَنَ اللّٰهُ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَرۡضٰى ﴿۲۶﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ

کرے۔ اس کے بعد (سفارش کر سکتے ہیں) جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

بِالۡاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوۡنَ الۡمَلٰٓئِكَةَ تَسۡمِيَةَ الۡاُنۡثٰى ﴿۲۷﴾ وَمَا لَهُمۡ

وہ فرشتوں کے نام رکھتے ہیں عورتوں کے نام پر حالانکہ انھیں

بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ ؕ اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا

اس کی کچھ خبر نہیں وہ لوگ تو بس گمان (خیال) کے پیچھے چل رہے ہیں۔ حالانکہ گمان یقین



[1] یہ تمام اشارے معراج کے واقعہ کی طرف ہیں۔ اسی سدرہ تک فرشتوں کا گذر ہے۔ اس کے بعد اس کی باتیں وہی جانے۔ اسی کو سعدی نے بھی نظم کیا ہے ؎

اگر یک سر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

(اقول) علامہ حافظ فرمان علی مرحوم نے ان آیات کا ترجمہ یہ کیا ہے۔ علمہ شدید القویٰ ان کو نہایت طاقتور فرشتہ (جبریل) نے تعلیم دی جو بڑا زبردست ہے اور جب یہ (آسمان کے اونچے) (شرقی) کنارے پر تھا۔ تو وہ (اپنی اصلی صورت میں) سیدھا کھڑا ہوا۔ پھر قریب ہوا۔ اور آگے بڑھا۔ (پھر جبریلؑ اور محمدؐ میں) دو کمان کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی قریب تھا خدا نے اپنے بندے کی طرف جو وحی بھیجی سو بھیجی تو جو کچھ انہوں نے دیکھا ان کے دلؐ نے جھوٹ نہ جانا تو کیا وہ (رسولؐ) جو کچھ دیکھتا ہے تم لوگ اس میں اس سے جھگڑتے ہو۔ اور انہوں نے تو اس (جبریلؑ) کو ایک بار (شب معراج) اور دیکھا ہے۔ سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک اسی کے پاس تو رہنے کی بہشت ہے جب چھا رہا تھا (اسوقت بھی) ان کی آنکھ نہ تو اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے آگے بڑھی۔ انہوں نے یقیناً اپنے پروردگار (کی قدرت) کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں یہی ترجمہ باختلاف الفاظ مولانا عبدالقادر دہلوی۔ مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی۔ مولانا اشرف علی تھانوی مولانا محمود حسن بجنوری، مولانا سید حامد علی سونی پتی نے بھی کیا ہے ان سب حضرات نے جبریلؑ امین کو رسولؐ کریم کا معلم قرار دیا ہے۔ اور استویٰ کا فاعل بھی انھیں کو مانا ہے۔ اور "دنیٰ فتدلیٰ" میں حضرت رسول کریمؐ کی قربت جبریل سے تسلیم کی ہے وغیرہ وغیرہ۔ میرے نزدیک یہ ترجمہ چند وجوہ کی بنا پر صحیح نہیں ہے۔

۱: شدید القویٰ سے جبریلؑ کو مراد لینے سے انھیں حضرت رسولؐ کریم کا معلم اور استاد ماننا ناگزیر ہے۔ جو ہمارے عقیدے کے سراسر خلاف ہے۔ ہم امیرالمومنینؑ کو جو کہ حضرت رسول کریمؐ کے شاگرد تھے جبریل کا استاد مانتے ہیں جیسے کہ عالم اجل ابوالفضل شاذان ابن جبریل بن اسماعیل قمی کی کتاب

باقی صفحہ ۶۳۲ پر

يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ۝٢٨ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی ۵ عَنْ
کے مقابلہ میں کچھ بھی کام نہیں آیا کرتا۔ تو جو ہماری یاد سے روگردانی کرے اور صرف دُنیاوی ہی
ذِكْرِنَا وَ لَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝٢٩ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ
زندگی کا طالب ہو تو تم بھی اس سے منہ پھیر لو۔ ان کے علم کی یہی انتہا ہے
مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ
تمہارا پروردگار جو اس کے رستہ سے بھٹک گیا اس کو بھی خوب جانتا ہے اور جو
سَبِيْلِهٖ ۙ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰی ۝٣٠ وَ لِلّٰهِ مَا فِی
راہِ راست پر ہے اس سے بھی خوب واقف ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور
السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِیَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا
جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی کا ہے تاکہ جن لوگوں نے بُرائی کی ہے وہ ان کو
عَمِلُوْا وَ يَجْزِیَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰی ۝٣١ اَلَّذِيْنَ
ان کی کارستانیوں کی سزا دے۔ اور جن لوگوں نے نیکی کی ہے ان کو ان کی نیکی کی جزا دے۔ جو صغیرہ گناہوں
يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ
کے سوا کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے رہتے ہیں۔ بیشک تمہارا پروردگار
رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ
بڑی بخشش والا ہے۔ وہی تم کو خوب جانتا ہے۔ جب اس نے تم کو مٹی
مِّنَ الْاَرْضِ وَ اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ
سے پیدا کیا۔ اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے تو (تکبّر سے)
فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی ۝٣٢ اَفَرَءَيْتَ
اپنے نفس کی پاکیزگی نہ جتایا کرو[1] جو پرہیزگار ہے اس کو وہ خوب جانتا ہے۔ بھلا (اے رسول)
الَّذِیْ تَوَلّٰی ۝٣٣ وَ اَعْطٰی قَلِيْلًا وَّ اَكْدٰی ۝٣٤ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ
تم نے اس شخص کو بھی[2] دیکھا جس نے روگردانی کی اور تھوڑا سا (خدا کی راہ میں) دیا۔ اور (پھر) بند کر دیا کیا
الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰی ۝٣٥ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِیْ صُحُفِ
اس کے پاس علم غیب ہے کہ وہ دیکھ رہا ہے۔ کیا اس کو ان باتوں کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ کے
مُوْسٰی ۝٣٦ وَ اِبْرٰهِيْمَ الَّذِیْ وَفّٰۤی ۝٣٧ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ
صحیفوں میں ہے۔ اور ابراہیمؑ کے (صحیفوں میں) جنہوں نے (اپنا حق) پورا (پورا ادا) کیا (ان صحیفوں میں یہ ہے)
اُخْرٰی ۝٣٨ وَ اَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ۝٣٩ وَ اَنَّ
کہ کوئی شخص دوسرے کے (گناہ) کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے۔ جس کی وہ کوشش کرتا ہے
سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰی ۝٤٠ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰی ۝٤١
اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب ہی (قیامت میں) دیکھی جائے گی۔ پھر اس کو اس کا پورا بدلہ دیا جائیگا۔



[1] اس سے مقصود یہ ہے کہ تمہاری اصلی حالت تو یہ ہے کہ کوئی اچھا کام کر کے اپنے منہ میاں مٹھو نہ بنا کرو۔ جو جیسا ہے خدا تو جانتا ہی ہے لیکن جہاں پر اظہار فضائل کی ضرورت ہو وہاں پر بیان کر سکتے ہو جس طرح حضرت یوسفؑ نے اپنے بارے میں فرمایا تھا۔ انی حفیظ علیم۔

[2] حضرت عثمان اکثر کچھ خیرات دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ان کے عزیز عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نے ان سے کہا تم اتنا خرچ کرتے ہو کہ مجھے خوف ہے کہ تم کہیں فقیر نہ ہو جاؤ حضرت حضرت عثمان نے جواب دیا کہ میں نے بہت بڑے بڑے گناہ کیے ہیں۔ اس لیے خیرات کرتا ہوں کہ شاید خدا ان کو معاف کر دے۔ عبداللہ بولا یہ اونٹ جو بار سے لدا ہوا ہے۔ مجھے دے دے تو میں تیرے سارے گناہوں کا بوجھ اپنے اوپر لیے لیتا ہوں۔ حضرت عثمان نے فوراً دے دیا۔ اور دو گواہ بھی کر لیے اس کے بعد خیرات تصدق سب یک دم موقوف کر دی۔ تو انہی کے بارے میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ اور روگردانی کرنے سے جنگ اُحد میں بھاگنا مُراد ہے۔ دیکھو تفسیر کشاف جلد ۳ صفحہ ۱۳۶ مطبوعہ مصر

بقیہ صفحہ ٦٢٩

تک پہنچی۔ تو آپ نے سب لوگوں کو نماز کے وقت بلا بھیجا اور منبر پر تشریف لے جا کر ایک فصیح و بلیغ خطبہ پڑھا کہ لوگوں نے کبھی نہ سنا تھا۔ یہ خطبہ تمام ہو چکا، تو فرمایا ایھا الناس۔ میں نے نہ اپنے جی سے دروازوں کو بند کیا اور نہ ان کو اپنے جی سے کھولا اور نہ اپنے جی سے تم لوگوں کو نکالا اور نہ اپنے جی سے علی کو جگہ دی اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی والنجم اذا ھوىٰ ما ضل صاحبکم وما غوىٰ وما ینطق عن الھوىٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ٦ صفحہ ۱۲۲ مطبوعہ مصر ۱۲

[3] بعض تفاسیر میں یہ سب ضمیریں خدا کی طرف پھیری گئی ہیں اور اس سے حضرت رسولؐ کے قرب منزلت اور معراج کی طرف اشارہ ہے۔ واللہ اعلم

صغیرہ گناہوں کی بخشش

حضرت عثمان کا ذکر

اگلے صحیفوں کی باتیں

وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿٤٢﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿٤٣﴾
اور یہ کہ (سب کو آخر) تمہارے پروردگار ہی کے پاس پہنچنا ہے اور یہ کہ وہی ہنساتا اور رُلاتا ہے اور یہ کہ
وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿٤٤﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ
وُہی مارتا اور جلاتا ہے اور یہ کہ وہی نر اور مادہ دو قسم (کے حیوان) نطفہ سے
الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿٤٥﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿٤٦﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ
جب (رحم میں) ڈالا جاتا ہے پیدا کرتا ہے اور یہ کہ اسی پر (قیامت میں) دوبارہ اٹھانا
النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿٤٧﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿٤٨﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ
لازم ہے اور یہ کہ وہی مالدار بناتا اور سرمایہ عطا کرتا ہے۔ اور یہ کہ
رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿٤٩﴾ وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادَا الْاُوْلٰى ﴿٥٠﴾ وَثَمُوْدَا
وہی شعریٰ[1] کا مالک ہے۔ اور یہ کہ اسی نے پہلی[2] (قوم) عاد کو ہلاک کیا اور (قوم) ثمود کو بھی
فَمَا اَبْقٰى ﴿٥١﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا
غرض کسی کو باقی نہ چھوڑا۔ اور (اس کے) پہلے نوحؑ کی قوم کو بھی۔ بےشک یہ لوگ بڑے ظالم اور بڑے ہی
هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿٥٢﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿٥٣﴾ فَغَشّٰىهَا
سرکش تھے۔ اور اسی نے (قوم لوطؑ کی) اُلٹی ہوئی بستیوں کو دے ٹپکا۔ پھر ان پر جو
مَا غَشّٰى ﴿٥٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿٥٥﴾ هٰذَا نَذِيْرٌ
چھایا سو چھایا۔ تو تو (اے انسان آخر) اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت پر شک کیا کرے گا۔ یہ
مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿٥٦﴾ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿٥٧﴾ لَيْسَ لَهَا
(محمدؐ) بھی اگلے ڈرانے والوں میں سے ایک ڈرانے والا پیغمبر ہے۔ قیامت قریب آگئی۔ خدا کے سوا اسے
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ
کوئی ٹال نہیں سکتا۔ تو کیا تم لوگ اس بات سے تعجب
تَعْجَبُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَاَنْتُمْ
کرتے ہو۔ اور ہنستے ہو اور روتے نہیں۔ اور تم اس
سٰمِدُوْنَ ﴿٦١﴾ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿٦٢﴾ السجدة ع
قدر غافل ہو تو۔ خدا کے آگے سجدے کرو اور (اسی کی) عبادت کرو

## اٰیَاتُهَا ٥٥ — (٥٤) سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ (٣٧) — رُكُوْعَاتُهَا ٣

سورۂ قمر مکہ میں نازل ہُوا اور اس کی پچپن ۵۵ آیتیں اور تین (۳) رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿١﴾ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً
قیامت قریب آگئی اور چاند[3] دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور اگر یہ کفار کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو منہ



[1] شعریٰ ایک ستارے کا نام ہے جس کی عرب کے بعض قبیلے پرستش کرتے تھے۔ ۱۲

[2] عاد اولیٰ حضرت ہودؑ کی قوم تھی، جو آندھی سے ہلاک ہوئی اور عاد ثانیہ عاد ارم کہلاتے ہیں جن کا ذکر سورۃ والفجر میں ہے۔ ۱۲

[3] اس سورۃ میں آنحضرتؐ کی رسالت معجزۂ شق القمر قیامت کے حالات حضرت نوحؑ و ہودؑ و صالحؑ و لوطؑ و موسیٰؑ کے تذکرے قیامت کا ذکر، حضرت علیؑ کی فضیلت وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

[4] ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حج کے زمانہ میں چودھویں شب کو ابوجہل ایک یہودی اور کچھ مشرکین کے ساتھ حضرت رسولؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا تم اپنی نبوت کا کوئی مرئی معجزہ دکھلاؤ۔ آپ نے پوچھا آخر تو کیا چاہتا ہے تو اس نے یہودی سے مشورہ کر کے کہا تم بھلا اس چاند کے دو ٹکڑے کر دو تو جانیں۔ حضرتؐ نے دُعا کی اور اُنگلی کا اشارہ کیا، چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور دونوں میں اتنا فاصلہ ہو گیا کہ کوہِ حرا بیچ میں نظر آنے لگا اور تھوڑی دیر تک یوں ہی رہا اور حضرت رسولؐ نے لوگوں سے پکار پکار کر فرمایا کہ دیکھو لوگو دیکھ لو۔ اس پر ابوجہل نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے نظربندی کر دی ہے یہاں سے جو لوگ باہر گئے ہیں وہ آئیں تو پوچھوں اگر وہ لوگ بھی تصدیق کریں، تو البتہ جب ان لوگوں سے بھی تصدیق ہو گئی تو بولا محمدؐ نے ساری دنیا کی نظربندی کی اور اسی واقعہ کو ابن مسعود، انس بن مالک، حذیفہ ابن عمر اور جبیر ابن مطعم وغیرہ نے بھی بیان کیا ہے۔ اور حضرات آئمہ معصومینؑ نے بھی اس کی تصریح کی ہے اور تمام صحابہ اس کے مقر ہیں اور تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ واقعہ ہوا اور ضرور ہوا۔ بعض کم عقل یہ کہتے ہیں کہ یہ آئندہ ہو گا۔ اور اگر ہوا ہوتا تو تواریخ میں مذکور ہوتا اور دوسرے ملکوں کے لوگ بھی دیکھتے حالانکہ ان کو خبر نہیں کہ ہندوستان میں بھی لوگوں نے اس کو دیکھا تھا۔ اور اس وقت بلناریوں کی سلطنت تھی اور بہار دارالسلطنت تھا۔ دیکھو تاریخ فرشتہ اور خود خدا نے بھی اس سورۃ میں اس واقعہ کو کس شد و مد سے تفصیلاً بیان کر دیا

معجزۂ شق القمر حضرتؐ کی رسالت

يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا

پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو بڑا زبردست جادو ہے۔ اور ان لوگوں نے جھٹلایا اور اپنی

أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّنَ

نفسانی خواہش کی پیروی کی اور ہر کام کا وقت مقرر ہے۔ اور ان کے پاس تو وہ حالات پہنچ

الْأَنبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ۝ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ

چکے ہیں۔ جن میں کافی تنبیہ تھی اور انتہا درجہ کی دانائی مگر (ان کو تو) ڈرانا کچھ فائدہ نہیں

النُّذُرُ ۝ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝

دیتا۔ تو (اے رسول) تم بھی ان سے کنارہ کش رہو جس دن ایک بلانیوالا (اسرافیل) ایک

خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ

انبھی اور ناگوار چیز کی طرف بلائے گا تو (قیامت میں) آنکھیں نیچے کیے ہوئے قبروں سے)

مُّنتَشِرٌ ۝ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا

نکل پڑیں گے۔ گویا وہ پھیلی ہوئی ٹڈیاں ہیں (اور) بلانیوالے کی طرف گردنیں بڑھائے دوڑتے جاتے ہونگے۔

يَوْمٌ عَسِرٌ ۝ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا

کفار کہیں گے یہ تو بڑا سخت دن ہے۔ ان سے پہلے نوح کی قوم نے بھی جھٹلایا تھا پس انہوں نے ہمارے (خاص)

وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ۝ فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ

بندے (نوح) کو جھٹلایا اور کہنے لگے یہ تو دیوانہ ہے اور انکو جھڑکیاں بھی دی گئیں تو انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی

فَانتَصِرْ ۝ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝ وَ

کہ (بار الہا) میں (ان کے مقابلہ میں) کمزور ہوں تو اب تو ہی (ان سے) بدلہ لے تو ہم نے موسلا دھار پانی سے آسمان کے

فَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝

دروازے کھول دیئے اور زمین سے چشمے جاری کر دیئے تو ایک کام کے لیے جو مقدر ہو چکا تھا دونوں پانی مل (کر ایک)

وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ ۝ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا

ہو گئے۔ اور ہم نے ان کو ایک کشتی پر جو تختوں اور کیلوں سے تیار کی گئی تھی سوار کیا اور وہ ہماری نگرانی میں چل رہی تھی۔

جَزَاءً لِّمَن كَانَ كُفِرَ ۝ وَلَقَد تَّرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِن

(یہ) اس شخص (نوح) کا بدلہ لینے کے لیے جس کو لوگ نہ مانتے تھے اور ہم نے اسکو ایک عبرت بنا چھوڑا تو کوئی ہے

مُّدَّكِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا

جو عبرت حاصل کرے۔ تو (ان کو) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا تھا۔ اور ہم نے تو قرآن کو نصیحت

الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۝ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ

حاصل کرنے کے واسطے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے۔ عاد (کی قوم) نے (اپنے پیغمبر کو) جھٹلایا

كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا

تو (ان کو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا۔ ہم نے ان پر بہت سخت منحوس دن میں بڑے زناٹے کی آندھی چلائی جو



قیامت کے حالات

حضرت نوح کا ذکر

قوم عاد کا ذکر

بقیہ صفحہ ۶۳۰

الفضائل وغیرہ سے ثابت ہے نیز انہیں محمد و آل محمد کا خادم جانتے ہیں۔ ۲۔ اس ترجمہ سے عظمت معراج کم ہو جاتی ہے۔ اور اس کی غرض جبریل کو اصلی صورت میں دیکھنے اور جبریل محمد میں قربت پر ختم ہو جاتی ہے حالانکہ غرض معراج یہ ہرگز نہیں ہے۔ بروایات حضرات معصومین علیہم السلام غرض معراج اوحیٰ الی عبدہ ما اوحیٰ ہے اور اس سے وحی بالمشافہ مراد ہے۔ اس سفر میں جبریل ایک خادم کی حیثیت سے ساتھ رہے۔ اور وہ بھی تھوڑی دور تک۔ اس وحی کا ذکر اس مقام سے متعلق ہے جس جگہ جبریل کا وجود نہ تھا۔ ۳: یہ ترجمہ حضرات معصومین علیہ السلام کے تفسیری افادات کے خلاف ہے۔ علامہ علی بن ابراہیم قمی بحوالہ معصوم تحریر فرماتے ہیں کہ شدید القویٰ ہو اللہ مراد ہے۔ اور فاستویٰ کا فاعل حضرت رسول کریم ہیں اور ھو بالافق الاعلیٰ میں ہو کا مرجع رسول خدا ہیں۔ اور دنیٰ فتدلیٰ میں رسول خدا کی قربت، نور جلال عظمت خدا سے مقصود ہے اور اوحیٰ الی عبدہ سے وحی بالمشافہ مراد ہے۔ امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ معراج میں خداوند عالم نے وصایت علی ابن ابی طالب کا فیصلہ فرمایا ہے۔ ثم قال الصادق واللہ ماجارت ولایۃ علی من الارض ولکن جاءت من السماء مشافھۃ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم علی کی ولایت زمین سے نہیں آسمان سے آئی ہے اور وحی بالمشافہ کے ذریعہ سے حاصل ہوئی (تفسیر صافی صفحہ ۴۳۲) ان آیتوں کے آخر میں فرمایا گیا ہے۔ لقد رأی من ایات ربہ الکبریٰ اس کے متعلق ایک روایت میں ہے کہ ان آیات (نشانیوں) میں جبریل کا اصلی صورت میں ظاہر ہونا اور مظہر العجائب علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا معراج میں بار بار حضرت رسول کریم کو نظر آنا شامل ہے۔ (الحقی) حضرت علی فرماتے ہیں ما للہ عزو جل ایۃ ھی اکبر منی سب سے بڑی خدا کی نشانی میں ہوں (الکافی) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنی کتاب "تاویل الاحادیث" کے صفحہ ۱۲۵ میں بسلسلہ معراج انسان اعظم کا ذکر کیا ہے اور ملائکہ کے اصلی صورتیں

باقی صفحہ ۶۳۴ پر

فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ۝ تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ

لوگوں کو (اپنی جگہ سے) اس طرح اکھاڑ پھینکتی تھی۔ گویا وہ اکھڑے ہوئے کھجور کے

نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ۝۲۰ فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ۝۲۱ وَ لَقَدْ

تنے ہیں۔ تو (ان کو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا۔ اور ہم نے تو

یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ع كَذَّبَتْ

قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے واسطے آسان کر دیا تو کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے۔ (قوم) ثمود نے

ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ۝ فَقَالُوْۤا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ

ڈرانیوالوں (پیغمبروں) کو جھٹلایا۔ تو کہنے لگے کہ بھلا ایک آدمی کی جو ہمیں میں سے ہو اس کی پیروی کریں ایسا

اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ۝ ءَاُلْقِیَ الذِّكْرُ عَلَیْهِ مِنْۢ بَیْنِنَا

کریں تو ہم گمراہی اور دیوانگی میں پڑ گئے۔ کیا ہم سب میں سے بس اسی پر وحی نازل ہوتی ہے۔

بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ۝۲۵ سَیَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ

(نہیں) بلکہ یہ تو بڑا جھوٹا تعلّی کرنیوالا ہے۔ ان کو عنقریب کل ہی معلوم ہو جائیگا کہ کون بڑا جھوٹا

الْاَشِرُ ۝ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ

تجبر کرنیوالا ہے۔ (اے صالح) ہم ان کی آزمائش کے لیے اونٹنی بھیجنے والے ہیں تو تم ان کو دیکھتے

وَ اصْطَبِرْ ۝۲۷ وَ نَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَیْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ

رہو اور (تھوڑا) صبر کرو۔ اور ان کو خبر دو کہ ان میں پانی کی باری مقرر کر دی گئی ہے ہر (باری والے کو اپنی)

مُّحْتَضَرٌ ۝۲۸ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ۝ فَكَیْفَ

باری پر حاضر ہونا چاہیئے۔ تو ان لوگوں نے اپنے رفیق (قدار) کو بلایا تو اس نے پکڑ کر (اونٹنی کی) کونچیں کاٹ

كَانَ عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ۝ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ صَیْحَةً

ڈالیں تو (دیکھو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا۔ ہم نے ان پر ایک سخت چنگھاڑ (کا عذاب) بھیج دیا۔ تو وہ باڑے

وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِیْمِ الْمُحْتَظِرِ ۝ وَ لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ

کے والے کے سوکھے ہوئے چورچور بھوسے کی طرح ہو گئے۔ اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے

لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ۝

کے واسطے آسان کر دیا تو کوئی ہے کہ جو نصیحت حاصل کرے۔ لوطؑ کی قوم نے بھی ڈرانیوالوں (پیغمبروں) کو جھٹلایا۔

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ حَاصِبًا اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّیْنٰهُمْ

ہم نے ان پر کنکر بھری ہوا چلائی۔ مگر لوطؑ کے گھر والے کہ ہم نے ان کو اپنے فضل و کرم سے پچھلے

بِسَحَرٍ ۝۳۴ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِیْ مَنْ شَكَرَ ۝۳۵

ہی کو بچا لیا۔ ہم شکر کرنیوالے کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

وَ لَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۝۳۶ وَ لَقَدْ

اور لوطؑ نے ان کو ہماری پکڑ سے ڈرا بھی دیا تھا۔ مگر ان لوگوں نے ڈرانے ہی میں شک کیا۔ اور ان سے ان



ثمود کا ذکر

قوم لوط کا قصہ

ل چونکہ عنقریب ہی عذاب آنے والا تھا، اس وجہ سے کل فرمایا جس طرح ہمارے محاورات میں بھی جلد ہو جانے والے کام کو آج کل میں ہونے والا بولتے ہیں۔ ۱۲

ل محتظر اس شخص کو کہتے ہیں جو جانوروں کے واسطے لکڑیوں کا ایک احاطہ کر لیتا ہے جس کو باڑا کہتے ہیں اور اس میں جانوروں کے لیے گھاس وغیرہ کا انبار لگاتا ہے۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد لکڑیاں اور گھاس سڑ گل اور سوکھ کر، چورچور ہو کر زمین پر گر پڑتی ہیں۔ اسی کو ہشیم کہتے ہیں۔ خدا نے اس مطلب کو ایک مختصر لفظ میں بیان کر دیا ہے۔ اور مقصود یہ ہے کہ وہ لوگ ہلاک ہو کر چورچور ہو گئے۔ ۱۲

بقیہ ص ۶۳۳

دیکھے جانے کا تذکرہ کیا ہے اور حاشیہ پر لکھا گیا ہے کہ "انسان اعظم سے مراد نوع انسان کا امام ہے" مقصد یہ ہے کہ خداوند عالم نے براہ راست اپنے رسولؐ کو تعلیم دی ہے۔ جبریل نے تعلیم نہیں دی، اور استویٰ سے رسولِ خدا کا قیام مراد ہے۔ نہ جبریل کا اور دنیٰ فتدلیٰ سے رسولِ کریمؐ کی نورِ عظمت خداوندی سے قربت مراد ہے نہ کہ جبریل سے اور وحی سے وحی بالمشافہ مراد ہے نہ بذریعہ جبریل کیوں کہ وہ وہاں موجود ہی نہ تھے۔ وہ منزلِ مقصود پر پہنچنے سے پہلے ہی رہ گئے تھے جیسا کہ معتبر احادیث سے یہ ثابت ہے کہ جبریل ایک مقام پر رہ گئے اور براق آگے بڑھا۔ آخر براق بھی رہ گیا اور آپ رفرف پر بیٹھ کر جو ایک نوری تخت تھا۔ آگے چلے گئے جہاں کوئی نہ تھا۔ سرکار دوعالم نے آگے بڑھتے ہوئے جبریلؑ سے فرمایا کہ آگے چلو۔ انھوں نے عرض کی اگر سے

اگر یک سرِ موئے برتر پرم
فروغِ تجلّی بسوزد پرم

قاضی بیضاوی نے تفسیر انوار التنزیل کے ص ۴۱۲ میں ایک قول نقل کیا ہے جس کی بنا پر ان آیات میں تمام ضمیریں جبریلؑ کے بجائے خدا کی طرف پھرتی ہیں حافظ فرمان علی مرحوم نے بھی بعض تفاسیر کے حوالے سے حاشیہ پر یہی کچھ تحریر فرمایا ہے۔ واضح ہو کہ انھیں امور کو بعض علماء احناف بھی تسلیم کرتے ہیں۔ علامہ محمد نعیم الدین حنفی کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن مولانا

باقی ص ۶۳۵ پر

رَاوَدُوهُ عَن ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي

کے مہمان (فرشتے) کے بارے میں ناجائز مطلب کی خواہش کی تو ہم نے ان کی آنکھیں اندھی کر دیں تو میرے

وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ صَبَّحَهُم بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾

عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو۔ اور صبح سویرے ان پر عذاب آ گیا جو کسی طرح ٹل نہیں سکتا تھا۔

فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ

تو میرے عذاب اور ڈرانے کے مزے چکھو۔ اور ہم نے تو قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے

لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ

واسطے آسان کر دیا تو کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے۔ اور فرعون کے لوگوں کے پاس بھی ڈرانے والے

النُّذُرُ ﴿٤١﴾ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ

(پیغمبر) آئے۔ تو ان لوگوں نے ہماری کل نشانیوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو اس طرح سخت پکڑا۔ جس طرح ایک

مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾ أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُم

زبردست صاحب قدرت پکڑا کرتا ہے۔ (اے اہل مکہ) کیا ان لوگوں سے بھی تمہارے کفار بڑھ کر ہیں یا تمہارے

بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾ أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ﴿٤٤﴾

واسطے (پہلی) کتابوں میں معافی (لکھی ہوئی) ہے۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم بہت قوی جماعت ہیں۔

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ

عنقریب ہی یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر پھیر کر بھاگ جائیں گے۔ بات یہ ہے کہ ان کے وعدے

وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ﴿٤٦﴾ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَ

کا وقت قیامت ہے اور قیامت بڑی سخت اور تلخ (چیز) ہے۔ بیشک گنہ گار لوگ گمراہی اور دیوانگی میں

سُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا

(مبتلا) ہیں۔ اس روز یہ لوگ اپنے اپنے منہ کے بل (جہنم) کی آگ میں گھسیٹے جائیں گے (اور ان سے کہا جائیگا)

مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَا

اب جہنم کی آگ کا مزہ چکھو۔ بیشک ہم نے ہر چیز ایک مقرر انداز سے پیدا کی ہے۔ اور ہمارا حکم تو بس

أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا

آنکھ کے جھپکنے کی طرح ایک بات ہوتی ہے۔ اور ہم تمہارے

أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ

ہم مشربوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ تو کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے

فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ إِنَّ

اور یہ لوگ جو کچھ کر چکے ہیں (انکے اعمالناموں میں) درج ہے (یعنی) ہر چھوٹا اور بڑا کام لکھ دیا گیا ہے بیشک پرہیزگار

الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ

لوگ (بہشت کے) باغوں اور نہروں میں (یعنی) پسندیدہ مقام میں ہر طرح کی



فرعون کا قصہ

لے تفاسیر اہل بیتؑ سے تصریحاً معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت جناب امیرؑ کی شان میں نازل ہوئی۔ اگرچہ اکثر مفسرین اہل سنت نے اس کو نہیں لکھا ہے مگر قرآن کی تفسیر قرآن سے ہوتی ہے اور صـ٦٢١ میں القیا فی جہنم کی تفسیر میں بیان کر چکا ہوں کہ بہشت و دوزخ کا اختیار حضرت رسولؐ اور جناب امیرؑ کو دیا گیا ہے وہ جس کو چاہیں بہشت میں جگہ دیں اور جس کو چاہیں جہنم میں لے جائیں تو پل صراط کا حق ان کے سوا اور کون ہو سکتا ہے۔ اسی وجہ سے علامہ حلی نے اس آیت کو فضائل جناب امیرؑ میں لکھا ہے۔ اور فضل بن روزبہان نے اگرچہ اور چند آیتوں سے انکار کیا ہے مگر اس سے انکار نہیں کیا۔ ۱۲

بقیہ صـ٦٣٣

احمد رضا خاں بریلوی کے حاشیہ پر خزائن العرفان فی تفسیر القرآن کے صـ٦٢٥ میں بحوالہ تفسیر روح البیان لکھتے ہیں حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ شدید القوی سے مراد اللہ تعالیٰ ہے۔ اس نے اپنی ذات کو اس وصف کے ساتھ ذکر فرمایا معنی یہ ہیں کہ سیّد عالم کو اللہ تعالیٰ نے بے واسطہ تعلیم فرمائی۔ امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ مراد فاستوی سے سیّد عالمؐ کا مکان عالی اور منزلت رفیعہ میں استوا فرمایا ہے تفسیر روح البیان میں ہے کہ سیّد عالم نے افق اعلیٰ یعنی آسمانوں کے اوپر استویٰ فرمایا۔ اور حضرت جبریل سدرۃ المنتہیٰ پر رک گئے۔ اور آگے نہ بڑھ سکے۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں ذرا بھی آگے بڑھوں تو تجلیات جلال مجھے جلا ڈالیں۔ اور حضور آگے بڑھ گئے اور عرش سے بھی گذر گئے۔ دنیٰ فتدلیٰ کے متعلق تین قول ہیں جن میں تیسرا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو اپنے قرب کی نعمت سے نوازا۔ اور یہی صحیح تر ہے۔ فکان قاب قوسین او ادنیٰ یہ اشارہ تاکید قرب کی طرف ہے کہ قرب اپنے کمال کو پہنچا۔ اور باادب احبا میں جو نزدیکی مقصود ہو سکتی ہے، وہ اپنی غایت کو پہنچی۔ فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو وحی فرمائی جو وحی فرمائی یہ وحی بے واسطہ تھی۔ اللہ اور اس کے حبیب

باقی صـ٦٣٧

قیامت کا تذکرہ

عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝

قدرت رکھنے والے بادشاہ کی بارگاہ میں (مقرب) ہوں گے۔

ایاتہا ٧٨ (٥٥) سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ (٩٧) رکوعاتہا ٣

سورة رحمٰن مکہ[1] میں نازل ہوا اور اس کی اٹھتر (٧٨) آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ

بڑا مہربان (خدا) اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی۔ اس نے انسان کو پیدا کیا۔ اسی نے اس کو

الْبَيَانَ ۝ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ

(اپنا مطلب) بیان کرنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک مقرر حساب سے (چل رہے) ہیں اور بوٹیاں بیلیں اور درخت

يَسْجُدٰنِ ۝ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝ اَلَّا

(اسی کو) سجدہ کرتے ہیں۔ اور اسی نے آسمان بلند کیا اور ترازو کے (انصاف) کو قائم کیا تاکہ تم لوگ

تَطْغَوْا فِى الْمِيْزَانِ ۝ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا

ترازو (سے تولنے) میں تجاوز نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور تول کم نہ کرو

تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝ فِيْهَا

اور اسی نے لوگوں کے نفع کے لیے زمین بنائی کہ اس میں میوے اور

فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ

کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں میں غلاف ہوتے ہیں۔ اور اناج جس کے ساتھ بھس

وَالرَّيْحَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ

ہوتا ہے۔ اور خوشبودار پھول تو (اے گروہ جن وانس) تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو نہ مانوگے۔

مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ

اسی نے انسان کو ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔ اور اسی نے جنات کو آگ کے شعلے سے

نَّارٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ

پیدا کیا۔ تو (اے گروہ جن وانس) تم[2] اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت سے مکرو گے۔ وہی جاڑے گرمی کے دونوں

رَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ مَرَجَ

مشرقوں[3] کا مالک ہے اور دونوں مغربوں کا (بھی) مالک ہے تو (اے جن اور آدمیو) تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کروگے

الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

اسی نے دو دریا[4] بہائے جو باہم مل جاتے ہیں دونوں کے درمیان ایک حد فاصل (آڑ) ہے جس سے تجاوز نہیں کر

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِاَيِّ

سکتے۔ تو اے جن وانس (تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ان دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے



اہلبیتؑ کی فضیلت

[1] اس سورۃ میں خدا کے احسانات پر تنبیہ، ناپ تول میں کمی نہ کرنے اور انصاف کا حکم، اہل بیت رسولؐ کی فضیلت خدا کے سوا ہر شے فانی ہے جن وانس کا ہر چیز پر قادر نہ ہونا قیامت جہنم اور بہشت کا تذکرہ وغیرہ مذکور ہے ١٢ بعض کے نزدیک یہ سورۃ مکہ میں نازل ہوا۔ سوائے یسئلہ من فی السموات والارض کے جو مدینہ میں نازل ہوئی۔ اور بعض کے نزدیک یہ پورا سورۃ مدینہ میں نازل ہوا۔ (تفسیر مجمع البیان) ١٢

[2] چونکہ ناپ تول کے معاملہ سے کوئی انسان خالی نہیں اس وجہ سے اس کو تاکیداً مکرر بیان کیا ہے۔ اور بعض مفسرین نے میزان سے عدل وانصاف مراد لیا ہے۔ ١٢

[3] جو نعمتیں خدا نے اپنے بندوں کو عطا کی ہیں انکو مختلف پیرایہ سے اس سورۃ میں بیان کیا ہے۔ اس وجہ سے اس آیت کو بار بار ذکر فرمایا ہے

[4] اگرچہ علم ہیئت کے قاعدے سے آفتاب اور ماہتاب کے طلوع و غروب سے جگہ بدلتی رہتی ہے۔ اور اسی وجہ سے بعض مقامات پر المشارق والمغارب بھی ہے۔ مگر عرف طلوع و غروب کی دو ہی جگہ قرار دی جاتی ہے ایک جاڑے کی ایک گرمی کی اور اسی کو ہمنے ترجمہ میں ذکر کیا ہے مگر یہ بھی مطلب ہوسکتا ہے کہ آفتاب کے طلوع وغروب کے لحاظ سے مشرقین ہو اور ماہتاب کے لحاظ سے مغربین ١٢۔

[5] اگرچہ اس میں اختلاف ہے مگر علامہ ابن مردویہ نے ابن عباس اور انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے دونوں دریا علی و فاطمہ صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہما ہیں اور برزخ احمد فاصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور موتی مونگے حسن وحسین علیہما السلام ہیں۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ٦ صفحہ ١٤٢، ١٤٣ مطبوعہ مصر۔ ١٢

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ
ہیں (اے جن وانس، تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو نہ مانو گے۔ اور جہاز جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے
كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ كُلُّ مَنْ
کھڑے رہتے ہیں اسی کے ہیں تو اے جن وانس (تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ جو (مخلوق زمین پر ہے)
عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾
سب فنا ہونیوالی ہے۔ اور صرف تمہارے پروردگار کی ذات جو عظمت اور کرامت والی ہے باقی رہے گی۔ تو تم
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾ يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
دونوں اپنے مالک کی کن کن نعمتوں سے انکار کرو گے۔ اور جتنے لوگ سارے آسمان وزمین میں ہیں (سب)
وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
اسی سے مانگتے ہیں۔ وہ ہر روز (ہر وقت مخلوق کے ایک نہ ایک) کام میں لگا رہتا ہے[۱]۔ تم دونوں اپنے سرپرست کی کون
تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
کون سی نعمت سے مکرو گے۔ اے دونوں گروہو ہم عنقریب ہی تمہاری طرف متوجہ ہونگے۔ تو تم دونوں اپنے پالنے
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ
والے کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے۔ اے گروہ جن وانس اگر تم میں قدرت ہے کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں
اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ
سے (ہو کر کہیں) نکل (کر موت یا عذاب سے بھاگ) سکو تو نکل جاؤ (مگر) تم تو بغیر قوت اور غلبہ کے نکل ہی نہیں سکتے
لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾
(حالانکہ تم میں نہ قوت ہے نہ غلبہ) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔
يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا
(گنہگار جن اور آدمیو جہنم میں) تم دونوں پر آگ کا سبز شعلہ اور سیاہ دھواں چھوڑ دیا جائیگا تو تم دونوں (کسی
تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ
طرح) روک نہیں سکو گے۔ پھر تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے۔ پھر جب آسمان پھٹ کر
السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
(قیامت میں) تیل کی طرح لال ہو جائے گا۔ تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں
تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا
سے مکرو گے۔ تو اس دن نہ تو کسی انسان سے اس کے گناہ کے بارے میں پوچھا جائیگا[۲] نہ کسی
جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ
جن سے۔ تم دونوں اپنے مالک کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے۔ گنہگار لوگ تو اپنے چہروں ہی سے
بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
پہچان لیے جائیں گے۔ تو پیشانی کے بالوں اور پاؤں پکڑ کے (جہنم میں ڈال دیے) جائیں گے۔ آخر تم دونوں اپنے



---

[۱] اس سے یہودیوں کی بھی رد مقصود ہے جو کہتے تھے کہ خدا شنبہ کو کچھ کام نہیں کرتا۔ اور مفوضہ کی بھی جو اس کے قائل ہیں کہ خدا اپنے بندوں میں سے بعض کو کل کام سپرد کرکے خود بیکار ہو گیا، اور معطل بیٹھا ہے۔ ۱۲

[۲] یعنی نرمی سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ تم نے کیا کیا۔ بلکہ جھڑکی سے پوچھا جائیگا کہ کیوں کیا یا یہ مطلب ہے کہ انکے چہروں ہی سے پتہ چل جائے گا کہ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ۱۲

بقیہ صـ ۶۳۵

کے درمیان کوئی واسطہ نہ تھا۔ تفسیر ابن عباس المتوفی ۶۸ھ مترجمہ عابد الرحمٰن حنفی ج ۳ صـ ۲۰۶ میں ہے دنیٰ فتدلی حضور اکرمؐ پروردگار کے قریب ہوئے پھر اور نزدیک ہونے کہ قرب کی وجہ سے دو کمانوں کے برابر فاصلہ رہ گیا۔ بلکہ آدھے کمان سے کم فاصلہ رہ گیا۔ اوحی الی عبدہ ما اوحی اللہ تعالیٰ نے محمدؐ پر جو کچھ وحی فرمانی تھی سو فرمائی۔ ماکذب الفؤاد ما رای اور رسول اللہؐ کے قلب مبارک نے جو اپنے پروردگار کو دیکھا۔ اس میں ان کے قلب نے کوئی غلطی نہیں کی۔ اور کہا گیا ہے کہ آپ نے اپنے پروردگار کو اپنے دل کے ساتھ دیکھا افتمرونہ علی مایری جب رسول کریمؐ نے اپنی قوم کو اس چیز کی اطلاع دی تو انہوں نے تکذیب کی تب یہ آیت نازل ہوئی ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ اپنے پروردگار کو اپنے دل (یا اپنی آنکھ سے) دیکھا ہے۔ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اس سدرۃ المنتہیٰ کے قریب جنۃ الماویٰ ہے۔ الخ

دریں حالات مذکورہ آیات کا ترجمہ یہ ہوگا۔ انہیں سخت قوتوں والے طاقتور (خدا) نے تعلیم دی (یہ اس وقت کی بات ہے) جبکہ وہ افق اعلیٰ پر پہنچ کر کھڑے ہوئے تھے پھر آگے بڑھ کر نور جلال عظمت باری کے) قریب ہوئے (یہاں تک کہ) پردۂ نور تک پہنچ کر اتنے قریب ہوئے کہ دو کمان یا اس سے کم کا فاصلہ رہ گیا اس وقت خدا نے اپنے بندے کو وحی فرمائی جو فرمائی جو کچھ ان کے (چشم قلب) نے دیکھا دل نے انہیں جھٹلایا نہیں، تو کیا تم لوگ ان کے دیکھے ہوئے (پر یقین نہیں کرتے اور) ان سے جھگڑتے اور

باقی صـ ۶۳۹ پر

خدا کے سوا ہر شے فانی ہے

وہ بیکار نہیں رہتا

لوگ چہروں ہی سے پہچان لئے جائیں گے

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا

پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے (پھر ان سے کہا جائیگا) یہی وہ جہنم ہے جسے گنہگار لوگ جھٹلایا کرتے

الْمُجْرِمُوْنَ ۝ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۝

تھے۔ یہ لوگ دوزخ اور سخت درجہ کھولتے ہوئے پانی کے درمیان (بیقرار دوڑتے) چکر لگاتے پھریں گے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ

تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے۔ اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے

رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ ذَوَاتَآ

ہونے سے ڈرتا رہا، اس کے لیے دو باغ ہیں۔ تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت سے انکار کرو گے۔ دونوں

اَفْنَانٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ

باغ درختوں کی ٹہنیوں سے ہرے بھرے (میووں سے لدے ہوئے) پھر تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت سے انکار کرو

تَجْرِيٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ فِيْهِمَا مِنْ

گے ان دونوں میں دو چشمے بہہ رہے ہونگے تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے ان دونوں باغوں میں سب میوے

كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

میرے دو دو [1] قسم کے ہونگے تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے۔

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَاۗىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ۭ وَجَنَا

یہ لوگ ان فرشوں پر جن کے استر اطلس کے ہونگے تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ دونوں باغوں کے میوے

الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

(اس قدر) قریب ہونگے (کہ اگر چاہیں تو تکیے ہوئے کھالیں) تو تم دونوں اپنے مالک کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے۔

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ

اس میں (پاکدامن) غیر کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ [2] دیکھنے والی عورتیں ہوں گی۔ جن کو ان سے پہلے نہ کسی انسان

وَلَا جَاۗنٌّ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ كَاَنَّهُنَّ

نے ہاتھ لگایا ہوگا اور نہ جن نے تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (ایسی حسین) گویا وہ

الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

(مجسم) یاقوت اور مونگے ہیں۔ تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں سے مکرو گے۔

هَلْ جَزَاۗءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

بھلا نیکی کا بدلہ [3] نیکی کے سوا کچھ اور بھی ہے۔ پھر تم دونوں اپنے مالک کی کس کس

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۝ فَبِاَيِّ

نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ان دو باغوں کے علاوہ دو باغ اور ہیں۔ تو تم دونوں اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ مُدْهَاۗمَّتٰنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

پالنے والے کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے۔ دونوں نہایت گہرے سبز و شاداب تو تم دونوں اپنے سرپرست



**بہشت کی نعمتیں**

**احسان کا بدلہ احسان ہی ہے**

[1] وہ دو قسمیں چند طرح سے ہو سکتی ہیں۔ رنگ، بو، مزا، قد، خشک تازہ وغیرہ۔ یہ اس لیے کہ انسان جدت پسند ہے۔ اور ایک چیز چند بار کھانے سے اکتا جاتا ہے۔ بہشت میں غذا اس کا بھی لحاظ رکھے گا کہ بندہ اکتانے بھی نہیں۔ ۱۲

[2] ایک معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں۔ شرم سے نیچی نگاہ کرنے والیاں ۱۲

[3] مطلب یہ ہے کہ جو بندہ نیکی کرے گا بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ ہم اسے اچھا بدلہ نہ دیں اور بندوں کو تعلیم بھی مقصود ہے کہ اگر کوئی تم پر احسان کرے تو تم محسن کشی نہ کرو۔ ۱۲

بقیہ صـ ٦٣٧

بحث کرتے ہو۔ اور بے شک انھوں نے دوسری مرتبہ جلال باری کو سدرۃ المنتہیٰ کے قریب دوسری بار بھی دیکھا ہے جس کے قریب جنت الماویٰ بھی ہے (اس وقت عالم یہ تھا کہ سدرہ پر چھایا ہوا تھا۔ اور اچھی طرح چھایا ہوا تھا رسول کی نظر نے کجی نہیں کی۔ اور نہ وہ اچٹی (دیکھی) بے شک انہوں نے اپنے پروردگار کی نشانیوں میں سے بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔ (ن ح)

[1] لات، عزیٰ اور منات یہ تینوں بتوں کے نام ہیں جن کی عرب لوگ پوجا کرتے تھے۔ اور منات کو تیسرا اور پچھلا اس وجہ سے کہا کہ کفار لات و عزیٰ کے مقابلہ میں اس کی عزت کم کرتے تھے ۱۲

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾ فِيهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

کی کن کن نعمتوں کو نہ مانو گے۔ ان دونوں باغوں میں دو چشمے جوش مارتے ہوں گے۔ تو تم دونوں اپنے

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾

پروردگار کی کس کس نعمت سے مکرو گے۔ ان دونوں میں میوے ہیں اور خرمے اور انار

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِيهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾

تو تم دونوں اپنے مالک کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان باغوں میں خوش خلق اور خوبصورت عورتیں ہونگی۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي

تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے۔ وہ حوریں جو خیموں میں چھپی بیٹھی

الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ

ہیں۔ پھر تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے مکرو گے۔ ان سے پہلے ان

اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

کو کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور نہ جن نے۔ پھر تم دونوں اپنے مالک کی کس کس نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ

سے مکرو گے۔ یہ لوگ سبز قالینوں اور نفیس وحسین مسندوں پر تکیے لگائے (بیٹھے)

حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ تَبٰرَكَ

ہوں گے۔ پھر تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں سے انکار کرو گے۔ (اے رسولؐ) تمہارا

اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾

پروردگار جو صاحب جلال وکرامت ہے اسکا نام بڑا بابرکت ہے۔

اٰيَاتُهَا ٩٦ (٥٦) سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ (٤٦) رُكُوْعَاتُهَا ٣

سورۃ[۱] واقعہ مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی (۹۶) چھیانوے اور تین (۳) رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾

جب قیامت برپا ہو گی (اور) اس کے واقع ہونے میں ذرا جھوٹ نہیں (اس وقت لوگوں میں فرق ظاہر ہوگا) کسی

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَّبُسَّتِ

کو پست کرے گی۔ کسی کو بلند جب زمین بڑے زوروں میں ہلنے لگے گی۔ اور پہاڑ (ٹکڑے ٹکڑے ہو کر)

الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ﴿٦﴾ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا

بالکل چورچور ہو جائیں گے۔ پھر ذرے بن کر اڑنے لگیں گے۔ اور تم لوگ تین قسم ہو

ثَلٰثَةً ﴿٧﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿٨﴾

جاؤ گے تو داہنے ہاتھ (میں اعمال لینے) والے (واہ) داہنے ہاتھ والے کیا (چین میں) ہیں۔ اور بائیں ہاتھ



بہشت کی حالت

[۱] اس سورۃ میں قیامت کا حال، لوگوں کی تین قسمیں، سابقین اور ان کے درجے اصحاب یمین اور ان کے مدارج، اصحاب شمال، اور ان کی حالت، انسان کی عاجزی اور خدا کی قدرت، قرآن کو پاک ہی لوگ چھوتے ہیں، موت پر کسی کا اختیار نہیں، ان باتوں کی تصدیق وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

لوگوں کی تین قسمیں ہونگی

وَاَصْحٰبُ الْمَشْــَٔمَةِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْــَٔمَةِ ؕ﴿٩﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ
(میں نامۂ اعمال لینے والے افسوس بائیں ہاتھ والے کیا (مصیبت میں) ہیں۔ اور جو آگے بڑھ جانے
السّٰبِقُوْنَ ۚ﴿١٠﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ﴿١١﴾ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿١٢﴾
والے لہ ہیں۔ (واہ کیا کہنا) وہ آگے ہی بڑھنے والے تھے۔ یہی لوگ (خدا کے) مقرب ہیں آرام و آسائش کے
ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ۙ﴿١٣﴾ وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ؕ﴿١٤﴾ عَلٰی سُرُرٍ
باغوں میں بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے ہونگے اور کچھ تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے موتی اور یاقوت سے
مَّوْضُوْنَةٍ ۙ﴿١٥﴾ مُّتَّكِـِٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ﴿١٦﴾ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ
جڑے ہوئے سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے
وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۙ﴿١٧﴾ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِیْقَ ۙ وَكَاْسٍ
نوجوان لڑکے جو (بہشت میں) ہمیشہ (لڑکے ہی بنے) رہیں گے (شربت وغیرہ کے) ساغر اور چمکدار ٹونٹی دار کنٹر اور
مِّنْ مَّعِیْنٍ ۙ﴿١٨﴾ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ ۙ﴿١٩﴾ وَ
شفاف شراب کے جام لیے ہوئے ان کے پاس چکر لگاتے ہونگے جس (کے پینے) سے نہ تو انکو (خمار سے) درد سر ہو
فَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ۙ﴿٢٠﴾ وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ؕ﴿٢١﴾
گا اور نہ وہ بدحواس مدہوش ہونگے اور جس قسم کے میوے پسند کریں اور جس قسم کے پرندہ کا گوشت انکا جی چاہے (سب موجود ہے)
وَحُوْرٌ عِیْنٌ ۙ﴿٢٢﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۚ﴿٢٣﴾ جَزَآءًۢ بِمَا
اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں جیسے احتیاط سے رکھے ہوئے موتی۔ یہ بدلہ ہے ان کے
كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا ۙ﴿٢٥﴾
(نیک) اعمال کا۔ وہاں نہ تو بے ہودہ بات سنیں گے اور نہ گناہ کی بات (فحش) بس
اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿٢٦﴾ وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ
ان کا کلام سلام ہی سلام ہو گا۔ اور داہنے ہاتھ والے (واہ) داہنے ہاتھ والوں کا
الْیَمِیْنِ ؕ﴿٢٧﴾ فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۙ﴿٢٨﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۙ﴿٢٩﴾
کیا کہنا ہے۔ بے کانٹے کی بیریوں لدے گتھے ہوئے کیلوں اور لمبی لمبی چھاؤں۔
وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۙ﴿٣٠﴾ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۙ﴿٣١﴾ وَّفَاكِهَةٍ
اور بہتے ہوئے پانی اور کثیر میوے میں ہوں گے۔ جو نہ کبھی ختم
كَثِیْرَةٍ ۙ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۙ﴿٣٣﴾ وَّفُرُشٍ
ہوں گے اور نہ ان کی کوئی روک ٹوک اور اونچے (نرم گپھوں کے) فرشوں میں (مزے کرتے) ہوں
مَّرْفُوْعَةٍ ؕ﴿٣٤﴾ اِنَّاۤ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۙ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۙ﴿٣٦﴾
گے۔ ان کو وہ حوریں ملیں گی جن کو ہم نے نت نیا پیدا کیا ہے تو ہم نے انہیں کنواریاں پیاری پیاری
عُرُبًا اَتْرَابًا ۙ﴿٣٧﴾ لِّاَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ؕ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ۙ﴿٣٩﴾
ہمجولیاں بنایا (یہ سب سامان) داہنے ہاتھ (میں نامۂ اعمال) لینے والوں کے واسطے ہے (ان میں) بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے

سابقین اور انکے درجے

لہ علامہ ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ سابقین تین ہیں۔ ۱: یوشع بن نون۔ ۲: مومن آل یٰسین اور ۳: علی ابن ابی طالب اور دوسری روایت میں یوشع بن نون کی جگہ حزقیل مومن آل فرعون کا نام ہے۔ اور آخر میں ہے کہ علی ان سب میں افضل ہیں۔ دیکھو تفسیر دُرِّ منثور جلد ۶ صفحہ ۱۵۴ مطبوعہ مصر اور اس کو امام فخر الدین رازی نے بھی تفسیر کبیر میں بیان کیا ہے۔ مجمع البیان میں امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ سابقین چار ہیں۔ ۱: ہابیل ۲: حزقیل مومن آل فرعون ۳: حبیب النجار ۴: علی ابن ابی طالب۔ اصول کافی میں ہے۔ کہ سابقین میں وہ لوگ شامل ہیں جنہوں نے ولایت علیؑ کو ماننے میں سبقت کی ہے۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ وہی لوگ سب سے پہلے جنت میں جائیں گے۔

اصحاب یمین اور انکے درجے

## اصحاب شمال اور ان کی حالت

وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝٤٠ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ
اور بہت سے پچھلے لوگوں میں سے اور بائیں ہاتھ میں (نامۂ اعمال لینے) والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا
الشِّمَالِ ۝٤١ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ۝٤٢ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۝٤٣
(مصیبت میں) ہیں۔ (دوزخ کی) لوں اور کھولتے ہوئے پانی اور کالے سیاہ دھوئیں کے سایہ میں ہونگے۔
لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ۝٤٤ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ
جو نہ ٹھنڈا ہے اور نہ خوش آیند۔ یہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں) خوب عیش اڑا
مُتْرَفِيْنَ ۝٤٥ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۝٤٦
چکے تھے۔ اور بڑے گناہ (شرک) پر (اڑے) رہتے تھے اور کہا کرتے تھے۔
وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا
کہ بھلا جب ہم مرجائیں گے۔ اور (سڑگل کر) مٹی اور ہڈیاں (ہی ہڈیاں) رہ جائیں گے تو کیا
ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝٤٧ اَوَاٰبَاۗؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝٤٨ قُلْ اِنَّ
ہمیں پھر اٹھنا ہے۔ اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا کو بھی؟ (اے رسولؐ)
الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ۝٤٩ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ
تم کہہ دو کہ اگلے اور پچھلے سب کے سب روز معین کی میعاد پر ضرور اکٹھے
يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝٥٠ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّاۗلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۝٥١
کیے جائیں گے۔ پھر تم کو بیشک اے گمراہو جھٹلانے والو یقیناً (جہنم میں)
لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۝٥٢ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا
تھوہر کے درختوں میں سے کھانا ہوگا تو تم لوگوں کو اسی سے (اپنا) پیٹ
الْبُطُوْنَ ۝٥٣ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ۝٥٤ فَشٰرِبُوْنَ
بھرنا ہوگا۔ پھر اس کے اوپر کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا۔ اور پیو گے بھی
شُرْبَ الْهِيْمِ ۝٥٥ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۝٥٦ نَحْنُ
تو پیاسے[1] اونٹ کا سا (ڈگڈگا کے) پینا۔ قیامت کے دن یہی ان کی مہمانی ہوگی۔ تم لوگوں کو (پہلی
خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ۝٥٧ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۝٥٨
بار بھی) ہم ہی نے پیدا کیا ہے پھر تم لوگ (دوبارہ کی) کیوں نہیں تصدیق کرتے تو جس نطفہ کو تم (عورتوں کے) رحم میں
ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۝٥٩ نَحْنُ قَدَّرْنَا
ڈالتے ہو کیا تم نے دیکھ بھال لیا ہے کیا تم اس سے آدمی بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں۔ ہم نے تم لوگوں میں
بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝٦٠ عَلٰٓي اَنْ نُّبَدِّلَ
موت کو مقرر کر دیا ہے اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں۔ کہ تمہارے ایسے اور لوگ بدل
اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٦١ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ
ڈالیں۔ اور تم لوگوں کو اس (صورت) میں پیدا کریں جسے تم مطلق نہیں جانتے۔ اور تم نے پہلی پیدائش

## انسان کی عاجزی اور خدا کی قدرت

[1] بعضوں نے ہیم کے معنی ایک بیماری کے لکھے ہیں۔ جو استسقاء کے مشابہ ہوتی ہے۔ اور اس میں پیاس نہیں بجھتی۔ اور بعضوں نے اس کے معنی ریت کے لیے ہیں کہ اس پر جتنا پانی گرا جذب ہو گیا۔ ۱۲

النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ۝ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ۝

تو سمجھ ہی لی ہے (کہ بنے گی) پھر تم غور کیوں نہیں کرتے۔ بھلا دیکھو تو کہ جو کچھ تم لوگ بوتے ہو۔

أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ۝ لَوْ نَشَاءُ

کیا تم لوگ اسے ۱ اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں۔ اگر ہم چاہتے تو اسے

لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ۝ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ۝ بَلْ

چورا چورا کر دیتے تو تم باتیں ہی بناتے رہ جاتے۔ (کہ ہائے) ہم تو مفت تاوان میں پھنسے

نَحْنُ مَحْرُومُونَ ۝ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ۝

(نہیں) ہم تو بدنصیب ہیں ہی۔ تو کیا تم نے پانی پر بھی نظر ڈالی جو (دن رات) پیتے ہو۔

أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ۝ لَوْ

کیا اس کو بادل سے تم نے برسایا ہے یا ہم برساتے ہیں۔ اگر ہم چاہیں

نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ۝ أَفَرَأَيْتُمُ

تو اُسے کھاری بنا دیں تو تم لوگ شکر کیوں نہیں کرتے۔ تو کیا تم نے آگ

النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ۝ أَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ

پر بھی غور کیا جسے تم لوگ لکڑی ۲ سے نکالتے ہو۔ کیا اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا یا

نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ۝ نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا

ہم پیدا کرتے ہیں۔ ہم نے آگ کو (جہنم کی) یاددہانی اور مسافروں وغیرہ کے نفع

لِّلْمُقْوِينَ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝ فَلَا أُقْسِمُ

کے واسطے پیدا کیا۔ تو (اے رسول) تم اپنے بزرگ پروردگار کی تسبیح کرو۔ تو میں تاروں ۳ کے

بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ۝ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ۝

منازل کی قسم کھاتا ہوں۔ اور اگر تم سمجھو تو یہ بڑی ۴ قسم ہے کہ بیشک یہ بڑے رتبہ کا قرآن ہے

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۝ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ۝ لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا

جو کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھا ہوا) ہے۔ اس کو بس وہی لوگ ۵ چھوتے ہیں

الْمُطَهَّرُونَ ۝ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَفَبِهَٰذَا

جو پاک ہیں۔ سارے جہان کے پروردگار کی طرف سے (محمدؐ پر) نازل ہوا ہے تو کیا تم

الْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ ۝ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ

لوگ اس کلام سے انکار رکھتے ہو۔ اور تم نے ۶ اپنی روزی یہ قرار دے لی

أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ۝ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ۝ وَأَنتُمْ

ہے کہ (اس کو) جھٹلاتے ہو۔ تو کیا جب جان گلے تک آ پہنچتی ہے۔ اور تم اس وقت (کی

حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ۝ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا

حالت) پڑے دیکھا کرتے ہو۔ اور ہم اس (مرنے والے) سے تمہاری بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم



خدا کی قدرتیں

۱ منی سے آدمی اور بیج سے درخت بنانے میں بھی اپنی قدرت کا اظہار اور قیامت کا اثبات مقصود ہے۔ کیونکہ جو ایسا قادر ہے اسے آدمی کا دوبارہ پیدا کر دینا کیوں مشکل ہو گا۔ ۱۲

۲ اس سے یا تو عموماً ہر درخت مراد ہے۔ یا عرب کے دو درخت مرخ اور عفار جن کی ہری ڈالیں کو رگڑنے سے آگ نکل آتی ہے۔ ۱۲

۳ بعض لوگوں نے نجوم سے شہاب اور مواقع سے اسکا ٹوٹنا مراد لیا ہے۔ ۱۲

۴ یوں تو خدا کی ہر قسم بڑی ہے مگر اس کے بڑی ہونے کی ایک وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ خدا کے خاص بندوں کی عبادت اور اس کی رحمت اور خوشنودی کے نازل ہونے کا وقت ہے جن میں اس کے اچھے بندے اس سے تخلیہ میں راز و نیاز کی باتیں کرتے ہیں۔ ۱۲

قرآن کو پاک کے سوا کوئی نہ چھوئے

۵ یہ اگرچہ بظاہر خبر اور بیان واقع ہے مگر یہ حقیقتاً یہ ایک حکم ہے کہ پاک لوگوں کے سوا کوئی قرآن کے حرفوں کو نہ چھوئے یعنی بغیر وضو یا غسل کے حرفوں کا چھونا حرام ہے۔ ۱۲

۶ اسکا ایک ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم اپنی روزی کا یہی شکریہ ادا کرتے ہو کہ اس کو جھٹلاتے ہو، مگر اس صورت میں رزق کا مضاف محذوف ماننا پڑیگا۔

41
41

موت پر کسی کا اختیار نہیں

تُبْصِرُوْنَ ۞ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۞ تَرْجِعُوْنَهَآ
کو دکھائی نہیں دیتا۔ تو اگر تم کسی کے دباؤ میں نہیں ہو تو اگر (اپنے دعوے میں) تم سچے ہو تو روح کو

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۞ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۞
پھیر کیوں نہیں دیتے۔ پس اگر وہ (مرنے والا خدا کے) مقربین سے ہے،

فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۞ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ
تو (اس کے لیے) آرام و آسائش ہے۔ اور خوشبودار پھول اور نعمت کے باغ۔ اور اگر وہ داہنے ہاتھ والوں میں

مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۞ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۞
سے ہے تو (اس سے کہا جائیگا کہ) تم پر داہنے ہاتھ والوں کی طرف سے سلام ہو۔ اور

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ۞ فَنُزُلٌ
اگر جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہے۔ تو (اس کی) مہمانی کھولتا ہوا پانی ہے۔ اور جہنم میں

مِّنْ حَمِيْمٍ ۞ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۞ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ
داخل کر دینا۔ بے شک یہ (خبر) یقیناً صحیح ہے۔ تو (اے رسولؐ) تم اپنے

الْيَقِيْنِ ۞ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۞
بزرگ پروردگار کی تسبیح کرو۔

## آیاتها ۲۹ (۵۷) سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ (۹۴) رکوعاتها ۴

اس کی انتیس آیتیں سورہ حدید[1] مدینہ میں نازل ہوا اور چار رکوع ہیں۔

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
جو جو چیز سارے آسمان و زمین میں ہے۔ سب خدا کی تسبیح کرتی ہے۔ اور وہی غالب

الْحَكِيْمُ ۞ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ
حکمت والا ہے۔ سارے آسمان و زمین کی بادشاہی اسی کی ہے۔ وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَ
اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی سب سے پہلے اور سب سے آخر

الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۞ هُوَ
ہے (اور اپنی قدرتوں سے) سب پر ظاہر اور (نگاہوں سے) پوشیدہ[2] اور وہی سب چیزوں کو جانتا ہے۔

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ
وہ وہی تو ہے جس نے سارے آسمان و زمین چھ دن میں پیدا کیے پھر عرش (کے بنانے) پر آمادہ ہوا

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَ
جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے اور جو اس سے نکلتی ہے اور جو چیز آسمان سے

[1] اس سورۃ میں خدا نے ہر شے کا خدا کی تسبیح کرنا، خدا کے صفات، تم چاہے کہیں ہو خدا تمہارے ساتھ ہے خدا اور رسولؐ پر ایمان لاؤ۔ صدیقین اور شہداء، دُنیا صرف کھیل تماشا ہے ہر واقعہ قبل خلقت لکھا ہوا تھا، گمشدہ چیزوں پہ افسوس نہ کرو، ذوالفقار کا ذکر، حضرت نوحؑ و ابراہیمؑ و عیسیٰؑ کی مدح و رہبانیت کی مذمت وغیرہ بیان کی ہے۔ ۱۲۰

[2] خدا کے ظاہر و باطن دو متخالف صفتوں سے موصوف ہونے میں ظاہراً شبہ ہو سکتا ہے مگر ایک ذرا غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اس کی ذات کا کوئی تصور و خیال کر ہی نہیں سکتا۔ باقی رہے صفات ذاتی تو وہ بھی عین ذات ہونے کی وجہ سے کسی کے خیال میں آ ہی نہیں سکتے۔ اسی کو کسی اچھے شاعر نے نظم کیا ہے۔ ؎

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
وز ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم

پھر آخر اس کا تصور ہو تا کیونکر، تو اب اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ اس کے آثار قدرت پر نظر کریں، اس کی ذات کی طرف جو باتیں نسبت دی جاتی ہیں اس کا خیال کریں۔ خلاصہ یہ ہوا کہ وہ اپنی ذات اور ذاتی صفات کی حیثیت سے پوشیدہ اور آثار قدرت اور نسبتوں کی حیثیت سے ظاہر ہے۔ اسی کی طرف ہم نے ترجمہ میں اشارہ کر دیا ہے۔

خدا کے صفات

مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ

نازل ہوتی ہے اور جو اس کی طرف چڑھتی ہے (سب) اس کو معلوم ہے اور تم (چاہے) جہاں کہیں

فِيهَا ۗ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۗ وَاللَّهُ بِمَا

رہو۔ وہ تمہارے ساتھ ہے۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو خدا

تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۞ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَ

اسے دیکھ رہا ہے۔ آسمان و زمین کی بادشاہی خاص اسی کی ہے اور خدا ہی

إِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۞ يُولِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ

کی طرف کُل امور کی رجوع ہوتی ہے۔ وہی رات کو (گھٹا کر) دن میں داخل کرتا ہے (تو

وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۗ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ

دن بڑھ جاتا ہے۔) اور دن کو (گھٹا کر) رات میں داخل کرتا ہے۔ (تو رات بڑھ جاتی ہے۔) اور وہ دلوں کے

الصُّدُورِ ۞ اٰمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا

بھیدوں تک سے خوب واقف ہے۔ (لوگو) خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور جس (مال) میں اس نے تم

جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ ۗ فَالَّذِينَ اٰمَنُوا مِنْكُمْ

کو اپنا نائب بنایا ہے [1] اس میں سے کچھ (خدا کی راہ میں) خرچ کرو تو تم میں سے جو لوگ ایمان لائے

وَأَنْفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۞ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ

اور (راہِ خدا میں) خرچ کرتے رہے ان کیلئے بڑا اجر ہے۔ اور تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ خدا پر ایمان نہیں لاتے

بِاللَّهِ ۚ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ

ہو۔ حالانکہ رسولؐ تمہیں بلا رہے ہیں کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ اور اگر تم کو باور ہو تو (یقین کرو کہ)

أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۞ هُوَ الَّذِي

خدا تم سے (اس کا) اقرار لے [2] چکا۔ وہی تو ہے جو اپنے

يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ

بندے (محمدؐ) پر واضح روشن آیتیں نازل کرتا ہے۔ تاکہ تم لوگوں کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر

الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ۞

(ایمان کی) روشنی میں لے جائے۔ اور بیشک خدا تم پر بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ

اور تم کو کیا ہو گیا ہے کہ (اپنا مال) خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ حالانکہ سارے آسمان و زمین

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ

کا مالک اور وارث خدا ہی ہے تم میں سے جس شخص نے فتح (مکہ) کے پہلے (اپنا مال) خرچ کیا اور جہاد

مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً

کیا (اور جنہوں نے بعد میں) وہ برابر نہیں۔ ان کا درجہ ان لوگوں سے کہیں [3] بڑھ کر ہے۔ جنہوں

تم چاہے کہیں رہو خدا تمہارے ساتھ ہے

خدا و رسولؐ پر ایمان لاؤ

خُدا پہلے ہی اقرار لے چکا ہے

سخی اور مجاہد کا درجہ

[1] کیونکہ جب چیزوں کا اصلی مالک وہی ہے تو جب جو شخص بھی کسی چیز پر تصرف کریگا۔ وہ اس کا نائب ہوا۔ اسی کی طرف حدیثِ قدسی میں اشارہ ہے کہ مال تو میرا ہے اور مالدار میرے وکیل ہیں اور محتاج میرے عیال ہیں تو اگر میرا وکیل میرے عیال کو خرچ نہ دے گا تو میں اسے جہنم میں داخل کروں گا۔ اور اس کی کچھ پرواہ نہیں کروں گا۔ ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چیزیں تو وہی ہیں جن پر تمہارے اگلے قابض تھے۔ تم البتہ نئے ہوئے تو اب تمہارا تصرف بحیثیت نیابت ہوا نہ اصلی طور پر۔ ۱۲

[2] اس سے یا تو عہد الست کی طرف اشارہ ہے جو خدا نے روحوں سے اپنی واحدانیت وغیرہ کا اقرار لیا تھا یا یہ مطلب ہے کہ تم کو عقل دی، تمیز دی۔ اپنی قدرت کے آثار دکھلائے۔ اس پر بھی اکتفا نہ کی پیغمبروں کو رہنمائی کے لیے بھیجا تو پھر کوئی حجت باقی نہ رہی۔ اور گویا اقرار لے چکا۔ ۱۲

[3] بالکل واضح ہے کیونکہ فتح مکہ کے قبل مسلمان جس کش مکش اور مصیبت میں تھے وہ ظاہر ہے پھر ایسی حالت میں اگر کوئی اپنی جان اور مال سے دریغ نہ کرے اس کے برابر بعد والا کیونکر ہو سکتا ہے۔

مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ

نے بعد میں خرچ کیا۔ اور جہاد کیا اور (دونوں نے) خدا نے نیکی (اور ثواب) کا وعدہ سب سے کیا ہے

اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝١٠ مَنْ ذَا ع

اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے۔ کون ایسا ہے

الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَ

جو خدا کو خالص نیت سے قرض حسنہ[1] دے تو خدا اس کیلئے (اجر کو) کئی گنا کر دے اور اس

لَهٗۤ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝١١ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ

کے لیے بہت معزز صلہ (جنت تو ہے ہی) جس دن تم مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو دیکھو گے کہ

يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ

ان (کے ایمان) کا نور[2] ان کے آگے آگے اور داہنی طرف چل رہا ہوگا (تو ان سے کہا جائیگا) تم

الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

کو بشارت ہو کہ آج تمہارے لیے وہ باغ ہیں جن کے نیچے نہریں

فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝١٢ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ

جاری ہیں ان میں ہمیشہ رہو گے۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں

وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ

ایمانداروں سے کہیں گے ایک نظر (شفقت) ہماری طرف بھی کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی

نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ

حاصل کریں تو (ان سے) کہا جائیگا کہ تم اپنے پیچھے (دنیا میں) لوٹ جاؤ اور (وہیں) کسی اور نور کی تلاش کرو۔

فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ

پھر ان (مومنین اور منافقین) کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائیگی۔ جس میں ایک دروازہ ہوگا (اور) اسکے

الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝١٣ يُنَادُوْنَهُمْ

اندر کی جانب تو رحمت ہے اور باہر کی طرف عذاب تو منافقین مومنین

اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ لٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ

سے پکار کر کہیں گے (کیوں بھائی) کیا ہم کبھی تمہارے ساتھ نہ تھے۔ مومنین کہیں گے تھے تو ضرور

اَنْفُسَكُمْ وَ تَرَبَّصْتُمْ وَ ارْتَبْتُمْ وَ غَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى

مگر تم نے تو خود اپنے آپ کو بلا میں ڈالا اور (ہمارے حق میں گردشوں کے) منتظر رہے اور (دین میں) شک کیا

جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ غَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝١٤ فَالْيَوْمَ لَا

کیے اور تمہیں تمہاری تمناؤں نے دھوکے میں رکھا یہاں تک کہ خدا کا حکم آپہنچا اور ایک بڑے دغاباز (شیطان)

يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّ لَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ

نے خدا کے بارے میں تم کو فریب دیا تو آج نہ تم سے کوئی معاوضہ لیا جائیگا اور نہ کافروں سے۔

قیامت میں مومنین و منافقین کا معاملہ

[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ خالص نیت سے خدا کی راہ میں خرچ کرے اور چونکہ اس کا عوض فوراً نہیں مل سکتا، بلکہ آخرت میں ملے گا۔ اس وجہ سے قرض کہا گیا ہے۔ ۱۲

[2] ہر مومن کا نور اس کے ایمان کے موافق ہوگا۔ حتیٰ کہ بعض مومنوں کے نور کی بابت ایک حدیث میں ہے کہ وہ پل صراط سے مثل برق کے گزر جائیں گے۔ اس پر بھی جہنم سے آواز آئے گی کہ جلدی سے گزر جا کہ تیرا نور میری آگ کو بجھائے دیتا ہے۔ ۱۲

مَأْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ

تم سب کا ٹھکانہ (بس) جہنم ہے وہی تمہارے واسطے سزاوار ہے۔ اور (کیا)

يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

بُری جگہ ہے کیا ایمانداروں کے لیے ابھی تک اسکا وقت نہیں آیا کہ خدا کی یاد اور قرآن کے لیے

وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا

جو (خدا کی طرف سے) نازل ہوا ہے۔ ان کے دل نرم ہوں اور وہ ان لوگوں کے سے نہ ہو جائیں جن کو

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ

ان سے پہلے کتاب (توریت و انجیل) دی گئی تھی تو (جب) ایک زمانہ دراز گزر گیا تو ان کے دل سخت

قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

ہو گئے۔[1] اور ان میں سے بہتیرے بدکار ہیں۔ جان رکھو کہ خدا ہی زمین کو اس کے

يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ

مرنے (افتادہ ہونے) کے بعد زندہ (آباد) کرتا ہے۔ ہمنے تمسے اپنی (قدرت) کی نشانیاں کھول کھول کر بیان

تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا

کر دی ہیں تاکہ تم سمجھو۔ بیشک خیرات دینے والے مرد اور خیرات دینے والی عورتیں اور (جو لوگ) خدا کو

اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾

نیت خالص سے قرض دیتے ہیں ان کو کئی گنا (اجر) دیا جائے گا۔ اور انکا بہت معزز صلہ (جنت) تو ہے ہی۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ

اور جو لوگ خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں یہی لوگ اپنے پروردگار کے نزدیک صدیقوں[2]

الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ

اور شہیدوں کے درجے میں ہوں گے ان کیلئے ان ہی (صدیقوں اور شہیدوں) کا اجر اور ان

وَنُوْرُهُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ

کا نور ہو گا۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی

اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾ ع اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ

لوگ جہنمی ہیں۔ جان رکھو کہ دنیاوی زندگی محض کھیل اور تماشا

وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي

اور ظاہری زینت (و آرائش) اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا اور مال اولاد

الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ

کی ایک دوسرے سے زیادہ خواہش ہے۔ (دنیاوی زندگی کی مثال تو) بارش کی سی مثال ہے جس (کی وجہ)

نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ

سے کسانوں کی کھیتی (لہلہاتی اور) انکو خوش کر دیتی ہے پھر سوکھ جاتی ہے تو تو اس کو دیکھتا ہے کہ زرد ہو

صدیقین اور شہداء کون لوگ ہیں

دنیا صرف کھیل تماشا ہے

[1] کہ ہر شخص نے اپنے مطلب کی باتیں خدا کے کلام میں رہنے دیں اور جس میں ذرا تخفیف تھی نکال دی۔ اور آخر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہودیوں کے اکہتر اور نصرانیوں کے بہتر فرقے ہو گئے اور یہ اُمت بھی اس خرابی سے نہ بچی اور اس کے خدا جانے کتنے فرقے ہو گئے۔ اگرچہ مشہور تو تہتر ہیں مگر ان کی شاخیں سینکڑوں ہیں۔ ۱۲

[2] امام احمد بن حنبل نے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت علیؓ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ اسی بناء پر خود حضرتؓ نے منبر پر فرمایا تھا کہ میں صدیق اکبر ہوں اور علامہ سیوطی نے حضرتؓ کی مدح میں روایت کی ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے آپ ہی مصافحہ کریں گے اور آپ ہی صدیق اکبر اور اس اُمت کے فاروق اعظم ہیں۔ ۱۲

حُطَامًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ

جاتی ہے پھر چُور چُور ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں (کفار کے لیے) سخت عذاب ہے اور (مومنوں کے لیے)

مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ

خدا کی طرف سے بخشش اور خوشنودی اور دُنیاوی زندگی تو بس فریب کا ساز و سامان

الْغُرُوْرِ ۝ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ

ہے۔ تم اپنے پروردگار کے سبب بخشش کی اور بہشت کی طرف لپک کے آگے بڑھ جاؤ

عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ

جس کا عرض[1] آسمان و زمین کے عرض کے برابر ہے جو ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ

خدا پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے ہیں۔ یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہے عطا

يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ مَآ اَصَابَ مِنْ

کرے۔ اور خدا کا فضل (وکرم) تو بہت بڑا ہے۔ جتنی مصیبتیں رُوئے زمین پر اور خود

مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ

تم لوگوں پر نازل ہوتی ہیں (وہ سب) قبل اس کے کہ ہم انھیں پیدا کریں۔ کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھی

مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

ہوئی) ہیں۔ بیشک یہ خدا پر آسان ہے۔ تاکہ جب کوئی چیز تم سے جاتی رہے۔

لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ

تو تم اس کا رنج نہ کرو۔ اور جب کوئی چیز (نعمت) خدا تم کو دے تو اس پہ نہ اتراؤ کرو۔

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِۨ ۝ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ

اور خدا کسی اترانے والے شیخی باز کو دوست نہیں رکھتا۔ جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسرے

وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ

لوگوں کو بھی بخل کرنا سکھاتے ہیں۔ اور جو شخص (ان باتوں سے) رُوگردانی کرے تو خدا بھی بے پرواہ

هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ

سزاوار حمد و ثنا ہے۔ ہم نے یقیناً اپنے پیغمبروں کو واضح و روشن معجزے دے کر

وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ

بھیجا اور ان کے ساتھ ساتھ کتاب اور (انصاف کی) ترازو نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم

بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّ

رہیں۔ اور ہم نے ہی لوہے[2] کو نازل کیا۔ جس کے ذریعہ سے سخت لڑائی اور لوگوں

مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ

کے بہت سے نفع (کی باتیں) ہیں اور تاکہ خدا دیکھ لے کہ بے دیکھے بھالے خدا اور اس کے

[1] جس کی چوڑائی سارے آسمان زمین کے برابر ہے۔ پھر بھلا اس کی لمبائی کتنی ہوگی۔ اس کو اللہ ہی جانے۔ ١٢

[2] اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ اس سے مُراد تلوار ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ وہ کونسی تلوار ہے۔ جسے خدا نے نازل کیا اور کس کو دیا تو اب ذوالفقار کے سوا کوئی دوسری تلوار اس کا مصداق نہیں ٹھہرتی۔ کیونکہ ذوالفقار ہی جنگ اُحد میں حضرت علیؑ کے واسطے نازل ہوئی۔ اور اسی کی مدح میں جبرئیل نے لافتی الاعلی لاسیف الا ذوالفقار کی ندا بلند کی تھی۔ اور میں جنگ اُحد کے ذکر میں بحوالہ طبری نقل کر چکا ہوں۔ اسی کی مؤید وہ روایت ہے جو اہل بیت سے مروی ہے کہ یہ آیت ذوالفقار ہی کے بارے میں نازل ہوئی۔ تفسیر برہان و مناقب ابن شہر آشوب۔ ١٢

ہر دو امر قبل خلقت لکھا ہوا تھا

گئی ہوئی چیز پر افسوس نہ کرو

بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا

رسولؐ کی کون مدد کرتا ہے بیشک خدا بڑا زبردست غالب ہے۔ اور بیشک ہم ہی نے نوح اور ابراہیم

نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَ

کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا۔ اور ان ہی دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب مقرر کی تو ان میں

الْكِتَابَ ۖ فَمِنْهُمْ مُهْتَدٍ ۖ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ۝ ثُمَّ

کے بعض ہدایت یافتہ ہیں۔ اور ان میں کے بہتیرے بدکار ہیں۔ پھر

قَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ

ان کے پیچھے ہی ان کے قدم بقدم اپنے اور پیغمبر بھیجے اور ان کے پیچھے مریم کے بیٹے عیسیٰ

مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ الْإِنْجِيلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ

کو بھیجا اور ان کو انجیل عطا کی اور جن لوگوں نے ان کی پیروی کی ان کے دلوں میں

الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً ۚ وَرَهْبَانِيَّةً

شفقت اور مہربانی ڈال دی اور رہبانیت (لذات سے کنارہ کشی) ان لوگوں نے خود ایک نئی بات

ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ

نکالی تھی۔ ہم نے ان کو اس کا حکم نہیں دیا تھا مگر ان لوگوں نے) خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کی

اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۖ فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا

غرض سے ایجاد کیا تو اس کو بھی جیسا نباہنا چاہیئے تھا نہ نباہ سکے۔ تو جو لوگ ان میں سے ایمان لائے

مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ۝ يَا أَيُّهَا

ان کو ہم نے انکا اجر دیا اور ان میں کے بہتیرے تو بدکار ہی ہیں۔ اے ایماندارو!

الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ

خدا سے ڈرو اور اس کے رسول (محمدؐ) پر ایمان لاؤ تو خدا تم کو اپنی رحمت کے دوہرے حصے اجر

كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ

عطا فرمائے گا۔ اور تم کو ایسا نور عطا فرمائے گا۔ جس (کی روشنی) میں تم چلو گے اور تم کو

بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ ۲۸ لِئَلَّا

بخش بھی دے گا۔ اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (یہ اس لیے کہا جاتا

يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَلَّا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِنْ

ہے) تاکہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ مومنین خدا کے فضل (وکرم) پر کچھ بھی قدرت نہیں رکھتے

فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَأَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ

اور یہ تو یقینی بات ہے کہ فضل خدا ہی کے قبضہ میں ہے وہ جس کو چاہے عطا

يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝

فرمائے اور خدا تو بڑے فضل (وکرم) کا مالک ہے۔



حضرت نوحؑ و ابراہیمؑ کی مدح

رہبانیت کی مذمت

لے يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ
کتاب کافی و تفسیر قمی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے، کہ کفلین سے مراد حسن و حسین علیہما السلام ہیں اور نور سے مراد امام ہے جس کی تم اقتداء کرتے ہو، اور مناقب میں ہے کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ نور سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں (تفسیر صافی بحوالہ کافی و قمی و مناقب) (ا ح)

## آیاتہا ۲۲ (۵۸) سُورَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۵) رکوعاتہا ۳

اس کی بائیس آیتیں سورۂ مجادلہ[1] مدینہ میں نازل ہُوا۔ اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى

(اے رسولؐ) جو عورت (خولہ) تم سے اپنے شوہر (اوس) کے بارے میں تم سے جھگڑتی اور خدا سے گلے شکوے

اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ۝ ۱

کرتی ہے۔ خدا نے اس کی بات سن لی اور خدا تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے۔ بیشک خدا بڑا سننے والا دیکھنے والا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ

تم میں سے جو لوگ اپنی بیبیوں کے ساتھ ظہار[2] کرتے ہیں (اپنی بیوی کو ماں کی پشت سے تشبیہ دیتے ہیں) وہ کچھ ان کی

اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـئِيْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا

مائیں نہیں (ہو جاتیں)۔ ان کی مائیں تو وہی ہیں جو ان کو جنتی ہیں۔ اور وہ بیشک ایک نامعقول اور جھوٹی

مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ

بات کہتے ہیں۔ اور خدا بے شک معاف کرنے والا اور بڑا بخشنے والا ہے۔ اور جو لوگ اپنی

يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ

بیویوں سے ظہار کر بیٹھیں پھر اپنی بات واپس لیں تو دونوں کے ہم بستر ہونے سے پہلے (کفارہ میں)

رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ

ایک غلام کا آزاد کرنا (ضرور ہے)۔ اس کی تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو۔ خدا اس سے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ

آگاہ ہے۔ پھر جس کو غلام نہ ملے تو دونوں کی مقاربت کے قبل دو مہینے کے پے درپے روزے

مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ

رکھے اور جس کو اس کی بھی قدرت نہ ہو تو ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلانا (فرض ہے، یہ حکم) اس لیے ہے تاکہ تم خدا

فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ

اور اس کے رسولؐ کی (پوری) تصدیق کرو۔ اور یہ خدا کی مقرر حدیں ہیں اور

وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اِنَّ

کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ بے شک جو

الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ

لوگ خدا اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ (اسی طرح) ذلیل کیے جائیں گے۔

مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ

جس طرح ان سے پہلے کے لوگ ذلیل کیے جا چکے ہیں اور ہم نے اپنی صاف صریح آیتیں نازل کر چکے اور

[1] اس سورۃ میں خولہ اور اس کے شوہر کا قصہ، ظہار کا حکم، کانا پھوسی کی مذمت۔ یہودیوں کا سلام، سرگوشی کا حکم، رسولؐ سے سرگوشی میں صدقہ کا حکم، ابن نبیل وغیرہ کا قصہ، عبیداللہ اور اس کے باپ کا قصہ، مومنین کی مدح وغیرہ کا بیان ہے

[2] اسلام کے قبل عرب میں یہ رسم جاری تھی کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو غصہ میں اپنی ماں کی پشت سے تشبیہ دیتا تو وہ اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی۔ چنانچہ ایک دن خولہ بنت ثعلبہ نماز پڑھ رہی تھی، اور اس کا شوہر اوس بن صامت اُسے دیکھ کر دُوسری دُھن میں ہُوا۔ اس نے کسی وجہ سے انکار کیا۔ تو اس نے جھٹ سے یہ کہہ دیا انت علی کظھر امی (تیری پیٹھ میری ماں کی سی ہے) یہ سُن کر وہ پریشان ہُوئی اور افتاں وخیزاں حضرت رسولؐ کے پاس پہنچی۔ آپؐ نے فرمایا تم دونوں آپس میں حرام ہو گئے۔ اس سے وہ اور زیادہ حیران ہُوئی اور بولی میں اب بڑھیا ہُوں بہت سے ننھے ننھے بچے ہیں۔ شوہر سے جُدا ہو کر ان کی کیونکر پرورش کروں۔ آپؐ نے فرمایا میرے خیال میں تو حرام ہو گئی۔ اب بدون حکم خدا کچھ نہیں کر سکتا۔ اس پر اس نے خدا سے شکایت و فریاد کی۔ اس کی کئی مرتبہ کی فریاد کے بعد حکم آیا کہ وہ حرام تو ضرور ہے لیکن اس کے شوہر پر کفارہ دینا لازم ہے تب حلال ہو جائے گی۔ اس کی تصریح خود قرآن میں بھی ہے اور تفصیل کتب فقہ میں دیکھو۔ ۱۲

خولہ کا قصہ

ظہار کا حکم

مُّهِينٌ ﴿۵﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا

کافروں کے واسطے ذلیل کرنیوالا عذاب ہے۔ جس دن خدا ان سب کو دوبارہ اٹھائیگا تو انکے اعمال سے ان کو آگاہ کر

أَحْصَاهُ اللَّهُ وَنَسُوهُ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿۶﴾ ع ۱ أَلَمْ

دے گا۔ یہ لوگ (اگرچہ) بھول گئے ہیں مگر خدا نے انکو یاد رکھا ہے۔ اور خدا تو ہر چیز کا گواہ ہے۔ کیا تم کو معلوم نہیں

تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَا

کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا جانتا ہے۔ جب تین (آدمیوں) کا خفیہ مشورہ

يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ

ہوتا ہے تو وہ (خدا) انکا ضرور چوتھا ہے اور جب پانچ کا (مشورہ) ہوتا ہے تو وہ انکا چھٹا ہے اور

إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا

اس سے کم ہوں یا زیادہ اور چاہے جہاں کہیں ہوں وہ ان کے ساتھ ضرور ہوتا ہے۔

هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ

پھر جو کچھ وہ (دنیا میں) کرتے رہے قیامت کے دن ان کو اس سے

الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۷﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى

آگاہ کر دے گا۔ بے شک خدا ہر چیز سے خوب واقف ہے۔ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں

الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَ

دیکھا جنکو سرگوشیاں کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ غرض جس کام کی انکو ممانعت کی گئی تھی اسی کو پھر کرتے

يَتَنَاجَوْنَ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَإِذَا

ہیں۔ اور (لطف تو یہ ہے) کہ گناہ اور (بے جا) زیادتی اور رسولؐ کی نافرمانی کی سرگوشیاں کرتے ہیں اور جب تمہارے

جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ وَيَقُولُونَ فِي

پاس آتے ہیں تو جن لفظوں سے خدا نے بھی تم کو سلام نہیں کیا ان لفظوں سے [2] سلام کرتے

أَنفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ

ہیں اور اپنے جی میں کہتے ہیں کہ (اگر یہ واقعی پیغمبر ہیں تو) جو کچھ ہم کہتے ہیں خدا ہمیں اس کی سزا کیوں نہیں دیتا۔

يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿۸﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا

(اے رسولؐ) انکو دوزخ ہی (کی سزا) کافی ہے جس میں یہ داخل ہونگے تو وہ (کیا) بری جگہ ہے۔ اے ایماندارو جب تم آپس میں

تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ

سرگوشی کرو تو گناہ اور زیادتی اور رسولؐ کی نافرمانی کی سرگوشی نہ کرو بلکہ نیکوکاری اور پرہیزگاری کی

الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي

سرگوشی کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو۔ جس کے سامنے (ایک دن) جمع کیے

إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿۹﴾ إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ

جاؤ گے۔ (بری باتوں کی) سرگوشی تو بس ایک شیطانی کام ہے (اور اس لیے کرتے

کانا پھوسی کو بھی خدا خوب جانتا ہے

[1] جب مسلمان جہاد کو جاتے تو کفار و منافقین مومنین کے قریب بیٹھ کر سرگوشیاں کرتے اور جب کوئی مومن ادھر سے گزرتا تو اس کی طرف اشارہ کرتے وہ بیچارہ یہ خیال کرتا کہ شاید مجاہدوں پر کوئی افتاد آ پڑی اس سے ان کو رنج ہوتا اور رسولؐ سے شکایتیں کرتے اس پر ہر چند ممانعت کی گئی مگر باز نہ آئے۔ انھی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲۔

یہودیوں کا سلام

[2] سلام کے معنی سلامتی کے ہیں اور یہ ایک قسم کی دعا ہے اور سام کے معنے موت کے ہیں۔ اور یہ بددعا ہے یہود جب حضرتؐ کو سلام کرتے تو السام علیک (تم پر موت ہو) کہتے آپؐ اس کے جواب میں صرف علیکم (تم پر) فرماتے اسی کا تذکرہ ہے۔ ۱۲

سرگوشی کا حکم

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَ

میں) تاکہ ایمانداروں کو اس سے رنج پہنچے۔ حالانکہ خدا کی مشیت کے بغیر سرگوشی ان (مومنین) کا کچھ

عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

بگاڑ نہیں سکتی اور مومنین کو تو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ اے ایماندارو ۱ جب تم سے کہا جائے کہ

اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ

مجلس میں جگہ کشادہ کر دو تو کشادہ کر دیا کرو۔ خدا تم کو کشادگی عطا کرے گا اور جب تم سے کہا

لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہوا کرو جو لوگ تم میں سے ایماندار ہیں اور جن کو علم

اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا

عطا ہوا ہے۔ خدا ان کے درجے بلند کرے گا۔ اور خدا تمہارے سب کاموں سے

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ

باخبر ہے۔ اے ایماندارو! جب پیغمبر سے کوئی بات کان میں کہنی چاہو تو اپنی

الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ

سرگوشی سے پہلے کچھ خیرات دے ۲ دیا کرو۔ یہی تمہارے واسطے بہتر اور پاکیزہ بات ہے۔ پس اگر تم

خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۱۲

کو اس کا مقدور نہ ہو تو بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ

(مسلمانو) کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ (رسول سے) کان میں بات کہنے سے پہلے خیرات کر لو تو

فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ

جب تم لوگ (اتنا سا کام) نہ کر سکے۔ اور خدا نے تمہیں معاف کر دیا تو پابندی سے نماز پڑھو اور زکوٰۃ دیتے

اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا

رہو اور خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جو کچھ تم کرتے ہو۔ خدا اس سے باخبر

تَعْمَلُوْنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ

ہے۔ کیا تم نے ان ۳ لوگوں کی حالت پر غور نہیں کیا۔ جو ان لوگوں سے دوستی کرتے

عَلَيْهِمْ ۭ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ

ہیں جن پر خدا نے غضب ڈھایا ہے تو اب وہ نہ تم میں سے ہیں۔ اور نہ ان میں یہ لوگ جان بوجھ کر جھوٹی باتوں

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ اِنَّهُمْ

پر قسمیں کھاتے ہیں۔ خدا نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اس میں شک نہیں

سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا

کہ یہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں بہت ہی برا ہے۔ ان لوگوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا لیا ہے اور (لوگوں کو) خدا

۴ ہوا کہ ازیں سو راندہ و ازاں سو درماندہ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم، نہ ادھر کے ہے نہ ادھر کے رہے۔ ۱۲

---

**رسول اللہ سے سرگوشی میں صدقہ کا حکم**

۱ اصحاب رسولؐ کی یہ عادت تھی کہ جب حضرتؐ کے گرد بیٹھتے تو گھس کے۔ اور جب کوئی نیا آدمی آتا تو جگہ نہ دیتے۔ ایک دفعہ جمعہ کے دن مسجد میں اصحاب جمع تھے۔ حضرت رسولؐ درمیان میں بیٹھے تھے کہ بدر کے کچھ لوگ آئے اور سلام کیا۔ حضرتؐ نے جواب دیا مگر اصحاب نے ان کو جگہ نہ دی یہ آپ کو ناگوار ہوا۔ اور ان کو جگہ دینے کا حکم ہوا۔ یہ بعض اصحاب کو ناگوار گزرا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

۲ اصحاب رسولؐ اس کے بہت حریص تھے کہ حضرت رسولؐ سے تخلیہ میں باتیں کریں۔ اور دیکھا دیکھی ہر شخص اسی کا خواہشمند تھا۔ اور اس سے حضرتؐ کو تکلیف الگ ہوتی اور بے چارے غریبوں کو اس کا موقع نہ ملنے سے ان کی دل شکنی الگ۔ آخر خدا کا یہ حکم ہوا کہ جو تخلیہ کرنا چاہے تو پہلے کچھ صدقہ حاضر کرے۔ اس میں ان دونوں حکمتوں کے علاوہ ایک فائدہ یہ بھی تھا کہ اس صدقہ سے غریبوں کا کچھ بھلا بھی ہو جائے غرض یہ حکم ہونا تھا کہ سب تخلیہ کرنے والے الگ ہو گئے۔ اور حضرت علیؑ کے سوا سب کے سب دس روز تک حضرتؐ کے پاس بھی نہ آئے مگر حضرت علیؑ باوجود فقر و فاقہ کے روز صدقہ دیتے۔ اور حضرتؐ کے پاس بیٹھ کر بالکل تخلیہ میں علوم کی تعلیم پاتے، راز و نیاز کی باتیں کرتے۔ ؎

دُوئی ضرور تھی پہ ثالثی کا طور نہ تھا
سوائے عاشق و معشوق کوئی اور نہ تھا

یہ فضیلت حضرت علیؑ کے مخصوصات سے ہے۔ اور اس پر عبداللہ بن عمرؓ رشک کیا کرتے تھے۔ اور خود جناب امیرؑ فرماتے ہیں کہ قرآن میں ایک ایسی آیت بھی ہے جس پر نہ میرے قبل کسی نے عمل کیا اور نہ کوئی میرے بعد عمل کرے گا غرض یوں یہ سرگوشی رسولؐ سے کم ہوئی اور پھر چند دن کے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ دیکھو تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ ۱۷۱ مطبوعہ مصر و مدارک زاہدی اور شرح مشکوٰۃ وغیرہ۔ ۱۲

**عبداللہ بن نبیل وغیرہ کا قصہ**

۳ یہ عبداللہ بن نبیل وغیرہ کا قصہ ہے جو منافقین سے مسلمانوں کی برائی کرتے تھے۔ اور ان کی باتوں سے آخر نتیجہ یہ

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۱۶ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ

کی راہ سے روک دیا۔ تو ان کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔ خدا کے سامنے ہرگز نہ ان

اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

کے مال ہی کچھ کام آئیں گے نہ ان کی اولاد۔ یہی لوگ جہنمی ہیں کہ

النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۱۷ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا

ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ جس دن خدا ان سب کو دوبارہ اٹھا کھڑا

فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى

کرے گا تو یہ لوگ جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اسی طرح اس کے سامنے بھی

شَيْءٍ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝۱۸ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ

قسمیں کھائیں گے اور خیال کرتے ہیں کہ وہ راہ صواب پر ہیں آگاہ رہو یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں۔ شیطان نے ان پر قابو

الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ

پالیا ہے۔ اور خدا کی یاد ان سے بھلا دی ہے۔ یہ لوگ شیطان کے گروہ ہیں۔ سن رکھو کہ

اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۱۹ اِنَّ الَّذِيْنَ

شیطان کا گروہ گھاٹا اٹھانے والا ہے۔ جو لوگ خدا اور اس کے رسول

يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ۝۲۰ كَتَبَ

سے مخالفت کرتے ہیں۔ وہ سب ذلیل لوگوں میں ہیں۔ خدا نے حکم ناطق

اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝۲۱ لَا

دے دیا ہے۔ کہ میں اور میرے پیغمبر ضرور غالب رہیں گے بیشک خدا بڑا زبردست غالب ہے۔ جو لوگ

تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ

ل خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور اس کے رسولؐ کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ

مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ

دیکھو گے۔ اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی کے لوگ کیوں نہ ہوں

اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں خدا نے ایمان کو ثابت کر دیا ہے۔ اور خاص اپنے

الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ

نور سے ان کی تائید کی ہے۔ اور ان کو بہشت کے ان (ہرے بھرے)

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ

باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں (اور وہ) ہمیشہ اس میں رہیں

عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ

گے۔ خدا ان سے راضی اور وہ خدا سے خوش یہی خدا کا گروہ ہے۔ سن رکھو کہ خدا ہی کے گروہ کے لوگ دلی مرادیں



ل جب مسلمانوں نے گرد و نواح کی بستی کو بھی فتح کر لیا تو کچھ لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ یونہی ہم کو فارس و روم کے فتح کی بھی توفیق دے گا۔ اس پر عبداللہ بن سلول منافق بول اٹھا کہ ان احمقوں نے فارس و روم کو ایسے ہی گاؤں سمجھ لیا ہے اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

ل ایک دفعہ حضرت رسولؐ نے پانی نوش کیا۔ اور اس میں سے کچھ بچ گیا تو عبداللہ ابن سلول کے بیٹے عبیداللہ نے عرض کی۔ اگر اجازت ہو تو میں اس کو لے جاؤں اور اپنے باپ کو پلاؤں شاید اس کا مرض نفاق کم ہو جائے۔ غرض وہ اپنے باپ کے سامنے لے گیا عبداللہ سلول نے پوچھا یہ کیا ہے؟ وہ بولا رسول اللہ کا جھوٹا پانی لایا ہوں۔ تاکہ تیرا دل نفاق و شرک سے پاک ہو۔ وہ ملعون جھلا کے کہنے لگا تو اپنی ماں کا پیشاب کیوں نہ لایا۔ عبیداللہ یہ سن کر بے تابانہ حضرتؐ کے پاس آکر کہنے لگا۔ اگر اجازت ہو تو میں اس کا سر اڑا دوں۔ آپؐ نے فرمایا تم کو اس کے ساتھ نرمی کرنی چاہیئے۔ اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ ایک روایت تھی —

مگر علامہ زمخشری نے لکھا ہے کہ جنگ بدر میں جب حضرت علیؑ، حمزہ اور عبیدہ جہاد کے واسطے شیبہ، عتبہ اور ولید کے مقابلہ میں نکلے تھے۔ اور تینوں کو واصل جہنم کر کے واپس آئے تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ دیکھو تفسیر کشاف جلد ۳ صفحہ ۱۷۲ سطر ۱۹ مطبوعہ مصر ۱۲

ایک باپ بیٹے کا قصہ

مومنین کی مدح

حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۲۲ ع

پائیں گے۔

آیاتها ۲۴ (۵۹) سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۱) رکوعاتها ۳

اس کی چوبیس آیتیں سورہ[1] حشر مدینہ میں نازل ہوا۔ اور تین رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) خدا کی تسبیح کرتی ہے اور وہی غالب حکمت

الْحَكِيْمُ ۝۱ هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ

والا ہے۔ وہی تو ہے جس نے کفار[2] اہل کتاب (بنی نضیر) کو پہلے حشر (جلائے وطن) میں ان کے

الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا

گھروں سے نکال باہر کیا (مسلمانو) تم کو تو یہ وہم بھی نہ تھا کہ وہ نکل جائیں گے۔ اور وہ لوگ یہ سمجھے ہوئے

وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ

تھے کہ ان کے قلعے ان کو خدا (کے عذاب) سے بچا لیں گے۔ مگر جہاں سے ان کو خیال بھی نہ تھا

مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ

خدا نے ان کو آ لیا۔ اور ان کے دلوں میں (مسلمانوں کا) رعب ڈال دیا کہ وہ لوگ خود اپنے ہاتھوں سے

يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا

اور مومنین کے ہاتھوں سے اپنے گھروں کو اجاڑنے لگے تو اے آنکھ والو عبرت

يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝۲ وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ

حاصل کرو۔ اور اگر خدا نے ان کی قسمت میں جلاوطنی کو نہ لکھا ہوتا تو ان پر دنیا میں

لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ؕ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝۳

بھی (دوسری طرح) عذاب کرتا۔ اور آخرت میں تو ان پر جہنم کا عذاب ہے ہی۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ

یہ اس لیے کہ ان لوگوں نے خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جس نے خدا کی مخالفت کی تو (یاد رہے کہ) خدا

فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۴ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ

بڑا سخت عذاب دینے والا ہے۔ (مومنو) کھجور کا درخت جو تم نے کاٹ ڈالا یا جس کو اس کی

تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ

جڑوں پر کھڑا رہنے دیا[3] تو خدا ہی کے حکم سے اور مطلب یہ تھا کہ وہ نافرمانوں کو رسوا

الْفٰسِقِيْنَ ۝۵ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ

کرے۔ (تو) جو مال خدا نے اپنے رسول کو ان لوگوں سے بے لڑے[4] دلوا دیا (اس میں تمہارا حق



ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے

بنی نضیر کی جلاوطنی

[1] اس سورۃ میں خدا نے امور ذیل وغیرہ کو بیان کیا ہے۔ ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے۔ بنی نضیر کی جلاوطنی، مال کی تقسیم، جناب امیر کی سخاوت، ابن ابی وغیرہ منافقین کی حالت کفار و منافقین کی تشبیہ۔ اسمائے باری تعالیٰ ۱۲

[2] بنی عامر اور بنی نضیر یہودیوں کے دو قبیلے تھے۔ مدینہ سے کچھ فاصلہ پر رہتے تھے۔ عمرو بن ضمیری نے عامر کے دو آدمیوں کو مار ڈالا اور چونکہ یہ دونوں قبیلے آپ کے ذمہ تھے اس وجہ سے آپ چند اصحاب کے ساتھ دونوں کا خون بہا دلوانے کی غرض سے بنی نضیر کے پاس آئے اور ان سے مدد چاہی ان لوگوں نے ظاہر میں تو اپنا اشتیاق ظاہر کیا۔ اور خفیہ یہ مشورہ کیا کہ جس دیوار کے نیچے آپ بیٹھے تھے۔ اس کے اوپر سے ایک بڑا پتھر آپ پر گرا کر آپکا کام تمام کر دیا جائے۔ بالہام غیبی آپکو اس کی اطلاع ہو گئی تو آپ وہاں سے اٹھ کر مدینہ آ گئے۔ اور اصحاب کو وہیں قیام کرنے کا حکم دیا تاکہ ان کی شرارت کا تحمل جانے۔ غرض وہ لوگ بھی کچھ دیر کے بعد مدینہ آ گئے۔ آپ نے محمد بن سلمہ کو حکم دیا کہ بنی نضیر کے رئیس کعب بن اشرف کا سر کاٹ لائیں۔ یہ چند آدمیوں کے ہمراہ گئے، اور کامیاب آئے۔ اس کے بعد آپ نے ان سے کہلا بھیجا کہ اب تمہاری مکاری ظاہر ہو گئی۔ تم ہماری ولایت سے نکل جاؤ یا لڑنے پر تیار ہو جاؤ، اور دس روز کی مہلت دی گئی۔ ادھر ابن ابی نے ان کا دل بڑھایا، اور دو ہزار کی کمک کا وعدہ کیا، وہ لڑنے پر آمادہ ہوئے، مگر جب مسلمانوں کا حملہ ہوا تو قلعہ میں محصور ہوئے، اور پندرہ روز کے بعد جلاوطنی پر آمادہ ہوئے، آپ نے فرمایا اس شرط پر کہ اپنے ہتھیار یہیں چھوڑ دو، جس قدر مال و اسباب لے جا سکو لے جاؤ غرض وہ لوگ جلاوطن ہو کر شام میں اریحا اور اذرعات میں جہاں خیبر کے یہودی جا کر آباد ہوئے تھے جا بسے قرآن میں انہی کا ذکر ہے ۱۲۔

[3] آیت کا ربط اس واقعہ سے ہے کہ جب پیغمبر اسلام نے خدا کے حکم سے بنی نضیر کے درختوں کو قطع کرنے کا حکم دیا تو یہ بات ان یہودیوں پر بہت

باقی ص ۶۵۶ پر

أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ

نہیں کیونکہ (تم نے اس کے لیے تو کچھ دوڑ دھوپ کی نہیں) نہ گھوڑوں سے اور نہ اونٹوں سے ۔ مگر خدا اپنے

يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

پیغمبروں کو جس پر چاہتا ہے غلبہ عطا فرماتا ہے ۔ اور خدا ہر چیز پر قادر

قَدِيْرٌ ۝ مَآ أَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ

ہے ۔ تو جو مال[۱] خدا نے اپنے رسولؐ کو دیہات والوں سے بے لڑے دلوایا ہے

وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ

وہ خاص خدا اور رسولؐ اور (رسولؐ) کے قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پردیسیوں[۲] کا ہے

السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْأَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَ

تاکہ جو لوگ تم میں سے دولت مند ہیں ہر پھر کر دولت ان ہی میں نہ رہے ہاں جو تم کو رسولؐ دے دیں

مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ

وہ لے لیا کرو ۔ اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو اور خدا سے ڈرتے رہو ۔ بیشک خدا

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ إِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ لِلْفُقَرَآءِ

سخت عذاب دینے والا ہے ۔ (اس مال میں) ان مفلس مہاجروں

الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ أُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ

کا حصہ بھی ہے جو اپنے گھروں سے اور مالوں سے نکالے (اور الگ کیے) گئے (اور) خدا

يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ

کے فضل اور خوشنودی کے طلب گار ہیں ۔ اور خدا کی اور اس کے رسولؐ کی مدد کرتے ہیں

رَسُوْلَهٗ ؕ أُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُو الدَّارَ

یہی لوگ سچے ایماندار ہیں ۔ اور (ان کا بھی حصہ ہے) جو لوگ مہاجرین

وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا

سے پہلے (ہجرت کے گھر) (مدینہ) میں مقیم اور ایمان میں مستقل) رہے اور جو لوگ ہجرت کر کے انکے پاس آئے

يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ أُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ

ان سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ انکو ملا اس کی اپنے دلوں میں کچھ غرض نہیں پاتے اور اگرچہ اپنے اوپر تنگی ہی

عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ

(کیوں نہ) ہو دوسروں کو اپنے نفس پر ترجیح[۳] دیتے ہیں اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے بچا لیا گیا تو

شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ

ایسے ہی لوگ اپنی دلی مرادیں پائیں گے ۔ (اور انکا بھی حصہ ہے ۔ جو لوگ ان مہاجرین)

مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ

کے بعد آئے (اور) دعا کرتے ہیں کہ پروردگارا ہماری اور ان لوگوں کی جو ہم سے پہلے ایمان لائے مغفرت کر



[۱] بنی نضیر پچاس زرہیں پچاس خود تین سو چالیس تلواریں چھوڑ گئے تھے ، اور ان میں صرف دو آدمی ایمان لائے تھے سفیان بن عمیر اور سعد بن وہب ۔ آپ نے چونکہ وہ سب مال خاص آپ کا تھا صرف مہاجرین کو تقسیم کر دیا ، اور انصار میں صرف تین آدمیوں کو دیا ۔ ابو دجانہ سہیل بن حنیف اور زید بن ظہیر ۔ ۱۲

[۲] شریعت میں تقسیم کے مال تین قسم کے ہیں ۔ زکوٰۃ غیر بنی ہاشم کی ان پر حرام ہے ۔ غنیمت جو لڑ کر کفار سے حاصل ہو اس میں سے خمس قریبی ہاشم کا باقی کل مجاہدین کا اس کا ذکر پارۂ دہم کے شروع میں ہو چکا ہے ۔ فئے جو بے لڑے حاصل ہو وہ خاص رسولؐ کا ہے ۔ جس کو چاہیں دیں مگر اس کے بھی مستحقین بنی ہاشم ہی ہیں یعنی اولاد ابو طالب و عباس اور دوسری چیزوں کا خمس بھی انہی کا ہے ۔ اسی بنا پر ان لوگوں میں بھی شرط ہے کہ یتیم و محتاج و پردیسی بھی بنی ہاشم سے ہوں ورنہ نہیں ۔ ۱۲

[۳] ملا ابو القاسم دمشقی نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ ایک روز جناب امیرؑ نے حضرت سیدہؑ سے دوپہر کا کھانا طلب کیا ۔ جناب سیدہؑ نے قسم کھائی کہ گھر میں کچھ نہیں ہے اور حیا کی وجہ سے آپ سے ذکر نہ کر سکیں ۔ آپ اسی فکر میں باہر نکلے اور ایک دینار کسی سے قرض لے کر بازار کی طرف چلے دیکھا کہ مقدادؓ بحال پریشان چلے آتے ہیں اور دھوپ کی شدت سے ان کا چہرہ سرخ ہو رہا ہے ۔ اور صورت بدل گئی ہے ۔ حضرت نے سبب پوچھا تو کہنے لگے اس وقت کچھ نہ پوچھیے اور مجھے جانے دیجئے ۔ فرمایا بھائی تم کو تو یہ مناسب نہیں کہ اپنا حال مجھ سے چھپاؤ تب عرض کی کہ مولا میں کیا کہوں میرے بچے اس وقت بھوک سے رو رہے ہیں ، اور مجھ سے انکا حال دیکھا نہیں جاتا ۔ اسی پریشانی میں گھر سے نکلا ہوں آپ نے فرمایا ۔ اے بھائی جو باعث تمہارے گھر سے نکلنے کا ہے ، وہی مجھے بھی درپیش ہے ۔ مگر میں اپنے اوپر تم کو ترجیح دیتا ہوں ۔ یہ کہہ کر وہ دینار انکے حوالے کیا ، اور خود خالی ہاتھ گھر (باقی ۶۵۶ پر)

سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ
اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دلوں میں کسی طرح کا کینہ نہ آنے دے۔ پروردگارا بےشک تو
اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۱۰ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ
بڑا شفیق نہایت رحم والا ہے۔ کیا تم نے ان [1] منافقوں کی حالت پر
نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ
نظر نہیں کی۔ جو اپنے کافر بھائیوں اہل کتاب سے کہا کرتے ہیں کہ اگر کہیں تم (گھروں سے)
الْكِتٰبِ لَىٕنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِیْعُ
نکالے گئے تو یقین جانو کہ ہم بھی تمہارے ساتھ ضرور نکل کھڑے ہوں گے اور تمہارے بارے
فِیْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ
میں کبھی کسی کی اطاعت نہ کریں گے۔ اور اگر تم سے لڑائی ہوگی تو ضرور تمہاری مدد کریں گے۔ مگر خدا
یَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۱۱ لَىٕنْ اُخْرِجُوْا لَا یَخْرُجُوْنَ
بیان کیے دیتا ہے۔ کہ یہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں۔ اگر کفار نکالے بھی جائیں تو یہ منافقین ان کے ساتھ نہ
مَعَهُمْ ۚ وَلَىٕنْ قُوْتِلُوْا لَا یَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَىٕنْ نَّصَرُوْهُمْ
نکلیں گے۔ اور اگر ان سے لڑائی ہوئی تو ان کی مدد بھی نہ کریں گے۔ اور اگر ان کی مدد کریں گے تو پیٹھ
لَیُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ ۱۲ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ
پھیر کر بھاگ جائیں گے پھر ان کو کہیں سے کمک بھی نہ ملے گی۔ (مومنو) تمہاری ہیبت ان کے دلوں
رَهْبَةً فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ
میں خدا سے بھی بڑھ کر ہے۔ یہ اس وجہ سے کہ یہ لوگ سمجھ
لَّا یَفْقَهُوْنَ ۱۳ لَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِیْعًا اِلَّا فِیْ قُرًى
نہیں رکھتے۔ یہ سب کے سب مل کر بھی تم سے نہیں لڑ سکتے مگر ہر طرف
مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ۭ بَاْسُهُمْ بَیْنَهُمْ شَدِیْدٌ ۭ
سے محفوظ [2] بستیوں میں یا (شہر پناہ) کی دیواروں کی آڑ میں۔ ان کی آپس میں تو بڑی دھاک ہے کہ تم
تَحْسَبُهُمْ جَمِیْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ
خیال کرو گے کہ سب کے سب ایک (جان) ہیں۔ مگر ان کے دل ایک دوسرے سے بےگانہ
لَّا یَعْقِلُوْنَ ۱۴ كَمَثَلِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِیْبًا ذَاقُوْا
ہیں یہ اس وجہ سے کہ یہ لوگ بےعقل ہیں۔ ان کا حال ان لوگوں کا سا [3] ہے جو ان سے کچھ ہی پیشتر اپنے کاموں
وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۱۵ كَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ
کی سزا کا مزہ چکھ چکے ہیں اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (منافقوں کی) مثال شیطان [4] کی
اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ
سی ہے کہ انسان سے کہتا رہا کہ کافر ہو جا۔ پھر جب وہ کافر ہو گیا تو کہنے لگا کہ میں تجھ سے بیزار ہوں میں سارے

ابن ابی وغیرہ منافقین کی حالت

[1] یہ عبداللہ بن ابی و ابو لیلیٰ اور رفاعہ وغیرہ کا قصہ ہے۔ جنہوں نے بنی نضیر سے نصرت و ہمراہی کا وعدہ کیا تھا۔
[2] جن کے گرد خندق یا فصیل ہو کہ دشمن کے حملہ سے بچ سکیں۔ ۱۲
[3] یہ بدر والوں کی طرف اشارہ ہے جو ان سے چھ مہینے پیشتر مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے تھے۔ ۱۲
[4] اس سے عبداللہ ابن ابی کی طرف اشارہ ہے اور انسان سے مراد ابوجہل ہے جس کو بدر میں شیطان نے اکسایا تھا۔ اور بعض لوگوں نے برصیصا عابد کو مراد لیا ہے جس کو شیطان نے بہکا کر تباہ کیا، اور عمر بھر کی عبادت بیکار ہوئی اور اس کا قصہ مشہور ہے۔

کفار و منافقین کی تشبیہ

مِنْكَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۱۶ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ

جہان کے پروردگار سے ڈرتا ہوں۔ تو دونوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں

اَنَّهُمَا فِی النَّارِ خَالِدَیْنِ فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ۝۱۷ ع

دوزخ میں (ڈالے) جائیں گے۔ اور اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہی تمام ظالموں کی سزا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ

اے ایماندارو خدا سے ڈرو اور ہر شخص کو غور کرنا چاہیئے کہ کل (قیامت) کے واسطے اس نے

لِغَدٍ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۸ وَ لَا

پہلے سے کیا بھیجا ہے۔ اور خدا سے ڈرتے رہو۔ بیشک جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے باخبر ہے۔ اور ان

تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓىِٕكَ

لوگوں کے ایسے نہ ہو جاؤ۔ جو خدا کو بھلا بیٹھے تو خدا نے انہیں ایسا کر دیا کہ وہ آپ اپنے کو بھول گئے

هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۱۹ لَا یَسْتَوِیْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ

یہی لوگ تو بدکردار ہیں۔ جہنمی اور جنتی کسی طرح برابر نہیں ہو سکتے

الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ ۝۲۰ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا

جنتی ہی لوگ تو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر

الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ

(بھی) نازل کرتے تو تم اس کو دیکھتے کہ خدا کے ڈر سے جھکا اور پھٹا جاتا ہے۔ اور یہ مثالیں

خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

ہم لوگوں (کے سمجھانے) کے لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ

یَتَفَكَّرُوْنَ ۝۲۱ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ

غور کریں۔ وہ ہی خدا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا

الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝۲۲ هُوَ اللّٰهُ

وہی بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ وہ وہی خدا ہے جس کے

الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ

سوا کوئی قابل عبادت نہیں (حقیقی) بادشاہ پاک ذات (ہر عیب سے) بری امن دینے والا نگہبان

الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ

غالب زبردست بڑائی والا یہ لوگ جس کو (اس کا) شریک ٹھہراتے ہیں۔ اس سے

عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝۲۳ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

پاک ہے۔ وہی خدا (تمام چیزوں کا) خالق موجد صورتوں کا بنانے والا اسی کے اچھے

لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

اچھے نام ہیں جو چیزیں سارے آسمان و زمین میں ہیں سب اسی کی تسبیح کرتی ہیں۔ اور



بقیہ صہ ۶۵۳

شاق گذری۔ اور انھوں نے آنحضرتؐ پر فساد برپا کرنے کا الزام لگایا۔ اور کہنے لگے کہ اے محمدؐ کیا خدا نے تمہیں فساد برپا کرنے کا حکم دیا ہے۔ انہیں لوگوں کے الزام کا جواب اس آیت میں دیا گیا ہے۔ (تفسیر قمی جلد ۲ صہ ۳۵۹ طبع نجف اشرف)

(ا ح)

؎ کفار سے جو مال جہاد کے بعد حاصل ہو اسے غنیمت اور جو بے لڑے مل جائے اس کو مال فے کہتے ہیں ۱۲۔

بقیہ صہ ۶۵۴

واپس آئے۔ یہاں خدا نے ان کی مدح میں یہ آیت نازل فرمائی اور بہشت سے کھانا بھیجا کہ گھر بھر نے بھی کھایا اور محلہ والوں نے بھی کھایا۔ اس کی شان نزول میں اور بھی کئی روایتیں ہیں اور لوگوں نے علماء اہل سنت سے بیان کی ہیں مگر وہ سب جناب امیرؑ ہی کی شان میں ہیں ۱۲۔

اسمائے باری تعالیٰ

وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

وُہی غالب حکمت والا ہے۔

## اٰیَاتُہَا ۱۳ (٦٠) سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃِ مَدَنِیَّۃٌ (٩١) رُکُوْعَاتُہَا ۲

اس کی تیرہ آیتیں سورۃ [1] ممتحنہ مدینہ میں نازل ہوئی۔ اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ

اے ایماندارو اگر تم جہاد کرنے میری راہ میں اور میری خوشنودی کی تمنا میں (گھر سے) نکلے ہو تو میرے

تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ

اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم تو ان کے پاس دوستی کا پیغام بھیجتے ہو۔ اور جو (دین) حق تمہارے

الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ

پاس آیا ہے۔ اس سے وہ لوگ انکار کرتے ہیں۔ وہ لوگ رسولؐ کو اور تم کو اس بات پر

رَبِّكُمْ ۭ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ

(گھر سے) نکالتے ہیں کہ تم اپنے پروردگار خدا پر ایمان لے آئے ہو (اور) تم ہو کہ ان

مَرْضَاتِيْ ۖ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ڰ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ

کے پاس چھپ چھپ کر دوستی کا پیغام بھیجتے ہو [2] حالانکہ جو کچھ بھی چھپا کر یا بالاعلان

اَخْفَيْتُمْ وَمَاۤ اَعْلَنْتُمْ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ

کرتے ہو میں اس سے خوب واقف ہوں اور تم میں سے جو شخص ایسا کرے گا تو وہ سیدھی

ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ

راہ سے یقیناً بھٹک گیا۔ اگر یہ لوگ تم پر قابو پا جائیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں اور

اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ

ایذا کے لیے تمہاری طرف اپنے ہاتھ بھی بڑھائیں گے۔ اور اپنی زبانیں بھی اور چاہتے ہیں کہ کاش تم

وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَاۤ

بھی کافر ہو جاؤ۔ قیامت کے دن نہ تمہارے رشتے ناتے ہی کچھ کام آئیں

اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

گے نہ تمہاری اولاد (اس دن تو) وہی فیصلہ کر دے گا۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو خدا اسے

بَصِيْرٌ ۝ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ

دیکھ رہا ہے۔ (مسلمانو) تمہارے واسطے تو ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں (کے قول و فعل) کا اچھا نمونہ (موجود)

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا

ہے کہ جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے اور ان (بتوں) سے جنہیں تم خدا کے سوا پوجتے ہو بیزار ہیں

### حاطب بن ابی بلتعہ کی شرارت

[1] اس سورۃ میں خدا نے حاطب ابن ابی بلتعہ کی شرارت، حضرت ابراہیمؑ کی عاجز کافر تم سے شرارت نہ کریں ان سے دوستی میں مضائقہ نہیں، بیعت کا قصہ، کافر و مسلمان عورت کا قاعدہ، یہودیوں کی حالت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔

[2] ہجرت کے چھٹے سال آنحضرتؐ کا ارادہ خفیہ طور پر مکہ کا تھا۔ اور یہ بات صرف خاص خاص لوگوں کو معلوم تھی۔ اس زمانہ میں سارہ عمرو صیفی کی لونڈی جو مشہور مغنیہ تھی مکہ سے مدینہ آئی وہ پہلے حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپؐ نے پوچھا تو اسلام کے واسطے یہاں آئی ہے؟ بولی نہیں! پھر پوچھا کیا ہجرت کے لیے آئی ہے؟ کہا نہیں بلکہ کھانے کپڑے کے واسطے۔ آپؐ نے پوچھا مکہ والوں سے کیوں نہ مانگا؟ کہنے لگی جنگ بدر کے بعد میرا گانا کسی نے سنا ہی نہیں۔ غرض اولاد عبدالمطلب نے کھانا کپڑا اور سواری روپے دیئے وہ رخصت ہو کر حاطب بن ابی بلتعہ کے پاس پہنچی، اس نے ایک خط لکھ کر حوالے کیا، اور اس میں لکھ دیا کہ حضرتؐ کا ایسا ارادہ ہے۔ تم اپنے ہتھیار درست رکھو یہ بات حضرتؐ کو جبرئیل کے ذریعہ معلوم ہوئی۔ آپؐ نے جناب امیرؑ مقدادؓ اور عمارؓ کو اس کے پیچھے روانہ کیا۔ راستہ میں اس سے ملاقات ہوئی۔ ہر چند تلاش کیا مگر خط نہ ملا۔ آخر جناب امیرؑ نے فرمایا۔ واللہ رسولؐ دروغ گو نہیں اور تلوار لے کر اس کو قتل کی دھمکی دی، تو اس نے اپنے سر کے بالوں سے نکال کر دیا۔ جب یہ خط حضرتؐ کے پاس پہنچا تو آپ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا تم میں سے ایک شخص نے مکہ والوں کو خط لکھا ہے۔ اگر وہ اقرار کرے تو خیر ورنہ وہ رسوا ہو گا۔ تیسری مرتبہ کہنے کے بعد حاطب اٹھا اور کہنے لگا میں نے لکھا ہے مگر خدا آگاہ ہے میں نے اسلام کے بعد نفاق اختیار نہیں کیا۔ بلکہ اپنے رشتہ داروں کے خیال میں ایسا کیا۔ آپؐ نے حکم دیا اس کو مسجد سے نکال دو۔ غرض لوگ مارتے ہوئے اس کو باہر لے گئے۔ آپؐ نے پھر واپس بلایا اور توبہ کرائی۔ ان آیات میں اسی قصہ کی طرف اشارہ ہے۔ ۱۲

تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرۡنَا بِكُمۡ وَبَدَا بَيۡنَنَا وَ

ہم تو تمہارے (دین کے) منکر ہیں اور جب تک تم خدائے واحد پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کھلم کھلا عداوت

بَيۡنَكُمُ الۡعَدَاوَةُ وَالۡبَغۡضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ

دشمنی قائم ہوگئی مگر (ہاں) ابراہیم نے اپنے (منہ بولے) باپ سے یہ (البتہ) کہا تھا کہ میں آپ کے

وَحۡدَهٗۤ اِلَّا قَوۡلَ اِبۡرٰهِيۡمَ لِاَبِيۡهِ لَاَسۡتَغۡفِرَنَّ لَكَ وَمَاۤ

لیے مغفرت کی دعا ضرور کروں گا۔ اور خدا کے سامنے تو میں آپ کے واسطے کچھ اختیار

اَمۡلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنۡ شَىۡءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَيۡكَ تَوَكَّلۡنَا وَ

نہیں رکھتا۔ اے ہمارے پالنے والے (خدا) ہم نے تجھی پر بھروسہ کر لیا ہے اور تیری

اِلَيۡكَ اَنَبۡنَا وَاِلَيۡكَ الۡمَصِيۡرُ ۴ رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً

ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف (ہمیں) لوٹ کر جانا ہے۔ اے ہمارے پالنے والے تو ہم لوگوں کو کافروں کی آزمائش[1]

لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَاغۡفِرۡ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ

(کا ذریعہ) نہ قرار دے اور پروردگار تو ہمیں بخش دے بیشک تو غالب حکمت والا

الۡحَكِيۡمُ ۵ لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِيۡهِمۡ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنۡ

ہے۔ (مسلمانو) ان لوگوں (کے افعال) کا تمہارے واسطے جو خدا اور روز آخرت کی

كَانَ يَرۡجُوا اللّٰهَ وَالۡيَوۡمَ الۡاٰخِرَ ؕ وَمَنۡ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ

امید رکھتا ہو اچھا نمونہ[2] ہے۔ اور جو (اس سے) منہ موڑے تو خدا بھی یقینا

اللّٰهَ هُوَ الۡغَنِىُّ الۡحَمِيۡدُ ۶ عَسَى اللّٰهُ اَنۡ يَّجۡعَلَ بَيۡنَكُمۡ

بے پروا (اور) سزاوار حمد ہے۔ قریب ہے کہ خدا تمہارے اور ان میں سے تمہارے

وَبَيۡنَ الَّذِيۡنَ عَادَيۡتُمۡ مِّنۡهُمۡ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيۡرٌ ؕ

دشمنوں کے درمیان دوستی پیدا کر دے[3] اور خدا تو قادر ہے۔

وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۷ لَا يَنۡهٰٮكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيۡنَ لَمۡ

اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ جو لوگ[4] تم سے (تمہارے) دین کے بارے میں نہیں لڑے

يُقَاتِلُوۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ وَلَمۡ يُخۡرِجُوۡكُمۡ مِّنۡ دِيَارِكُمۡ

بھڑے اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ان لوگوں کے ساتھ احسان کرنے اور ان کے ساتھ انصاف سے

اَنۡ تَبَرُّوۡهُمۡ وَتُقۡسِطُوۡۤا اِلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

پیش آنے سے خدا تمہیں منع نہیں کرتا۔ بےشک خدا انصاف کرنے والوں کو

الۡمُقۡسِطِيۡنَ ۸ اِنَّمَا يَنۡهٰٮكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيۡنَ قٰتَلُوۡكُمۡ

دوست رکھتا ہے۔ خدا تو بس ان لوگوں کے ساتھ دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنہوں نے تم

فِى الدِّيۡنِ وَاَخۡرَجُوۡكُمۡ مِّنۡ دِيَارِكُمۡ وَظٰهَرُوۡا عَلٰٓى

سے دین کے بارے میں لڑائی کی۔ اور تم کو تمہارے گھروں سے نکال باہر کیا اور تمہارے نکالنے میں



حضرت ابراہیمؑ کی دعا

جو کفار مسلمانوں سے شرارت نہ کریں ان سے دوستی میں مضائقہ نہیں

[1] یعنی تو ہم پر کفار کو غلبہ نہ عطا کر کہ وہ زور و ظلم کریں اور ہم معرض امتحان میں آئیں، اور پھر اس پر عذاب آئے۔ یہ سب بظاہر حضرت ابراہیمؑ کی دعا ہے۔

[2] حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کی پیروی کا مکرر حکم زیادتی ترغیب کے واسطے ہے۔ ۱۲

[3] کیسی سچی پیشین گوئی تھی کہ چند ہی روز کے بعد مکہ فتح ہوا۔ اور سر برآوردہ کفار مثل ابوسفیان وغیرہ اگرچہ ظاہری طور پر مسلمان ہوئے، اور سب کے سب باہم دوست ہو گئے۔ اور حضرت رسولؐ نے ابوسفیان کی بیٹی ام حبیبہ سے عقد بھی کیا۔

[4] یہ قوم خزاعہ اور بنو مذحج کا ذکر ہے۔ جن سے مسلمانوں سے صلح اور کفار کی مدد نہ کرنے کا معاہدہ تھا، اور یہ لوگ اس معاہدہ پر ثابت قدم رہے۔ ۱۲

إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

(اوروں کی) مدد کی۔ اور جو لوگ ایسوں سے دوستی کریں گے وہ لوگ ظالم

الظَّالِمُونَ ۞ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ

ہیں۔ اے ایماندارو جب تمہارے پاس ایماندار عورتیں [1] وطن چھوڑ کر آئیں تو تم ان

مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۖ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ ۖ فَإِنْ

کو آزمالو، خدا تو ان کے اعمال سے واقف ہی ہے۔ پس اگر تم بھی ان کو ایماندار سمجھو تو انھیں کافروں

عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۖ لَا

کے پاس واپس نہ پھیرو نہ یہ عورتیں ان کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ کفار ان عورتوں

هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَآتُوهُمْ مَا

کے لیے حلال ہیں۔ اور ان کفار نے جو کچھ (ان عورتوں کے مہر میں) خرچ کیا ہو ان کو دے دو، اور

أَنْفَقُوا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ

جب [2] تم ان کا مہر انھیں دے دیا کرو تو اس کا تم پر کچھ گناہ نہیں کہ تم ان سے نکاح کر لو اور کافر عورتوں

أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا

کی آبرو (جو تمہاری بیبیاں ہیں)، اپنے قبضے میں نہ رکھو (چھوڑ دو کہ کفار سے جا ملیں) اور تم نے جو کچھ (ان پر)

أَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنْفَقُوا ۚ ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ ۖ يَحْكُمُ

خرچ کیا ہو (کفار سے)، مانگ لو اور انہوں نے بھی جو کچھ خرچ کیا ہو (تم سے)، مانگ لیں یہی خدا کا حکم ہے

بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۞ وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ

جو تمہارے درمیان صادر فرماتا ہے۔ اور خدا بڑا واقفکار حکیم ہے۔ اور اگر تمہاری بیویوں میں سے کوئی عورت

مِنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِينَ

تمہارے ہاتھ سے نکل کر کافروں کے پاس چلی جائے (اور خرچ نہ ملے) اور تم (ان کافروں سے)، لڑو اور

ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ مِثْلَ مَا أَنْفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي

لوٹو تو (مال غنیمت سے)، جن کی عورتیں چلی گئی ہیں انکو اتنا دے دو جتنا انکا خرچ ہوا ہے۔ اور جس خدا پر تم لوگ

أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ۞ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ

ایمان لائے ہو اس سے ڈرتے رہو۔ اے رسول جب تمہارے پاس ایماندار عورتیں تم سے اس بات پر

يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ

بیعت کرنے آئیں کہ وہ نہ کسی کو خدا کا شریک بنائیں گی اور نہ چوری کریں گی، اور نہ زنا کریں گی

وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ

اور نہ اپنی اولاد کو مار ڈالیں گی۔ اور نہ اپنے ہاتھ [3] پاؤں کے سامنے کوئی بہتان

يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ

(لڑکے کا شوہر پر)، گھڑ کے لائیں گی اور نہ کسی نیک کام میں تمہاری نافرمانی کریں

سبیعہ کا قصہ

[1] صلح حدیبیہ میں یہ شرط بھی تھی کہ اگر کوئی مکہ سے مدینہ جائے تو رسولؐ اسے واپس کردیں۔ اور اگر مدینہ سے مکہ آئے تو قریش واپس کردیں۔ اس کے بعد سبیعہ بنت حارث کچھ لوگوں کے ساتھ حضرت کے پاس آئی اور مسلمان ہوگئی پھر اسکا شوہر مسافر مخزومی آیا اور انکا طالب ہوا۔ آپ متحیر تھے کہ مومنہ عورت کو کافر کے حوالے کیونکر کردوں۔ آخر یہ آیت نازل ہوئی جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شرط مردوں کے واسطے تھی نہ عورتوں کے لیے بلکہ عورتوں کے واسطے خاص قاعدہ معین کیا گیا جو بعد کو بیان فرماتا ہے دیکھو حاشیہ صفحہ ہذا نمبر ۲

کافر و مسلمان عورت کا قاعدہ

[2] ابتدائے اسلام میں عجب کھچڑی تھی شوہر مسلمان بیوی کافر، بیوی مسلمان شوہر کافر۔ مگر صلح حدیبیہ کے بعد یہ منصفانہ قاعدہ جاری ہوا کہ کافر عورت مسلمان ہو جائے اور اپنے شوہر کو چھوڑ کر چلی آئے تو مسلمان اس کے پہلے شوہر کا مہر ادا کر دیں۔ اسی طرح مسلمان کی بیوی کافرہ کفار سے جا ملے تو کفار اس کا مہر ادا کر دیں۔ اور اگر احیاناً کفار نہ دیں تو آئندہ اگر کسی دوسرے کافر کو اس کی بیوی کا مہر دینے کی نوبت مسلمانوں کو آئے تو اس کے بدلے اسی مسلمان کو دے دیں جس کو مہر نہ ملا ہو اور اگر اس کا بھی موقع نہ ملے اور جہاد کی نوبت مسلمانوں کو آئے، تو مال غنیمت سے اسکا مہر دے دو۔ یہ دونوں احتمال لفظ عاقبتم سے پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس کے دو معنی ہیں۔ جب تمہارے دینے کی باری آئے (۲) جب تم لڑو اور لوٹ ہاتھ لگے۔ ۱۲

[3] یہ عرب کا محاورہ ہے جس طرح ہمارے ہاں بولتے ہیں۔ آنکھوں دیکھے یعنی جان بوجھ کر بہتان باندھے۔ ۱۲

فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

گی تو تم ان سے بیعت لے لے لو اور خدا سے ان کی مغفرت کی دُعا مانگو۔ بیشک خدا بڑا بخشنے والا

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا

مہربان ہے۔ اے ایماندارو جن لوگوں پر خدا نے اپنا غضب ڈھایا ان سے

غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَىِٕسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا

دوستی نہ کرو (کیونکہ) جس طرح کافروں کو مُردوں (کے دوبارہ زندہ ہونے) کی اُمید نہیں

يَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۞

اسی طرح آخرت سے بھی یہ لوگ ناامید ہیں۔

## اٰيَاتُهَا ۱۴ — (۶۱) سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۹) — رُكُوْعَاتُهَا ۲

اس کی چودہ آیتیں سورہ صف [۱] مدینہ میں نازل ہوا۔ اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ

جو چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں زمین میں ہیں (سب) خدا کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ غالب

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۞ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ

حکمت والا ہے۔ اے ایماندارو تم ایسی [۲] باتیں کیوں کہا کرتے ہو جو کیا نہیں کرتے

مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۞ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا

خدا کے نزدیک یہ بڑے غضب کی بات ہے کہ تم ایسی بات کہو جو

مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۞ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ

کرو نہیں خدا تو ان لوگوں سے اُلفت رکھتا ہے۔ جو اس کی راہ میں اس طرح پرا باندھ کے لڑتے

سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۞ وَاِذْ قَالَ

ہیں کہ گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں اور جب موسیٰ نے اپنی

مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ

قوم سے کہا کہ بھائیو تم مجھے کیوں اذیت دیتے ہو حالانکہ تم تو جانتے ہو کہ میں تمہارے پاس خدا کا

اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ

(بھیجا ہوا) رسول ہوں تو جب وہ ٹیڑھے ہوئے تو خدا نے بھی ان کے دلوں کو ٹیڑھا ہی رہنے دیا

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۞ وَاِذْ قَالَ

اور خدا بدکار لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔ اور (یاد کرو) جب مریمؑ

عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

کے بیٹے عیسیٰؑ نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس خدا کا بھیجا ہوا (آیا) ہوں اور جو کتاب توریت



حضرت موسیٰؑ کا ذکر حضرت علیؑ کی مدح اصحاب کے دعوے اور انکی رد

[۱] عورتوں کے بیعت لینے کے حضرتؐ نے چند طریقے قرار دیئے تھے۔ کبھی اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لیتے، اور کبھی پیالہ میں پانی بھروا کر اپنا ہاتھ رکھتے پھر اس کا ہاتھ۔ کبھی کپڑے کے ایک سرے کو خود تھامتے، اور دُوسرا سرا اس کے ہاتھ میں دیتے۔ کبھی اُمیمہ خواہر خدیجہ کو حکم دیتے کہ وہ آپ کی طرف سے بیعت لیتیں۔ مگر آپ کبھی اپنا ہاتھ عورت کے ہاتھ سے نہ لگاتے۔ ۱۲

[۱] اس سورۃ میں خدا نے امور ذیل وغیرہ تعلیم فرمائے ہیں۔ ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے۔ اصحاب کے دعوے اور ان کی رد، حضرت موسیٰؑ کا ذکر، انجیل میں حضرت رسولؐ کی نبوت کی پیشین گوئی۔ آپ کی نبوت پر اسلام کا غلبہ، مومنین کی تجارت اور اسکا نتیجہ، اسلامی فتوحات کی پیشین گوئی۔ حضرت عیسیٰؑ کا ذکر۔ ۱۲

[۲] ایک روز کچھ اصحاب باہم یہ تذکرہ کر رہے تھے کہ اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ فلاں عمل خدا کو سب سے زیادہ پسند ہے تو ہم اپنے جان و مال سے بھی اس کے کرنے میں دریغ نہ کرتے۔ پس آیت ان اللہ یحب الذین یقاتلون نازل ہوئی۔ مگر یہی حضرات جو بڑھ بڑھ کے بولتے تھے جنگ اُحد میں بھاگتے نظر آئے اور حضرت رسولؐ کو نرغۂ اعداء میں چھوڑ دیا اس وقت آیت لم تقولون ما لا تفعلون نازل ہوئی۔ دیکھو درمنثور جلد ۶ صفحہ ۲۱۳ سطر ۱۷ مطبوعہ مصر۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جنگ اُحد کے آخر حملہ میں جس میں حضرت رسولؐ کے دندان مبارک شہید ہوئے۔ آپ کی مدد اور کفار کے ہٹانے میں حضرت علیؑ کے سوا کوئی باقی نہ رہا تھا جس کی تفصیل میں نے بحوالہ طبری پارہ ۴ میں بیان کی ہے تو حاصل یہ ہوا کہ آیت ان اللہ یحب کا مصداق حضرت علیؑ کے سوا دوسرا نہیں ہو سکتا غرض جنگ اُحد میں یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ آیت اگرچہ خاص لوگوں کے واسطے نازل ہوئی مگر حکم اسکا عام ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے کہ جو منہ سے کہے وہ کر دکھائے علماء کو اس کی سب سے زیادہ پابندی کی ضرورت ہے تاکہ یحلی و ویھتدی کے مصداق نہ بنیں۔ اسی مطلب کو خدا نے

اِلَیۡکُمۡ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوۡرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا
میرے سامنے موجود ہے۔ اس کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک پیغمبر جن کا نام احمد ہوگا (اور) میرے
بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُهٗۤ اَحۡمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمۡ
بعد آئیں گے۔ ان کی خوش خبری سناتا ہوں تو جب وہ (پیغمبر احمدؐ) انکے پاس واضح و روشن معجزے لے کر
بِالۡبَیِّنٰتِ قَالُوۡا هٰذَا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ۝۶ وَ مَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ
آیا تو کہنے لگے یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔ اور جو شخص اسلام کی طرف بلایا جائے (اور)
افۡتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الۡكَذِبَ وَ هُوَ یُدۡعٰۤی اِلَی الۡاِسۡلَامِ ؕ وَ
وہ (قبول کے بدلے الٹا) خدا پر جھوٹ (طوفان) جوڑے اس سے بڑھ کر اور کون ظالم ہوگا اور خدا
اللّٰهُ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ۝۷ یُرِیۡدُوۡنَ لِیُطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰهِ
ظالم لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔ یہ لوگ اپنے منہ سے (پھونک مار کر) خدا کے
بِاَفۡوَاهِهِمۡ ؕ وَ اللّٰهُ مُتِمُّ نُوۡرِهٖ وَ لَوۡ كَرِهَ الۡكٰفِرُوۡنَ ۝۸ هُوَ الَّذِیۡۤ
نور کو بجھانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ خدا اپنے نور کو پورا کرکے رہے گا۔ اگرچہ کفار برا ہی (کیوں نہ) مانیں۔ وہ وہی ہے
اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ
جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے اور تمام دینوں پر غالب کرے
كُلِّهٖ وَ لَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ ۝۹ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا هَلۡ
اگرچہ مشرکین برا ہی (کیوں نہ) مانیں اے ایماندارو کیا میں تمہیں ایسی تجارت بتا دوں
اَدُلُّكُمۡ عَلٰی تِجَارَةٍ تُنۡجِیۡكُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِیۡمٍ ۝۱۰ تُؤۡمِنُوۡنَ
جو تم کو (آخرت کے) دردناک عذاب سے نجات دے۔ (وہ یہ ہے کہ) خدا
بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ وَ تُجَاهِدُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ بِاَمۡوَالِكُمۡ
اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اپنے مال اور جان سے خدا کی راہ میں جہاد
وَ اَنۡفُسِكُمۡ ؕ ذٰلِكُمۡ خَیۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝۱۱ یَغۡفِرۡ
کرو۔ اگر تم سمجھو تو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ (ایسا کرو گے تو وہ
لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ وَ یُدۡخِلۡكُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا
بھی اس کے عوض) تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور تمہیں ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں
الۡاَنۡهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ
جاری ہیں اور پاکیزہ مکانات میں (جگہ دے گا) جو جاودانی بہشت میں ہیں۔ یہی تو بڑی
الۡعَظِیۡمُ ۝۱۲ وَ اُخۡرٰی تُحِبُّوۡنَهَا ؕ نَصۡرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتۡحٌ
کامیابی ہے۔ اور ایک چیز جس کے تم دلدادہ ہو (یعنی تم کو) خدا کی طرف سے مدد ملے گی اور عنقریب
قَرِیۡبٌ ؕ وَ بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۝۱۳ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡۤا
[2] فتح (ہوگی) اور (اے رسولؐ) مومنین کو خوشخبری (اس کی) دے دو۔ اے ایماندارو خدا کے مددگار بن جاؤ جس طرح

حضرت عیسیٰؑ کی حضرت رسول اکرمؐ کی نبوت کی پیشین گوئی

[1] عیسائیوں نے انجیلوں میں اس قدر ترمیم و تنسیخ کی۔ گویا انجیل ہی باقی نہ رہی چنانچہ یہ پیشین گوئی موجودہ انجیلوں میں نہیں ہے۔ مگر میرے ایک دوست کے پاس جرمن کے چھاپے کی انجیل ہے۔ بس میں بعینہٖ ان الفاظ کا ترجمہ موجود ہے لیکن باوجود ان ترکیبوں کے اب بھی بہت سی پیشینگوئیاں موجودہ انجیلوں میں بھی موجود ہیں۔ دیکھو باب ۱۴ انجیل یوحنا عیسیٰ کا قول اگر تم مجھے عزیز جانتے ہو تو میرے حکموں کو یاد رکھو میں اپنے باپ سے درخواست کروں گا، وہ تم کو دوسرا وکیل دے گا جو ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ یعنی فارقلیط روح صدق جسے دنیا قبول نہیں کرتی۔ کیونکہ اسے دیکھتی نہیں جانتی نہیں۔ باب ۱۵ جب وہ وکیل شافع جسے میں باپ کی طرف سے بھیجونگا۔ یعنی روح صدق کہ باپ سے نکلتا ہے آوے تو وہ میرے لیے گواہی دے گا۔ تمہارے لیے میرا جانا ہی سود مند ہے۔ کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو فارقلیط تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر میں جاؤنگا تو اس کو تمہارے پاس بھیجونگا۔ جب وہ آئے گا تو جہاں کو توبیخ کریگا۔ اور الزام دے گا بسبب گناہوں کے کیونکہ مجھ پر ایمان نہ لائے۔ بسبب حکم اور جزا کے کیونکہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے۔ اور ہنوز بہت سی باتیں ہیں کہ میں تم سے کہوں پر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ روح صدق آئے گا تو تم کو ساری راستی کی چیزیں دے گا۔ اور وہ میری ستائش کرے گا اس لیے کہ وہ میری چیزوں سے پائے گا اور تم کو دکھلائے گا۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی پیشین گوئیاں ہیں جن میں حضرت رسول اکرمؐ کے حالات اور آئمہ معصومین کے تذکرے موجود ہیں۔ ۱۲۔

آنحضرتؐ کی نبوت

اسلام کا غلبہ

مومنین کی تجارت اور اس کا نتیجہ

اسلامی فتوحات کی پیشین گوئی

[2] نَصۡرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتۡحٌ قَرِیۡبٌ تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے مراد دنیا میں قائم آل محمدؐ کی فتح ہے۔ نیز فتح مکہ۔ تفسیر قمی جلد ۲ صفحہ ۳۶۶ طبع نجف اشرف (ا ح)

أَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ

مریم کے بیٹے عیسیٰؑ نے حواریوں سے کہا تھا کہ بھلا خدا کی طرف (بلانے میں) میرے مددگار کون ہیں لوگ ہیں تو حوارین

أَنْصَارِيْٓ إِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ

بول اُٹھے تھے کہ ہم خدا کے انصار ہیں تو بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ (ان پر) ایمان لایا اور

فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ

ایک گروہ کافر رہا تو جو لوگ ایمان لائے ہم نے ان کو ان کے دشمنوں کے

فَأَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝١٤ ع ١٠

مقابلہ میں مدد دی تو (آخر) وہی غالب رہے۔

آیاتہا ١١ (٦٢) سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ (١١٠) رکوعاتہا ٢

اس کی گیارہ آیتیں سورۃ [1] جمعہ مدینہ میں نازل ہوئی اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) خدا کی تسبیح کرتی ہے جو (حقیقی) بادشاہ

الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝١ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي

پاک ذات غالب حکمت والا ہے وہی تو ہے جس نے مکہ والوں [2] میں ان ہی کا ایک رسول

الْأُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَ

(محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے ہیں اور ان

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَإِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ

کو کتاب اور عقل کی باتیں سکھاتے [3] ہیں اگرچہ اس کے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں (پڑے)

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٢ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَ

ہوئے تھے۔ اور ان میں سے اَن لوگوں کی طرف [4] بھی (بھیجا) جو ابھی تک ان سے ملحق نہیں ہوئے

هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٣ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ

اور وہ تو غالب حکمت والا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور

يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝٤ مَثَلُ الَّذِيْنَ

خدا تو بڑے فضل (وکرم) کا مالک ہے۔ جن لوگوں (کے سروں) پر تورات

حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ

لدوائی گئی پھر انہوں نے اس (کے بار) کو نہ اٹھایا ان کی مثال گدھے کی سی ہے جس پر بڑی بڑی کتابیں لدی ہوں

يَحْمِلُ أَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

جن لوگوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا ان کی بھی کیا بُری مثال ہے اور خدا ظالم لوگوں کو

[1] اس سورۃ میں خدا نے ہر چیز کا خدا کی تسبیح کرنا۔ آنحضرتؐ کی رسالت اور مدح۔ یہودیوں کی تمثیل اور ان پر الزام چاہے جہاں بھاگو موت ضرور آئے گی۔ نمازِ جمعہ کا حکم، طلبِ رزق کی ترغیب، اصحاب کی دُنیا طلبی اور مذمت وغیرہ بیان کی ہے۔ ۱۲

[2] اُمّی اصل میں ام القریٰ کے رہنے والے اور ام القریٰ مکہ کو کہتے ہیں اسی لیے یہاں مکہ والوں کے لیے امیّین فرمایا گیا ہے۔

[3] یہ بھی آنحضرتؐ کی رسالت کا ایک بیّن ثبوت ہے کہ باوجودیکہ آپ نے کسی سے علم حاصل نہیں کیا تھا، اور پھر تمام علوم خدا نے آپؐ کے سینہ میں کوٹ کوٹ کر بھر دیئے۔ کسی نے خوب کہا ہے ؂

نگارِ من کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت
بغمزہ مسئلہ آموزِ صد مدرس شد

[4] ان سے مراد عرب کے سوا ساری دُنیا کے لوگ ہیں جو قیامت تک ہوں گے۔

حضرت عیسیٰؑ کا ذکر

ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے

حضرتؐ کی رسالت اور مدح

یہودیوں کی تمثیل اور ان کا الزام

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۵
منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ
(اے رسول تم) کہہ دو اے یہودیو اگر تم یہ خیال کرتے ہو کہ تم ہی خدا کے دوست ہو اور

لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ
لوگ نہیں، تو اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو موت کی

صٰدِقِيْنَ ۝۶ وَ لَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ
تمنا[1] کرو۔ اور یہ لوگ ان اعمال کے سبب جو یہ پہلے کر چکے ہیں۔ کبھی اس کی آرزو

اَيْدِيْهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝۷ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ
نہ کریں گے۔ اور خدا تو ظالموں کو جانتا ہے۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ موت جس

الَّذِىْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ
سے تم لوگ بھاگتے ہو وہ تو ضرور تمہارے سامنے آئے گی پھر تم پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے

اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
والے (خدا) کی طرف لوٹا دیئے جاؤ گے۔ پس جو کچھ بھی تم کرتے تھے وہ تمہیں بتا

تَعْمَلُوْنَ ۝۸ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِىَ لِلصَّلٰوةِ
دے گا۔ اے ایماندارو جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کے لیے اذان دی جائے تو خدا کی

مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا
یاد (نماز) کی طرف دوڑ پڑو اور (خرید و) فروخت چھوڑ دو۔ اگر تم سمجھتے ہو تو

الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۹ فَاِذَا
یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ پھر جب نماز

قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا
ہو چکے تو زمین میں (جہاں چاہو) جاؤ اور خدا کے فضل سے (اپنی روزی کی) تلاش کرو

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ
اور خدا کو بہت یاد کرتے رہو تم دلی مرادیں

تُفْلِحُوْنَ ۝۱۰ وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْۤا اِلَيْهَا
پاؤ۔ اور (ان کی حالت تو یہ ہے۔) جب[2] یہ لوگ سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھیں

وَ تَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ
تو اس کی طرف ٹوٹ پڑیں۔ اور تم کو کھڑا ہوا چھوڑ دیں۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ جو چیز خدا کے ہاں ہے وہ تماشے

وَ مِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝۱۱ ع
اور سودے سے کہیں بہتر ہے اور خدا سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

عاشقانِ خدا ضرور موت کی تمنا کرتے ہیں

[1] یہ بالکل سچ ہے کیونکہ دوستان خدا ہمیشہ آخرت کی تمنا کیا کرتے ہیں۔ اور موت کے آرزومند رہتے ہیں، کیونکہ یہی ان کی کامیابی کا ذریعہ چنانچہ جناب امیرؑ فرمایا کرتے تھے کہ میں نہیں پروا کرتا کہ موت مجھ پر واقع ہو یا میں موت پر واقع ہوں۔ ۱۲

نمازِ جمعہ

[2] ایک دفعہ مدینہ میں قحط تھا، اور جمعہ کے دن حضرت رسولؐ مسجد میں نماز جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے کہ شام سے دحیہ کلبی کا قافلہ غلہ لے کر لوگوں کو متوجہ کرنے کے واسطے دف اور تالیاں بجاتا ہوا آ پہنچا۔ اصحاب یہ آواز سنتے ہی کچھ غلہ خریدنے کچھ سیر و تماشا کی غرض سے بارہ آدمیوں کے سوا سب کے سب چلتے ہوئے۔ حضرت کو اس پر سخت رنج ہوا۔ اور حاضرین سے فرمایا اگر تم سب چلے جاتے اور کوئی باقی نہ رہتا تو صحرا سے آگ برستی۔ اور تم لوگوں کو جلا دیتی۔ اسی وقت یہ عتاب آمیز آیت نازل ہوئی۔

خدا کا ذکر

اصحاب کی حالت

# (۶۳) سُورَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۴)

ایاتها ۱۱ — رکوعاتها ۲

اس کی گیارہ آیتیں — سورۂ [1] منافقون مدینہ میں نازل ہوا۔ — اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ

(اے رسولؐ) جب تمہارے پاس منافقین آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو اقرار کرتے ہیں کہ آپ یقیناً خدا کے رسولؐ

اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ

ہیں۔ اور خدا بھی جانتا ہے کہ آپ یقینی اس کے رسولؐ ہو۔ مگر خدا ظاہر کیے دیتا ہے کہ یہ لوگ (اپنے اعتقاد

الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۞ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا

کے لحاظ سے) ضرور جھوٹے [2] ہیں۔ ان لوگوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا رکھا ہے تو (اسی کے ذریعے سے)

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞

لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں۔ بے شک یہ لوگ جو کام کرتے ہیں بُرے ہیں۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ

یہ اس سبب سے کہ (ظاہر میں) ایمان لائے پھر کافر ہو گئے تو ان کے دلوں پر (گویا) مہر لگا دی گئی ہے تو اب

لَا يَفْقَهُوْنَ ۞ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ

یہ سمجھتے ہی نہیں۔ اور جب تم ان کو دیکھو گے تو (تناسب اعضا کی وجہ سے) انکا قد و قامت [3] تمہیں

يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ

بہت اچھا معلوم ہو گا۔ اور اگر گفتگو کرینگے تو ایسی کہ تم توجہ سے سنو (مگر عقل سے خالی) گویا دیواروں سے

يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ

لگائی ہوئی بیکار لکڑیاں ہیں ہر چیخ کی آواز کو سمجھتے ہیں کہ ان پر ہی آپڑی یہ لوگ (تمہارے) دشمن ہیں تم ان سے

قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۞ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا

بچے رہو، خدا انھیں مار ڈالے یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہ [4] کے

يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ

تمہارے واسطے مغفرت کی دُعا کریں تو وہ لوگ اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور تم ان کو دیکھو گے کہ تکبر

يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۞ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ

ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں۔ تم ان کی مغفرت کی دُعا مانگو یا نہ

اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ

مانگو ان کے حق میں برابر ہے۔ کیونکہ خدا تو انھیں ہرگز بخشے گا نہیں۔ خدا تو ہرگز

لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۞ هُمُ الَّذِيْنَ

بدکاروں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔ یہ وہی لوگ تو ہیں جو (انصار



ابن ابی وغیرہ کی دروغ گوئی کا اظہار

[1] اس سورۃ میں ابن ابی وغیرہ منافقین کی دروغ گوئی کا اظہار منافقین کی حالت، ابن ابی کی حماقت، خدا کی یاد نہ بھولو، خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ موت ٹلتی نہیں وغیرہ مذکور ہے۔

[2] ہجرت کے پانچویں سال بنی مصطلق نے مسلمانوں سے جنگ کا ارادہ کیا اور اپنا سردار جویریہ زوجۂ رسولؐ کے باپ حارث بن ابی ضرار کو بنایا حضرت رسولؐ نے یہ خبر سُن کر انکا مقابلہ کیا۔ وہ لوگ پسپا ہوئے۔ اور مالِ غنیمت بھی ہاتھ لگا۔ اسی اثنا میں ایک انصاری نے ایک مسلمان کو کافر سمجھ کر زخمی کیا۔ اور باہم جھگڑا ہونے لگا۔ اتنے میں حضرت عمرؓ کا نوکر جہجاہ پہنچا اور زخمی کے پاس پہنچنے کی کوشش میں سنان جہنی سے لڑ پڑا۔ جہجاہ نے مہاجرین اور جہنی نے انصار کو مدد کے لیے پکارا، اجمال جو ایک غریب آدمی تھا جہجاہ کی مدد کو اٹھا تو عبداللہ بن ابی سے اُلجھ پڑا اور بہت ڈانٹا، اور اس کی قوم کی طرف جس میں زید بن ارقمؓ بھی تھے خطاب کر کے بولا اگر تم لوگ اپنے دسترخوان کا جھوٹا کھلا کر اس کتے کو نہ پالتے تو یہ اس وقت ہم سے لڑنے نہ کھڑا ہوتا اور اگر ہم مدینہ پھر کر گئے۔ تو عزت دار (خود) ذلیل (رسولؐ) کو نکال باہر کر دے گا۔ یہ زید کو بُرا معلوم ہوا اور کہنے لگے اگرچہ تو انکو ذلیل سمجھتا ہے مگر وہ خدا کے رسولؐ اور معزز ہیں۔ اور اس کے بعد رسول اللہؐ سے یہ قصہ دُہرا دیا آپؐ نے ابن ابی سے پوچھا تو صاف مُکر گیا، اور آپؐ کی رسالت کی گواہی دی۔ لوگوں نے کہا زید نے جھوٹ کہہ دیا ہو گا۔ اس سے زید کو صدمہ ہوا۔ تب خدا نے زید کی سچائی اور ابن ابی وغیرہ کا جھوٹ ظاہر کر دیا۔ ۱۲

منافقین کی حالت

[3] مطلب یہ ہے کہ ان کے ہاتھ پاؤں ڈیل ڈول ایسے کہ خود بخود آدمی دیکھتا رہے مگر بیکار اور باتونی ایسے کہ خواہ مخواہ سُننے والا متوجہ ہو جائے مگر عقل و دیانت سے خالی۔

ابن ابی کی حماقت

[4] جب زید کی سچائی اور ابن ابی کی شرارت الم نشرح ہو چکی تو لوگوں نے اس سے کہا کہ تیری مذمت میں یہ آیتیں نازل ہوئی ہیں تو چل رسول اللہؐ کے پاس، تو تیرے واسطے وہ مغفرت کی دُعا کریں وہ

(باقی ص ۶۶۵ پر)

يَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ

ہے، کہتے ہیں کہ جو (مہاجرین) رسولِ خدا کے پاس رہتے ہیں۔ ان پر خرچ نہ کرو یہاں تک کہ یہ لوگ

يَنفَضُّوا ۗ وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِنَّ

خود تتر بتر ہو جائیں حالانکہ سارے آسمان اور زمین کے خزانے خدا ہی کے پاس ہیں مگر منافقین

الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ ۝ يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى

نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو کہتے ہیں کہ اگر ہم لوٹ کر مدینہ پہنچے

الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ

تو عزت دار لوگ (خود) ذلیل (رسولؐ) کو ضرور باہر کر دیں گے۔ حالانکہ عزت تو خاص خدا

وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا

اور اس کے رسولؐ اور مومنین کے لیے ہے مگر منافقین نہیں

يَعْلَمُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ

جانتے۔ اے ایماندارو تمہارے مال اور تمہاری اولاد تم کو خدا کی یاد سے غافل

وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ

نہ کرے اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ گھاٹے

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ وَأَنفِقُوا مِن مَّا رَزَقْنَاكُم

میں رہیں گے۔ اور ہم نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں سے

مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْ

(خدا کی راہ میں) خرچ کر ڈالو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کی موت آ جائے تو اس کی

لَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن

نوبت نہ آئے کہ، کہنے لگے کہ پروردگارا تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور کیوں نہ دی تاکہ

مِّنَ الصَّالِحِينَ ۝١٠ وَلَن يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ

خیرات کرتا اور نیکوکاروں سے ہو جاتا۔ اور جب کسی کی موت آ جاتی ہے تو خدا اس کو ہرگز مہلت نہیں

أَجَلُهَا ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝١١

دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔

## آیاتها ١٨ — (٦٤) سُورَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ (١٠٨) — رکوعاتها ٢

اس کی اٹھارہ آیتیں سورۂ تغابن مدینہ میں نازل ہوا اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ لَهُ

جو چیز آسمانوں میں ہے۔ اور جو چیز زمین میں ہے (سب) خدا ہی کی تسبیح کرتی ہے۔ اسی کی بادشاہت



---

۱؎ اس کا قصہ صفحہ ٦٦٣ میں گزر چکا ہے
۲؎ اس سورۃ میں ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے۔ انسان کی تقسیم، اگلوں کا تذکرہ، ایمان کا حکم اور اس کی جزا، خدا اور رسول کی اطاعت، مال اور اولاد آزمائش ہے۔ قرض حسنہ کی مدح وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

**بقیہ ط ٦٦٤**

کمبخت بولا انہوں نے مجھ سے ایمان لانے کو کہا میں ایمان لایا۔ زکوٰۃ کو کہا تو دی تو کیا میں اب (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو سجدہ کروں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

خدا کی یاد نہ بھولو — خدا کی راہ میں خرچ کرو — موت کے وقت مہلت نہیں ملتی — ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝١ هُوَ
ہے۔ اور تعریف اسی کے لیے سزاوار ہے۔ اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی تو ہے
الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنكُمْ كَافِرٌ وَمِنكُم مُّؤْمِنٌ ۚ وَاللَّهُ بِمَا
جس نے تم لوگوں کو پیدا کیا۔ کوئی تم میں کافر ہے کوئی مومن اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو
تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝٢ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَ
دیکھ رہا ہے۔ اسی نے سارے آسمان و زمین کو حکمت و مصلحت سے پیدا کیا اور اسی
صَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝٣ يَعْلَمُ مَا فِي
نے تمہاری صورتیں بنائیں تو سب سے اچھی صورتیں بنائیں۔ اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ جو کچھ سارے
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۚ وَاللَّهُ
آسمان اور زمین میں ہے وہ (سب) جانتا ہے۔ اور جو کچھ تم چھپا کر یا کھلم کھلا کرتے ہو اس سے (بھی) واقف
عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝٤ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا
ہے اور خدا تو دل کے بھیدوں تک سے آگاہ ہے۔ کیا تمھیں ان کی خبر نہیں پہنچی جنہوں نے (تم سے) پہلے
مِن قَبْلُ فَذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝٥
کفر کیا تو انھوں نے اپنے کام کی سزا کا (دنیا میں) مزہ چکھا اور (آخرت میں تو) انکے لیے دردناک عذاب ہے ہی
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالُوا أَبَشَرٌ
یہ اس وجہ سے کہ انکے پاس انکے پیغمبر واضح و روشن معجزے لے کر آچکے تو کہنے لگے کیا آدمی ہمارے ہادی
يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوا ۚ وَّاسْتَغْنَى اللَّهُ ۚ وَاللَّهُ غَنِيٌّ
بنیں گے۔ غرض یہ لوگ کافر ہو بیٹھے اور منہ پھیر بیٹھے۔ اور خدا نے بھی (ان کی) پرواہ نہ کی۔ اور خدا تو بے پرواہ
حَمِيدٌ ۝٦ زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن لَّن يُبْعَثُوا ۚ قُلْ بَلَىٰ
سزاوار حمد ہے۔ کافروں کا خیال یہ ہے کہ یہ لوگ دوبارہ نہ اٹھائے جائیں گے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو
وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ وَذَٰلِكَ عَلَى
کہ ہاں اپنے پروردگار کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر جو جو کام تم کرتے رہے اسکے بارے میں تم کو ضرور بتا دیا جائیگا اور
اللَّهِ يَسِيرٌ ۝٧ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي
یہ کام خدا پر آسان ہے۔ تو تم خدا اور اس کے رسولؐ پر اور اسی نور پر[1] ایمان لاؤ جس کو ہم نے نازل کیا
أَنزَلْنَا ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝٨ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ
اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔ جب وہ قیامت کے دن تم سب کو
الْجَمْعِ ۖ ذَٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۗ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ
جمع کرے گا۔ پھر یہی ہار جیت کا دن ہو گا۔ اور جو شخص خدا پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے
صَالِحًا يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي
وہ اس سے اس کی برائیاں دور کر دے گا۔ اور اس کو (بہشت کے) ان باغوں میں داخل کریگا۔ جن کے

انسان کی تقسیم

اگلوں کا تذکرہ

ایمان کا حکم اور اس کی جزا

[1] والنور الذی انزلنا تفسیر قمی میں ہے کہ نور سے مراد امیر المومنینؑ ہیں اور کافی میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے کہ نور سے مراد امامت ہے اور یہی مراد خداوند عالم کے اس قول سے ہے۔ فامنوا باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا پس نور سے مراد امام ہے۔ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم نور سے مراد آئمہ ہیں اور امام کا نور مومنین کے دلوں میں اس سے زیادہ روشنی دیتا ہے کہ جتنی روشنی چمکتا ہوا آفتاب دن میں دیتا ہے۔ اور آئمہ ہی مومنین کے دلوں کو روشن کرتے ہیں اور خدا جن سے چاہتا ہے ان آئمہ کے نور کو روک دیتا ہے پس انکے قلوب تاریک ہو جاتے ہیں اور اس تاریکی سے ان کو ڈھانپ لیتا ہے۔ تفسیر قمی میں بھی کچھ اضافہ کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت درج ہے۔
(تفسیر صافی بحوالہ کافی و قمی) (ا ح)

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ

نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ ان میں ابدالآباد ہمیشہ رہے گا۔ یہی تو بڑی

الْعَظِيْمُ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ

کامیابی ہے۔ اور جو لوگ کافر ہیں اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے۔ یہی لوگ جہنمی ہیں کہ

اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ مَآ

ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ اور وہ (کیا) برا ٹھکانا ہے۔ جب کوئی مصیبت

اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ

آتی ہے تو خدا کے اذن سے اور جو شخص خدا پر ایمان لاتا ہے۔ تو خدا اس کے قلب کی ہدایت

بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وَاَطِيْعُوا

کرتا ہے۔ اور خدا ہر چیز سے خوب آگاہ ہے اور خدا کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو۔ پھر

اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا

اگر تم نے منہ پھیرا تو ہمارے رسول پر صرف پیغام خدا کا واضح کر کے پہنچا دینا فرض

الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

ہے۔ خدا (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مومنوں کو خدا ہی پر بھروسہ

الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ

کرنا چاہیئے۔ اے ایماندارو! تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن

وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا

ہیں تو تم ان سے بچے رہو اور اگر تم معاف کر دو اور درگزر کرو اور بخش دو

وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّمَآ

تو خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ تمہارے مال

اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ

اور تمہاری اولاد بس آزمائش ہے اور خدا کے ہاں تو بڑا اجر (موجود)

عَظِيْمٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا

ہے۔ تو جہاں تک تم سے ہو سکے خدا سے ڈرتے رہو اور (اس کے احکام) سنو اور

وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ

مانو اور اپنی بہتری کے واسطے (اس کی راہ میں) خرچ کرو اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے بچا

فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا

لیا گیا تو ایسے ہی لوگ مرادیں پانے والے ہیں۔ اگر تم خدا کو قرض حسنہ دو گے تو وہ اس کو تمہارے

حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ

واسطے کئی گنا کر دے گا اور تم کو بخش دے گا۔ اور خدا تو بڑا قدردان بردبار



خدا و رسول کی اطاعت

مال اور اولاد آزمائش ہے

قرض حسنہ کی مدح

ا؎ حضرت رسول کی ہجرت کے بعد کچھ مومنین ہجرت کرنا چاہتے تھے مگر جب ارادہ کرتے تو ان کی عورتیں اور لڑکے فریاد و نالہ کرتے کہ اگر تم چلے جاؤ گے تو ہم ضائع و برباد ہو جائیں گے اس پر یہ لوگ رک جاتے۔ تو خدا نے ان کی تنبیہ کرنے کو یہ آیت نازل فرمائی پھر ان لوگوں نے بھی ہجرت کی، اور اپنے لڑکے بالوں پر عتاب کرنا چاہا۔ تو خدا نے سفارش بھی کی۔ ۱۲

حَلِيمٌ ۝ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ ع

ہے۔ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا غالب حکمت والا ہے۔

## (۶۵) سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ (۹۹)

آیاتہا ۱۲ — رکوعاتہا ۲

اس کی بارہ آیتیں — سورۂ طلاق مدینہ میں نازل ہوا — اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ

اے رسول (مسلمانوں سے کہہ دو کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق ۱ دو تو ان کی عدت (پاکی) کے وقت طلاق دو

وَ اَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ

اور عدت کا شمار رکھو۔ اور اپنے پروردگار خدا سے ڈرو۔ اور (عدت کے اندر) ان کے گھر سے انھیں نہ نکالو

بُيُوْتِهِنَّ وَ لَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۭ

اور خود بھی گھر سے نہ نکلیں ۲ مگر جب وہ کوئی صریحی بے حیائی کا کام کر بیٹھیں (تو نکال دینے میں مضائقہ

وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ

نہیں) اور یہ خدا کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں۔ اور جو خدا کی حدوں سے تجاوز کرے گا تو اس نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا تو

ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ

تو نہیں جانتا شاید خدا اس کے بعد کوئی بات پیدا کر دے (جس سے مرد پچھتائے اور میل ہو جائے)

اَمْرًا ۝ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ

تو جب یہ اپنا عدت پورا کرنے کے قریب پہنچیں تو یا تم انھیں عنوان شائستہ سے روک لو یا اچھی طرح رخصت ہی کر

فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ اَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَ

دو اور (طلاق کے وقت) اپنے لوگوں میں سے دو عادلوں کو گواہ قرار دے لو اور (گواہو) تم خدا کے واسطے

اَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ

ٹھیک ٹھاک گواہی دینا۔ ان باتوں سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے۔ جو خدا اور روز آخرت پر ایمان

بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ڛ وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ

رکھتا ہو۔ اور جو خدا سے ڈرے گا تو خدا اس کے لیے نجات کی

مَخْرَجًا ۝ وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَ مَنْ

صورت نکال دے گا ۳ اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے وہم بھی نہ ہو ۵ اور

يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ

جس نے خدا پر بھروسہ کیا تو وہ اس کے لیے کافی ہے۔ بے شک خدا اپنے کام کو پورا کر کے رہتا ہے

قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ وَ الّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ

خدا نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔ اور جو عورتیں حیض سے مایوس ہو چکیں

---

۱ اس سورۃ میں طلاق کے احکام، خدا قوت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، الگھن کا تذکرہ، حضرت کی رسالت زمین سے طبقے بھی آسمان کے برابر ہیں مومنین کی مدح مذکور ہے۔ ۱۲

۲ طلاق اگرچہ اسلام میں جائز ہے مگر بہت ناپسندیدہ۔ اسی وجہ سے اسے بعض احادیث میں اقبح مباحات کہا گیا ہے۔ اور واقعی اگر یہ جائز نہ قرار دیا جاتا تو بڑے بڑے فسادات ہوتے اور اسی وجہ سے دوسری قوموں کو جن کے مذہب میں طلاق نہیں۔ بعض اوقات اسلام کے اس مسئلہ کی طرف مجبوری رجوع کرنا پڑتا ہے مگر ساتھ اس کے اس میں ایسی ایسی شرطیں ہیں کہ حتی الامکان اس کی نوبت نہ آئے۔ مثلاً مرد بالغ عاقل ہو اپنے ارادہ اور اختیار سے طلاق دے اور وہ بھی دو عادلوں کے سامنے اور زوجہ حیض و نفاس سے پاک ہو وغیرہ اگر نوبت آئے بھی تو دونوں میں کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ طلاق کے بعد عدت اس واسطے ہے کہ شاید کوئی صورت ملاپ کی نکل آئے۔ اور مرد رجوع کرے۔ اس کے علاوہ نسب میں گڑبڑ نہ ہو۔ اگر عورت حاملہ ہے تو اس کا عدہ وضع حمل ہے۔ ۱۲

۳ یہ حکم ان عورتوں کا ہے جن کو طلاق رجعی دی گئی ہو، چونکہ مطلقہ رجعیہ زوجہ کے حکم میں ہوتی ہے اور عدت کے اندر اسکا نان و نفقہ اور مکان شوہر کے ذمہ واجب ہوتا ہے اور عورت کے لیے بھی، اس مدت کے دوران گھر سے نکلنا جائز نہیں ہوتا۔ (اح)

۴ اس سے اس طرف اشارہ ہے کہ مرد یہ نہ سمجھے کہ میں نکال دوں گا تو اسے روٹی کپڑا ملنے کا ہی نہیں۔ ۱۲

۵ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ اپنے ہاتھ پاؤں توڑ کر گھر میں بیٹھے ہو۔ اسلامی شریعت نہ اس کو پسند کرتی ہے۔ نہ بادیہ نشینی کو۔ فکر معاش کو واجب قرار دیا ہے۔ چنانچہ سعدیؒ کہتے ہیں کہ ؎

رزق ہر چند بے گماں برسد
شرط عقل است جستن از درہا
گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد
تو مرو در دہان اژدہا

الْمَحِيضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ
اگر تم کو (ان کے بارے میں) شک ہو (ف۱) تو انکا عدت تین مہینے ہے اور (علیٰ ہٰذا القیاس) وہ عورتیں
أَشْهُرٍ وَّالّٰٓئِي لَمْ يَحِضْنَ ۚ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ
جن کو حیض (ف۲) ہوا ہی نہیں اور حاملہ عورتوں کا عدت ان کا بچہ جننا ہے اور جو خدا سے ڈرتا ہے
أَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ
خدا اس کے کام میں سہولت پیدا کر دے
أَمْرِهٖ يُسْرًا ۞ ذٰلِكَ أَمْرُ اللّٰهِ أَنْزَلَهٗٓ إِلَيْكُمْ ۚ وَمَنْ
گا۔ یہ خدا کا حکم ہے جو خدا نے تم پر نازل کیا ہے اور جو
يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ أَجْرًا ۞
خدا سے ڈرتا رہے گا تو اس کے گناہ اس سے دور کر دیگا اور اسے بڑا درجہ دیگا۔
أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا
مطلقہ عورتوں کو (عدت تک) اپنے مقدور کے مطابق وہیں رکھو جہاں تم خود رہتے ہو اور ان کو تنگ کرنے
تُضَآرُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ ۚ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ
کے لیے ان کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ اور اگر وہ حاملہ ہوں تو بچہ جننے تک انکا خرچ دیتے رہو پھر
فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ أَرْضَعْنَ
(بچہ جننے کے بعد) اگر وہ بچہ کو تمہاری خاطر سے دودھ پلائیں تو انہیں ان کی (مناسب) اجرت دے دو اور
لَكُمْ فَاٰتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوفٍ ۚ
باہم صلاحیت سے دستور کے مطابق بات چیت کرو اور اگر تم باہم کش مکش کرو گے تو بچہ کو اس (کے باپ)
وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ أُخْرٰى ۞ لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ
کی خاطر سے کوئی اور عورت اس کو دودھ پلا دے گی۔ گنجائش والے کو اپنی گنجائش کے مطابق خرچ
مِّنْ سَعَتِهٖ ۖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ
کرنا چاہیئے۔ اور جس کی روزی تنگ ہو وہ جتنا خدا نے اسے دیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرے۔
اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ۚ سَيَجْعَلُ
خدا نے جس کو جتنا دیا ہے۔ بس اسی کے مطابق تکلیف دیا کرتا ہے۔ خدا عنقریب ہی تنگی کے
اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۞ وَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ
بعد فراخی عطا کرے گا۔ اور بہت سی بستیوں (والے) نے اپنے پروردگار اور اس
عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيدًا
کے رسولوں کے حکم سے سرکشی کی تو ہم نے ان کا بڑی سختی سے حساب لیا اور انہیں برے
وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۞ فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَ
عذاب کی سزا دی۔ تو انہوں نے اپنے کام کی سزا کا مزا چکھ لیا، اور

ع ٤٧

ف۱ جب اس بات کا شک ہو کہ انکا خون زیادہ سن ہونے کی وجہ سے بند ہوا ہے یا بیماری کی وجہ سے تب ان کا عدۃ تین مہینہ ہے، اور جس عورت کا سن یقینی اتنا ہو چکا ہو کہ اس کو حیض نہ آنا چاہیئے تو اس کے لیے عدت نہیں ہے۔ ۱۲

ف۲ اس سے وہ عورتیں مراد نہیں، جو ابھی بالغ نہیں ہوئیں۔ کیونکہ ان کے لیے عدہ نہیں، بلکہ وہ عورتیں مقصود ہیں جن کا سن حیض ہو چکا ہو مگر کسی وجہ سے خون حیض نہ آیا ہو۔ انکا عدت بھی تین مہینے ہے۔ ۱۲

ف: خدا نے جسکو جتنا دیا ہے اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا

كَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝٩ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا

ان کے کام کا انجام گھاٹا ہی تھا۔ خدا نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا

شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ ۚۖ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ

ہے تو اے عقل مندو جو ایمان لا چکے ہو خدا سے ڈرتے رہو۔ خدا نے تمہارے پاس (اپنی) یاد (لے)

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝١٠ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ

(قرآن) اور اپنا رسول بھیجدیا ہے جو تمہارے سامنے واضح آیتیں پڑھتا ہے تاکہ جو لوگ ایمان

اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ

لائے اور اچھے اچھے کام کرتے رہے۔ ان کو (کفر کی) تاریکیوں سے (ایمان کی) روشنی

الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا

کی طرف نکال لائے اور جو خدا پر ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کیے تو خدا

يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ

اس کو بہشت کے، ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ اس میں ابدالآباد

اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝١١ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ

تک رہیں گے۔ خدا نے ان کو اچھی اچھی روزی دی ہے۔ خدا ہی تو ہے جس نے سات آسمان

سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ

پیدا کیے اور انہی کے برابر زمین کو بھی [2] ان میں خدا کا علم نازل ہوتا رہتا ہے تاکہ تم لوگ جان

الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

لو کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے اور بے شک خدا

قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝١٢ ع

اپنے علم سے ہر چیز پر حاوی ہے۔

## اٰيَاتُهَا ١٢ — (٦٦) سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ (١٠٧) — رُكُوْعَاتُهَا ٢

اس کی بارہ آیتیں سورۃ [3] تحریم مکہ میں نازل ہوا اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ

اے رسول جو چیز خدا نے تمہارے لیے حلال کی ہے تم [4] اس سے اپنی بیویوں کی خوشنودی کے لیے

مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١ قَدْ فَرَضَ

کیوں کنارہ کشی کرو اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ خدا نے تم لوگوں کے لیے

اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ

[5] قسموں کے توڑ ڈالنے کا کفارہ مقرر کر دیا ہے۔ اور خدا ہی تمہارا کارساز ہے اور وہی واقفکار حکمت والا



[1] قد انزل الله اليكم ذكرا رسولا۔ عیون اخبار رضا میں ———— حضرت امام رضا علیہ السلام سے آیۃ فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون کے سلسلہ میں مروی ہے کہ ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور اہل ذکر ہم آل رسول ہیں، اور اس بات کو خداوند عالم نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ سورۃ طلاق میں ارشاد فرماتا ہے۔ فاتقوا الله یا اولی الالباب الذین امنوا قد انزل الله الیکم ذکرا رسولا یتلو علیکم ایات الله مبینات (تفسیر صافی بحوالہ عیون اخبار الرضا) (ا ح)

[2] ومن الارض مثلهن تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ ہر آسمان کے نیچے ایک زمین ہے (تفسیر قمی جلد ۲ صفحہ ۳۷۵ طبع نجف اشرف) اور صاحب تفسیر صافی مثلھن کی تشریح میں لکھتے ہیں یعنی تعداد میں آسمانوں کے برابر زمین کو بھی خلق کیا۔ (تفسیر صافی) نیز روایات آئمہ معصومین کی دلالت بھی اسی مطلب پر ہوتی ہے (ا ح)

[3] اس سورۃ میں قسم کا کفارہ، حضرت عائشہ و حفصہ پر سخت عتاب، حضرت علی کی مدح، توبۂ نصوح، جہاد کا حکم، کفار کی تشبیہ، مومنین کی تشفی وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

[4] ماریہ قبطیہ اور ریحانہ تو آپ کی کنیزیں تھیں۔ اور ام شریک اور ام سہیل نے اپنا اپنا نفس آپ کو ہبہ کر دیا تھا۔ ان کے علاوہ حضرت رسول نے پندرہ نکاح کیے تھے۔ خدیجہ، ام سلمہ، میمونہ، سودہ، زینب بنت جحش، جویریہ، ام حبیبہ، صفیہ، عائشہ، حفصہ، زینب بنت خزیمہ، زینب بنت عمیس، خولہ، عمرہ، شبناء، ان میں سے آخر الذکر دو عورتیں آپ کی صحبت سے سرفراز نہ ہو سکی تھیں، اور اول الذکر تین بیویاں بالترتیب سب سے افضل ہیں، اور حضرت خدیجہ کے علاوہ اول الذکر نو عورتیں آپ کی وفات کے وقت زندہ موجود تھیں۔ آپ نے حضرت خدیجہ کی زندگی میں تو کسی دوسری عورت سے کوئی نکاح نہیں کیا مگر ان کی وفات کے بعد جب تعدد ہوا تو اپنی بیویوں کے الگ الگ گھر بنوا دیئے تھے۔ اور سب کی باری کے دن بھی مقرر تھے کہ

(باقی صفحہ ۶۷۱ پر)

الْحَكِيمُ ۝ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا

ہے۔ اور جب پیغمبر نے اپنی بعض بیوی (حفصہ) سے چپکے سے کوئی بات کہی پھر جب اس نے (باوجود

فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ

ممانعت) اس بات کی (عائشہ کو) خبر دے دی اور خدا نے اس امر کو رسولؐ پر ظاہر کر دیا تو رسولؐ نے (عائشہ کو)

وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ۖ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ

بعض بات (قصہ ماریہ) جتا دی اور بعض بات (قصۂ شہد) ٹال دی۔ غرض جب رسولؐ نے اس واقعہ (حفصہ

أَنْبَأَكَ هَٰذَا ۖ قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ۝ إِنْ تَتُوبَا

کے افشائے راز) کی اس (عائشہ) کو خبر دی تو حیرت سے بول اٹھی آپ کو اس بات (افشائے راز) کی کس نے خبر دی رسولؐ نے کہا

إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۖ وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ

مجھے واقفکار خبردار (خدا) نے بتا دیا (تو اے حفصہ و عائشہ) اگر تم دونوں (اس حرکت سے) توبہ کرو تو (خیر) کیونکہ تمہارے دل ٹیڑھے

فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۖ

ہو گئے ہیں۔ اور اگر تم دونوں رسولؐ کی مخالفت میں ایک دوسرے کی اعانت کرتی رہو گی تو کچھ پروا نہیں کیونکہ خدا اور جبرئیل

وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ ۝ عَسَىٰ رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ

اور تمام ایمانداروں میں [1] نیک شخص انکے مددگار ہیں اور انکے علاوہ کل فرشتے مددگار ہیں۔ اگر رسولؐ تم لوگوں کو طلاق دے

أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ

دیں تو عنقریب ہی انکا پروردگار تمہارے بدلے انکو تم سے اچھی بیویاں عطا کرے گا جو فرمانبردار ایماندار [2] (خدا اور رسول

قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا ۝

کی) مطیع (گناہوں سے) توبہ کرنے والیاں عبادت گزار روزہ رکھنے والیاں بیاہی ہوئی اور کنواریاں ہوں گی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا

اے ایماندارو! اپنے آپ کو اور اپنے لڑکے بالوں کو (جہنم کی) آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور

وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ

پتھر ہوں گے اور ان پر وہ تندخو سخت مزاج فرشتے (مقرر) ہیں کہ خدا جس

شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا

بات کا حکم دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم انہیں ملتا ہے اسے بجا

يُؤْمَرُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۖ

لاتے ہیں۔ (جب کفار دوزخ کے سامنے آئیں گے تو کہا جائیگا) کافرو! آج بہانے نہ ڈھونڈو۔ جو

إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

کچھ تم کرتے تھے تمہیں اس کی سزا دی جائے گی۔ اے ایماندارو! خدا کی بارگاہ میں صاف

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ

خالص دل سے [3] توبہ کرو تو (اس کی وجہ سے) امید ہے کہ تمہارا پروردگار تم سے تمہارے گناہ دور کر



حضرت عائشہ و حفصہ پر عتاب

[1] یہ بھی اس عتاب کا تتمہ ہے۔ جو حضرت عائشہ اور حفصہ پر خدا نے کیا ہے مطلب تو کھلا ہوا ہے۔ اگر تم لوگ رسولؐ کا دل دکھاتی ہو تو کچھ پروا بھی نہیں ہے۔ تم لوگ اپنا اپنا راستہ لو۔ خود جبرئیل بلکہ علیؑ اور کل فرشتے اس کی مدد کو موجود ہیں۔ اگرچہ صالح المومنین کے مراد لینے میں کچھ اختلاف ہے مگر بہت سی روایتیں موجود ہیں جو علیؑ ابن ابی طالب کی مراد پر دلالت کرتی ہیں۔ چنانچہ ابن ابی حاتم نے خود حضرت علیؑ سے ابن مردویہ اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ صالح المومنین سے علیؑ ابن ابی طالب مراد ہیں۔ دیکھو تفسیر درمنثور ج ۶ سطر ۶ مطبوعہ مصر مجاہد و ابو صالح نے بھی روایت کی ہے۔ دیکھو ثعلبی کی شواھد التنزیل، حلیۃ الاولیاء وغیرہ۔ ۱۲

حضرت علیؑ کی مدح

[2] یہ بھی اسی سرزنش اور عتاب تنبیہ کا بقیہ ہے۔ اور یہ الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ تم دونوں ان تمام صفات سے متصف نہیں ہو۔ ۱۲

توبۃ النصوح

[3] توبۂ نصوح سے یہ مراد ہے کہ سچے دل سے خدا کی خوشنودی کی غرض سے اس طرح توبہ کرے کہ پھر اس کو نہ توڑے۔ اسی بناء پر حضرت امیرؑ نے ایک اعرابی سے جو جھٹ پٹ توبہ توبہ کرتا تھا فرمایا تھا کہ فقط زبان سے جلدی جلدی توبہ کرنا جھوٹوں کی توبہ ہے۔ توبہ تو یہ ہے کہ اس میں چھ باتیں پائی جائیں۔ اپنے گزشتہ افعال پر پشیمانی و ندامت۔ ۲: جو فرائض ترک ہوئے ہیں انکا بجا لانا۔ ۳: لوگوں کے جو حقوق اپنے ذمہ ہیں ادا کرنا۔ ۴: تیرے جو حقوق دوسروں پر ہیں انکا بحل کر دینا آئندہ گناہ نہ کرنے کا مصمم ارادہ کرنا۔ خدا کی خوشنودی اور اطاعت میں اپنے کو گلا دینا۔ ۱۲

بقیہ صفحہ ۶۷۰

ہر ایک کے پاس ایک ایک شب بسر فرماتے مگر صبح کو روزانہ ہر ایک کے پاس تھوڑی تھوڑی دیر ہو لیتے۔ اسی زمانہ میں مقوقس سلطان روم نے ماریہ قبطیہ کنیز کو تحفتہً آپ کی خدمت میں بھیجدیا۔ تو آپ نے بیویوں کے گھروں سے الگ ابو ایوب انصاری کے گھر میں جہاں آپ نے ہجرت کے بعد سب سے پہلے

عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

دے اور تم کو (بہشت کے) ان باغوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ اس

الْاَنْهٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ج

دن جب خدا رسول کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا

نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ

(بلکہ) انکا نور لے ان کے آگے آگے، اور ان کے داہنے طرف (روشنی کرتا) چل رہا ہو گا اور

اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ج اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٨

یہ لوگ کے یہ دعا کرتے ہوں گے پروردگارا ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر اور ہمیں بخش دے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ط

اے رسولؐ کافروں اور منافقوں سے کے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔

وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٩ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا

اور وہ کیا برا ٹھکانا ہے۔ خدا نے کافروں (کی عبرت) کے واسطے نوحؑ

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ط كَانَتَا

کی بیوی (واعلہ) اور لوطؑ کی بیوی (واہلہ) کی مثل بیان فرمائی ہے۔ کہ یہ دونوں

تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ

ہمارے بندوں کے تصرف میں تھیں تو دونوں نے اپنے شوہروں سے کے دغا کی تو انکے شوہر خدا کے مقابلہ

يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ

میں انکے کچھ بھی کام نہ آئے اور ان دونوں (عورتوں) کو حکم دیا گیا کہ جانے والوں کے ساتھ جہنم میں تم دونوں بھی

الدّٰخِلِيْنَ ۝١٠ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ

داخل ہو جاؤ۔ اور خدا نے مومنین (کی تسلی) کے لیے شے فرعون کی بیوی (آسیہ) کی مثال بیان فرمائی

فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

ہے کہ جب اس نے دُعا کی پروردگارا میرے لیے اپنے یہاں بہشت میں ایک گھر بنا اور مجھے

وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ

فرعون اور اسکی کارستانی سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں (کے ہاتھ) سے چھٹکارا

الظّٰلِمِيْنَ ۝١١ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ

عطا فرما۔ اور (دوسری مثال) عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا

فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ

تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور اس نے اپنے پروردگار کی باتوں کی اور

رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝١٢ ع

اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور فرمانبرداروں میں تھی۔



لے نورھم یسعی بین ایدیھم تفسیر قمی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ مومنین کا نور آئمہ ہیں جو قیامت کے دن مومنین کے آگے آگے اور ان کے داہنے طرف چل رہے ہونگے۔ یہاں تک کہ ان کو جنت میں ان کے منازل میں پہنچا دینگے۔ (تفسیر قمی جلد ۲ صفحہ ۳۷۷ طبع نجف اشرف) تقریباً اسی مضمون کی حدیث تفسیر مجمع البیان میں بھی ہے۔ (اح)

ے حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ان لوگوں سے حضرت علی اور انکے اصحاب مراد ہیں ١٢۔

سے سورۂ توبہ آیت ٧٣ میں اس کی تفسیر گذر چکی (اح)

کے حضرت نوحؑ کی بیوی نے تو یہ دغا کی کہ آپ تو لوگوں کی ہدایت کرتے اور یہ کمبخت لوگوں سے کہہ آتی کہ نوحؑ دیوانہ ہے۔ میں تو اس کے پاس برابر رہتی ہوں۔ مجھے اس کی حالت خوب معلوم ہے۔ اور حضرت لوطؑ کی بیوی یہ شرارت کرتی کہ جب تازہ وارد مہمان حضرت کے پاس آتا تو حضرت کا دل دکھانے اور مہمان کو ستانے کے واسطے فوراً جا کر لوگوں کو خبر کر دیتی ١٢۔

شے ان کے ایمان کی یہ حالت تھی، کہ جب فرعون کو آپ کے ایمان کی حالت معلوم ہو گئی تو اس نے پہلے ان کی فہمائش کی مگر جب انہوں نے نہ مانا تو فرعون نے ان کو دھوپ میں لٹا دیا اور ان کے سینے پر ایک بھاری پتھر رکھ دیا۔ اسی وقت انہوں نے دُعا کی اور خدا نے قبول فرمائی۔ اور یہ راہی جنت ہوئیں بلکہ بعض روایات میں تو یہ بھی ہے کہ انکا بدن بھی بعینہٖ فرشتوں کے ذریعہ بہشت میں پہنچایا گیا۔ واللہ اعلم

بقیہ صفحہ ٦٧١

قیام فرمایا تھا۔ ماریہ کو اُتارا اور رفتہ رفتہ آپ ان پر اس قدر بھروسہ کرنے لگے تھے کہ اپنے پینے کے پانی کا انتظام انہی کے ہاں رکھا، بلکہ آنحضرتؐ کی اور ذاتی چیزیں بھی انہی کے پاس رہتی تھیں شاید اسی وجہ سے اس گھر کو مشربہ ام ابراہیم کہتے تھے۔ خدا کی مہربانی تھوڑے دنوں کے بعد ان کو حمل رہا تو ان کو عائشہ وحفصہ کے رشک و حسد کی وجہ سے طرح طرح کا خوف پیدا ہوا

(باقی صفحہ ٦٧٣ پر)

جہاد کا حکم

کفار کی تمثیل

مومن کی تمثیل

آیاتہا ۳۰ (۶۷) سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ (۷۷) رکوعاتہا ۲

اس کی تیس آیتیں سورۂ مُلک ۱ مکہ میں نازل ہوئی اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ (۱)

جس (خدا) کے قبضہ میں (سارے جہاں کی) بادشاہت ہے وہ بڑی برکت والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ

جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے ۲ کہ تم میں سے کام میں سب سے

عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ (۲) الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ

اچھا کون ہے اور وہ غالب (اور) بڑا بخشنے والا ہے۔ جس نے سات آسمان تلے اوپر بنا

سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ

ڈالے۔ بھلا تجھے خدا کی آفرینش میں کوئی کسر نظر آتی ہے تو پھر آنکھ اٹھا کر دیکھ

فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ (۳) ثُمَّ ارْجِعِ

بھلا تجھے کوئی شگاف نظر آتا ہے۔ پھر دوبارہ آنکھ اٹھا

الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ

کر دیکھ تو (ہر بار تیری نظر) ناکام اور تھک کر تیری طرف پلٹ

حَسِيْرٌ (۴) وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَ

آئے گی۔ اور ہمنے نیچے والے (پہلے) آسمان کو (تاروں کے) چراغوں سے زینت

جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ

دی ہے اور ہمنے ان کو شیطانوں ۳ کے لانے کا آلہ بنایا اور ہم نے ان کے لیے دہکتی ہوئی آگ کا

السَّعِيْرِ (۵) وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۭ وَ

عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور جو لوگ اپنے پروردگار کے منکر ہیں ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے۔ اور

بِئْسَ الْمَصِيْرُ (۶) اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا

(وہ) بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔ جب یہ لوگ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کی چیخ بڑی سنیں گے اور وہ

وَّهِيَ تَفُوْرُ (۷) تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا

جوش مار رہی ہوگی بلکہ گویا مارے جوش کے پھٹ پڑے گی۔ جب اس میں (انکا) کوئی گروہ

فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ (۸) قَالُوْا بَلٰى

ڈالا جائیگا تو ان سے جہنم کے داروغہ پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانیوالا (پیغمبر) نہیں آیا تھا۔ وہ کہیں

قَدْ جَاۗءَنَا نَذِيْرٌ ڏ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ

گے ہاں ہمارے پاس ڈرانیوالا تو ضرور آیا تھا مگر ہم نے اس کو جھٹلایا اور کہا کہ خدا نے تو کچھ نازل نہیں کیا تم



خدا کی قدرت

۱ اس سورۃ میں اپنی قدرت کاملہ جہنم کی حالت، خدا کو ہر چیز کا علم ہونا، مومن و کافر کی مثال، قیامت کا علم صرف خدا ہی کو ہے بیان فرمایا ہے۔

۲ موت اور زندگی سے آزمائش کا یہ مطلب ہے کہ زندگی نہ ہو تو عمل کب کرے اور موت نہ ہو تو کوئی خدا سے ڈرے ہی کیوں ۱۲

۳ یعنی جب شیاطین آسمانی خبروں کی ٹوہ لگانے جاتے ہیں تو فرشتے انھیں شہاب ثاقب سے مار کر ہٹا دیتے ہیں یہ بات اگرچہ معمولی انسان کے دماغ میں آنے کی ہی نہیں مگر اس کے حق ہونے میں شک نہیں۔ ہزاروں باتیں ہیں کہ دنیا میں روزمرہ ہوا کرتی ہیں اور ہم ان کے کنہ سے واقف نہیں۔ اس کا ایک اور مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ہم نے تاروں کو نجومیوں کی خیالی باتیں کرنے کا ذریعہ قرار دیا کیونکہ رجم کے معنی خیالی بات کرنا اور شیاطین سے مُراد ہوں نجومی اس کے ماننے میں تو شاید کسی کو عذر نہ ہوگا۔ ۱۲

جہنم کی حالت

بقیہ ص ۶۷۲

اور اس وجہ سے حضرت اکثر وہاں قیام فرمانے لگے غرض ابراہیم پیدا ہوئے اور ماریہ کو دودھ نہ اُترا تو آپ نے ایک بکری لے دی۔ جس کے دودھ سے ان کی پرورش ہونے لگی، اور تھوڑے ہی دنوں میں ہاتھ پاؤں نکل آئے اور پھول سا چہرہ دمکنے لگا حضرت عائشہ اور حفصہ حضرت ابوبکر اور عمر کی بیٹیاں تھیں۔ اور ان دونوں میں باہم بہت خلا ملا اور میل جول بھی اور سوتاپا نہیں بلکہ دونوں میں بہناپا تھا، اور ایک دوسرے کی ہمراز تھیں۔ اور حضرت کا دوسری بیویوں کی طرف کچھ توجہ کرنا یا کسی کے پاس ذرا بیٹھ جانا بھی گوارا نہ تھا اور فقط ان موجودہ بیویوں سے رشک نہ تھا، بلکہ حضرت خدیجہ پر بھی فوقیت کا حوصلہ تھا۔ چونکہ حضرت رسولؐ جو ان کے عالی درجات مطیع سچی محبت دار اور خالص الایمان ہونے کی وجہ سے اکثر حضرت خدیجہ کا ذکر کرتے تو یہ دونوں تن بدن سے جل جاتیں اور بعض وقت طعنہ سے کہہ بھی دیتیں کہ

باقی ص ۶۷۴ پر

شَيْءٍ ۝٩ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلٰلٍ كَبِيرٍ ۝ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا
بڑی (گہری) گمراہی میں (پڑے) ہو۔ اور (یہ بھی) کہیں گے کہ اگر
نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحٰبِ السَّعِيرِ ۝١٠ فَاعْتَرَفُوا
(ان کی بات) سنتے یا سمجھتے تب تو (آج) دوزخیوں میں نہ ہوتے۔ غرض وہ اپنے گناہ کا
بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِأَصْحٰبِ السَّعِيرِ ۝١١ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ
اقرار کرلیں گے ؎۱ تو دوزخیوں کو خدا کی رحمت سے دُوری ہے۔ بیشک جو لوگ اپنے پروردگار
رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝١٢ وَأَسِرُّوا
سے بے دیکھے بھالے ڈرتے ہیں ان کے لیے مغفرت اور بڑا بھاری اجر ہے۔ اور تم لوگ اپنی بات
قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝١٣
چھپا ؎۲ کر کہو یا کھلم کھلا وہ تو دل کے بھیدوں تک سے خوب واقف ہے۔
أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۖ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝١٤ هُوَ الَّذِي
بھلا جس نے پیدا کیا وہ بے خبر ہے اور وہ تو بڑا باریک بین واقفکار ہے۔ وہی تو ہے جس نے
جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا
زمین کو تمہارے لیے نرم (وہموار) کر دیا تو اس کے اطراف ؎۳ وجوانب میں چلو پھرو اور اس کی
مِنْ رِزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۝١٥ أَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ
(دی ہوئی) روزی کھاؤ اور پھر اسی کی طرف قبر سے اُٹھ کر جانا ہے۔ کیا تم اس سے جو آسمان میں (حکومت کرتا)
أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ۝١٦ أَمْ أَمِنْتُمْ
ہے اس بات سے بے خوف ہو کہ تم کو زمین میں دھنسا دے پھر وہ یکبارگی اُلٹ پلٹ کرنے لگے یا تم اس
مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ
بات سے بے خوف ہو کہ جو آسمان میں (سلطنت کرتا) ہے تم پر پتھر بھری آندھی چلائے تو تمہیں عنقریب
كَيْفَ نَذِيرِ ۝١٧ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ
ہی معلوم ہو جائیگا کہ میرا ڈرانا کیسا ہے۔ اور جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے جھٹلایا تھا تو دیکھو کہ میری
كَانَ نَكِيرِ ۝١٨ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَ
ناخوشی کیسی تھی۔ کیا ان لوگوں نے اپنے سروں پر اڑتے ہوئے جانوروں کو نہیں دیکھا جو پروں کو پھیلائے
يَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
رہتے ہیں۔ اور کبھی سمیٹ لیتے ہیں۔ خدا کے سوا انہیں کوئی نہیں روک کے رہ سکتا۔ بیشک وہ ہر چیز
بَصِيرٌ ۝١٩ أَمَّنْ هٰذَا الَّذِي هُوَ جُنْدٌ لَكُمْ يَنْصُرُكُمْ
کو دیکھ رہا ہے۔ بھلا خدا کے سوا ایسا کون ہے جو تمہاری فوج بن کر تمہاری مدد کرے
مِنْ دُونِ الرَّحْمٰنِ ۚ إِنِ الْكٰفِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ۝٢٠
کافر لوگ تو دھوکے ہی (دھوکے) میں ہیں۔

؎۱ اس سے صاف واضح ہے، کہ بندوں کے اپنے افعال اختیاری ہیں۔ وہ ہرگز خدا کی طرف سے مجبور نہیں ہیں ورنہ قیامت میں کہہ سکتے تھے، کہ ہم کیا کریں۔ ہم مجبور تھے۔ جو خدا نے چاہا کیا۔

؎۲ جب کفار کے تمام راز خدا نے ظاہر کر دیئے تو باہم یہ مشورہ کیا کہ اب ہم لوگ جو کچھ باتیں کریں آہستہ کریں تاکہ محمدؐ کے خدا کو خبر نہ ہو اسی بنا پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

؎۳ حضرت ابن عباس کا خیال ہے کہ مناکب سے پہاڑ مراد ہیں۔

بقیہ صفحہ ۶۷۳

آپ کیا ایک بڑھی عورت کو بار بار یاد کرتے ہیں۔ بلکہ کبھی اس سے زیادہ سخت کلمات بھی بولتیں کہ حضرت خدیجہ کی یادگار حضرت فاطمہؓ رونے لگتیں۔ غرض ان دونوں نے یہ قصد کر لیا تھا کہ آپ پر اپنا قابو اور آپ کو ہر طرح اپنے بس میں کریں مگر حضرت ہی کا ظرف تھا کہ ان کی خانگی معاملات میں نہ اُلجھتے اور ازواج نبی کا غیروں پر حرام ہو جانا اور آپ کا عدل یا شل اس کے اور مجبوریاں تھیں کہ سکوت فرماتے چنانچہ کسی نے آپ کے پاس عمدہ شہد تحفتہً بھیجا۔ اور آپ نے ام سلمہ یا زینب یا سودہ کے پاس حفاظت سے رکھوا دیا تو جب وہاں جاتے تو کچھ دیر بیٹھ کر شہد نوش کیا کرتے۔ ان دونوں کو یہ بات ناگوار گزری۔ دونوں نے کمیٹی کی حضرت عائشہ نے حفصہ کو اس پر تیار کیا کہ آج کر حضرت سے کس طرح شہد کھانا چھڑانا چاہیئے۔ تاکہ وہاں بیٹھنا چھوڑ دیں غرض وہاں سے آنحضرتؐ جب حضرت عائشہ ام المومنین کے پاس آئے تو انھوں نے اپنی ناک پر ہاتھ رکھ لیا۔ سبب پوچھا تو کہنے لگیں۔ آپ ظاہر نہ کرنا مگر یہ اپنی ہمراز سے بھلا کب چھپانے والی تھیں فوراً جا کر حفصہ سے جڑ دیا اور یہ خوشخبری سنائی کہ آج سے وہاں بیٹھنا چھوٹا اب دوسرا قصہ اس زمانہ میں یہ ہوا کہ اتفاقاً ایک روز حفصہ اجازت لے کر اپنے میکے گئیں، اور وہ شب انہی کی باری تھی۔ جب حضرت شب کو اپنی ضرورتوں سے فارغ ہو کر گھر میں آئے اور حفصہ کا گھر خالی پایا تو آپ نے وہیں آرام فرمایا

باقی صفحہ ۶۷۵ پر

43/43

أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَلْ

بھلا خدا اگر اپنی (دی ہوئی) روزی روک لے تو کون ایسا ہے جو تمہیں رزق دے مگر یہ کفار تو سرکشی اور نفرت

لَجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ﴿۲۱﴾ أَفَمَن يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ

(کے بھنور) میں پھنسے ہوئے ہیں۔ بھلا جو شخص اوندھا اپنے مُنہ کے بل چلے وہ زیادہ

وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّن يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۲۲﴾

ہدایت یافتہ ہو گا یا وہ شخص جو سیدھا[1] برابر راہِ راست پر چل رہا ہو۔

قُلْ هُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ

(اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ خدا تو وہی ہے جس نے تم کو نت نیا پیدا کیا اور تمہارے

الْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ

واسطے کان آنکھیں اور دل بنائے (مگر) تم تو بہت کم شکر ادا کرتے ہو کہہ دو کہ وہی

الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿۲۴﴾ وَ

تو ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلا دیا اور اُسی کے سامنے جمع کیے جاؤ گے اور

يَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿۲۵﴾ قُلْ

کفار کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (آخر) یہ وعدہ کب (پورا) ہو گا۔ (اے رسولؐ)

إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا

تم کہہ دو کہ (اس کا) علم تو بس خدا ہی کو ہے اور میں تو صرف صاف صاف (عذاب سے) ڈرانے والا ہوں۔ تو جب یہ لوگ

رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَٰذَا

اسے قریب دیکھ لیں گے تو (خوف کے مارے) کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائیگا یہ وہی ہے

الَّذِي كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ ﴿۲۷﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ

جس کے تم خواستگار تھے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو[2] بھلا دیکھو تو کہ اگر خدا مجھ کو اور میرے

اللَّهُ وَمَن مَّعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَن يُجِيرُ الْكَافِرِينَ

ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرمائے تو کافروں کو دردناک عذاب سے کون

مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمَٰنُ آمَنَّا بِهِ وَ

پناہ دے گا۔ تم کہہ دو کہ وہی (خدا) بڑا رحم کرنے والا ہے جس پر ہم

عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ

ایمان لائے ہیں اور ہم نے تو اسی پر بھروسہ کر لیا ہے۔ تو عنقریب ہی تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ کون صریحی

مُّبِينٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا

گمراہی میں (پڑا) ہے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ بھلا دیکھو تو کہ اگر تمہارا پانی زمین کے اندر چلا جائے تو

فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِينٍ ﴿۳۰﴾

کون ایسا ہے جو تمہارے لیے پانی کا چشمہ بہا لائے[3]

---

**مومن و کافر کی مثال**

[1] یہ کافر و مومن کی مثال ہے کہ یہ دونوں زندگی کی راہ طے کر رہے ہیں مگر کافر اوندھے منہ چلتا ہے کہ اسے راستہ سوجھائی نہیں دیتا اور مومن سیدھا تنا ہوا ہر طرف دیکھ بھال کر چلتا ہے۔ ۱۲

[2] آیت کا مطلب یہ ہے کہ چاہے خدا ہم کو موت دے یا اپنی رحمت سے باقی رکھے۔ ان کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچائے گا۔ چونکہ کفار مکہ آنحضرتؐ اور آپ کے ساتھیوں کی موت کے متمنی رہتے تھے اور کہتے تھے۔ نتربص بہ ریب المنون (یعنی ہم اس کے بارے میں زمانہ کی گردش کا انتظار کر رہے ہیں) اور انکا خیال تھا کہ اگر آپ اور آپ کے ساتھی ہلاک ہو گئے تو ان کو چھٹکارا مل جائیگا۔ اس کے جواب میں ارشاد ہوا کہ اے رسولؐ تم کہہ دو کہ چاہے خدا ہم کو موت دے دے یا باقی رکھے کافروں کو ان کے دردناک عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا جیسا کہ اسی انداز پر سورۃ انبیاء میں ارشاد ہوتا ہے افان مت فھم الخلدون (یعنی اے محمدؐ اگر تم کو موت آ جائے (جیسا کہ یہ کفار تمہاری موت کی تمنا کرتے ہیں) تو کیا یہ لوگ ہمیشہ زندہ رہنے والے ہیں۔

**قیامت کا علم صرف خدا ہی کو ہے**

[3] تفسیر قمی میں اس آیت کی تفسیر میں ہے یعنی کیا تم نے غور کیا کہ اگر تمہارا امام غائب ہو جائے تو کون ایسا ہے جو تمہارے لیے اس کے مثل امام لا سکے (تفسیر قمی جلد ۲ صہ ۳۷۹ طبع نجف اشرف) اور کافی میں حضرت امام موسٰی کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے ذیل میں مروی ہے کہ اگر تمہارا امام غائب ہو جائے تو کون ایسا ہے جو تمہارے لیے دوسرا امام لا سکے (تفسیر صافی بحوالہ کافی)

بقیہ صہ ۶۷۴

اور ماریہ قبطیہ کو اپنی خدمت میں طلب کر لیا۔ جب حفصہ اپنے میکے سے واپس آئیں تو ان کو آنحضرت اور ماریہ قبطیہ کی شب خوابی کا حال معلوم ہوا اور رشک و حسد سے جل گئیں اتفاقاً ایک روز حضرت رسولؐ ابراہیم کے سبب ماریہ سے رشک تھا ہی اس شب کے واقعہ نے حفصہ کو اور بھڑکا دیا تھا اور ابراہیمؑ کو حضرت کے کاندھے پر دیکھنا سونے پر سہاگہ ہو گیا حضرتؐ کے سامنے آ کر گستاخانہ

باقی صہ ۶۷۷ پر

آیاتہا ۵۲ — (٦٨) سُورَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ (٢) — رکوعاتہا ٢

اس کی باون آیتیں — سورۂ قلم لے مکہ میں نازل ہوا۔ — اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝١ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ

ن۔ قلم لے کی اور اس چیز کی جو لکھتے ہیں (اس کی) قسم ہے۔ کہ تم اپنے پروردگار کے فضل وکرم سے

بِمَجْنُوْنٍ ۝٢ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝٣ وَاِنَّكَ

دیوانے نہیں ہو۔ اور تمہارے واسطے یقینًا وہ اجر ہے جو کبھی ختم ہی نہ ہوگا۔ اور بیشک تمہارے

لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝٤ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۝٥ بِاَيِّكُمُ

اخلاق لے بڑے (اعلیٰ درجہ کے) ہیں۔ تو عنقریب ہی تم بھی دیکھو گے اور یہ کفار بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں

الْمَفْتُوْنُ ۝٦ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ

دیوانہ کون ہے۔ بیشک تمہارا پروردگار ان سے خوب واقف ہے جو اس کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں

وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝٧ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝٨

اور ہدایت یافتہ لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے۔ تو تم جھٹلانے والوں کا کہنا نہ ماننا۔

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝٩ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ

وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اگر تم نرمی اختیار کرو تو وہ بھی نرم ہو جائیں۔ اور تم (کہیں) ایسے کے کہنے میں نہ آنا جو

مَّهِيْنٍ ۝١٠ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيْمٍ ۝١١ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ

بہت قسمیں کھاتا ذلیل اوقات عیب جو اعلیٰ درجہ کا چغلخور مال کا بہت بخیل حد سے بڑھنے والا گنہگار تند مزاج

اَثِيْمٍ ۝١٢ عُتُلٍّۢ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۝١٣ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ

اور اسکے علاوہ بدذات لے (حرامزادہ) بھی ہے۔ چونکہ مال اور بہت سے بیٹے رکھتا

وَّبَنِيْنَ ۝١٤ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٥

ہے۔ جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو بول اٹھتا ہے کہ یہ تو اگلوں کے افسانے ہیں۔

سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۝١٦ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ

ہم عنقریب اس کی ناک پر داغ لگائیں گے۔ جس طرح ہم نے ایک لے باغ والوں کا امتحان لیا تھا

الْجَنَّةِ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۝١٧ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ۝١٨

اسی طرح انکا امتحان لیا۔ جب انھوں نے قسمیں کھا کھا کر کہا کہ صبح ہوتے ہم اس کا میوہ ضرور توڑ ڈالیں گے۔

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝١٩

اور انشاء اللہ نہ کہا تو یہ لوگ پڑے سو رہے تھے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے (راتوں رات) ایک بلا چکر لگا گئی تو وہ

فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ۝٢٠ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ۝٢١ اَنِ اغْدُوْا

(سارا باغ جل کر) ایسا ہو گیا جیسے بہت کالی رات۔ پھر یہ لوگ تڑکے سے باہم غل مچانے لگے کہ اگر تم کو



**قلم و دوات کی عظمت**

لے اس سورۃ میں قلم و دوات کی عظمت ولید بن مغیرہ کے حالات مروان کے باغ کا قصہ فرمانبردار و نافرمانبردار برابر نہیں ہو سکتے۔ قیامت کا تذکرہ قرآن تو بس نصیحت ہے وغیرہ کا ذکر ہے۔ ۱۲

لے اگرچہ انسان روزمرہ کی معمولی چیزوں میں غور و فکر نہیں کرتا اور اسی وجہ سے خدا کی قدرت کا تماشا دیکھنا نصیب نہیں ہوتا۔ اور چیزوں کو چھوڑ کر قلم اور کتاب ہی کو دیکھو کہ یہ ایک ایسی عجیب و غریب ایجاد ہے جس کی مثل و نظیر مفید ایجاد ہو ہی نہیں سکتی۔ یہی وہ چیز ہے جس پر دین و دنیا کے تمام کارخانے کا دارومدار ہے۔ اسی وجہ سے اس کی اتنی عظمت ہے۔ اور عظمت ہی کی وجہ سے خدا نے اس کی قسم کھائی ہے۔ ۱۲

لے آپ کے حالات زندگی پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے اخلاق کے اعلیٰ نمونے سینکڑوں نہیں۔ ہزاروں تک پہنچے ہوئے ہیں بلکہ سچ یوں ہے کہ اور معجزات سے قطع نظر کر کے اسلام کی ترقی سب سے زیادہ آپکے اخلاق کی وجہ سے ہوئی۔ اسی بنا پر سعدی کہتے ہیں ؎

بہترین ہزار معجزہ اش
ادب نیک بود و خلق عظیم

**ولید بن مغیرہ کے حالات**

لے یہ سب اوصاف ولید بن مغیرہ کے ہیں جس کے باپ کا پتہ نہ تھا۔ قریش میں پرورش پاکر جب اٹھارہ برس کا ہو چکا تو مغیرہ نے اسے اپنا بیٹا بنا لیا۔

لے صنعا مین سے بارہ میل کے فاصلہ پر صروان میں سر راہ ایک باغ تھا اور اس کا مالک ایک نیک دل سخی آدمی تھا۔ اس میں سے حق اللہ بھی دیتا۔ محتاجوں کو بھی کھلاتا۔ مسافروں کو بھی محروم نہ رکھتا۔ اتفاقًا جب وہ مر گیا تو اس کے تین بیٹے وارث ہوئے اور اس سال باغ خوب پھلا تھا۔ دونوں بڑے بیٹوں نے اسے دیکھ کر یہ صلاح کی اس سال میں سے کسی کو کچھ نہ دینا چاہیے تاکہ اس کی بدولت دولت مند ہو جائیں۔ چھوٹے نے اگرچہ باپ کا رویہ اختیار کرنا چاہا مگر ان لوگوں کی زیادتی اور شرارت سے انکا ساتھی ہو گیا۔ غرض جب وہ تیار ہو گیا تو ایک دن قریب شام یہ لوگ آئے اور ارادہ کر کے گئے کہ کل اسے ضرور توڑیں گے مگر حق خدا بند کر دینے کی وجہ سے رات ہی کو ایسی آفت آئی کہ سارا باغ تباہ ہو گیا اور صبح کو دیکھا تو کچھ نہ تھا۔ ۱۲

**صروان کے باغ کا قصہ**

عَلٰی حَرْثِکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰرِمِیْنَ ﴿۲۲﴾ فَانْطَلَقُوْا وَ ھُمْ

پھل توڑنا ہے تو اپنے باغ میں سویرے سے پہلے چلو۔ غرض وہ لوگ چلے اور آپس میں چپکے

یَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَنْ لَّا یَدْخُلَنَّھَا الْیَوْمَ عَلَیْکُمْ مِّسْکِیْنٌ ﴿۲۴﴾

چپکے کہتے جاتے تھے کہ آج یہاں تمہارے پاس کوئی فقیر نہ آنے پائے تو وہ لوگ روک تھام کے اہتمام کے ساتھ

وَّ غَدَوْا عَلٰی حَرْدٍ قٰدِرِیْنَ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا رَاَوْھَا قَالُوْٓا اِنَّا

پھل توڑنے کی ٹھانے ہوئے سویرے ہی جا پہنچے۔ پھر جب اسے (جلا ہوا سیاہ) دیکھا تو کہنے لگے

لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ اَوْسَطُھُمْ

ہم لوگ تو بھٹک گئے۔ (یہ ہمارا باغ نہیں پھر سوچ کر بولے بات یہ ہے کہ ہم لوگ بڑے بدنصیب ہیں۔ جو

اَلَمْ اَقُلْ لَّکُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ

ان میں منصف مزاج[1] تھا کہنے لگا کیوں میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم لوگ (خدا کی) تسبیح کیوں نہیں کرتے

اِنَّا کُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

وہ بولے ہمارا پروردگار پاک ہے۔ بیشک ہم ہی قصوروار ہیں۔ پھر لگے ایک دوسرے کے منہ در منہ ملامت کرنے۔

قَالُوْا یٰوَیْلَنَآ اِنَّا کُنَّا طٰغِیْنَ ﴿۳۱﴾ عَسٰی رَبُّنَآ اَنْ یُّبْدِلَنَا

(آخر) سب نے اقرار کیا کہ ہائے افسوس بیشک ہم ہی خود سرکش تھے۔ اُمید ہے کہ ہمارا پروردگار ہمیں اس سے

خَیْرًا مِّنْھَآ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾ کَذٰلِکَ الْعَذَابُ

بہتر[2] باغ عنایت فرمائے ہم اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ (دیکھو) یوں عذاب ہوتا ہے اور

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَۃِ اَکْبَرُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّ

آخرت کا عذاب تو اس سے بڑھ کر ہے۔ اگر یہ لوگ سمجھتے ہوں۔ بیشک پرہیزگار

لِلْمُتَّقِیْنَ عِنْدَ رَبِّھِمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجْعَلُ

لوگ اپنے پروردگار کے ہاں عیش و آرام کے باغوں میں ہوں گے۔ تو کیا ہم فرمانبرداروں کو

الْمُسْلِمِیْنَ کَالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۳۵﴾ مَا لَکُمْ کَیْفَ تَحْکُمُوْنَ ﴿۳۶﴾

نافرمانوں کے برابر کر دیں گے۔ (ہرگز نہیں) تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسا حکم لگاتے ہو۔

اَمْ لَکُمْ کِتٰبٌ فِیْہِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ لَکُمْ فِیْہِ لَمَا

یا تمہارے پاس کوئی (ایمانی) کتاب ہے جس میں تم پڑھ لیتے ہو کہ جو چیز تم پسند کرو گے تم کو وہاں

تَخَیَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾ اَمْ لَکُمْ اَیْمَانٌ عَلَیْنَا بَالِغَۃٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ

ضرور ملے گی۔ یا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو روز قیامت تک چلی جائیں گی کہ جو کچھ تم حکم

اِنَّ لَکُمْ لَمَا تَحْکُمُوْنَ ﴿۳۹﴾ سَلْھُمْ اَیُّھُمْ بِذٰلِکَ

دو گے وہی تمہارے لیے ضرور حاضر ہو گا۔ ان سے پوچھو تو کہ ان میں اس کا کون ذمہ دار

زَعِیْمٌ ﴿۴۰﴾ اَمْ لَھُمْ شُرَکَآءُ فَلْیَاْتُوْا بِشُرَکَآئِھِمْ اِنْ

ہے۔ یا (اس باب میں) ان کے اور لوگ بھی شریک ہیں تو اگر یہ لوگ سچے ہیں تو اپنے



فرمانبردار اور نافرمان برابر نہیں ہوسکتے

[1] یہ اسی چھوٹے لڑکے کا قول ہے جو بڑوں کو بُرے ارادے سے روکتا تھا او اوسط اس وجہ سے فرمایا کہ خیر الامور اوسطھا تو چونکہ وہ سب سے اچھا تھا اس وجہ سے اوسط فرمایا اور میں نے بھی اسی لحاظ سے منصف مزاج کا ترجمہ کیا ہے کیونکہ انصاف بھی ایک میانہ روی اور ظلم و غفلت کا اوسط ہے۔ ۱۲

[2] ان لوگوں کے توبہ استغفار پر اور اقرار جرم و ندامت پر رحم کھا کر خدا نے اس سے کہیں بہتر باغ عطا فرمایا جس کی مثل دنیا میں مشکل ہے۔ حتیٰ کہ اس کا نام حیوان رکھا گیا۔ ۱۲

بقیہ صفحہ ۶۷۵

کہنے لگیں۔ آپ نے میری عزت و حرمت کا بھی کچھ خیال نہ کیا اور ایک لونڈی کو میرے برابر کر دیا یہ اندھیر ہے کہ میرا مکان اور میرا بچھونا اور وہ لونڈی اسے تو آپ نے سر چڑھایا ہے۔ اگرچہ آپ نے فرمایا بھی کہ کیا تمہارے خیال میں وہ میرے واسطے حلال نہیں مگر وہ خواہ مخواہ غل مچانے لگی۔ تب آپ نے سمجھایا۔ اور کنارے یا ان کے گھر میں لے جا کر فرمایا کہ میں تمہاری خاطر سے قسم کھاتا ہوں کہ آئندہ ماریہ سے صحبت نہ کرونگا۔ مگر دیکھو خبردار یہ راز ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس کی بُو نہ پھوٹے۔ اور کانوں کان کسی کو اس کی خبر نہ ہو۔ اور تم کہیں کسی سے کہنا نہیں۔ یہ فرما کر آپ تو باہر چلے گئے مگر ان کو کھلبلی ہوئی اور پیٹ میں بات نہ پچی۔ موقع پا کر اسی وقت اپنی ہمراز حضرت عائشہ کا دروازہ کھٹکھٹایا اور انکو یہ مژدۂ جاں بخش سنایا کہ میں نے آج یہ کار نمایاں کیا کہ ماریہ کو حضرتؐ سے چھڑا دیا۔ یہ دونوں واقعے ان دونوں کے ہاتھوں جو گذرے تو خدا نے ان دونوں کی وحی کے ذریعہ سے قلعی کھول دی اور سب حالتیں حضرت رسولؐ کو معلوم ہو گئیں اور آپ نے ماریہ کا قصہ اور حفصہ کی شرارت کا حال۔ حضرت عائشہ سے بیان کر دیا اور شہد والا قصہ چونکہ خود انہی کا تھا اس وجہ سے آپ نے اسے شدت حیا سے قصداً ذکر نہ کیا۔ اس پر عائشہ کو تعجب ہوا۔ اور پوچھنے لگیں بھلا حفصہ کے بیان کا حال آپ سے کس نے

باقی صفحہ ۶۷۹ پر

كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿٤١﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ

شریکوں کو سامنے لائیں۔ جس دن پنڈلی کھول[1] دی جائے گی اور (کافر) لوگ سجدے کے

اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٤٢﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ

لیے بلائے جائیں گے تو (سجدہ) نہ کرسکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ رسوائی ان پر

تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۗ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَ

چھائی ہوگی۔ اور (دنیا میں) یہ لوگ سجدے کے لیے بلائے جاتے اور

هُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۗ

ہٹے کٹے تندرست تھے۔ تو مجھے اس کلام کے جھٹلانے والے سے سمجھ لینے دو۔

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَاُمْلِيْ

ہم ان کو آہستہ آہستہ اس طرح پکڑلیں گے کہ ان کو خبر بھی نہ ہوگی۔ اور میں ان کو مہلت دیئے

لَهُمْ ۗ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿٤٥﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ

جاتا ہوں۔ بےشک میری تدبیر مضبوط ہے۔ (اے رسولؐ) کیا تم ان سے (تبلیغ رسالت کا) کچھ

مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿٤٦﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ

صلہ مانگتے ہو کہ ان پر تاوان کا بوجھ پڑ رہا ہے۔ یا ان کے پاس غیب (کی خبر) ہے کہ یہ لوگ لکھ

يَكْتُبُوْنَ ﴿٤٧﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ

لیا کرتے ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کرو اور مچھلی[2] (کا نوالہ ہونے

الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿٤٨﴾ ۗ لَوْلَآ اَنْ

والے (یونسؑ) کی طرح نہ ہونا کہ جب وہ غصہ میں بھرے ہوئے تھے (اپنے پروردگار کو) پکارا۔ اگر

تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَ

تمہارے پروردگار کی مہربانی ان کی یاوری نہ کرتی۔ تو چٹیل میدان میں ڈال دیئے جاتے اور ان کا

هُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿٤٩﴾ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ

برا حال ہوتا۔ تو ان کے پروردگار نے ان کو برگزیدہ کر کے

الصّٰلِحِيْنَ ﴿٥٠﴾ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

نیکوکاروں سے بنا دیا۔ اور کفار جب قرآن کو سنتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ

لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ

لوگ تمہیں گھور گھور کر (راہ راست سے) ضرور پھسلا دیں گے۔ اور

وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٥١﴾ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ

کہتے ہیں کہ یہ تو سڑی ہے۔ اور یہ (قرآن) تو سارے

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٥٢﴾ ع

جہان کی نصیحت ہے۔

[1] پنڈلی کھول دینے کا مطلب کسی مصیبت و بلا کا آنا ہے اور چونکہ قیامت سے بالاتر کوئی مصیبت نہیں اس وجہ سے اس کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ ١٢

[2] ہمارے فاضل معاصر مولوی نذیر احمد خاں صاحب نے اس مقام پر حاشیہ میں لکھا ہے کہ صاحب الحوت اور ذوالنون کے ایک معنی ہیں "مچھلی والا" مگر وہ لفظ اچھا نہیں۔ افسوس خاں صاحب نے اپنے اردو محاورات کا عربی محاورات پر قیاس کیا۔ حالانکہ یہ کسی طرح جائز نہیں۔ اس کے علاوہ انھیں خبر نہیں کہ صاحب کے معنی کیا کیا ہیں اور اس بنا پر صاحب الحوت کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کس قدر تعجب خیز بات ہے کہ ایک ہندی شخص جو محاورات عرب سے پورا باخبر نہ ہو وہ قرآن کے الفاظ پر اعتراض کرے جس کے مقابلہ میں بڑے بڑے قابل اہل زبان کے دانت کھٹے ہو گئے۔ ١٢

بقیہ صفحہ ٦٧٧

بتایا تو فرمایا کہ خدا نے ان باتوں پر یہ آیات نازل فرمائی ہے۔ جس میں ان دونوں عائشہ وحفصہ کی سرزنش اور سخت عتاب کے ساتھ تنبیہ کی اور حضرت کو حکم ہوا کہ تم قسم کا کفارہ دے کر ماریہ کا تعلق باقی رکھو اور شہد بھی کھاؤ اور اس واقعہ سے چونکہ حضرتؐ کو حفصہ سے بہت سخت صدمہ پہنچا تھا اس وجہ سے آپؐ نے حفصہ کو طلاق دے دی۔ اور ہمیشہ کے لیے اپنے میکہ کو رخصت ہوگئیں۔ اس پر حضرت عمرؓ کو بھی رنج ہوا اور غصہ اور افسوسناک لہجے میں حفصہ کی طرف خطاب کر کے کہا اگر خطاب کی اولاد میں کچھ بھی نیکی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے ہرگز طلاق نہ دیتے۔ اور حضرت رسولؐ اس کو وقت میں تمام ازواج سے الگ ہو کر ماریہ قبطیہ کے گھر میں ٢٩ روز تک برابر رہے، اور کسی کے پاس نہیں گئے۔ یہاں تک کہ لوگوں کو یہ شبہ ہوا کہ آپ نے کل بیویوں کو طلاق دے دی یہ ہے خلاصہ بہت سی مختلف الالفاظ روایات کا جو کتب تفاسیر و سیر میں مذکور ہیں دیکھو

باقی صفحہ ٦٧٩ پر

## آیاتہا ۵۲ (۶۹) سُوْرَةُ الْحَاۗقَّةِ مَكِّيَّةٌ (۷۸) رکوعاتہا ۲

اس کی باون آیتیں ہیں سورۃ الحاقہ[۱] مکہ میں نازل ہوا اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلْحَاۗقَّةُ ۝ مَا الْحَاۗقَّةُ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَاۗقَّةُ ۝

سچ مچ ہونیوالی (قیامت) وہ سچ مچ ہونے والی کیا چیز ہے۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ سچ مچ ہونیوالی کیا ہے۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝ فَاَمَّا ثَمُوْدُ

(وہی) کھڑکھڑانے والی جس کو (قوم) عاد و ثمود نے جھٹلایا۔ غرض (قوم) ثمود تو

فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ

چنگھاڑ سے ہلاک کر دیئے گئے۔ رہے (قوم) عاد تو وہ بہت شدید تیز آندھی سے

صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّ

ہلاک کیے گئے۔ خدا نے اسے سات رات اور آٹھ دن لگاتار ان پر چلایا تو تو

ثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ

لوگوں کو اس طرح ڈھئے (مرے) پڑے دیکھتا کہ گویا وہ کھجوروں کے کھوکھلے تنے ہیں۔

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ

تو کیا ان میں سے کسی کو بھی بچا کچھا دیکھتا ہے اور فرعون

مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝ وَجَاۗءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَ

اور جو لوگ اس سے پہلے تھے۔ اور وہ لوگ (قوم لوط) جو الٹی ہوئی بستیوں کے رہنے والے

الْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ

تھے سب گناہ کے کام کرتے تھے۔ تو ان لوگوں نے اپنے پروردگار کے رسول کی نافرمانی کی تو

اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَاۗءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝

خدا نے بھی ان کی بڑی سختی سے لے دے کر ڈالی۔ جب پانی چڑھنے لگا تو ہم نے تم کو کشتی پر سوار کیا تاکہ ہم

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝ فَاِذَا

اسے تمہارے لیے یادگار بنائیں اور اسے یاد رکھنے والے کان ۲ (سن کر) یاد رکھیں۔ پھر جب صور

نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ

میں ایک (بار) پھونک مار دی جائے گی۔ اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر

وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝ فَيَوْمَىِٕذٍ وَّقَعَتِ

ایکبارگی (ٹکرا کر) ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔ تو اس روز قیامت آ ہی

الْوَاقِعَةُ ۝ وَانْشَقَّتِ السَّمَاۗءُ فَهِيَ يَوْمَىِٕذٍ وَّاهِيَةٌ ۝

جائیگی۔ اور آسمان پھٹ جائے گا تو وہ اس دن بہت پھس پھسا ہو گا۔ اور

عاد و ثمود کی ہلاکت

لے اس سورہ میں قیامت کا ذکر عاد و ثمود کی ہلاکت۔ قیامت میں نیکوکاروں کی حالت اور بدکار کی کیفیت، قرآن کی حقیقت وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

۲ے سعید بن منصور، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے مکحول سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسولؐ نے فرمایا میں نے خدا سے عرض کی تھی کہ ایسے کان علیؑ کے بنا دے اسی وجہ سے حضرت علیؑ فرماتے تھے کہ جو بات میں نے رسولؐ سے سنی وہ کبھی نہ بھولا۔ اور ابن جریر، ابن ابی حاتم، واحدی، ابن مردویہ، ابن عساکر اور ابن نجاری نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے جناب امیرؑ سے فرمایا۔ مجھے خدا نے حکم دیا ہے کہ میں تم کو اپنے سے قریب کروں، اور دور نہ ہونے دوں اور تم کو تعلیم کروں، اور تم یاد رکھو تم کو حق کی قسم یاد رکھنا۔ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ اور ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا یا علیؑ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو قریب کروں اور تعلیم کروں تاکہ تم یاد رکھو۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس وقت رسولؐ اللہ نے فرمایا یا علیؑ تو میرے علم کا یاد رکھنے والا کان ہے۔" دیکھو تفسیر دُرِّ منثور ج ۶ صفحہ ۲۶۰ سطر ۱۱ تا ۱۷ مطبوعہ مصر ۱۲

بقیہ صفحہ ۶۷۸

تفسیر دُرِّ منثور جلد ۶ صفحہ ۳۳۹ تا صفحہ ۳۴۳ مطبوعہ مصر و تفسیر کشاف جلد ۳ صفحہ ۱۹۷ صفحہ ۱۹۸ مطبوعہ مصر و بخاری و مسلم و سنن ابوداؤد وغیرہ۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ ۱۲

صفحہ ۵ خدا نے اپنی خاص مہربانی سے یہ طریقہ مقرر کر دیا ہے کہ اگر کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر قسم کھاؤ، اور اس کے ساتھ انشاء اللہ بھی کہہ لو تو پھر قسم کے خلاف کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور اگر انشاء اللہ نہ کہا تو کفارہ دے کر قسم کے خلاف کر سکتا ہے۔ ۱۲

وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ؕ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ

فرشتے اس کے کنارے پر ہوں گے۔ اور تمہارے پروردگار کے عرش کو اس دن آٹھ ١

يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ؕ ﴿١٧﴾ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ

فرشتے اپنے سروں پر اٹھائے ہونگے۔ اس دن تم سب کے سب (خدا کے سامنے) پیش کیے جاؤ گے

خَافِيَةٌ ﴿١٨﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ

اور تمہاری کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی۔ تو جس کو اس کا نامۂ عمل داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا۔ تو وہ (لوگوں

## قیامت میں نیکوکاروں کی حالت

هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۚ ﴿١٩﴾ اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنِّىْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۚ ﴿٢٠﴾

سے) کہے گا کہ لیجئے میرا نامۂ عمل پڑھئے تو میں جانتا تھا کہ مجھے میرا حساب (کتاب) ضرور ملے گا۔

فَهُوَ فِىْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۙ ﴿٢١﴾ فِىْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ ﴿٢٢﴾ قُطُوْفُهَا

پھر وہ دل پسند عیش میں ہوگا بڑے عالی شان باغ میں جن کے پھل بہت جھکے ہوئے قریب

دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِى الْاَيَّامِ

ہونگے۔ جو کارگزاریاں تم گزشتہ ایام میں کر کے آگے بھیج چکے ہو اس کے صلہ میں مزے سے کھاؤ پیو

الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ

٢ اور جس کا نامۂ عمل اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا اے کاش مجھے میرا نامۂ عمل

## قیامت میں بدکاروں کی کیفیت

يٰلَيْتَنِىْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۚ ﴿٢٥﴾ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۚ ﴿٢٦﴾

نہ دیا جاتا اور مجھے نہ معلوم ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے۔

يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۚ ﴿٢٧﴾ مَآ اَغْنٰى عَنِّىْ مَالِيَهْ ۚ ﴿٢٨﴾

اے کاش موت نے (ہمیشہ کیلئے میرا) کام تمام کر دیا ہوتا۔ (افسوس) میرا مال میرے کچھ بھی کام نہ آیا۔

هَلَكَ عَنِّىْ سُلْطٰنِيَهْ ۚ ﴿٢٩﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۙ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ

(ہائے) میری سلطنت خاک میں مل گئی (پھر حکم ہوگا) اسے گرفتار کر کے طوق پہنا دو۔ پھر اسے

الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۙ ﴿٣١﴾ ثُمَّ فِىْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ

جہنم میں جھونک دو۔ پھر ایک زنجیر میں جس کی ناپ ستر گز کی ہے

ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ؕ ﴿٣٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ

اسے خوب جکڑ دو۔ (کیونکہ) یہ نہ تو بزرگ خدا ہی پر ایمان

الْعَظِيْمِ ۙ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ؕ ﴿٣٤﴾ فَلَيْسَ

لاتا تھا۔ اور نہ محتاج کے کھلانے پر (لوگوں کو) آمادہ کرتا تھا۔ تو آج نہ اس

لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۙ ﴿٣٥﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۙ ﴿٣٦﴾

کا یہاں کوئی غمخوار ہے اور نہ پیپ کے سوا (اس کے لیے) کچھ کھانا ہے جس کو گنہگاروں

لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ﴿٣٧﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۙ ﴿٣٨﴾

کے سوا کوئی نہیں کھائے گا۔ تو مجھے ان چیزوں کی قسم ہے جو تم کو دکھائی دیتی ہیں۔

١ آٹھ کی تعین خدا کا فرمودہ ہے پھر اس میں کیا کلام ہو سکتا ہے اور کسی کاوش تفتیش اور تاویل کی ضرورت نہیں اس سے فرشتے مراد ہیں۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ یہ شرف اس دن اولین و آخرین میں سے آٹھ خاصان خدا کو ملے گا۔ نوحؑ ابراہیمؑ موسیٰؑ عیسیٰؑ محمد مصطفےٰؐ، علیؑ حسنؑ اور حسینؑ علیہم السلام۔ ١٢

٢ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اس سے مراد علی ابن ابی طالبؑ ہیں۔

قرآن کی حقیقت

وَمَا لَا تُبْصِرُونَ ۝ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝ وَمَا

اور جو تمہیں نہیں سجھائی دیتیں کہ بیشک یہ (قرآن) ایک معزز فرشتے کا لایا ہوا پیغام ہے۔ اور یہ

هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَا تُؤْمِنُونَ ۝ وَلَا بِقَوْلِ

کسی شاعر کی تک بندی نہیں۔ تم لوگ بہت کم ایمان لاتے ہو۔ اور نہ کسی کاہن کی (خیالی)

كَاهِنٍ ۚ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ ۝ تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ

بات ہے۔ تم لوگ تو بہت کم غور کرتے ہو۔ سارے جہان کے پروردگار کا نازل

الْعَالَمِينَ ۝ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۝ لَأَخَذْنَا

کیا ہوا (کلام) ہے۔ اگر رسولؐ ہماری نسبت کوئی جھوٹ بات بنا لاتے تو ہم ان کا

مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۝ فَمَا مِنْكُمْ

داہنا ہاتھ پکڑ لیتے۔ پھر ہم ضرور ان کی شہ رگ کاٹ دیتے۔ تو تم میں سے

مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ۝ وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِلْمُتَّقِينَ ۝

کوئی ان سے (مجھے) روک نہیں سکتا۔ یہ تو پرہیزگاروں کے لیے نصیحت ہے۔

وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ مُكَذِّبِينَ ۝ وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ

اور ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں سے کچھ لوگ (اسکے) جھٹلانے والے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ یہ

عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ وَإِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ

کافروں کی حسرت کا باعث ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ یہ یقیناً برحق ہے۔ تو تم اپنے بزرگ

رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝

پروردگار کی تسبیح کرو۔

## (۷۰) سُورَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ (۷۹)

آیاتها ۴۴ — رکوعاتها ۲

اس کی چوالیس آیتیں سورۂ معارج مکہ میں نازل ہوا اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ۝ لِلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ

ایک مانگنے والے نے کافروں کے لیے ہو کر رہنے والے عذاب کو لے مانگا جس کو کوئی ٹال نہیں سکتا،

دَافِعٌ ۝ مِنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۝ تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَ

جو درجے والے خدا کی طرف سے (ہونیوالا) تھا۔ جس کی طرف فرشتے اور روح الامین

الرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ

چڑھتے ہیں (اور یہ) ایک دن میں (اتنی مسافت طے کرتے ہیں) جس کا اندازہ پچاس ہزار برس

سَنَةٍ ۝ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا ۝ إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا ۝

کا۔ تو تم اچھی طرح (ان کی) طعنوں کو برداشت کرتے رہو۔ وہ (قیامت) انکی نگاہ میں بہت دور ہے۔

لے اس سورۃ میں حارث بن نعمان کا جناب امیرؑ کی عداوت سے مُعذب اور ہلاک ہونا۔ قیامت کی کیفیت انسان کا لالچی ہونا۔ سنتی نماز کا ذکر، واجبی نماز کا تذکرہ قیامت کا ذکر وغیرہ مذکور ہے

حارث ابن نعمان کا معذب ہونا

۲ے جب حضرت رسولؐ نے جناب امیرؑ کو غدیر خم میں اپنا خلیفہ نامزد کیا، اور یہ خبر اطراف و بلاد میں پھیلی تو حارث بن نعمان فہری خدمت میں آیا اور اپنے ناقہ سے اترا اور باندھ کر حضرتؐ کے پاس پہنچا۔ اور آپؐ اس وقت اصحاب کے مجمع میں تشریف فرما تھے۔ یہ آتے ہی بے باکی سے کہنے لگا۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم نے توحید کو کہا ہم نے مان لیا۔ اپنی رسالت کو کہا مان لیا۔ نماز کو کہا پڑھی روزہ کو کہا رکھا، حج کو کہا کیا، اس پر تم کو چین نہ آیا کہ تم نے اپنے چچا زاد بھائی کو ہمارا حاکم بنایا۔ یہ تم نے اپنے طرف سے کہا ہے یا خدا کی طرف سے؟ آپؐ نے فرمایا۔ خدا کی قسم خدا کی طرف سے۔ یہ سن کر حارث پچھلے پاؤں پلٹا اور کہتا ہوا چلا کہ خداوندا اگر یہ سچ کہتے ہیں تو تو آسمان سے ایک پتھر یا کوئی عذاب نازل کر۔ ابھی وہ اپنی سواری تک نہ پہنچا تھا کہ ایک پتھر اس کے سر پر گرا اور اس کے پاخانہ کے مقام سے نکل گیا۔ اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ دیکھو تفسیر ثعلبی ۱۲

وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ﴿٧﴾ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ﴿٨﴾ وَتَكُوْنُ

اور ہماری نظر میں نزدیک ہے۔ جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کا سا ہو جائیگا۔ اور پہاڑ (دُھنکی ہوئی)

الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿٩﴾ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ﴿١٠﴾ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ

اون کا سا باوجود کہ ایک دُوسرے کو دیکھتے ہونگے کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا۔ گنہگار تو آرزو کریگا

يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ﴿١١﴾

کہ کاش اس دن کے عذاب سے (گلوخلاصی) کے بدلے وہ اپنے بیٹوں اور اپنی بیوی اور

وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ﴿١٢﴾ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ﴿١٣﴾ وَمَنْ

اپنے بھائی اور اپنے کنبے کو جو اسے ٹھکانہ دیتا ہے اور جتنے رُوئے زمین پر ہیں سب

فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ ﴿١٤﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ﴿١٥﴾

کو بطور فدیہ دے دے پھر وہ (فدیہ) اُسے عذاب سے چھٹکارا دیدے (مگر) یہ ہرگز نہ ہو گا۔

نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿١٦﴾ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ﴿١٧﴾ وَجَمَعَ

(جہنم کی) وہ بھڑکتی آگ ہے کھال کو ادھیڑ کر رکھ دے گی (اور) ان لوگوں کو اپنی طرف بُلاتی ہوگی جنہوں نے

فَاَوْعٰى ﴿١٨﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ﴿١٩﴾ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ

(دین سے) پیٹھ پھیری اور منہ موڑا اور (مال) جمع کیا اور بند کر رکھا۔ بیشک انسان بڑا لالچی پیدا ہوا ہے۔

جَزُوْعًا ﴿٢٠﴾ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ﴿٢١﴾ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ﴿٢٢﴾

جب اسے تکلیف چھو بھی گئی تو گھبرا گیا اور جب اسے ذرا فراخی حاصل ہوئی تو بخیل بن بیٹھا سوائے نماز پڑھنے[1] والوں کے

الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ

جو اپنی نماز کا[2] التزام رکھتے ہیں۔ اور جن کے مالوں میں مانگنے والے

اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿٢٤﴾ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿٢٥﴾ وَالَّذِيْنَ

اور نہ مانگنے والے کیلئے ایک مقرر حصہ ہے اور جو لوگ روز جزا

يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ

کی تصدیق کرتے ہیں اور جو لوگ اپنے پروردگار کے عذاب سے

رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿٢٧﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿٢٨﴾

ڈرتے رہتے ہیں۔ بے شک ان کے پروردگار کے عذاب سے بےخوف نہ ہونا چاہیئے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿٢٩﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ

اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی اپنی بیویوں اور اپنی لونڈیوں کے سوا اوروں سے

اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَمَنِ

حفاظت کرتے ہیں تو ان لوگوں کی ہرگز ملامت نہیں کی جائے گی۔ تو جو ان کے

ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿٣١﴾ وَالَّذِيْنَ

سوا اور کے خواستگار ہوں تو یہی لوگ حد سے بڑھ جانے والے ہیں۔ اور جو لوگ

قیامت کا ذکر

انسان بڑا لالچی ہے

سُنّتی نماز کا ذکر

[1] عاصمی نے زین الفتے میں ایک طولانی حدیث جناب امیرؑ سے نقل کی ہے جس کا ایک فقرہ یہ ہے کہ حضرت فرماتے ہیں۔ "خدا کی قسم میں نے نہ کبھی تکبر کیا اور نہ کبھی کسی چیز پر لالچ کیا۔ اور جہاں خدا نے فرمایا کہ انسان بڑا لالچی ہے اس کے بعد پھر کچھ لوگوں کو اس سے مستثنیٰ کیا ہے۔ خدا کی قسم ہمارے سوا کوئی دُوسرا مستثنیٰ نہیں ہے۔ اور یہ خدا کا فضل ہے جسکو چاہے عطا فرمائے۔ ۱۲

[2] ایک حدیث میں ہے کہ اس سے سنّتی نماز مراد ہیں۔

هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۝٣٢ وَالَّذِينَ هُمْ

اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا لحاظ رکھتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنی شہادتوں

بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ۝٣٣ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ

پر قائم رہتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنی نمازوں [1] کا خیال

يُحَافِظُونَ ۝٣٤ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ ۝٣٥ فَمَالِ الَّذِينَ

رکھتے ہیں۔ یہی لوگ (بہشت کے) باغوں میں عزت سے رہیں گے۔ تو (اے رسول)

كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ ۝٣٦ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ

کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ تمہارے پاس گروہ گروہ داہنے سے۔ بائیں سے۔ دوڑے

عِزِينَ ۝٣٧ أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُدْخَلَ جَنَّةَ

چلے آ رہے ہیں۔ کیا ان میں سے ہر شخص اس کا متمنی ہے کہ چین کے باغ (بہشت) میں داخل

نَعِيمٍ ۝٣٨ كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّمَّا يَعْلَمُونَ ۝٣٩ فَلَا أُقْسِمُ

ہو گا ہرگز نہیں۔ ہم نے ان کو جس (گندی) چیز سے پیدا کیا۔ یہ لوگ جانتے ہیں۔ تو میں مشرقوں [2] اور

بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ۝٤٠ عَلَىٰ أَن

مغربوں کے پروردگار کی قسم کھاتا ہوں کہ ہم ضرور اس بات کی قدرت رکھتے ہیں کہ ان کے بدلے

نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ۝٤١ فَذَرْهُمْ

ان سے بہتر لوگ لا (بسائیں) اور ہم عاجز نہیں ہیں۔ تو تم ان کو

يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ۝٤٢

چھوڑ دو کہ باطل میں پڑے کھیلتے رہیں یہاں تک کہ جس دن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ

ان کے سامنے آ موجود ہو اس دن یہ لوگ قبروں سے نکل کر اس طرح دوڑیں گے گویا وہ کسی

نُصُبٍ يُوفِضُونَ ۝٤٣ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ

جھنڈے کی طرف دوڑے چلے جاتے ہیں (ندامت سے) ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی۔ ان پر رسوائی چھائی

ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ۝٤٤

ہوئی ہوگی۔ یہ وہی دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

## آیاتہا ٢٨ (٧١) سُورَةُ نُوحٍ مَّكِّيَّةٌ (٧١) رکوعاتہا ٢

اس کی اٹھائیس آیتیں سورۂ نوح [3] مکہ میں نازل ہوئی اور دو رکوع ہیں

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن

ہم نے نوح کو اس کی قوم کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا کہ قبل اس کے ان کی قوم پر

واجبی نماز کا ذکر

قیامت کا تذکرہ

حضرت نوح کا قصہ

[1] ایک حدیث میں ہے کہ اس سے واجبی نماز مراد ہیں۔ ١٢

[2] موسم کے بدلنے سے آفتاب ماہتاب ستاروں کے طلوع و غروب کی جگہیں بھی بدل جاتی ہیں۔ اس لحاظ سے مشارق و مغارب کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ١٢

[3] اس سورۃ میں حضرت نوح کا قصہ توبہ استغفار کے فوائد، خدا کی قدرتیں قصہ نوح کا بقیہ وغیرہ مذکور ہے۔ ١٢

قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ

دردناک عذاب آئے ان کو اس سے ڈراؤ۔ تو (نوحؑ اپنی قوم سے) کہنے لگے۔ اے میری قوم

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۝

میں تمہیں صاف صاف ڈراتا (اور سمجھاتا) ہوں کہ تم لوگ خدا کی عبادت کرو، اور اسی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى

خدا تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور تمہیں (موت کے) مقرر وقت تک باقی رکھے گا

اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

بیشک جب خدا کا مقرر کیا ہوا وقت آجاتا ہے تو پیچھے ہٹایا نہیں جا سکتا اگر تم سمجھتے ہوتے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ۝ فَلَمْ

(جب لوگوں نے نہ مانا تو) عرض کی پروردگار میں اپنی قوم کو (ایمان کی طرف) رات دن بلاتا رہا۔ لیکن وہ میرے

يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ۝ وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ

بلانے سے اور زیادہ گریز ہی کرتے رہے۔ اور میں نے جب ان کو بلایا کہ (یہ توبہ کریں)

لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا

اور تو انہیں معاف کر دے تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور (مجھ سے چھپنے کو)

ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝ ثُمَّ اِنِّيْ

کپڑے اوڑھ لیے اور اَڑ گئے اور بہت شدت سے اکڑ بیٹھے۔ پھر میں نے ان کو باعلان[1]

دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝ ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ

بلایا پھر ان کو ظاہر بظاہر سمجھایا۔ اور ان کو پوشیدہ بھی فہمائش کی پس میں نے ان سے

لَهُمْ اِسْرَارًا ۝ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ

کہا اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا مانگو[2] بیشک وہ بڑا بخشنے والا

غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ

ہے۔ (اور) تم پر آسمان سے موسلا دھار پانی برسائے گا۔ اور مال اور اولاد میں

بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ

ترقی دے گا اور تمہارے لیے باغ بنائے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری

اَنْهٰرًا ۝ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝ وَقَدْ خَلَقَكُمْ

کریگا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم خدا کی عظمت کا ذرا بھی خیال نہیں کرتے۔ حالانکہ اسی نے تم کو

اَطْوَارًا ۝ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ

طرح طرح کا پیدا کیا۔ کیا تم نے غور نہیں کیا کہ خدا نے سات آسمان اوپر تلے کیونکر بنائے

طِبَاقًا ۝ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ

اور اسی نے ان میں چاند کو نور بنایا۔ اور سورج کو روشن چراغ



استغفار کے فوائد

[1] آپ کے بالاعلان دعوتِ اسلام کا یہ طریقہ تھا کہ لوگوں کے دروازوں پر جاتے تھے۔ اور بلند آواز سے فرماتے تھے بھائیو قولوا لا الٰہ الا اللہ تفلحوا تم لوگ خدا کو ایک مانو تا کہ رستگاری پاؤ اور آہستہ کہنے کا یہ طریقہ تھا کہ جب کسی کو تنہا پاتے تو اپنا منہ اس کے کان کے قریب لے جاتے اور ایمان لانے کو فرماتے۔ غرض یہ بھی ایک طریقہ تھا۔ ورنہ اور طریقے بھی تعلیم و تلقین کے آپ نے اٹھا نہ رکھے تھے۔ اس پر لوگ آپ کے سامنے سے گزرتے تو اپنے منہ ہاتھ چھپا لیتے ایسا نہ ہو پھر کچھ کہیں۔ ۱۲

[2] ابن عباس کہتے ہیں میں ایک مرتبہ حضرت علیؓ کے پاس بیٹھا تھا ایک شخص آپ کے پاس آیا اور عرض کی، یا حضرت میں نے بہت گناہ کیے ہیں۔ آپ نے فرمایا استغفار کر دوسرے نے کہا، میری زراعت و درخت خشک ہو گئے ہیں۔ فرمایا استغفار کر تیسرے نے کمی بارش کی شکایت کی۔ فرمایا استغفار کر، چوتھے نے فقر و محتاجی بیان کی فرمایا استغفار کر، پانچویں نے بے اولادی کا شکوہ کیا۔ فرمایا استغفار کر، غرض اسی طرح اور کئی آدمی آئے اور آپ نے سب کو استغفار کا حکم دیا۔ میں نے عرض کی آپ نے مختلف سوالات کا ایک ہی جواب دیا آپ نے فرمایا کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی ہے۔ فقلت استغفروا ربکم الآیۃ ۱۲

سِرَاجًا ۝۱۶ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۝۱۷ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ
بنا دیا۔ اور خدا ہی نے تم کو زمین سے پیدا[1] کیا پھر تم کو اسی میں دوبارہ
فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۝۱۸ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ
لے جائیگا۔ اور (قیامت میں) اسی سے نکال کھڑا کریگا۔ اور خدا ہی نے زمین کو تمہارے لیے
بِسَاطًا ۝۱۹ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝۲۰ قَالَ نُوْحٌ
فرش بنایا۔ تاکہ تم اس کے بڑے بڑے کشادہ رستوں پر چلو پھرو (پھر) نوحؑ نے عرض کی
رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ
پروردگارا ان لوگوں نے میری نافرمانی کی اور ایسے کی پیروی کی جس کے مال اور اولاد نے اس کو نقصان کے
وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۝۲۱ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۝۲۲ وَقَالُوْا
سوا (کچھ) فائدہ نہ پہنچایا۔ اور انہوں نے (میرے ساتھ) بڑی بڑی مکاریاں کیں اور (اُن سے)
لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ۬
کہنے لگے کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور ود کو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث و
وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۝۲۳ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ۬
یعوق و نسر کو چھوڑنا۔ اور انہوں نے بہتیروں کو گمراہ کر چھوڑا۔
وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۝۲۴ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا
اور تو (ان) ظالموں کی گمراہی کو اور بڑھا دے۔ (آخر) وہ اپنے گناہوں کی بدولت (پہلے تو)
فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ۬ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
ڈوبائے گئے پھر جہنم میں جھونکے گئے تو ان لوگوں نے خدا کے سوا کسی کو اپنا مددگار
اَنْصَارًا ۝۲۵ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ
نہ پایا۔ اور نوحؑ نے عرض کی پروردگارا (ان) کافروں میں سے روئے زمین پر کسی کو
مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝۲۶ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ
بسا ہوا نہ رہنے دے۔ کیونکہ اگر تو ان کو چھوڑ دے گا تو یہ (پھر)
يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝۲۷
تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے۔ اور ان کی اولاد بھی بس گنہگار اور کافر ہی ہوگی۔
رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ
پروردگارا مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو مومن میرے گھر میں آئے اس کو اور تمام ایماندار
مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ
مردوں اور مومنہ عورتوں کو بخش دے۔ اور (ان) ظالموں کی بس
اِلَّا تَبَارًا ۝۲۸
تباہی کو اور زیادہ کر۔

[1] کیونکہ حضرت آدم ابوالبشر مٹی ہی سے پیدا ہوئے یا یہ مطلب ہو کہ نطفہ جس سے انسان پیدا ہوتا ہے۔ اس کی اصل بھی غذا ہے اور غذا زمین ہی سے نکلتی ہے۔ ۱۲

خدا کی قدرتیں

قصۂ نوحؑ کا بقیہ

گروہ جن کی حکایت

آیاتها ۲۸ (۷۲) سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ (۴۰) رکوعاتها ۲

اس کی اٹھائیس آیتیں سورۃ ^۱^ جن مکہ میں نازل ہوا اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا

(اے رسولؐ لوگوں سے) کہہ دو کہ میرے پاس وحی آئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن کو) جی لگا کر سنا تو کہنے

سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝۱ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ

لگے کہ ہم نے ^۲^ ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ جو بھلائی کی راہ دکھاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے۔ اور

وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝۲ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا

اب تو ہم کسی کو اپنے پروردگار کا شریک نہ بنائیں گے۔ اور یہ کہ ہمارے پروردگار کی شان بہت بڑی ہے۔

اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝۳ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ

اس نے نہ (کسی کو) بیوی بنایا اور نہ بیٹا بیٹی۔ اور یہ کہ ہم میں سے بیوقوف خدا کے بارے میں حد

سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝۴ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ

سے زیادہ ^۳^ لغو باتیں بکا کرتے تھے۔ اور یہ کہ ہمارا تو خیال تھا کہ آدمی اور جن خدا

الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝۵ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ

کی نسبت جھوٹی بات نہیں بول سکتے۔ اور یہ کہ آدمیوں میں سے کچھ لوگ

مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ

جنات میں سے بعض لوگوں کی پناہ پکڑا کرتے تھے تو (اس سے) ان کی سرکشی اور

رَهَقًا ۝۶ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ

بڑھ گئی۔ اور یہ کہ جیسا تمہارا خیال ہے ویسا ہی ان کا بھی اعتقاد تھا کہ خدا کسی کو ہرگز

اَحَدًا ۝۷ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاۗءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا

دوبارہ نہیں زندہ کریگا۔ اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اس کو بھی بہت قوی نگہبانوں اور شعلوں

شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝۸ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ

سے بھرا ہوا پایا۔ اور یہ کہ پہلے ہم وہاں بہت سے مقامات میں (باتیں) سننے کے

لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝۹

لیے بیٹھا کرتے تھے مگر اب کوئی سننا چاہے تو اپنے لیے شعلہ تیار پائے گا۔

وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ

اور یہ کہ ہم نہیں سمجھتے کہ اس سے اہل زمین کے حق میں برائی مقصود ہے یا ان کے پروردگار

بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝۱۰ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ

نے ان کی بھلائی کا ارادہ کیا ہے۔ اور یہ کہ ہم میں سے کچھ لوگ تو نیکوکار ہیں اور کچھ لوگ اور

---

^۱^ اس سورۃ میں جنات کے ایک گروہ کی حکایت اور انکا ایمان لانا، مسجدیں خاص خدا کی عبادت کے لیے ہیں۔ جہنم کی حالت، غیب دان صرف خدا ہے وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

^۲^ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت رسول اکرمؐ نے اظہار رسالت فرمایا اور جنوں کا آسمان پر جانا بند ہوا تو وہ لوگ سمجھے کہ عالم میں کوئی نیا حادثہ ہوا ہے۔ اس بنا پر کچھ جنات اس تفتیش کے لیے مقرر کیے گئے اور اطراف عالم میں پھیل گئے۔ چنانچہ وہ لوگ جو مکہ میں آئے تھے۔ حضرتؐ کو بازار عکاظ میں دیکھا کہ آپؐ اصحاب کے ساتھ نماز صبح میں مشغول ہیں۔ غرض جب ان لوگوں نے حضرتؐ کو قرآن پڑھتے سنا تو کہنے لگے یہی وہ واقعہ ہے جس نے ہم لوگوں کو آسمان پر جانے سے روکا ہے آخر یہ لوگ اپنی قوم کی طرف پھرے اور یہ جا کر بیان کیا۔ ۱۲

^۳^ جو باتیں عقلاً و شرعاً اس کی ذات و صفات و شان کے خلاف ہیں۔ مثلاً اس کی طرف اولاد و زوجہ جسم وغیرہ کی نسبت دینا۔ ۱۲

ذٰلِكَ ۚ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ﴿١١﴾ وَّ اَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ

طرح کے۔ ہم لوگوں کے بھی تو کئی طرح کے فرقے ہیں۔ اور یہ کہ ہم سمجھتے تھے کہ ہم زمین میں

اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَ لَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿١٢﴾ وَّ اَنَّا لَمَّا

(رہ کر) خدا کو ہرگز ہرا نہیں سکتے اور نہ بھاگ کر اس کو عاجز کر سکتے ہیں۔ اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت

سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ۚ فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا

(کی کتاب) سنی تو اس پر ایمان لائے تو جس شخص اپنے پروردگار پر ایمان لائے گا تو اس کو نہ نقصان کا

يَخَافُ بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ﴿١٣﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ

خوف ہے اور نہ ظلم کا اور یہ کہ ہم میں سے کچھ لوگ تو فرمانبردار ہیں اور کچھ لوگ نافرمان تو جو

مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۚ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿١٤﴾

لوگ فرمانبردار ہیں وہ تو سیدھے راستہ پر چلے اور رہے۔

وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿١٥﴾ وَّ اَنْ لَّوِ

نافرمان تو وہ جہنم کے کندے بنے۔ اور (اے رسولؐ) تم کہہ دو

اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿١٦﴾

کہ اگر یہ لوگ سیدھی راہ پر قائم رہتے [1] تو ہم ضرور ان کو بکثرت پانی سے سیراب کرتے تاکہ اس

لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۚ وَ مَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ

سے ان کی آزمائش کریں۔ اور جو شخص اپنے پروردگار کی یاد سے منہ موڑے گا تو وہ اس کو سخت

عَذَابًا صَعَدًا ﴿١٧﴾ وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ

عذاب میں جھونک دے گا۔ اور یہ کہ مسجدیں خاص [2] خدا کی ہیں تو تم لوگ خدا کے ساتھ کسی کی

اللّٰهِ اَحَدًا ﴿١٨﴾ وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا

عبادت نہ کرنا۔ اور یہ کہ جب خدا کا بندہ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اس کی عبادت کو

يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿١٩﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَ لَآ

کھڑا ہوتا ہے تو لوگ اس کے گرد ہجوم کرکے گرے پڑتے ہیں (اے رسولؐ) تم کہہ دو [3] کہ میں تو اپنے

اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿٢٠﴾ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ

پروردگار کی عبادت کرتا ہوں۔ اور اس کا کسی کو شریک نہیں بناتا۔ (یہ بھی) کہہ دو کہ میں تمہارے حق میں نہ

لَا رَشَدًا ﴿٢١﴾ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّ

برائی کا اختیار رکھتا ہوں۔ اور نہ بھلائی کا۔ (یہ بھی) کہہ دو کہ مجھے خدا (کے عذاب) سے کوئی بھی پناہ نہیں دے

لَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿٢٢﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَ

سکتا۔ اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ دیکھتا ہوں۔ خدا کی طرف سے (احکام کے) پہنچا دینے اور

رِسٰلٰتِهٖ ۚ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ

اس کے پیغاموں کو ادا کرنے کے سوا (کچھ نہیں کر سکتا) اور جس نے خدا اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کی تو اس

---

مسجدیں خاص خدا کی عبادت کیلئے ہیں

[1] کافی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ لوگ امیر المومنینؑ کی ولایتؑ اور آپ کی اولاد سے جو اوصیاء ہیں ان کی ولایت پر قائم رہتے اور امر و نہی میں ان کی اطاعت کرتے تو ہم ان کو کثیر پانی سے سیراب کرتے یعنی ان کے دلوں کو ایمان سے سیراب کرتے (تفسیر صافی بحوالہ کافی) (ا ح)

[2] مطلب یہ ہے کہ جس طرح نصاریٰ حضرت عیسیٰؑ کو اور یہود حضرت عزیرؑ کو خدا کا بیٹا سمجھ کر اپنی عبادتوں میں خدا کا شریک کر دیتے ہیں ویسا تم نہ کرو، بلکہ مسجدوں میں صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کرو۔ ۱۲

[3] حضرت رسولؐ جو ایک نئی قسم کی نماز پڑھتے تو کفار تماشہ سمجھ کر آپؐ کو گھیر لیتے۔ اس وجہ سے آپؐ کو حکم ہوا کہ تم انھیں عبادت اور اپنی رسالت کی حقیقت سمجھاؤ۔ ۱۲

جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۝۲۳ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ

کے لیے یقیناً جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ اور ابدالآباد تک رہے گا۔ یہانتک کہ جب یہ لوگ ان چیزوں کو دیکھ

فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّ اَقَلُّ عَدَدًا ۝۲۴ قُلْ

لیں گے جنکا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو ان کو معلوم ہو جائیگا کہ مددگار کی حیثیت سے کون کمزور ہے اور کسکا شمار کم ہے

اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ

(اے رسول) تم کہہ دو کہ میں نہیں جانتا کہ جسدن کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ قریب ہے یا میرے پروردگار نے

اَمَدًا ۝۲۵ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝۲۶ اِلَّا

اسکی مدت دراز کر دی ہے۔ (وہی) غیب داں ہے اور اپنی غیب کی بات کسی پر ظاہر نہیں کرتا مگر جس

مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ

پیغمبر کو پسند ۱؎ فرمائے تو اس کے آگے اور پیچھے نگہبان (فرشتے) مقرر فرما دیتا ہے تاکہ دیکھ لے کہ انہوں

وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝۲۷ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ

نے اپنے پروردگار کے پیغامات پہنچا دیئے اور (یوں تو) جو کچھ ان کے پاس ہے وہ سب پر حاوی

وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝۲۸ ع ۲

ہے۔ اور اس نے تو ایک ایک چیز گن رکھی ہے۔

## آیاتہا ۲۰ (۷۳) سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ (۳) رکوعاتہا ۲

اس کی بیس آیتیں سورۃ ۲؎ مزمل مکہ میں نازل ہوا۔ اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝۱ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۲ نِّصْفَهٗٓ اَوِ

اے (میرے) چادر ۳؎ لپیٹنے والے (رسولؐ) رات کو (نماز کے واسطے) کھڑے ہو مگر (پوری رات نہیں) تھوڑی رات

انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝۳ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ

آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم کر دو یا اس سے کچھ بڑھا دو ۴؎ اور قرآن کو باقاعدہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھا

تَرْتِيْلًا ۝۴ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝۵ اِنَّ نَاشِئَةَ

کرو۔ ہم عنقریب تم پر ایک بھاری حکم نازل کریں گے۔ اس میں شک نہیں

الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۝۶ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ

کہ رات کا اٹھنا خوب (نفس کا) پامال کرنا اور بہت ٹھکانے سے ذکر کا وقت ہے۔ دن کو تمہارے اور بہت

سَبْحًا طَوِيْلًا ۝۷ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ

بڑے بڑے اشغال ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو، اور سب سے ٹوٹ کر اسی

تَبْتِيْلًا ۝۸ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

کے ہو رہو۔ (وہی) مشرق اور مغرب کا مالک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو



**جہنم کی کیفیت**

۱؎ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ کافی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں سے ہیں جن کو خدا نے پسند فرمایا اور الخرائج میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے اس آیت کے ذیل میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے نزدیک مرتضیٰ (پسندیدہ) ہیں اور ہم اسی رسولؐ کے وارث ہیں جس کو خداوند عالم نے اپنے غیب سے جس چیز پر چاہا مطلع کیا پس جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے ہم سب کا علم رکھتے ہیں۔ تفسیر صافی بحوالہ کافی و خرائج (ا ح)

**غیب دان صرف خدا ہے**

۲؎ اس سورہ میں نماز نوافل کا حکم ٹھکانے کی عبادت رات ہی کو ہوتی ہے جہنم کی حالت، نوافل میں آسانی وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

۳؎ وحی کے وقت آنحضرتؐ پر ایک خاص کیفیت طاری ہوتی جسے ہم تو بتا نہیں سکتے مگر اتنا جانتے ہیں کہ بعض وقت شدت کے جاڑے میں بھی آپ پسینہ پسینہ ہو جاتے تھے۔ حتیٰ کہ ابتدائے نزول وحی میں جب کہ آپ فرشتہ کی آواز سنتے تو اپنی ہمدرد بیوی حضرت خدیجہؑ سے فرماتے تھے مجھے کپڑے سے لپیٹ دو چنانچہ ایک مرتبہ اسی حالت میں آپ تھے۔ چونکہ حبیب کو محبوب کی ہر ادا پسند ہوتی ہے۔ اس وجہ سے خدا نے ان ہی الفاظ سے خطاب کیا۔ ۱۲

**نوافل کا حکم**

۴؎ واجبی پنجگانہ نمازوں کے علاوہ شب و روز کی چونتیس رکعتیں جو ہم لوگوں پر سنت ہیں حضرت رسولؐ پر واجب تھیں۔ ان ہی میں نماز تہجد بھی شامل ہے مگر آپؐ ان نمازوں کے علاوہ اور بھی بہت نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ اسی کی نسبت خدا نے آنحضرتؐ کو اختیار دیا ہے کہ خواہ آدھی رات پڑھو یا اس سے کم یا زیادہ شاید یہ تین قسم کا اختیار موسم کے اعتبار سے ہو یعنی جاڑوں میں جب رات بڑی ہوتی ہے آدھی رات سے زیادہ پڑھو، اور گرمیوں میں جب رات چھوٹی ہوتی ہے۔ آدھی رات سے

باقی ص ۶۸۹ پر

**کمی بیشی تہجد رات کی عبادت**

فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ
کارساز بناؤ ۔ اور جو کچھ لوگ بکا کرتے ہیں اس پر صبر کرو اور ان سے بعنوان شائستہ
هَجْرًا جَمِيلًا ۝ وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَ
الگ تھلگ رہو ۔ اور مجھے ان جھٹلانے والوں سے جو دولت مند ہیں سمجھ لینے دو اور
مَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝ إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيمًا ۝ وَ
ان کو تھوڑی سی مہلت دے دو۔ بیشک ہمارے پاس بیڑیاں (بھی) ہیں اور جلانیوالی آگ (بھی) اور
طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ۝ يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ
پھنسنے والا کھانا (بھی) اور دکھ دینے والا عذاب (بھی) جس دن زمین اور پہاڑ
وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا
لرزنے لگیں گے ۔ اور پہاڑ ریت کے ٹیلے سے بھربھرے ہو جائیں گے ۔ (اے مکہ والو) ہم نے
إِلَيْكُمْ رَسُولًا ۥ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلٰى فِرْعَوْنَ
تمہارے پاس (اسی طرح) ایک رسول (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بھیجا جو تمہارے معاملہ میں گواہی دے جس طرح
رَسُولًا ۝ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ۝
فرعون کے پاس ایک رسول (موسٰیؑ) بھیجا تھا ۔ تو فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے بھی (اسکی سزا میں) اسکو بہت سخت پکڑا۔
فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ۝
تو اگر تم بھی نہ مانو گے تو اس دن (کے عذاب) سے کیونکر بچو گے جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا۔
السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ ۚ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ۝ إِنَّ هٰذِهِ
جس دن آسمان پھٹ پڑے گا ۔ یہ اس کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا ۔ بیشک یہ نصیحت
تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهِ سَبِيلًا ۝ إِنَّ رَبَّكَ
ہے تو جو شخص چاہے اپنے پروردگار کی راہ اختیار کرے ۔ بیشک (اے رسولؐ) تمہارا پروردگار جانتا
يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ
ہے کہ تم اور تمہارے چند ساتھ کے لوگ (کبھی) دو تہائی رات کے قریب اور (کبھی) آدھی رات
وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَ
اور (کبھی) تہائی رات (نماز میں) کھڑے رہتے ہو ۔ اور خدا ہی رات اور دن کا اچھی
النَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَنْ لَّنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا
طرح اندازہ کر سکتا ہے ۔ اُسے معلوم ہے کہ تم لوگ اس پر پوری طرح سے حاوی [1] نہیں ہو
مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۚ عَلِمَ أَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ
سکتے تو اس نے تم پر مہربانی کی تو جتنا آسانی سے ہو سکے اتنا (نماز میں) قرآن پڑھ لیا کرو وہ جانتا ہے
مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِنْ
کہ عنقریب تم میں سے بعض بیمار ہو جائیں گے اور بعض خدا کے فضل کی تلاش میں روئے زمین پر سفر اختیار

[1] مقصود یہ ہے کہ تم لوگ رات اور دن کا پورا پورا اندازہ ہر وقت نہیں کر سکتے اس کو کچھ خدا ہی خوب جانتا ہے تمہیں کیا معلوم کہ کتنی رات گذری اور کتنی باقی ہے ۔ اور اگر ابر و باد ہو تو دن کی بھی مشکل ہے اور یہ حکم خاص اسی زمانہ کا نہیں ہے جب گھڑی نہ تھی بلکہ ہمیشہ کا کیونکہ اس وقت بھی جب گھڑیوں کا بہت رواج ہے شاید فی سیکڑا دو کے پاس بھی گھڑی مشکل سے نکلے گی ۔ پھر ہر گھڑی صحیح وقت نہیں دیتی ۔ اور صحیح وقت بھی بتائے تو یہ معلوم کرنا کہ کس وقت صبح صادق ہوتا ہے ۔ اور کس وقت نصف شب ہوتی ہے ۔ ہر شخص کا کام نہیں ۔۱۲

بقیہ ص ۶۸۹

کم اور درمیانی زمانہ میں جب دن رات قریب قریب برابر ہوتے ہیں ۔ آدھی رات پڑھا کرو کیونکہ آرام کا بھی کچھ وقت ہونا چاہیئے ۔ دن کو تو ہدایت ، جہاد فیصلہ جات وغیرہ سے فرصت نہیں ملتی تھی [2]

[3] جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ترتیل کے معنی حروف کا مخارج سے ادا کرنا ۔ اور اوقاف وغیرہ کا خیال کرنا ہے ۔ اسی وجہ سے یہ ترجمہ کیا ہے ۔۱۲

فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَ اٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا
کریں گے اور کچھ لوگ خدا کی راہ میں جہاد کریں گے تو جتنا تم سے آسانی سے ہو سکے پڑھ
مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا
لیا کرو۔ اور نماز پابندی سے پڑھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور خدا کو قرض
اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ
حسنہ دو۔ اور جو نیک عمل اپنے واسطے (خدا کے سامنے) پیش کروگے اس کو خدا
تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَ اسْتَغْفِرُوا
کے ہاں بہتر اور صلہ میں بزرگ تر پاؤ گے اور خدا سے مغفرت کی دعا مانگو۔
اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ع
بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

## سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ (۴) (۷۴)

اٰیاتہا ۵۶ — رکوعاتہا ۲

اس کی چھپن آیتیں سورۃ ۱؎ مدثر مکہ میں نازل ہوا۔ اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَ ثِيَابَكَ
اے (میرے) کپڑا ۲؎ اوڑھنے والے (رسولؐ) اٹھو اور لوگوں کو عذاب سے ڈراؤ اور اپنے پروردگار کی بڑائی کرو
فَطَهِّرْ ۝ وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ وَ لَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝
اور اپنے کپڑے ۳؎ پاک رکھو اور گندگی سے ۴؎ الگ رہو۔ اس طرح احسان ۵؎ نہ کرو کہ زیادہ خواستگار رہو
وَ لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۝ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ
اور اپنے پروردگار کے لیے صبر کرو۔ پھر جب صور پھونکا جائے گا تو وہ دن کافروں پر سخت دن آسان
يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۝ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝ ذَرْنِيْ وَ مَنْ
نہیں ۶؎ ہوگا۔ (اے رسولؐ) مجھے اور اس شخص کو چھوڑ دو جسے میں نے اکیلا پیدا
خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۝ وَّ جَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۝ وَّ
کیا اور اسے بہت سا مال دیا اور نظر کے سامنے
بَنِيْنَ شُهُوْدًا ۝ وَّ مَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝ ثُمَّ يَطْمَعُ
رہنے والے بیٹے (دیئے) اور اسے ہر طرح کے سامان کی وسعت دی پھر اس پر بھی
اَنْ اَزِيْدَ ۝ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝ سَاُرْهِقُهٗ
وہ طمع رکھتا ہے کہ میں اور بڑھاؤں یہ ہرگز نہ ہوگا یہ تو ہماری آیتوں کا دشمن تھا۔ تو میں عنقریب اسے
صَعُوْدًا ۝ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَ قَدَّرَ ۝ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ
سخت عذاب میں مبتلا کروں گا۔ اس نے فکر کی اور تجویز کی تو یہ (کمبخت) مارڈالا جائے اس نے کیونکر تجویز کی پھر



نزول میں آسانی

۱؎ اس سورۃ میں خدا نے طہارت کا حکم، احسان کر کے عیوض کے طالب نہ ہونا، صبر کا حکم، ولید بن مغیرہ کا قصہ قرآن صرف نصیحت ہے۔ اہل بہشت و دوزخ کی حالت وغیرہ کو ذکر کیا ہے۔ ۱۲

۲؎ یہ وہی خاص انداز ہے جو میں سورۃ مزمل میں بیان کر چکا ہوں کہ معشوق کی ہر ادا عاشق کو پسند ہوتی ہے آپ چونکہ اس وقت کپڑے اوڑھے ہوئے تھے۔ اس بنا پر خدا نے یوں خطاب کیا۔ ۱۲

۳؎ اس کے مطلب میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں اپنے کپڑے پاک رکھو بعض کا خیال ہے کہ اپنے کپڑے اٹھا لو اور بعض کا خیال ہے کہ اپنے کپڑے کوتاہ رکھو کیونکہ نیچے کپڑوں میں نخوت کی شان ہے بعض کہتے ہیں اپنے جامہ کو یعنی اپنے دل اور نفس کو پاک رکھو۔ بعض کہتے ہیں اپنی عورتوں کو پاک رکھو۔ واللہ اعلم ۱۲

۴؎ گندگی سے شرک و نفاق کی گندگی مراد معلوم ہوتی ہے یا ظاہری گندگی۔ ۱۲

۵؎ یعنی اس طرح نہ دو کہ اس سے زیادہ عوض لینے کی تمنا رکھو کہ ایسے دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ۱۲

۶؎ زرارہ بن اوفیٰ اسی آیت کو دو تین مرتبہ پڑھ کر خوف خدا سے مر گیا۔ ۱۲

ولید بن مغیرہ کی حالت

قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿٢١﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ

وہ قتل کیا جائے اس نے کیسا اندازہ لگایا۔ پھر غور کیا۔ پھر تیوری چڑھائی اور منہ بنالیا پھر پیٹھ پھیر کر چلا

أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ﴿٢٤﴾

گیا اور اکڑ بیٹھا پھر کہنے لگا یہ تو بس جادو ہے جو (اگلوں سے) چلا آتا ہے۔

إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿٢٥﴾ سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ﴿٢٦﴾ وَمَا

یہ تو بس آدمی کا کلام ہے (خدا کا نہیں) میں اسے عنقریب جہنم میں جھونک ۱ دونگا۔ اور تم کیا

أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾

جانو کہ جہنم کیا ہے۔ وہ نہ باقی رکھے گی نہ چھوڑ دے گی۔ اور بدن کو جلا کر سیاہ کر دے گی۔

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا

اس پر انیس ۲ فرشتے (معین) ہیں۔ اور ہم نے جہنم کا نگہبان تو بس فرشتوں کو بنایا ہے

مَلَائِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا

اور ان کا یہ شمار بھی کافروں کی آزمائش کے لیے مقرر کیا تاکہ اہل کتاب (فوراً)

لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا

یقین کر لیں۔ اور مومنوں کا ایمان اور زیادہ ہو اور اہل کتاب اور مومنین

إِيمَانًا ۙ وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ ۙ

(کسی طرح) شک نہ کریں۔ اور جن لوگوں کے دل میں (نفاق کا) مرض ہے۔ اور کافر

وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ

لوگ کہہ بیٹھیں کہ اس مثل (کے بیان کرنے) سے خدا کا کیا مطلب ہے یوں

مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن

خدا جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے

يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ

اور تمہارے پروردگار کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں

إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ ﴿٣١﴾ كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿٣٢﴾

جانتا۔ اور یہ تو آدمیوں کے لیے بس نصیحت ہے۔ سن رکھو (ہمیں) چاند کی قسم

وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ ﴿٣٣﴾ وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ ﴿٣٤﴾ إِنَّهَا لَإِحْدَى

اور رات کی جب جانے لگے۔ اور صبح کی جب روشن ہو جائے کہ وہ (جہنم) بھی ایک بہت بڑی

الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾ نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ﴿٣٦﴾ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَتَقَدَّمَ

(آفت) ہے (اور) لوگوں کو ڈرانیوالی ہے (سب کے لیے نہیں بلکہ) تم میں سے جو شخص (نیکی کی طرف)

أَوْ يَتَأَخَّرَ ﴿٣٧﴾ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ﴿٣٨﴾ إِلَّا

آگے بڑھنا اور (برائی سے) پیچھے ہٹنا چاہے۔ ہر شخص اپنے اعمال کے ۳ بدلے گرو ہے مگر داہنے



۱ آیت ۱۱ سے یہاں تک ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی ہیں، اور اس کی اجمالی کیفیت یہ ہے کہ جب سورۃ حٰم مومن نازل ہوا تو آپ مسجد میں تشریف لائے اور اصحاب کے سامنے پڑھنے لگے۔ جب آپ نے دیکھا کہ ولید بھی بیٹھا ہوا ہے تو آپ نے دوبارہ پڑھا۔ اور وہ غور سے سنتا رہا۔ اس کے بعد اپنے جتھے میں آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم میں نے اس وقت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے وہ کلام سنا ہے جو نہ آدمی کا ہے نہ جن کا۔ ایسی شیرینی کسی کلام میں نہیں۔ اس کا اعلیٰ پھل دینے والا، اور اسکا اسفل بارآور پاکیزہ درخت ہے یہ کبھی مغلوب نہ ہوگا اور نہ بلندی سے پستی کو مائل ہوگا۔ اتنا کہہ کر اپنے گھر چلا گیا۔ اور قریش میں ایک ہل چل مچ گئی۔ اور سمجھے کہ ولید مسلمان ہو گیا۔ یہ حالت دیکھ کر ابوجہل اس کے پاس آیا اور غمگین ہو کر بیٹھا جب ولید نے وجہ پوچھی تو بولا لوگ سمجھتے ہیں کہ ولید اپنے آبائی دین کو ترک کر کے مسلمان ہو گیا۔ کیا بڑھاپے کی وجہ سے تیری عقل بیکار ہو گئی۔ یہ سن کر ولید ابوجہل کے ساتھ اپنے جتھے میں آیا اور یوں گویا ہوا کہ کیا تم لوگ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیوانہ سمجھتے ہو سب نے کہا نہیں کیا تم لوگ اسے کاہن سمجھتے ہو اور اس میں کوئی بات کہانت کی دیکھی ہے کہا نہیں۔ کیا تم اسے جھوٹا سمجھتے ہو۔ کہا نہیں۔ اس کا تو صادق لقب ہی ہے کیا اُسے شاعر سمجھتے ہو۔ کہا نہیں پھر بولا آخر تم لوگ اسے کیا خیال کرتے ہو وہ لوگ سوچ ہی رہے تھے کہ اس نے خود کہا کہ بس وہ جادوگر ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اسی وجہ سے باپ بیٹے میاں بی بی میں تفرقہ ڈال دیتا ہے۔ یہ سن کر تمام قریش خوش ہو گئے اسی پر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ ۱۲

۲ انیس کی تخصیص میں تشویش کی ضرورت نہیں۔ یہ خدا کا حکم ہے اسے بے تامل مانو۔ اس قسم کی باتیں اگلی کتابوں میں بھی بہت ہیں پھر نصاریٰ و یہود کو اعتراض کا منہ نہیں۔ ۱۲

۳ مطلب یہ ہے کہ جس طرح روپے

باقی ص ۳۰۴ پر

قرآن صرف نصیحت ہے

اَصۡحٰبَ الۡیَمِیۡنِ ۝۳۹ فِیۡ جَنّٰتٍ ۛ۟ یَتَسَآءَلُوۡنَ ۝۴۰ عَنِ

ہاتھ (میں نامۂ اعمال لینے) والے (بہشت کے) باغوں میں گنہ گاروں سے باہم پوچھ رہے ہوں گے کہ

الۡمُجۡرِمِیۡنَ ۝۴۱ مَا سَلَکَکُمۡ فِیۡ سَقَرَ ۝۴۲ قَالُوۡا لَمۡ نَکُ

آخر تمہیں دوزخ میں کون سی چیز (گھسیٹ) لائی وہ لوگ کہیں گے کہ ہم

مِنَ الۡمُصَلِّیۡنَ ۝۴۳ وَ لَمۡ نَکُ نُطۡعِمُ الۡمِسۡکِیۡنَ ۝۴۴ وَ

نہ تو نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور نہ محتاجوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور

کُنَّا نَخُوۡضُ مَعَ الۡخَآئِضِیۡنَ ۝۴۵ وَ کُنَّا نُکَذِّبُ بِیَوۡمِ

اہل باطل کے ساتھ ہم بھی بُرے کام میں گھس پڑتے تھے۔ اور روز جزا کو جھٹلایا کرتے

الدِّیۡنِ ۝۴۶ حَتّٰۤی اَتٰىنَا الۡیَقِیۡنُ ۝۴۷ فَمَا تَنۡفَعُہُمۡ شَفَاعَۃُ

تھے۔ (اور یوں ہی رہے) یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی تو (اس وقت) انھیں سفارش کرنے والوں

الشّٰفِعِیۡنَ ۝۴۸ فَمَا لَہُمۡ عَنِ التَّذۡکِرَۃِ مُعۡرِضِیۡنَ ۝۴۹

کی سفارش کچھ کام نہ آئے گی۔ پس انھیں کیا ہو گیا ہے کہ نصیحت سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔

کَاَنَّہُمۡ حُمُرٌ مُّسۡتَنۡفِرَۃٌ ۝۵۰ فَرَّتۡ مِنۡ قَسۡوَرَۃٍ ۝۵۱

گویا وہ وحشی گدھے ہیں کہ شیر سے (ڈر کر) بھاگتے ہیں۔

بَلۡ یُرِیۡدُ کُلُّ امۡرِیًٔ مِّنۡہُمۡ اَنۡ یُّؤۡتٰی صُحُفًا

کہ ان میں سے ہر شخص اس کا متمنی ہے کہ اسے کھلی ہوئی (آسمانی کتابیں)

مُّنَشَّرَۃً ۝۵۲ کَلَّا ؕ بَلۡ لَّا یَخَافُوۡنَ الۡاٰخِرَۃَ ۝۵۳ کَلَّاۤ

[1] عطا کی جائیں۔ یہ تو ہرگز نہ ہوگا۔ بلکہ یہ تو آخرت ہی سے نہیں ڈرتے۔ ہاں ہاں بیشک

اِنَّہٗ تَذۡکِرَۃٌ ۝۵۴ فَمَنۡ شَآءَ ذَکَرَہٗ ۝۵۵ وَ مَا یَذۡکُرُوۡنَ

یہ (قرآن سراسر) نصیحت ہے۔ تو جو چاہے اسے یاد رکھے۔ اور خدا کی مشیت بغیر تو یہ لوگ

اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ ؕ ہُوَ اَہۡلُ التَّقۡوٰی وَ اَہۡلُ الۡمَغۡفِرَۃِ ۝۵۶

یاد رکھنے والے نہیں۔ وہی اہل ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہی بخشش کا مالک ہے۔

## آیاتہا ۴۰ (۷۵) سُوۡرَۃُ الۡقِیٰمَۃِ مَکِّیَّۃٌ (۳۱) رکوعاتہا ۲

اس کی چالیس آیتیں سورۂ قیامت [2] مکہ میں نازل ہوئی۔ اور دو رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

لَاۤ اُقۡسِمُ بِیَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ ۝۱ وَ لَاۤ اُقۡسِمُ بِالنَّفۡسِ

ہم روز قیامت کی قسم کھاتا ہوں [3] اور (برائی سے) ملامت کرنیوالے جی کی قسم کھاتا ہوں (کہ تم

اللَّوَّامَۃِ ۝۲ اَیَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَلَّنۡ نَّجۡمَعَ

سب دوبارہ ضرور زندہ کیے جاؤ گے) کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو (بوسیدہ)

### اہل جنت و دوزخ کی حالت

[1] یعنی ہر شخص کی تمنا ہے کہ ہم ہی نبی ہوتے یا ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ ہمارے پاس آسمان سے کتاب اُترتی تو ہم نبوت کا یقین کرتے۔ ۱۲

[2] اس سورۃ میں خدا نے اپنی قدرت قیامت کی کیفیت، میدان حشر میں ایمانداروں کی تازگی، بے ایمانوں کی اداسی انسان کی آخیر حالت، انسانی فطرت وغیرہ کو ذکر کیا ہے۔ ۱۲

[3] اس آیت میں "لا" نافیہ نہیں ہے بلکہ زائد ہے۔ اس کے کچھ معنی کئے نہ جائیں گے۔ ۱۲

عِظَامَهُ ۝ بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ ۝

ہونے کے بعد) جمع نہ کریں گے۔ ہاں (ضرور کرینگے) ہم اس پر قادر ہیں کہ ہم اس کی پور پور لے درست کریں۔

بَلْ يُرِيدُ الْإِنسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ۝ يَسْأَلُ أَيَّانَ

مگر انسان تو یہ چاہتا ہے کہ اپنے آگے بھی (ہمیشہ) ابرائی کرتا جائے۔ پوچھتا ہے کہ قیامت

يَوْمُ الْقِيَامَةِ ۝ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝

کا دن کب ہو گا۔ تو جب آنکھیں چکا چوندھ میں آجائیں گی اور چاند میں گہن لگ جائیگا۔

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝ يَقُولُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ

اور سورج اور چاند اکٹھا کر دیئے جائیں گے۔ اس دن انسان کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ

أَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ

کہاں ہے۔ یقین جانو کہیں پناہ نہیں۔ اس روز تمہارے پروردگار ہی کے

الْمُسْتَقَرُّ ۝ يُنَبَّأُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَ

پاس ٹھکانا ہے۔ اس دن آدمی کو جو کچھ اس نے آگے پیچھے کیا ہے بتا دیا جائے

أَخَّرَ ۝ بَلِ الْإِنسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ۝ وَلَوْ أَلْقَىٰ

گا۔ بلکہ انسان تو اپنے اوپر آپ گواہ ہے۔ اگرچہ وہ (اپنے گناہوں کی) عذر معذرت

مَعَاذِيرَهُ ۝ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۝

پڑا کرتا رہے۔ (اے رسولؐ وحی کے) جلدی یاد کرنے کے واسطے اپنی زبان کو حرکت نہ دو لے

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۝ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ

اس کا جمع کر دینا اور پڑھوا دینا تو یقینی ہمارے ذمہ ہے۔ تو جب ہم اس کو (جبرئیل کی زبانی)

قُرْآنَهُ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ۝ كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ

پڑھا دیں تو تم بھی (پورا سننے کے بعد) اسی طرح پڑھا کرو، پھر اس (کے مشکلات) کا سمجھا دینا بھی

الْعَاجِلَةَ ۝ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ۝ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ

ہمارے ذمہ ہے مگر (لوگو) حق تو یہ ہے کہ تم لوگ دنیا کو دوست رکھتے ہو اور آخرت کو چھوڑے بیٹھے ہو، اس روز

نَّاضِرَةٌ ۝ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۝

بہت سے چہرے تو ترو تازہ وبشاش ہونگے (اور) اپنے پروردگار سے (کی نعمت) کو دیکھ رہے ہونگے اور بہت سے منہ اس دن اداس

تَظُنُّ أَن يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۝ كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ

ہونگے سمجھ رہے ہیں کہ ان پر وہ مصیبت پڑنیوالی ہے کہ کمر توڑ دے گی۔ سن لو جب جان (بدن سے کھچ کر) ہنسلی

التَّرَاقِيَ ۝ وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ۝ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝

تک آپہنچے گی۔ اور کہا جائیگا کہ (اس وقت) کوئی جھاڑ پھونک کرنیوالا ہے۔ اور مرنیوالے نے سمجھا کہ اب سب سے جدائی ہے

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ

اور (موت کی تکلیف سے) پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائیگی۔ اس دن تجھ کو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں چلنا ہے تو

لے ابن عباس سے اس کی تفسیر میں روایت ہے کہ ہم اس پر قابو رکھتے ہیں کہ اس کی انگلیوں کو ملا کر گھوڑے کے سم کی سی بنا دیں کہ ہاتھ سے کھا نہ سکے بلکہ جانوروں کی طرح منہ سے کھائے۔ ۱۲

لے جب جبرئیلؑ وحی لاتے تو بعض اوقات آپؐ فرط شوق سے ان کے تمام کرنے سے قبل پڑھنے لگتے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

لے تفسیر بیضاوی وغیرہ نے بھی لکھا ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کیونکہ خدا کا دیکھنا عقلی و نقلی دلیلوں سے ثابت ہو چکا ہے۔

خدا کی قدرت

قیامت کی کیفیت

ایمانداروں کی تازگی اور بے ایمانوں کی اداسی

انسان کی اخیر حالت

ع الْمَسَاقُ ۝۳۰ فَلَا صَدَّقَ وَ لَا صَلّٰى ۝۳۱ وَ لٰكِنْ كَذَّبَ

اس نے (غفلت میں) نہ (کلام خدا کی) تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی مگر جھٹلایا اور (ان سے) منہ موڑا پھر

وَ تَوَلّٰى ۝۳۲ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ۝۳۳ اَوْلٰى لَكَ

اپنے گھر کی طرف اتراتا ہوا چلا۔ افسوس ہے تجھ پر۔ پھر افسوس ہے

فَاَوْلٰى ۝۳۴ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝۳۵ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ

پھر تف ہے تجھ پر پھر تف ہے کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ یوں ہی چھوڑ

اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ۝۳۶ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ

دیا جائے گا۔ کیا وہ (ابتداءً) منی کا ایک قطرہ نہ تھا جو رحم میں ڈالی جاتی

يُّمْنٰى ۝۳۷ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ۝۳۸ فَجَعَلَ

ہے۔ پھر لوتھڑا ہوا پھر خدا نے اسے بنایا پھر اُسے درست کیا۔ پھر اس کی

مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى ۝۳۹ اَلَيْسَ ذٰلِكَ

دو قسمیں بنائیں (ایک) مرد (ایک) عورت۔ کیا وہ اس پر قادر نہیں

ع بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى ۝۴۰

کہ (قیامت میں) مُردوں کو زندہ کرے۔

## اٰیاتُہا ۳۱ (۷۶) سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَدَنِيَّةٌ (۹۸) رُکوعاتُہا ۲

اسکی اکتیس آیتیں سورۃ دہر[1] مدینہ میں نازل ہوا۔ اور دو رکوع ہیں۔

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ

بیشک انسان پر ایک ایسا وقت آچکا ہے کہ وہ کوئی چیز قابل ذکر

يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ۝۱ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ

نہ تھا۔ ہم نے انسان کو مخلوط[2] نطفے سے پیدا کیا کہ اسے

نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝۲

آزمائیں تو ہم نے اسے سنتا دیکھتا بنایا۔

اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ۝۳

ہم نے اس کو راستہ بھی دکھا دیا (اب وہ) خواہ شکر گزار ہو خواہ ناشکرا۔

اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَ اَغْلٰلًا وَّ

ہم نے کافروں کے لیے زنجیریں، طوق اور دہکتی آگ تیار کر

سَعِيْرًا ۝۴ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ

رکھی ہے۔ بیشک نیکوکار لوگ شراب کے وہ ساغر پئیں گے جس میں کافور کی

انسانی فطرت

[1] یہ پورا سورۃ جناب امیرؑ حضرت سیدہ و حسنین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں اور اظہار فضیلت میں نازل ہوا ہے اور اس میں انسان کی غفلت، کفار و مومنین کی حالت، بہشت کی مدح، اہلبیتؑ کی عبادت کا قابل شکریہ ہونا حضرت رسولؐ کے خطاب وغیرہ کا ذکر ہے۔ ۱۲

[2] کیونکہ مرد و عورت دونوں کے نطفے سے مل کر انسان پیدا ہوتا ہے۔ ۱۲

مِزَاجُهَا كَافُورًا ۝٥ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ

آمیزش ہو گی۔ یہ ایک چشمہ ہے جس میں سے خدا کے (خاص) بندے

يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ۝٦ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ

پئیں گے (اور) جہاں چاہیں گے بہالے جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نذریں پوری کرتے ہیں اور

يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ۝٧ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ

اس دن سے جس کی سختی ہر طرف پھیلی ہوگی ڈرتے ہیں۔ اور اس کی محبت میں

عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝٨ إِنَّمَا

محتاج اور یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (اور کہتے ہیں کہ)

نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا

ہم تو تم کو بس خالص خدا کے لیے کھلاتے ہیں ہم نہ تم سے بدلے کے خواستگار

شُكُورًا ۝٩ إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا

ہیں اور نہ شکر گزاری کے ہمکو تو اپنے پروردگار سے اس دن کا ڈر ہے جس میں منہ بن جائینگے (اور)

قَمْطَرِيرًا ۝١٠ فَوَقَاهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ

چہرے پر ہوائیاں اُڑتی ہوں گی۔ تو خدا انھیں اس دن کی تکلیف سے بچالے گا اور ان کو تازگی

نَضْرَةً وَسُرُورًا ۝١١ وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَ

اور خوش دلی عطا فرمائے گا۔ اور ان کے صبر کے بدلے (بہشت کے) باغ اور ریشم (کی)

حَرِيرًا ۝١٢ مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۖ لَا يَرَوْنَ

پوشاک) عطا فرمائیگا۔ وہاں وہ تختوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے۔ نہ وہاں (آفتاب کی)

فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ۝١٣ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ

دھوپ دیکھیں گے اور نہ شدت کی سردی۔ اور گھنے درختوں کے سائے ان پر

ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ۝١٤ وَيُطَافُ عَلَيْهِم

جھکے ہوئے ہوں گے اور میووں کے گچھے ان کے بہت قریب ہر طرح انکے اختیار میں۔ اور ان کے سامنے

بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ۝١٥

چاندی کے ساغر اور شیشے کے نہایت شفاف گلاس کا دور چل رہا ہو گا۔

قَوَارِيرَا مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۝١٦ وَيُسْقَوْنَ

اور شیشے بھی (کانچ کے نہیں) چاندی کے جو ٹھیک انداز ے کے مطابق بنائے گئے ہیں۔ اور وہاں انھیں

فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا ۝١٧ عَيْنًا فِيهَا

ایسی شراب پلائی جائے گی جس میں زنجبیل (کے پانی) کی آمیزش ہو گی۔ یہ بہشت میں ایک

تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ۝١٨ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ

چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل ہے۔ اور ان کے سامنے ہمیشہ ایک حالت پر رہنے والے نوجوان



بہشت کی تعریف

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حسن و حسین علیہما السلام بیمار ہوئے تو حضرت رسولؐ کچھ لوگوں کے ساتھ عیادت کو تشریف لائے اور جناب امیرؑ سے فرمایا کہ بہتر ہوتا۔ اگر تم اپنے لڑکوں کی صحت کے واسطے نذر کرتے، یہ سنتے ہی جناب امیرؑ، فاطمہ زہراؑ اور فضہ نے تین تین روزوں کی نذر کی۔ غرض جب دونوں صاحبزادے اچھے ہوئے اور نذر کے پورا کرنے کا وقت آیا تو گھر میں کچھ نہ تھا۔ جناب امیرؑ نے شمعون یہودی سے تین صاع جو قرض لیے۔ جناب سیدہؑ نے ایک صاع جو پیسا اور پانچ روٹیاں پکائیں۔ شام کو کھانا ہی چاہتے تھے کہ ایک سائل نے آواز دی۔

السلام علیکم یا اہل بیت محمدؐ میں ایک مسلمان مسکین ہوں۔ مجھے کھانا دو، خدا تمہیں جنت کے خوان عطا کرے گا۔ یہ آواز سنتے ہی سب نے اپنے اپنے آگے کی روٹیاں دے دیں، اور فقط پانی پی کر سو رہے۔ اور دوسرے دن پھر روزہ رکھا حسب دستور جناب سیدہؑ نے پھر پانچ روٹیاں پکائیں اور کھانے بیٹھے کہ ایک یتیم نے آواز دی اور سب نے اپنی اپنی روٹیاں اس کو دے دیں اور صرف پانی سے افطار کیا۔ تیسرے روز پھر روزہ افطار کرنے بیٹھے تھے کہ ایک قیدی نے آواز دی اور تیسرے دن پھر سب بزرگواروں نے اپنی اپنی روٹی دے دی۔ چوتھے دن صبح کو جناب امیرؑ نے صاحبزادوں کے ہاتھ پکڑے اور حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب رسول اللہؐ کی نظر پڑی کہ بھوک کی شدت سے کانپ رہے ہیں تو فرمایا میں تم لوگوں کو کس قدر تکلیف کی حالت میں دیکھ رہا ہوں۔ پھر خود اٹھے، اور ان کے ساتھ جناب سیدہؑ کے مکان میں آئے تو فاطمہ زہراؑ کو محراب عبادت میں دیکھا کہ ان کی پیٹھ پیٹ سے مل گئی ہے، اور آنکھیں دھنس گئی ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت کو بہت رنج ہوا۔ کہ یکایک جبرئیلؑ نازل ہوئے۔ اور کہا لیجئے یا رسول اللہؐ آپ کو مبارک ہو کہ یہ سورۃ آپ کے اہل بیت کی شان میں نازل کی ہے اور سورۃ دہر کی تلاوت فرمائی۔ دیکھو تفسیر کشاف جلد

إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ۝١٩ وَإِذَا رَأَيْتَ

لڑکے چکر لگاتے ہوں گے کہ جب تم ان کو دیکھو تو سمجھو کہ بکھرے ہوئے موتی ہیں۔ اور جب تم وہاں نگاہ

ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ۝٢٠ عَالِيَهُمْ ثِيَابُ

اٹھاؤ گے تو ہر طرح کی نعمت اور عظیم الشان سلطنت دیکھو گے۔ ان کے اوپر سبز کریب اور اطلس

سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ ۖ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن

کی پوشاک ہوگی اور انھیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا پروردگار

فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ۝٢١ إِنَّ هَٰذَا

انھیں نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔ یہ یقینی تمہارے لیے ہوگا

كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا ۝٢٢ إِنَّا

(تمہاری کارگزاریوں کے) صلہ میں اور تمہاری کوشش قابل شکر گزاری ہے[1]۔ (اے رسول)

نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًا ۝٢٣ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ

ہم نے تم پر قرآن کو رفتہ رفتہ کر کے نازل کیا تو تم اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کیے رہو

رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا ۝٢٤ وَاذْكُرِ اسْمَ

اور ان لوگوں میں سے گنہ گار اور ناشکرے کی پیروی نہ کرنا اور صبح شام اپنے

رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝٢٥ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَ

پروردگار کا نام لیتے رہو اور کچھ رات گئے اس کا سجدہ کرو اور بڑی رات

سَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ۝٢٦ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَ

تک اس کی تسبیح کرتے رہو۔ بیشک یہ لوگ دنیا کو پسند کرتے ہیں اور بڑے

يَذَرُونَ وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا ۝٢٧ نَّحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَ

بھاری دن کو اپنے پس پشت چھوڑ بیٹھے ہیں۔ ہم نے ان کو پیدا کیا اور ان

شَدَدْنَا أَسْرَهُمْ ۖ وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا ۝٢٨

کے اعضا کو مضبوط بنایا۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کے بدلے ان ہی کے ایسے لوگ لے آئیں۔

إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝٢٩

بیشک یہ قرآن سراسر نصیحت ہے تو جو شخص چاہے اپنے پروردگار کی راہ لے۔

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ

اور تم کچھ چاہتے ہی نہیں مگر وہی جو اللہ چاہتا ہے۔[2] بے شک خدا بڑا

عَلِيمًا حَكِيمًا ۝٣٠ يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ

واقف کار دانا ہے۔ جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے اور ظالموں کے

وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝٣١

واسطے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے

## حضرت رسولؐ کی طرف خطاب

[1] آیت ۱۱ سے یہاں تک بارہ آیتیں ہیں۔ اس سے اس طرف اشارہ ہے کہ یہ نعمات جنت ائمہ اثنا عشر کے واسطے ہیں۔ اور آخر کی آیت تو ان حضرات کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہونے کی بین دلیل ہے۔ کیونکہ جب بندہ کی اطاعت اس حد کو پہنچی کہ خدا کی طرف سے اس کا شکریہ ادا کیا جائے تو اس سے بالاتر اور کیا مرتبہ ہو سکتا ہے۔ اسی بنا پر تو امام شافعی عالم وجد میں فرماتے ہیں۔

الام الام وحتی متی ۔ اعاتب فی حب
ھذا الفتی ۔ فھل زوجت فاطمہ غیرہ
وفی غیرہ ھل اتی ھل اتی

میں کہاں تک اور کب تک اس جوان (علیؑ) کی دوستی پر ملامت کیا جاؤں گا۔ تو کیا فاطمہؑ کی سی بیوی کسی اور کو بھی ملی ہے اور کیا ھل اتی کسی اور کی شان میں بھی نازل ہوا ہے اور عطار نے کیا خوب شعر کہا ہے

ازشناسش لافتی آمد پدید
وزستائش ھل اتی آمد پدید

[2] حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ خداوند عالم نے آئمہ علیہم السلام کے دلوں کو اپنی مشیت کا محل قرار دیا ہے۔ پس جس شے کو خداوند عالم چاہتا ہے یہ بھی چاہتے ہیں اور یہی مطلب ہے۔ خداوند عالم کے اس قول کا وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ (تفسیر برہان جلد ۴ صفحہ ۴۱۶ طبع ایران)

## آیاتها ٥٠ (٧٧) سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ (٣٣) رکوعاتها ٢

اس کی پچاس آیتیں سورۂ مرسلات[1] مکہ میں نازل ہوا۔ اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝١ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝٢ وَّالنّٰشِرٰتِ
ہواؤں کی قسم جو (پہلے) دھیمی چلتی ہیں پھر زور پکڑ کے آندھی ہو جاتی ہیں اور (بادلوں کو) ابھار کر پھیلا
نَشْرًا ۝٣ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝٤ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝٥ عُذْرًا اَوْ
دیتی ہیں۔ پھر (ان کو) پھاڑ کر جدا کر دیتی ہیں۔ پھر فرشتوں کی قسم جو وحی لاتے ہیں تاکہ حجت تمام ہو
نُذْرًا ۝٦ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝٧ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝٨
اور ڈرایا جائے کہ جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا۔ پھر جب تاروں کی چمک جاتی رہیگی۔
وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝٩ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝١٠ وَاِذَا
اور جب آسمان پھٹ جائیگا۔ اور جب پہاڑ (روئی کی طرح) اڑے اڑے پھریں گے۔ اور جب پیغمبر لوگ
الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝١١ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝١٢ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝١٣
ایک معین وقت پر جمع کیے جائیں گے (پھر) بھلا ان (باتوں) میں کس دن کیلئے تاخیر کی گئی ہے فیصلے کے دن کیلیے۔
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝١٤ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١٥
اور تمکو کیا معلوم کہ فیصلے کا دن کیا ہے اس دن جھٹلانے والوں کی مٹی خراب ہے۔
اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٦ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۝١٧ كَذٰلِكَ
کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہیں کیا۔ پھر ان کے پیچھے پیچھے پچھلوں کو بھی چلتا کرینگے۔ ہم گنہگاروں
نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝١٨ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١٩
کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کی مٹی خراب ہے۔
اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝٢٠ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ
کیا ہم نے تمکو ذلیل پانی (منی) سے پیدا نہیں کیا۔ پھر ہم نے اس کو ایک معین وقت
مَّكِيْنٍ ۝٢١ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝٢٢ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ
تک ایک محفوظ مقام (رحم) میں رکھا۔ پھر (اسکا) ایک اندازہ مقرر کیا تو ہم کیا اچھا اندازہ
الْقٰدِرُوْنَ ۝٢٣ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝٢٤ اَلَمْ
مقرر کرنیوالے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔ کیا ہم نے
نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۝٢٥ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ۝٢٦ وَّجَعَلْنَا
زمین کو زندوں اور مردوں کو سمیٹنے[2] والی نہیں بنایا۔ اور اس میں
فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ۝٢٧
اونچے اونچے اٹل پہاڑ رکھ دیئے اور تم لوگوں کو میٹھا پانی پلایا۔

قیامت کی حالت

اگلوں کا تذکرہ

[1] اس سورۃ میں قیامت کے حالات اگلوں کا تذکرہ، انسان کی خلقت، جہنم کی کیفیت، بہشت کی تعریف وغیرہ مذکور ہے۔ ١٢

[2] زندوں کو اپنے اوپر جمع کیے ہوئے ہے۔ اور مردوں کو اپنے اندر۔ ١٢

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ
اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔ جس چیز کو تم جھٹلایا کرتے تھے
تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ لَّا
اب اس کی طرف چلو۔ (دھوئیں کے) سائے کی طرف چلو جسکے تین حصے ہیں[1] جس
ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ
میں نہ ٹھنڈک ہے اور نہ جہنم کی لپٹ سے بچائے گا۔ اس سے اتنے بڑے انگارے
كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
برستے ہوں گے جیسے محل۔ گویا زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کی
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَلَا يُؤْذَنُ
خرابی ہے۔ یہ وہ دن ہوگا کہ لوگ لب تک نہ ہلا سکیں گے۔ اور نہ ان کو اجازت دی جائے
لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا
گی کہ کچھ عذر معذرت کر سکیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے۔ یہی
يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ
فیصلے کا دن ہے (جس میں) ہمنے تمکو اور اگلوں کو اکٹھا کیا ہے۔ تو اگر تمہیں کوئی داؤ کرنا
كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ اِنَّ
آتا ہو تو آؤ چل چکو۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔ بیشک
الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾
پرہیز گار لوگ (درختوں کی) گھنی چھاؤں میں ہونگے اور چشموں اور میووں میں جو انھیں مرغوب ہوں۔
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ
(دنیا میں) جو عمل کرتے تھے۔ اس کے بدلے میں مزے سے کھاؤ پیو (مبارک) ہم نیکو کاروں کو
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾
ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔
كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَيْلٌ
(جھٹلانے والو) چند دن چین سے کھا پی لو تم بیشک گنہ گار ہو۔ اس دن
يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا
جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو تو
لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَيِّ
رکوع نہیں کرتے۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔ اب اس
حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع
کے بعد یہ کس بات پر ایمان لائیں گے۔

جہنم کی کیفیت

[1] اس کے تین حصے اس لیے ہوں گے کہ کفار کو ایک اوپر سے گھیرے گا۔ ایک داہنی طرف سے ایک بائیں طرف سے۔ ۱۲

## سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ (٧٨) (٨٠)

اٰیَاتُهَا ٤٠ ۔ رُکُوْعَاتُهَا ٢

اس کی چالیس آیتیں — سورۂ نبا[1] مکہ میں نازل ہوا — اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝١ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝٢ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ

یہ لوگ آپس میں کس چیز کا حال پوچھتے ہیں۔ ایک[2] بڑی خبر کا حال جس میں یہ لوگ اختلاف کر

مُخْتَلِفُوْنَ ۝٣ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٤ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٥

رہے ہیں۔ دیکھو انھیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا۔ پھر انھیں عنقریب ہی ضرور معلوم ہو جائے گا۔

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝٦ وَّ الْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝٧ وَّ

کیا ہم نے زمین کو بچھونا اور پہاڑوں کو (زمین کی) میخیں نہیں بنایا۔ اور ہمنے تم

خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝٨ وَّ جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝٩ وَّ جَعَلْنَا

لوگوں کو جوڑا جوڑا پیدا کیا۔ اور تمہاری نیند کو آرام (کا باعث) قرار دیا۔ اور رات کو

الَّيْلَ لِبَاسًا ۝١٠ وَّ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝١١ وَّ بَنَيْنَا فَوْقَكُمْ

پردہ بنایا۔ اور ہم ہی نے دن کو (کسب) معاش (کا وقت) بنایا۔ اور تمہارے اوپر

سَبْعًا شِدَادًا ۝١٢ وَّ جَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝١٣ وَّ اَنْزَلْنَا

سات مضبوط (آسمان) بنائے۔ اور ہم ہی نے (سورج کو) روشن چراغ بنایا۔ اور ہم ہی نے

مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝١٤ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّ

بادلوں سے موسلادھار پانی برسایا تاکہ اس کے ذریعہ سے دانے اور سبزی اور

نَبَاتًا ۝١٥ وَّ جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝١٦ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ

گھنے باغ پیدا کر دیں۔ بیشک فیصلہ کا دن

مِيْقَاتًا ۝١٧ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝١٨

مقرر ہے۔ جس دن صور پھونکا جائیگا۔ اور تم لوگ گروہ گروہ حاضر ہو گے۔

وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝١٩ وَّ سُيِّرَتِ الْجِبَالُ

اور آسمان کھول دیئے جائیں گے تو (اس میں) دروازے ہو جائیں گے۔ اور پہاڑ (اپنی جگہ) سے چلائے

فَكَانَتْ سَرَابًا ۝٢٠ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝٢١ لِّلطّٰغِيْنَ

جائیں گے تو ریت ہو کر رہ جائینگے۔ بیشک جہنم گھات (کی جگہ) ہے۔ سرکشوں کا (وہی) ٹھکانا

مَاٰبًا ۝٢٢ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۝٢٣ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا

ہے۔ اس میں مدتوں پڑے جھینکتے رہیں گے۔ نہ وہاں ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے، اور نہ

بَرْدًا وَّ لَا شَرَابًا ۝٢٤ اِلَّا حَمِيْمًا وَّ غَسَّاقًا ۝٢٥ جَزَآءً

کھولتے ہوئے پانی اور بہتی ہوئی پیپ کے سوا کچھ پینے کو ملے گا (یہ ان کی کارستانیوں کا) پورا پورا

---

نبأ عظیم

خدا کے احسانات

قیامت کا ذکر

جہنم کی حالت

[1] اس سورۃ کے بعض تعلیمی امور یہ ہیں۔ ۱: حضرت علی کی ولایت۔ ۲: انسان کو نعمتوں پر تنبیہ کرنا۔ ۳: قیامت کی علامات ۴: جہنم کا ذکر ۵: بہشت کے درجات۔ ۶: قیامت میں خاص لوگوں کے سوا کسی کو بولنے کی بھی اجازت نہ ہوگی۔ ۷: کفار کی حسرت وغیرہ۔ ۱۲

[2] اس میں بھی بڑا اختلاف ہے کہ نبأ عظیم (بڑی خبر) سے کیا مراد ہے۔ بعض قیامت بعض قرآن بعض علیؑ ابن ابی طالب کی ولایت کو کہتے ہیں چنانچہ سدی نے حضرت رسولؐ سے روایت کی ہے کہ جس چیز کا لوگوں سے قبر میں سوال کیا جائیگا۔ وہ علیؑ ابن ابی طالب کی ولایت ہے تو کوئی مردہ شرق و غرب خشکی اور دریا میں ایسا نہ ہوگا جس سے منکر و نکیر مرنے کے بعد علیؑ کی ولایت کا سوال نہ کریں۔ چنانچہ میت سے پوچھیں گے کہ تیرا دین کیا ہے۔ اور تیرے نبی کون ہیں اور تیرے امام کون ہیں۔ اسی بناء پر عمرو بن عاص نے جس کو جناب امیرؑ سے ایک خاص عداوت تھی مگر حق برزبان جاری شود حضرت کی شان میں کہا ہے۔

ہو النبأ العظیم و فلک نوحٍ ؛ و باب اللّٰہ وانقطع الخطاب۔ یہی نبأ عظیم اور نوحؑ کی کشتی اور خدا کے دروازہ ہیں اب اس کے بعد خطاب منقطع ہو جاتا ہے یعنی متکلم کے لیے کسی کلام کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

وِّفَاقًا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۙ وَّ كَذَّبُوْا
بدلہ ہے۔ بیشک یہ لوگ آخرت کے حساب کی اُمید ہی نہ رکھتے تھے۔ اور ان لوگوں نے ہماری

بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ؕ وَ كُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۙ فَذُوْقُوْا
آیتوں کو بُری طرح جھٹلایا۔ اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر منضبط کر رکھا ہے تو اب تم مزا

فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۠ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۙ
چکھو ہم تو تم پر عذاب ہی بڑھاتے جائیں گے۔ بیشک پرہیزگاروں کے لیے بڑی کامیابی ہے۔

حَدَآئِقَ وَ اَعْنَابًا ۙ وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۙ وَّ كَاْسًا دِهَاقًا ؕ
(یعنی بہشت کے) باغ اور انگور اور اٹھتی جوانیوں والی ہمسن عورتیں ہیں۔ اور شراب کے لبریز ساغر۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا كِذّٰبًا ۚ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ
وہاں نہ بیہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ۔ (یہ) تمہارے پروردگار کی طرف سے

عَطَآءً حِسَابًا ۙ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا
کافی انعام اور صلہ ہے۔ جو سارے آسمانوں اور زمین اور جو ان (دونوں) کے بیچ میں ہے

بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۚ يَوْمَ
سب کا مالک ہے بڑا مہربان ہے۔ لوگوں کو اس سے بات کرنے کا یارا نہ ہوگا۔ جس دن

يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙۗ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا
جبرئیل [1] اور دیگر فرشتے (اسکے سامنے) پرا باندھ کر کھڑے ہونگے (اسدن) اس سے کوئی بات نہ کر

مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا ۚ ذٰلِكَ الْيَوْمُ
سکے گا مگر جسے [2] خدا اجازت دے اور وہ ٹھکانے کی بات کہے۔ وہ دن برحق ہے تو جو

الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۚ اِنَّاۤ اَنْذَرْنٰكُمْ
شخص چاہے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں (اپنا) ٹھکانہ بنائے۔ ہمنے تم لوگوں کو

عَذَابًا قَرِيْبًا ۖۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ
عنقریب آنے والے عذاب سے ڈرا دیا۔ جس دن آدمی اپنے ہاتھوں پہلے سے بھیجے

وَ يَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۠
ہوئے (اعمال) کو دیکھے گا اور کافر کہے گا کاش میں خاک ہو جاتا۔

## اٰياتها ٤٦ ۔ (٧٩) سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ (٨١) ۔ رُكوعاتها ٢

اس کی چھیالیس آیتیں سورۃ نازعات [3] مکہ میں نازل ہوا۔ اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَ النّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ وَّ النّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ وَّ السّٰبِحٰتِ
ان (فرشتوں) کی قسم جو (کفار کی روح) ڈوب کر سختی سے کھینچ لیتے ہیں۔ اور ان کی قسم جو (مومنین

بہشت کے اوصاف

[1] ایسے موقع پر لفظ رُوح کو خدا نے قرآن مجید میں جابجا بیان کیا ہے۔ اور اس کی تفسیر میں اختلاف بھی ہے بعض روایات میں ہے کہ یہ ایک فرشتہ ہے جو جبرئیلؑ و میکائیلؑ سے بھی زیادہ معزز ہے۔ اور خلقت میں بھی سب سے بڑا ہے۔ بعض کا قول ہے، کہ اس سے مراد آسمانوں کی رُوح ہے بعض احادیث میں ہے کہ وہ انسان اور فرشتے کے علاوہ ایک دُوسری خلقت ہے مگر ظاہر یہ ہے، کہ رُوح سے حضرت جبرئیلؑ مراد ہیں اور اس بنا پر یہ ترجمہ کیا گیا۔

[2] ایک حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ واللہ شفاعت کے واسطے خدا نے ہمیں اجازت دی ہے اور ہم اہل بیتؑ اور خاص لوگوں کے سوا کوئی بغیر اذن سفارش نہ کرے گا۔ اور ہم ہی حق بات کہنے والے ہیں۔ کسی نے پوچھا فرزند رسولؐ اس وقت آپ کیا بات فرمائیں گے۔ آپ نے فرمایا خدا کی تسبیح، اپنے رسولؐ پر صلوٰۃ اپنے شیعوں کی سفارش۔ ١٢

[3] اس سورۃ میں خدا نے قیامت کے حالات حضرت موسیٰؑ و فرعون کا قصہ اور اس سے عبرت کی فہمائش اپنی نعمتوں کا شمار، قیامت کا ذکر، جہنم کے آلام، متقین کی تعریف حضرۃ رسولؐ کی رسالت، دُنیا کی بے ثباتی وغیرہ کو ذکر فرمایا ہے۔ ١٢

سَبْحًا ۝٣ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝٤ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝٥ يَوْمَ

کی جان آسانی سے کھینچ لیتے ہیں اور ان کی قسم جو (آسمان و زمین کے درمیان) پیرتے پھرتے ہیں پھر آگے

تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝٦ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝٧ قُلُوْبٌ

بڑھ کر سبقت کرنے والے ہیں پھر (دنیا کے) انتظام کرتے ہیں (ان کی قسم کہ قیامت ہو کر رہے گی) جس دن زمین

يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝٨ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝٩ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا

کو بھونچال آئیگا۔ پھر اس کے پیچھے اور زلزلہ آئیگا۔ اس دن دل دھڑک رہے ہونگے۔ ان کی آنکھیں (ندامت)

لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَةِ ۝١٠ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝١١

سے جھکی ہوں گی۔ کفار کہتے ہیں کہ کیا ہم اُلٹے پاؤں (زندگی کی طرف) پھر لوٹیں گے کیا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گے

قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝١٢ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ

کہتے ہیں کہ یہ لوٹنا تو بڑا نقصان دہ ہے۔ وہ قیامت (تو گویا) بس ایک

وَّاحِدَةٌ ۝١٣ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝١٤ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ

سخت چیخ ہوگی۔ اور لوگ یکبارگی ایک میدان[1] (حشر) میں موجود ہونگے (اے رسولؐ) کیا تمہارے پاس موسیٰؑ کا

مُوْسٰى ۝١٥ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝١٦

قصہ بھی پہنچا ہے۔ جب ان کو ان کے پروردگار نے طوٰی کے میدان میں پکارا کہ

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝١٧ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى

فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہو گیا ہے۔ اور (اس سے) کہو کہ کیا تیری خواہش

اَنْ تَزَكّٰى ۝١٨ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝١٩ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ

ہے کہ کفر سے پاک ہو جائے اور میں تجھے تیرے پروردگار کی راہ بتا دوں تو تجھ کو خوف (پیدا) ہو۔ غرض

الْكُبْرٰى ۝٢٠ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۝٢١ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۝٢٢ فَحَشَرَ

موسیٰؑ نے اسے (عصا کا) بڑا معجزہ دکھایا تو اس نے جھٹلا دیا۔ اور نہ مانا۔ پھر پیٹھ پھیر کر (خلاف) تدبیر کرنے لگا۔ پھر

فَنَادٰى ۝٢٣ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝٢٤ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ

(لوگوں کو) جمع کیا اور بلند آواز سے چلایا تو کہنے لگا۔ میں تم لوگوں کا سب سے بڑا پروردگار ہوں تو خدا نے

الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۝٢٥ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ

اسے دنیا اور آخرت (دونوں) کے عذاب میں گرفتار کیا۔ بیشک جو شخص (خدا سے) ڈرے اس کے لیے اس (قصہ)

يَّخْشٰى ۝٢٦ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ۝٢٧

میں عبرت ہے۔ بھلا تمہارا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان کا کہ اسی نے اس کو بنایا۔

رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۝٢٨ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ

اسی کی چھت کو خوب اونچا رکھا پھر اسے درست کیا اور اس کی رات کو تاریک بنایا اور (دن کو) اس

ضُحٰىهَا ۝٢٩ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ۝٣٠ اَخْرَجَ مِنْهَا

کی دھوپ نکالی۔ اور اس کے بعد زمین کو پھیلایا۔ اسی میں سے اس کا

قیامت کا ذکر

حضرت موسیٰؑ کا قصہ

یہ قصہ عبرت ہے

[1] بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ ساہرہ اس زمین کا نام ہے جو بیت المقدس کے نزدیک جبل اریحا کی اطراف میں ہے۔ اسی کو خدا قیامت میں وسیع کرکے میدان حشر بنائے گا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ وہ زمین چاندی کی بنائے گا جس کی وسعت موجودہ زمین سے چالیس گنا زیادہ ہوگی۔ واللہ اعلم ١٢
ایک روایت میں ہے کہ ساہرہ ہموار زمین کو کہتے ہیں اور فاذا ھم بالساھرۃ کا مطلب یہ ہے کہ مُردے جب دوسرے صور کی آواز اپنی قبروں میں سنیں گے تو باہر نکل آئیں گے، اور زمین پر صف بستہ ہو جائیں گے۔ (الصافی)

مَآءَهَا وَ مَرْعٰهَا ﴿٣١﴾ وَ الْجِبَالَ اَرْسٰهَا ﴿٣٢﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ

پانی اور اس کا چارہ نکالا اور پہاڑوں کو اس میں گاڑ دیا (یہ سب سامان) تمہارے اور تمہارے چارپایوں کے

وَ لِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾ يَوْمَ

فائدے کیلیے ہیں۔ تو جب بڑی سخت مصیبت (قیامت) آموجود ہوگی۔ جس دن انسان

يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿٣٥﴾ وَ بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ

اپنے کاموں کو خود یاد کرے گا۔ اور جہنم دیکھنے والوں کے سامنے ظاہر کر دی جائے گی۔ تو

لِمَنْ يَّرٰى ﴿٣٦﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿٣٧﴾ وَ اٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾

جس نے (دنیا میں) سر اٹھایا تھا۔ اور دنیاوی زندگی کو ترجیح دی تھی۔ اس کا ٹھکانہ تو

فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾ وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ

یقیناً دوزخ ہے۔ مگر جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا

رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ

اور جی کو ناجائز خواہشوں سے روکتا رہا۔ تو اس کا ٹھکانہ یقیناً

الْمَاْوٰى ﴿٤١﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ﴿٤٢﴾

بہشت ہے۔ (اے رسولؐ) تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا کہیں تھل بیڑا بھی ہے

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿٤٣﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿٤٤﴾ اِنَّمَا

تو تم اس کے ذکر سے کس فکر میں ہو۔ اس (کے علم) کی انتہا تمہارے پروردگار ہی تک ہے۔ تو

اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿٤٥﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا

تم تو بس جو اس سے ڈرے اس کو ڈرانے والے ہو۔ جس دن وہ لوگ اس کو دیکھیں گے

لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿٤٦﴾

تو (سمجھیں گے کہ دنیا میں) بس ایک شام یا صبح ٹھہرے تھے۔

## (٨٠) سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ (٢٤) — اٰيَاتُهَا ٤٢ — رُكُوْعُهَا ١

اس کی بیالیس آیتیں سورۂ عبس[1] مکہ میں نازل ہوا۔ اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

عَبَسَ وَ تَوَلّٰٓى ﴿١﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿٢﴾ وَ مَا يُدْرِيْكَ

وہ آنتی[2] بات پر چیں بر جبیں ہوگیا۔ اور منہ پھیر بیٹھا کہ اس کے پاس نابینا آگیا۔ اور تم کو کیا معلوم شاید وہ

لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ﴿٣﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿٤﴾ اَمَّا

تعلیم سے پاکیزگی حاصل کرتا یا وہ نصیحت سنتا تو نصیحت اس کے کام آتی۔ تو جو کچھ پرواہ نہیں

مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿٥﴾ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ﴿٦﴾ وَ مَا عَلَيْكَ

کرتا۔ اس کے تو تم درپے ہو جاتے ہو۔ حالانکہ اگر وہ نہ سدھرے تو تم

---

[1] اس سورۃ کے بعض امور مذکورہ یہ ہیں۔ ۱: عبداللہ بن مکتوم کی بدولت بعض اصحاب کی تنبیہ اور ان کی مدح ۲: قرآن کا خدائی کتاب ہونا۔ ۳: انسانی فطرت۔ ۴: خدا کے احسانات ۵: قیامت کے حالات ۶: نیکوکاروں اور کفار کا قیامت میں تذکرہ وغیرہ۔ ۱۲

[2] ایک روز حضرت رسولؐ کے پاس آپ کے اصحاب بیٹھے ہوئے تھے عبداللہ بن مکتوم جو خاص صحابی مؤذن اور نابینا تھے کچھ احکام خدا پوچھنے کے واسطے آپؐ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپؐ نے منتہائے اخلاق اور ان کی نابینائی کی وجہ سے حضرت عثمان سے جو آپ کے پاس بیٹھے تھے۔ آگے بٹھایا۔ یہ امر حضرت عثمان کو ناگوار گزرا۔ عبداللہ کی طرف پشت کر کے بیٹھ گئے یہ بات خدا کی مرضی کے خلاف تھی حضرت جبرئیلؑ یہ آیت لے کر نازل ہوئے جس سے عبداللہ کی مدح اور حضرت عثمان کی تنبیہ مقصود تھی۔ بعض مفسرین نے حضرت عثمان کے علاوہ بعض بنی امیہ کو اسکا مصداق قرار دیا ہے اور بعض مفسرین نے تو خود حضرت رسولؐ پر ہی الزام قائم کیا ہے۔ حالانکہ یہ محض غلط ہے۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ صاحب خلق عظیم ایک دیندار کے ساتھ ایسا برتاؤ کرے جو اس کے غلاموں سے بھی نسبت دور اور خلاف قیاس ہے۔ کہاں شان نبوت اور کہاں بدخلقی و ترش روئی معاذ اللہ۔ ۱۲

اَلَّا يَزَّكّٰى ۝٧ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝٨ وَهُوَ يَخْشٰى ۝٩

ذمہ دار نہیں۔ اور جو تمہارے پاس لپکتا ہوا آتا ہے اور (خدا سے) ڈرتا ہے۔

فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝١٠ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝١١ فَمَنْ شَآءَ

تو تم اس سے بے رُخی کرتے ہو۔ دیکھو یہ (قرآن کی آیات) تو سراسر نصیحت ہیں۔ تو جو چاہے اسے

ذَكَرَهٗ ۝١٢ فِىْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝١٣ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝١٤

یاد رکھے۔ (لوح محفوظ کے) بہت معزز اوراق میں (لکھا ہوا ہے) جو بلند رتبہ اور پاک ہیں۔ (ایسے)

بِاَيْدِىْ سَفَرَةٍ ۝١٥ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ۝١٦ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ

لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہے جو بزرگ نیکوکار ہیں۔ انسان لے ہلاک ہو جائے وہ کیسا

اَكْفَرَهٗ ۝١٧ مِنْ اَىِّ شَىْءٍ خَلَقَهٗ ۝١٨ مِنْ نُّطْفَةٍ ۭ خَلَقَهٗ

ناشکرا ہے۔ (خدا نے) اسے کس چیز سے پیدا کیا۔ نطفے سے اسے پیدا

فَقَدَّرَهٗ ۝١٩ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝٢٠ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝٢١

کیا۔ پھر اس کا اندازہ مقرر کیا پھر اس کا راستہ آسان کر دیا۔ پھر اسے موت دی پھر اسے قبر میں دفن کرایا

ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝٢٢ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ۝٢٣

پھر جب چاہے گا اُٹھا کھڑا کرے گا۔ سچ تو یہ ہے کہ خدا نے جو حکم اسے دیا اس نے اسکو پورا نہ کیا

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝٢٤ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ

تو انسان کو اپنے کھانے کی طرف غور کرنا چاہیے کہ ہم ہی نے (بادل سے) پانی

صَبًّا ۝٢٥ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝٢٦ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا

برسایا۔ پھر ہم ہی نے زمین سے (درخت اگا کر) چیرا پھاڑا۔ پھر ہم نے اس میں اناج اگایا۔

حَبًّا ۝٢٧ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝٢٨ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝٢٩ وَّحَدَآئِقَ

اور انگور اور ترکاریاں اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے گھنے باغ

غُلْبًا ۝٣٠ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝٣١ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝٣٢

اور میوے اور چارا (یہ سب کچھ) تمہارے اور تمہارے چارپایوں کے فائدے کے لیے (بنایا) تو

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝٣٣ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝٣٤

جب کانوں کے پردے پھاڑنے والی (قیامت) آموجود ہوگی۔ اس دن آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور

وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۝٣٥ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ۝٣٦ لِكُلِّ امْرِئٍ

اپنے باپ اور اپنے لڑکے بالوں سے بھاگے گا۔ اس دن ہر شخص (اپنی نجات

مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝٣٧ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ

کی) ایسی فکر میں ہوگا۔ جو اس کے مشغول ہونے کے لیے کافی ہو۔ بہت سے چہرے تو اس

مُّسْفِرَةٌ ۝٣٨ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝٣٩ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ

دن چمکتے ہوں گے۔ خنداں شاداں (یہی نیکوکار ہیں) اور بہت سے چہرے ایسے

لے بعض کا قول ہے کہ اس انسان سے مُراد اُمیّہ بن خلف ہے، اور بعض عتبہ بن ابولہب کو کہتے ہیں ۱۲

عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۙ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۗ أُولَٰٓئِكَ هُمُ

ہوں گے جن پر گرد پڑی ہوگی۔ اس پر سیاہی چھائی ہوئی ہوگی۔

الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝

یہی کفار بدکار ہیں۔

## آیاتہا ۲۹ (۸۱) سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ (۷) رکوعہا ۱

اس کی انتیس آیتیں سورۃ ۱ تکویر مکہ میں نازل ہوا اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ۝

جس وقت آفتاب (کی چادر کو) لپیٹ لیا جائیگا اور جس وقت تارے گر پڑیں گے۔

وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝

اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔ اور جب عنقریب بچنے والی اونٹنیاں بیکار ۲ کر دی جائیں گی۔

وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝

اور جس وقت وحشی جانور اکٹھے کیے جائیں گے اور جس وقت دریا آگ ہو جائیں گے۔

وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ۝

اور جس وقت روحیں (بدنوں) سے ملا دی جائیں گی۔ اور جس وقت زندہ درگور لڑکی سے پوچھا ۳

بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۝ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝

جائیگا کہ کس گناہ کے بدلے ماری گئی۔ اور جس وقت (اعمال کے) دفتر کھولے جائیں گے۔

وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ۝

اور جس وقت آسمان کا چھلکا اتارا جائیگا۔ اور جب دوزخ (کی آگ) بھڑکائی جائے گی۔

وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا أَحْضَرَتْ ۝

اور جب بہشت قریب کر دی جائے گی۔ تب ہر شخص معلوم کریگا کہ وہ کیا (اعمال) لے کر آیا۔ تو

فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝ وَاللَّيْلِ

مجھے ان ستاروں کی قسم جو چلتے چلتے پیچھے ہٹ جاتے ۴ اور غائب ہو جاتے ہیں۔ اور رات کی

إِذَا عَسْعَسَ ۝ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ۝ إِنَّهُ لَقَوْلُ

قسم جب ختم ہونے کو آئے اور صبح کی قسم جب روشن ہو جانے کہ بیشک یہ (قرآن) ایک معزز فرشتہ

رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝ ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۝

(جبرئیل) کی زبان کا پیغام ہے جو بڑا قوی عرش کے مالک کی بارگاہ میں بلند رتبہ ہے وہاں (سب فرشتوں کا)

مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۝ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ ۝ وَلَقَدْ

سردار امانت دار ہے اور (اے مکے والو) تمہارے ساتھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیوانے نہیں ہیں ۵ اور بیشک



۱ اس سورۃ میں خداوند عالم نے قیامت کے حالات، حضرت جبرئیل کی مدح، فرشتوں کا وجود، قرآن کا خدائی کتاب ہونا، حضرت رسولؐ کی رسالت، خدا کی مشیت کا سب پر غالب رہنا وغیرہ بیان کیا ہے۔ ۱۲

۲ عرب میں قریب بچنے والی اونٹنیاں بہت عزیز ہوتی ہیں مگر قیامت کی وہ سخت مصیبت ہوگی کہ لوگ اس وقت اس کی بھی پروا نہ کرینگے ۱۲

۳ اسلام سے قبل عرب میں بیہودہ رسم جاری تھی کہ جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی تو اسے مفلسی یا شرم سے مار ڈالتا۔ یا پشمینہ کا کپڑا پہنا کر ریوڑ چرواتا یا زندہ درگور کر دیتا۔ اس کی تنبیہ کی غرض سے اس لڑکی کو بیان مدعیہ بنا کر اظہار لے رہا ہے تاکہ لوگ اس سے باز آئیں۔ ۱۲

۴ علم ہیئت سے اس مسئلہ کی اچھی طرح چھان بین ہو چکی ہے کہ زحل مریخ مشتری زہرہ اور عطارد پانچوں ستارے چلتے چلتے یکبارگی پیچھے ہٹ جاتے ہیں یا غائب ہو جاتے ہیں ۱۲

۵ یہ ان لوگوں کی رو ہے جو حضرت رسولؐ کو دیوانہ بتاتے۔ اور یہ کہتے کہ یہ قرآن اپنے جی سے گھڑ کے بیان کرتے ہیں ۱۲۔

بقیہ ص ۶۹۱

کے بدلے چیز گرو ہوتی ہے اور بغیر روپے ادا کیے چھوٹ نہیں سکتی اسی طرح ہر شخص اعمال کے بدلے گرو ہے کہ بغیر اچھے اعمال کے جہنم اور خدا کے عذاب سے چھٹکارا نہیں ہو سکتا۔ ۱۲

قیامت کے حالات

جبرئیل کی مدح

قرآن آسمانی کتاب ہے

45

رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۝۲۳ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۝۲۴

انہوں نے جبرئیل کو (آسمان کے) کھلے (شرقی) کنارے پر دیکھا ہے اور وہ غیب کی باتوں کے ظاہر کرنے میں

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝۲۵ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ۝۲۶

بخیل نہیں اور نہ یہ مردود شیطان کا قول ہے۔ پھر تم کدھر چلے جا رہے ہو۔

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۲۷ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ

یہ سارے جہان کے لوگوں کے لیے بس نصیحت ہے۔ (مگر) اسی کے لیے جو تم میں سیدھی

اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۝۲۸ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ

راہ چلے۔ اور تم کچھ چاہتے ہی نہیں مگر وہی جو سارے جہانوں کا پالنے

رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲۹

والا خدا چاہتا ہے۔

## اٰیاتها ۱۹ (۸۲) سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ (۸۲) رکوعها ۱

اس کی انیس آیتیں سورۃ[1] انفطار مکہ میں نازل ہوا۔ اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝۱ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝۲

جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب تارے جھڑ پڑیں گے اور جب دریا

وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝۳ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝۴

بہہ (کر ایک دوسرے سے مل) جائیں گے۔ اور جب قبریں اکھیڑ دی[2] جائیں گی۔ تب

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝۵ يٰٓاَيُّهَا

ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ اس نے آگے کیا بھیجا تھا اور پیچھے کیا چھوڑا تھا۔ اے انسان تجھے

الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝۶ الَّذِيْ خَلَقَكَ

اپنے کریم پروردگار کے بارے میں کس چیز نے دھوکا دیا[3] جس نے تجھے پیدا کیا تو تجھے

فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝۷ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝۸

درست بنایا اور مناسب اعضاء دیئے۔ اور جس صورت میں اس نے چاہا تیرے جوڑ بند ملائے۔

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝۹ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ

ہاں بات یہ ہے کہ تم لوگ جزا (کے دن) کو جھٹلاتے ہو حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں بزرگ

لَحٰفِظِيْنَ ۝۱۰ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝۱۱ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝۱۲

فرشتے سب باتوں کے لکھنے والے (کراماً کاتبین) جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب جانتے ہیں۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝۱۳ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝۱۴

بیشک نیکوکار (بہشت کی) نعمتوں میں ہونگے۔ اور بدکار لوگ یقیناً جہنم میں جزا کے دن اسی میں جھونکے جائیں گے

خدا کی مشیت سب پر غالب ہے

[1] اس سورۃ میں بھی خدا نے قیامت کے واقعات، قیامت میں ہر عمل کی بازپرس، انسان کی خلقت، کراماً کاتبین کا ذکر، نیکوں اور بدوں میں تفرقہ، قیامت میں سب مجبور ہونگے، اور حکومت خاص خدا کے واسطے ہو گی۔ ایسے ہی امور کو ذکر فرمایا۔ ۱۲

[2] یعنی اس سے مُردے نکل پڑیں گے۔ ۱۲

[3] جب حضرت رسولؐ اس آیت کو تلاوت فرماتے تو کہتے کہ جہل نے اسے دھوکہ دیا۔ یاد رکھنے کی یہ بات ہے کہ اس مقام پر خدا نے اپنی باتوں میں سے کریم کا ذکر کر کے گویا جواب تعلیم کر دیا ہے کہ اگر بندہ خدا کے پوچھنے پر یہ کہہ دے کہ تیرے کرم نے مجھے دھوکا دیا تو کیا عجب ہے کہ بخش دیا جائے۔ ۱۲

کراماً کاتبین

يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ﴿۱۶﴾ؕ

اور وہ لوگ اس سے چھپ نہ سکیں گے۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا

اور تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیا ہے۔ پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا

يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۸﴾ؕ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ

دن کیا چیز ہے۔ اس دن کوئی شخص کسی شخص کی بھلائی نہ کر سکے گا۔

وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾ؒ

اور اس دن حکم صرف خدا ہی کا ہوگا۔

اٰیاتھا ۳۶ (۸۳) سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ (۸۶) رکوعھا ۱

اس کی چھتیس آیتیں سورۂ تطفیف مکہ میں نازل ہوا۔ اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿۱﴾ۙ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ

ناپ تول میں کمی کرنیوالوں کی خرابی ہے۔ جو اوروں سے ناپ کرلیں تو پورا پورا

يَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾ؗۖ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾ؕ

لیں۔ اور جب ان کو ناپ کے یا تول کر دیں تو کم دیں۔ کیا یہ لوگ اتنا

اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ﴿۴﴾ۙ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵﴾ۙ

بھی نہیں خیال کرتے کہ ایک بڑے (سخت) دن (قیامت) میں اٹھائے جائیں گے۔

يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶﴾ؕ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ

جس دن تمام لوگ سارے جہاں کے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونگے۔ سُن رکھو کہ بدکاروں کے

الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ﴿۷﴾ؕ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ﴿۸﴾ؕ

نامۂ عمل سجین میں ہیں۔ اور تم کو کیا معلوم کہ سجین کیا چیز ہے۔

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۹﴾ؕ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۰﴾ۙ الَّذِيْنَ

ایک لکھا ہوا دفتر ہے۔ (جس میں شیاطین کے اعمال درج ہیں) اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے

يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۱۱﴾ؕ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ

جو لوگ روز جزا کو جھٹلاتے ہیں۔ حالانکہ اس کو حد سے نکل جانے والے گنہ گار

مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾ۙ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ

کے سوا کوئی نہیں جھٹلاتا۔ جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ اگلوں

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ؕ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا

کے افسانے ہیں۔ نہیں نہیں بات یہ ہے کہ یہ لوگ جو اعمال (بد) کرتے ہیں ان کا ان کے دلوں پر زنگ

قیامت میں خاص خدا ہی کی حکومت ہوگی

ناپ تول میں کمی کی مذمت

نیکوں بدوں میں اعمال کا تفرقہ

لہ اس سورۃ میں خدا نے ناپ تول میں کمی کرنیوالوں کی مذمت، نیکوں اور بدوں کے اعمال کا تفرقہ، حضرت علیؑ کی مدح، منافقین کی مذمت وغیرہ بیان فرمائی ہے۔ ۱۲

لہ اسی بنا پر جب جناب امیرؑ اپنے کاموں سے فارغ ہوکر کوفہ کے بازار میں تشریف لے جاتے تو بلند آواز سے فرماتے۔ لوگو خدا سے ڈرو اور انصاف کے ساتھ پوری ناپ تول کرو اور لوگوں کو چیز کم نہ دو۔ اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ یہ بھی منقول ہے کہ مدینہ کے اکثر تجار اس مرض میں مبتلا اور اس کے عادی تھے۔ جب یہ سورۃ نازل ہوا تو حضرت رسول اکرمؐ نے بازار میں جا کر اس سورۃ کو ان لوگوں کے سامنے پڑھ دیا۔ ۱۲

4/4

يَكْسِبُوْنَ ۝۱۴ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝۱۵

زنگ بیٹھ گیا ہے۔ بیشک یہ لوگ اس دن اپنے پروردگار کی رحمت سے روک دیئے جائیں گے۔

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۝۱۶ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ

پھر یہ لوگ ضرور جہنم واصل ہوں گے۔ پھر (ان سے) کہا جائیگا کہ یہ وہی چیز تو

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝۱۷ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ

ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ (یہ بھی) سن رکھو کہ نیکوں کے نامہ عمل علیین میں

عِلِّيِّيْنَ ۝۱۸ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝۱۹ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝۲۰

ہوں گے۔ اور تم کو کیا معلوم کہ علیین کیا ہے۔ وہ ایک لکھا ہوا دفتر ہے (جسمیں)

يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝۲۱ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝۲۲ عَلَى

نیکوں کے اعمال درج ہیں (اسکے پاس مقرب (فرشتے) حاضر ہیں۔ بیشک نیک لوگ نعمتوں میں ہونگے۔ تختوں پر

الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝۲۳ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ

بیٹھے نظارے کریں گے۔ تم ان کے چہروں ہی سے راحت کی تازگی

النَّعِيْمِ ۝۲۴ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۝۲۵ خِتٰمُهٗ

معلوم کر لوگے۔ ان کو سربمہر خالص شراب پلائی جائے گی جس کی مُہر مشک کی

مِسْكٌ ۚ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۝۲۶ وَ

ہوگی۔ اور اس کی طرف البتہ شائقین کو رغبت کرنی چاہیئے۔ اور اس

مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۝۲۷ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۝۲۸

(شراب) میں تسنیم لے (کے پانی) کی آمیزش ہوگی۔ وہ ایک چشمہ ہے جس میں سے مقربین پئیں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ۝۲۹

بیشک جو گنہ گار مومنوں سے ہنسی کیا کرتے تھے۔ اور جب ان کے پاس گزرتے تو ان پر چشمک

وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ۝۳۰ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى

کرتے تھے ۲ اور جب اپنے لڑکے بالوں کی طرف

اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۝۳۱ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ

لوٹ کر آتے تھے تو اتراتے ہوئے۔ اور جب ان (مومنین) کو دیکھتے تو کہہ بیٹھتے

هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۝۳۲ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ۝۳۳ فَالْيَوْمَ

تھے کہ یہ تو یقینی گمراہ ہیں۔ حالانکہ یہ لوگ ان پر کچھ نگران بنا کر تو بھیجے نہیں گئے تھے۔ تو آج

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۝۳۴ عَلَى الْاَرَآئِكِ

(قیامت میں) ایماندار لوگ کافروں سے ہنسی کریں گے (اور) تختوں پر بیٹھے نظارہ

يَنْظُرُوْنَ ۝۳۵ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝۳۶

کریں گے۔ کہ اب تو کافروں کو ان کے کیے کا پورا پورا بدلہ مل گیا۔



لے بہشت کی ایک نہر کا نام ہے جس کا پانی جنت میں پیے جانے والی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ کیونکہ اس کا محل وقوع بہت بلندی پر ہے (الغی)

۲ے علامہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں لکھا ہے کہ ایک بار حضرت علی مسلمانوں کی ایک جماعت کے سامنے ہوکر گذرے تو ان میں سے جو لوگ منافق تھے مسخراپن ہنسی اور باہم چشمکیں کرنے لگے پھر جب اپنے ہمجنسوں کے پاس پہنچے تو کہنے لگے اجی سُنا آج ہمارے سامنے سے اصلع (جس کے سر پر آگے کی طرف بال نہ ہوں یعنی حضرت امیرؑ) گزرا یہ کہہ کر پھر خوب ہنسے۔ اسی وقت قبل اس کے کہ جناب امیرؑ حضرت رسولؐ کے پاس پہنچیں منافقین کی مذمت اور جناب امیرؑ کی مدح میں یہ آیت نازل ہوئی۔ دیکھو تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ ۲۶۰ مطبوعہ مصر۔ ۱۲

آخرت میں مومنین منافقین پر ہنسیں گے

## رکوعہا ۱ (۸۴) سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ (۸۳) اٰیاتہا ۲۵

اس کی پچیس آیتیں سورۃ انشقاق مکہ میں نازل ہوا۔ اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝۱ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ۝۲ وَ اِذَا

جب آسمان پھٹ جائیگا اور اپنے پروردگار کا حکم بجا لائے گا اور اسے واجب بھی یہی ہے اور جب

الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝۳ وَ اَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ ۝۴ وَ

زمین (برابر کر کے) تان دی جائیگی اور جو کچھ اس میں ہے اگل دے گی اور بالکل خالی ہو جائیگی۔ اور

اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ۝۵ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ

اپنے پروردگار کا حکم بجا لائے گی اور اس پر لازم بھی یہی ہے (تو قیامت آجائیگی) اے انسان تو اپنے پروردگار

اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝۶ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ

کی حضوری کی کوشش کرتا ہے تو تو (ایک نہ ایک دن) اس کے سامنے حاضر ہو گا۔ پھر (اس دن) جس کا نامہ

بِيَمِيْنِهٖ ۝۷ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝۸ وَّ يَنْقَلِبُ

عمل اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا اس سے تو حساب آسان[2] طریقے سے لیا جائیگا۔ اور (پھر) وہ اپنے

اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝۹ وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ

(مومنین کے) قبیلے کی طرف خوش خوش پلٹے گا۔ لیکن جس شخص کو اس کا نامۂ عمل اس کی پیٹھ کے پیچھے

ظَهْرِهٖ ۝۱۰ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝۱۱ وَّ يَصْلٰى سَعِيْرًا ۝۱۲

سے دیا جائے گا۔ وہ تو موت کی دعا کریگا اور جہنم واصل ہو گا۔

اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝۱۳ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ

یہ شخص تو اپنے لڑکے بالوں میں مست رہتا تھا۔ اور سمجھتا تھا کہ کبھی (خدا کی طرف)

يَّحُوْرَ ۝۱۴ بَلٰۤى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ۝۱۵ فَلَاۤ اُقْسِمُ

پھر کر جائے ہی گا نہیں۔ ہاں اسکا پروردگار یقینی اس کو دیکھ (بھال کر) رہا ہے۔ تو مجھے شام کی سرخی

بِالشَّفَقِ ۝۱۶ وَ الَّيْلِ وَ مَا وَسَقَ ۝۱۷ وَ الْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝۱۸

کی قسم اور رات کی اور ان چیزوں کی جنہیں یہ ڈھانک لیتی ہے اور چاند کی جب پورا ہو جائے کہ

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝۱۹ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۲۰ وَ

تم لوگ ضرور ایک سختی کے بعد دوسری سختی میں پھنسو گے۔ تو ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے

اِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۝۲۱ السجدۃ بَلِ الَّذِيْنَ

اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو (خدا کا) سجدہ نہیں کرتے۔ بلکہ کافر لوگ تو (اور اسے)

كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۝۲۲ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۝۲۳ فَبَشِّرْهُمْ

جھٹلاتے ہیں اور جو باتیں یہ لوگ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں خدا تو اسے خوب جانتا

[1] اس سورۃ میں خدا نے قیامت کے واقعات، نیکوں کے نامۂ اعمال قیامت میں داہنے ہاتھ میں ہوں گے۔ اور بدوں کے بائیں ہاتھ میں تلاوتِ قرآن مجید میں سجدہ کا حکم، خدا کا سب چیزوں کو جاننا، نیکوں کے لیے بے انتہا اجر و ثواب کا ہونا وغیرہ ذکر فرمایا ہے۔ ۱۲

[2] آسان طریقے سے حساب لیے جانے کا ایک حدیث میں یہ مطلب بیان ہوا ہے کہ اس کے گناہ اس کے سامنے پیش کر کے معاف کر دیئے جائیں گے۔ ۱۲

نیکوں کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں ہوگا اور بدوں کا بائیں ہاتھ میں

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

سے تو اے رسولؐ، انھیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے

لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۠ ع

اچھے کام کیے ان کے لیے بے انتہا اجر (و ثواب) ہے۔

## اٰیاتہا ۲۲ (۸۵) سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ (۲۷) رکوعہا ۱

اس کی بائیس آیتیں — سورۃ لے بروج مکہ میں نازل ہوا — اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ وَ الْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ وَ شَاهِدٍ

برجوں ۲ والے آسمان کی قسم اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اور گواہ ۳ کی

وَّ مَشْهُوْدٍ ؕ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ النَّارِ ذَاتِ

اور جس کی گواہی دی جائے گی اس کی (کہ کفار مکہ ہلاک ہوں گے) جس طرح خندق ۴ والے ہلاک کر دیئے گئے

الْوَقُوْدِ ۙ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۙ وَّ هُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ

جو خندقیں آگ کی تھیں جس میں انہوں نے مسلمانوں کے لیے ایندھن جھونک رکھا تھا۔ جب وہ ان (خندقوں) پر

بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ؕ وَ مَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْمِنُوْا

بیٹھے ہوئے اور جو سلوک ایمانداروں کے ساتھ کرتے تھے۔ اس کو سامنے دیکھ رہے تھے اور ان کو مومنین کی یہی

بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

بات بُری معلوم ہوئی کہ وہ لوگ خدا پر ایمان لائے تھے۔ جو زبردست (اور) سزاوار حمد ہے وہ (خدا) جس کی

وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ

سارے آسمانوں اور زمین میں بادشاہت ہے اور خدا ہر چیز سے واقف ہے۔ بیشک جن لوگوں

فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ

نے ایماندار مردوں اور عورتوں کو تکلیفیں دیں پھر توبہ نہ کی۔ ان کے لیے جہنم کا عذاب تو ہے ہی (اس

عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ

کے علاوہ) جلنے کا بھی عذاب ہو گا۔ بیشک جو لوگ ایمان

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ

لائے اور اچھے اچھے کام کرتے رہے ان کے لیے وہ باغات ہیں جن کے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ۬ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ؕ اِنَّ بَطْشَ

نیچے نہریں جاری ہیں۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ بیشک تمہارے

رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ؕ ۱۲ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَ يُعِيْدُ ۚ ۱۳ وَ هُوَ

پروردگار کی پکڑ بہت سخت ہے۔ وہ پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ (قیامت میں زندہ) کرے گا اور

**اصحاب اخدود کا قصہ**

**خدا کا مواخذہ سخت ہوتا ہے**

لے اس سورۃ میں خدا نے کفار مکہ کی ہلاکت کی پیشین گوئی، اصحاب اخدود کا قصہ، اور کفار مکہ کی ان سے تشبیہ، مومن کو تکلیف دینے کی سزا، ایمانداروں کی کامیابی، خدائی مواخذہ کی سختی، خدا کا مختار و مرید ہونا، فرعون و ثمود کے قصے کی طرف کفار مکہ کی تنبیہ، قرآن کا خدائی کتاب ہونا وغیرہ ذکر فرمایا ہے۔ ۱۲

۲ے اس کی تفصیل دیکھو پارہ ۱۱ سورۃ یونس آیت ۶ میں۔ ۱۲

۳ے اس میں شدید اختلاف ہے، کہ شاہد و مشہود سے کیا مُراد ہے۔ حضرت امام حسنؑ سے منقول ہے کہ شاہد حضرت رسولؐ ہیں اور مشہود قیامت، امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے، کہ شاہد روز جمعہ ہے اور مشہود روز عرفہ اور ایک روایت میں ہے کہ شاہد روز عرفہ ہے اور مشہود روز قیامت ایک روایت میں ہے کہ شاہد حضرۃ رسولؐ اور مشہود حضرت علیؑ ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ شاہد خدا مشہود بندہ اور دوسری حدیث میں اس کا عکس۔ بعض کا خیال ہے کہ شاہد دسویں ذی الحجہ اور مشہود نویں۔ بعض کا قول ہے کہ شاہد فرشتہ اور مشہود قیامت بعض کہتے ہیں دونوں سے مُراد آدمی ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ شاہد سے مُراد یہ امت ہے اور مشہود اگلی اُمتیں۔ بعض کا قول ہے کہ شاہد انسان کے اعضاء ہیں، اور مشہود آدمی۔ بعض کہتے ہیں کہ شاہد حجر اسود ہے اور مشہود حج کرنے والے بعض کا خیال ہے کہ شاہد دن رات ہیں اور مشہود آدمی۔ بعض کہتے ہیں کہ شاہد انبیاء ہیں اور مشہود ہمارے نبیؐ۔ بعض کہتے ہیں کہ شاہد حضرت آدمؑ ہیں اور مشہود ان کی اولاد۔ بعض شاہد حضرت عیسیٰؑ کو اور مشہود ان کی امت کو کہتے ہیں واللہ اعلم۔ ۱۲

۴ے ان کا قصہ یوں منقول ہے کہ ایک حبشی کو خداوند عالم نے حبشیوں پر پیغمبر بنا کر بھیجا۔ اور ان کا ایک بادشاہ تھا جس کا نام ذونواس تھا۔ وہ لوگوں سے اپنی اور بتوں کی پرستش کراتا۔ غرض پیغمبر نے ہر طرح فہمائش کی مگر چند کے سوا کسی پر

باقی صـ ۷۱۱ پر

الْغَفُورُ الْوَدُودُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ۝۱۵ فَعَّالٌ
وہی بڑا بخشنے والا محبت کرنیوالا ہے۔ عرش کا مالک بڑا عالی شان ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا
لِّمَا يُرِيدُ ۝۱۶ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ۝۱۷ فِرْعَوْنَ
ہے۔ کیا تمہارے پاس لشکروں کی خبر پہنچی ہے۔ (یعنی) فرعون وثمود کی
وَثَمُودَ ۝۱۸ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ۝۱۹
(ضرور پہنچی ہے) مگر کفار تو جھٹلانے ہی (کی فکر) میں ہیں۔
وَاللَّهُ مِن وَرَائِهِم مُّحِيطٌ ۝۲۰ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ
اور خدا ان کو پیچھے سے گھیرے ہوئے ہے (یہ جھٹلانے کے قابل نہیں) بلکہ یہ تو قرآن
مَّجِيدٌ ۝۲۱ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ۝۲۲
مجید ہے جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

## (۸۶) سُورَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ (۳۶)

آیاتها ۱۷ رکوعها ۱

اس کی سترہ آیتیں سورۃ [1] طارق مکہ میں نازل ہوا۔ اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ۝۱ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ۝۲
آسمان اور رات کو آنے والے کی قسم۔ اور تم کو کیا معلوم کہ رات کو آنے والا کیا ہے۔ (وہ)
النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝۳ إِن كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا
چمکتا ہوا [2] تارا ہے۔ (اس بات کی قسم) کہ کوئی شخص ایسا نہیں جس پر نگہبان مقرر
حَافِظٌ ۝۴ فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝۵ خُلِقَ مِن
نہیں۔ تو انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا ہوا ہے۔ وہ اُچھلتے ہوئے پانی
مَّاءٍ دَافِقٍ ۝۶ يَخْرُجُ مِن بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ۝۷
(منی) سے پیدا ہوا ہے۔ جو پشت اور سینے کی ہڈیوں کے بیچ میں سے نکلتا ہے [3]
إِنَّهُ عَلَىٰ رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ۝۸ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ۝۹ فَمَا
بیشک خدا اس کے دوبارہ (پیدا) کرنے پر ضرور قدرت رکھتا ہے۔ جس دن دلوں کے بھید جانچے جائیں گے تو
لَهُ مِن قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ ۝۱۰ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝۱۱
(اس دن) اسکا نہ کچھ زور چلے گا اور نہ کوئی مددگار ہوگا۔ چکر (کھانے) والے آسمان کی قسم اور
وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝۱۲ إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝۱۳ وَ
پھٹنے والی زمین کی قسم بیشک یہ قرآن قول فیصل ہے اور لغو نہیں
مَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝۱۴ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ۝۱۵ وَأَكِيدُ
ہے۔ بیشک یہ کفار اپنی تدبیر کر رہے ہیں اور میں اپنی تدبیر کر رہا

[1] اس سورۃ میں خدا نے ہر شخص کے واسطے نگہبان فرشتوں کا مقرر ہونا، انسانی پیدائش کا مادہ اور قرآن کا قول فیصل ہونا، کفار کو مہلت دینا وغیرہ تعلیم فرمایا ہے۔ ۱۲

[2] مفسرین کے اس تارے سے مراد ہونے میں اختلاف ہے کوئی عام تاروں کو کہتا ہے کوئی خاص تارہ زحل وغیرہ کا نام بتاتا ہے۔ کوئی اس سے جناب امیر علیہ السلام کو مراد لیتا ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۱۲۔

[3] بقراط جو بڑا نامی حکیم گزرا ہے اس کا قول ہے کہ منی عورت کی ہو یا مرد کی دماغ میں پیدا ہوتی ہے اور وہاں سے دو رگوں کے ذریعہ سے جو کانوں کے پیچھے ہیں حرام مغز میں آتی ہے اور پھر جگر کی دو رگوں سے جو حرام مغز سے متصل ہیں ہوتی ہوئی گردہ میں آتی ہے۔ اور اسی طرح سلسلہ وار ہوتی ہوئی مخارج سے باہر نکل آتی ہے مگر محقق اطبا اور زمانۂ حال کے ڈاکٹروں کا یہ خیال ہے کہ منی کا مادہ ہر عضو سے جدا ہو کر پہلے دماغ میں جمع ہوتا ہے۔ اور وہاں سے حرام مغز میں ہوتا ہوا گردہ میں پخت و پز ہو کر خون کی صورت میں انثیین میں آتا ہے۔ اور وہاں سے منی بن کر باہر نکل جاتا ہے۔ بہرحال چاہے جو قول صحیح ہو۔ خدا کا کلام ہر طرح سچا ہے کیونکہ دونوں قول کے مطابق گردہ اور حرام مغز ہی مادہ منی کی پخت و پز اور نکلنے کی جگہ قرار پائی، اور گردہ و حرام مغز کے پیٹھ اور سینہ کی ہڈیوں کے درمیان ہونے میں کوئی شک نہیں ہو سکتا۔ ۱۲

انسانی پیدائش کا مادہ ہر شخص پر نگہبان فرشتے متعین ہیں قرآن کا آسمانی کتاب ہونا

كَيْدًا ۞ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۞

ہوں۔ تو کافروں کو مہلت دو بس ان کو تھوڑی سی مہلت دو۔

## اٰيَاتُهَا ۱۹ (۸۷) سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ (۸) رُكُوْعُهَا ۱

اس کی انیس آیتیں سورۂ اعلیٰ مکہ میں نازل ہوا اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۞ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۞

(اے رسولؐ) اپنے عالی شان پروردگار کے نام کی تسبیح کرو جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا اور دُرست کیا۔ اور

وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۞ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۞

جس نے (اس کا) اندازہ مقرر کیا پھر راہ بتائی۔ اور جس نے (حیوانات کے لیے) چارہ اگایا۔ پھر اسے

فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۞ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۞

خشک سیاہ رنگ کا کوڑا کر دیا ہم تمہیں (ایسا) پڑھاویں گے کہ کبھی بھولو ہی نہیں۔

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۚ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۞

مگر[2] جو خدا چاہے (منسوخ کردے) بیشک وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور چھپے ہوئے کو بھی۔

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۞ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۞

اور ہم تم کو آسان طریقہ کی توفیق دیں گے۔ تو جہاں تک سمجھانا مفید ہو سمجھاتے رہو۔

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۞ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۞

جو خوف رکھتا ہو وہ تو فوری سمجھ جائیگا۔ اور بدبخت اس سے پہلوتہی کریگا۔ جو (قیامت میں)

الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۞ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ

بڑی (تیز) آگ میں داخل ہو گا پھر نہ وہاں مرے ہی گا نہ

فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۞ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۞ وَ

جیے گا۔ وہ یقیناً مُراد دلی کو پہنچا جو (شرک سے) پاک[3] ہوا۔ اور

ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۞ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ

اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا اور نماز پڑھتا رہا۔ مگر تم لوگ تو دُنیاوی زندگی کو

الدُّنْيَا ۞ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۞ اِنَّ هٰذَا

ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور دیرپا ہے۔ بیشک یہی بات

لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۞ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ

اگلے صحیفوں میں[4] ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں

مُوْسٰى ۞

بھی ہے۔



---

[1] اس سورۃ میں خدا کی تسبیح و عبادت کا حکم، خدا ہی سب کا خالق ہے رسولؐ کبھی کوئی چیز نہیں بھولتا، خدا عالم الغیب ہے۔ تم نصیحت کیے جاؤ۔ شرک سے بچو۔ نماز کی ترغیب، قرآن کا اگلے صحیفوں کے مخالف نہ ہونا وغیرہ ذکر فرمایا ہے۔ ۱۲

[2] یعنی جس آیت کو خدا ہر طرح منسوخ کر دینا چاہے گا۔ حتیٰ کہ تلاوت میں بھی اس کو تمہارے ذہن سے مسکن ہے کہ مٹا دے۔ ۱۲

[3] یعنی جس نے دل کو کفر کی نجاست سے پاک کیا۔ اور شہادتین وغیرہ کا اقرار کیا، پانچوں وقت کی نمازیں پڑھیں۔ اور اچھے اعمال بجالائے اس نے نجات پائی۔ ۱۲

[4] حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں اور ان میں سے تین ہزار تیرہ رسولؑ و صاحب کتاب ہیں۔ چار ہزار صحیفے خدا نے نازل کیے اور بعض رسولوں کو کئی کئی صحیفے عطا ہوئے۔ عرب میں چار پیغمبر ہوئے۔ ہودؑ، صالحؑ، شعیبؑ اور ہمارے رسولؐ علیہم السلام شرح عقائد نسفی صہ طبع مجتبائی ۱۳۸۲ھ میں ہے کہ رسولوں کی تعداد تین سو تیرہ تھی۔ ۱۲ (ان ح)

بقیہ صہ ۷۰۹

کچھ اثر نہ ہوا۔ آخر جنگ کی نوبت آئی۔ اور پیغمبر کے بہت سے اصحاب مارے گئے۔ جو باقی بچے وہ مقید ہوئے اور ان کے واسطے چالیس گز لمبی اور بارہ گز چوڑی نہر کھدوائی اور اسے آگ سے بھر دیا۔ اور ایک منادی نے آواز دی کہ جو ہمارے دین پر ہے وہ الگ ہو جائے اور جو اس پیغمبر کے دین پر ہے وہ اس میں کود پڑے۔ آخر مومنین نے نہایت خوشی سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کودنا شروع کیا جب ایک عورت کی باری آئی جس کی گود میں تین مہینے کا بچہ تھا تو اس کو کچھ تامل ہوا مگر خدا کی شان اس بچہ نے باواز بلند کہا۔ اے ماں کچھ خوف نہ کر اور ہم کو لیے ہوئے کود پڑو۔ غرض وہ بھی گری بس پھر کیا تھا خدا نے فوراً ایک ہوا بھیجی جس نے ساری نہر کو خالی کر کے اسی آگ سے بادشاہ اور اس کے لشکر اور تابعین کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اور مومنین پر کچھ اثر بھی نہ ہوا اور سب کے سب صحیح وسالم نکل آئے۔ ۱۲

آياتها ٢٦ (٨٨) سُوۡرَةُ الۡغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ (٦٨) رکوعها ١

اس کی چھبیس آیتیں سورۃ لے غاشیہ مکہ میں نازل ہوا اور ایک رکوع ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

هَلۡ اَتٰٮكَ حَدِيۡثُ الۡغَاشِيَةِ ۝١ وُجُوۡهٌ يَّوۡمَٮِٕذٍ

بھلا تم کو ڈھانپ لینے والی مصیبت (قیامت) کا حال معلوم ہوا ہے۔ اس دن بہت سے چہرے ذلیل و

خَاشِعَةٌ ۝٢ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝٣ تَصۡلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝٤

رسوا ہوں گے۔ (طوق و زنجیر سے) مشقت کرنیوالے تھکے ماندے دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔

تُسۡقٰى مِنۡ عَيۡنٍ اٰنِيَةٍ ۝٥ لَيۡسَ لَهُمۡ طَعَامٌ اِلَّا مِنۡ

انھیں ایک کھولتے ہوئے چشمہ کا پانی پلایا جائے گا۔ خاردار جھاڑی سلے کے سوا ان کے لیے کوئی

ضَرِيۡعٍ ۝٦ لَّا يُسۡمِنُ وَلَا يُغۡنِىۡ مِنۡ جُوۡعٍ ۝٧ وُجُوۡهٌ

کھانا نہیں۔ جو نہ موٹاپی پیدا کرے نہ بھوک میں کچھ کام آئے گا۔ (اور) بہت سے

يَّوۡمَٮِٕذٍ نَّاعِمَةٌ ۝٨ لِّسَعۡيِهَا رَاضِيَةٌ ۝٩ فِىۡ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝١٠

چہرے اس دن ترو تازہ ہونگے۔ اپنی کوشش (کے نتیجہ) پر شادماں ایک عالی شان باغ میں کوئی

لَّا تَسۡمَعُ فِيۡهَا لَاغِيَةً ۝١١ فِيۡهَا عَيۡنٌ جَارِيَةٌ ۝١٢

لغو بات سنیں گے ہی نہیں۔ اس میں چشمے جاری ہوں گے۔

فِيۡهَا سُرُرٌ مَّرۡفُوۡعَةٌ ۝١٣ وَّاَكۡوَابٌ مَّوۡضُوۡعَةٌ ۝١٤ وَّ

اس میں اونچے (اونچے) تخت بچھے ہونگے۔ اور (ان کے کنارے) گلاس رکھے ہونگے۔ اور

نَمَارِقُ مَصۡفُوۡفَةٌ ۝١٥ وَّزَرَابِىُّ مَبۡثُوۡثَةٌ ۝١٦ اَفَلَا يَنۡظُرُوۡنَ

گاؤ تکیے قطار کی قطار لگے ہوئے اور نفیس مسندیں بچھی ہوئیں۔ تو کیا یہ لوگ اونٹ

اِلَى الۡاِبِلِ كَيۡفَ خُلِقَتۡ ۝١٧ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيۡفَ

کی طرف غور نہیں کرتے کہ کیسا (عجیب) پیدا کیا گیا ہے۔ اور آسمان کی طرف کہ کیسا بلند

رُفِعَتۡ ۝١٨ وَاِلَى الۡجِبَالِ كَيۡفَ نُصِبَتۡ ۝١٩ وَاِلَى الۡاَرۡضِ

بنایا گیا ہے۔ اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح کھڑے کیے گئے ہیں۔ اور زمین کی طرف کہ کس

كَيۡفَ سُطِحَتۡ ۝٢٠ فَذَكِّرۡ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُذَكِّرٌ ۝٢١ لَسۡتَ

طرح بچھائی گئی ہے۔ تو تم نصیحت کرتے رہو۔ کہ تم تو بس نصیحت کرنیوالے ہو۔ تم کچھ ان پر

عَلَيۡهِمۡ بِمُصَيۡطِرٍ ۝٢٢ اِلَّا مَنۡ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۝٢٣ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ

داروغہ تو ہو نہیں۔ ہاں جس نے منہ پھیر لیا اور نہ مانا تو خدا اس کو بہت بڑے

الۡعَذَابَ الۡاَكۡبَرَ ۝٢٤ اِنَّ اِلَيۡنَاۤ اِيَابَهُمۡ ۝٢٥ ثُمَّ اِنَّ

عذاب کی سزا دے گا۔ بیشک ان کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ پھر ان کا

لے اس سورت میں خدا نے قیامت کے واقعات، دوزخ و بہشت کی حالت مخلوقات خدا میں غور کرنے کا حکم حضرت رسول کی رسالت، ہر شخص کی بازگشت خدا تعالیٰ کی طرف ہونا وغیرہ بیان فرمایا ہے۔ ١٢

سلے پانی کے کنارے ایک درخت ہوتا ہے۔ جس میں صرف کانٹے ہی کانٹے ہوتے ہیں۔ اور مزے میں صبر سے بھی بدتر اور جب خشک ہو جاتا ہے تو ایسا زہر قاتل کہ جانور بھی اس کے پاس نہیں پھٹکتے۔ اسی کو ضریع کہتے ہیں، اور اسی کی حالت کا لحاظ کر کے میں نے اس کا ترجمہ خاردار جھاڑی کیا ہے یہ تو دنیا کا ضریع ہے۔ اور آخرت کا ضریع تو خدا ہی پناہ۔ ١٢

عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝ ع

حساب ہمارے ذمہ ہے۔

آیاتہا ۳۰ (۸۹) سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ (۱۰) رکوعہا ۱

اس کی تیس آیتیں ہیں سورۃ ؎۱ فجر مکہ میں نازل ہوا۔ اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝ وَالَّيْلِ اِذَا

صبح ؎۲ کی قسم اور دس ؎۳ راتوں کی اور جفت ؎۴ وطاق کی اور رات کی جب

يَسْرِ ۝ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ

آنے لگے۔ عقلمند کے واسطے تو یہ ضرور بڑی قسم ہے (کہ کفار پر ضرور عذاب ہوگا) کیا تم نے نہیں

فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ

دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے عاد کے ساتھ کیا کیا یعنی ارم والے دراز قد جن کا ؎۵ مثل تمام دنیا کے شہروں میں

مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝

کوئی پیدا ہی نہیں کیا گیا۔ اور ثمود کے ساتھ (کیا کیا) جو وادی (قریٰ) میں پتھر تراش (کر گھر بناتے) تھے

وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۝ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝

اور فرعون کے ساتھ (کیا کیا) جو سزا کے لیے میخیں رکھتا تھا۔ یہ لوگ (مختلف) شہروں میں سرکش ہو رہے تھے۔ اور ان

فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۝ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ

میں بہت سے فساد پھیلا رہے تھے۔ تو تمہارے پروردگار نے ان پر عذاب کا

عَذَابٍ ۝ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا

کوڑا لگا دیا۔ بیشک تمہارا پروردگار تاک میں ہے لیکن انسان جب اس کو اس کا پروردگار

مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۵ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ

(اس طرح) آزماتا ہے کہ اس کو عزت اور نعمت دیتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھے عزت

اَكْرَمَنِ ۝ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۵

دی ہے۔ مگر جب اس کو (اس طرح) آزماتا ہے کہ اس پر روزی کو تنگ کر دیتا ہے تو وہ بول

فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۝ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۝

اٹھتا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھے ذلیل کیا۔ ہرگز نہیں بلکہ تم لوگ نہ یتیم کی خاطر داری کرتے ہو اور

وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ وَتَاْكُلُوْنَ

نہ محتاج کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتے ہو۔ اور میراث کے مال (حلال و حرام) کو

التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۝ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝ كَلَّآ

سمیٹ کر ہڑپ جاتے ہو۔ اور مال کو بہت عزیز رکھتے ہو۔ سن رکھو



؎۱ اس سورۃ میں خدا نے کفار پر عذاب کی پیشین گوئی، شداد و ثمود و فرعون کی تباہی کے قصے کا اشارہ، بندوں پر خدا کی نگرانی، امتحان کے وقت انسان کی حالت، تمام انسانوں کی حالت، قیامت کا تذکرہ حضرت حمزہ یا ابن عباس کی فضیلت وغیرہ بیان کی ہے۔ ۱۲

؎۲ ایک روایت میں ہے کہ اس صبح سے وہ صبح مراد ہے۔ جب حضرت رسول طائف میں تھے۔ اور بارہ ہزار آدمی آپ کے ساتھ تھے اور سب کے سب پیاسے تھے اور پانی کا کوئی سامان نہ تھا۔ آخر آپ نے ایک پیالہ منگوا کر اس میں اپنی انگلیاں ڈال دیں اور اس سے چار چشمے جاری ہوئے کہ سارا لشکر سیراب ہوا اور کیا عجب ہے کہ اس سے مراد محرم کی دس راتیں ہوں یا صبح عاشورہ ہو واللہ اعلم ۱۲

؎۳ محمد بن نصر نے کتاب الصلوٰۃ میں ابی عثمان سے ایک روایت کی ہے کہ لوگ تین عشروں کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ ذی الحجہ و محرم کا پہلا عشرہ اور رمضان کا اخیر عشرہ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۳۴۶ سطر ۱۰ مطبوعہ مصر ۱۲

؎۴ بظاہر اس سے یا تو تمام چیزیں مراد ہیں کیونکہ کوئی چیز طاق و جفت سے خالی نہیں ہو سکتی یا نماز شفع و وتر مراد ہو۔

؎۵ حضرت نوح کی پانچویں پشت میں ایک شخص کا نام عاد تھا جس کا سلسلہ نسب یوں ہے۔ عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح۔ عاد کے دو بیٹے تھے شداد و شدید اور دونوں بادشاہ تھے جب شدید مر گیا تو سب ملکوں کا بادشاہ شداد ہی قرار پایا اور اس نے اتنی ترقی کی کہ تمام دنیا کا بادشاہ ہو گیا اور چار سو بادشاہ اس کے ماتحت و خراج گذار تھے۔ آخر اس نے خدائی کا دعوٰی کیا۔ اس وقت کے پیغمبر جب اس کی ہدایت کو آئے تو اس نے کہا ایمان لانے کا فائدہ؟ پیغمبر نے کہا خدا تجھے بہشت دے گا۔ اس نے کہا بہشت میں کیا ہے جب پیغمبر نے اس کی کیفیت بیان کی تو اس نے کہا کہ ایسا میں خود بنا سکتا ہوں۔ غرض اس نے ایک معتدل آب و ہوا کی زمین

باقی صفحہ ۷۱۵ پر

دس راتیں کیا ہیں

شداد کا قصہ

انسان کی حالت

إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝٢١ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ

کہ جب زمین کوٹ کوٹ کر ریزہ ریزہ کر دی جائے گی۔ اور تمہارے پروردگار کا حکم اور فرشتے

صَفًّا صَفًّا ۝٢٢ وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ

قطار کی قطار آجائیں گے۔ اور اس دن جہنم سامنے کر دی جائے گی ۔ اس دن انسان چونکے گا مگر

يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ ۝٢٣ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي

اب چونکنا کہاں (فائدہ دے گا) اس وقت کہے گا کہ کاش میں

قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ۝٢٤ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ۝٢٥

نے اپنی (اس) زندگی کے واسطے کچھ پہلے بھیجا ہوتا تو اس دن خدا ایسا عذاب کرے گا کہ کسی نے ویسا عذاب

وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ۝٢٦ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝٢٧

نہ کیا ہو گا اور نہ کوئی اسکے جکڑنے کی طرح جکڑے گا (اور کچھ لوگوں سے کہے گا۔) اے[1] اطمینان پانیوالی جان

ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً ۝٢٨ فَادْخُلِي فِي

اپنے پروردگار کی طرف چل تو اس سے خوش وہ تجھ سے راضی تو میرے (خاص) بندوں میں شامل

عِبَادِي ۝٢٩ وَادْخُلِي جَنَّتِي ۝٣٠

ہو جا اور میرے بہشت میں داخل ہو جا۔

## آیاتہا ۲۰ — (۹۰) سُورَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ (۳۵) — رکوعہا ۱

اس کی بیس آیتیں سورۃ[2] بلد مکہ میں نازل ہوا۔ اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ۝١ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ۝٢

مجھے اس شہر (مکہ) کی قسم اور تم اسی شہر میں تو رہتے ہو اور تمہارے

وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ۝٣ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ ۝٤

باپ (آدم) اور اس کی اولاد کی قسم کہ ہم نے انسان کو مشقت میں (رہنے والا) پیدا کیا ہے۔

أَيَحْسَبُ أَنْ لَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ۝٥ يَقُولُ أَهْلَكْتُ

کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس پر کوئی قابو نہ پا سکے گا۔ وہ کہتا[3] ہے کہ میں نے اڑا دوں

مَالًا لُبَدًا ۝٦ أَيَحْسَبُ أَنْ لَمْ يَرَهُ أَحَدٌ ۝٧ أَلَمْ

مال اڑا دیا۔ کیا وہ یہ خیال رکھتا ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا ہی نہیں۔ کیا ہم نے

نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ ۝٨ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ۝٩ وَهَدَيْنَاهُ

اس کو دونوں آنکھیں اور زبان اور دونوں لب نہیں دیئے (ضرور دیئے) اور اس کو

النَّجْدَيْنِ ۝١٠ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝١١ وَمَا أَدْرَاكَ

(اچھی بری) دونوں راہیں بھی دکھا دیں۔ پھر وہ گھاٹی پر سے ہو کر (کیوں) نہیں گزرا اور تم کو کیا معلوم

---

[1] صاحب کشاف نے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت حمزہؓ کے بارے میں نازل ہوئی۔ اور دُرِ منثور میں یہ روایت بریدہ سے مروی ہے مگر ساتھ ہی اس کے ایک دوسری روایت جو سعید بن جبیر سے مروی ہے اس میں حضرت ابن عباس کی وفات کے وقت اس آواز کا سُنائی دینا بیان کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔ اصول کافی سے مستفاد ہوتا ہے کہ شیعیان علیؑ ابن ابی طالب کا اس سے گہرا تعلق ہے انکا نفس احتضار کے وقت مطمئن ہوتا ہے کیونکہ اس موقع پر ان کے زیر نظر حضرات چہاردہ معصومینؑ کی نورانی شکلیں ہوتی ہیں قبض روح کے موقع پر ان کی رُوح سے کہا جاتا ہے کہ خوش وخرم باہر آجا اور اے عبد خدا، محمدؐ و آلِ محمدؐ کی صف میں شامل ہو جا۔ ۱۲

[2] اس سورۃ میں خدا نے انسان کو مشقت و محنت کرنے والا، خدا کا اس پر ہر طرح قادر ہونا، اس کے اعضاء نعمت ہیں، غلام آزاد کرنے بھوکے کو کھلانے کی فضیلت، صبر اور رحم کی خوبی وغیرہ ذکر فرمائی ہے۔ ۱۲

[3] ایک روایت میں ہے کہ مراد اس سے عمرو بن عبدود ہے کہ اس نے جناب امیرؑ سے آخر وقت کہا تھا کہ میں نے اسلام کے بند کرنے میں بہت سے رُوپے خرچ کیے۔ واللہ اعلم

انسان مشقت کیلئے پیدا ہوا ہے

مَا الْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾

کہ گھاٹی کیا ہے۔ کسی (کی) گردن کا (غلامی یا قرض سے) چھڑانا یا بھوک کے دن رشتہ دار

يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ كَانَ

یتیم یا خاکسار محتاج کو کھانا کھلانا۔ پھر تو ان لوگوں میں (شامل) ہو جاتا جو

مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾

ایمان لائے اور صبر کی نصیحت اور ترس کھانے کی وصیت کرتے رہے۔

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا

یہی لوگ خوش نصیب ہیں اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا

هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾

ہے یہی لوگ بدبخت ہیں کہ ان کو آگ میں ڈال کر آگ ہر طرف سے بند کر دی جائے گی۔

## آیاتہا ۱۵ (۹۱) سُورَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ (۲۶) رکوعہا ۱

اس کی پندرہ آیتیں سورۂ[1] شمس مکہ میں نازل ہوا اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ﴿١﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا ﴿٢﴾ وَالنَّهَارِ

سورج[2] کی قسم اور اس کی روشنی کی اور چاند کی جب اس کے پیچھے نکلے۔ اور دن کی جب

إِذَا جَلَّاهَا ﴿٣﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا ﴿٤﴾ وَالسَّمَاءِ وَمَا

اسے چمکا دے اور رات کی جب اسے ڈھانک لے۔ اور آسمان کی جس نے اسے بنایا

بَنَاهَا ﴿٥﴾ وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا ﴿٦﴾ وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ﴿٧﴾

اور زمین کی جس نے اسے بچھایا اور جان کی۔ اور جس نے اسے درست کیا۔

فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ﴿٨﴾ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ﴿٩﴾

پھر اس کی بدکاری اور پرہیزگاری کو اسے سمجھا دیا۔ (قسم ہے) جس نے اس (جان) کو (گناہ سے) پاک رکھا۔

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا ﴿١٠﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا ﴿١١﴾

وہ تو کامیاب ہوا اور جس نے اسے (گناہ کر کے) دبا دیا وہ نامراد رہا۔ قوم ثمود نے اپنی سرکشی سے (صالح پیغمبر کو) جھٹلایا

إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا ﴿١٢﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ

جب ان میں ایک بڑا بدبخت اٹھ کھڑا ہوا۔ تو خدا کے رسول (صالحؑ) نے ان سے کہا کہ خدا[3] کی اونٹنی اور اس کے

اللَّهِ وَسُقْيَاهَا ﴿١٣﴾ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ

پانی پینے سے تعرض نہ کرنا۔ مگر ان لوگوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں تو خدا نے انکے گناہ کے

رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوَّاهَا ﴿١٤﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ﴿١٥﴾

سبب سے ان پر عذاب نازل کیا پھر (ہلاک کر کے) برابر کر دیا۔ اور اس کو انکے بدلے کا کوئی خوف تو ہے نہیں۔



[1] اس سورۃ میں خدا نے نفس کو پاکیزہ رکھنے کی تاکید گناہ کی ممانعت ناقۂ صالح کا قصہ ذکر فرمایا ہے۔ ۱۲

[2] ایک روایت میں ہے کہ سورج سے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قمر سے جناب امیر علیہ السلام اور رات سے وہ لوگ مراد ہیں، جو اہل بیتؑ کے حقوق کو غصب کر کے حاکم بن بیٹھے۔ ۱۲: اور دن سے مراد وہ امام ہیں جو اولاد فاطمہ زہراؑ سے ہیں اگر ان سے دین خدا کی بات دریافت کی جائے تو اس کو سائل کے لیے صاف صاف بیان کر دیں تفسیر قمی کافی

[3] اسکا قصہ تفصیل سے سورۃ اعراف میں گزر چکا ہے۔ ۱۲

بقیہ صـ ۷۱۳

تجویز کر کے بہشت بنوانا شروع کیا ایک لاکھ مزدور اس میں کام کرتے اور تمام بادشاہان دنیا کے پاس جو کچھ جواہرات اور سونا چاندی تھی سب منگوائی، اور سو برس میں وہ باغ تیار ہوا تو اس کا نام اپنے دادا کے نام پر ارم رکھا۔ اس باغ کی دیواریں اینٹیں سونے اور چاندی کی تھیں۔ اس کے شگافوں میں موتی جواہرات اور ہیرے تھے۔ اس کی زمین عنبر و مشک کی تھی اس میں ایک ہزار محل تھے۔ اس کے گرداگرد ہزاروں بالاخانے اور ہزاروں دیوان تھے ہر مکان کے سامنے ایک درخت تھا جس کی ڈالیاں سونے کی پتے زبرجد کے اور خوشے موتیوں کے تھے (غرض) جب یہ باغ ہر طرح تیار ہو گیا تو شداد مع حشم و خدم کے اس کو دیکھنے گیا جب قریب دروازہ کے پہنچا تو ایک شدید چیخ کی آواز سنی۔ اور دیکھا تو ایک خوفناک صورت نظر آئی پوچھنے پر معلوم ہوا کہ ملک الموت ہیں اور اس کی روح قبض کرنے آئے ہیں۔ اس نے کہا کہ اتنی مہلت دو کہ باغ کو دیکھ لوں۔ ملک الموت نے کہا کہ اجازت نہیں غرض ایک پاؤں چوکھٹ کے اندر اور ایک باہر تھا کہ اس کی روح قبض ہوئی اور باغ اسی وقت لوگوں کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ امیر معاویہ کے

باقی صـ ۷۱۶ پر

## (۹۲) سُورَۃُ الَّیلِ مَکِّیَّۃٌ (۹)

آیاتہا ۲۱ — رکوعہا ۱

اس کی اکیس آیتیں سورۃ ؎ لیل مکہ میں نازل ہوا اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ

رات کی قسم جب (سورج کو) چھپالے۔ اور دن کی جب خوب روشن ہو اور اس (ذات) کی جس نے نر و مادہ

وَالْأُنْثٰى ۝ إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝

کو پیدا کیا کہ بیشک تمہاری کوشش ؎ طرح طرح کی ہے۔ تو جس نے سخاوت کی اور اچھی بات (اسلام) کی

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰى ۝ وَأَمَّا مَنْ

تصدیق کی تو ہم اس کے لیے راحت و آسانی (جنت) کے اسباب مہیا کریں گے۔ اور جس نے بخل

بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ

کیا اور بے پروائی کی۔ اور اچھی بات کو جھٹلایا تو ہم اسے سختی سے (جہنم) میں

لِلْعُسْرٰى ۝ وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدّٰى ۝ إِنَّ

پہنچا دیں گے۔ اور جب وہ ہلاک ہوگا تو اس کا مال اس کے کچھ بھی کام نہ آئے گا۔ ہمیں

عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝ وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولٰى ۝ فَأَنْذَرْتُكُمْ

راہ دکھا دینا ضرور ہے۔ اور آخرت اور دُنیا (دونوں) خاص ہماری چیز ہے۔ تو ہم نے تمہیں بھڑکتی

نَارًا تَلَظّٰى ۝ لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ۝ الَّذِي كَذَّبَ

ہوئی آگ سے ڈرا دیا۔ اس میں بس وہی داخل ہوگا جو بڑا بدبخت ہے۔ جس نے جھٹلایا اور منہ

وَتَوَلّٰى ۝ وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ۝ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ

پھیر لیا۔ اور جو بڑا پرہیزگار ہے وہ اس سے بچا لیا جائیگا۔ جو اپنا مال (خدا کی راہ) میں دیتا ہے

يَتَزَكّٰى ۝ وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزٰى ۝

تاکہ پاک ہو جائے۔ اور (لطف یہ ہے کہ) کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں جسکا اُسے بدلہ دیا جاتا ہو بلکہ (وہ تو) صرف

إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝

اپنے عالیشان پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے دیتا ہے۔ اور وہ عنقریب ہی خوش ہو جائے گا۔

## (۹۳) سُورَۃُ الضُّحٰی مَکِّیَّۃٌ (۱۱)

آیاتہا ۱۱ — رکوعہا ۱

اس کی گیارہ آیتیں سورۃ ؎ ضحیٰ مکہ میں نازل ہوا اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ إِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا

(اے رسولؐ) پہر دن چڑھے کی قسم اور رات کی جب (چیزوں کو) چھپالے کہ تمہارا پروردگار نہ تم کو چھوڑ

---

؎۱ اس سورۃ میں خدا تعالےٰ نے امور ذیل ذکر فرمائے ہیں۔ سخاوت کی مدح، بخل کی مذمت، مرنے پر مال کچھ کام نہ آئیگا۔ شرع کا فرض صرف ہدایت ہے۔ پرہیزگار ہی جہنم سے بچالیا جائیگا۔ ۱۲

؎۲ اسکا شان نزول یہ ہے کہ ایک انصاری کے گھر میں خرمے کا ایک درخت تھا۔ اور اُس کی کچھ ٹہنیاں ایک ہمسایہ کے گھر میں جھک پڑی تھیں، اور وہ شخص عیالدار و محتاج تھا اور جب انصاری خرمے توڑنے جاتا اور ایک آدھ گر پڑتا اور ہمسایہ کے لڑکے اُٹھا لیتے تو یہ بدبخت ان سے چھین لیتا یہاں تک کہ بعض وقت بچوں کے منہ سے نکال لیتا۔ ہمسایہ نے اس کی شکایت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کی۔ آپ نے انصاری کو بلا کر فرمایا اگر تو اس درخت کو بہشت کے خرموں کے درخت کے بدلے بیچے تو میں لیتا ہوں۔ اس نے حیلے کیے اور نہ مانا۔ ابو دحداح نے یہ سُن کر حضرت سے عرض کی اگر میں اس درخت کو خرید لوں، تو مجھے بہشت کے درخت اس کے عوض میں مل سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ضرور۔ غرض ابو دحداح گیا اور بعد اصرار چالیس درخت کے بدلے اس درخت کو خرید کیا۔ اور لوگوں کو اس پر گواہ کر دیا۔ تب آپؐ نے ابو دحداح سے بہشت کے درختوں کا وعدہ کر کے وہ درخت لے کر اس ہمسایہ کے حوالے فرمایا اس پر یہ آیتیں ابو دحداح کی مدح اور اُس انصاری کی مذمت میں نازل ہوئیں۔ ۱۲

؎۳ اس سورۃ میں خدا نے حضرت رسول کی تشفی جناب سیدہؑ کی ایک خاص فضیلت، رسول اللہ پر احسانات، یتیم پر ستم نہ کرنا، سائل کو نہ جھڑکنا۔ پروردگار کی نعمت کا اظہار وغیرہ ذکر فرمایا ہے ۱۲

بقیہ صـ ۷۱۵

کے زمانے میں عبد اللہ بن قلابہ اپنا اونٹ تلاش کرتا کرتا اس باغ میں پہنچ گیا تھا۔ چنانچہ واپس آکر جو کیفیت اس نے بیان کی۔ اس کی تصدیق کعب احبار نے کی۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

قَلٰى ﴿٣﴾ وَ لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿٤﴾ وَ لَسَوْفَ

بیٹھا اور نہ (تم سے) ناراض ہوا اور تمہارے واسطے آخرت دنیا سے یقیناً کہیں بہتر ہے۔ اور تمہارا پروردگار

يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿٥﴾ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ﴿٦﴾

عنقریب اس قدر عطا کرے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔ کیا اس نے تمہیں یتیم پا کر (ابوطالب کی) پناہ نہیں دی (ضرور

وَ وَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿٧﴾ وَ وَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿٨﴾

دی) اور تم کو (اپنی قوم میں) خیر معروف پایا تو (تمہاری معرفت کی طرف سب کی) رہبری کی اور تم کو تنگدست دیکھ

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿٩﴾ وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿١٠﴾

کر مستغنی کر دیا۔ تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا۔ اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا۔

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿١١﴾

اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا ذکر کرتے رہنا۔

## اٰیَاتُھَا ۸ — (۹۴) سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ (۱۲) — رُكُوْعُهَا ۱

اس کی آٹھ آیتیں — سورۂ الم نشرح[1] مکہ میں نازل ہوا — اور ایک رکوع ہے۔

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿١﴾ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿٢﴾

(اے رسولؐ) کیا ہم نے آپ کا سینہ (علم سے) کشادہ نہیں کیا (ضرور کیا) اور آپ پر سے وہ بوجھ اُتار دیا جس نے آپ کی

الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿٣﴾ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿٤﴾ فَاِنَّ

کمر توڑ رکھی تھی اور آپ کا ذکر بھی بلند کر دیا تو (ہاں) مشکل کے ساتھ

مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٥﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٦﴾ فَاِذَا

آسانی بھی ہے (اور) بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ تو اب جب تم (تبلیغ کے اکثر کاموں سے) فارغ ہو چکے تو

فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿٧﴾ وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿٨﴾

(اپنا جانشین) مقرر کر دو[2] اور بارگاہ احدیت میں (حاضر ہونے کی طرف) راغب ہو جاؤ۔

## اٰیَاتُھَا ۸ — (۹۵) سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ (۲۸) — رُكُوْعُهَا ۱

اس کی آٹھ آیتیں — سورۂ تین[3] مکہ میں نازل ہوا۔ — اور ایک رکوع ہے

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَ التِّيْنِ وَ الزَّيْتُوْنِ ﴿١﴾ وَ طُوْرِ سِيْنِيْنَ ﴿٢﴾ وَ هٰذَا الْبَلَدِ

انجیر[4] اور زیتون کی قسم اور طور سینین کی اور اس امن والے شہر

الْاَمِيْنِ ﴿٣﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ﴿٤﴾

(مکہ) کی کہ ہم نے انسان کو بہت اچھے کینڈے کا پیدا کیا پھر ہم نے اسے



رسولؐ پر خدا کے احسانات

[1] عسکری نے مواعظ میں اور ابن مردویہ اور ابن آل اور ابن النجار نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسولؐ جناب فاطمہؑ کے گھر میں آئے تو دیکھا کہ وہ چکی پیس رہی ہیں اور ان کے بدن پر اونٹ کی جھول کی ایک چادر ہے تو آپ نے فرمایا اے فاطمہؑ آخرت کی نعمتوں کے واسطے دُنیا کی تلخی چکھو اور جلدی کرو اسی وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ دیکھو تفسیر دُرِّ منثور جلد ۶ صہ ۳۶۱ سطر ۱۴ مطبوعہ مصر

[2] اس سورۃ میں پہلے تو خدا نے حضرت رسولؐ کے سینہ مبارک کو علم سے مملو اور پُر ہونے کو بیان کیا ہے۔ اور اس پر مفسرین کے وہ اقوال کہ فرشتے نے رسولؐ کے پیٹ کو سینہ تک چاک کیا اور پھر دل کو دھویا بالکل خلاف عقل واقعہ ہے۔ اس کے بعد خدا نے دوسرا احسان جتایا ہے کہ تم پر جو نبوت اور احکام خدا پہنچانے کا بوجھ بہت بڑا تھا اس کو علی ابن ابی طالبؑ کی خلافت و وزارت سے ہلکا کر دیا اور چونکہ اس حکم خدا یعنی حضرت علیؑ کی خلافت کے اظہار کو حضرت رسولؐ بہت مشکل کام سمجھتے تھے۔ اس بناء پر خدا نے جس طرح دوسرے مقام پر دوسرے الفاظ میں فہمائش کی ہے۔ اسی طرح یہاں بھی یوں فرما دیا ہے کہ ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ پھر وقت مقرر فرما دیا۔ کہ جب تم آخری حج سے فارغ ہو تو خلیفہ مقرر کرو اس کے بعد پھر خدا کی طرف رجوع کرو یعنی موت کی تیاری کرو۔ اگرچہ اس مطلب کو مفسرین اہل سنت نے ذکر نہیں کیا لیکن باانصاف لوگ کلام خدا کو غور سے دیکھیں اور اس مطلب کو اور جو مطالب مفسرین اہل سنت نے بیان کیے ہیں دونوں کو الفاظ قرآن سے منطبق کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ کون زیادہ چسپاں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ ۱۲

[3] اس سورۃ میں حضرت رسول کریمؐ کے (باقی بر ضمیمہ صہ ۱ پر)

[4] میں نے جو مطالب گذشتہ صفحہ میں اس سورۃ اور اس آیت کا بیان کیا باقی صہ ۷۲۲ پر

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝۵ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
(بوڑھا کرکے) رفتہ رفتہ پست سے پست حالت کی طرف پھیر دیا۔ مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے (اچھے)
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۶ فَمَا
کام کرتے رہے ان کے لیے بے انتہا اجر و ثواب ہے۔ تو (اے رسولؐ) ان دلیلوں
يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝۷ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝۸
کے بعد تم کو روزِ جزا کے بارے میں کون جھٹلا سکتا ہے۔ کیا خدا سب سے بڑا حاکم نہیں ہے (ہاں ضرور ہے)

## اٰيَاتُهَا ۱۹ (۹۶) سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ (۱) رُكُوْعُهَا ۱

اس کی انیس آیتیں سورۃ[1] علق مکہ میں نازل ہوا۔ اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝۱ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ
(اے رسولؐ) اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھو[2] جس نے (ہر چیز) کو پیدا کیا۔ اسی نے انسان کو جمے ہوئے
عَلَقٍ ۝۲ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝۳ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝۴
خون سے پیدا کیا۔ پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ سے تعلیم دی۔
عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝۵ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ
اسی نے انسان کو وہ باتیں بتائیں جن کو وہ کچھ جانتا ہی نہ تھا۔ سن رکھو بیشک انسان جب اپنے کو غنی
لَيَطْغٰٓى ۝۶ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝۷ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝۸
دیکھتا ہے۔ تو سرکش ہو جاتا ہے۔ بیشک تمہارے پروردگار کی طرف (سب کو) پلٹنا ہے۔
اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۝۹ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝۱۰ اَرَءَيْتَ اِنْ
بھلا تم نے اس شخص کو بھی دیکھا۔ جو ایک بندے کو جب نماز پڑھتا ہے تو وہ روکتا ہے۔ بھلا دیکھو تو کہ اگر
كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۝۱۱ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝۱۲ اَرَءَيْتَ اِنْ
یہ راہِ راست پر ہو یا پرہیزگاری کا حکم کرے تو (روکنا کیسا) بھلا دیکھو تو کہ اگر اس نے (سچے کو)
كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ۝۱۳ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۝۱۴ كَلَّا
جھٹلایا اور (اس نے) منہ پھیرا (تو نتیجہ کیا ہوگا) کیا اس کو یہ معلوم نہیں کہ خدا یقیناً دیکھ رہا ہے دیکھو
لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۝۱۵ نَاصِيَةٍ
اگر وہ باز نہ آئیگا تو ہم پیشانی کے پٹے پکڑ کر گھسیٹیں[3] گے۔ جھوٹے خطاوار کی پیشانی کے پٹے تو وہ
كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝۱۶ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۝۱۷ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۝۱۸
اپنے یاران جلسہ کو بلائے ہم بھی جلاد فرشتوں کو بلائیں گے۔ (اے رسولؐ) دیکھو ہرگز اس کا
كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝۱۹ السجدة
کہنا نہ ماننا۔ اور سجدے کرتے رہو اور قرب حاصل کرو۔

[1] اس سورۃ میں خدا نے اپنا خالق کل اشیاء ہونا، انسان کا منجمد خون سے پیدا ہونا اور منجانب خدا تعلیم پانا امیری کے وقت سرکشی، ابوجہل کی شرارت سجدہ کا حکم وغیرہ ذکر فرمایا ہے۔ اسی سورۃ کی پہلی پانچ آیتیں سب سے پہلے نازل ہوئیں جن میں انجیل کا تذکرہ ہے۔ ۱۲

[2] یوں تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اس وقت بھی تھی جبکہ آدم آب و گل کی منزل میں تھے۔ اور اس وقت بھی تھی جبکہ آپ عالم ظہور و شہود میں تشریف لائے تھے لیکن آپ کی بعثت عام لوگوں کے لیے اس وقت ہوئی جبکہ آپ کی عمر چالیس سال کی ہوگئی بروایت حیات القلوب آپ چالیس سال کی عمر سے پہلے اپنی نبوت پر خود ہی عمل کرتے تھے۔ جب آپؐ کی بعثت عام لوگوں کے لیے ہوئی تو آپ نے تبلیغ کا سلسلہ شروع فرمایا۔ بروایت الفتی آپؐ پر جبرائیل کا نزول پہلے پہل ۳۷ سال کی عمر میں ہوا لیکن وہ ظاہر نہیں ہوتے تھے صرف ان کی آواز السلام علیک یا رسول اللہ رسولؐ خدا کو سنائی دیتی تھی۔ ۴۰ سال کی عمر میں ۲۷ رجب کو آپ کی بعثت عامہ ہوئی۔ اور آپؐ پر سورۂ اقراء نازل ہوا۔ میرے نزدیک اس سورۃ کے لفظ اقراء سے شروع ہونے کا مقصد یہ تھا کہ رسول کریم اللہ کے نام سے قرآن پڑھ کر سنانا شروع کردیں جس کا علم انہیں پہلے سے تھا۔ المسعودی میں ہے، کہ پانچ آیات علم الانسان مالم یعلم

(باقی ضمیمہ صفحہ پر)

ابوجہل کی شرارت

[3] ابتدائے بعثت میں جب حضرت رسولؐ خدا کی عبادت کرتے تو کفارِ قریش خصوصاً ابوجہل وغیرہ اس کی سخت مخالفت کرتے۔ چنانچہ بارہا اس نے حضرت کو منع بھی کیا۔ آخر ایک روز ابوجہل اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا۔ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے درمیان نماز پڑھتے ہے اور اپنا منہ خاک پر رگڑتا ہے اور تم اسے چھوڑ دیتے ہو اگر میں نماز پڑھتے دیکھوں تو اپنا پاؤں اس کی گردن پر رکھ دوں اور مار ڈالوں۔ ایک دفعہ کسی نے اس کو بتایا تو وہ چلا مگر آنحضرتؐ کے پاس پہنچنے سے پہلے چہرہ زرد کانپتا ہوا واپس

باقی صفحہ ۷۲۵ پر

## (٩٧) سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ (٢٥)

اٰيَاتُهَا ٥ — رُكُوْعُهَا ١

اس کی پانچ آیتیں سورۂ ؁ قدر مکہ میں نازل ہوا۔ اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ

ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا۔ اور تم کو کیا معلوم شب قدر

الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝

کیا ہے۔ شب قدر (مرتبہ اور عمل میں) ہزار مہینوں سے بہتر؁ ہے۔ اس (رات) میں

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ

اپنے پروردگار کی طرف سے (سال بھر کی) ہر بات کا حکم لے کر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور روح

كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

(امری) آتی ہے۔ یہ رات صبح کے طلوع ہونے تک (از سرتاپا) سلامتی ہے۔

## (٩٨) سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ (١٠٠)

اٰيَاتُهَا ٨ — رُكُوْعُهَا ١

اس کی آٹھ آیتیں سورۂ بینہ ؁ مدینہ میں نازل ہوا۔ اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

اہل کتاب ؁ اور مشرکوں سے جو لوگ کافر تھے جب تک کہ انکے پاس کھلی ہوئی دلیل نہ

مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ

پہنچے وہ (اپنے کفر سے) باز آنے والے نہ تھے۔ (یعنی) خدا کے رسولؐ جو پاک اوراق

يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ وَمَا تَفَرَّقَ

پڑھتے ہیں (آئیں) اور ان میں (جو) پُرزور اور درست باتیں لکھی ہیں (سنائیں) اور اہل کتاب متفرق

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝

ہوئے بھی تو جب ان کے پاس کھلی دلیل آچکی (تب)، اور انھیں تو بس یہ حکم دیا گیا تھا کہ

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ

نرا کھرا اسی کا اعتقاد رکھ کر باطل سے کترا کے خدا کی عبادت کریں۔

حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ

اور پابندی سے نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کرتے رہیں اور یہی سچا

دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

دین ہے۔ بیشک اہل کتاب اور مشرکین سے جو لوگ (اب تک) کافر ہیں



---

؁ خدا نے اس سورۃ میں قرآن کے نزول کا وقت، شب قدر کی فضیلت فرشتوں کا شب قدر میں نازل ہونا وغیرہ بیان کیا ہے۔ ۱۲

؁ خطیب نے ابن مسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ میں نے بنی اُمیہ کو خواب میں اپنے منبر پر بندروں کی طرح اچکتے ہوئے دیکھا۔ اور مجھے شاق ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی اور ایک شخص نے امام حسنؑ پر صلح معاویہ کے متعلق اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا کہ جب آنحضرتؐ نے یہ خواب دیکھا تو انا اعطینا اور یہ سورۃ نازل ہوا۔ غرض ہزار مہینہ سے مراد بنی اُمیہ کی مدت سلطنت ہے اور شب قدر سے حضرت رسولؐ اور ان کے اہل بیتؑ ہیں۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۳۷۱ مطبوعہ مصر۔

؁ اس سورۃ میں خداوند عالم نے حضرت رسولؐ کی رسالت، ایمان کے فوائد، کفار کی سزا، مومنین کی جزا و مدح حضرت علیؑ کی خاص فضیلت وغیرہ کو ذکر فرمایا ہے۔ ۱۲

؁ مطلب یہ ہے کہ اگر پیغمبر آخر الزمانؐ نہ آتے۔ اور ان مشرکین و اہل کتاب کو قرآن سے ان کی غلطیوں پر متنبہ و آگاہ نہ کرتے تو یہ لوگ ایمان لانے والے نہ تھے۔ ۱۲

وَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ

وہ دوزخ کی آگ میں (ہونگے اور) ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ یہی لوگ بدترین

شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۞ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ

خلائق ہیں۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے رہے۔

اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۞ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ

یہی لوگ بہترین لے خلائق ہیں۔ ان کی جزا ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشہ رہنے

عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ

رہنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ابدالآباد ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۞

خدا ان سے راضی اور وہ خدا سے خوش۔ یہ جزا خاص اس شخص کی ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرے۔

## اٰیاتھا ۸ (۹۹) سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ (۹۳) رکوعھا ۱

اس کی آٹھ آیتیں سورۃ لے زلزال مدینہ میں نازل ہوا۔ اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۞ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ

جب زمین بڑے زوروں کے ساتھ زلزلہ میں آجائے گی۔ اور زمین اپنے اندر کے بوجھ (معدنیات، مردے

اَثْقَالَهَا ۞ وَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۞ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ

وغیرہ نکال) باہر کرے گی اور سے ایک انسان کہے گا کہ اسکو کیا ہوگیا ہے۔ اس روز وہ اپنے سب

اَخْبَارَهَا ۞ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ؕ ۞ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ

حالات بیان کر دے گی کیونکہ تمہارے پروردگار نے اس کو حکم دیا ہوگا۔ اس دن لوگ گروہ گروہ

اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ ۞ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

(اپنی قبروں سے) نکلیں گے تاکہ اپنے اعمال کو دیکھیں۔ تو جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی وہ اسے

خَيْرًا يَّرَهٗ ؕ ۞ وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۞

دیکھ لے گا۔ اور جس شخص نے ذرہ برابر بدی کی ہے تو اُسے دیکھ لے گا۔

## اٰیاتھا ۱۱ (۱۰۰) سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ (۱۴) رکوعھا ۱

اس کی گیارہ آیتیں سورۃ عادیات کلہ مکہ میں نازل ہوا۔ اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں)، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَ الْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۞ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۞ فَالْمُغِيْرٰتِ

(غازیوں کے) سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم جو نتھنوں سے فراٹے لیتے ہیں پھر پتھر پر ٹاپ مار کر



**بہترین خلائق کون ہے**

لے ابن عساکر نے جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ حضرت رسولؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ جناب امیرؑ سامنے سے نمودار ہوئے حضرت رسولؐ نے دیکھتے ہی فرمایا۔ خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ اور اس کے شیعہ یقینی قیامت کے دن فائزالمرام ہوں گے۔ اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اس دن سے جب اصحاب رسولؐ حضرت علیؑ کو آتے دیکھتے تو کہتے "خیر البریۃ آیا" اور ابن عدی اور ابن عساکر نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ خیر البریۃ علیؑ ہیں اور ابن عدی نے عباس سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسولؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ تم اور تمہارے شیعہ قیامت کے دن خوش اور پسندیدہ ہیں۔ دیکھو تفسیر دُرِّ منثور جلد ۶ صفحہ ۳۷۹ مطبوعہ مصر ۱۲

لے اس سورۃ میں خدا نے قیامت کی حالت، اور ذرہ برابر بھی نیکی یا بدی ہو تو اس کا بدلہ ملے گا بیان فرمایا ہے۔ ۱۲

سے احادیث سے ثابت ہے اور مفسرین کا قول بھی ہے کہ اس آیت میں انسان سے مراد حضرت علیؑ ہیں۔ چنانچہ جب آپؑ کے سامنے یہ سورۃ پڑھا گیا تو آپ نے فرمایا میں وہی انسان ہوں جس سے زمین حالات بیان کرے گی۔ ۱۲

لے اس سورۃ میں خدا نے حضرت علیؑ کی ایک خاص فضیلت، انسان کی ناشکری اور مال کا حریص ہونا قیامت کی یاد وغیرہ ذکر کیا ہے۔ ۱۲

4

صُبْحًا ۝ فَأَثَرْنَ بِهِۦ نَقْعًا ۝ فَوَسَطْنَ بِهِۦ جَمْعًا ۝

چنگاریاں نکالتے ہیں پھر صبح کو چھاپہ مارتے ہیں[۱] (دھوڑ دھوپ سے) غبار بلند کر دیتے ہیں۔ پھر اس وقت

إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ لِرَبِّهِۦ لَكَنُودٌ ۝ وَإِنَّهُۥ عَلَىٰ ذَٰلِكَ

(دشمن) کے دل میں گھس جاتے ہیں (غرض قسم ہے) کہ بیشک انسان اپنے پروردگار کا ناشکرا

لَشَهِيدٌ ۝ وَإِنَّهُۥ لِحُبِّ ٱلْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ۝ أَفَلَا

ہے۔ اور وہ یقینی خود بھی اس سے واقف ہے۔ اور بیشک وہ مال کا سخت حریص ہے تو کیا

يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِى ٱلْقُبُورِ ۝ وَحُصِّلَ مَا فِى

وہ یہ نہیں جانتا کہ جب مُردے قبروں سے نکالے جائیں گے۔ اور دلوں کے بھید ظاہر کر دیئے

ٱلصُّدُورِ ۝ إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌۢ ۝

جائیں گے۔ بیشک اس دن ان کا پروردگار ان سے خوب واقف ہو گا۔

آیاتہا ۱۱ (۱۰۱) سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ (۳۰) رکوعہا ۱

اس کی گیارہ آیتیں سورۃ[۲] قارعہ مکہ میں نازل ہوا۔ اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

ٱلْقَارِعَةُ ۝ مَا ٱلْقَارِعَةُ ۝ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا ٱلْقَارِعَةُ ۝ يَوْمَ

کھڑکھڑانے والی، وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے اور تمکو کیا معلوم کہ وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے۔ جس دن لوگ

يَكُونُ ٱلنَّاسُ كَٱلْفَرَاشِ ٱلْمَبْثُوثِ ۝ وَتَكُونُ ٱلْجِبَالُ

(میدان حشر میں) ٹڈیوں کی طرح پھیلے ہوں گے۔ اور پہاڑ دھنکی ہوئی روئی کے

كَٱلْعِهْنِ ٱلْمَنفُوشِ ۝ فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَٰزِينُهُۥ ۝ فَهُوَ فِى

سے ہو جائیں گے۔ تو جس کے (نیک اعمال کے) پلے بھاری ہونگے۔ وہ من بھاتے

عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَٰزِينُهُۥ ۝ فَأُمُّهُۥ

عیش میں ہوں گے۔ اور جس کے (نیک اعمال کے) پلے ہلکے ہونگے۔ تو اس کا

هَاوِيَةٌ ۝ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا هِيَهْ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌۢ ۝

ٹھکانہ ہاویہ ہے۔ اور تم کو کیا معلوم ہاویہ کیا ہے۔ دہکتی ہوئی آگ ہے۔

آیاتہا ۸ (۱۰۲) سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ (۱۶) رکوعہا ۱

اس کی آٹھ آیتیں سورۃ[۳] تکاثر مکہ میں نازل ہوا۔ اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

أَلْهَىٰكُمُ ٱلتَّكَاثُرُ ۝ حَتَّىٰ زُرْتُمُ ٱلْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا

نسل و مال[۴] کی بہتات نے تم لوگوں کو غافل بنا رکھا ہے۔ یہانتک کہ تم لوگوں نے قبریں دیکھیں۔

[۱] عرب کے بنی سلیم قبیلہ نے مدینہ کے اطراف میں جمع ہو کر مسلمانوں پر شبخون مارنے کا قصد کیا جب حضرۃ رسولؐ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو آپ نے حضرت ابوبکر کی سرداری میں ایک لشکر کو ان کی سرکوبی کے واسطے روانہ کیا مگر وہ لوگ تھے زیادہ چست حضرت ابوبکر کو بھاگنے کے سوا چارہ نہ ہوا اور بہت سے مسلمان مارے گئے۔ دوسرے دن حضرت عمرؓ کو روانہ کیا، انکا بھی وہی حشر ہوا۔ تیسرے دن عمرو عاص نے عرض کی اگر مجھے سردار بنا کر روانہ فرمایئے تو اپنے مکر و فریب سے ان کو زیر کروں۔ غرض آپ بھی گئے اور ناکام واپس آئے۔ تب آپؐ نے حضرت علیؑ کو سردار بنا کر روانہ فرمایا اور خود مسجد احزاب تک پہنچانے آئے اور دعا دیکر رخصت کیا۔ غرض حضرت علیؑ روانہ ہوئے اور یہ لوگ بھی ساتھ تھے آپ راتوں رات صبح سویرے ان کے سر پر جا پہنچے اور بہتیروں کو قتل کیا، اور باقی لوگوں کو زنجیروں میں جکڑ کر واپس چلے اسی وجہ سے اس جنگ کو ذات السلاسل کہتے ہیں۔ ابھی مدینہ میں نہ پہنچے تھے کہ یہ سورۃ نازل ہوا، اور آنحضرتؐ فتح کی خوشخبری سن کر خوش خوش پیشوائی کو باہر نکلے۔ جب حضرت علیؑ کی نظر آپؐ پر پہنچی۔ فوراً گھوڑے سے اُتر پڑے۔ اس وقت حضرت رسولؐ نے فرمایا۔ اے علیؑ اگر مجھے اُمت کی گمراہی کا خوف نہ ہوتا تو میں تمہارے بارے میں وہ بات کہتا جس سے لوگ تمہارے قدم کی خاک شفا کے واسطے لے جاتے ۱۲

[۲] اس سورۃ میں خدا نے قیامت کی حالت اور نیکوں اور بدوں کے نتیجہ کا ذکر کیا ہے۔

[۳] اس سورۃ میں خدا نے نسل و مال کی وجہ سے انسان کی غفلت، ہر شخص کا دوزخ دیکھنا، نعمت کی بازپرس وغیرہ کو ذکر فرمایا ہے۔ ۱۲

[۴] بنی عبد مناف اور بنی سہم ایک مرتبہ باہم مناظرہ کرنے بیٹھے اور ہر ایک اپنے خاندان اور مال کی کثرت پر نازاں تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

انسان کو مال غافل کر دیتا ہے

سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ كَلَّا

(ہو گئے) دیکھو تمہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائیگا۔ پھر دیکھو تمہیں عنقریب ہی معلوم ہو جانے گا۔ دیکھو اگر تم تو

لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝ ثُمَّ

یقینی طور پر معلوم ہوتا (تو ہرگز غافل نہ ہوتے) تم لوگ ضرور دوزخ کو دیکھو گے۔ پھر تم لوگ

لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ

یقینی دیکھنا پھر تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور

عَنِ النَّعِيْمِ ۝

باز پرس کی جائے گی۔

## آیاتھا ۳ (۱۰۳) سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ (۱۳) رکوعھا ۱

اس کی تین آیتیں سورۃ لے عصر مکہ میں نازل ہوا اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

(دنماز) عصر کی قسم بیشک لے انسان گھاٹے میں ہے۔ مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

کام کرتے رہے۔ اور آپس میں حق کا حکم اور صبر کی وصیت کرتے رہے۔

## آیاتھا ۹ (۱۰۴) سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ (۳۲) رکوعھا ۱

اس کی نو آیتیں سورۃ لے ھمزہ مکہ میں نازل ہوا اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝

ہر طعنہ دینے والے چغلخور کی خرابی ہے جو مال کو جمع کرتا ہے اور گن گن کر رکھتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي

کہ اس کا مال اسے ہمیشہ زندہ لے باقی رکھے گا۔ ہرگز نہیں وہ تو ضرور حطمہ میں

الْحُطَمَةِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللّٰهِ

ڈالا جائیگا۔ اور تم کو کیا معلوم حطمہ کیا ہے۔ وہ خدا کی بھڑکائی ہوئی

الْمُوْقَدَةُ ۝ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ

آگ ہے۔ جو (تلوے سے لگی تو) دلوں تک پہنچ جائے گی۔ یہ لوگ آگ کے بلے

مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝

لمبے ستونوں میں ڈال کر بند کر دیئے جائیں گے۔



لے اس سورۃ میں خدا نے انسان کا گھاٹے میں ہونا۔ اور خاص لوگوں کا اس سے مستثنیٰ ہونا بیان کیا ہے۔

لے ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اس سورۃ میں انسان سے مراد ابوجہل ہے اور الذین آمنوا سے حضرت علیؑ و سلمان مراد ہیں دیکھو تفسیر درمنثور صفحہ ۳۹۲ سطر ۱۸ مطبوعہ مصر ۱۲

لے اس سورۃ میں امور غیب پر طعنہ کرنیوالے چغلخور اور مال جمع کرنیوالوں کی مذمت اور جہنم کی مختصر کیفیت کا ذکر ہے۔ ۱۲

لے یعنی وہ شخص یہ سمجھتا ہے کہ جب ہم بیمار پڑ جائیں گے۔ اور کوئی مصیبت نازل ہوگی۔ تو یہ مال ہم کو بچالے گا۔

بقیہ صفحہ ۷۱۷

ہے اس کی مؤید وہ روایت ہے جس کو صاحب کشاف نے جلد ۲ صفحہ ۲۸۰ میں ذکر کرکے بدعت فرمایا ہے۔ اور ناصبی کی جنبہ داری میں اعتراض بھی کیا ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ صاحب کشاف کو اپنی ہی تفسیر کے سابق آیات پر جن میں جناب امیرؑ کی وجوب محبت کے قائل ہونے ہیں۔ نظر نہ پڑی۔ اور نہیں تو قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ ہی کو دیکھ لیتے۔ ۱۲

لے اس سورۃ میں خدا نے انسان کی عمدہ مخلوقات اور پھر آخر نہایت پست حالت میں ہونا۔ ایمانداروں کے لیے بے حد اجر و ثواب اور خدا کا سب سے بالاتر حاکم ہونا بیان فرمایا ہے۔ ۱۲

لے حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ تین سے مسجد نوحؑ اور زیتون کو بیت المقدس مراد ہے واللہ اعلم۔ ۱۲

## آیاتہا ۵ — (۱۰۵) سُوْرَۃُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ (۱۹) — رکوعہا ۱

اس کی پانچ آیتیں — سورۂ[1] فیل مکہ میں نازل ہوا۔ — اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝۱ اَلَمْ

(اے رسول) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی[2] والوں کے ساتھ کیا کیا۔ کیا اس

يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝۲ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ

نے ان کی تمام تدبیریں غلط نہیں کردیں (ضرور) اور ان پر جھنڈ کی جھنڈ چڑیاں بھیجیں جو

طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝۳ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝۴

ان پر کھرنجوں کی کنکریاں پھینکتی تھیں تو انھیں

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝۵

چبائے ہوئے بھس کی طرح (تباہ) کر دیا۔

## آیاتہا ۴ — (۱۰۶) سُوْرَۃُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ (۲۹) — رکوعہا ۱

اس کی چار آیتیں — سورۂ[3] قریش مکہ میں نازل ہوا۔ — اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝۱ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝۲

چونکہ قریش کو جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کر دیا ہے تو ان کو (مانوس کر دینے

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝۳ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ

کی وجہ سے) اس گھر (کعبہ) کے مالک کی عبادت کرنی چاہیئے۔ جس نے ان کو بھوک میں کھانا

جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝۴

دیا۔ اور ان کو خوف سے امن عطا فرمایا۔

## آیاتہا ۷ — (۱۰۷) سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ (۱۷) — رکوعہا ۱

اس کی سات آیتیں — سورۂ[4] ماعون مکہ میں نازل ہوا۔ — اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝۱ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ

کیا تم نے اس شخص[5] کو بھی دیکھا جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے۔ یہ تو وہی (کمبخت) ہے جو یتیم کو

الْيَتِيْمَ ۝۲ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝۳ فَوَيْلٌ

دھکے دیتا ہے۔ اور محتاجوں کو کھلانے کے لیے (لوگوں کو) آمادہ نہیں کرتا۔ تو

---

[1] اس سورۃ میں خدا نے ابرہہ بادشاہ یمن کے لشکر کی تباہی کا ذکر کیا ہے ۱۲

[2] حضرت عبدالمطلب کے زمانہ میں یمن کے بادشاہ ابرہہ نے خانہ کعبہ کی طرف خلق خدا کی رجوع دیکھ کر رشک کے مارے اسے ڈھانے کا ارادہ کیا اور بڑے بڑے ہاتھی لے کر چڑھ آیا جب کعبہ کے قریب پہنچا تو خدا نے ان پر پرندے مسلط کر دیئے جو چھوٹی چھوٹی کنکریاں چونچ اور پنجے میں لے کر اڑتے تھے۔ اور جس پر وہ کنکری گرتی وہیں ٹھنڈا ہو جاتا۔ یوں اس کا لشکر تباہ ہو گیا اور خانہ کعبہ محفوظ رہا۔ ۱۲

[3] خدا کی شان باوجودیکہ مکہ معظمہ بالکل پتھریلی اور ریتلی زمین ہے کہ وہاں کوئی چیز پیدا نہیں ہوتی مگر دنیاوی ضرورت کی کوئی چیز ایسی نہیں جو وہاں نہ ملتی ہو حضرت رسولؐ جس خاندان میں پیدا ہوئے اُسے قریش کہتے ہیں جو نضر بن کنانہ کا خطاب تھا اور انکی اولاد کے واسطے مخصوص ہو گیا۔ یہ لوگ چونکہ مکہ میں رہتے اس وجہ سے اطراف و جوانب میں آؤ بھگت ہوتی۔ اور یہ لوگ مجاور بیت اللہ کہلاتے۔ یہاں تک کہ باوجودیکہ عرب میں آئے دن کی لوٹ مار ایک معمولی بات تھی۔ مگر یہ لوگ خانہ کعبہ کی بدولت ہمیشہ محفوظ رہتے بلکہ جہاں پہنچتے ان کی اور خاطرداریاں ہوتیں۔ اسی وجہ سے یہ لوگ کبھی مجبور نہ پڑتے اور جاڑوں میں یمن اور گرمیوں میں شام کی طرف تجارت کو بہ اطمینان نکل جاتے اور انکا کوئی مانع نہ ہوتا۔ اسی نعمت کو جتا کر خداوند عالم ان سے فرماتا ہے کہ جس گھر کی بدولت تمہیں یہ راحت نصیب ہوئی۔ اس کا مالک عبادت کا زیادہ مستحق ہے نہ کہ بت وغیرہ

[4] اس سورۃ میں قیامت کے جھٹلانے یتیم پر سختی کرنے محتاجوں کو کھانا دینے پر آمادہ نہ کرنے، نماز میں غفلت کرنے اور عبادت میں ریا کرنے کی مذمت مذکور ہے۔ ۱۲

[5] اس میں اختلاف ہے کہ کون شخص مراد ہے۔ عاص بن وائل، ولید بن مغیرہ، ابو جہل، ابو سفیان وغیرہ کو کہتے ہیں مگر صحیح یہ ہے جو ان صفات سے موصوف ہے وہ بُرا ہے۔ ۱۲

لِلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝

ان نمازیوں کی تباہی ہے جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں جو دکھانے کے واسطے

الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝

کرتے ہیں۔ اور روز مرہ کی معمولی [1] چیزیں بھی عاریت نہیں دیتے۔

## (۱۰۸) سُورَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ (۱۵)

آیاتہا ۳ — رکوعہا ۱

اس کی تین آیتیں سورہ [2] کوثر مکہ میں نازل ہوا اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ إِنَّ

(اے رسول) ہم نے تم کو کوثر [3] عطا کیا۔ تو تم اپنے پروردگار کی نماز پڑھا کرو اور قربانی دیا کرو۔ بیشک

شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

تمہارا دشمن بے اولاد رہے گا۔

## (۱۰۹) سُورَةُ الْكَافِرُونَ مَكِّيَّةٌ (۱۸)

آیاتہا ۶ — رکوعہا ۱

اس کی چھ آیتیں سورہ [4] کافرون مکہ میں نازل ہوا۔ اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَلَا

(اے رسول) تم کہہ دو کہ اے کافرو تم جن چیزوں کو پوجتے ہو۔ میں ان کو نہیں پوجتا۔ اور جس (خدا) کی میں عبادت

أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ ۝

کرتا ہوں اس کی تم عبادت نہیں کرتے۔ اور جنہیں تم پوجتے ہو میں انکا پوجنے والا نہیں اور جسکی

وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝

میں عبادت کرتا ہوں تم اس کی عبادت کرنے والے نہیں۔ تمہارے [5] لیے اپنا دین ہے میرے لیے میرا دین۔

## (۱۱۰) سُورَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ (۱۱۴)

آیاتہا ۳ — رکوعہا ۱

اس کی تین آیتیں سورہ [6] نصر مدینہ میں نازل ہوا۔ اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَأَيْتَ النَّاسَ

(اے رسول) جب خدا کی مدد آپہنچے گی اور فتح (مکہ) ہو جائے گی۔ اور تم لوگوں کو دیکھو گے کہ غول کے غول خدا

يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ

کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ تم اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرنا اور اسی سے



[1] ماعون کے معنی زکوٰۃ کے بھی ہیں اور قتادہ ضحاک کی تفسیر بھی یہی ہے مگر ابن مسعودؓ ابن عباس اور سعید بن جبیر کی تفسیر وہی ہے جو ہمیں نے لکھا ہے یعنی برتن زیور وغیرہ۔ ۱۲

[2] اس سورۃ میں کفار کی طعنہ زنی کا جواب، رسولؐ کی تشفی، نماز عید الاضحےٰ اور قربانی کا حکم، اور کفار کی مذمت وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲

[3] علامہ ابن حجر عسقلانی نے حضرت رسولؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے جناب امیرؑ سے فرمایا۔ اے علیؑ تم اور تمہارے شیعہ حوض کوثر پر سیر و سیراب نورانی صورت ہونگے۔ اور دشمن پیاسے زرد رو وہاں سے نکالے جائیں گے دیکھو صواعق محرقہ دوسری تفاسیر میں کوثر کے معنی خیر کثیر کے بھی ہیں۔ اور چونکہ کفار مکہ حضرت رسولؐ کے بیٹا نہ ہونے کی وجہ سے طعنہ دیا کرتے اور حضرت کو رنج ہوتا تھا اس کے جواب میں اور آنحضرتؐ کی تشفی کے واسطے یہ آیت نازل کی مطلب یہ ہے کہ ہم نے تم کو کثرت سے اولاد عطا کی یہی وجہ ہے کہ اب شاید کوئی مقام ایسا نہیں جہاں آپ کی اولاد یعنی سادات موجود نہ ہوں اسی وجہ سے حضرت رسولؐ نے فرمایا ہے اور علمائے اہل سنت نے بھی بکثرت نقل کیا ہے کہ خدا نے ہر نبی کی اولاد اس کے صلب میں قرار دی اور میری اولاد علیؑ کے صلب میں دیکھو شرح مسلم ملا مبین بحث آل ۱۲

[4] جب کفار نے دیکھا کہ اسلام روز بروز بڑھتا ہی جاتا ہے اور انکی مکاریاں کارگر نہیں ہوتیں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہنے لگے کہ آؤ ہم تم مل کر باری سے پرستش کریں ایک سال تمہارے معبود کی اور ایک سال ہمارے معبود کی۔ اس کے جواب میں یہ سورۃ نازل ہوا۔ ۱۲

[5] اس آیت کے منسوخ فرض کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ نہ اس سے کفر کی اجازت ہی نکلتی ہے نہ جہاد کی ممانعت، بلکہ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ اگر تم خدا کی عبادت نہیں کرتے تو تمہارا جو جی چاہے کرو ویسا ہی بدلہ پاؤ گے جیسے لنا اعمالنا ولکم اعمالکم

[6] اس سورۃ میں فتح مکہ اور اسلام کی ترقی اور اس کے پاس کی تسبیح و تقدیس کا حکم مذکور ہے۔ ۱۲

رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿٣﴾

مغفرت کی دعا مانگنا۔ وہ بے شک بڑا معاف کرنے والا ہے۔

## (١١١) سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ (٦)
آیاتہا ٥ — رکوعہا ١

اس میں پانچ آیتیں — سورۃ لہب ۱ مکہ میں نازل ہوا۔ — اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ﴿١﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَ

ابولہب ۲ کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور خود ستیاناس ہو جائے (آخر) نہ اس کا مال ہی اس کے کچھ کام آیا

مَا كَسَبَ ﴿٢﴾ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ﴿٣﴾ وَّ امْرَاَتُهٗ ۭ

اور نہ جو اس نے کمایا۔ وہ بہت بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہو گا۔ اور اس کی جورو بھی جو سر پر

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ﴿٤﴾ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ﴿٥﴾

ایندھن اٹھائے پھرتی ہے۔ اور اس کے گلے میں بٹی ہوئی رسی (بندھی) ہے۔

## (١١٢) سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ (٢٢)
آیاتہا ٤ — رکوعہا ١

اس کی چار آیتیں — سورۃ ۳ اخلاص مکہ میں نازل ہوا۔ — اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿١﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ

(اے رسول) تم کہہ دو کہ خدا ایک ہے۔ خدا برحق بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا نہ اس کو

يُوْلَدْ ﴿٣﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿٤﴾

کسی نے جنا۔ اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

## (١١٣) سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ (٢٠)
آیاتہا ٥ — رکوعہا ١

اس کی پانچ آیتیں — سورہ فلق مدینہ یا مکہ میں نازل ہوا۔ — اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿١﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿٢﴾ وَ مِنْ

(اے رسول) تم کہہ دو کہ میں صبح کے مالک کی ہر چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ اور اندھیری

شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿٣﴾ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي

رات کی برائی سے جب اس کا اندھیرا چھا جائے۔ اور گنڈوں پر پھونکنے والیوں کی برائی سے (جب

الْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾

پھونکیں) اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب حسد کرے۔

---

۱ ابولہب حضرت رسول اکرمؐ کا چچا اور اسکی بیوی ام جمیلہ بنت حرب کی مذمت۔

۲ جب آیت انذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی اور آپ نے اپنے قرابت داروں کو سمجھانے کے واسطے بلایا۔ تو ابولہب نے جھنجھلا کر پتھر ہاتھ میں اٹھایا اور کہنے لگا کہ تمہارے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور تمہارا ناس ہو جائے۔ تم نے اسی واسطے ہم کو بلایا ہے۔ اسی کے جواب میں یہ سورۃ نازل ہوا۔ حمالۃ الحطب کے ایک معنی چغلخور کے بھی ہیں۔ اور ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قیامت میں اس کے سر پر جہنم کی ایندھن اٹھوائی جائے گی اسکا ذکر بھی یا تو دنیا کا ذکر ہے کہ وہ اس قدر ذلیل ہے یا قیامت میں اس کی یوں ذلت کی جائے گی۔ ۱۲

۳ اس سورۃ میں صرف خدا کی توحید کا ذکر ہے۔ اور وہ بھی اس خوبصورتی سے کہ مختصر الفاظ اور بہت جامع۔ حتیٰ کہ مخالفین اسلام نصرانی وغیرہ کو بھی اس کا اقرار کرنا پڑا کہ ایسی عمدہ توحید کسی آسمانی کتاب میں بھی مذکور نہیں ہے۔ ۱۲

بقیہ ص ۷۱۸

آیا کسی نے پوچھا یہ کیا واقعہ ہے وہ بولا میں نے دیکھا کہ میرے اور ان کے درمیان آگ کی ایک خندق ہے۔ اژدہا منہ کھولے ہے۔ پرندے آپس میں پر ملائے ہیں مگر اس پر بھی وہ باز نہ آیا اور نماز سے روکتا۔ آخر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ بدر میں مارا گیا۔ اور لوگوں نے اس کے پٹے پکڑ کر گھسیٹا اور گڑھے میں ڈال دیا یوں یہ پیشین گوئی پوری ہوئی۔

خالص توحید

آیاتها ۶ (۱۱۴) سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ (۲۱) رکوعها ۱

اس کی چھ آیتیں — سورة الناس مکہ میں نازل ہوا۔ — اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ

(اے رسولؐ) تم کہو میں لوگوں کے پروردگار لوگوں کے بادشاہ لوگوں کے معبود سے (شیطانی) وسوسہ

النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ

کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جو (خدا کے نام سے) پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ جو لوگوں کے دلوں میں

يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

وسوسہ ڈالا کرتا ہے۔ جنات میں سے ہو خواہ آدمیوں میں سے۔

لہ کفار و مشرکین خصوصاً یہودی تو آنحضرؐ کے جانی دشمن تھے۔ آپ کی عداوت میں طرح طرح کے حیلے کیا کرتے کبھی زہر دیتے، کبھی جادو کراتے۔ اگرچہ جادو وغیرہ کا آپ پر کچھ اثر نہ ہوتا۔ مگر خدا نے ان کی مکاریوں سے محفوظ رہنے، اور آپ کی تشفی کے لیے ان دونوں سورتوں کو نازل فرمایا مطلب یہ ہے کہ خدا آپکا حافظ و مددگار ہے دشمن آپکا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ ۱۲

## دُعَاءُ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ

اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ. اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْاٰنِ
الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِيْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً. اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ
مَا نَسِيْتُ وَعَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ
وَاٰنَاۗءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِيْ حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

سنہ ۱۳۹۶ھ — سنہ ۱۹۷۶ء

## سرٹیفکیٹ تصحیح

ہم نے قرآن مجید کے اِس نسخہ کو از اول تا آخر حرف بحرف بغور پڑھا ہے۔ اور ہم تصدیق کرتے ہیں کہ اِس کے متن میں کوئی لفظی یا اعرابی غلطی نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

— حافظ سراج الدین گجراتی — مولوی محمد شاع الدین
— حافظ محمد طفیل (قمر الافاضل)

# دُعَاءِ خَتْمِ الْقُرْاٰن

صَدَقَ اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ ○ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ
الشّٰهِدِيْنَ ○ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِكُلِّ حَرْفٍ مِّنَ
الْقُرْاٰنِ حَلَاوَةً وَّبِكُلِّ جُزْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ جَزَآءً اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِالْاَلِفِ اُلْفَةً وَّبِالْبَآءِ
بَرَكَةً وَّبِالتَّآءِ تَوْبَةً وَّبِالثَّآءِ ثَوَابًا وَّبِالْجِيْمِ جَمَالًا وَّبِالْحَآءِ حِكْمَةً وَّبِالْخَآءِ خَيْرًا
وَّبِالدَّالِ دَلِيْلًا وَّبِالذَّالِ ذَكَآءً وَّبِالرَّآءِ رَحْمَةً وَّبِالزَّآءِ زَكٰوةً وَّبِالسِّيْنِ سَعَادَةً وَّبِالشِّيْنِ
شِفَآءً وَّبِالصَّادِ صِدْقًا وَّبِالضَّادِ ضِيَآءً وَّبِالطَّآءِ طَرَاوَةً وَّبِالظَّآءِ ظَفَرًا وَّبِالْعَيْنِ عِلْمًا
وَّبِالْغَيْنِ غِنًى وَّبِالْفَآءِ فَلَاحًا وَّبِالْقَافِ قُرْبَةً وَّبِالْكَافِ كَرَامَةً وَّبِاللَّامِ لُطْفًا وَّ
بِالْمِيْمِ مَوْعِظَةً وَّبِالنُّوْنِ نُوْرًا وَّبِالْوَاوِ وُصْلَةً وَّبِالْهَآءِ هِدَايَةً وَّبِالْيَآءِ يَقِيْنًا.
اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ○ وَارْفَعْنَا بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ○ وَتَقَبَّلْ مِنَّا قِرَآءَتَنَا
وَتَجَاوَزْ عَنَّا مَا كَانَ فِيْ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ مِنْ خَطَاٍ اَوْ نِسْيَانٍ اَوْ تَحْرِيْفِ كَلِمَةٍ عَنْ مَّوَاضِعِهَآ
اَوْ تَقْدِيْمٍ اَوْ تَاْخِيْرٍ اَوْ زِيَادَةٍ اَوْ نُقْصَانٍ اَوْ تَاْوِيْلٍ عَلٰى غَيْرِ مَآ اَنْزَلْتَهٗ عَلَيْهِ اَوْ رَيْبٍ
اَوْ شَكٍّ اَوْ سَهْوٍ اَوْ سُوْٓءِ اِلْحَانٍ اَوْ تَعْجِيْلٍ عِنْدَ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَسَلٍ اَوْ سُرْعَةٍ اَوْ
زَيْغِ لِسَانٍ اَوْ وَقْفٍ بِغَيْرِ وُقُوْفٍ اَوْ اِدْغَامٍ بِغَيْرِ مُدْغَمٍ اَوْ اِظْهَارٍ بِغَيْرِ بَيَانٍ اَوْ مَدٍّ
اَوْ تَشْدِيْدٍ اَوْ هَمْزَةٍ اَوْ جَزْمٍ اَوْ اِعْرَابٍ بِغَيْرِ مَا كَتَبَهٗ اَوْ قِلَّةِ رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ عِنْدَ
اٰيَاتِ الرَّحْمَةِ وَاٰيَاتِ الْعَذَابِ فَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا وَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ
قُلُوْبَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَزَيِّنْ اَخْلَاقَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَدْخِلْنَا فِي الْجَنَّةِ
بِالْقُرْاٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِي الدُّنْيَا قَرِيْنًا وَّفِي الْقَبْرِ مُوْنِسًا وَّعَلَى الصِّرَاطِ
نُوْرًا وَّفِي الْجَنَّةِ رَفِيْقًا وَّمِنَ النَّارِ سِتْرًا وَّحِجَابًا وَّاِلَى الْخَيْرَاتِ كُلِّهَا دَلِيْلًا فَاكْتُبْنَا
عَلَى التَّمَامِ وَارْزُقْنَا اَدَآءً بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ وَحُبِّ الْخَيْرِ وَالسَّعَادَةِ وَالْبِشَارَةِ مِنَ
الْاِيْمَانِ ○ وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ مَّظْهَرِ لُطْفِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ○

# رُموزِ اوقاف

بول چال میں ہم کہیں زیادہ، کہیں کم ٹھہرتے ہیں کہیں باتیں ملا کر کہتے، کہیں ایک بات کہہ کر ٹھہر جاتے اور دُوسری نئے سِرے سے شروع کرتے ہیں۔ سمجھ کر پڑھنے کے لیے بھی یہ جاننا نہایت ضروری ہے کہ وصل کہاں کرنا ہے، وقف کہاں۔ پھر وقف کی صُورت میں خیال رکھنا چاہیے کہ زیادہ وقف کن کن مقامات پر کرنا ہے، کم کہاں کہاں۔ قرآن مجید کی صحیح اور بافہم قراءت کیلیے خاص خاص علامتیں مقرر ہیں جنہیں رموزِ اوقاف کہتے ہیں۔ ان رموز کی مفصل کیفیت درج ذیل ہے۔

**مـ** وقفِ لازم کی علامت ہے۔ اسے ترک کر دینے سے معنوں میں خلل پڑ جاتا ہے۔ یہاں ٹھہر جانا نہایت ضروری ہے ورنہ عبارت کا مطلب منشائے الٰہی کے خلاف ہو جائیگا۔

**ط** وقفِ مُطلق کی علامت ہے۔ چُونکہ اس وقف پر ماقبل اور مابعد کو ملا کر پڑھنے کی وجہ نہایت ضعیف بلکہ ناپید ہوتی ہے۔ اس لیے یہاں سے گزرنا نہیں چاہیے، بلکہ احسن یہی ہے کہ یہاں وقف کر کے مابعد سے ابتدا کی جائے۔

**ج** وقفِ جائز کی علامت ہے۔ یہاں وقف اور وصل دونوں رَوا ہیں لیکن ٹھہر جانا بہتر، نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

**ز** وقفِ مجوّز کی علامت ہے۔ یہاں وقف کی وجہ بھی موجود ہوتی ہے، وصل کی بھی، لیکن وصل کی جہت زیادہ قوی و واضح ہوتی ہے۔ نہ ٹھہرنا بہتر ہے، یہاں سے گزر ہی جانا چاہیے۔

**ص** وقفِ مُرخّص کی علامت ہے۔ اس سے مُراد یہ ہے کہ یہاں دو باتوں کا باہمی تعلق ہے۔ ہاں معنوں کے لحاظ سے ہر بات مستقل حیثیت بھی رکھتی ہے۔ یہاں چاہیے تو ملا کر پڑھنا، لیکن پڑھنے والا اگر تھک کر ٹھہر جائے، تو رخصت ہے۔ وقفِ مرخّص میں جہتِ وقف ضعیف ہوتی ہے۔ وقفِ مجوّز کی بہ نسبت وقفِ مرخّص میں وصل کو زیادہ ترجیح ہے۔

**ق** قَدْ قِیْلَ (کہا گیا ہے) یا قِیْلَ عَلَیْہِ الْوَقْفُ (کہا گیا ہے کہ اس مقام پر وقف ہے) کی علامت ہے۔ بعض عُلما کے نزدیک یہاں ٹھہر جانا جائز ہے لیکن یہ علامت ضعفِ وقف کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

**لا** لَاوَقْفَ اَلیہ (اس مقام پر کوئی وقف نہیں) کی علامت ہے۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قاری یہاں ہرگز وقف نہ کرے۔ بعض عُلما نے لکھا ہے کہ اگر وقف ہو جائے، تو اعادہ واجب ہے۔

**قف** (۱) یُوقَفُ عَلَیْہِ (اس مقام پر ٹھہرا جاتا ہے) کی علامت ہے۔ (۲) جہاں یہ گمان ہو کہ پڑھنے والا وصل کرلے گا، وہاں قف (ٹھہر جا) کی علامت لکھی جاتی ہے۔

**سکتة** سانس لیے بغیر تھوڑا سا ٹھہر جانا۔ پڑھنے والا یہاں ذرا سا ٹھہر جائے، سانس نہ توڑے۔

**وقفة** لمبے سکتے کی علامت ہے یعنی جتنی دیر میں سانس لیتے ہیں، پڑھنے والا اس سے کم ٹھہرے۔ علمِ قراءت کی اصطلاح میں سکتہ اور وقفہ قریب المعنی ہیں لیکن سکتہ وصل سے قریب تر ہوتا ہے اور وقفہ وقف سے۔

**صل** قَدْ یُوْصَلُ (کبھی کبھی ملا کر پڑھا جاتا ہے) کی علامت ہے یعنی پڑھنے والا کبھی اس جگہ ٹھہر جاتا ہے کبھی نہیں ٹھہرتا۔ یہاں ترکِ وصل اولیٰ اور وقف کرنا احسن ہے۔

**صلے** اَلْوَصْلُ اَولیٰ کی علامت ہے یعنی ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

جہاں ایک سے زیادہ علامتیں ہوں، وہاں اُوپر کی علامت کا اعتبار ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر ایک سے زیادہ علامتیں ایک سیدھ میں ہوں تو آخری علامت کا اعتبار ہوگا۔

مطلق ۝ آیت کی علامت ہے۔ جہاں فقط یہی علامت ہو وہاں وقف کیا جائے۔ اگر آیت پر لا ہو، تو ترکِ وقف اولیٰ ہے۔ ہاں ضرورةً ٹھہر جائے، تو مُضائقہ بھی نہیں۔ قاریوں میں یہی مشہور ہے کہ نہ ٹھہرا جائے۔ اگر آیت پر لا کے سوا کوئی اور رمزِ وقف ہو، تو وقف و وصل کے لیے اسی علامت کا اعتبار ہوگا۔

**∴ ∴** اگر کوئی عبارت تین تین نقطوں کے درمیان گھری ہُوئی ہو تو پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ پہلے تین نقطوں پر وقف کر کے دُوسرے تین نقطوں پر وصل کرلے یا پہلے تین نقطوں پر وصل کر کے دُوسرے تین نقطوں پر وقف کرے۔ اس قسم کی عبارت کو مُعانقہ یا مُراقبہ کہتے ہیں۔

# فہرست پارہ و سورہائے قرآن مجید


| شمار پارہ | نام پارہ | صفحہ پارہ | نام سورۃ | صفحہ سورۃ | رکوعات سورۃ | آیات سورۃ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| .. | ........ | .. | الفاتحة | ۲ | ۱ | ۷ |
| ۱ | الٓمّٓ | ۳ | البقرة | ۳ | ۴۰ | ۲۸۶ |
| ۲ | سیقول | ۲۵ | ٭ | ٭ | ٭ | ٭ |
| ۳ | تلک الرسل | ۳۹ | آل عمران | ۵۸ | ۲۰ | ۲۰۰ |
| ۴ | لن تنالوا | ۴۳ | النسآء | ۹۱ | ۲۴ | ۱۷۶ |
| ۵ | والمحصنٰت | ۹۷ | ٭ | ٭ | ٭ | ٭ |
| ۶ | لا یحب الله | ۱۲۱ | المآئدة | ۱۲۶ | ۱۶ | ۱۲۰ |
| ۷ | واذا سمعوا | ۱۳۵ | الانعام | ۱۵۲ | ۲۰ | ۱۶۵ |
| ۸ | ولو اننا | ۱۶۹ | الاعراف | ۱۶۹ | ۲۴ | ۲۰۶ |
| ۹ | قال الملأ | ۱۹۳ | الانفال | ۲۱۱ | ۱۰ | ۷۵ |
| ۱۰ | واعلموا | ۲۱۷ | التوبة | ۲۲۳ | ۱۶ | ۱۲۹ |
| ۱۱ | یعتذرون | ۲۴۱ | یونس | ۲۴۷ | ۱۱ | ۱۰۹ |
| ٭ | ٭ | ٭ | هود | ۲۶۳ | ۱۰ | ۱۲۳ |
| ۱۲ | وما من دآبة | ۲۶۵ | یوسف | ۲۸۱ | ۱۲ | ۱۱۱ |
| ۱۳ | وما ابرئ | ۲۸۹ | الرعد | ۲۹۷ | ۶ | ۴۳ |
| ٭ | ٭ | ٭ | ابرٰهیم | ۳۰۵ | ۷ | ۵۲ |
| ٭ | ٭ | ٭ | الحجر | ۳۱۲ | ۶ | ۹۹ |
| ۱۴ | ربما | ۳۱۳ | النحل | ۳۱۹ | ۱۶ | ۱۲۸ |
| ۱۵ | سبحٰن الذی | ۳۳۷ | بنی اسرآئیل | ۳۳۷ | ۱۲ | ۱۱۱ |
| ٭ | ٭ | ٭ | الکهف | ۳۵۱ | ۱۲ | ۱۱۰ |
| ۱۶ | قال الم | ۳۶۱ | مریم | ۳۶۳ | ۶ | ۹۸ |
| ٭ | ٭ | ٭ | طٰهٰ | ۳۷۳ | ۸ | ۱۳۵ |
| ۱۷ | اقترب للناس | ۳۸۵ | الانبیآء | ۳۸۵ | ۷ | ۱۱۲ |
| | | ٭ | الحج | ۳۹۶ | ۱۰ | ۷۸ |
| ۱۸ | قد افلح | ۴۰۹ | المؤمنون | ۴۰۹ | ۶ | ۱۱۸ |
| ٭ | ٭ | ٭ | النور | ۴۱۸ | ۹ | ۶۴ |
| ٭ | ٭ | ٭ | الفرقان | ۴۳۰ | ۶ | ۷۷ |
| ۱۹ | وقال الذین | ۴۳۳ | الشعرآء | ۴۳۸ | ۱۱ | ۲۲۷ |
| ٭ | ٭ | ٭ | النمل | ۴۵۰ | ۷ | ۹۳ |
| ۲۰ | امن خلق | ۴۵۷ | القصص | ۴۶۱ | ۹ | ۸۸ |
| ٭ | ٭ | ٭ | العنکبوت | ۴۷۳ | ۷ | ۶۹ |
| ۲۱ | اتل ما اوحی | ۴۸۱ | الروم | ۴۸۳ | ۶ | ۶۰ |
| ٭ | ٭ | ٭ | لقمٰن | ۴۹۱ | ۴ | ۳۴ |
| ٭ | ٭ | ٭ | السجدة | ۴۹۶ | ۳ | ۳۰ |
| ٭ | ٭ | ٭ | الاحزاب | ۵۰۰ | ۹ | ۷۳ |
| ۲۲ | ومن یقنت | ۵۰۵ | سبا | ۵۱۲ | ۶ | ۵۴ |
| ٭ | ٭ | ٭ | فاطر | ۵۲۰ | ۵ | ۴۵ |
| ٭ | ٭ | ٭ | یٰسٓ | ۵۲۷ | ۵ | ۸۳ |
| ۲۳ | ومالی | ۵۲۹ | الصّٰفّٰت | ۵۳۳ | ۵ | ۱۸۲ |

| شمار پارہ | نام پارہ | صفحہ پارہ | نام سورۃ | صفحہ سورۃ | رکوعات سورۃ | آیات سورۃ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲۳ | ومالی | ۵۲۹ | صٓ | ۵۴۳ | ۵ | ۸۸ |
| | ٭ | ٭ | الزمر | ۵۴۸ | ۸ | ۷۵ |
| ۲۴ | فمن اظلم | ۵۵۳ | المؤمن | ۵۵۹ | ۹ | ۸۵ |
| | ٭ | ٭ | حٰمٓ السجدة | ۵۷۰ | ۶ | ۵۴ |
| ۲۵ | الیه یرد | ۵۷۷ | الشورٰی | ۵۷۸ | ۵ | ۵۳ |
| | ٭ | ٭ | الزخرف | ۵۸۵ | ۷ | ۸۹ |
| | ٭ | ٭ | الدخان | ۵۹۳ | ۳ | ۵۹ |
| | ٭ | ٭ | الجاثیة | ۵۹۷ | ۴ | ۳۷ |
| ۲۶ | حٰمٓ | ۶۰۱ | الاحقاف | ۶۰۱ | ۴ | ۳۵ |
| | ٭ | ٭ | محمد | ۶۰۶ | ۴ | ۳۸ |
| | ٭ | ٭ | الفتح | ۶۱۱ | ۴ | ۲۹ |
| | ٭ | ٭ | الحجرٰت | ۶۱۶ | ۲ | ۱۸ |
| | ٭ | ٭ | قٓ | ۶۲۰ | ۳ | ۴۵ |
| | ٭ | ٭ | الذّٰریٰت | ۶۲۳ | ۳ | ۶۰ |
| ۲۸ | قال فما خطبکم | ۶۲۵ | الطور | ۶۲۶ | ۲ | ۴۹ |
| | ٭ | ٭ | النجم | ۶۲۹ | ۳ | ۶۲ |
| | ٭ | ٭ | القمر | ۶۳۳ | ۳ | ۵۵ |
| | ٭ | ٭ | الرحمٰن | ۶۳۶ | ۳ | ۷۸ |
| | ٭ | ٭ | الواقعة | ۶۳۹ | ۳ | ۹۶ |
| | ٭ | ٭ | الحدید | ۶۴۳ | ۴ | ۲۹ |
| ۲۸ | قد سمع الله | ۶۴۹ | المجادلة | ۶۴۹ | ۳ | ۲۲ |
| | ٭ | ٭ | الحشر | ۶۵۳ | ۳ | ۲۴ |
| | ٭ | ٭ | الممتحنة | ۶۵۷ | ۲ | ۱۳ |
| | ٭ | ٭ | الصّف | ۶۶۰ | ۲ | ۱۴ |
| | ٭ | ٭ | الجمعة | ۶۶۲ | ۲ | ۱۱ |
| | ٭ | ٭ | المنٰفقون | ۶۶۳ | ۲ | ۱۱ |
| | ٭ | ٭ | التغابن | ۶۶۵ | ۲ | ۱۸ |
| | ٭ | ٭ | الطلاق | ۶۶۸ | ۲ | ۱۲ |
| | ٭ | ٭ | التحریم | ۶۷۰ | ۲ | ۱۲ |
| ۲۹ | تبرک الذی | ۶۷۳ | الملک | ۶۷۳ | ۲ | ۳۰ |
| | ٭ | ٭ | القلم | ۶۷۶ | ۲ | ۵۲ |
| | ٭ | ٭ | الحآقّة | ۶۷۹ | ۲ | ۵۲ |
| | ٭ | ٭ | المعارج | ۶۸۱ | ۲ | ۴۴ |
| | ٭ | ٭ | نوح | ۶۸۳ | ۲ | ۲۸ |
| | ٭ | ٭ | الجن | ۶۸۶ | ۲ | ۲۸ |
| | ٭ | ٭ | المزّمّل | ۶۸۸ | ۲ | ۲۰ |
| | ٭ | ٭ | المدّثّر | ۶۹۰ | ۲ | ۵۶ |
| | ٭ | ٭ | القیٰمة | ۶۹۲ | ۲ | ۴۰ |
| | ٭ | ٭ | الدهر | ۶۹۴ | ۲ | ۳۱ |

| شمار پارہ | نام پارہ | صفحہ پارہ | نام سورۃ | صفحہ سورۃ | رکوعات سورۃ | آیات سورۃ |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲۹ | تبرک الذی | ۶۷۳ | المرسلٰت | ۶۹۷ | ۲ | ۵۰ |
| ۳۰ | عمّ | ۶۹۹ | النبا | ۶۹۹ | ۲ | ۴۰ |
| | ٭ | ٭ | النّٰزعٰت | ۷۰۰ | ۲ | ۴۶ |
| | ٭ | ٭ | عبس | ۷۰۲ | ۱ | ۴۲ |
| | ٭ | ٭ | التکویر | ۷۰۳ | ۱ | ۲۹ |
| | ٭ | ٭ | الانفطار | ۷۰۵ | ۱ | ۱۹ |
| | ٭ | ٭ | المطففین | ۷۰۶ | ۱ | ۳۶ |
| | ٭ | ٭ | الانشقاق | ۷۰۸ | ۱ | ۲۵ |
| | ٭ | ٭ | البروج | ۷۰۹ | ۱ | ۲۲ |
| | ٭ | ٭ | الطارق | ۷۱۰ | ۱ | ۱۷ |
| | ٭ | ٭ | الاعلٰی | ۷۱۱ | ۱ | ۱۹ |
| | ٭ | ٭ | الغاشیة | ۷۱۲ | ۱ | ۲۶ |
| | ٭ | ٭ | الفجر | ۷۱۳ | ۱ | ۳۰ |
| | ٭ | ٭ | البلد | ۷۱۴ | ۱ | ۲۰ |
| | ٭ | ٭ | الشمس | ۷۱۵ | ۱ | ۱۵ |
| | ٭ | ٭ | الیل | ۷۱۶ | ۱ | ۲۱ |
| | ٭ | ٭ | الضحٰی | ٭ | ۱ | ۱۱ |
| | ٭ | ٭ | الم نشرح | ۷۱۷ | ۱ | ۸ |
| | ٭ | ٭ | التین | ٭ | ۱ | ۸ |
| | ٭ | ٭ | العلق | ۷۱۸ | ۱ | ۱۹ |
| | ٭ | ٭ | القدر | ۷۱۹ | ۱ | ۵ |
| | ٭ | ٭ | البیّنة | ٭ | ۱ | ۸ |
| | ٭ | ٭ | الزلزال | ۷۲۰ | ۱ | ۸ |
| | ٭ | ٭ | العٰدیٰت | ٭ | ۱ | ۱۱ |
| | ٭ | ٭ | القارعة | ۷۲۱ | ۱ | ۱۱ |
| | ٭ | ٭ | التکاثر | ٭ | ۱ | ۸ |
| | ٭ | ٭ | العصر | ۷۲۲ | ۱ | ۳ |
| | ٭ | ٭ | الهمزة | ٭ | ۱ | ۹ |
| | ٭ | ٭ | الفیل | ۷۲۳ | ۱ | ۵ |
| | ٭ | ٭ | قریش | ٭ | ۱ | ۴ |
| | ٭ | ٭ | الماعون | ٭ | ۱ | ۷ |
| | ٭ | ٭ | الکوثر | ۷۲۴ | ۱ | ۳ |
| | ٭ | ٭ | الکٰفرون | ٭ | ۱ | ۶ |
| | ٭ | ٭ | النصر | ٭ | ۱ | ۳ |
| | ٭ | ٭ | اللهب | ۷۲۵ | ۱ | ۵ |
| | ٭ | ٭ | الاخلاص | ٭ | ۱ | ۴ |
| | ٭ | ٭ | الفلق | ٭ | ۱ | ۵ |
| | ٭ | ٭ | الناس | ۷۲۶ | ۱ | ۶ |
| | دعائے ختم القرآن | | | ۷۲۸ | | |

# ضمیمہ حواشی

**بقیہ حاشیہ ص** شرح صدر کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اور ان کی جانشینی کا حکم فرمایا گیا ہے۔ یہ حکم نتیجہ ہے، آنحضرتؐ کی اس دُعا کا جو انہوں نے حضرت موسیٰؑ کی طرح بارگاہِ رب العزت میں کی تھی جس کا ذکر معراج میں ہو چکا تھا۔ حضرت موسیٰؑ نے یہ دُعا کی تھی رب اشرح لی صدری ویسرلی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیرا من اھلی ھارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری کی نسبحک کثیرا ونذکرک کثیرا انک کنت بنا بصیرا قال قد اوتیت سؤلک یاموسیٰ۔ پروردگارا تو میرے لیے میرے سینے کو کشادہ فرما اور میرا کام میرے لیے آسان کر دے۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ اچھی طرح میری بات سمجھیں اور میرے کنبے والوں میں سے میرے بھائی ہارُون کو میرا وزیر بنا دے۔ اس کے ذریعہ سے میری پُشت مضبُوط کر دے اور میرے کام میں اس کو میرا شریک بنا تاکہ ہم دونوں بہت زیادہ تیری تسبیح کریں اور تجھے بہت زیادہ یاد کریں۔ تو تو ہماری حالت دیکھ ہی رہا ہے۔ خُدا نے فرمایا اے موسیٰ تمہاری سب درخواستیں قبول کر لی گئیں (پارہ ۱۶ رکوع ۱۱ سورۃ طٰہٰ) حضرت ابن عباس المتوفی ۶۸ھ آیت قد اوتیت سؤلک یاموسیٰ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ خُداوند تعالیٰ نے حضرت ہارونؑ کو حضرت موسیٰؑ کا معاون (وزیر) اور رسُول بنا دیا۔ ملاحظہ ہو تنویر المقیاس تفسیر ابن عباس مؤلفہ محمد بن یعقوب شیرازی الشافعی المتوفی ۸۱۷ھ جلد ۲ ص ۲۳۵ (اردو) طبع کراچی ٹھیک اسی طرح حضرت رسُول کریمؐ نے دُعا فرمائی، اور وُہ قبول کر لی گئی۔ علامہ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں کہ ابن مردویہ المتوفی ۴۱۰ھ خطیب بغدادی اور ابوالقاسم ابن عساکر نے اسماء بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت رسُولؐ کو مقام ثبیر (جو کہ مکہ میں ایک پہاڑی ہے منتہی الادب جلد ۱ ص ۲۰۴) کے مقابلے میں کھڑے ہُوئے دیکھا۔ آپؐ اس مقام پر فرما رہے تھے، کہ خداوندا میں تجھ سے وُہی سوال کرتا ہوں جو میرے بھائی موسےٰؑ نے کیا تھا کہ میرے سینے کو کشادہ فرما اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھیں واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اخی اور میرے اہل بیت میں سے میرے بھائی علی کو میرا وزیر بنا اور اس کے ذریعہ سے میری پشت مضبُوط کر اور میرے کام میں اس کو میرا شریک بنا تاکہ ہم دونوں کثرت سے تیری تسبیح کریں، اور بہت زیادہ تجھے یاد کریں۔ تو تو ہماری حالت دیکھ رہا ہے (تفسیر دُرّ منثور جلد ۴ ص ۲۹۵ سطر ۱۷ طبع مصر) یہ ظاہر ہے کہ رسُول کی دُعا مسترد نہیں ہو سکتی تھی۔ لہٰذا خداوند عالم نے ساری دُعا قبول کر لی۔ امام اہل سنت علامہ ابوالحسن علی بن محمد طیب الجلالی المعروف بہ ابن مغازلی الواسطی المتوفی ۴۸۳ھ اپنی کتاب مناقب میں اس روایت کو ابن عباس کے حوالے سے لکھنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔

سمعت منادیا ینادی یامحمد قد اوتیت ما سئلت

ابن عباس نے کہا کہ میں نے ایک منادی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کے فوراً بعد یہ کہتے ہُوئے سُنا کہ اے محمدؐ تم نے جو کچھ مانگا ہے۔ میں نے تمہیں دے دیا۔ ارجح المطالب باب ۲ ص ۸۷ طبع لاہور۔

یعنی جس طرح حضرت موسیٰؑ کا جانشین، حضرت ہارونؑ کو بنایا تھا۔ حضرت رسول کریمؐ کا جانشین حضرت علیؑ کو بنا دیا جس کا حوالہ

حدیثِ رسُول یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ لکن لانبی بعدی میں موجود ہے۔ اسی کے متعلق سورۃ زیرِ بحث کی آیت فاذا فرغت فانصب میں وضاحت کی گئی ہے۔

امام المفسّرین علامہ ابن ابراہیم قمی تحریر فرماتے ہیں قال اذا فرغت من حجۃ الوداع فانصب امیر المومنین علی بن ابی طالب اے رسُولؐ تم اب جبکہ حجۃ الوداع سے فراغت کر چکے تو علیؑ کے نصبِ خلافت کا اعلان کر دو۔ تفسیر قمی جلد ۲ صہ ۴۲۹ طبع نجف اشرف اس کی وضاحت حضرت امام جعفر صادقؑ اس طرح فرماتے ہیں فاذا فرغت فانصب علمك و اعلن وصيك فاعلمهم فضله علانية اے رسُول اب جبکہ تم حج آخر سے فراغت کر چکے ہو تو فوراً اپنے علم خلافت کو نصب کر دو۔ اور اپنے وصی کا اعلان کر دو۔ اور اپنی اُمّت والوں کو اس کے فضل و شرف سے کھلم کھلا آگاہ کر دو (اصولِ کافی صہ ۱۸۱ طبع نولکشور مجمع البحرین صہ ۱۵۶ حاشیہ تفسیر بیضاوی صہ ۴۶۳ و تفسیر نور الثقلین علامہ حویزی جلد ۵ صہ ۶۰۵ طبع قم بحوالہ تفسیر امام حسن عسکریؑ و توضیح المجید علامہ سیّد علی بن غفران مآب جلد ۲ صہ ۳۵۲ و بحار الانوار علامہ مجلسی و سفینۃ البحار شیخ عباس قمی جلد ۱ صہ ۵۹ طبع نجف اشرف و تفسیر البرہان جلد ۲ طبع ایران۔

چونکہ حکم اعلانِ خلافت میں مقام معین نہ تھا۔ اس لیے آپ مکّہ معظمہ سے بارادہ مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔ اور جب مقام غدیرِ خم پہنچے جو نواح جحفہ میں مکّہ و مدینہ کے درمیان واقع ہے۔ تو آیت بلّغ نازل ہوا جو تاکیدی شدت ہوئے تھا ارشاد ہوا یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعصمك من الناس۔ اے رسُول اس حکم کو پہنچا دو جو تم پر تمہارے رب کی طرف سے نازل ہو چکا ہے (سنو) اگر تم نے نہ پہنچایا تو سمجھ لیا جائے گا) کہ تم نے رسالت کا کوئی کام نہیں کیا (تم میرا حکم بے خوف و خطر پہنچا دو) اللہ تمہیں لوگوں کے شر سے بچائے گا۔ اس کے فوراً بعد حضرۃ رسُولِ کریمؐ نے مجمع سمیٹا جس کی تعداد بروایت ازالۃ الخفاء ایک لاکھ پچیس ہزار تھی۔ جو لوگ آگے بڑھ گئے تھے انھیں پیچھے بلایا اور جو پیچھے رہ گئے تھے ان کا انتظار کیا بالآخر پالان شتر کا منبر بنا کر نہایت فصیح و بلیغ خطبے کے بعد حضرت علیؑ کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر اپنے سر سے بلند کیا اور اعلان فرمایا :۔

من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ جس کا میں مولا ہوں یہ علیؑ بھی اس کا مولا ہے، اعلانِ خلافت کے بعد ادا کی گئی اور آنحضرتؐ وہاں سے روانہ ہو گئے۔ تفسیر درِ منثور سیوطی جلد ۱ صہ ۲۰۹ میں ہے کہ روانگی سے قبل آیۃ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی نازل ہوا یعنی اعلانِ خلافت امیر المومنین کے بعد تکمیل دین اور اتمام نعمت کا بھی اعلان ہو گیا تو اس میں ہے کہ واقعہ غدیر ۱۸ ذی الحجہ سنہ ۱۰ھ کو ہوا۔ اور رسُولِ کریمؐ ۲۸ صفر سنہ ۱۱ھ کو انتقال فرما گئے واقعات کی ترتیب سے واضح ہوتا ہے کہ اس سورۃ میں مقصودِ باری مدلول قرآنی اور منطوق سبحانی یہی تھا کہ رسُولِ کریمؐ اپنا جانشین بنا کر میری بارگاہ میں آجائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

## فاذا فرغت فانصب

ہمارے نزدیک حضرات محمدؐ و آلِ محمدؐ کے ارشادات کی روشنی میں اس کا ترجمہ یہ ہے تو اب جبکہ تبلیغ رسالت کے تقریباً تمام فرائض کی ادائیگی سے) فارغ ہو چکے ہو۔ یہ آخری فریضہ بھی انجام دے دو۔ یعنی اپنا قائم مقام مقرر کر دو۔ اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کی طرف پوری توجہ سے راغب ہو جاؤ۔ برادرانِ اہلِ سُنّت نے اپنے مخصوص مطلب کے تحت اس ترجمہ سے ہٹ کر ترجمہ کیا ہے۔ اور سب نے بالاتفاق ایک ہی راہ اختیار کی ہے۔

۱ : وقتیکہ از کاروبار فارغ شوی در عبادت خدا محنت کش و بسوئے پروردگار خود تضرع نما (شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)

۲ : پھر جب تو فارغ ہو تو محنت کر اور اپنے رب کی طرف دل لگا۔ (محمود حسن دیوبندی)

۳ : پھر جب تو فارغ ہو تو محنت کر اور اپنے رب کی طرف دل لگا۔ (شاہ عبد القادر دہلوی)

۴ : تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں محنت کرو اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو (احمد رضا خاں بریلوی)

۵: تواب کسی قدر فارغ ہونے تو عبادت کی ریاضت کرو اور اپنے پروردگار کی طرف پورے پورے متوجہ ہو جاؤ (شمس العلماء نذیر احمد دہلوی)

۶: پس جب کہ تو کاروبار سے فارغ ہو تو بہت زیادہ کوشش کرنے میں لگ جا (اردو ترجمہ مفرداتِ راغب اصفہانی)

۷: تو جب جہاد وغیرہ سے فارغ ہو جایا کریں تو عبادت میں کوشش کیا کیجئے یا یہ کہ جس وقت فرض نماز سے فارغ ہوں، تو خوب کوشش سے دعا کیا کریں اور تمام حاجتوں میں اپنے آپ ہی سے اُمید رکھئے (اردو ترجمہ تنویر المقباس تفسیر ابن عباس)

## دعوتِ فکر و نظر

ہر بافہم کو چاہیئے کہ سورۃ الم نشرح کو بغور پڑھے، اور حضرت موسیٰؑ کی درخواست اور حضرت رسولِ کریمؐ کی دُعا اور وفاتِ رسولؐ تک کے مسلسل واقعات و حالات کو پیش نظر رکھ کر یہ سوچے کہ حضرات آل محمدؐ کا بتایا ہُوا ترجمہ درست ہے یا علماء اہلِ سنت کا ترجمہ صحیح ہے۔

میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ترجمہ وہی صحیح ہے۔ جو حضرات معصومینؑ کا بتایا ہُوا ہے۔ اور یقیناً صحیح ہے کیونکہ وُہی عالم بالقرآن ہیں (المامون شبلی) اور وہی راسخون فی العلم ہیں (قرآن) لیکن علماء اہل سنت نے اس سے اس لیے گریز کیا ہے کہ اس کے تسلیم کر لینے سے ان کی اجتماعی و انتخابی مذہب کی بنیاد نہ صرف متزلزل ہوتی ہے بلکہ بیخ و بُن سے اکھڑ جاتی ہے۔ کیونکہ نص خلافت کے ماننے سے سقیفہ بنی ساعدہ کی ساری کارروائی باطل ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض علماء اہلِ سُنّت نے ہمارے صحیح نظریئے کو نہ صرف یہ کہ تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ اسے بدعت ثابت کرنے کی سعیٔ ناکام کی ہے۔ امام اہلِ سُنّت علامہ جار اللہ زمخشری لکھتے ہیں۔ ومن البدع ماروی عن بعض الرافضة انّه قرا فانصِب بکسر الصاد اے فانصب علیاً للامامة الخ بعض رافضیوں سے یہ بدعت مروی ہے کہ انہوں نے فانصب بکسر صاد پڑھا ہے۔ اور اس کا مطلب یہ قرار دیا ہے کہ علیؑ کو امامت کے لیے مقرر کر دو۔ اگر استدلال کا یہی انداز ہے تو پھر ناصبی بھی نصب و عداوت علیؑ مُراد لے سکتا ہے۔ تفسیر کشاف ج ۲ ص ۴۷۸ طبع مصر۔

## لفظ فانصب کی بحث اور زمخشری کا جواب

یہ ظاہر ہے کہ قرآن مجید پر اعراب حجاج ابن یوسف ثقفی نے لگوائے تھے۔ جس کا تعصب اظہر من الشمس ہے۔ بروایت مشکوٰۃ اس نے ۵ لاکھ انسان قتل کرائے تھے۔ تواریخ میں ہے کہ شیعانِ علیؑ کا قتل اس کی حکومت کے نصب العین میں شامل تھا۔ قرآن مجید پر اعراب لگانے میں بھی یہ جذبہ کارفرما تھا۔ حضرات آئمہ اہل بیتؑ نے آیت فاذا فرغت فانصب میں لفظ فانصب کو بکسر صاد قرار دیا ہے۔ باب ضَرَبَ سے ہے۔ جس کا مصدر النصب ہے جس کے معنی اقامة الشیٔ و رفعه کے ہیں (نہایہ ابن اثیر ص۲۵۸) نیز المنجد ص۸۸۲ میں ہے۔ نصب الشئ رفعه واقامه ووضعهٔ ثابتا۔ النصب مصدر، العلم المنصوب، المنجد اردو ص۱۲۸۳ میں ہے۔ النصب جمع انصاب کھڑی کی ہوئی علامت = لغت الفرائد انگلش ص۷۷۲ میں ہے۔ نصب نصباً قائم کرنا یہی الصراح جلد ا ص۹۷ اور اردو ترجمہ مفردات امام راغب اصفہانی المتوفی ۵۰۲ھ ص۴۲۷ طبع پشاور ۱۹۶۳ء میں بھی ہے۔ علامہ بہاؤ الدین عاملی، حاشیہ تفسیر بیضاوی ص۴۶۳ میں لکھتے ہیں۔

المستفاد من الاخبار انه بکسر الصاد من النصب بالتسکین بمعنی الرفع والوضع یعنی فاذا فرغت من امر تبلیغ الرسالة وما یجب علیك انهائه من الشرائع فانصب علمك بفتح اللام اے ارفع علم هدایتك للناس وضع من یقوم به خلافتك موضعك حتی یکون قائما مقامك تبلیغ الاحکام وهدایة الانام لئلا ینقطع خیط الهدایة بین الله وبین عباده بر یکون ذلك مستمرا بقیام امام مقام امام

احادیث سے یہ بات مُستفاد ہے کہ "فانصب" بکسر صاد النصب (مصدر) سے نکلا ہے جس میں "ص اور ب" ساکن ہیں جس کے معنی رفع اور وضع کے ہیں۔ یعنی اے رسولؐ جب تم امر تبلیغ رسالت کو حد تک پہنچانے سے فارغ ہو چکے ہو تو اپنے عَلَم (بفتح لام) کو بلند کر دو یعنی اپنے علم ہدایت کو لوگوں کے لیے بلند کر دو اور اپنی جگہ اپنے خلیفہ کو قائم کر دو تاکہ وہ تمہارا قائم مقام ہو۔ تبلیغ احکام کے لیے اور ہدایت عوام کے لیے تاکہ سلسلہ ہدایت خدا

الیٰ یوم القیامۃ : اور بندوں کے درمیان منقطع نہ ہو بلکہ یہ سلسلہ قیامت تک اس طرح جاری رہے کہ ایک امام کے بعد دوسرا امام اس کا قائم مقام ہوتا رہے۔

## حضرت عمرؓ کا اعتراف

علامہ بہائی نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے اسی کو حضرت عمرؓ نے مختصر الفاظ میں یوں پیش فرمایا ہے قال عمر بن الخطاب نصب رسُول اللہ علیًا علمًا فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ اللھم انت شھیدی علیھم حضرت عمرؓ کہتے ہیں (یوم غدیر) حضرت رسُول کریمؐ نے علیؑ ابن ابی طالب کو علم ہدایت کی حیثیت سے (خلیفہ) مقرر کیا (اور انہیں ہاتھوں پر بلند کر کے) فرمایا جس کا میں مولا ہوں، اس کا یہ علیؑ بھی مولا ہے۔ خدایا اسے دوست رکھ جو اسے دوست رکھے۔ اور اسے دشمن جان جو اسے دشمن جانے اسے ٹھکرا دے جو اسے چھوڑ دے اس کی مدد کر جو اس کی مدد کرے۔ بارِ الٰہا تو گواہ رہنا کہ میں نے ان لوگوں تک تیرا پیغام پہنچا دیا۔ (ینابیع المودۃ صـ ۲۴۹ طبع استنبول) اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جبکہ موجودہ قرآن مجید میں لفظ فانصب بفتح صاد موجود ہے، جو باب سَمِعَ سے ہے، جس کے معنی تعب میں ڈالنے کے ہیں (مفردات امام راغب صـ ۵۱۳) اسے حضرات آئمہ معصومینؑ نے کیوں تسلیم نہیں فرمایا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اولاً تو ان حضرات کا علمِ قرآن تمام دُنیا کے عُلماء سے نہ صرف بہت زیادہ ہے بلکہ بہ نصِ قرآنی والراسخون فی العلم یہی عالم بالقرآن ہیں جسے دیگر عُلماءِ اہلِ سنّت کے علاوہ علّامہ شبلی نے المامون میں تسلیم کیا ہے۔

یعنی وہ قرآن مجید کے زیر و زبر تک کو سب سے بہتر جانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دُنیا کے کسی سُنّی عالم نے اس آیت کے متعلق شیعہ نظریئے پر جو آئمہ طاہرینؑ کے ارشادات کی روشنی میں قائم کیا گیا ہے۔ اعتراض کرنے کی جُراَت نہیں کی۔ یہ اور بات ہے کہ اپنے مذہب کی بقا اور اس کے تحفظ کی خاطر اس کی تائید بھی نہیں کی۔ سوائے صاحب کشاف کے کہ انہوں نے اپنے بغضِ علیؑ کا کشف فرمایا ہے۔ ثانیاً یہ کہ فانصب کو بفتح صاد تسلیم کرنے سے قرآن کی بعض دیگر آیات میں ٹکراؤ اور تضاد رونما ہوتا ہے۔ کیونکہ اس آیت کی بناء پر رسُولِ کریمؐ کو مشقت کی ہدایت ظاہر ہوتی ہے اور حکم ہو رہا ہے کہ عبادت اور دُعا میں تعب اور مشقت برداشت کرو اور سورۃ مزمّل میں ہے قم اللیل الا قلیلا اور سورۃ طٰہٰ میں ہے ما انزلنا علیک القران لتشقیٰ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خداوندِ عالم دو آیتوں کے ذریعے سے تعب برداشت کرنے اور مشقت کرنے سے روکے اور ایک آیت میں تعب و مشقت برداشت کرنے کی ہدایت کر دے اور یہ عقلاً بھی درست نہیں کیونکہ اس سے جوانی میں مشقت سے روکنا اور بڑھاپے میں مشقت کا حکم دینا واضح ہوتا ہے۔

## دفع دخل

اس مقام پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر فانصب کو بفتح صاد قرار دینے کے بجائے بکسر صاد سمجھا جائے اور فانصب پڑھا جائے تو فارغب سے اس کی مُطابقت نہیں ہوتی۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ اولاً تو اس قسم کی مطابقت کی کوئی خاص پابندی قرآن مجید میں نہیں ہے۔ اور نہ اس کی ضرورت ہے۔ سورۃ مدثر میں ہے۔ یا ایھا المدثر۔ قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطھر والرجز فاھجر اس میں ان آیات کا اوّل و آخر دیکھ لیا جائے۔ ثانیاً یہ کہ جس طرح حضرات معصومینؑ نے فانصب کو فانصب سمجھا ہے۔ اسی طرح امام فخر الدین رازی، امام ابو السعُود، علامہ زمخشری، قاضی بیضاوی نے فارغب کو فرغّب تحریر کیا ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیر کبیر جلد ۸ صـ ۶۱۱ طبع مصر، تفسیر ابو السعود برحاشیہ تفسیر کبیر جلد ۸ صـ ۶۱۰ تفسیر بیضاوی جلد ۲ صـ ۲۳۲ تفسیر کشاف جلد ۲ صـ ۴۷۸ علامہ صدیق حسن تفسیر فتح البیان جلد ۱ صـ ۳۰۶ میں لکھتے ہیں۔ قرأ زید بن علی وابن ابی عبلۃ فرغّب بتشدید الغین ای فرغب الناس الی اللہ وشوقھم الی ماعندہ من الخیر زید بن علی اور ابن ابی عبلہ نے فارغب کو فرغّب غین کے تشدید اور زیر کے ساتھ پڑھا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اے رسُولؐ تم لوگوں کو اللہ کی طرف راغب کرو اور ان میں خدا سے طلبِ خیر کا شوق پیدا کرو، دریں صورت اب آیت کی شکل یہ ہو جاتی ہے۔ فاذا فرغت فانصب والیٰ ربک فرغّب لیکن ہم حکمِ امام کے مطابق اسی طرح تلاوت کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ جس طرح موجودہ قرآن میں مرقوم ہے۔

## مدعی سست گواہ چُست

اب رہ گیا یہ کہ ساری دُنیا کے عُلماءِ اہلِ سُنّت میں سے صرف جار اللہ زمخشری نے ہمارے اس نظریئے پر اعتراض کیا ہے جو حضرات معصومینؑ کے ارشادات سے

مستنبط ہے اور اسے بدعت بتایا ہے۔ نیز یہ کہ انہوں نے اپنے اعتراض میں ناصبیوں کی حمایت کی ہے اور انھیں اُکسایا ہے اس کے متعلق عرض ہے کہ کسی چیز کو صحیح طریقے پر پیش کرنے کو بدعت نہیں کہتے۔ تعجب ہے کہ انہوں نے اس اعراب لگانے والے پر کوئی اعتراض نہیں کیا جس نے فانصب کے صاد کو مفتوح کر کے مقصودِ باری کو بدل دیا ہے۔ اور اس پر اعتراض کرتے ہیں جس نے اسے مکسور قرار دے کر مقصودِ باری کے مطابق اس کا مطلب بیان کیا ہے۔ نیز یہ کہ ناصبیوں کی حمایت و وکالت کرتے ہیں۔ حالانکہ کسی ناصبی نے آج تک وہ بات نہیں کہی جس کی طرف زمخشری نے ان لوگوں کو اپنے بیان میں متوجہ کیا ہے۔ اور ورغلایا ہے۔ (ن ح)

**بقیہ حاشیہ صفحہ**

تک کوہِ حرا میں نازل ہوئیں۔ جہاں آپ تھوڑے سے معتکف تھے۔ اور وہیں شب و روز عبادت کیا کرتے تھے۔ بروایت ابن شہر آشوب دراوندی وطبری وہ وہاں فرشتوں کی آوازیں سنتے تھے۔ اور سچے خواب دیکھتے تھے۔ اور ان حالات کی اطلاع حضرت علیؑ اور حضرت خدیجۃ الکبرٰی کے علاوہ کسی کو نہ تھی۔ بروایت حیات القلوب آپ جب کوہِ حرا سے عازمِ خانہ ہوئے تو ہر وہ چیز جو راستے میں پڑی وہ چاہے درخت ہوں یا گل بوٹے اس نے آپؐ کو السلام علیک یا رسول اللہؐ کہہ کر سلام کیا۔ جب آپ گھر میں داخل ہوئے تو آپ کو انوارِ باری گھیرے ہوئے تھے۔ خدیجہ نے پوچھا کہ میں آج کیا دیکھ رہی ہوں۔ فرمایا جبرئیل آئے تھے اور انہوں نے کارِ رسالت شروع کرنے کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اور سورۃ اقراء کی تلاوت کی ہے یہ سن کر خدیجۃ الکبرٰی کی باچھیں کھل گئیں کہا میں اس کے آثار آپ میں پہلے سے دیکھ رہی تھی پھر فوراً کلمہ پڑھا۔ ان کے فوراً بعد علی ابن ابی طالب نے تصدیق رسالت کی جس کے وہ پہلے سے منتظر تھے پھر نماز جماعت ہوئی۔ ایک امام تھا اور دو ماموم اس وقت اسلام ظاہری طور پر انھیں میں محدود تھا۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ میں اور خدیجہ دو ہی تھے جو پیغمبری کی مہک سونگھتے اور رسالت کا نور دیکھتے تھے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے شیطان کو فریاد کرتے سنا۔ استفسار پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اپنی مایوسی پر گریہ کُن ہے۔ اے علیؑ جو میں دیکھتا ہوں وہ تم دیکھتے ہو جو میں سنتا ہوں وہ تم سنتے ہو فرق صرف یہ ہے کہ میں رسول ہوں اور تم میرے وصی سلسلہ نزولِ وحی کے بعد سے آپؐ تین سال تک خاموشی کے ساتھ تبلیغ کرتے رہے۔ بالآخر آیت انذر عشیرتک الاقربین نازل ہوا جس کے بعد آپؐ نے چالیس افرادِ خاندان کو جمع کر کے (جن میں ابن ابی قحافہ ابن خطاب و ابن عفان اقربائے رسول میں نہ ہونے کی وجہ سے بلائے نہ گئے تھے) تقریر کرنا چاہی مگر قریش کی سرکشی کی وجہ سے نہ کر سکے۔ دوسرے دن علیؑ ابن ابی طالب سینہ سپر ہو کر سامنے آنے۔ رسول کریمؐ نے اجتماع سے پُرزور خطاب فرمایا اور کوئی دم نہ مار سکا۔ تبلیغ کی اس اہم منزل اوّل میں رسولِ خدا نے علی ابن ابی طالب کو سینے سے لگا کر وصایت خلافت کی بشارت دی۔ ملاحظہ ہو تاریخ طبری ۲ صفحہ ۲۱۷ تاریخ الکامل ج ۲ صفحہ ۲۲ تاریخ ابوالفدا ج ا صـ۱۱۶ تفسیر لباب التاویل ج ۳ صـ۳۷۱ تفسیر معالم التنزیل ج ۵ صـ۱۰۵ تفسیر طبری پ ۱۹ صـ۶۹ تفسیر درمنثور ج ۵ صـ۹۷۔ کنز العمال ج ۶ صـ۴۰۱ ینابیع المودت صـ۱۰۵ تفسیر ثعلبی مسند احمد ابن حنبل۔ حبیب السیر ج ا صـ۱۶ چودہ ستارے صـ۲۰ ارجح المطالب صـ۴۱ تاریخ گبن جلد ۳ صـ۲۹۹، کارلائل صـ۶۱ اوکلی صـ۱۵ ڈیون پورٹ صـ۵ تاریخ گلمین صـ۸۳۔

نزول سورۃ اقراء کے سلسلہ میں بعض مسلمانوں نے لکھا ہے کہ جبرئیل نے کہا کہ پڑھو آپ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں کیا پڑھوں کیونکر پڑھوں۔ پھر آپؐ کو انھوں نے زور سے دبایا۔ اور آپؐ بے طاقت ہو گئے، پھر ان کا سینہ چاک کیا یعنی شق کیا اور اس کو دھویا وغیرہ۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب تاویل الاحادیث ترجمہ اردو کے صـ۱۴۰ طبع حیدر آباد میں لکھتے ہیں کہ آپکا سینہ شق ہوا، اور اس میں حکمت اور عصمت اور ایمان بھر گیا میرے نزدیک یہ سب باتیں بالکل بے معنی لغو مہمل مدلولِ قرآن کے مخالف اور وقارِ منصبِ نبوت اور عصمت کے خلاف ہیں۔ بعض علماء اہلِ سنت بھی اسے مسترد کرتے ہیں۔ اور مدلولِ قرآنی کے خلاف قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ حاشیہ قرآن مترجمہ شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی صـ۷۷۹ طبع بجنور میں موجود ہے (ن ح)

# تجوید یعنی قرآن مجید کو صحیح پڑھنے کا بیان

(۱) یہ حروف ہمیشہ پُر (پُری منقار) ہوتے ہیں خ ص ض ط ظ غ ق (۲) ن ۔ م پر جب تشدید ہو تو غنہ سے ادا ہوں گے یعنی آواز کو ذرا دیر تک ناک میں نکالنا ہوگا۔ **فائدہ**۔ جس حرف پر زیر یا زبر یا پیش ہو اور اُس سے آگے الف، یا ی یا واو نہ ہو اس کو بڑھانا نہ ہوگا یعنی اس طرح پڑھنا غلط ہے جیسے اَلْحَمْدُ کو اَلْحَمْدُوْ۔ مٰلِكِ کو مٰلِکِیْ۔ اِیَّاكَ کو اِیَّاکَا (۳) پیش کو واو کی طرف اور زیر کو ی کی طرف قدرے مائل کر کے پڑھنا ہوگا (۴) جہاں نون پر جزم ہو اور اُس نون کے بعد ان حرفوں میں سے کوئی حرف ہو تو اس نون پر غنہ ہوگا وہ حروف یہ ہیں ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ك جیسے اَنْتُمْ مِنْ ثَمَرَةٍ وغیرہ اسی طرح اگر کسی حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں جس سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اُس حرف کے بعد ان پندرہ حرفوں میں سے کوئی حرف آجاوے تب بھی اس نون کی آواز پر غنہ کرنا ہوگا جیسے جَنّٰتٍ تَجْرِیْ وغیرہ (۵) جہاں نون پر جزم ہو اور اس کے بعد ر یا ل ہو تو اُس نون میں نون کی آواز بالکل نہیں رہتی بلکہ ر یا ل میں مل جاتا ہے جیسے مِنْ رَّبِّهِمْ۔ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ (۶) اسی طرح اگر کسی حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں جس سے نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اور اُس حرف کے بعد ر یا ل ہو تب بھی اُس نون کی آواز نہ رہے گی۔ جیسے غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (۷) اگر نون پر جزم ہو اور اُس کے بعد حرف ب ہو تو اُس نون کو میم کی طرح اور مع غنہ کے پڑھنا ہوگا جیسے اَنْۢبِئْهُمْ اَمْۢبِئْهُمْ اور اگر کسی حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں اور اُس کے بعد ب ہو وہاں بھی نون کو میم کی طرح پڑھیں گے جیسے اَلِیْمٌۢ بِمَا کو اَلِیْمُمْ بِمَا بعضے قرآنوں میں ایسے موقع پر ننھی سی میم لکھ دیتے ہیں۔ (۸) جہاں میم پر جزم ہو اور اس کے بعد ب ہو تو اُس میم پر غنہ کرنا ہوگا جیسے یَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ

(۹) جس حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں اور اس کے بعد والے حرف پر جزم ہو تو وہاں دو زبر کی جگہ ایک زبر یا ایک زیر یا ایک پیش پڑھنا ہوگا اور ایک نون زیر والا اپنی طرف سے نکال کر اُس جزم والے حرف سے ملانا ہوگا جیسے خَیْرًا الْوَصِیَّةُ کو خَیْرَنِ الْوَصِیَّةُ اور نَحْوَرًا الَّذِیْنَ کو نَحْوَرَنِ الَّذِیْنَ اور جیسے نُوْحٌ اِبْنَهٗ کو نُوْحُنِ ابْنَهٗ

(۱۰) ر پر اگر زبر یا پیش ہو تو پُر پڑھنا چاہیے جیسے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَمْرُهُمْ اور اگر زیر ہو تو باریک پڑھنا ہوگا جیسے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ اور اگر ر پر جزم ہو تو اس سے پہلے والے حرف کو دیکھو اگر اُس پر زبر یا پیش ہے تو ر کو پُر جیسے اَنْذَرْتَهُمْ مُرْسَلٌ اور اگر اُس سے پہلے والے حرف پر زیر ہو تو اُس کو باریک جیسے لَمْ تُنْذِرْهُمْ (۱۱) جہاں گول ت لکھی ہو چاہے الگ اس طرح ۃ چاہے ملی ہوئی اس طرح ـة اور اُس پر ٹھیرنا ہو تو اس ت کو ہ کی طرح پڑھیں جیسے تَتْلُوْا کو تَتْلُوْهْ

(۱۲) جس حرف پر دو زبر ہوں اور اُس پر ٹھیرنا ہو تو اُس حرف کے آگے الف پڑھنا ہوگا جیسے نِدَاۤءً کو نِدَاۤءَا (۱۳) مد کی تین قسم ہیں یعنی جس حرف پر ایسا (~) ہو اور اس کے آگے الف اور الف کے آگے تشدید ہو تو اُس کو سات الف کے برابر بڑھانا ہوگا جیسے وَلَا الضَّآلِّیْنَ اور جس کے آگے الف و ہمزہ ہوں تو اس کو چار الف کے برابر بڑھانا ہوگا جیسے وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ اور جو الیسا ہو یا باریک (~) مد ہو تو اُس کو تین الف یا تین (ی) کے برابر بڑھانا ہوگا جیسے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ وَجِایْٓءَ اور ہر وہ زیر اور زبر والا حرف جس کے آگے واو یا ی ہو اور ان کے آگے متحرک الف ہو یا صرف متحرک الف ہو مگر مد والا حرف اُس سے متصل ہو تو اُس پر باریک مد کا ہونا لازمی امر ہے جس کی مثالیں قرآن شریف میں کثرت کے ساتھ موجود ہیں جیسے قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ اور جِایْٓءَ وغیرہ (۱۴) جس حرف پر جزم ہو اور اس کے بعد والے حرف پر تشدید ہو تو اُس جگہ پہلا حرف نہ پڑھا جائے گا جیسے قَدْ تَّبَیَّنَ

**فائدہ**: پارہ واعلموا میں جو سورہ توبہ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ سے شروع ہے اس پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں لکھی اُس کا حکم یہ ہے کہ اگر کوئی اُوپر سے پڑھتا چلا آتا ہے وہ اس پر پہنچ کر بسم اللہ نہ پڑھے ویسے ہی شروع کردے اور اگر کسی نے اسی جگہ سے شروع کیا ہے یا کچھ سورت پڑھ کر پڑھنا بند کردیا تھا، پھر بیچ میں سے پڑھنا شروع کیا تو ان دونوں حالتوں میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا چاہیے۔

# زائد الف

عربی میں الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے، متحرک ہو تو اُسے الف نہیں، ہمزہ کہتے ہیں۔ الف کا ماقبل ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اور الف تلفظ میں اپنے ماقبل کے زبر کو لمبا کر دیتا ہے، جیسے، مَا، لَا وغیرہ۔ الف کے بعد ساکن یا مشدد حرف آجائے، تو الف تلفظ میں گر جاتا ہے اور اُس کا ماقبل، ساکن یا مشدد حرف کے ساتھ مل کر پڑھا جاتا ہے جیسے مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِیْمَانُ، مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ، لَا الشَّجَرَةَ۔

قرآن مجید میں بعض ایسے کلمات آئے ہیں، جن میں الف کے بعد ساکن یا مشدد حرف نہیں آیا، لیکن اس کے باوجود الف تلفظ میں گر گیا ہے۔ اُن الفات کو پہچان لینے کا کوئی خاص صرفی قاعدہ نہیں یہ قرآن مجید کا مخصوص رسم الخط ہے اور اُن کلمات کو انفرادی طور پر یاد رکھنا پڑتا ہے چونکہ ناظرہ خوان کو اُن الفات کی شناخت میں دقت پیش آتی ہے، اس لیے اس نسخۂ قرآن مجید میں اُن الفات پر مستطیل صفر (٥) کا نشان لگا دیا گیا ہے تاکہ پڑھنے والا متنبہ ہو کر غلط تلفظ سے بچ جائے۔ ضمیر واحد متکلم اَنَا کا الف بھی زائد ہے لیکن اس پر نشان نہیں لگایا گیا۔

تمام قرآن مجید میں کُل ۲۴ کلمات میں الف پر یہ مستطیل صفر لگایا گیا ہے تاکہ ناظرہ خوان حضرات کے لیے سہولت رہے۔

# اسمائے مصححین قرآنِ مجید ہذا

## صحتِ عربی، اردو متن

حافظ سراج الدین صاحب گجراتی
گڑھی شاہو لاہور

مولوی محمد شجاع الدین صاحب
مدرس اسلامیہ ہائی سکول ہومنی روڈ لاہور

حافظ محمد طفیل صاحب (قمر الافاضل)
مدرس، مینجر (امامیہ قرأت کالج) لاہور

## سرٹیفکیٹ تصحیح

ہم نے قرآنِ مجید کے اس نسخہ کو از اول تا آخر حرف بحرف بغور پڑھا ہے ہم تصدیق کرتے ہیں کہ اس کے متن میں کوئی اعرابی یا لفظی غلطی نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

○ حافظ سراج الدین گجراتی ○ مولوی محمد شجاع الدین ○ حافظ محمد طفیل (قمر الافاضل)


## چاند کمپنی رجسٹرڈ

شیخ محمد حسین اینڈ سنز ناشران قرآن مجید، تفاسیر و کتب

17۔ اردو بازار، لاہور فون: 7244114-7320266